تلک آیات الکتاب المبین

الحمد للہ والمنۃ کہ

کتاب ہدایت نصاب نافع ہر صبی و شیخ و شاب مسمّٰی بہ

تبویب القرآن

لضبط

مضامین الفرقان

مع

حواشی تفسیر وحیدی

از تالیفات مولوی وحیدالزمان صاحب حیدرآبادی باہتمام شیخ عبداللطیف و برادران پسران

شیخ احمد تاجران کتب و مالکان

مطبع احمدی واقع لاہور کشمیری بازار

بندکے کارخانہ سے یہ کتاب نیز ہر ایک قسم کی کتابیں بہت کفایت سے مل سکتی ہیں - المشتہر خاکسار شیخ احمد ولد شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب و مہتمم مطبع احمدی کشمیری بازار لاہور

قیمت ... چار روپے ... (للعہ)

فہرست ابواب تبویب القرآن لضبط مضامین الفرقان مع حواشی تفسیر وحیدی

صفحہ		مطالب
		مقدمہ کتاب
		اعتقادیات
۱	باب	خدا کا ثبوت۔
۹	باب	توحید کا بیان۔
۱۲	باب	شرک کا رد۔
۳۳	باب	اللہ کے نام اور صفات تجلی [illegible]
۵۰	باب	اللہ کی تعریف اور ثنا۔
۵۳	باب	اللہ کی آزمائش۔
۵۵	باب	اللہ پر جھوٹ باندھنا۔
۵۹	باب	اللہ کا عذاب۔
۸۳	باب	اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا بیان۔
۹۰	باب	اللہ تعالیٰ کی نشانیوں اور اگلی امتوں کی تباہی کا بیان۔
۱۰۰	باب	فرشتوں کا بیان۔
۱۱۱	باب	جن اور شیطان اور جادو اور کہانت کا بیان۔
۱۱۵	باب	تقدیر کا بیان۔
〃	باب	لوح محفوظ کا بیان۔
۱۱۶	باب	ایمان اور اسلام کا بیان۔
۱۱۷	باب	نبوت اور پیغمبری کا ثبوت۔
۱۱۹	باب	پیغمبروں کی صفات اور نشانیاں اور انکے معجزے۔
۱۳۵	باب	اللہ اور رسول کی اطاعت کا حکم۔
۱۳۹	باب	پیغمبروں کی تسلی و تشفی۔
۱۴۳	باب	پیغمبروں کا بیان۔
۱۴۸	باب	قرآن کے صفات کا بیان۔
۱۶۶	باب	اوامر اور نواہی و اخلاق کا بیان اور حضرت لقمان کا ذکر۔
۲۰۱	باب	علم کی فضیلت۔
۲۰۲	باب	قیامت اور حشر نشر حساب کتاب کا بیان۔

صفحہ		مطالب
۲۲۹	باب	مومنین اور محسنین و متقین کے صفات اور انکے بہشتی ہونے کا بیان۔
۲۵۸	باب	اعراف کا بیان۔
۲۵۹	باب	بہشت اور اسکی نعمتوں کا بیان
۲۶۲	باب	مشرکوں اور کفار کے صفات اور انکے دوزخی ہونے کا بیان۔
۳۲۲	باب	فاسقوں کا بیان۔
۳۲۳	باب	منافقوں کا بیان۔
۳۲۵	باب	دوزخ اور اسکی تکلیفوں کا بیان
۳۴۰	باب	مساجد اور قبلہ کا بیان۔
		فقہ القرآن
۳۴۴	باب	طہارت کا بیان۔
۳۴۵	باب	نماز اور زکوٰۃ اور صدقہ کا بیان
۳۵۵	باب	روزہ اور اعتکاف و شب قدر کا بیان
۳۵۰	باب	عمرہ اور حج اور طواف اور سعی اور ہدی کے اور احرام اور انکے متعلقات کا بیان
۳۶۱	باب	قرآن میں جو دعائیں مذکور ہیں
۳۶۹	باب	عورتوں اور آنحضرت کے ازواج طاہرات اور پردے کا بیان۔
۳۷۳	باب	یتیموں کا بیان۔
۳۷۶	باب	نکاح اور مہر اور زوجیت کے حقوق کا بیان
۳۸۰	باب	طلاق اور رجعت کا بیان۔
۳۸۲	باب	رضاع اور نفقہ کا بیان۔
۳۸۳	باب	لعان کا بیان۔
۳۸۴	باب	ظہار [illegible] کا بیان۔
۳۸۵	باب	عدت کا بیان
۳۸۷	باب	خلع کا بیان
〃	باب	رہن اور بیع اور امانت کا بیان
۳۸۸	باب	سود کا بیان۔
۳۸۹	باب	قرض کا بیان۔
۳۹۰	باب	قسم کا بیان
۳۹۱	باب	حلال حرام کردہ کا بیان۔

صفحہ		مطالب
۳۹۷	باب	گواہی کا بیان۔
۳۹۹	باب	حکم اور فیصلہ کا بیان۔
۴۰۱	باب	جہاد اور غزوہ اور ہجرت اور شہادت اور بیعت کا بیان۔
۴۰۴	باب	حدود اور قصاص اور قتل اور دیت کا بیان۔
۴۲۱	باب	وصیت کا بیان۔
〃	باب	ترکہ کا بیان۔
		قصص القرآن
۴۴۴	باب	آدم اور ہابیل اور قابیل اور ابلیس کا قصہ
۵۲۲	باب	حضرت موسیٰ اور ہارون اور قارون اور طالوت اور عزیر اور بنی اسرائیل اور اہل کتاب کے حالات اور صفات
۵۲۳	باب	حضرت یعقوب کا قصہ۔
〃	باب	حضرت عیسیٰ اور مریم اور زکریا اور یحییٰ کا ذکر اور نصاریٰ کا رد۔
۵۲۰	باب	حضرت داؤد اور سلیمان اور ہاروت اور سبا کے حالات۔
۵۲۵	باب	حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل اور کعبے کے حالات۔
۵۶۱	باب	حضرت نوح کے حالات
۵۱۱	باب	حضرت ہود کے حالات اور قوم عاد کا بیان
۵۰۰	باب	حضرت صالح کے حالات اور قوم ثمود کا بیان
۵۰۳	باب	حضرت لوط کے حالات اور موتفکات کا بیان۔
۵۰۸	باب	حضرت شعیب کے حالات۔
۵۹۲	باب	حضرت ایوب کا قصہ۔
۵۰۳	باب	حضرت ادریس کا ذکر۔
〃	باب	حضرت الیاس کا ذکر۔
۵۹۴	باب	خندق والوں کا قصہ۔
〃	باب	اصحاب الفیل کا قصہ۔
〃	باب	حضرت یوسف کا قصہ

صفحہ		مطالب
۶۰۷	باب	حضرت یونس کا قصہ۔
۶۰۸	باب	اصحاب الکہف کا ذکر۔
۶۱۱	باب	قصہ ذوالقرنین و یاجوج ماجوج۔
۶۱۳	باب	قصہ اصحاب القریہ۔
		المتفرقات
۶۱۴	باب	دنیا کی مذمت آخرت کی تعریف کا بیان
۶۱۸	باب	تقلید کی مذمت کا بیان۔
۶۱۹	باب	بشارت اور خوشخبری کا بیان۔
۶۲۰	باب	ڈرانے اور تحذیر کا بیان۔
۶۲۱	باب	مغفرت اور توبہ اور استغفار کا بیان
۶۲۵	باب	شفاعت کا بیان۔
۶۲۶	باب	کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا
۶۲۷	باب	اعمال کا تولا جانا۔
۶۲۸	باب	جزا اور بدلے کا بیان۔
۶۳۰	باب	تکلیف و مواخذہ کا بیان۔
〃	باب	[illegible] کرنے کا بیان۔
۶۳۴	باب	اولاد کو قتل کرنے کا بیان۔
〃	باب	جاسوسی اور سرگوشی کا بیان
۶۳۵	باب	گمان کا بیان۔
〃	باب	ناپ تول پورا کرنے کا بیان۔
۶۳۰	باب	نیکیوں کا دس چند سے چند ثواب ملنا اور برائی کا بدلہ برابر۔
۶۳۶	باب	انسان کی فطرت اور طبیعت اور اس کی پیدائش کا بیان
۶۴۴	باب	ایک کا دوسرے سے مقابلہ اور مساوی ہونا برابری اور ہمسری
۶۴۶	باب	اللہ پاک نے کن کن چیزوں کی قسم کھائی ہے انکا بیان۔
۶۵۰	باب	کہاوتوں و مثلوں کا بیان
۶۵۹	باب	ابولہب کا حال۔
〃	باب	موت کا بیان۔
۶۶۲	باب	متفرق باتیں۔

قرآن مجید کی تمام ایکسو چودہ ۱۱۴ سورتوں کی نمبروار فہرست جسکے دیکھنے سے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ ہر ایک سورت کا کونسا نمبر اور وہ کس کس پارے میں ہے

نام سورت	نمبر	پارہ	نام سورت	نمبر	پارہ	نام سورت	نمبر	پارہ	نام سورت	نمبر	پارہ	نام سورت	نمبر	پارہ	نام سورت	نمبر	پارہ
سورہ فاتحہ	۱	۱	سورہ طٰہٰ	۲۰	۱۶	سورہ زمر	۳۹	۲۳-۲۴	سورہ مجادلہ	۵۸	۲۸	سورہ والمرسلات	۷۷	۲۹	سورہ اقراء	۹۶	۳۰
سورہ بقرہ	۲	۱-۲-۳	سورہ انبیا	۲۱	۱۷	سورہ مومن	۴۰	۲۴	سورہ حشر	۵۹	〃	سورہ نبا	۷۸	۳۰	سورہ قدر	۹۷	〃
سورہ آل عمران	۳	۳-۴	سورہ حج	۲۲	۱۷	سورہ حم سجدہ	۴۱	۲۴-۲۵	سورہ ممتحنہ	۶۰	〃	سورہ النازعات	۷۹	〃	سورہ لم یکن	۹۸	〃
سورہ نساء	۴	۴-۵-۶	سورہ مومنون	۲۳	۱۸	سورہ حم عسق	۴۲	۲۵	سورہ صف	۶۱	〃	سورہ عبس	۸۰	〃	سورہ زلزال	۹۹	〃
سورہ مائدہ	۵	۶-۷	سورہ نور	۲۴	۱۸	سورہ زخرف	۴۳	〃	سورہ جمعہ	۶۲	〃	سورہ تکویر	۸۱	〃	سورہ العادیات	۱۰۰	〃
سورہ انعام	۶	۷-۸	سورہ فرقان	۲۵	۱۸-۱۹	سورہ دخان	۴۴	〃	سورہ منافقون	۶۳	〃	سورہ انفطار	۸۲	〃	سورہ قارعہ	۱۰۱	〃
سورہ اعراف	۷	۸-۹	سورہ شعراء	۲۶	۱۹	سورہ جاثیہ	۴۵	〃	سورہ تغابن	۶۴	〃	سورہ مطففین	۸۳	〃	سورہ تکاثر	۱۰۲	〃
سورہ انفال	۸	۹-۱۰	سورہ نمل	۲۷	۱۹-۲۰	سورہ احقاف	۴۶	۲۶	سورہ طلاق	۶۵	〃	سورہ انشقاق	۸۴	〃	سورہ عصر	۱۰۳	〃
سورہ توبہ	۹	۱۰-۱۱	سورہ قصص	۲۸	۲۰	سورہ محمد	۴۷	〃	سورہ تحریم	۶۶	〃	سورہ بروج	۸۵	〃	سورہ ہمزہ	۱۰۴	〃
سورہ یونس	۱۰	۱۱	سورہ عنکبوت	۲۹	۲۰-۲۱	سورہ فتح	۴۸	〃	سورہ ملک	۶۷	۲۹	سورہ طارق	۸۶	〃	سورہ فیل	۱۰۵	〃
سورہ ہود	۱۱	۱۱-۱۲	سورہ روم	۳۰	۲۱	سورہ حجرات	۴۹	〃	سورہ نون	۶۸	〃	سورہ اعلیٰ	۸۷	〃	سورہ قریش	۱۰۶	〃
سورہ یوسف	۱۲	۱۲-۱۳	سورہ لقمان	۳۱	〃	سورہ ق	۵۰	〃	سورہ حاقہ	۶۹	〃	سورہ غاشیہ	۸۸	〃	سورہ ماعون	۱۰۷	〃
سورہ رعد	۱۳	۱۳	سورہ سجدہ	۳۲	〃	سورہ ذاریات	۵۱	۲۶-۲۷	سورہ معارج	۷۰	〃	سورہ فجر	۸۹	〃	سورہ کوثر	۱۰۸	〃
سورہ ابراہیم	۱۴	۱۳	سورہ احزاب	۳۳	۲۱-۲۲	سورہ طور	۵۲	۲۷	سورہ نوح	۷۱	〃	سورہ بلد	۹۰	〃	سورہ کافرون	۱۰۹	〃
سورہ حجر	۱۵	۱۳-۱۴	سورہ سبا	۳۴	۲۲	سورہ والنجم	۵۳	〃	سورہ جن	۷۲	〃	سورہ والشمس	۹۱	〃	سورہ نصر	۱۱۰	〃
سورہ نحل	۱۶	۱۴	سورہ فاطر	۳۵	۲۲	سورہ قمر	۵۴	〃	سورہ مزمل	۷۳	〃	سورہ واللیل	۹۲	〃	سورہ لہب	۱۱۱	〃
سورہ بنی اسرائیل	۱۷	۱۵	سورہ یٰسین	۳۶	۲۲-۲۳	سورہ رحمٰن	۵۵	〃	سورہ مدثر	۷۴	〃	سورہ والضحیٰ	۹۳	〃	سورہ اخلاص	۱۱۲	〃
سورہ کہف	۱۸	۱۵-۱۶	سورہ صافات	۳۷	۲۳	سورہ واقعہ	۵۶	〃	سورہ قیامہ	۷۵	〃	سورہ الم نشرح	۹۴	〃	سورہ فلق	۱۱۳	〃
سورہ مریم	۱۹	۱۶	سورہ ص	۳۸	۲۳	سورہ حدید	۵۷	〃	سورہ دہر	۷۶	〃	سورہ والتین	۹۵	〃	سورہ الناس	۱۱۴	〃

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

بعد از حمد و صلوٰۃ برادران مومنین اتباع سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین کی خدمت بابرکت میں التماس ہے
کہ آجکل زمانہ جیسا پر آشوب ہے وہ آپ کو بخوبی معلوم ہے بوجہ قرب قیامت و بُعد زمانہ نبوت طرح طرح کے فتن اور فسادات
پیدا ہو رہے ہیں اُدہر سے مخالفین اسلام جو اتفاقات زمانہ سے برسر دولت و حکومت ہیں ہر وقت کوشاں رہتے ہیں کہ جس طور سے
ہوسکے مسلمان اپنے قواعد اسلام کو نسیاً منسیاً کر ڈالیں چونکہ دنیا کی طلب آجکل اکثر قلوب پر غالب ہے اسلئے عہد طفولیت سے ہی
اُسی خیال میں ساعی اور منہمک ہوکر تحصیل قرآن اور حدیث سے جن پر بنائے اصول ایمان ہے بالکل غافل رہتے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے
کہ ادنےٰ سے ادنےٰ مخالفین کے اوہام اور وساوس انکے دلوں میں بیٹھ جاتے ہیں اور اس دنیائے دنی کی فکر میں اپنی سعادت
ابدی اور حیات سرمدی کو بالکل کھو بیٹھتے ہیں اور یہی وجہ آجکل تباہی ایمان و شیوع تنصر و دہریت و الحاد کی ہو رہی
ہے کہ اطفال اہل اسلام ابتدائی نشو و نما و شروع تربیت و تعلیم کے وقت اصول ایمان سے غافل رکھے جاتے ہیں بلکہ علی الرغم اصول
مخالفین کی تعلیم انکو دیجاتی ہے اسکا سبب کچھ تو غفلت اور کاہلی اہل اسلام ہے کچھ حکومت اور ثروت مخالفین اسلام کچھ تنگی و
ضیق و فقر و محتاجی اہل اسلام ہمارے زمانہ میں ملک ہند میں مسلمانوں کو پیٹ بھر کھانا پینا اور خوش و محظوظ اور تونگر اور
غنی نظر نہیں آتا پیٹ کی بڑی ہی ہوتی ہے پس اسی فکر میں رہتے ہیں کہ انکی اولاد کچھ کمانے کے لائق ہو جاوے اور بہت نہیں تو تھوڑی
سی ہی بےفکری انکو حاصل ہو اس لئے بچوں کو عقل آتے ہی وہ انگریزی مدرسوں میں داخل کردئیے جاتے ہیں جہاں بجائے
اصول قرآنی کے اصول بائبل و کفریات سے انکے کان بھرے جاتے ہیں اور رفتہ رفتہ یہ مخالف خیالات انکے دلوں میں ایسے جم جاتے
ہیں کہ سن رشد کو پہونچکر وہ یا تو دہری ہوجاتے ہیں یا نصرانی لاحول ولا قوۃ الا باللہ خیر مخالفین اسلام کا تو فتنہ تھا ہی تھا۔
آجکل بعضے نام کے مسلمان ایسے پیدا ہوگئے ہیں جنکا وجود مسلمانوں کیلئے حقیقت میں آریہ و برہمو سماج اور پادریوں سے بھی زیادہ سم قاتل
ہے یہ لوگ بظاہر اسلام کی ہمدردی اور خیرخواہی کا دم بھرتے ہیں اور در پردہ مسلمانوں کی بیخ کنی اور بربادی چاہتے ہیں۔
یُخَادِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ ایسے وقت میں ان فتنوں سے بچنے کی کوئی صورت اس سے بہتر نظر نہیں آتی کہ جہانتک ہوسکے
قرآن پاک کے مضامین نہایت آسانی اور سہولت کے ساتھ مسلمانوں میں شائع کئے جائیں قرآن پاک میں تمام باتیں موجود ہیں
توحید اور تہذیب اخلاق اور قصص و تاریخی حالات مگر مشکل یہ ہے کہ قرآن پاک ایک مبسوط کتاب ہے اور دوسرے غیر مسلسل
کیونکہ قرآن پاک بدفعات ۲۳ سال میں ہمارے سرور عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نازل ہوا اسلئے ہر وقت جیسی جیسی ضرورت لاحق
ہوتی گئی ویسے ویسے ہی احکام اترتے گئے توریت شریف کیطرح قرآن پاک مجموعہ کے طور پر نہیں اترا ورنہ ہر ایک قسم کے مضامین ضرور
جداگانہ ابواب و فصول میں بیان کئے جاتے اب موجودہ قرآن شریف کی تعلیم بغیر اسکے نہیں ہوسکتی کہ سارا قرآن شریف من اوّلہ الی
آخرہ بچوں کو پڑھایا جاوے اور بوجہ قلت فرصت اور ضیق معاش کے نہ تو اطفال کے والدین کو اسکا موقع ملتا ہے اور نہ خود اطفال اس
قدر محنت و مشقت اپنے اوپر گوارا کرتے ہیں الا ماشاءاللہ اگر کسی بچہ نے دو تین پارہ کا ترجمہ سمجھ کر بھی پڑھا تو بہت سے اہم
اعتقادات اور اصول سے جنکا ذکر دوسرے پاروں میں ہے وہ غافل رہجاتا ہے فقیر نے اسوقت بخیال فائدہ رسانی اہل اسلام و صیانت
و حفاظت اہل ایمان بالہام ربانی یہ قصد مصمم کیا کہ قرآن پاک کی ترتیب بطور ابواب کردیجائے اسطرح سے کہ پہلے اثبات باریتعالی اور توحید
اور صفات الٰہی کی آیتیں تمام ذکر کیجائیں پھر دوسرے عقائد کی پھر نبوت کی پھر احکام فقہی کی پھر قصص و امثال کی پھر اخلاق

کی پھر دوسرے متفرق ابواب کی اس طرح پر قرآن پاک کے مرتب ہو جانے سے یہ فائدہ متصور ہے کہ کم سن بچے اگر شروع کے دو تین باب ہی سمجھ کر پڑھ لینگے تو انکے عقائد درست اور مستحکم ہو جائیں گے اور مخالفین کے مغویانہ خیالات سے وہ محفوظ اور مصئون رہینگے بحول اللہ وقوتہ وہو علی کل شئ قدیر۔ **دوسرا فائدہ** یہ ہے کہ علماء اور واعظین جس آیت کی تفسیر دیکھنا چاہینگے وہ آیت آسانی سے انکو تفسیر کی کتابوں میں ملجائیگی کیونکہ ہر آیت اپنے متعلقہ باب میں لکھی گئی ہے اور اسکے شروع میں پارہ رکوع اور سورت کا نمبر دیدیا گیا ہے۔ **تیسرا فائدہ** اس میں یہ ہے کہ مخالفین اسلام کے مقابلہ و مناظرہ میں ہر طرح کے مضامین قرآن پاک سے بآسانی بتائے جاسکتے ہیں میرے ایک دوست کہتے تھے کہ ایک پادری نے اُن سے کہا کہ تمہارے قرآن میں اخلاق کی آیتیں بہت ہی کم ہیں میں اُس کو سردست قائل نہ کرسکا چونکہ اخلاق کے متعلق مجھ کو ایک یا دو ہی آیتیں اُسوقت مستحضر تھیں **چوتھا فائدہ** یہ ہے کہ وہ مسائل جو قرآن پاک میں منصوص ہیں اور جنکے خلاف کسی کا قول قابل تسلیم نہیں ہوسکتا ہر ایک شخص کو بآسانی مستحضر رہیں گے اور وہ جھوٹے ہمدردان اہل اسلام کو جو منافق صفت ہیں آسانی کے ساتھ الزام دے سکیگا بہرحال اگرچہ یہ امر ایک نیا امر ہے جو آجتک مسلمانوں میں سے کسی نے نہیں کیا۔ مگر چونکہ میری نیت بخیر ہے اور اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ اس لیئے میں کہتا ہوں فی ذلک عاقبۃ محمودۃ وغایۃ مسعودۃ انشاء اللہ تعالے وہو حسبی ونعم الوکیل **فائدہ** اس طور پر مرتب قرآن مجید کا نام میں نے **تبویب القرآن** رکھا ہے جو اسم بامسمی ہے تبویب کی صورت یہ ہے کہ ہر ایک قسم مضمون کے لیئے ایک جداگانہ باب قرار دیا ہے اور سارے قرآن پاک کو من اولہ الی آخرہ مطالعہ کر کے اُس قسم کی آیتوں کو اُس کے متعلق باب میں ذکر کیا ہے۔ آیت شریفہ کے آخری لحاقات کا جیسے اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یا وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وغیرہ کا لحاظ نہیں کیا کیونکہ ایسا کرنے سے پھر بالکل تبویب ناممکن ہو جاتی۔ بلکہ ہر آیت شریفہ کے اصل مضمون مابہ المقصود پر لحاظ کر کے اس کو متعلقہ باب میں مندرج کیا ہے اور مزید آسانی کے لیئے آیت کے شروع میں نمبر پارہ۔ نمبر سورت نمبر رکوع کا اشارہ ہندسوں میں کردیا ہے ہر ایک سورۃ کے سورۃ فاتحہ سے لیکر سورہ ناس تک مسلسل نمبر ڈالے گئے ہیں جنکی تعداد ۱۱۴ ہے اگر کئی آیات متصلا ایک ہی مضمون کی وارد ہیں تو ان سب کو ایک ہی جگہ بہ ترتیب قرآنی لکھ کر انکے اول میں پارہ سورت اور رکوع کا نمبر تحریر کردیا ہے اگر کسی آیت میں دو اہم مطلب مذکور ہیں تو تکمیل فائدے کے لیئے اس آیت کو مکرر دو یا تین بابوں میں بھی ذکر کیا ہے۔ مگر ایسے اتفاقات بہت کم ہوئے ہیں۔ پس درحقیقت یہ تبویب القرآن سارے قرآن پر مشتمل ہے مع شئے زائد اور اگرچہ ممکن تھا کہ تحسین عبارت و تلخیص مضمون کے لیئے میں بعضے قصص میں سے آیات مکررہ حذف کردیتا مگر اس قسم کا تصرف کلام الٰہی میں سوء ادب خیال کیا گیا اور مصلحت دینی اور شرعی کے بھی خلاف سمجھا گیا اسلیئے مکررہ آیتوں کو اپنے حال پر بحال رکھا گیا اور گو بحیثیت اجتماعی ان آیات کی تکرار بادی النظر میں خلاف فصاحت معلوم ہوتی ہے مگر صرف اس لحاظ سے کہ تبویب القرآن کی غایۃ اور غرض دوسری ہے۔ یہ تکرار کچھ مضر نہ سمجھی گئی۔ یعنے تبویب القرآن سے یہ مقصود نہیں کہ لوگ اسکی تلاوت کریں تلاوت اور قراءت کے لیئے تو اصل قرآن موجود ہے اسی کا ورد رکھیں صرف مضامین کے انضباط اور تعلیم اطفال خورد سال و ضرورت کے وقت ہر مضمون کی استخراج کے لیئے یہ تبویب القرآن بنائی گئی ہے۔ اور اس میں کوئی شرعی قباحت نہیں ہے۔ بلکہ جب میری نیت اس محنت اور جانفشانی سے بخیر ہے تو میں ہر طرح اس کے اجر اور ثواب کا امیدوار ہوں۔ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ اور اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ الآیۃ۔

خاکسار وحید الزمان عفا اللہ عنہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

			اثبات الالٰہ	باب خدا کا ثبوت
۱	البقرہ	۳	كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۝ ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝	تم خدا کو کیسے نہیں مانتے پہلے تم میں جان نہ تھی پھر تم میں جان ڈالی پھر تم کو مار ڈالے گا پھر تم کو جلائے گا پھر تم کو اسی کے پاس جانا ہے[1]۔ وہی خدا ہے جس نے تمہارے لئے[2] سب کچھ جو زمین میں ہے بنایا۔ پھر آسمان کی طرف چڑھ گیا۔ اور سات آسمان ہموار بنائے اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے[3]۔
۲	الانعام	۱	هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ طِينٍ ثُمَّ قَضَىٰ أَجَلًا وَأَجَلٌ مُسَمًّى عِنْدَهُ ثُمَّ أَنْتُمْ تَمْتَرُونَ ۝	اسی خدا نے تم کو مٹی سے[4] بنایا۔ پھر میعاد[5] ٹھیرا دی اور ایک (دوسرا) وعدہ[6] ٹھیر چکا ہے اس کے پاس پھر بھی، تم (اس کی قدرت میں) شک کرتے ہو[7]
۳	؍؍	۹	وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ	اور وہی خدا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو درستی کے ساتھ پیدا کیا[8]
۴	؍؍	۱۲	وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَفْقَهُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُتَرَاكِبًا وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَجَنَّاتٍ مِنْ أَعْنَابٍ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ	اور اسی (خدا) نے تمہارے لئے تارے بنائے[9] کہ جنگل اور دریا کے اندھیروں میں (رات کو) ان سے راہ کا پتا لگاؤ جو لوگ علم رکھتے ہیں ان کے لیے ہم نے کھول کر نشانیاں بیان کر دی ہیں اور اسی (خدا) نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا پھر (تمہارے لیے) ایک ٹھیرنے کی جگہ ہے اور ایک سونپے جانے کی جو لوگ سمجھ رکھتے ہیں ان کے لئے ہم نے کھول کر نشانیاں بیان کر دی ہیں[10]۔ اور اسی (خدا) نے آسمان سے پانی برسایا پھر اسی پانی سے ہم نے ہر چیز کے سوئے نکالے[11] پھر اس میں سے ہری ہری کونپلیں (شاخیں) نکالیں ان سے ہم گتھے ہوئے (جڑے ہوئے) دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے گابھے میں سے گچھے (زمین پر) لٹکے ہوئے (یا جھکے ہوئے) اور انگور کے باغ اور زیتون اور انار جو ایک دوسرے سے (صورت میں) ملتے ہیں اور (مزہ میں) نہیں ملتے[12]۔ ان چیزوں کے پھل دیکھو

؎۱ پہلے بیجان تھے یعنے باپ کی پشت میں اور ماں کے پیٹ میں تو پہلی موت سے عدم مراد ہے اور پہلی زندگی سے پیدائش پھر دوسری موت سے مرنا پھر دوسری زندگی سے قیامت میں جی اٹھنا تو قبر کی زندگی پہلی زندگی میں داخل ہے ۱۲ ؎۲ تمہارے لیئے یعنے تمہارے فائدہ اور استعمال کے لیئے بعضوں نے اس آیت سے دلیل لی ہے کہ مٹی کھانا حرام ہے کیونکہ زمین کی چیزوں میں وہ داخل نہیں ہے اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے کیونکہ زمین کی سب چیزیں اس کے لیئے بنائی گئی ہیں اس آیت کریمہ سے یہی نکلتا ہے کہ پہلے زمین بنائی گئی پھر آسمان لیکن سورہ النازعات میں فرمایا والارض بعد ذلک دحٰھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پہلے بنا ہے اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ پہلے حق سبحانہ نے آسمان کا مادہ تیار کیا پھر زمین کو بنایا اور اس کو پھیلایا اور اس کی سب چیزیں پیدا کیں پھر دوبارہ آسمان کی طرف چڑھا اور اس کو سات طبقوں پر مرتب کیا حدیث میں ہے کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پانسو برس کی راہ ہے ابن عباسؓ اور مجاہد سے استوی کے معنے ارتفع اور علا کے کئے ہیں یعنے چڑھ گیا اور بلند ہوا شاہ عبد القادر صاحب نے بھی استوا کا ترجمہ چڑھ گیا کیا ہے ۱۲ ؎۳ یعنے حضرت آدمؑ کو باقی سب لوگ ان کی اولاد میں تو گویا سب مٹی سے پیدا ہوئے ۱۲ ؎۴ ہر ایک شخص کی زندگی کی ۱۲ ؎۵ یعنے قیامت کا وقت ۱۲ ؎۶ اور اتنا نہیں سمجھتے کہ جس نے ایک مشت خاک کو تم کو پیدا کر دیا وہ کیا دوبارہ تم کو زندہ نہ کر سکے گا۔ بعضوں نے کہا میعاد سے مراد وہ زمانہ ہے جو پیدائش سے موت تک ہو اور وعدے سے برزخ مراد ہے بعضوں نے کہا میعاد سے دنیا کی مدت اور وعدے سے آدمی کی عمر مراد ہے ۱۲ ؎۷ یعنے عجیب حکمت اور انتظام کے ساتھ جس کے سمجھنے میں بڑی بڑی عقلیں عاجز رہ جاتی ہیں اگر آسمان اور زمین خود بخود اجزا کی حرکت سے بن گئے ہوتے جیسے بیوقوف نیچری کہتے ہیں تو اس طرح حکمت اور دانائی اور انتظام کے ساتھ کبھی نہ ہوتے بلکہ جہاں روشنی کی ضرورت تھی وہاں تاریکی ہوتی جہاں تاریکی چاہیئے وہاں روشنی ہوتی ایک دوسرے سے ٹکراتے چلنے اور گھومنے میں گڑبڑ رہتی کوئی کام اپنے معین وقت پر نہ ہوتا ۱۲ باقی در ضمیمہ

۸	الانعام	۱۷	انْظُرُوا إِلَىٰ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَيَنْعِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكُمْ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ جَنَّاتٍ مَعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۚ	جب پھلیں اور ان کا پکنا دیکھو بیشک ان چیزوں میں ایمان والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ اور وہی خدا ہے جس نے باغ پیدا کیے چھتریوں پر چڑھے ہوئے اور بے چڑھے ہوئے اور کھجور کے درخت اور کھیت (اناج) کہ ان کے پھل طرح طرح کے ہیں اور زیتون اور انار (جو دیکھنے میں) ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور (مزے میں) نہیں ملتے۔
〃	〃	〃	وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَفَرْشًا ۚ كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۝ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ ۖ مِنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنْثَيَيْنِ ۖ نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنْثَيَيْنِ ۖ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ وَصَّاكُمُ اللَّهُ بِهَٰذَا ۚ	اور چوپائے جانوروں میں سے اس نے بوجھ لادنے والے اور زمین سے لگے ہوئے پیدا کیے (لوگو) خدا نے جو تم کو رزق دیا اس میں سے کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر مت چلو کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے نر اور مادہ ملا کر آٹھ قسم ہیں (یعنی چارہ جوڑے) دو بھیڑ میں (نر اور مادہ) اور دو بکری میں (نر اور مادہ) (اے پیغمبر) کہدو کیا خدا نے دونو نروں کو حرام کیا ہے یا دونو مادوں کو (بھیڑ اور بکری کو) یا ان دونو مادوں کے پیٹ میں جو (بچہ) ہے اس کو اگر تم سچے ہو تو مجھ کو سند کے ساتھ بتاؤ اور اونٹ میں سے دو (نر اور مادہ) اور گائے میں سے دو (نر اور مادہ) (اے پیغمبر) کہدو کیا خدا نے دونو نروں کو حرام کیا ہے یا دونو مادوں کو یا دونو مادوں کے پیٹ میں جو (بچہ) ہے اس کو کیا تم اُس وقت حاضر تھے جس وقت اللہ تعالے نے اس کا حکم دیا۔
〃	〃	۲۰	وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۝	اور وہی خدا ہے جس نے تم کو زمین میں نائب بنایا اور تم میں سے ایک کو دوسرے پر بلند کیے اس لیے کہ تم کو جو دیا ہے اس میں تم کو آزمائے بے شک تیرا خدا جلد سزا دینے والا ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ بخشنے والا مہربان (رحیم) ہے۔
〃	الاعراف	۷	وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَيِّتٍ فَأَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۚ كَذَٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝	اور وہی خدا ہے جو مینہ سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے وہ خوشخبری دیتی ہیں یہاں تک کہ جب یہ ہوائیں بوجھل بادل کو لا دلاتی ہیں تو ہم اس کو مری ہوئی (سوکھی) بستی کی طرف ہانک لیجاتے ہیں پھر وہاں پانی برساتے ہیں پھر اس سے ہر قسم کے پھل اگاتے ہیں اسی طرح ہم مردوں کو بھی (زمین سے) نکالیں گے تاکہ تم سوچو۔

ف پھل کچا ہوتا ہے پھر رنگ بدلتا ہے پھر پکتا ہے۔ ف مٹوں اور ٹٹیوں پر جو انگور اور دوسری بیلوں کے لیے باندھتے ہیں۔ ف زمین پر پھیلے ہوئے جیسے جنگلی انگور یا تربوز یا وہ درخت جو جڑ پر کھڑے ہوتے ہیں مثلاً امرود انجیر آم وغیرہ۔ ف ہر ایک کا مزہ جدا ہے۔ ف ابن مسعود نے کہا زمین سے لگے ہوئے یا بالکل چھوٹے اور جن پر بوجھ لادا نہیں جاتا ابن عباس نے کہا بوجھ لادنے والے جیسے اونٹ اور زمین سے لگے وہ جانور جو لادنے کے لائق نہیں ہیں ان کا گوشت کھاتے ہیں ابو العالیہ نے کہا جیسے بھیڑ بکری۔ ف قرآن میں ثمانیۃ ازواج ہے عربی زبان میں ایک ایک کو بھی زوج کہتے ہیں چونکہ وہ دوسرے کا جوڑ ہوتا ہے۔ ف بھیڑ کے نر زیادہ جیسے مینڈھا اور بھیڑ عربی میں کبش اور نعجہ اور دنبکری میں نر اور مادہ جیسے بکرا بکری عربی میں تیس اور عنز۔ ف یعنی مینڈھا ہے اور بکری کو۔ ف مشرکوں کو قائل کرنا منظور ہے کہ یہ جانور حرام کیسے ہو سکتے ہیں اگر نر حرام ہے تو بہ سب نر حرام ہونگے اگر مادہ حرام ہے تو سب مادہ حرام ہونگے اگر بچہ حرام ہے جو ماں کے پیٹ میں ہے تو نر اور مادہ دونو حرام ہونگے کیونکہ ہر ایک جانور نر ہو یا مادہ ماں کے پیٹ میں بچہ رہ چکا ہے۔ ف اور ہرن بکری میں داخل ہے اور نیل گائے بیل میں یہ جانور عرب میں اتنے زیادہ نہیں ہیں مشہور یہی چار قسمیں ہیں جو پایوں کی جو قرآن میں بیان ہوئیں یعنی بھیڑ بکری اونٹ گائے۔ ف یعنے اونٹ اور بیل کو۔ ف یعنی اونٹنی اور گائے کو۔ ف کوئی امیر ہے کوئی غریب کوئی پہلوان ہے کوئی کمزور کوئی عقلمند ہے کوئی بیوقوف۔ ف اپنا یا اگلی امتوں کا ایک امت فنا ہو جاتی ہے اور دوسری اس کی جانشین ہوتی ہے تو گویا اس کی نائب ٹھہری۔ ف کہ امیری کا شکر کرتا ہے یا نہیں اور فقیری میں صبر کرتا ہے یا نہیں۔

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ ۖ وَالَّذِي خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا ۚ كَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَشْكُرُونَ ۝	اور جس بستی کی مٹی اچھی ہے وہاں خدا کے حکم سے پیداوار (بھی اچھی) ہوتی ہے اور جس کی مٹی خراب ہو وہاں پیداوار نہیں ہوتی مگر مشکل سے ہم اسی طرح پھیر پھیر کر اپنی نشانیاں ان لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں جو شکرگزار ہیں
۹	الاعراف	۲۴	هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا ۖ	خدا وہی ہے جس نے تم کو ایک جان (آدم) سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا نکالا تاکہ اس کا دل اس سے لگ جائے
۱۱	یونس	۱	هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ۚ مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَٰلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَّقُونَ ۝	وہی خدا ہے جس نے سورج کو خود چمکتا بنایا اور چاند کو (سورج سے) روشن کیا اور چاند کی منزلیں مقرر کیں اس لیے کہ تم سالوں کا شمار اور حساب کرو اللہ تعالیٰ نے یہ سب حکمت ہی کے ساتھ بنایا ہے وہ سمجھنے والوں کے لیے (اپنی قدرت کی) نشانیاں بیان کرتا ہے۔ بیشک جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں ان کے لیے رات اور دن کے آگے پیچھے آتے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں آسمان اور زمین میں بنائی ہیں ان میں نشانیاں ہیں
〃	〃	۳	هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا كُنتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِم بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ لَئِنْ أَنجَيْتَنَا مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ۝ فَلَمَّا أَنجَاهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَىٰ أَنفُسِكُم ۖ مَّتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝	وہی خدا ہے جو خشکی اور تری (زمین اور پانی) میں تم کو لیے پھرتا ہے یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں ہوتے ہو اور موافق ہوا سے وہ لوگوں کو لیکر چلتی ہیں اور لوگ اس پر خوش ہوتے ہیں (ایک ہی ایکا) زور کی آندھی چلنے لگتی ہے اور ہر طرف سے پانی کی لہریں ان پر آ پہنچتی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ اب گھر گئے تب اس (وقت) خالص خدا ہی کو مان کر اس سے دعا کرنے لگتے ہیں (کہ خدا) اگر تو ہم کو اس بلا سے چھڑا دے تو بیشک ہم (تیرے) شکرگزار ہونگے پھر جب خدا ان کو اس مصیبت سے چھوڑا دیتا ہے تو ملک میں ناحق کی شرارت کرنے لگتے ہیں لوگو تمہاری شرارت کا وبال خود تمہاری جان پر پڑے گا۔ دنیا کی زندگی کا (چند روزہ) مزہ ہے پھر آخر تم کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے ہم تم کو جو تم کرتے تھے اس کی خبر دیں گے
〃	〃	۴	قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَن يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَن يُدَبِّرُ الْأَمْرَ ۚ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ ۚ فَقُلْ أَفَلَا	پوچھو تو سہی تم کو آسمان اور زمین سے کون روزی دیتا ہے اور (تمہارے) کانوں اور آنکھوں کا کون مالک ہے اور مردے سے زندہ اور زندے سے مردہ کون نکالتا ہے اور (دنیا کے) کاموں کو کون چلاتا ہے تو ضرور کہیں گے کہ اللہ پھر تو یہ کہو اچھا تو پھر تم شرک سے کیوں نہیں بچتے یہی تو اللہ تمہارے

لہ یا سوڑی وہ بھی کمی ۱۲ ۲ لہ بعضوں نے کہا کہ اس آیت میں ان بستی سے جس کی مٹی اچھی ہے مومن کا دل اور اس بستی سے جس کی مٹی خراب ہے منافق کا دل مراد ہے ۱۲ ۳ لہ اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں اور اس کا کلام دل لگا کر سنتے ہیں ۱۲ ۴ لہ یعنے حوا کو آدم کی ایک پسلی سے پیدا کیا ۱۲ ۵ لہ کیونکہ وہ اسی کا ایک ٹکڑا تھی ۱۲ ۶ لہ اٹھائیس دن میں گھٹتا بڑھتا ہے ۱۲ ۷ لہ دنوں اور مہینوں کا ۱۲ ۸ لہ کیونکہ جن لوگوں کو سمجھ نہیں ان کو یہ بیان کرنا کوئی فائدہ نہ دے گا ۱۲ ۹ لہ اس کی قدرت اور وحدانیت کی ۱۲ ۱۰ لہ طوفان سے ہلاک ہوئے ۱۱ لہ اور سب معبودوں کو بھول جاتے ہیں ۱۲ ۱۲ لہ اللہ تعالیٰ نے اگلے مشرکوں کا یہ حال بیان فرمایا کہ جب کوئی سخت مصیبت آتی مثلاً دریا میں ڈوبنے لگتے تو اس وقت خالص اللہ ہی کو یاد کرتے مگر ہمارے زمانہ کے مشرک ان سے بھی کہیں قدم آگے بڑھے ہوئے ہیں کہ دریا میں ڈوبتے ہوں پر جب بھی اپنے شرک سے باز نہیں آتے اور وہی یا خواجہ خضر یا علی یا مدار کی ہانکیں لگاتے جاتے ہیں سید علامہ نے کہا شیطان نے ان کو کیسا بے قابو کیا ہے اور کیا ان پر مسلط ہوگیا ہے مرتے وقت بھی اللہ کو پکارنے نہیں دیتا لا حول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲ ۱۳ لہ حدیث میں ہے کہ تین کاموں کا وبال ان کے کرنے والوں پر پڑتا ہے مکر و فریب اور عہد شکنی اور شرارت پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ۱۲ ۱۴ لہ آسمان سے پانی کون برساتا ہے اور زمین سے سبزہ کون اگاتا ہے ۱۲ ۱۵ لہ اگر چاہے تو پھر اندھا کر دے یا کس نے پیدا کیا ہے ۱۲ ۱۶ لہ جیسے نطفہ سے جاندار یا انڈے سے پرندہ ۱۲ ۱۷ لہ جیسے پرندے سے انڈا جاندار سے نطفہ ۱۲ ۱۸ لہ کون انتظام کرتا ہے ۱۲ ۱۹ لہ اس کے جواب میں یہ مشرک ۱۲ ۲۰ لہ جب اللہ تعالیٰ ہی ان سب چیزوں کا مالک ہے اسی کا سب اختیار ہے اسی نے سب کو پیدا کیا ہے ۱۲ ۲۱ لہ اور ایسے مالک ذی اختیار سے نہیں ڈرتے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع		
			تَتَّقُوْنَ ۝ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝	پھر تمہارا سچا مالک اور سچ بات معلوم ہو جانے پر اُس کو نہ ماننا گمراہی نہیں تو پھر کیا ہے تم کدھر پھرے جارہے ہو۔ اے پیغمبر اسی طرح تیرے مالک کا فرمانا ان گناہ گاروں پر پورا ہوا کہ وہ ایمان لانے والے نہیں۔
۱۱	یونس	۷	هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝	خدا وہی ہے جس نے رات کو اس لیے بنایا کہ تم اس میں آرام کرو اور دن کو اس لیے کہ دیکھو بھالو اس میں سننے والوں کے لیے البتہ نشانیاں ہیں۔
۱۲	ہود	۱	وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاۗءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَلَىِٕنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝	اور وہی خدا ہے جس نے چھ دن میں آسمان اور زمین بنائے اور اس کا تخت پانی پر تھا کہ تم کو آزمائے کون تم میں اچھے کام کرتا ہے۔ اور (اے پیغمبر) اگر تو (ان کافروں سے) کہے تم بے شک مرنے کے بعد جی اٹھوگے تو وہ کافر ضرور کہیں گے یہ (تمہاری بات) تو ایک کھلا جادو کی طرح ہے۔ اور بس
۱۳	الرعد	۱	اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَي الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ۭ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَاۗءٍ وَّاحِدٍ ۣ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰي بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝	اللہ وہ (قدرت والا) ہے جس نے آسمانوں کو بے سہارے اونچا اٹھا کھڑا کیا تم دیکھ رہے ہو۔ پھر عرش پر چڑھا اور چاند اور سورج کو کام پر لگایا ہر ایک ایک ٹھہری ہوئی مدت تک چل رہا ہے۔ سارے جہان کا انتظام کرتا ہے اپنی (قدرت کی) نشانیاں تفصیل کے ساتھ بیان کرتا ہے اس لیے کہ تم کو اپنے مالک کے ملنے کا یقین ہو اور اسی خدا نے زمین کو پھیلایا اور اس میں تھامنے والے پہاڑ اور دریا بنائے اور ہر قسم کے میووں کا ایک ایک جوڑا دو دو کا اس میں پیدا کیا رات سے دن کو چھپا لیتا ہے بیشک ان باتوں میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو سوچتے رہتے ہیں اور (خود) زمین میں (طرح طرح کے) ٹکڑے ہیں ایک دوسرے سے ملے ہوئے اور انگور کے باغ ہیں اور کھیت ہیں اور کھجور کے درخت دو شاخے (اور جڑ ایک) اور الگ الگ جڑ والے سب کو ایک ہی پانی دیا جاتا ہے اور (باوجود اس کے) ہم مزے میں ایک کو دوسرے سے بڑھاتے ہیں بیشک ان باتوں میں ان لوگوں کے لیے (قدرت کی) نشانیاں ہیں جو عقل رکھتے ہیں

۱ جو یہ سب کام کرتا ہے ۱۲ ۲ حق کو چھوڑ کر کہاں جارہے ہو ۱۲ ۳ دن کو ہر چیز کا دکھانے والا بنایا ۱۲ ۴ جو غور سے سنتے ہیں ۱۲ ۵ دن سے مراد وقت ہے یعنی چھ وقتوں میں ۱۲ ۶ معلوم ہوا کہ پانی آسمان اور زمین سے پہلے موجود تھا اسی طرح اللہ تعالیٰ کا تخت ۱۲ ۷ اس نے دنیا کو اس لیے بنایا ۱۲ ۸ جیسے جادو کی حقیقت کچھ نہیں ہوتی ایک خیال بندی ہے اسی طرح یہ قرآن اور تمہاری باتیں بھی جادو کی طرح ایک دھوکا اور مکر ہیں ۱۲ ۹ کہ آسمان میں کوئی کھنبا (ستون) نہیں ہے اور خود بخود اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کھڑا ہے ایاس بن معاویہ اور حسن رح اور قتادہ رح اور بہت تابعین سے یہ منقول ہے کہ آسمان قبہ کی طرح زمین پر ہے آسمان تو آسمان اس میں جو تارے ہیں وہ بعضے ایسے ہیں کہ زمین سے لاکھوں حصے زیادہ بڑے ہیں سورج تیرہ لاکھ زمین کے برابر ہے اور مشتری ایک ہزار زمین کے برابر پھر یہ سب اپنے مقام پر قائم اور گھوم رہے ہیں ایک تل برابر ادھر ادھر نہیں سرکتے یہ اس قادر کریم کی قدرت ہے ۱۲ ۱۰ یعنی قیامت تک اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ زمین پھری ہوئی ہے اور چاند اور سورج اس کے گرد گھوم رہے ہیں اگلے حکیموں کا یہی قول تھا ۱۲ ۱۱ تم سمجھ لو کہ جو ایسا قادر کریم ہے اس کو مرنے کے بعد پھر جلا دینا کیا مشکل ہے ۱۲ ۱۲ دریا اکثر پہاڑوں سے نکلے ہیں ۱۲ ۱۳ جوڑے سے مراد نر اور مادہ ہے جیسے علم نباتات میں ثابت ہوا ہے کہ ہر قسم کے درختوں میں نر اور مادہ دو نو ہوتے ہیں ۱۲ ۱۴ وہ یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہر قسم کی حکمت اور باریکی کے ساتھ ہر ایک چیز خود بخود پیدا نہیں ہوسکتی جب تک کوئی حکیم بنانے والا نہ ہو اور وہی خدا ہے ۱۲ ۱۵ اور ہر ٹکڑا دوسرے ٹکڑے سے مختلف ہے کوئی سخت کوئی نرم کوئی شور کوئی شیریں کوئی پتھریلی کوئی ریتیلی کوئی رنگ کوئی کالی کوئی سرخ کوئی چیلکہ کوئی مسب کوئی کم ب ۱۶ جیسے یہ ثابت ہوگیا تو سمجھ کی بعد کچھ نہیں مگر گمراہی ۱۲ باقی در ضمیمہ

پارہ	سورہ	رکوع		
۱۳	الرعد [۱۳]	۲	هُوَ الَّذِي يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۚ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَنْ يَشَاءُ وَهُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللَّهِ وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ ؕ	وہی خدا ہے جو تم کو ڈرانے کو اور امید دلانے کو بجلی کی چمک دکھلاتا ہے اور بوجھل بادلوں کو پیدا کرتا ہے اور گرج (کڑک) اس کی تعریف کی تسبیح پڑھتی ہے اور فرشتے بھی ڈر کے مارے اور (وہی خدا) کڑاکے بھیجتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے ان کو گراتا ہے اور وہ (کافر) اللہ تعالیٰ کے مقدمے میں جھگڑتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ بہت سخت ہے۔
۱۳	ابراهیم [۱۴]	۲	قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِي اللَّهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ۚ	ان کے پیغمبروں نے (ان کو) کہا کیا تم کو خدا میں (بھی) شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا انوکھا پیدا کرنے والا ہے وہ تم کو بلاتا ہے اس لیے کہ تمہارے گناہ معاف کر دے اور ایک مدت مقرر تک تم کو مہلت دے
۱۴	النحل [۱۶]	۲	هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ لَكُمْ مِنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ يُنْبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ وَعَلَامَاتٍ ۚ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ۝	وہی خدا ہے جس نے تمہارے لیے آسمان سے پانی برسایا اس میں سے کچھ تمہارے پینے کا ہے اور کچھ ایسا ہے جس سے درخت اگتے ہیں جن میں جانوروں کو چراتے ہو اسی پانی سے خدا تمہارے لیے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر طرح کے میوے اگاتا ہے جو لوگ سوچتے ہیں ان کے لیے اس میں خدا کی قدرت کی نشانی ہے اور اسی خدا نے رات اور دن اور سورج اور چاند کو تمہارے کام میں لگا رکھا ہے اور تارے بھی اس کے حکم سے تابعدار ہیں بیشک جو لوگ عقل رکھتے ہیں ان کے لیے ان چیزوں میں نشانیاں ہیں اور جو چیزیں اس نے زمین میں تمہارے لیے پیدا کی ہیں کئی رنگ کی ان میں بھی ان لوگوں کے لیے جو غور کرتے ہیں (اس کی قدرت کی) نشانی ہے اور اسی خدا نے سمندر کو (بھی) تمہارے کام میں لگا دیا اس لیے کہ اس میں سے (شکار کر کے) تازہ تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے زیور (موتی مونگا وغیرہ) نکال کر پہنو اور تو دیکھتا ہے کشتیاں (پانی کو) چیرتی ہوئی اس میں چلتی ہیں اور اس لیے کہ تم خدا کا فضل تلاش کرو اور اس لیے کہ تم شکر کرو اور اسی (خدا) نے زمین میں بھاری بھرکم پہاڑ گاڑ دیے ایسا نہ ہو وہ ادھر ادھر تم کو لیکر جھکے اور اس میں تم کو راہ ملنے کے لیے ندیاں اور رستے بنائے اور (بہت سی) نشانیاں اور تاروں سے بھی لوگ رستہ پاتے ہیں
۱۵	بنی اسرائیل [۱۷]	۷	رَبُّكُمُ الَّذِي يُزْجِي لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ۝	لوگو تمہارا مالک وہ ہے جو سمندر میں تمہارے لیے جہاز چلاتا ہے اس لیے کہ تم اس کا فضل چاہو بیشک وہ تم پر مہربان ہے

لے کہیں ایسا نہ ہو زمین پر گرے ۱۲ ؎ شاید پانی برسے ۱۲ ؎ پانی سے بھرے ہوئے ۱۲ ؎ دوسری آیت میں ہے کہ ہر چیز اس کی تسبیح کرتی ہے اگر سچ پوچھیے تو ہر چیز میں ایک طرح کی جان ہے جو امر الٰہی کو سمجھتی ہے اور ہر وقت اس کی پاکی بیان کرتی ہے آسمان زمین پہاڑ چاند سورج درخت ان سب کی نسبت بہت سی آیتوں اور حدیثوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کو سمجھ اور ادراک ہے ۱۲ ؎ اس کی تسبیح پڑھتے ہیں ۱۲ ؎ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے ایک کافر کے پاس کسی کو بھیجا اسلام کی دعوت دینے کے لیے وہ مردود کہنے لگا اللہ تعالیٰ کا رسول کون ہے اور اللہ کیا ہے سونے کا ہے یا چاندی کا اس پر بجلی گری اور کھوپری اڑا لے گئی اس پر یہ آیت اتری ۱۲ ؎ کبھی خود خدا کا انکار کرتے ہیں کبھی اس کی قدرتوں کا کبھی اس کے پیغمبروں کا ۱۲ ؎ کہ وہ موجود ہے یا نہیں اور وہ اکیلا ہے یا نہیں ۱۲ ؎ ایمان اور توحید کی طرف ۱۲ ؎ یعنے سب گناہ یا بعضے گناہ جو حقوق العباد نہیں ہیں ۱۲ ؎ یعنے دنیا میں موت کے وقت تک تم کو عذاب سے محفوظ رکھے ۱۲ ؎ گھاس چارہ وغیرہ کے درخت ؎ تمہارے کام میں لگے ہوئے ہیں ؎ ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار ⁂ تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری ؎ سید علامہ نے کہا اس آیت سے رد ہوا نجومیوں کا جو سمجھتے ہیں کہ ان تاروں کی حرکت سے دنیا میں طرح طرح کے واقعات ہوتے ہیں تارے بیچارے کیا کر سکتے ہیں وہ تو حکم کے تابع ہیں جو کچھ ہوتا ہے وہ خدا کے حکم سے ہوتا ہے ۱۲ ؎ طرح طرح کی شکل اور صورت کی وہ سب تمہارے کام میں لگے ہیں تمام حیوانات اور نباتات اور جمادات اس میں داخل ہیں ۱۲ ؎ سمندر سے یہ بھی فائدہ ہے ۱۲ ؎ یعنے اس میں سفر کر کے سوداگری کرو اور نفع کماؤ ؎ اگر زمین میں پہاڑ اور ندی نالے رستے نہ ہوتے سب طرف یکساں ہوتی تو لوگ راہ بھول جاتے کہیں سے کہیں جا پڑتے ۱۲ باقی در ضمیمہ

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۷	الانبیاء	۳	وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۝	اور وہی (خدا) ہے جس نے رات اور دن بنائے اور سورج اور چاند (اور تارے) ہر ایک (اپنے) ایک آسمان میں تیر رہے ہیں ف۱
۱۷	الحج	۹	وَهُوَ الَّذِي أَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۗ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُورٌ ۝	اور اسی نے (پہلی بار جب تم بےجان تھے) تم کو جلایا پھر تم کو مار ڈالیگا پھر (حشر کے دن) تم کو جلائیگا بےشک آدمی بڑا ناشکرا ہے ف۲
۱۸	المؤمنون	۵	وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۚ قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝	اور وہی (خدا) ہے جس نے تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے تم (ان نعمتوں کا) بہت کم شکر کرتے ہو ف۳ اور وہی (خدا) ہے جس نے تم کو زمین پر بکھیرا ف۴ اور اسی کے پاس (قیامت کے دن) اکٹھا کیے جاؤ گے اور وہی (خدا) ہے جو (ہر جاندار کو) جلاتا ہے اور مارتا ہے اور رات دن کا ہیر پھیر بھی وہی کرتا ہے ف۵ کیا تم کو عقل نہیں ف۶
۱۹	الفرقان	۵	وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا ۝ وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۚ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ۝ لِنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَأَنَاسِيَّ كَثِيرًا ۝	اور وہی (خدا) ہے جس نے رات کو تمہارا اوڑھنا (پردہ) اور نیند کو آرام بنایا اور دن کو بھی اٹھنا بنایا ف۷ اور وہی (خدا) ہے جس نے اپنی رحمت (اترنے) سے پہلے (یعنے پانی برسنے سے پہلے) اس کی خوشخبری دینے کے لیے ہواؤں کو بھیجا ف۸ اور ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی بھیجا اس لیے کہ ہم اس کی وجہ سے مری ہوئی بستی کو زندہ کریں ف۹ اور اپنی خلقت میں سے بہت سے جانوروں اور آدمیوں کو پلائیں ف۱۰
〃	〃	〃	وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَحْجُورًا ۝ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ۝	اور وہی (خدا) ہے جس نے دو دریاؤں کو ملا کر بہایا ایک تو میٹھا ہے خوب میٹھا اور دوسرا کھاری بہت کھاری (یا کڑوا) اور دونوں کے بیچ میں (ظاہری یا اپنی قدرت کی) ایک آڑ اور مضبوط روک بنائی ف۱۱ اور وہی (خدا) ہے جس نے پانی (نطفے) سے آدمی کو بنایا پھر خون اور دامادی کا رشتہ اس کے لیے قائم کیا ف۱۲ اور (اے پیغمبر) تیرا مالک قدرت والا ہے جو چاہے وہ اسکا کر
〃	〃	۶	وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا ۝	اور وہی خدا ہے جس نے اس شخص کے لیے جو خدا کی قدرتوں میں غور کرنا چاہتا ہے (یا اس کی نعمتوں کا) شکر کرنا چاہتا ہے رات اور دن کو ایک کے پیچھے ایک (آتی جاتی) بنایا
۲۱	الروم	۳	وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ ۚ وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝	اور وہی (خدا) ہے جو شروع میں پیدا کرتا ہے پھر دوبارہ پیدا کریگا اور دوبارہ بنانا اس پر (پہلی بار بنانے سے) زیادہ آسان ہے اور جو بات آسمان اور زمین میں سب سے بڑھ چڑھ کر ہے وہ اس میں موجود ہے اور وہ زبردست ہے حکمت والا

ف۱ جیسے مچھلی پانی میں تیرتی ہے اور پانی اس کو روک نہیں سکتا اسی طرح یہ بھی کسی کے نہیں تیزی کے سامنے اپنے اپنے دائرے پر گھوم رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کی قدرت اس سے معلوم ہوتی ہے کہ کوئی تارہ یا چاند یا سورج اپنے دائرے سے جا تو کبھی ادھر ادھر ہٹتا ہے نہ اور یہ ٹھیک وقت پر ایک پلک کا بھی فرق نہیں ہوتا اپنے اپنے معین مقام پر ہو رہتے ہیں ایسا انتظام بغیر خداوند کریم کے ہرگز نہیں ہو سکتا ۱۲ ف۲ اللہ تعالیٰ کے اس قدر احسان ہیں جو شمار نہیں ہو سکتے مگر آدمی احسان فراموشی کرکے خدا کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے اور بعض تو خدا کو چھوڑ کر دوسرے کو معبود بناتے ہیں نمک حرام کم بخت ناشکرے ۱۲ ف۳ کان سے نصیحت سنتے ہیں اور آنکھ سے خدا کی قدرتیں دیکھتے ہیں اور دل سے یقین کرتے ہیں ۱۲ ف۴ چاروں طرف تمہاری نسل پھیلائی ہے ۱۲ ف۵ یعنے رات آتی ہے پھر دن پھر رات پھر دن اسی طرح یا رات گھٹتی ہے تو دن بڑھتا ہے دن گھٹتا ہے تو رات بڑھتی ہے ۱۲ ف۶ کہ یہ سب اسی خداوند کریم کی قدرت ہے پھر تم کیوں انکار کرتے ہو معلوم ہوا وہ سمجھ کر انکار نہیں کرتے ۱۲ ف۷ گویا رات کو سونا کیا ہے جیسے مر جانا اور دن کو جاگنا جیسے مر کر جی اٹھنا اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ اللہ کی فطرت یہی ہے کہ آدمی رات کو سوئے اور دن کو جاگے کام کاج کرے روٹی کمائے جو کوئی رات کو کام کاج کرے اور دن بھر سویا کرے وہ فطرت الٰہی کا خلاف کرتا ہے ۱۲ ف۸ جب مینہ برسنے کو ہوتا ہے تو پہلے پروائی تری کی ہوائیں چلتی ہیں جن سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اب بارش آتی ہے گویا یہ ہوائیں پانی کی خوشخبری دیتی ہیں جو ہوا اتر سے آوے اس کو عربی میں شمال اور جو دکن سے آوے اسکو جنوب اور جو پورب سے آوے اسکو صبا اور جو پچھم سے آوے اسکو دبور کہتے ہیں اور عرب لوگ نحوس سمجھتے ہیں کیونکہ عاد کی قوم اسی ہوا سے ہلاک ہوئی تھی ۱۲ ف۹ وہاں کی زمین تر و تازہ ہو جاوے ۱۲ ف۱۰ یا پیاس بجھاوے ۱۲ ف۱۱ اسکی وجہ سے دونوں پانی ملتے نہیں میٹھا میٹھا رہتا ہے اور کھاری کھاری رہتا ہے جیسے دریا ہیں گنگا جمنا اٹک گھاگرا فرات جیحون نیل وغیرہ اور کھاری سمندر ان دونوں میں ایک مضبوط آڑ ہے یعنے زمین جو دونو ... پانیوں کو ملنے نہیں دیتی بعضوں نے کہا دجلہ جو بغداد میں ہے جو سوا تک سمندر میں بہتا ہے مگر اس کا پانی میٹھا رہتا ہے ۱۲ ف۱۲ یعنے کسی کا بیٹا بیٹی ہے وہ کسی کا داماد (بہو) ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۲	الاحزاب	۶	هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ۝	وہی (خدا) ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے (تمہارے لئے) دعا کرتے ہیں اس لیے کہ تم کو (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (اسلام کی) روشنی میں لائے اور وہ ایمان داروں پر مہربان ہے
〃	فاطر ۳۵	۵	هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ	وہی (خدا) ہے جس نے تم کو زمین میں (اگلوں کا) جانشین بنایا۔
۲۴	المؤمن ۴۰	۲	هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّلُ لَكُم مِّنَ السَّمَاءِ رِزْقًا ۚ وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَن يُنِيبُ	وہی (خدا) ہے جو تم کو (اپنی) نشانیاں دکھلاتا ہے اور آسمان سے تمہارے لیے روزی اتارتا ہے اور نصیحت وہی مانتا ہے جو (خدا کی طرف) رجوع ہوتا ہے
〃	〃	۷	هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُوا شُيُوخًا ۚ وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ مِن قَبْلُ ۖ وَلِتَبْلُغُوا أَجَلًا مُّسَمًّى وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝ هُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ فَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ۝	وہی (خدا) ہے جس نے تم کو مٹی سے بنایا پھر تمہاری نسل نطفے سے پھر پھٹکی سے قائم کی پھر بچہ سا تم کو نکالتا ہے پھر (تم کو پرورش کرتا ہے) اس لیے کہ تم اپنی جوانی کو پہنچو پھر تم کو زندہ رکھتا ہے اس لیے کہ تم بوڑھے ہو اور کوئی تم میں ان (وقتوں) سے پہلے ہی مر جاتا ہے اور (یہ سب) اس لیے کہ تم (اپنے) مقررہ وعدے تک پہنچو اور اس لیے کہ تم سمجھو وہی خدا جلاتا اور مارتا ہے تو جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے اس سے فرماتا ہے ہو جا وہ (فوراً) ہو جاتا ہے۔
〃	حم السجدۃ ۴۱	۲	قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَندَادًا ۚ ذَٰلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِن فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِّلسَّائِلِينَ ۝ ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ ۝ فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَأَوْحَىٰ فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا ۚ وَزَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَحِفْظًا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝	کہہ دے کیا تم اس (خدا) کو نہیں مانتے جس نے دو دن میں زمین بنائی اور تم (دوسروں کو) اس کے برابر کا سمجھتے ہو (حالانکہ) وہ تو سارے جہان کا مالک ہے اور اس میں بھاری بھرکم پہاڑ اوپر کو بنائے اور اس میں برکت رکھی اور وہاں کے رہنے والوں کے لیے خوراک کا بندوبست کیا یہ سب چار روز میں ہوا ٹھیک پوچھنے والوں کے لیے پھر پروردگار آسمان کی طرف چڑھا وہ ایک دھواں سا تھا اور آسمان اور زمین سے فرمایا خوشی سے خواہ زبردستی کہ میرا حکم مانو دونوں نے عرض کیا ہم خوشی سے تیرا حکم بجا لانے کو حاضر ہیں پھر دو دن میں سات آسمان بنائے اور ہر ایک آسمان میں جو کام کرنا تھا کہہ دیا اور ہم نے نزدیک والے (پہلے) آسمان کو چراغوں (تاروں) سے سجایا اور اس کی حفاظت کی یہ انتظام اس خدا کا ہے جو زبردست ہے علم والا۔
۲۵	الشوریٰ ۴۲	۳	وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَ	اور وہی (خدا) تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور (ان کی) برائیاں

ف۱ وہ مرگئے تو ان کی جگہ قائم مقام ہوئے۔ ف۲ پانی برساتا ہے اس سے تمہاری روزی پیدا ہوتی ہے۔ ف۳ کیونکہ منکر کو نصیحت فائدہ نہیں دیتی۔ ف۴ کوئی بچپنے میں مر جاتا ہے کوئی جوان ہو کر نہیں پاتا کوئی جوانی میں بوڑھا ہونے نہیں پاتا۔ ف۵ اس عمر تک جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھی یا قیامت تک۔ ف۶ کہ جہان کا کوئی حاکم مختار ہے جس کے علم سے سب کام ہوتے ہیں اگر ہر آدمی کی عمر یکساں ہوتی تب یہ گمان جاتا شاید آب و ہوا اور زمین کا یہ اثر ہے نہیں ایک ہی ملک ایک ہی پانی ایک ہی ہوا پھر کوئی بوڑھا ہونے تک جیتا ہے کوئی جوانی یا بچپنے ہی میں مر جاتا ہے کتنے میں آدمی تیس برس تک بچہ ہے پھر تیس سے چالیس تک جوان ہے پھر چالیس سے اخیر عمر تک بوڑھا رہتا ہے۔ ف۷ بس حکم کی دیر ہے اور کوئی سامان درکار نہیں۔ ف۸ ہر ایک ملک میں نئی نئی طرح کی خوراک اور کھانے پینے کی چیزیں کہیں چاول پیدا ہوتا ہے کہیں گیہوں کہیں جواری کہیں آلو کہیں میوے۔ ف۹ دو دن یعنی اتوار اور پیر کو زمین کی پیدائش اور منگل اور بدھ کو پہاڑوں کی پیدائش اور خوراک کا بندوبست ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اتوار اور پیر کے دن زمین کو بنایا اور منگل کے دن اس کی پیداوار کو اور بدھ کے دن درخت اور پتھر اور پانی اور آبادی اور جنگل وغیرہ کو یہ سب چار دن ہوئے اور جمعرات کے دن آسمان کو بنایا اور جمعہ کے دن تاروں کو اور سورج اور چاند کو اور اسی دن شام کو آدم کو بنایا پھر عرش پر بیٹھا یہود کہنے لگے پھر اللہ نے آرام لیا اس پر آپ غصے ہوئے اور یہ آیت اتری ولقد خلقنا السموات والارض وما بینہما فی ستۃ ایام وما مسنا من لغوب یعنی ہم نے چھ دن میں آسمان اور زمین اور جو ان کے بیچ میں ہے بنائے اور ہم کو کوئی تھکن نہیں ہوئی مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ سنیچر کے دن مٹی پیدا کی اور اتوار کے دن پہاڑ اور پیر کے دن درخت اور منگل کے دن بری چیزیں اور بدھ کے دن روشنی اور جمعرات کے دن جانور اور جمعہ کے دن عصر کے بعد آدم کو پیدا کیا۔ مالی وضمیمہ

پارہ	سورت	رکوع	آیت	ترجمہ
			يَعْفُوا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝	معاف کر دیتا ہے اور جو تم کرتے ہو وہ جانتا ہے
۲۵	الشوریٰ ۴۲	۴	وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ۝	اور وہی (خدا) ہے کہ ۳۳ جب (بارش سے) نا امید ہو جاتے ہیں اس وقت مینہ برساتا ہے اور اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے ۱ اور وہی کام بنانے والا تعریف کے لائق ہے۔
؍؍	الزخرف ۴۳	۷	وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۝	۳۴ اور اسی خدا کا پوجا آسمان میں ہوتا ہے اور اسی خدا کا زمین میں ۲ اور وہ حکمت والا ہے سب جانتا ہے
۲۶	الفتح ۴۸	۱	هُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا	۳۵ وہی (خدا) ہے جس نے مسلمانوں کے دلوں میں تسلی (اور تسلی ۳ اتاری) اس یہ غرض تھی کہ پہلے ایمان کے ساتھ ان کا ایمان اور بڑھ جائے اور آسمان اور زمین کی فوجیں اسی کی ہیں اور اللہ علم والا ہے حکمت والا
؍؍	؍؍	۴	هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝	۳۶ وہی (خدا) ہے جس نے اپنے پیغمبر (حضرت محمدؐ) کو ہدایت اور سچا دین دیکر اس لیے بھیجا کہ اس کو سب دینوں پر غالب کر دے اور (اسلام کی سچائی کے لیے) اللہ تعالیٰ کی گواہی بس کرتی ہے
۲۷	الطور ۵۲	۲	اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ؕ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ۝	۳۷ کیا وہ آپ ہی آپ (بغیر کسی بنانے والے کے) بن گئے ہیں یا انہوں نے خود اپنے تئیں بنایا ۴ ہے) یا انہوں نے آسمان اور زمین بنائے ہیں نہیں مگر یقین نہیں ۵ کرتے
؍؍	الحدید ۵۷	۱	هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ	۳۸ وہی خدا ہے جس نے چھ دن میں آسمان اور زمین بنائے ۶ پھر عرش پر چڑھا
؍؍	؍؍	؍؍	هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖۤ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝	۳۹ وہی تو اللہ ہے جو اپنے بندے (محمدؐ) پر صاف صاف آیتیں (قرآن کی) اس لیے اتارتا ہے کہ تم کو (کفر کے) اندھیروں سے نکالکر (ایمان کے) اجالے میں لائے اور بیشک اللہ تم لوگوں پر بہت شفقت کرنے والا مہربان ۷ ہے
۲۸	الحشر ۵۹	۱	هُوَ الَّذِيْۤ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ	۴۰ وہی خدا ہے جس نے اہل کتاب کے کافروں (بنی نضیر کے یہودیوں) کو پہلی حشر کے وقت ان کے گھروں میں سے نکال باہر کیا ۸
؍؍	الصف ۶۱	۱	هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝	۴۱ وہی خدا ہے جس نے اپنے پیغمبر (حضرت محمدؐ) کو ہدایت (قرآن) اور سچا دین دیکر بھیجا اسلیے کہ اسکو سب دینوں پر غالب کر دے گو مشرک برا مانیں ۹
؍؍	الجمعہ ۶۲	۱	هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ	۴۲ وہی خدا ہے جس نے عرب کے ان پڑھ لوگوں میں انہیں میں کا ایک پیغمبر بھیجا ۱۰ وہ ان کو

۱ لوگ ہزاروں تدبیریں کرتے ہیں کہ بارش عمدہ ہو مگر ان کی ایک نہیں چلتی آخر نا امید ہو کر بیٹھ رہتے ہیں اس وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آتی ہے پانی برستا ہے اور ملک آباد ہو جاتا ہے اس میں یہ حکمت ہے کہ لوگ سمجھ لیں کہ پانی برسانا اللہ کے اختیار میں ہے ان کی تدبیر سے کچھ نہیں ہو سکتا دوسرے نا امیدی کے بعد نعمت ملنے سے بہت خوشی ہوتی ہے اس کا شکر ادا کریں ۱۲ ۲ قتادہ رحمہ نے اس آیت کی یہی تفسیر کی ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ معاذ اللہ ذات الٰہی زمین میں ہے ذات الٰہی تو عرش پر ہے لیکن اس کی عبادت آسمان میں اور زمین میں سب جگہ ہوتی ہے ۱۲ ۳ صلح حدیبیہ سے وہ بہت ناراض تھے مگر جب اللہ اور اس کے رسول صلعم کی مرضی پائی تو اسی پر خوش ہو گئے ۱۲ ۴ یہ اللہ تعالیٰ نے ایک عمدہ دلیل اثبات الوہیت کے لیے بیان فرمائی اس کا حاصل یہ ہے کہ دنیا کی جتنی چیزیں ہیں سب مخلوق اور حادث ہیں اور ہر مخلوق کے لیے ایک خالق ضرور ہے اب خالق دو حالت سے خالی نہیں یا تو ان چیزوں کا عین ہوگا یعنی خود یہ چیزیں اپنے آپ خالق ہونگی یا کوئی غیر ان کا خالق ہوگا۔ یہ تو باطل ہے کہ ایک ہی چیز اپنے آپ ہی خالق بھی ہو مخلوق بھی ہو تو یہی ٹھیرا کہ خالق اور ہے اور سب چیزیں اس کی مخلوق ہیں وہی خالق خدا ہے ۱۲ ۵ وہ جانتے ہیں کہ آسمان اور زمین اللہ نے بنائی ہیں ۱۲ ۶ ابوداؤد اور ترمذی نے حضرت عباسؓ سے نکالا آنحضرت صلعم نے فرمایا سات آسمان ہیں ایک کے بعد ایک پھر ساتویں آسمان کے اوپر ایک دریا ہے اس کے اوپر آٹھ جنگلی بکریاں ہیں ان کے کھر اور گھٹنوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے بیچ میں (یعنی فرشتے ہیں بصورت بکریوں کے) ان کی پیٹھ پر عرش ہے عرش کا دل اتنا ہے جیسے ایک آسمان سے دوسرا آسمان اور عرش کے اوپر اللہ جل جلالہ ہے اور آدمیوں کے کوئی کام اس پر چھپے ہوئے نہیں ہیں ۱۲ ۷ اگر وہ چاہتا تو دم بھر میں بنا دیتا ان آسمانوں اور زمین کی کیا حقیقت ہے بڑا شہنشاہ قادر مطلق ایسی قدرت والا ہے کہ کروڑوں آسمان و زمین دم بھر میں بنا دے اور جب چاہے دم بھر میں سب کو فنا کر دے ۱۲ باقی در ضمیمہ

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۸	الجمعۃ ۶۲	۱	يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۗ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝	اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھکر سُناتا ہے (حالانکہ اَن پڑھ ہے) اور ان کو (شرک اور کفر کی گندگی سے) پاک کرتا ہے اور ان کو (اللہ تعالیٰ کی) کتاب اور سمجھ کی باتیں سکھلاتا ہے (دانائی اور عقلمندی کی) اور (اس پیغمبر کے آنے سے) پہلے تو وہ کھلے گمراہ تھے اور (اللہ تعالیٰ نے اس پیغمبر کو) دوسرے لوگوں کی طرف بھی (بھیجا ہے) جو ابھی ان (عرب کے مسلمانوں) سے نہیں ملے اور وہ زبردست ہے حکمت والا یہ پیغمبری اللہ کا فضل ہے وہ جس (بندے) کو چاہتا ہے سرفراز فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے
۲۸	التغابن ۶۴	۱	هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝	(وہی) خدا ہے جس نے تم (سب) کو پیدا کیا اب تم میں کوئی کافر ہوا کوئی مومن (جیسا اس کے تقدیر میں لکھا تھا) اور اللہ تعالیٰ تمہارے (سب) کاموں کو دیکھ رہا ہے
۲۹	الملک ۶۷	۲	هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ۗ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ۝	(وہی) خدا تو ہے جس نے زمین کو (تمہارے چلنے پھرنے کے لیے) ملائم (نرم ہموار) کر دیا اس کے رستوں میں چلو پھرتے رہو اور اُس کی دی ہوئی روزی (مزے سے) کھاؤ اور اسی کے پاس تم کو (مرے بعد) جی اٹھکر جانا ہے
۲۹	″	″	قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۗ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝	(اے پیغمبر) کہدو (اسی خدا نے تم کو پیدا کیا اور اسی نے تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے تم بہت کم (اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا) شکر کرتے ہو ۵ (اے پیغمبر) کہدو (اسی خدا نے تم کو زمین میں پھیلایا (آدمی کی نسل بڑھائی) اور اسی کے پاس تم کو اکٹھا ہوکر (قیامت کے دن) جانا ہے۔

اِثْبَاتُ التَّوْحِيْدِ (۲) | باب۲ توحید کا بیان

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱	البقرۃ ۲	۳	يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝	لوگو اپنے مالک کی بندگی کرو جس نے بنایا تم کو اور تم سے پہلے (اگلے) لوگوں کو تم پرہیزگار ہو جاؤ گے امید رکھو ۵
″	″	۱۶	قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَ	(اے پیغمبر) کہدیا اللہ (کے بارے) میں ہم سے جھگڑتے ہو (اس کے دین یا شریک) کا موجود نہیں) اور وہ ہمارا

ف۱ بت پرستی میں مبتلا تھے کسی پیغمبر کے طریق پر نہ تھے لوٹ مار اُن کا پیشہ ہو گیا تھا ہر خاندان کا خدا الگ الگ تھا۔ یہ اسی پیغمبر کا طفیل ہے جس نے ایسے اَن پڑھ اجڈ لوگوں کو راہ پر لگا دیا اور ساری دنیا میں عرب کی شجاعت اور علوم اور فنون کا ڈنکا بج گیا اگر کوئی معمولی عقل والا شخص بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات دیکھے اور جو کام آپ نے کیا اس میں غور کرے تو سمجھ لے گا کہ بیشک آپ سچے پیغمبر تھے اور آپ کو اللہ تعالیٰ کی تائید اور مدد تھی بے یار و بے مددگار تن تنہا ایک ایسی سخت قوم کا بالکل کایا پلٹ دینا اور جہالت اور پھوٹ اور نا اتفاقی کی تاریکی سے ان لوگوں کو ایک دم علم اور حکمت اور اتفاق کے نور میں لانا اور دنیا کے بڑے بڑے باساز و سامان بادشاہوں پر ان کو غالب کرا دینا بے اللہ تعالیٰ کی مدد کے کسی بشر سے نہیں ہو سکتا تعجب تو ان بے وقوفوں سے ہوتا ہے جو حضرت موسیٰ ع اور حضرت عیسیٰ ع اور زردشت کی پیغمبری کو مانتے ہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغمبر ہونے سے انکار کرتے ہیں جو کام موسیٰ ع اور عیسیٰ ع اور زردشت سے ہوئے اُن سے سو درجہ زیادہ مشکل کام حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا اور آج تک تیرہ سو برس سے زیادہ مدت گذری آپ کی تعلیم کا اثر باقی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ موسیٰ ع اور عیسیٰ ع اور زردشت تو پیغمبر ہوں اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر نہ ہوں ۱۲ ف۲ دوسرے لوگوں سے مراد تمام جہان کے لوگ ہیں جو قیامت تک پیدا ہونگے ۱۲ ف۳ حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ اس بندہ کو دوست رکھتا ہے جو پیشہ کرکے محنت مزدوری کرکے کماتا ہے ۱۲ ف۴ کان اور آنکھ اور دل کا شکر یہ ہے کہ کان لگا کر حق بات سنتے آنکھ سے اللہ تعالیٰ کی قدرتیں دیکھتے دل سے اس پر یقین کرتے ایک حدیث میں ہے جس کے داخل میں ذرہ ہو وہ اپنی انگلی اس پر رکھے اور یہ آیت پڑھے دوسری روایت میں ہے کہ سات بار یہ دو نو آیتیں پڑھے ہو الذی انشاکم من نفس واحدۃ فمستقر ومستودع سے یفقھون تک اور ہو الذی انشاکم سے تشکرون تک ۱۲ ف۵ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا قرآن میں جہاں کہیں اعبدوا آیا ہے اس کے معنے یہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ایک مانو شرک سے بچو توحید اسکا نام نہیں کہ اللہ کو زبان سے ایک کہے اور اپنی حاجتوں اور مرادوں کے واسطے پیغمبروں یا پیروں کی نذریں مانے اسی کا نام تو شرک ہے بلکہ توحید کے یہ معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی کو ہر چیز کا مالک اور مختار جانے اور یہ سمجھے کہ اس کے سوا پیر ہوں یا پیغمبر فرشتے ہوں یا شہید کسی کو کچھ اختیار اُس کے کارخانے میں نہیں سب اس کے آگے عاجز و بے اختیار

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			رَبُّكُمْ ۚ وَلَنَا اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ۙ	تمہارا دونوں کا مالک ہے ہم اور ہمارے اعمال اور تم اور تمہارے اعمال اور ہم تو خالص اسی کے ماننے والے ہیں لہ
۲	البقرۃ	۱۹	وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۙ	(لوگو) تمہارا خدا وہی ایک خدا ہے اُس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں بہت رحم کرنے والا مہربان ہے ته
۳	اٰلِ عمران	۲	شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۙ	اللہ تعالیٰ اس بات کا گواہ ہے کہ اُس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور فرشتے اور علم والے بھی (گواہ ہیں) انصاف کے ساتھ حکومت کر رہا ہے اُس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں زبردست ہے حکمت والا که
۵	النساء	۱۱	اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ۙ	اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ تم کو ضرور قیامت کے دن اکٹھا کرے گا اس میں کوئی شک نہیں اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کس کی بات سچی ہو سکتی ہے شه
۶	”	۲۳	اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۙ	اللہ تعالیٰ تو بس اکیلا معبود ہے ھه وہ بیٹا بیٹی سے پاک ہے اُس کا تو ملک ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے شه اور اللہ تعالیٰ بس ہے کام بنانے والا۔
۶	المائدۃ	۱۰	لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ	بے شک وہ لوگ تو کافر ہو چکے جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ تین میں کا ایک ہے شه حالانکہ ایک خدا کے سوا کوئی اور سچا معبود نہیں ہے
۷	الانعام	۱	وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ۭ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۙ	اور وہی ہے اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین میں تمہاری چھپی اور کھلی باتوں کو جانتا ہے اور تمہارے کام (بھی) جانتا ہے فه
۷	”	۲	قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ۭ قُلِ اللّٰهُ ۣ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۣ وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ۭ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً	(اے پیغمبر ان سے پوچھ) کہہ دو کس کی گواہی سب سے بڑی گواہی ہے کہہ اللہ تعالیٰ گواہ ہے مجھ میں اور تم میں اور یہ قرآن (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) مجھ پر اتارا گیا ہے اس لئے کہ میں تم کو اور جن لوگوں کو یہ قرآن پہونچے (قیامت تک) ڈراؤں لله کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے خدا

له پھر اگر اس نے ہم کو سرفراز فرمایا اور تم کو محروم تو تعجب کیا ہے ۱۲ ته یعنی تم جو کہتے ہو کہ ہمیشہ پیغمبر بنی اسرائیل ہی میں ہوا کیے یہ عرب میں پیغمبر کیسے تو کیا تم ہی اللہ کے بندے ہو دوسرے نہیں ہیں اللہ تعالیٰ جس قوم کو چاہتا ہے سرفراز فرماتا ہے اور پھر ہم تو تم سے بہتر ہیں تم اللہ کے برابر اوروں کو بھی کرتے ہو ہم اسی کو سچا خدا جانتے ہیں اور اس کے برابر کسی کو نہیں کرتے ۱۲ ته یہ خطاب ہے قریش کے کافروں کو انہوں نے کہا اپنے رب کی صفت بیان کرو تب یہ آیت اتری اور اس میں اشارہ ہے کہ پہلے جس چیز کا جاننا لازم ہے وہ اللہ کی توحید ہے مومن کو چاہیے کہ خدا کی توحید کا علم کمال ہر وقت بیان کرے خصوصاً ان لوگوں میں جن کو شرک میں مبتلا دیکھے صحیح حدیث میں ہے کہ اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے والٰہکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ہو الرحمٰن الرحیم اور الم اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم میں دیلمی نے انس سے نکالا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شیطان پر اس آیت سے زیادہ کوئی بھاری نہیں ہے ۱۲ که اللہ گواہ ہے یعنی اس نے اپنی وحدانیت پر صدہا دلیلیں اور نشانیاں قائم کر دی ہیں اگر آدمی ذرہ بھی غور کرے تو اس کو یقین ہو جاتا ہے کہ اس کارخانہ کا ایک مالک ہے مدبر چلانے والا اور سب کو سنبھالنے والا اور وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔ یہ جو فرمایا کہ فرشتے اس بات کے گواہ ہیں اور علم والے اس سے علم والوں کی بڑی فضیلت نکلی کہ فرشتوں کے بعد ان کا درجہ ہے ۱۲ شه وہ بات کرتا ہے جب چاہتا ہے اور نئے نئے حکم صادر فرماتا ہے فرشتے اس کی آواز سنتے ہیں اور سب کہتے ہیں پروردگار نے کیا فرمایا ۱۲ ھه نہ اس کی کوئی جورو ہے نہ کوئی بیٹا نہ جنا نہ جنا گیا ۔ شه یعنی آسمان اور زمین اور ان میں جو کچھ ہے فرشتے یا جن یا آدمی سب چھوٹے بڑے سب اس کے مملوک اور غلام اور بندے ہیں اور بیٹا بیٹی تو باپ کی طرح ہوتے ہیں باپ کے غلام اور بندے نہیں ہوتے ۔ شه جیسے اس وقت کے نصاریٰ بھی یہی کہتے ہیں ۱۲ فه یعنی گو پروردگار عالم آسمانوں کے اوپر اپنے عرش پر ہے مگر عرش پر سے وہ زمین کی رتی رتی دیکھ رہا ہے اور زمین والوں کے ہر ایک کام سے واقف ہے جیسے امام شافعی اور امام مالک نے فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے لیکن اس کا علم ہر جگہ ہے اور امام ابوحنیفہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے نہ زمین میں اور امام احمد نے فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے اور تمام علمائے سلف اور اکابر اہل سنت اور صحابہ اور تابعین سب کا اعتقاد یہی ہے کہ ذات الٰہی فوق العرش ہے اور نہیں خلاف کیا اس کا مگر جہمیہ اور معتزلہ اور منکرین صفات نے نعوذ باللہ تعالیٰ بہر حال ائمہ اہل سنت میں سے اس کا کوئی قائل نہیں ہوا کہ ذات الٰہی ہر جگہ ہے یا ذات الٰہی عالم کے اندر زمین میں بھی ہے جیسے ہمارے زمانہ کے بعض گمراہوں کا اعتقاد ہے ۱۲ لله یا کون بڑا گواہ ہے پھر وہ کیا جواب دیں گے تو آپ ہی جواب دے کہ اللہ ۔ (باقی آئندہ صفحہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			أُخْرَىٰ قُلْ لَّا أَشْهَدُ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَإِنَّنِي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ	بھی ہیں (اے پیغمبر) یہ کہہ دے میں تو گواہی نہیں دونگا کہہ دے کوئی نہیں وہ اکیلا خدا ہے (اُس کا کوئی شریک نہیں میں اسی کی گواہی دیتا ہوں) اور میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں [1]
۱۱	التوبہ ۹	۱۶	فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ	اس پر بھی اگر یہ لوگ نہ مانیں [2] تو کہہ دے اللہ مجھ کو بس ہے اُس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اُسی پر میں بھروسا رکھتا ہوں [3] اور وہ بڑے تخت [4] (یعنے عرش) کا مالک ہے [5]
۱۳	الرعد ۱۳	۲	وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلَالُهُم بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ (سجدہ)	اور صبح اور شام اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں [6] جو آسمان میں ہیں اور زمین میں خوشی سے اور زور سے اور اُن کے سائے (پرچھائیاں) بھی۔
۱۴	النحل ۱۶	۳	إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ	لوگو تم سب کا خدا ایک ہی خدا ہے
"	"	۷	وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا إِلَٰهَيْنِ اثْنَيْنِ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ	اور (اے لوگو) اللہ تعالے نے فرمایا ہے دو خدا مت بناؤ بس وہی ایک ہی خدا ہے تو مجھ ہی سے ڈرو [7]
۱۵	بنی اسرائیل ۱۷	۵	قُل لَّوْ كَانَ مَعَهُ آلِهَةٌ كَمَا يَقُولُونَ إِذًا لَّابْتَغَوْا إِلَىٰ ذِي الْعَرْشِ سَبِيلًا سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا	(اے پیغمبر) کہہ دے اگر خدا کے ساتھ اور معبود بھی ہوتے جیسے یہ لوگ کہتے ہیں تب تو عرش کے مالک تک ضرور کوئی رستہ ڈھونڈھ نکالتے [8] وہ اِن کی (نالائق) باتوں سے پاک اور برتر ہے۔ بہت برتر [9]
۱۶	الکہف ۱۸	۱۲	قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ	(اے پیغمبر) کہہ دے [10] میں بھی تمہاری طرح ایک آدمی ہوں (فرق یہ ہے کہ) مجھ پر اللہ کی طرف سے وحی آتی ہے کہ تمہارا خدا وہی ایک سچا خدا ہے (اور تم پر وحی نہیں آتی)
"	طٰہٰ ۲۰	۵	إِنَّمَا إِلَٰهُكُمُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا	تمہارا سچا خدا اللہ تعالے ہے جس کے سوا کوئی پوجا کے لائق نہیں اُس کے علم میں ہر چیز سما گئی ہے
۱۷	الانبیاء ۲۱	۲	أَمِ اتَّخَذُوا آلِهَةً مِّنَ الْأَرْضِ هُمْ يُنشِرُونَ لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا فَسُبْحَانَ	کیا انہوں نے زمین (میں) سے نکال کر (مثلاً پتھر سونا چاندی پیتل وغیرہ سے) جو خدا بنائے ہیں (بت) وہ (کسی کو مرنے کے بعد) زندہ کرسکتے ہیں [11] اگر آسمان اور زمین میں اللہ کے سوا اور دوسرے خدا بھی ہوتے تو دونوں (آسمان اور زمین) برباد ہوجاتے ۱۲ [12] وہ

[1] جن کو تم اللہ تعالے کا شریک ٹھیراتے ہو اُن سے بیزار ہوں ۱۲ [2] تیری پیغمبری کو قبول نہ کریں اور تیرا مقابلہ کریں ۱۲ [3] جو کچھ امید ہے اسی سے ہے جو کچھ ڈر ہے اسی کا ہے ۱۲ [4] کہتے ہیں عرش سے مراد اُس کی کرسی ہے اور صحیح یہ ہے کہ عرش کرسی سے جدا ہے اور سب سے بڑا ہے ۱۲ [5] یا وہ تخت کا مالک بڑا ہے ۱۲ [6] یعنے در حقیقت اسی کے اختیار میں ہیں ۱۲ [7] اس سے مجوس کا رد منظور ہے وہ کہتے ہیں معاذ اللہ دو معبود ہیں ایک نور اور خیر کا خالق دوسرا تاریکی اور شر کا خالق اول کو یزدان اور دوسرے کو اہرمن کہتے ہیں ان بے وقوفوں نے اس پر غور نہیں کیا کہ اگر دو خدا ہوں تو ایک دوسرے کا خلاف کرسکتا ہے یا نہیں اگر کرسکتا ہے تو دوسرا خدا نہ ہوا اور جو نہیں کرسکتا تو کوئی خدا نہ ہوا ۱۲ [8] اس سے مقابلہ کرنے کو جاتے کیونکہ وہ بھی اپنے تئیں خدا کہتے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اگر واقعی اُن کو خدا کے پاس کوئی تقرب ہوتا جیسے مشرک سمجھتے ہیں کہ وہ خدا کے پاس ہماری سفارش کریں گے تو وہ عرش کے مالک یعنی خدا تک پہونچنے کا کوئی رستہ ڈھونڈھتے اس صورت میں وہ عاجز ٹھیرے اور خدا کے محتاج ہوئے تو معبود کیسے ہوسکتے ہیں ۱۲ [9] اس کے سامنے کسی کی کیا حقیقت ہے کہاں بندہ اور کہاں خدا ۱۲ [10] یہ مت سمجھنا کہ میں خدا کی سب باتیں جانتا ہوں ۱۲ [11] ہرگز نہیں وہ تو خود مردہ (بے جان) ہیں وہ دوسرے کو کیا زندہ کریں گے اور جو خدا ہو اُس کے لیے یہ ضرور ہے کہ جلا سکے اور مار سکے گو مشرک بتوں کی نسبت یہ اعتقاد نہیں رکھتے تھے کہ وہ جلا اور مار سکتے ہیں مگر جب انہوں نے اُن کو خدا بنایا تو اُن میں یہ صفت ہونا ضرور ہے ۱۲ [12] رات دن لڑائیوں کا بازار گرم رہتا۔ اگر بالفرض سب مل جلے بھی ہوں تو ایک دوسرے کے خلاف کرسکتا ہے یا نہیں اگر کرسکتا ہے تو دوسرا خدا نہ ہوا۔ کیوں کہ وہ اُس کے مقابلہ میں عاجز ٹھیرا اگر نہیں کرسکتا تو یہ خدا نہ ہوا غرض پروردگار عالم نے توحید کی یہ ایسی عمدہ دلیل بیان کی کہ جہان بھر کے حکیموں نے جو دلیلیں نکالی ہیں وہ اس کے سامنے کوئی چیز نہیں ہیں۔ سبحان اللہ کلام الملوک ملوک الکلام ۱۲ اللہم اغفر لی ولوالدی ولمن سعے فیہ (والوالدیہم اجمعین)

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			اللہِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝	تخت والا خداوند ان کی (بیہودہ) باتوں سے پاک ہے [له]
۱۷	الانبیاء [۲۱]	۷	قُلْ اِنَّمَا یُوْحٰی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰـھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ۚ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝	کہہ دے مجھ کو تو بس یہی وحی آتی ہے اور کچھ نہیں کہ تمہارا خدا وہی ایک خدا ہے تو تم اس کے تابعدار بنتے ہو یا نہیں [۳]
۱۷	الحج [۲۲]	۵	فَاِلٰـھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَلَہٗٓ اَسْلِمُوْا ۭ	تو (لوگو) تمہارا خدا وہی ایک خدا ہے اُسی کے تابعدار رہو
۲۰	القصص [۲۸]	۷	وَھُوَ اللہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۭ	اور وہی اللہ تعالیٰ ہے جس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں
۲۲	فاطر [۳۵]	۱	لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۡ فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ ۝	کوئی سچا خدا نہیں اُس کے سوا پھر تم کدھر الٹے جا رہے ہو [۴]
۲۳	والصّٰفّٰت	۱	اِنَّ اِلٰـھَکُمْ لَوَاحِدٌ ۭ	بے شک تم (سب) کا خدا ایک ہے
۲۳	صٓ	۱	اَجَعَلَ الْاٰلِھَۃَ اِلٰــھًا وَّاحِدًا ښ اِنَّ ھٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ۝	کیا اس نے کئی خداؤں کو ایک خدا کر دیا یہ تو بڑی انوکھی (تعجب کی) بات ہے [۵]
۲۳	صٓ	۵	وَّمَا مِنْ اِلٰہٍ اِلَّا اللہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ ۝	اور ایک خدا کے سوا (جو سب پر) دباؤ رکھنے والا ہے کوئی سچا خدا نہیں
۲۳	الزمر [۳۹]	۱	سُبْحٰنَہٗ ۭ ھُوَ اللہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ ۝	پاک ہے وہ تو اکیلا خدا ہے (سب پر) دباؤ رکھنے والا
۲۸	التغابن [۶۴]	۲	اَللہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۭ	اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی سچا معبود نہیں
۱۶	طٰہٰ	۱	اَللہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۭ لَہُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰی ۝	وہی اللہ تعالیٰ ہے اُس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں اُس کے پیارے نام ہیں [۶]

رَدُّ الشِّرْکِ ۳ — باب ۳ شرک کا رد

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱	الفاتحۃ	۱	اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝	ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں (یعنی تیرا ہی پوجا کرتے ہیں) اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں [۷]
۱	البقرۃ	۱۴	وَقَالُوا اتَّخَذَ اللہُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَہٗ ۭ بَلْ لَّہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ کُلٌّ لَّہٗ قٰنِتُوْنَ ۝	اور کہتے ہیں (معاذ اللہ) خدا اولاد رکھتا ہے وہ پاک ہے (سب سے نرالا کوئی اس کے جوڑ کا نہیں تو اُس کی اولاد کہاں ہو سکتی ہے) آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے اس کی ملک ہے سب اُسکے تابعدار ہیں [۸]
۲	البقرۃ	۲۰	وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللہِ	کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کا شریک دوسروں کو بھی بناتے ہیں [۹]

[له] یہ جو بکتے ہیں کہ اُس کے شریک ہیں یا اُس کو بیٹا ہے یا بیٹی یا جورو اُس کی شان ان واہی باتوں سے کہیں بلند ہے ۱۲ [۲] جو سارے جہان کا مالک ہے ۱۲ [۳] بس یہی وحی آتی ہے اور کچھ نہیں اسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید ہی میری وحی میں بیان کی جاتی ہے شرک کا نام نہیں یا توحید ہی میری ساری وحی کا خلاصہ اور اصل الاصول ہے ۱۲ [۴] اُس سچے خدا کو چھوڑ کر تم نے جھوٹے معبود اور دیوتا بنا رکھے ہیں ۱۲ [۵] عرب میں ہر ہر قبیلہ کا ایک جداگانہ معبود یعنی بت تھا اور اُن کا یہ اعتقاد تھا کہ ہر معبود اپنے اپنے پوجنے والوں کی حمایت اور حفاظت کرتا ہے ۱۲ [۶] ننانوے نام مشہور ہیں جو صحیح حدیث میں وارد ہیں اور ان کے سوا بھی بہت نام ہیں ۱۲ [۷] پوجا اس لیے کرتے ہیں کہ جس کو پوجیں وہ کچھ ہمارے کام آوے سو اللہ کے سوا سب عاجز بندے ہیں وہ اپنے اختیار سے کچھ نہیں کر سکتے نہ کسی کو ۔۔۔ پہونچا سکتے ہیں اس آیت سے ان مشرکوں کا جو سوا اللہ کے کسی پیر یا امام یا پیغمبر یا فرشتہ یا ولی یا کسی جھاڑ یا پہاڑ یا دریا یا چاند یا سورج یا قبر یا شہدی یا علم یا جھنڈے کی پرستش کرتے ہیں اور ان کو مشکل کشا اور دستگیر اور قطب اور غوث سمجھ کر اُن سے مدد مانگتے ہیں یہ لوگ اسلام سے خارج ہیں اور اگر کوئی مسلمان ایسا کرے تو وہ بھی مشرک ہو جاتا ہے اس واسطے کہ اس آیت اور دیگر آیات قرآنیہ اور احادیث صحیحہ نے تمام اقسام عبادت کو خاص کیا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ عبادت تین قسم ہے بدنی مالی قلبی بدنی جیسا طواف رکوع سجود یا کسی کا نام ورد وظیفہ کرنا یا اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے کسی کا نام لینا قلبی جیسے توکل خوف رجا محبت اور خضوع یعنی کسی پر بھروسا رکھنا یا کسی کا ڈر رکھنا یا کسی سے امید رکھنا یا محبت رکھنا یا کسی کے آگے گڑگڑانا اور عاجزی کرنی یہ سب اقسام عبادت کے اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہیں جس نے اللہ عزوجل کے ساتھ ان عبادات میں سے کسی عبادت میں ساجھا بنایا وہ مشرک اور کافر ہوا اور وہ منکر ہے کلمہ پاک کے معنے سے اور کل پیغمبروں کی توحید سے شیخ الاسلام نے فرمایا ہے جس نے اللہ تعالیٰ اور اپنے درمیان وسیلے ٹھیرائے (یعنی یوں کہا کہ ہماری پکار اللہ تعالیٰ نہیں قبول کرتا اللہ تعالیٰ تک شاہ دشاہ ہے ہم بزرگوں کو پکاریں گے بزرگ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے مانگیں گے) کہ ان کو پکارے اور ان سے سوال کرے اور ان پر بھروسا رکھے تو وہ اجماع کے ساتھ کافر ہے ۱۲ فتاوی بزازیہ میں جو ایک معتبر کتاب ہے کتب حنفیہ میں سے لکھا ہے جو شخص یہ کہے بزرگوں کی ارواح ہر جگہ حاضر رہتے ہیں مخلوق کے حال کی خبر رکھتے ہیں وہ کافر ہے بعض لوگ یہ شبہ کرتے ہیں کہ پوجا تو غیر سوا اللہ کے کسی کا نہیں ہوتا لیکن مدد مانگنا یہ تو اللہ تعالیٰ سے خاص نہیں ہو سکتا کیونکہ ایک بندہ دوسرے بندہ کی مدد کرتا ہے اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ مدد جو آدمی کسی سے مانگتا ہے اُس کے لیے دو شرطیں ہیں اول یہ کہ جس سے مانگتا ہے وہ زندہ ہو اس لیے کہ مردہ خود بخود تو کچھ نہیں کر سکتا اور اللہ سے بھی دعا نہیں مانگ سکتا کہ موت کے ساتھ ہی عمل کرنے سے بند ہو جاتا ہے حدیث شریف میں آیا ہے اذا مات الانسان انقطع عملہ الحدیث اور رسول کی وفات کے بعد جب مسلمانوں پر کوئی سختی آتی تو آپس میں مدد ایک دوسرے سے مانگتے جیسے عمرؓ نے عباسؓ سے بارش کے لیے دعا منگوائی دوسری شرط یہ ہے کہ جو چیز مانگتا ہے وہ بظاہر ان ۔۔۔

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ ۗ وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ	(اور) اللہ کے برابر ان سے محبت رکھتے ہیں[1] اور جو لوگ ایمان والے ہیں وہ اللہ کی محبت سب سے زیادہ رکھتے ہیں[2] اگر ان ظالموں کو وہ بات معلوم ہوتی جو (قیامت کے دن) اللہ کا عذاب دیکھتے وقت معلوم ہوگی کہ سب کچھ قدرت (اور اختیار) اللہ ہی کو ہے اور اللہ تعالیٰ کا عذاب بیشک سخت ہے[3]
۳	آلِ عمران	۷	قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ	(اے پیغمبر) ان سے کہہ کہ کتاب والو (یہود اور نصاریٰ) ایسی بات پر آجاؤ جو ہم میں اور تم میں برابر مانی جاتی ہے[4] یعنی ہم سوا خدا کے کسی اور کو نہ پوجیں اور اللہ کا شریک کسی چیز کو نہ بنائیں اور ہم آپس میں ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں (اللہ ہی کو رب سمجھیں)[5] پھر اگر وہ (اتنا سمجھانے پر بھی) نہ مانیں تو تم تو (اے مسلمانو اور پیغمبر) کہہ دو تم گواہ رہو ہم تو ایک خدا کے تابعدار ہیں[6]
۵	النساء	۶	وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا	اور اللہ تعالیٰ کو پوجو اس کا ساجھی کسی کو مت بناؤ (یا شرک نہ کرو نہ تھوڑی نہ بہت نہ کھلی نہ چھپی)
〃	〃	۷	إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا	بیشک اللہ شرک کو تو بخشنے والا نہیں اور شرک کے سوا جو گناہ ہیں (جس کو چاہے بخش دے (اور جس کو چاہے نہ بخشے عذاب کرے) اور جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا اس نے بڑا گناہ باندھا[8]
〃	〃	۸	إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ۝ إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا إِنَاثًا وَإِنْ يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَرِيدًا ۝ لَعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا	بے شک اللہ تعالیٰ شرک کو نہیں بخشے گا اور اس سے کم (درجہ کے گناہوں کو) جسکو چاہے بخش دے[9] اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا وہ پرلے سرے کا گمراہ ہو گیا[10] اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو پکارتے ہیں وہ بس عورتیں ہی عورتیں ہیں[11] بلکہ (درحقیقت) شیطان سرکش ہی کو پکارتے ہیں[12] اللہ تعالیٰ نے اس پر لعنت کی اور وہ (یعنی شیطان) کہنے لگا میں تو ضرور تیرے بندوں میں سے ایک معین حصہ مار لوں گا[13]

[1] بلکہ بعض مشرک اس زمانہ میں جفا کی بناء ایسے دیکھے گئے کہ اللہ جل جلالہ کی محبت سے کہیں زیادہ ان کو اپنے پیر یا مرشد یا امام سے محبت ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر اللہ یا اس کے رسول کا کوئی قول یا فعل ان پر پیش کرو تو ان کے دل کو تسلی نہیں ہوتی مگر جب ان کے پیر مرشد یا امام کا قول نکال دو تو فوراً مان لیتے ہیں معاذ اللہ ان کا شمار ان مشرکین سے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا کسی درجہ بڑھا ہوا ہے اور بعضے ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی جھوٹی قسم کھا لیتے ہیں مگر پیغمبر یا پیر یا مرشد کی جھوٹی قسم کھانے میں جھجکتے ہیں[12] [2] اس کے بعد اللہ کے رسول کی پھر ان کے بعد اماموں اور بزرگوں کی اہل سنت و جماعت تمام اولیاء اللہ سے محبت رکھتے ہیں اور کسی ولی سے دشمنی یا بغض رکھنے کو ایسا برا جانتے ہیں گویا اللہ جل جلالہ سے لڑنا صحیح حدیث میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کوئی میرے ایک ولی سے دشمنی رکھے اس کو میں نے آگاہ کر دیا وہ مجھ سے لڑتا ہے اگر سچ پوچھو تو اللہ کے رسول اللہ کے پیارے بندوں کی محبت اللہ ہی کی محبت ہے اصل اللہ کی محبت ہے اور اس کے ذیل میں اس کے نیک بندوں کی محبت ہے محبت کی پہچان اطاعت اور تابعداری سے ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یعنے اگر تم کو اللہ کی محبت ہے تو میری پیروی کرو جو شخص مومن ہو اس کو لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم سب پر مقدم رکھے اس کے بعد رسول کا حکم اور جب اللہ اور رسول کا حکم کسی مسئلہ میں معلوم ہو جاوے تو تمام جہان کی رائے جو اس کے برخلاف ہو محض ناچیز سمجھے[12] [3] تو کبھی دنیا میں اللہ کے برابر کسی کو نہ کرتے اتنی عبارت محذوف ہے ایک قرأت میں ولو ترٰی ہے اس کا ترجمہ یہ ہوگا۔ اگر تو دیکھے ان ظالموں کو جب وہ اللہ کا عذاب دیکھیں گے اور یہ دیکھیں گے کہ سارا زور اللہ ہی کا ہے (اور اس کے سامنے کسی کی کچھ نہیں چلتی) تو بڑا ہولناک امر دیکھے گا مطلب یہ ہے کہ ان مشرکوں کو جنہوں نے دنیا میں خدا کے برابر اور لوگوں کو بھی ٹھیرا رکھا ہے اگر اس حالت سے خبر ہوتی جو آخرت میں ان کی ہونے والی ہے یعنے خدا کا سخت عذاب سامنے سوا خدا کے اور کسی کا کچھ بس نہیں چلتا جن کو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے برابر بنایا تھا وہ سب عاجز اور مجبور نکلے تو یہ کبھی ایسا نہ کرتے یعنے خدا کا برابر والا ہرگز کسی کو نہ بناتے[12] [4] یعنے ہر پیغمبر نے اس کو تسلیم کیا ہے اور کسی نے اس میں اختلاف نہیں کیا اسی طرح ہر ایک آسمانی کتاب میں جگہ جگہ اس کا ذکر موجود ہے[12] [5] جیسے یہود نے عزیر کو اور نصاریٰ نے عیسیٰ مسیح کو حالانکہ دونوں ہماری طرح آدمی تھے کھاتے پیتے سوتے جاگتے مرتے تھے مگر پیغمبری کے ساتھ مشرف ہوئے تھے[12] [6] اسی کی توحید پر قائم ہیں اس کے حکم اور ارشاد کو تمام جہان کے کہنے پر مقدم سمجھتے ہیں[12] (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			وَلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ط	اور ضرور اُن کو بہکاؤں گا اور امیدیں دلاؤں گا [۱] اور اُن کو یہ سکھلاؤں گا کہ جانوروں کے کان چیرا کریں [۲] اور اُن کو یہ سوجھاؤں گا کہ اللہ تعالیٰ کی بناوٹ بدل دیں [۳]
۶	المائدۃ	۱۰	اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ط وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ہ	کیونکہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے تو اللہ تعالیٰ جنت کو اس پر حرام کر چکا اور اُس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا (یعنے مشرکوں کا) کوئی مددگار نہ ہوگا [۴]
〃	〃	〃	قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ط وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ	(اے پیغمبر) کہدے کیا تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسے کو پوجتے ہو جو تمہارے برے کا مالک نہیں نہ بھلے کا اور اللہ ہی سنتا جانتا ہے [۵]
۷	الانعام	۲	قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ط قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ہ	کہہ کیا میں خدا تعالیٰ کے سوا جو آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور کسی کو اپنا معبود بناؤں [۶] اور وہ (خدا سب کو) کھلاتا ہے اُس کو کوئی نہیں کھلاتا [۷] کہدے مجھ کو تو یہ حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے (خدا کا) حکم مانوں اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہوں۔
〃	〃	〃	وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ط وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ہ	(اور) اگر اللہ تجھ کو کوئی تکلیف پہونچائے (جیسے بیماری یا محتاجی یا اور کوئی بلا) تو اُس کے سوا کوئی اُس کا دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ تجھ کو کوئی بھلائی پہونچائے تو وہ سب کچھ کر سکتا ہے [۸]
〃	〃	۴	قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ج اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ہ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ہ	(اے پیغمبر ان کافروں سے) کہہ (بھلا) بتلاؤ تو سہی اگر تم پر خدا کا عذاب آجائے یا تم پر قیامت آن کھڑی ہو تو کیا (اُس وقت بھی) تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو پکارو گے اگر تم (اپنے دعوی میں) سچے ہو [۹] (ہرگز دوسرے کسی کو نہیں پکارو گے) بلکہ خاص اللہ ہی کو پکارو گے پھر اگر وہ چاہے گا تو اُس مصیبت کو جس کے لیے پکارتے تھے دور کر دیگا اور جن کو تم نے اُس کا شریک بنایا تھا اُن (سب) کو بھول جاؤ گے (یا چھوڑ دو گے)

[۱] کہ گناہ کرو اللہ تعالیٰ گناہ بخشنے والا ہے مسلمانوں کو جنت میں جانے کے لیے صرف توحید کافی ہے اعمال صالحہ کی ضرورت نہیں یا مسلمان دوزخ میں نہیں جائیگا یا ابھی جلدی کیا ہے مرتے وقت توبہ کر لینا ۱۲ [۲] پھر ایسے جانوروں کو حرام سمجھیں جنکو بحیرہ کہتے تھے اسکا بیان سورہ مائدہ میں آوے گا ۱۲ [۳] یعنے اس کی بنائی ہوئی صورت کو مثلاً جانوروں کا خصی کرنا یا آنکھ پھوڑ نا کان کترنا دم کترنا مرد کو مخنث کرنا بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ سورج اور چاند اور پتھر اور آگ کی پرستش کرائنگا حالانکہ ان چیزوں کو اللہ نے آدمی کے فائدے کے لیے پیدا کیا ہے تو انکا پوجنا اللہ تعالیٰ کی فطرت کو بدلنا ہے بعضوں نے کہا اپنی ذات یا نسب کو بدلنا یا کالا خضاب کرنا یا دین اسلام کو جو اصل فطری دین ہے بدل ڈالنا بعضوں نے ضرورت سے جانور کو خصی کرنا درست رکھا ہے لیکن آدمی کا خصی کرنا قطعاً حرام ہے ایک حدیث میں ہے کہ آپ نے منع فرمایا ہے جانوروں کو خصی کرنے سے اسی طرح گھوڑے کو خصی کرنے سے بعضوں نے کہا گودنا اور بالوں کا چٹلا جوڑنا بھی اللہ تعالیٰ کی بناوٹ کو بدلنا ہے ۱۲ [۴] جو انکو بہشت میں لیجاوے یا دوزخ سے چھوڑا دے ۱۲ [۵] اس کے سوا کسی میں یہ طاقت نہیں کہ ہر چیز کو چھوٹی یا بڑی دور یا نزدیک دیکھ ہوئے یا ہر شخص کی فریاد یا پکار سن لیوے حضرت مسیح میں بھی یہ طاقت نہ تھی وہ بھی اور بندوں کی طرح بہت سی باتوں میں مجبور رہتے چنانچہ خود انجیل میں ہے کہ جس شب کی صبح کو حضرت عیسے علیہ السلام پکڑے جانے والے تھے اُس شب میں بڑی عاجزی اور گڑگڑاہٹ سے اللہ سے دعا کرتے رہے اور بار بار یہ عرض کرتے تھے خداوندا اگر ہو سکے تو یہ تکلیف مجھ پر سے ٹال دے پھر جو کوئی اپنے تئیں نہ بچا سکتا ہو وہ دوسرے کے برے یا بھلے کا کب اختیار رکھے گا ۱۲ [۶] جیسے تم مجھ سے کہتے ہو کہ بتوں کو پوجو ۱۲ [۷] کیونکہ وہ کھانے کا محتاج نہیں ہے ایسی باتوں سے پاک ہے ۱۲ [۸] اس آیت سے شرک کی جڑ کٹ جاتی ہے کیونکہ دکھ درد کا دفع کرنے والا اور فائدہ پہونچانے والا جب وہی ایک اللہ ہے تو پھر اُس کے سوا کسی کو پکارنا یا کسی کا پوجنا پرلے درجہ کی نادانی اور بے وقوفی ہے ۱۲ [۹] اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک انسانی عادت اور خاصیت سے مشرکوں کو الزام دیتا ہے کہ جب تم اللہ کے سوا بتوں اور دوسرے معبودوں کی نسبت بھی یہ سمجھتے ہو کہ وہ مصیبت کے وقت کام آسکتے ہیں دکھ درد دفع کر سکتے ہیں اور اس دعوی میں تم سچے ہو تو سخت عذاب یا قیامت آجانے پر بھی تم ان بتوں اور معبودوں کو پکارو گے یا نہیں سخت مصیبت کے وقت جیسے جہاز ڈوبنے لگے یا زلزلہ ہونے لگے انسان سب کو بھول جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتا ہے ۱۲ [۱۰] کیونکہ نیں سکا پیغمبروں اور پیغمبروں کو اول ایمان لانا چاہیے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۷	الانعام	۵	قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝	[۱۳] (اے پیغمبر) کہہ بھلا تبلا تو سہی اگر اللہ تعالے تمہارے کان اور آنکھیں چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر کر دے تو کوئی اور خدا ہے اللہ تعالیٰ کے سوا جو (پھر) یہ چیزیں تم کو لا دے (اے پیغمبر) دیکھ ہم (اُن سے) پھیر پھیر کر کیسی کیسی دلیلیں بیان کرتے ہیں اس پر بھی یہ نہیں سنتے ف۱
״	״	۷	قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝	[۱۴] (اے پیغمبر) کہدے مجھ کو ان کا پوجنا منع ہوا جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو اور پوجتے ہو کہدے میں تمہاری خواہشوں پر نہیں چلتا اگر چلوں تو میں گمراہ ہو چکا اور راہ پانے والوں میں نہ رہا ف۲
״	״	۸	قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝	[۱۵] (اے پیغمبر) کہدے تم کو خشکی اور سمندر کے اندھیروں ف۳ سے کون بچا کر لاتا ہے تم آواز کر کے اور چپکے سے اُسکو پکارتے ہو اور کہتے ہو اگر وہ ہم کو اس بلا سے بچا دے تو ہم ضرور اُس کے شکر گزاروں میں رہیں گے ف۴ (اے پیغمبر) کہدے اللہ تم کو ان اندھیروں سے اور ہر ایک سختی سے نجات دیتا ہے ف۵ پھر تم شرک کرتے ہو ف۶
״	״	۹	قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰۤى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۪ لَهٗۤ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗۤ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝	[۱۶] (اے پیغمبر) کہدے ف۷ کیا ہم اللہ کے سوا اُن کو پکاریں جو ہمارا نہ بھلا کر سکتے ہیں نہ برا کر سکتے ہیں اور جب اللہ تو ہم کو (سچی سیدھی) راہ پر لگا چکا تو ہم اُلٹے پاؤں (کفر کی طرف) لوٹ جائیں ف۸ جیسے کسی کو بھوتوں (شیطانوں) غول بیابانی نے جنگل میں بہکا کر حیران کر دیں ف۹ اُس کے کچھ ساتھی ہوں جو اس کو راہ پر بلائیں (کہیں) ادھر آ ف۱۰ (اے پیغمبر) کہدے اللہ تعالیٰ نے جو راہ بتائی وہی ف۱۱ راہ ہے اور ہم (مسلمانوں) کو تو یہ حکم ملا ہے کہ جو سارے جہان کا مالک ہے اُس کے تابعدار رہیں ف۱۲
״	״	۱۰	وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝	[۱۷] اور اگر وہ لوگ ف۱۳ شرک کرتے تو اُن کا کیا کرایا (سب) اکارت ہوتا ف۱۴
״	״	״	وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖۤ	[۱۸] اور ان لوگوں نے ف۱۵ اللہ کو جیسا سمجھنا چاہیے تھا ویسا نہیں سمجھا ف۱۶
״	״	۱۲و۱۳	وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَ	[۱۹] اور ان مشرکوں نے جنوں کو اللہ کا شریک بنا دیا ف۱۷ حالانکہ اللہ ہی نے جنوں کو پیدا کیا اور ف۱۸

ف۱ منہ پھیر کر چلدیتے ہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اے پیغمبر دیکھ ہم کس کس طرح کی نشانیاں اپنی قدرت کی دکھلاتے ہیں اس پر بھی یہ منہ پھیرے چلے جاتے ہیں ۱۲ ف۲ اوپر کی آیتوں میں ان مذہب مسلمانوں کا تفصیلی بیان کر دیا گیا تھا اب پھر وہی مطلب شروع ہوا یعنے کافروں کی کشت اور مباحثہ کا فریہ چاہتے تھے کہ آنحضرت صلعم اُن کے جھوٹے معبودوں اور اوتاروں کی تعظیم کریں تو وہ آپ سے مل جاویں یہ حکم ہوا یہ کبھی نہیں ہو سکتا اللہ کے سوا دوسرے کا پوجنا بالکل منع ہے ۱۲ ف۳ اس سخت دقتوں میں ۱۲ ف۴ خشکی کا اندھیرا یہ ہے کہ ابر ہو رات ہو وہ یا کا اندھیرا یہ ہے کہ ابر ہو رات ہو طوفان ہو ۱۲ ف۵ دکھ بیماری آفت ۱۲ ف۶ اور شکر کے بدل جسکا اقرار کیا تھا کفر اختیار کرتے ہو لاحول ولا قوۃ اس آیت سے مشرکین کو شرمندہ کرنا منظور ہے کہ ساری نعمتیں بھی اللہ تعالیٰ ہی نے دیں ہیں اور دکھ درد میں مصیبتوں کو بھی وہی دفع کرتا ہے آفت سے بھی وہی بچاتا ہے پھر اُس کو چھوڑ کر دوسرے معبودوں کو جن کو نہ کچھ اختیار ہے نہ ان کا کچھ احسان ہے کیوں پکارتے ہو ۱۲ ف۷ ان کافروں سے ۱۲ ف۸ یعنی توحید کی سیدھی راہ کو چھوڑ کر پھر شرک میں مبتلا ہوں اگر ہم ایسا کریں تو ہماری وہی مثال ہوگی جیسے الخ ۱۲ ف۹ وہ چاروں طرف پھرے ۱۲ ف۱۰ لیکن وہ اُن کی نہ سنے اور اُن بھتنوں کی بات پر چلے اور ہلاک ہو ۱۲ ف۱۱ سیدھی سچی ۱۲ ف۱۲ کافروں کو شیطان نے بڑکا یا وہ کفر کے جنگل میں بھٹکے بھٹکے پھر رہے ہیں پیغمبر انکا ساتھی ہے یا دوسرے نیک بندے وہ اُن کو سیدھی راہ یعنے اسلام کی طرف بلانے میں لیکن وہ نہیں سنتے اور شیطان ہی کے رستہ پر چلے جاتے ہیں مسلمانوں نے کہا اگر ہم بھی توحید چھوڑ کر پھر شرک اختیار کریں تو ہماری بھی یہی مثال ہو جاوے ۱۲ ف۱۳ پیغمبر اور انکے باپ دادا اولاد بھائی جن کا ذکر اوپر ہوا ۱۲ ف۱۴ کیونکہ شرک کے ساتھ کوئی عمل کیسا ہی عمدہ ہو قبول نہیں ہوتا ۱۲ ف۱۵ یعنے قریش کے کافروں یا یہودیوں نے ۱۲ ف۱۶ یا جیسی اُس کی بڑائی کرنا چاہیے تھی ویسی نہیں کی ۱۲ ف۱۷ یعنے شیطان کو جب اللہ کے سوا کسی اور کو پوجا تو گویا شیطان کو پوجا اُس کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھیرایا شیطان جن میں سے ہے ۱۲ ف۱۸ جن بھی اُسکے بندے ہیں آدمی کی طرح پھر خدا نہیں ہو سکتا پارسی اس امر کو مانتے ہیں کہ اہرمن کو بھی یزدان نے پیدا کیا لیکن وہ یزدان سے باغی ہو کر مخالف بن بیٹھا ہے اور ہم کہتے ہیں کہ اہرمن کی کیا طاقت ہے کہ یزدان کا مخالف بن بیٹھے یزدان ہی نے اُس کو مصلحت سے مہلت دے رکھی ہے۔ اور اگر یزدان چاہے تو ایک لحظہ میں اہرمن جیسے لاکھوں کو فنا کر دیوے ورنہ وہ یزدان نہیں ہو سکتا ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			خَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۭ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝	ان لوگوں نے نادانی سے اللہ تعالےٰ کے لیے بیٹوں اور بیٹیوں کو تراش لیا وہ ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں پاک اور برتر ہے وہ آسمانوں اور زمین کا ف۱ انوکھا پیدا کرنیوالا ہے اُس کی اولاد (بیٹا یا بیٹی) کہاں سے ہوگی جبکہ اُس کی کوئی جورو نہیں ہے ف۲ اور اُس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے یہی اللہ تمہارا مالک ہے اُس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے وہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا نگہبان ہے۔
۷	الانعام	۱۴	اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا	(اے پیغمبر ان لوگوں سے کہدے) کیا میں اللہ کے سوا اور کسی فیصلہ کرنیوالے کو ڈھونڈوں ف۳
۷	الانعام	۱۶	وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝	اور اللہ تعالیٰ نے جو کھیت اور جانور (مویشی) پیدا کیے ہیں ان میں یہ کافر اللہ تعالیٰ کا ایک حصہ لگاتے ہیں اور اپنے خیال پر (جو غلط ہے) یوں کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور یہ ہمارے معبودوں (بتوں) کا ہے ف۴ پھر جو ان کے معبودوں کا (حصہ) ہے ف۵ وہ تو اللہ کے کام میں نہیں آ سکتا اور جو اللہ تعالیٰ کا (حصہ) ہے وہ ان کے معبودوں کو مل سکتا ہے (لا حول ولا قوۃ) کیا برا فیصلہ کرتے ہیں ف۶
۸	الانعام	۱۹	اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا	(تم کو لازم ہے) کہ تم کسی چیز کو خدا کا شریک مت ٹھیراؤ ف۷
۸	الانعام	۲۰	قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ؕ	(اے پیغمبر) کہدے میری نماز اور قربانی ف۸ اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کا مالک ہے ف۹ اُس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو یہی حکم ہوا ہے ف۱۰ اور میں (اس امت میں) سب سے پہلے اُس کا تابعدار ہوں (اے پیغمبر) کہدے کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور مالک ڈھونڈوں حالانکہ وہی ہر چیز کا مالک ہے ف۱۱
۸	الاعراف	۴	قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ	(اے پیغمبر) کہدے میرے مالک نے تو صرف بڑے (بے شرمی کے) کاموں کو ف۱۲ حرام کیا ہے کھلم کھلا ہو یا چھپا کر اور گناہ کو اور ناحق

ف۱ یعنے پہلے ان کا کوئی نمونہ نہ تھا اسی نے ان کو ایجاد کیا ۱۲ ف۲ اور جورو کے بغیر اولاد ہو نہیں سکتی اگر یہ کہو کہ اللہ نے بغیر جورو کے ان کو پیدا کیا تو وہ اللہ کے جنے ہوئے نہ اولاد ۱۲ ف۳ مشرکوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ خواہش کی کہ ہمارے اور آپ کے درمیان جو اختلاف ہیں اُن کو فیصلہ کرنے کے لیے کسی یہودی یا نصرانی عالم کو منصف بنا دیجیے اس کا فیصلہ ہم اور آپ دونوں مان لیں اُس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۴ جن کو اللہ تعالیٰ کا شریک جانتے ہیں ۱۲ ف۵ جیسے خیرات نانتے والوں سے سلوک مہمان کی تہائی ۱۲ ف۶ یہ عرب کے مشرکوں کی ایک اور دوسری گمراہی کا بیان ہے وہ جو نیاز یا خیرات نکالتے۔ اس میں دو حصے کرتے ایک اللہ تعالیٰ کا دوسرا ان کے بتوں اور ٹھاکروں کا اور جب بتوں یا ٹھاکروں کے حصے میں کمی پڑتی تو اللہ تعالیٰ کے حصہ کا مال اس میں ملا دیتے اور بتوں کا حصہ اللہ کے حصے میں کبھی نہیں دیتے اور کہتے کہ اللہ غنی ہے اُس کو کیا حاجت ہے ۱۲ ف۷ کیونکہ شرک کرنا حرام ہے اسی طرح اس آیت میں اخیر تک وہ حکم بیان کیے گئے ہیں جن کا خلاف کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے ۱۲ ف۸ یا سرا ایک عبادت یا دین ۱۲ ف۹ اس کے سوا میں کسی اور کے لیے کوئی عمل نہیں کرتا ۱۲ ف۱۰ کہ ہر ایک عمل کو خالص اس کی رضامندی کے لیے کروں اُس کو اکیلا سچا خدا جانوں اس کا کسی کو شریک نہ کروں ۱۲ ف۱۱ اور تم اللہ تعالےٰ کے سوا جن کی عبادت کرتے ہو وہ دمڑی کے بھی مالک نہیں ہیں بلکہ خود دوسرے کے مملوک ہیں ۱۲ ف۱۲ جیسے زنا اغلام وغیرہ ۱۲ ف۱۳ حدیث میں ہے کہ آپ نے قربانی کرتے وقت حضرت فاطمہ رض سے کہا یہی دعا پڑھ ان صلاتی و نسکی اخیر تک اور فرمایا کہ پہلا قطرہ جو اس کے خون کا ٹپکیگا تو تیرے سب گناہ بخشدیے جاویں گے ایک شخص بولا یا رسول اللہ یہ حکم آپ کے لیے ہے اور آپ کے گھر والوں کے لیے آپ نے فرمایا تمام مسلمانوں کے لیے ۱۲

نمبر	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
			الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا	ستانے (یعنے ظلم) کو اور اللہ تعہ کے ساتھ شریک کرنے کو جس کی اُسنے کوئی سند نہیں اوتاری۔
۸	الاعراف	۴	حَتّٰى إِذَا جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوا أَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ ۚ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا وَشَهِدُوا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كٰفِرِينَ ۔	یہانتک کے جب ہمارے فرشتے اُنکی جان نکالنے کو آموجود ہونگے تو اُنسے کہیں گے اب وہ کدہر ہیں جنکو تم اللہ کے سوا پوجتے تھے؟ وہ کہیں گے (معلوم نہیں) ہمکو چھوڑکر کہاں غائب ہوگئے اور اسوقت اپنے اوپر آپ گواہی دینگے کہ بیشک وہ کافر تھے؟
۹	״	۲۳	قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ ۚ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ ۚ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۔	(اے پیغمبر) کہدے میں اپنی ذات کے نفع نقصان کا (بہی) مالک نہیں مگر جو اللہ تعہ چاہے اور اگر میں غیب کی بات جانتا ہوتا تو اپنے لیے بہت سی بھلائی کرلیتا اور مجھے کوئی تکلیف پہونچتی ہی نہیں میں تو کچھ نہیں مگر (ایک بندہ) ایمان والوں کو ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا
۱۰	״	۲۴	فَلَمَّا آتَاهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا ۚ فَتَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۔ أَيُشْرِكُونَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۔ وَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَلَا أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ ۔ وَإِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوكُمْ ۚ سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ أَدَعَوْتُمُوهُمْ أَمْ أَنْتُمْ صَامِتُونَ ۔ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ ۖ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ۔ أَلَهُمْ أَرْجُلٌ يَمْشُونَ بِهَا ۖ أَمْ لَهُمْ أَيْدٍ يَبْطِشُونَ بِهَا ۖ أَمْ لَهُمْ أَعْيُنٌ يُبْصِرُونَ بِهَا ۖ أَمْ لَهُمْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ۗ قُلِ ادْعُوا	جب اللہ نے اُنکو اچھا پورا بچہ دیا تو جو اللہ تعہ نے اُن کو دیا تھا اس میں اللہ کے شریک بنانے لگے اور اللہ تعہ اُن کے شرک سے برتر ہے کیا یہ لوگ اُنکو (اللہ کا شریک بناتے ہیں جو کچھ نہیں پیدا کرتے بلکہ خود (اللہ تعہ کے) پیدا کیے ہوئے ہیں اور نہ وہ اُنکی مدد کرسکتے ہیں اور نہ اپنی مدد کرتے ہیں اور (اے مشرکو) اگر تم اُنکو سیدہے رستہ پر بلاؤ تو تمہارے ساتھ نہ ہولیں تم اُنکو پکارو یا چپ رہو دونو تمہارے لیے برابر ہیں۔ بے شک تم جن لوگوں کو اللہ تعہ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری طرح (اللہ تعہ کے) بندے ہیں اچھا اُنکو پکارو وہ تمہارا مطلب نکالیں اگر سچے ہو کیا اُنکے پاؤں ہیں جنسے وہ چلتے ہیں کیا اُنکے ہاتھ ہیں جن سے وہ (چیزوں کو) تھامتے ہیں۔ کیا اُنکی آنکھیں ہیں جنسے وہ دیکھتے ہیں۔ کیا اُنکے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں کہدے تم اپنے شریکوں

لہ یعنے کافر اور مشرک ۱۲ ۔ ۲ یعنے اقرار کریں گے ۱۲ ۔ ۳ اور توحید کے سچے راستے پر نہیں چلتے تھے ۱۲ ۔ ۴ تو دوسروں کا نفع یا نقصان میرے اختیار میں کیونکر ہوگا ۱۲ ۔ ۵ تو مجھ کو یا مجھ سے کسی کو وہ ندہ سے بچا سکتا ہے یا مجھ سے یا میری وجہ سے کسی اور کا کوئی نقصان دفع کرسکتا ہے یہ گویا سابق کے مطلب کی تاکید ہے یعنے قیامت مجھ سے کیوں پوچھتے ہو کہ کب قائم ہوگی میں ایک ضعیف بندہ ہوں اپنی ذات کا بھلا یا برا بھی میرے اختیار میں نہیں ۱۲ ۔ ۶ کیونکہ جن لوگوں کے دلوں میں ایمان ہے انہی کو ڈرانا مفید ہوتا ہے بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے میں تو بس کافروں کو ڈرانے والا اور ایمان داروں کو خوشخبری دینے والا ہوں۔ اس آیت سے شرک کی جڑ کٹ گئی جب آں حضرت صلعم کو جو تمام عالم کے سردار ہیں اپنی جان کے نفع نقصان کا اختیار نہ ہو نہ غیب کی بات معلوم ہو تو اور کسی ولی یا نبی یا بزرگ یا فقیر یا جن یا فرشتہ کو کیا قدرت ہے کسی کا فائدہ کرے یا کسی کو ضرر پہونچائے یا کوئی غیب کی بات بتلائے ۱۲ ۔ ۷ صحیح یا حسن حدیث میں ہے کہ جب حوا حاملہ ہوئیں تو ابلیس اُنکے پاس آیا انکا کوئی لڑکا زندہ نہیں رہتا تھا ابلیس نے کہا اسکا نام عبدالحارث رکھو تو یہ زندہ رہیگا حارث شیطان کا نام تھا۔ (لیکن حوا کو اسکی خبر نہ تھی) انہوں نے اس بچے کا یہی نام رکھ دیا یہ شیطان کے اشارے سے ہوا یہی صحیح مطلب ہے اس آیت کا اور جنہوں نے اسپر اعتراض کیا ہے انہوں نے غور نہیں کیا وہ کہتے ہیں اس میں پیغمبروں کی طرف شرک کا گناہ منسوب ہوتا ہے جس سے پیغمبر پاک ہیں انکا جواب یہ ہے کہ یہ شرک حوا سے صادر ہوا نہ آدم سے اور حوا پیغمبر نہیں تہیں ۱۲ ۔ ۸ یعنے قریش کے کافر اُنکے شرک سے یہ علیحدہ کلام ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آدم اور حوا کے شرک سے اللہ برتر ہے اگر یہ مراد ہوتی تو یشرکان ہوتا بصیغہ تثنیہ ۱۲ ۔ ف۹ یعنے شرک کرنے والوں کی ۱۲ ۔ ف۱۰ یعنے بتوں کو بعضوں نے کہا فرشتوں کو ۱۲ ۔ ف۱۱ یہ الزام اور ہنسی کے طور پر فرمایا ۱۲ ۔ ف۱۲ تم میں تو یہ سب چیزیں موجود ہیں تو تم اُنسے اچھے ٹھہرے ۱۲ ۔ ۱۳ اگر کوئی اُنکو توڑ کر پھینک دے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے تو اپنے تئیں بچا بھی نہیں سکتے ۱۲ ۔ ۱۴ یعنے ان بتوں کو جنکو تم خالق کا شریک بناتے ہو ۱۲ ۔ ۱۵ تو پھر تمکو کیا سیدھے رستے پر چلا دیں گے ۱۲ ۔ ۱۶ یعنے مجبور ان کو کچھ قدرت نہیں ہے بلکہ تم اُنسے اچھے ہو کیونکہ تم میں جان ہے اور ان میں جان بھی نہیں

نمبر	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
			شُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلَا تُنْظِرُونِ ۝	کو پکارو پھر (تم سب ملکر) میرا برا داؤں چلاؤ اور ذرہ (بھی) فرصت (مت دو)
۹	الاعراف	۲۴	وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ وَلَا أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ ۝ وَإِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ لَا يَسْمَعُوا وَتَرَاهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ۝	اور جنکو تم اُسکے سوا پکارتے ہو نہ وہ تمہاری مدد کرسکتے ہیں نہ اپنی آپ مدد کرسکتے ہیں ف اور اگر تم انکو سیدہی رستہ کیطرف بلاؤ تو (تمہاری) ایک نسنیں اور دیکھنے میں تجہ کو وہ ف دیکھ رہے ہیں ف اور وہ دیکھتے نہیں ف
۱۰	التوبة	۵	وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ۝ ذَٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۝ اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝	اور یہودی ف کہتے ہیں عزیر (پیغمبر) اللہ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح ؑ اللہ کا بیٹا ہے ف یہ اُنکے منہ کی باتیں ہیں ف اگلے کافروں کی سی باتیں بنانے ف اللہ انکو غارت کرے کہاں (کیسے) بہک گئے ہیں ف اِن لوگوں نے اللہ کو چھوڑکر اپنے مولویوں اور درویشوں (عالموں اور مشائخوں) کو اور مسیح ؑ مریم کے بیٹے کو خدا بنا لیا ف حالانکہ انکو (خدا کے پاس سے) اور کچھ نہیں یہی حکم ملا تھا کہ ایک اکیلے سچے خدا کی پرستش کریں اسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں ف وہ ان لوگوں کے شرک سے پاک ہے ف (یہ لوگ) چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے (جھوٹی باتیں بنا کر) بجھا دیں اور اللہ نہیں ماننے والا جب تک اپنی نور کو پورا نہ کرے گو کافر برا مانیں ف
۱۱	یونس	۲	وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝	اور یہہ (مشرک) اللہ کے سوا انکو پوجتے ہیں جو نہ اُنکا نقصان کرسکتے ہیں نہ فائدہ (یعنی بت) اور کہتے ہیں اللہ کے پاس یہ ہمارے سفارشی ہونگے (اے پیغمبر) کہدے کیا تم اللہ کو وہ بات بتلاتے ہو جسکو وہ آسمانوں میں پہچانتا ہے نہ زمین میں ف وہ اُنکے شرک سے پاک اور برتر ہے ف
"	"	۴	قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ قُلِ اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ۝ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ قُلِ اللَّهُ يَهْدِي	(اے پیغمبر) ان سے پوچھ تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو مخلوق کو شروع میں پیدا کرے پھر (فنا کرکے) اُسکو دوبارہ پیدا کرے ف کہدے اللہ شروع میں مخلوق کو پیدا کرتا ہے پھر دوبارہ بھی وہی پیدا کریگا تو تم کدہر الٹے جارہے ہو پوچھ تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا

ف دیکھیں تم اور تمہارے معبود یہ سب ملکر میرا کیا بگاڑ کرتے ہیں ۱۲ ف پھر دوبارہ یہ بیان فرمایا تاکہ انکی بے وقعتی خوب کھل جاوے ۱۲ ف ایسا معلوم پڑتا ہے کہ ۱۲ ف ان کی آنکھیں ظاہر میں کھلی ہیں ۱۲ ف مشرکوں نے بتوں کی مورتیں ایسی بنائی تہیں جو کوئی اُنکے پاس جاوے تو ایسا معلوم ہوتا گویا کہ وہ ٹک ٹک ان کی صورت تک رہی ہیں مگر دیکھنے کہاں سے جان ہی کہاں تہی۔ یہ آنکھ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ہے جس سے دکھلائی دیتا ہے ۱۲ ف یعنی بعضے یہودی اور بعضوں نے کہا سب یہودی ۱۲ ف ان کو دھوکا اس سے ہوا کہ حضرت عیسےٰ ؑ نے مردوں کو جلایا اندہے اور کوڑھیوں کو اچھا کردیا بن باپ کے پیدا ہوئے انجیل کی روایت کے موافق مرنے کے بعد تیسرے دن زندہ ہوئے اور آسمان پر اوٹھا لیے گئے ۱۲ ف جنکو کوئی سند اللہ تعالیٰ کی کتاب سے یا عقل سے نہیں ہے ۱۲ ف جیسے مشرک کہتے تھے فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں یا لات اور منات اور عزیٰ خدا کی بیٹیاں ہیں یا جیسے ہندو کہتے تھے کہ خدا ایک تھا پھر اس ایک ذات سے تین ذاتیں نکلیں برہما۔ بشن۔ مہیش ۱۲ ف یا کیسے بہکائے جاتے ہیں ۱۲ ف بیچ نے کہا مولوی اور مشائخوں کو خدا بنانے کا مطلب یہی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ایک حکم پاتے جو مولویوں اور مشائخوں کے قول کے خلاف ہوتا تو اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل نہ کرتے اور مولویوں اور مشائخوں کے کہنے پر چلتے ۱۲ ف سب جھوٹے معبود ہیں ۱۲ ف حسن حدیث میں ہے آنحضرت ؐ نے یہ آیت پڑھی اور فرمایا یہود اور نصاریٰ اپنے مولویوں اور درویشوں کی پرستش نہیں کرتے تھے بلکہ اُن کے مولوی اور درویش جب کسی چیز کو حلال کہدیتے تو وہ اسکو حلال سمجھ لیتے اور جب حرام کہدیتے تو حرام سمجھ لیتے بس یہی خدا بنانا تھا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ۱۲ ف قرآن یا دین یا پیغمبر صلعم کی پیغمبری ف جو جھوٹی باتیں بنا کر پھونک مارنا ہے اور اللہ تعالیٰ کا دین یا قرآن اور حدیث چراغ کی طرح ہے کافر اسکو بجھانا چاہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی روشنی تمام جہان میں پھیلانا چاہتا ہے ان کافروں کی اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کیا چل سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے وہ ضرور پورا ہوگا ۱۲ - باقی در ضمیمہ

پارہ	سورت	رکوع	آیت	ترجمہ
			بِالْحَقِّ ۚ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝	ہی ہے جو سچے راہ پر لگا سکے کہدے اللہ تو سچی راہ پر لگاتا ہے کیا جو سچی راہ پر لگاتا ہے اسکی تابعداری بہتر ہے یا اسکی جسکو خود راہ معلوم نہیں[ف۱] مگر ہاں جب وہ راہ پر لگایا جاوے تو تم[ف۲] لوگوں کو کیا ہوا ہے کیسا انصاف کرتے ہو[ف۳]
"	یونس	٥	قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۭ اِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝	(اے پیغمبر[۴]) کہدے میں اپنی جان کے نفع اور نقصان کا تو مالک نہیں[ف۵] مگر جو خدا چاہے[ف۶] ہر قوم کی ایک میعاد (مقرر) ہے[ف۷] جب اسکا وقت آگیا تو ایک گھڑی آگے پیچھے نہیں ہو سکتے[ف۸]
"	یونس	،	قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ هُوَ الْغَنِيُّ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۢ بِهٰذَا ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝	کافر (اہل کتاب یا مشرک) کہتے ہیں اللہ کی اولاد ہے[ف۹] وہ اس سے پاک ہے[ف۱۰] وہ تو بے پرواہ ہے[ف۱۱] آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے تمہارے پاس اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے[ف۱۲] کیا تم اللہ پر وہ بات لگاتے ہو جسکو نہیں جانتے[ف۱۳]
"	"	ll	قُلْ يٰٓاَيُّھَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ښ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا ھُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَاۗدَّ لِفَضْلِهٖ ۭ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝	(اے پیغمبر[۱۴]) کہدے لوگو اگر تم کو میرے دین میں کچھ شک ہے[ف۱۵] تو میں تو[ف۱۶] اللہ کے سوا تم جنکو پوجتے ہو انکو پوجنے والا نہیں البتہ میں اللہ کو پوجتا ہوں جو (ایک دن) تمہاری جان لیگا[ف۱۷] اور مجکو یہ حکم ہوا ہے کہ ایمانداروں میں رہوں اور یہ کہ سب دینوں سے الگ ہو کر اس دین (اسلام) پر اپنا منہ سیدھا رکھ اور ہرگز مشرکوں میں مت ہو اور اللہ کے سوا انکو مت پکار جو نہ تیرا فائدہ کر سکتے ہیں نہ نقصان پھر اگر تو ایسا کرے (بالفرض) تو بیشک تو بھی ظالموں سے ہوگا[ف۱۸] اور اگر اللہ تجھ کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اُسکے سوا کوئی اُسکا دور کرنیوالا نہیں اور اگر تجھ کو کوئی فائدہ پہنچانا چاہے تو اُسکے فضل کو کوئی پھیر دینے والا نہیں وہ اپنے بندوں میں سے جسکو چاہے فائدہ پہنچائے[ف۱۹] اور وہی بخشنے والا مہربان ہے[ف۲۰]

ف۱ محض بے جان اپنے سمجھ سے جیسے بت ۱۲ ف۲ اس میں جان ڈال جاوے اور سمجھ عنایت ہو تو اللہ ہی کر سکتا ہے کہ پتھر کو جاندار اور سمجھ دار کر دے ۱۲ ف۳ کیسا فیصلہ کرتے ہو کہ ایک عاجز مجبور بے سمجھ کو اللہ تعالیٰ قادر کریم کا شریک ٹھیراتے ہو بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کیا جو سچے راہ پر لگاتا ہے اسی کی پیروی کرنی چاہیے یا اس کی جو چل نہیں سکتا جب تک کوئی اسکو لادے نہیں بعضوں نے کہا مراد وہ شریک ہیں جو جاندار اور سمجھ دار ہیں جیسے مشرک فرشتوں کو اور نصاریٰ عیسیٰ کو سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان میں بھی یہ قدرت نہیں کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے راہ پر لگائے ہوئے یہ سیدھی راہ پر آ جاویں کیونکہ ہادی اور مرشد اسی کی ذات ہے ۱۲ ف۴ تو عذاب لانا میرے اختیار میں کیونکر ہوگا ۱۲ ف۵ اتنے کا میں مالک ہو سکتا ہوں۔ یا وہی نفع اور نقصان کا مالک ہو ۱۲ ف۶ انکی میعاد ذرا تک وہ دنیا میں رہیگی ۱۲ ف۷ سید علامہ رحمہ اللہ نے کہا اس آیت میں تنبیہ ہے ان لوگوں کے لیے جو مشکل کے وقت اللہ کے رسول کو پکارتے ہیں اور اللہ کے رسول سے وہ باتیں چاہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا اور جب آنحضرت ص تمام بنی آدم کے سردار ہیں اپنے نفع اور نقصان کے مالک نہ ہوں تو اور کوئی ولی یا امام دوسرے کے نفع اور نقصان کا کیونکر مالک ہو سکتا ہے اور تعجب ہے ان لوگوں سے جو قبروں پر جھکتے ہیں اور قبر والوں سے اپنی مراد مانگتے ہیں جو صریحا شرک ہے ف۸ کہ اسکا کوئی بیٹا بیٹی ہو ۱۲ ف۹ اسکو بیٹا یا بیٹی کی کیا ضرورت ہے وہ ہمیشہ باقی اور اسکا نام ہمیشہ قائم ہے ۱۲ ف۱۰ کہ اسکا کوئی بیٹا یا بیٹی ہے ۱۲ ف۱۱ بلکہ تمہاری نری نادانی اور جہالت ہے جو اس پاک ذات پر ایسے بہتان رکھتے ہو ۱۲ ف۱۲ بن جانے بوجھے طوفان جوڑتے ہو ۱۲ ف۱۳ کہ شاید اسلام سچا دین نہ ہو ف۱۴ کسی حال میں تم کو شک ہو یا یقین ہو ۱۲ ف۱۵ تم کو مارنے گا اسی کے پاس جاؤگے ۱۲ ف۱۶ کیونکہ شرک کے برابر کوئی ظلم نہیں ہے ف۱۷ فائدہ اور نقصان دونوں ۱۲ ف۱۸ عامر بن قیس کہتے ہیں قرآن کی تین آیتوں نے مجھ کو سارے جہان سے بے پرواہ کر دیا ایک تو یہ آیت دوسری مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ اخیر تک تیسری وَمَا مِنْ دَاۗبَّةٍ اِلَّا عَلَي اللّٰهِ رِزْقُهَا ۱۲ ف۱۹ جیسے نصاریٰ حضرت عیسیٰ ع کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہتے ہیں اور مشرک فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہتے ہیں ۱۲

۱۱	ھود	۱	اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ	اس لیے کہ تم خدا کے سوا کسی کو نہ پوجو میں اسی کی طرف سے تم کو ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں۔
۱۲	یوسف	۵	اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ	اور اللہ کے سوا کسی کی حکومت نہیں ف۱ اُسنے تو یہہ حکم دیا ہے کہ سوائے اُسکے کسی کو نہ پوجو یہی سیدھا رستہ ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔
۱۳	〃	۱۲	وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ	اور اکثر لوگ ایسے ہیں جو اللہ کو مانتے ہیں ف۲ مگر ساتھ ہی شرک کرتے ہیں ف۳
•	〃	•	قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ؔ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ	کہدے میری راہ یہ ہی ہے میں تم کو اللہ کیطرف سمجھ بوجھ کر بلاتا ہوں (دلیل کیساتھ) اور جو میری پیروی کرے ف۴ اور اللہ کی ذات ف۵ پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں میں نہیں ہوں ف۶
•	الرعد	۲	لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ	اُسی کی (پکار) سچی پکار ہے ف۷ اور جنکو اللہ کے سوا پکارتے ہیں (بت اوتار اولیا وغیرہ) وہ انکا کچھ کام نہیں نکال سکتے مگر ایسا ہی (نکال سکتے ہیں) جیسے کوئی اپنے دونوں ہاتھ پانی کیطرف پھیلاوے تاکہ پانی اُسکے منہ تک پہنچ جاوے حالانکہ پانی کبھی اسکے منہ تک آنیوالا نہیں ف۸ اور کافروں کا پکارنا (عبادت یا دعا کرنا) محض لغو ہے۔
〃	〃	〃	قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ	کہدے پھر کیا تمنے اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا مالک بنا لیا جو اپنی ذات کے نفع اور نقصان کا (بھی) اختیار نہیں رکھتے (تو تمہارے نفع نقصان کا انکو کیا اختیار ہوگا) کہدے کیا اندھا اور انکھیارا برابر ف۹ کیا اندھیرا اور اجالا برابر (کفر اور ایمان برابر) کیا ان کافروں نے ان لوگوں کو خدا کا شریک ٹھیرایا ہے جنہوں نے خدا کی طرح کچھ پیدا کیا ہی اور اس پیدایش سے انکو شبہ پڑ گیا کہدے اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہی اور وہ اکیلا ہے ف۱۰ زبردست ہے
•	〃	۵	اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّـُٔوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ	پھر کیا جو (یعنے خداوند کریم) ہر شخص کے کام کی خبر رکھتا ہے ف۱۱ اور اسکی (سی) خبر رکھتا ہی کیا ان کافروں نے اللہ کے شریک ٹھیرا لیے ہیں کہدے (بھلا) اُنکے نام تو بتاؤ یا کیا تم خدا کو وہ بات بتلاتے ہو جو (ساری) زمین میں (کہیں) وہ نہیں جانتا ف۱۲ یا (فقط) اوپر ہی اوپر ایک بات بکتے ہو ف۱۳
•	〃	〃	قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ	کہدے مجھے تو یہی حکم ہوا ہی کہ اللہ کو پوجوں اور کسی کو اسکا شریک نہ بناؤں

ف۱ اسی کا قول سند ہو سکتا ہے ۱۲ ف۲ یعنے صرف ایک خدا کو پوجنا ف۳ جانتے ہیں کہ سب کا پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے ۱۲ ف۴ اکثر مشرک اس قسم کے ہیں کہ خدا کے قائل ہیں لیکن اپنے بتوں کا بھی پوجا کرتے ہیں۔ انکی نذر و نیاز منت مانتے ہیں ان سے مرادیں چاہتے ہیں مصیبت کے وقت انکو پکارتے ہیں انکی سفارش کی امید پر پھولے رہتے ہیں کہ وہ کسی نہ کسی طرح ہمکو خدا کے عذاب سے چھڑا لیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب کو مشرک فرمایا معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو صرف مان لینے سے آدمی مومن نہیں ہوتا جب تک شرک سے توبہ نہ کرے اور سوائے خدا کے دوسرے کسی کو نہ پوجے ۱۲ ف۵ وہ بھی ایسا ہی کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے دلیل کے ساتھ ۱۲ ف۶ تمام برائیوں اور عیبوں اور شرک سے ۱۲ ف۷ سارا قرآن شرک کی برائیوں اور توحید کی خوبیوں سے بھرا ہوا ہے۔ تمام پیغمبر جو دنیا میں اسی لیے آئے ہیں کہ شرک کو مٹائیں اور توحید کو جماویں جو کوئی شرک کے مٹنے اور توحید کے پھیلانے میں کوشش کرے وہی پیغمبر کا پیرو ہے ۱۲ ف۸ جس کا کوئی نتیجہ یعنے فائدہ ہے کیونکہ وہ ہر ایک کی سنتا اور ہر ایک بات کر سکتا ہے ۱۲ ف۹ اور اسکے سامنے گڑگڑائے ۱۲ ف۱۰ اسکی دعا سنکر اور اسکے گڑگڑانے پر رحم کر کے خود بخود ۱۲ ف۱۱ یہ اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کی مثال بیان فرمائی جو مصیبت یا درد کے وقت میں یا کسی مراد کے حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے معبودوں کو پکارتے ہیں ان کا پوجا پاٹ کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے پکارنے یا پوجا کرنے سے ہمارا مطلب بر آئے گا۔ انکی مثال ایسی ہے جیسے پیاسا کوئیں پر جاوے اور بجائے اسکے کہ ڈول رسی لیکر پانی نکالے خود پانی کو پکارنے لگے کہ اے پانی میری پیاس بجھا اور میرے منہ سے لگ جا یہ انتہا کی نادانی ہوگی پانی بیچارے کو کیا خبر ہے پیاسا کیا بک رہا ہے اسی طرح مشرک جو بتوں یا اوتاروں یا پیر یا پیغمبروں کو پکارتے ہیں وہ بھی نادان ہیں انکی یہ قدرت نہیں کہ کسی کا کوئی بھی مطلب اپنے اختیار سے پورا کریں ۱۲ ف۱۲ مومن اور کافر برابر یا قدرت والا سچا خدا اور یا جھوٹے خدا برابر ۱۲ ف۱۳ وہ یہ سمجھنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کی طرح بہت سی چیزیں ان شریکوں کی بھی پیدا کی ہوئی ہیں تو وہ بھی عبادت کے لائق ہیں یہ انکار ہے کافروں پر یعنے ان کافروں کی جہالت کو کیا کہا جاوے اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنکو شریک ٹھیراتے ہیں اگر انہوں نے ایک چیونٹی بھی پیدا کی ہوتی تو خیر یہ خیال کر سکتے تھے کہ وہ بھی عبادت اور پوجنے کے لائق ہیں انہوں نے تو ایک چیونٹی بھی نہیں بنائی بلکہ خود انکو بھی اللہ ہی نے بنایا اور وہ بالکل عاجز اور لاچار بندے ہیں پھر انکو خدا کا شریک کس حق سے ٹھیراتے ہیں ۱۲۔ باقی دو صفحہ

			بِهٖ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ٥	میں اسی کیطرف لوگوں کو بلاتا ہوں اور اسی کیطرف مجکو لوٹ جانا ہے ف۱
۳۰	ابراھیم	٥	وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ٥	اور ان لوگوں نے اللہ کے ساجھی ٹھیرائے ہیں ف۲ اسلیے کہ لوگوں کو اللہ کے سچے رستے (توحید) سے بھٹکا دیں کہدے (چند روز دنیا کے) مزے اڑا لو پھر تو تم کو دوزخ میں جانا ہے ف۳
۳۷	النحل	۲	وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ٥ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاۗءٍ ٥ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ٥	اور جن معبودوں کو یہ مشرک اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ نہیں پیدا کر سکتے بلکہ خود (دوسرے کے) بنائے ہوئے ہیں مردے ہیں انہیں (آدمی کی طرح بھی) جان نہیں ہے اور انکو یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کب زندہ ہونگے
〃	〃	۶	وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَاۗبَّةٍ وَّالْمَلٰۗىِٕكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ٥ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ٥	اور آسمان اور زمین میں جتنے جاندار ہیں اور فرشتے سب اللہ کو سجدہ کرتے ہیں اور وہ (اسکی عبادت سے) غرور نہیں کرتے وہ (یعنے فرشتے) اوپر کیطرف سے اپنے مالک سے ڈرتے ہیں ف۴ اور انکو جو حکم ہوتا ہے وہ بجا لاتے ہیں
〃	〃	۷	وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْــــَٔــرُوْنَ ٥ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ٥ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ٥ وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔـلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ٥ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ٥ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ٥ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْۗءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰي هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ اَلَا سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ٥ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى وَهُوَ الْعَزِيْزُ	اور جتنی نعمتیں تمہارے پاس ہیں وہ بھی سب اللہ کی دی ہوئی ہیں پھر جب تمکو تکلیف پہنچتی ہے تو (بھی) اسی کے آگے بلبلاتے ہو ف۵ پھر جب تمہاری تکلیف دور کر دیتا ہے تو تم میں سے کچھ لوگ (جو کافر ہیں) اپنے مالک کے ساتھ شرک کرنے لگتے ہیں ف۶ انکا مطلب یہ ہے کہ ہمارے دیے کی ناشکری کریں ف۷ خیر (چند روز) مزہ اٹھا لو آگے چلکر تم کو معلوم ہوگا ف۸ اور یہ لوگ (کافر) جو ہم نے انکو دیا ہے اسمیں سے کچھ حصہ انکا ٹھیراتے ہیں جنکو شعور ہی نہیں ہے ف۹ قسم خدا کی (اے کافرو) جو تم جھوٹ باندھتے ہو اسکی باز پرس تم سے ہوگی اور کہتے ہیں اللہ کی بیٹیاں ہیں ف۱۰ وہ پاک ذات ہے ف۱۱ اور انکو من بھاتے ملے اور جب انمیں سے کسی کو بیٹی کی خبر دیجاتی ہے (کہ تمہارے گھر بیٹی پیدا ہوئی) تو (مارے رنج کے) اسکا منہ کالا پڑ جاتا ہے اور گھٹ کر رہجاتا ہے ف۱۲ (بیٹی پیدا ہونے کی) بری خبر کیوجہ سے جو اسکو دی گئی تھی لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے (دل میں سوچتا ہے) کیا اسکو ذلت کے ساتھ رہنے دے یا اسکو مٹی میں دبا دے ف۱۳ سنو تو یہ (کافر اللہ کیلیے) کیا بری تجویز کرتے ہیں ف۱۴ جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے انہیں کو ایسی بری باتیں مبارک رہیں ف۱۵ اور اللہ کی

ف۱ تو جو کوئی تم کو نہ مانے وہ گویا خدا کو نہیں مانتا اس کی عبادت سے انکار کرتا ہے ۱۲ ف۲ ان کا پوجا کیا اور کہہ میں انکو پکار ۱۲ ف۳ یہ ڈرانے کے لیے فرمایا جیسے کوئی بادشاہ سے بغاوت کرے تو اس سے کہتے ہیں اچھا جو تجھ سے ہو سکے کر لے آخر تو قتل کیا جائیگا ۱۲ ف۴ کہتے ہیں آخرت میں ان بتوں میں جان پڑے گی وہ اپنے پوجنے والوں سے بیزار ہونگے ۱۲ ف۵ کیونکہ مالک انکے اوپر اپنے عرش پر ہے ۱۲ ف۶ چلاتے ہو انہی سے فریاد کرتے ہو ۱۲ ف۷ اکثر کافروں کو دیکھا گیا ہے کہ جب دکھ یا بیماری یا مصیبت ان کی دور ہوتی ہے تو جا دیو یا بھوانی کا پوجا کرتے ہیں بعضے قبروں پر جا کر منت اور نذر نیاز چڑھاتے ہیں افسوس صد افسوس تکلیف تو اللہ نے دور کی اور احسان دوسرے کا ماننے لگے ۱۲ ف۸ جو نعمتیں ہم نے انکو دی ہیں ۱۲ ف۹ وہ مار پڑے گی کہ معاذ اللہ اپنے مالک اور محسن حقیقی کو چھوڑ کر ان بتوں کی خوشامد کرنا اس نمک حرامی کی سزا بہت سخت ہے ۱۲ ف۱۰ یعنے بتوں کو جو بالکل بے جان اور بے شعور ہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اس میں سے کچھ حصہ ان کا ٹھیراتے ہیں جن کا حال انکو معلوم نہیں یعنے ان کی حقیقت نہیں جانتے کہ وہ مجبور محض ہیں وہ بھلا اپنا تو کام بنا لیں دوسرے کا کیا بناویں گے اگر ان کی حقیقت جانتے ہوتے تو کبھی اللہ تعالیٰ کی نیاز میں انکا حصہ نہ لگاتے ۱۲ - ۱۲ - ف۱۱ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں بناتے ہیں ۱۲ ف۱۲ نہ اسکو بیٹا ہے نہ بیٹی بھلا دیکھو تو خدا کو تو بیٹیاں میں اور انکو ۱۲ ف۱۳ ان کافروں کا حال یہ ہے ۱۲ ف۱۴ اپنا غصہ اسکو پینا پڑتا ہے پھر جسکو تم اپنے لیے پسند نہیں کرتے وہ اس خداوند کریم کے لیے جسکو سب طرح کی قدرت ہے کیونکر تجویز کرتے ہو ۱۲ ف۱۵ زندہ گاڑدے جیسے اکثر مشرکین کیا کرتے تھے ۱۲ ف۱۶ آپ تو بیٹی کو برا سمجھتے ہیں اور اس خالق کریم کے لیے جو بیٹا بیٹی سے پاک ہے اولاد کا ہونا اس کی شان کے لائق نہیں ہے اولاد تجویز کرتے ہیں پھر اولاد بھی ایسی جو بدتر ہے ۱۲ ف۱۷ یعنے یہ کافر جو فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہتے ہیں ۱۲ ف۱۸ بیٹی سے شرمانا اسکو جیتا گاڑنا جہالت اور کفر کی باتیں ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			الحکیم ۰	تو وہ صفت ہے جو سب سے عمدہ[1] اور وہ زبردست ہے حکمت والا۔
۱۴	النحل	۱۰	ویعبدون من دون اللہ ما لا یملک لہم رزقا من السموت والارض شیئا ولا یستطیعون ۰	اور یہ لوگ (مشرک) اللہ کے سوا اُن چیزوں کو پوجتے ہیں جو آسمان اور زمین سے روزی دینے کا کوئی اختیار ہی نہیں رکھتیں[2] نہ انکو (کچھ بھی) طاقت ہے۔
۱۵	بنی اسرائیل	۲	لا تجعل مع اللہ الٰہا اٰخر فتقعد مذموما مخذولا ۰	(اے پیغمبر) خدا کے ساتھ دوسرا کسی معبود نہ بنا پھر تو تجکو (بدنام اور خدا کی رحمت سے) محروم ہو کر بیٹھے گا
"	"	۳	وقضی ربک الا تعبدوا الا ایاہ	اور تیرے مالک نے یہ چکوتا کر دیا ہے کہ اسکے سوا اور کسی کو نہ پوجو۔
"	"	۴	افاصفکم ربکم بالبنین واتخذ من الملئکۃ اناثا انکم لتقولون قولا عظیما ۰	مشرکو یہ بھی کوئی بات ہے کیا خدا نے تمہارے لیے بیٹے چن دیے اور اپنے لیے بیٹیاں یعنی فرشتے یہ تو تم بڑی (غلط) بات کہہ رہے ہو۔
"	"	۶	قل ادعوا الذین زعمتم من دونہ فلا یملکون کشف الضر عنکم ولا تحویلا ۰ اولئک الذین یدعون یبتغون الی ربہم الوسیلۃ ایہم اقرب ویرجون رحمتہ ویخافون عذابہ ان عذاب ربک کان محذورا ۰	(اے پیغمبر) کہہ خدا کے سوا تم جنکو (خدا کا شریک) سمجھتے ہو انکو پکار دیکھو وہ تو اتنا بھی اختیار نہیں رکھتے کہ کوئی تکلیف تمہاری دور کریں یا اسکو سرکا دیں (کسی اور پر ڈالدیں) جن لوگوں کو یہ مشرک پکارتے ہیں اُن میں جو زیادہ مقرب ہیں وہ اپنے مالک تک (خود) وسیلہ چاہتے ہیں اور اسکی مہربانی کی امید رکھتے ہیں اور اُسکے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں اسلیے کہ تیرے مالک کا عذاب ڈرنے ہی کی چیز ہے
"	"	۷	واذا مسکم الضر فی البحر ضل من تدعون الا ایاہ فلما نجکم الی البر اعرضتم وکان الانسان کفورا ۰	اور جب سمندر میں تم آفت میں گرفتار ہوتے ہو تو اللہ کے سوا جن جن کو تم پکارا کرتے تھے سب بھول جاتے ہیں پھر جب تمکو خشکی میں بچا لاتا ہے تو (خدا سے) پھر بیٹھتے ہو اور آدمی بڑا ناشکرا ہے
۱۶	الکہف	۱۲	فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا ۰	اب جسکو اپنے مالک سے ملنے کی امید ہو اسکو چاہیے اچھا کام کرے (شرع کے موافق خلوص کے ساتھ) اور اپنے مالک کی عبادت میں کسی (مخلوق) کو شریک کرے
"	مریم	۲	ما کان للہ ان یتخذ من ولد سبحنہ اذا قضی امرا فانما یقول لہ کن فیکون ۰ وان اللہ ربی وربکم فاعبدوہ ہذا	خدا کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے وہ پاک ذات ہے (بیٹا بیٹی اُسکے کہاں ہو سکتے ہیں) جب وہ کوئی کام ٹھیرا لیتا ہے تو فرماتا ہے ہو وہ ہو جاتا ہے اور بیشک اللہ میرا مالک ہے اور تمہارا

ف ۱ تمام مخلوقات کی مشابہت سے پاک ہے ۱۲ ف ۲ نہ وہ پانی برسا سکتے ہیں نہ کچھ اگا سکتے ہیں نہ جو اُگے اسکو بچا سکتے ہیں ۱۲ ف ۳ لوگوں میں اور فرشتوں میں ۱۲ ف ۴ یہ خطاب آنحضرت صلعم کیطرف ہے اور مراد آپکی امت کے لوگ ہیں اور امت کو یہ سمجھانا منظور ہے کہ پیغمبر خدا صلعم کی اتنی بڑی شان ہے کہ ساری دنیا سے انکا مرتبہ زیادہ ہے پر خدا کے ساتھ وہ بھی شریک کریں تو ذلیل اور خوار اور اس کی رحمت سے محروم ہو جائیں وائے بر حال دوسرے مشرکوں کے ۱۲ ف ۵ یعنے قطعی حکم دیا ہے اور فیصلہ کر دیا ہے ۱۲ ف ۶ مثلاً حضرت عیسےٰ اور فرشتے ۱۲ ف ۷ بلکہ مقرب لوگوں کو اور زیادہ ڈر ہے ۱۲ ف ۸ طوفان آتا ہے یا ڈوبنے کا ڈر ہوتا ہے ۱۲ ف ۹ کسی کا خیال نہیں رہتا ہے بس خدا ہی یاد آتا ہے یہ عرب کے مشرکوں کا حال تھا۔ اچھے وقتوں میں تو اللہ کے سوا اور معبودوں کو بھی پکارتے انکی مدد چاہتے انکی نذر نیاز کرتے مگر سمندر میں جب سخت وقت آتا تو اسوقت اللہ ہی کو پکارتے اور یہ سمجھتے کہ اب اللہ کے سوا اور کوئی بچانے والا نہیں ہے ہمارے زمانہ کے مشرک کچھ ان سے آگے بڑھ گئے ہیں وہ سخت وقتوں میں بھی مدار سالار غوث خیدر کو نہیں چھوڑتے ۱۲ ف ۱۰ وہ قیامت کا قائل ہو یعنے مومن ہو ۱۲ ف ۱۱ ریا نہ کرے نہ کسی تعریف یا شہرت کے واسطے کوئی کام کرے خالص خدا کی رضامندی کے لیے کرے ۱۲ ف ۱۲ وہ سب کا مالک اور خالق ہے بیٹا تو باپ کے برابر ہوتا ہے ف ۱۳ جس کو ایسی قدرت ہو اور جسکا حکم ایسا نافذ ہو اسکو بیٹا یا بیٹی کی کیا ضرورت ہے اور اسکے برابر دوسرا کون ہو سکتا ہے خود خدائی کا مفہوم کہہ دیتا ہے کہ وہ ایک ذات وحدہ لاشریک ہے اگر اسکا کوئی جوڑ ہو تو وہ دونوں خدا نہ ہونگے کیونکہ ہر ایک میں ایک نقص پایا گیا کہ دوسرا اسکا برابر والا موجود ہے ۱۲ عـــہ یعنے اور کسی کا ہو جانا کر اگر ایسا کرے تو پھر الخ ۱۲ عـــہ جیسے دوسرے بندے رکھتے ہیں ۱۲ عـــہ احسان فراموشی کرو جی جہاں اپنا مطلب نکل گیا پھر کوئی نہیں دیکھتا ۱۲

			صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝	(بھی) مالک ہے اور اسی کو پوجو یہی سیدھا رستہ ہے ف۱
۱۰	مریم	۵	وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ۝ كَلَّا ۭ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ۝	اور ان مشرکوں نے اللہ کے سوا دوسرے معبود اسلیے ٹھیرائے ہیں کہ (قیامت کے دن) وہ انکا بچاؤ ہوں ہرگز نہیں ف۲ معبود انکا کچھ بچاؤ نہ کرینگے بلکہ وہ انکی عبادت کا انکار کرینگے ف۳ اور انکے دشمن بن جائینگے (انکے مخالف ہو بیٹھیں گے)
۱۰	"	۶	وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا ۝ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝ وَمَا يَنْبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ۝ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۝	اور کافر (نصاری بعضے مشرکین) کہتے ہیں اللہ کی اولاد ہے ف۴ (ای کافرو) تم تو بڑی سخت بات (گھڑ) لائے جس (کی وجہ) سے عجب نہیں آسمان پھٹ پڑیں۔ اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ پاش پاش ہو کر گر جائیں اسلیے کہ انہوں نے اللہ کو اولاد والا کہا اور خدا کے شان کے لائق نہیں ہے کہ اسکی اولاد ہو ف۵ آسمان اور زمین میں جتنے لوگ ہیں ف۶ سب اس کے سامنے غلام (بندہ ناچیز) بنکر حاضر ہونگے
۱۷	الانبیاء	۲	اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ	کیا ان لوگوں نے اللہ کے سوا دوسرے خدا بنائے ہیں ف۷ (اے پیغمبر انسے) کہہ اچھا اپنی دلیل لاؤ ف۸ یہ (قرآن) ان لوگوں کی کتاب ہے جو میرے ساتھ ہیں اور اُن لوگوں کی جو مجھ سے پہلے گذرے یہ کتابیں ہیں ٹھیک بات یہ کہ ان میں سے اکثر کافر حق بات کو نہیں جانتے (جب حق بات بیان کیجاتی ہے) تو ٹال دیتے ہیں (منہ پھیر لیتے ہیں) اور ہمنے تجھ سے پہلے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اُسپر بھی وحی بھیجتے رہے دیکھو میرے سوا کوئی سچا خدا نہیں تو مجھ ہی کو پوجتے رہنا اور (کافر) کہتے ہیں رحمان (خدا) اولاد رکھتا ہے وہ (ایسی باتوں سے) پاک ہے ف۹
۱۷	"	۲	وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّىْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝	اور اُن میں سے جو کہے میں خدا کے سوا بندگی کے لائق ہوں ف۱۰ تو اسکو ہم جہنم کی سزا دینگے اور قصوروں کو ہم ایسے ہی سزا دیتے ہیں۔
۱۷	"	۴	اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ۭ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ۝	کیا ہمارے سوا بھی کوئی اُنکے خدا ہیں جو ہم سے (ہمارے عذاب سے) انکو بچا سکتے ہیں وہ اپنی آپ مدد نہیں کرسکتے اور نہ ہمارے مقابلہ میں کوئی انکا ساتھ دیتا ہے
۱۷	"	۷	اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ۭ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ۝ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَاۗءِ	(اے مکہ کے کافرو) تم اور جنکو تم خدا کے ... سوا پوجتے ہو ف۱۱ دوزخ کے ایندھن ہوگے تم (سب) کو دوزخ میں جانا پڑیگا ف۱۲ اگر یہ خدا ہوتے (جیسے یہ مشرک سمجھتے ہیں)

ف۱ یعنے توحید کا بانی سب پیغمبرے اور یہ سچ ہیں ۱۲ ف۲ کہیں گے ہم نہیں جانتے تم کون ہو چلو ہٹو ہی یا یہ کا فر انکی عبادت سے مکر جائیں گے ہمنے دنیا میں انکو نہیں پوجا ۱۲ ف۳ اور یہ گذر چکا ہے کہ قیامت میں ان بتوں کو اللہ تعالے زبان دیگا وہ پروردگار سے عرض کرینگے ان مشرکوں کو خوب عذاب دے انہوں نے تجھ کو چھوڑ کر ہم بے زبانوں کو پوجا ۱۲ ف۴ نصاری حضرت مسیح کو اللہ کا بیٹا اور مشرک فرشتوں کو اللہ تعالے کی بیٹیاں کہتے ہیں ۱۲ ف۵ اور اولاد اس کی شان کے لائق نہیں ہے اولاد تو باپ کے ہم جنس ہوتی ہے اور اللہ کا .... ہم جنس نہیں ہے وہ جگ سے نرالا ہے اور تمام دنیا سے الگ ۱۲ ف۶ آدمی اور جن اور فرشتے اور جانور اور روحیں ۱۲ ف۷ شرک ایسی کم بخت چیز ہے جس کی کوئی دلیل ہی نہیں ہے ف۸ توریت انجیل زبور اگلے صحیفے ان میں سے کسی کتاب میں تو دکھلاؤ کہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا کہیں خدا بھی لکھا ہے ۱۲ ف۹ فرشتے اس کی بیٹیاں نہیں ہیں ۱۲ ف۱۰ یہ تو بالفرض فرمایا کیونکہ فرشتے تو کیا شیطان بھی خدائی کا دعوے نہیں کرتا ف۱۱ یعنے ان کافروں کے جو ٹھاکر اور اوتار اور معبود ہیں وہ ماسکند مجبور ہیں کہ خود اپنے تئیں اللہ تعالے کے عذاب سے نہیں بچا سکتے نہ خدا کے مقابلے کوئی انکا ساتھی بن سکتا ہے تو وہ ان کافروں کو کیا بچائیں گے بھلا ۱۲ ف۱۲ بت اور سورج اور چاند اور ابلیس اور کافر جن اور ابلیس کے لشکر والے ۱۲ ف۱۳ ابن عباس نے کہا جب یہ آیت اتری تو مشرکوں نے اعتراض کیا کہ ہم فرشتوں کو بھی پوجتے ہیں اور یہود عزیر کو اور نصاری عیسے کو کیا یہ بھی دوزخ کے ایندھن ہونگے اس وقت اس سورت کے اسی رکوع کی یہ آیت اتری ان الذین سبقت لہم منا الحسنی آخر تک دوسری آیت میں ہے سب اسکے سامنے چھوٹے بنکر حاضر ہونگے غلام اور بندے کا مالک اور آقا کے سامنے جو طریقہ ہوتا ہے اس طریقہ سے سب حاضر ہونگے بڑے ہوں یا چھوٹے حضرت محمد اور حضرت عیسے اور حضرت عزیر اور فرشتے یہ سب اسکے غلام اور بندے ہیں وہ خدا اور یہ بندے [illegible] کو طلا [illegible] سے کیا نسبت ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع		
			آلِهَةً مَّا وَرَدُوهَا وَكُلٌّ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ ۝	تو دوزخ میں نہ جاتے اور سب کے سب اُسی میں ہمیشہ رہیں گے وہاں اُن کی چیخ پکار مچائینگے ف١ اور وہاں ایک کی ایک بات تک وہ نہ سنیں گے ف٢
۱۷	الحج ۲۲	۲	يَدْعُوا مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُ وَمَا لَا يَنفَعُهُ ذَٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ ۝ يَدْعُوا لَمَن ضَرُّهُ أَقْرَبُ مِن نَّفْعِهِ لَبِئْسَ الْمَوْلَىٰ وَلَبِئْسَ الْعَشِيرُ ۝	اللہ کے سوا اُن چیزوں کو پکارتا ہے جو نہ اُسکا برا کر سکتی ہیں اور نہ بھلا کر سکتی ہیں یہی تو پرلے سرے کی گمراہی ہے ف٥ یہ اُن چیزوں کو پکارتا ہے جنکا نقصان نفع سے کہیں نزدیک ہے ف٦ بیشک (یہ بت) برا دوست ہے اور برا رفیق ہے ف٧ ۔
”	”	۴	فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ۝ حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ ۝	تو بتوں کی گندگی سے بچے رہو (انکی پرستش نہ کرو) اور جھوٹ بولنے سے بچے رہو ف٨ بس خالص خدا کے (تابعدار) ہو رہو اُسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور جو کوئی اللہ کے ساتھ شرک کرے تو (اسکی مثال ایسی ہے) جیسے وہ آسمان سے گر پڑا پھر (راہ میں) پرندے اُسکو اچک لیں (نوچ کھائیں) یا آندھی اُسکو اڑا کر کہیں دور پھینک دے ف٩
”	”	۸	ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ۝	(اور) اسلیے کہ اللہ ہی سچا خدا ہے اور اُسکے سوا (کافر) جسکو پکارتے ہیں وہ غلط ہے ف١٠ اور اسلیے کہ اللہ ہی سب سے بلند اور سب سے بڑا ہے ف١١
”	”	۹	وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَمَا لَيْسَ لَهُم بِهِ عِلْمٌ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ۝	اور یہ کافر اللہ کے سوا اُن چیزوں کو پوجتے ہیں جنکے (پوجنے کے) لیے کوئی سند اللہ نے نہیں اتاری نہ انکے پاس اسکی کوئی (عقلی) دلیل ہے اور (قیامت کے دن ایسے) بے انصافوں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔
۱۸	المؤمنون ۲۳	۵	قُل لِّمَنِ الْأَرْضُ وَمَن فِيهَا إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قُلْ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝ قُلْ مَن رَّبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝ قُلْ مَن بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قُلْ فَأَنَّىٰ تُسْحَرُونَ ۝ بَلْ أَتَيْنَاهُم	(اے پیغمبر انسے پوچھ) زمین اور جو کچھ اُسمیں ہے کسکی ہے اگر تم جانتے ہو (تو بتاؤ) وہ ضرور یہی کہیں گے اللہ ہی کی ہے کہدے پھر تم غور کیوں نہیں کرتے ف١٢ (اے پیغمبر انسے) پوچھ (بھلا یہ تو بتاؤ) ساتوں آسمانوں کا مالک کون ہے اور بڑی تخت (عرش) کا مالک کون ہے وہ ضرور یہی کہیں گے اللہ ان سب کا مالک ہے کہدے پھر تم اس کے عذاب اور قہر سے کیوں نہیں ڈرتے ف١٤ (اے پیغمبر انسے) پوچھ (بھلا یہ تو بتاؤ) اگر تم جانتے ہو کسکے ہاتھ میں ہر چیز کی حکومت ہے ف١٥ اور وہ بچا لیتا ہے اور اُس (کی پکڑ اور عذاب) سے کوئی نہیں بچا سکتا وہ ضرور یہی کہیں گے اللہ کے ہاتھ میں (ہر چیز کا اختیار ہے) تو کہہ پھر تم کہاں بہکے ہو ف١٦ اصل یہ ہے کہ ہم نے انکے پاس

ف١ پوجنے والے اور جن کو پوجتے ہیں ١٢ ف٢ دکھ اور درد کے مارے چیخیں گے۔ بائے وائے کریں گے سدوس بٹیں گے۔ جیسے انجیل شریف میں ہے وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا ١٢ ف٣ غل اور پکار سے یا عذاب کی شدت سے یا دوزخ کی آواز سے ١٢ ف٤ مراد بت ہیں جو محض بے جان ہیں ١٢ ف٥ خیر اگر یہاں تک بھی ہوتا کہ بتوں سے نہ برائی ہوتی اور نہ بھلائی تو بھی غنیمت تھا یہ تو الٹا ١٢ ف٦ یعنے نقصان تو رکھا ہوا ہے ملا رہے۔ اور نفع کی امید ہی امید۔ اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ بتوں کے پکارنے میں کوئی نفع بھی ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ نقصان تو یقینی ہے اور نفع ایک موہوم ہے۔ جو یہ مشرک رکھتے ہیں فی الحقیقت نقصان ہی نقصان ہے۔ یہ عرب کا محاورہ ہے جب کسی بات میں سراسر نقصان ہوتا ہے تو کہتے ہیں نفع سے نقصان بہت قریب ہے۔ اردو کا بھی محاورہ ہے نفع درکنار نقصان موجود ہے ١٢ ف٧ یا برا مالک یا برا کارساز ١٢ ف٨ جھوٹ میں سب داخل ہیں جھوٹی گواہی بہتان وغیرہ ایک حدیث میں ہے آپ نے خطبہ میں فرمایا۔ لوگو جھوٹی گواہی شرک کے برابر ہے۔ دوسری حدیث میں ہے سب سے بڑا گناہ شرک ہے۔ ماں باپ کی نافرمانی اور جھوٹی گواہی ١٢ ف٩ مطلب یہ ہے کہ ایمان ایک اعلیٰ چیز ہے جس نے ایمان چھوڑا وہ گویا آسمان سے گرا۔ اب شرک میں گرفتار رہا۔ تو اُسنے اپنے تئیں بالکل برباد کر ڈالا۔ جیسے کسی کو پرندے ٹکڑے ٹکڑے کرکے نوچ کر کھا جائیں۔ یا آندھی میں ادھر ادھر ٹوٹا کر دور جا پڑے ١٢ ف١٠ جھوٹ لغو ہرگز خدا نہیں ہے ١٢ ف١١ اُس کا تخت سب مخلوقات کے اوپر ہے۔ اور اس کی ذات تو اُس تخت کے بھی اوپر ہے۔ اور اُس کی شان تمام مخلوقات سے بڑی ہے۔ وہ مالک ہے اور سب اُسکے غلام۔ اور بندے ہیں ١٢ ف١٢ جب اُس نے اتنی بڑی زمین پیدا کر دی اور اُس میں حیوانات اور نباتات کا سلسلہ اُس نے قائم کیا۔ تو اسکے نزدیک پھر جلانا کیا دشوار ہے ١٢ ف١٣ اُس کو عاجز بنانے ہو اور اُس کی قدرت سے انکار کرتے ہو کہتے ہو مر کر خاک ہو جانے کے بعد پھر کیسے زندہ ہو سکتے ہیں ١٢ ف١٤ اُسی کے ہاتھ میں ہر چیز کے خزانے ہیں ١٢ ف١٥ جسکو چاہتا ہے جس کسی سے چاہتا ہے ١٢ ف١٦ تم پر کس نے جادو کر دیا ہے تمہاری عقل پر پتھر پڑے ہیں کہ ایسی قدرت والے با اختیار خدا وند کو چھوڑ کر دوسروں کا پوجا کرتے ہو یا حشر کا انکار کرتے ہو جو اُس کے نزدیک ایک ادنے بات ہے ١٢

پارہ	سورۃ	رکوع		
			بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝	اصل یہ ہے کہ ہم نے ان کے پاس سچی بات پہونچا دی ہے اور وہ بیشک جھوٹے ہیں ف۱ اللہ نے نہ کسی کو بیٹا بنایا اور نہ اس کے ساتھ اور خدا ہے اگر ایسا ہوتا تو خدا اپنی بنائی ہوئی چیزوں کو لیکر علیحدہ ہو جاتا ف۲ اور (لڑ کر) ایک دوسرے پر غالب آ جاتا ف۳ جو باتیں (خدا کی نسبت) یہ بناتے ہیں وہ ان سے پاک ہے ف۴ وہ چھپی اور کھلی ہر بات کو جانتا ہے اور اگر شرک سے کہیں برتر ہے
۱۸	المؤمنون ۲۳	۶	وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝	اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو پکارے ف۵ جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں ف۶ ہے تو اللہ ہی کے پاس اس کا حساب ہونا ہے بے شک جو کافر ہیں وہ بچ نہیں سکیں گے۔
۱۸	الفرقان ۲۵	۱	وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ۝	اور کافروں نے اللہ کے سوا ایسے خدا بنائے ہیں جو نہ کسی چیز کو پیدا کر سکیں وہ خود (دوسرے) کے پیدا کیے ہوئے ہیں ف۸ اور نہ اپنی ذات کے نفع و نقصان کے مالک ہیں ف۹ اور نہ کسی کا مرنا جینا اور مرے پیچھے جی اٹھنا ان کے اختیار میں ہے
〃	〃	۵	وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۭ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ۝	اور یہ لوگ اللہ کے سوا ان چیزوں کو پوجتے ہیں جو نہ ان کا بھلا کر سکتی ہیں اور نہ برا اور کافر تو اپنے مالک کا دشمن بن بیٹھا ہے
۱۹	الشعراء ۲۶	۱۱	فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ۝	(تو اے پیغمبر) اللہ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو (مشرکوں کی) طرح مت پکار پھر عذاب میں پڑ جائے ف۱۰
۲۰	النمل ۲۷	۵	آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَاۗىِٕقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ۝ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ	بھلا کیا اللہ اچھا ہے یا وہ جن کو وہ اللہ کا شریک ٹھیراتے ہیں ف۱۱ بھلا کس نے آسمان اور زمین بنائے اور آسمان سے تمہارے لیے پانی برسایا (ہم ہی نے برسایا) پھر ہم ہی نے اس سے رونق دار باغ اگائے تم سے تو اس کے درخت اگانا (بھی) نہ ہو سکتا کیا (اب بھی یہ کہو گے) اللہ کے ساتھ اور بھی کوئی خدا ہے (نہیں ہرگز نہیں) ہوا یہ ہے کہ یہ لوگ سیدھی راہ سے مڑ جاتے ہیں ف۱۲ بھلا کس نے زمین کو رہنے کے لائق ف۱۳ بنایا اور اس کے بیچ میں ندیاں بنائیں اور اس کو وزن دار کرنے کے لیے اس میں پہاڑ پیدا کیے اور دو دریا میں آڑ رکھی (ایک میٹھا ایک کھاری) کیا (ایسی قدرتیں دیکھ کر اب بھی یہی کہو گے

ف۱ جو اللہ تعالے کے شریک بتلاتے ہیں یا اس کے لیے اولاد ثابت کرتے ۱۲ ف۲ الگ ہو جاتا دوسرے خدا کے قبضے میں نہ دیتا ۱۲ ف۳ جیسے بادشاہوں کی عادت ہے ۱۲ ف۴ نہ اس کا کوئی شریک ہو سکتا ہے نہ بیٹا ۱۲ ف۵ اس کی سی عبادت نذر و نیاز منت ماننے یا اس کو حاجت روا سمجھے ۱۲ ف۶ شرک کی صحت کی دلیل کہاں سے آئے ۱۲ ف۷ کبھی ان کی مراد پوری نہ ہوگی ۱۲ ف۸ ان کافروں نے اپنے ہاتھوں سے ان کو تراشا اور بنایا ہے ۱۲ ف۹ جو اپنے برے بھلے کا بھی اختیار نہیں رکھتے تو دوسروں کی برائی یا بھلائی کیا کر سکیں گے ۱۲ ف۱۰ ابن عباسؓ نے کہا اللہ تعالی حضرت محمد کو ڈراتا ہے کہ باوجودیکہ تم ساری خلقت میں میرے نزدیک زیادہ عزت دار ہو پر اگر تم بھی شرک کرو تو عذاب میں گرفتار ہو گے گو پیغمبر شرک نہیں کر سکتے اور اس آیت سے امت کو ڈرانا مقصود ہے ۱۲ ف۱۱ اس کا یہ مطلب نہیں کہ بت بھی کسیقدر اچھے ہیں گو اللہ تعالے سے کم سہی بتوں میں تو اچھائی کا نام تک نہیں ہے بلکہ یہ عرب کا محاورہ ہے جیسے کہتے ہیں بھلا بتلاؤ محنت مزدوری کر کے عزت سے روٹی کھانا اچھا ہے یا چوری ڈاکہ کرنا ۱۲ ف۱۲ سیدھی راہ توحید کی ہے اس کو چھوڑ کر ٹیڑھے رستے یعنے شرک میں جاتے ہیں ۱۲ ف۱۳ اس کو پھیلا کر برابر کر کے اور پانی جو چاروں طرف سے اس کو گھیرے ہوئے تھا اس کو ہٹا کر ۱۲ حاشیہ اس کی شان اس سے بہت بلند ہے کہ جن کو یہ مشرک اس کا شریک کہتے ہیں وہ اس کے شریک ہوں کہاں خدا اور کہاں بندہ ۱۲ حاشیہ اللہ تعالے کی یہ سب قدرتیں دیکھتے ہوئے مشرکوں سے پوچھا گیا الخ ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع		
			بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝	اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی ہے (نہیں ہرگز نہیں) بات یہ ہے کہ ان میں اکثر لوگ نادان ہیں ف۱ بھلا مصیبت کا مارا شخص بیقراری میں جب اسکو پکارے تو کون اس کی دعا قبول کرتا ہے اور تکلیف دفع کرتا ہے اور (کون) تم کو زمین میں ایک دوسرے کا جانشین ف۲ بناتا ہے کیا اب بھی (یہی کہوگے) کہ اللہ کے ساتھ اور کوئی خدا ہے تم بہت کم سوچتے ہو ف۳ بھلا خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں کون تم کو رستہ دکھلاتا ہے ف۴ اور اپنی رحمت (مینہ) کے آگے (بارش کی خوشخبری کو) ایسی ہوائیں کون چلاتا ہے کیا اب بھی (یہی کہوگے) اللہ کے ساتھ اور کوئی خدا بھی ہے (نہیں ہرگز نہیں) جنکو یہ لوگ اللہ کا شریک بناتے ہیں اللہ کی شان انسے بہت بڑی ہے ف۵ بھلا کون ہے جو تمام چیزوں کو پہلے بناتا ہے پھر انکو دوہراتا ہے (یعنی مار کر جلاتا ہے) ف۶ اور کون ہے جو آسمان اور زمین سے تمکو روزی دیتا ہے ف۷ کیا اب بھی یوں کہوگے اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا خدا بھی ہے (نہیں ہرگز نہیں) اے پیغمبر کہدے اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل لاؤ ف۸
۲۰	النمل ۲۷	۷	اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝	(اے پیغمبر ان لوگوں سے کہدے) مجھے تو یہ حکم ہوا ہے کہ شہر (مکے) کے مالک کو پوجوں جس نے اسکو عزت دی ف۹ اور سب چیزیں اسی کی ہیں (اسی نے بنایا) اور مجھ کو یہی حکم ہوا ہے کہ میں اسکا تابعدار رہوں (مسلمان فرمانبردار)
۲۰	القصص ۲۸	۵	وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝	اور ایسا نہ ہو اللہ کی آیتیں تجھ پر اترے بعد یہ کافر (قرآن پڑھنے) سے یا انکو پڑھ کر سنانے سے تجھ کو روک دیں اور تو (لوگوں کو) اپنے مالک کیطرف بلاتا رہ (دین کی دعوت کرتا رہ) اور مشرکوں میں شریک نہ ہو ف۱۰
″	″	″	وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝	اور اللہ کے سوا کسی دوسرے خدا کو مت پکار اسکے سوا کوئی خدا ہی نہیں ہے (اسکے سب بندے اور غلام ہیں) سب چیزیں فنا ہونیوالی ہیں مگر اس کی (پاک) ذات ف۱۱ اسی کی حکومت ہے اور تم کو اسی کے پاس لوٹ جانا ہے ف۱۲
″	العنکبوت ۲۹	۲	اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝	جن دیوتاؤں کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو وہ تم کو روزی دینے کا کچھ اختیار نہیں رکھتے (اگر تم کو روزی مانگنا ہے) تو اللہ سے روزی مانگو اور اسی کو پوجو اور اسی کا شکر کرو اور اسی کی طرف تم کو لوٹ جانا ہے
۲۱	″	۶	يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ	میرے ایماندار بندو میری زمین کشادہ ہے تو (کہیں بھی رہ کر) میرا

ف۱ ایسی موٹی بات بھی نہیں سمجھتے ۱۲ ف۲ یا کون تم کو زمین کا حاکم بناتا ہے ایک دوسرے کا جانشین بنانے سے یہ مطلب ہے کہ ایک قرن گذر جاتا ہے دوسرے قرن کے لوگ آتے ہیں وہ ان کے قائم مقام بنتے ہیں ۱۲ ف۳ کوتہ اندیش ہو یا بالکل نہیں سوچتے ۱۲ ف۴ اس نے ستارے بنائے ہیں جن سے رستہ معلوم ہوتا ہے ۱۲ ف۵ کہاں یہ جھوٹے معبود کہاں اللہ تعالی جو سب کا مالک ہے ۱۲ ف۶ حالانکہ کافر حشر کے قائل نہ تھے مگر اللہ تعالے نے ان کو یوں قائل کیا کہ آخر شروع میں تم کو کس نے بنایا جس نے شروع میں تم کو پیدا کر دیا اس کے نزدیک دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے ۱۲ ف۷ آسمان سے مینہ برساتا ہے زمین سے پھل اور میوے اگاتا ہے ۱۲ ف۸ شرک کی کوئی سند پیش کرو ۱۲ ف۹ وہاں جو کوئی چلا جائے اس کو امن ہے وہاں کے جانور کو کوئی ستا نہیں سکتا نہ وہاں کے درخت اکھیڑ سکتا ہے ۱۲ ف۱۰ پیغمبر شرک نہیں کر سکتے اس سے مقصود امت کو لوگوں کو جتلانا ہے کہ مشرکوں کی صحبت سے پرہیز رکھیں ان کی باتوں میں نہ آجائیں ۱۲ ف۱۱ وہ ہمیشہ قائم ہے کبھی کو نہ کبھی فنا ہے نہ تغیر آپ بھی ویسا ہی ہے جیسا ازل میں تھا حدیث میں ہے جب یہ آیت اتری تو فرشتے کہنے لگے زمین اور آسمان کے لوگ فنا ہوں گے کہتے ہیں آٹھ چیزیں اور بھی ہیں جو قیامت میں فنا نہ ہوں گی عرش اور کرسی اور بہشت اور دوزخ اور ریڑھ کی ہڈی اور روح اور لوح محفوظ اور قلم واللہ اعلم ۱۲ ف۱۲ وہی ہر ایک کو اس کے اعمال کا بدلہ دے گا ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
			فَإِيَّايَ فَاعْبُدُونِ ۝	پوجا کرتے رہو ف۱
۲۱	العنکبوت ۲۹	۷	فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ ۝ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوا ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝	پھر یہ (مشرک) لوگ جب جہاز میں سوار ہوتے ہیں تو خدا کو پکارتے ہیں خالص اسی کا پوجا ف۲ کرتے ہیں پھر جب خدا تعالیٰ (اپنے فضل سے) ان کو بچا کر خشکی میں لاتا ہے تو خشکی میں آتے ہی شرک کرنے لگتے ہیں ف۳ ان کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے جو ان کو دریا سے نجات دی اس کی ناشکری کریں اور مزے اڑائیں خیر آگے چل کر ان کو معلوم ہو جائیگا ف۴
۲۱	الروم ۳۰	۴	وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُمْ مِنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ۝ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۚ فَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ أَمْ أَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوا بِهِ يُشْرِكُونَ ۝	اور لوگوں کا حال یہ ہے کہ جب ان کو کچھ تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے مالک کی طرف رجوع ہو کر اسکو پکارتے ہیں پھر جب وہ اپنی مہربانی کا مزہ ان کو چکھا دیتا ہے تو ایک گروہ ان میں کا اسی وقت شرک کرنے لگتا ہے ان کا مطلب یہ ہے کہ جو نعمت ہم نے انکو دی (شرک کر کے) اس کی ناشکری کریں خیر چند روز دنیا کا مزہ اٹھا لو آگے چل کر تمکو معلوم ہو جائیگا ف۵ کیا ہم نے ان پر کوئی سند اتاری ہے وہ انکو شرک کرنا بتلا رہی ہے ف۶
״	״	״	اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۖ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَفْعَلُ مِنْ ذَٰلِكُمْ مِنْ شَيْءٍ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝	لوگو اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا ہے پھر تم کو روزی دی پھر تم کو ماریگا پھر تم کو جلائیگا کیا جنکو تم (خدا کا) شریک سمجھتے ہو وہ ان کاموں میں سے کچھ بھی کر سکتے ہیں ف۷ یہ لوگ جو شرک کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے کہیں پاک اور برتر ہے۔
״	لقمان ۳۱	۲	وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ۝	اور (اے پیغمبر) وہ وقت یاد کر جب لقمان نے اپنے بیٹے سے ف۸ کہا بیٹا اللہ کا شریک کسی کو مت بنانا کیونکہ شرک بڑا سخت ف۹ گناہ ہے
״	״	۴	وَإِذَا غَشِيَهُمْ مَوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ ۚ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُورٍ ۝	اور جب (سمندر میں) سائبانوں کی طرح انکو پانی کی موج ڈھانک لیتی ہے (اور ڈوبنے کا ڈر ہوتا ہے) تو اس وقت دل سے اللہ ہی کی بندگی کر کے اسی کو پکارتے ہیں پھر جب وہ انکو بچا کر خشکی میں لے آتا ہے تو کوئی تو انصاف پر قائم ف۱۰ رہتا ہے اور ہماری نشانیوں کا وہی انکار کرتے ہیں جو دغاباز ناشکر ہیں ف۱۱
״	الاحزاب ۳۳	۲	قُلْ مَنْ ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُمْ مِنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۚ	(اے پیغمبر) کہدے بھلا اگر خدا تمہارے ساتھ برائی کرنا چاہے تو تمکو اس کے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے یا اگر تم پر رحم کرنا چاہے (تو تم کو کون برائی

ف۱ یہ آیت مکہ کے ان مسلمانوں کے بارے میں اتری جو کافروں کے ڈر سے اللہ کی عبادت نہیں کر سکتے تھے جس ملک میں اللہ تعالیٰ کی عبادت آزادی کے ساتھ نہ ہو سکے وہاں سے نکل جانا چاہیے اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ ہے کچھ تنگ نہیں ہے اور ہر ایک ملک میں اللہ تعالیٰ رازق ہے وہ ہر طرح روزی پہونچائیگا ایک حدیث میں ہے کہ جو کوئی اپنا دین بچانے کو ایک ملک سے دوسرے ملک کو جائے اس کے لیے جنت واجب ہو گئی گو ایک ہی بالشت سفر کرے ۱۲ ف۲ وہاں بتوں کو اور جھوٹے معبودوں کو بھول جاتے ہیں سمجھتے ہیں کہ اس آفت سے بچانے والا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں ہے ۱۲ ف۳ بتوں پر چڑھاوے کی نذر نیاز چڑھاتے ہیں یہ عرب کے مشرکوں کا حال تھا ہمارے زمانہ کے مشرک ان سے بھی کئی درجے بڑھ چڑھ کر ہیں یہ مردود جہاز میں بھی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارتے ہیں کوئی کہتا ہے یا مولا علی کوئی کہتا ہے یا غوث کوئی کہتا ہے یا خواجہ خضر کوئی کہتا ہے یا شیخ عبدروس نعوذ باللہ لاحول ولا قوۃ ۱۲ ف۴ قیامت میں ایسی مار کھائیں گے کہ خدا کی پناہ جو لوگ خالص خدا کو پکارنے والے ہیں وہ مزے میں رہیں گے ۱۲ ف۵ اس شرک اور ناشکری کی سخت سزا ملے گی ۱۲ ف۶ وہ سند بتلاتی ہے کہ شرک کرنا اچھا کام ہے کمبخت شرک کی سند کہاں سے آئی ۱۲ ف۷ پیدا کر سکتے ہیں یا روزی دے سکتے ہیں کسی کو مار یا جلا سکتے ہیں معلوم ہوا کہ یہ باتیں خاص اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں اور جو کوئی کسی اور کی نسبت یہ سمجھے کہ ان باتوں میں سے کوئی بات کر سکتا ہے تو وہ مشرک ہے ۱۲ ف۸ تاران یا مشکم یا انعم یا ماثان ۱۲ ف۹ اس کے برابر کوئی گناہ نہیں وہ تو اللہ سے بغاوت ہے اور بادشاہ بھی باغی پر رحم نہیں کرتا ۱۲ ف۱۰ توحید پر جما رہتا ہے شرک نہیں کرتا سمجھتا ہے کہ ایسے کام میں وقت میں خدا نے بچایا اب اسی کی بندگی کرنا چاہئے اور کوئی ایسا بے انصاف دغاباز بھی ہوتا ہے کہ خشکی میں آتے ہی پھر اللہ تعالیٰ کو بھول جاتا ہے اور جھوٹے دیوتاؤں کی پرستش اور نذر و نیاز میں مشغول ہو جاتا ہے ۱۲ (وحیدی تدریسیہ)

پارہ	سورۃ	آیت	آیت	ترجمہ
			وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِّنْ دُونِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيرًا ۝	پہونچا سکتا ہے) اور اللہ تعالیٰ کے سوا نہ تو وہ کسی کو اپنا حمایتی پائیں گے نہ مددگار۔
۲۲	السبا ۳۴	۳	قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُونِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهُ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيرٍ ۝	(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہدے تم جن کو خدا کے سوا (معبود) سمجھتے ہو بھلا ان کو پکارو تو سہی ف۱ ان کو تو ایک ذرّے برابر بھی اختیار نہیں نہ آسمان میں نہ زمین میں اور نہ آسمان اور زمین (کے بنانے) میں ان کا کوئی حصہ ہے اور نہ ان میں سے کوئی خدا کا مددگار ہے ط
″	″	″	قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَإِنَّا أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى أَوْ فِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ۝	(اے پیغمبر) کہدے تم کو آسمان اور زمین میں سے کون روزی دیتا ہے (وہ کیا جواب دینگے) تو ہی کہدے اللہ تعالیٰ (اور کون) بیشک ہم یا تم دونوں میں سے ایک ضرور ہدایت پر ہوگا اور دوسرا کھلی گمراہی پر ف۲
″	″	″	قُلْ أَرُونِيَ الَّذِينَ أَلْحَقْتُمْ بِهِ شُرَكَاءَ كَلَّا ۚ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝	کہدے جن لوگوں کو تم نے خدا کا ساجھی بنا کر اس سے ملا دیا ہے ان کو (ذرا) مجھ کو تو دکھاؤ (بس ایسی لغو باتوں سے باز آؤ) بات یہ ہے کہ وہی اللہ (اکیلا خدا) ہے زبردست حکمت والا
″	فاطر ۳۵	۱	هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ	بتلا اس کے سوا کوئی اور بھی پیدا کرنے والا ہے جو آسمان اور زمین سے تم کو روزی دے ف۳ کوئی سچا خدا نہیں اس کے سوا
″	″	۲	وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ ۚ إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ ۖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ ۚ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ۝	اور (اے مشرکو) جن کو تم اس کے سوا پکارتے ہو ان کو گٹھلی کے چھلکے برابر بھی اختیار نہیں ف۴ اگر تم ان کو پکارو (تو اول تو) وہ تمہارا پکارنا سنیں گے نہیں اور جو (بالفرض) سن بھی لیں تو تمہارا کام نہیں نکال سکتے ف۵ اور قیامت کے دن وہ تمہاری شرک کو برا کہیں گے ف۶ اور تم کو (اللہ) خبر رکھنے والے کے برابر کون بتا سکتا ہے ف۷
″	″	۵	قُلْ أَرَأَيْتُمْ شُرَكَاءَكُمُ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ ۖ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ أَمْ آتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ إِنْ يَعِدُ الظّٰلِمُونَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا إِلَّا غُرُورًا ۝	(اے پیغمبر ان کافروں سے کہہ) بتاؤ تو سہی تمہارے دیوتا جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجتے ہو مجھ کو دکھاؤ انہوں نے زمین میں کون سی چیز بنائی ہے یا آسمانوں کے بنانے میں ان کا کچھ ساجھا ہے یا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے جس کی وہ سند رکھتے ہیں ف۸ بلکہ یہ ظالم اور کچھ نہیں ایک دوسرے کو فریب ف۹ دیکر بہلا لیتے ہیں ف۱۰

ف۱ وہ قحط میں کچھ کام آتے ہیں ۱۲ ف۲ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ ہم دونو ہدایت پر ہوں یا دونو گمراہی پر تو اب یہی صورت رہ گئی کہ ایک فرقہ ہدایت پر ہے ایک گمراہی پر اور تم خود سمجھ سکتے ہو کہ گمراہی پر وہی فرقہ ہوگا جو سچی قدرت والے خدا کو چھوڑ کر ان لوگوں کو معبود بنائے جن کو نہ کچھ اختیار ہے نہ وہ کسی کو روزی دے سکتے ہیں اس پر بھی اگر حق بات کا فیصلہ نہ کرو اور حق بات کو اختیار نہ کرو تو تم جانو تمہارا کام ۱۲ ف۳ آسمان سے پانی برسائے زمین سے اگائے ۱۲ ف۴ قطمیر کہتے ہیں کھجور کی گٹھلی پر باریک چھلکا ہوتا ہے یا اس کے شگاف کو یعنی ایک رتی برابر بھی ان کو اختیار نہیں ہے ۱۲ ف۵ کیونکہ وہ بت بے جان ہیں پتھر وہ اپنے تئیں خود نہیں بچا سکتے تو دوسروں کی کیا سنیں گے بعضوں نے کہا اس آیت میں بت اور فرشتے اور جن سب داخل ہیں ۱۲ ف۶ یا تمہارے شرک سے مکر جائیں گے وہ کہیں گے کہ ہم نہیں جانتے تم کون ملا ہو اگر آیت میں صرف بت مراد ہوں تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کو زندہ کر دیگا ان میں جان ڈالدے گا وہ مشرکوں سے بیزار ہوں گے اور ان کے شرک پر لعنت ملامت کریں گے جیسے اوپر گذر چکا ہے ۱۲ ف۷ جب وہی فرماتا ہے کہ یہ معبود سب جھوٹے اور غلط ہیں تو ان کے غلط ہونے میں کیا شک ہے اس کے برابر کسی کو نہ علم ہے نہ خبر ۱۲ ف۸ اس کتاب میں شرک کی تعلیم ہے یہ کوئی بات نہیں ۱۲ ف۹ ان کے وعدے وعید سب دھوکے کی ٹٹیاں ہیں ۱۲ ف۱۰ آسمان اور زمین بنانے میں ساجھا تو بڑی بات ہے نہ بعد آسمانوں مالک ۱۲ ط اس نے اپنی ذات سے اکیلے نے بلا کسی کے مدد کی سب چیزوں کو بنایا ہے اس کو کسی کی مدد کی ضرورت نہیں ہے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۳	یٰسٓ ۳۶	۵	وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ۝	اور ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا جو دوسروں کو معبود بنایا تو اس امید سے کہ ان کو مدد ملے تو ان کی (کچھ بھی) مدد نہیں کر سکتے بلکہ (قیامت کے دن ان کی) فوج بن کر پکڑے آئیں گے ف ۱
؍؍	الزمر ۳۹	۱	فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ۚ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۭ	تو (اے پیغمبر) اللہ کو پوجتا رہ خالص اسی کی بندگی کر سن لے خالص اللہ ہی کی بندگی کرنی چاہیے ف ۲ اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو اپنا حمایتی بنایا ہے (وہ کہتے ہیں ہم ان کو خدا سمجھ کر نہیں پوجتے) ہم تو ان کو اس لیے پوجتے ہیں کہ ہم کو خدا کے نزدیک کر دیں ف ۳ بیشک جس بات میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں اللہ (قیامت کے دن) اس کا فیصلہ کر دیگا
؍؍	؍؍	؍؍	لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ	اگر خدا کسی کو اولاد بنانا چاہتا تو اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتا چن لیتا۔
؍؍	؍؍	۲	قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝	(اے پیغمبر) کہہ دے مجھ کو تو حکم ہوا ہے کہ اللہ کو پوجوں خالص اسی کی بندگی کروں اور مجھ کو یہ حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے (اللہ کا) تابعدار بنوں
؍؍	؍؍	؍؍	قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ۝ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ۭ	کہہ دے میں تو اللہ تعالیٰ کو پوجتا ہوں خالص اسی کی بندگی کرتا ہوں تم اس کے سوا جس کو چاہو پوجو
۲۴	؍؍	۴	وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ	اور یہ لوگ تجھ کو اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کا ڈر بتلاتے ہیں ف
؍؍	؍؍	؍؍	وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ۭ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۭ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝	اور (اے پیغمبر) اگر تو ان کافروں سے پوچھے آسمان اور زمین کو کس نے بنایا تو بیشک یہی کہیں گے اللہ نے بنایا (اب ان سے) کہہ بھلا بتلاؤ تو سہی اگر اللہ مجھ کو کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو جن کو تم خدا تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو وہ اس کی (بھیجی ہوئی) تکلیف دور کر سکتے ہیں یا اللہ اگر مجھ پر فضل کرنا چاہے تو یہ (جھوٹے دیوتا) اس کے فضل کو روک سکتے ہیں (ہرگز نہیں) کہہ دے اللہ تعالیٰ مجھ کو بس کرتا ہے اسی پر بھروسا کرنے والے بھروسا کرتے ہیں ف
؍؍	؍؍	۵	اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ۭ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ۝	کیا ان کافروں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو (اپنا) سفارشی (بنا رکھا ہے) اے پیغمبر کہہ دے اگر یہ سفارشی ذرا بھی اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ ان کو عقل ہو

ف ۱ یعنی یہ بت بت پرستوں کی فوج میں شامل ہو کر خدا کے سامنے جواب دہی کے لیے حاضر کیے جائیں گے ۱۲ ف ۲ اس کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں شرک کی کیا رہ معلوم ہوا اللہ کی عبادت اسی وقت کام آئے گی جب توحید کے ساتھ ہو اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور دوسروں کا بھی ایسا کرے تو اس کی عبادت محض بیکار ہے ۱۲ ف ۳ تو دین خالص وہی ہے جس میں شرک نہ ہو نہ شرک کا شائبہ ہو پوری توحید ہو اور یہ اسلام کا دین ہے جس میں شرک کا نام نہیں افسوس ہے ان نام کے مسلمانوں پر جنہوں نے ایسے پاک صاف دین کو بدنام کر دیا ہے اور اللہ کے سوا کہیں قبروں کا کہیں شہدوں کا کہیں علموں کا پوجا کرنے لگا ہیں ۱۲ ف ۴ خدا کے قرب کا درجہ ہم کو ان کے وسیلے سے حاصل ہو۔ مقصود رہے کہ یہ خدا کے پاس ہمارے سفارشی کریں معاذ اللہ ہمارے زمانہ میں بھی اکثر نام کے مسلمان یہی اعتقاد رکھتے ہیں کہ خدا تو ایک ہی لیکن ہم بزرگوں اور اولیا اللہ کا پوجا اس لیے کرتے ہیں ان کی نذر نیاز منت اس لیے مانتے ہیں کہ خدا تک ہماری رسائی دشوار ہے ان کے وسیلے سے رسائی حاصل ہوگی اور ہمارا مطلب پورا ہوگا۔ اے بھائی منہ اس اعتقاد پر اللہ تعالیٰ نے اگلے کافروں کو مشرک قرار دیا وہ بھی یہی کہتے تھے کہ ہم فرشتوں یا بتوں یا عیسیٰ کو اس لیے پوجتے ہیں کہ ان کے ذریعہ سے اللہ کا تقرب حاصل کریں اور اللہ تعالیٰ کو جس طرح تم ایک سمجھتے ہو وہ بھی ایک سمجھتے تھے صرف اللہ تعالیٰ کے ایک سمجھنے سے آدمی مسلمان نہیں ہوتا بلکہ اللہ کے سوا اور کسی کا پوجا نہ کرنا مسلمانی کے لیے ضرور ہے ۱۲ ف ۵ سب سے پہلے آنحضرت صلعم کا ہی اسلام تھا آپ نے اس وقت خدا کی بندگی اختیار کی جب گرد و پیش سب خدا کے دشمن آپ کو گھیرے ہوئے تھے اور اپنی جان اور عزت کی کچھ پروا نہ کی قیامت تک جتنے مسلمان گذریں گے سب کا ثواب آنحضرت صلعم کو ملتا ہے ۱۲ ف ۶ کافر کہتے تھے تم ہمارے دیوتاؤں کو برا نہ کہو ورنہ وہ تم کو دیوانہ کر دیں گے ف ۷ اس آیت میں اللہ نے مشرکوں کو قائل کیا کہ تم جن دیوتاؤں کو پوجتے ہو نہ انہوں نے آسمان زمین بنایا نہ ان کو کچھ اختیار ہے نفع یا نقصان پہنچانے کا پھر ان کا پوجنا بیکار ہے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۴	الزمر	۷	قُلْ أَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَأْمُرُوْنِّيْ أَعْبُدُ أَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ۝ وَلَقَدْ أُوْحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝	۹۶ (اے پیغمبر ان کافروں سے) کہہ جاہلو نادانو (تم مجھ سے یہ کہتے ہو کہ اللہ کے سوا) اور کسی کو میں پوجوں ف۱ اور تیری طرف اور تجھ سے پہلے جو پیغمبر گذر گئے ان کی طرف (بھی) یہ حکم بھیجا جا چکا ہے (ہر ایک پیغمبر سے ہم نے کہہ دیا ہے) اگر تو نے (اللہ تعالی کے سا تھ) شرک کی تو تیرا کیا کرایا (سب) اکارت اور تو ٹوٹے میں پڑ گیا (تو کافروں کا کہنا ہرگز نہ مان) بلکہ اللہ ہی کو پوجتا رہ اور (اسی کا) شکر ف۲ کرتا رہ
״	المؤمن	۲	فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝	۹۷ تو (مسلمانو) خالص خدا ہی کی بندگی کر کے اس کو پکارو اگرچہ کافر (اس صورت پر برا مانیں ف۳)
״	״	۲	وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ	۹۸ اور جن (دیوتاؤں) کو یہ کافر اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ بھی فیصلہ نہیں کر سکتے (انہیں
״	״	۷	هُوَ الْحَيُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝	۹۹ وہ ہمیشہ زندہ ہے اس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں خالص اسی کی بندگی کر کے اس کو پکارو اصل تعریف اللہ ہی کو سجتی ہے جو سارے جہان کا مالک ہے
״	״	״	قُلْ إِنِّيْ نُهِيْتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝	۱۰۰ (اے پیغمبر) کہہ جب میرے پاس میرے مالک کی طرف سے کھلی نشانیاں آ چکیں تو مجھ کو اللہ کے سوا اوروں کی پوجا جن کو تم پکارتے (پوجتے) ہو منع ہوا اور مجھے یہ حکم ہوا اللہ ہی کے سامنے گردن جھکاؤں جو سارے جہان کا مالک ہے
״	״	۸	ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْئًا كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ۝ اُدْخُلُوْا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝	۱۰۱ پھر ان سے کہا جائیگا وہ لوگ کہاں گئے جنکو تم اللہ کے سوا شریک سمجھتے ف۴ تھے وہ کہیں گے وہ تو ہمارے پاس سے غائب ہو گئے (معلوم نہیں کدھر چل دیئے) بلکہ گویا ہم اس سے پہلے کسی کو پکارتے ہی نہ تھے اللہ کافروں کو اسی طرح بہکا دیتا ہے (ان سے کہا جائیگا) یہ اسکی سزا ہے جو تم دنیا میں ناحق اتراتے ف۵ تھے اور اس کی جو تم (گھمنڈ) مچاتے تھے (اب) دوزخ کے دروازوں میں گھسو ہمیشہ اسی میں رہو غرور کرنے والوں کا کیا برا ٹھکانا ہے
״	حم السجدۃ	۵	لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ فَإِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ ۝	۱۰۲ سورج اور چاند کو سجدہ نہ کرو (وہ تو تمہاری طرح ایک مخلوق ہیں) اگر تم خالص اللہ تعالی کو پوجنا چاہتے ہو تو اس خدا کو سجدہ کرو جس نے ان کو پیدا کیا ہے ف۶ پھر اگر یہ لوگ غرور کریں ف۷ تو خدا کے پاس جو فرشتے ہیں وہ رات اور دن اس کی پاکی بیان کرتے رہتے ہیں اور وہ (کبھی) تھکتے ہی نہیں ف۸
״	״	۶	وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا	۱۰۳ اور پہلے (دنیا میں) یہ لوگ جن (دیوتاؤں) کو (اللہ کے سوا) پکارا

ف۱ قریش کے کافروں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ صلاح دی کہ تم بتوں کا پوجا کر لو تو ہم سب تمہارے شریک ہو جائیں گے اور سب سے زیادہ تم کو روپیہ دیں گے اور جس عورت سے چاہو نکاح کر دیں گے اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۲ اللہ اکبر شرک کتنا بڑا گناہ ہے اللہ تعالے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے اگر تو بھی شرک کرے تو تیرا کیا کرایا سب اکارت ہو جائے گا حالانکہ پیغمبروں سے شرک نہیں ہو سکتا مگر امت کو ڈرانے کے لیے یوں فرمایا مراد یہ ہے کہ شرک پر خاتمہ ہو اور توبہ نہ کرے ۱۲ ف۳ بڑے برا مانا کریں کمبخت اپنے غصے میں آپ مرا کریں تم توحید پر جمے رہو ۱۲ ف۴ ان کا پوجا کیا کرتے تھے مشکل کے وقت ان کو پکارا کیا کرتے تھے ان سے مدد چاہتے تھے ۱۲ ف۵ جیسے وہ ہم سے ایسے الگ ہو گئے گویا ہم نے دنیا میں ان کو پکارا ہی نہیں نہ ان کا پوجا کیا ۱۲ ف ان کے حواس جلتے رہتے ہیں جیسے ان دوزخیوں کے حواس جاتے رہیں گے پہلے تو یہ کہہ بیٹھے کہ ہمارے وہ شریک غائب ہو گئے ہم کو چھوڑ بیٹھے اور شرک کو تسلیم کیا پھر یہ کہنے لگے کہ ہم شرک ہی نہیں کرتے تھے ہم نے خدا کے سوا کسی کو نہیں پوجا ۱۲ ف۶ اپنے مال و دولت پر پھولکر اللہ تعالی کو بھول گئے تھے ۱۲ ف۷ اس مقام پر سجدہ ہے ابن مسعود رضہ سے ایسا ہی منقول ہے اور ابن عباس ... ہیں ... سجدہ کرتے تھے اس آیت پر سجدے سے مراد عبادت کا سجدہ ہے وہ سوا خدا کے کسی اور کو کرنا شرک ہے بالاتفاق ۱۲ ف۸ خدا کے یہاں پوجا کرنے والوں کی کمی نہیں ۱۲ ف۱۰ اکتاتے ہی نہیں کیونکہ تسبیح اور تقدیس الٰہی فرشتوں کی زندگی ہے جیسے دانا ہم لوگوں کی زندگی ہے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع		
			يَدْعُونَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوا مَا لَهُمْ مِنْ مَحِيصٍ ۝	کرتے تھے وہ سب غائب ہو جائیں گے اور (اس وقت) سمجھ لیں گے (اب) بھاگنے کی کوئی صورت نہیں
۲۵	الشوریٰ ۴۲	۱	أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ فَاللَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝	کیا ان لوگوں نے اللہ کے سوا اوروں کو سرپرست بنایا تو سرپرست اسی ہی ہے اور وہی مردوں کو جلائیگا اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے
"	"	۳	أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۗ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝	کیا ان لوگوں نے (خدا کے) شریک ٹھہرا رکھے ہیں جو ان کو دین کا وہ رستہ بتلاتے ہیں جس کا خدا نے حکم نہیں دیا ف۲ اور اگر چکی ہوئی بات نہ ہوتی ف۳ تو ان کا فیصلہ ہو چکا ہوتا اور گنہگاروں کو بیشک تکلیف کا عذاب (ایک دن ضرور) ہونا ہے
"	"	۵	وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنْ أَوْلِيَاءَ يَنْصُرُونَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ	اور خدا کے سوا (وہاں) کوئی ان کے حمایتی نہ ہونگے جو ان کی مدد کریں
"	الزخرف ۴۳	۲	أَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنَاتٍ وَأَصْفَاكُمْ بِالْبَنِينَ ۝ وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ۝ أَوَمَنْ يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ۝	کیا خدا نے اپنے جو پیدا کیا اس میں بیٹیاں (اپنے لیے) لے لیں اور تم کو چن کر بیٹے دیئے ف۵ اور ان کافروں میں جس کسی کو اس چیز کے پیدا ہونے کی خبر دی جاتی ہے جو وہ خدا کے لیے بیان کرتا ہے (یعنی بیٹی پیدا ہونیکی) تو اس کا منہ کالا پڑ جاتا ہے اور اندر ہی اندر غصہ سے پیچ کھاتا رہتا ہے ف۶ کیا جو گہنے پاتے میں پلی ہے اور لڑائی جھگڑے میں وہ برابر بات نہیں کر سکتی ف۷
"	"	۴	وَاسْأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا أَجَعَلْنَا مِنْ دُونِ الرَّحْمَٰنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ	اور (اے پیغمبر) تجھ سے پہلے جو ہم پیغمبر بھیج چکے ہیں ان سے پوچھ لے کیا ہم نے (خدائے) رحمٰن کے سوا دوسرے دیوتا ٹھہرائے تھے جن کو لوگ ف۸ پوجیں ف
"	"	۶	إِنَّ اللَّهَ هُوَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ	بے شک اللہ تعالیٰ وہی میرا مالک ہے اور تمہارا بھی مالک ہے اسی کو پوجتے رہو یہی (توحید کا) سیدھا رستہ ہے
"	"	۷	قُلْ إِنْ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدٌ فَأَنَا أَوَّلُ الْعَابِدِينَ ۝	(اے پیغمبر) کہدے اگر بالفرض خدا کی کوئی اولاد ہوتی تو سب سے پہلے میں اس کی پوجا ف۹ کرتا
"	"	"	وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝	اور جن کو (مشرک) خدا کے سوا پکارتے ہیں وہ تو سفارش ہی نہیں کر سکتے ہاں البتہ جنہوں نے سچی بات (توحید) کی یقین کر کے گواہی دی ف۱۰
۲۶	الاحقاف ۴۶	۱	قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَاوَاتِ ۖ ائْتُونِي بِكِتَابٍ مِنْ قَبْلِ هَٰذَا أَوْ	(اے پیغمبر) ان سے کہہ بھلا دیکھو تو سہی جن (دیوتاؤں) کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو مجھے دکھاؤ تو انہوں نے زمین میں کیا بنایا یا آسمانوں (کے بنانے) میں ان کا ساجھا ہے اگر تم سچے ہو تو اس (قرآن) سے پہلے کی کوئی آسمانی کتاب یا

ف۱ ان کا کہیں پتہ ہی نہ ہوگا ۔ ف۲ یا بلکہ اس کی برائی بیان کی جیسے شرک اور کفر اور گناہ کی باتیں ۱۲ ف۳ خدا کا وہ وعدہ کہ ان کا فیصلہ قیامت کے دن ہوگا ۱۲ ف۴ بیٹی کو اپنا برا سمجھتا پھر کیا بیوقوف جس چیز کو اتنا برا سمجھتا ہے اس کو خدا کے لیے تجویز کرتا ہے جس کو سب طرح کی قدرت ہے ۱۲ ف۵ خدا کے لیے بیٹی تجویز کرتے ہو ۱۲ ف۶ یاری ذرا ذرا جھگڑے کے نام سے کانپ جاتی ہے ۱۲ ف۷ یعنی ان پر جو کتابیں اتری ہیں ان کو دیکھ لے یا ان کی امت کے لوگوں سے پوچھ لے ۱۲ ف۸ اس آیت سے غرض یہ ہے کہ قریش کے کافروں کو الزام دیا جائے کہ جتنے پیغمبر ۱۲ آئے سب شرک کے مخالف اور توحید کے حامی تھے ۱۲ ف۹ کیوں کہ میں خدا کا بندہ ہوں اور اس کا تابعدار ہوں ۱۲ ف۱۰ وہ سفارش کر سکتے ہیں جیسے حضرت عیسیٰ یا حضرت عزیر یا اللہ تعالیٰ کے نیک بندے یا فرشتے یہ سفارش کریں گے مگر خدا کے حکم اور مرضی سے باقی بت جھنڈے شدے وغیرہ جن کو مشرک پوجتے ہیں وہ تو خود دوزخ کے ایندھن بنیں گے سفارش کیا خاک کر سکتے ہیں اپنے تئیں تو بچا نہ سکیں گے ۔ ع۵ بڑی تعجب کی بات ہے اچھی چیز تم کو دی اور بری اپنے لیے رکھ لی حالانکہ اسی نے سب کو پیدا کیا ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			أَثَارَةٍ مِّنْ عِلْمٍ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ مَن لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَن دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ ۝ وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ ۝	اگلی کوئی علمی روایت اپنی بات کی ثبوت میں ف۱ لیکر آؤ اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہوگا جو اللہ کے سوا ایسوں کو پکارے جو قیامت تک اس کے پکارنے پر جواب نہ دیں اور (جواب دینا تو کیا) وہ ان کا پکارنا سننے تک نہیں ف۲ اور جب (قیامت کے دن) لوگ اکٹھا کیے جائینگے وہ (رب خدا کی قدرت سے زندہ ہوکر) ان کے دشمن بن جائینگے اور کہیں گے تم نے ہم کو نہیں پوجا ف۳
۲۶	الاحقاف	۴	فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ قُرْبَانًا آلِهَةً ۖ بَلْ ضَلُّوا عَنْهُمْ ۚ وَذَٰلِكَ إِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝	پھر جن دیوتاؤں کو انہوں نے اللہ کے سوا اس کی نزدیکی حاصل کرنے کے لیے خدا بنا رکھا تھا انہوں نے ان کی مدد کیوں ف۴ نہ کی (مدد کیا خاک کرتے) وہ تو ان سے غائب ہی ہوگئے ف۵ اور ان کے جھوٹ اور طوفان کا جو جوڑا کرتے تھے یہ انجام ہوا ف۶
〃	الفتح	۲	قُلْ فَمَن يَمْلِكُ لَكُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۚ	کہہ دے (اس بہانے سے کیا فائدہ) بھلا اگر اللہ تم کو کوئی فائدہ پہنچانا چاہے یا کچھ نقصان دینا چاہے تو اس کے مقابل میں تمہارے لیے کس کا کچھ چل سکتا ہے ف۷
۲۷	الذٰریٰت	۳	وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ۖ إِنِّي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ	اور اللہ کے سوا اور کوئی خدا مت بناؤ میں اس کی طرف سے تم کو کھول کر ڈراتا ہوں ف۸
〃	الطور	۲	أَمْ لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ الْبَنُونَ	کیا اے مشرکو خدا کی تو بیٹیاں ہیں اور تمہارے لیے بیٹے ہیں
〃	〃	۲	أَمْ لَهُمْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ	یا اللہ کے سوا کوئی اور ان کا خدا ہے اللہ تو ان کے شرک سے پاک اور برتر ہے ف۹
〃	النجم	۱	أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ ۝ وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ ۝ أَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْأُنثَىٰ ۝ تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ ۝ إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ ۚ	مشرکو بھلا بتلاؤ تو سہی لات اور عزیٰ اور تیسرا ایک بت منات (یہ کس کام کے ہیں) کیا تم کو تو مرد (بیٹے ملے) اور پروردگار کو عورتیں (بیٹیاں ف۱۰) یہ تو اگر ہو تو ایک بھونڈی تقسیم ہے ف۱۱ یہ بت تو نرے نام ہی کے نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے (اپنے دل سے) ٹھہرا لیے ہیں اللہ نے تو ان کے (معبود ہونے کی) کوئی سند نہیں اتاری
۲۸	التغابن	۲	مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ	جو مصیبت آتی ہے وہ اللہ کے حکم ہی سے آتی ہے ف۱۲
۲۹	الملک	۲	أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ جُندٌ لَّكُمْ يَنصُرُكُم مِّن دُونِ الرَّحْمَٰنِ ۚ إِنِ الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ ۝ أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ ۚ بَل لَّجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ۝	بھلا اللہ کے سوا تمہارا کیا کوئی لشکر ہے جو (مصیبت کے وقت) تمہاری مدد کریگا کافر نرے دھوکے میں ہیں (شیطان کے فریب میں آگئے ہیں) بھلا اگر خدا اپنی روزی اتارنا روک لے (بارش موقوف کردے) تو تم کو کون روزی دیگا بات یہ ہے کہ کافر شرارت اور (حق بات سے) بھاگنے پر اڑے ہوئے ہیں

ف۱ اگلی علمی روایت سے یہ مراد ہے کہ کسی اگلے پیغمبر کی حدیث پیش کرو یا اگلے پیغمبر کا کچھ لکھا ہوا ۱۲ ف۲ مراد بت ہیں جو محض بے جان ان سے تو آدمی اور جانور کسی درجہ بہتر ہیں ایک مشرک کے بیٹے نے اپنے باپ کے دیوتا کو چوہے کے بل میں گھسیڑ دیا باپ خفا ہوا بیٹے نے کہا بابا اگر اس دیوتا سے اتنا بھی کام نہیں نکلتا کہ چوہے کو روکے رہے تو پھر اس کو پوجنے سے کیا فائدہ باپ یہ سنکر نہایت شرمندہ ہوا ۱۲ ف۳ بلکہ اپنی خواہش سے پوجتے رہے ۱۲ ف۴ عین وقت پر یعنے عذاب اترنے پر ان کی مدد الخ ۱۲ ف۵ یعنے عذاب اترتے ہی گم ہوگئے ۱۲ ف۶ وقت پر جھوٹے معبود سب ہوا ہو گئے کسی ایک نے جھوٹوں بھی نہ پوچھا ۱۲ ف۷ تم جو ڈر کر گھروں میں بیٹھ رہے ہو کیا اللہ تعالے کے عذاب سے بچ سکتے ہو ۱۲ ف۸ کہ شرک بری بلا ہے تم تباہ ہوجاؤ گے ۱۲ ف۹ مثلا کہتے ہیں فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں یا حضرت مسیح خدا کے بیٹے ہیں اللہ تعالے تو بیٹا بیٹی دونوں سے پاک ہے ۱۲ ف۱۰ مشرک فرشتوں کو اللہ تعالے کی بیٹیاں کہتے یا ان تینوں بتوں کو جو مونث گنے جاتے اللہ تعالی کا شریک بتلاتے ۱۲ ف۱۱ کہ جو سب کا مالک اور سب کا بادشاہ ہے اس کا حصہ برا ہوا اور تمہارا حصہ اچھا ۱۲ ف۱۲ بے اس کے حکم کے کوئی مصیبت آدمی پر نہیں آسکتی یہ آیت اس وقت اتری جب کافروں نے کہا اگر مسلمانوں کا دین سچا ہوتا تو دنیا کی مصیبتیں ان پر کیوں آتیں ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع		
۲۹	الملک	۲	قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ؏	(اے پیغمبر) کہہ دو بتلاؤ تو سہی اگر اللہ مجھ کو اور میرے ساتھ والوں (مسلمانوں) کو تباہ کر دے یا ہم پر رحم فرمائے پر کافروں کو تکلیف کے عذاب سے کون بچائیگا ف (اے پیغمبر ان سے) کہہ دو وہی خدا بڑا رحم کرنیوالا ہے ہم اُس پر ایمان لائے اور اُسی پر ہمارا بھروسا ہے تو تم (قریب میں جب عذاب اتریگا) جان لوگے کون کھلی گمراہی میں تھا (اے پیغمبر) کہہ دو (تم خدا کو نہیں مانتے) بھلا بتلاؤ تو سہی اگر تمہارا پانی (جو تم پیتے ہو) نیچے اُتر جائے (جذب ہو جائے) تو پھر (خدا کے سوا) کون ہے جو تم کو ستھرا پانی بہتا ہوا لا کر دے
״	القلم	۲	اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۝	یا اُنہوں نے (خدا تعالیٰ کے) شریک بنا رکھے ہیں ف تو اگر سچے ہیں تو ان شریکوں کو سامنے لائیں ف
״	الجن	۱	وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝	اور مسجدیں اللہ ہی کی (عبادت) کے لیے ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی اور کو مت پکارو
״	״	۲	قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ۝ قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝ قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ	(اے پیغمبر) کہہ دو میں تو بس اپنے مالک کو پکارتا ہوں (خدائے واحد کو) اور کسی کو اُس کا شریک نہیں بناتا (اے پیغمبر) کہہ دے میں تمہارے نقصان یا نفع کا اختیار نہیں رکھتا (اے پیغمبر) کہہ دو مجھ کو اللہ (کے عذاب) سے کوئی نہیں بچا سکتا (وہی بچائے تو بچائے) اور اُس کے سوا کہیں مجھ کو پناہ نہیں ملتی میرا کچھ اختیار نہیں صرف اللہ کا حکم اور اُس کے پیغام پہنچا دینا (میرا کام ہے اور یہی میرے اختیار میں ہے)
۳۰	البینہ	۱	وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝	حالانکہ اہل کتاب کو خود اُنکی کتابوں میں یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ کو پوجیں ایک طرف کو ہو کر خالص اُسی کی بندگی کریں اور نماز کو درستی سے ادا کریں اور زکوٰۃ دیا کریں اور یہی دین ٹھیک ہے ف
״	الکفرون	۱	قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝	(اے پیغمبر ان مکہ کے کافروں سے) کہہ دے کافرو میں ان (بتوں) کو نہیں پوجتا جنکو تم پوجتے ہو ف اور نہ تم (اُس خدا) کو پوجتے ہو جسکو میں پوجتا ہوں اور نہ میں آئندہ ان (بتوں) کو پوجوں گا جن کو تم نے پوجا اور نہ تم آئندہ اُس (خدا) کو پوجوگے جسکو میں پوجتا ہوں ف تم کو تمہارا دین (پسند) مجھ کو میرا دین

صِفَاتُ اللّٰهِ الثُّبُوْتِيَّةُ — باب اللہ تعالیٰ کے صفات ثبوتی

ف اور بچا لے دونوں صورتوں میں ہمارا جو ہونا ہے وہ ہوگا پر کافروں کو ۱۲ ف ۲ کافر پیغمبر اور مسلمانوں کی نسبت زمانے کی گردش کا انتظار کرتے تھے اور اُن کی تباہی کے خواہاں تھے ارشاد ہوا ان سے کہو ہم تباہ ہوں یا بچیں گے تم تو آخرت کے سخت عذاب میں ضرور پھنسو گے تم کو کون بچائیگا بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ ہم تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے لیکن ایمان کے ساتھ اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں تم اپنی کہو۔ کافر رہ کر تم کو عذاب سے کیونکر بچاؤ ہوگا ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے پھر کون تمہارے لیے پانی کے سوتے لا دیگا تفسیر جلالین میں ہے کہ اس آیت کے پڑھنے والے کو یہ کہنا مستحب ہے اللہ رب العالمین جیسے حدیث میں وارد ہے ایک مغرور شخص نے یہ آیت سنی تو کہنے لگا پھاوڑے اور کدالیں (یعنی کدال اور پھاوڑے) پانی نکال دیں گے اس کی آنکھوں کا پانی خشک ہو گیا اندھا ہو گیا اللہ تعالیٰ کی آیتوں کی بے ادبی کرنے کی یہی سزا ہے مترجم کہتا ہے اب اس مردود سے کہنا چاہیے کہ اب اپنی آنکھوں کا پانی بیل اور پھاوڑے سے نکالے ۱۲ ف جو اس بات کے مددگار ہوتے ہیں ۱۲ ف وہ کہیں گے کہ ہم خدا کے شریک کیا کرتے تھے یا تو نے وہ جیسا نے گرجا میں جاتے ہیں تو جیسے وہ خدا کو پکارتے ہیں ایک حدیث میں ہے کہ مسجد میں اللہ تعالیٰ کی یاد اور انصاف کا حکم دینے کے لیے بنائی گئی ہیں ۱۲ ف اخیر زمانے کے پیغمبر بھی انہیں کو اپنی دین کی تعلیم دیتے ہیں جو اگلے سب پیغمبر دیتے آئے ہیں کوئی نئی بات نہیں پھر نہ ماننے کی کیا وجہ ہے یہی عداوت اور نفسانیت اسکا کیا علاج ہے ۱۲ ف کافروں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی کہ ایک سال آپ ہمارے بتوں کو پوجیں ہم آپ کے خدا کو ایک سال تک پوجیں گے ایسا کیجیے تو ہم میں آپ میں کوئی جھگڑا نہیں رہے گا اس وقت یہ آیت اُتری ۱۲ ف یہ غیب کی خبر ہے جو وحی سے معلوم ہوا کہ یہ کافر کبھی ایمان لانے والے نہیں ۱۲

وَالسَّلْبِيَّةُ وَاَسْمَاءُهٗ — اور سلبی اور اللہ تعالیٰ کے نام

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱	الفاتحہ	۱	اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	بڑا مہربان رحم والا
،،	،،	،،	مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ	انصاف کے دن کا مالک
،،	البقرۃ	۳	هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ق ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ	وہی خدا ہے جس نے تمہارے لیے سب کچھ جو زمین میں ہے بنایا پھر آسمان کی طرف چڑھ گیا اور سات آسمان ہموار بنائے اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے ف ۱
،،	،،	۱۳	اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ	کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین میں اور خدا کے سوا مسلمانو تمہارا کوئی حمایتی ہے نہ مددگار ف ۲
،،	،،	۱۴	بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ؕ	نیا نکالنے والا (یعنی ایجاد کرنے والا) آسمانوں اور زمین کا ف ۳ اور جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو فرماتا ہے ہو جا وہ ہو جاتا ہے
،،	،،	۱۶	صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ؗ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ؕ	(مسلمانو) کہو اللہ تعالیٰ نے ہم کو رنگ دیا اور اللہ تعالیٰ کے رنگ سے کس کا رنگ بہتر ہے اور ہم اسی کا پوجا کرتے ہیں ف ۴
۲	،،	۲۳	وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط	(اے پیغمبر) جب میرے بندے تجھ سے میرا حال پوچھیں کہ میں کہاں ہوں ف ۵ تو کہہ دے میں نزدیک ہوں
۳	،،	۳۴	اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ	اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا خدا نہیں وہ زندہ ہے سب کا سنبھالنے والا ف ۶ نہ اونگھتا ہے نہ سوتا ہے ف ۷ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ف ۸ بن اس کے حکم کے کون اس کے پاس سفارش کر سکتا ہے ف ۹ جو ان کے (یعنی لوگوں کے) آگے گذرا اور جو ان کے بعد ہوگا وہ سب جانتا ہے ف ۱۰ اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کو نہیں جانتے مگر جتنا وہ چاہتا ہے اس کی کرسی کے اندر آسمان اور زمین سب آ گئے ہیں ف ۱۱ اور ان کا تھامنا اس کو بھاری نہیں ہے اور وہ اونچا ہے بڑا ف ۱۲
،،	،،	۴۰	لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ	اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے ف ۱۳ اور تم اپنے دل کی بات کھولو یا اس کو چھپاؤ اللہ تعالیٰ اسکا حساب تم سے لیگا پھر جس کو وہ چاہے گا بخش دے گا اور جس کو چاہے گا عذاب کرے گا

ف ۱ تمہارے لیے یعنی تمہارے فائدے اور استعمال کے لیے بعضوں نے اس آیت سے دلیل لی ہے کہ مٹی کھانا حرام ہے کیونکہ زمین کی چیزوں میں وہ داخل نہیں ہے اس آیت سے نکلتا ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے کیونکہ زمین کی سب چیزیں اس کے لیے بنائی گئی ہیں اس آیت سے یہ بھی نکلتا ہے کہ پہلے زمین بنائی گئی پھر آسمان لیکن سورۃ والنازعات میں فرمایا والارض بعد ذلک دحٰها اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پہلے بنا ہے اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ پہلے حق سبحانہ نے آسمان کا مادہ تیار کیا پھر زمین کو بنایا اور اسکو پھیلایا اور اس کی سب چیزیں پیدا کیں پھر دوبارہ آسمان پر چڑھا اور اس کو سات طبقوں پر مرتب کیا حدیث میں ہے کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پانسو برس کی راہ ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ اور مجاہد نے استوٰی کے معنے ارتفع اور علا کے کیے ہیں یعنے چڑھ گیا اور بلند ہوا شاہ عبدالقادر صاحب نے بھی استوٰی کا ترجمہ چڑھ گیا کیا ہے ۱۲ ف ۲ جب وہ بادشاہ ہے تو بادشاہ کو ہر طرح کا اختیار ہوتا ہے ایک حکم جاری کرتا ہے پھر جب زمانہ ایسا آتا ہے کہ دوسرا حکم دینا مناسب ہوتا ہے تو دوسرا حکم دیتا ہے ف ۳ نیا نکالنے والا بدیع کا ترجمہ ہے یعنے پہلے ان کی کوئی مثال اور نظیر نہ تھی ۱۲ ف ۴ اللہ تعالیٰ کے رنگ سے مراد ایمان ہے ۱۲ ف ۵ یعنے گو ذات میری عرش معلیٰ کے اوپر ہے اور عرش سارے آسمانوں کے اوپر اور ہر ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پانسو برس کی راہ ہے لیکن باوجود اس کے میں دعا کرنیوالوں کے قریب رہتا ہوں ۱۲ ف ۶ یعنے اس کے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں نہ ہے یعنے ہمیشہ سے ہے گا اسکو کبھی فنا نہیں یا ہمیشہ ایک حال پر ہے بہرحال جیسے اس کی صفت ہے اس کی صفت بھی کبھی زائل ہونے والی نہیں سب کا سنبھالنے والا یہ ترجمہ ہے قیوم کا یعنے کل کارخانہ عالم کا سنبھالنے والا ۱۲ ف ۷ سنہ کہتے ہیں نیند سے پہلے اونگھ کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہی معنی کیے الاونگھ اور نیند دونوں سے پاک ہے حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کبھی نہیں سوتا اور سونا اس کی ذات پاک کے لائق نہیں ۱۲ ف ۸ یعنے اسی کی ملک ہے وہ اسی کی مخلوق ہے اللہ کے سب بندے ہیں اور غلام کیا بڑے کیا چھوٹے اور باقی ترجمہ

		۷	مَن يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝	اور اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے ف۱
۳	آل عمران	۱	الٓمّٓ ۝ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝	اللہ تعالیٰ اُس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ زندہ ہے سب کا سنبھالنے والا
۳	"	۲	اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝ هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝	بے شک اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز چھپی نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں ف۲ وہی ہے جو ماں کے پیٹ میں جس طرح چاہتا ہے تمہاری تصویر بناتا ہے ف۳ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں زبردست ہے حکمت والا
۳	"	۳	قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۭ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝	کہہ دے جو کچھ تمہارے جی میں ہے اس کو چھپاؤ یا کھولو اللہ کو معلوم ہے ف۴ اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے ف۵
۴	"	۱۱	وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝	اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے ف۶ اور اللہ ہی کی طرف سب کاموں کی انتہا ہے ف۷
۴	"	۱۳	وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے ف۸ جس کو چاہے بخش دے اور جس کو چاہے عذاب کرے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے
۴	"	۱۶	بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ۝	بلکہ اللہ تعالیٰ تمہارا کارساز ہے اور اس کی مدد سب سے بہتر ہے ف۹
"	"	۱۹	ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝	(عذاب) اُن کاموں کا بدلہ ہے جنکو تمنے اپنے ہاتھوں کرکے آگے بھیج رکھا (یعنی توشۂ آخرت کے) اور اس وجہ سے کہ اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا ف۱۰
"	"	"	وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝	اور اللہ ہی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین میں اور اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے ف۱۱
۵	النساء	۶	اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝	اللہ تعالیٰ کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا بلکہ اگر کوئی نیکی ہو تو اسکو دونا کر دیتا ہے اور اس کے علاوہ اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتا ہے ف۱۲
۵	"	۱۸	وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ۝	اور اللہ تعالیٰ ہی کا ہے ف۱۳ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور ہر چیز اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے ف۱۴
۵	"	۱۹	وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ	اور اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے
"	"	"	وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَفٰى	اور اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ

ف۱ بعضوں نے کہا دل کی بات پر مواخذہ نہ ہوگا مگر گواہی کے چھپانے پر مواخذہ ہوگا اور دل کی بات سے اس آیت میں وہی مراد ہے بعضوں نے کہا یہ آیت منسوخ ہے [illegible] منسوخ ہو چکی ایسا ہی ہوا تھا کہ دل میں جو بات آوے اس کی پرسش ہوگی تو صحابہ بہت گھبرائے اور آنحضرت سے عرض کیا کہ دل ہمارے اختیار میں نہیں ہے آپ نے فرمایا کہو سمعنا اور اطعنا پھر یہ آیت اتری آمن الرسول اخیر تک اور دل کی بات معاف ہو گئی ۱۲ ف۲ جانتا ہے وہ یعنی عرش معلی پر ہے مگر اسکا سمع اور علم ہر جگہ کام دیتا ہے اور ایک ذرہ بھی اس سے پوشیدہ نہیں ہے ف۳ یعنی ہر ایک آدمی کا ایک نیا نقشہ اور نئی صورت ہے یہی اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نشانی ہے کہ باوجود یکہ دنیا میں کروڑوں آدمی ہیں مگر ہر ایک کا نیا روپ اور نئی شکل ہے کوئی گورا کوئی کالا کوئی گندمی کوئی سانولا کوئی لمبا کوئی بونا کسی کا چہرہ کتابی کسی کا گول ہے ۱۲ ف۴ یعنی کافروں سے اگر دلی محبت رکھو گے اور ظاہر میں کہو گے کہ عداوت کرتے ہیں تو کچھ فائدہ نہ ہوگا اللہ کو دل کی بات معلوم ہے بعضوں نے کہا یہ کافروں سے خطاب ہے جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دشمنی دل میں رکھو یا کھول کر دشمنی کرو ہر حال میں اللہ تعالیٰ جانتا ہے ۱۰ ف۵ اس کے علم اور قدرت دونوں وسیع ہیں تو اس سے ڈرنا چاہیے کیونکہ اس کے حاکم سے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں نکل سکتی ۱۲ ف۶ یعنے اسی کی ملک ہے تو وہ ظلم کیوں کرنا چاہے گا کیونکہ بے شک سب اختیار ۱۲ ف۷ یعنے سب اسی کے سامنے آخر میں پیش ہونگے اور وہ ہر ایک کو اس کا اچھے برے کا بدلہ دیگا ف۸ سب کا ملک ہے اور اسی کا اختیار ہے ۱۲ ف۹ تو اس کا حکم مانو اور کافروں کی بات مت سنو ۱۲ ف۱۰ تم کو عذاب کرنا سزا ہے [illegible] ف۱۱ تو عذاب کرنا اس کو کیا مشکل ہے ف۱۲ ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا یعنی ذرہ برابر بھی نیکی کو جو خالص نیت سے کی ہو ضائع اور بے ثواب نہیں کریگا دونا کر دیتا ہے یعنی اسکا ثواب دوگنا کر دیتا ہے ف۱۳ یعنے انہی کی ملک ہے ۱۲ ف۱۴ یعنی اس کا دائرہ علم سب کو گھیرے ہوئے ہے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			بِاللّٰهِ وَكِيلًا ۝ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ وَيَأْتِ بِآخَرِينَ وَكَانَ اللّٰهُ عَلَىٰ ذٰلِكَ قَدِيرًا ۝	بس ہے کام بنانے والا لوگو اگر وہ چاہے تو دم بھر میں تمکو فنا اور تمہارے بدل دوسروں کو پیدا کردے اور اللہ تعالیٰ ایسا کرسکتا ہے ف۱
۶	النساء	۲۱	إِنْ تُبْدُوا خَيْرًا أَوْ تُخْفُوهُ أَوْ تَعْفُوا عَنْ سُوءٍ فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا ۝	اگر تم (لوگوں کے ساتھ) کھلم کھلا بھلائی کرو یا چھپا کر کرو یا کوئی قصور معاف کردو تو اللہ تعالیٰ بھی (سب طرح کی) قدرت رکھ کر معاف کرتا ہے ف۲
〃	المائدۃ	۳	وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَاللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝	اور اللہ تعالیٰ ہی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین میں اور اُن کے بیچ میں وہ جو چاہتا ہے بناتا ہے ف۳ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ کرسکتا ہے
〃	〃	〃	وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ۝	اور اللہ تعالیٰ ہی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین میں اور اُن کے بیچ میں ہے اور (سب کو) اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ف۴
〃	〃	۶	أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝	کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ ہی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین میں وہ جس کو چاہے عذاب دیتا ہے اور جس کو چاہے معاف کردیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ کرسکتا ہے ف
〃	〃	۹	بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ	بلکہ اُس کے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں ف۶ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے
〃	〃	۱۳	اِعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ وَأَنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝	جانے رہو کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب سخت ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان (بھی) ہے ف
〃	〃	۱۶	لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝	آسمانوں اور زمین اور ان کے بیچ میں اللہ تعالیٰ ہی کی بادشاہت ہے اور وہ سب کچھ کرسکتا ہے ف
〃	الانعام	۱	يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ ۝	تمہاری چھپی اور کھلی باتوں کو جانتا ہے اور تمہارے کام (بھی) جانتا ہے ف۹
〃	〃	۲	قُلْ لِمَنْ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ قُلْ لِلّٰهِ كَتَبَ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ	(اے پیغمبر) کہو ف۱۰ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے (وہ سب) کس کا ہے ف۱۱ کہدے اللہ تعالیٰ ہی کا ہے ف۱۲ اُس نے آپ ہی (بندوں پر) مہربانی اپنے اوپر لازم کرلی ہے ف۱۳
〃	〃	〃	وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝	اور جتنی چیزیں رات اور دن میں بستی ہیں ف۱۴ وہ (سب) اُسی (خدا) کی ہیں اور وہ سنتا ہے ف۱۵ (اُن کے حالوں کو) جانتا ہے
〃	〃	〃	فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ	آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ (خدا سب کو) کھلاتا ہے اور اُس کو کوئی نہیں کھلاتا ف۱۶
〃	〃	〃	وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ۝	اور وہ اپنے بندوں پر زبردست ہے ف۱۷ اور وہ حکمت والا خبردار ہے ف۱۸

ف۱ کہ اپنی مخلوقات میں سے جن کو چاہے دم کے دم میں دنیا سے اٹھا لیوے انسان کے بدلے دوسروں کو لا کر دوں بسا دے وہ تو ایسا قادر مطلق ہے کہ اگر چاہے تو لاکھوں کروڑوں اسی عالم جیسے آسمان و زمین دم بھر میں پیدا کرڈالے اور دم بھر میں فنا کرڈالے اُس سے اس کی بےنیازی معلوم ہوتی ہے ابن عباس نے کہا یہ خطاب ہے مشرک اور منافق لوگوں کو ۱۲ ف۲ یعنی اُسکو سب قدرت ہے جو چاہے سو کرے پھر بھی گناہ کی سزا جلد نہیں دیتا معاف کرتا ہے ۱۲ ف۳ اس نے آدم کو بن ماں باپ کے پیدا کردیا تو عیسیٰ علیہ السلام کو بن باپ کے پیدا کرنا کیا مشکل ہے ۱۲ ف۴ یہود حضرت عزیر کو اور نصاریٰ حضرت مسیح کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہتے تھے شرع سے اپنی تئیں بھی اللہ تعالیٰ کا بیٹا اور پیارا کہنے لگے انجیل کی بعضی آیتوں میں خدا کو باپ کہا ہے اس سے یہ سمجھے کہ ہم اُس کے بیٹے ہیں ۱۲ ف۵ فتح البیان میں ہے کہ یہ خطاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے اور مراد سب لوگ ہیں یا ہر شخص کی طرف خطاب ہے ۱۲ ف۶ حدیث میں ہے کہ اس کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں یعنی اور مخلوقات کی طرح یہ نہیں ہے کہ بایاں ہاتھ داہنے ہاتھ سے کمزور ہو بلکہ اُس کے دونوں ہاتھ یکساں طاقت اور برکت والے ہیں اس آیت سے رد ہوتا ہے اُن لوگوں کا جو ید کے معنی نعمت یا قدرت کے لیتے ہیں کیونکہ اگر نعمت یا قدرت مراد ہو تو تثنیہ سے دو نعمتیں یا دو قدرتیں مراد ہوں گی حالانکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور قدرتیں بے شمار ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ دیر سے پاک ہے تو جیسے جہمیہ اور معتزلہ وغیرہ متکلمین کا قول ہے تو یہود کو یوں جواب دینا کہ تم کیا بکتے ہو وہ تو ید سے پاک ہے جیسے سورۂ انعام کے بارھویں رکوع میں فرمایا کہ وہ بیٹے اور بیٹیوں سے پاک ہے دوسری آیت میں فرمایا آدم کو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا اگر ہاتھ سے قدرت مراد ہو تو پھر آدم کی فضیلت نہیں نکلتی کیونکہ قدرت سے سب بنتے ہیں اسی طرح حدیث میں ہے کہ اللہ نے توریت شریف کو اپنے ہاتھ سے لکھا اور جنت العدن کے جھاڑ اپنے ہاتھ سے لگائے غرض اہل حدیث ان آیتوں اور حدیثوں کو تسلیم کرتے ہیں اور ان کے ظاہر معنوں پر ایمان لاتے ہیں ان میں تاویل اور تحریف نہیں کرتے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع		
۲۲	فاطر ۳۵	۳	فَإِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ	۳۴ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھی رستی پر لگاتا ہے
۷	الانعام ۶	۴	مَنْ يَّشَإِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ وَمَنْ يَّشَأْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ	۳۵ جس کو چاہے اللہ تعالیٰ گمراہ کرے اور جس کو چاہے سیدھی راہ پر لگا دے
〃	〃	۷	وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ إِلَّا هُوَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۚ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ إِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۞ وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى أَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۞	۳۶ اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جن کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا ف۱ اور جو کچھ خشکی اور سمندر میں ہے اس کو بھی وہی جانتا ہے اور ایک پتہ نہیں گرتا مگر اس کو معلوم رہتا ہے ف۲ اور نہ کوئی دانہ زمین کے اندھیروں میں ف۳ اور نہ کوئی ہرا نہ کوئی سوکھا جو کھلی کتاب (لوح محفوظ) میں نہ ہو ف۴ اور وہی خدا ہے جو رات کو تم کو سلا دیتا ہے ف۵ اور دن میں جو (کام) تم کر چکے تھے اس کو جانتا ہے پھر سونے سے تم کو ایک مقررہ مدت پوری ہونے کے لیے جگاتا ہے پھر اسی کی طرف تم کو لوٹ جانا ہے پھر جو کچھ تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے (وہ) تم کو جتلا دے گا۔
〃	〃	۸	وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۚ حَتّٰٓى إِذَا جَآءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ۞ ثُمَّ رُدُّوْٓا إِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ۚ أَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ۞	۳۷ اور وہ زبردست ہے اپنے بندوں کے اوپر (عرش معلی پر) اور تم پر چوکیدار (فرشتے) مقرر کرتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت آتی ہے تو ہمارے فرشتے اس کی جان اٹھا لیتے ہیں اور وہ (حکم میں) کوتاہی نہیں کرتے ف۶ پھر (یہ سب بندے) خدا تعالیٰ کی طرف لوٹائے جاتے ہیں ف۷ جو ان کا حقیقی مالک ہے ف۸ سن لو اسی کا حکم چلتا ہے اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے ف۹
〃	〃	〃	قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى أَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ ۗ انْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ۞ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ۚ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۞ لِكُلِّ نَبَإٍ مُّسْتَقَرٌّ ۚ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۞	۳۸ (اے پیغمبر) کہہ دو اسی کو یہ قدرت ہے کہ اوپر سے تم پر عذاب بھیجے ف۱۰ یا تمہارے پاؤں کے تلے سے ف۱۱ یا تم میں پھوٹ ڈال کر کئی گروہ کر دے اور ایک کو دوسرے کی لڑائی کا مزہ چکھائے ف۱۲ دیکھ ہم کس طرح پھیر پھیر کر آیتوں کو بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھیں ف۱۳ اور قرآن کو تیری قوم (قریش) نے جھٹلایا ف۱۴ اور وہ سچ ہے (اے پیغمبر) کہہ دے میں تم پر داروغہ نہیں ہوں ف۱۵ ہر خبر کا ایک ٹھہرا ہوا وقت ہے ف۱۶ اور اب تم کو معلوم ہو جائے گا
〃	〃	۹	وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۚ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۚ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ	۳۹ اور جس دن ف۱۷ فرمائیگا ہو جا وہ ہو جائیگی ف۱۸ اس کی بات سچی ہے اور جس دن صور (بگل) پھونکا جائیگا اس دن اسی کی بادشاہت ہوگی وہ غائب

ف۱ اس آیت سے صاف نکلا کہ منجم اور پنڈت اور رمال اور جفار یہ سب جھوٹے ٹھگ ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو آئندہ کی بات معلوم نہیں اور نہ یہ کوئی جانتا ہے کہ کل کو کیا ہوگا صحیح حدیث میں ہے کہ جو کوئی نجومی یا پنڈت کے پاس جائے اس نے قرآن کا انکار کیا ابن مسعود نے کہا تمہارے پیغمبر کو سب باتیں ملیں مگر غیب کا علم نہیں دیا گیا ۱۲ ف۲ یعنی درخت کا پتہ بعضوں نے کہا گرنے سے آدمی کا کچا بچہ مراد لیا ہے ۱۲ ف۳ یعنی زمین کے اندر یا تاریک مقاموں میں ۱۲ ف۴ یعنے اللہ تعالیٰ کے علم میں ہر چیز رتی رتی چھوٹی یا بڑی سب موجود ہے اس سے رد ہوا ان بیوقوف حکیموں کا جو معاذ اللہ کہتے ہیں کہ اللہ جل شانہ کلیات کو جانتا ہے جزئیات کو نہیں جانتا ہری سوکھی میں دنیا کی سب چیزیں آگئیں کیونکہ ہر ایک یا تو تر ہے یا سوکھی ہے تو حیوانات اور نباتات اور جمادات سب تر یا سوکھی میں ہیں ۱۲ ف۵ یا تمہاری جان اٹھا لیتا ہے ۱۲ ف۶ حکم پر ہر ایک کی جان قبض کرتے ہیں اس میں کمی نہیں کرتے ۱۲ ف۷ جس کے پاس سے پہلے دنیا میں آئے تھے ۱۲ ف۸ مراد حشر کے دن لوٹائے جانا ہے یا مرنے کے بعد روح اللہ تعالیٰ کے پاس جاتی ہے جیسے صحیح حدیث میں ہے کہ جب آدمی مرتا ہے تو فرشتے اس کی جان کو لیے ہوئے پہلا آسمان پر جاتے ہیں اگر وہ نیک آدمی ہوتا ہے تو دروازہ کھلتا ہے وہاں سے دوسرے آسمان پر جاتے ہیں اسی طرح اس آسمان تک لیجاتے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ ہے یعنی عرش مقدس تک پھر اس کی روح کو علیین میں جگہ ملتی ہے اور اگر وہ آدمی برا ہوتا ہے تو پہلے آسمان ہی سے اس کو لوٹا دیتے ہیں اور دروازہ نہیں کھلتا اس آیت سے اور نیز اگلی آیت سے اور حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اللہ جل جلالہ جہت فوق میں یعنی عرش پر ہے اہل حدیث کا قدیماً وحدیثاً یہی مذہب ہے ۱۲ ف۹ اس کو سوچنے اور ضرب اور تقسیم کی ضرورت نہیں ۱۲ ف۱۰ یعنی سخت بارش طوفان بجلی اولے پتھر آندھی انگارے ف۱۱ یعنی زلزلہ وغیرہ ۱۲ ف۱۲ آپس میں ایک دوسرے سے لڑیں ۱۲ ف۱۳ اور غور کریں اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے رہیں اس کو ہر طرح کی قدرت ہے ۱۲ ف۱۴ یا اللہ کے عذاب کو ۱۲ باقی در ضمیمہ

پارہ	سورۃ	رکوع		
۷	الانعام		وَالشَّهَادَةِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ	اور حاضر (سب) کا جاننے والا ہے ف۱ اور وہ حکمت والا خبردار ہے
۷	الانعام	۱۲	إِنَّ اللَّهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَىٰ ۖ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ۞ فَالِقُ الْإِصْبَاحِ وَجَعَلَ اللَّيْلَ سَكَنًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۞	بے شک اللہ تعالیٰ ہی دانے اور گٹھلی کا پھاڑنیوالا ہے ف۲ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے ف۳ اور مردہ کو زندہ سے نکالنے والا ف۴ یہی تو تمہارا خدا ہے پھر تم کیسے پھرے جاتے ہو ف۵ صبح کی روشنی (یعنی) پھوڑنے والا اور رات کو اس نے آرام کے لیے اور سورج اور چاند کو حساب کے لیے بنایا ف۶ یہ زبردست علم والے خدا کا باندھا ہوا اندازہ ہے
۷	الانعام	۱۳	بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ ... خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ	وہ آسمانوں اور زمین کا ف۷ انوکھا پیدا کرنیوالا ہے وہی ہر چیز کا پیدا کرنیوالا ہے
۷	الانعام	۷	لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ ۖ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۞	آنکھیں اسکو نہیں دیکھ سکتیں ف۸ اور وہ آنکھوں کو دیکھتا ہے اور وہ مہربان ہے ف خبردار ف۹
۸	الانعام	۱۴	وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۞	اور تیرے مالک کا فرمانا سچائی اور انصاف کے ساتھ پورا ہوا ف۱۰ اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں اور وہ سنتا جانتا ہے
۸	الانعام	۷	إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ مَن يَضِلُّ عَن سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۞	بیشک تیرا مالک جو کوئی اسکی راہ سے بھٹک گیا اس کو خوب جانتا ہے اور وہ راہ پانے والوں کو (بھی) خوب جانتا ہے
۸	الانعام	۱۵	فَمَن يُرِدِ اللَّهُ أَن يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ ۖ وَمَن يُرِدْ أَن يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ ۚ كَذَٰلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ۞	تو جس شخص کو اللہ تعالیٰ راہ پر لگانا چاہتا ہے اسلام قبول کرنے کے لیے اس کا سینہ کھول دیتا ہے (وہ خوشی سے مسلمان ہو جاتا ہے) اور جس شخص کو گمراہ کرنا چاہتا ہے اس کا سینہ تنگ بہت تنگ کر دیتا ہے گویا وہ آسمان پر چڑھ رہا ہے ف۱۱ جو لوگ ایمان نہیں لاتے اللہ تعالیٰ اسی طرح ان پر عذاب بھیجتا ہے ف۱۲
۸	الانعام	۱۶	ذَٰلِكَ أَن لَّمْ يَكُن رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا غَافِلُونَ ۞ وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ۞ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۚ إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِن بَعْدِكُم مَّا يَشَاءُ كَمَا أَنشَأَكُم مِّن ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ آخَرِينَ ۞	یہ (پیغمبروں کو بھیجنا) اس وجہ سے ہے کہ تیرا مالک بستیوں کو ظلم سے اجاڑنا نہیں چاہتا جب وہاں کے لوگ (بیچارے) بےخبر ہوں ف۱۳ اور ف۱۴ ہر ایک کو ف۱۵ درجے ہیں اپنے اپنے عملوں کے موافق اور تیرا مالک ان کے کاموں سے بےخبر نہیں ہے ف۱۶ اور تیرا مالک بےپرواہ ہے رحم والا۔ اگر چاہے تو تم کو ف۱۷ اٹھالے اور تمہارے بعد جسکو چاہے ف۱۸ تمہارا جانشین (قائم مقام) بنائے جیسے دوسرے لوگوں کی نسل سے تم کو پیدا کیا ف۱۹ جس چیز کا تم سے

ف۱ یعنی بندوں کی نظر سے جو غائب ہو اور جو ان کے سامنے حاضر ہے خدا سب کو جانتا ہے اس کے سامنے تو کوئی چیز غائب نہیں سب حاضر ہی حاضر ہے ۱۲ ف۲ جب وہ زمین میں بوئی جاتی ہیں اور اس میں سے کھیت اور درخت اگاتا ہے ۱۲ ف۳ دانہ اور گٹھلی مردہ ہوتے ہیں اس میں سے تر و تازہ جیتا درخت نکالتا ہے انڈے اور نطفہ میں سے جو مردہ ہیں زندہ جانور نکالتا ہے ۱۲ ف۴ مثلاً دانہ اور گٹھلی درخت سے اور انڈہ اور نطفہ جانور سے ۱۲ ف۵ یعنی خدای قادر کریم کو چھوڑ کر اوروں کو معبود بناتے ہو بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے پھر تم کیسے جھٹلاتے ہو ۱۲ ف۶ یا حساب پر بنایا پہلے ترجمہ کا یہ مطلب ہے کہ چاند اور سورج سے لوگوں کو دن مہینہ سنہ معلوم ہوتا ہے انہیں سے ہر چیز کا حساب کرتے ہیں اور دوسرے ترجمہ کا مطلب یہ ہے کہ چاند اور سورج برابر معین وقتوں پر دورہ کرتے ہیں حساب سے چلتے ہیں یہ نہیں کہ کبھی دیر میں چلیں کبھی جلدی جو تماشا اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کی بیان کی ہیں ان میں سے ایک نشانی بھی عقلمند آدمی کو خدا تعالیٰ کے پہچاننے کے لیے کافی ہے ۱۲ ف۷ یعنی پہلے ان کا کوئی نمونہ نہ تھا اسی نے انکو ایجاد کیا ۱۲ ف۸ یا لطیف ہے کہ نظر نہیں آتا ۱۲ ف۹ آنکھیں اسکو نہیں دیکھ سکتیں یعنی دنیا میں کیونکہ آخرت میں جو مومنوں کو اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا وہ صحیح صحیح حدیثوں سے ثابت ہے یا مراد یہ ہے کہ سب آنکھیں اسکو نہیں دیکھ سکتیں یعنی کافر اس کو دیکھ نہیں سکتے ۱۲ ف۱۰ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تیرے مالک کے فرمود سچائی اور انصاف کے ساتھ پورے ہوئے یعنی اس نے اپنا وعدہ اور وعید دونوں پورا کر دیا حق کھل گیا باطل مٹ گیا ۱۲ ف۱۱ یا زور سے آسمان پر چڑھنا چاہتا ہے آسمان پر چڑھنا تو محال ہے اسی طرح اسکا ایمان لانا بھی مشکل ہے ۱۲ ف۱۲ یا شیطان کو ان پر مسلط کرتا ہے یا دنیا میں لعنت کرتا ہے آخرت میں عذاب ۱۲ ف۱۳ دین کی باتیں بالکل نہ جانتے ہوں کوئی پیغمبر یا پیغمبر کے نائب علماء اور مولوی ان تک نہ پہنچے ہوں قرآن اور شریعت کی کتابیں ان کو نہ ملی ہوں ایسے لوگ معذور ہیں جیسے دوسری آیت میں فرمایا وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۸	الانعام	۱۸	اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝	وعدہ ہے (یعنے قیامت) وہ ضرور آنیوالی ہے اور تم اُسکو روک نہیں سکتے ف۱ (اے پیغمبر) کہدے اللہ تعالیٰ ہی کی دلیل زبردست ہے پھر اگر وہ چاہتا تو تم سب کو راہ پر لگا لیتا ف۲
۸	الاعراف	۷	اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝	بے شک تمہارا مالک اللہ تعالیٰ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں ف۳ بنائے ف۴ پھر تخت پر چڑھا ف۵ رات سے دن کو ڈھانپتا ہے ف۶ رات دن کے پیچھے لگی دوڑی آرہی ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا وہ حکم کے تابعدار ہیں ف۷ سن لو اُسی نے سب کچھ بنایا اسی کی حکومت ہے اللہ تعالیٰ کی بڑی برکت ہے جو سارے جہان کا مالک ہے ف۸
۹	〃	۲۲	مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝	جس کو اللہ تعالیٰ سے راہ پر لگائے وہی راہ پاتا ہے اور جس کو وہ گمراہ کرے وہ تباہ ہوئے ف۹
〃	〃	〃	وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝	اور اللہ تعالیٰ کے اچھے اچھے نام ہیں اُس کو اُنہی ناموں سے پکارو ف۱۰ اور جو لوگ اُس کے ناموں میں بے دینی کرتے ہیں ان کو چھوڑ دو وہ اپنے کیے کا بدلہ قریب پائیں گے ف۱۱
〃	〃	۲۳	مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝	جس کو خدا گمراہ کرے اُس کو کوئی راہ پر لگانے والا نہیں اور وہ ان کافروں کو اپنی شرارت میں بھٹکتے ہوئے چھوڑ دیتا ہے
〃	〃	۲۴	اِنَّ وَلِيِّ َۧ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۝	میرا تو سنبھالنے والا اللہ تعالیٰ ہے جس نے قرآن مجید کو اتارا اور وہی نیک بندوں کا حامی ہے
۱۰	الانفال	۷	ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝	یہ (سزا) اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ جو نعمت کسی قوم کو دیتا ہے تو پھر اُس کو بدلتا نہیں جب تک وہی قوم اپنے دل کی حالت کو نہیں بدلتی ف۱۲ اور اس لیے کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا جانتا ہے ف۱۳
۶	النساء	۲۳	وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۝	اور موسیٰ سے تو اللہ تعالیٰ نے بول کر باتیں کیں ف۱۴
۱۰	التوبۃ	۱	فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ	تو اُس کو پناہ دے جب تک وہ اللہ تعالیٰ کا کلام سن لے
〃	〃	۱۰	اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ	کیا انکو یہ بھی معلوم نہیں کہ اللہ تو انکے بھید انکی کانا پھوسی (سب) جانتا ہے

ف۱ یا اس سے بچ نہیں سکتے یا بھاگ نہیں سکتے ۱۲ ف۲ لیکن اسکی مشیت یہی ہے کہ کچھ لوگ ہدایت پر رہیں کچھ گمراہی پر اور بہشت اور دوزخ دونوں آباد ہوں اسکی حکمت اور مصلحت بھی وہی جانتا ہے اور زبردست دلیل سے مراد اسکی کتابیں اور اسکے رسول اور معجزے ہیں ۱۲ ف۳ دن سے مراد اس قدر وقت ہے جو دنیا کے دن میں ہوتا ہے یعنی بارہ گھنٹے بعضوں نے کہا ہزار برس کا تھا اتوار کے دن شروع کیا اور جمعہ کے دن ختم کیا اللہ تعالیٰ اگر چاہتا تو ایک لحظہ میں یہ سب آسمان اور زمین بنا دیتا مگر اپنے بندوں کو آہستگی کے ساتھ کام کرنے کی تعلیم منظور تھی ۱۲ ف۴ زمین و آسمان بنانے کے بعد ۱۲ ف۵ تمام انتظام کرنے کو تو وہ مالک بنے تخت (عرش) پر رہ کر سارے دنیا کی ایک ایک رتی کو دیکھتا ہے اور ہر چیز کی خبر رکھتا ہے ایک ایک چیونٹی کی سنتا ہے اہل حدیث نے استوی کے یہی معنے لیے ہیں کہ عرش پر بلند ہوا یا بیٹھا یا چڑھ گیا یا جا ٹھہرا معتزلہ اور جہمیہ نے اسکی تاویل کی ہے کہ استوی سے مراد یہ ہے کہ عرش پر غالب ہوا اور یہ ان کی نادانی ہے غالب تو وہ پہلے سے تھا اور ہر وقت ہر چیز پر غالب ہے پھر ثم کا لفظ جو اس آیت میں ہے اس کے معنے نہ بنیں گے اور تفصیل اس مسئلہ کی ہمنے کتاب الاستوا میں کی ہے اور اصل یہ ہے کہ استوا اس کی ایک صفت ہے جیسے سمع اور بصر وغیرہ اور اس کو ظاہری معنی پر بلا تاویل ماننا چاہیے البتہ اس کی کیفیت مجہول ہے اور یہی اعتقاد ہے ائمہ اربعہ اور تمام ائمہ حدیث کا رضوان اللہ علیہم اجمعین ۱۲ ف۶ اور دن کو رات سے ۱۲ ف۷ خود کچھ نہیں کر سکتے اس سے اُن لوگوں کا خیال غلط ہوا جو کہتے ہیں ستاروں کی گردش سے دنیا میں سب کام ہوتے ہیں ۱۲ ف۸ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اللہ تعالیٰ بڑا ہے یا اللہ بلند ہے جو سارے جہان کا مالک ہے ۱۲ ف۹ انکو کوئی راہ پر نہیں لا سکتا حدیث میں ہے کہ آنحضرت نے خطبہ سنایا تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا جسکو اللہ راہ پر لگا دے اسکو کوئی نہیں بھٹکا سکتا اور جسکو وہ بھٹکا دے اُسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور سب سے سچی بات اللہ کی کتاب ہے اور سب سے اچھا طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور سب سے برے وہ کام ہیں جو دین میں نئے نکالے جاویں اور ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ	اور یہ کہ اللہ تعالیٰ غیب کی باتوں سے بھی خوب واقف ہے ف۱
۱۱ ۲۸	التوبة المجادلة	۱۳ ۳	رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ	۵۷ اللہ تعالیٰ تو اُن سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے ف۲
۱۱	التوبة	۱۴	وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰي يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ	۵۸ اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ کسی قوم کو راہ دکھانے کے بعد پھر گمراہ کر دے ف۳ یہاں تک کہ اُن کو وہ باتیں نہ بتا دے جن کو وہ بچتے رہیں ف۴ بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے بے شک آسمان اور زمین کی بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے وہی جِلاتا اور وہی مارتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا (اے مسلمانو) کوئی نہ حمایتی ہے نہ مددگار
〃	یونس	۱	اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَي الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ۭ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ	۵۹ (لوگو) بے شک تمہارا مالک اللہ تعالیٰ ہے جس نے چھ دن میں آسمان اور زمین کو بنایا پھر اپنے تخت پر چڑھا ف۵ دنیا کا انتظام کر رہا ہے (اس کی درگاہ میں) کوئی سفارشی نہیں ہو سکتا جب تک اُس کا حکم نہ ہو یہی اللہ تعالیٰ تو تمہارا مالک ہے تو اسی کا پوجا کرو کیا تم غور نہیں کرتے ف۶
〃	〃	۳	وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ۭ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ	۶۰ اور اللہ تعالیٰ (لوگوں کو) اس گھر کی طرف بلاتا ہے جو ف۷ بچا ہوا ہے ف۸ اور جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ پر لگا دیتا ہے ف۹
〃	〃	۵	اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَـيْــــًٔـا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَھُمْ يَظْلِمُوْنَ	۶۱ اللہ تعالیٰ تو لوگوں پر ذرا بھی ظلم نہیں کرتا وہ خود اپنے اوپر آپ ظلم کیا کرتے ہیں ف۱۰
〃	〃	۶	اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَھُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔ ھُوَ يُـحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ	۶۲ سن لو اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ف۱۱ سن لو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ف۱۲ سچ ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے ف۱۳ وہی جِلاتا ہے اور مارتا ہے اور اُسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے (قیامت کے دن)
〃	〃	۷	وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۭ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ	۶۳ اور (اے پیغمبر) تو کسی حال میں ہو (کوئی کام کرتا ہو) اور قرآن میں سے کچھ بھی پڑھ کر سنا دے اور (اے لوگو) تم کوئی بھی کام کرو جب تم اس میں لگے رہتے ہو ہم تم کو دیکھتے رہتے ہیں اور تیرے مالک سے چیونٹی برابر کوئی چیز چھپی نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں اور نہ چیونٹی سے کم نہ اُس سے بڑی کوئی چیز ہے جو کھلی کتاب (لوح محفوظ)

ف۱ کاناپوسی سے مراد منافقوں کی ڈھکی چھپی صلاحیں اور مشورے ہیں جو پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برائی میں اور اسلام پر عیب لگانے کی غرض سے کیے جاتے تھے ۱۲ ف۲ خدا تعالیٰ ان سے خوش وہ خدا تعالیٰ سے خوش ۱۲ ف۳ اور ان سے مواخذہ کرے ۱۲ ف۴ مطلب یہ ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی توفیق دی اب اگر وہ نادانستہ کوئی ایسا کام کرے جو برا ہے لیکن اُس کی ممانعت اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نہیں اتاری یا ممانعت کی اس کو خبر نہ تھی تو اُس کو گمراہ نہیں کہہ سکتے نہ اُس سے مواخذہ ہوگا ۱۲ ف۵ اس کی تفسیر سورۂ اعراف کے ساتویں رکوع میں گذر چکی ہے ۱۲ ف۶ ایسے قدرت اور اختیار والے مالک کو چھوڑ کر ان بےجان چیزوں کو پوجتے ہو جو تم سے بھی بدتر ہیں ۱۲ ف۷ ہلاکت اور تباہی سے ۱۲ ف۸ دنیا کی طرح وہ فانی نہیں ہے یا جس میں اسلام کا چرچا ہے ۱۲ ف۹ دار السلام سے مراد جنت ہے کیونکہ وہ سلامتی کا گھر ہے یا وہاں فرشتے جنت والوں کو سلام کریں گے یا سلام اللہ تعالیٰ کا نام ہے یعنی اللہ کا گھر بعضوں نے کہا جنت کے سات طبقے ہیں دار السلام۔ دار الجلال۔ جنۃ العدن۔ جنۃ المأوی۔ جنۃ الخلد۔ جنۃ الفردوس۔ جنۃ النعیم ۱۲ ف۱۰ اللہ تعالیٰ نے ان کو اور بندوں کی طرح کان آنکھ سب دیا لیکن انہوں نے تعصب اور عناد کو پسند کیا تب وہ اندھوں اور بہروں کی طرح ہو گئے ۱۲ ف۱۱ تو کسی کو عذاب کرنا ظلم نہیں ہو سکتا کیوں کہ سب اسی کی ملک ہیں ۱۲ ف۱۲ عذاب یا قیامت آنے کا ۱۲ ف۱۳ اور جہالت سے اپنے تئیں تباہ کرتے ہیں شرک اور کفر میں پڑے جاتے ہیں ۱۲ ف اپنی بہتری کی باتیں ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۞	میں نہ ہو ف
۱۱	یونس	۷	اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ ؕ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۞	سن رکھو جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں سب اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں ف اور جن لوگوں کی (یہ مشرک) پیروی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا اُن کو پکارتے ہیں وہ شریک نہیں ہیں ف (یہ مشرک) اور کچھ نہیں صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور کچھ نہیں مگر خیالی دوڑاتے ہیں ف
۱۱	"	۱۰	وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِى الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ؕ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۞ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۞	اور اگر تیرا مالک چاہتا تو زمین میں جتنے لوگ ہیں ف سب ایمان لے آتے کیا تو لوگوں کو زبردستی مومن بنائے گا ف اور کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حکم بغیر ایمان نہیں لا سکتا اور اللہ تعالیٰ انہی لوگوں پر گندگی ڈالتا ہے جو عقل سے کام نہیں لیتے ف
۱۲ و ۱۱	ہود	۱	اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۞ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۞	(اے پیغمبر) سن رکھو یہ (کافر) اللہ تعالیٰ سے (اپنا حال) چھپانے کے لیے اپنی سینوں کو موڑ لیتے ہیں سن رکھو جس وقت اپنے کپڑے اوڑھ لیتے ہیں ف اس وقت بھی جو کام یہ چھپا کر کرتے ہیں یا کھلم کھلا اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے وہ تو دلوں تک کے بھید جانتا ہے ف اور زمین پر جو جانور چلتا پھرتا ہے اس کی روزی اللہ تعالیٰ پر ہے اور وہی جانتا ہے کہ کہاں رہتا ہے اور کہاں سونپا جائے گا ف سب کھلی کتاب (لوح محفوظ) میں موجود ہے
۱۲	"	۹	وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِىْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَىْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ۞	اور ہم نے ان لوگوں پر ظلم نہیں کیا ف لیکن انہوں نے خود اپنے اوپر آپ ظلم کیا ف پھر جب تیرے مالک کا عذاب آیا اُن کے وہ (جھوٹے) معبود جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے تھے کچھ اُن کے کام نہ آئے بلکہ اور زیادہ تباہی کے باعث ہوئے
۱۲	"	۱۰	وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ۞	اور تیرا مالک ایسا نہیں کہ ظلم سے بستیوں کو تباہ کر دے اور وہاں کے رہنے والے نیک ہوں ف
۱۲	"	۱۰	وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ۙ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ	اور اگر تیرا مالک چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی راہ پر لگا دیتا ف لیکن وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے ف مگر جن پر تیرا مالک فضل کرے ف اور اسی ف اُن کو پیدا کیا

ف معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش مقدس پر رہ کر دنیا کی رتی رتی سب چیزوں کو دیکھ رہا ہے اور اسی طرح ہر شخص کے ہر ایک کام اور ہر ایک حال کو جانتا ہے اور باطل ہوا ان بیوقوف فلاسفہ کا قول جو معاذ اللہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ صرف کلیات کو جانتا ہے ۱۲ ف بلکہ ان لوگوں نے اُن کو خدا کا شریک سمجھ لیا ہے حقیقت میں اُن کا وجود ہی نہیں ہے یا ہے تو وہ بھی اور کی طرح اللہ کے بندے اور غلام ہیں ۱۲ ف خیالی بلاؤ پکاتے ہیں دلیل اور برہان کو نہیں دیکھتے اگر دلیل میں غور کرتے تو انکو صاف معلوم ہوتا کہ خدا برحق واحد اور اکیلا ہے اسکا کوئی شریک اور ساتھی نہیں ہو سکتا ۱۲ ف آدمی اور جن اور شیطان ۱۲ ف آنحضرت صلعم کو شفقت کی راہ سے یہ خواہش تھی کہ اللہ کے بندے ایمان دار بن جاویں حکم ہوا کہ یہ ہونے والی بات نہیں تم کاہے کو رنج کرتے ہو ۱۲ ف شرک اور کفر کی ف غور نہیں کرتے بس اپنے باپ دادا کی تقلید پر مرتے ہیں ۱۲ ف اپنا سینہ بدن چھپا لیتے ہیں ۱۲ ف کافر کہتے تھے جب ہم اپنے کپڑے اوڑھ لیں اور دروازے بند کر لیں اور سینہ کو دوہرا کر کے اس میں آنحضرت کی دشمنی رکھیں تو ہمارا حال کون واقف ہوگا اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف یا کہاں پیدا ہوگا کہاں مرے گا ۱۲ ف بے قصور ہلاک نہیں کیا ۱۲ ف برے کام کیے اور ان کی سزا ملی ۱۲ ف یعنی اگر نیکوں کو بھی تباہ کر دے تو اسکو ظلم نہیں کہہ سکتے کیونکہ ظلم یہ ہے کہ دوسرے کے ملک میں زبردستی تصرف کرے اور یہ تو سب ملک اسی کا ہے مگر بظاہر ظلم معلوم ہوتا ہے تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایسا ہی نہیں کرتا وہ عادل رحیم اور کریم ہے ۱۲ ف سب کو ایک ہی امت کر دیتا سب مومن اور موحد ہو جاتے ہیں یا سب کافر اور مشرک ہوتے ۱۲ [illegible] طرح طرح کے مذہب اور خیالات اور جس میں اس کی حکمت ہے دوزخ اور بہشت دونوں کو آباد رکھنا منظور ہے ۱۲ ف وہ اختلاف نہیں کرتے سب حق بات مانتے ہیں ف اختلاف یا رحمت [illegible] اس کی حکمت ہے جب یہ لوگ اللہ کی ملک میں ہوئے تو یہ حیوانات یا نباتات یا جمادات ہیں [illegible] ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۲	ھود	۱۰	وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ	اور آسمان اور زمین میں جو کچھ غیب کی (چھپی ہوئی) باتیں ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کو معلوم ہیں اور اخیر ہر کام کی انتہا اسی کی طرف ہے ف۱ تو اسی کا پوجا کر اور اسی پر بھروسا رکھ ف۲ اور تیرا مالک ان کے کاموں سے غافل نہیں ہے ف۳
۱۳	الرعد	۲	اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۭ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ؀ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ؀ سَوَاۗءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ	اللہ تعالیٰ جانتا ہے ہر مادہ جو اپنے پیٹ میں اٹھائے ہوئے ہے ف اور پیٹ جو گھٹتے ہیں ف اور اس نے ہر چیز کا اندازہ باندھ رکھا ہے چھپی اور کھلی ف جانتا ہے اور وہ سب سے بڑا ہے بلند ف۹ تم میں جو کوئی چپکے سے بات کہے اور پکار کر کہے دونوں اس کے نزدیک برابر ف اور اسی طرح جو کوئی رات میں چھپ رہا ہو اور جو دن دھاڑے کھلا پھرتا ہو ف۱۱
″	″	″	اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۭ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْۗءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ	بیشک اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا ف۱۲ جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں اور جب اللہ کسی قوم کو تباہ کرنا چاہتا ہے تو کوئی اس کو ٹال نہیں سکتا اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ان کا والی نہیں ف۱۳
″	″	۳	اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ	اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے فراغت سے روزی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اس کو تنگی سے دیتا ہے۔
″	″	۴	قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ	کہدے اللہ تعالیٰ جن کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع ہوتے ہیں ان کو اپنی راہ بتاتا ہے ف۱۴
″	″	″	اَفَلَمْ يَايْــــَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا	کیا ابھی تک مسلمان یہ نہیں سمجھے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا تو سب لوگوں کو راہ پر لگا دیتا (کچھ نشانی کی بھی حاجت نہ رہتی)
″	″	۶	يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاۗءُ وَيُثْبِتُ ښ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ	پھر جو تقدیر اللہ نے لکھ رکھی ہے اس میں سے جو اللہ چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے اور اصل کتاب (لوح محفوظ) اسی کے پاس ہے
″	″	″	وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ۭ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ	اور اللہ تعالیٰ (جو چاہتا ہے وہ) حکم دیتا ہے اس کے حکم کا کوئی ٹالنے والا نہیں ف۱۵ اور وہ جلدی حساب لینے والا ہے
″	ابراہیم ۱۴	۱	فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ	پھر بھی اللہ جسکو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے راہ پر لگاتا ہے
″	″	۲	اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ	(اے پیغمبر) کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو حکمت کے ساتھ بنایا ہے ف۱۶ وہ اگر چاہے تو (ابھی) تم کو مٹا دے اور

ف۱ سب کو اسی کے پاس جانا ہے ۱۲ ف۲ اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ اگر کوئی خدا کا پوجا کرے مگر اس پر بھروسا رکھ دوسرے لوگوں کو بھی نفع اور نقصان کا مالک سمجھے تو ایسی عبادت کچھ کام نہ آوے گی بغیر توحید اور توکل کے صرف خدا تعالیٰ کا پوجا کر لینے سے آدمی مومن نہیں ہوتا ۱۲ ف۳ وہ تیرا ہر مطلب پورا کر سکتا ہے ف۵ وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے ف جیسے یہ مانگتے ہیں اولیاء سے ف یا تمہارے کاموں سے ۱۲ ف اس صورت میں اللہ تعالیٰ نے عجیب برکت رکھی ہے جو کوئی اسکو دل لگا کر پڑھے تو اس کا دل نرم ہو جائے ۱۲ ف ایک بچہ ہے یا دو زیادہ بچہ نر ہے یا مادہ پورا ہے یا ادھورا خوب صورت ہے یا بد صورت نیک بخت ہے یا بد بخت لمبا ہے یا ٹھنگنا ہونا ۱۲ ف کوئی بچہ ناقص پیدا ہوتا ہے کسی بچہ میں معمول سے زیادہ کوئی عضو بڑھ جاتا ہے کبھی حمل کی مدت معمول سے گھٹ جاتی ہے کبھی بڑھ جاتی ہے کبھی چیزوں کی تعداد میں کمی ہوتی ہے کبھی زیادتی یا کبھی بچہ موٹا تازہ طاقتور ہوتا ہے کبھی تھتھرا سوکھا ۱۲ ف دونوں طرح کی چیزوں کو ۱۲ ف کیونکہ اس کا عرش ساری مخلوقات کے اوپر ہے اور اس کی ذات مقدس عرش پر ہے تو وہ سب سے اونچا ہوا اور سب سے بلند اہل حدیث کا یہی قول ہے ۱۲ ف۱۰ وہ ہر ایک بات سن لیتا ہے ۱۲ ف۱۱ وہ بھی اس کے نزدیک برابر ہیں وہ دونوں کو یکساں دیکھ رہا ہے مطلب یہ ہے کہ اس کے علم اور سمع اور بصر سے کوئی چیز بچ نہیں سکتی ۱۲ ف۱۲ یا کسی قوم پر سے اپنی نعمت اٹھا نہیں لیتا ۱۲ ف۱۳ جو تباہی سے ان کو بچائے ۱۲ ف۱۴ یعنے نشانی اترنے سے کچھ نہیں ہوتا اگلے پیغمبروں کو کیسی کیسی نشانیاں دی گئیں تب بھی جس کی قسمت میں ایمان نہ تھا وہ کسی طرح یقین نہ لائے ۱۲ ف۱۵ چون چرا کرنے کی مجال نہیں ف۱۶ جس کے سمجھنے میں آدمی کی عقل حیران ہے ۱۲

۱۳	ابراهیم	۴	جَدِيدٍ ۙ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيزٍ ۞ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ ۞	نئی خلقت لاکر بسائے اور اللہ تعالیٰ کو یہ مشکل نہیں ہے ف۱ اور اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے ف۲
۴	〃	۵	اَللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۞ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۞ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ۚ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۚ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۞	اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے اور آسمان سے پانی برسایا پھر تمہارے کھانے کو اس پانی سے میوے نکالے اور کشتیوں کو تمہارے اختیار میں دیا کہ اس کے حکم سے سمندر میں چلیں اور ندیاں تمہارے اختیار میں دیں ف۳ اور سورج اور چاند کو تمہارے کام میں لگایا وہ دونوں اپنے دستور پر چل رہے ہیں اور رات اور دن کو بھی تمہارے کام میں لگایا ف۴ اور جو تم نے اس (خدا) سے مانگا وہ سب اس نے تم کو دیا اور اگر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو گنو تو پورا گن نہ سکو گے ف۵ بیشک آدمی بڑا بے وفا ف۶ بڑا ناشکرا ہے ف۷
〃	〃	۶	وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۞	اللہ تعالیٰ سے تو کوئی چیز چھپی نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں ف۸
〃	〃	۷	فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۞	تو اے پیغمبر یہ مت سمجھ کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ اپنے پیغمبروں سے کیا ہے ف۹ وہ اس کے خلاف کریگا ف۱۰ بیشک وہ زبردست ہے بدلہ لینے والا ف۱۱
۱۴	الحجر	۲	وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ۞ وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۞ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ۞ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ۞ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ۞ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ ۫ وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۞ وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ وَمَا اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ۞ وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَ	اور ہم نے آسمان میں برج بنائے اور دیکھنے والوں کے لیے آسمان کو تاروں سے آراستہ کیا ف۱۲ اور ہم نے آسمان کو ہر ایک شیطان مردود سے بچا رکھا ہے ف۱۳ مگر جو کوئی چوری چھپے کوئی بات سن بھاگے تو اس کے پیچھے کھلا چمکتا ہوا شعلہ لگتا ہے ف۱۴ اور ہمنے زمین کو پھیلایا اور اس میں بوجھل پہاڑ رکھے اور ہر چیز اس میں (یا پہاڑوں میں) اندازے کے ساتھ اگائی (یا پیدا کی) اور ف۱۵ زمین میں ہمنے تمہارے گزر کے سامان بنائے (کھانے پینے رہنے کے) اور انکے جنکو تم روزی نہیں دیتے اور کوئی چیز ایسی نہیں جسکے خزانے ہمارے پاس نہ ہوں ف۱۶ اور ہم ایک ٹھہرے ہوئے اندازے سے اسکو اتارتے ہیں اور ہمنے پانی بھری ہوائیں چلائیں پھر ہمنے آسمان سے پانی برسایا اور تم کو وہ پانی پلایا اور تم تو اسکو روک کر رکھ بھی نہیں سکتے اور ہم ہی ف۱۷ [illegible]

ف۱ ایسے کروڑ عالم وہ دم بھر میں مٹ سکتا ہے اور دم بھر میں بنا سکتا ہے۔ ف۲ کسی کی مجال نہیں کہ چون و چرا کرے۔ ف۳ تم ان کا پانی جہاں چاہتے ہو وہاں لیجاتے ہو ان میں کشتیاں چلاتے ہو ایک ملک سے دوسرے ملک میں پہنچتے ہو۔ ف۴ یا جو تم نے اس سے مانگا اس کی ہر ہر قسم میں سے کچھ تم کو دیا۔ ف۵ جب اس کی نعمتوں کا شمار نہیں ہو سکتا تو شکر کیونکر ہو سکیگا۔ ف۶ یا بڑا بے انصاف۔ ف۷ ہر آن اور ہر لحظہ اللہ تعالیٰ کے ہزاروں احسان اس پر ہوتے ہیں اور پھر ذرا سی تکلیف میں ناشکری کرنے لگتا ہے یا اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں کی شکرگذاری کرتا ہے ظلوم سے یہی مراد ہے۔ ف۸ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مطلب اس پہلی دعا سے یہ تھا کہ گو کہ دل کو رنج ہے یہ بیان کرتے ہیں کہ اسمٰعیل کو یہاں لا کر بسانے سے تیرے گھر کا آباد کرنا منظور ہے مگر دل میں جو اسمٰعیل کی جدائی کا رنج ہے وہ بھی تو خوب جانتا ہے۔ ف۹ کہ دنیا اور آخرت میں ان کی مدد کریگا۔ ف۱۰ اس کو وعدہ پورا کرنا کچھ مشکل نہیں۔ ف۱۱ وہ اپنے دوستوں کا بدلہ اپنے دشمنوں سے ضرور لیگا۔ ف۱۲ برج کہا ہے منزلوں کو جو آسمان میں کہی ہیں اور تاروں کے ملنے سے ایک صورت کی طرح معلوم ہوتے ہیں یہ برج بارہ ہیں حمل ثور جوزا سرطان اسد سنبلہ میزان عقرب قوس جدی دلو حوت۔ ساتوں ستارے انہی برجوں میں پھرتے ہیں آفتاب ان بارہ برجوں کو ایک برس میں اور چاند ایک مہینہ میں طے کرتا ہے ف۱۳ فرشتے چوکیداری کرتے ہیں۔ ف۱۴ فرشتے اس شیطان کو مارتے ہیں جو جاسوسی کے لیے آتا ہے پھر وہ مر جاتا ہے یا جل جاتا ہے یا زخمی ہوتا ہے صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمان میں جب کوئی حکم صادر فرماتا ہے تو فرشتے اس کا کلام سنکر اپنے بازو پر مارتے ہیں عاجزی سے اور اللہ کے کلام کی آواز ایسی ہوتی ہے جیسے کوئی ایک زنجیر کھینچے پتھر پر جب فرشتوں کے دل سے خوف جاتا رہتا ہے تو آپس میں کہتے ہیں پروردگار نے کیا فرمایا وہ کہتے ہیں جو فرمایا حق فرمایا اور وہ بلند ہے بڑا ہے اسوقت بات چرانیوالے شیطان کوئی بات سن کر اپنے دوست نجومی یا کاہن کے کان میں سو جھوٹ ملا کر پھونک دیتے ہیں پھر وہی بات سچ نکلتی ہے جو آسمان پر سنی گئی تھی باقی سب باتیں جھوٹ نکلتی ہیں باقی [illegible]

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			نُمِيتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ	(سب کے) وارث رہیں اور ہم جانتے ہیں جو تم میں پہلے گذرے اور ہم جانتے ہیں جو آگے بعد کو (قیامت تک) پیدا ہوں گے ف۱
۱۴	الحجر	۶	وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ ۖ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ ۝ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ	اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان میں ہے (بڑی) حکمت کے ساتھ بنایا ہے ف۲ اور قیامت ضرور آئیگی تو (اے پیغمبر) کافروں اور مشرکوں سے اچھی طرح درگذر کر ف۳ بیشک تیرا مالک سبکا بنانیوالا ہی جانتے والا ہے ف۴
؍	النحل	۱	خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ تَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝	اُس نے آسمان اور زمین کو حکمت سے پیدا کیا وہ ان کے شرک سے برتر ہے ف۵
؍	؍	؍	وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ ۚ وَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ۝	اور سیدھی راہ اللہ ہی پر ہے ف۶ اور کوئی راہ (کفر اور گمراہی کی) ٹیڑھی بھی ہے اور جو خدا چاہتا تو تم سب کو (سیدھی) راہ پر لگا دیتا
؍	؍	۲	وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ	اور خدا ف۷ تو جو تم چھپاتے ہو اور جو تم کھولتے ہو (سب) جانتا ہے
؍	؍	۳	لَا جَرَمَ أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ	سچی بات تو یہ ہے کہ وہ جو کچھ چھپاتے ہیں اور جو کچھ کھولتے ہیں اللہ تعالیٰ اسکو جانتا ہے (تو ان کو ضرور بدلہ ملیگا) وہ غرور والوں کو پسند نہیں کرتا
؍	؍	۵	إِنْ تَحْرِصْ عَلَىٰ هُدَاهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي مَنْ يُضِلُّ ۖ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ۝	اگر تجھکو انکو راہ پر لانیکی حرص ہے (تو تیری حرص کرنے سے کچھ نہ ہوگا) کیونکہ اللہ جنکو گمراہ کرنا چاہتا ہے وہ راہ پر نہیں آسکتے ف۸ اور نہ کوئی انکی مدد کرسکتا ہے
؍	؍	؍	إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝	ہم تو جب کچھ کرنا چاہتے ہیں تو ہمارا کہنا یہی ہوتا ہے کہتے ہیں ہوجا وہ ہوجاتا ہے ف۹
؍	؍	۷	وَلَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَهُ الدِّينُ وَاصِبًا ۚ أَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُونَ	اور اسی کا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اور اسی کی عبادت ہمیشہ قائم ہے ف۱۰ کیا تم خدا کے سوا اور دوسرے کسی سے ڈرتے ہو ف۱۱
؍	؍	۱۱	وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ	اور آسمان اور زمین میں غیب کی باتیں اللہ ہی کو معلوم ہیں
؍	؍	۱۳	وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلٰكِنْ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝	اور اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو تم (سب) کو ایک ہی امت بنا دیتا ف۱۲ مگر وہ جسکو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے راہ پر لاتا ہے اور تم جو دنیا میں کررہے ہو تم سے اسکی ضرور بازپرس ہوگی
۱۵	بنی اسرائیل	۳	رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ ۚ إِنْ تَكُونُوا صَالِحِينَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا	تمہارا مالک خوب جانتا ہے جو تمہارے جی میں ہے ف۱۳ اگر تم (دل سے) نیک ہوگے ف۱۴ تو اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو بخش دیتا ہے ف۱۵

ف۱ بعضوں نے کہا پہلوں سے وہ امتیں مراد ہیں اور پچھلوں سے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ابن عباس نے کہا کہ ایک خوبصورت عورت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تو بعضے لوگ آگے کی صف میں ہو جاتے تاکہ نماز میں اس پر نگاہ نہ پڑے اور بعضے قصداً پیچھے رہتے کہ رکوع کے وقت بغلوں کے تلے سے اس کو دیکھیں تب اللہ تعالے نے یہ آیت اتاری ابن کثیر نے کہا یہ روایت منکر ہے بعضوں نے کہا جہاد کی صفیں مراد ہیں ۱۲ ف۲ بے کار نہیں بنایا ہر ایک میں ایک مصلحت رکھی ہے ۱۲ ف۳ مطلب یہ ہے کہ قیامت برحق ہے ان کافروں اور مشرکوں سے ان کی شرارتوں کا بدلہ اللہ تعالیٰ ضرور لیگا تو ان کی شرارتوں کا بدلہ لینے کی فکر نہ کر معاف کردے مجاہد نے کہا یہ آیت جہاد فرض ہونے سے پہلے اتری عکرمہ نے کہا یہ منسوخ ہے جہاد کی آیت سے ۱۲ ف۴ تو وہ ان کو دوبارہ پیدا کرسکتا ہے اور ان کے اعمال کا بدلہ دے سکتا ہے ۱۲ ف۵ اس کا کوئی شریک نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ سب کا خالق ہے اور سب اس کے مخلوق ہیں مخلوق خالق کے برابر کیونکر ہوسکے گا ۱۲ ف۶ یعنی اس کا بیان کر دینا اور کھول دینا سیدھا رستہ اللہ تعالے تک پہونچتا ہے ۱۲ ف۷ یہ نہیں کہ خدا کو تمہارے حال کی خبر نہیں اس وجہ سے وہ تم سے مواخذہ نہیں کرتا بلکہ خدا تو جو تم الخ ف۸ یعنی جن کی قسمت میں اللہ تعالیٰ نے گمراہی لکھ دی ہے ان کو اللہ تعالیٰ راہ پر نہیں لاتا ۱۲ ف۹ جس کی ایسی قدرت ہو وہ کیا کچھ نہیں کرسکتا جو چاہے وہ کرسکتا ہے ۱۲ ف۱۰ یا اسی کی فرمانبرداری لازم ہے ۱۲ ف۱۱ یہ تمہاری حماقت اور نادانی ہے سب ملک اس کا سب چیزیں اسکی سب حکم اسکا پھر اس کے سوا ڈر کس کا ۱۲ ف۱۲ سب کا دین اور مذہب ایک ہی ہوتا ف۱۳ ماں باپ کی اطاعت کرنیکو یا نافرمانی ۱۲ ف۱۴ اور ماں باپ کی اطاعت اور تابعداری کرنا چاہتے ہو لیکن تم سے کوئی قصور ہوگیا ۱۲ ف۱۵ یعنی جیسے تمہارے دل میں ابدی اللہ نافرمانی کی نیت نہیں اور کوئی قصور انکی خدمت گذاری میں ہوگیا جب سے تم نے توبہ کرلی تو اللہ تعالیٰ اسکو بخش دیگا ۱۲ لعہ اور جان بوجھکر پھر اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے اور درگذر کرتا ہے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	نمبر	آیت	ترجمہ
۱۵	بنی اسرائیل	۴	۴	اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا ۢ بَصِيْرًا	تیرا مالک جس کو چاہتا ہے فراغت کے ساتھ روزی دیتا ہے اور تنگی سے دیتا ہے وہی اپنے بندوں کو جانتا دیکھتا ہے
″	″	۵	۵	نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖۤ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰۤى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۔ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا	ہم خوب جانتے ہیں جس لیے وہ قرآن کو سنتے ہیں ف جب وہ تیری طرف کان لگاتے ہیں اور ہم خوب جانتے ہیں جب وہ کانا پھوسی کرتے ہیں جس وقت (یہ ظالم ایک دوسرے سے) کہتے ہیں تم تو اس مرد کے کہنے پر چلتے ہو جس پر کسی نے جادو کر دیا ہے ف (اے پیغمبر) دیکھ تو سہی تجھ پر کیا کیا باتیں لگاتے ہیں ف وہ (خود) بہک گئے ہیں ٹھیک رستے پر نہیں آ سکتے ف
″	″	″	۶	رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ؕ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ؕ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ۔ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	تمہارا مالک تم کو خوب جانتا ہے ف اگر چاہے تم پر رحم کرے یا اگر چاہے تم کو عذاب دے اور ہم نے (اے پیغمبر) تجھ کو ان کا ذمہ دار نہیں بنایا اور تیرا مالک (ان مشرکوں کو تو کیا) سارے آسمان اور زمین میں جو لوگ ہیں ان سب کو خوب جانتا ہے ف
″	″	″	۸	وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِىْۤ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِى الْقُرْاٰنِ ؕ وَنُخَوِّفُهُمْ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا	اور جب ہم نے تجھ سے کہا کہ تیرے مالک نے لوگوں کو گھیر لیا ہے ف اور جو دکھاوا ہم نے تجھ کو دکھایا وہ صرف اسی لیے کہ لوگوں کی جانچ ف ہو اور (اسی طرح) وہ درخت جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے ف اور ہم ان کافروں کو ڈراتے ہیں ف لیکن ہمارے ڈرانے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا ان کی سخت شرارت اور بڑھ جاتی ہے
″	″	″	۹	قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا	(اے پیغمبر) کہہ دے ہر کوئی اپنے طریق پر عمل کرتا ہے ف پھر جو کوئی تم میں سیدھے رستے پر ہے اس کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے ف
″	″	″	۱۰	وَيَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّىْ وَمَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا	اور تجھ سے پوچھتے ہیں روح کیا ہے ف کہہ دے روح میرے مالک کا حکم ہے اور ف تم لوگوں کو اس نے علم میں سے کچھ نہیں ملا مگر تھوڑا ف
″	″	″	۱۱	وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ۔ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ	اور جس کو اللہ راہ دکھلا دے وہی راہ پائے گا اور جس کو وہ بہکا دے تو (اے پیغمبر) خدا کے سوا اور کوئی لوگ اس کے دوست نہ ہوں گے (جو اس کو راہ پر لائیں) اور ہم قیامت کے دن ان کو منہ کے بل اندھے اور گونگے اور بہرے اٹھائیں گے ف (آخر) ان کا ٹھکانا دوزخ ہے ہر بار جب تھمے گی (ذرا شعلہ کم ہوگا) تو ہم اور زیادہ ان پر بھڑکا دیں گے یہ سزا ان کو اس لیے ملے گی کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو نہ مانا

ف اس پر تعجب ... کہ جھٹلانے کو ۔ ف اس کی عقل میں فرق آگیا ہے دیوانہ ہو گیا ہے یا وہ تمہاری طرح پیٹ رکھتا ہے کھاتا ہے پیتا ہے ۔ ف کبھی کہتے ہیں شاعر ہے کبھی کاہن کبھی ساحر کبھی دیوانہ ۔ ف جو ہدایت کا رستہ ہے کہ اللہ کو اکیلا وحدہ لا شریک لہ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کا پیغمبر سمجھیں ۔ ف کہ تمہارا انجام کیا ہوگا دوزخ میں جاؤ گے یا بہشت میں ۔ ف قریش کے لوگ اس امر پر تعجب کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اتنا بڑا بادشاہ اس کو تمام لوگوں میں حضرت محمد صلعم پسند آئے جو یتیم تھے اور ابو طالب اپنے چچا کی پرورش میں رہتے پھر ان کے اصحاب بھی وہ لوگ ہوئے جو تمام زمانہ کے محتاج ننگے بھوکے اسی پر یہ آیت اتری ان بیوقوفوں نے اتنا غور نہیں کیا کہ دنیا کا مال اسباب محض لغو ہے حقیقت میں تو شرافت نفس اور شرافت جوہر اس کو مالداری سے کیا علاقہ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت اسی طرح دکھلاتا ہے کہ جس کو لوگ حقیر سمجھتے ہیں خداوند کریم اسی کو عزت دے کر سب کا سرتاج بناتا ہے جیسے انجیل مقدس میں ہے کہ جس پتھر کو معماروں نے خراب دیکھ کر پھینک دیا وہی محل کے کونے کا صدر نشین ہوا ۔ ف سب اس کے قبضہ قدرت اور احاطہ علم میں ہیں ۔ ف کون اس پر یقین کرتا ہے اور کون جھٹلاتا ہے مراد معراج کا قصہ ہے اور دکھلا دینے سے آنکھ سے دکھلانا ہے جب آنحضرت نے معراج کا حال لوگوں سے بیان فرمایا تو کئی لوگ جھوٹ سمجھ کر اسلام سے پھر گئے ۔ ف اس کو لوگوں کی جانچ کے لیے بنایا اور زقوم کا درخت ہے یعنی تھوہر یا آگ یعنی جو دوزخیوں کا کھانا ہے آزمائش یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں یہ فرمایا کہ یہ درخت جہنم میں اگتا ہے اس کو کئی لوگوں نے نہ مانا اور کہا کہ بھلا درخت آگ میں کیونکر اگ سکتا ہے ان کو اللہ کی قدرت میں شک ہوا اور کافر ہو گئے کہتے ہیں دنیا میں ایسی چیزیں موجود ہیں جن کو آگ ضرر نہیں کرتی سمندر ایک جانور ہے جو آگ میں عیش کرتا ہے شتر مرغ انگارے کھا جاتا ہے اس کا منہ نہیں جلتا بعضے درختوں سے خود آگ نکلتی ہے تو آگ میں درخت کا پیدا ہونا اس کی قدرت کے سامنے کیا مشکل ہے ۔ ف اپنی قدرت کی نشانیوں سے ۔ ف اپنے دین اور مذہب اپنے خاندان اور ملک یا طبیعت کے موافق ۔ ف اس آیت [illegible] کو نا منظور ہے کہ خیر جو تم کو کرنا ہو کرو اب ۔ [illegible] (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ۝ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۝	اور کہنے لگے کیا جب ہم (مر کر پیچھے) ہڈیاں اور چورا ہو جائیں گے تو پھر نئے سرے سے کیا ہم پیدا ہو کر اٹھا کھڑے کیے جائیں گے کیا ان لوگوں نے نہیں جانا کہ اللہ جس نے آسمان پیدا کیے اور زمین (اتنی بڑی بڑی چیزیں) وہ ان کے سے آدمی بھی (دوبارہ) پیدا کر سکتا ہے ف۱ اور اسی نے ان لوگوں کے (دوبارہ پیدا ہونے کی) ایک میعاد مقرر کر رکھی ہے جس میں کچھ شک نہیں ف۲ اس پر بھی ظالم انکار کے سوا کچھ نہیں مانتے (ان لوگوں سے) کہہ دے اگر میرے مالک کی رحمت کے خزانے تمہارے ہاتھ میں ہوتے تو تم خرچ ہو جانے کے ڈر سے بخیلی کرتے اور آدمی بخیل ہے ف۳
۱۵	بنی اسرائیل (۱۷)	۱۲	قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝	ان لوگوں سے کہہ دے تم اللہ کہکر (خدا کو) پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو جس نام سے پکارو اس کے تو سب نام اچھے ہیں ف۴ اور اپنی نماز نہ چلا کر پڑھ ف۵ اور نہ بالکل آہستہ (کہ مقتدی بھی نہ سنیں) اور بیچ بیچ میں ایک راہ اختیار کر ف۶
〃	الکہف (۱۸)	۴	اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ۝	(سبحان اللہ) کیا دیکھنے والا اور سننے والا ہے اس کے سوا ان کا کوئی کام بنانے والا نہیں ہے اور وہ اپنے فرمان میں کسی کو شریک نہیں کرتا
〃	〃	۶	وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۝	اور تیرا مالک کسی پر ظلم نہیں کرتا ف۷
〃	〃	۸	وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا ۝	اور (اے پیغمبر) تیرا مالک بڑا بخشنے والا مہربان ہے اگر ان کے گناہوں پر ان کو پکڑنا چاہے تو جلدی (دنیا ہی میں) ان کو عذاب دے مگر (بات یہ ہے کہ اس نے) ان کے (عذاب کے) لیے ایک وعدہ مقرر کر رکھا ہے جس کو چھوڑ کر کوئی بچاؤ ان کو نہ ملیگا ف۸
۱۶	〃	۱۲	قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝	(اے پیغمبر) کہہ دے اگر میرے مالک کی باتیں ف۹ لکھنے کے لیے سمندر کی سیاہی ہو ف۱۰ تو میرے مالک کی باتیں تمام ہونے سے پہلے سمندر تمام ہو جائے گو اتنا ہی ایک اور سمندر ہم اس کی مدد کو لائیں ف۱۱
۱۶	مریم (۱۹)	۳	اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۝	(کیا ان کو اتنی سمجھ نہیں) کہ ہم زمین کے وارث ہونگے ف۱۲ اور ان لوگوں کے جو زمین پر بستے ہیں اور ہماری ہی طرف ان کو لوٹ کر آنا ہے
〃	〃	۴	لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۝	جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے اور جو ان کے بیچ میں ہے سب اسی کا ہے اور تیرا مالک (کسی چیز کو) بھولنے والا نہیں ف۱۳ وہ آسمانوں اور زمین

ف۱ بلکہ دوبارہ پیدا کرنا پہلی بار پیدا کرنے سے بہت آسان ہے۔ ف۲ یعنی قیامت کا دن۔ ف۳ یہ آیت مشرکوں کے باب میں اتری۔ ف۴ اور یہ دونو نام بھی انہیں اچھے ناموں میں سے ہیں کہتے ہیں آنحضرتؐ نے دعا میں فرمایا یا اللہ یا رحمٰن تو مشرک طعنہ دینے لگے کہ ہم کو تو دو خدا کے پکارنے سے منع کرتا ہے اور آپ دو خدا کو پکارتا ہے اس وقت یہ آیت اتری حدیث میں اللہ کے نناوے نام معلوم ہوتے ہیں جو مشہور ہیں اور ان کے سوا بھی بہت سے نام جو قرآن یا دوسری حدیثوں میں آئے ہیں وہ بھی اسماء حسنیٰ میں داخل ہیں ۱۲ ف۵ ایسے زور کی آواز سے کہ باہر والے سب سنیں ف۶ یہ حکم ہجرت سے پہلے کا ہے آپ جب نماز میں قرآن زور سے پڑھتے تو مشرک سنکر قرآن کو برا کہتے اس وقت یہ آیت اتری بعضوں نے کہا نماز سے اس آیت میں دعا مراد ہے صحیحین میں حضرت عائشہ رض سے یہی منقول ہے۔ ف۷ کہ بے قصور کسی کو سزا دے اور اگر وہ ایسا ہی کرے تب بھی ظلم نہیں ہے کیونکہ سب بندے اسکے ملک ہیں وہ جو چاہے کرے اس سے کوئی پوچھنے والا نہیں حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن لوگ تین بار سامنے لائے جائیں گے دو بار تو بحث ہوگی اور عذرات پیش ہونگے اور تیسری بار کتابیں ہاتھوں میں اڑ کر آئیں گی کسی کے داہنے ہاتھ میں اور کسی کے بائیں ہاتھ میں ف۸ یا جس دن وہ اللہ کے سوا اور کہیں پناہ نہیں پا سکتے ف۹ علم اور حکمت کی اور اس کی قدرت کے عجائبات ف۱۰ سارا سمندر کا پانی روشنائی ہو جائے اور لکھنا شروع کیا جائے ف۱۱ سمندر کتنا ہی بڑا ہو آخر اس کی ایک حد ہے اللہ تعالیٰ کی باتیں اور اس کی قدرتیں بے حد ہیں جو بے حد ہو وہ حد والے سے پوری نہیں ہو سکتی کہتے ہیں یہ آیت اسوقت اتری جب یہودیوں نے یہ آیت وما اوتیتم من العلم الا قلیلا سنکر کہا ہم کو توریت ملی ہے اس میں بہت سا علم ہے ف۱۲ اخیر میں کوئی اور مالک باقی نہ رہیگا ف۱۳ جیسے مشرک وحی موقوف ہونے سے بکنے لگے کہ اللہ حضرت محمد کو بھول گیا جب تو ایک مدت تک وحی نہیں اتری صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو اپنی کتاب میں حلال کیا وہ حلال ہے جو حرام کیا وہ حرام ہے جس سے سکوت کیا وہ معاف ہے تو تم اس کی معافی منظور کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو بھولنے والا نہیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وما کان ربک نسیا ۔

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ۝	آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے اس کا بھی مالک ہے تو اسی کا پوجا کر اور اسی کی پوجا پر جما رہ ف۱ کیا تو اس کے جوڑ کا اور کوئی بھی سمجھتا ہے
١٦	مریم ١٩	٦	لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ؕ	اس نے ان سب کو (اپنے علم اور قدرت سے) گھیر رکھا ہے اور پوری طرح گن لیا ہے
〃	طٰہٰ ٢٠	١	اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ۝ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۝	وہ بڑے رحم والا تخت پر چڑھا اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور جو ان دونوں کے بیچ میں ہے اور گیلی زمین کے تلے ہے ف۲ اور اگر تو پکار کر بات کرے تو اس کو تیری پکار کی احتیاج نہیں وہ تو بھید کو جانتا ہے اور اس سے زیادہ چھپے ہوئے کو وہی اللہ تعالیٰ ہے اس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں اس کے پیارے نام ہیں ف۳
〃	〃	٦	يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ۝ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ؕ	وہ سب جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور لوگوں کا علم اس کو گھیر نہیں سکتا ف۴ اور (قیامت کے دن) اس زندہ ہمیشہ رہنے والے خدا کے سامنے (سب لوگوں کے منہ) جھک جائیں گے
〃	〃	〃	فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ	تو اللہ تعالیٰ کی شان بلند ہے جو سچا بادشاہ ہے (وہی مالک حقیقی ہے)
١٧	الانبیاء ٢١	١	قٰلَ رَبِّىْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؗ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝	کہا ف۵ میرا مالک تو آسمان اور زمین میں کوئی بات کہی جائے (چپکے یا پکار کر) اس کو معلوم ہے اور وہ (سب) سنتا جانتا ہے
〃	〃	٢	وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝ لَوْ اَرَدْنَاۤ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّاۤ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ؕ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ۝ وَلَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ	اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو ان کے بیچ میں ہے کھیل (بیکار) نہیں بنایا ف۶ اگر ہم کو دل بہلاؤ منظور ہوتا (جورو یا اولاد) اور ہم ایسا کرنا چاہتے تو اپنے پاس سے اس کو بنا لیتے ف۷ بات یہ ہے کہ ہم سچ کو (پتھر کی طرح) جھوٹ پر پھینک مارتے ہیں وہ اس کو کچل ڈالتا ہے پھر وہ (یعنی جھوٹ) اسی دم فنا ہو جاتا ہے اور جو باتیں تم بناتے ہو ان سے خراب ہو گے ف۸ اور آسمانوں اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب اس کی ملک ہیں
〃	〃	〃	لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ۝	وہ جو کرے اس کو کوئی پوچھ نہیں سکتا (کیا مجال) اور بندوں کو پوچھ ہو گی
〃	〃	〃	يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ۝	اس کو معلوم ہے جو ان کے آگے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ فرشتے کسی کی سفارش نہیں کر سکتے مگر جس کے لیے خدا تعالیٰ کی مرضی ہو ف۹ اور وہ اس کی ہیبت سے کانپ رہتے ہیں ف۱۰

ف۱ اس کے پوجنے میں جو مصیبت آوے اس پر صبر کیے رہ ۱۲ ف۲ یعنی اخفے کو بھید تو وہ ہے جو ایک آدمی دوسرے آدمی سے کہے اور چھپانے کے پیچھے کرے اور اخفی وہ ہے جو اپنے دل ہی میں رکھے کسی سے ظاہر نہ کرے ۱۲ ف۳ ننانوے نام مشہور ہیں جو صحیح حدیث میں وارد ہیں اور ان کے سوا بھی بہت نام ہیں ۱۲ ف۴ اس کی ذات اور صفات کو یا اس کی مخلوقات کو کوئی اچھے طور سے معلوم نہیں کر سکتا ۱۲ ف۵ چپکے چپکے باتیں کرنے سے کیا فائدہ ۱۲

ف۶ بلکہ ان کے پیدا کرنے میں طرح طرح کی حکمتیں اور مصلحتیں ہیں ۱۲ ف۷ یہ نصاریٰ کا رد ہے جو معاذ اللہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کو سب کنواریوں میں پسند کیا اور ان کے پیٹ سے خدا کے اکلوتے بیٹے حضرت مسیح پیدا ہوئے پروردگار قادر مطلق کی شان اس سے بہت عالی ہے کہ وہ کسی عورت کو اپنی بی بی بنائے یا کسی انسان کو اپنا بیٹا اگر اس کو جورو بیٹا بنانا منظور ہوتا تو فرشتے اور حوریں ایک سے ایک حسین اور خوبصورت موجود ہیں ان کو چھوڑ کر وہ ایک آدمی زاد کو کیوں پسند فرماتا جو بالکل عاجز اور ناتوان ہے اور پلیدی اور نجاست اس کے پیٹ میں ہر وقت بھری ہوئی ہے ف۸ سخت عذاب میں گرفتار رہو گے یہ باتیں کہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کا بیٹا یا بیٹی یا جورو ہے تمہاری خرابی کے لچھن ہیں ۱۲ ف۹ یعنے وہ چاہے کہ اس کی سفارش کریں تو اس وقت اس کی سفارش کرتے ہیں مراد اہل توحید ہیں جو لا الہ الا اللہ کہتے ہیں صحیح حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن فرشتے ان کی سفارش کریں گے ۔ ف۱۰ یا اس کے جلال سے ڈر رہے ہیں ۱۲ ف۱۱ کوئی اسکا سا نہیں جب اسکا کوئی شریک نہیں تو سوا اس کے اور کسی کا پوجا نہیں کرنا چاہیے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۷	الانبیاء	۳	اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاۗءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۭ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ ۠ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا السَّمَاۗءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ښ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ۝	کیا کافروں نے اس بات پر غور نہیں کیا (پہلے) آسمان اور زمین دونوں ملے (چپے) تھے پھر ہم نے اُن کو الگ الگ کیا اور ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی سے بنایا ف۱ (اس پر بھی) وہ ایمان نہیں لاتے اور ہم نے زمین میں گڑے ہوئے (یا بھاری) پہاڑ رکھے (ایسا نہ ہو) وہ ان کو لیکر جھکنے لگے ف۲ اور ہم نے ان پہاڑوں میں کھلے رستے رکھے ف۳ اس لیے کہ ان کو راہ ملے ف۴ اور ہم نے آسمان کو مضبوط چھت بنایا اور یہ لوگ آسمان کی نشانیوں پر دھیان نہیں کرتے ف۵
۱۷	"	۴	وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ۭ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ۝	اور جو رائی کے دانے برابر کسی کا عمل ہوگا تو ہم اُس کو بھی (تولنے کے لیے) حاضر کریں گے اور ہم حساب کرنے کو بس ہیں ف۶
"	"	۷	اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ۝	بیشک وہ خدا اُس بات کو بھی جانتا ہے جو پکار کر کہی جاوے اور اُسکو بھی جانتا ہے جسکو تم چھپاتے ہو۔
"	"	"	قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰي مَا تَصِفُوْنَ ۝	پیغمبر نے دعا کی مالک میرے انصاف سے فیصلہ کر دے ف۷ اور ہم تمہاری (بیہودہ) باتوں پر اُسی کی مدد چاہتے ہیں
"	الحج	۱	ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝	یہ سب اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ وہی حق ہے ف۸ اور وہی مردوں کو (قیامت کے دن) جلائے گا اور وہی سب کچھ کر سکتا ہے
"	"	"	وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝	اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا ف۹
"	"	۲	اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَاۗبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۭ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۭ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ ۝	کیا تو نہیں دیکھتا کہ (فرشتوں اور مخلوق میں سے) جو آسمان اور زمین میں ہے اللہ تعالیٰ ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور سورج اور چاند اور تارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے آدمی ف۱۰ (بھی جو موحد ہیں) اور بہت سے آدمی ایسے ہیں جن پر عذاب آنا لازم ہو گیا ہے (مراد کافر اور مشرک ہیں) جس کو اللہ تعالیٰ ذلیل کرے اُسے کوئی (اور دوسرا) عزت نہیں دے سکتا اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے ف۱۱
"	"	۶	وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ	اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک دوسرے پر سے نہ ہٹاتا رہتا (مشرکوں کا غلبہ روکتا) ف۱۲ تو ٹھائے ہیں ف۱۳ اور گرجے اور یہودیوں کے عبادتخانے

ف۱ جن چیزوں میں جان ہے جیسے درخت اور حیوان وہ سب پانی سے زندہ ہیں ۔ ف۲ اگر پہاڑ نہ ہوتے اور زمین کا وزن ہلکا ہوتا تو اُس میں وہ ہچکولے کھاتی اور لوگوں کو سخت تکلیف ہوتی مکان تو ایک بھی نہ تھمتا ۔ ف۳ ورنہ پہاڑ کے اس پار جانا مشکل ہوتا اور ایک ملک سے دوسرے ملک کو رستہ نہ ملتا ۔ ف۴ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہم نے زمین میں چوڑے چوڑے رستے بنائے اسلیے کہ لوگ اپنے اپنے ٹھکانے پہونچ جائیں ۔ ف۵ وہاں جو ہماری قدرت کی نشانیاں ہیں مثلاً چاند سورج تارے وغیرہ ۔ ف۶ ہم کو کسی کی مدد کی ضرورت نہیں ہے حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے کئی غلام ہیں جو میری چوری اور دغا کرتے ہیں میں انکو گالیاں دیتا ہوں مارتا ہوں پھر میرا کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا اگر تیری سزا انکے قصور سے کم ہو تو تجھ کو اجر ملے گا اور جو قصور کے برابر ہے تو نہ تجھ کو اجر ملے گا نہ عذاب اور جو قصور سے زیادہ ہے تو فضیلت کر دی زیادہ کا بدلہ تجھ سے لیا جائیگا یہ سنکر وہ شخص چلا کر رونے لگا آپ نے فرمایا کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا ونضع الموازین القسط آخر آیت تک وہ بولا یا رسول اللہ میرے اور انکے لیے یہی بہتر ہے کہ جدا ہو جائیں میں انکو گواہ کرتا ہوں وہ آزاد ہیں ۔ ف۷ اگر وہ چھوڑ دیں تو اُنپر عذاب آتا رہے یہ دعا قبول ہوئی بدر کے دن یہ کافر مارے گئے اور ذلیل اور خوار ہوئے ۔ ف۸ یعنی قائم اور دائم سب اُسکے تصرفات ہیں ۔ ف۹ بلکہ نیک کو ثواب دینا اور بدکار کو عذاب کرنا عین عدل ہے ظلم تو تب ہے کہ بدکار کو چھوڑ دیتے اور نیک کی قدر نہیں کرتے ۔ ف۱۰ صحیح حدیث میں ہے کہ سورج جب ڈوبتا ہے تو سجدہ کرتا ہے پھر اُس کو حکم ہوتا ہے آگے بڑھنے کا اور قیامت کے قریب یہ حکم ہوگا کہ جہاں سے آیا ہے وہیں لوٹ جا تو وہ پچھم سے نکل آئے گا ایک حدیث میں ہے کہ جانوروں کی پیٹھ کو منبر مت بناؤ یعنی ہر وقت انپر چڑھے نہ رہو بعضا جانور اپنے سوار سے زیادہ اللہ کی یاد کرتا ہے ۔ ف۱۱ الرحمٰن یہاں پر سجدہ ہے پڑھنے والے اور سننے والے پر اور یہ پہلا سجدہ ہے اس سورت کا ۔ ف۱۲ وہ مسلمان اور نصاریٰ اور یہود سب پر غالب ہو جاتے ۔ ف۱۳ جن میں صاحب لوگ تارک الدنیا رہا کرتے ہیں ۔ ف۱۴ وہ زمین پر نہیں گرا یا محفوظ ہے شیطان وہاں جانے نہیں پاتے ۔

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			مَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۭ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ	اور مسجدیں جن میں اللہ تعالیٰ کا نام بہت لیا جاتا ہے (یہ سب) گرا دی جاتیں ف۱ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی مدد کرے ف۲ اللہ تعالیٰ بیشک اُس کی مدد کریگا کیونکہ اللہ زبردست ہے عزت والا (یا غالب)
۱۷	الحج	۸	ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ	یہ اس لیے کہ ف۳ اللہ تعالیٰ تو رات کو دن میں گھسیڑ دیتا ہے ف۴ اور دن کو رات میں گھسیڑ دیتا ہے اور (دوسرے) یہ کہ اللہ تعالیٰ (سب کچھ) سنتا دیکھتا ہے ف۵
〃	〃	〃	لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ	اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ ہی بے نیاز تعریف کے سزاوار ہے
〃	〃	۹	اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ	(اے پیغمبر) کیا تجھ کو یہ معلوم نہیں کہ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے بیشک یہ (سب) ایک کتاب یعنی لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے بیشک یہ اللہ پر آسان ہے
〃	〃	۱۰	يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ	وہ جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے ف۶ جانتا ہے اور سب کاموں کا (فیصلہ) اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے ف۷
۱۸	المؤمنون ۲۳	۴	وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ	اور ہم کسی شخص پر اُس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے ف۸ اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے ف۹ جو سچ سچ ف۱۰ بتلاتی ہے اور اُن پر ظلم نہ ہوگا ف۱۱
〃	〃	۶	وَاِنَّا عَلٰٓي اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ	اور ہم یہ کر سکتے ہیں کہ جس عذاب کا کافروں سے وعدہ کر رہے ہیں وہ تجھ کو دکھا دیں
〃	〃	〃	فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ	بلند ہے اللہ تعالیٰ جو سچا بادشاہ ہے ف۱۲ اُس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں عزت کے تخت کا صاحب ہے ف۱۳
〃	النور ۲۴	۵	اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے ف۱۳
〃	〃	۶	اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰۗفّٰتٍ ۭ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۔ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ	کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ آسمان اور زمین میں جتنے ہیں ف۱۴ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں ف۱۵ اور پرندے بھی بازو پھیلائے ہوئے ف۱۶ ہر ایک کو اپنی بندگی اور اللہ تعالیٰ کی یاد کا ڈھنگ معلوم ہے ف۱۷ اور جو یہ کیا کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے ف۱۸ اور آسمان اور زمین دونوں میں اللہ تعالیٰ ہی کی بادشاہت ہے ف۱۹ اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس (سب کو) لوٹ جانا ہے
〃	〃	۹	اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ۭ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ	سن لو اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے تم جس حال میں ہو وہ (خوب) جانتا ہے ف۲۰ اور جس دن (قیامت میں) اُس کی طرف

ف۱ یعنی اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ میں مشرکوں کے غلبہ کو روکا اور سچے دین والوں کو اُن سے بچایا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں یہودیوں کو اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں نصاریٰ کو اُن کے شر سے محفوظ رکھا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں مسلمانوں کو انکے غلبہ سے بچا دیگا اگر اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرتا تو ہر زمانہ میں مشرک ہی غالب ہو کر اللہ کی عبادت کا کوئی مقام باقی نہ چھوڑتے سب کو گرا کر برباد کر دیتے ۱۲ ف۲ اُس کے دشمنوں سے لڑے ۱۲ ف۳ اللہ کو سب قدرت ہے اُسکو مظلوم کی مدد کرنا کیا مشکل ہے ۱۲ ف۴ کبھی دن بڑا ہو جاتا ہے کبھی رات بڑی ہو جاتی ہے ۱۲ ف۵ تو وہ ظالم کے ظلم سے غافل نہیں ہے ۱۲ ف۶ یعنی اگلے پچھلے گذشتہ اور آیندہ سب حالات ۱۲ ف۷ وہی مالک ہے وہی خالق اُسی کا سب اختیار ہے جسکو چاہتا ہے اپنی پیغمبری کے لیے منتخب کرتا ہے تم پوچھنے والے کون ف۸ لوح محفوظ یا اُن کا نامۂ اعمال ۱۲ ف۹ انکے کاموں کو جتنا انہوں نے کیا ہے ۱۲ ف تیری زندگی میں اُن میں بعض پر عذاب بدر کے دن ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھلا دیا ۱۲ ف۱۱ بھلا اُس کے کام کھیل اور بیفائدہ ہو سکتے ہیں ۱۲ ف۱۲ یعنی عرش عظیم پر جلوہ گر ہے جو ساری مخلوقات سے بلند ہے ابن مسعود نے یہ آیت ایک [illegible] کے کان میں پڑھی وہ اچھا ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پوچھا تو نے کیا پڑھا انہوں نے بیان کیا آپ نے فرمایا قسم ہے اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر [illegible] اس آیت کو کسی پہاڑ پر پڑھے تو وہ سرک جائے ۱۲ ف۱۳ آسمان اور زمین اور جو ان میں ہے سب کا وجود اُسی کے وجود سے ہے اگر خدا نہ ہوتا تو کچھ نہ ہوتا ف۱۴ آدمی اور جن اور جانور پہاڑ وغیرہ سب چیزیں ۱۲ ف۱۵ مگر جانوروں کی اور جماد پہاڑ وغیرہ کی تسبیح ہم نہیں سمجھتے ۱۲ ف۱۶ جو آسمان اور زمین کے بیچ میں اکثر اڑتے رہتے ہیں ف۱۷ یا ہر ایک کی بندگی اور تسبیح کا ڈھنگ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے یا ہر ایک کو نمازی کی نماز اور تسبیح پڑھنے والے کی تسبیح کا علم ہے ۱۲ ف۱۸ اُس پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں نکلی نہ جزی ۱۲ ف۱۹ ہر جگہ اُسی کا حکم چلتا ہے ۱۲ ف۲۰ کہ تمہارے دلوں میں نفاق ہے یا اخلاص ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝	لوٹائے جائیں گے تو وہ اُن کو بتلا دے گا جو وہ دنیا میں کرتے تھے (اُن کے اعمال کی سزا دے گا) اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے ف۱
۱۹	الفرقان ۲۵	۱	الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا	وہ خدا تعالیٰ ایسا ہے جس کی آسمان اور زمین میں بادشاہت ہے اور کوئی بیٹا نہیں رکھتا (بلکہ سب اس کے بندے اور غلام ہیں) اور نہ بادشاہت میں کوئی اس کا ساجھی ہے اور اُس نے ہر چیز کو بنایا پھر ایک اندازے سے اُس کو درست کیا ف۲
״	״	۰	يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ	آسمان اور زمین کی چھپی بات (غیب کی بات) جانتا ہے
״	״	۵	الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ الرَّحْمَٰنُ فَاسْأَلْ بِهِ خَبِيرًا ۝	جس نے آسمان اور زمین اور جو اُن کے بیچ میں ہے چھ دن میں بنائے پھر (انتظام کرنے کو) تخت پر جا بیٹھا وہ بہت رحم والا ہے تو جو کوئی ان باتوں کو جانتا ہو اُس سے پوچھ ف۳
״	الشعراء ۲۶	۱	وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝	اور بیشک تیرا مالک زبردست ہے رحم والا
۲۰	النمل ۲۷	۵	قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ۝	(اے پیغمبر) کہہ دے جتنے لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں (آدمی ہوں یا فرشتے یا جن) کسی کو غیب کا علم نہیں بجز خدا کے ف۴ اور اُن کو یہ بھی خبر نہیں وہ کب جی کر (قبروں سے) اٹھیں گے
״	״	۶	وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝ وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ۝	اور (اے پیغمبر) بیشک تیرا مالک لوگوں پر فضل کرتا ہے (گناہ پر فوراً عذاب نہیں کرتا) مگر اکثر لوگ (اس فضل و کرم کا) شکر نہیں کرتے اور تیرا مالک جانتا ہے جو اُن کے دلوں میں چھپا ہوا ہے اور جو وہ علانیہ (کھول کر) کرتے ہیں ف۵ اور آسمان اور زمین بھر میں کوئی چھپی بات ایسی نہیں جو لوح محفوظ میں نہ لکھی ہو ف۶
״	״	״	إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُم بِحُكْمِهِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ۝	(اے پیغمبر) تیرا مالک (قیامت کے دن) اپنا حکم دے کر ان لوگوں کا فیصلہ کر دے گا اور وہ زبردست ہے سب جاننے والا ف۷
״	القصص ۲۸	۶	وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ ۝	اور (اے پیغمبر) تیرا مالک بستیوں کو اُس وقت تک تباہ نہیں کرتا جب تک وہاں کی بڑی بستی میں (ان بستیوں کے صدر مقام میں) ایک پیغمبر نہ بھیج لے جو ہماری آیتیں اُن کو پڑھ کر سنائے (اور ہمارا حکم پہونچائے) اور ہم ان بستیوں کو اُس وقت تباہ کرتے ہیں جب وہاں کے رہنے والے ظالم (بدکار) ہوں ف۸

ف۱ حسن حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آیت کو پڑھتے تھے اور اپنی دونوں انگلیاں دونوں آنکھوں پر رکھتے تھے فرماتے تھے وہ ہر چیز کو دیکھتا ہے تمام ہوئی سورۂ نور اللہ کے فضل و کرم سے ۔ ف۲ مثلاً آدمی ہی کو دیکھو ماں کے پیٹ میں ایک مقرر مدت تک رہتا ہے پھر ایک مقرر مدت تک بچہ رہتا ہے پھر ایک مقرر مدت تک جوان رہتا ہے اسی طرح دن اور رات کی مدتیں مقرر ہیں پھر ایک درخت اور جانور کے بڑھنے اور زندہ رہنے کی ایک ایک مدت ہے ۔ ف۳ یعنی قریش کے کافر یہ باتیں کیا جانیں اہل کتاب کے عالموں سے پوچھو وہ اسکی تصدیق کریں گے ۔ ف۴ وہی جانتا ہے کہ کل کیا ہوگا صحیحین میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے جس نے یہ گمان کیا کہ وہ کل کی ہونیوالی بات لوگوں کو بتلا سکتا ہے اُس نے اللہ پر بڑا طوفان جوڑا پھر یہی آیت پڑھی ۔ ف۵ مطلب یہ ہے کہ تیرا مالک جو بندوں کو گناہ کرنے پر فوراً عذاب نہیں کرتا یہ اُسکا فضل اور کرم ہے یہ بات نہیں ہے کہ اُس کو بندوں کے گناہ معلوم نہیں ہوتے وہ چھپ کر کیا کرتے ہیں کیونکہ وہ تو چھپا اور کھلا سب جانتا ہے ۔ ف۶ عذاب کا وقت بھی اُس میں لکھا ہے جو لوگوں سے پوشیدہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے ۔ ف۷ بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ دنیا ہی میں اپنا حکم یعنی قرآن اتار کر ان کا فیصلہ کر دیگا ۔ ف۸ کسی طرح پیغمبروں کا کہنا نہیں مانتے گناہ نہیں چھوڑتے مکہ کو ام القری کہتے ہیں یعنی بستیوں کی ماں کیونکہ عرب کے . . . . آس پاس کی بستیوں میں وہ بڑی بستی ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تیرے مالک کی تقدیر یوں قرار پائی ہے کہ دنیا کی بستی کو اُس وقت تک تباہ نہ کرے یعنے قیامت اُس وقت تک نہ آئے جب تک ام القرے یعنے مکہ میں ایک پیغمبر نہ بھیجے جو لوگوں کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائے آخیر تک مطلب یہ ہے کہ دنیا کا تمام ہونا اُس وقت لکھا ہے جب اخیر زمانہ کے پیغمبر یعنے ہمارے پیغمبر علیہ السلام دنیا میں آئیں اور ساری دنیا والوں کو اللہ کا کلام پہونچ جائے اس کے بعد وہ نافرمانی اور ظلم پر کمر باندھیں "

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۰	القصص ۲۸	۷	وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝	۱۴۳ اور (اے پیغمبر اصل بات تو یہ ہے) تیرا مالک جو چاہتا ہے وہ پیدا کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے (پیغمبری کے لیے) چن لیتا ہے ان بندوں کو کوئی مستقل اختیار نہیں ہے ف یہ جن جن لوگوں کو اللہ کا شریک بناتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے کہیں پاک اور برتر ہے ف اور (اے پیغمبر) جو باتیں یہ اپنے دل میں چھپاتے ہیں اور جو کھولتے ہیں تیرا مالک ان سب کو جانتا ہے ف
۲۰	العنکبوت ۲۹	۲	يُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَيَرْحَمُ مَن يَشَاءُ وَإِلَيْهِ تُقْلَبُونَ ۝ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝	۱۴۴ جس کو چاہے گا عذاب کریگا اور جس پر چاہیگا رحم کریگا اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور تم خدا تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے نہ زمین میں رہ کر نہ آسمان میں اور اللہ کے سوا کوئی تمہارا سرپرست حمایتی نہیں نہ مددگار۔
〃	〃	۴	إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝	۱۴۵ جن چیزوں کو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو (خوب) جانتا ہے اور وہی زبردست ہے حکمت والا
۲۱	〃	۶	قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ شَهِيدًا يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ	۱۴۶ (اے پیغمبر) ان لوگوں سے کہدے اللہ بس ہے گواہ مجھ میں اور تم میں ف وہ آسمانوں اور زمین کی (سب) چیزوں جانتا ہے
〃	〃	〃	وَكَأَيِّن مِّن دَابَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝	۱۴۷ اور (دنیا میں) کتنے جانور ایسے ہیں جو اپنی روزی لادے نہیں پھرتے ف اللہ تعالیٰ ان کو روزی دیتا ہے اور تم کو بھی (وہی دیتا ہے) اور وہ سب کچھ سنتا جانتا ہے ف
〃	〃	〃	اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝	۱۴۸ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسکو چاہتا ہے فراغت کے ساتھ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے تنگی سے دیتا ہے بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے ف
〃	الروم ۳۰	۱	لِلَّهِ الْأَمْرُ مِن قَبْلُ وَمِن بَعْدُ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ ۝ بِنَصْرِ اللَّهِ يَنصُرُ مَن يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝ وَعْدَ اللَّهِ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ وَعْدَهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝	۱۴۹ اللہ تعالیٰ ہی کا اختیار تھا پہلے بھی (جب وہ مغلوب ہوئی) اور بعد بھی ف اور اس دن (جب روم والے غالب ہوں گے) مسلمان اللہ کی مدد پر خوش ہو جائیں گے (جیسے آج مشرک خوش ہیں) وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور وہ زبردست ہے رحم والا یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اللہ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا مگر اکثر لوگ (یہ بات) نہیں جانتے ف
〃	〃	۴	اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ثُمَّ	۱۵۰ اللہ تعالیٰ ہی شروع میں پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ پیدا کریگا۔ پھر

ف اچھا اور برا سب کو اسی نے پیدا کیا ہے ف یا جو چاہتا ہے وہ اختیار کرتا ہے ف کہ نبی خدا کے حکم کے وہ کچھ کر سکیں بلکہ خود بری اور ان کے کام سب خدا تعالیٰ کے پیدا کیے ہوئے ہیں البتہ ظاہر میں بندوں کو ایک اختیار معلوم ہوتا ہے جس پر عذاب اور ثواب کا مدار ہے لیکن فی الحقیقت بااختیار نہیں ہیں کہ قضا و قدر کے سامنے مجبور ہیں اور اہلحدیث کا مذہب یہی ہے نہ وہ جبری ہیں کہ بندوں کو بالکل مجبور کہیں نہ قدری ہیں کہ بندوں کو بالکل مختار رکھیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ میں بحث کرنے کی ممانعت فرما دی ہے اور یہی بہتر ہے جو مسلمان [illegible] میں ظاہر ہوئی اسی مسئلہ میں بحث تھی ف بعض پیدا ہی وہی کرتا ہے اور اختیار بھی اسی کا ہے اسکے سوا نہ کوئی پیدا کر سکتا ہے نہ کسی کو اختیار ہے جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا معلوم ہوا کہ کسی نبی ولی کو اپنے کاروبار میں اختیار نہیں ہے بلکہ کل اختیارات اسی کے ہاتھ میں ہیں [illegible] کہ اگر سید اس میں شرک اور کفر کا اعتقاد رکھیں اور ظاہر میں مسلمان ہو جائیں تو انکو کچھ فائدہ نہ ہوگا [illegible] قرآن اسکا کلام ہے ف نہ اکٹھا کرتے ہیں نہ کل کے لیے کچھ رکھ چھوڑتے ہیں [illegible] وہ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں پھر شام کو پیٹ بھر کر اپنے گھونسلوں میں آ جاتے ہیں ایک حدیث میں ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] جیسا کرامر انکو اللہ تعالیٰ پر پورا یقین نہ ہوگا [illegible] کے ساتھ ہوئے غلب و مغلوب ہونگے اسی کا اختیار ہے یعنی فتح اور شکست اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے [illegible]

پارہ	سورۃ	آیت		
			إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝	تم سب اُس کے پاس لوٹ جاؤ گے۔
۲۱	الروم	۲	يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ وَكَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ۝	وہ زندے کو مردے سے نکالتا ہے اور مردے کو زندے سے ف۱ اور زمین کو مرے پیچھے (پانی برسا کر) زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم بھی (مرے پیچھے قبر سے) نکالے جاؤ گے ف۳
"	"	۳	وَلَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ كُلٌّ لَهُ قَانِتُونَ ۝	اور جتنے لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اُس کے حکم میں ہیں ف۴
"	"	۴	اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۖ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَفْعَلُ مِنْ ذَٰلِكُمْ مِنْ شَيْءٍ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝	(لوگو) اللہ تعالیٰ ہی نے تم کو پیدا کیا ہے پھر تم کو روزی دی پھر تم کو مارے پھر تم کو جلائے گا کیا جن کو تم نے (خدا کا) شریک سمجھا ہے وہ ان کاموں میں سے کچھ بھی کر سکتے ہیں ف۵ یہ لوگ جو شرک کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن سے (کہیں) پاک اور برتر ہے۔
"	"	۵	اللَّهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهُ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَشَاءُ وَيَجْعَلُهُ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ ۖ فَإِذَا أَصَابَ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ۝ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمُبْلِسِينَ ۝	اللہ تعالیٰ ہی ہواؤں کو بھیجتا ہے وہ بادل کو اُبھارتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ اُس بادل کو (ساری) آسمان میں پھیلا دیتا ہے جس طرح سے چاہتا ہے (کبھی ہلکا کبھی گہرا) اور کبھی اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے پھر تو دیکھتا ہے اُن میں سے مینہ (جھکڑ) نکلتا ہے جب اپنے بندوں میں سے جن پر وہ چاہتا ہے یہ مینہ برساتا ہے تو وہ اُسی وقت خوش ہو جاتے ہیں ف۶ حالانکہ برسات پڑنے سے پہلے اُس سے (ذرا) اول ہی یہ لوگ برسات سے نا امید ہو چکے تھے ف۸
"	"	۶	اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ ۝	اللہ ہی نے تم کو کمزوری میں بنایا (یعنی بچپنے میں) پھر کمزوری کے بعد (جوانی کا) زور دیا پھر زور کے بعد کمزوری دی اور بوڑھا کر دیا (بال سفید ہو گئے) وہ جو چاہتا ہے بناتا ہے اور وہ (آدمی کی تمام مصلحتیں) جانتا ہے قدرت والا ہے ف۹
"	لقمٰن	۱	خَلَقَ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ۖ وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ ۚ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ۝ هَٰذَا خَلْقُ اللَّهِ فَأَرُونِي مَاذَا خَلَقَ	اسی اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو بنایا جیسے تم دیکھتے ہو بن ستون کے (ان کو کھڑا کیا) اور اسی نے زمین میں بھاری بھر کم پہاڑ رکھے ایسا نہ ہو وہ (ہلنے لگیں) اِدھر اُدھر جھکے (جھکولے کھائے) اور ہر قسم کے جانور اُس میں پھیلائے ف۱۰ اور ہم نے آسمان سے پانی برسایا پھر (اُس پانی سے) زمین میں ہر قسم کی عمدہ چیزیں اُگائیں (اے پیغمبر) ان کافروں سے کہہ دے اللہ تعالیٰ کی تو پیدا کی ہوئی

ف۱ آدمی اور جانور کو نطفے اور انڈے سے۔ ف۲ جیسے نطفہ اور انڈا آدمی اور جانور سے۔ ف۳ جیسے زندہ مردے سے نکلتا ہے مردہ زندہ سے تم بھی اک دن زمین سے پھر زندہ ہو کر تمہارا نکلنا کون سی تعجب کی بات ہے جیسے ہر روز یہی کارخانہ جاری ہے یا تو زمین ایسی مردہ ہوتی ہے کہ اُس میں ہریالی کا نام نہیں کوئی جاندار ہوتا ہے پانی برستے ہی طرح طرح کی سبزیاں اُگ آتی ہیں ہزاروں قسم کے جانور پیدا ہو جاتے ہیں ایسے قادر مطلق کے سامنے دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے۔ ف۴ اس کا حکم سب پر چلتا ہے جس کو چاہے جلائے جس کو چاہے مارے۔ ف۵ پیدا کر سکتے ہیں یا روزی دے سکتے ہیں یا کسی کو مار یا جلا سکتے ہیں معلوم ہوا کہ یہ باتیں خاص اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں اور جو کوئی کسی اور کی نسبت یہ سمجھے کہ ان باتوں میں سے کوئی بات کر سکتا ہے تو وہ مشرک ہے۔ ف۶ کہتے ہیں اب خدا کی رحمت آئی غلہ خوب پیدا ہوگا ارزانی ہوگی۔ ف۷ اور ملول و مغموم تھے لیکن برسات پڑتے ہی اللہ تعالیٰ کی قدرت معلوم ہوتی ہے کہ ایک طرفۃ العین میں کیا سے کیا ہو گیا یا تو سب کے چہرے اترے ہوئے تھے یا ہر طرف رنگ رلیاں ہو رہی ہیں خوشی منائی جا رہی ہے۔ ف۹ ایک حکیم نے کہا ہے آدمی پیدائش سے لیکر تیس برس تک بچہ ہے اور تیس سے چالیس تک جوان ہے اور چالیس سے ساٹھ سال تک ادھیڑ (یعنے جس کو آدمی کہنا چاہیے اس عمر میں عقل اور سمجھ پوری ہوتی ہے) اور ساٹھ سے اسی تک بوڑھا ہے اور اسی کے بعد بیکار رہ جاتا ہے جو اس میں فرق آجاتا ہے عقل بھی کم ہو جاتی ہے۔ ف۱۰ چرند اور پرند اور زمین کے اندر رہنے والے اور پانی میں رہنے والے۔

پاره	سورة	رکوع	آیت	ترجمہ
			الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ بَلِ الظّٰلِمُونَ فِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ۝	چیزیں ہیں اب اس کے سوا دوسرے لوگوں نے ف کیا پیدا کیا ہے مجھکو دکھاؤ بلکہ بات یہ ہے کہ یہ ظالم لوگ کھلی گمراہی میں ہیں
۲۱	لقمٰن ۳۱	۲	يٰبُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمٰوٰتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ۝	بیٹا اگر کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر ہو پھر فرض کرو کہ وہ ساتوں زمینوں کے تلے ایک پتھر میں ہو یا آسمان اور زمین میں کہیں ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو حساب کے لئے حاضر کرے گا بیشک اللہ تعالیٰ باریک بین اور ہر بات سے خبردار ہے ف
۲۱	″	۳	لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝ وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝	اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے (سب اسی کی ملک ہے) بیشک اللہ تعالیٰ ہی بے پرواہ اور تعریف کیا ہوا ہے ف اور اگر زمین پر جتنے درخت ہیں سب کے قلم بنائے جائیں اور سمندر سیاہی ہو اس کے بعد سات اور سمندر سیاہی ہوں جب بھی اللہ تعالیٰ کی باتیں ختم نہ ہوں ف بیشک اللہ تعالیٰ زبردست ہے حکمت والا
″	″	″	ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الْبٰطِلُ وَأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ۝	اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ وہی سچا خدا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو (یہ مشرک) پکارتے ہیں وہ سب جھوٹے معبود ہیں ف اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی سب سے بلند اور سب سے بڑا ہے ف
″	″	۴	إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝	اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے کہ قیامت کب آئیگی اور وہی پانی برساتا ہے اور وہی جانتا ہے جو ماں کے پیٹ میں کیا ہے لڑکا یا لڑکی اور کسی کو معلوم نہیں کل وہ کیا کریگا اچھے کام یا برے کام اور (اللہ تعالیٰ کے سوا) کوئی نہیں جانتا وہ کس ملک اور کس سرزمین میں مریگا بیشک اللہ ہی جاننے والا خبردار ہے ف
″	السجدہ ۳۲	۱	اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ مَا لَكُمْ مِّنْ دُونِهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيعٍ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ۝ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ۝ ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝	اللہ وہی ہے جس نے آسمان اور زمین اور جو ان کے بیچ میں ہے چھ دن میں بنائے پھر عرش پر چڑھ گیا ف اس کے سوا کوئی تمہارا سرپرست ہے نہ سفارشی کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے وہ آسمان سے لیکر زمین تک سب کام چلاتا ہے ف پھر یہ سب کام اس دن جو تمہارے حساب سے ہزار برس کا ہوگا اللہ تعالیٰ کی طرف چڑھ جائینگے ف یہی تو وہ خدا ہے جو چھپی اور کھلی (سب باتیں) جانتا ہے زبردست رحم والا جس نے ہر چیز کو بہت

ف جیسا تم معبود سمجھتے ہو۔ ف کچھ ایک چیز بھی نہیں پیدا کی۔ ف اسے کوئی چیز جیب یا حاجت نہیں سکتی گو کتنی ہی چھوٹی ہو اور کتنی ہی دور ہو کتنی ہی پوشیدہ مقام میں کہ تحت الثریٰ میں ہو۔ ف اللہ کے سوا سب محتاج اور عاجز بندے ہیں ایک ایک عیب ان میں موجود ہے ہر عیب سے پاک ہونا اور ہر ایک تعریف کا حق ہونا یہ اسی کو زیبا ہے۔ ف اس کی قدرت کے کام اور عجائبات جو لکھے جائیں۔ ف کیونکہ اللہ تعالیٰ کی باتیں اور اس کے کام اور عجائبات بے نہایت ہیں … اور جو چیز بے انتہا ہو وہ انتہا والی سے ختم نہیں ہو سکتی گو انتہا والی چیز کتنی ہی بڑی ہو کہتے ہیں یہود کے عالموں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تم کہتے ہو … اس میں ہر چیز کا بیان ہے … تب یہ آیت اتری۔ ف ان کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا یہ سب قدرتیں اللہ تعالیٰ کی ہیں۔ ف اس کی ذات مقدس سب سے بڑی … ف صحیح میں ہے کہ غیب کی پانچ کنجیاں ہیں ان کو اللہ ہی جانتا ہے پھر یہ بیان کیا … آنحضرت صلعم سے پوچھا … اللہ تعالیٰ … اور مجھے معلوم ہو جائے میں پیدا ہوا لیکن … فرمایا کہ کہاں مرونگا اس وقت یہ آیت اتری حضرت … نے کہا جو یہ سمجھے کہ آنحضرت علم غیب کی کنجیاں جانتے تھے اس نے بڑا بہتان کیا جب پیغمبروں کو یہ باتیں معلوم نہ ہوں تو ان … کو یہ باتیں کہاں سے معلوم ہو سکتی ہیں۔ ف اس کی تفسیر اوپر کئی بار گذر چکی ہے اہلحدیث کا یہی اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے جدا اپنے تخت یعنی عرش پر جلوہ گر ہے امام ابن قیم نے امام ابو نعیم سے … فرمایا کہ اس کا انکار نہیں کیا مگر جہمیہ نے اور معتزلہ نے جہمیہ کی پیروی کی … اور اہل کلام … عقلاً … ف اللہ تعالیٰ سے کوئی سفارشی نہیں ہو سکتا کیونکہ سفارش اس سے کی جاتی ہے جو اپنے سے زیادہ قدرت رکھتا ہو اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کس کو قدرت … سفارشی … کا ہرگز …

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			الَّذِيْ أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ	خوبصورتی سے بنایا
۲۱	السجدۃ ۳۲	۲	وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا	اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت کرتے
۲۲	الاحزاب ۳۳	۷	وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِ مِنَ الْحَقِّ ۚ	اور اللہ تعالیٰ کو تو سچ بات کہنے میں کوئی شرم نہیں ف۱
؍؍	؍؍	۷	إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝	اگر تم کسی چیز کو کھول کر کہو (یا دل میں) اس کو چھپاؤ تو اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کو جانتا ہے ف۲
؍؍	السبا ۳۴	۱	يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۚ وَهُوَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ ۝	وہ جانتا ہے جو زمین کے اندر رہتا ہے ف۳ اور جو زمین سے نکلتا ہے ف۴ اور جو آسمان سے اترتا ہے ف۵ اور جو آسمان میں چڑھ جاتا ہے ف۶ اور وہی مہربان ہے بخشنے والا
۲۲	؍؍	؍؍	عَالِمِ الْغَيْبِ ۖ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا أَصْغَرُ مِنْ ذَٰلِكَ وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ۝	غیب کی باتیں جانتا ہے اس سے ذرہ برابر کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں نہ آسمانوں میں نہ زمین میں اور نہ ذرے سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر وہ کھلی کتاب (لوح محفوظ) میں لکھی ہوئی ہے
؍؍	؍؍	۴	قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝	(اے پیغمبر) کہہ دے میرا مالک جس کو چاہتا ہے فراغت کے ساتھ روزی دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے تنگی سے دیتا ہے لیکن اکثر لوگ (اس مصلحت کو) نہیں جانتے ف۷
؍؍	؍؍	۵	قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ ۚ وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝	(اے پیغمبر) کہہ دے میرا مالک جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے فراغت کے ساتھ روزی دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے اس کے لیے روزی تنگ کر دیتا ہے اور (لوگو) اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو کچھ خرچ کرو وہ اس کا بدلہ دے گا ف۸ اور وہ (سب) روزی دینے والوں میں اچھا روزی دینے والا ہے۔
؍؍	؍؍	۶	قُلْ إِنَّ رَبِّي يَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۝	کہہ دے میرا مالک حق بات (پیغمبروں کے دل میں) ڈالتا چلا جاتا ہے غیب کی باتوں کو وہ خوب جانتا ہے
۲۲	فاطر ۳۵	۱	مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۖ وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝	اللہ تعالیٰ اپنی رحمت جو لوگوں پر کھول دے تو اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو روک رکھے تو اس کا کوئی کھولنے والا نہیں اور وہی زبردست ہے حکمت والا ف۹
؍؍	؍؍	۲	وَاللّٰهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ إِلَىٰ بَلَدٍ مَيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ	اور اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے ہوائیں چلائیں وہ ہوائیں بادل کو ابھارتی ہیں پھر اس بادل کو ہم مردہ شہر کی طرف ہانک لے جاتے ف۱۰ ہیں

ف۱ یہ آیت اس وقت اتری جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ولیمہ میں آپ نے صحابہ کو بلایا وہ کھانا کھا چکے لیکن باتیں کرتے ہوئے وہیں بیٹھے رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شرم سے کچھ نہ فرما سکے یہاں تک کہ آپ اٹھ کر باہر تشریف لے گئے پھر آئے تو دیکھا وہ لوگ بیٹھے ہیں پھر تشریف لے گئے اور دریافت کرایا جب وہ لوگ اٹھ گئے تو آپ تشریف لائے اور حضرت زینب سے صحبت کی ۱۲ ف۲ جب پردے کا حکم اترا تو ایک شخص کہنے لگا آپ ہم کو اپنی چچازاد بہنوں سے ملنے کو روکتے ہیں ہم آپ کے بعد ان سے نکاح کر لیں گے تب یہ آیت اتری ۱۲ ف۳ مثلاً بیج خزانہ وغیرہ ۱۲ ف۴ مثلاً درخت جانور وغیرہ ۱۲ ف۵ مثلاً پانی اور رزق اور فرشتہ وغیرہ ۱۲ ف۶ مثلاً فرشتہ یا آدمی کا عمل یا دعا وغیرہ ۱۲ ف۷ تو روزی فراغت سے ملنا اس کی دلیل نہیں ہو سکتی کہ اللہ تعالیٰ راضی ہے اس میں جو حکمت ہے وہ اسی کو معلوم ہے بہتوں کو روزی فراغت سے اس لیے دی جاتی ہے کہ وہ اور زیادہ شرارت کریں خدا سے غافل ہو جائیں پھر آخرت میں سخت عذاب میں گرفتار رہیں ۱۲ ف۸ حدیث میں ہے کہ بندہ جو خرچ کرے اللہ تعالیٰ اس کا عوض دے گا مگر جو گناہ میں خرچ کرے ایک حدیث میں ہے صبح کو ایک فرشتہ دعا کرتا ہے یا اللہ خرچ کرنے والے کو اس کا بدلہ دے یا اللہ رکھ چھوڑنے والے کا مال تلف کر دے ایک حدیث میں ہے ہر دن میں ایک نحوست ہے تو صدقہ سے اس کی نحوست دفع کر دے ۱۲ ف۹ رحمت سے مراد پانی رزق روزی ہے ابن عباسؓ نے کہا توبہ کا دروازہ ۱۲ ف۱۰ جہاں کی زمین مردہ ہو گئی ہے نہ وہاں گھاس نہ سبزہ بالکل سوکھی ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع		
			الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ	پھر اس کی وجہ سے ہم زمین کو مرے بعد جلاتے ہیں ف۱ اسی طرح جی اٹھنا
			مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ۭ	ہے ف۲ جو شخص عزت چاہتا ہو تو عزت ساری اللہ تعالیٰ ہی کی ہے ف۳
			اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ	پاکیزہ کلمہ (لا الٰہ الا اللہ) اس تک چڑھ جاتا ہے اور نیک کام اس
			الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ	کو چڑھاتا ہے ف۴
۲۲	فاطر	۲	وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ	اور اللہ تعالیٰ نے تم کو پہلے مٹی سے پیدا کیا پھر تمہاری نسل نطفہ سے
			ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ۭ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى	پھر تم کو جوڑہ جوڑہ بنایا (ایک مرد ایک عورت) اور کسی عورت کو پیٹ
			وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ	نہیں رہتا اور نہ وہ جنتی ہے مگر خدا کو معلوم ہے اور نہ کسی عمر والے کو زیادہ عمر
			وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ	ملتی ہے اور نہ کسی کی عمر کم کی جاتی ہے مگر (یہ سب) لوح محفوظ میں لکھا
			ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ	ہوا ہے ف۵ بیشک اللہ تعالیٰ پر یہ عمر کا گھٹانا بڑھانا آسان ہے
〃	〃	۰	يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ	وہ رات کے ایک حصہ کو دن میں شریک کر دیتا ہے اور دن (کے ایک حصہ)
			وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ڮ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ	کو رات میں شریک کر دیتا ہے اور سورج اور چاند کو اسی نے کام میں لگا دیا
			مُّسَمًّى ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ	ہے دونوں ایک مقرر وقت پر چل رہے ہیں یہی اللہ تعالیٰ تمہارا رب
			لَهُ الْمُلْكُ ۭ	ہے اسی کی بادشاہت ہے۔
〃	〃	۳	يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ	لوگو تم اللہ تعالیٰ کے محتاج ہو ف۶ اور اللہ تعالیٰ ہی بے پرواہ ہے خوبیوں
			وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ	والا اگر وہ چاہے تو تم کو (ابھی ابھی) فنا کر دے اور (تمہارے بدل)
			وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ	نئی خلقت پیدا کرے ف۷ اور اللہ پر یہ بات کچھ مشکل نہیں
〃	〃	〃	اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ	بیشک اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اس کو (حق بات) سن لینے کی توفیق
			مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ	دیتا ہے اور تو ان لوگوں کو نہیں سنا سکتا جو قبروں میں ہیں ف۸
〃	〃	۵	اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ	بیشک اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں جانتا ہے وہ تو
			اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ	دلوں کی بات بھی جانتا ہے۔
〃	〃	〃	اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ	آسمانوں اور زمین کو بیشک اللہ تعالیٰ ہی تھامے ہوئے ہے وہ ٹل نہیں سکتے
			تَزُوْلَا ڬ وَلَىِٕنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا	اور جو کہیں ٹل جائیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی ایسا نہیں جو ان کو تھام
			مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا	سکے ف۹ بیشک اللہ تحمل والا ہے بخشنے والا ف۱۰
〃	〃	〃	وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ	اور اللہ تعالیٰ کچھ ایسا نہیں ہے جو آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز بھی اس کو

ف۱ طرح طرح کی سبزیاں اور پھل اس میں سے نکلتے ہیں ۱۲ ف۲ ابن مسعود نے کہا پہلے ایک فرشتہ آسمان اور زمین کے بیچ میں کھڑا ہو کر صور پھونکیگا ساری خلقت مر جائیگی مگر جسکو اللہ تعالیٰ چاہے پھر وہ نہر لگا ہوا عرش کے تلے سے ایک پانی برسے گا منی کی طرح اور سب لوگ زندہ ہو جائینگے انکے گوشت اور جسم اگ آئیں گے ۱۲ ف۳ اسی سے عزت مانگنا چاہیئے قتادہ نے کہا معنی یہ ہے اس کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر کے عزت حاصل کرے ۱۲ ف۴ یعنی کلمہ نیک عمل کی وجہ سے چڑھتا ہے اگر اعمال اچھے نہوں تو کلمہ خداوند کریم کی بارگاہ تک چڑھنے نہیں پاتا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور نیک عمل کو خدا کی بارگاہ تک کلمہ طیبہ چڑھاتا ہے یعنی اگر ایمان نہ ہو تو نیک عمل کچھ کام نہیں آتے ۱۲ ف۵ یا اسکو اس کا فیصلہ ازل ہی میں لکھا ہے اس فیصلے کے مطابق ہر شخص کی عمر کم و بیش ہوتی ہے کہتے ہیں عمر کا کم زیادہ ہونا اسباب سے اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے موافق ہوتا ہے ۱۲ ف۶ ہر بات میں ہر وقت ہمکو اللہ کی احتیاج ہے یہانتک کہ ہمارا وجود اور بقا بھی اس کا محتاج ہے ۱۲ ف۷ جو تمہاری اطاعت کرے اور نافرمانی سے باز رہے ۱۲ ف۸ مردوں سے مراد وہ کافر ہیں جو اپنے کفر اور شرارت پر جمے ہوئے ہیں انکو مردوں کی تشبیہ دی جیسے مردوں پر زندوں کی بات کا کوئی اثر معلوم نہیں ہوتا اسی طرح ان کافروں کو پیغمبر کا سمجھانا اثر نہیں کرتا اس آیت سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو کہتے ہیں مردے نہیں سنتے اہل حدیث یہ جواب دیتے ہیں کہ اس میں اسماع کی نفی ہے نہ سماع کی یعنی مردوں کو جواب دینا اور انکو کوئی بات قبول کرا دینا یہ انسان کے اختیار میں نہیں ہے اور اوپر اس مسئلہ کی بحث گذر چکی ہے ۱۲ ف۹ کسی نے حضرت موسیٰ کے دل میں یہ آیا کہ اللہ جل جلالہ آرام فرماتا ہے یا نہیں اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ ان کے پاس بھیجا اس نے تین دن تک حضرت موسیٰ کو سونے نہ دیا پھر چوتھے دن ان کے دونوں ہاتھوں میں دو شیشیاں دیں اور ان سے کہا کہ ان کو تھامے رہنا وہ اونگھنے لگے یہانتک کہ سو گئے اور شیشیاں ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گئیں تب اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی کہ اگر میں سوتا تو آسمان اور زمین کو کون تھامتا صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نہیں سوتا اور نہ سونا اس کی شان کے لائق ہے ۱۲

ف۱۰ ہزاروں گناہ دیکھتا ہے پر جلدی مواخذہ نہیں کرتا ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا	بتلا سکے وہ سب جانتا ہے اور ہر طرح کی قدرت رکھتا ہے ف۱
۲۲	یٰسٓ	۱	إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ	بیشک ہم ہی مردوں کو جلائیں گے اور جو نیک کام وہ آگے بھیج چکے اور نشانیاں ہم انکو لکھ لیتے ہیں اور ہم نے ہر چیز ایک روشن کتاب (لوح محفوظ) میں جمع کر رکھی ہے ف۲
۲۳	”	۵	وَمَنْ نُعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۖ أَفَلَا يَعْقِلُونَ	اور جسے ہم زیادہ عمر دیتے ہیں اُس کی بناوٹ الٹ دیتے ہیں ف۳ کیا ان کو عقل نہیں
”	”	”	بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ۝ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ	کیوں نہیں وہ بڑا پیدا کرنیوالا ہے بڑا علم والا ہے اسکی تو یہ شان ہے جب کوئی چیز (بنانا) چاہتا ہے تو اُسے فرما دیتا ہے ہو جا وہ ہو جاتی ہے ف۴
”	والصّٰفّٰت	۱	رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ	جو آسمانوں اور زمین کا اور جو ان کے بیچ میں ہے انکا مالک اور سورج جہاں جہاں سے نکلتا ہے ان کا مالک ف۵
”	”	”	إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ	ہم نے نزدیک والے (پہلے) آسمان کو آراستہ کیا ستاروں سے جوبن دی ف۶
”	صٓ	۳	وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۚ ذَٰلِكَ ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ	اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو ان دونوں کے بیچ میں ہے اُس کو بیکار (بے فائدہ) نہیں بنایا یہ کافروں کا خیال ہے ف۹ تو کافروں کی دوزخ سے خرابی ہونے والی ہے ف۱۰
”	”	۵	رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ	وہ آسمان اور زمین کا اور جو اُن دونوں کے بیچ میں ہے اُس کا مالک ہے زبردست بہت بخشنے والا ف۱۱
”	الزُّمَر	۱	إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ	بیشک جو شخص جھوٹا ناشکرا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو راہ پر نہیں لگاتا
”	”	”	خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۖ يُكَوِّرُ اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى اللَّيْلِ ۖ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى ۗ أَلَا هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ۝ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ الْأَنْعَامِ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ ۚ يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ	اُس نے آسمان اور زمین حکمت کے ساتھ بنائے رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے اور اُسی نے سورج اور چاند کو کام پر لگا دیا ایک ٹھہری ہوئی مدت (قیامت) تک سب چل رہے ہیں سن لو وہی زبردست ہے بڑا بخشنے والا ف۱۲ اُس نے تم (سب) کو ایک شخص سے بنایا ف۱۳ پھر اُسی سے اُس کا جوڑا نکالا ف۱۴ اور تمہارے لیے آٹھ طرح کے چوپائے جانور اتارے ف۱۵ وہی تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں ایک طرح کے بعد دوسری طرح سے بناتا ہے تین تین اندھیروں میں ف۱۶ یہی اللہ تعالیٰ تمہارا مالک ہے اُسی کی بادشاہت ہے وہی حاکم ہے، اُس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں اس پر بھی تم کہاں پھرے جا رہے ہو ف۱۷

ف۱ کسی کی کیا طاقت ہو رہی ہے برابر اسکی حکم سے باہر نکل سکے ۱۲ ف۲ نشانیوں سے یہ مراد ہے کہ آدمی کوئی ایسی نیکی کر جائے جسکا ثواب مرنے کے بعد بھی پہنچتا ہے جیسے علم دین کی کتاب چھوڑ جائے جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے رہیں ۱۲ ف۳ کوئی چیز نہیں چھوڑی ۱۲ ف۴ بڑھاپے میں ہر ایک قوت کم ہونے لگتی ہے ہاتھ پاؤں دماغ حواس قوتیں سب میں ضعف آ جاتا ہے یہاں تک کہ بہت بوڑھا ہو کر آدمی ویسا ہی کمزور ہو جاتا ہے جیسے بچپنے میں تھا ۱۲ ف۵ جو ایسے ایسے انقلاب کرتا ہے بچپنے سے جوانی جوانی سے بڑھاپا وہ مردوں کو بھی جلا سکتا ہے ف۶ اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ ہر چیز دنیا میں موجود ہونے سے پہلے بھی ایک طرح کا وجود یعنی وجود علمی رکھتی تھی جب تو اسکو خطاب فرمایا کیونکہ معدوم کو تو کچھ نہیں کہہ سکتے ۱۲ ف۷ سورج سال بھر تک ہر روز ایک نئے مقام سے نکلتا ہے اور ہر ایک کو مشرق کہتے ہیں تو یہ تین سو ساٹھ مشرقیں ہوئیں اسی طرح سورج ڈوبنے کے مقام کو مغرب کہتے ہیں وہ بھی تین سو ساٹھ ہیں اور مغرب کا ذکر نہیں کیا کیونکہ جو مشرق کا مالک ہو وہی مغرب کا بھی مالک ہوگا دوسرے یہ کہ مشرق اشرف ہے کیونکہ وہاں سے نور پیدا ہوتا ہے اور مغرب سے تاریکی پیدا ہوتی ہے اسی سبب سے بیان کیا ۱۲ ف۸ تارے ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے سبز پانی زمرد میں ہیرے جڑے ہوئے معلوم ۱۲ ف۹ یعنی مکہ کے کافروں کا جن کا اعتقاد یہ تھا کہ ہم لوگ خود بخود پیدا ہو گئے ہیں یا خدا نے ہمکو بے فائدہ بنایا ہے آخرت اور عذاب و ثواب کوئی چیز نہیں ہے یونان کے فلسفیوں میں بھی بعضوں کا اعتقاد یہ تھا کہ معاذ اللہ خدا نے ایک مدت راحت اور آرام میں صرف کی پھر بیکاری کا دھندا یہ عالم پیدا کیا لوگوں ہی ہے ہیں ویسے پیدا ہوں اور مر جائیں پروردگار کا ایک تماشا دیکھنا ہے عذاب و ثواب کوئی بات نہیں ہے ۱۲ ف۱۰ مرنے کے بعد جب دوزخ میں جھونکے جائیں گے اس وقت معلوم ہوگا کہ ہم بیکار پیدا ہوئے تھے یا کسی کام کے لیے ۱۲ ف۱۱ قہاری اور غفاری دونوں اسکی صفتیں ہیں مومنوں کے لیے غفار ہے اور کافروں کے لیے قہار اور گنہگاروں کے لیے ستار سبحان اللہ ۱۲ ف۱۲ اگلی آیت یا رحمت فرمایا اس میں غفار و ستار دونوں مختص ہیں ۱۲ ف۱۳ یعنی آدم کی نسل سے ۱۲ ف۱۴ یعنی حضرت حوا کو جو آدم کی بائیں پسلی سے نکلیں ۱۲ ف۱۵ جنکا ذکر سورۂ انعام میں گذر چکا ہے وہ ہیں آٹھ جوڑ مراد ہیں نر و مادہ اونٹ اور گائے بیل اور دو بکری بکرا اور دو بھیڑ بھیڑی ۱۲ ف۱۶ پیٹ کا اندھیرا رحم کا اندھیرا جھلی کا اندھیرا جو بچہ پر لپٹی ہوتی ہے بعضوں نے کہا جھلی کا اندھیرا رحم کا اندھیرا رات کا اندھیرا بعضوں نے کہا پشت کا اندھیرا عورت کے پیٹ کا اندھیرا رحم کا اندھیرا ایک طرح کے بعد دوسری طرح یعنی پہلے نطفہ ہوتا ہے پھر خون کی پھٹکی پھر بوٹی پھر ہڈیاں بنتی ہیں ف۱۷ اسکو چھوڑ کر دوسرے کی پوجا کرتے ہو

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۳	الزمر	۱	إِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنكُمْ ۖ وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۖ وَإِن تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ	اگر تم ناشکری کرو تو اللہ تعالیٰ کو تمہاری کچھ پرواہ نہیں ف اور وہ اپنے بندوں کے لیے ناشکری پسند نہیں کرتا ف اور جو تم اس کا شکر کرو تو وہ اس کو تمہارے لیے پسند کرتا ہے۔
″	″	۲	وَعْدَ اللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ الْمِيعَادَ	یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا
″	″	۳	ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ	یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے جس کو چاہتا ہے اس کے ذریعے سے رستہ دکھاتا ہے اور جسکو اللہ بہکا دے اس کو کوئی راہ پر لانے والا نہیں
۲۴	″	۴	أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ	کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے (محمدؐ) کے لیے کافی نہیں ہے ف
″	″	″	وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۝ وَمَن يَهْدِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن مُّضِلٍّ ۗ أَلَيْسَ اللَّهُ بِعَزِيزٍ ذِي انتِقَامٍ	اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کردے اس کو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جس کو اللہ تعالیٰ راہ پر لگائے اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ تعالیٰ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے ف
″	″	″	حَسْبِيَ اللَّهُ ۖ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ	اللہ تعالیٰ مجھ کو بس کرتا ہے اسی پر بھروسا کرنے والے بھروسا کرتے ہیں
″	″	۵	اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَا الآية	اللہ تعالیٰ جانوں کو مرتے وقت اپنے پاس اٹھا لیتا ہے آخر آیت تک
″	″	″	لَّهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ	آسمان اور زمین (سب) میں اسی کا راج ہے پھر (مرنے کے بعد بھی) تم اسی کے پاس لوٹ کر جاتے ہو ف
″	″	″	أَوَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ	کیا ان کو یہ نہیں معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے فراغت کے ساتھ روزی دیتا ہے اور (جس کو چاہتا ہے) تنگی سے دیتا ہے بیشک اس میں ایماندار لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں ف
″	″	۶	إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ	اللہ تعالیٰ سب گناہوں کو بخشتا ہے ف بیشک وہی بڑا بخشنے والا مہربان ہے
″	″	″	اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ۝ لَّهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ	ہر چیز کا پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے اور ہر چیز اسی کے سپرد ہے ف آسمان اور زمین کے خزانوں کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں ف
″	″	″	وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ ۚ سُبْحَانَهُ	اور ان کافروں نے اللہ تعالیٰ کا جیسا مرتبہ تھا ویسا مرتبہ نہیں سمجھا اور وہاں تو یہ حال ہے کہ قیامت کے دن ساری زمینیں اس کی ایک مٹھی میں ہونگی ف۱۲ اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ پر لپٹے ہوں گے ف

ف تمہاری ناشکری سے اسکا کوئی نقصان نہ ہوگا تم ہی تباہ ہوگے ۱۲ ف گو ہر کام اس کی تقدیر اور اس کے ارادے سے ہوتا ہے بعضوں نے کہا بندوں سے ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ڈرایا کہ تم اس نصیحت سے باز آؤ ورنہ ہمارے ہاتھوں سے تم کو سخت تکلیف ہوگی اس وقت یہ آیت اتری ... اسکی حمایت کافی ہے ۱۲ ف وہ سب سے زبردست ہے اپنے دشمنوں سے ایک دن ضرور بدلہ لیگا ۱۲ ف اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو قائل کیا کہ تم جن دیوتاؤں کو پوجتے ہو ... آسمان میں بنا یا ان کو کوئی اختیار نہ نفع یا نقصان پہونچانے کا یہ کیا سمجھ کر انکا پوجا کرتے ہو ۱۲ ف یعنی اس کے بے حکم کوئی کسی کی سفارش نہیں کر سکتا اور نہ کسی کی سفارش ... اور اسکا حکم ہونے کے بعد سفارش کرنا یہ اور بات ہے گویا یہ سفارش نہیں ہے بلکہ حکم کی تعمیل ہے جیسے کوئی غلام ... ساتھ عاجزی کے ساتھ ہو ف یعنی روزی کی کمی بیشی ہے ۱۲ ف روزی کا معاملہ عجیب معاملہ ہے نہ اسمیں علم اور عقل پر مدار ہے نہ کوشش اور محنت کو دخل ہے بہت سے عقلمند لوگ دن رات فکر معاش میں مصروف رہتے ہیں ... انکو دولت نہیں ملتی اور بہت سے نادان جاہل لوگ ہزار ہا روپے ... اسلام کا غلبہ ہوگیا تو بعضوں کا خیال ہوا ... کے باب میں اتری بعضوں نے کہا ان لوگوں کے باب میں جو اسلام سے مرتد ہوگئے تھے ۱۲ ف ... آیت سے اہلحدیث کا مذہب ثابت ہوتا ہے ... بھلائی سب کا خالق اللہ ہی ہے ۱۲ ف یا آسمان اور زمین کے خزانے اسکے پاس ہیں آسمان کے خزانے بارش اور زمین کے خزانے پیدا وار بعضوں نے کہا خزانوں سے یہ کلمہ مراد ہے سبحان اللہ وبحمدہ والحمد للہ واللہ اکبر ولا الہ الا اللہ واستغفر اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ایک حدیث میں ایسا ہی وارد ہے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	آیت		ترجمہ
			تَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ہ	لوگ جنکو اُسکا شریک بتاتے ہیں اُسکی ذات اُن سے کہیں پاک اور برتر ہے
۲۴	المؤمن ۴۰	۱	غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ہ	گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا سخت سزا دینے والا بڑا فضل کرنے والا اُس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے اُسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے
”	”	۲	رَفِیْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ یُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ	بلند درجے والا ہے عرش کا مالک وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اپنے اختیار سے وحی بھیجتا ہے
”	”	”	یَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ	اللہ تو آنکھوں کی چوری تک اور جو باتیں دل چھپاتے ہیں جانتا ہے
”	”	”	وَاللّٰهُ یَقْضِیْ بِالْحَقِّ وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَقْضُوْنَ بِشَیْءٍ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ہ	اور اللہ سچا فیصلہ کرتا ہے اور جن دیوتاؤں کو یہ کافر اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ بھی فیصلہ نہیں کر سکتے (اُن میں جان ہی کہاں ہے) بیشک اللہ ہی ہے جو سب سنتا ہے دیکھتا ہے
”	”	۴	اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ہ	بیشک جو بے لحاظ حد سے بڑھ جانے والا جھوٹا ہوتا ہے اللہ اُس کو کبھی راہ پر نہیں لاتا
”	”	”	وَمَا اللّٰهُ یُرِیْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ہ	اور اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا
”	”	”	وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ہ	اور جسکو اللہ بھٹکا دے اُس کو کوئی راہ پر نہیں لا سکتا
”	”	”	كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ	جو لوگ حد سے بڑھ گئے ہیں اور شک میں پڑے ہیں اُنکو اللہ اسیطرح بھٹکا دیتا ہے
”	”	”	كَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ہ	جو کوئی مغرور اینٹھو ہے اللہ اُس کے دل پر اسیطرح مہر لگا دیتا ہے
”	”	۶	اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ہ	اور کچھ نہیں ہم تو دنیا کی زندگی میں (بھی) اپنے پیغمبروں اور ایمانداروں کی مدد کرتے ہیں اور جسدن گواہ کھڑے ہونگے اُسدن بھی اُنکی مدد کریں گے
”	”	۷	اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ہ	اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے رات کو تمہارے آرام کے لیے اور دن کو (ہر چیز کا) دکھلانے والا بنایا ہے وہ لوگوں پر بڑا فضل کرنیوالا ہے پر اکثر لوگ اُس کے فضل کا شکر نہیں کرتے (لوگو) یہی تو اللہ تعالیٰ ہے تمہارا
			ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰی تُؤْفَكُوْنَ ہ	مالک ہر چیز کا پیدا کرنے والا اُس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے پھر تم کدھر بہکے جا رہے ہو
”	”	”	اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا	اللہ تو وہ ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو رہنے کی جگہ اور آسمان کو

ف اسی لئے کہ گناہ بخشتا ہے جو کوئی توبہ کرے تو اُسکی توبہ قبول کرتا ہے کافروں اور مشرکوں کو سخت سزا دیتا ہے بعضوں نے ذی الطول کا یوں معنی کیا ہے بڑی گنجائش والا ف حدیث میں ہے کہ جو کوئی صبح کو حم تنزیل الکتاب سے الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی پڑھ لے وہ شام تک محفوظ رہے گا اور جو کوئی شام کو پڑھ لے وہ صبح تک محفوظ رہے گا ف یا فرشتوں اور پیغمبروں اور مومنوں کے درجے بلند کرنے والا ف یعنی دزدیدہ نگاہ تک پہچانتا ہے بعضوں نے کہا کہ آنکھ کی چوری سے یہ مراد ہے کہ کسی مسلمان پر اُسکا عیب کرنیکے لیے آنکھ مارنا یا آنکھ سے کوئی اشارہ کرنا ابن عباس نے کہا مراد یہ ہے کہ نامحرم عورت کو اُس وقت دیکھنا جب لوگ اپنی نگاہ اور طرف کیے ہوں اور جب اُسکی طرف نگاہ ہو تو اُن کے دکھلانے کے لیے آنکھ نیچی رکھنا ف دل میں جو گناہ کا وسوسہ آتا ہے ف اُس کا کام اور مقصد اللہ پورا نہیں ہونے دیتا اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر موسیٰ جھوٹا ہے تو خود بخود اُسکا جھوٹ کھل جائیگا ناحق خون کرنے سے کیا فائدہ اور جو وہ سچا ہے تو تم تباہ ہو گے اور موسیٰ کا ظہور و غلبہ ہوگا ف کہ بے قصور اُنکو تباہ کر دیں بلکہ وہ قصور پر قصور کیے جاتے ہیں اور پر وردگار بدلہ کرتا ہے جب حد سے بڑھ جاتے ہیں اُس وقت عذاب اُترتا ہے ف یہ اشارہ ہے فرعون کی طرف وہ بھی مغرور اینٹھو تھا مہر لگا دینے سے یہ مطلب ہے کہ حق بات اُس کے دل پر اثر نہیں کرتی ف آخیر میں وہ کافروں پر غالب ہوتے ہیں ف اس کی روشنی میں ہر چیز سوجھ پڑتی ہے ف فضل تو وہ کرے اور یہ کمبخت بتوں کا احسان مانتے ہیں جن کو کچھ اختیار نہیں ہے ف یعنے قیامت کے دن پیغمبر اور فرشتے اور مسلمان دوسری امتوں پر گواہی دینگے دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں کی مدد کرتا ہے اخیر میں اُنہی کا غلبہ ہوتا ہے اور اُن کا دشمن تباہ ہوتے ہیں جیسے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن تباہ ہوئے اور جو لوگ پیغمبروں کو شہید کرتے ہیں اُن سے بدلا لیا جاتا ہے حضرت یحییٰ بن زکریا کے خون کے بدلے اللہ تعالیٰ نے ستر ہزار یہودیوں کو قتل کرایا اور امام حسین علیہ السلام کے خون کے بدلے ایک لاکھ چالیس ہزار خارجیوں کو قتل کرایا ہ

پارہ	سورۃ	رکوع		
			السماء بناء وصوركم فاحسن صوركم ورزقكم من الطيبت ذلكم الله ربكم فتبرك الله رب العلمين ۔	چھت بنایا اور اسی نے تمہاری شکلیں بنائیں ف۱ اور کیسی اچھی شکلیں بنائیں اور ستھری چیزیں تم کو کھانے کو دیں ف۲ یہی اللہ ہے جو تمہارا مالک ہے وہ بڑی برکت والا ہے سارے جہان کا پالنے والا
۲۴	المؤمن	۸	كذلك يضل الله الكفرين ۔	اللہ کافروں کو ایسا ہی بھٹکا دیتا ہے ف۳
"	"	۹	الله الذي جعل لكم الانعام لتركبوا منها ومنها تاكلون ولكم فيها منافع ولتبلغوا عليها حاجة في صدوركم وعليها وعلى الفلك تحملون ۔	اللہ وہی ہے جس نے تمہارے لیے چوپائے جانور بنائے اس لیے کہ تم ان میں سے کسی پر سواری کرو ف۴ اور کسی کو کھاؤ ف۵ اور تم کو ان جانوروں میں فائدے ہیں اور اس لیے کہ تم ان جانوروں پر چڑھ کر اپنے دل میں جو مطلب ہے ف۶ وہاں تک پہنچ جاؤ اور تم ان جانوروں پر خشکی میں اور جہازوں پر لد کر پھرتے ہو
۲۵	حم السجدۃ	۶	اليه يرد علم الساعة وما تخرج من ثمرت من اكمامها وما تحمل من انثى ولا تضع الا بعلمه ويوم يناديهم اين شركاءي قالوا اذنك ما منا من شهيد ۔	قیامت کب آئیگی اس کا علم خدا ہی کے حوالے ہے ف۷ اور کوئی پھل اپنے گابھوں (غلافوں) میں سے نہیں نکلتا اور (اسی طرح) کسی مادہ کو پیٹ نہیں رہتا نہ وہ جنتی ہے مگر اس کو خبر ہے اور (اے پیغمبر) وہ دن یاد کر جس دن اللہ مشرکوں کو پکاریگا وہ (تمہارے دیوتا) کہاں گئے جن کو تم میرا شریک سمجھتے تو وہ کہیں گے ہم تو عرض کر چکے ہم میں کوئی اس کا قائل نہیں ف۸
"	الشوریٰ	۱	له ما في السموت وما في الارض وهو العلي العظيم ۔	اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور وہی سب سے اونچا بڑا ہے
"	"	۱	ولو شاء الله لجعلهم امة واحدة ولكن يدخل من يشاء في رحمته والظلمون ما لهم من ولي ولا نصير ۔	اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو سب لوگوں کا ایک ہی دین کر دیتا لیکن وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور گنہگاروں (نافرمانوں) کا تو اس دن کوئی حمایتی نہ ہوگا اور نہ مددگار ف۹
"	"	۲	وما اختلفتم فيه من شيء فحكمه الى الله ذلكم الله ربي عليه توكلت واليه انيب ۔ فاطر السموت والارض جعل لكم من انفسكم ازواجا ومن الانعام ازواجا يذرؤكم فيه ليس كمثله شيء وهو السميع البصير له مقاليد	اور جس بات میں تم اختلاف کرو تو اس کا (اخیر) فیصلہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے ف۱۰ لوگو یہی تو اللہ ہے میرا مالک ف۱۱ اسی پر میں نے بھروسا کیا ہے اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا اسی نے تمہاری جنس کے تمہارے لیے جوڑے بنائے ف۱۲ اور چوپایوں میں بھی (انہی کی جنس کے) جوڑے بنائے وہ تم کو زمین میں (چاروں طرف) بکھیرتا ہے ف۱۳ اس کی سی دنیا میں کوئی چیز نہیں ف۱۴ اور وہ سنتا ف۱۵ دیکھتا ہے

ف۱ کوئی جانور آدمی سے بہتر نہیں ہے سارے جانور منہ لگا کر کھانا کھاتے ہیں آدمی ہاتھ سے اٹھا کر کھاتا ہے اس کا قد سیدھا ہے دو پاؤں پر اس طرح چلتا ہے بعض جانور چار پاؤں پر چلتے ہیں ف۲ کیسی کیسی خوش مزہ ۔ ف۳ ان کو حواس جاتے رہتے ہیں جیسے ان دوزخیوں کے حواس جاتے رہیں گے پہلے تو یہ کہہ بیٹھے کہ ہمارے وہ شریک غائب ہو گئے ہم کو دکھائی نہیں پڑتے اور شرک کو تسلیم کیا پھر یہ کہنے لگے کہ ہم شرک ہی نہیں کرتے تھے ہم خدا تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں پوجتے ف۴ جیسے اونٹ گھوڑا وغیرہ ف۵ جیسے گائے بکری بھیڑ وغیرہ ف۶ کہیں سوداگری کو جانا یا دشمن پر حملہ کرنا ف۷ مشرکوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر تم سچے پیغمبر ہو تو بتلاؤ قیامت کب آئیگی اسوقت یہ آیت اتری یعنی قیامت کا علم اسی پر رکھا جاتا ہے وہی جانتا ہے کسی بندے کو اس کی خبر نہیں ہے صحیح حدیث میں ہے کہ جس سے پوچھتے ہو وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا ف۸ یعنی کوئی شرک کا معتقد نہیں یا ہم میں کوئی ان دیوتاؤں کا دیکھنے والا نہیں خدا کا عذاب دیکھ کر اب شرک کا انکار کریں گے اور اپنے تئیں موحد بتلائیں گے ف۹ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں کفر اور ایمان دونوں رکھے ہیں بہشت اور دوزخ دونوں کا آباد کرنا منظور تھا اس سے یہ کوئی نہ سمجھے کہ اس کو کوئی مجبوری تھی نہیں اس کی خوشی اسی میں ہے کہ حکمت ہے وہ اگر چاہتا تو سب کو مومن کر دیتا یا سب کافر و مشرک ہوتے ف۱۰ وہی قیامت کے دن فیصلہ کریگا کہ کون حق پر تھا اور کون ناحق پر بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب تم کسی بات میں اختلاف کرو تو اس کی کتاب یعنی قرآن مجید کی طرف رجوع ہو اور قرآن کی ہدایت کے موافق عمل کرو قرآن میں خود بیان ہے کہ جو پیغمبر حکم دے اس پر عمل کرو لہذا ہر جھگڑے کا فیصلہ قرآن اور حدیث سے کرنا چاہیے اور قرآن اور حدیث کے خلاف کسی کی بات نہ سننا چاہیے خواہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا ہو ۔ ف۱۱ جو قیامت کے دن سب جھگڑے فیصل کرے گا ف۱۲ یعنی عورتیں جو آدمی ہیں ف۱۳ تمہاری نسل بڑھ کے ہر طرف پھیل جاتی ہے (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ	آسمان اور زمین کی خزانے اسی کی پاس ہیں جس کو چاہتا ہی فراغت کی ساتھ روزی دیتا ہی اور جسکو چاہتا ہی (جتنی روزی) تنگ کرتا ہی بیشک وہ سب جانتا
٢٥	الشوریٰ ٤٢	٢	٢١٩ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ	٢١٩ اللہ جس بندے کو چاہتا ہی پیغمبری کے لیے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور جو کوئی اللہ کی طرف رجوع ہوتا ہے اُس کو اللہ رستہ دکھلاتا ہے ف١
"	"	"	٢٢٠ اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ	٢٢٠ اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے سچائی کے ساتھ کتاب اتاری ف٢ اور (عدل و انصاف) کی ترازو ف٣
"	"	"	٢٢١ اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ	٢٢١ اللہ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے جسکو جتنی چاہتا ہی (اتنی) روزی دیتا ہے (کسی کو بہت کسی کو کم) اور وہ زور والا ہے زبردست
"	"	٣	٢٢٢ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ۚ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ	٢٢٢ اور اگر اللہ اپنی سب بندوں کو فراغت سے روزی دی تو ملک میں فساد مچادیں ف٤ لیکن وہ اندازے سے جتنی چاہتا ہے اتنی روزی اتارتا ہی بیشک وہ اپنے بندوں کی خبر رکھتا ہی (ان کو) دیکھ رہا ہے
"	"	٤	٢٢٣ وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ	٢٢٣ اور لوگو جو تم پر مصیبت آتی ہے تو تمہاری ہاتھوں نے جو کیا ہے اسکی سزا میں ف٥ اور بہت (سے قصور) معاف کر دیتا ہے ف٦
"	"	٥	٢٢٤ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ	٢٢٤ اور جس کو خدا بھٹکا دی تو پھر اُس کا کوئی مددگار نہیں (جو اُسکو راہ پر لادی)
"	"	"	٢٢٥ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ	٢٢٥ اور جس کو خدا بھٹکا دی اُس کے لیے (ہدایت کا) رستہ ہی نہیں ہے
"	"	"	٢٢٦ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۭ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ	٢٢٦ آسمان اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہی جسکو چاہتا ہے (نری) بیٹیاں عنایت فرماتا ہے اور جسکو چاہتا ہے (نری) بیٹے دیتا ہے ف٧ یا جنکو چاہتا ہی بیٹے بیٹیاں (دونو) ملا کر دیتا ہے ف٨ اور جس کو چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے ف٩ بیشک وہ اپنے بندوں کی مصلحت خوب جانتا ہے قدرت والا
"	"	"	٢٢٧ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ	٢٢٧ اور آدمی کا یہ حوصلہ نہیں کہ اللہ اُس سے بات کری ف١٠ مگر وحی کے ذریعے سے ف١١ یا پردہ کی آڑ سے ف١٢
"	الزخرف ٤٣	١	٢٢٨ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ	٢٢٨ جس نے زمین کو تمہارا بچھونا بنایا اور اُس میں تمہارے (چلنے پھرنے کے) لیے رستے نکالے اسلیے کہ تم (جہاں جانا چاہو وہاں) پہنچ جاؤ اور جس نے اندازے سے آسمان سے پانی برسایا ف١٣ پھر مردہ شہر کو ہم نے اس پانی سے جلا اٹھایا

ف١ اپنی قرب کا یا اُسکو نیک عمل کی توفیق دیتا ہے معلوم ہوا دل سے اللہ کی طرف رجوع ہونا ضروری ہے جو بندہ یا بندہ پر اللہ تعالیٰ ضرور دستگیری کریگا ۔ ف٢ یعنی قرآن یا ہر ایک الٰہی کتاب ۔ ف٣ یعنی عدل اور انصاف کرنے کا اُس نے حکم دیا بعضوں نے کہا تولنے کی ترازو مراد ہی حضرت نوحؑ کے زمانہ میں اتری تھی ۔ ف٤ کوئی کسی کی نہ سنی اللہ کی بڑی رحمت یہ ہے کہ دنیا میں ایک کو ایک کا محتاج بنایا غریب امیروں سے روزی کماتے ہیں اور امیر غریبوں سے کام لیتے ہیں ۔ ف٥ یعنے تمہارے اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے لوگ گناہ کرتے ہیں اُس کی سزا میں طرح طرح کے عذاب پھیلتے ہیں قحط آتا ہے طاعون آتا ہے وبا آتی ہے ضحاک نے کہا قرآن پڑھ کر بھولنا بڑی مصیبت ہے علماء نے کہا اسی طرح حدیث شریف کا بدلا دینا یا رای اور قیاس کو حدیث پر مقدم رکھنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا میں تمکو سب سے زیادہ فضل آیت بتلاؤں جس کی تفسیر آنحضرت صلعم نے بیان فرمائی پھر یہی آیت پڑھی آنحضرت صلعم نے فرمایا پھر جو بیماری یا مصیبت آتی ہے وہ تمہارے اعمال کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بڑی ہے کہ وہ پھر آخرت میں دوبارہ تم کو عذاب کرے اور جو اللہ نے دنیا میں معاف کر دیا پھر اسکی سزا دی ۔ ف٦ نہ دنیا میں اُنکی سزا دیتا ہے نہ آخرت میں دیگا بلکہ بالکل درگذر کرتا ہے یہ اس کی کریمی اور رحیمی ہے ورنہ ایک گھونٹ پانی بھی ہم کو نہ ملتا بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں مصیبت ڈالکر بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے جیسے حدیث میں ہے کہ مومن کو جب کوئی مصیبت اُس کے جسم میں پہونچتی ہے تو اُس کے گناہ اتر جاتے ہیں ۔ ف٧ حضرت شعیبؑ اور حضرت لوطؑ کی نری بیٹیاں تھیں اور حضرت ابراہیمؑ کے نرے بیٹے تھے ۔ ف٨ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے تین بیٹے تھے قاسم اور عبداللہ اور ابراہیم اور چار بیٹیاں زینب اور رقیہ اور ام کلثوم اور فاطمہ زہرا رضوان اللہ علیہم ۔ ف٩ اُس کی اولاد ہی نہیں ہوتی ۔ ف١٠ یعنی دو بدو ہو کر بے حجاب اور بے پردہ کہتے ہیں یہودیوں نے آنحضرت سے کہا جب تم اللہ کے پیغمبر ہو تو اللہ سے باتیں کیوں نہیں کرتے اور اسکو دیکھتے کیوں نہیں جیسے موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے باتیں کیں اور اسکو دیکھا ۔ ف١١ وحی کے کئی طریقے ہیں ایک تو بیداری میں دل پر القا ہونا دوسرے خواب میں کچھ معلوم ہونا ۔ (باقی بعد ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			فَأَنشَرْنَا بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ۝ وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ ۝ لِتَسْتَوُوا عَلَىٰ ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ۝ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ ۝	اوراسی طرح تم بھی (قبروں سے) نکالے جاؤ گے ف۱ اور جس نے ہر قسم کے جوڑے پیدا کیے ف۲ اور تمہارے لیے کشتیاں اور چوپائے جانور بنائے جن پر تم چڑھے پھرتے ہو اسلیے کہ تم اُن کی پیٹھ پر سواری کرو پھر جب تم (ان پر) بیٹھ جاؤ تو اپنے مالک کا احسان یاد کرو اور کہو کیا پاک ذات ہے وہ (خدا تعالیٰ) جس نے ان چیزوں کو ہمارے بس میں کر دیا اور (اگر وہ ہمارے بس میں نہ کرتا تو) ہم میں اتنی طاقت نہ تھی کہ ان کو اپنے قابو میں لاتے ف۳ اور ہم تو بیشک اپنے مالک کے پاس لوٹ جانیوالے ہیں
۲۵	الزخرف ۴۳	۲	فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۖ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۝	آخر ہم نے اُن سے بدلہ لیا (سب کو تباہ کر دیا) تو (اے پیغمبر) دیکھ تو سہی (پیغمبروں کو) جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا
〃	〃	۳	بَلْ مَتَّعْتُ هَٰؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُولٌ مُّبِينٌ ۝	بلکہ ہوا یہ کہ میں نے ان مکہ کے کافروں اور ان کے باپ دادا کو (دنیا میں) بسنے دیا ف یہاں تک کہ انکے پاس سچا قرآن اور کھول کر بیان کرنیوالا پیغمبر آپہنچا ف
〃	〃	〃	نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُم مَّعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُم بَعْضًا سُخْرِيًّا ۗ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ۝ وَلَوْلَا أَن يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَن يَكْفُرُ بِالرَّحْمَٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفًا مِّن فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ۝ وَلِبُيُوتِهِمْ أَبْوَابًا وَسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِئُونَ ۝ وَزُخْرُفًا ۚ	ہم نے دنیا کی زندگی میں ان کی روزی بانٹ دی ہے اور ان میں ایک کو دوسرے سے کئی درجے بڑھا کر رکھا ہے اس سے یہ غرض ہے کہ ان میں ایک دوسرے سے تابعداری کرائے ف اور جو (مال متاع) یہ لوگ اکٹھا کرتے ہیں تیرے مالک کی مہربانی اس سے (کہیں) بہتر ہے ف اور اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ سب ایک طریق پر (کفر پر) ہو جائیں گے تو ہم جو کوئی خدا کو نہیں مانتے انکے گھروں کی چھتیں چاندی کی کر دیتے اور (چاندی کی) سیڑھیاں بھی جن پر چڑھتے (اترتے) رہتے اور ان کے گھروں کے دروازے بھی (چاندی کے) کر دیتے اور (چاندی ہی) کے تخت جن پر تکیہ لگاتے اور (چاندی نہیں بلکہ سونے کے ف۹
〃	〃	۴	فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُم مُّنتَقِمُونَ ۝ أَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِي وَعَدْنَاهُمْ فَإِنَّا عَلَيْهِم مُّقْتَدِرُونَ ۝	پھر اگر ہم تجھ کو (دنیا سے) اُٹھا لیں تب بھی ہم ان (کافروں سے) بدلہ لیں گے ف۱۰ یا جس (عذاب) کا ہم اُن سے وعدہ کرتے ہیں وہ تجھ کو دکھلا دیں ف۱۱ بیشک ہم کو (ہر طرح) ان پر قدرت ہے ف۱۲
〃	الدخان ۴۴	۱	رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ	آسمانوں اور زمین کا اور جو ان کے بیچ میں ہے اُسکا مالک اگر تم (اس بات کا ف۱۳

ف۱ مرنے کے بعد پھر کر اٹھائے جاؤ گے ۱۲ ف۲ آدمی کے جوڑے جانوروں کے جوڑے درختوں کے جوڑے ۱۲ ف۳ ایک ایک جانور اتنا بڑا ہے کہ اگر سرکشی پر آجائے تو سو آدمی بھی اس کو نہیں تھام سکتے صحیح میں ہے کہ آپ جب اپنی اونٹنی پر سوار ہوتے تو تین بار تکبیر کہتے پھر فرماتے سبحان الذی سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون کشتی میں اگر جانور پر سوار ہوئے بعد یہ دعا پڑھے اسی طرح کشتی پر سوار ہوئے بعد یہ دعا بسم اللہ مجریہا ومرسٰہا ان ربی لغفور رحیم تو اس کو کوئی صدمہ نہ پہنچے گا ۱۲ ف۴ وہ دنیا کے دھندوں میں پھنس گئے اور ابراہیم کے طریق کو بھول گئے ۱۲ ف۵ مراد حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں آپ نے اسی دین کو تازہ کیا جس کی بنا حضرت ابراہیم نے قائم کی تھی ۱۲ ف۶ مالداری اور ریاست اور حسن وجمال علم وعقل میں ۱۲ ف۷ اس کو بیگار لے اپنا خادم اور کمیرا بنائے مالدار لوگ غریبوں سے اور زور آور کمزوروں سے حاکم رعیت سے عقلمند بے وقوفوں سے علم والے جاہلوں سے طرح طرح کے کام اور خدمتیں لیتے ہیں اگر دنیا میں سب آدمی مال ودولت عقل فہم وفراست میں برابر ہوتے تو یہ کارخانہ بگڑ جاتا کوئی کسی کی خدمت اور تابعداری نہ کرتا سب کی زندگی دوبھر ہو جاتی ۱۲ ف۸ کیونکہ دنیا کا مال متاع فنا ہونے والا ہے اسکا کچھ بھروسا نہیں اللہ تعالیٰ کی مہربانی تو دو جہان میں کام آوے گی اس سے مراد ان کافروں کا رد ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ولید یا عروہ سے درجہ میں کم جانتے تھے ۱۲ ف۹ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا نہایت حقیر ہے دنیا دار کی خدا کے پاس کوئی عزت نہیں ہے اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ سب لوگ دنیا میں کافر ہی بن جائیں گے تو کافروں کو دنیا کی دولت بے حد ملتی صحیح حدیث میں ہے اگر دنیا اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر ہوتی تو کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ ملتا ۱۲ ف۱۰ یعنی اگر عذاب آنے سے پہلے تیری وفات ہوئی جب بھی کافروں پر ضرور عذاب آئیگا ۱۲ ف۱۱ تیری زندگی ہی میں عذاب آجاوے ۱۲ ف۱۲ ایسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کی زندگی ہی میں بدر کے دن کافروں پر عذاب اتارا ۱۲ ف۱۳ تو یہ بھی سمجھ جاؤ گے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے پیغمبروں کو بھیجا ہے اور کتابیں اتاری ہیں مطلب یہ ہے کہ جب خدا کی ربوبیت کا تم کو پورا یقین پیدا ہوگا تو تم نبوت اور رسالت کی مصلحت کو بھی سمجھ لو گے ۱۲ ف۱۴ جب انہوں نے کسی طرح نہ مانا ہم نے ان سے بدلہ لیا ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			إِن كُنتُم مُّوقِنِينَ ۝ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ۝	یقین کرو اُس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے تمہارا مالک اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا مالک
۲۵	الدخان ۴۴	۲	وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ ۝ مَا خَلَقْنَاهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝	اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو اُن کے بیچ میں ہے کھیل نہیں بنایا ف ہم نے ان کو حکمت کے لیے پیدا کیا ہے (بڑی مصلحت کے لیے) لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے ف
″	الجاثیہ ۴۵	۲	اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيهِ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝	اللہ وہی تو ہے جس نے سمندر کو تمہارے بس میں کر دیا اس لیے کہ اُس کے حکم سے اُس میں جہاز چلیں اور اس لیے کہ تم اُس کا فضل ڈھونڈو ف اور اسلیے کہ تم (اُس کے احسان کا) شکر کرو ف اور جتنی چیزیں آسمان میں ہیں اور جتنی زمین میں ان سب کو اُس نے اپنی طرف سے تمہارے کام میں لگا دیا ہے بیشک سوچنے والوں کیلیے تو اس میں (قدرت کی) نشانیاں ہیں ف
″	″	۳	وَخَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝	اور اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین حکمت سے بنائی ہیں اور مطلب یہ ہے کہ ہر شخص کو اُس کے کیے کا بدلہ ملے اور اُن پر ظلم نہ ہوگا
″	″	″	قُلِ اللَّهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝	(اے پیغمبر) (ان کافروں سے) کہہ دے اللہ ہی تمکو جلاتا ہے پھر وہی تمکو مارے گا پھر وہی قیامت کے دن جس میں کوئی شبہ نہیں تم کو (جلا کر) اکٹھا کرے گا مگر اکثر لوگ یہ بات نہیں سمجھتے ف
″	″	۴	وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ الْمُبْطِلُونَ ۝	اور آسمان زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور جس دن قیامت برپا ہوگی اُس دن جھوٹوں (یا جھٹلانے والوں) کی خرابی ہے
۲۶	الاحقاف ۴۶	۱	مَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا عَمَّا أُنذِرُوا مُعْرِضُونَ ۝	ہم نے آسمان اور زمین اور جو ان کے بیچ میں ہے انکو مصلحت ہی سے اور ایک مقرر مدت (قیامت) تک کے لیے بنایا ہے اور کافروں کو جس چیز سے ڈرایا جاتا ہے ف وہ اُس کی پرواہ ہی نہیں کرتے
″	″	۴	أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ ۚ بَلَىٰ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝	کیا اُن لوگوں نے اتنا نہیں سمجھا کہ جس خدا نے آسمان اور زمین بنا دیے اور ان کے بنانے میں وہ (ذرا) بھی نہیں تھکا وہ مردوں کو نہیں جلا سکتا بے شک (جلا سکتا ہے) وہ سب کچھ کر سکتا ہے
″	محمد ۴۷	۱	ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ	اُس کی وجہ یہ ہے کہ ایمان والوں کا اللہ حامی ہے اور کافروں کا

ف یعنی اس کی خلقت بیفائدہ اور لغو نہیں ہے ان کافروں کے اعتقاد پر جو قیامت اور جزا اور سزا کے قائل نہیں ہیں یہ لازم آتا ہے کہ آسمان اور زمین اور انسان کی پیدائش لغو ہو کس لیے کہ اچھے اور برے سب ان کے نزدیک یکساں ہیں ف یہ خیال کرتے ہیں کہ آسمان اور زمین اور انسان کی پیدائش سے کوئی مقصد نہیں ہے بعضے خیال کرتے ہیں کہ آسمان اور زمین ان سب کا وجود خیالی اور وہمی ہے اور درحقیقت اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی چیز موجود نہیں ہے ہم کہتے ہیں کہ موجود نہ ہونے سے کیا مراد ہے اگر یہ مراد ہے کہ انکا وجود مستقل نہیں ہے تو صحیح ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا جتنی چیزیں موجود ہیں وہ سب اللہ ہی کی ذات اور اُس کے وجود سے قائم ہیں اور ہر آن اور ہر لحظہ اپنے وجود اور بقا میں اُسی کی محتاج ہیں اگر یہ مطلب ہو کہ ان چیزوں کو کسی طرح کا وجود نہیں ہے جیسے بعض صوفیہ کا اعتقاد ہے الاعیان ما شمت رائحۃ الوجود تو قرآن اور حدیث سے اس کے خلاف ثابت ہوتا ہے ف اگر فرض کرو کہ پانی سب جسموں سے ہلکا ہوتا تو ہر چیز اس میں ڈوب جاتی پھر جہاز کیونکر چلتے ف سوداگری کرکے روزی کماؤ ف ایک شخص عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ پاس آیا اور پوچھا تمام مخلوقات کس چیز سے بنی ہے انہوں نے کہا پانی اور تاریکی اور روشنی اور ہوا اور مٹی سے اس نے پوچھا یہ چیزیں کس سے بنیں انہوں نے کہا میں نہیں جانتا پھر عبداللہ بن زبیرؓ کے پاس آیا انہوں نے بھی یہی کہا پھر عبداللہ بن عباسؓ کے پاس آیا انہوں نے یہ آیت پڑھی ف جب تمکو جانا ہے زمانہ کیا کر سکتا ہے ف وہ اتنا غور نہیں کرتے کہ پہلے بھی ہم کچھ نہ تھے اللہ نے پانی اور مٹی سے درخت پیدا کیے وہ درخت آدمی نے کھائے اُس سے نطفہ بنا نطفے سے ہم پیدا ہوئے کیا ایسا قدرت والا خداوند ہم کو دوبارہ نہیں جلا سکتا دوبارہ جلانا تو پہلی بار پیدا کرنے سے بہت آسان ہے ف یعنی حساب کتاب حشر نشر وغیرہ

۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝	کوئی حامی نہیں ف۱
۲۶	محمد ۴۷	۴	۲۴۲ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ۝	اور اللہ تو بے پرواہ ہے ف۲ اور تم ہی محتاج ہو اور (اے عرب کے لوگو) اگر تم (پیغمبر کا کہنا) نہ مانوگے تو اللہ تعالیٰ تمہارے سوا دوسرے لوگوں کو بدل کر (تمہاری جگہ) لے آئیگا پھر وہ تمہاری طرح نافرمان نہ ہونگے ف۳
۲۶	الفتح ۴۸	۱	۲۴۳ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ	اور آسمان اور زمین کی فوجیں (سب) اللہ ہی کی ہیں
۲۶	"	۲	۲۴۴ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝	اور آسمان اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور جس (بندے) کو چاہتا ہے بخشتا ہے اور جس (بندے) کو چاہتا ہے سزا دیتا ہے اور اللہ تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے
۲۶	الحجرات ۴۹	۲	۲۴۵ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَاۗىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝	لوگو ہم نے تم (سب) کو ایک مرد (آدم) اور ایک عورت (حوا) سے بنایا ف۴ اور تمہاری کئی ذاتیں اور برادریاں اس لیے ٹھیرائیں کہ تم پہچانے جاؤ ف۵ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں وہی زیادہ عزت دار ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے ف۶ بیشک اللہ تعالیٰ جاننے والا خبردار ہے
"	"	"	۲۴۶ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝	(اے پیغمبر) ان گنواروں سے کہہ دے کیا تم اللہ سے اپنی دینداری جتلاتے ہو اور اللہ تو آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ جانتا ہے اور اللہ کو سب کچھ ف۷ معلوم ہے
"	"	"	۲۴۷ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝	بیشک اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی غیب کی باتیں جانتا ہے اور جو تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ رہا ہے ف۸
"	ق ۵۰	۱	۲۴۸ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝	ہم تو جتنا ان کو زمین کھاتی جاتی ہے وہ جانتے ہیں ف۱۰ اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جس میں سب کچھ موجود ہے ف۱۱
"	"	۲	۲۴۹ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ښ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝	اور بیشک ہم نے ہی آدمی کو بنایا اور ہم اس کے دل میں جو خیال آتے ہیں ان تک کو جانتے ہیں اور ہم گردن کی (شہ) رگ سے بھی زیادہ اس کے نزدیک ہیں ف۱۲
"	"	"	۲۵۰ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝	(دیکھو) میرے یہاں جو بات (ٹھیر چکی) ہے وہ بدل نہیں سکتی ف۱۳ اور میں بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں
"	"	۳	۲۵۱ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ڰ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ۝	اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو ان دونوں کے بیچ میں ہے (سب) چھ دن میں بنا دیا اور ہم کو ذرا بھی تھکن نہ ہوئی ف۱۴

ف۱ انہوں نے جو جھوٹے بت بنا رکھے ہیں وہ ان کی کچھ مدد نہیں کر سکتے ف۲ اس کو کسی چیز کی احتیاج نہیں ف۳ جب یہ آیت اتری تو لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا وہ دوسرے لوگ کون ہیں آپ نے حضرت سلمان فارسی کے مونڈھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا وہ اس کی قوم کے لوگ ہیں یعنے فارس (ایران) والے ایک روایت میں ہے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ایمان ثریا پر لٹکا ہوتا تو بھی فارس کے کچھ لوگ اس کو لے لیتے شریح نے کہا وہ یمن کے لوگ ہیں بعضوں نے کہا انصار کے لوگ بعضوں نے کہا فرشتے بعضوں نے کہا تابعین مترجم کہتا ہے اس حدیث سے فارس کے لوگوں کی بڑی فضیلت نکلی ہے اور ہمارے دین کے بڑے بڑے امام جیسے بخاری اور مسلم اور ترمذی اور ابوداؤد یہ فارس کے لوگوں میں سے گذرے ہیں ف۴ باوجود اس کے اس طرح کا اختلاف ہے ف۵ سب آدمی کی اصل میں برابر ہیں اور حسب پر فخر کرنا اور دوسرے اللہ کے بندوں کو ذلیل جاننا سخت نادانی ہے یہ آیت اس وقت اتری جب حضرت بلالؓ نے اذان دی تو کسی نے کہا یہ کالا کوا اذان دیتا ہے بعضوں نے کہا آنحضرت نے بنی بیاضہ کو حکم دیا کہ اپنے قبیلے کی ایک عورت کا ابو ہند سے نکاح کر دیں جو غلام تھا انہوں نے اس کو برا جانا اس وقت یہ آیت اتری ف۶ کیونکہ اکثر نام ایک ہوتے ہیں لیکن قومیت اور خاندان اور باپ دادا کے نام سے شناخت ہوتی ہے مطلب یہ ہے کہ قومیت اور خاندان کو اللہ نے صرف شناخت کے لیے بنایا نہ فخر کرنے کے لیے ف۷ اس کے نزدیک شرافت اور فضیلت تقویٰ پرہیزگاری کی وجہ سے ہے اور کسی چیز سے نہیں ف۸ حضرت عمرؓ نے فرمایا تقویٰ سے مراد یہ ہے کہ جو تم میں شرک سے زیادہ بچتا ہے ف۹ تمہارا حال اس پر کیونکر چھپا رہ سکتا ہے ف۱۰ اس لیے سوچ سمجھ کر بات کیا کرو ف۱۱ یعنی اگر مرنے کے بعد ان کا ہم کو معلوم ہے پھر ان سب بندوں کو ایک جگہ جمع کر دینا اور ان کو زندہ کر دینا ہم کو کیا مشکل ہے ف۱۲ یعنی لوح محفوظ ف۱۳ شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا شہ رگ میں جان رہتی ہے دل سے باغ تک اس کے کٹنے سے موت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس سے نزدیک ہے اور رگ آخر جان کی نہیں ہے تو اللہ اس رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے جامع البیان میں ہے کہ مراد علم سے نزدیک ہونا ہے نہ ذات سے نزدیک ہونا کیونکہ ذات الٰہی تو عرش پر ہے یا اس کے فرشتوں کا نزدیک ہونا مراد ہے اور سید علامہ نے کہا مراد قرب علمی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا علم ہر جگہ ہے ف۱۴ اس کا قول کبھی غلط نہیں ہوتا ہے ف۱۵ ابن عباسؓ نے کہا یہ آیت اس وقت اتری جب یہود مردود کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے ہفتے کے دن آرام لیا اور عرش پر چت ہو کر لیٹ رہا بقصہ ہم کہیں کہہ چکے ہیں

پارہ	سورۃ	رکوع		
٢٦	قٓ ٥٠	٣	٢٥٢ اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ۝	بیشک ہم ہی سب کو جلاتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہمارے ہی پاس سب کو لوٹ کر آنا ہے
″	″	″	٢٥٣ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ	ہم خوب جانتے ہیں جو یہ کافر کہتے ہیں ف۱ اور تیرا کام ان پر زور کرنے کا نہیں ف۲
٢٧	الذّٰریٰت ٥١	٣	٢٥٤ وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ۝ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ۝ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝	اور ہم نے آسمان کو اپنی قوت سے بنایا اور ہم (بہت) طاقت رکھتے ہیں ف۳ اور ہم نے زمین کو (فرش کی طرح) بچھایا ہم کیسے اچھے بچھانے والے ہیں اور ہر چیز کا (یا ہر جانور کا) ہم نے جوڑا پیدا کیا ہے اسلیے کہ تم (خدا کو) سمجھو ف۴
″	″	″	٢٥٥ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۝	اور میں نے جن اور آدمی اسی لیے پیدا کیے ہیں کہ وہ میرا ہو جائیں ف۵ میں ان سے روزی نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھ کو (کما کر) کھلائیں ف۶ کیونکہ روزی دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے جو زور والا مضبوط ہے ف۷
″	النجم ٥٣	١	٢٥٦ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ۝	آخرت اور دنیا دونوں اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں ف۸
″	″	٢	٢٥٧ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ۝	بے شک تیرا مالک خوب جانتا ہے کہ کون اسکی (سیدھی) راہ سے بہک گیا ہے اور وہ (یہ بھی) خوب جانتا ہے کہ کون (سیدھی) راہ پر آگیا ہے ف۹
″	″	″	٢٥٨ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ۝ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۝	اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے (اسی نے آدمیوں کو بھی بنایا) اسلیے کہ بروں کو ان کے کیے کا اور اچھوں کو اچھا بدلہ دے ف۱۰ اچھے لوگ وہ ہیں جو بڑے بڑے گناہوں اور بے شرمی کے کاموں سے بچتے رہیں ف۱۱ مگر چھوٹا قصور (ان سے) ہو جاتا ہے ف۱۲ بیشک (اے پیغمبر) تیرا مالک بڑا بخشنے والا ہے ف۱۳ وہ تم کو اس وقت سے خوب جانتا ہے جب سے اس نے تم کو زمین سے نکالا ف۱۴ اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے
″	″	٣	٢٥٩ وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ۝ وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ۝ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ۝ وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ۝	اور یہ کہ اخیر (سب کو) تیرے مالک کے پاس جانا ہے اور یہ کہ وہی جسکو چاہتا ہے ہنساتا ہے اور جسکو چاہتا ہے رلاتا ہے ف۱۵ اور یہ کہ وہی مارتا ہے اور وہی جلاتا ہے ف۱۶ اور اسی نے (ہر جانور کے) جوڑے نر اور مادہ نطفے سے بنائے جب وہ (مادہ کے) پیٹ میں جاتا ہے
″	″	″	٢٦٠ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ۝ وَاَنَّهٗ هُوَ	اور یہ کہ وہی (کسی کو) مالدار کرتا ہے اور (کسی کو) محتاج بناتا ہے ف۱ اور

ف۱ جو کو جھٹلاتے ہیں قیامت کا انکار کرتے ہیں ف۲ کہ زبردستی انکو مسلمان بنالے بلکہ تیرا کام یہ ہے کہ اللہ کا حکم ان کو پہونچا دے ان کی خوشی کہتے ہیں یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ف۳ اگر چاہیں تو دم بھر میں ایسے لاکھوں آسمان بنا دیں ف۴ ایک خدا ہی بے جوڑ ہے باقی ہر جانور میں نر مادہ جوڑا ہیں اور دوسری چیزیں بھی جوڑ جوڑ ہیں جیسے زمین اس کا جوڑ آسمان سورج اسکا جوڑ چاند رات اسکا جوڑ دن۔ زندگی کا جوڑ موت ایمان اسکا جوڑ کفر۔ نور اسکا جوڑ تاریکی گرمی اسکا جوڑ سردی۔ تری اسکا جوڑ خشکی خوشی اسکا جوڑ رنج سیاہی اسکا جوڑ سفیدی اسی طرح اور چیزیں ف۵ یعنے وہ جن اور آدمی جن کی قسمت میں ایمان لکھا ہے کیونکہ کافر اور مشرک تو دوزخ میں جلنے کے لیے پیدا کیے گئے ہیں جیسے اس آیت میں ہے ولقد ذرانا لجہنم کثیرًا من الجن والانس اخیر تک اور ابی بن کعبؓ اور ابن مسعودؓ نے اس آیت کو یوں پڑھا ہے وما خلقت الجن والانس من المؤمنین الا لیعبدون ف۶ جیسے دنیا کے مالک لوگ اپنے غلاموں کی کمائی کھاتے ہیں اور کمائی کے لیے غلام خریدتے ہیں ف۷ وہی سب کو کھلاتا ہے اور خود نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے تو وہ بندوں کو اسلیے کیوں پیدا کرنے لگا کہ اسکو کھلائیں حدیث میں ہے کہ اللہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ سوتا ہے ف۸ ہماری آرزو کرنے سے کیا ہوتا ہے وہ جو چاہیگا وہی ہوگا ف۹ وہ دونوں کے حال سے اچھی طرح واقف ہے اور ہر ایک کو پورا بدلہ دیگا تو رنج نہ کر ف۱۰ اچھا بدلہ بہشت ہے ف۱۱ یعنے کبیرہ گناہوں سے ان کا بیان اوپر گذر چکا ہے ف۱۲ یا کبھی کوئی شاذ و نادر کوئی چھوٹا گناہ ان سے ہو جاتا ہے اکثر علما کا قول ہے کہ الا اللمم سے صغیرہ یعنے چھوٹے گناہ مراد ہیں جیسے کسی غیر عورت کی طرف بری نظر سے دیکھنا یا اسکا بوسہ لینا یا اس قسم کا جھوٹ جس سے کسی کو نقصان نہ پہونچے نہ اس میں حد لازم ہو ف۱۳ جو صغیرہ گناہ بخش دیتا ہے اگر کبیرہ سے بچا رہے ف۱۴ تمہارے دادا آدم علیہ السلام کو بنایا ف۱۵ راحت اور مصیبت اور خوشی اور رنج اور لذت اور تکلیف دونوں کا خالق اور دونوں کا مسبب الاسباب وہی ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور یہ کہ اسی نے زمین کو ہنسایا یعنے اگایا اور اسی نے آسمان کو رلایا یعنے پانی برسایا ف۱۶ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ وہی سلاتا ہے اور وہی جگاتا ہے ف۱ یا کسی کو صاحب جائیداد کرتا ہے یا کسی کو غلام لونڈیاں خدمت کے لیے دیتا ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور کہ وہی مالدار بناتا ہے اور خوش کرتا ہے

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			رَبُّ الشِّعْرٰى	یہ کہ وہی شعری ستارے کا مالک ہے
۲۷	القمر ۵۴	۳	۲۶۲ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ	اور ہمارا حکم ایک دم کی بات ہے جیسے آنکھ کی جھپک ف۱
"	الرحمٰن ۵۵	۱	۲۶۳ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ	اسی نے آدم کو پیدا کیا اُس کو بولنا (بات کرنا) سکھایا
"	"	"	۲۶۴ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ	اسی نے آدمی کو ٹھیکری کی طرح کھنکھناتی مٹی سے بنایا ف۲ اور جنوں کو (یا ابلیس کو) آگ کی لو سے (شعلے سے)
"	"	"	۲۶۵ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ	وہی دونوں پورب اور دونوں پچھم کا مالک ہے ف۳
"	"	۲	۲۶۶ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۚ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ	(اے پیغمبر) زمین پر جتنی چیزیں ہیں سب فنا ہونیوالی ہیں اور تیرے مالک کی ذات باقی رہے گی جو عزت اور بزرگی والی ف۴ ہے۔
			۲۶۷ يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ	آسمان اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب اسی سے (اپنی مراد) مانگتے ہیں ف۵ وہ ہر روز (ہر وقت) ایک کام میں لگا ہے ف۶
			۲۶۸ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ	اے جنو اور آدمیو اب ہم تمہارے (حساب کتاب کی) طرف عنقریب متوجہ (ہوں گے)
"	الواقعہ ۵۶	۳	۲۶۹ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ	اور ہم تم سے زیادہ اس (بیمار) کے نزدیک ہوتے ہیں لیکن تم نہیں جانتے
"	الحدید ۵۷	۱	۲۷۰ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ	اسی کی بادشاہت ہے آسمان اور زمین میں وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ وہی پہلا ہے اور پچھلا ف۷ اور باہر اور اندر ف۸ اور سب کچھ جانتا ہے
"	"	"	۲۷۱ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَي الْعَرْشِ ۭ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۗءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۭ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۔ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۔ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۭ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ	وہی خدا ہے جس نے چھ دن میں آسمان اور زمین بنائے ف۱۰ پھر عرش پر چڑھا ف۱۱ جو زمین میں گھستا ہے ف۱۲ اور جو زمین سے نکلتا ہے ف۱۳ اور جو آسمان سے اترتا ہے ف۱۴ اور جو آسمان پر چڑھتا ہے وہ ان سب کو جانتا ہے اور وہ عرش پر رہ کر (تم جہاں کہیں ہو اپنے علم اور قدرت سے) تمہارے ساتھ ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے ف۱۵ آسمان اور زمین کی بادشاہت اسی کی ہے اور سب کام لوٹ کر اللہ تعالیٰ ہی کے پاس جاتے ہیں ف۱۶ وہ (گرمی کے موسم میں) رات کو گھٹا کر دن میں گھسیڑ دیتا ہے اور (سردی کے موسم میں) دن کو گھٹا کر رات میں گھسیڑ دیتا ہے اور وہ تو دلوں کے خیال بھی جانتا ہے ف۱۷

ف۱ اس میں کچھ دیر نہیں لگتی اسی طرح قیامت کی [illegible] ف۲ کہیں یوں فرمایا مٹی سے بنایا کہیں فرمایا [illegible] کوئی اختلاف نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے آدم کی خلقت [illegible] ف۳ ایک پورب وہ جہاں گرمی کے دنوں میں سورج نکلتا [illegible] وہ جہاں سردی کے دنوں میں نکلتا ہے اسی طرح [illegible] ف۴ حدیث میں ہے [illegible] الجلال والاکرام [illegible] ف۵ فرشتے [illegible] ف۶ [illegible] کسی کو عزت دیتا ہے کسی کو ذلیل کرتا ہے کسی پر رحم کرتا ہے کسی پر غضب [illegible] کسی کو محتاج بناتا ہے [illegible] ف۹ [illegible] ف۱۰ [illegible] ف۱۱ [illegible] کہ ساری مخلوقات سے اوپر ہے [illegible] ف۱۲ [illegible] کوئے ۱۲ ف۱۵ [illegible] (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
٢٨	المجادلة	١	قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ	(اے پیغمبر) اللہ نے اُس عورت کی بات سن لی جو اپنے خاوند کے بارے میں تجھ سے تکرار کر رہی تھی اور خدا کے سامنے جھینک رہی تھی (شکایت کر رہی تھی) اور اللہ تم دونوں کی بات چیت سنتا ہے بیشک اللہ (سب کچھ) سنتا ہے دیکھتا ہے
"	"	٢	اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ	(اے پیغمبر) کیا تجھ کو یہ معلوم نہیں کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ سب کو جانتا ہے جب تین آدمی (ملکر) کچھ کانا پھوسی (چپکی چپکی باتیں) کرتے ہیں تو اللہ اُن کا چوتھا ہوتا ہے ف۲ اور جب پانچ آدمی کچھ کانا پھوسی (صلاح مشورہ) کرتے ہیں تو اللہ اُن کا چھٹا ہوتا ہے اسی طرح اس سے کم آدمی ہوں یا زیادہ اللہ (اپنے علم سے) ضرور اُن کے ساتھ ہوگا وہ کہیں ہوں (اگرچہ سات کوٹھڑیوں کے اندر ہوں) پھر قیامت کے اندر جو کام انہوں نے کیے ہیں اُن کو جتلا دیگا بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے
"	"	٣	كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ	اللہ تعالیٰ (لوح محفوظ یا اگلی کتابوں میں) یہ لکھ چکا ہے کہ (آخرکار) میں غالب ہونگا اور میرے پیغمبر (تلوار سے یا دلیل سے) بیشک اللہ زور آور ہے زبردست
"	الحشر	٣	هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۝ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى	وہ اللہ وہ ہے کہ اُس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں چھپی اور کھلی (سب) باتیں جاننے والا ہے وہی بہت رحم والا مہربان ہے وہ اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں وہی (سارے جہان کا) بادشاہ ہے تمام برائیوں سے پاک (تمام عیبوں سے) چنگا (اپنے بندوں کو) امن دینے والا (یا اپنے وعدے کو سچ کرنیوالا) ہر چیز کی نگہبانی کرنیوالا زبردست بڑا ہی دباؤ والا بڑائی والا اللہ ان مشرکوں کے شرک سے کہیں پاک ہے وہی اللہ (ہر چیز کا) بنانیوالا پیدا کرنیوالا نقشہ کھینچنے والا اُس کے کیا کیا اچھے نام ہیں ف۳
٢٨	الممتحنة	١	وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ	اور (یہ نہیں جانتے) کہ میں تمہاری چھپی اور کھلی (دونوں) باتوں سے خوب آگاہ ہوں
"	الجمعة	١	ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ	یہ پیغمبری اللہ کا فضل ہے وہ جس (بندے) کو چاہتا ہے سرفراز فرماتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے
"	المنافقون	١	وَلِلّٰهِ خَزَاۗىِٕنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	آسمان اور زمین کے خزانے اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہیں ف۴
"	التغابن	.	خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ	اسی نے آسمان اور زمین (حکمت اور مصلحت) سے بنائے اور تمہاری شکلیں بنائیں

ف۱ یہ عورت خولہ بنت ثعلبہ تھی یا خولہ بنت خویلد یا خولہ بنت حکیم بعضوں نے کہا جمیلہ ہوا یہ کہ اس میں اور اُس کے خاوند اوس بن صامت میں ناموافقت تھی ایک بار اوس نے اس سے کہا تو مجھ پر ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ شرع میں اسی کو ظہار کہتے ہیں جاہلیت کے زمانہ میں یہ طلاق گنا جاتا تھا پھر اوس شرمندہ ہوا اور خولہ مسئلہ پوچھنے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی آپ نے فرمایا تو اس پر حرام ہو گئی خولہ نے کہا یا رسول اللہ اس نے مجھ کو طلاق نہیں دی اور آسمان کی طرف منہ کر کے کہنے لگی یا میرے خدا اب میں کیا کروں میرے چھوٹے چھوٹے بچے اگر اوس کو دیدوں تو وہ ہلاک ہو جائیں گے اور اگر اپنے پاس رکھوں تو کھلاؤں کہاں سے غرض اسی طرح روتی پیٹتی اور کہتی جاتی تھی میری جوانی تو اس کے پاس گذری اب بڑھاپا لیکر کہاں جاؤنگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش اُس کی باتیں سن رہے تھے آخر حضرت جبرائیل یہ آیتیں لیکر آئے اور خولہ کی برکت سے دنیا کی تمام عورتوں کا بھلا ہو گیا ایک بار حضرت عمرؓ اپنی خلافت میں رستے سے جا رہے تھے خولہ نے اُن کی سواری روک لی لوگوں نے کہا آپ ایک بڑھیا کے لیے رک گئے حضرت عمرؓ نے کہا تم کیا جانو یہ کون ہے یہ خولہ بنت ثعلبہ ہے جس کی فریاد اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں پر سے سنی بھلا عمرؓ کی کیا مجال ہے کہ اس کی بات نہ سنے سبحان اللہ خلافت کا زیب حضرت عمرؓ کی ذات بابرکات سے تھا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲ ف۲ وہ سب سنتا ہے اور اپنے علم سے حاضر ہے ۱۲ ف۳ ان ناموں پر بے اختیار تصدق ہونے کو جی چاہتا ہے حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو کوئی اُن کو یاد کرے وہ جنت میں جائیگا ۱۲ ف۴ اگر بالفرض مدینہ کے لوگ مہاجرین کی خبرگیری نہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ اُن کو کھلانے والا ہے وہ اور کہیں سے دیگا دنیا میں کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہم فلاں شخص کو کھلاتے ہیں اللہ تعالیٰ سب کو کھلاتا ہے رزق اسی کے ہاتھ میں ہے مثل مشہور ہے ایک در بند تو سو در کھلے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝	اور اچھی شکلیں بنائیں اور اسی کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب جانتا ہے اور جو تم چھپاتے ہو اور جو کھولتے ہو اس کو بھی جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ تو دلوں تک کی بات جانتا ہے۔
۲۸	التغابن	۲	وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝	اور اللہ تعالیٰ بڑا قدردان تحمل والا ہے (جلدی عذاب نہیں کرتا) چھپے اور کھلے کا جاننے والا زبردست حکمت والا
”	الطلاق	۱	اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ	اللہ تو اپنا کام ضرور پورا کرنے والا ہے ف۲
”	”	۲	اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۭ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ڏ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝	اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور اتنی ہی (یعنی سات) زمینیں بنائیں ف۳ ان ساتوں آسمانوں اور زمینوں میں اللہ تعالیٰ کے حکم اترتے رہتے ہیں اس لیے کہ تم سمجھو اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے ف۴
۲۹	الملک	۱	الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝	جس نے موت اور زندگی (دونوں کو) اس لیے پیدا کیا کہ تم کو آزما کر دیکھے کون تم میں اچھے کام کرتا ہے (اور کون برے) اور وہ زبردست ہے بخشنے والا ف۵ جس نے تہ بر تہ سات آسمان بنائے (اے پیغمبر) تو اللہ کی پیدائش میں کچھ خلل نہیں پاتا ف۶ تو پھر دوبارہ دیکھ (آسمان میں) کوئی دراڑ معلوم ہوتی ہے (کہیں پھٹا ٹوٹا ہے) پھر بار بار دیکھ ہوگا یہ کہ تیری نگاہ (آخر) کھسیانی ہو کر تھک کر تیری طرف الٹی آئے گی ف۷
”	”	۲	وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۭ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝	اور (لوگو) تم اپنی بات چپکے سے کہو یا پکار کر کہو وہ تو دلوں تک کے خیال جانتا ہے ف۸ بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ اللہ اپنی بنائی ہوئی چیزوں کو نہ جانے اور وہ تو بڑا باریک بین خبردار ہے ف۹
”	”	۲	ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَاۗءِ	کیا تم اس (خدا تعالیٰ) سے بے ڈر ہو گئے جو آسمان پر ہے
”	القلم	۱	اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۠ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝	بے شک تیرا مالک خوب جانتا ہے کون اس کے رستے (سچے دین) سے بہک گیا ہو اور جو لوگ راہ پائے ہوئے ہیں انکو بھی خوب جانتا ہے

ف حدیث بخاری میں ہے جس نے اپنے مندر سے قرض یا کلاس پسند یا دہ مود کو ایک تاریخ کتاب کی ادائے زمانہ تو میں جہاں خرچ کرنے سے مخرج کا صد قہ رائد ہے فرض ہو یا نفل بعضوں نے کہا مراد میں خرچ کرنا مراد ہے ف۲ کوئی ہو سکے یا نہ کرے ہر حال میں جو تقدیر میں ہے وہ ضرور پورا ہو گا پھر تو کل کا ثواب کیوں کھوئیں ف۳ جدا جدا آسمانوں کی طرح یا سات طبقے ایک پر ایک ہے حدیث میں ہے جو کوئی بالشت بھر زمین ظلم سے چھین لے اس کو قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق پہنایا جاوے گا ایک دعا میں یوں ہے یا رب سات آسمانوں کے مالک اور سات زمینوں کے مالک ابن عباسؓ نے کہا سات زمینیں ہیں ہر زمین میں ایک پیغمبر ہے تمہارے پیغمبر کی طرح اور ایک آدم ہے تمہارے آدم کی طرح ایک نوح ہے تمہارے نوح کی طرح ایک ابراہیم ہے تمہارے ابراہیم کی طرح ایک عیسیٰ ہے تمہارے عیسیٰ کی طرح بیہقی نے کہا اس کا اسناد صحیح ہے مگر یہ شاذ ہے ابو الضحیٰ کے سوا اس کو کسی راوی نے روایت نہیں کیا دوسری روایت میں ہے ابن عباسؓ نے کہا تمام آسمانوں میں افضل وہ آسمان ہے جس پر عرش ہے اور تمام زمینوں میں افضل وہ زمین ہے جس پر ہم ہیں ابن کثیر نے کہا اس قسم کے اقوال جب تک پیغمبر تک ان کی سند صحیح نہ ہو ماننے کے لائق نہیں ہیں قسطلانی نے کہا اسناد کے صحیح ہونے سے حدیث کا صحیح ہونا لازم نہیں آتا سید علامہ نے کہا یہ اثر اگر صحیح بھی ہو تو موقوف ہے اور شاذ اور [illegible] اس میں حجت نہیں ہو سکتی ف۴ گو اس کی ذات مقدس عرش پر ہے مگر ساتویں زمین تک بھی ایک ایک رتی کا حال وہ جانتا ہے اور ہر چیز کا حال دیکھ رہا ہے ف۵ موت بھی اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے جیسے زندگی یہ حدیث کا یہی قول ہے اور معتزلہ کہتے ہیں موت نام ہے زندگی نہ ہونے کا ف۶ کیسا عمدہ بنا ہوا ایک بار دیکھنے میں معلوم نہ ہو تو پھر دوبارہ ف۷ کتنا ہی دیکھتا رہ تھک جائے گی آسمان پر کوئی عیب نہیں نکلنے کا ف۸ بات تو پھر منہ سے نکلتی ہے ف۹ اس آیت سے اللہ تعالیٰ نے ان بیوقوف حکیموں کا رد کیا جو سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کلیات کو جانتا ہے جزئیات کو نہیں بھلا جو جزئیات کو پیدا کرنے والا ہے وہ اپنی بنائی ہوئی چیزوں کو خوب جانتا ہے اس آیت میں یہ بھی اشارہ ہے کہ بندوں کے اقوال اسی طرح افعال سب خدا کے مخلوق ہیں جیسے اہل حدیث کا اعتقاد ہے۔

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۹	القلم	۲	۲۸۸ سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ۝	ہم آہستہ آہستہ انکو ڈھیل دیکر دوزخ میں لیجائیں گے ان کو خبر بھی نہ ہوگی ف۱ اور میں ان کو دنیا میں مہلت دونگا (جلدی عذاب نہیں کرنے کا) کیونکہ میرا داؤں پکا ہے
″	معارج	۱	۲۸۹ تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ۝	فرشتے اور روح (یعنے جبرائیل یا اور کوئی فرشتہ) اُس تک ایکدن میں چڑھتے ہیں (اگر اور کوئی وہاں تک چڑھنا چاہے تو) اُس کا اندازہ پچاس ہزار برس ہیں ف۲
″	″	۲	۲۹۰ إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّمَّا يَعْلَمُونَ ۝ فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ إِنَّا لَقَادِرُونَ ۝ عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ۝	وہ جانتے ہیں جس چیز سے ہم نے ان کو بنایا ف۳ تو میں پوربوں اور پچھموں کے مالک کی (یعنے اپنی) قسم کھاتا ہوں ہم یہ کر سکتے ہیں کہ ان کے بدل (دوسری مخلوق) ان سے بہتر لاکر بسائیں۔ اور ہم عاجز نہیں ہیں ف۴
″	الجن	۲	۲۹۱ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ۝ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا ۝ لِّيَعْلَمَ أَن قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۝	غیب کا علم اُسی کو ہے وہ اپنے غیب کو کسی پر نہیں کھولتا مگر جس پیغمبر کو وہ چاہتا ہے (اسکو غیب کی کوئی بات بتا دیتا ہے) تو اس کے بھی آگے اور پیچھے (فرشتوں کا) پہرا لگا دیتا ہے ف۵ اس لیے کہ وہ (یعنی پیغمبر) جان لے کہ فرشتوں نے اپنے مالک کا پیغام پہونچا دیا اور اللہ نے تو جو کچھ ان کے پاس ہے سب کو (اپنے علم سے) گھیر لیا ہے اور ہر چیز کی گنتی تک اُس کو معلوم ہے ف۶
۲۹	المزمل	۱	۲۹۲ رَّبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ۝	وہ پورب اور پچھم (دونوں) کا مالک ہے اُس کے سوا کوئی پوجا کے لائق نہیں اس لیے سب کام اُسی کو سونپ دے ف۷
″	″	۲	۲۹۳ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ	اور بیشک اندازہ رات اور دن کا اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے ف۸
″	المدثر	۱	۲۹۴ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ۚ وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ ۝	اللہ اسی طرح جسکو چاہتا ہے بھٹکا دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے راہ پر لاتا ہے اور اللہ کے لشکر اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اور یہ باتیں تو بس لوگوں کی نصیحت کے لیے بیان کی گئی ہیں (نہ اور کسی غرض سے)
۲۹	″	۲	۲۹۵ وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۝	اور وہ جب ہی مانیں گے جب اللہ چاہیگا اسی سے ڈرنا چاہیے اور (جو قصور کرے) اس کے گناہوں کا بخشنا بھی اسی کو سزاوار ہے ف۹
″	الدھر	۱	۲۹۶ إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا	ہم ہی نے اُس کو رستہ دکھلایا تو وہ شکر گذار ہے (مومن) یا

ف۱ یعنی دنیا میں انکو طرح طرح کے مزے اور آرام دیں گے تاکہ وہ اور زیادہ غافل ہو جائیں اور غفلت ہی میں مریں مرتے ہی جہنم میں داخل ہوں یہ اللہ کا استدراج اور مکر ہے خدا کی پناہ ایک حدیث میں ہے جب کوئی بندہ گناہ کرتا جائے اور پروردگار اسکو دنیا زیادہ دیتا جائے تو سمجھ لو کہ یہ اللہ تعالیٰ کا استدراج ہے۔ ف۲ یعنی پچاس ہزار برس میں اُس مقام تک پہونچ سکتا ہے فرشتے ایکدن میں چڑھ جاتے ہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے یعنی اُس دن ہوگا جسکا اندازہ پچاس ہزار برس کے برابر ہے یعنی قیامت کا دن حدیث میں ہے کہ قیامت کا دن مومن پر ایسا ہلکا گذریگا جیسے ایک فرض نماز کا وقت دوسری آیت میں جو سورۂ الم سجدہ میں گذری دن کا اندازہ ہزار برس کا مذکور ہے ابن عباس نے کہا دنیا میں جو فرشتے ایکدن میں چڑھ جاتے ہیں یہ اسکی مقدار ہے اور پچاس ہزار برس قیامت کے دن کی مقدار ہے بعضوں نے کہا ہماری زمین سے عرش تک پچاس ہزار برس کی راہ ہے اور ساتوں آسمان تک ہزار برس کی واللہ اعلم۔ ف۳ یعنی حقیقت قطرہ سے اس کے پیدا ہونے کو اپنی فانی کا اثر سمجھ لیا ہے۔ ف۴ پورب کئی ہیں کیونکہ ہر روز آفتاب ایک نئی جگہ سے نکلتا ہے اسی طرح پچھم کیونکہ ہر روز ایک نئی جگہ ڈوبتا ہے اور اس کی تفسیر گذر چکی ہے اللہ کی بہتر دوسری مخلوق اللہ تعالیٰ نے بنائی مسلمانوں کو حکومت دی اور مشرکوں کی سلطنت خاک میں ملا دی۔ ف۵ اس لیے کہ کہیں شیطان غیب کی بات جو اُس نے اپنے پیغمبر سے کہلا بھیجی ہے سن نہ لیں یا کہیں شیطان فرشتہ کی صورت بنکر پیغمبر کو دھوکا نہ دے اس آیت سے صاف نکلتا ہے کہ نجومی اور پنڈت اور کاہن جو غیب کی بات بتلاتے ہیں بالکل جھوٹے ہیں پیغمبروں کو بھی غیب کا علم نہیں تو ان دھوتی بندوں لوگوں کو کہاں سے ہوگا۔ ف۶ دریا میں ہو یا خشکی میں سب ان اسکا علم۔ ف۷ اُسی پر بھروسا کر اُسی کو کارساز سمجھ حضرت شیخ نے اس ارباب توکل سا۔ اسکا مطلب یہ نہیں کہ بالکل اسباب کو چھوڑ دو دنیا عالم اسباب ہے بغیر جوڑ کے کچھ کام نہیں ہو سکتا بلکہ مطلب یہ ہے کہ بعضی سی اسباب میں کوشش کرو دل مسبب الاسباب سے لگائے اور یہ سمجھے کہ اسباب سے کچھ نہیں ہو سکتا جب مسبب الاسباب چاہے گا تو اسباب اثر کریں گے اختیار اُسی کا ہے ۱۲ (باقی در صفحہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			كَفُوْرًا ۝	ناشکرا (کافر) ف
۲۹	الدہر	۲	نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ۝	۲۹۴ ہم ہی نے تو ان کو بنایا اور ہم ہی نے ان کے جوڑ بند مضبوط کیے اور ہم جب چاہیں ان کو نیست کر کے ان کے بدل انہی کی طرح دوسرے آدمیوں کو لا کر
〃	〃	〃	وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝	۲۹۵ اور تم کوئی بات چاہ بھی نہیں سکتے جب تک اللہ نہ چاہے بیشک اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں لیجاتا ہے (یعنے بہشت میں) اور ظالموں (مشرکوں) کے لیے اس نے تکلیف کا عذاب تیار کر رکھا ہے
۳۰	النبا	۲	رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۝	۲۹۶ وہ جو آسمانوں اور زمین اور ان کے بیچ میں جو کچھ ہے ان کا مالک ہے بڑے رحم والا (قیامت کے دن مارے ہیبت کے) اس سے بات نہ کر سکینگے ف
〃	التکویر	۱	وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝	۲۹۷ اور تم کچھ چاہ بھی نہیں سکتے جب تک اللہ نہ چاہے جو سارے جہان کا مالک ہے
〃	البروج	۱	اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۝ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۝ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝	۲۹۸ (اے پیغمبر) تیرے مالک کی پکڑ (بہت) سخت ہے وہی شروع میں سب کو پیدا کرتا ہے اور وہی (آخرت میں) دوبارہ پیدا کریگا ف اور وہی گنہگاروں کو بخشنے والا نیکوں سے محبت کرنیوالا ہے عرش کا مالک بڑی بزرگی والا جو چاہے وہ کرنے والا ف
〃	الطارق	۱	اِنَّهٗ عَلٰي رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝	۲۹۹ بے شک وہ اس کو دوبارہ بھی پیدا کر سکتا ہے ف
〃	الاعلیٰ	۱	الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝ وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۝ وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝ فَجَعَلَهٗ غُثَاۗءً اَحْوٰى ۝	جس نے (سب چیزوں کو) بنایا اور عمدگی سے بنایا اور جس نے (سب کچھ) ٹھیرا دیا پھر اسی طرح چلایا ف اور جس نے (جانوروں کے لیے) چارہ نکالا پھر اس کو (سکھا کر) کوڑا بنا دیا کالا کر دیا ف
〃	〃	〃	اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ۝ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۝	بیشک وہ کھلا اور چھپا جانتا ہے ف اور ہم تجھ کو آسان طریقے پر چلینگے
〃	الفجر	۱	اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝	بیشک تیرا مالک (گنہگاروں کی) تاک میں لگا ہے ف
〃	اللیل	۱	اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ۝	بیشک سیدھا رستہ بتانا ہمارا کام ہے ف اور آخرت اور دنیا ہماری ہی ہیں ف
〃	التین	۱	اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝	کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم (اور قدرت والا) نہیں ہے
〃	العلق	۱	الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝	جس نے (آدمی) کو قلم کے ذریعہ سے لکھنا سکھایا آدمی کو وہ باتیں سکھائیں جنکو وہ نہیں جانتا تھا ف

ف یہ بھی عقل و نقل سے ثابت ہے پہلا رسول جو بھیجا پھر رسول اللہ کے سکھلانے سے دین کی ساری باتیں معلوم ہوئیں۔ ف قیامت کے دن وہ ارحم الراحمین جلال میں ہوگا بڑے بڑے پیغمبر بھی اس کے سامنے جانے اور کچھ عرض کرنے سے گھبرائیں گے جیسا اوپر شفاعت کی حدیث میں گذر چکا ہے۔ ف یہی اوپر گذر چکا ہے کا تو تم میں یہ خیال پیدا ہوگا کہ ہم سیدھے رستے پر چلیں بے اللہ تعالیٰ کی توفیق کے نہیں ہو سکتا کہتے ہیں جب اگلی آیت اتری تو مشرک کہنے لگے بس ہمارا اختیار ہے ہم چاہیں تو سیدھے رستے پر چلیں نہ چاہیں نہ چلیں اس وقت یہ آیت اتری۔ ف تو سارا اختیار اسی کا ہے اس کے طلب سے ملا وہ۔ ف کسی بات سے عاجز نہیں ہے نہ کوئی اس کے ارادے اور تقدیر کو روک سکتا ہے اس آیت سے ان بیوقوف فلسفیوں کا مذہب رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ سبب ہے چیزیں خود بخود بلا ارادہ صادر ہو گئیں۔ ف ملا جرم کہتا ہے اگر کسی کو کثرت احتلام سے تکلیف ہو تو وہ سوتے وقت سورہ والطارق پڑھ کر سو رہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بیماری سے نجات پائیگا اس کا تجربہ ہو چکا ہے۔ ف ہر ایک کو جنتی کے پیدا کیا نہ بنائے پھر اس کو سکھا دیا کیونکر جنتی کرے یا سعادت اور شقاوت پہلے ٹھیرا دی پھر ہر ایک کو اسکی توفیق دی جانوروں کے لیے ٹھیرایا تھا۔ ف ابن عباس نے کہا یہ دنیا کی مثال ہے ظاہر میں تر و تازہ خوشنما نظر آتی ہے مگر انجام اس کا خرابی ہے۔ ف یا وہ تیرا پکار کر اور آہستہ پڑھنا دونوں جانتا ہے۔ ف کسب تکلیف تجھ کو قرآن یاد ہو جاوے یا ہم تجھ کو آسان اور سہل شریعت پر چلائیں گے یا ہم نیک اعمال کو تیرے لیے آسان کر دیں گے بعض شریعت پر چلنا تجھ کو ایسا سہل ہو جائے گا کہ تجھ کو تکلیف اس پر چلنا دے گا۔ ف ان کو دیکھ رہا ہے جو وقت ان کی ہلاکت کا اس نے ٹھیرا دیا ہے اس کا انتظار ہے۔ ف پیغمبروں کو بھیجکر اچھے برے کام بیان کر دینا ہمارے ذمہ ہے لیکن ہم نے خلقت کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ ف دونوں ہمارے اختیار میں ہیں جو کوئی جیسا چاہے گا ویسا اس کو دینگے۔ ف تو اس کا کرم تجھ پر یہ ہوگا کہ تو قرآن کا علم پڑھنے لگے گا اور خدا تجھ کو علم لدنی عطا فرمائے گا جیسے دوسروں کو اس نے کتابی اور قلمی علم عطا فرمایا ہے۔

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۳۰	البیّنۃ ۹۸	۱	رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ	اللہ تعالیٰ اُن سے خوش اور وہ اللہ تعالیٰ سے خوش
۳۰	الاخلاص ۱۱۲	۱	قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ؕ	(اے پیغمبر) اِن لوگوں سے (جو خدا کا حال پوچھتے ہیں یوں) کہدے کہ وہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے ف نہ اُس نے کسی کو جنا (کوئی اُس کی اولاد نہیں) ف نہ اُس کو کسی نے جنا نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور کوئی اُس کے برابر کا جوڑ کا کوئی نہیں ہے

تَنَآءُ اللّٰهِ ۵ — باب۵ اللہ تعالیٰ کی تعریف اور ثنا

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱	الفاتحۃ	۱	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ	سب تعریف اللہ تعالیٰ ہی کو سزاوار ہے جو ساری جہان کا پالنے والا ہے ف
۷	الانعام	۱	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۬ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ؕ	سب تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیرا اور اُجالا بنایا پھر بھی کافر اپنے مالک سے شرک کرتے ہیں ف
۸	الاعراف	۵	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۫ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ	خدا کا شکر جس نے ہمکو یہ رستہ دکھلایا ف اور اگر اللہ تعالیٰ ہم کو راہ پر نہ لگاتا تو ہم (جنت کی) راہ نہ پاتے ف
۱۵	بنی اسرائیل ۱۷	۱	سُبْحٰنَ الَّذِيْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ؕ	وہ (خداوند ہر عیب سے) پاک ہے جو اپنے بندے (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کو راتوں رات ادب والی مسجد (خانہ کعبہ) سے دور کی مسجد (بیت المقدس) میں لے گیا ف جس کے گرد ہم نے برکت کر رکھی ہے ف اس لیے کہ ہم محمدؐ کو اپنی نشانیاں ف دکھلائیں بیشک وہی خدا ہے ف جو سنتا اور دیکھتا ہے
۱۵	〃	۵	تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ؕ	ساتوں آسمان اور زمین اور جو اُن میں ہیں (فرشتے اور جن اور آدمی) سب اُس کی پاکی بیان کرتے ہیں ف اور کوئی چیز ف ایسی نہیں جو اللہ کی تعریف پاکی کے ساتھ نہ کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے بے شک وہ تحمل والا بخشنے والا ہے ف
۱۵	〃	۱۲	وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ؕ	اور کہہ سب تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جس نے اولاد نہیں رکھی ف اور نہ کوئی سلطنت میں اُس کا ساجھی ہے اور نہ اُس کو ذلت سے بچنے کیلئے کسی حمایتی کی ضرورت ف اور اسکی بڑائی کرتا رہ پوری بڑائی ف
۱۵	الکھف ۱۸	۱	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ	ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جس نے اپنے بندے (محمدؐ)

ف اُس کو کھانے پینے سونے کسی چیز کی احتیاج نہیں ۱۲ ف اس میں نصاریٰ اور مشرکوں کا رد ہے جو نصاریٰ کہتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں اور مشرک کہتے ہیں فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں صحیح حدیث میں ہے کہ آدمی نے مجھ کو جھٹلایا اور اس کو یہ لائق نہ تھا اور اس نے مجھ کو گالی دی اس کو یہ نہیں چاہیے تھا جھٹلانا تو یہ کہ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دوبارہ پیدا نہیں کرے گا حالانکہ شروع میں پیدا کرنا کچھ دوبارہ پیدا کرنے سے مجھ پر آسان نہیں ہے گالی دینا یہ کہ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے حالانکہ میں اکیلا ہوں بے نیاز نہ میں نے کسی کو جنا ہے نہ میں کسی سے جنا گیا ہوں اور میرے جوڑ کا کوئی نہیں یہ امام بخاری نے نکالا ۱۲ ف عالم سوا خدا کے جتنی چیزیں ہیں اُن کو کہتے ہیں اور یہی صحیح ہے ۱۲ ف یعنی جھوٹے معبودوں کو اللہ تعالیٰ کے برابر کرتے ہیں یا بہر ہوکے اپنے رب کا انکار کر کے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتے ہیں ۱۲ ف یعنی ایمان اور نیک اعمال کا ۱۲ ف جس کے بدلے یہ ہمیشہ کا عیش ملا ۱۲ ف حدیث میں ہے کہ دوزخی اپنا ٹھکانا جنت میں جو ہوگا دیکھ کر افسوس کرے گا اور بہشتی دوزخ میں اپنا ٹھکانا دیکھ کر خدا کا شکر کرے گا اور ہر ایک شخص کے لیے دو ٹھکانے تیار ہوتے ہیں ایک جنت میں اور ایک دوزخ میں ۱۲ ف یعنی جاگتے میں بدن کے ساتھ اہلحدیث کا یہی مذہب ہے اور مسجد اقصیٰ مسجد حرام سے ایک مہینے دس دن کی راہ ہے مگر اللہ تعالیٰ کو ایک لحظہ میں اس سے بھی زیادہ تر لیجانا کچھ مشکل نہیں ہے یہ قصہ معراج کا ہے جو صحیحین اور دوسری حدیث کی کتابوں میں تفصیل سے مذکور ہے ہجرت سے ایک سال پہلے معراج ہوا پہلے خواب میں ہوا تھا پھر بیداری میں ۱۷ ربیع الاول کو اکثر علماء نے کہا صحیح حدیثوں سے یہی ثابت ہے کہ آپ کا معراج مکہ سے بیت المقدس تک پھر وہاں سے آسمانوں تک عالم بیداری میں بدن کے ساتھ تھا اور اکثر علماء سلف اور خلف اسی طرف گئے ہیں ۱۲ ف یعنی وہاں کی زمین میں بہت برکتیں وہاں موجود ہیں ۱۲ ف آسمان کے عجائبات جنت دوزخ وغیرہ دوسرے پیغمبر ۱۲ ف اپنی امت کو اور ہر چیز کو ۱۲ ف حدیث میں ہے کہ معراج کی رات میں نے تمام انبیاء علیہم السلام آسمان پر تسبیح سنی سبحان العلی الاعلیٰ سبحانہ وتعالیٰ دوسری حدیث میں ہے کہ آسمان چرچرا رہا ہے قسم اُسکی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے آسمان میں چار انگل برابر بھی جگہ نہیں ہے جہاں کوئی فرشتہ سجدے میں نہ ہو اللہ تعالیٰ کی تسبیح نہ کر رہا ہو ۱۲ (باقی صفحہ ۲۸۳ میں)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			وَلَمْ يَجْعَل لَّهُ عِوَجًا ۜ قَيِّمًا لِّيُنذِرَ بَأْسًا شَدِيدًا مِّن لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا حَسَنًا ۝ مَّاكِثِينَ فِيهِ أَبَدًا ۝ وَيُنذِرَ الَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا ۝ مَّا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِآبَائِهِمْ ۚ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ۚ إِن يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا ۝	پر قرآن اتارا اور اس میں کسی طرح کی کسر نہیں رکھی سیدھا صاف ف۲ اس لیے کہ کافروں کو اس سخت عذاب سے ڈرائے جو اس کی طرف سے آنے والا ہے اور مسلمانوں کو خوشخبری دے جو نیک کام کرتے ہیں کہ ان کو اچھی مزدوری (بہشت) ملیگی جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان لوگوں کو بھی ڈرائے جو کہتے ہیں اللہ اولاد رکھتا ہے ف۳ نہ ان کے پاس اس بات کی کوئی سند ہے نہ انکے باپ دادا پاس تھی ف۴ بڑی (سخت) بات ہے جو انکے منہ سے نکلتی ہے (یعنی اللہ اولاد رکھتا ہے) بالکل جھوٹ کہتے ہیں ف۵
۱۸	الفرقان ۲۵	۱	تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا ۝	بڑی برکت والا ہے وہ خدا جس نے اپنے بندے (حضرت محمدؐ) پر قرآن اتارا اس لیے کہ وہ سارے جہان کو ڈرانے والا ہو ف۶
〃	〃	۲	تَبَارَكَ الَّذِي إِن شَاءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّن ذَٰلِكَ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَيَجْعَل لَّكَ قُصُورًا ۝	وہ خدا اگر چاہے تو ایک باغ یا محل کی کیا حقیقت ہے تجھ کو اس سے بہتر عنایت فرمائے ایسے ایسے باغ دے جن کے تلے نہریں پڑی بہہ رہی ہیں اور کئی محل تیرے لیے بنا دے ف۷
۱۹	〃	۶	تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُّنِيرًا ۝	بڑی برکت والا ہے وہ خداوند جس نے آسمان میں برج بنائے اور ان میں ایک چراغ (یعنی سورج) رکھا اور چاند روشنی دینے والا ف۸
۱۹	النمل ۲۷	۵	قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ ۗ	(اے پیغمبر) کہہ دے شکر خدا کا (کہ گنہگار تباہ ہوئے) اور خدا کی طرف سے ان بندوں پر سلام جن کو اس نے چن لیا ف۹
〃	〃	۷	وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ سَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَتَعْرِفُونَهَا ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝	اور (اے پیغمبر) کہہ دے شکر خدا کا آگے چل کر وہ اپنی (قدرت کی) نشانیاں تم کو دکھلائیگا تم انکو پہچان لوگے ف۱۰ اور تیرا مالک ف۱۱ تمہارے کاموں سے بیخبر نہیں ہے ف۱۲
۲۰	القصص ۲۸	۷	وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَىٰ وَالْآخِرَةِ ۖ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝	اور وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں دنیا اور آخرت میں اسی کو تعریف سجتی ہے اسی کی حکومت ہے اور اسی کے پاس تم کو لوٹ جانا ہے
۲۱	الروم ۳۰	۲	فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ ۝	تو شام اور صبح اللہ کی پاکی بیان کرتے رہو اور وہی تعریف کے لائق ہے آسمان اور زمین میں ف۱۳ اور اس کی پاکی بیان کرو تیسرے پہر اور دوپہر کو ف۱۴
۲۲	السبا ۳۴	۱	اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَ	الحمد (تعریف) اللہ تعالیٰ ہی کو سزاوار ہے اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں

ف۱ لفظوں میں کوئی عیب ہو نہ معنے میں کوئی قصور ہے الفاظ اور معانی دونوں عمدہ ہیں ف۲ نہ اس میں افراط ہے نہ تفریط یا اگلی کتابوں کو قائم کرنیوالا ان کی تصدیق کرنے والا ف۳ جیسے مشرکین عرب فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں سمجھتے تھے اور نصاریٰ حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں ف۴ بلکہ نادانی سے ان کے باپ دادا نے یہ بات نکالی اور ان کی اولاد نے ان کی تقلید کی سب کے سب گمراہی میں گر گئے ف۵ ایسا جھوٹ جس میں سچائی کا نام نہیں ف۶ خدا کے عذاب سے دنیا کے تمام آدمیوں اور جنوں کو ڈرانے اس آیت سے صاف نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام دنیا کی طرف بھیجے گئے تھے اور کوئی پیغمبر دنیا میں ایسا نہیں آیا ف۷ حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تم کو دنیا کے خزانے عطا فرمائے اور ایسی دولت دی جو تم سے پہلے کسی پیغمبر کو نہ ملی ہو نہ تمہارے بعد کسی کو ملے اور پھر آخرت میں بھی جو تم کو ملنے والا ہے وہ کم نہ ہوگا آپ نے فرمایا نہیں میرے لیے سب آخرت میں اکٹھا رکھا جائے تب یہ آیت اتری ف۸ برجوں کا بیان اوپر گذر چکا ہے ف۹ ان میں اگلے پیغمبر سب امتوں کے نیک بندے داخل ہیں ف۱۰ ان نعمتوں پر جو اس نے مجھ کو عنایت فرمائیں بعض کہتے ہیں وہ نشانیاں ہیں جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ اور رسول نے کیا تھا لیکن اس وقت کا پہچاننا کوئی فائدہ نہ دیگا مراد یہ ہے کہ مرتے وقت یا آخرت میں جو عذاب دیکھیں گے بعض نے کہا دنیا کا عذاب مراد ہے جیسے قریش کے کافروں پر قحط پڑا جنگ بدر میں مارے گئے اس وقت سمجھے کہ پیغمبر صاحب کا فرمانا صحیح تھا بعضوں نے کہا یہ ایمان والوں سے خطاب ہے ف۱۱ آدمی جب پر ایمان لاتا ہے تو شیطان اسکو گمراہ نہیں کر سکتا اللہ تعالیٰ کی عبادت میں صرف ہر ہر خود بخود اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیکی کی مدد ہوگی اور ایسی نشانیاں اس پر کھلیں گی جن سے اسکے دل میں کوئی شبہ باقی نہ رہیگا ف۱۲ اسکو سب معلوم ہے مگر یہ اسکی حکمت ہے کہ فوراً عذاب نہیں کرتا ف۱۳ آسمان اور زمین والوں کو اسکی تعریف کرنی چاہیے (باقی صفحہ ...)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			مَا فِی الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ۝	میں ہے اور جو زمین میں ہے اور آخرت میں بھی دنیا کی طرح، اُسی کی تعریف ہے ف اور وہی حکمت والا خبردار ہے
۲۲	فاطر ۳۵	۱	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِیْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝	اصل تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے جس نے آسمان اور زمین نئے طرح سے بنائے ف فرشتوں کو پیغام پہنچانے کے لیے مقرر کیا جن کے دو دو اور تین اور چار چار بازو ہیں وہ جتنے چاہے (فرشتوں میں یا اور) بازو زیادہ پیدا کر سکتا ہے ف بیشک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔
"	"	۴	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ	شکر اللہ تعالیٰ کا جس نے ہم سے (ہر طرح کا) رنج دفع کر دیا
۲۳	یٰسٓ ۳۶	۳	سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ۝	پاک ہے وہ خدا جس نے قسم قسم کی سب چیزیں بنائیں کچھ تو زمین سے اگتی ہیں اور کچھ خود ان میں سے پیدا ہوتی ہیں (مرد اور عورت) اور کچھ ایسی ہیں جن کو وہ نہیں جانتے ف
"	"	۵	فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝	تو پاک ہے وہ خدا جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی حکومت ہے اور تم کو (سب کو) اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ف
"	والصّٰفّٰت ۳۷	۵	سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝	اللہ تعالیٰ اُن باتوں سے پاک ہے جو یہ بناتے ہیں
"	"	"	سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝	(اے پیغمبر) تیرا مالک جو عزت والا ہے ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بناتے ہیں اور سلام ہے پیغمبروں پر اور ساری تعریف اُسی اللہ کی ہے جو سارے جہان کا مالک ہے ف
۲۵	الزخرف ۴۳	۱	سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ۙ	کیا پاک ذات ہے وہ (خدا) جس نے ان چیزوں کو ہمارے بس میں کر دیا اور (اگر وہ ہمارے بس میں نہ کرتا تو) ہم میں اتنی طاقت نہ تھی کہ انکو اپنے قابو میں لاتے ف
"	"	۷	سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝	وہ آسمان اور زمین کا مالک اور تخت (عرش) کا مالک اُن باتوں سے جو یہ بناتے ہیں پاک ہے ف
"	"	"	وَتَبٰرَكَ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝	اور بڑی برکت والا ہے وہ (خدا) جس کا راج آسمانوں میں ہے اور زمین میں اور ان دونوں کے بیچ میں ف اور وہی جانتا ہے قیامت کب آئیگی اور اُسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے
۲۵	الجاثیۃ ۴۵	۴	فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ	تو اصل تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے جو آسمان کا مالک اور زمین کا

ف اُس کے نیک بندے اُس کی تعریف کرتے ہوئے بہشت میں داخل ہوں گے۔ ف اُن کو ایجاد کیا پہلے وہ کچھ نہ تھے نیست سے ہست کیا یہ خاص صفت اللہ جل جلالہ کی ہے کوئی بندہ نیست کو ہست نہیں کر سکتا نہ ہست کو نیست کر سکتا ہے۔ ف جیسے حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج میں حضرت جبرئیل کو دیکھا اُن کے چھ سو بازو تھے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ وہ اپنی مخلوق میں (فرشتے ہوں یا اور کوئی) جو چاہے بڑھا سکتا ہے ف مطلب یہ ہے کہ دنیا میں جتنی نوعیں اللہ نے بنائی ہیں اُن میں سے کچھ تو آدمی کو معلوم ہیں جیسے وہ چیزیں جو زمین سے اگتی ہیں یا جو خود ان میں سے پیدا ہوتی ہیں اور کچھ وہ ہیں جو آدمی کو معلوم نہیں ہیں مثلاً اللہ تعالیٰ کی دوسری مخلوقات جو دریا اور جنگل میں یا آسمان پر ہیں ف یعنی سزا اور جزا دے گا ف ایک ایک جانور اتنا بڑا ہے کہ اگر سرکشی پر آوے تو دس آدمی بھی اُس کو نہیں تھام سکتے حدیث میں ہے کہ آپ جب اپنی اونٹنی پر سوار ہوتے تو تین بار تکبیر کہتے پھر پڑھتے سبحان الذی سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون کہتے ہیں اگر جانور پر سوار ہوتے ہمیشہ یہ پڑھے یا کشتی پر سوار ہو بعد یہ دعا بسم اللہ مجریہا ومرسٰہا ان ربی لغفور رحیم تو اُس کو کوئی صدمہ نہ ہوگا ف اس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ اولاد ہو سکتی ہے ف سب جگہ اسی کی بادشاہت ہے ف حدیث میں ہے کہ جس کو بھرپور ناپ سے ثواب لینا منظور ہو وہ یہ آیتیں پڑھے ہر مجلس میں سبحان ربک رب العزۃ آخر تک اور حدیث میں ہے جس نے ہر نماز کے بعد تین بار ان کو پڑھا وہ ثواب کما لے گیا بھرپور ناپ سے۔

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝	مالک سارے جہان کا مالک ہے اور آسمان اور زمین میں اسی کی بڑائی ف۱ ہے اور وہی زبردست ہے حکمت والا ف۲
۲۷	الرحمٰن	۳	تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝	(اے پیغمبر) تیرے مالک کا نام بڑی برکت کا ہے جو عزت اور بزرگی والا ہے ف۳
”	الحدید	۱	سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝	آسمان اور زمین میں جتنی چیزیں ہیں سب اللہ کی پاکی بیان کر رہی ہیں ف۴ اور وہ زبردست ہے حکمت والا
۲۸	الحشر	۱	سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝	جتنی چیزیں آسمان میں ہیں اور جتنی زمین میں سب اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہیں اور وہ زبردست ہے حکمت والا
”	”	۳	يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝	آسمان اور زمین میں جتنی چیزیں ہیں سب اس کی پاکی بیان کر رہی ہیں (اس کی خدائی کا اقرار کر رہی ہیں) اور وہ زبردست ہے حکمت والا ف۵
”	الصف	۱	سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝	جتنی چیزیں آسمان میں ہیں اور جتنی زمین میں سب اللہ کی پاکی بیان کر رہی ہیں اور وہ زبردست ہے حکمت والا
”	الجمعۃ	۱	يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝	جتنی چیزیں آسمان میں ہیں اور جتنی زمین میں ہیں سب اللہ کی پاکی بیان کر رہی ہیں جو سارے جہان کا بادشاہ، پاک ذات زبردست حکمت والا ہے
”	التغابن	۱	يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝	جتنی چیزیں آسمانوں میں ہیں اور جتنی زمین میں سب اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کر رہی ہیں اسی کی سارے جہان میں بادشاہت ہے اور اسی کو تعریف سجتی ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے
۲۹	الملک	۱	تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝	بڑی برکت والا ہے وہ خدا جس کے ہاتھ میں سارے جہان کی بادشاہت ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے
”	الحاقۃ	۲	فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝	تو (اے پیغمبر) اپنے بڑائی والے پروردگار کی پاکی بیان کرتا رہ ف۶

ابتلاء اللہ

باب اللہ تعالیٰ کی آزمایش

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲	البقرۃ	۱۹	وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ	اور البتہ ہم تم کو کچھ ڈر کچھ بھوک کچھ مال کچھ جان کچھ پیداوار (یا اولاد) کے نقصان سے آزمائیں گے۔
”	”	۲۶	اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا	(مسلمانو) کیا تم سمجھتے ہو ف۷ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی تک تو

ف۱ وہ سب سے بڑا ہے کوئی اس کے برابر والا نہیں۔ ف۲ حدیث میں ہے کہ بڑائی میری چادر ہے اور بزرگی میری ازار ہے جو کوئی ان میں سے کچھ لینا چاہے میں اس کو دوزخ میں ڈالوں گا۔ ف۳ سبحان اللہ اس کے نام میں عجب برکت اور عجب لذت ہے کیسی ہی تکلیف ہو اس کی یاد کرو ساری تکلیف کافور ہو جاتی ہے اور دل میں ایک وسعت اور کشادگی اور خوشی پیدا ہوتی ہے جب اس کے نام میں یہ تاثیر ہے تو اس کی ذات مقدس میں کیسی کچھ برکت ہوگی حدیث میں ہے کہ آپ جب نماز سے سلام پھیرتے تو اتنا ہی بیٹھتے کہ ایک بار یوں فرماتے اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یاذا الجلال والاکرام۔ ف۴ جمادات نباتات حیوانات اور ان کی تسبیح کی تفسیر گذر چکی ہے۔ ف۵ حدیث میں ہے کہ آپ نے ایک شخص کو سوتے وقت سورہ حشر کی آخری آیتیں پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا تو شہید مرے گا اگر مرے گا۔ ابن مردویہ نے نکالا کہ جو شخص شیطان سے تین بار پناہ مانگے پھر سورہ حشر کی آخری آیتیں پڑھے تو اللہ ستر فرشتے اس پر مقرر کر دے گا جو شیطانوں کو اس پر سے دفع کرتے رہیں گے جن کے شیطان ہوں یا آدمی کے اگر رات کو پڑھے گا تو صبح تک اور جو دن کو پڑھے گا تو شام تک۔ ترمذی اور بیہقی نے نکالا جو شخص صبح کو تین بار اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے پھر سورہ حشر کی اخیر کی تین آیتیں پڑھے تو ستر ہزار فرشتے اس پر تعینات کیے جاویں گے جو شام تک اس کے لیے دعا کرتے رہیں گے اگر وہ اس دن مر جائے تو شہید مرے گا اور جو شام کو ایسا کرے گا وہ صبح تک اسی حال میں ہوگا۔ بیہقی نے نکالا جو شخص سورہ حشر کی آخری آیتیں رات یا دن میں پڑھے پھر اسی دن یا اسی رات مر جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے بہشت واجب کر دے گا۔ ف۶ سبحان ربی العظیم کہتا رہ۔ سبحان اللہ ... ف۷ ... شکر اور بے تکلیف اٹھائے۔

پارہ	سورۃ	آیت	آیت	ترجمہ
			اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَاۗءُ وَالضَّرَّاۗءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ؀	تمہاری وہ حالت نہیں ہوئی جو اگلے لوگوں کی ہوئی تھی مصیبت اور تکلیف ان کو لگ گئی تھی یعنی مفلسی اور بیماری نے گھیر لیا اور اتنا جھنجھوڑا گئے کہ آخرت خود پیغمبر اور ان کے ساتھ کے ایمان والے گھبرا کر بول اٹھے (بھائی) اللہ تعالیٰ کی مدد کب آویگی ف سن لو اللہ کی مدد نزدیک ہے
۴	آل عمران	۱۴۲	اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ؀ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۠ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ؀	کیا تم یہ سمجھے کہ جنت میں چلدوگے اور ابھی اللہ نے یہ نہیں دیکھا کہ کون تم میں جہاد کرتے ہیں۔ اور نہ یہ دیکھا ہے کہ کون ثابت قدم رہنے ہیں ف اور تم تو خود موت آنے سے پیشتر اس کی آرزو کیا کرتے تھے اب تو تم نے آنکھوں سے اس کو دیکھ لیا۔
۴	"	۱۸	مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰي مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۭ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَي الْغَيْبِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ؀	اللہ تعالیٰ تو مسلمانوں کو جس حالت پر تم ہو ف چھوڑنے والا نہیں جب تک ناپاک (منافق) کو پاک (مومن) سے جدا نہ کر دے ف اور اللہ تعالیٰ تم کو غیب کی بات بتلانے والا نہیں ف لیکن اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جسکو چاہتا ہے ف چن لیتا ہے ف تو اللہ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لاؤ ف اور اگر تم ایمان لاؤ گے اور شرک و نفاق سے پرہیز کروگے تو تم کو بڑا ثواب ملیگا
۴	"	۱۶	ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ	پھر خدا نے تم کو آزمانے کے لیے ان کافروں کی طرف سے پھیر دیا ف
"	"	"	وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ	اور اس شکست میں ایک حکمت یہ تھی کہ اللہ جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے اس کو (تمہاری دل کی باتوں کو) آزمائے ف
۴	"	"	لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۣ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ؀	(مسلمانو) البتہ تم اپنی جان اور مال سے آزمائے جاؤ گے ف اور البتہ تم سے پہلے جن کو کتاب دی گئی ہے (یعنی یہود و نصاریٰ) اُن سے اور ان کے مشرکوں سے تم کو بہت سی تکلیف کی باتیں سننا پڑیگا ف اور اگر تم صبر کیے رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو ف تو بیشک یہ ہمت کا کام ہے
۶	المائدۃ	۷	وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ	اور اگر اللہ چاہتا تو تم (تینوں) کو ایک ہی امت ف کر دیتا مگر تم کو جو (مختلف احکام) دیے اس سے تمہارا آزمانا منظور ہے ف

ف کافروں نے طرح طرح کی ایذائیں دیں اور جب جہاد ہوا دیا ف یہ آیت جنگ احزاب میں اتری کافر چاروں طرف سے مسلمانوں پر چڑھ آئے تھا اور وہ ایک خندق میں گھر گئے خود مدینہ میں بے امنی ہوگئی تب بعضے لوگ کہنے لگے کہ پیغمبر صاحب تو ہم کو روم اور ایران کی فتح ہونے کی خوشخبری دیتے تھے یا اب یہ حال ہے کہ اپنے بال بچوں میں بھی جانا محال ہے بعض کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے جب مدینہ منورہ میں ہجرت کی تو اکثر مفلس اور نادار ہو گئے ف اور زیادہ صبر کی طاقت اُن میں نہ رہی تب خدا نے رحم کیا اور ارشاد فرمایا ف یعنی ابھی اللہ نے انکو علم میں جو تھا اس کو ظاہر نہیں کیا اور کھول کر دکھا نہیں دیا کہ کون لوگ جہاد کرتے ہیں اور لڑائی میں صبر کرتے ہیں اور اس سے پیشتر ہی تم کو جنت مل جاوے گی مطلب یہ ہے کہ جنت بغیر اسکی آزمائش کے کیونکر مل سکتی ہے ف مومن اور منافق سب ملے جلے ہیں ف بغیر وحی بھیجکر اپنے پیغمبر کو بتلا دے کہ فلاں مومن ہے فلاں منافق یا ایسے احکام اتارکر جن پر چلنے اور نہ چلنے سے مومن اور منافق کی تمیز ہو جاوے جیسے جنگ احد میں ایسے واقعے ہوئے کہ لوگ منافقوں کو تاڑ گئے خود ان کی باتوں سے اور ان کی کارروائی سے ف یہ قریش کافروں اور منافقوں سے خطاب ہے وہ کہتے تھے اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے پیغمبر ہیں تو نام لے کر ہم کو کیوں نہیں بتلا دیتے کہ فلانا مومن ہے فلانا منافق ف غیب کی بات بتلانے کے لیے ف اور اسکو کوئی کوئی بات بتلا دیتا ہے ف اور غیب کے پیچھے مت پڑو ف جیسے جہاد میں جان اور مال کا نقصان ہوتا ہے اور بیماری میں جان کا اور زکوۃ اور صدقہ میں مال کا ف وہ تمہارے پیغمبر اور تمہارے دین کی برائی کریں گے تمہاری عورتوں پر عشقیہ غزلیں کہینگے جیسے کعب بن اشرف یہودی کیا کرتا تھا ف قصور سے زیادہ سزا نہ دو ف ایک ہی دین ایک ہی شریعت ف کون اثر کرنے نئی حکم کو مانتا ہے کون نہیں مانتا ف کہ مصیبت کے وقت تمہاری کیا حالت ہوتی ہے یا تم میں کون سچا ہے کون جھوٹا ف بغیر تم بھاگے اور تمہاری شکست ہوئی ف تو کوئی کھولدے کہ کون سچا مسلمان ہے اور کون منافق بدخواہ ف

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
٧	المائدۃ	١٣	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَنْ يَخَافُهُ بِالْغَيْبِ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ	مسلمانو البتہ خدا تم کو شکاری جانور کے بابت میں جسکو تم اپنے ہاتھوں اور برچھوں سے پکڑا کرتے ہو آزمائیگا ف١ تاکہ اللہ تعالیٰ یہ کھولدے ف٢ کہ کون اس سے بن دیکھے ڈرتا ہے ف٣ پھر جو کوئی اس کے بعد زیادتی کرے (شکار مارے) تو اس کو تکلیف کا عذاب ہوگا ف٤
٧	الانعام	٦	وَكَذَٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِيَقُولُوا أَهَٰؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِنَا أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ	اور اسی طرح ہم نے ایک کو دوسرے سے آزمایا ف٥ پر اس لیے کہ یہ ف٦ لوگ کہیں کیا انہیں لوگوں پر ف٧ اللہ نے ہم میں سے چن کر احسان کیا کیا اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو اچھی طرح نہیں جانتا
٨	〃	٢٠	وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ	اور وہی خدا ہے جس نے تم کو زمین میں نائب بنایا ف٨ اور تم میں سے ایک کو ایک دوسرے پر بلند کیے ف٩ اس لیے کہ تم کو جو دیا ہے اس میں تم کو آزمائے ف١٠
٩	الانفال	٤	وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ	اور جو کافر ہیں وہ (قیامت کے دن) دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے تاکہ اللہ ناپاک کو ف١١ پاک ف١٢ سے جدا کرے
١٠	التوبۃ	٢	أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ	(مسلمانو) کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم ف١٣ (یونہی) چھوٹ جاؤ گے اور ابھی تک اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو نہیں کھولا جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سوا کسی کو اپنا رازدار نہیں بنایا اور اللہ تعالیٰ کو جو تم کرتے ہو اس کی خبر ہے ف١٤
١١	ہود	١	لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا	تاکہ تم کو آزمائے کون تم میں اچھے کام کرتا ہے
١٥	الکہف	١	إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا	ہم نے جو کچھ زمین پر ہے اس کی رونق کے لیے بنایا ف١٦ اس لیے کہ ہم لوگوں کو جانچیں ان میں کون اچھے کام کرتا ہے ف١٧
١٧	الانبیاء	٣	وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ	اور ہم تم کو برائی اور بھلائی سے جانچ کر آزماتے ہیں ف١٨ اور تم کو ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے ف١٩
٢٠	العنکبوت	١	الم ۚ أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ۔ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ	کیا لوگوں نے ف٢٠ یہ سمجھ لیا ہے (زبان سے) ہم کہدیں گے ایمان لائے تو چھوڑ دیے جائیں گے اور ان کی جانچ نہ ہوگی ف٢١ اور ہم ان سے پہلے اگلے (ایماندار) لوگوں کو آزما چکے ہیں ف٢٢ تو (اسی طرح) اللہ تعالیٰ

ف١ یعنی چھوٹے بچوں کو ہاتھ ہی سے گرفتار کر سکتے ہو اور بڑے جانوروں کو برچھا مار کر ۱۲ ف٢ یعنے سب کو معلوم ہو جائے ۱۲ ف٣ یعنی اللہ کو نہیں دیکھتا یا اس کے عذاب کو لیکن اس سے ڈرتا ہے ۱۲ ف٤ یعنی اس جتلانے کے بعد کہ اللہ تمہاری آزمائش کرنے والا ہے کہ شکار کا موقعہ دے گا ۱۲ ف٥ یہ لوگوں کی جان شکار رہتی ان کے ملک میں غلہ اور اناج کی پیداوار کم ہوتی ہے اکثر شکار مار کر گذران کرتے ہیں تو اللہ نے انکو یوں آزمایا کہ احرام میں شکار مارنا حرام کر دیا پھر یہ آزمائش جسکا ذکر اس آیت میں ہے اس وقت ہوئی جب مسلمان حدیبیہ میں تھے عمرہ کا احرام باندھے ہوئے اور ان کے سامنے سے جنگلی جانور چھوٹے اور بڑے جا رہے تھے ۱۲ ف٦ یعنی شریف گھرانے اور مالدار کو مفلس سے ۱۲ ف٧ یعنے اقرع اور عیینہ اور قریش کے کافر جو اپنی شرافت اور مالداری پر مغرور تھے ۱۲ ف٨ یعنے صہیب اور بلال رض اور سعد رض اور ابن مسعود رض اور عمار رض اور مقداد رض اور دوسرے غریب اور بیکس مسلمانوں پر ۱۲ ف٩ اپنا یا اگلی امتوں کا ایک امت فنا ہو جاتی ہے دوسری اسکی جگہ پر قائم ہوتی ہے تو گویا اس کی نائب ٹھیری ۱۲ ف١٠ کوئی امیر ہے کوئی غریب کوئی پہلوان ہے کوئی کمزور کوئی عقلمند ہے کوئی بے وقوف ۱۲ ف١١ کہ امیر امیری کا شکر کرتا ہے یا نہیں اور فقیر فقیری میں صبر کرتا ہے یا نہیں ۱۲ ف١٢ بدبخت شخص کو یا شیطان کی راہ میں جو مال خرچ ہوا ہے اسکو ۱۲ ف١٣ پاک سے مراد نیک بخت شخص ہے یا اس مال سے جو اسکی راہ میں خرچ ہوا ہے ۱۲ ف١٤ یعنی بغیر آزمائے ۱۲ ف١٥ یعنی اے لوگو تم لوگوں کا امتحان ہوگا اور آزمائش کی کسوٹی پر کسیگا اور یہ ظاہر کر دیگا کہ کون سچا اور مخلص تھا اور کون جھوٹا بناوٹی اور جو امتحان میں کامیاب ہوگا اس کو آخرت میں بڑے بڑے درجے ملیں گے تمہارا یہ سمجھنا کہ بلا محنت درجات حاصل ہوں گے غلط ہے ۱۲ ف١٦ مثلاً باغ مکانات کھیتی باڑی وغیرہ ۱۲ ف١٧ خدا کو یاد رکھتا ہے اور کون دنیا کی رونق میں غرق ہو کر خدا کو بھول جاتا ہے ۱۲ ف١٨ کہ کون برائی پر صبر کرتا ہے اور کون بے صبر ہے اور کون بھلائی پر شکر کرتا ہے ۱۲ ف١٩ مرنے کے بعد ہمارے پاس جانا ہے ۱۲ ف٢٠ اس کی تفسیر اوپر گذر چکی ہے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			اللّٰهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِينَ ۝	سچوں کو ضرور الگ کریگا اور جھوٹوں کو الگ ف۱
۲	العنکبوت ۲۹	۱	١٠ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُولُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُورِ الْعٰلَمِينَ ۝ وَ لَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِينَ ۝	اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے پھر جب ان کو ف۲ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال یا جسم یا عزت کی کچھ تکلیف پہونچتی ہے تو لوگوں کے ستانے کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرح سمجھ لیتے ہیں ف۳ اور اگر تیرے مالک کی طرف سے مسلمانوں کو کوئی مدد آن پہونچی تو ایسے لوگ ضرور یوں کہیں گے ہم تو تمہارے ساتھ تھے (ہمکو بھی لوٹ میں شریک کرو) بھلا یہ لوگ کیا سمجھے ہیں اللہ کو سارے جہان کے دلوں کا حال معلوم نہیں ہے اور اللہ تو ایمان والوں کو ضرور جدا کرے گا اور منافقوں کو جدا (ہر ایک کا حال کھولدے گا)
۲۱	الاحزاب ۳۳	۲	١١ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا ۝	١١ وہاں (اس موقع پر) مسلمان جانچے گئے اور زور سے جھڑجھڑائے گئے ف۴
۲۶	محمد ۴۷	۱	وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ	اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو (بغیر تمہارے لڑے) کافروں سے بدلے لیتا مگر اس کو یہ منظور ہے کہ تم کو ایک دوسرے سے (لڑا کر) جانچے ف۵
۲۶	”	۴	وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِينَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِينَ ۙ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ ۝	اور ہم تو (اے مسلمانو) تم کو ضرور آزمائینگے یہانتک کہ ہم کھولدینگے تم میں سے کون لوگ جہاد کرتے ہیں اور کافروں کی ایذا دہی پر صبر کرتے ہیں اور تمہارے حالات بھی ہم جانچینگے
۲۸	التغابن ۶۴	۲	اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيمٌ ۝	تمہارے مال اور اولاد اور کچھ نہیں (اللہ کی) جانچ ہے ف۶ اور (جو کوئی مال اور اولاد دیکھ کر اللہ کو نہ بھولے تو) اللہ کے پاس (اسکے لیے) بڑا ثواب ہے
۲۹	الملک ۶۷	۱	خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ	٢٢ موت اور زندگی (دونوں کو) اس لیے پیدا کیا کہ تم کو آزما کر دیکھے کون تم میں اچھے کام کرتا ہے (اور کون برے)
”	القلم ۶۸	۱	اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ ۙ وَلَا يَسْتَثْنُونَ ۝ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُونَ ۝ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ ۙ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِينَ ۙ اَنِ اغْدُوا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِينَ ۝ فَانْطَلَقُوا	ہم نے ان مکہ کے کافروں کو اس طرح جانچا ہے جیسے ایک باغ والوں کو جانچا تھا جب وہ باغ والے قسم کھا بیٹھے تھے کہ صبح ہوتے ہی اس کا میوہ توڑ ڈالیں گے اور انشاء اللہ نہ کہا ف۷ تو وہ سو ہی رہے تھے کہ تیرے مالک کی طرف سے ایک پھیرا کرنے والی (بلا) باغ پر پھیر اگئی ف۸ پھر سارا باغ ایسا ہو گیا جیسے کوئی (سب میوہ) کاٹ لے گیا ف۹ صبح ہوتے ہی (باغ والے) ایک دوسرے کو پکارنے لگے چلو (بھائی) سویرے ہی اپنے کھیت پر چلیں اگر تم

ف۱ لفظی ترجمہ یوں ہے اللہ تعالیٰ ضرور معلوم کریگا سچے کون ہیں اور جھوٹے کون ہیں مطلب یہی ہے کہ جدا کر کے کھلا دیگا کیونکہ اس کو تو سب کا حال پہلے ہی سے معلوم ہے ۱۲ ف۲ کافروں اور بدعتیوں کی طرف سے ۱۲ ف۳ اور جب تھوڑی سی ذرا بدعتیوں کا کہنا مان لیتے ہیں اور حق بات کو چھوڑ بیٹھتے ہیں صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں میں ایسا ستایا گیا کہ کوئی اتنا نہیں ستایا گیا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمام مخلوقات سے زیادہ اللہ جل جلالہ کو محبوب ہیں یوں ستائے جائیں اور صبر کریں تو ہم کون ہیں جو یہ خیال کریں کہ ہم کو تکلیف نہ پہونچے نہیں اللہ کی راہ اور اسکی شریعت کی پیروی میں تکلیف پہونچنا پیغمبروں کی میراث ہے مبارک ہیں وہ بندے جو اپنے مالک کی خوشی کے لیے ستائے جائیں عزت جائے رد کیجائے مار کھائیں یہ سب انکے لیے فخر ہے سے گر نثار قدم یار گرامی نکنم جوہر جاں بچہ کار دگرم باز آید ۱۲ ف۴ ان کا خوب امتحان لیا گیا کہ ایسے سخت وقت میں ایمان پر مضبوط رہتے ہیں یا نہیں اور اللہ اور رسول کے وعدے پر انکا یقین قائم رہتا ہے یا نہیں ۱۲ ف۵ کون جہاد میں قائم رہتا ہے کون بھاگ جاتا ہے تم کو شہادت اور جہاد کا ثواب دینا اور کافروں کو تمہارے ہاتھ سے عذاب کرانا منظور ہے ۱۲ ف۶ اللہ تعالیٰ نے تم کو دیکر تمہاری آزمایش کی ہے دیکھے تم اللہ کی یاد کرتے ہو یا مال اولاد میں مشغول ہو کر اللہ تعالیٰ کو بھولجاتے ہو بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تمہارے مال اور اولاد اور کچھ نہیں (جان کے) جنجال ہیں حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما لال کرتے پہنے ہوئے گرتے پڑتے آئے آپ نے منبر پر سے اتر کر ایک کو ایک طرف اٹھا لیا اور دوسرے کو دوسری طرف پھر منبر پر چڑھے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا انما اموالکم و اولادکم فتنۃ میں نے دونوں بچوں کو گرتے پڑتے دیکھا مجھ سے نہ رہا گیا میں نے خطبہ موقوف کیا اور ان کے لیے اتر پڑا حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع		
			وَهُمْ يَتَخَافَتُونَ ۝ أَن لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُم مِّسْكِينٌ ۝ وَغَدَوْا عَلَىٰ حَرْدٍ قَادِرِينَ ۝ فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا لَضَالُّونَ ۝ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ۝ قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ ۝ قَالُوا سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۝ فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَلَاوَمُونَ ۝ قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا طَاغِينَ ۝ عَسَىٰ رَبُّنَا أَن يُبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا رَاغِبُونَ ۝	کو کانا بات پھر چپکے چپکے آپس میں یوں کہتے ہوئے چلے دیکھتے رہو آج کوئی فقیر تم تک نہ آجائے اور صبح سویرے ہی خوب بن ٹھن کر کے روانہ ہوئے سمجھے اب کیا ہے (سارا میوہ) ہاتھ کر لیا ف۱ جب انہوں نے باغ کو دیکھا تو پہلے دیکھتے ہی کہنے لگے ہم رستہ بھول گئے ف۲ نہیں بلکہ ہماری قسمت پھوٹ گئی ف۳ ان میں جو زیادہ عقل مند تھا اچھا آدمی تھا وہ کہنے لگا میں نے تم سے نہیں کہا تھا تم اللہ کو یاد کیوں نہیں کرتے کہنے لگے ہمارا مالک پاک ہے بیشک ہم گنہگار تھے ف۴ پھر ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے لگے الزام دینے ف۵ آخر کار سب کہنے لگے ہائے ہماری کمبختی ہم خود حد سے بڑھ گئے تھے ف۶ کیا عجب ہے ہمارا مالک اس سے بہتر باغ ہم کو دے ہم اپنے مالک سے بھی امید رکھتے ہیں ف۷
۲۹	الجن	۱	وَأَن لَّوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَاهُم مَّاءً غَدَقًا ۝ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيهِ	اور (اے پیغمبر) لوگوں سے کہہ اگر وہ ایمان کے سیدھے رستے پر جمے رہتے تو ہم ان کو آزمانے کے لیے خوب پانی دیتے ف۸
			الْإِفْتِرَاءُ عَلَى اللّٰهِ وَالتَّكْذِيبُ	**ساتواں باب اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا**
۷	الانعام	۳	وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ۝	اور جو شخص اللہ پر جھوٹ بہتان لگائے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے ف۹ اس سے بڑھ کر اور کون ظالم ہوگا ف۱۰ بیشک ظالموں کی بھلائی نہیں ہو سکتی ف۱۱
〃	〃	۱۱	وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَن قَالَ سَأُنزِلُ مِثْلَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ	اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے والا یا یوں کہے کہ مجھ پر وحی آئی اور اس پر کوئی وحی نہ آئی ہو ف۱۲ اور ف۱۳ جو کہے میں بھی ایسی ہی قرآن اتاروں گا ف۱۴ جیسے اللہ تعالیٰ نے اتارا
〃	〃	۱۷	فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝	پھر جو کوئی اللہ تعالیٰ پر بے جانے بوجھے لوگوں کو بہکانے کے لیے جھوٹ باندھے اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا بیشک اللہ تعالیٰ ظالموں کو راہ پر نہیں لگاتا
۸	〃	۲۰	فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن كَذَّبَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۗ سَنَجْزِي الَّذِينَ يَصْدِفُونَ عَنْ آيَاتِنَا سُوءَ الْعَذَابِ بِمَا	پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ کی آیتوں کو جھٹلائے اور ان سے الگ ہو جائے ف۱۵ جو لوگ ہماری آیتوں سے الگ ہو جاتے ہیں ف۱۶ ان کو ہم الگ ہو جانے ف۱۷ کے بدلے بری مار دیں گے

ف۱ سارا باغ میں کیا ہی عمدہ باغ ہے یہ سوچ تو کہنے لگے نہیں بلکہ ہم لوٹ گئے تو کبھی یہ ہمارا ہی باغ ہے ہائے ہماری بدبختی کا یہ ثمرہ ملا کیسا عمدہ پھولا پھلا باغ اجاڑ ہو گیا ۱۲ ف۳ پہلے ان کے باپ کی نیت تھی اول تو انشاء اللہ نہیں کہا دوسرے اللہ ہی کا سب دیا ہوا ہے اسی کی راہ میں دینے سے دل چرایا ۱۲ ف۴ طعنہ مارنے لگے وہ کہتا تو نے یہ بری صلاح دی یہ کہتا تو نے ۱۲ ف۵ اللہ تعالیٰ کا خیال ہم نے چھوڑ دیا تھا لیکن پھر مسلمان شرمندہ ہوئے اور کہنے لگے کیا عجب ہے الخ ۱۲ ف۶ کہتے ہیں جب وہ اپنی نیت پر شرمندہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہوئے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے اس سے بہتر باغ ان کو عنایت فرمایا انگور وہاں ایسے ہونے لگے کہ ایک خوشہ ایک خچر اٹھاتا ۱۲ ف۷ بہت بارش برساتے غلہ خوب اگاتے ان پر قحط نہ پڑتا آزمانا یہ کہ دیکھیں وہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں یا نہیں ۱۲ ف۸ جیسے یہود اور نصاریٰ اور مشرک کرتے تھے ۱۲ ف۹ یہ جو کوئی ہو وہ تو سب سے زیادہ ظالم ہوگا نص ہیں کہ علماء کہتے ہیں مشرک تھا وہ کہتے تھے کہ قیامت کے دن لات اور عزیٰ اور دوسرے بت ہماری سفارش کریں گے اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۱۰ تو جو ظالم سے بھی بڑھ کر ظالم ہوگا اس کی بھلائی کیوں کر ہوگی ۱۲ ف۱۱ پیغمبر نہ ہو اور پیغمبری کا دعویٰ کرے ۱۲ ف۱۲ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ۱۲ ف۱۳ جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں مسیلمہ کذاب نے جھوٹا دعویٰ کیا تھا کہ میں پیغمبر ہوں اور اسی طرح اسود عنسی اور سجاح نے ۱۲ ف۱۴ ا سی طرح اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا ۱۲ ف۱۵ کافر کہتے تھے لو نشاء لقلنا مثل ہذا اگر ہم چاہیں تو ہم بھی ایسا ہی قرآن بنا دیں مگر کہنے کو تو سب کہتے تھے لیکن ایک چھوٹی سورت بھی نہ بنا سکے ۱۲ ف۱۶ یا لوگوں کو ان پر ایمان لانے سے روکتے ہیں ۱۲ ف۱۷ یا لوگوں کو ان پر ایمان لانے سے روکنے سے شاہ عبد القادر صاحب نے یوں ترجمہ کیا ہے اور دیر تک پڑے رہے اور شاہ رفیع الدین صاحب نے یوں کیا ہے اور سویرے گئے اور پہنچنے کے اندازہ کر کے بعضوں نے یوں کیا ہے اور بخل پر مضبوط ہو کر سویرے ہی جلد سے بعضوں نے یوں کیا ہے اور صبح سویرے ہی غصہ سے چلے سمجھے اب محتاجوں کے ہاتھ سے بچ گئے بعضوں نے یوں کیا ہے اور صبح سویرے ہی اکیلے اکیلے یہ سمجھ کر سارا پھل ہم ہی جانے ہی میوہ ہاتھ کر لیں گے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۸	الاعراف	۴	فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۚ أُولَٰئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُمْ مِنَ الْكِتَابِ ۖ	تو اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلاوے ایسے لوگوں کو لیے جو حصہ قرآن میں لکھا گیا ہے وہ ان کو پہونچے گا ف۱
۱۱	یونس	۲	فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ	تو اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلاوے بیشک (ایسے) گنہگار مراد کو پہونچنے والے نہیں ف۲
״	״	۷	قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ	(اے پیغمبر) کہدے جو لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ پہنچنے والے نہیں ہیں (انکو کبھی فلاح نہ ہوگی) ف۳ دنیا میں تھوڑا سا مزہ اڑالیں ف۴ پھر ہمارے پاس (انکو) آخر لوٹ کر آنا ہے پھر ہم ان کو انکے کفر کی سزا میں سخت عذاب (کا مزہ) چکھائیں گے
۱۱	ہود	۲	وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۚ أُولَٰئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَىٰ رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ أُولَٰئِكَ لَمْ يَكُونُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ۘ يُضَاعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۚ مَا كَانُوا يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوا يُبْصِرُونَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ	اور جو خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھے ف۵ اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا یہ لوگ اپنے مالک کے سامنے لائے جائیں گے اور گواہ گواہی دیں گے ف۶ انہیں لوگوں نے اپنے مالک پر جھوٹ بولا تھا سُن لو ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہے ف۷ جو خدا کی راہ سے (لوگوں کو) روکتے ہیں اور اس میں کجی (عیب) نکالنا چاہتے ہیں اور وہی ہیں جو آخرت کو بھی نہیں مانتے یہ ف۸ لوگ دنیا میں خدا کو تھکا نہیں سکتے ف۹ اور (قیامت کے دن) بھی خدا کے سوا کوئی ان کا حمایتی نہ ہوگا ان کو (اوروں سے) دونا عذاب ہوگا ف۱۰ نہ (سچی بات) سن سکتے تھے ف۱۱ اور نہ (سیدھا رستہ) دیکھ سکتے تھے ف۱۲ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کو تباہ کیا اور (دنیا میں) جو جھوٹی باتیں بناتے تھے وہ سب ہوا ہو گئیں۔ ضرور یہی لوگ آخرت میں سب سے زیادہ گھاٹے میں پڑیں گے
۱۴	النحل	۱۴	إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ	جھوٹ تو وہ لوگ بناتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان نہیں ہوتا ف۱۳ اور وہی جھوٹے ہوتے ہیں۔

ف۱ یعنی قیامت کے دن ان کے منہ کالے ہونگے یا جو ان کی تقدیر میں بھلائی یا برائی لکھی ہے وہ پوری ہوگی یا جو روزی رزق ان کا دنیا میں لکھا جا چکا ہے وہ ان کو ملیگا ۱۲ ف۲ یعنی تم جو سمجھتے ہو کہ یہ قرآن اپنے بنا لیا ہے اگر ایسا ہو تو میں نے خدا پر جھوٹ باندھا جس کے برابر کوئی گناہ نہیں اور اگر یہ خدا کی طرف سے ہے تو تم نے اس کی آیتوں کو جھٹلایا تم سے زیادہ کوئی گنہگار نہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے گنہگاروں کو کامیاب نہیں کرنے کا ۱۲ ف۳ آخرت میں نجات نہیں ملنے کی ف۴ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھ کر کچھ دنیا کما لیں ۱۲ ف۵ کہے قرآن اللہ کا کلام نہیں ہے یا بتوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنا دے۔ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہے ۱۲ ف۶ یعنی پیغمبر یا فرشتے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے لوگ ۱۲ ف۷ صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن کو دامن میں لیگا پھر اس سے فرماویگا تو نے فلاں گناہ کیا تھا فلاں گناہ کیا تھا وہ عرض کریگا بے شک قصور وار ہوں اور اپنے دل میں سمجھے گا اب میں تباہ ہوا پروردگار فرماوے گا جا میں نے دنیا میں تیرا گناہ پوشیدہ رکھا آج میں اس کو بخش دیتا ہوں اور نیکیوں کی کتاب اس کے ہاتھ میں دی جاوے گی لیکن کافر اور منافق لوگوں کے گناہ سب کے سامنے کھولے جاویں گے اور پکار کر کہہ دیا جاویگا ان ظالموں پر اللہ کی پھٹکار ہے ۱۲ ف۸ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جن کو یہ اپنا حمایتی سمجھتے ہیں یعنی بت وہ نہ سن سکتے ہیں نہ دیکھ سکتے ہیں تو وہ ان کی حمایت کیا کریں گے بقول شخصے او خویشتن گم است کرا رہبری کند ۱۲ ف۹ اگر وہ ان کو عذاب کرنا چاہے ۱۲ ف۱۰ کیونکہ وہ دنیا میں ۱۲ ف۱۱ ایسے کفر اور حسد میں غرق تھے ۱۲ ف۱۲ ایسے اندھے بن گئے تھے ۱۲ ف۱۳ پیغمبر تو تمام ایمان والوں کا سردار ہے دوسرے پیغمبری سے پہلے کبھی اس نے جھوٹ نہیں بولا ایسا شخص اللہ تعالیٰ پر کیوں جھوٹ باندھنے لگا ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۴	النحل	۱۵	إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ۝	بے شک جو لوگ خدا تعالےٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ کبھی بامراد نہ ہوں گے ف۱
۱۶	طٰهٰ	۳	وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَىٰ ۝	اور دیکھو جس نے خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھا وہ تباہ ہو چکا ف۲
۲۱	العنکبوت	۷	وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِلْكَافِرِينَ ۝	اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے (اس کا شریک ٹھیرائے) یا جب سچی بات (اللہ تعالیٰ کی کتاب) اس تک پہونچے تو اس کو جھٹلائے کیا ایسے کافروں کا ٹھکانا دوزخ نہیں ہے ف۳
۲۴	الزمر	۴	فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللَّهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ إِذْ جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِلْكَافِرِينَ ۝	پھر اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا اور سچی بات (قرآن) کو جب وہ اس کے پاس پہونچ گئی جھٹلایا کیا ایسے کافروں کا ٹھکانا دوزخ میں نہیں ہے (ضرور وہیں انکا ٹھکانا ہے)
۲۵	الشوریٰ	۳	أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۖ فَإِنْ يَشَإِ اللَّهُ يَخْتِمْ عَلَىٰ قَلْبِكَ ۗ وَيَمْحُ اللَّهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝	کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اللہ تعالےٰ پر جھوٹ باندھ لیا ف۴ اللہ تعالیٰ تو اگر چاہے تیرے دل پر مہر لگا دے ف۵ اور اللہ تو جھوٹ کو مٹا دیتا ہے اور اپنے کلام سے حق بات (اسلام) کو جماتا ہے بے شک وہ تو دلوں تک کی بات جانتا ہے ف۶
۲۸	الصف	۱	وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَىٰ إِلَى الْإِسْلَامِ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝	اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جس کو اسلام لانے کے لیے بلایا جائے [illegible] اللہ پر (الٹا) جھوٹا طوفان باندھے ف۷ اور اللہ تعالیٰ بے انصاف لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا

عَذَابُ اللّٰهِ — آٹھواں باب اللہ تعالیٰ کا عذاب

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۱	یونس	۵ و ۶	قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا أَوْ نَهَارًا مَاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ۝ أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ آمَنْتُمْ بِهِ ۚ آلْآنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ۝ ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ۝ وَيَسْتَنْبِئُونَكَ	(اے پیغمبر) کہہ دو بھلا بتاؤ تو سہی اگر خدا کا عذاب تم پر رات کو یا دن کو آن پڑے ف۸ گنہگار لوگ کیسی (ہولناک) چیز کی جلدی مچا رہے ہیں ف۹ کیا پھر جب عذاب آن ہی پڑیگا تب اس پر یقین کروگے ف۱۰ اب تم کو یقین آیا اور تم تو (پہلے) اسکی جلدی مچا رہے تھے پھر اس کے بعد (قیامت کے دن) گنہگاروں سے کہیں گے ہمیشہ کے عذاب (کا مزہ) چکھو جیسا تم (دنیا میں) کرتے تھے اسی کا بدلا تم کو ملتا ہے اور (یہ کافر) تجھ سے دریافت کرتے ہیں کیا ف۱۱

ف۱ یعنی جو لوگ خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں ۱۲ ف۲ اسکے کام کو فروغ نہیں ہوسکتا سچے پیغمبر کی یہ ایک بڑی نشانی ہے کہ حق تعالیٰ کی مدد اس کے ساتھ ہوتی ہے اور روز بروز اس کے دین کو ترقی ہوتی جاتی ہے کسی دشمن کے مٹائے وہ دین نہیں مٹتا اور جھوٹے آدمی کے کام کو بقا نہیں ۱۲ ف۳ دوزخ انہیں کے لیے بنی ہے وہ اس میں ضرور جائیں گے ۱۲ ف۴ پیغمبری کا جھوٹا دعویٰ کیا اور قرآن کو اللہ کا کلام جھوٹ کہہ دیا ۱۲ ف۵ کہ ایک مضمون بھی نہ سوجھے تو قرآن کیونکر بنا سکتا ہے ۱۲ ف۶ مطلب یہ ہے کہ اگر پیغمبر جھوٹا ہوتا تو قرآن کو اپنی طرف سے بنا کر اللہ کا کلام کہتا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کے ارادوں میں ہرگز برکت نہ دیتا بلکہ اس کے دل پر ایسی مہر لگا دیتا کہ ایک بات بھی نہ کرسکتا قرآن بنانا تو کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ کو سب طرح کی قدرت ہے اور وہ ہر ایک بات سے واقف ہے یہاں تک کہ دل کا خیال بھی جانتا ہے پھر وہ اپنے نیک بندوں کو گمراہ کیوں ہونے دیگا وہ تو حق کو حق کرتا ہے اور غلط کو آخرکار بالکل مٹا دیتا ہے۔ دیکھو حضرت کے زمانہ میں مسیلمہ اور اسود علنسی اور سجاح نے بھی پیغمبری کا جھوٹا دعویٰ کیا اور بہت سے نادان لوگ ان کے بہکاوے میں بھی آگئے آخر کیا ہوا انکا جھوٹ کھل گیا اور ان کا مکر و فریب حرف غلط کی طرح بالکل مٹ گیا اور اسلام کا دین جس کے ہزاروں ہی دشمن تھے کسی کے مٹائے نہ مٹ سکا ساری دنیا میں پھیل گیا اس سے زیادہ سچائی کا ثبوت اور کیا ہوگا ۱۲ ف۷ تو ہر حال میں عذاب ہی ہے ۱۲ ف۸ یعنی عذاب ایسی چیز نہیں ہے کہ کوئی اس کی جلدی مچاوے بلکہ ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ عذاب میں جہاں تک دیر ہو وہیں تک بہتر ہے مگر یہ گنہگار لوگ کچھ عجیب لوگ ہیں کہ عذاب جلد آنا چاہتے ہیں ۱۲ ف۹ اس وقت تو تم سے یہ کہا جائیگا ۱۲ ف۱۰ عذاب آنے پر پہلے اسکو غلط سمجھا ۱۲ ف۱۱ عذاب یا قیامت کا ہونا ۱۲ ف اسلام لانا تو اپنے دین اور دنیا کو بنانا ہے وہ بدبخت اور اپنے تئیں تباہ کرے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے جیسے شرک اور کفر کرے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			اَحَقٌّ هُوَ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِی الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝	یہ سچ ہے کہدے ہاں ہاں بیشک میرے مالک کی قسم یہ سچ ہے اور تم ہم کو تھکا نہیں سکتے ف۱ اور جس جس شخص نے شرک کیا اگر اس کے پاس جتنا کچھ زمین میں ہے سب ہو تو بھی وہ اس کو اپنی چھڑائی میں دے ڈالے اور جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو دل ہی دل میں شرمندہ ہوں گے ف۲ اور انصاف سے اُن کا فیصلہ کیا جائیگا اور ان پر ظلم نہ ہوگا
۱۲	هُود [11]	۱	وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓی اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّیَقُوْلُنَّ مَا یَحْبِسُهٗ اَلَا یَوْمَ یَاْتِیْهِمْ لَیْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝	اور اگر ہم گنتی کے چند روز ان پر عذاب اتارنے میں دیر کریں تو کہیں گے کیا ہوا عذاب کیوں رک گیا سن رکھو جس دن عذاب اُن پر آ پہونچے گا پھر وہ ان سے ٹل نہیں سکتا اور جس عذاب کا ٹھٹھا اڑاتے تھے وہی ان کو گھیرلے گا
″	″	۹	وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰی وَهِیَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ ۝	اور تیرا مالک جب ظالم بستی والوں کو پکڑتا ہے تو اسی طرح ف۳ اس کی پکڑ ہوا کرتی ہے بیشک اس کی پکڑ تکلیف کی سخت ہے ف۴
۱۳	یُوسُف [12]	۱۲	اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِیَهُمْ غَاشِیَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِیَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝	کیا اُن لوگوں کو اس کا ڈر نہیں رہا کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ان پر ایسا آئے جو چھا جاوے یا ایک ہی ایکا ایکی قیامت ان پر آن پہنچے اور ان کو خبر نہ ہو ف
″	ابراهیم [14]	۷	وَاَنْذِرِ النَّاسَ یَوْمَ یَاْتِیْهِمُ الْعَذَابُ فَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓی اَجَلٍ قَرِیْبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ وَّسَكَنْتُمْ فِیْ مَسٰكِنِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَیَّنَ لَكُمْ كَیْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ۝	اور لوگوں کو اس دن سے (قیامت کے دن سے) ڈرا جب اُن پر عذاب آئیگا تب ظالم (یعنے مشرک) کہیں گے مالک ہمارے ہمکو تھوڑی سی اور مہلت دے ف۸ ہم تیرے بلاوے کو مان ف۹ لینگے اور پیغمبروں کی راہ پر چلیں گے (اللہ تعالےٰ فرماویگا) کہ تم نے (دنیا میں) یہ قسم نہیں کھائی تھی کہ ہم مٹ نہیں سکتے ف۱۰ اور تم انہیں لوگوں کی بستیوں میں رہے جنہوں نے اپنی جانوں پر ستم کیا اور تم پر کھل گیا جو ہم نے اُنکے ساتھ کیا ف۱۱ اور ہم نے تمہاری (عبرت کے) لیے کئی مثالیں بیان کیں ف۱۲
۱۴	النحل [16]	۶	اَفَاَمِنَ الَّذِیْنَ مَكَرُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ یَاْتِیَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ اَوْ یَاْخُذَهُمْ فِیْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ۝	کیا جو لوگ بری برے بری مکر کر رہے ہیں ف۱۳ ان کو یہ ڈر نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو زمین میں دھنسا دے (جیسے قارون کو دھنسا مارا) یا جدھر سے اُن کو خیال بھی نہ ہو اُدھر سے اُن پر (اللہ تعالیٰ کا) عذاب آ دھمکے ف۱۴ یا چلتے پھرتے ف۱۵ ان کو دھر پکڑے پھر وہ (خدا کو) ہرا نہیں سکتے ف۱۶

ف۱ ہمارے ہاتھ سے بھاگ کر کہیں بچ نہیں سکتے ۱۲ ف۲ مال و اسباب اور قیمتی سامان ۱۲ ف۳ یعنے شرمندگی کو چھپا لیں گے ایسا نہ ہو کہ دوسرے کافر جو ان کے تابعدار تھے ان کو ملامت کریں یا عذاب کی سختی ایسی ہوگی کہ شرمندگی کی بات زبان سے نکال نہ سکیں گے ۱۲ ف۴ جیسے ان بستیوں کو پکڑا ۱۲ ف۵ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالےٰ ظالم کو ڈھیلا چھوڑ دیتا ہے جب پکڑتا ہے تو پھر اس کی پکڑ سے وہ بھاگ نہیں سکتا یہ آیت ہر زمانہ میں ہر ظالم کو شامل ہے ایک بزرگ نے کہا ہے کافر کی سلطنت رہتی ہے مگر ظالم کی نہیں رہتی ۱۲ ف۶ یعنے عام عذاب آئے جیسے وبا زلزلہ طاعون وغیرہ ۱۲ ف۷ اس وقت شرک کا کیا جواب دیں گے ۱۲ ف۸ ایک بار اور دنیا میں بھجوا دے ۱۲ ف۹ جو تو پیغمبروں کے ذریعہ سے لوگوں کو توحید کی طرف بلاتا ہے ۱۲ ف۱۰ ہماری دولت اور حکومت ہمیشہ قائم رہے گی یا ہم کو دنیا سے آخرت کو جانا نہیں ہے ۱۲ ف۱۱ اُن پر جو جو عذاب ہمارے اترے وہ تم کو معلوم ہو گئے پر جب بھی تم شرارت سے باز نہ آئے ۱۲ ف۱۲ لیکن جب بھی تم کو عبرت نہ ہوئی ۱۲ ف۱۳ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہونچانا چاہتے ہیں ۱۲ ف۱۴ مجاہد نے کہا اُن لوگوں سے مراد نمرود بادشاہ اور اُس کی قوم ہے اور اکثر لوگوں نے کہا ہے کہ مکہ کے مشرک مراد ہیں ۱۲ ف۱۵ اپنے کام کاج میں مصروف رہنے وقت یا کھیل کود میں غفلت کے وقت ۱۲ ف۱۶ اُس کی پکڑ سے کہیں بھاگ نہیں سکتے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَىٰ تَخَوُّفٍ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝	ان کو گھٹتا ہوا اس وقت دھر پکڑے ف۱ تو (اے لوگو) تمہارا مالک شفقت والا مہربان ہے ف۲
۱۵	بنی اسرائیل	۲	وَإِذَا أَرَدْنَا أَن نُّهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا ۝	اور جب ہم کسی بستی کو برباد کرنا چاہتے ہیں تو وہاں کے چین اڑانے والوں ف۳ کو حکم دیتے ہیں ف۴ پھر وہ اس بستی میں بدکاریاں کرنے لگتے ہیں ف۵ تو وہ بستی عذاب کے لائق ہو جاتی ہے ف۶ تب اس کو اکھاڑ کر ہم پھینک دیتے ہیں ف۷
؍	؍	۶	وَإِن مِّن قَرْيَةٍ إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَوْ مُعَذِّبُوهَا عَذَابًا شَدِيدًا كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ۝	اور نافرمان لوگوں کی کوئی بستی ایسی نہیں ہے جس کو ہم قیامت سے پہلے ہی ف۸ تباہ نہ کریں یا اس پر سخت عذاب نہ اتاریں یہ بات کتاب (لوح محفوظ) میں لکھی گئی ہے
؍	؍	۷	أَفَأَمِنتُمْ أَن يَخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ أَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ وَكِيلًا ۝ أَمْ أَمِنتُمْ أَن يُعِيدَكُمْ فِيهِ تَارَةً أُخْرَىٰ فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيحِ فَيُغْرِقَكُم بِمَا كَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهِ تَبِيعًا ۝	کیا تم کو اس کا ڈر نہیں کہ وہ (اگر چاہے) خشکی کا کنارہ تم پر دھسا دے یا آندھی کا پتھراؤ کرے (اولے برسائے) پھر (اس کے عذاب سے) بچانے والا کسی کو تم نہ پاؤ یا تم کو یہ ڈر بھی نہیں رہا کہ اللہ تعالیٰ تم کو دوبارہ سمندر میں لیجائے پھر ہوا کا ایک جھکڑ بھیجے اور تمہاری ناشکری کی سزا میں تم کو ڈبو دے اور تم کو کوئی حمایتی نہ ملے جو اس بات کو ہم سے پوچھے (ہم پر دعویٰ کرے) ف۹
؍	الکہف	۸	وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَن يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ وَيَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ۝	اور جب ان لوگوں پاس ہدایت آئی (قرآن اور پیغمبر) تو اب ان کو ایمان لانے اور اپنے مالک کی بخشش چاہنے سے اور کسی بات نے نہیں روکا مگر (خدا کی تقدیر نے) یہ کہ اگلے لوگوں کا سا حال ان کا بھی ہو کہ جب ایمان نہ لائے تو ہلاک کیے گئے ف۱۰ یا ان کے سامنے عذاب آن موجود ہو یا طرح طرح کے عذاب ان پر آجائیں
۱۶	مریم ۱۹	۵	حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضْعَفُ جُندًا ۝	جب وہ اس کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ ہو رہا تھا (عذاب ف۱۱ یا قیامت) اس وقت ان کو جان لیں گے کس کا ٹھکانا برا ہے (مومنوں کا یا ان کا) اور کس کا جتھا کمزور ہے
؍	طٰہٰ	۸	وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَأَجَلٌ مُّسَمًّى ۝	اور اے پیغمبر اگر تیرے مالک کی ایک بات نہ قرار پا چکی ہوتی اور (عذاب کی) ایک میعاد نہ ٹھیرائی ہوتی تو ان پر ضرور ابھی فوراً عذاب اتر آتا ف۱۲
۱۷	الحج ۲۲	۶	وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَن يُخْلِفَ	اور اے پیغمبر یہ لوگ تجھ سے عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں اور اللہ اپنا

ف۱ یعنی غفلت کی حالت نہ ہو بلکہ عذاب کا خوف ہو اس وقت عذاب آئے ۔ ف۲ وہ عذاب اتارنے میں جلدی نہیں کرتا ۔ ف۳ یعنی امیر اور مالداروں عیاش لوگوں کو ۔ ف۴ یعنی ان کو سمجھا دیتے ہیں یا ان کے دل میں ڈالدیتے ہیں ۔ ف۵ لواطت شراب خواری وغیرہ ۔ ف۶ اللہ تعالیٰ کا قول اس پر ثابت ہو جاتا ہے ۔ ف۷ جڑ بنیاد سے تباہ اور برباد کر دیتے ہیں کہ کسی کا نام و نشان تک نہیں رہتا ۔ ف۸ قیامت میں تو سب ہی تباہ ہوں گے ۔ ف۹ یا ہمارا پیچھا کرے اس بات پر اللہ تعالیٰ سے کس کی مجال ہے پوچھنے کی وہ اگر چاہے تو ساری دنیا کو دم بھر میں فنا کر دے کوئی چوں نہیں کر سکتا ۔ ف۱۰ یعنی ان کی قسمت میں اگلے کافروں کی طرح تباہی لکھی ہوئی ہے یہی ان کو ایمان لانے سے مانع ہوئی ۔ ف۱۱ جیسے قتل ہونا جیسے جنگ بدر میں ہوا ۔ ف۱۲ میعاد معین سے مراد قیامت کا دن ہے یا بدر کا دن یا بات سے مراد وہ وعدہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے کیا ہے کہ ان کا عذاب آخرت پر رکھا گیا ہے ۔ ف۱۳ ان کو یہ معلوم نہیں کہ عذاب ایک دن ضرور آئے گا ۔

پارہ	سورۃ	رکوع		
			اللّٰهُ وَعْدَهٗ ۗ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝	وعدہ کبھی خلاف نہیں کرنیکا اور اصل بات یہ ہی کہ تیرے مالک کے نزدیک ایک دن تمہاری شمار سے ہزار برس کے برابر ہے ف۱
۱۸	المؤمنون	۴	وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ۝ حَتّٰٓى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝	اور ہم ان کافروں ف۲ کو عذابوں میں دبوچ چکے ہیں جب بھی وہ اپنے مالک کے سامنے نہ جھکے اور نہ عاجزی کی یہانتک کہ جب ہم ان پر سخت عذاب کا دروازہ کھولدیں گے۔ تو وہاں آس توڑ کر بیٹھ رہیں گے
۱۹	الشعراء	۱۱	اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ۝ ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝ مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ۝	کیا یہ لوگ (دنیا میں) ہمارے عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں ف۳ (اے پیغمبر) بھلا بتلا اگر چند برس ہم ان کو دنیا کا مزہ بھی اٹھانے دیں پھر جس عذاب کا ان سے وعدہ ہے وہ (سر پر) آن کھڑا ہو تو یہ مزے جو انہوں نے اٹھائے ہیں کس کام آئیں گے ف۴
۲۱	العنکبوت	۶	وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاۗءَهُمُ الْعَذَابُ ۭ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝ يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	اور (اے پیغمبر) یہ لوگ تجھ سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ کے پاس عذاب کی (ایک ٹھیری ہوئی مدت نہ ہوتی تو (کب کا) ان پر عذاب آچکتا اور (ایک نہ ایک دن) ایکا ایکی انپر عذاب آجائیگا اور وہ بیخبر ہونگے ف۵ (عجب حال ہے) یہ لوگ تجھ سے عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں اور دوزخ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے (یعنی عنقریب گھیرے گی) جس دن (سب طرف) اوپر سے اور ان کے پاؤں تلے سے (دوزخ کا) عذاب ان کو ڈھانک لیگا اور اللہ تعالیٰ فرمائیگا اپنے اعمال کا جو تم کرتے تھے مزہ چکھو (یعنی سزا) ف۶
۲۱	السجدۃ	۲	وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝	اور ہم ان (فاسقوں) کو بڑے عذاب (آخرت کے عذاب) سے ادھر ہی ایک چھوٹے عذاب کا مزہ چکھائیں گے تاکہ یہ (اپنے گناہوں سے) پھریں ف۷
۲۳	والصّٰفّٰت	۵	اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاۗءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝	کیا وہ ہمارے عذاب (آنے) کی جلدی مچا رہے ہیں ف۸ جب (یہ) انکے آنگن (انگنائی صحن) میں عذاب اتریگا تو جن لوگوں کو ڈرایا گیا تھا ان کی صبح بڑی (منحوس) ہو جائیگی ف۹
۲۵	الدخان	۱	فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاۗءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝ يَّغْشَى النَّاسَ ۭ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝	تو (اے پیغمبر) اس دن کا انتظار کر جب آسمان سے ایک کھلا دھواں اٹھیگا لوگوں پر چھا جائیگا (گھس جائیگا) یہ تو تکلیف کا عذاب ہے ف۱۰ مالک ہمارے یہ عذاب ہم سے ٹال دے ہم ایمان لائیں گے ان کو کہاں نصیحت ہوگی اور ان کے

ف۱ تو اس کے نزدیک قیامت بہت نزدیک ہے اور تم کو بہت دور معلوم ہوتی ہے ابن عباسؓ نے کہا جن چھ دنوں میں اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ان میں بھی ہر ایک دن ایک ایک ہزار برس کے برابر تھا عذاب سے قیامت کا دن مراد ہے کافر اس کی جلدی مچاتے تھے اور آنحضرت صلعم سے بار بار پوچھتے تھے اچھا یہ کہو قیامت کب آئے گی آتی کیوں نہیں ۱۲ ف۲ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہم نے ان کافروں کو یعنی قریش والے کافروں کو عذابوں میں گرفتار کیا تھا لیکن وہ اپنے مالک کے سامنے نہ جھکے نہ عاجزی کی مراد وہ عذاب ہے جو قریش کے لوگوں پر قحط آیا تھا یہاں تک کہ ابوسفیان آنحضرت صلعم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمدؐ میں تم کو اللہ اور ناطے کی قسم دیتا ہوں ہم تو خون بال ملا کر بھی کھا گئے اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۳ اور جب عذاب آئیگا تو اس وقت مہلت چاہیں گے کہتے ہیں جب یہ آیت اتری لا یؤمنون بہ حتی یروا العذاب الالیم تو مشرک کہنے لگے وہ عذاب کہاں ہے اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۴ کچھ کام نہیں آئیں گے بلکہ یہ معلوم ہوگا کہ کبھی مزہ اٹھایا ہی نہ تھا دنیا میں اگر لاکھ برس چین کرو تو بھی بے فائدہ آخر ایک روز فنا ہے ۱۲ ف۵ مراد بدر کا عذاب ہے جو ایک ہی ایکا انپر آ گیا ان کو اس کا گمان ہی نہ تھا مارے گئے اور قید ہو گئے ۱۲ ف۶ معلوم ہوا دنیا کی آگ میں اور دوزخ کی آگ میں فرق ہے دنیا کی آگ اوپر سے تلے نہیں اترتی لیکن دوزخ کی آگ اوپر سے تلے اترے گی اور سر پاؤں سے ہنستے سر نکلے گی نہیں ۱۲ ف۷ اور توبہ کریں چھوٹے عذاب سے مراد بدر کا عذاب ہے یا اس قحط کا جو قریش پر آیا تھا بعضوں نے کہا چھوٹے عذاب سے وہ مراد ہے جو قبر میں کافروں پر ہوگا ۱۲ ف۸ کہتے ہیں جب اوپر کی آیت اتری تو مشرک کہنے لگے وہ وقت کب آئیگا جب ہماری ذلت ہوگی اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۹ اکثر عرب میں لوٹ مار سویرے کیا کرتے تھے اور بلا کا اترنا کا وہی وقت ہوا کرتا تھا اس وجہ سے فرمایا کہ ان کی صبح بری ہوگی۔ ف۱۰ یہ دھواں قیامت کی ایک نشانی ہے جو چالیس دن تک زمین پر کھڑا رہے گا بعضوں نے کہا وہ قحط مراد ہے جو قریش کے لوگوں پر آنحضرت صلعم کی بددعا سے آیا تھا بھوکے آنکھوں میں ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے آسمان تک ایک دھواں بھرا ہوا ہے ۱۲ ان کتاب داؤ اگلے کافروں کو ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			أَنَّىٰ لَهُمُ الذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُبِينٌ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَجْنُونٌ إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنْتَقِمُونَ	پاس ایک پیغمبر آ چکا جس نے کھول کر کھول کر اچھا سنا دیا اس پر بھی انہوں نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا اور کہنے لگے یہ تو کسی کا سکھایا پڑھایا باولا ہے ف۱ (لوگو) ہم چند روز کے لیے یہ عذاب ہٹا دیں گے (مگر) تم پھر وہی (شرک اور کفر) کرو گے ف۲ جس دن ہم ان کو بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے ہم بدلہ لیں گے ف۳
۷	الانعام	۵	قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ بَغْتَةً أَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الظَّالِمُونَ	(اے پیغمبر) کہہ دے بھلا بتلاؤ اگر اللہ کا عذاب ایک ہی ایکا یکی اچانک یا رات یا دن کو اتر آئے تو کون تباہ ہوگا وہی نا جو مشرک ہیں ف۴
۲۷	الطور	۱	إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ مَا لَهُ مِنْ دَافِعٍ	بے شک تیرے مالک کا عذاب ضرور پڑیگا کوئی اس کو ٹال نہیں سکتا ف۵
۲۸	الحشر	۱	وَلَوْلَا أَنْ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ	اور اگر اللہ تعالیٰ نے (ان کی قسمت میں) جلاوطن ہونا نہ لکھ دیا ہوتا تو دنیا میں ان پر اور کوئی (دوسرا) عذاب اترتا اور آخرت میں تو ان کو (بہرصورت) دوزخ کا عذاب ہونا ہے
۲۹	القلم	۱	كَذَٰلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ	(دنیا کا) عذاب ایسا ہی ہوا کرتا ہے ف۶ اور آخرت کا عذاب تو بہت بڑا ہے (معاذ اللہ) کاش یہ لوگ جانتے ہوتے
۲۹	المعارج	۱	سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ لِلْكَافِرِينَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ مِنَ اللَّهِ ذِي الْمَعَارِجِ	ایک مانگنے والے نے (جلدی کیجئے) وہ عذاب مانگا جو (بلند درجوں والے اللہ کی) طرف سے کافروں کو (ضرور) ہونے والا ہے کوئی اس کو روک نہیں سکتا ف۷
۲۹	〃	۱	إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ	بے شک ان کے مالک کا عذاب ڈرنے کے لائق ہے

اَللّٰهُ كَبُرَ بِآلَاءِ اللّٰهِ ۹ — باب ۹ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا بیان

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱	البقرہ	۳	الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ	جس نے زمین کو تمہارا بچھونا بنایا اور آسمان کو چھت اور آسمان سے پانی برسا کر میوے نکالے تمہارے کھانے کو تو جان بوجھ کر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے برابر کسی کو مت بناؤ ف۸
۱	البقرہ	۵	يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُمْ	اے اسرائیل (حضرت یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم) کی اولاد میرا وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کیا اور اپنا وہ اقرار پورا کرو جو تم نے مجھ سے کیا ہے میں بھی اپنا

ف۱ سکھایا ہوا پڑھایا ہوا یعنی جیسے مشرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہتے تھے کہ فلاں شخص ان کو قرآن سکھا جاتا ہے اور کبھی یوں کہتے تھے کہ دیوانے ہیں یا کوئی یوں کہتا کوئی یوں کہتا۔ ف۲ یعنی قیامت کے قریب چالیس دن کے بعد یہ دھواں کھل جائیگا تو پھر اپنے اقرار سے منحرف ہو جائیں گے اور ایمان نہ لائیں گے۔ ف۳ یعنی قیامت کے دن یا بدر کے دن۔ ف۴ اور نیک بندوں کو اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی صورت سے بچا دیگا اگر دنیا میں ہلاک بھی ہو جاویں تو وہ تباہ نہیں ہوئے کیونکہ ان کے لیے آخرت میں بہشت طیار ہے وہاں مزے سے چین کریں گے۔ ف۵ اس شخص پر جو عذاب کے لائق ہے۔ ف۶ حدیث میں ہے کہ آپ اس آیت کو ساری رات پڑھتے رہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ جانے۔ ف۷ قتل ہونے یا قید ہونے یا بیماری سے ہلاک ہونے۔ ف۸ جیسے مکے کے کافروں پر اترا یا باغ والوں پر۔ ف۹ یہ مانگنے والا ایک شخص تھا نضر بن حارث یا ابوجہل اس نے یوں دعا کی یا اللہ اگر یہ قرآن سچا ہے تیری طرف سے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا اور کوئی تکلیف کا عذاب ہم پر اتار کہتے ہیں نضر بدر کے دن مارا گیا اسی طرح ابوجہل بھی بدر کے دن نے ... ف۱۰ یعنی اللہ تعالیٰ کی قدرتیں ایسی ظاہر ہیں جیسے اتنی بڑی زمین جس پر تم بستر کی طرح آرام کرتے ہو اتنا بڑا آسمان اس میں اتنے بہت سے چمکتے ہوئے گھومتے ہوئے ستارے آسمان سے پانی کا اتارنا پھر زمین میں جان آ جاتی ہے اور ہماری اور کل جانوروں کی روزی اسی پانی پر موقوف ہے پھر ہزار طرح کے پھل اور میوے اور رنگ برنگ بوٹیاں جو غذا بھی ہیں اور دوا بھی ان قدرتوں میں کوئی ذرا سا بھی غور کرے تو معلوم کر لیتا ہے کہ اس جہان کا بنانے والا اور سارا انتظام چلانے والا ایک زبردست قادر مطلق ہے کہ اس کے جیسا کوئی نہیں کر سکتا اس کے سامنے سب عاجز بندے ہیں پھر جان کر بھی اگر انسان خداوند کریم کے ساتھ شرک کرے اور اس کا برابر والا کسی دوسرے کو سمجھے تو اس سے زیادہ بے وقوف اور گدھا کون ہوگا +

پارہ	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
			وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ ۝	اقرار جو تم سے کیا ہے پورا کرونگا اور میرا ہی ڈر رکھو ف۱
	البقرۃ ۲	۷	يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝ وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ۝	اسرائیل کے بیٹو میرے اس احسان کو یاد کرو جو میں تم پر کر چکا۔ اور وہ جو میں نے تم کو ف۲ سارے جہان کے لوگوں پر بزرگی دی تھی۔ اور اُس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کچھ کام نہ آوے گا۔ نہ اُس کی سفارش سنی جاوے گی نہ بدلہ (یعنے روپیہ وغیرہ بطور فدیہ کے) منظور ہوگا نہ مدد ملے گی ف۳
	//	۱۵	يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝ وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ۝	اسرائیل کی اولاد! میرا وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کیا اور وہ جو میں نے سارے جہان میں تم کو بڑا کیا ف۴ اور اُس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کچھ کام نہ آئے گا نہ اس کی طرف سے بدلہ منظور کیا جائے گا۔ نہ سفارش کچھ فائدہ دے گی نہ مدد ملے گی ف۵
۶	المائدۃ ۵	۱	الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا	آج میں نے تمھارا دین پورا کر دیا اور تم پر اپنا احسان تمام کیا اور دین اسلام کو تمھارے لیے پسند کیا ف۶
//	//	۲	وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُمْ بِهِ إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝	اور اللہ تعالےٰ نے جو احسان تم پر کیا ہے ف۷ اس کو اور اُس اقرار کو جو پکا کر کے تم سے لیا یاد کرو ف۸ جب تم نے کہا تھا ہم نے سُنا اور مانا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو (اپنا اقرار نہ توڑو) کیونکہ اللہ تعالیٰ دلوں کی بات جانتا ہے (تو کھلی بات کیونکر نہ جانے گا)
//	//	//	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هَمَّ قَوْمٌ أَنْ يَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝	مسلمانو! اللہ تعالیٰ کا وہ احسان تم پر یاد کرو جب کچھ لوگوں نے تم پر ہاتھ چلانا چاہا تھا۔ پھر اللہ تعالےٰ نے ان کا ہاتھ تم سے روک دیا۔ اور اللہ تعالےٰ سے ڈرو اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسا رکھنا چاہیے ف۹
//	//	۴	وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ أَنْبِيَاءَ	جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا بھائیو اللہ تعالیٰ نے جو تم پر احسان کیا اُس کو یاد کرو اس نے تم میں کئی نبی پیدا کیے ف۱۰ اور تم کو (غلامی سے)

ف۱ اسرائیل یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے بنی اسرائیل سے مراد یہودیوں کی قوم ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے باپ دادوں پر بڑے بڑے احسان کیے تھے ف۲ یعنے تمھارے باپ دادوں کو ف۳ یہود کہتے تھے کہ ہم کیسے ہی گناہ کریں کچھ فکر نہیں ہمارے باپ دادے پیغمبر تھے وہ ہم کو چھڑوا لیں گے اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کیا اور فرمایا کہ قیامت کا دن ایسا ہولناک ہوگا کہ ہر ایک کو اپنی اپنی پڑی ہوگی اگر ایک بھائی مومن بھی ہو تو وہ کافر کے کچھ کام نہ آویگا اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ کافر کے لیے سفارش منظور نہ ہوگی اور مسلمان گنہگاروں کے لیے تو ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیا اور شہدا سفارش کریں گے مگر اللہ جل جلالہ کے حکم اور مرضی سے ف۴ اس آیت کی تفسیر پہلے گذر چکی ہے ف۵ اس کی بھی تفسیر پہلے گذر چکی ہے اور مطلب مکرر لانے سے یہ ہے کہ بنی اسرائیل کے جو حال بیان کیے جاتے تھے اب وہ ختم ہوتے ہیں تو آخر کلام پر پھر ان کو تنبیہ کردی گئی تاکہ خواب غفلت سے بیدار ہوں اور اپنے کاموں پر غور کریں ف۶ ابن عباسؓ نے کہا اس آیت کے اترنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکاسی دن اور زندہ رہے اور جس دن یہ آیت اتری اس دن پانچ عیدیں تھیں جمعہ کا دن (جو عید ہے مسلمانوں کی) اور عرفہ کا دن (وہ بھی عید ہے) اور یہود کی بھی اس دن عید تھی اور نصاریٰ اور مجوس کی بھی اس دن عید تھی اور اتنی عیدیں اس سے پہلے کبھی ایک ہی دن میں نہیں آئیں ف۷ دین کو پورا کر دیا یعنے اس کے ارکان اور فرائض اور سنن اور حدود اور احکام سب بیان کر دیے اور احسان تمام کیا یعنے مکہ کو فتح کر دیا کافروں کو مغلوب کر دیا ف۷ تم کو اسلام کی توفیق دی کافروں پر غالب کیا ف۸ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے عقبہ کی رات میں کہ ہم خوشی اور رنج ہر حال میں اسکی اطاعت کریں گے بعضوں نے کہا وہ اقرار مراد ہے جو آدم کی اولاد سے لیا گیا تھا بعضوں نے کہا یہ خطاب ہے یہود سے اور وہ اقرار مراد ہے جو ان سے لیا گیا تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آویں تو ان کی اطاعت کرنا ف۹ (باقی در ضمیمہ)

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝	بادشاہ بنا دیا ف۱ اور تم کو وہ دیا جو دنیا جہان میں کسی کو نہیں دیا ف۲
۸	الاعراف	۱	وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝	(آدمیو) ہم نے تم کو زمین میں جگہ دی ف۳ اور اسی میں تمہاری گذران کے سامان بنائے ف۴ تم بہت کم شکر کرتے ہو
	۔	۲	يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝	(آدمیو) ہم نے تم پر کپڑا اتارا ف۵ جو تمہاری شرمگاہ کو چھپاتا ہے ف۶ اور بناؤ ف۷ کا سامان ف۸ اور پرہیزگاری کا لباس (سب سے) اچھا ہے ف۹ یہ اللہ تعالیٰ کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے ہے تاکہ وہ نصیحت لیں ف۱۱
	الانفال	۳	وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝	اور وہ وقت یاد کرو جب تم زمین (مکہ) میں تھوڑے سے تھے کمزور (یعنے ہجرت سے پہلے) تم ڈرتے تھے کہیں (کافر) لوگ تم کو اچک نہ لیجائیں ف۱۳ پھر اللہ نے تم کو جگہ دی اور (بدر کے دن) اپنی مدد سے تم کو زور دیا اور تم کو حلال چیزیں کھانے کو دیں ف۱۴ اس لیے کہ تم شکر کرو
۱۳	ابراھیم	۵	وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۝	اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو گنو تو پورا گن نہ سکو گے ف۱۵
۱۴	النحل	۶	وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ۭ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ۭ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝	اور اسی نے چوپایہ جانوروں کو پیدا کیا ان میں تمہاری جڑاول ہے ف۱۶ اور بہت طرح کے فائدے ہیں ف۱۷ اور ان ہی (کے گوشت) کو کھاتے ہو ف۱۸ اور تم کو ان سے رونق ہوتی ہے جب شام کو (چرا کر) لاتے ہو اور جب صبح کو چرانے لیجاتے ہو ف۱۹ اور یہ جانور تمہارے بوجھ لیے (دور) شہر کو اٹھا کر لیجاتے ہیں کہ تم وہاں نہیں پہنچ سکتے مگر جان توڑ کر ف۲۰ بیشک تمہارا مالک بڑی شفقت والا مہربان ہے اور اسی نے تمہاری سواری اور رونق کے لیے گھوڑوں اور خچروں اور گدھوں کو پیدا کیا ف۲۱ اور وہ چیزیں بنایا کرتا ہے جن کو تم نہیں جانتے
	۔	۷	وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	اور اگر خدا تعالیٰ کی نعمتیں گنا چاہو تو ان کو پورا گن نہ سکو گے بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ف۲۲
	۔	۸ و ۹	وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝ وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً	اور اللہ تعالیٰ ہی نے آسمان سے پانی برسایا پھر زمین کو مرے پیچھے اس پانی سے جلایا ف۲۳ جو لوگ (دل لگا کر) سنتے ہیں ان کے لیے اس میں (خدا تعالیٰ کی) قدرت کی نشانی ہے اور (لوگو) تم کو چوپایہ جانوروں میں ف۲۴ بھی

ف۱ فرعون کے وقت میں جس وقت بنی اسرائیل مصر میں تھے بڑی ذلت اور خواری سے عمر بسر کرتے اور غلاموں کی طرح فرعون کی قوم یعنے قبطیوں کی خدمت گاری بجا لاتے ۱۲ ف۲ من و سلویٰ اترنا تمہارے دشمنوں کو دم بھر میں تباہ کر دینا ۱۲ ف۳ تم کو مالک اور متصرف بنایا ۱۲ ف۴ کھانا پینا کمانا ۱۲ ف۵ یعنے کپڑا پیدا کیا یا آسمان سے پانی اترتا ہے روئی پیدا ہوتی ہے اس سے کپڑا بنتا ہے تو گویا کپڑا بھی آسمان ہی سے اترتا ہے ۱۲ ف۶ تو آدم اور حوا کی طرح اب پتے لپیٹنے کی ضرورت نہیں ہے ۱۲ ف۷ زیب و زینت و سجاوٹ ۱۲ ف۸ عمدہ مال و اسباب ۱۲ ف۹ پرہیزگاری کا لباس خدا کے گناہوں سے بچنا یا خدا کا خوف یا حیا یا اسلام یا نیک عمل یا موٹا جھوٹا کپڑا یا زرہ اور خود جو جہاد کے وقت پہنا جاوے ۱۲ ف۱۰ لباس کا پیدا کرنا ۱۲ ف۱۱ ستر کھولنے سے باز رہیں کیونکہ ستر کھولنا حرام اور گناہ ہے اور آدم کے وقت سے اب تک معیوب ہے ۱۲ ف۱۲ یعنی ایک قوم تباہ نہ کریں ۱۲ ف۱۳ جیسے لوٹ کا مال جو تم سے پہلے کسی امت کو درست نہ تھا ۱۲ ف۱۴ جب اس کی نعمتوں کا شمار نہیں ہو سکتا تو شکر کیوں کر ہو سکے گا ف۱۵ ان کو دوسری تم (ان کو) پہن کر اپنے تئیں گرم رکھتے ہو ۱۲ ف۱۶ ان کا دودھ پیتے ہو ٹٹوؤں اور اونٹوں اور سینگوں سے طرح طرح کے سامان بناتے ہو چمڑے سے جوتے اور تسمے اور سینکڑوں چیزیں تیار کرتے ہو ف۱۷ روز کا اکثر کھانا ان ہی کا گوشت ہے باقی پرند اور شکاری جانور تو کبھی کبھی کھانے میں آتے ہیں ۱۲ ف۱۸ شام کو زیادہ بہار ہوتی ہے جب کوکھ بھری خوب کھا کر واپس آتے ہیں پیٹ بھرے اسی کو پہلے بیان کیا ۱۲ ف۱۹ بڑی مصیبت اور تکلیف سے پہنچتے تو پہنچتے ۱۲ ف۲۰ بعضوں نے اسی آیت سے ان تینوں جانوروں کا گوشت حرام رکھا ہے کیونکہ یہ سواری کے لیے پیدا ہوئے ہیں نہ کھانے کے لیے اور اکثر علماء کا قول ہے کہ گھوڑا حلال ہے اور یہی صحیح ہے اور امام مالک کے نزدیک گدھا بھی حلال ہے اسی طرح خچر ۱۲ ف۲۱ اس کی مہربانی ہے کہ تم کو لاکھوں نعمتیں دی ہیں اور تم ناشکری کئے جاتے ہو پر وہ جلدی عذاب نہیں کرتا اور معاف کیے جاتا ہے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

سوچنے کا موقع ہے ان کے پیٹوں میں جو چیزیں ہیں گوبر اور خون میں سے ہم تم کو خالص (اوپٹ) دودھ پلاتے ہیں ف۱ پینے والے اس کو مزے سے (غٹ غٹ) پی جاتے ہیں اور (اسی طرح) کھجور اور انگور کے پھلوں سے تم شراب بناتے ہو ف۲ اور عمدہ کھانا ف۳ جو لوگ عقل رکھتے ہیں انکے لیے اس میں (خدا کی قدرت کی) نشانی ہے اور (اے پیغمبر) تیرے مالک نے شہد کی مکھی کو سکھلایا کہ پہاڑوں اور درختوں اور چھتوں میں گھر بنا دینے (چھتے لگا) ف۴ پھر ہر قسم کے پھل (اور پھول چوستی رہ پھر (لوٹ کر) اپنے مالک کے آسان رستوں میں چلی جا اور (چھتے میں داخل ہو جا) اس کے پیٹ سے ایک میٹھی چیز نکلتی ہے (یعنے شہد) کئی طرح کے رنگ کی ف۵ اس میں لوگوں کی تندرستی (شفا) ہے ف۶ جو لوگ غور کرتے ہیں ان کے لیے اس میں (خدا کی قدرت کی) نشانی ہے اور (لوگو) اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا پھر وہی تمہاری جان نکالتا ہے اور تم میں سے کوئی کوئی نکمی (خراب) عمر کو پہونچ جاتا ہے ف۷ اس لیے کہ بہت کچھ جاننے کے بعد پھر کچھ نہ جانے ف۸ بیشک اللہ تعالیٰ جانتا ہے قدرت والا (سب کچھ کر سکتا ہے) اور اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایک کو دوسرے سے زیادہ روزی دی ہے پھر جنکو زیادہ روزی ملی ہے وہ اپنی روزی اپنے غلاموں کو دینے والے اور غلاموں کو (مال و دولت میں) اپنے برابر کرنے والے نہیں ف۹ کیا یہ لوگ اللہ کی نعمتوں کے منکر ہیں ف۱۰ اور اللہ تعالیٰ نے تم ہی میں سے تمہاری بیبیوں کو بنایا ف۱۱ اور تمہاری بیبیوں سے تمہارے بیٹے اور پوتے نواسے پیدا کیے (یا بیٹیاں یا سسرالی رشتہ دار) اور تم کو مزے دار چیزیں کھانے کو دیں کیا یہ لوگ جھوٹ کو (بتوں کو) مانتے ہیں ف۱۲ اور اللہ تعالیٰ کے احسان کو نہیں مانتے ف۱۳	نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ ۝ وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ ۝ ثُمَّ كُلِي مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۚ يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفَّاكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ۝ وَاللَّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا بِرَادِّي رِزْقِهِمْ عَلَىٰ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ ۚ أَفَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ۝ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَنِينَ وَحَفَدَةً وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ اللَّهِ هُمْ يَكْفُرُونَ ۝		
اور (لوگو) اللہ تعالیٰ نے تمکو تمہاری ماؤں کے پیٹ سے نکالا (اس وقت) تم کچھ نہیں جانتے تھے ف۱۴ اور تم کو (سننے کے لیے) کان دیے اور (دیکھنے کو) آنکھیں دیں اور (سوچنے کو) دل دیے اسلیے کہ تم شکر کرو کیا ان لوگوں نے	وَاللَّهُ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝	۱۱	النحل ۱۶	۱۴

ف۱ اس میں خون کا رنگ ہے نہ گوبر کی بو ہے ۱۲ ف۲ مطلب یہ آیت اتری اس وقت شراب حرام نہیں ہوا تھا ۱۲ ف۳ ان کے پھل میوہ کی طرح کھاتے جاتے ہیں سرکہ اور شکر بھی ان میں سے نکالتے ہیں ۱۲ ف۴ شہد کی مکھیاں عجیب عجیب کام کرتی ہیں اول تو اپنا گھر مسدس شکل پر بناتی ہیں کیونکہ سب اضلاع برابر ہوتے ہیں اگر گول یا مثلث یا مربع بناتیں تو بیچ میں خالی جگہیں بیکار رہ جاتیں دوسرے سب مکھیاں مل کر ایک کو اپنا بادشاہ کرتی ہیں اسکو عربی زبان میں یعسوب کہتے ہیں سب اس کی اطاعت کرتی ہیں تیسرے چھتے کے دروازوں پر دربان اور چوکیدار مقرر کرتی ہیں جو اور مکھیوں اور کیڑوں کو اندر نہیں گھسنے دیتیں جو تے رس چوسنے کے لیے دور دور جاتی ہیں پھر رستہ نہیں بھولتیں پھر اپنے چھتے پر چلی آتی ہیں اور ایک چھتے کی مکھیاں دوسرے چھتے پر نہیں جاتیں ۱۲ ف۵ کوئی شہد زرد ہوتا ہے کوئی سپیدی مائل کوئی سرخی مائل ۱۲ ف۶ حدیث میں ہے کہ دو تندرستیوں کو اپنے اوپر لازم کر لو قرآن اور شہد کو ابن مسعودؓ نے کہا شہد ہر بیماری کی دوا ہے اور قرآن پاک دلوں کی دوا ہے ۱۲ ف۷ بہت بڑھاپے کو ساٹھ یا پینسٹھ یا پچہتر یا اسی برس کے بعد ۱۲ ف۸ اور بچوں کی طرح ہو جاوے اکثر بہت بوڑھا آدمی سٹھیا جاتا ہے اور دیوانوں کی سی حرکتیں کرنے لگتا ہے عکرمہ نے کہا جو کوئی قرآن پڑھتا ہے وہ نکمی عمر کو نہ پہونچے گا طاؤس نے کہا عالم کی عقل بڑھاپے سے نہیں جاتی اور صحیح حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکمی عمر سے پناہ مانگی ہے مولانا نذیر حسین صاحب محدث دہلوی بھی سو سال تک پہونچ گئے تھے لیکن حدیث شریف اب تک پڑھاتے تھے اور حسب ۱۳۲۰ ہجری میں ان کی وفات بمقام دہلی ہوئی ہندوستان میں علم حدیث ان ہی کی برکت سے پھیلا اکثر بزرگوں سے تجربہ سے لکھا ہے کہ جو کوئی علم حدیث کے درس اور تدریس اور تعلیم اور اشاعت میں مصروف رہے اس کی عمر طویل ہوتی ہے اور یہ حدیث شریف کے لوازم برکات میں سے ہے یا اللہ ہم کو ہمیشہ تک قرآن و حدیث میں مشغول رکھ آمین یا رب العالمین ۱۲ باقی در ضمیمہ

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوِّ السَّمَاءِ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ سَكَنًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا أَثَاثًا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ۝ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِمَّا خَلَقَ ظِلَالًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنَ الْجِبَالِ أَكْنَانًا وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُمْ بَأْسَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ ۝ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝ يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللَّهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُونَ ۝	پرندوں کو نہیں دیکھا وہ اڑتے (بیچ) آسمان میں حکم کے تابعدار ہیں (اڑ رہے) ہیں، اللہ تعالیٰ ہی ان کو سنبھالتا ہے ف بیشک جو ایمان دار ہیں ان کے لیے اس میں (ایک قدرت کی) نشانی ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے گھروں کو تمہارے لیے ٹھکانا بنایا ف اور چوپائے جانوروں کی کھالوں سے تمہارے لیے ڈیرے بنائے ف جب تم (سفر میں) کوچ کرتے ہو اور جب ٹھیرے ہو تو ان کو ہلکا پھلکا پاتے ہو ف اور ان کی اون اور روئیں اور بالوں کی کئی طرح کے سامان (کام کی چیزیں) ایک وقت تک ف اور اللہ نے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں سے تمہارے لیے سائے بنائے اور پہاڑوں میں چھپنے کی جگہ ف اور تمہارے لیے (کپڑے کے) کرتے بنائے جو تم کو گرمی (اور سردی) سے بچاتے ہیں اور (لوہے کے) کرتے جو لڑائی میں تم کو تمہاری مار سے بچاتے ہیں ف اللہ اسی طرح اپنا احسان تم پر پورا کرتا ہے اس لیے کہ تم اس کا حکم مانو ف پھر اگر یہ لوگ (اتنا سمجھانے پر بھی) نہ مانیں تو تیرا فرض کھول کر اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچا دینا ہے ف یہ لوگ اللہ کی نعمتوں کو (خوب) پہچانتے ہیں پھر ان کو نہیں مانتے ف اور ان میں اکثر ناشکرے ہیں ف
۱۰	الحج ۲۲	۱	أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَتُصْبِحُ الْأَرْضُ مُخْضَرَّةً ۗ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ۝	(اے دیکھنے والے) کیا تو نے نہیں دیکھا (زمین سوکھی مردہ پڑی ہے) اللہ نے آسمان سے پانی برسایا تو پھر (زمین زندہ ہو کر) سرسبز ہو جاتی ہے بیشک اللہ مہربان (یا باریک بین) ہے خبردار ف
〃	〃	۹	أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝	کیا تو نے (اے دیکھنے والے) نہیں دیکھا کہ اللہ نے زمین میں جتنی چیزیں ہیں تم لوگوں کے بس میں کر دی ہیں ف اور کشتی کو بھی (تمہارے بس میں کر دیا ہے) جو اس کے حکم سے سمندر میں چلتی ہے اور آسمان کو زمین پر گر پڑنے سے بھی روکتا ہے مگر جب حکم ہوگا تو (وہ بات ہوگی) ف بیشک اللہ لوگوں پر بڑا شفقت رکھتا ہے مہربان ف
۱۸	المؤمنون ۲۳	۱	وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقَ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غَافِلِينَ ۝ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّاهُ فِي الْأَرْضِ ۖ	اور ہم نے تمہارے اوپر سات رستے (یعنی سات آسمان) بنائے اور ہم جو چیزیں بنائیں ہم ان سے بے خبر نہیں ف اور ہم نے ایک اندازے کے ساتھ آسمان سے پانی برسایا پھر زمین میں اس کو ٹھیرا رکھا اور ہم اس پانی کو اڑا لے جائیں تو ہو سکتا

ف ان کو پرا ٹھا تا ہے سامنے ہیں کہ ہوا ان کا بوجھ اٹھا لیتی ہے مگر نہیں وہی ف کام کاج کر کے ان میں آرام لیتے ہو ف عرب لوگ اکثر چمڑے کے خیمے بناتے اور ان میں رہتے ہیں ف اس لیے سفر میں ساتھ لے جاتے ہیں ف کہتے ہیں اون بھیڑ کے بال اور دبر اونٹ کے بال اور بال بکری کے بال ایک وقت تک یعنی یہ مطلب ہے کہ جب تک بیٹھیں یا ٹوٹ پھوٹ نہ جائیں یا جب تک مر نہ جاؤ ف ان کو سوا جو لوگ بالکل مفقود نہیں رکھتے ان کی آسائش کے لیے ف جیسے جھاڑ پہاڑ وغیرہ ف یا ترانے ہوئے مکان ف زرہیں جوشن وغیرہ ف جب ایک دوسرے پر جب وار کرتے ہو ف اسلمان ہو جاؤ یا تم زخمی ہونے سے محفوظ رہو۔ عطا نے کہا قرآن شریف عرب کے لوگوں کی عادات اور علم کے موافق اترا ہے عرب کا ملک گرم ہے وہاں لباس پہننے سے اکثر گرمی سے بچنا منظور ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے صرف گرمی کا ہی ذکر کیا برخلاف سرد ملکوں کے وہاں لباس سے غرض زیادہ سردی سے بچنا ہے ف جیسے یہ سب نعمتیں تم کو دیں ف اس کے نہ ماننے سے تیرا کوئی نقصان نہ ہوگا ف اور یہ بھی جانتے ہیں کہ سب اللہ کی دی ہوئی ہیں ف شرک کرتے ہیں یا اللہ تعالیٰ کی نعمت کو گنا ہوں اور نافرمانی میں صرف کرتے ہیں ف بدلے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک گنوار کو یہ آیت سنائی واللہ جعل لکم من بیوتکم سکنا وہ کہنے لگا بیشک اور اللہ کی نعمتوں کا اقرار کیا جب یہ آیت سنائی کذلک یتم نعمتہ علیکم لعلکم تسلمون تو پیٹھ موڑ کر بھاگا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ف چھوٹی سی چھوٹی چیز تک بھی اس کا علم ہے ف آدمی سب پر حکومت کرتا ہے ف اس وقت یہ گر پڑے گا یعنی قیامت کے قریب ف اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے آسمان کو ایسا بنایا ہے کہ دوسرا آسمان اس کو کھینچے ہوئے ہے اور ایک دوسرے کو کھینچے ہوئے میں کوئی کسی پر نہیں گرتا مگر اپنے جگہ کی ملک ہے اور بڑھتا ہے نہ اور سمٹتا ہے جب وقت پورا ہوگا اس وقت خدا کے حکم سے یہ سب کارخانہ بگڑ جائے گا مٹ کر ٹکڑے ہو جائیں گے (باقی در ضمیمہ)

	بقیہ کلام		وَإِنَّا عَلَىٰ ذَهَابٍ بِهِ لَقَادِرُونَ ۝ فَأَنْشَأْنَا لَكُمْ بِهِ جَنَّاتٍ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ لَكُمْ فِيهَا فَوَاكِهُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝ وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُورِ سَيْنَاءَ تَنْبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِلْآكِلِينَ ۝ وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهَا وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ۝	ہے پھر اس پانی سے ہم نے تمہارے لیے کھجور اور انگور کے باغ اٹھائے تم کو ان باغوں میں بہت سے میوے ملتے ہیں اور ان ہی پر تمہاری گذر ہے ف اور وہ درخت جو طور سینا (پہاڑ) میں (بہت) نکلتا ہے تیل لے کر اگتا ہے اور کھانے والوں کے لیے سالن (اس کے تیل میں روٹی ڈبو کر کھاتے ہیں) اور (لوگو) تم کو چوپائے جانوروں میں غور کرنا چاہیے ان کے پیٹوں میں سے تم کو پلاتے ہیں ف اور ان سے تم کو (اور بھی) بہت سے فائدے ہیں اور ان فائدوں میں سے ایک یہ ہے کہ ان میں سے ف کھاتے ہو اور ان پر اور کشتیوں پر لدے پھرتے ہو ف
۲۰	۲۷ النمل	۷	أَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا اللَّيْلَ لِيَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝	کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا (نہیں سمجھا) ہم نے رات ان کے آرام کے لیے بنائی اور دن کو سوجھانے والا بنایا (اس کی روشنی میں ہر چیز سوجھ پڑتی ہے) بیشک جو لوگ ایماندار ہیں ان کے لیے دن اور رات میں نشانیاں ہیں ف
۲۱	۲۹ العنکبوت	۷	أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۚ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَكْفُرُونَ ۝	کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان کا شہر مکہ امن والا حرم بنایا ف اور ان کے آس پاس (حرم کے باہر) لوگ لٹ جاتے ہیں کیا یہ لوگ جھوٹی بات (شرک) کا تو یقین کرتے ہیں اور اللہ کی سچی نعمت (آنحضرت کی نبوت) کو نہیں مانتے
″	۳۲ السجدۃ	۳	أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنْفُسُهُمْ ۖ أَفَلَا يُبْصِرُونَ ۝	کیا ان لوگوں نے (اس پر بھی) نظر نہیں کی کہ ہم پانی (کو ابر) کو اجاڑ چٹیل میں کی طرف ہانک لے جاتے ہیں پھر اس میں سے کھیتی نکالتے ہیں جس میں سے ان کے جانور اور وہ خود بھی کھاتے ہیں کیا ان لوگوں کو آنکھ نہیں (اللہ تعالیٰ کی قدرت نہیں دیکھتے)
″	۳۳ الاحزاب	۲	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۝	مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے جو تم پر احسان کیا اس کو یاد کرو جب (چار) طرف سے کافروں کے لشکر تم پر ٹوٹ پڑے پھر ہم نے ان پر آندھی بھیجی ف اور وہ (فرشتوں کے) لشکر بھیجے جن کو تم نے نہیں دیکھا اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا تھا ف
۲۲	۳۵ فاطر	۱	يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ ۚ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ۝	لوگو! اللہ تعالیٰ کا جو احسان تم پر ہے اس کو یاد کرو بھلا اس کے سوا کوئی اور بھی پیدا کرنے والا ہے جو آسمان اور زمین سے تم کو روزی ف دے کوئی سچا خدا نہیں اس کے سوا پھر تم کدھر الٹے جا رہے ہو ف

ف انہی کی پیداوار میں سے کھا کر گذر کرتے ہو ف یعنی دودھ یا ان کے پیٹوں میں جو الم غلم چیزیں ہیں مثلاً گھاس بھوسہ چارہ لید گوبر وغیرہ بھرے ہیں اس میں سے ہم صاف دودھ نکال کر تم کو پلاتے ہیں ف یعنی ان کا گوشت اٹھاتے ہو یا ان میں سے بعضوں کو کھاتے ہو ف کھالا کہ چوپائے جانوروں میں اور بہت سے فائدے ہیں جیسے ان کے بالوں سے اون نکلتی ہے چمڑے سے سینکڑوں کام کی چیزیں بنتی ہیں کھیتی کا کام ان سے لیا جاتا ہے مگر یہ دو بڑے فائدے تھے ان کا گوشت اور دودھ آدمی کی غذا ہے اور ان کی پیٹھ سواری ہے اس لیے انہی دو کو بیان کیا ف وہ سمجھ سکتے ہیں کہ جو خدا ایسا قادر مطلق ہے کہ روشنی سے اندھیرا اور اندھیرے سے روشنی کر دیتا ہے وہ موت کے بعد پھر حیات بھی کر سکتا ہے ف وہاں کوئی ان کو ستا نہیں سکتا ف ان کے ڈیرے اکھڑ گئے آنکھوں میں خاک پڑ گئی ف یہ غزوہ خندق کا ذکر ہے جس میں ابوسفیان قریش کے لوگوں کے علاوہ اور بہت سے کافروں کو مدینہ طیبہ پر چڑھا لایا تھا ادھر مدینہ والوں میں سے بنی قریظہ اور بنی النضیر نے بھی دغابازی کی تھی یہ وقت مسلمانوں پر نہایت تنگ تھا اللہ تعالیٰ نے ہوا کو حکم دیا اس نے کافروں کے ڈیرے وغیرہ سب سامان اکھاڑ دیے ایک ہزار فرشتے مدد کے لیے اترے انہوں نے کافروں کے گھوڑے کھول دیے چراغ بجھا دیے ہانڈیاں الٹ دیں آخر گھبرا کر سب بھاگ گئے ف آسمان سے پانی برسا کر زمین سے اگا کر ف اس سچے خدا کو چھوڑ کر تم نے جھوٹے معبود اور دیوتا بنا رکھے ہیں

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۲	۳۵ فاطر	۴	۲۷ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا ۚ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ ۝ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَٰلِكَ ۝	(اے دیکھنے والے) کیا تو نے نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے اس پانی سے کئی رنگ کے پھل اگائے اور اسی طرح پہاڑوں میں گھاٹیاں بنائیں (یا طبقے) کچھ تو ان میں سفید ہیں اور سرخ کئی رنگ ف۱ اور کچھ کالی بھجنگ۔ اور اسی طرح آدمیوں اور جانوروں اور چارپایوں میں بھی طرح طرح کے رنگ ہیں
۲۳	۳۶ یٰس	۳	۳۳ وَآيَةٌ لَّهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ۝ وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ۝ لِيَأْكُلُوا مِن ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ۝	اور ان کے لیے مردہ زمین نشانی ہے ہم نے (پانی برسا کر) اس کو جلایا اور اس میں سے اناج نکالا یہ لوگ اسی میں سے کھاتے ہیں ف۲ اور زمین میں ہم نے کھجور اور انگور کے باغ لگائے اور اس میں (پانی کے) چشمے بہائے اس لیے کہ یہ لوگ اس کا میوہ کھائیں اور میوہ انہوں نے اپنے ہاتھوں سے نہیں بنایا کیا یہ لوگ شکر نہیں کرتے
〃	〃	〃	۴۱ وَآيَةٌ لَّهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ۝ وَخَلَقْنَا لَهُم مِّن مِّثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ ۝ وَإِن نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنقَذُونَ ۝ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ۝	اور ایک نشانی ان کے لیے یہ ہے کہ ہم نے ان کی نسل کو بھری ہوئی کشتی میں لاد ف۳ اور ہم نے ان کے لیے کشتی کی طرح ایک اور چیز بنائی ہے جس پر وہ سوار ہوتے ہیں ف۴ ف۵ اور اگر ہم ان کو ڈبو دیں تو کوئی ان کی فریاد سننے والا نہیں اور نہ ان کو بچانے والا مگر ہماری ہی مہربانی ہو اور ایک وقت تک ہم ان کو دنیا کے مزے اٹھانے دیں ف۶
	۳۹ الزمر	۰	۲۱ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۝	(اے دیکھنے والے) کیا تو نہیں دیکھتا اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی برسایا پھر زمین میں اس کے چشمے چلا دیے ف۷ پھر اس پانی سے رنگ برنگ کھیتی نکالتا ہے ف۸ پھر جب وہ پک جاتی ہے تو اس کو دیکھتا ہے زرد ہوئی پھر اللہ تعالیٰ اس کو (سکھا کر) چورہ چورہ کر دیتا ہے ان باتوں میں عقل مندوں کے لیے (بڑی) نصیحت ہے ف۹
۲۱	۳۱ لقمان	۴	۳۱ أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُم مِّنْ آيَاتِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ۝	(دیکھنے والے) کیا تو نہیں دیکھتا کہ سمندر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاز چلتے ہیں اس سے مطلب یہ ہے کہ تم کو اپنی (قدرت کی) ف۱۰ نشانیاں دکھلائے بیشک اس میں ہر صبر اور شکر کرنے والے کے لیے نشانیاں ہیں ف
۲۵	۴۲ الشوریٰ	۴	۳۲ وَمِنْ آيَاتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ۝	اور اس کی نشانیوں میں سے جہاز ہیں جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح

ف۱ بعضے رنگ بہت سفید اور تیز سرخ بعضے ہلکے سفید گلابی ۱۲ ف۲ ایسے ہی ہم مردوں کو بھی جلا دیں گے ۱۲ ف۳ کہتے ہیں اس سے نوح علیہ السلام کی کشتی مراد ہے وہ تمام آدمیوں کے جانوروں اور سامان سے بھری ہوئی تھی اور ہر ایک کشتی بھی مراد ہو سکتی ہے اس میں آدمی کی اولاد سوار ہو کر سفر کرتی ہے ۱۲ ف۴ اس سے اونٹ مراد ہے یا ہر جانور ۱۲ ف۵ تو یہ اور بات ہے وہ ڈوبنے سے بچ سکتے ہیں ۱۲ ف۶ وہ پانی ایک جگہ سے بہتا ہوا دوسری جگہ گیا ۱۲ ف۷ کوئی زرد کوئی سبز کوئی سرخ کوئی سفید ۱۲ ف۸ یہی حال آدمی کا بھی ہے بچہ ہوتا ہے پھر جوان ہوتا ہے پھر بڈھا ضعیف ہو جاتا ہے پھر بوڑھا بیہوش ہو کر مر جاتا ہے اور دنیا کی بھی یہی حالت ہے اس میں کسی کو قرار نہیں ایک قوم ابھرتی ہے پھر کمال کو پہنچتی ہے پھر تباہ ہونے لگتی ہے اخیر میں بالکل پست ہو جاتی ہے اب دوسری قوم اٹھنے لگتی ہے ۱۲ ف۹ اگر پانی ہوا کی طرح ہلکا ہوتا تو ہر چیز اس میں ڈوب جاتی نہ کشتی چل سکتی نہ جہاز ۱۲ ف۱۰ یعنی مومن کے لیے جو گناہ سے صبر کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر کرتا ہے ۱۲ ف۱۱ بڑے بڑے بادبانی جہاز دور سے سمندر میں ایسے نظر آتے ہیں جیسے پہاڑ ۱۲ شاید اس میں ریل گاڑی کی طرف اشارہ ہو جو اخیر زمانے میں ایجاد ہوئی یا دخانی کشتیوں کی طرف ۱۲

ترجمہ	آیت	رکوع	سورۃ	پارہ
دکھائی دیتے ہیں اگر وہ چاہے تو ہوا کو ٹھہرا دے پھر بادبانی (جہاز) سمندر کی پیٹھ پر کھڑے رہ جائیں بے شک ان (جہازوں) میں ہر صبر اور شکر کرنے والے (بندے) کے لیے نشانیاں ہیں ف۱ یا اگر وہ چاہے تو جہاز والوں کے اعمال کی سزا میں اُن کو تباہ کر دے ف۲ اور بہتوں کو معاف کر دے (بچا دے) اور اس لیے کہ وہ لوگ جو ہماری نشانیوں میں جھگڑتے ہیں یہ جان لیں کہ (اب) بھاگنے کا ان کو کوئی رستہ نہیں	إِنْ يَشَأْ يُسْكِنِ الرِّيحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلَىٰ ظَهْرِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ۝ أَوْ يُوبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيرٍ ۝ وَيَعْلَمَ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِنَا مَا لَهُمْ مِنْ مَحِيصٍ ۝			
۵۵ پھر اے آدمی تو اپنے پروردگار کی کس کس نعمت میں شبہ کرے گا	فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ تَتَمَارَىٰ ۝	۳	النجم ۵۳	۲۷
۱۳ تو (جنو اور آدمیو) تم دونوں اپنے مالک کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے ف۳	فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝		الرحمٰن ۵۵	″
۵۸ بھلا دیکھو تو جو نطفہ تم میں سے نکلتا ہے ف۴ تم نے اُس کو بنایا یا ہم نے بنایا ف۵	أَفَرَأَيْتُمْ مَا تُمْنُونَ ۝ أَأَنْتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ۝		الواقعہ ۵۶	″
۶۳ بھلا دیکھو تو سہی تم جو (اناج وغیرہ) بوتے ہو کیا تم اُس کو اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں ف۶ اگر ہم چاہیں تو (اناج پکنے سے پیشتر ہی) اُس کو چورا چورا کر دیں پھر تم یہ باتیں بناتے رہ جاؤ (ہائے) ہم تو ڈوب گئے (ہمارا پیسہ برباد ہو گیا) نہیں ہماری قسمت ہی پھوٹی ہے ف۷ بھلا دیکھو تو سہی جو پانی تم پیتے ہو کیا تم نے اس کو ابر (بادل) سے اتارا یا ہم نے اتارا ہم چاہتے تو اُس کو ایسا کھاری کر دیتے جو زبان پر بھی نہ رکھا جاتا پھر تم (ہمارے احسان کا) شکر کیوں نہیں کرتے ف۸ بھلا دیکھو تو سہی آگ جس کو تم سلگاتے ہو کیا تم نے اُس کا درخت بنایا یا ہم نے بنایا ف۹ ہم نے دنیا کی آگ کو (دوزخ کی آگ) یاد دلانے اور مسافروں کے فائدے کے لیے بنا لیا ہے ف۱۰	أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ ۝ أَأَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ۝ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ۝ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ۝ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ۝ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ۝ أَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ ۝ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ۝ أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ۝ أَأَنْتُمْ أَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ ۝ نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِلْمُقْوِينَ ۝	۲	″	″
۲۵ اور ہم ہی نے لوہا پیدا کیا ف۱۱ اُس سے تو بڑی لڑائی کا سامان بنتا ہے ف۱۲ اور لوگوں کو (بہت) فائدے ہوتے ہیں ف۱۳	وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ	۳	الحدید ۵۷	″
۲۴ آدمی کو چاہیے (اگر اپنی حقیقت پر غور نہیں کرتا تو) اپنے کھانے ہی پر نظر ڈالے (پہلے) ہم نے (اوپر سے) پانی برسایا پھر ہم نے بیج کو طاقت	فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ ۝ أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ۝ ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ۝	۱	عبس	۳۰

ف۱ جہازوں میں جب کوئی مصیبت آتی ہے تو صبر کرتے ہیں اور جب خوشی آتی ہے تو شکر کرتے ہیں مسلمانوں کو جہازوں میں صبر اور شکر کا بہت موقعہ ملتا ہے ۱۲ ف۲ ان سے بدلہ لینے کے لیے بہتوں کو ڈبو دے ۱۲ ف۳ کرو گے انکار کرو گے ایک نعمت ہو یا دو ہوں تو کوئی کر سکتا ہے ہزاروں نعمتوں کا کون انکار کر سکتا ہے یہ آیت اکتیس بار اس سورہ میں آئی ہے سننے والے پر مستحب ہے کہ جب پڑھنے والا یہ آیت پڑھے تو یوں کہتا جائے لابشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد ۱۲ ف۴ اور ماں کے پیٹ میں جا کر بچہ بنتا ہے ۱۲ ف۵ تم نہ نطفہ بنا سکتے ہو نہ نطفہ کا بچہ کر سکتے ہو ۱۲ ف۶ زرع کے معنے اگانے کے ہیں حدیث میں ہے کوئی یوں نہ کہے میں نے زرع کیا بلکہ کہے حرث کیا یعنے بویا ۱۲ ف۷ اللہ تعالیٰ نے ہماری قسمت میں روزی نہیں رکھی ۱۲ ف۸ الٹی ناشکری کرتے ہو ہماری قدرت کا انکار کرتے ہو ۱۲ ف۹ کہتے ہیں عرب میں خصوصاً ملک مغرب اور شام میں دو درخت ایسے ہیں جن کا نام مرخ اور عفار ہے ان کی ٹہنیاں رگڑنے سے آگ نکلتی ہے ۱۲ ف۱۰ اگرچہ آگ کی ضرورت مقیم اور مسافر دونوں کو ہے مگر مسافروں کو اس کی بہت ضرورت پڑتی ہے سردی سے بچنے اور درندوں کو بھگانے اور رات کو اجالا کرنے کے لیے ۱۲ ف۱۱ یا اتارا جیسے ابن عباس نے کہا ہے کہ حضرت آدم کے ساتھ جنت سے سندان اور سنسی اور ہتھوڑا اترا تھا ۱۲ ف۱۲ جیسے تلوار بندوق توپ وغیرہ ۱۲ ف۱۳ چاقو قینچی استرا نشتر سینکڑوں طرح کے آلات اس سے بناتے ہیں ۱۲

			فَاَنْبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۙ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۙ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۙ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۙ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۙ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ؕ	پھر زمین کو پھاڑ ڈالا پھر ہم ہی نے اس میں غلہ کے (دانے) اور انگور اگائے اور ترکاریاں اور زیتون اور کھجور اور گھنے گھنے باغ اور میوے اور چارہ تمہارے اور تمہارے جانوروں کے فائدے کے لیے

اَلتَّذْكِيْرُ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ وَالْاُمَمِ الْمَاضِيَةِ

دسواں باب اللہ تعالیٰ کی نشانیوں اور اگلی امتوں کی تباہی کا بیان

۱	البقرۃ	۲۰	اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۪ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝	بے شک عقل مندوں کے لیے آسمان اور زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے ہیر پھیر میں اور کشتیوں میں جو لوگوں کے فائدہ کا سامان لے کر سمندر میں چلتی ہیں اور مینہ میں جس کو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے برسایا پھر مرے پیچھے زمین کو اس سے جلایا (یعنی تر و تازہ کیا) اور سب قسم کے جانوروں کو اس میں پھیلایا اور ہواؤں کے پھیرنے میں اور بادل (ابر) میں جو آسمان اور زمین کے درمیان حکم کا تابع ہے (خداوند تعالیٰ کی قدرت کی) نشانیاں ہیں ف۱
۲	اٰل عمران	۲۰	اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰي جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ	بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات دن کے آنے جانے میں عقلمندوں کے لیے (اس کی قدرت کی) نشانیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے (ہر حالت میں) یاد کرتے ہیں ف۲ اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں ف۳
۳	〃	۲	قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۭ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ۭ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً	تمہارے سمجھنے کے لیے ایک بڑی نشانی (خدا کی قدرت کی) ان دو فوجوں میں ہو چکی ہے جو (بدر کے دن) بھڑ گئی تھیں ایک فوج تو اللہ کی راہ میں لڑتی تھی اور دوسری منکروں کی تھی وہ آنکھوں سے ان کو اپنے سے (یا ان سے) دونا دیکھتے تھے ف۴ اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی مدد سے زور دیتا ہے جو لوگ عقل

ف۱ مینہ اول بادل میں ایک سے بعد دوسرا ہے۔ ف۲ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی صفت بیان کی تو مشرک کہنے لگا اچھا اگر وہ خدا ایک ہی خدا ہے اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں تو ہم کو کوئی نشانی دکھلاؤ تب یہ آیت اتری اس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی آٹھ نشانیاں بڑی بڑی بتلائی گئی ہیں اگر کوئی شخص ذرا بھی اپنی عقل سے کام لیوے اور غور کرے تو وہ بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ اس عالم کا بنانے والا اور یہ سارا کارخانہ چلانے والا بجز اس سچے اور برحق خدا کے کوئی اور نہیں اور وہی پوجا پاٹ کے لائق ہے رات دن کا ہیر پھیر یعنی رات ہوتی ہے تو دن رخصت ہوتا ہے دن آتا ہے تو رات رخصت ہوتی ہے اگر ہمیشہ دن رہتا یا ہمیشہ رات رہتی تو زندگی دوبھر ہو جاتی ہواؤں کا پھیرنا یعنی کبھی پچھوا چلتی ہے کبھی پوربی کبھی دکھن کبھی اتر۔ ف۳ مراد مطلق ذکر الٰہی ہے جو مومنوں کا ورد ہے ہر حال میں کیونکہ انسان اکثر ان تین حالتوں میں رہتا ہے یا کھڑا ہوگا یا بیٹھا یا لیٹا۔ ف۴ جانتے انسانی علم پہونچ سکتا ہے خدا کی قدرتوں کو سمجھنے میں در رکھتے ہیں ربنا ما خلقت الآیہ ف۵ ان کی عقلمندی کے ہیں۔ ف۶ باوجودیکہ جنگ بدر میں مسلمان تین سو تیرہ تھے اور کافر ایک ہزار کے قریب تھے مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے کافروں کی آنکھوں میں یہ دکھلایا کہ مسلمان ان کے (یعنی) کافروں سے دو چند ہیں یعنی دو ہزار کے قریب ہیں یا جتنے مسلمان تھے اس سے دو چند ہیں یعنی چھ سو چھبیس یہی تین سو تیرہ کا دونا ہے۔

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			لِأُولِي الْأَبْصَارِ ۞	کی آنکھ رکھتے ہیں انکو اس میں (یعنی اس واقعہ میں) بیشک بڑی عبرت ہوگی ف١
٤	آل عمران	١٤	قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۞	تم سے پہلے بہت سے واقعے گذر چکے ہیں تو زمین کی سیر کرو۔ دیکھو جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا ف٢
٧	الانعام	١	أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَكُمْ وَأَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا وَجَعَلْنَا الْأَنْهَارَ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَأَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ	کیا ان لوگوں نے (یعنی مکے کے کافروں نے) یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی امتوں کو تباہ کر دیا ف٣ ہم نے ان کو زمین میں ایسا جمایا تھا کہ ویسا تم کو نہیں جمایا ف٤ اور آسمان سے ان پر موسلا دھار مینہ برسایا اور ان کے نیچے نہریں بہا دیں ف٥ آخر ان کے گناہوں کی سزا میں ہم نے ان کو غارت کر دیا اور ان کے بعد دوسری امت پیدا کی ف٦
؍؍	؍؍	٢	قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۞	(اے پیغمبر) کہہ دے زمین میں تو پھرو ف٧ پھر آنکھ سے دیکھ لو (یا سمجھ لو) پیغمبروں کو جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا ف٨
٨	الاعراف	١	وَكَمْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا فَجَاءَهَا بَأْسُنَا بَيَاتًا أَوْ هُمْ قَائِلُونَ فَمَا كَانَ دَعْوَاهُمْ إِذْ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا إِلَّا أَنْ قَالُوا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ	اور کتنی بستیاں جب ہم نے ان کو کھپانا (تباہ کرنا) چاہا تو ہمارا عذاب ف٩ آن پہونچا وہ رات کو یا دن کو پڑے سو رہے تھے ف١٠ تو جس وقت ہمارا عذاب ان پر آن پہونچا کچھ نہ کر سکے مگر یہی کہنے لگے بیشک ہم گنہگار تھے ف١١
؍؍	؍؍	٢٣	أَوَلَمْ يَنْظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ وَأَنْ عَسَى أَنْ يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ۞	کیا انہوں نے آسمان اور زمین کی بادشاہت (یا انتظام) میں اور اللہ تعالی نے جو چیزیں پیدا کی ہیں ان میں غور نہیں کیا اور نہ اس میں کہ شاید ان کی موت آلگی ف١٢ ہو تو مرے بعد پھر کس بات پر ایمان لائیں گے۔
١٠	التوبة	٩	أَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَقَوْمِ إِبْرَاهِيمَ وَأَصْحَابِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكَاتِ أَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۞	کیا ان (منافقوں) کو ان لوگوں کی خبر نہیں پہونچی جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور ابراہیم کی قوم ف١٣ اور مدین والے (شعیب کی قوم) اور الٹی بستیوں والے ف١٤ (لوط کی قوم) ان کے پاس ان کے پیغمبر کھلی نشانیاں لیکر آئے پھر اللہ تعالی نے ان پر ظلم ف١٥ نہیں کیا لیکن یہ لوگ (خود) اپنے پر آپ ظلم کرتے تھے ف١٦
١١	یونس	٢	وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ	اور تم سے پہلے ہم نے کتنی قوموں کو جب وہ ظالم بنگئے غارت کر دیا اور ان کے پیغمبر ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے اور وہ ایمان

ف١ اور وہ سمجھ لیں گے کہ فتح اور شکست اللہ کے ہاتھ میں ہے لشکر کے زیادہ اور کم ہونے سے کچھ نہیں ہوتا ١٢ ف٢ بیچ میں سود کا بیان آگیا تھا کیونکہ وہ بھی ایک لڑائی ہے اللہ اور رسول سے اب پھر جہاد کا بیان شروع ہوا۔ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مسلمانو تم کو جو جنگ احد میں شکست ہوئی تو رنج مت کرو اور ہمت نہ ہارو اگر تم ملکوں میں پھرو تو تم کو معلوم ہو جاوے گا کہ تم سے پہلے بڑے بڑے واقعات گذرے ہیں اور پیغمبر اور ان کے ساتھی ایمان لانے والوں نے اپنے دشمنوں سے سخت سخت تکلیفیں اٹھائیں ہیں لیکن آخر میں نتیجہ یہ ہوا کہ ایمان والے غالب ہوئے اور پیغمبر کے مخالف اور جھٹلانے والے مغلوب اور تباہ ہو گئے اب بھی ایسا ہی ہوگا اور انجام کار یہ مشرک اور کافر مغلوب ہوں گے گو ایک آدھ لڑائی میں وہ غالب ہو گئے اس آیت میں جو حکم ہے کہ زمین کی سیر کرو یہ بطور استحباب کے ہے نہ وجوب کے اور بہت سے بزرگوں نے اللہ تعالی کی قدرتیں دیکھنے کے لئے دنیا میں سیر و سیاحت کی ہے ١٢ ف٣ جیسے نوح کی قوم عاد کی قوم ثمود کی قوم ١٢ ف٤ یعنی ان کو تم سے زیادہ قوت اور طاقت دی تھی ١٢ ف٥ یعنی پانی کی ان کے ملک میں بہت افراط تھی بارش بھی اچھی ہوتی تھی اور زمین میں بھی نہریں اور چشمے جاری تھے ١٢ ف٦ اللہ جل جلالہ کا قاعدہ دنیا میں یہی ہے کہ ایک قوم کو بڑھاتا ہے خوب آباد کرتا ہے مال دولت دیتا ہے پھر جب ان میں غرور اور تکبر پیدا ہوتا ہے اور وہ اللہ کے حکموں کو چھوڑ دیتی ہے تو اس کو تباہ و برباد کر کے دوسری قوم کو حکومت دیتا ہے پھر ان کے اعمال دیکھتا رہتا ہے اسی طرح قیامت تک ہوتا رہے گا ١٢ ف٧ یعنی ذرا ملکوں کی سیر تو کرو یا عقل کا گھوڑا دوڑاؤ سوچو ١٢ ف٨ کیسے تباہ و برباد ہوگئے کہ نام و نشان باقی نہ رہا ١٢ ف٩ ان بستی والوں پر ١٢ ف١٠ یعنے غفلت میں ایک ہی ایکا ایکی عذاب آن پہونچا یہ بہت سخت اور ہولناک ہوتا ہے کافروں کو ڈرانا منظور ہے کہ امن اور چین پر مغرور نہ ہوں اللہ تعالی کا عذاب آنیکا کوئی مقرر وقت ان کو معلوم نہیں ہے ١٢ ف١١ یعنے گھبرا کر کچھ کہتے دھرتے بن نہ پڑی سوا اس کے کہ اپنے قصور کا اقرار کرنے لگے اور اللہ تعالی کے سامنے رونے پیٹنے لگے اب دوسرے معبودوں کو بالکل بھول گئے مگر اس وقت کا اقرار کیا کام آتا ہے ١٢ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا ۚ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ۝ ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ۝	لانے والے نہ تھے ف ہم گنہگار لوگوں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں پھر ان کے تباہ ہونے کے بعد ہم نے تم کو ان کا جانشین بنایا اس لیے کہ ہم دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو ف
۱۱	یونس	۱۰	قُلِ انْظُرُوا مَاذَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ ۝	اے پیغمبر ان لوگوں سے کہہ دو ذرا دیکھو تو آسمان اور زمین میں کیا کیا نشانیاں ہیں اور جن کی قسمت میں ایمان نہیں ان کو نہ نشانیوں سے کچھ فائدہ ہوتا ہے نہ ڈرانے والوں سے
۱۲	ہود	۱۰	فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكُمْ أُولُو بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّنْ أَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۗ وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أُتْرِفُوا فِيهِ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ ۝	تو ان قوموں میں جو تم سے پہلے گذر چکیں ف ایسے اچھے لوگ کیوں نہ پیدا ہوئے جو ملک میں فساد پھیلانے سے منع کرتے ف رہتے مگر تھوڑے سے ف ان کو ہم نے بچا دیا اور ظالم لوگوں نے تو وہی دنیا کے مزے اختیار کیے جن میں عیش پاتے تھے اور وہ بدکار (قصوروار) تھے ف
۱۳	یوسف	۱۲	وَكَأَيِّنْ مِنْ آيَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ ۝	اور آسمانوں اور زمین میں بہتیری نشانیاں ایسی ہیں جن پر یہ لوگ کافر گذرتے رہتے ہیں (ان کو دیکھتے رہتے ہیں) اور ادھر خیال ہی نہیں کرتے
،،	،،	،،	أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۗ	کیا یہ (کافر) ملک میں نہیں پھرے اگر پھرتے تو آنکھ سے دیکھ لیتے اگلے لوگوں کا ف انجام کیسا ہوا
،،	الرعد	۶	أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ۚ	کیا یہ (مکے کے کافر) نہیں دیکھتے کہ ہم (کفر کی) زمین سب طرف سے کم کرتے چلے آتے ہیں
،،	ابراہیم	۲	أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ ۛ وَالَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللَّهُ ۚ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ۝	کیا تم کو ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور ان کے بعد والے جن کو اللہ ہی جانتا ہے ف ان کے پاس ان کے پیغمبر نشانیاں لے کر آئے تو انہوں نے اپنے ہاتھ اپنے منہ میں رکھ لیے ف اور کہنے لگے ہم تو جو تم دے کر بھیجے گئے ہو اس کو نہیں مانتے اور جس دین کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو اس میں ہم کو ایسا شک ہے جس سے دل ہی نہیں جمتا ف
۱۴	الحجر	۱	وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَعْلُومٌ ۝ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا	اور ہم نے جس بستی کو تباہ کیا اس کی مدت لکھی ہوئی ہے ف کوئی قوم اپنی میعاد سے (جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کر رکھی ہے) نہ آگے بڑھ سکتی ہے نہ

ف اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی تھی ۱۲ ف اگر تم بھی ان ہی کی طرح ظلم اور گناہ پر کمر باندھو گے تو تمہاری بھی تباہی رکھی ہوئی ہے ف اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ہلاک ہوئیں ۱۲ ف شرک اور کفر اور گناہ پھیلانے سے ۱۲ ف جو ایسے لوگ ان میں ہوتے تھے ۱۲ ف عذاب آتے وقت ۱۲ ف اور آخرت کا خیال تک نہ کیا ۱۲ ف یعنی بری ہی وہ اختیار کیے ہوئے تھے اور منع نہ تھے آخر ان پر عذاب اترا اس آیت سے نکلا کہ جس قوم میں اچھے لوگ کثرت سے ہوں اور بروں کو برائی اور گناہ سے روکتے رہیں تو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے سب محفوظ رہتے ہیں ۱۲ ف جنہوں نے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا نہ تو خدا ہی ان کے تمام حالات سے واقف ہے ابن مسعود رضی نے کہا جو لوگ حضرت آدم علیہ السلام تک نسب لگاتے ہیں وہ جھوٹے ہیں عروہ نے کہا معد بن عدنان کے پرے کوئی نہیں جانتا کون لوگ تھے ۱۲ ف غصہ کے مارے ہاتھ کاٹنے جیسے جاہلوں کا دستور ہوتا ہے ۱۲ ف یا شک در شک ہے یعنی بہت شک بعضوں نے کہا ان میں دو فرقے ہو گئے تھے ایک تو وہ جو یقیناً پیغمبروں کو جھوٹا جانتا تھا دوسرا وہ جو شک اور تردد میں تھا اللہ دونوں کا فرتھے ۱۲ ف اللہ تعالیٰ کے پاس مقرر تھی جب مدت آن پہنچی اس وقت تباہ کی ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			يَسْتَهْزِءُونَ ۝	پیچھے رہ سکتی ہے ف۱
۱۴	النحل ۱۶	۴	قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَأَتَى اللَّهُ بُنْيَانَهُمْ مِنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ۝	۱۸ اُن سے پہلے جو کافر گذرے اُنہوں نے بھی داؤں کیا اللہ تعالیٰ نے اُن کے داؤں کی عمارت کی جڑ سے خبر لی اور (دھڑ دھڑا کر) اوپر سے چھت آ رہی (مکر کی ساری عمارت بیٹھ گئی) اور جدھر سے اُن کو خیال (بھی) نہ تھا اودھر سے عذاب آن پہونچا
〃	〃	۶	أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ يَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلَّهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ ۝	۱۹ کیا ان لوگوں نے اُن چیزوں کو نہیں دیکھا جو اللہ نے پیدا کی ہیں اُنکے سایے کبھی داہنی طرف کبھی بائیں طرف ڈھلتے ہیں ف۲ اللہ تعالیٰ کو عاجزی کے ساتھ سجدہ کرتے ہیں ف۳
۱۵	بنی اسرائیل ۱۷	۲	وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِتَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلًا ۝	۲۰ اور ہم نے رات اور دن کے دو نمونے بنائے پھر رات کا نمونہ تاریک رکھا اور دن کا نمونہ روشن رکھا ف۴ اس لیے کہ تم (دن میں) اپنے مالک کا فضل چاہو (یعنے کمائی کرو) اور اس لیے کہ تم برسوں کی گنتی اور حساب جان لو ف۵ اور ہر چیز کو ہم نے کھول کر بیان کر دیا ہے ف۶
〃	〃	〃	وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُونِ مِنْ بَعْدِ نُوحٍ ۗ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ۝	۲۱ اور ہم نے نوح علیہ السلام کے بعد کتنی امتوں کو تباہ کر ڈالا ف۷ اور (اے پیغمبر) تیرا مالک اپنے بندوں کے گناہوں کو جاننے اور دیکھنے کے لیے بس ہے ف۸
〃	〃	۶	وَمَا مَنَعَنَا أَنْ نُرْسِلَ بِالْآيَاتِ إِلَّا أَنْ كَذَّبَ بِهَا الْأَوَّلُونَ ۚ وَآتَيْنَا ثَمُودَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوا بِهَا ۚ وَمَا نُرْسِلُ بِالْآيَاتِ إِلَّا تَخْوِيفًا ۝	۲۲ اور ہم نے جو نشانیاں بھیجنا موقوف رکھا تو اس وجہ سے کہ اگلے لوگوں نے اُن کو جھٹلایا اور ہم نے ثمود کو اونٹنی دی کھلم کھلا معجزہ اُنہوں نے اُس پر ظلم کیا ف۹ اور ہم جو نشانیاں بھیجتے ہیں تو صرف (لوگوں کو) ڈرانے کے لیے ف۱۰
〃	الکہف ۱۸	۸	وَتِلْكَ الْقُرَىٰ أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَوْعِدًا ۝	۲۳ اور ان بستیوں کو ہم نے ف۱۱ (دنیا میں) تباہ کر دیا جب اُنہوں نے شرارت کی اور ان کی ہلاکت کا (آخرت میں بھی) ہمنے ایک وعدہ مقرر کیا ف۱۲
۱۶	مریم ۱۹	۵	وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ هُمْ أَحْسَنُ أَثَاثًا وَرِئْيًا ۝	۲۴ اور ہم نے تو اُن سے پہلے کتنی جتھوں کو تباہ کر دیا جو ان سے اچھا سامان اور ان سے اچھی نمود رکھتے تھے ف۱۳

ف۱ یعنے وقت مقرر سے پیشتر ہلاک نہیں ہو سکتی ۱۲ اور وقت آجائے تو بعد پیچھے نہیں رہ سکتی ۱۲ ف۲ یا صبح کو داہنی طرف سایہ پڑتا ہے شام کو بائیں طرف ۱۲ ف۳ ہر چیز کا سایہ سجدہ ہی میں ہے ف۳ اکثر بزرگوں نے کہا ہے کہ جب سورج ڈھلتا ہے تو ہر چیز اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتی ہے اور داہنی طرف سے آسمان کا پورب اور بائیں طرف سے آسمان کا پچھم مراد ہے صبح کو سایہ پچھم کی طرف ڈھلنے لگتا ہے پھر شام کو پورب کی طرف ۱۲ ف۴ دکھانے والا یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے اگر رات دن کی طرح روشن ہوتی تو نیند میں خلل آتا ۱۲ ف۵ اگر رات اور دن نہ ہوتے ہمیشہ یکساں آسمان رہتا تو سال اور مہینہ کچھ معلوم نہ ہو سکتا ۱۲ ف۶ یا ہر چیز کو ہم نے دوسری چیز سے الگ کیا ہے جیسے ایک آدمی دوسرے آدمی سے ہر بات میں نہیں ملتا کچھ نہ کچھ فرق ضرور ہوتا ہے ایسے ہی جانوروں میں بھی ہر ایک جانور دوسرے جانور سے فرق رکھتا ہے گو دیکھنے میں ہم کو بعضے جانور سب یکساں معلوم ہوتے ہیں ۱۲ ف۷ جیسے عاد اور ثمود اور مدین والے ۱۲ ف۸ اُس پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں قریش کے کافروں کو اس سے ڈرانا منظور ہے ۱۲ ف۹ اونٹنی کو ستایا آخر مار ڈالا اپنے اوپر ظلم کیا اُس کو ستا کر ۱۲ ف۱۰ تاکہ لوگ آخرت کے عذاب سے ڈریں اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لاویں مطلب یہ ہے کہ ہدایت اللہ تعالیٰ کی توفیق پر منحصر ہے جس کی قسمت میں ایمان ہوتا ہے اُس کو کسی فرمایشی نشانی کی ضرورت نہیں پڑتی خود بخود اُس کا دل اللہ کی طرف رجوع ہو جاتا ہے اور پیغمبر کی صورت دیکھ کر یا قرآن سنکر اُس کے دل میں ایمان رچ جاتا ہے اور جس کی تقدیر میں ایمان نہیں وہ لاکھ نشانیاں دیکھے مگر اُس کے دل کا شبہ نہیں جاتا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت سے معجزے دکھائے مگر ابوجہل اور ابولہب وغیرہ کافروں نے کسی طرح نہ مانا اور آپ کو جادوگر اور کاہن اور شاعر سمجھتے رہے ۱۲ ف۱۱ یعنے عاد اور ثمود اور لوط کی بستیوں کو ۱۲ ف۱۲ قریش کے کافر ڈرو ایسا نہ ہو تمہارا بھی وہی حال ہو جو عاد اور ثمود کا ہوا دنیا میں بھی تباہ ہوئے اور آخرت کا عذاب الگ رہا ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۶	مریم	۶	وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ؕ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ؕ	اور ان لوگوں کی حقیقت ہی کیا ہے ہم تو ان سے پہلے کتنی جماعتوں کو تباہ کر چکے ہیں بھلا تو اُن میں سے کسی کو دیکھتا ہے یا ان کی بھنک بھی کہیں سنتا ہے ف۱
۱۶	طٰہٰ	۱	طٰهٰ ۚ مَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۙ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۙ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ؕ	ہم نے (اے پیغمبر) قرآن تجھ پر اس لیے نہیں اتارا کہ تو تکلیف اٹھائے ف۲ مگر ہم نے تو قرآن اس لیے اتارا کہ وہ ڈرنے والے کے لیے نصیحت ہو ف۳ یہ قرآن اتارا ہوا ہے جس نے زمین کو اور اونچے اونچے آسمانوں کو بنایا۔
۱۶	؍؍	۵	كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ	(اے پیغمبر) یوں ہم تجھ کو اگلے گذرے ہوئے حال سناتے ہیں
۱۶	؍؍	۷	اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ؏	کیا ان کو خبر نہیں ہوئی کہ ہم نے اُن سے پہلے کتنی قومیں تباہ کر دیں یہ تو اُنکے گھروں (یا بستیوں) میں آتے جاتے رہتے ہیں ف۴ بے شک اس میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں ف۵
۱۷	الانبیاء	۱	مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ۔	(فرمائشی نشانی دیکھنے پر) ان سے پہلے کوئی بستی والے ایمان نہیں لائے جن کو ہم نے تباہ کر دیا یہ (بھلا) کیا ایمان لائیں گے ف۶
۱۷	؍؍	۱	وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۔ فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ؕ لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ۔ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۔ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ۔	اور بہت سی بستیاں جہاں کے لوگ شریر تھے ہم نے توڑ پھوڑ ڈالیں (تباہ کر دیں) اور ان کے بعد دوسرے لوگ پیدا کیے ف۷ جب انہوں نے ہمارے عذاب کی آہٹ پائی لو لگے وہاں سے جلدی ف۸ بھاگنے (ان کو فرشتوں نے آواز دی) بھاگو نہیں اور جہاں مزے کرتے تھے (چین اڑاتے تھے) اُن مکانوں میں اور اپنے گھروں میں لوٹ جاؤ وہاں شاید کوئی تم کو پوچھے ف۹ کہنے لگے ہائے ہماری خرابی ہم (خود) قصوروار تھے بیشک ف۱۰ پھر وہی کہتے رہے (وہ اپنے قصور کا اقرار کرتے رہے) یہاں تک کہ ہم نے اُن کو کھیت کی طرح (کاٹ کر راکھ کی طرح) بجھا دیا (بیٹھے مار ڈالا)
۱۷	؍؍	۷	وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۔	اور جس بستی والوں کو ہم نے کھپا دیا (تباہ کر دیا) اُن کا پھر (دنیا میں) آنا حرام (ناممکن) ہے ف۱۱
۱۷	الحج	۶	فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ	اور بہت سی بستیاں جو نافرمان تھیں ف۱۲ ہم نے اُن کو تباہ کر دیا اب وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں ف۱۳ اور (بہت سی) کنوئیں جو بیکار پڑے ف۱۴

ف اُن کا نام نشان تک باقی نرہا ایسے ہی یہ جھگڑالو کافر بھی اگر نہ مانیں گے تو تباہ ہو نگے ۱۲ ف۲ یہ تنہیں بالکل تھکا ڈالے ہوا یہ کہ شروع شروع میں جب قرآن اترنے لگا تو آنحضرت صلعم اور صحابہؓ نے بہت عبادت اختیار کی رات رات بھر قرآن پڑھتے اور نماز میں کھڑے رہتے مشرک کہنے لگے اے محمد قرآن تیرا کیا اترا کہ تم مصیبت میں پڑ گئے اُس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۳ جو اللہ تعالی سے ڈرتا ہے قرآن سے نصیحت لے ۱۲ ف۴ جب شام کے ملک کو جاتے ہیں تو ثمود اور لوط کی بستیاں راہ میں پڑتی ہیں ۱۲ ف۵ وہ سمجھ سکتے ہیں کہ جب اتنی بڑی بڑی قوموں کو اللہ تعالی نے دم بھر میں تباہ کر دیا تو ہماری کیا بساط ہے ۱۲ ف۶ جس شخص کی قسمت میں ایمان نہیں ہے وہ نشانیاں اور معجزے دیکھنے کے بعد بھی ایمان نہیں لاتا ۱۲ ف۷ ابن عباسؓ نے کہا اللہ نے حمیر کی قوم میں ایک پیغمبر بھیجا اُنکا نام شعیب تھا اور یہ وہ شعیب نہیں جو مدین کی طرف بھیجے گئے تھے یہ شعیب بن مہدم تھے ان کی قبر یمن میں حضین پہاڑ پر ہے پھر ایک غلام نے ان کو لٹھ سے مار ڈالا اللہ تعالی نے بخت نصر ظالم بادشاہ کو ان پر مسلط کیا اس نے حمیر کا ایک آدمی نہ چھوڑا سب کو مار ڈالا اسی باب میں یہ آیت اتری ۱۲ ف۸ اپنے جانوروں کو ایڑ مارتے ہوئے دوڑاتے ہوئے وہاں سے جا نکل بھاگیں مگر اللہ تعالی کا عذاب کہاں چھوڑنے والا تھا انہوں نے ایک آواز سنی بھاگو نہیں اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ یہ سنکر وہ لوٹ آئے اس وقت اور ایک آواز آئی پیغمبر کے خون کا بدلہ اور بخت نصر بادشاہ کا لشکر ان پر ٹوٹ پڑا سب کے سب مارے گئے ۱۲ ف۹ تمہارا مال و دولت دیکھکر کوئی تم پر رحم کرے یہ فرشتوں نے ٹھٹھے کے طور پر ان سے کہا ۱۲ ف۱۰ جب عذاب اُن پہونچا تو اُس وقت شرمندہ ہوئے لیکن فائدہ کیا ۱۲ ف۱۱ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور جس بستی کو ہم نے تباہ کر دیا اس بستی والوں کو قیامت کے دن ہمارے سامنے لوٹ کر آنا ضرور ہے ۱۲ ف۱۲ یعنے وہاں کے رہنے والے نافرمان تھے ۱۲ ف۱۳ جیسے اکثر قاعدہ ہے پہلے چھت گرتی ہے پھر دیواریں اُس پر آ رہتی ہیں ۱۲ ف۱۴ کوئی اُن میں سے پانی نکالنے والا نہیں ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			وَقَصْرٍ مَّشِيدٍ ۝	ہیں اور بہت سی عالی شان محل (خالی پڑے ہیں) ف
۱۷	الحج ۲۲	۶	وَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ أَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ أَخَذْتُهَا وَإِلَيَّ الْمَصِيرُ ۝	اور بہت سی بستیوں کو میں نے (چند روز کی) مہلت دی پھر (جب خوب غافل ہو گئیں تو) میں نے ان کو ایک ہی ایکادھ پکڑا اور میرے ہی پاس (سب کو) لوٹ کر آنا ہے
۱۸	النور ۲۴	۶	أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُزْجِي سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مِن جِبَالٍ فِيهَا مِن بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِ مَن يَشَاءُ وَيَصْرِفُهُ عَن مَّن يَشَاءُ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ ۝ يُقَلِّبُ اللَّهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ۝ وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِّن مَّاءٍ فَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰ بَطْنِهِ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰ رِجْلَيْنِ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰ أَرْبَعٍ يَخْلُقُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝	کیا تو نے یہ نہیں دیکھا کہ اللہ ہی بادل کو ہانک لیجاتا ہے پھر اس کو جوڑتا ہے ف پھر اس کو تہ بر تہ جماتا ہے (تاکہ غلیظ ہو) پھر اس کے سوراخوں میں سے تو دیکھتا ہے مینہ نکلتا ہے ف اور اولوں کے جو پہاڑ آسمان میں ہیں وہی ان میں سے اولے برساتا ہے پھر جس (آدمی) پر چاہتا ہے اولے گراتا ہے اور جس پر سے چاہتا ہے وہ اولے ہٹا دیتا ہے ف بادل کی بجلی کی چمک (ایسا معلوم ہوتا ہے) گویا آنکھوں کی روشنی اچک لیجائیگی ف اللہ ہی رات اور دن کو الٹ پلٹ کرتا رہتا ہے ف جو لوگ عقل رکھتے ہیں ان کو ان باتوں میں فکر کرنا چاہیے ف اور اللہ ہی نے ہر جانور کو پانی سے (نطفہ سے) پیدا کیا بعضے جانور تو پیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعضے دو پاؤں پر چلتے ہیں اور بعضے چار پاؤں پر چلتے ہیں (بعضے چار سے بھی زیادہ بہت سے پاؤں پر) اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے بناتا ہے بیشک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے ف
۱۹	الفرقان ۲۵	۵	أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا ۝ ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا ۝	(اے پیغمبر) کیا تو نے اپنے مالک کی قدرت نہیں دیکھی اس نے سایہ کیونکر پھیلایا ف اور اگر وہ چاہتا تو سایہ ٹھہرا رکھتا (کبھی دھوپ نہ نکلتی) پھر ہم نے سورج کو (نکالکر) سایہ کی پہچان کی ف پھر سایہ کو تھوڑا تھوڑا اپنی طرف سمیٹ لیا ف
؍؍	الشعراء ۲۶	۱	أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الْأَرْضِ كَمْ أَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ۝	کیا ان لوگوں نے زمین کو نہیں دیکھا اس میں ہم نے کیسی عمدہ عمدہ قسم کی چیزیں اگائی ف ہیں بیشک ان (چیزوں) میں (اللہ کی قدرت کی) نشانی ہے اور (تو بھی) ان میں کے بہت لوگ نہیں مانتے (اکثر کافر ہیں یا مشرک)
؍؍	؍؍	۱۱	وَمَا أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنذِرُونَ ۝ ذِكْرَىٰ وَمَا كُنَّا ظَالِمِينَ ۝	اور ہم نے کوئی بستی اس وقت تک تباہ نہیں کی جبتک اس کے یاد دلانیکو ڈرانے والے (پیغمبر) نہیں بھیجے اور ہم ظالم نہیں ہیں ف
۲۰	النمل ۲۷	۶	قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ	(اے پیغمبر) کہدے (ذرا) ملک میں (چلو) پھرو تو دیکھو کہ

ف ان میں چراغ تک نہیں جلتا تار عنکبوت بیں رہنا ہی پردہ داری میکند بر قصر قیصر - بوم نوبت میزند بر گنبد افراسیاب - دنیا کا یہی حال ہے ہر ایک ملک اور ولایت میں جاؤ تو اگلے لوگوں کے ٹوٹے پھوٹے ویران محل اور مکانات دیکھنے میں آئیں گے ۱۲ ف اس کے ٹکڑوں کو ملا کر ایک سا کرتا ہے ۱۲ ف ابر گویا چھلنی کی طرح ہے کہ ہلکے ہلکے پانی اس میں چھن کر بوند بوند برستا ہے اگر یہ نہ ہوتا اور ایک دم سے پرنالے کی طرح پانی آسمان سے بہ پڑتا تو ساری زمین میں گڈھے پڑ جاتے درخت تباہ ہو جاتے کھیتی برباد ہو جاتی ۱۲ ف اولے گرتے ہیں لیکن وہ بچ جاتا ہے ۱۲ ف آنکھیں اس کی چمک سے اندھے ہونے کے قریب ہو جاتی ہیں سبحان اللہ کیا قدرت ہے ایک ہی چیز سے پانی اور آگ اور روشنی اور تاریکی سب نکالتا ہے ۱۲ ف پہلے دن پھر رات پھر دن پھر رات کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ دن کے بعد پھر دوسرا دن آجائے رات چٹ ہو یا رات کے بعد پھر دوسری رات دن چٹ ہو صحیح حدیث میں ہے آدمی زمانہ کو برا کہتا ہے زمانہ تو میرے ہاتھ میں ہے میں ہی رات اور دن کو الٹتا پلٹتا رہتا ہوں بعضوں نے کہا الٹنے پلٹنے سے یہ مراد ہے کہ دن گھٹتا ہے اور رات بڑھتی ہے رات گھٹتی ہے تو دن بڑھتا ہے ۱۲ ف اگر خدا نہ ہوتا تو یہ سب انتظام کیوں کر چلتے ۱۲ ف بعضوں نے کہا اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ عالم کی خلقت پانی سے شروع ہوئی پہلے نرا پانی پانی ہی تھا پھر اس کے بخارات ہوا پیدا ہوئی اور ہوا کے باہم متوج سے آگ پیدا ہوئی پانی کی تہ میں جو چیز جمی غلیظ ہو گئی وہ مٹی ہو گئی تو پانی ساری خلقت کی اصل ہے ۱۲ ف جب صبح کی روشنی ہوتی ہے تو سورج نکلنے تک سایہ ہی سایہ رہتا ہے ۱۲ ف اگر سورج نہ نکلتا تو سایہ کی بھی شناخت نہ ہوتی کیونکہ ہر چیز اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے دھوپ سامنے ہے سایہ ہو یا سے گرمی سردی سے سردی گرمی سے ۱۲ ف یعنی کم کر دیا جوں جوں سورج بلند ہوتا جاتا ہے سایہ پچھم کی طرف سے کم ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ بعض ملکوں میں جہاں سورج سر پر آجاتا ہے ٹھیک دوپہر کو سایہ معدوم ہو جاتا ہے معدوم ہو جانے کو فرمایا کہ اپنی طرف سمیٹ لیا ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ۝	گاروں کا انجام کیسا (خراب) ہوا
۲۰	القصص	۶	وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ بَطِرَتْ مَعِيشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسَاكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِنْ بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيلًا ۖ وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ ۝ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ ۝	(۳۹) اور انہوں نے اس پر غور نہیں کیا کہ ہم نے بہت سی ایسی بستیاں کھپا دیں جو اپنی معاش پر اترا رہی تھیں سو یہ دیکھو ان کے گھر ان کے پیچھے پھر نہیں بسے مگر کوئی کوئی اور آخر ہم ہی ان کے مال متاع کے وارث ہوئے کیونکہ ان کا کوئی وارث نہیں رہا اور (اے پیغمبر) تیرا مالک بستیوں کو اس وقت تک تباہ نہیں کرتا جب تک ان کی بڑی بستی میں [illegible] ایک پیغمبر نہ بھیجے جو ہماری آیتیں پڑھ کر ان کو سنا دے [illegible] بستیوں کو [illegible] تباہ کرتے ہیں جب ان کے بسنے والے ظالم بدکار ہوتے ہیں
،،	،،	۷	قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِضِيَاءٍ ۖ أَفَلَا تَسْمَعُونَ ۝ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ ۖ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۝ وَمِنْ رَحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝	(اے پیغمبر) ان لوگوں سے پوچھ بھلا سوچو تو سہی اگر اللہ تعالیٰ ہمیشہ قیامت تک تم پر رات [illegible] اندھیرا رہے تو اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرا کون خدا ہے جو تم پر روشنی [illegible] دن نکالے کیا تم دل لگا کر نہیں سنتے (اے پیغمبر) ان لوگوں سے پوچھ بھلا بتلاؤ تو سہی اگر اللہ تعالیٰ ہمیشہ قیامت تک تم پر دن [illegible] تو اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرا کون خدا ہے جو تم پر رات لے آئے جس میں تم آرام [illegible] کیا تم ایسی کھلی بات بھی نہیں دیکھتے اور اسی خدا کی مہربانی ہے کہ رات تمہارے آرام کے لیے بنائی اور دن اس لیے بنایا کہ اس کا فضل (روزی رزق) ڈھونڈو اور اس کا شکر کرو
،،	العنکبوت	۲	أَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللَّهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ۚ ثُمَّ اللَّهُ يُنْشِئُ النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝	کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ شروع میں کیونکر پیدا کرتا ہے پھر جس طرح شروع میں پیدا کیا دوبارہ بھی پیدا کرے گا اللہ کے نزدیک یہ [illegible] زمین میں [illegible] پیدا کیا [illegible] اخیر پیدائش بھی وہی کرے گا بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے
،،	،،	۴	خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ ۝	(۴۲) اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین حکمت سے بنائے ہیں بے شک ایمان داروں کے لیے اس میں نشانی ہے

[illegible] انسان کے [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] سورج نکلتا [illegible] سورج ڈوبتا تو بڑی [illegible] انسان رات کو آرام کرے اور دن کو کام کاج محنت مزدوری [illegible] پہلی پیدائش کیا کم عجیب ہے [illegible] نطفہ ہوتی ہے پھر خون پھر گوشت کا لوتھڑا [illegible] اعضا بن جاتے ہیں اور جان بھی پڑ جاتی ہے [illegible] دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے [illegible] کی قدرت کی اور اس بات کی دلیل ہے کہ عبادت اور پوجنے کے لائق اسی کی ذات ہے۔

۲۱	العنکبوت	۶	وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝	اور (اے پیغمبر) اگر تو ان (کافروں) سے پوچھے کس نے آسمان اور زمین پیدا کیے اور سورج اور چاند کو کام میں لگایا تو ضرور یہی کہیں گے اللہ تعالیٰ نے پھر کہاں بہکے جا رہے ہیں ف
〃	〃	〃	وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝	اور اگر تو ان سے پوچھے آسمان سے پانی کس نے برسایا پھر زمین کو مرے پیچھے پانی برسا کر کس نے جلایا تو ضرور یہی کہیں گے اللہ تعالیٰ نے (اے پیغمبر) کہہ دے شکر ہے اللہ کا (ابھی تک تم یہ اقرار کرتے ہو) بات یہ ہے کہ ان کافروں میں اکثر بے عقل ہیں ف
〃	الروم	۱	اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۗ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۝ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۗ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۗ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝	کیا ان لوگوں نے اپنے دلوں میں سوچا نہیں اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین اور جو ان کے بیچ میں ہے حکمت ہی کے ساتھ اور ایک ٹھیری ہوئی مدت کے لیے بنائی ہیں اور بہت سے آدمی تو اپنے مالک سے ملنے کو بھی نہیں مانتے ف کیا ان لوگوں نے ملکوں کی سیر نہیں کی (اگر کرتے) تو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے اگلے لوگوں کا کیا انجام ہوا جو زور میں ان سے (کہیں) زیادہ تھے انہوں نے زمین کو جوتا اور جتنا انہوں نے آباد کیا ہے اس سے زیادہ آباد کیا اور ان کے پیغمبر ان کے پاس نشانیاں لیکر آئے ف تو اللہ تعالیٰ ایسا نہیں جو ان پر ظلم کرتا لیکن وہ خود اپنی جانوں پر (شرک اور کفر اور گناہ کر کے) ظلم کرتے تھے
〃	〃	۳	وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ	اور اس کی (قدرت) کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر اب تم آدمی ہو کر (ساری زمین میں) پھیل پڑے ہو۔ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تمہاری بی بیاں تم ہی میں سے (یعنی آدمیوں میں سے) بنائیں اس لیے کہ تم ان کے پاس چین کرو اور تم (میاں بی بی) میں الفت اور محبت رکھی بیشک ان باتوں میں ان لوگوں کے لیے جو سوچتے ہیں نشانیاں ہیں ف اور اس کی (قدرت) کی نشانیوں میں سے آسمان اور زمین کا بنانا ہے اور تمہاری زبانوں

ف۱ ایسی قدرت والے مالک کو چھوڑ کر دوسروں کی پوجا کر رہے ہیں ۱۲

ف۲ اگر عقل رکھتے ہوتے تو خدا تعالیٰ کے سوا کسی کو نہ پوجتے ۱۲

ف۳ قیامت ہی کے سرے سے منکر ہیں ۱۲

ف۴ معجزے پر انہوں نے نہ مانا آخر اپنے کیے کی سزا پائی ۱۲

ف۵ حالانکہ میاں بی بی میں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بالکل تعارف اور شناسائی تک نہیں ہوتی مگر نکاح کے بعد ہی محبت ہو جاتی ہے کہ ایک دوسرے پر جان فدا کرتا ہے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْعَالِمِينَ ۝ وَمِنْ آيَاتِهِ مَنَامُكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاؤُكُمْ مِنْ فَضْلِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ۝ وَمِنْ آيَاتِهِ يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيُحْيِي بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ تَقُومَ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ بِأَمْرِهِ ۚ ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِنَ الْأَرْضِ إِذَا أَنْتُمْ تَخْرُجُونَ ۝	اور رنگوں کا الگ الگ ہونا ف بے شک ان باتوں میں علم والوں کے لیے نشانیاں ہیں ف۲ اور اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ رات اور دن کو تم سو جاتے ہو ف۳ اور جاگ کر اس کا فضل تلاش کرتے ہو (رزق روٹی) بیشک اس میں ان لوگوں کے لیے جو دل لگا کر سنتے ہیں اس کی نشانیاں ہیں اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے وہ تم کو ڈرانے اور (بارش کی) امید دلانے کو بجلی (چمک) دکھلاتا ہے اور آسمان سے پانی برساتا ہے پھر اس پانی سے زمین کو مرے پیچھے زندہ کرتا ہے بیشک ان باتوں میں ان لوگوں کے لیے جو عقل رکھتے ہیں اس کی قدرت کی نشانیاں ہیں ف۴ اور اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے (بے ستون) تھمے ہوئے ہیں ف۵ پھر جب (قیامت کے دن) وہ تم کو ایک بار (زمین سے) پکارے گا تم سب اسی وقت نکل پڑو گے۔
۲۱	الروم	۴	أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝	کیا ان لوگوں نے اس پر نظر نہیں کی کہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے فراغت کے ساتھ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے تنگی سے دیتا ہے بیشک جو لوگ ایماندار ہیں ان کے لیے اس حالت میں (خدا کی قدرت کی) نشانیاں ہیں
؍؍	؍؍	۵	قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلُ ۚ كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُشْرِكِينَ ۝	اے پیغمبر ان سے کہہ دے ذرا ملکوں کی سیر تو کرو اور دیکھو اگلے لوگوں کا انجام کیا ہوا ان میں اکثر مشرک تھے
؍؍	؍؍	؍؍	وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ يُرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ وَلِيُذِيقَكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝	اور اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے یہ ہے کہ بارش کی خوشخبری دینے والی ہوائیں (بارش سے پہلے) بھیجتا ہے اور اس سے مطلب یہ ہے کہ اپنی مہربانی (کا مزہ) تم کو چکھائے اور اس کے حکم سے (دریاؤں میں) جہاز چلیں اور اس لیے کہ (دریا کا سفر کر کے) تم اس کا فضل ڈھونڈو (روپیہ کماؤ) اور اس لیے کہ تم اس کے احسانوں کا شکر کرو۔
؍؍	لقمان	۳	أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً ۝	کیا تم لوگوں نے اس پر نظر نہیں ڈالی کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے سب کو تمہارے کام میں لگایا ف اور تم پر اپنی کھلی اور چھپی نعمتیں پوری کر دیں ف
؍؍	؍؍	؍؍	وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ	اور (اے پیغمبر) اگر تو ان (کافروں) سے پوچھے آسمان اور زمین کس نے بنائے

ف ساری دنیا میں سات سو سے زیادہ زبانیں بولی جاتی ہیں اور کوئی قوم کالی ہے کوئی گوری کوئی گندم گون کوئی سانولی یہ اس کی قدرت نہیں تو کیا ہے اگر سب کی زبان ایک ہی اور رنگ بھی ایک ہی ہوتا تو بڑی مشکل پڑتی بات کرنے میں ہر ایک کا مطلب سمجھ لینا اور پہچاننا دشوار پڑ جاتا ۱۲ ف۲ علم والے یہ سمجھ سکتے ہیں کہ باپ ایک ماں ایک ملک ایک مادہ ایک پھر یہ تم میں رنگ اور روپ کہاں سے آئے اس سے حق تعالیٰ کا وجود ثابت ہوتا ہے ۱۲ ف۳ سونے سے تمہاری ساری تھکاوٹ مٹ جاتی ہے ۱۲ ف۴ بارش اور بجلی طرح طرح سے ہوتی ہے کہیں کم کہیں زیادہ کہیں [illegible] اور ایک ہی وقت میں سب جگہ نہیں ہوتی جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے وہاں بارش ہوتی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ برسوں بارش نہیں ہوتی اگر یہ مادے کا کھیل ہوتا تو ہر جگہ یکساں ہوتا ۱۲ ف۵ اس نے ایسی کشش رکھی ہے کہ ایک جسم دوسرے جسم کو کھینچے ہوئے ہے لیکن اس سارے عالم کو کون کھینچے ہوئے ہے بجز خدا کریم قادر مطلق ۱۲ ف۶ بارش سے میوے اور اناج پیدا ہوتے ہیں تم کھاتے ہو ۱۲ ف ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری ف کھلی نعمتیں جو محسوس ہوتی ہیں جیسے ہاتھ پاؤں وغیرہ اور چھپی نعمتیں جیسے عقل اور حواس وغیرہ ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝	ہیں تو ضرور یہی کہیں گے (انہوں نے دنیا میں اور کس نے) کہہ دے شکر خدا کا بات یہ ہے کہ ان کافروں میں اکثر بے علم (جاہل لٹھ) ہیں ف
۲۱	لقمٰن ۳۱	۳	اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؗ كُلٌّ يَّجْرِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝	کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ تعالیٰ رات کو دن میں شریک کر دیتا ہے اور دن کو رات میں شریک کر دیتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا ہے ہر ایک ٹھیری ہوئی مدت تک چلتے رہیں گے (یعنے قیامت تک) اور اللہ کو تمہارے کاموں کی (سب) خبر ہے ف
؍	السجدۃ ۳۲	۳	اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؕ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ۝	کیا ان (مکے کے کافروں پر اب تک) یہ نہیں کھلا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں تباہ کر دیں یہ لوگ (ابھی تک) ان کے مکانوں میں جایا کرتے ہیں ف بیشک اس میں نشانیاں ہیں کیا ان لوگوں کو کان نہیں ف
۲۲	السبا ۳۴	۱	اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝	کیا ان لوگوں نے جو ان کے سامنے اور پیچھے آسمان اور زمین ہے اس کو نہیں دیکھا ف اگر ہم چاہیں تو (دم بھر میں) ان کو زمین میں دھنسا دیں یا آسمان کا ایک ٹکڑا ان پر گرا دیں ف جس بندے کو خدا تعالیٰ کا خیال ہے اس کو تو اس میں ضرور (خدا کی قدرت کا) پتہ ملتا ہے ف
؍	فاطر ۳۵	۵	اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ	کیا ان لوگوں نے ملکوں کی سیر نہیں کی (اگر کرتے) تو دیکھ لیتے اگلے لوگوں (کافروں) کا انجام کیسا ہوا اور وہ زور قوت میں ان سے بڑھ کر تھے
۲۳	یٰسٓ ۳۶	۲	اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ؕ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝	کیا ان لوگوں نے اس پر نظر نہیں ڈالی کہ ہم نے ان سے آگے کتنی قوموں کو تباہ کر دیا وہ اب ان کے پاس لوٹ کر آنے والے نہیں البتہ یہ سب لوگ (قیامت کے دن) ہمارے پاس حاضر ہونگے۔
۲۳	؍	۳	وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۖۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۙ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ؕ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ	اور رات (بھی) ان کے لیے نشانی ہے ہم دن کو اس میں سے سونت لیتے ہیں پھر وہ ایک ہی ایک اندھیری میں آ جاتے ہیں ف اور سورج اپنے ٹھیرنے کے وقت تک چل رہا ہے ف یہ (کارخانہ) اس زبردست اور علم والے خدا کا باندھا ہوا ہے اور چاند کی ہم نے منزلیں مقرر کر دی ہیں ف یہانتک

ف اس سے زیادہ جہالت کیا ہو گی جانتے ہیں کہ آسمان اور زمین اور سب چیزوں کا بنانے والا اللہ ہے پھر اس کو چھوڑ کر دوسروں کا پوجا پاٹ کرتے ہیں اُن پر لعنت خدا کہتے کیا ہیں اس تک رسائی ہماری نہیں ہوتی اس لیے دوسرے دیوتاؤں اور بزرگوں کا وسیلہ بناتے ہیں جیسے دنیا کے بادشاہوں تک پہونچنے کے لیے اُس کے امراء اور مصاحبوں سے ملتے ہیں بیوقوف کہیں کے یہ نہ سمجھے کہ دنیا کے بادشاہ دل کے بودے کان کے کچے آنکھ کے اندھے ہیں ان کا یہ دل اور دماغ کہاں کہ سب کام خود کریں ہر ایک کی فریاد خود سنیں اللہ تو دنیا کے بادشاہوں کی طرح نہیں ہے اسکو کسی کا ڈر نہیں نہ اس کو کسی امیر یا وزیر کی ضرورت ہے نہ اسکو کسی کی پرواہ ہے وہ سارے کام خود کرتا ہے ایک ایک چیونٹی کی فریاد خود سنتا ہے رتی رتی سب چیزیں اس کی نظر میں ہیں جو کوئی بندہ کہیں سے کسی وقت اس کو پکارے وہ سن لیتا ہے پھر ایسے شہنشاہ با اقتدار کو چھوڑ کر ہم اُس کے جیسے چاکروں کو پکاریں اور اپنے شہنشاہ کو ناراض کریں یہ کونسی عقل ہے ربنا انت ولینا ندعوک ولا ندعوا غیرک نستعین بک ولا نستعین باحد سواک فانصرنا وانت خیر الناصرین واحفظنا فانت خیر الحافظین وارزقنا فانت خیر الرازقین ۱۲ ف بعضوں نے اس آیت سے یہ نکالا ہے کہ رات اور دن میں سورج حرکت کرتا ہے اور زمین تھمی ہوئی ہے جیسے اگلے حکیموں کا قول تھا ۱۲ ف راہ میں اُن کے اجڑے گھر دیکھتے رہتے ہیں ۱۲ ف نصیحت کی بات نہیں سنتے ۱۲ ف اس پر غور نہیں کیا کہ وہ چاروں طرف سے ان کو گھیرے ہے ۱۲ ف ایک دو وہ کھلکر رہ جائیں ۱۲ ف کہ اسکی عنایت اور فضل سے ہم بچے ہوئے ہیں ورنہ ایک دم میں وہ ہم کو ہلاک کر سکتا ہے کیونکہ آسمان ہم کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے بھاگ کر کہیں جا نہیں سکتے ۱۲ ف معلوم ہوا کہ رات دن سے پہلے ہے کیونکہ رات میں سے دن کھینچ کر نکالا جاتا ہے اور یہ اس پر دلالت ہے گویا رات غلاف ہے اور دن تلوار یا دن سانپ ہے اور رات اُسکی کینچلی ۱۲ ف یعنے قیامت تک یا قیامت کے قریب وہ ٹھیرے گا اور لوٹ جائیگا یا ٹھیرنے کے مقام تک جیسے حدیث میں ہے کہ اسکے ٹھیرنے کا مقام عرش کے تلے ہے ۱۲ ف ہر منزل میں وہ ایک رات رہتا ہے ۱۲

ترجمہ	آیت	رکوع	سورۃ	پارہ
کہ (اخیر منزل میں) پھر پرانی ٹہنی کی طرح (باریک) رہ جاتا ہے نہ تو سورج سے یہ ہو سکتا ہے کہ چاند کو پکڑ پائے ف۱ اور نہ رات دن سے آگے بڑھ سکتی ہے ف۲ اور ف۳ سب اپنا اپنا ایک گھیرے میں تیر رہے ہیں ف۴	الْقَدِيمِ ۝ لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۝			
اور ان کے پاس ان کے مالک کی نشانیوں میں سے جب کوئی نشانی آتی ہے تو اس پر دھیان ہی نہیں کرتے ف۵	وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ۝	۳	یٰس	۲۳
کیا ان لوگوں نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنا کر ان کے لیے چوپائے جانور پیدا کر دیے اب وہ ان کے مالک بن بیٹھے ہیں ف۶ اور ہم نے ان جانوروں کو ان کے بس میں کر دیا ہے بعضوں پر وہ سوار ہوتے ہیں اور بعضوں کو کھاتے ہیں اور ان جانوروں میں ان کو اور بھی فائدے ہیں ف۷ اور پینے کی چیزیں ہیں ف۸ کیا یہ لوگ شکر نہیں کرتے۔	أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَا أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مَالِكُونَ ۝ وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ ۝ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ۝	۵	〃	〃
کیا آدمی نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو نطفے سے بنایا پھر (اتنا بڑا ہو کر وہ دہریہ ہی ہے) کھلم کھلا جھگڑنے لگا ف۹ اور ہم ہی سے باتیں بنانے لگا اور اپنی پیدائش بھول گیا کہنے لگا بھلا ان گلی (گھل) ہڈیوں کو کون جلا سکتا ہے ف۱۰ (اے پیغمبر) کہہ دے ان ہڈیوں کو وہی (اللہ) جلائے گا جس نے پہلی بار ان کو پیدا کیا تھا ف۱۱ اور وہ ہر چیز کا پیدا کرنا خوب جانتا ہے جس نے سبز درخت سے تمہارے لیے آگ نکالی ف۱۲ پھر تم اس سے سلگاتے ہو کیا جس اللہ تعالیٰ نے (اتنے بڑے بڑے) آسمان پیدا کر دیے اور زمین اس میں اتنی قدرت نہیں کہ ان جیسے آدمی (دوبارہ) پیدا کر دے	أَوَلَمْ يَرَ الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ ۝ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ ۖ قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ۝ قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ۝ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ مِنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنْتُمْ مِنْهُ تُوقِدُونَ ۝ أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ	〃	〃	〃
ان کافروں سے پہلے ہم نے کتنی قومیں تباہ کر دیں (جب عذاب آن پہنچا) اس وقت چلا اٹھے اور وہ چھٹکارے کا وقت نہ تھا	كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَلَاتَ حِينَ مَنَاصٍ ۝	۱	ص	〃
کیا ان (مکہ کے) کافروں نے ملک کی سرزمین کی (سیر) نہیں کی (سیر کرتے) تو دیکھ لیتے ان سے پہلے (کافر) ہو گزرے ہیں ان کا انجام کیا ہوا وہ ان سے زور قوت میں اور عالیشان (عمارتیں قلعے) زمین پر چھوڑ گئے ان	أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ	۳	المؤمن	۲۴

ف۱ دونوں ایک منزل میں آ جائیں ۔ ف۲ کہ وقت پورا نہ نکلے رات ہی رہے ۔ ف۳ کیا سورج کیا چاند کیا اور تارے ۔ ف۴ اس آیت سے کئی باتیں نکلتی ہیں ایک یہ کہ سورج پھر رہا ہے اور آسمان زمین ساکن ہیں دوسرے یہ کہ آسمان گول کرہ ہے اور زمین بھی کرہ ہے اس پر سب کا اتفاق ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا سب ایک چرخ میں پھر رہے ہیں جیسے چرخے کا دورہ ہوتا ہے ۔ ابن عربی نے کہا آسمان ساکن ہیں اور سورج اور چاند اور تارے سب پھر رہے ہیں تیسرے یہ کہ آسمان ایسا جسم ہے کہ سورج اور چاند اس میں تیر کے چلے جاتے ہیں اور وہ ان کا مزاحم نہیں ہوتا اور یعنیہ ایسا ہے جیسے بجلی لوہے میں سے صاف تیر کر نکل جاتی ہے اور لوہا اس کو مزاحمت نہیں دیتا بہرحال ان سیاروں کے گھومنے کے لیے زمین نہیں تاکہ آسمان کا وجود ہی نہ ہو جیسے بعضی بے دین منجم خیال کرتے ہیں کیونکہ آسمان کا وجود مشاہدہ اور قرآن اور حدیث سے ثابت ہے اس کا انکار کرنا کفر اور قرآن اور حدیث کو جھٹلانا ہے ۔ ف۵ یعنی ہماری صنعت کی ہوئی چیزیں یا اسی کی بنائی ہوئی ہیں جانور بھی اسی کے بنائے ہوئے ہیں یہ جو فرمایا اپنے ہاتھوں سے اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے بنانے میں اور کوئی ہمارا شریک نہیں ہے ۔ ف۶ ان کی کھال اور چربی اور سینگ سے سینکڑوں چیزیں بنتی ہیں ۔ ف۷ دودھ پینے کے گلاس ان کے تھن ۔ ف۸ وہ اپنی حقیقت بھول گیا ایک قطرہ ناپاک یا ایک مشت خاک اور لگا اس شہنشاہ مالک الملک کی قدرت میں جھگڑنے کہتے ہیں عاص بن وائل ایک گلی سڑی ہڈی اٹھا کر لایا اور ہاتھ سے مل کر چورا کر دیا یہ کہنے لگا اے محمد کیا اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس کو جلائے گا آپ نے فرمایا بیشک اللہ تجھ کو جلائے گا اور تجھ کو پھر جہنم کی آگ میں بھیجے گا اس وقت یہ آیت اتری ۔ ف۹ کون ان میں پھر روح پھونک سکتا ہے اس آیت سے نکلتا ہے کہ جو اجزا ہمارے جسم کے ہیں اللہ انہی اجزا کو اکٹھا کر کے قیامت کے دن ہم کو زندہ کرے گا ۔ ف۱۰ اس وقت تو نطفے میں ہڈی بھی نہ تھی ۔ ف۱۱ کہتے ہیں بالکل پھر عقاب یا چیرہ کا درخت سبز ہوتا ہے اور اس کو رگڑو تو اس میں سے آگ نکلتی ہے عرب کے ملک میں ایک لکڑی ہے جس کو رگڑو تو اس میں حرارت دیاسلائی کی طرح جلتی ہے اس میں اللہ نے اپنی قدرت سے تیل رکھا ہے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع		
			اللّٰهُ بِذُنُوبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُم مِّنَ اللّٰهِ مِن وَاقٍ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَت تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوا فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ إِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ	میں بھی ان سے (کہیں بڑھ کر تھے) پھر ان کے گناہوں کی سزا میں اللہ نے ان کو دھر پکڑا اور (اللہ کے غضب) سے کوئی ان کو نہ بچا سکا اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ان کے پیغمبر ان کو معجزے دکھاتے تھے جب بھی انہوں نے نہ مانا آخر اللہ تعالیٰ نے ان کو دھر پکڑا بیشک وہ زوردار سخت عذاب والا ہے
٢٤	المؤمن	٦	لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝	٦٣ البتہ آسمان اور زمین کا پیدا کرنا آدمیوں کے پیدا کرنے سے (کہیں) بڑا کام ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے ف١
"	"	٩	وَيُرِيكُمْ اٰيٰتِهِ فَأَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنكِرُونَ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ قُوَّةً وَاٰثَارًا فِي الْأَرْضِ فَمَا أَغْنٰى عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوا بِمَا عِندَهُم مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا قَالُوا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهُ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ فَلَمْ يَكُ يَنفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُونَ ۝	٦٤ اور اللہ تعالیٰ تم کو اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے تو تم اللہ تعالیٰ کی کونسی نشانی نہیں مانتے ف٢ کیا ان کافروں نے ملک کی سیر نہیں کی (اگر کرتے) تو دیکھ لیتے ان سے پہلے جو کافر گذر چکے ہیں ان کا کیا انجام ہوا وہ ان کافروں سے زیادہ تھے اور بل بوتے اور زمین میں نشانیاں چھوڑ جانے میں بھی بڑھ کر تھے پھر ان کی کمائی کچھ ان کے کام نہ آئی ف٣ پھر جب ان کے پیغمبر ان کے پاس نشانیاں (معجزے) لیکر آئے تو وہ لگے اپنے علم (اور لیاقت پر) پھولنے اور ف٤ جس (عذاب) کا ٹھٹھا اڑاتے تھے وہی ان پر الٹ پڑا اور جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو اس وقت کہنے لگے ہم اکیلے خدا پر ایمان لائے اور جن کو ہم خدا کا شریک سمجھتے تھے اب ان کو چھوڑا لیکن جب انہوں نے ہمارا عذاب (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیا تو ان کا ایمان کچھ ان کے کام نہیں آسکتا تھا ف٥ اللہ تعالیٰ کا یہی قانون ہے جو اس کے بندوں پر چلتا رہا ہے اور عذاب اترے بعد کافر ضرور تباہ ہوتے ہیں۔
٢٤	حم السجدة	٥	وَمِنْ اٰيٰتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ	٦٦ اور خدا کی نشانیوں میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند ہیں ف٦
"	"	"	وَمِنْ اٰيٰتِهِ أَنَّكَ تَرَى الْأَرْضَ خَاشِعَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا لَمُحْيِي الْمَوْتٰى إِنَّهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝	٦٧ اور (اے پیغمبر) اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تو زمین کو دیکھتا ہے دبی ہوئی (سوکھی) جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو لہلہانے لگتی ہے اور ابھر آتی ہے بیشک جس (خدا) نے اس زمین کو جلایا وہی مردوں کو بھی جلائے گا بیشک وہ سب کچھ کرسکتا ہے
٢٥	"	٦	سَنُرِيهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ	٦٨ ہم ان لوگوں کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں ملکوں میں اور خود ان کی ذات میں

ف١ اس سے ان کافروں کا رد کرنا منظور ہے جو حشر کے منکر تھے جب خدا نے اتنے اتنے بڑے آسمان زمین پیدا کر دیے اس کے نزدیک آدمیوں کو دوبارہ زندہ کرنا کیا مشکل ہے۔ ف٢ یعنی تم کو کس نشانی میں شک ہے اس کی نشانیاں تو ہزاروں ہیں کہاں تک نہیں ماننے کے آخر ماننا ہی پڑے گا ۱۲ ف٣ جب خدا کا عذاب آیا تو نہ ان کی کثرت کچھ بچا سکی نہ ان کا مال دولت کچھ کام آیا ۱۲ ف٤ اور پیغمبروں کو دیوانہ اور ان کے تابعداروں کو نادان اور جاہل بنانے لگے علم سے مراد یہاں دنیا کے علم ہیں جیسے تجارت زراعت وغیرہ یا فلسفہ کے علم جیسے حکیم سقراط یا افلاطون سے منقول ہے اس کو جب حضرت موسیٰ کے دین کی طرف بلایا گیا تو کہنے لگا ہم لوگ خود راہ پائے ہوئے ہیں ہم کو راہ بتلانے کی حاجت نہیں ۱۲ ف٥ کیونکہ ایمان وہی فائدہ دیتا ہے جو غیب پر ہو اور عذاب دکھائی دینے پر تو ہر شخص ایمان لاتا ہے ۱۲ ف٦ اس آیت سے ان مشرکین کا رد منظور ہے جو سورج اور چاند اور تاروں کی پرستش کرتے ہیں اور رات دن کی تو کوئی پرستش نہیں کرتا مگر سورج کا اثر دن اور چاند کا اثر رات ہے اس لیے ان کو بیان کیا۔ بعضوں نے کہا اس میں یہ اشارہ ہے کہ جیسے رات اور دن اپنی ذات سے قائم نہیں ہیں ایسے ہی چاند اور سورج بھی اپنی ذات سے قائم نہیں ہیں اور اولیاء اللہ کا اس پر اتفاق ہے عالم کی ساری چیزیں عرض ہیں جو ذات الٰہی سے قائم ہیں اور وہی قیوم ہے سب کو قائم رکھنے والا ہے اگر قیومیت کا سایہ اٹھا لے تو ایک دم میں سارا عالم فنا ہو جائے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۭ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝	عنقریب دکھلائیں گے یہاں تک کہ ان کو کھل جائیگا کہ قرآن برحق اللہ کا کلام ہے ف۱ کیا تیری سچائی کی یہ دلیل کافی نہیں ہے کہ تیرے مالک کے سامنے ہر چیز حاضر ہے ف۲
۲۵	الشوریٰ	۳	وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَاۗبَّةٍ ۭ وَهُوَ عَلٰي جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَاۗءُ قَدِيْرٌ ۝	اور اسی کی نشانیوں میں سے آسمان اور زمین کی پیدائش ہے اور ان دونوں میں جو جاندار پیدا کیے ہیں ف۳ اور وہ جب چاہے گا (یعنی قیامت کے دن) ان کو اکٹھا کر سکتا ہے
〃	الزخرف	۱	وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ۝	اور جب ان کے پاس کوئی پیغمبر آتا تو وہ تیری قوم کی طرح اس کا ٹھٹھا اڑاتے پھر ہم نے ان لوگوں سے (قریش کے کافروں سے) کہیں زیادہ زوردار لوگوں کو تباہ کر دیا اور ان اگلے لوگوں کا حال قرآن میں بیان ہو چکا ہے
〃	الدخان	۰	اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ اَهْلَكْنٰهُمْ ۡ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝	کیا ان سے اچھے یہ قریش کے کافر لوگ ہیں یا جیسے تبع کی قوم والے ف۴ اور جو لوگ ان سے پہلے گذر چکے ف۵ ہم نے ان سب کو تباہ کر دیا کیونکہ وہ گنہگار تھے ف۶
۲۵	الجاثیہ	۱	اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَاۗبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاۗءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝	بیشک آسمانوں میں اور زمین میں ایمانداروں کے لیے نشانیاں ہیں اور تمہاری پیدائش میں اور جو جانور وہ زمین میں پھیلاتا ہے ان کی پیدائش میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو یقین رکھتے ہیں اور رات اور دن کے آگے پیچھے آنے میں اور آسمان سے جو اللہ تعالیٰ نے پانی اتارا پھر زمین کو مرے پیچھے اس پانی سے جلا دیا اس میں اور ہواؤں کے پھیرنے میں عقلمند لوگوں کے لیے اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں
۲۶	الاحقاف	۴	وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝	اور ہم تمہارے آس پاس کی کئی بستیاں تباہ کر چکے ہیں ف۷ اور نشانیوں کو بار بار پھیر پھیر کر بیان کر چکے ہیں اس لیے کہ وہ (کفر سے) کسی طرح تو باز آئیں
〃	محمد	۱	اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۡ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝	کیا ان لوگوں نے ملک کی سیر نہیں کی اگر کرتے تو دیکھ لیتے اگلے کافر لوگوں کا انجام کیسا ہوا اللہ نے ان کو جڑ پیڑ سے اکھیڑ ڈالا (بالکل تباہ کر دیا) اور ان (قریش کے) کافروں کو بھی اسی قسم کی سزائیں ہونگی
〃	〃	۲	وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِىَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۝	اور کئی بستیاں اس بستی (یعنی مکہ) سے کہیں زبردست تھیں جس نے تجھ کو نکال باہر کیا ہم نے ان کو تباہ کر دیا اور کسی نے ان کی مدد نہ کی ف۸

ف۱ یعنی قرآن میں جو خبریں دوسرے ملکوں پر مسلمانوں کے چھا جانے کی اور خود ان قریش کے کافروں کی تباہی کی دی گئی ہیں وہ خبریں عنقریب پوری ہونگی اس وقت ان کو معلوم ہو جائیگا کہ قرآن سچا اللہ تعالیٰ کا کلام تھا ف۲ اگر پیغمبر نے قرآن جھوٹ بنا لیا ہوتا تو اللہ تو ہر چیز کو دیکھ رہا ہے وہ کبھی جھوٹ کو پنپنے نہیں دیتا ف۳ بعض عالموں نے کہا فرشتوں میں بھی جان رکھتے ہیں ف۴ تبع حمیری یمن کا بادشاہ تھا جس نے دنیا فتح کر لی تھی مر تندی یہ شہر اسی کا بنایا ہوا ہے وہ اپنی ذات سے ایماندار تھا لیکن اس کی قوم وہ کافر رہی اور تبع لقب ہے یمن کے بادشاہوں کا جیسے کسریٰ شاہان ایران کا اور قیصر اور سلطان شاہان روم کا اور فرعون اور منبھو شاہان روس کا اور اکثر شاہان مصر کا اور نجاشی شاہان حبش کا اور خاقان شاہان چین کا حدیث میں ہے تبع کو برا نہ کہو وہ مسلمان ہو گیا تھا کہتے ہیں وہ حضرت موسیٰ کے زمانے میں تھا ف۵ جیسے عاد اور ثمود وغیرہ اور دوسرے اور فرعون کی قوم والے ف۶ ان قریش کے کافروں کی طرح وہ بھی اپنے پیغمبروں کو ستانے تھے کٹ حجتیاں کرتے تھے کہتے اگر دنیا ہی میں ہمارے باپ دادا سب پھر زندہ ہو کر آجائیں تو قیامت سے پہلے قیامت ہو جائے حالانکہ قیامت کا وقت اللہ تعالیٰ نے مقرر کر لیا ہے اس سے پہلے کیونکر زندہ ہو سکتے ہیں ف۷ جیسے ثمود اور لوط کی بستیاں ف۸ بستیوں سے مراد بستی والے ہیں جیسے عاد اور ثمود وغیرہ مطلب یہ ہے کہ ان قریش کے کافروں کی کیا ہستی ہے اللہ تعالیٰ نے ان سے کہیں بل بوتے میں بڑھ چڑھ کر بستی والوں کو دم بھر میں غارت کر دیا ہے

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۶	قٓ	۱	أَفَلَمْ يَنظُرُوا إِلَى السَّمَاءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنَاهَا وَزَيَّنَّاهَا وَمَا لَهَا مِن فُرُوجٍ ۝ وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ۝ تَبْصِرَةً وَذِكْرَىٰ لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ۝ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبَارَكًا فَأَنبَتْنَا بِهِ جَنَّاتٍ وَحَبَّ الْحَصِيدِ ۝ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيدٌ ۝ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۖ وَأَحْيَيْنَا بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذَٰلِكَ الْخُرُوجُ ۝	کیا ان کافروں نے (اتنا بڑا) آسمان نہیں دیکھا جو ان کے اوپر ہے ہم نے اس کو کس خوبی سے بنایا اور اس کو کیسا آراستہ کیا اور اس میں کہیں درز نہیں اور زمین کو ہم نے (فرش کی طرح) پھیلایا اور اس میں بھاری بھرکم پہاڑ ڈالے اور سب قسم کی خوشنما (رونق دار چیزیں) اس میں اگائیں اس لیے کہ جو بندہ ہماری طرف رجوع ہونے والا ہے وہ ان کو دیکھے اور (ہماری قدرت) سمجھے اور ہم نے برکت والا پانی آسمان سے اتارا اس سے بندوں کی کھانے کے لیے باغ اگائے اور اناج کے کھیت اور لمبی لمبی کھجور کے درخت جن کی گپھیر تہ بہ تہ ہوتی ہے اور اس پانی سے ہم نے مری ہوئی (اجاڑ) بستی کو زندہ کیا اسی طرح (لوگ بھی قبروں سے) نکل اٹھیں گے ف۲
۲۶	″	۳	وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُم بَطْشًا فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِن مَّحِيصٍ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ۝	اور ہم نے ان (مکہ کے کافروں) سے پہلے کتنی قومیں تباہ کر دیں جو بل بوتے میں ان سے کہیں بڑھ کر تھیں (ہمارا عذاب آنے کے وقت) وہ لوگ شہروں کو چھانتے پھرے کہ بھاگنے کی جگہ ہے (کہیں ان کو پناہ ملے ف۳) جو شخص عقل رکھتا ہو یا کان لگا کر دل سے سنتا ہو اس کو تو ان (قصوں) میں بڑی نصیحت ہے ف۴
۲۶	الذاریات		وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوقِنِينَ ۝ وَفِي أَنفُسِكُمْ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۝ وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ۝	اور جو لوگ (اللہ تعالیٰ پر) یقین رکھتے ہیں ان کے لیے زمین میں (بہت سی) نشانیاں ہیں ف۵ اور خود تم میں کیا تم (غور سے) نہیں دیکھتے ف۶ اور آسمان ہی میں تمہاری روزی ہے ف۷ اور جس چیز کا تم سے وعدہ ہے ف۸
۲۷	القمر	۳	وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ۝	اور ہم تمہارے جیسے تمہاری چال والوں (کافروں) کو ہلاک کر چکے ہیں تو کوئی ہے نصیحت لینے والا ف۹
″	الرحمٰن	۱	الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ۝ وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ۝	سورج اور چاند حساب سے گھومتے ہیں ف۱۰ اور بیل اور درخت (یا ستارے) اور درخت دونوں اسی کو سجدہ کرتے ہیں ف۱۱ اور اسی نے آسمان کو اونچا کیا اور ترازو کو قائم کیا ف۱۲ (زمین پر رکھا)
″	″	″	وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ۝ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ ۝ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝	اور اسی نے زمین کو مخلوقات کے فائدہ کے لیے بچھایا اس میں ہر قسم کے میوے ہیں اور غلاف چڑھے ہوئے کھجور اور طرح طرح کے اناج بھوسے اور دانے والے ف۱۳

ف۱ بیل پھول پھل ترکاری وغیرہ، ف۲ یہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کے تعجب کو رفع کیا جو وہ حشر کی نسبت کرتے تھے کہ مر کر ہم دوبارہ کیسے جی اٹھیں گے جب مینہ برستا ہے تو زمین پھر ہری ہو جاتی ہے اسی طرح مردوں کو بھی جلا دے تو کون سی تعجب کی بات ہے، ف۳ مگر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کہاں پناہ مل سکتی ہے جہاں گئے وہیں ہلاک ہوئے، ف۴ وہ تو سمجھ جائیگا اگر ہم پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہنا نہ مانیں گے تو اگلی امتوں کی طرح ہم بھی تباہ ہوں گے، ف۵ جن کو دیکھ کر وہ اللہ تعالیٰ کو پہچان لیتے ہیں اور یقین پر یقین بڑھتا ہے، ف۶ آدمی ایک چھوٹی مجموعہ ہے بڑی دنیا کا دنیا کی سب چیزیں اس کے اندر موجود ہیں پانی ہوا آگ اور مٹی، اندر کا معدہ ایک چکی ہے جو رات دن گھوم رہی ہے اندر چھپی ہوئی ہے جگر میں جوش ہے اور چھاننے والی اور دفع کرنے والی اور کھینچنے والی اور صاف کرنے والی کلیں اس کے جسم میں چل رہی ہیں اور اتنی باریک باریک نلیاں ہیں جو بغیر خوردبین ان کا خوف لگا ہی نہیں آتا سب سے زیادہ باریک آنکھ کے پٹھے اور دماغ کی نسیں ہیں جو ایسی لطافت کے ساتھ بنائی گئی ہیں کہ اگر ذرا سا بھی صدمہ پہونچ جاتا ہے تو بینائی میں فتور آ جاتا ہے فسبحان اللہ احسن الخالقین، ف۷ وہیں سے پانی برستا ہے تو غلہ پیدا ہوتا ہے، ف۸ یعنی بہشت اور دوزخ ثواب اور عذاب، ف۹ جو ان اگلے کافروں کی تباہی سے عبرت لے، ف۱۰ اپنے معین وقت پر دورہ کرتے ہیں ایک پل بھی پیچھے آگے نہیں ہوتے انہی سے سارا حساب اور شمار اوقات کا چاند اور سورج کی وجہ سے ہے، ف۱۱ اس کے حکم کے تابع ہیں اس کی بارگاہ میں سربسجود ہیں، ف۱۲ ترازو سے مراد عدل و انصاف ہے زمین پر رکھنے سے یہ مراد ہے کہ زمین والوں کو عدل اور انصاف کرنے کا حکم دیا ہے، ف۱۳ تو بھوسا جانوروں کی غذا ہے اور دانہ آدمیوں کی۔

سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
الرحمٰن	١	مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۙ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۚ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۚ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۚ	اُسی نے دو دریا (میٹھے اور کھاری) چھوڑ دیے ہیں دونوں دیکھنے میں ملے چلتے ہیں (پر مل) نہیں سکتے اُن کے بیچ میں ایک آڑ ہے ایک دوسرے پر بڑھ نہیں سکتے ف دونوں دریاؤں میں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں ف اور جہاز جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح ہیں اُسی کے ہیں
التغابن	١	اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۡ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۡ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝	(لوگو) کیا تم کو اگلے کافروں کی خبر نہیں پہونچی (انہوں نے برے کام کیے) پھر اپنے کام کا وبال چکھا (دنیا میں مصیبت ہوئی) اور (آخرت میں) اُن کو تکلیف کا عذاب ہوگا اسکی وجہ یہ ہوئی کہ اُن کے پیغمبر اُن کے پاس نشانیاں لیکر آتے تھے اور یہ لوگ یوں کہتے تھے کیا (ہم جیسے) آدمی ہم کو راہ بتانے لگے ف آخر انہوں نے (کسی طرح) نہ مانا اور منہ پھیر لیا اور اللہ نے بھی ان کی کچھ پروا نہ کی (کہ خواہ مخواہ وہ ایمان لائیں) اور اللہ بے پرواہ ہے خوبیوں والا
الطلاق	٢	وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ	اور کتنی بستیاں ایسی گذر چکی ہیں جنہوں نے (یعنی وہاں کے رہنے والوں نے) اپنے پروردگار اور اس کے پیغمبروں کے حکم کی نافرمانی کی تو ہم نے سختی سے ان کا حساب لیا (بازپرس کی) اور اُن کو بڑی آفت میں پھنسا دیا (بیماری قحط وغیرہ) آخر انہوں نے اپنے اعمال کا وبال چکھا اور ان کے (برے) کام کا انجام یہ ہوا کہ تباہ ہو گئے ان لوگوں کے لیے اللہ نے (قیامت کے دن) سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔
الملک	١	وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝	اور ہم نے نزدیک والے (یعنی پہلے) آسمان کو چراغوں (ستاروں) سے رونق دی (سجایا) اور ان چراغوں کو شیطانوں کے لیے مار بھی بنایا ف اور (آخرت میں) ان شیطانوں کے لیے ہم نے دوزخ کا عذاب تیار کر رکھا ہے ف
"	٢	وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰۗفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ۘ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ	اور ان سے (یعنی مکہ کے کافروں سے) پہلے جو کافر گذر چکے ہیں انہوں نے بھی (ہمارے پیغمبروں کو) جھٹلایا پھر میرا عذاب (ان پر) کیسا ہوا کیا انہوں نے اڑتے جانوروں کو نہیں دیکھا وہ ان کے اوپر پر پھیلائے (ہوا میں) پھرتے ہیں اور (کبھی) پر سمیٹ لیتے ہیں ان کو خدا کے سوا

ف سورۂ فرقان میں اس کی تفسیر گذر چکی ہے مراد بحر روم اور بحر فارس ہیں بعضوں نے کہا زمین کے اوپر کا سمندر اور نیچے کا سمندر مراد ہے اوپر کا تو کھاری اور زمین کے اندر کا میٹھا بیچ میں اللہ تعالیٰ نے آڑ رکھی ہے یہ خدا کی قدرت ہے سمندر کے کنارے زمین میں کنواں کھودو تو اندر سے میٹھا پانی نکلتا ہے ۔ ف حالانکہ موتی اور مونگا کھاری سمندر سے نکلتا ہے مگر جب دونوں کھاری اور میٹھا ایک مقام پر مل گئے ہیں تو گویا دونوں ہی سے نکلے ۔ ف انہوں نے خیال کیا کہ پیغمبر آدمی نہیں ہو سکتا فرشتہ ہو یا جن یہ ضرور ہے حالانکہ یہ ان کی نادانی تھی آدمی کو سمجھانے اور راہ پر لانے کے لیے آدمی ہی ہونا ضرور ہے بلکہ اپنی ہی قوم اور اپنے ہی ملک کا آدمی ہو تو اور زیادہ فائدہ ہوتا ہے ۔ ف ان میں سے شعلے نکلتے ہیں جو شیطانوں پر پھینکے جاتے ہیں ۔ ف یہ آگ کے شعلے جو آسمان سے برسائے جاتے ہیں یہ دنیا میں ان کی سزا ہے جو بات چرا کر بھاگتے پر دی جاتی ہے اس کا بیان اوپر گذر چکا ہے ۔ ف وہ کسی کی عبادت کا محتاج نہیں ۔

پارہ	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
			بَصِيْرًا ۝	پھر کون رہوا ہیں (تمہارا رب) تمہارا ربا ہی بیشک ہر چیز کو دیکھ رہا ہے ف۱
۲۹	نوح	۱	اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۝	کیا تم نہیں دیکھتے اللہ تعالیٰ نے سات آسمان تہ برتہ (ایک کے اوپر ایک) بنائے ہیں
۲۹	القیمۃ	۲	اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ۝ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ۝ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى ۝	کیا وہ (پہلے) منی کا ایک قطرہ نہ تھا پھر (خون کی) پھٹکی ہوا پھر (خدا) نے اس کو بنایا اور ٹھیک کیا ف۲ پھر اس کی دو قسمیں کیں نر اور مادہ کیا جس (خدا) نے یہ سب کیا وہ (قیامت میں) مردوں کو نہیں جلا سکتا ف۳
۲۹	المرسلٰت	۱	اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ۝ اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ۝ وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝	کیا ہم نے اگلے کافروں کو نہیں کھپایا پھر (اسی طرح ہم پچھلے کافروں) کو بھی ان کے پیچھے لگا دیں گے (انکو بھی کھپا دیں گے) ف۴ ہم گنہگاروں سے ایسا ہی (برتاؤ) کرتے ہیں (رہی قیامت تو) اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے (لوگو) کیا ہم نے تم کو ایک حقیقت پانی (منی) سے نہیں بنایا پھر ہم نے اس کو ایک مقرر وقت (نو مہینے یا کم یا زیادہ) تک ایک محفوظ جگہ (عورت کی رحم) میں رکھا یا اندازہ ہم نے مقرر کیا اور ہم کیسے اچھے اندازہ ٹھہرانے والے ہیں اس دن (یعنی قیامت کے دن جھٹلانیوالوں کی خرابی ہوگی کیا ہم نے زمین کو زندوں اور مردوں کے سمیٹنے والی نہیں بنایا ف۵ اور اس میں اونچی اونچے اٹل پہاڑ رکھ دیے اور تم لوگوں کو (مینہ برسا کر اور نہروں اور کنووں سے) میٹھا پانی پلایا اس دن (یعنی قیامت کے دن جھٹلانیوالوں کی خرابی ہوگی
۳۰	النبا	۱	اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۝ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝	کیا ہم نے زمین کو (تمہارا) بچھونا نہیں بنایا اور پہاڑوں کو زمین کی میخیں نہیں کیں اور ہم نے تم کو جوڑا جوڑا (نر مادہ) بنایا اور ہم نے نیند کو تمہارے لیے آرام رکھا اور ہم نے رات کو تمہارا اوڑھنا مقرر کیا (پردہ پوش) اور ہم نے دن کو تمہاری روٹی کمانے کا وقت ٹھیرایا ف۶ اور ہمنے تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے ف۷ اور ہم نے ایک چمکتا چراغ (سورج) بنایا اور ہمنے بادلوں (یا ہواؤں) سے زور کا مینہ برسایا اس لیے کہ اس کے ذریعہ سے غلہ اور چارہ اگائیں اور گھنے گھنے باغ نکالیں

ف۱ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے مچھلی کو پانی سے اور پرندے کو جب وہ پر پھیلاوے ہوا سے ہلکا بنایا ہے اس لیے مچھلی پانی پر تیرتی رہتی ہے اور پرندہ ہوا میں معلق رہتا ہے جب پرندہ اپنے پر سمیٹ لیتا ہے تو ہوا سے بھاری ہو جاتا ہے ہوا اس کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی اس لیے نیچے اتر آتا ہے۔ انجیل شریف میں ہے دیکھو تمہارا (رب) ان چڑیوں سے بھی غافل نہیں ہے جو بازار میں پیسہ کی دو دو بکتی ہیں کیا تم کو اے نادانو وہ بھلاوے گا ۱۲ ف۲ اس کے سب اعضا بنائے اس میں روح پھونکی ۱۲ ف۳ حدیث میں ہے کہ آپ جب اس آیت پر پہونچتے تو فرماتے سبحانک اللھم و بلی ایک روایت میں یوں ہے سبحانک ربی و بلی ایک روایت میں ہے بلی وانا علی ذلک من الشاہدین۔ اہلحدیث کا یہی مذہب ہے کہ اس آیت کے بعد ان میں سے کوئی کلمہ کہے گو نماز میں ہو امام کہے اور مقتدی کے واسطے ثابت نہیں ۱۲ ف۴ پچھلے کافروں سے مراد مکہ کے کافر ہیں ۱۲ ف۵ جو مرتا ہے زمین میں چلا جاتا ہے ؎ درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار + کہ پیدا نہ شد تختہ برکنار ۔ ف۶ کیونکہ اس میں روشنی ہوتی ہے ۱۲ ف۷ جو کبھی خراب نہیں ہوتے ہزاروں برس گذر جاتے ہیں ۱۲

۳۰	النّٰزِعٰت	۲	ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ۚ بَنٰىهَا ۝ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ۝ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ۝ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ۝ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ۝ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ۝ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝	(بھلا) تم اتنا نہیں سوچتے (کہ) تمہارا (دوبارہ) پیدا کرنا کیا مشکل ہے یا آسمان کا اس نے اس کو بنایا پھر اس کا دل اونچا رکھا پھر اس کو برابر (ہموار) کیا اور اس کی رات کو تاریک کیا اور دن کو اس کی دھوپ نکالی ف۱ اور اس کے بعد زمین کو (جو آسمان سے پہلے پیدا ہو چکی تھی) پھیلا دیا (بچھایا) ف۲ اس میں سے اس کا چارہ اور پانی نکالا ف۳ اور پہاڑ اس کو (بھر کر) گاڑ دیا یہ سب کام تمہارے اور تمہارے جانوروں کے فائدے کے لیے کیا گیا ف۴
〃	الانشقاق	۱	لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝	(لوگو) تم کو ایک درجے سے دوسرے درجے پر چڑھنا ہے ف۵
〃	الغاشیۃ	۱	اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۝	کیا یہ لوگ اونٹوں کو نہیں دیکھتے وہ کیسے (عجیب) بنائے گئے ہیں ف۶ اور آسمان کو وہ کیسا اونچا رکھا گیا ہے ف۷ اور پہاڑوں کو وہ کیونکر جمائے گئے (کھڑے کیے گئے) ہیں اور زمین کو وہ کیونکر بچھائی گئی ہے ف۸
〃	البلد	۱	اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝	کیا وہ ہم کو بھی بھول گیا ہم نے اس کو دو آنکھیں دیں اور ایک زبان دی اور دو ہونٹ دیے اور اس کو (برا بھلا) دونوں رستے دکھلا دیے

اَلْمَلٰٓئِكَةُ — گیارھواں باب فرشتوں کا بیان

۱	البقرۃ	۱۲	قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝	(اے محمد) کہدے جو کوئی جبریل فرشتے کا دشمن ہو تو اس کی بیوقوفی ہے دشمنی کی کوئی وجہ نہیں اس نے تو خدا کے حکم سے قرآن کو تیرے دل پر اتارا ہے وہ اگلی کتابوں کو سچا بتاتا ہے اور مسلمانوں کو ٹھیک رستہ سوجھاتا ہے اور خوشخبری دیتا ہے ف۱۰ جو شخص اللہ اور اس کے فرشتوں اور رسولوں اور جبریل اور میکائیل کا دشمن ہو تو اللہ بھی کافروں کا دشمن ہے ف۱۱
۷	الانعام	۸	وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ۝	اور تم پر (چوکیدار) فرشتے نگہبان بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت آتی ہے تو ہمارے فرشتے اس کی جان اٹھا لیتے ہیں اور وہ (حکم میں) کوتاہی نہیں کرتے ف۱۲
۹	الاعراف	۲۴	اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۝	جو لوگ تیرے مالک کے پاس ہیں ف۱۳ وہ اس کے پوجنے (بندگی) سے سر نہیں پھیرتے اور اس کی پاکی بولتے رہتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں

ف رات اور دن کو آسمان کی طرف منسوب کیا کیونکہ دونوں آفتاب کے چھپنے اور کھلنے سے پیدا ہوتے ہیں اور آفتاب آسمان میں ہے۔ ف۲ تو زمین کا پھیلانا آسمان کی پیدائش کے بعد ہوا لیکن اسکی پیدائش آسمان سے پہلے ہوئی جیسے سورہ فصلت میں گذرا ثم استوی الی السماء مگر اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ سورہ فصلت میں صاف مذکور ہے کہ زمین میں پہاڑ رکھے اور اس میں کھانے کی چیزیں چار دن میں پیدا کیں پھر آسمان کی طرف چڑھا جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ زمین کا پھیلانا بھی آسمان کی پیدائش سے پہلے ہو چکا تھا اور صحابہ کی کلام سے بھی یہی نکلتا ہے کہ زمین اتوار یا پیر کو بنائی گئی اور پہاڑ ٹیلے منگل یا چہارشنبہ کو اور آسمان پنجشنبہ کو یا جمعہ کو بنایا گیا تو بہتر یہ ہے کہ اس آیت کا ترجمہ یوں کیا جائے اس کے بعد زمین کا ذکر کر اس کو پھیلایا یا اس کے علاوہ زمین کو پھیلایا۔ ف۳ زمین پر نہریں اور چشمے بہنے لگے کہاں تک یہ درخت اور میوے اگائے جانوروں کے لیے کھانس نکالی چارہ اوگا یا۔ ف۴ اگر زمین ہلتی رہتی پہاڑوں کا لنگر نہ دیا جاتا یا اس میں کچھ پیدا نہ ہوتا تو نہ آدمی جیتا نہ جانور۔ ف۵ ایک حال سے دوسرے حال پر بدلنا پہلے نطفہ تھے پھر پھٹکی ہوئے پھر مضغہ ہوئے پھر زندہ ہوئے پھر مر گئے پھر اٹھائے جاؤ گے یا بچے تھے پھر جوان ہوئے پھر بوڑھے ہوئے پھر مر گئے اسی طرح وجود اور ہستی کے مرتبوں کو طے کرتے رہو گے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اے محمد تو ایک آسمان سے دوسرے آسمان پر چڑھے گا (شب معراج میں) ف اس کے اعضا عجب طرح کے ہیں گردن نہایت لمبی ہے کانٹے وغیرہ کھا لیتا ہے اسکا دودھ گوشت حلال [illegible] ہاتھی بھی کو عجیب ہے مگر وہ عرب کے ملک میں کا نامزد تھا دوسرے اسکا گوشت حرام ہے پہلے اسکا ذکر نہیں فرمایا۔ ف۷ [illegible] ہزاروں لاکھوں چھوٹے بڑے ستارے اس میں گھوم رہے ہیں۔ ف۸ اس میں [illegible]

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۱	یونس ۱۰	۲	إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ ۝	۱ اور ہمارے فرشتے تمہاری چالیں سب لکھتے جاتے ہیں ف۱
۱۳	الرعد ۱۳	۲	لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ۗ	۲ آدمی کے ساتھ آگے اور پیچھے باری باری سے فرشتے لگے رہتے ہیں جو خدا کے حکم سے اس کو بچاتے ہیں
۱۴	الحجر ۱۵	۱	مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا مُنْظَرِينَ ۝	۳ فرشتوں کو تو ہم عذاب دیکر اتارتے ہیں ف۲ اور (اگر فرشتے اتریں) اس وقت اُن کو مہلت نہ ملے گی ع۳
۱۴	النحل ۱۶	۶	وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۝ يَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝	۴ اور آسمان اور زمین میں جتنے جاندار ہیں اور فرشتے سب اللہ تعالی کو سجدہ کرتے ہیں اور وہ (اُس کی عبادت سے) غرور نہیں کرتے وہ (یعنی فرشتے) اوپر کی طرف سے اپنے مالک سے ڈرتے ہیں ف۳ اور اُن کو جو حکم ہوتا ہے وہ بجا لاتے ہیں
۱۶	مریم ۱۹	۴	وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ ۚ	۵ اور (اے فرشتو ہمارے پیغمبر سے کہدو) ہم نہیں اترتے مگر تیرے مالک کے حکم سے ف۴
۱۷	الانبیاء ۲۱	۲	وَمَنْ عِنْدَهُ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَلَا يَسْتَحْسِرُونَ ۝ يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ ۝	۶ اور جو خدا کے پاس ہیں (یعنی فرشتے) اس کی پوجا میں شیخی نہیں کرتے اور نہ تھکتے ہیں رات اور دن تسبیح کرتے ہیں اور سست نہیں ہوتے ع۵
〃	〃	۲	بَلْ عِبَادٌ مُكْرَمُونَ ۝ لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ ۝	۷ بلکہ سرفراز بندے ہیں (جن کو اس نے عزت دی ہے) وہ اُس کے سامنے بڑھ کر بات نہیں کرسکتے اور وہ اس کے حکم پر چلتے ہیں
〃	〃	۲	وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ وَهُمْ مِنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ ۝ وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَٰهٌ مِنْ دُونِهِ فَذَٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ۝	۸ اور وہ (فرشتے) کسی کی سفارش نہیں کرسکتے مگر جس کے لیے خدا کی مرضی ہو ف۵ اور وہ اُس کی ہیبت سے کانپ رہے ہیں ف۶ اور اُن میں سے جو کہے میں اللہ کے سوا بندگی کے لائق ہوں ع۷ تو اس کو ہم جہنم میں سزا دیں گے اور شریروں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں
۲۲	فاطر ۳۵	۱	جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا أُولِي أَجْنِحَةٍ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ ۚ يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ ۚ	۱۲ فرشتوں کو پیغام پہونچانے کے لیے مقرر کیا جن کے دو دو اور تین تین چار چار بازو ہیں وہ جتنے چاہے (فرشتوں میں) اور (بازو) زیادہ پیدا کرسکتا ہے ف۷
〃	والصّٰفّٰت ۳۷	۵	أَمْ خَلَقْنَا الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا وَهُمْ شَاهِدُونَ ۝	۱۳ یا ہمنے فرشتوں کو عورت ذات بنایا اور وہ دیکھ رہے تھے
۲۳	〃	〃	وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّونَ ۝ وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ ۝	۱۴ اور ہم تو صف باندھے رہتے ہیں اور ہم (خدا کی) خوبی بیان کرتے رہتے ہیں ف۸
〃	الزمر ۳۹	۸	وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ	۱۵ اور (اے پیغمبر) تو اس دن فرشتوں کو دیکھیگا عرش کے گرد گھیرا باندھے کھڑے

ف۱ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی اپنے بندوں کا امتحان لینے کے لیے ایک آفت جیسے قحط یا بیماری بھیجتا ہے اُس وقت لوگ گڑگڑاتے ہیں عاجزی کرتے ہیں تو وہ آفت جاکر نعمت آتی ہے مثلاً ارزانی آب و ہوا کی صحت جن کی قسمت میں ایمان نہیں ہے وہ اس نعمت کو زمانہ کی گردش کا معمولی اثر سمجھتے ہیں اور کسی طرح بھی اللہ کی طرف رجوع نہیں ہوتے بلکہ اور زیادہ شرارت پر مستعد ہوتے ہیں اور اُس کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں دینداروں سے ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں چالیں چلتے ہیں اللہ تعالی نے فرمایا کہ ان کی چال کچھ کام نہیں آنے کی اللہ تعالی کی چال بہت تیز ہے ف۲ یا جب چکو تا کسی کام کا اخیر فیصلہ کرنا منظور ہوتا ہے ۱۲ ف۳ کیونکہ وہ اُن کے اوپر اپنے عرش پر ہے ۱۲ ف۴ جب اُس کا حکم ہوتا ہے تو زمین پر اترتے ہیں بن حکم نہیں آسکتے ہوا یہ کہ جب کافروں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اصحاب کہف اور ذوالقرنین کا قصہ پوچھا تو وحی اترنے میں دیر لگی ف۵ یعنے وہ جس کی سفارش کریں تو اُس وقت اُس کی سفارش کرتے ہیں مراد اہل توحید ہیں جو لا الہ الا اللہ کہتے ہیں صحیح حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن فرشتے اُن کی سفارش کریں گے ۱۲ ف۶ یا اس کی جلال سے ڈر رہے ہیں ۱۲ ف۷ صحیح حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں حضرت جبرئیل کو دیکھا اُن کے چھ سو بازو تھے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ وہ اپنی مخلوق میں (فرشتے ہوں یا اور کوئی) جو چاہے وہ بڑھا سکتا ہے ۱۲ ف۸ اللہ کی عبادت کے لیے صف الٰہی ف۹ یا نماز پڑھتے رہتے ہیں ۱۲ ع۱ بلکہ فوراً ہلاک ہونگے ع۲ تسبیح اُن کے لیے ایسی ہے جیسے آدمی کے لیے غذا فرق یہ ہے کہ آدمی ہر وقت غذا نہیں کھا سکتا وہ برابر اپنی غذا کھاتے رہتے ہیں ۱۲ ع۳ بالفرض فرمایا کیوں کہ فرشتے تو کیا شیطان بھی خدائی کا دعوے نہیں کرتا ۱۲

			يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؀	ہیں اپنے مالک کی پاکی تعریف کے ساتھ بیان کر رہے ہیں ف۱ اور لوگوں کا فیصلہ انصاف کے ساتھ کر دیا جائیگا ف۲ اور ہر طرف سے یہی کہا جائے گا ف۳ اصل تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے جو ساری جہان کا مالک ہے
۲۴	المؤمن	۱	اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ	۱۴ جو فرشتے عرش کو اٹھا رہے ہیں اور جو فرشتے عرش کے گرد ہیں وہ اپنے مالک کی پاکی تعریف کے ساتھ بیان کرتے ہیں ف۴ اور اُس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے بخشش مانگتے ہیں ف
،،	حم السجدہ	۵	فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ؀	تو خدا کے پاس جو فرشتے ہیں وہ رات اور دن اُس کی پاکی بیان کرتے رہتے ہیں اور وہ (کبھی) تھکتے ہی نہیں ف
۲۵	۴۲ الشوریٰ	۱	تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ؀	قریب ہے کہ آسمان (اُس کی ہیبت اور جلال کی وجہ سے) اوپر سے پھٹ پڑیں اور فرشتے (اس حال میں ہیں کہ) اپنے مالک کی تعریف کے ساتھ پاکی بیان کر رہے ہیں اور زمین والوں کے لیے (جو ایماندار ہیں) بخشش کی دعا کر رہے ہیں سن رکھو بیشک اللہ ہی بخشنے والا مہربان ہے
،،	۴۳ الزخرف	۲	۱۵ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ۭ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ۭ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ؀	۱۵ اور ان کافروں نے فرشتوں کو جو اللہ کے بندے ہیں عورت ذات ٹھیرایا (کیا) ان سے پوچھا گیا جس وقت فرشتے پیدا ہوئے اُس وقت یہ لوگ موجود تھے ف خیر ان کی بات لکھ لی جائے گی اور اُن سے پرسش ہوگی ف
۲۶	ق	۲	۲۰ اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ؀ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ؀	۲۰ جب دو لکھنے والے فرشتے داہنی اور بائیں طرف بیٹھے ہوئے لکھ لیتے جاتے ہیں ف۹ منہ سے بات نکالنے کی دیر ہے اُس کے پاس ایک (فرشتہ) طیار ہے جو راہ دیکھ رہا ہے ف۱
۲۷	النجم ۵۳	۱	۲۱ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ؀	۲۱ اُس کو بڑے زور والے فرشتے جبرئیل نے سکھائی ف
،،	،،	۲	۲۲ وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَرْضٰى ؀	۲۲ آسمان کے فرشتے کتنے ایسے ہیں کہ اُن کی سفارش کچھ کام نہیں آسکتی مگر ہاں اللہ تعالیٰ جس کے لیئے چاہے حکم دے اور اُس کی مرضی ہو (تو اور بات ہے) ف۱۲
۲۸	التحریم ۶۶	۱	۲۳ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ	۲۳ اور اگر تم دونوں (ایک دوسری کی مدد گار بنکر) پیغمبر پر زور ڈالنا چاہو گی تو یہ سمجھ رکھو کہ اللہ تو اور جبرئیل اور نیک مسلمان (سب) پیغمبر کے حمایتی

ف۱ فرشتوں کی غذا یہی ہے ۱۲ ف۲ کہ بہشت میں جائیں گے کہ دوزخ میں ۱۲ ف۳ فرشتے کہیں گے یا مومنین ۱۲ ف۴ سبحان اللہ وبحمدہ کہتے رہتے ہیں ۱۲ ف۵ عرش کے اٹھانے والے چار فرشتے ہیں قیامت کے دن چار اور شریک ہوں گے آٹھ ہو جائیں گے ۱۲ ف۶ اور تھکتے ہی نہیں کیونکہ تسبیح اور تقدیس الٰہی فرشتوں کی زندگی ہے جیسے ہوا ہم لوگوں کی زندگی ہے ۱۲ ف۷ انہوں نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ فرشتے عورت ذات پیدا ہوئے ۱۲ ف۸ تم سے کیا سمجھ کر یہ کہا تھا کہ فرشتے عورت ذات ہیں ۱۲ ف۹ ایک نیکیاں لکھ لیتا ہے دوسرا برائیاں مراد کرام کاتبین فرشتے ہیں مجاہد نے کہا ہر آدمی پر دو فرشتے معین ہیں اس کی زبان ان کا قلم ہے اور اُس کا تھوک اُن کی سیاہی ہے حالانکہ یہ دو فرشتے ہر آدمی پر مقرر ہیں مگر اللہ تعالیٰ کو اُن کی بھی کوئی احتیاج نہیں ہے وہ خود ہر آدمی سے اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے اور اُس کے تمام کام بلکہ دل کے خیالات تک اس کو معلوم ہیں ۱۲ ف۱۰ اور ہر بات منہ سے نکالی اور ہر اس نے لکھ لی ۱۲ ف۱۱ بعضوں نے کہا بڑے زور والے سے پروردگار مراد ہے ۱۲ ف۱۲ اس حدیث میں ان کی سفارش کچھ فائدہ دے گی جب آسمان کے فرشتوں کا یہ حال ہو کہ خدا کے حکم اور مرضی کے بغیر اُن کی سفارش کچھ کام نہیں آسکتی حالانکہ یہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے مقرب اور عزت والے بندے ہیں تو تمہارے یہ بے حقیقت دیوتا کیا خاک سفارش کر سکتے ہیں ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع		
			بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝	ہیں ف اور فرشتے الگ اُن کے سوا مدد کو حاضر ہیں
۲۸	التحریم	۱	عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝	وہاں ایسے فرشتے تعینات ہیں جو اکھڑ بے رحم ہیں اللہ جو اُن کو حکم دے وہ نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ہوتا ہے وہ (فوراً) بجا لاتے ہیں
۳۰	التکویر	۱	اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۝	بیشک یہ قرآن عزت والے زور والے پیغمبر کا پہنچایا ہوا ہے تخت والے خداوند کے پاس اس کا بڑا درجہ ہے ف وہاں اس کی بات مانی جاتی ہے ف امانت دار ہے
۳۰	الانفطار	۱	وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝	حالانکہ تم پر ہماری چوکیدار تعینات ہیں عزت دار لکھنے والے (فرشتے) جو تم کرتے ہو اُن کو خبر ہے
۳۰	الطارق	۱	اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝	ہر شخص پر ہماری طرف سے ایک نگہبان (فرشتہ) مقرر ہے ف
۳۰	العلق	۱	سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۙ	ہم بھی اب اپنے سخت جلاد فرشتوں کو (اُسکی سزا دینے کے لیے) بلا لیں گے
۳۰	القدر	۱	تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا	اُس شب میں فرشتے اور جبریل اپنے مالک کے حکم سے ہر کام پر اترتے ہیں ف

اَلْجِنُّ وَالشَّيَاطِيْنُ وَالسِّحْرُ وَالْكَهَانَةُ

بارہواں باب جن اور شیطان اور جادو اور کہانت کا بیان

پارہ	سورۃ	رکوع		
۱	البقرۃ	۱۲	وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۭ وَمَا هُمْ بِضَاۗرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَتَعَلَّمُوْنَ	اور سلیمان کی بادشاہت میں شیطان جو پڑھا کرتے تھے اُس کی پیروی کرنے لگے حالانکہ سلیمان کافر نہ تھا البتہ شیاطین کافر تھے جو لوگوں کو جادو سکھلاتے تھے اور وہ باتیں جو شہر بابل میں ف دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اتاری گئی نہیں اور وہ دونوں (یعنی ہاروت اور ماروت) کسی کو (جادو) نہیں سکھلاتے جب تک یہ نہیں کہہ لیتے ہم آزمایش ہیں سو ف تو کافر مت بن اس پر بھی ف وہ اُن سے ایسی باتیں سیکھتے ہیں جن کی وجہ سے جورو خصم میں جدائی کرادیں ف حالانکہ بے حکم خدا کے یہ جادو سے کسی کا بگاڑ نہیں کر سکتے ف اور ایسی باتیں سیکھتے ہیں جن میں فائدہ کچھ نہیں نقصان ہی نقصان ہے - اور البتہ یہودیوں کو یہ معلوم ہے

ف بریدہ رہے کہا نیک مسلمان سے ابوبکرؓ اور عمرؓ مراد ہیں ابن مسعودؓ نے بھی ایسا ہی کہا اسماء بنت عمیسؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے نیک مسلمان سے علیؓ مراد ہیں ابن عباسؓ نے کہا میں نے حضرت عمرؓ سے پوچھا وہ دو بیبیاں کون سی ہیں جنکی نسبت اللہ نے فرمایا اگر تم دونوں پیغمبر پر زور ڈالا چاہو گی انھوں نے کہا عائشہؓ اور حفصہؓ حضرت عمرؓ نے ایک بار اپنی صاحبزادی حضرت حفصہؓ کو خوب دھمکایا اور فرمایا تو عائشہؓ کی برابری نہ کر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مت ستا اور تجھے جو درکار ہو وہ مجھ سے مانگ ایکبار آنحضرت نے آپ کی بی بیوں نے بہت ستایا تھا آپ رنجیدہ بیٹھے تھے حضرت عمرؓ آپ کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ اپنی بی بی کا نام لیا وہ مجھ سے کچھ مانگتی ہے تو میں اس کی گردن ناپتا ہوں یہ سنکر حضرت ہنس دیئے آپ کا رنج جاتا رہا ۱۲ ... ف ستر پردوں میں وہ بے اذن چلے جاتے ہیں ۱۲ ف فرشتے اُس کی اطاعت کرتے ہیں ۱۲ ف جو اُس کے افعال اور اقوال سب لکھتا ہے بعضوں نے کہا وہ فرشتہ مراد ہے جو ہر ایک آدمی پر حفاظت کے لیے مقرر ہے شیطانوں اور جن اور سب آفتوں سے اس کو بچاتا رہتا ہے ۱۲ ف اور اس کا انتظام کرتے ہیں روح سے حضرت جبریل مراد ہیں کعب احبار نے کہا اس شب میں اتنے فرشتے اترتے ہیں کہ زمین کا کوئی ٹکڑا باقی نہیں رہتا جہاں کوئی فرشتہ نہ ہو اور مومنوں کے لیے دعا کرتے ہیں اور جبریل مومنوں سے مصافحہ کرتے ہیں اُن کے مصافحہ کی یہ نشانی ہے کہ رونگٹیں کھڑے ہو جائیں آنکھوں سے آنسو نکلیں - ایک حدیث میں ہے کہ کنکریوں کے شمار سے زیادہ فرشتے اس شب میں اترتے ہیں ۱۲ ف بابل ایک شہر تھا ملک عراق میں اب اس کے قریب شہر کوفہ آباد ہے ۱۲ ف اس سے صاف نکلتا ہے کہ سحر کا سیکھنا ہی کفر ہے جیسے امام احمد کا مذہب ہے اور صحیح حدیث میں ہے کہ جو کوئی نجومی یا جادوگر کے پاس جاوے اور اس کو سچا جانے تو کافر ہو گیا - یعنی اللہ نے ہمکو لوگوں کا ایمان آزمانے کے لیے مقرر کیا ہے تو کافر مت بن ... حسن نے کہا اللہ نے ... جبریل کی اطاعت لازم کر دی جیسے ... (باقی ...)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۚ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۚ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝	کہ جو کوئی جادو خریدے (ایمان دے کر) وہ آخرت میں بے نصیب ہے۔ بے شک اگر وہ سمجھتے ہوتے تو برا بدلہ ہے جس کے عوض انہوں نے جانوں کو بیچ ڈالا ف
۲	البقرۃ	۲۰	إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝	وہ تو تم کو برائی اور بے شرمی کے کام اور اللہ پر بن سمجھے جھوٹ بولنے کو (یعنی بہتان کرنے کو) کہے گا ف
۵	النساء	۱۸	وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا ۝ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ ۖ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ۝ أُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصًا ۝	اور جو کوئی خدا کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے ف وہ کھلے نقصان میں پڑا یا ڈوب گیا ف شیطان (نے جیسے کہا تھا اسی طرح) لوگوں کو وعدہ دیتا ہے (پر پورے نہیں کرتا) امیدیں دلاتا ہے (پر نہیں لاتا) ف اور شیطان جو کچھ ان کو وعدہ کرتا ہے وہ دغا ہی دغا ہے ف ان لوگوں کا ٹھکانا ف دوزخ ہے اور وہاں سے کہیں بھاگنے کی جگہ نہ پائیں گے
۸	الانعام	۱۴	وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا ۚ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ۝ وَلِتَصْغَىٰ إِلَيْهِ أَفْئِدَةُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوا مَا هُمْ مُقْتَرِفُونَ ۝	اور ہم نے اسی طرح شریر آدمیوں اور جنوں کو ہر پیغمبر کا دشمن بنایا ایک دوسرے کو ملمع دار باتیں فریب کے لیے سکھاتے ہیں ف اور اگر تیرا مالک چاہتا تو وہ ف ایسے کام نہ کرتے ف تو ان کو اور ان کے بہتانوں کو چھوڑ دے ف اور اس لیے بھی ف کہ جو لوگ آخرت کا یقین نہیں کرتے ان کے دل ان باتوں پر جھک جائیں اور اس لیے کہ وہ ان باتوں سے خوش ہوں اور اس لیے کہ جو (برے) کام وہ کیا کرتے ہیں یہ بھی کریں ف
۸	ایضاً	۱۴	وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ ۖ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ۝	اور شیطان تو اپنے دوستوں کے دل میں ف ڈالتے ہیں اس لیے کہ وہ تم سے (ناحق) کا جھگڑا کریں اور اگر تم ان کا کہا مان لو تو تم بھی مشرک ہو چکے ضرور ہو چلے ف
۸	الاعراف	۲	يَا بَنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْآتِهِمَا ۗ إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ	آدمیو خیال کرو شیطان تم کو بہکا نہ دے ف جیسے اس نے تمہارے ماں باپ کو بہشت سے نکلوایا ف ان کے کپڑے اتروائے ان کا ستر ان کو دکھانے کو کیونکہ وہ (شیطان) اور اس کا کنبہ ف تم کو وہاں سے دیکھ لیتا ہے جہاں سے

ف پہلے یہ فرمایا کہ یہودیوں کو معلوم ہے پھر فرمایا لو کانوا یعلمون اگر جانتے ہوتے ان دونوں لفظوں میں ظاہر اختلاف معلوم ہوتا ہے لیکن درحقیقت اختلاف نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ علم بغیر عمل کے گویا جہل ہے تب ایک شخص جانتا ہے کہ یہ بات بری ہے اور پھر اسکو کرتا ہے تو گویا وہ نہیں جانتا ۱۲ ف سو کہتے ہیں عربی میں ہر برے کام کو اور فحشا جو حد سے زیادہ برا ہو ف اسکا سہارا لے اپنا حمایتی بناوے اور اسکا کہا مانے اسکی نافرمانی کرے ۱۲ ف یعنی اس نے اپنی اصل پونجی بھی گنوا دی نفع کا تو کیا ذکر ہے دنیا کو اختیار کیا اور بہشت کو کھو دیا اس سے بڑھ کر کیا نقصان ہو گا ۱۲ ف مثلاً کہتا ہے ابھی تمہاری عمر بہت باقی ہے پھر توبہ کر لینا [illegible] اس وقت شیطان کی کچھ نہیں چلتی ۱۲ ف ظاہر میں شکر اللہ میں زہر اس کے ہر قدم پر دھوکا اور فریب بھرا ہوا ہے ۱۲ ف جو شیطان سے دغا میں آ گئے ۱۲ ف اے پیغمبر جس طرح مکہ کے کافر تیرے دشمن ہیں ۱۲ ف یعنی دھوکا اور فریب دینے کے لیے ایک کے کان میں ایک چکنی چپڑی باتیں پھونکتے ہیں جنوں میں جو شیطان اور شریر ہیں وہ آدمیوں کے شیطان اور شریر لوگوں کے کان میں ایک بات پھونک دیتے ہیں جو ظاہر میں بہت اچھی خوشنما معلوم ہوتی ہے اور درحقیقت بالکل جھوٹ اور فریب ہوتی ہے ۱۲ ف کافر یا شیطان ۱۲ ف کافر تیری دشمنی نہ کر سکتے نہ تجھ پر بہتان لگاتے نہ تو پڑھا لکھا نہ شیطان دوسرے شیطانوں کو جھوٹی باتیں نہ سکھاتے ۱۲ ف جانے دے ان کو سمجھ لیگا یہ حکم اس وقت کی ہے جب جہاد کا حکم نہیں اترا تھا ۱۲ ف یعنی شیطان ایک دوسرے کو ایسی باتیں پھونکتے رہتے ہیں ف نہ ایمان اور نہ یقین ہیں ۱۲ ف یعنی پہلے چکنی چپڑی جھوٹی باتیں بنا کر شیطان کافروں کو فریب دیتے ہیں پھر ان کا دل اپنی طرف مائل کر لیتے ہیں پھر وہ کافر ان کی باتوں کو پسند کرتے ہیں پھر انہی کے سے کرتوت خود بھی کرنے لگتے ہیں ۱۲ ف وسوسے اور غلط خیالات ۱۲ ف کیونکہ اللہ تعالیٰ جس چیز کو حلال کرے اور کوئی اس کو حرام کہے اور جس چیز کو حرام کرے کوئی اس کو حلال کہے وہ مشرکوں کی طرح کافر ہو گیا اس نے خدا کے سوا دوسرے کو حاکم بنایا (باقی در ضمیمہ)

			لَا تَرَوْنَهُمْ ۗ إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ۝	...... تم اُن کو نہیں دیکھتے ف۱ ہم نے شیطانوں کو اُن کا دوست بنا دیا ہے جو بے ایمان ہیں (کافر اور مشرک)
۸	الاعراف	۳	فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ ۗ إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ اللَّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ ۝	اُسی نے ایک گروہ (مومنوں) کو راہ پر لگایا اور ایک گروہ ف۲ جن کی تقدیر میں گمراہی لکھدی گئی تھی انہوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا دوست بنایا ف۳ اور (اس پر بھی) وہ سمجھتے ہیں کہ ہم راہ پر ہیں ف۴
۹	،	۲۴	وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُم مُّبْصِرُونَ ۝ وَإِخْوَانُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُونَ ۝	اور اگر شیطان کا وسوسہ تجھ کو ابھارے ف۵ تو اس کی پناہ مانگ وہ (سب) سنتا جانتا ہے جو لوگ پرہیزگار ہیں ف۶ اُن کو جہاں شیطان کا وسوسہ آیا چونک پڑتے ہیں ف۷ اور (بری بات کی) ان کو سوجھ آجاتی ہے ف۸ اور شیطان کے بھائی (یہ کافر) شیطان ان کو گمراہی میں گھسیٹ کر لیجاتے ہیں ف۹ پھر کچھ کمی نہیں کرتے ف۱۰
۱۳	ابراھیم	۴	وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدتُّكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ ۖ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُم مِّن سُلْطَانٍ إِلَّا أَن دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي ۖ فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا أَنفُسَكُم ۖ مَّا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنتُم بِمُصْرِخِيَّ ۖ إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ مِن قَبْلُ ۗ إِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝	اور جب (لوگوں کا) فیصلہ ہوچکیگا ف۱۱ تو شیطان کہیگا ف۱۲ بیشک اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا ف۱۳ اور میں نے جو تم سے وعدہ کیا تھا ف۱۴ وہ تو خلاف کیا تھا ف۱۵ اور میرا کیا کچھ تم پر زور تھا ف۱۶ مگر یہی کہ میں نے تم کو (گمراہی کی طرف) بلایا تم نے میرا کہا مان لیا ف۱۷ تو مجھ کو الزام نہ دو اپنے کو آپ الزام دو ف۱۸ میں تمہاری فریاد کو نہیں پہونچ سکتا اور نہ تم میری فریاد کو پہونچ سکتے ہو تم جو اس سے پہلے ف۱۹ مجھ کو خدا کا شریک بناتے تھے (اب) میں اس کا انکار کرتا ہوں ف۲۰ بیشک نافرمانوں کو تکلیف کا عذاب ہوگا ف۲۱
۱۴	الحجر	۲	وَحَفِظْنَاهَا مِن كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ۝	اور ہم نے آسمان کو ہر ایک شیطان مردود (کے وہاں جانے) سے بچا رکھا ہے ف۲۲
،	،	۳	وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ مِن نَّارِ السَّمُومِ ۝	اور جن کو ہم نے پہلے ہی سے (یعنے آدم سے پہلے) بہت گرم آگ سے پیدا کیا
،	النحل	۱۳	إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ إِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ هُم بِهِ مُشْرِكُونَ ۝	کیونکہ جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور اپنے مالک پر بھروسا کرتے ہیں اُن پر شیطان کا کچھ زور نہیں چلتا ف۲۳ شیطان کا زور بس ان ہی پر چلتا ہے جو اُس سے دوستی رکھتے ہیں ف۲۴ اور اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہیں ف۲۵
۱۹	الشعراء	۱	هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ۝ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ۝ يُلْقُونَ السَّمْعَ	(اے پیغمبر ان لوگوں سے کہدے) کیا میں تم کو بتلاؤں شیطان کس پر اترتے ہیں ہر جھوٹے (طوفان جوڑنیوالے) بدکار پر اترتے ہیں ف۲۶ جو سنی سنائی بات

ف۱ اور ایسے دشمن سے بہت ڈرنا اور احتیاط کرنا چاہیے جو ہم کو دیکھے پر ہم اس کو نہ دیکھ سکیں اگر شیطان اپنی اصل صورت کے سوا کسی آدمی یا جانور کی شکل میں مجسم ہو تو دکھلائی دیتا ہے اور بہت لوگوں نے اس کو دیکھا ہے اسی طرح جنوں کا بھی حال ہے اور بہت سے بزرگوں نے جنوں سے ملاقات کی ہے حدیث میں ہے کہ شیطان آدمی کے بدن میں خون کی مثال دوڑتا ہے اور آدمیوں کے دل اس کا گھر ہیں اور شیطان آدمیوں کو دیکھتا ہے آدمی اسکو نہیں دیکھتے ۔ ف۲ کافروں کو گمراہ کیا ۔ ف۳ خدا کے حکم کے برخلاف گناہ کرنے لگے جو شیطان کو پسند ہو ۔ ف۴ اس آیت سے معتزلہ کا رد ہوا اور یہ نکلا کہ ہدایت اور گمراہی دونو خدا کی طرف سے ہیں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ جو کافر اپنا دین حق سمجھتا ہے اور جو کافر ناحق سمجھ کر شرارت سے اس کو اختیار کرتا ہے دونو کفر میں برابر ہیں ۔ ف۵ کہتے ہیں جب اوپر کی آیت اتری تو آنحضرتؐ نے عرض کیا مالک غصہ کو کیا کروں اُس وقت یہ آیت اتری یعنی غصہ کے وقت اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہہ اللہ تعالی تیری مدد کرے گا اور غصہ کھو دیگا ۔ ف۶ گناہوں سے بچے رہتے ہیں ۔ ف۷ اسی وقت توبہ استغفار کرتے ہیں ۔ ف۸ اس سے باز رہتے ہیں یا ٹھیک رستہ دیکھ لیتے ہیں اور غلطی کو چھوڑ دیتے ہیں یا اپنی غلطی معلوم کر لیتے ہیں اللہ تعالی نے پرہیزگاروں کی کیا عمدہ نشانی بتلائی ہر آدمی سے غلطی ہوتی ہے اس پر کبھی نہ پھولے کہ میں بڑا عالم ہوں یا میرے باپ دادا یا استاد یا قوم کے لوگ بڑے مولوی تھے ان کی بتائی ہوئی راہ غلط نہیں ہوسکتی بلکہ قرآن و حدیث میں خود غور کرے اور دوسرے بھائی مسلمانوں کی تقریر پر بھی دل لگا کر سنے اور جہاں یہ معلوم ہو کہ میرا طریقہ یا مذہب غلط تھا اسکو فوراً چھوڑ دے اور حق بات کو اختیار کرے ۔ ف۹ شیطان جو کافروں کے بھائی ہیں کافروں کو گمراہی میں گھسیٹ کر لیجاتے ہیں مطلب دونوں کا ایک ہے ۔ ف۱۰ ان کے گمراہ کرنے میں کوتاہی نہیں رکھ چھوڑتے کوئی کوتاہی نہیں کرتے ۔ ف۱۱ دوزخی دوزخ میں اور بہشتی جنت میں جا چکیں گے ۔ ف۱۲ ان لوگوں سے جو مجھ کو الزام دینگے کہ تو ہی نے ہم کو آفت میں پھنسایا ۔ ف۱۳ کہ آخرت میں حساب کتاب ہوگا نیک لوگ بہشت میں اور برے دوزخ میں جائیں گے ۔ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ۝	(جھوٹی بدکاروں کے کان میں) ڈال دیتے ہیں اور ان میں اکثر جھوٹے ہوتے ہیں ف
٢٢	فاطر	١	اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ۭ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ	بیشک شیطان تمہارا (ازلی) دشمن ہے تم بھی اس کے (جانی) دشمن ہو (دشمن ہو کر وہ اپنی یاری) لوگوں کو اس لیے بلاتا ہے کہ سب اس کے ساتھ ملکر دوزخی بنیں
٢٣	والصّٰفّٰت	١	وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝	اور ہر ایک شیطان پاجی سے اس کو محفوظ کیا ف وہ فرشتوں (کی باتوں) پر کان نہیں لگا سکتے اور ہر طرف سے (آگ کے کوڑے) مار کر ہانک دیے جاتے ہیں اور ان کو آخرت میں ہمیشہ کا عذاب ہوگا ہاں مگر کوئی کوئی (شیطان کبھی موقع پاکر کوئی بات) اچک لیجاتا ہو ف پھر ایک چمکتا انگارا اس کے پیچھے پڑتا ہے ف
٢٣	ص	٣	وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّاۗءٍ وَّغَوَّاصٍ ۝	اور شیطانوں کو بھی جتنے ان میں معمار اور غوطہ خور تھے سب کو اختیار میں کر دیا ف
٢٥	الزخرف	٤	وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُـقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۝	اور جو کوئی خدا کی یاد سے آنکھ چرائے (غفلت کرے) ہم اس پر ایک شیطان تعینات کر دیتے ہیں وہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے ف
٢٦	الاحقاف	٤	وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ	اور یاد کر جب ہم نے جنوں کو تیرے پاس پھیر کر لائے وہ قرآن سننے لگے
٢٧	الرحمٰن	٢	يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۭ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝	جنوں اور آدمیوں کے گروہ تم سے اگر ہو سکتا ہے کہ آسمان اور زمین کے کناروں سے ہو کر کہیں نکل بھاگو اور اللہ تعالیٰ کے اختیار سے باہر ہو جاؤ تو اچھا نکل دیکھو یہ یاد رہے نکلنا جب ہی ہو سکتا ہے جب زور ہو ف تم پر بن دھوئیں کی آگ اور دھواں (دھوئیں دار) چھوڑی جائے گی پھر تم اس کو روک نہ سکو گے ف
٢٨	المجادلۃ	٣	اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ۭ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝	شیطان ان پر چڑھ بیٹھا ہے اور اس نے اللہ کی یاد ان کو بھلا دی یہ لوگ شیطان کا لشکر ہیں (اس کی فوج میں) سن رکھو شیطان کے لشکر والے ہی ضرور تباہ ہوں گے
٢٩	الملک	١	وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ ۝	اور ہم نے نزدیک والے (یعنی پہلے) آسمان کو چراغوں سے (تاروں سے) جوبن دی (رونق دی) اور ان چراغوں کو شیطانوں کے لیے مار بھی بنایا ف
٢٩	الجن	١	قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ يَّهْدِيْٓ	(اے پیغمبر اپنے لوگوں سے) کہہ دے مجھ کو (خدا کی طرف سے) یہ وحی آئی ہے کہ جنات میں سے چند (مخصوص) نفر (تین سے دس تک) قرآن مجید سے سنا ہو ف

ف یعنی ان بدکاروں میں یا شیطانوں میں ف اپنی طرف سے بہت باتیں ملا دیتے ہیں حدیث صحیح میں ہے کہ کاہن لوگ کوئی چیز نہیں ہیں لوگوں نے عرض کیا حضرت بعضی بات ان کی سچ نکلتی ہے آپ نے فرمایا یہ بات شیطان چوری سے فرشتوں کی سن آتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں پھونک دیتا ہے وہ اپنی طرف سے سو سے زیادہ جھوٹ اس میں ملا کر لوگوں سے بیان کرتا ہے ف اس کی ایک بات نہ مانو نہ وہ جو سمجھائے اس کے خلاف کرو ف یا تاروں کو آسمان کی زینت کے لیے اور آسمان کو شیطان پاجی سے محفوظ رکھنے کے لیے (یعنی جب شیطان اوپر جانا چاہتا ہے تو فرشتے ان تاروں سے اسکو مارتے ہیں ف فرشتوں کی سنکر ایک دم بھاگ جاتا ہے ف کبھی تو وہ جلکر خاک ہو جاتا ہے اور کبھی یعنی اور کبھی بچ نکلتا ہے اور اپنے دوستوں کے پاس سچ بات میں اگر اس میں سو جھوٹ ملا کر وہ بات ان کے کان میں پھونک دیتا ہے ف عمارتیں بناتے اور غوطہ لگاتے اور جواہر دریا میں سے نکالتے ف اس کو نیک کام کرنے نہیں دیتا برے کام میں اس کا جی لگاتا ہے کمزور میں شہر کو بنے یہ سلام کی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک صحابی پر ایک آدمی تعینات کر دیا ہے وہ اسکو بہکاتا ہے تو ابو بکر رضی نے پوچھا ... ابو بکر رضی نے کمالات کون سے طلحہ ... آخر طلحہ نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ اور مسلمان ہوگئے۔ اس وقت یہ آیت اتری صحیح مسلم میں ہے کہ ہر ایک آدمی کے ساتھ ایک جن ہے اور وہ اس کا رفیق ہے نو (باقی ملاحظہ)

اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ
اَحَدًا ۙ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً
وَّلَا وَلَدًا ۙ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى
اللّٰهِ شَطَطًا ۙ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ
الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۙ وَّاَنَّهٗ
كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ
مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۙ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا
ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۙ
وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا
شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۙ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا
مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ
لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ
اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِى الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ
رَبُّهُمْ رَشَدًا ۙ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ
وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۙ
وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِى الْاَرْضِ
وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۙ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا
الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ
فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۙ وَّاَنَّا
مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ
اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۙ وَاَمَّا
الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۙ
29 الجن ۱ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا
يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ؕ

(وہ اپنے لوگوں پاس لوٹ گئے) اور کہنے لگے ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ف۱
جو سچا رستہ بتلاتا ہے ہم تو اُس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے مالک کا
شریک نہ بنائیں گے ف۲ اور ہمارے مالک کی شان بلند ہے وہ نہ جورو رکھتا ہے
نہ اولاد اور ہم میں کوئی بے وقوف تھا جو اللہ پر بڑا جھوٹ لگاتا تھا ف۳
اور ہم یہ سمجھتے تھے کہ آدمی اور جن بھلا اللہ پر کیوں جھوٹ باندھنے
لگے ف۴ اور یہ ہوا کہ بعضے آدم زاد لوگ بعضے جن لوگوں کی پناہ لیتے
تھے ف۵ اُس سے اُن کا دماغ اور چڑھ گیا ف۶ اور آدمی بھی جیسے تم سمجھتے
تھے یہ سمجھنے لگے ف۷ کہ اللہ مر نے کے بعد کسی کو جلا کر نہیں اٹھائے گا
اور ہم نے آسمان کو جا کر ٹٹولا دیکھا تو وہ زبردست پہروں (اور آگ کے)
شعلوں سے بھرا ہوا ہے ف۸ اور پہلے تو یہ تھا کہ (فرشتوں کی باتیں) سننے کے
لیے ہم آسمان پر کئی ٹھکانوں میں بیٹھا کرتے تھے اب تو جو کوئی سننے جائے
تو ایک شعلہ اپنے لیے تیار پائے ف۹ اور ہم کو معلوم نہیں کہ (اس انتظام
سے) زمین والوں کی برائی منظور ہے یا اُن کا مالک اُن سے بھلائی کرنا
چاہتا ہے اور ہم میں کچھ تو نیک ہیں اور کچھ دوسری طرح کے (یعنے
کافر بدکار) ہمارے کئی طرح کے گروہ (پہلے سے) چلے آئے ہیں ف۱۰ اور
(اب تو) ہم نے سمجھ لیا کہ ہم زمین میں رہ کر اللہ کو نہیں ہرا سکتے اور نہ
کہیں بھاگ کر اُس کو عاجز کر سکتے ہیں ف۱۱ اور ہم نے جب راہ کی (ہدایت
کی) بات سنی تو اُس کو مان لیا اور جو کوئی اپنے مالک پر ایمان لائیگا اُس کو
نقصان کا ڈر ہوگا نہ ظلم کا اور ہم میں بعضے تو (خدا تعالیٰ کے) تابع
دار ہیں اور بعضے (کافر) نافرمان پھر جن لوگوں نے (خدا کی) تابعداری کی
اُنہوں نے سیدھے رستہ پر چلنا چاہا اور جنہوں نے نافرمانی کی وہ دوزخ کے
کندے بنے والے
اور جس وقت اللہ کا بندہ (محمدؐ) اُس کی عبادت میں کھڑا ہوتا تو جنات
(چاروں طرف سے گھیر کر) اُس سے چمٹنے ہی کو تھے ف۱۲

ف۱ جس کے الفاظ اور مضامین تعجب کے لائق ہیں ۔ ف۲ اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے یہ جن مشرک تھے ۱۲ ف۳ کہتا تھا معاذ اللہ اُسکی کوئی جورو ہے یا اولاد ہے بیوقوفوں سے مراد مشرک جن ہیں حدیث میں ہے کہ بے وقوف سے مراد ابلیس ہے ۔ ف۴ اور اسی غلط خیال کی وجہ سے ہم نے اُنکی بات مان لی تھی اور شرک میں گرفتار ہوگئے تھے اب معلوم ہوا کہ وہ جھوٹے بیوقوف تھے ۱۲ ف۵ عرب میں بعضے مشرکوں کا قاعدہ تھا جب سفر کی حالت میں کسی خوفناک مقام پر اترتے تو پکار کر یوں کہتے ہم اس مقام کے سردار کی پناہ میں آتے ہیں اور سردار سے جن کو مراد لیتے مقاتل نے کہا پہلے یمن والوں نے جنوں کی پناہ لینا شروع کی پھر بنی حنیفہ نے پھر سارے عرب کے لوگوں نے بھی شروع کیا جب اسلام کا زمانہ آیا تو اللہ کی پناہ لینے لگے اور جنوں کی پناہ لینا چھوڑ دی ۱۲ ف۶ وہ جن کہنے لگے اب تو ہم آدمیوں کے بھی سردار بن گئے ہماری پناہ لیتے ہیں ۱۲ ف۷ فرشتے کثرت سے پہرا دے رہے ہیں آگ کے شعلے ہم پر پھینکے جاتے ہیں غرض وہاں نیا انتظام ہوا ہے اور چوکی پہرا کا بہت بندوبست ہو گیا ہے جیسا پہلے نہ تھا آخر اسکی کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہوگی ۱۲ ف۸ گویا شہاب کو لا کر تاک لگا کر بیٹھا ہے آسمان پر پہنچے کہ چلا بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے شہاب کا وجود نہ تھا بعضوں نے کہا تھا تو سہی مگر اس کثرت سے نہ تھا اور یہی صحیح ہے ۱۲ ف۹ کوئی مومن کوئی یہودی کوئی نصرانی کوئی مجوسی آدمیوں کی طرح جنوں میں بھی مختلف مذاہب ہیں ۱۲ ف۱۰ یعنے زمین یا آسمان میں کہیں اسکے اختیار سے باہر نہیں ہو سکتے ہر جگہ اسی کی حکومت ہے ۱۲ ف۱۱ اس آیت سے یہ نکلا کہ جنات میں سے بھی بعضے دوزخ میں جائیں گے بعضے بہشت میں ۱۲ ف۱۲ شاید یہ وہ مراد واقعہ ہے جب آپ مکہ سے نکلکر جنوں کو تعلیم دینے کے لیے باہر میدان میں گئے تھے اس وقت بارہ ہزار جن جمع ہوئے تھے ابن مسعود کہتے ہیں میں آپکے ہمراہ تھا آپنے زمین پر ایک لکیر کر دی تھی اور فرمایا تھا جب تک میں تیرے پاس نہ آؤں تو یہیں خاموش بیٹھا رہ اور اگر کچھ دیکھے تو ڈر نہیں ابن مسعود کہتے ہیں میں نے کالے کالے لوگ دیکھے گویا وہ زط کے لوگ ہیں زط کہتے ہیں سوڈان کے قد آور لوگوں کو ۱۲ ف یہ جن بھی اے آدمیو تمہاری طرح سمجھنے لگے ۱۲ ف یا اللہ تعالیٰ کوئی پیغمبر نہیں بھیجے گا مطلب یہ ہے کہ حشر یا رسالت کے منکر بن گئے ۱۲

قَدَرُ اللّٰہِ ۱۳

باب۱۳ تقدیر کا بیان

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۵	النسآء	۱۱	وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ۭ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ فَمَالِ هٰٓؤُلَاۗءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ۔ مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۡ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ۭ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۔	اور اے پیغمبر اگر ان کو ف کوئی بھلائی ہوتی ہے ف۲ تو کہتے ہیں یہ خدا کی طرف سے ہے (یہاں تک تو سچ کہتے ہیں) اور اگر کوئی برائی (بلا) آتی ہے ف۳ تو کہنے لگتے ہیں یہ تیری وجہ سے ہے ف۴ (اے پیغمبر) کہہ دے سب اللہ کی طرف سے ہے ف۵ تو ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے بات سمجھنے کے پاس تک نہیں پھٹکتے (قریب بھی نہیں آتے) ف۶ (اے بندے) جو بھلائی تجھ کو پہونچے وہ تو اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی تجھ کو پہونچے (وہ بھی اللہ کی طرف سے ہے لیکن) تیرے گناہ کی شامت سے ف۷ اور (اے پیغمبر) ہم نے تجھ کو اللہ کا پیغام لوگوں کو پہنچانیوالا بنا کر بھیجا اور اللہ تعالیٰ کی گواہی (تیری پیغمبری پر) بس کرتی ہے
۲۷	القمر	۳	اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ	ہم نے تو ہر چیز کو تقدیر کے موافق بنایا ف۸
۲۸	الطلاق	۱	قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۔	بے شک اللہ ہر چیز کا اندازہ ٹھیرا چکا ہے ف۹
۳۰	الاعلیٰ	۱	وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۙ	اور جس نے (سب کچھ) ٹھیرا لیا پھر (اسی طرح) چلایا ف۱۰

اَللَّوْحُ الْمَحْفُوْظُ ۱۴

باب۱۴ لوح محفوظ کا بیان

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۷	القمر	۳	وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ۔ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ۔	اور جو بات انہوں نے کی ہے وہ (خدائی) دفتر میں لکھی گئی ہے ہر کام چھوٹا ہو یا بڑا (لوح محفوظ میں ہمارے پاس) لکھا ہوا ہے
۲۷	الحدید	۳	مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۔ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ	(لوگو) جو آفت زمین پر آتی ہے (مثلاً قحط زلزلہ طوفان وغیرہ) اور جو خود تم پر آتی ہے (مثلاً دکھ بیماری موت وغیرہ) وہ اس کے پیدا کرنے سے پہلے ہی لوح محفوظ میں (لکھی ہوئی) موجود ہے بیشک اللہ کے نزدیک (یہ سب باتیں لکھ لینا) آسان ہے (یہ) ہم نے تم کو اس لیے بتلا دیا کہ جو چیز تم سے جاتی رہے اس کا (حد سے زیادہ) غم نہ کھاؤ ف۱ اور جو نعمت اللہ تم کو دی

ف۱ یعنی منافقوں اور یہودیوں کو ۱۲ ف۲ فائدہ ہوتا ہے مثلاً غلہ کی ارزانی ملکی امن یا مال اولاد وغیرہ ۱۲ ف۳ مثلاً قحط و گرانی مال یا جان کا نقصان ۱۲ ف۴ یعنی پیغمبر اور آپ کے اصحاب کو منحوس جان کر بلا کو ان کی نحوست کہتے ہیں یہ بالکل غلط ہے ۱۲ ف۵ یعنی بھلائی اور برائی دونوں اسی کے حکم اور اسی کی تقدیر سے ہوتے ہیں ہر چیز کا پیدا کرنے والا وہی ہے ۱۲ ف۶ بات سے مراد قرآن ہے اگر وہ اس کو سمجھتے تو یقین کر لیتے کہ ہر چیز اللہ کی طرف سے ہے ۱۲ ف۷ یعنی گناہ اس بلا کا سبب ہوا لیکن درحقیقت بلا کا اتارنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے مطلب یہ ہے کہ یہ منافق اور یہود جو تھے ہیں جو بھلائی کو اللہ کی طرف سے اور برائی کو تیری طرف سے سمجھتے ہیں اگر بھلائی اور برائی کی اصل علت یعنی خالق کو دیکھیں تو دونو کا خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے اور دونو اسی کی طرف سے ہیں اور اگر فاعل اور سبب اور واسطہ کو دیکھیں تب تو برائی ان کے شامت اعمال کی وجہ سے ہے وہ اللہ کی نافرمانی کرتے ہیں اس کے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کی سزا میں ان پر برائی اور بلا بھیجتا ہے رہی پیغمبر کی ذات وہ تو مبارک ہے اس کی وجہ سے بلائیں دفع ہوتی ہیں اور رحمت ہے سارے جہان کے لیے جیسے دوسری آیت میں فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم اور وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین ۱۲ ف۸ قریش کے مشرک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور تقدیر کے باب میں جھگڑنے لگے اس وقت یہ آیت اتری صحیح حدیث میں ہے کہ ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ بیوقوفی اور دانائی ۱۲ ف۹ حدیث میں ہے اگر تم جیسا چاہیے ویسا اللہ پر بھروسا کرو تو پرندوں کی طرح تم کو بھی روزی دے وہ صبح کو خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے لوٹتے ہیں ۱۲ ف۱۰ ہر مادہ جنتی کے لیے بنا لیے پھر ہر کو سکھا دیا کیونکر جنتی کرے یا سعادت اور شقاوت پہلے سے ٹھیرا دی پھر ہر ایک کو اسکی توفیق دی جو اس کے لیے ٹھیرایا تھا ۱۲ ف۱۱
[illegible]

پارہ	سورۃ	رکوع		
۳۰	النبأ	۱	وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۙ	اسپر (غرور سے) پھول جاؤ ف اور کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا اور ہم نے ہر چیز کو اچھی طرح لکھ لیا ہے ف

اَلْاِيْمَانُ وَالْاِسْلَامُ ۵

باب۵ ایمان اور اسلام کا بیان

پارہ	سورۃ	رکوع		
۳	البقرة	۴۰	اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ڭ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝	پیغمبر (حضرت محمدؐ) اس کتاب پر ایمان لایا جو اس کے مالک کی طرف سے اس پر اتری اور اس کے ساتھ مسلمان بھی سب اللہ تعالےٰ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے پیغمبروں پر ایمان لائے ف ہم اُس کے کسی پیغمبر کو جدا نہیں سمجھتے ف اور کہتے ہیں (اے پروردگار) ہم نے تیرا ارشاد سُنا اور مان لیا ف ہمارے گناہ بخشدے ف مالک ہماری تیری ہی طرف لوٹکر جانا ہے
۱	〃	۱۶	قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ڮ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝	(مسلمانو) تم کہو ہم تو اللہ پر اور جو ہم پر اترا (قرآن) اور جو ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اُن کی اولاد پر اترا اور جو موسیٰ اور عیسیٰ اور دوسرے پیغمبروں کو اپنے پروردگار سے ملا سب پر ایمان لائے ہم اُن پیغمبروں میں سے کسی ایک کو بھی الگ نہیں کرتے ف اور ہم اُس کے تابعدار ہیں ف
۳	اٰل عمران	۹	قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۠ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۡ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝	(اے پیغمبر) کہدے ہم تو ایمان لائے اللہ پر اور جو ہم پر اترا (قرآن) اور جو ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اُس کی اولاد (شمعیا اور رمیا اور داؤد اور تمام بنی اسرائیل کے پیغمبروں) پر اترا اور اس پر جو موسیٰ اور عیسیٰ اور دوسرے پیغمبروں کو اپنے مالک کی طرف سے ملا ہم اُن میں سے کسی کو الگ نہیں کرتے (سب کو مانتے ہیں اور سچا پیغمبر جانتے ہیں) اور ہم اُسی (ایک خدا) کے تابعدار ہیں
۳	〃	〃	وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَھُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝	اور جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے تو ہرگز اس کی طرف سے قبول نہ ہوگا اور آخرت میں اُس کا خرابہ ہوگا ف
۵	النساء	۲۰	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ	ایمان لانیوالو ف اللہ پر ایمان لاؤ اور اُس کے رسول (حضرت محمدؐ) پر اور اُس کتاب پر جو اُس نے اپنے رسول (حضرت محمدؐ) پر اتاری اور اُن کتابوں (جو قرآن مجید سے

ف اترا و نہیں سمجھ لو کہ یہ اللہ تعالیٰ کا دین ہم ہماری کوشش سے نہیں ملی ۱۲ ف کوئی بات نہیں چھوڑی ان سب کا اعمال ہی لکھے ہوئے ہیں ۱۲ ف اس آیت کا شان نزول اور گذر چکا جب صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق یوں کہا ہم نے سنا اور مانا تو اللہ تعالیٰ نے مہربانی کی اور یہ آیت اتاری اس میں ان کی تعریف کی اور فرمایا وہ کہتے ہیں ۱۲ ف ہم سب کو مانتے ہیں یہود اور نصاریٰ کی طرح یہ نہیں کرتے کہ بعضوں کو مانیں اور بعضوں کو نہ مانیں ۱۲ ف مراد یا انکوں نے تسلیم کر لیا ۱۲ ف یا ہم کو تیری بخشش چاہیے ۱۲ ف جیسے یہود کرتے ہیں کہ ایک کو مانتے ہیں دوسرے کو نہیں مانتے ۱۲ ف یعنے خدا واحد کے فرمانبردار ہیں اور اُس کے سب پیغمبروں کو برحق جانتے ہیں صحیح حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجر کی سنتوں میں پہلی رکعت میں یہ آیت قولوا آمنا باللہ آخر تک اور دوسری میں قل یا اہل الکتٰب اشہدوا بانا مسلمون پڑھتے تھے ۱۲ ف یعنے جو کوئی سوائے اُس طریقے کے جو اللہ نے مشروع کیا ہے کسی اور طریق پر چلیگا تو وہ طریق اس شخص سے ہرگز قبول نہ ہوگا بلکہ آخرت میں وہ نوٹا پانے والوں میں سے ہوگا جیسے کہ صحیح حدیث میں آیا ہے جس نے عمل کیا ایسا عمل جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ عمل مردود ہے یہ تو ثابت ہے یہاں قبول نہیں تو جس نے کوئی عقیدہ یا کوئی عبادت نئی نکالی اور اسکا ثبوت دین سے نہ ہو تو وہ بدعت اور باطل اور مردود ہے جیسا کہ اس زمانے میں بعض لوگ کفنی پر کلمہ وغیرہ لکھتے ہیں اور تیجا دسواں چالیسواں اور برسی عرس مردوں کے کرتے ہیں تو ان لوگوں کے عمل با تفاق سلف ضائع اور مردود ہیں اور بعض لوگوں نے اعتقاد میں نئی باتیں نکالی ہیں جیسا کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نہیں اتریں گے اور بعض امام مہدی کے پیدا ہونے سے انکار کرتے ہیں اور بعض دابۃ الارض اور عرش اور لوح محفوظ سے انکار کرتے ہیں یہ سب باتیں سلف صالحین کے اعتقاد سے برخلاف اور بدعت ہیں ۱۲ ف بعضوں نے کہا یہ اہل کتاب کے مومنین کو خطاب ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلعم ہم آپ پر اور آپ کی کتاب (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور موسیٰ اور توریت اور عزیر پر اس کے سوا ہم کسی کتاب اور کسی پیغمبر پر ایمان نہیں لاتے یا یہود اور نصاریٰ دونو کو خطاب ہے ۱۲

			الَّذِي أَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۝	پہلے اس نے اتاری ف اور جو کوئی اللہ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے پیغمبروں اور پچھلے دن (قیامت) کو نہ مانے وہ بڑے سرے کا گمراہ ہو گیا ف
۲۰	الحجرات	۲	قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	گنوار لوگ کہتے ہیں ہم ایمان لائے کہدے تم (ابھی) مومن نہیں ہوئے البتہ یوں کہو ہم (ڈر کے مارے) مسلمان ہو گئے ابھی تو تمہارے دلوں میں ایمان گھسا تک نہیں ف اور اگر تم اللہ اور اُس کے رسول کا کہا مانو گے تو تمہارے اچھے اعمال کے ثواب میں وہ کچھ کمی نہیں کریگا ف بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے
۲۱	″	″	يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝	(اے پیغمبر) یہ لوگ اسلام لا کر اپنا احسان تجھ پر جتاتے ہیں تو ان سے کہدے اپنے مسلمان ہونے کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تم کو ایمان کا رستہ دکھلایا اگر تم سچے (مسلمان) ہو ف
۲۲	الذٰریٰت	۲	فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۚ	آخر اس بستی میں جتنے ایماندار تھے ان کو تو ہم نے نکال لیا وہاں ایک ہی گھر مسلمانوں کا ہم نے پایا ف

اَلْوَحْيُ وَاِثْبَاتُ النُّبُوَّةِ (۱۶)	باب ۱۶ وحی اور پیغمبری کا ثبوت

۱	البقرۃ	۱۴	اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ۝	ہم نے تجھ کو (مسلمانوں کو) خوشخبری دینے والا اور (کافروں کو) ڈرانے والا کر کے بھیجا اور دوزخیوں کی پوچھ تجھ سے نہیں ہوگی ف
۲	″	۱۸	كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝	جیسے ہم نے ایک رسول بھیجا تمہاری طرف تمہاری قوم میں سے جو ہماری آیتیں پڑھ کر تم کو سناتا ہے اور تم کو پاک کرتا ہے اور قرآن اور حدیث سکھلاتا ہے اور وہ باتیں بتلاتا ہے جو تم (اپنی عقل سے) معلوم نہ کر سکتے تھے ف
۳	″	۲۶	كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۟ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۠ وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ	(پہلے) لوگ ایک ہی طریق (دین) پر تھے (پھر لگے اختلاف کرنے) تو اللہ نے پیغمبروں کو بھیجا (مومنوں کو) خوشی سنانے ہوئے اور (کافروں بدکاروں کو) ڈراتے ہوئے اور ان کے ساتھ سچی کتاب اتاری اس لیے کہ جن باتوں میں وہ خلاف

ف توریت انجیل زبور ہر ایک آسمانی کتاب پر ۱۲ ف اگر ایک پیغمبر یا ایک کتاب کو بھی تم نے نہ مانا تو گویا سب پیغمبروں اور سب کتابوں کا انکار کیا ۱۲ ف یہ آیت چند گنوار منافقوں کے باب میں اتری جنہوں نے قید اور قتل ہونے کے ڈر سے ظاہر میں اسلام قبول کر لیا تھا بعضوں نے کہا یہ لوگ مسلمان تھے منافق نہ تھے مگر ایمان کا مرتبہ اسلام سے اعلیٰ ہے تو اللہ نے فرمایا ابھی تم لوگ ایمان کے درجہ تک نہیں پہنچے ہو اکثر سلف سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ ف بلکہ ہر نیک عمل کا تم کو پورا اجر ملیگا ۱۲ ف عبداللہ بن ابی اوفی ایک شخص تھا اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم اپنے بال بچے اور رسامان لیکر آپ کے پاس آئے اور دوسروں کی طرح آپ کا مقابلہ نہ کیا گویا اس نے اپنا احسان جتایا اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف صرف لوطؑ اور ان کی بیٹیوں کا سعید بن جبیر نے کہا کل تیرہ مسلمان تھے ۱۲ ف یعنی تجھ پر کوئی الزام نہ ہوگا کہ یہ مسلمان کیوں نہیں کیا تیرا کام راہ بتا دینا اور اللہ کا پیغام پہونچا دینا ہے اب کچھ راہ پر لانا یہ اللہ کا کام ہے اور اللہ کو جنت اور دوزخ دونوں بھرنا منظور ہے بعضوں نے یوں پڑھا ہے ولا تسال عن اصحاب الجحیم یعنی دوزخیوں کا حال مت دریافت کر عبدالرزاق نے کعب قرظی سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش مجھے معلوم ہوجاتا کہ میرے ماں باپ کا کیا حال ہوا اس وقت یہ آیت اتری سیوطی نے کہا یہ مرسل ہے اور اسناد اس کا ضعیف ہے ۱۲ ف جیسے قبر کے عذاب اور ثواب اور جنت و دوزخ کی باتیں عقل ان میں کچھ کام نہیں دیتی ۱۲ ف شرک اور کفر کی نجاست سے یا بری اخلاق اور عادات سے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
			النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ ۚ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۖ فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ ۗ وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ	کر رہے ہیں اُن کا فیصلہ کردے ف اور صاف صاف ... کے بعد آپس کی ضد سے انہی لوگوں نے اختلاف کیا جن کو یہ کتاب ... دی گئی تھی پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے حکم سے ایمان والوں کو اُن باتوں میں جن میں وہ اختلاف کر رہے تھے سچی بات بتلا دی اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ جس کو چاہتا ہے سچی راہ بتلا تا ہے ف۲
۳	البقرۃ	۳۳	تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۞ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ ۖ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ ۚ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ۗ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَلَٰكِنِ اخْتَلَفُوا فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ وَمِنْهُمْ مَنْ كَفَرَ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلُوا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ	یہ اللہ تعالیٰ کی سچی آیتیں ہیں یعنی سب سچ قصے ہیں جو ہم تجھ کو سناتے ہیں اور تو بے شک پیغمبروں میں سے ہے کہ اُن پڑھ ہو کر ایسے سچے واقعے بیان کرتا ہے، یہ پیغمبر (یا سب پیغمبر) اُن میں ہم نے ایک دوسرے پر بڑائی دی ف۳ اُن میں سے کسی سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا ف۴ اور بعضوں کے درجے بلند کیے ف۵ اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰؑ کو کھلی کھلی نشانیاں دیں ف۶ اور روح القدس (جبرئیل) سے اُس کی مدد کی ف۷ اور اگر اللہ چاہتا تو بعد والے لوگ کھلی نشانیاں آجانے پر اختلاف نہ کرتے لیکن (اللہ تعالیٰ نے نہ چاہا) انہوں نے اختلاف کیا کوئی مومن ہوا کوئی کافر اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو یہ بھی نہ لڑتے لیکن اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے ف۹
۴	آلِ عمران	۱۵	وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۚ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ ۚ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا ۗ وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ	اور محمد تو صرف رسول ہے (یعنی اللہ کا بھیجا ہوا بندہ) اُس سے پہلے اور کئی رسول ہو گزرے ہیں کیا اگر وہ مر جائے یا مارا جائے تو تم اُلٹے پاؤں (اسلام سے کفر کی طرف) پھر جاؤ گے اور جو کوئی اُلٹے پیروں (کفر کی طرف) پھر جائے تو خدا کا کچھ نہیں بگاڑے گا اور اللہ شکر کرنے والوں کو جلد بدلہ دیگا ف۱۰
〃	〃	۱۷	لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ	اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر بڑا فضل کیا اُن میں ایک پیغمبر بھیجا انہی میں کا (یعنی آدمی نہ فرشتہ یا جن) جو اُس کی آیتیں پڑھ کر اُن کو سناتا ہے اور (شرک کی گندگی سے) ان کو پاک کرتا ہے اور قرآن اور حدیث اُن کو سکھلاتا ہے اور بے شک وہ تو اس (نبی کے آنے) سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے ف۱۱

ف۱ لیکن لوگوں نے اب بھی اختلاف نہ چھوڑا اور بگاڑ اس کتاب میں اختلاف کرنے لگے ف۲ اختلاف مٹانے اور دور کرنے کے لیے ف۳ پہلے لوگ ایک طریق پر تھے یعنی آدم علیہ السلام کی اولاد اور بعضوں نے کہا نوح علیہ السلام کی اولاد بعضوں نے کہا عرب لوگ سب موحد تھے آخر عمرو بن لحی ایک شخص پیدا ہوا جس نے بت پرستی سکھلائی اللہ نے نبیوں کو بھیجا کہتے ہیں کہ دنیا میں سب ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر آئے ان میں تین سو تیرہ صاحب کتاب اور شریعت تھے اور قرآن میں اٹھائیس پیغمبروں کے نام مذکور ہیں ف۴ اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ بعض پیغمبر دوسروں سے افضل ہیں اور حدیث میں ہے کہ مجھ کو پیغمبروں پر فضیلت مت دو ایک حدیث میں ہے کہ پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت مت دو مطلب یہ ہے کہ اس طرح پر فضیلت دینا منع ہے کہ دوسرے پیغمبر کی تحقیر ہو ف۵ حضرت موسیٰ اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے شب معراج میں اور حضرت آدم سے بھی جیسے ایک حدیث میں ہے ف۶ مراد ہمارے پیغمبر ہیں اور بعضوں نے کہا ادریس علیہ السلام بعضوں نے کہا ابراہیم بعضوں نے کہا اولوالعزم پیغمبروں کا درجہ اور پیغمبروں سے زیادہ ہے ف۷ مردوں کو جلا دینا کوڑھی کو اچھا کر دینا اندھے مادرزاد کی آنکھیں روشن کر دینا ف۸ وہ ہمیشہ اُن کے ساتھ رہتے تھے ف۹ اس کی کچھ حکمت ایسی ہے کہ دنیا میں ہمیشہ اختلاف قائم رہے اور ایمان اور کفر کی لڑائی باقی رہے ف۱۰ ... اور دوزخ دونوں آباد رہیں ف۱۱ جو اسلام کی نعمت کا احسان نہ مانے ... حضرت علی نے کہا ابوبکر صدیق منکروں سے لڑنے والوں کے سردار تھے اور ... وہ آنحضرت صلعم کی زندگی میں کہا کرتے تھے قسم خدا کی ہم نہیں لوٹیں گے ... خدا کی قسم اگر محمد مر جاویں یا مارے جاویں تو میں تو لڑونگا ان باتوں پر ... یہ آیت اس وقت اتری جب شیطان نے جنگ احد میں پکارا کہ محمد مارے گئے بعضے مسلمانوں نے ہمت ہار دی کوئی کہنے لگا ابن ابی سے کہا ... کوئی کہنے لگا اگر محمد سچے رسول ہوتے تو مارے کیوں جاتے اللہ نے انکار کیا اور فرمایا کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں موت اُن کو بھی آوے گی اُن کے مرنے یا مارے جانے سے اسلام کا دین مٹ نہیں سکتا وہ قیامت تک قائم رہے گا ... تفسیر

	〃	٦	فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ۝ يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّىٰ بِهِمُ الْأَرْضُ وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا ۝	پھر (اُس وقت ف) کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت پر ف (ایک گواہ بنا کر) لائیں گے اور تجھ کو اُن لوگوں پر گواہ (بنا کر) لائیں گے اُس دن جن لوگوں نے کفر کیا اور پیغمبر کی نافرمانی کی وہ آرزو کریں گے کاش وہ زمین میں ف سما جائیں (یا زمین اُن پر برابر ہو جائے) اور اللہ سے کوئی بات چھپا نہ سکیں گے (اُن کے ہاتھ پاؤں گواہی دیں گے)
〃	〃	۱۱	وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ۝	اور (اے پیغمبر) ہم نے تجھ کو اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں کو پہونچانے والا (بنا کر) بھیجا اور اللہ کی گواہی (تیری پیغمبری پر) بس کرتی ہے
〃	〃	۱۷	وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ أَنْ يُضِلُّوكَ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ ۖ وَمَا يَضُرُّونَكَ مِنْ شَيْءٍ ۚ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ۝	اور (اے پیغمبر) اگر اللہ تعالیٰ کی عنایت اور اُس کی رحمت تجھ پر نہ ہوتی تو اُن میں کا ایک گروہ (یعنی طعمہ کی قوم کے لوگ) تجھ کو بہکا دینے پر مستعد ہو ہی گیا تھا ف اور (دراصل) وہ اپنے تئیں بہکا رہے ہیں ف اور تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ف اور اللہ تعالیٰ نے تجھ پر کتاب اتاری (قرآن شریف) اور حدیث (شریعت ف) اور جو تو نہیں جانتا تھا وہ تجھ کو سکھلایا اور اللہ تعالیٰ کا تجھ پر بڑا فضل ہے ف
٦	〃	۲۳	لَٰكِنِ اللَّهُ يَشْهَدُ بِمَا أَنْزَلَ إِلَيْكَ ۖ أَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ۝	لیکن اللہ تعالیٰ جو اُس نے تجھ پر اتارا اس کی گواہی دیتا ہے اس میں اُس کا علم ہے ف اور فرشتے بھی (اللہ تعالیٰ کے ساتھ) گواہی دیتے ہیں اور اللہ کی گواہی بس کرتی ہے
〃	〃	〃	يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ فَآمِنُوا خَيْرًا لَكُمْ ۚ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝	لوگو یہ پیغمبر (یعنی محمدؐ) تمہارے پاس مالک کی طرف سے سچی بات لیکر ف آیا ہے اُس پر ایمان لاؤ یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا ف اور اگر تم نہ مانو تو (اللہ تعالیٰ کو کیا پرواہ ہے) اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے حکمت والا
٦	المائدہ	۱۰	يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۖ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ۚ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۝	اے پیغمبر تیرے پروردگار کی طرف سے جو تجھ پر اترا وہ لوگوں کو بے کھٹکے پہونچا دے (سنا دے) اور اگر تو ایسا نہ کرے ف تو (گویا) تو نے اللہ کا پیغام (بالکل) نہیں پہونچایا ف اور اللہ تجھ کو لوگوں (کے شر) سے بچائیگا ف کیونکہ اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا ف

ف یعنی یہود اور نصاریٰ اور مشرکین و منافقین کا یا حاضرین کے کافروں کا ۱۲ ف گواہی دینے کو اُسکے پیغمبر علیہ السلام کو ۱۲ ف اُن لوگوں پر مراد سب پیغمبر ہیں یعنی ہر ایک پیغمبر سب پیغمبروں کے گواہ بنیں گے کہ اُنھوں نے اپنی اپنی امت کو اللہ کا حکم پہنچا دیا یا تمام امتیں میں اگلی اور پچھلی یا مسلمان یا مشرک یا منافق یا مومنین آنحضرتؐ نے ابن مسعودؓ سے فرمایا کچھ قرآن سنا تو اُنھوں نے عرض کیا بھلا میں آپکے سامنے کیا پڑھوں آپ پر تو قرآن اترا ہے آپ نے فرمایا بیشک مگر مجھے اچھا لگتا ہے کہ کوئی اور پڑھے میں سنوں پھر اُنھوں نے سورہ نساء پڑھی جب اس آیت پر پہنچے تو آپ نے فرمایا بس کرو اور آپکی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کاش زمین اُن پر برابر کر دی جاوے مطلب یہ ہے کہ وہ عذاب دیکھ کر یہ آرزو کرینگے کاش پھر وہ زمین میں سما جاویں اور [illegible] ہو یا خاک ہو جاویں جیسے دوسری آیت میں ہے کہ کافر آرزو کریگا کاش میں مٹی ہوتا ۱۲ ف مگر اللہ کے فضل سے محفوظ رہا ان کا [illegible] اثر تجھ پر نہ ہوا ۱۲ ف کیونکہ اسکا وبال انہی پر پڑیگا ۱۲ ف کیونکہ اللہ تیرا نگہبان ہے اُس نے اُنکی چوری تجھ پر کھولدی ۱۲ ف جس میں تمام عقلمندی بھری ہوئی ہے یا تجھ کو سمجھ عطا فرمائی جھوٹ سچ پہچان لینے کی یا فیصلہ کرنے کا ڈھنگ سکھلایا ۱۲ ف کیونکہ نبوت سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے وہ حق تعالیٰ نے تجھ کو عنایت فرمائی ۱۲ ف یعنی خدا کا علم قرآن میں ہے ایسا ہی اُسکی ذات و صفات اسکی قدرت کی نشانیاں قیامت اور حشر و نشر کے حالات غیب کی باتیں پیشینگوئیاں اور دنیا کے احکام اگلی تاریخی حالات وغیرہ ۱۲ ف یعنی قرآن یا دین اسلام ۱۲ ف یا وہ کام کرو جو تمہارے لیے بہتر ہے ۱۲ ف کچھ پہونچایا کچھ نہ پہونچایا اور ڈر گیا ۱۲ ف کیونکہ پیغام میں سے جب کچھ چھپا لیا تو گویا پیغام ہی نہیں پہنچایا جیسے کسی نماز کا ایک رکن چھوڑ دیا تو گویا نماز ہی نہیں پڑھی اس آیت سے ان بے ایمانوں کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں آنحضرتؐ نے بہت سی آیتیں قرآن مجید کی عام لوگوں کو نہیں سنائیں اور اُن سے پوشیدہ رکھا صحیح حدیث میں ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں جو شخص یہ سمجھے کہ حضرت محمدؐ نے وحی میں سے کچھ چھپا لیا وہ جھوٹا ہے ۱۲ ف جو تیری جان لینا چاہیں ۱۲ ف اللہ نے اپنے پیغمبر کو خاص اپنی نگہبانی میں لیا جب یہ آیت اتری تو آنحضرتؐ نے رات کا چوکی پہرہ موقوف کر دیا آپ بے کھٹکے کافروں سے دین کی برائی کرنے لگے اور اُنکے جھوٹے معبودوں کی ۱۲

عہ شریعت کے احکام یا آیندہ کی خبریں منافقوں کے دل کی باتیں ۱۲ عہ یعنے قرآن کی کہ وہ حق ہے اور اللہ کا کلام ہے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۷	المائدۃ	۱۳	مَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ۝	پیغمبر کے ذمے کچھ نہیں مگر (خدا کا حکم) پہونچا دینا ف۱ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم کہولتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو ف۲
۷	الانعام	۲	وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ	اور یہ قرآن (اللہ کی طرف سے) مجھ پر اتارا گیا ہے اس لیے کہ میں تم کو اور جن لوگوں کو یہ قرآن پہونچے (قیامت تک) ڈراؤں ف۳
〃	〃	۵	وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَخَذْنَاهُم بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُونَ ۝ فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُم بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا وَلَٰكِن قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُم بَغْتَةً فَإِذَا هُم مُّبْلِسُونَ ۝ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝	اور (اے پیغمبر) ہم تجھ سے پہلے کتنی امتوں پاس پیغمبر بھیج چکے ہیں پھر (جب انہوں نے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا تو) ہمنے اُن کو سختی اور تکلیف میں اس لیے ف۴ گرفتار کیا کہ وہ عاجزی کریں پھر جب ہمارا عذاب آیا تو عاجزی کیوں نہ کی ف۵ مگر اُن کے دل سخت ہو گئے ف۶ اور شیطان نے اُن کے بُرے کاموں کو اُن کے نزدیک اچھا کر دکھایا تھا ف۷ پھر جب وہ اس نصیحت کو بھول بیٹھے جو خبردار کرنے کے لیے اُن پر آئی تھی ف۸ ہم نے بھی اُن پر ف۹ ہر چیز کے دروازے کھول دیے ف۱۰ یہاں تک کہ وہ اُن چیزوں (نعمتوں) پر جو اُن کو ملی تھیں مست ہو گئے ف۱۱ اُس وقت ایکدم سے ہم نے ان کو پکڑ لیا اور نا امید ہو کر رہ گئے ف۱۲ آخر اُن ظالموں کی جڑ کٹ گئی ف۱۳ اور شکر ہے خدا کا جو سارے جہان کا مالک ہے
〃	〃	〃	وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ	اور ہم پیغمبروں کو اسی لیے بھیجتے ہیں اور کچھ نہیں کہ (نیکوں کو) خوشخبری سنائیں اور (منکروں کو) ڈرائیں
۸	الاعراف	۴	يَا بَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي فَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝	آدمیو جب تمہارے پاس تم میں ہی سے (یعنی آدمی) پیغمبر آئیں اور میری آیتیں تم کو سنائیں تو جو لوگ (گناہوں سے) بچیں گے اور نیک کام کریں گے اُن کو نہ ڈر ہوگا نہ غم
۹	〃	۱۳،۱۲	وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا أَخَذْنَا أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ ۝ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتَّىٰ عَفَوا وَّقَالُوا قَدْ مَسَّ آبَاءَنَا الضَّرَّاءُ وَالسَّرَّاءُ فَأَخَذْنَاهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا	اور ہمنے جب کسی بستی میں کوئی پیغمبر بھیجا ف۱۴ تو وہاں کے رہنے والوں پر محتاجی (مثلاً قحط وغیرہ) اور بیماری (طاعون وغیرہ) بھیجی اس لیے کہ وہ گڑگڑائیں ف۱۵ پھر ہمنے مصیبت کی جگہ (اُن کو) آرام دیا یہاں تک کہ وہ بڑھ گئے ف۱۶ اور کہنے ف۱۷ لگے ہمارے باپ دادا پر بھی رنج اور خوشی (دونوں) آئے ہیں ف۱۸ آخر ایکا ایکی ہمنے اُن کو دھر پکڑا ف۱۹ اور اُن کو خبر نہ تھی اور اگر یہ بستیوں والے ایمان لاتے ف۲۰ اور ف۲۱ بچے رہتے تو ہم اُن پر آسمان

ف۱ لوگوں کو سنا دیا جب پیغمبر نے سنا دیا تو وہ بری ہو گئے اور تم کو کوئی عذر باقی نہ رہا ۱۲ ف۲ تو اُس کے سامنے نفاق نہیں چلنے کا ۱۲ ف۳ اس آیت سے یہ نکلا کہ آنحضرت کی پیغمبری سب کو شامل ہے جو شخص آپ کی پیغمبری سے انکار کرے وہ عذاب کا مستحق ہوگا اور پہلے جب اہل کتاب یہود اور نصاریٰ نے آنحضرت کی پیغمبری سے انکار کیا تو قریش کے کافر بھی ایسا کرنے لگے اب بتلا اگواہ کون ہے سو فرمایا کہ یہ آیت اتری حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت اتری تو آپ نے روم اور ایران اور حبش کے بادشاہوں کو خط بھیجے اللہ انکو اسلام کی دعوت دی دوسری حدیث میں ہے کہ جس کو یہ قرآن پہونچا گویا اس نے مجھ کو دیکھا ۱۲ ف۴ اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں گڑگڑاویں روویں دعا کریں اپنی نافرمانی سے توبہ کریں سختی اور تکلیف سے قحط اور بادشاہ کا ظلم مراد ہے یا بھوک اور بیماری یا مفلسی اور بیماری ۱۲ ف۵ اگر عاجزی کرتے اور روتے تو ہم عذاب دفع کر دیتے ۱۲ ف۶ خدا تعالیٰ کی طرف تو انکو مطلق توجہ نہ تھی ۱۲ ف۷ وہ اپنے بری کاموں پر قائم رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انکو بالکل تباہ اور برباد کر دیا ہمارے زمانہ میں بھی یہ تجربہ ہے اور ہندی میں ایسی پھیل گئی ہے کہ لوگوں نے خدا کے حضور میں گڑگڑانا اور عاجزی کرنا اپنے گناہوں سے توبہ کرنا بالکل چھوڑ دیا ہے ایک مدت سے ہمارے ملک میں اللہ تعالیٰ کے دو عذاب آ رہے ہیں طاعون اور قحط مگر جو واقعی علاج ہے وہ تو نہیں کرتے اپنی عقل پر نازاں ہیں اور اپنی تدبیر اور غرور میں جس سے کچھ نہیں ہوتا اس دن یہ آفتیں بڑھتی جاتی ہیں یہ بھی قیامت کی ایک نشانی ہے کہ لوگ خدا سے غافل ہو جاویں گے اور خالص حال جو بندے اللہ کو یاد کرنے والے ہیں رہ جاویں گے اُن پر ہنسیں گے اور اُن سے دشمنی کریں گے یا اللہ تو اپنے خالص بندوں پر رحم فرما اور ہر ایک آفت سے محفوظ رکھ ۱۲ ف۸ یعنے اللہ تعالیٰ نے جو آفت اور بلا اُن پر اسلیے بھیجی تھی کہ ان کو نصیحت ہو اور وہ اپنے گناہوں سے توبہ کریں انہوں نے اسکا خیال ہی نہ کیا اور بدستور اپنی ہٹ پر قائم رہے ۱۲ ف۹ انکو مغالطہ دینے اور عذاب کا سزاوار کرنے کیلیے ۱۲ ف۱۰ یعنے ہر طرح کی نعمتیں انکو دیں ۱۲ ف۱۱ بالکل مغرور بن گئے خدا تعالیٰ کو بھول گئے عیش میں پھول گئے ۱۲ ف۱۲ یعنے دفعتاً ایسا سخت عذاب آیا کہ بچنے کی امید نہ رہی اور اسی ڈر میں اور نا امیدی کی حالت میں تباہ اور برباد ہو گئے ۱۲ ف۱۳ یا ان کا آخری شخص بھی تباہ ہو گیا یعنے کوئی نہ بچا ۱۲ ف۱۴ پھر اُس بستی والوں نے اسکا کہنا نہ مانا ۱۲ ف۱۵ عاجزی کریں اور روویں اور کفر سے توبہ کریں (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			عَلَيْهِم بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِ اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝	اور زمین کی برکتیں کھولدیتے مگر اُنہوں نے ف توجھٹلایا تو ہم نے بھی انکا کاموں کی سزا میں انکو دہر پکڑا کیا یہ بستیوں والے اُس سے نہیں ڈرتے کہ ہمارا عذاب راتوں رات ان پر آپڑے اور وہ سورہے ہوں یا یہ بستیوں والے اُس سے نہیں ڈرتے کہ دن دہاڑے ان پر عذاب ہمارا آن پڑے اور وہ کھیل رہے ہوں ف کیا اللہ تعالیٰ کے داؤں سے نہیں ڈرتے اللہ تعالیٰ کے داؤں سے وہی لوگ نہیں ڈرتے جو تباہ ہونے والے ہیں ف کیا جو لوگ ایک ملک والوں کے تباہ ہوئے پیچھے ان کی جگہ لیتے ہیں ان کو یہ معلوم نہیں ہوا کہ اگر ہم چاہیں تو ان کو بھی انکے گناہوں کے بدل مصیبت میں ڈالدیں ف اور ہم اُن کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں ف وہ نہیں سنتے ف
.			تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ۝	(اے پیغمبر) یہ وہ بستیاں ہیں ف جنکے کچھ حال ہم تجھ کو سناتے ہیں ف اور بے شک ان کے پیغمبر اُن کے پاس نشانیاں لیکر آچکے وہ اُن باتوں پر ایمان لانے کے لائق نہ ہوے جنکو وہ پہلے جھٹلا چکے ف تھے ف اللہ تعالیٰ ایسے ہی کافروں کے دل پر مہر لگا دیتا ہے ف اور ہم نے ان لوگوں میں ف اکثر (لوگوں) کو اپنے اقرار پر قائم نہ پایا اور ہم نے اُن میں اکثر لوگوں کو نافرمان تو البتہ پایا۔
۵	الاعراف	۲۰	قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ الَّذِىْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝	(اے پیغمبر) کہدے ف میں تو تم سب لوگوں کی طرف (عرب ہوں یا عجم) اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہوں جس کی آسمان اور زمین (سب جگہہ) بادشاہت ہے اُس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے تو (لوگو) اللہ پر اور اس کے ان پڑھ پیغمبر پر جو اللہ تعالیٰ اور اس کی کلاموں پر یقین رکھتا ہے ایمان لاؤ ف اور اسکی پیروی کرو تاکہ تم راہ پاؤ ف
۱۰	التوبۃ	۵	هُوَ الَّذِىْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝	وہی خدا ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت کی باتیں ف اور سچا دین (اسلام) دے کر بھیجا اس لیے کہ اُس کو ف ہر دین پر غالب کرے گو مشرک برا مانیں ف
۔۔	۔۔	۔۔	وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ	اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کو ستاتے ہیں اُنکو ف تکلیف کا عذاب ہوگا

ف ہماری پیغمبروں کو ۔ ف یعنی دنیا کے دہندوں میں لگے ہوں ۔ ف اُس کی تدبیر اور اُس کے انتظامات ۔ ف سورۃ بقرہ کے دوسرے رکوع میں گزر چکا ہے کہ عربی زبان میں ایک کام کا جو دوسرے کام کی سزا میں کیا جاتا ہے اُسی کا نام رکھدیتے ہیں مثلاً برائی کا بدلہ برائی یہ کافر اللہ تعالیٰ سے داؤں ، و مکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ جو ان کا بدلہ دیگا اسکو بھی داؤں کہدیا قرآن شریف میں یہ محاورہ کئی مقام میں ہے جیسے سورہ نساء کے اکیسویں رکوع میں اور اس آیت میں اور مکروا ومکر اللہ وغیرہ ۔ ف جیسے اگلوں کو تباہ کیا جنکی جگہ انہوں نے لی ۔ ف نصیحت کی بات ۔ ف آخر اللہ تعالیٰ کا عذاب آتا ہے اور وہ بھی تباہ ہوتے ہیں باب قیصر کر لوگ انکی جگہ لیتے ہیں ۔ ف یعنی نوح اور عاد اور ثمود اور لوط کی بستیاں ۔ ف تاکہ قریش کے کافروں کو نصیحت ہو اور وہ عبرت لیں ۔ ف نشانیاں دیکھنے پر بھی ۔ ف نشانیاں دیکھنے سے ۔ ف مطلب یہ ہے کہ شروع سے کفر اور دین کی سب باتوں کو جو پیغمبر کے آنے سے پہلے یا نشانیاں دیکھنے سے پہلے جھٹلاتے تھے اسی طرح پیغمبروں کے آنے یا نشانیاں دیکھنے کے بعد بھی اُن باتوں کو جھٹلاتے رہے اور ان میں اس بات کی صلاحیت ہی پیدا نہیں ہوئی کہ وہ ایمان لاتے کیونکہ کفر اور شرک ان کی سرشت اور تمیز میں پڑگیا تھا اور اللہ نے انکے دلوں پر مہر کردی تھی ۔ ف یعنی ان لوگوں نے دلوں پر مہر تھی ۔ ف ان میں ایمان کا مادہ ہی نہیں رہتا لاکھ نشانیاں دیکھیں ۔ ف یعنی اگلی امتوں میں یا ہر زمانہ کے کافروں میں یا ہر زمانہ کے لوگوں میں ۔ ف یعنی اس کی کتابوں پر یا آیتوں پر یا عیسیٰ پر یا قرآن مجید پر ۔ ف اسی آیت سے صاف نکلا کہ حدیث شریف پر چلنا واجب ہے اور جو کوئی حدیث پر چلے وہ بموجب نص قرآنی ہدایت پر ہے ۔ ف معجزے اور شریعت کے احکام ۔ ف یعنے پیغمبر کو یا اسلام کے دین کو ۔ ف یہ خوشخبری پوری ہوئی مسلمانوں نے بت پرستوں کو عرب اور ہند میں مغلوب کیا اور یہود کو عرب میں اور نصاریٰ کو شام اور یوروپ میں اور مجوس کو ایران میں ۔ ف آخرت میں یا دنیا اور آخرت دونوں میں ۔

پارہ	سورۃ	رکوع		
۱۱	التوبہ	۱۶	لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝	(لوگو) تمہارے پاس تم ہی میں کا ف۱ ایک پیغمبر آچکا تمہاری تکلیف اُس کو ناگوار ہے ف۲ تمہاری بھلائی کی اُس کو لو لگی ہے ف۳ مسلمانوں پر بہت شفقت کرتا ہے مہربان ف۴
۱۱	یونس	۱	اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ۝	کیا لوگوں کو (کافروں کو) اُس بات سے تعجب ہوا کہ ہم نے انہی میں سے ف۵ ایک مرد کی طرف وحی بھیجی کہ لوگوں کو ڈرا ف۶ اور ایمان والوں کو خوش خبری سنا کہ ان کو اُن کے مالک کے پاس سچائی کا مرتبہ ملے گا ف۷ کافروں نے کہا یہ (پیغمبر) کھلا جادوگر ہے ف۸
۱۱	〃	۵	وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝	اور ہر قوم کی طرف ایک پیغمبر بھیجا گیا پھر جب اُن کا پیغمبر آیا تو ف۹ انصاف کے ساتھ اُن کا فیصلہ ہوگیا ف۱۰ اور ان پر ظلم نہیں ہوتا ف۱۱
〃	〃	۱	ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝	پھر ہم اپنے پیغمبروں اور ایمان والوں کو بچا دیتے ہیں ایسے ہی ہمارا ذمہ ہے ہم ایمان والوں کو بچا دیں گے ف۱۲
۶	النساء	۳	اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْ بَعْدِهٖ	بیشک ہم نے تیری طرف اسی طرح وحی بھیجی جیسے ہم نے نوح اور اس کے بعد دوسرے پیغمبروں کی طرف بھیجی
۱۳	یوسف	۱	ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ۝ وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝	یہ غیب کی چند خبریں تھیں جو ہم نے تجھ کو بھیجیں ف۱۳ اور تو تو اس وقت اُن کے پاس نہ تھا ف۱۴ جب اُنہوں نے مل کر ایک بات ٹھہرالی تھی ف۱۵ اور وہ فریب کر رہے تھے ف۱۶ اور اکثر لوگ ایسے ہیں تو کتنی ہی حرص کرے ف۱۷ وہ ایمان نہ لانے کے اور تو اُن سے قرآن سنانے پر ف۱۸ کچھ نیگ نہیں مانگتا ف۱۹ قرآن تو اور کچھ نہیں سارے جہان کے لیے نصیحت ہے
〃	〃	۱۲	وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ	اور ہم نے تجھ سے پہلے جو پیغمبر بھیجے وہ مرد ہی تھے ف۲۰ بستیوں کے رہنے والے کیا یہ لوگ (کافر) ملک میں نہیں پھرے (اگر پھرتے) تو آنکھ سے دیکھ لیتے کہ اگلے لوگوں کا ف۲۱ انجام کیا ہوا اور اس میں شک نہیں پرہیزگاروں کے لیے ف۲۲ آخرت کا گھر بہتر ہے کیا تم کو عقل نہیں یہاں تک کہ جب پیغمبر ف۲۳ ناامید ہو گئے اور اُن کی قوم کے لوگ یہ سمجھنے لگے کہ پیغمبر جھوٹے تھے ف۲۴ ایک ہی ایکا ہماری

ف۱ یعنی عربی یا قرشی ۔ ف۲ یعنی تم اللہ تعالیٰ کے عذاب میں پڑو یہ اُس کو شاق گذرتا ہے ۔ ف۳ رات دن اسکی یہی کوشش ہے بس یہی حرص ہے کہ جس طرح سے ہو تم دوزخ سے بچ جاؤ اور دنیا اور آخرت کی بھلائی پاؤ سبحان اللہ ماں باپ سے زیادہ ہمارے پیغمبر ہم پر مہربان تھے اور ان کا احسان ہم پر تمام جہان سے زیادہ ہے ۔ ف۴ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک ناموں میں سے دو نام یعنی رؤف اور رحیم آنحضرت کو دیئے یہ شرف اور کسی پیغمبر کو عنایت نہیں ہوا ۔ ف۵ یعنی آدمیوں میں سے ۔ ف۶ [illegible] ۔ محمد کو دیکھو اللہ تعالیٰ اپنا رسول ایسے شخص کو بنا کر بھیجا جس کے پاس نہ مال ہے نہ دولت نہ حکومت نہ ریاست اُس وقت یہ آیت اتری ۔ ف۷ یا سچائی کا مکان یعنی جنت بعضوں نے کہا سچائی کے مرتبے سے آنحضرت مراد ہیں جو ان کی شفاعت کریں گے بعضوں نے کہا نیک عمل جو انہوں نے آگے بھیجا ۔ ف۸ یا یہ قرآن کھلا جادو ہے ۔ ف۹ اور انہوں نے اسکو جھٹلایا ۔ ف۱۰ پیغمبر اور اس کے ساتھی بچ گئے جھٹلانے والے تباہ ہوئے ۔ ف۱۱ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہر قوم کا ایک پیغمبر ہے جب قیامت میں اُن کا پیغمبر اپنی قوم سمیت اللہ کے پاس حاضر ہوگا تو انصاف کے ساتھ اُنکا فیصلہ کیا جاویگا اور ان پر ظلم نہ ہوگا ۔ ف۱۲ اور کافروں کو تباہ کریں گے ۔ ف۱۳ یعنی وحی کے ذریعہ سے اگر تو سچا پیغمبر نہ ہوتا تو یہ باتیں تجھ کو کیسے معلوم ہوسکتیں ۔ ف۱۴ یوسف کے بھائیوں کے پاس ۔ ف۱۵ کہ یوسف کو کنوئیں میں ڈالدیں ۔ ف۱۶ کرتے پر بکری کا خون لگا کر لائے تھے ۔ ف۱۷ کہ وہ ایمان لے آئیں ہوا یہ کہ قریش کے کافروں نے آنحضرت سے امتحان کے لیے یوسف کا قصہ پوچھا جب یہ قصہ آپ نے پورا پورا قرآن کے ذریعہ سے بیان فرمایا تو آپکو امید ہوئی کہ اب قریش مسلمان ہو جاویں گے مگر اس کے بعد بھی وہ مسلمان نہیں ہوئے اس وقت یہ آیت آپ کی تسلی کے لیے اتری ۔ ف۱۸ اللہ کا حکم یہ ہو نے پہنچا ۔ ف۱۹ بلکہ خالص اللہ کے لیے سناتا ہے ۔ ف۲۰ فرشتے یا جن نہ تھے نہ عورتیں ۔ ف۲۱ جنہوں نے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا تھا ۔ ف۲۲ جو خرگی سے بچتے ہیں ۔ ف۲۳ اس آیت میں قریش کے کافروں کو ڈرانا منظور ہے وہ کہتے تھے اگر اللہ تعالیٰ کسیکو ہماری طرف بھیجتا تو فرشتے یا جن کو بھیجتا ۔ ف۲۴ اپنی قوم کو ایمان لانے یا عذاب اترنے سے یا اُنکی مدد آنے سے ۔ ف۲۵ جو انکو خدا کے عذاب سے ڈراتے تھے کہاں کا عذاب ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			كَذَبُوا جَاءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَشَاءُ ۖ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ۝	ہم دان کے پاس آن پہونچی ف ۱ پھر جس کو ہم نے چاہا بچا دیا اور گنا ہگار لوگوں سے ہمارا عذاب ٹل نہیں سکتا
۱۳	الرعد ۱۳	۱	إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ ۖ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝	تو تو ڈرانے ف والا ہے اور ہر قوم کو ایک ایک راہ بتانے والا ہو ف
۱۳	۱۳	۴	كَذَٰلِكَ أَرْسَلْنَاكَ فِي أُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَا أُمَمٌ لِتَتْلُوَ عَلَيْهِمُ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُونَ بِالرَّحْمَٰنِ ۚ قُلْ هُوَ رَبِّي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابِ ۝	جیسے ہم نے اور پیغمبروں کو بھیجا (اسی طرح تجھ کو بھی) ایک گروہ کی طرف بھیجا جس سے پہلے کئی گروہ گذر چکے ہیں اس لئے کہ تو ان کو وہ (قرآن) پڑھ کر سناوے جو ہم نے تجھ کو بھیجا حالانکہ وہ رحمن (خدا) کو نہیں مانتے ف لے پیغمبر کہدے وہ میرا مالک ہے اس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے اسی پر میں بھروسا ہے اور اسی کی طرف مجھ کو لوٹ کر جانا ہے ف
۱۳	۱۳	۶	وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً ۚ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ ۝	اور بیشک ہم نے تجھ سے پہلے کئی پیغمبر بھیجے اور ہم نے ان کو بیبیاں اور اولاد ف دی بات اور کسی پیغمبر سے یہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی نشانی دکھلائے مگر خدا کے حکم سے ہر چیز کی میعاد لکھی ہے ف
۱۳	۱۳	۶	وَإِنْ مَا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ۝	اور جس عذاب کا وعدہ ہم ان کافروں سے کر رہے ہیں اس میں سے کچھ تجھ کو دکھلا دیں یا تجھ کو (عذاب آنے سے پہلے) اٹھا لیں بات یہ ہے کہ تیرا کام صرف پہنچا دینا ہے اور ان سے حساب لینا ہمارا ف کام ہے
۱۳	ابراهیم ۱۴	۱	وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۖ فَيُضِلُّ اللَّهُ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝	اور ہم نے جب کوئی پیغمبر بھیجا تو اس کی قوم کی بولی والا ف ۱۲ کہ ان کو سمجھا سکے ف ۱۱ اس پر بھی اللہ تعالی جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے راہ پر لگاتا ہے اور وہ زبردست ہے حکمت والا
۱۳	۱۴	۲	قَالُوا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا تُرِيدُونَ أَنْ تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ۝ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِنْ نَحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ	وہ کہنے لگے تم تو اور کچھ نہیں ہماری طرح ایک آدمی ہو ف ۱۳ تم یہ چاہتے ہو کہ ہمارے باپ دادا جن کو پوجتے تھے ان سے ہم کو روکدو اگر تم سچے ہو) تو ایک کھلی نشانی (جو ہم چاہتے ہیں) ہم کو لا دکھاؤ ف ۱۴ ان کے پیغمبروں نے ان سے کہا (یہ تو تم سچ کہتے ہو) بیشک ہم اور کچھ نہیں تمہاری طرح آدمی ہیں ف ۱۵ مگر خدا تعالی اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے احسان ف ۱۶ کرتا ہے ف ۱۷
۱۴	الحجر ۱۵	۱	وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الْأَوَّلِينَ ۝	اور ہم تجھ سے پہلے اگلے کئی فرقوں میں پیغمبر بھیج چکے ہیں
۱۴	النحل ۱۶	۱	يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَنْ	وہی اپنے حکم سے فرشتوں کو وحی دے کر اپنے بندوں میں سے جس پر

ف۱ یعنے پیغمبروں کے پاس یا قوم کے لوگوں کے پاس ہمارا عذاب آن پہنچا۔ ف۲ اور پیغمبر ہیں خدا کے عذاب سے ڈرانے ف۳ تم میں کوئی نیک پیغمبر نہیں کہ خواہ مخواہ نشانیاں تبلاؤ تو وہ تمہارا نبی ہونا مانیں نشانیاں تو اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہیں۔ ف۴ یہ ابر صنل کیا۔ پیغمبر کو ان کی ہدایت کے لیے بھیجا کہتے ہیں یہ آیت اس وقت اتری جب قریش کے کافروں کو حکم ہوا رحمن کو سجدہ کرو وہ کہنے لگے رحمن کون ہے ہم نہیں جانتے۔ ف۵ رحمن اسی خدا کی ایک صفت ہے۔ ف۶ یا اسی کی درگاہ میں میں توبہ کرتا ہوں۔ ف۷ بعض مشرک یا یہودی کہا کرتے کہ اگر محمد سچے پیغمبر ہوتے تو اتنی بہت سی بیبیاں کاہے کو کرتے اس وقت یہ آیت اتری اللہ تعالی نے فرمایا کہ تم سے پہلے ہم نے کئی پیغمبر ایسے بھیجے ہیں جن کی بہت سی بیبیاں تھیں جیسے حضرت سلیمان کی تین سو بیبیاں اور سات سو لونڈیاں تھیں اور حضرت داؤد کی سو بیبیاں تھیں اور حضرت محمد صلے تو صرف نو بیبیاں رکھتے تھے اور یہی شہوت رانی کی نیت سے نہیں بلکہ اس میں سینکڑوں دین اور دنیا کے فائدے منظور تھے اگر شہوت رانی کی نیت ہوتی تو عین جوانی میں آنحضرت سالہا سال تک ایک بوڑھی عورت حضرت خدیجہ پر کیوں قناعت فرماتے اس زمانے میں بھی بعضے پادری آنحضرت پر یہی اعتراض کرتے ہیں انکا جواب یہ ہے کہ داؤد علیہ السلام اور سلیمان کی پیغمبری کو تم بھی مانتے ہو پھر انہوں نے اتنی بہت سی بیبیاں کیوں کی تھیں۔ ف۸ ہر کام کی مدت مقرر ہے۔ ف۹ تیری زندگی ہی میں۔ ف۱۰ ان کے اعمال کا بدلہ دینا۔ ف۱۱ اپنی قوم کی زبان کا۔ ف۱۲ کیونکہ غیر زبان والے کا مطلب سمجھنے میں اکثر لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے [illegible] جتنے پیغمبر آئے وہ ایک ایک قوم کی طرف بھیجے گئے اور ہر قوم کی طرف وہی بھیجا گیا جو ان ہی میں کا ایک شخص تھا اور انہی کی زبان بولتا تھا اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کی طرف بھیجے گئے مگر پہلے آپ ملک عرب میں تعلیم فرمائی اسی وجہ سے اللہ تعالی نے آپ کو عرب میں پیدا کیا اور مقصود یہ تھا کہ عرب تعلیم پا کر پھر اور قوموں کو تعلیم دیں گے کیونکہ پیغمبری آپ پر ختم ہو گئی اسی لیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے عالم اور مولوی بنی اسرائیل کے پیغمبروں کی طرح ہوں گے یعنے اپنی اپنی قوم کو دین کی باتیں [illegible] (۱۰ ق در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ۰	چاہتا ہے اتارتا ہے (وحی یہ ہے) کہ (لوگوں کو) جتلا دو میرے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے تو مجھ سے ڈرتے رہو
۱۴	النحل ۱۶	۵	۳۶ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ	اور ہم تو ہر قوم میں ایک پیغمبر (یہ حکم دیکر) بھیج چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو پوجو اور طاغوت سے بچے رہو ف۱ تو (پیغمبروں کے سمجھانے سے) کسی کو اللہ تعالیٰ نے راہ پر لگا دیا اور کسی پر گمراہی جم گئی تھی ف۲ تو (اے قریش کے کافرو) ذرا ملک میں سیر کرو دیکھو تو پیغمبروں کو جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا ف۳
″	″	۶	وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۙ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ۭ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۰	ہم نے تجھ سے پہلے (بھی) مردوں ہی کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا اُن کو وحی بھیجتے رہے ف۴ (لوگو) اگر تم نہیں جانتے تو کتاب والوں ف۵ (یہود اور نصاریٰ) کے عالموں سے پوچھ لو اور اُن پیغمبروں کو معجزے اور کتابیں دیکر بھیجا اور اسی طرح ہم نے تجھ پر بھی قرآن اتارا اس لیے کہ تو لوگوں کو سمجھا دے جو ان کی طرف اترا اور اس لیے کہ وہ (خود بھی) غور کریں ف۶
″	″	۸	۶۳ تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ	قسم اللہ کی ہم تجھ سے پہلے کئی قوموں کی طرف پیغمبر بھیج چکے ہیں پھر شیطان نے جو کام وہ کرتے تھے ف۸ وہی اُن کو اچھے کر دکھائے ف۹ اب آج (دنیا میں) شیطان ہی ان کا رفیق ہے اور اُن کو آخرت میں تکلیف کا عذاب ہونے والا ہے
″	″	۱۱	۸۴ وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا	اور (وہ دن یاد کر) جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اٹھائیں گے ف۱۱
″	″	۱۲	۸۹ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ	(اور وہ دن یاد کر) جس دن ہم ہر امت میں انہی میں کا ایک گواہ اٹھائیں گے اور تجھ کو ان لوگوں پر ف۱۲ گواہ بنا کر لائیں گے ف۱۳
۱۵	بنی اسرائیل ۱۷	۲	۱۵ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۰	اور ہم اس وقت تک (کسی کو) عذاب کرنے والے نہیں جب تک کوئی پیغمبر نہ بھیجیں ف۱۴
″	″	۶	۵۵ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۰	اور ہم تو ایک پیغمبر کو دوسرے پیغمبر پر بزرگی دے چکے ہیں ف۱۵ اور ہم نے داؤد کو زبور عنایت کی ف۱۶
۱۵	″	۱۱	۹۴ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَاۗءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ۔ قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰۗىِٕكَةٌ	اور جب لوگوں پاس ہدایت آچکی (یعنی قرآن) تو اُن کو ایمان لانے سے اسی بات نے روکا کہ وہ کہنے لگے کیا اللہ تعالیٰ نے آدمی کو پیغمبر بنا کر بھیجا ف۱۷ کہہ دے اگر زمین میں فرشتے چلتے بستے ہوتے تو بیشک ہم

ف۱ طاغوت جو اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا جائے ۲ ف۲ اُس کی قسمت میں روز ازل سے گمراہی لکھی تھی پیغمبروں کے سمجھانے کا اس پر کچھ اثر نہیں ہوا ۲ ف۳ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ تم ہی کوئی نئے پیغمبر نہیں ہو تم سے پہلے ہر قوم میں پیغمبر آچکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم سنا چکے ہیں جن کی قسمت میں ایمان تھا انکو اللہ تعالیٰ نے راہ پر لگا دیا اور جو بدبخت تھے وہ اپنی گمراہی پر قائم رہے مشرکوں کا یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے بالکل غلط ہے اللہ تعالیٰ نے تو پیغمبروں کے ذریعہ سے اپنی رضامندی کا رستہ سب کو بتلا دیا جس نے ان کا کہا مانا اسی سے خدا راضی ہے ۱۲ ف۴ یعنی ہمیشہ آدمی ہی پیغمبر بنکر آیا ہے فرشتے کبھی نہیں آئے ۔ اے مشرکو اگر تم کو اس بات میں شک ہو تو کتاب والوں الخ ۱۲ ف۵ کیونکہ مشرک اہل کتاب کو علم والا سمجھتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تم کو اس میں شک ہے کہ آدمی اللہ کا پیغمبر ہو سکتا ہے یا نہیں تو جن کو تم علم والا سمجھتے ہو ان سے دریافت کرلو ۲ ف۶ اور قرآن کا مطلب سمجھیں جو مشکل یا مجمل معلوم ہو وہ تجھ سے پوچھ لیں تو تفصیل سے اُن کو سمجھا دے قرآن شریف کے اکثر احکام مجمل ہیں مثلاً نماز درستی سے ادا کرو زکوٰۃ دو حج کرو اب اگر حدیث شریف نہ ہو تو کوئی آدمی قرآن پر عمل نہیں کر سکتا نماز کیوں کر پڑھے گا اور کتنی رکعتیں ۔ زکوٰۃ کتنی دے گا حج کیونکر کرے گا یہ سب باتیں حدیث شریف سے معلوم ہوتی ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سن رکھو مجھ کو قرآن ملا اور اس کے ساتھ ایک اور قرآن کی طرح یعنے حدیث اور جو کوئی حدیث کو قابل اعتبار نہ سمجھے وہ درحقیقت قرآن کا بھی منکر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہو اس کا حکم وہی ہے جو کافروں کا ہے ۲ ف۷ یعنے ہم کو اپنی قسم ۲ ف۸ کفر اور شرک کی باتیں پیغمبروں کو جھٹلانا ۲ ف۹ وہ سمجھے کہ ہم بہت اچھے کام کر رہے ہیں ۱۲ ف۱۰ یعنے قریش کے کافروں کا آج شیطان ہی مددگار ہے یا مراد وہی کافر ہیں جو گذر گئے ۱۲ ف۱۱ ان کا پیغمبر خدا کے سامنے کھڑا ہوگا اور گواہی دے گا ۱۲ ف۱۲ یعنے آخری زمانہ کی امت پر ۱۲ باقی در ضمیمہ ۔

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			يَمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ۝ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ۝	(ان کی ہدایت کے لیے) آسمان سے ایک فرشتہ کو پیغمبر بنا کر ان پر اتارتے ف۱ (اے پیغمبر) کہہ دے اللہ تعالیٰ کی گواہی مجھ میں اور تم میں بس ہے بیشک وہ اپنے بندوں (کے حال) سے خبردار ہے اور (ان کے کاموں کو) دیکھ رہا ہے ف۲
۱۵	الکھف	۸	۵۶ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ۝	۵۶ اور ہم تو پیغمبروں کو صرف اس لیے بھیجتے ہیں کہ (مومنوں کو نجات کی) خوشخبری دیں (کافروں کو عذاب سے) ڈرائیں اور کافر لوگ جھوٹی باتیں بنا کر سچ کو مٹا دینے کے لیے (پیغمبروں سے) حجت کرتے (جھگڑا کرتے) ہیں ف۳ اور ان لوگوں نے ہماری آیتوں اور ہمارے ڈرانے کو (یا اُن چیزوں کو جن سے وہ ڈرائے گئے) ہنسی کھیل بنا لیا
۱۷	الانبیاء	۱	۷ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝ ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ۝	۷ اور (اے پیغمبر) تجھ سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے وہ مرد (آدمی ہی) تھے ہم اُن پر وحی اتارتے تھے (اے کافرو) اگر تم کو اس بات کا علم نہیں تو علم والوں سے ف۴ پوچھ لو ف۵ اور ہم نے ان پیغمبروں کے بدن ایسے نہیں بنائے تھے جو کھانا نہ کھائیں ف۶ اور نہ وہ (دنیا میں) سدا رہنے والے تھے ف۷ پھر جو وعدہ ہم نے کیا تھا اُن کو سچ کر دکھایا ف۸ اُن کو اور جن کو ہم نے چاہا بچا دیا اور حد سے بڑھ جانے والوں (کافروں) کو تباہ کر دیا
۱۷	″	۲	۲۵ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝	۲۵ اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس پر یہی وحی بھیجتے رہے کہ میرے سوا کوئی سچا خدا نہیں تو مجھ ہی کو پوجتے رہنا
″	″	۴	۴۵ قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ۖ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ۝	۴۵ (اے پیغمبر) کہہ دے میں تم کو وحی سے (خدا کے حکم کے موافق) ڈراتا ہوں اور بہرے ہیں وہ تو ڈرانے کے وقت پکارنا نہیں سنتے (وہ کیا خاک ڈریں گے) ف۹
″	″	۷	۱۰۷ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝	۱۰۷ اور (اے پیغمبر) ہم نے تو تجھ کو سارے جہاں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے ف۱۰
″	الحج	۷	۴۹ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝	۴۹ کہہ دے لوگو میں تم کو (خدا کے عذاب سے) کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں اور کوئی بات نہیں ف۱۱
″	″	۷	۵۲ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ	۵۲ اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول یا نبی ایسا نہیں بھیجا مگر اسکو یہ بات پیش آئی جب اس نے کوئی خیال باندھا تو شیطان نے (اپنی طرف سے) اُس کے خیال میں کچھ ملا دیا ف۱۲ پھر جو شیطان ملا دیتا ہے اس کو

ف۱ مطلب یہ ہے کہ آدمی کے سمجھانے کو آدمی ہی آتے ہیں چونکہ زمین پر اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کو بسایا ہے تو ان کی ہدایت کے لیے ہی اللہ تعالیٰ آدمیوں ہی میں سے پیغمبر بنا کر بھیجتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر نوع بلکہ ہر قوم بلکہ ہر ملک والا جیسے اپنے ہم جنس کی بات سمجھتا ہے اور مانتا ہے ویسا غیر نوع اور غیر قوم والے سے نہیں ہو سکتا تو یہ اللہ کا فضل و کرم ہے کہ آدمیوں کی ہدایت کے لیے اس نے آدمی کو بھیجا اس میں شبہ کا کوئی موقع نہیں ف۲ اگر میں پیغمبری کا جھوٹا دعویٰ کرتا ہوں تو بھی اللہ تعالیٰ سب دیکھ اور سن رہا ہے وہ کبھی میرے دعوے کو فروغ نہ ہونے دیتا عقلمند ذرا سا غور کرے تو کھلی سمجھ لیگا کہ جھوٹ جھوٹ ہی ہے اور سچ سچ ہے ف۳ مثلاً کہتے ہیں بھلا آدمی اللہ کا رسول کیونکر ہو سکتا ہے کبھی کہتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا کہ آدمی ہی رسول ہو تو کسی بڑے آدمی کو اپنا رسول کرتا تھا اسی قسم کے شبہے اپنے دل سے تراش کر جھگڑے نکالتے ہیں اُن کا مطلب یہ ہے کہ اُن جھگڑوں سے حق بات پر دھبہ لگا دیں ف۴ یہود اور نصاریٰ کے عالموں سے ف۵ وہ تم کو اللہ کی کتابوں سے بتلا دیں گے کہ اگلے پیغمبر سب آدمی ہی گذرے ہیں کوئی فرشتہ آدمیوں کے پاس پیغمبر بنکر نہیں آیا ف۶ فرشتوں کی طرح بن کھائے زندہ رہیں ف۷ مطلب یہ ہے کہ اگلے پیغمبروں میں تین باتیں موجود تھیں جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نہ فرشتے تھے نہ ملک آدمی تھے ایک یہ کہ انکا بدن آدمیوں کی طرح گوشت اور پوست اور خون سے بنا تھا دوسرے وہ کھاتے پیتے تھے تیسرے فرشتوں کی طرح سدا دنیا میں نہیں رہے بلکہ آدمیوں کی طرح عمر گذار کر گذر گئے ف۸ کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب اتریگا اور تم بچ جاؤ گے ف۹ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے (قرأت ولا تسمع کا) تو بہروں کو پکار کر نہیں سنا سکتا ڈرانے کے وقت ف۱۰ نیکوں کے لیے تو آپ کا رحمت مجسم ہونا ظاہر ہے کہ آپ کی طفیل سے دنیا کی زندگی اچھی طرح سے گذرتی ہے اور آخرت میں ہمیشہ کا چین ملے گا اور بدوں کے لیے بھی آپ کی ذات بابرکات رحمت ہے جب سے آپ دنیا میں تشریف لائے خسف اور مسخ اور عام عذاب آنا موقوف ہو گئے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۝ وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝	اللہ منسوخ کردیتا ہے اور اپنی رسچی باتوں کو زور دیتا ہے قائم رکھتا ہے اور اللہ تو سب کچھ جانتا ہے حکمت والا ہے اس سے یہ غرض ہے کہ شیطان جو اپنی طرف سے ملا دیتا ہے اس کی وجہ سے اُن لوگوں کو آزمائے جن کے دل میں شک اور نفاق کی بیماری ہے اور ان کے دل سخت ہیں اور بیشک یہ ظالم کافر بڑے سخت کی ضد میں پڑے ہوئے ہیں ف اور یہ غرض ہے کہ جو لوگ علم والے ہیں وہ جان لیں کہ وحی برحق ہے (یعنی قرآن شریف) تیرے مالک کی طرف سے پھر اس پر ایمان لائیں اور ان کے دلوں کو اس سے اطمینان ہو ف اور بیشک اللہ ایمان والوں کو ضرور سیدھا رستہ دکھلانے گا
۱۷	الحج ۲۲	۱۰	اللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝	اللہ تعالے فرشتوں اور آدمیوں میں سے پیغام پہونچانے والے چھانٹ لیتا ہے ف کیونکہ اللہ تعالی سنتا دیکھتا ہے
۱۸	المؤمنون ۲۳	۳۲	ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝ فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۝ وَلَىِٕنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝ اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ۝ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ۝ اِنْ هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُۨ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ	پھر نوح کی قوم کے بعد ہمنے ایک اور قوم پیدا کی ف اور انہی میں کے ایک شخص کو پیغمبر بنا کر اُن کی طرف بھیجا اور یہ کہلا بھیجا کہ اللہ کو پوجو اس کے سوا کوئی تمہارا سچا خدا نہیں کیا تم (خدا سے) نہیں ڈرتے اور اُس کی قوم کے سردار جنہوں نے پیغمبر کو نہ مانا اور قیامت آنے کو جھٹلایا اور دنیا کی زندگی میں ہمنے ان کو آسودہ کر دیا تھا (خوب چین سے بسر کرتے تھے) یوں کہنے لگے یہ ہے کیا ایک آدمی ہے تم جیسا جو تم کھاتے ہو وہ بھی کھاتا ہے اور جو تم پیتے ہو وہ بھی پیتا ہے ف اور اگر تم ایک آدمی کے کہنے پر چلے جو تمہاری طرح ہے ف تو بیشک اس صورت میں تم خراب ہوئے ف کیا یہ پیغمبر تم کو یہ بہکاتا ہے (وعدہ دیتا ہے) جب تم مرگئے مٹی اور ہڈیاں ہوگئے پھر دوبارہ تم (زمین سے) نکالے جاؤ گے بہلا جو تم کو دیا جاتا ہے کہیں ہوسکتا ہے بہلا کہیں ہوسکتا ہے (کیا عقل کی بات ہے) بس یہی ہماری زندگی ہے دنیا کی مرتے ہیں اور جیتے ہیں ف اور ہم کو پھر کبھی جی اٹھنا نہیں ہے اس مرد نے اور کچھ نہیں خدا پر جھوٹ باندھا ہے ف اور ہم تو اُس کا کہا ماننے والے نہیں ف پیغمبر (ہود یا صالح یا شعیب) نے کہا یا پروردگار انہوں نے مجھ کو جھٹلایا

ف کہ شیطانی باتوں یا وسوسوں کو اللہ تعالی کافرسودہ خیال کرتے ہیں اور جب وہ غلط نکلتا ہے تو اللہ تعالی یا پیغمبر کی نسبت شبہے کرتے ہیں ف یا اس کو سنکر ان کے دل گڑگڑائیں عاجزی کریں ف وہ سمجھ جائیں گے کہ قرآن شریف میں بتوں کی تعریف ہو یہ ممکن نہیں ضرور یہ شیطان کا دہوکہ ہے ف جس فرشتے کو چاہتا ہے اور جس آدمی کو چاہتا ہے اپنا پیغمبر بنا تا ہے اس میں تمہارا کیا زور ہے یہ آیت اس وقت اتری جب ولید بن مغیرہ قریش کے ایک کافر نے کہا اللہ تعالی نے محمد کو کیسے پسند کیا وہ تو نہ ہماری قوم میں بزرگ ہیں نہ سب سے زیادہ شریف ہیں حالانکہ وہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام قریش میں سب سے زیادہ شریف تھے اور بزرگی عقل اور علم سے ہے نہ عمر سے کیونکہ اللہ تعالی سنتا جانتا ہے وہ جسکو چاہتا ہے کہ سمجھ کر چھانٹتا ہے ف ثمود کی یا عاد اور ثمود دونوں کی یا شعیب کی قوم ف اسکا کھانا پانی کچھ عجیب نہیں آتا ف اور اپنے باپ دادا کا طریق چھوڑ دیا ف تمہاری عقل میں معلوم ہوتا ہے فتور ہے ف اگلے مرتے جاتے ہیں پچھلے پیدا ہوتے ہیں بیولوں کی طرح نکلتے ہیں اور کملاتے ہیں درختوں کی طرح لہلہاتے ہیں اور سوکھ جاتے ہیں یہی کارخانہ جاری ہے ف جو کہتا ہے میں اسکا بھیجا ہوا ہوں یا تم مرکر پھر جی اٹھوگے ف اس بات کا یقین کرنے والے نہیں

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			بِمَا كَذَّبُوْنِ قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ۚ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۔ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ۔ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۔ ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ۚ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۔	اس وجہ سے میری مدد کر خدا تعالیٰ نے فرمایا اور تھوڑی ہی مدت میں شرمندہ ہونگے آخر ایسا ہی ہوا (انصاف کر ساتھ ایک چینگاڑ۴ نے ان کو آپکڑا پھر ہم نے ان کو کوڑا کچرا کر دیا (کوڑے کی طرح پامال ہوگئے) اور ظالم لوگ خدا کی رحمت سے دور پڑ گئے پھر ان کے بعد ہم نے دوسری قومیں پیدا کیں (جیسے ابراہیم اور لوط کی قومیں) کوئی قوم اپنی مدت سے نہ آگے بڑھ سکتی ہے نہ پیچھے رہ سکتی ہے ف۵ پھر ہم نے اپنے پیغمبر لگاتار بھیجے ہیں اور ایسا ہوا کہ جب کسی قوم کے پاس اسکا پیغمبر آیا وہ اسکو جھٹلانے لگے اور ہم بھی ایک قوم کو دوسری قوم کے بعد ہلاک کرتے گئے اور ان کو نیست نابود کر کے کہانیاں بنا دیا (ان کی کہانیاں رہ گئیں) بے ایمان لوگ (خدا کی رحمت سے) دور پڑ گئے
۱۹	الفرقان ۲۵	۱	تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ۙ	بڑی برکت والا ہے وہ خدا جس نے اپنے بندے (حضرت محمدؐ) پر قرآن اتارا اس لیے کہ سارے جہان کو ڈرانے والا ہو ف۳
؍؍	؍؍	۲	وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۭ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ۔	اور (اے پیغمبر) تجھ سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے وہ (سب) کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے ف۴ اور ہم نے تم (سب) کو ایک دوسرے کی جانچ (اور آزمائش) کے لیے بنایا ہے ف۵ (دیکھیں) تم صبر کرتے ہو یا نہیں اور (اے پیغمبر) تیرا مالک (سب کا حال) دیکھ رہا ہے
؍؍	؍؍	۳	وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۔ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ۔	اور پیغمبر (اس وقت) یہ عرض کریگا مالک میرے (میں کیا کروں) میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ بیٹھی ف۶ اور جیسے یہ کافر (اے پیغمبر) تیرے دشمن ہیں ایسے ہی ہم نے گنہگاروں کو ہر ایک پیغمبر کا دشمن بنایا اور لوگوں کو راہ بتلانے اور پیغمبروں کی مدد کرنے کو تیرا مالک بس کرتا ہے
؍؍	؍؍	۵	وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ۔	اور اگر ہم (تیری زندگی میں) چاہتے تو ہر بستی میں ایک ڈرانیوالا (پیغمبر) بھیجتے ف
؍؍	؍؍	؍؍	وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۔ قُلْ مَآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَاۗءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۔	اور اے پیغمبر ہم نے تجھ کو بس اسی لئے بھیجا کہ (نیکوں کو جنت کی) خوشخبری دے اور (گناہگاروں کو خدا کے عذاب سے) ڈرا اے پیغمبر کہدے میں تم سے اس خوشخبری سنانے اور ڈرانے پر کوئی مزدوری نہیں مانگتا مگر جس کا جی چاہے ف وہ اپنے مالک تک پہنچنے کا رستہ کر لے
۲۱	الاحزاب ۳۳	۶	يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ	اے پیغمبر ہم نے تجھ کو گواہ بنا کر بھیجا اور (مسلمانوں کو جنت کی) خوشخبری

ف۴ چینگاڑ ان کو دی گئی وہ وہی تھی اور یہیں عدل و انصاف تھا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے آخر سچے وعدہ کے مطابق ایک چینگاڑ نے انکو آدبوچا ۔ ف۵ جتنی مدت اس کی اللہ نے مقرر کر دی ہے اتنی ہی مدت دنیا میں رہیگی پھر تباہ ہوگی ۔ ف۳ خدا کے عذاب سے دنیا کے تمام آدمیوں اور جنوں کو ڈرائے اس آیت سے صاف نکلتا ہے کہ آنحضرت تمام دنیا کی طرف بھیجے گئے تھے اور کوئی پیغمبر ایسا دنیا میں نہیں آیا ۔ ف۴ بلکہ حضرت عیسیٰ تو بہت کیا بازار اور مجمع میں جا کر لوگوں کو سمجھاتے اور نصیحت کرتے یا انکے پاس گدھے پر ... کا جواب ہے جو کہتے تھے یہ شخص تو بازاروں میں پڑا پھرتا ہے اللہ تعالیٰ کا پیغمبر کیونکر ہو سکتا ہے ۔ ف۵ مالداروں کو اسلیے کہ وہ غریبوں کو بہ نظر حقارت نہ دیکھیں اللہ تعالیٰ کا شکر کریں ۔ غریب کو اس لیے کہ وہ صبر کریں اور مالدار پر حسد نہ کریں بیمار کو اسلیے کہ وہ تندرست سے عبرت لے اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرے کافر اسلیے کہ وہ مومن کو بہتر کاٹ کھیں مومن اسکے بہتر کاٹنے میں آتا ہے یا نہیں پیغمبر اسلیے کہ وہ امت کو سمجھائیں اور ان کی ایذا ہی پر صبر کریں امت اس لیے کہ وہ اپنے پیغمبر کو مانتے ہیں یا نہیں حدیث میں ہے کہ اپنے سے کم کو دیکھو اور اپنے سے بڑے کو مت دیکھو تاکہ تم کو اللہ تعالیٰ کا شکر پیدا ہو اور ناشکری نہ ہو غرض خداوند کریم کا ہر فعل حکمت سے بھرا ہوا ہے ۔ ف۶ اور لگے دوسری باتوں پر عمل کرنے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے میری قوم نے اس قرآن کو بیہودہ بکواس سمجھا اور لگے دوسری کتابیں پڑھنے ہمارے زمانہ میں تو بالکل یہی حال ہے عجب اندھیر چھایا ہے اسلامی مدرسوں میں صدرہ اور شمس بازغہ تک پڑھ جاتے ہیں مگر قرآن کو ایک بار بھی اول سے آخر تک سمجھ کر پڑھنا نصیب نہیں ہوتا پہلے زمانہ میں قرآن کے کچھ لفظ طوطے کی طرح پڑھائے جاتے تھے اب وہ بھی بہت سے مسلمانوں نے چھوڑ دیا ہے اور بچے کو ہوش آتے ہی اردو فارسی حکایات انگریزی شروع کرا دیتے ہیں ایسے مسلمانوں پر خدا کا غضب نہ اترے تو اور کیا ہوگا تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ بچے کو ہوش آتے ہی قرآن ترجمہ سمیت پڑھائیں اور اس کا مطلب بچے کے ذہن نشین کرائیں وہ کونسی عمدہ تعلیم ہے جو قرآن میں نہیں اخلاق اس میں موجود ہیں قصص اور تاریخی واقعات اس میں موجود ہیں ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	آیت		
			مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝	دینے والا اور کافروں کو خدا کے عذاب سے) ڈرانے والا اور اللہ کے حکم سے (لوگوں کو) اللہ کی طرف بلانے والا اور روشن کرنیوالا چراغ
۲۲	السبا	۳	وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝	اور اے پیغمبر ہم نے تجھ کو ساری (دنیا کے) لوگوں کو خوشخبری سنانے اور (عذاب سے) ڈرانے کے لیے بھیجا ہے پر اکثر لوگ نادان ہیں ف
″	″	۴	وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝	اور جب ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈرانیوالا (پیغمبر) بھیجا تو وہاں کے آسودہ لوگ (پیغمبر سے) یہی کہتے رہے تم جو دیکر بھیجے گئے ہو ہم اُس کو نہیں مانتے ف
″	فاطر	۲	اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۭ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ۝	ہمنے تجھ کو سچا خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا بناکر بھیجا اور کوئی قوم ایسی نہیں ہوئی جس میں (کوئی نہ کوئی) ڈرانیوالا (پیغمبر) نہ گذرا ہو ف
″	یٰس	۱	اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝	بیشک تو پیغمبروں میں سے (ایک پیغمبر) ہے سیدھے رستے پر ف
۲۳	والصّٰفّٰت	۲	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝	اور ان کے پاس بھی ہم ڈرانے والے (پیغمبر) بھیج چکے ہیں
۲۵	الشورٰی	۱	حٰمۗ ۝ عۗسۗقۗ ۝ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝	ایسے ہی (جیسا مضمون اس سورت میں ہے) اللہ زبردست حکمتوالا تجھ پر اور تجھ سے پہلے پیغمبروں پر وحی بھیجتا ہے ف
″	″	۵	وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝	اور آدمی کا یہ حوصلہ نہیں کہ اللہ اُس سے بات کرے ف مگر وحی کے ذریعے سے یا پردہ کی آڑ سے ف یا وہ ایک پیغام پہونچانیوالا فرشتہ بھیجتا ہے اللہ کے حکم سے جو اسکو منظور ہے پہنچا دیتا ہے ف بیشک وہ (سب) اوپر ہے (اپنے عرش پر) حکمت والا
۲۶	الفتح	۱	اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۭ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝	اے پیغمبر ہمنے تجھ کو (تیری امت پر) گواہ اور (ایمان والوں کو) خوشخبری دینے والا اور (کافروں کو) ڈرانیوالا بھیجا ف کہ تم اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اُس کے رسول کا ادب کرو اور اُسکی تعظیم کرو ف اور صبح اور شام اللہ کی پاکی بیان کرو
″	″	۴	مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ	محمد اللہ تعالے کا پیغمبر ہے
۲۷	النجم	۱	مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۝ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝ ذُوْ مِرَّةٍ ۭ فَاسْتَوٰى ۝ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝ فَاَوْحٰٓى اِلٰى	تمہارا ساتھی (یعنی پیغمبر) نہ تو بہکا ہے نہ بھٹکا ف اور نہ (اپنے) دل کی خواہش سے وہ (کوئی) بات کرتا ہے ف اُسکی جو بات ہو وہ وحی ہے جو اُس پر بھیجی جاتی ہے ف اسکو بڑے زور والے (فرشتے جبرئیل) نے سکھائی ہے ف بڑے خوب صورت سے پھر اوپر چڑھ گیا ف آسمان کے اونچے کنارے میں ف پھر وہ اترا اور (پیغمبر) کے پاس آگیا ف اتنا کہ دو کمان کا یا اس سے بھی کم (پیغمبر اور جبرئیل

ف انکو معلوم نہیں کہ پیغمبری کیا چیز ہے اور پیغمبر کیوں بھیجے جاتے ہیں قتادہ نے کہا اللہ نے حضرت محمد کو عرب اور عجم سب قوموں کی طرف بھیجا صحیح حدیث میں ہے کہ پہلے زمانے میں پیغمبر اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے اور میں تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں ف یعنی جن باتوں کو تم بیان کرتے ہو کہ ہم خدا کی طرف سے لائے ہیں ہم انکو نہیں مانتے کہتے ہیں آنحضرت کے عہد میں ایک شخص تھا اس نے ایک دوسرے شخص کو آپکا حال دریافت کرنے کے لیے بھیجا اس نے اسکو خط لکھا کہ میں آپ سے ملا اور دیکھا کہ آپکے پیرو وہی لوگ ہیں جو غریب مسکین ہیں جب یہ خط اُس کو پہنچا تو وہ اپنی سوداگری چھوڑ کر چلا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہو کر کہنے لگا بیشک آپ اللہ کے پیغمبر ہیں آپنے فرمایا تجھے کہاں سے معلوم ہوا اس نے کہا جب کوئی پیغمبر دنیا میں آیا تو پہلے پہل غریب مسکین لوگ ہی اُسکے ساتھی ہوتے ہیں بعد اُس کے یہ آیت اتری آپ نے اُسکو بلا بھیجا اور فرمایا کہ اللہ نے اس بات کی تصدیق اتاری ف اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ ہر ملک اور ہر قوم میں اللہ کے پیغمبر گذر چکے ہیں مدت سے پیغمبروں کا ذکر اللہ تعالے نے قرآن شریف میں نہیں فرمایا ف جس میں نہ افراط ہے نہ تفریط یعنی دین اور دنیا دونوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدھے رستے پر تھے ف اس کے معنے اللہ ہی کو معلوم ہیں ف مطلب یہ ہے کہ اس سورت میں جو مضامین مذکور ہیں وہ تجھ پر اور تجھ سے پہلے پیغمبروں پر بھی بھیجے جا چکے ہیں۔ ابن عباس نے کہا کوئی پیغمبر ایسا نہیں گذرا جس پر حٰم عسق کے مضمون نہ بھیجے گئے ہوں ف یعنے دو بدو ہو کر بے حجاب اور بے پردہ دیکھتے ہیں یہودیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جب تم اللہ کے پیغمبر ہو تو اللہ سے باتیں کیوں نہیں کرتے اور اسکو دیکھتے کیوں نہیں جیسے موسیٰ نے اللہ سے باتیں کیں اور اسکو دیکھا ف وحی کے کئی طریقے ہیں ایک تو بیداری میں دل پر القا ہونا دوسرے خواب میں کچھ معلوم ہونا (باقی در ضمیمہ)

			عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰیؕ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی ۝ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰی مَا یَرٰی ۝ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی ۝ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی ۝ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰیؕ اِذْ یَغْشَی السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰیۙ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ۝ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی ۝	میں) فاصلہ رہ گیا پھر اس نے اللہ کے بندہ (حضرت محمدؐ) کو جو جتلانا تھا وہ بتلایا ف پیغمبرؐ نے جو دیکھا تھا اس میں دل نے جھوٹ نہیں ملایا کیا پیغمبرؐ نے جو دیکھا تم اس بات میں اس سے جھگڑتے ہو ف حالانکہ پیغمبر تو اس کو (جبرئیل کو) ایک بار اور دیکھ چکا ہے سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اسی کے پاس بہشت ہے جو نیک بندوں کا ٹھکانا ہے جب اس سدرہ پر چھا رہا تھا پیغمبرؐ کی نگاہ چوکی نہیں حد سے بڑھی بھی نہیں بیشک پیغمبرؐ نے اپنے مالک کی بڑی نشانیاں دیکھیں
۲۷	النجم ۵۳	۳	هٰذَا نَذِیْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰی ۝	اگلے ڈرانے والوں میں سے یہ (پیغمبر) بھی ایک ڈرانے والا ہے ف
۲۸	الطلاق ۶۵	۲	قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَیْكُمْ ذِكْرًاۙ رَّسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْكُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ مُبَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِؕ	اللہ نے تمہارے پاس قرآن بھیجا اور تمہارے سمجھانے کو پیغمبر بھیجا جو اللہ کی کھلی کھلی آیتیں تم کو پڑھ کر سناتا ہے اس لیے کہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کو (جہالت اور کفر کے) اندھیروں سے نکال کر (ایمان اور نیک اعمال کی) روشنی میں لائے
۲۹	المزمل ۷۳	۱	اِنَّاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَیْكُمْ	(لوگو) ہم نے تمہارے پاس ایک پیغمبر (یعنے حضرت محمدؐ) کو بھیجا ہے جو (قیامت کے دن) تم پر گواہی دیگا
۲۷	الحدید ۵۷	۱	هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ عَلٰی عَبْدِهٖۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ	وہی تو اللہ ہے جو اپنے بندہ (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر صاف صاف آیتیں (قرآن کی) اتارتا ہے
۲۸	الصف ۶۱	۷	هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ	وہی خدا ہے جس نے اپنے پیغمبر (محمدؐ) کو ہدایت (قرآن) اور سچا دین دے کر بھیجا۔
۲۸	الجمعہ ۶۲	۱	هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ	وہی خدا ہے جس نے عرب کے ان پڑھ لوگوں میں ان ہی میں کا ایک پیغمبر بھیجا۔ ف

صِفَاتُ النَّبِیِّ ﷺ وَعَجْزُهٗ عَنِ الْاِتْیَانِ بِالْاٰیَاتِ وَالْهِدَایَةِ

باب ۱۱ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات اور نشانیاں دکھلانے اور ہدایت سے ان کا عجز

ف یعنی آپ کو وحی سنائی ۔ ف یعنے کہتی ہو کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل کو نہیں دیکھا یعنے کہتے ہیں جب آپ نے معراج کا حال بیان کیا تو مشرکین اس کا انکار کرنے لگے اور کہنے لگے اچھا بیت المقدس کیسے ہے بیان کرو آپ نے بیان کردیا جب تو وہ حیران ہوئے ۔ ف سدرۃ المنتہیٰ بیری کا ایک درخت ہے چھٹے یا ساتویں آسمان پر حضرت جبرئیل اور دوسرے مقرب فرشتے وہیں تک جاسکتے ہیں اس سے آگے نہیں بڑھ سکتے اس لیے اس کو سدرۃ المنتہیٰ کہتے ہیں ۔ ف یعنے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۔ ف یعنے حضرت محمدؐ جو عربی تھے اور ان پڑھ بھی ۔ تم کہتے ہیں کہ عرب کے جتنے قبیلے تھے آنحضرتؐ کو ان میں سے ہر ایک کے ساتھ کچھ نہ کچھ رشتہ داری تھی مگر بنی تغلب جو نصاریٰ تھے

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۴	آل عمران	۱۷	وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ ۚ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝	اور پیغمبر کا کام نہیں کہ لوٹ کے مال میں چوری کرے اور جو کوئی چوری کرے وہ قیامت کے دن چرائی چیز لیے ہوئے آئے گا پھر ہر شخص کو اس کے کیے کا پورا بدلہ ملیگا اور ان کا حق مارا نہ جائے گا۔
۷	الانعام	۵	قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۚ	(اے پیغمبر) کہہ دے میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں ف۱ اور نہ یہی) کہہ دے میں غیب نہیں ف۲ جانتا اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں ف۳ میں تو اسی پر چلتا ہوں جو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) مجھ کو حکم ہوتا ہے ف۱۵
״	״	۷	قُلْ إِنِّي عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي وَكَذَّبْتُمْ بِهِ ۚ مَا عِنْدِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ ۚ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۖ يَقُصُّ الْحَقَّ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الْفَاصِلِينَ ۝ قُلْ لَوْ أَنَّ عِنْدِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ لَقُضِيَ الْأَمْرُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالظَّالِمِينَ ۝	(اے پیغمبر) کہہ دے میں تو اپنے پروردگار کی طرف سے ایک دلیل پر (قرآن پر) قائم ہوں اور تم اس کو جھٹلاتے ہو ف۴ جس (عذاب) کی تم جلدی کرتے ہو وہ میرے پاس ف۵ نہیں ہے اللہ کے سوا کسی کو اختیار نہیں وہ سچی بات بیان کرتا ہے اور وہی سب فیصلہ کرنیوالوں میں بہتر ہے۔ ف۶ (اے پیغمبر) کہہ دے اگر جس عذاب کی تم جلدی کرتے ہو وہ میرے پاس (میرے اختیار میں) ہوتا تو میرا تمہارا جھگڑا کبکا فیصلہ ہو چکتا اور اللہ تو بے انصافوں کو خوب جانتا ہے
״	״	۱۳	وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكُوا ۗ وَمَا جَعَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ۝	اور اگر اللہ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے (بلکہ سب ایمان لاتے) اور ہم نے تجھ کو ان پر داروغہ نہیں کیا اور نہ تو ان کا پاسبان ہے (ان پر تعینات ہے کہ وہ بھٹکنے نہ پائیں)
״	״	״	وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاءَتْهُمْ آيَةٌ لَيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِنْدَ اللَّهِ ۖ وَمَا يُشْعِرُكُمْ أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝	اور یہ (مکہ کے) کافر سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر تو ان کے پاس ایک نشانی لیکر آئے ف۷ تو وہ ضرور اس پر ایمان لائیں گے (اے پیغمبر) کہہ دے نشانیاں تو اللہ ہی کے پاس ہیں ف۸ اور (اے مسلمانو) تم کیا جانو شاید جب یہ نشانیاں آئیں تو یہ ایمان (لائیں یا) نہ لائیں ف۹
۹	الاعراف	۲۳	أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا ۗ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِنْ جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ ۝	کیا ان لوگوں نے سوچا نہیں انکے ساتھی (محمدؐ) کو کونسا جنون ہے ف۱۰ وہ تو کوئی نہیں مگر (اللہ کے عذاب سے) کھلا ڈرانے والا ہے
״	التوبہ	۱۶	لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝	(لوگو) تمہارے پاس تم ہی میں ف۱۱ کا ایک پیغمبر آچکا تمہاری تکلیف اس کو ناگوار ہے ف۱۲ تمہاری بھلائی کی اس کو لو لگی ہے ف۱۳ مسلمانوں پر بہت شفقت کرتا ہے مہربان ہے ف۱۴

ف۱ یعنی اس کی قدرت کے خزانے کہ جو نشانی تم چاہو یا جو چیز تم مانگو میں دیدوں۔ ف۲ کہ جو بات آئندہ کی تم پوچھو میں بتلا دوں گا۔ ف۳ بلکہ تمہاری طرح ایک آدمی ہوں تو فرشتوں کی طرح آسمان پر چڑھنے کی فرمائش مجھ سے کیوں کرتے ہو۔ ف۴ اور کہتے ہو اگر یہ سچ ہے تو ہم پر عذاب اترے آسمان سے پتھر برسیں یا اور کوئی تکلیف کا عذاب آوے۔ ف۵ یعنی میرے اختیار میں۔ ف۶ یعنی عذاب کا اتارنا یا اور کوئی نشانی یا معجزہ دکھلانا جس کے تم طلبگار ہو میرے اختیار کی بات نہیں اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے وہی جب تک چاہے زبانی نصیحت کرتا ہے اور حق باتیں لوگوں کو سوجھاتا ہے اور جب اس کو فیصلہ کرنا منظور ہوگا تو فیصلہ بھی یعنے تم کو تباہ کر کے سارا قضیہ تمام کر سکتا ہے۔ ف۷ جو وہ چاہتے ہیں انہوں نے کہا تھا کہ صفا پہاڑ سونے کا ہو جائے تو ہم ایمان لاویں گے۔ ف۸ اسی کے اختیار میں ہیں۔ ف۹ یا یہ ایمان نہ لاویں گے اللہ کو معلوم ہے اس لیے نشانیاں نہیں اتارتا تم کو کیا معلوم بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تم کو کیا معلوم کہ نشانیاں آنے پر یہ لوگ ایمان لاویں گے۔ ف۱۰ یا کوئی جنون نہیں ہے۔ ف۱۱ یعنی عربی قریشی۔ ف۱۲ یعنے تم اللہ تعالیٰ کے عذاب میں پڑو یہ اس کو شاق گذرتا ہے۔ ف۱۳ رات دن اس کی یہی کوشش ہے یہی حرص ہے کہ جس طرح سے ہو سکے تم دوزخ سے بچ جاؤ اور دنیا اور آخرت کی بھلائی پاؤ سبحان اللہ ماں باپ سے زیادہ ہمارے پیغمبر ہم پر مہربان ہیں اور ان کا احسان ہم پر تمام جہان سے زیادہ ہے۔ ف۱۴ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک ناموں میں سے دو نام یعنے رؤف اور رحیم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دے دیے یہ شرف اور کسی پیغمبر کو عنایت نہیں ہوا۔ ف۱۵ اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبر کے کل احکام جو دین اور دنیا میں آپ نے دیے اللہ تعالےٰ کے حکم سے تھے اور حدیث پر چلنا اسی طرح ضروری ہے جیسے قرآن پر چلنا ایک حدیث میں ہے خبردار ہو مجھ کو قرآن ملا اور اس کے ساتھ ایک اور چیز بھی اس کے مانند یعنے حدیث۔

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۳	الرعد	۶	وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ	اور کسی پیغمبر سے یہ نہیں ہو سکا کہ کوئی نشانی دکھلائے مگر خدا کے حکم سے
۱۳	ابراہیم	۲	وَمَا كَانَ لَنَا أَنْ نَأْتِيَكُمْ بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ وَمَا لَنَا أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا ۚ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَىٰ مَا آذَيْتُمُونَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝	اور اب رہی نشانی، نشانی بغیر خدا کے حکم کے ہم تمہارے پاس نہیں لا سکتے (تم کو دکھلا نہیں سکتے) اور ایمانداروں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسا کریں ف۱ اور ہم کو کیا ہوا جو ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسا نہ کریں حالانکہ وہ ہم کو ہماری (ہدایت کے) رستے بتا چکا اور تم نے جو ہم کو تکلیف دی ہے ف۲ بیشک ہم اس پر صبر کیے رہیں گے اور بھروسا کرنے والوں کو اللہ ہی پر بھروسا کرنا چاہیے
۲۰	النمل	۶	إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ۝ وَمَا أَنْتَ بِهَادِي الْعُمْيِ عَنْ ضَلَالَتِهِمْ ۖ إِنْ تُسْمِعُ إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ مُسْلِمُونَ ۝	(دوسرے یہ کہ) تو مردوں کو (اپنی بات) نہیں سنا سکتا ف۳ نہ بہروں کو جب وہ پیٹھ موڑ کر چلدیں (اپنی) آواز ف۴ سنا سکتا ہے اور نہ تو اندھوں کو جب وہ بہک جائیں رستے پر لگا سکتا ہے تو تو انہی لوگوں کو سنا سکتا ہے جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں پھر ایسے ہی لوگ (تیرا کہنا) مانیں گے
〃	القصص	۶	إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ	(اے پیغمبر) تو جس کو چاہے اس کو راہ پر نہیں لگا سکتا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے وہ جس کو چاہتا ہے راہ پر لاتا ہے اور وہ خوب جانتا ہے کون راہ پر آنے کے لائق ہے ف۵
۲۱	الروم	۵	فَإِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ۝ وَمَا أَنْتَ بِهَادِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلَالَتِهِمْ ۖ إِنْ تُسْمِعُ إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ مُسْلِمُونَ ۝	تو (اے پیغمبر) تو مردوں کو اپنی آواز نہیں سنا سکتا ف۶ اور نہ بہروں کو سنا سکتا ہے جب وہ پیٹھ موڑ کر چلدیں ف۷ اور نہ تو اندھوں کو ان کی گمراہی سے (بچا کر) راہ سوجھا سکتا ہے تو تو انہی لوگوں کو سنا سکتا ہے جو ہماری آیتوں کا یقین رکھتے ہیں اور (تیری بات) مان لیتے ہیں ف۸
〃	الاحزاب	۱	النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ۖ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ	پیغمبر تو مسلمانوں پر خود ان سے زیادہ مہربان ہے اور پیغمبر کی بیبیاں مسلمانوں کی مائیں ہیں
۲۲	〃	۵	مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهُ ۖ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَقْدُورًا ۝ الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللّٰهَ ۗ وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ	پیغمبر کو اس کام کے کرنے میں جو اللہ نے اس کے لیے ٹھیرا دیا کچھ مضائقہ نہیں ان (پیغمبروں) میں جو پہلے گذر چکے ہیں اللہ تعالیٰ کی یہی عادت رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کا جو کام ہے وہ (روز ازل میں) ٹھیر چکا ہے مقرر ہو چکا ہے جو اللہ تعالیٰ کے پیغام (لوگوں کو) پہونچاتے رہے اور اللہ تعالیٰ ہی سے ڈرتے رہے اس کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے

ف۱ اگر تم ہمارے ساتھ دشمنی کرنے پر آمادہ ہو تو ہمارا بھروسا اللہ تعالیٰ ہی پر ہے وہ بچانے والا ہے ۱۲ ف۲ ہم کو جھوٹا بنایا طرح طرح سے ستایا ۱۲ ف۳ اور کافر بھی مردہ دل ہیں ان پر حق بات کا کوئی اثر نہیں ہوتا مردے کا بھی یہی حال ہے گو وہ سنتا ہے لیکن جواب نہیں دیتا نہ کچھ فائدہ اٹھا سکتا ہے ۱۲ ف۴ بہرا اگر مخاطب ہو اور دل لگا کر سنے تو شاید کچھ نہ کچھ آواز سن بھی لے لیکن جب پیٹھ موڑ کر بھاگے تو پھر کیا خاک سنے گا ایک تو بہرا اوپر سے پیٹھ موڑ کر بھاگ رہا ہے ۱۲ ف۵ صحیحین میں ہے یہ آیت اس وقت اتری جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت چاہا کہ کسی طرح ابو طالب مسلمان ہو جائیں ایک ہی بار کلمہ شہادت پڑھ لیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی قسمت میں ایمان نہیں رکھا تھا وہ مرتے وقت یوں کہہ گئے کہ میں عبد المطلب کے دین پر مرتا ہوں ایک صحیح حدیث میں ہے کہ سب سے زیادہ ہلکا عذاب قیامت کے دن ابو طالب کو ہوگا ان کو آگ کی دو جوتیاں پہنائی جائیں گی جس سے ان کا بھیجا پکنے لگے گا معاذ اللہ ۱۲ ف۶ یعنی ایسا سنانا جس کا وہ جواب دیں جیسے حضرت عمر رض نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (پوچھا تو) فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ان مردوں سے زیادہ نہیں سن سکتے مگر وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے ۱۲ ف۷ مراد کافر ہیں ان کو مردوں سے مشابہت دی اور بہروں سے جو پیٹھ موڑ کر بھاگیں وہ کیا خاک سنیں گے حضرت عائشہ صدیقہ رض نے اس آیت سے یہ دلیل لی کہ مردے نہیں سنتے اور اس مسئلہ کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ۱۲ ف۸ وہ حق کے طالب ہیں اور حق پر چلنا چاہتے ہیں ۱۲

حَسِيبًا ۝

تے اور اللہ تعالیٰ بس ہے حساب لینے والا ف

۲۲ الاحزاب ۵ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝

(لوگو) محمد صلعم تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے ف البتہ وہ اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ہے اور پیغمبروں کا ختم کرنے والا اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے ف۳

۶ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اللَّاتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَأَةً مُّؤْمِنَةً إِن وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَن يَسْتَنكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۗ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝ تُرْجِي مَن تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَن تَشَاءُ ۖ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن تَقَرَّ أَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَا آتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَلِيمًا ۝ لَّا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِن بَعْدُ وَلَا أَن تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ

(اے پیغمبر) ہم نے تیرے لیے وہ بی بیاں حلال کر دیں جن کا مہر تو نے ادا کر دیا ف۴ اور جن لونڈیوں کا تو مالک ہوا جو خدا تعالیٰ نے تجھ کو (لڑائی میں) دلوائیں اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور تیری پھوپھی کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تیرے ساتھ (مدینہ میں) ہجرت کی ف۵ اور کوئی سی مسلمان عورت اگر وہ اپنے تئیں تجھ کو (مفت بے مہر کے) دے ڈالے بشرطیکہ پیغمبر اس سے نکاح کرنا چاہے یہ حکم خاص تیرے لیے ہے مسلمانوں کے لیے نہیں ف۶ ہم کو معلوم ہے جو ہم نے مسلمانوں پر ان کی بی بیوں اور لونڈیوں کے باب میں ٹھیرا دیا ہے ف۷ غرض یہ ہے کہ تجھ کو کوئی تکلیف نہ ہو ف۸ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے (تجھے یہی اختیار ہے) تو ان عورتوں میں سے جس کو چاہے پیچھے رکھ دے (اس کی باری ٹال دے) اور جس کو چاہے اپنے پاس جگہ دے (گو اس کی باری نہ ہو) ف۱۰ اور جن عورتوں کو تو پیچھے ڈال دے اگر ان میں سے (پھر) کسی کو بلائے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں یہ جو اختیار تجھ کو دیا گیا اس سے زیادہ امید ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی ف۱۱ اور ان کو رنج نہ ہوگا اور جو تو ان کو دیگا اس سے وہ سب راضی رہینگی ف۱۲ اور اللہ جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے اور اللہ تو علم والا ہے تحمل والا ف۱۳ (اے پیغمبر) اب سے تجھ کو اور عورتیں درست نہیں ف۱۴ اور نہ یہ ہو سکتا ہے کہ اُنکے بدل دوسری بی بیاں کرے گو ان کی صورت تجھ کو بھلی لگے البتہ لونڈیاں جن کا تو مالک ہو رکھ سکتا ہے اور اللہ تو ہر چیز پر

ف۱ برے بھلے کا بدلہ وہی دیگا اسی سے سابقہ پڑنا ہے پھر جو کام اس نے درست اور حلال کہا ہے اس میں لوگوں سے ڈرنے کی کیا وجہ ۔ ف۲ آپ کے چاروں صاحبزادے ابراہیم اور قاسم طیب اور طاہر علیہم السلام بچپنے میں گذر گئے اور گو نانا باپ ہوتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو اپنا بیٹا فرمایا مگر جس وقت یہ آیت اتری یہ دونو صاحبزادے نابالغ اور کم سن تھے ان کو مرد نہیں کہہ سکتے نہ ان سے مقصود یہ ہے کہ حضرتؐ کو زید کا باپ نہ سمجھو نہ زید کی بی بی کو آپ کی بہو اس سورت کے پہلے رکوع میں جو گذرا کہ پیغمبر صلعم مسلمانوں کے باپ میں اور آپ کی بیبیاں ان کی مائیں یہ اس کے خلاف نہیں ہے کہ باپ سے دینی باپ اور ماں سے دینی ماں مراد ہے ۔ ف۳ جیسے مہر سے خط ختم ہوتا ہے اسی طرح نبوت کے آپ خاتم میں یعنے آپ کے بعد دنیا میں کوئی نیا پیغمبر آنیوالا نہیں اور عیسیٰ جو قیامت کے قریب اتریں گے وہ نئے پیغمبر نہیں ہیں پہلے دنیا میں آچکے ہیں دوبارہ وہ جب اتریں گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر چلیں گے گویا آپ کی امت میں داخل ہونگے ابن عباسؓ سے جو منقول ہے کہ دوسری زمینوں میں بھی تمہارے پیغمبر کی طرح ایک ایک پیغمبر ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ ہمارے پیغمبر کے بعد ان زمینوں میں بھیجے گئے ہیں بلکہ ممکن ہے کہ ہمارے پیغمبر صاحب کے پہلے آ گئے ہوں اور ہمارے پیغمبر سب کے آخر میں آئے ہوں بہرحال پیغمبری آپ کی ذات شریف پر ختم ہو گئی اور جو کوئی آپ کے بعد قیامت تک پیغمبری کا دعویٰ کرے سوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وہ جھوٹا کذاب ہے ۱۲ ف۴ حالانکہ مہر نکاح کے ساتھ ہی ادا کرنا ضرور نہیں ہے مگر افضل یہی ہے کہ ادا کر دے ۱۲ ف۵ اور جنہوں نے ہجرت نہیں کی وہ آپ کو درست نہیں بعضوں نے کہا یہ قید اتفاقی ہے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيبًا ۝	نگاہ رکھتا ہے ف۱
۲۲	الاحزاب ۳۳	۷	إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝ إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ۝	۱۷ اللہ تعالیٰ پیغمبر پر اپنی رحمت اتارتا ہے اور فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں مسلمانو تم بھی پیغمبر پر درود بھیجو اور سلام بھیجو سلام ف۲ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو ستاتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت میں پھٹکار کی اور ان کے لیے ذلت کا عذاب طیار رکھا ہے ف۳
〃	فاطر ۳۵	۳	۲۲ وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ ۝ إِنْ أَنتَ إِلَّا نَذِيرٌ ۝	۱۸ اور تو ان لوگوں کو نہیں سنا سکتا ہے جو قبروں میں ہیں ف۴ تو تو اور کچھ نہیں مگر ایک ڈرانے والا ہے ف۵
۲۳	ص ۳۸	۵	۱۹ مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ۝ إِن يُوحَىٰ إِلَيَّ إِلَّا أَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝	۱۹ بھلا اوپر والے ف۶ لوگ فرشتے جب جھگڑنے لگے تو مجھے تو کچھ معلوم نہ تھا ف مجھ کو تو یہی وحی کی جاتی ہے اور کچھ نہیں میں کھلا ڈرانے والا پیغمبر ہوں ۔
۲۴	الزمر ۳۹	۲	۲۰ أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ أَفَأَنتَ تُنقِذُ مَن فِي النَّارِ ۝	۲۰ بھلا جس شخص پر عذاب کا فرمودہ پورا ہو ف۷ تو کیا ایسے شخص کو دوزخ سے نکال باہر کر سکتا ہے
۲۴	المؤمن ۴۰	۸	۲۱ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ فَإِذَا جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ ۝	۲۱ اور کسی پیغمبر کا یہ مقدور نہیں کہ بے حکم خدا کے کوئی نشانی (معجزہ) دکھلا ف۸ دے پھر جب خدا کا حکم آن پہنچیگا تو پیغمبروں اور انکی امتوں کا انصاف سے فیصلا کر دیا جائیگا اور اس وقت جھوٹے بدکار گھاٹے میں پڑ جائیں گے ف۹
۲۴	حم السجدہ ۴۱	۱	قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ ۝	۲۲ کہہ دے میں اور کچھ نہیں تمہاری طرح ایک آدمی ہوں مجھ پر (خدا کی طرف سے) حکم آتا ہے تمہارا سب کا خدا ایک ہی خدا ہے سب ۲۳ اسی کی طرف منہ کیے ہوئے (اسی کا پوجا کرو) اور اسی سے (اپنے گناہوں کی) معافی چاہو
۱۳	ابراہیم ۱۴	۲	۲۴ إِن نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۝	۲۴ بیشک ہم اور کچھ نہیں تمہاری طرح آدمی ہیں مگر خدا تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے احسان کرتا ہے ف۱۰
۲۵	الشوریٰ ۴۲	۵	۲۵ وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ صِرَاطِ اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ أَلَا إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ ۝	۲۵ تو ہی سیدھی راہ (لوگوں کو) دکھلاتا رہتا ہے اس خدا کی راہ جس کا (سب کچھ ہے) جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں (سب کا مالک وہی ہے) اسی کے اللہ ہی تک سب کام پہنچیں گے ف۱۱

ف۱ سید علامہ نے کہا اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ جس عورت کو نکاح کا پیغام دے اس کی طرف دیکھنا درست ہے یہ مضمون حدیث میں وارد ہے ۱۲ ف۲ یوں کہو اللھم صل علی محمد و آلہ وسلم۔ اب اختلاف ہے اس میں کہ آپ پر درود بھیجنا واجب ہے یا مستحب لیکن اس میں اتفاق ہے کہ عمر بھر میں ایک بار آپ پر درود بھیجنا فرض ہے بعضوں نے کہا جب آپ کا ذکر آوے اس وقت درود بھیجنا واجب ہے ۱۲ ف۳ اللہ تعالیٰ کو ستانا یہ ہے کہ اس کا بیٹا کسی کو قرار دینا یا اس کے ساتھ شرک کرنا یا اس کے اسماء اور صفات کا انکار کرنا اور رسول ہم کا ستانا یہ ہے کہ شریعت کے خلاف کوئی بات کہنا یا کرنا اور آپ کی پیروی چھوڑ کر دوسرے لوگوں کی پیروی اختیار کرنا کسی کی رائے یا قیاس کو آپ کی حدیث پر مقدم کرنا ابن عباسؓ نے کہا یہ آیت اس وقت اتری جب لوگوں نے صفیہؓ سے نکاح کرنے میں آپ پر طعن کیا بعضوں نے کہا ان لوگوں کے باب میں جنہوں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کو تہمت لگائی ۱۲ ف۴ مردوں سے مراد وہ کافر ہیں جو اپنے کفر اور شرارت پر جمے ہوئے ہیں ان کو مردوں سے تشبیہ دی جیسے مردوں پر زندوں کی بات کا کوئی اثر معلوم نہیں ہوتا اسی طرح ان کافروں کو پیغمبر کا سمجھانا اثر نہیں کرتا اس آیت سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو کہتے ہیں مردے نہیں سنتے اہل حدیث یہ جواب دیتے ہیں کہ اس میں اسماع کی نفی ہے نہ سماع کی یعنے مردوں سے جواب لینا اور ان کو کوئی بات قبول کرا دینا یہ انسان کے اختیار میں نہیں ہے اور اوپر اس مسئلہ کی بحث گذر چکی ہے ۱۲ ف۵ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کو ڈر سنانے والا ہے باقی ہدایت کرنا یہ تیرا کام نہیں ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۵	۴۳ الزخرف	۴	اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِی الْعُمْیَ وَمَنْ کَانَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝	تو (اے پیغمبر) کیا تو بہرے کو سنا سکتا ہے یا اندھے کو اور جو کھلی گمراہی میں ہے اس کو رستہ پر لا سکتا ہے ۔
۲۶	۴۶ الاحقاف	۱	قُلْ مَا کُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ ؕ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤی اِلَیَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝	(اے پیغمبر) کہدے میں کوئی نیا پیغمبر تھوڑا ہی ف۱ ہوں اور مجھ کو معلوم نہیں (آیندہ دنیا میں) مجھ سے کیا (سلوک) کیا جائیگا ف۲ اور تم سے کیا (سلوک) کیا جائیگا میں تو اسی پر چلتا ہوں جو مجھ کو (خدا کی طرف سے) حکم ہوتا ہے اور میں کچھ نہیں ایک کھلا ڈرانے والا (بندہ) ہوں ف۳
۲۹	۶۸ القلم	۱	مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّکَ بِمَجْنُوْنٍ ۝ وَاِنَّ لَکَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ۝ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۝	تو اپنے مالک کے فضل سے (خدا نخواستہ) دیوانہ نہیں ہے (جیسے کافر تجھ کو سمجھتے ہیں) اور تجھ کو ف۴ بڑا انتہا نیگ (اجر) ملیگا اور تو بے شک بڑے خلق والا ہے ف۵
۲۹	۷۲ الجن	۲	قُلْ اِنْ اَدْرِیْۤ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْۤ اَمَدًا ۝	(اے پیغمبر) کہدے میں نہیں جانتا جس (عذاب) کا تم سے وعدہ ہے وہ نزدیک ہی یا ابھی میرا مالک ایک مدت میں اس کو بھیجے گا ف۶
۳۰	۸۰ عبس	۱	عَبَسَ وَتَوَلّٰۤی ۝ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰی ۝ وَمَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّهٗ یَزَّکّٰۤی ۝ اَوْ یَذَّکَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّکْرٰی ۝ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰی ۝ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰی ۝ وَمَا عَلَیْکَ اَلَّا یَزَّکّٰی ۝ وَاَمَّا مَنْ جَآءَکَ یَسْعٰی ۝ وَهُوَ یَخْشٰی ۝ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰی ۝	(پیغمبر نے) تیوڑی چڑہائی اور منہ پھیر لیا اس بات پر کہ اندھا اس کے پاس (دین کی باتیں پوچھنے کو) آیا ف۷ اور تجھ کو کیا معلوم شاید وہ (دین کی باتیں تجھ سے سیکھ کر) سنور جاتا یا نصیحت مان لیتا اور نصیحت اس کو فائدہ دیتی ۔ لیکن تو جو بڑا امیر ہے اس کی طرف مخاطب ہوتا ہے (اس پر خوب توجہ کرتا ہے) حالانکہ اگر وہ نہ سنورے تو تجھ پر کوئی الزام نہیں ف۸ اور جو کوئی (بیچارہ خدا سے) ڈر کر تیرے پاس دوڑ کر آتا ہے اس کی طرف تو خیال ہی نہیں کرتا ف۹
۳۰	۸۱ التکویر	۱	وَمَا صَاحِبُکُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۝ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ ۝ وَمَا هُوَ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ۝	اور (اے مکہ والو) تمہارا ساتھی (محمد ؐ) باولا نہیں ہے (جیسے تم سمجھتے ہو) اور محمد نے اس فرشتے کو آسمان کے صاف کھلے ہوئے کنارے میں دیکھا ہے ف۱۰ اور وہ جو باتیں غیب کی (اس کو معلوم ہوتی) ہیں ان کے بتلانے اور انکو بیان کرنے میں بخیل نہیں ہے ف۱۱
۳۰	۸۸ الغاشیۃ	۱	لَسْتَ عَلَیْهِمْ بِمُصَیْطِرٍ ۝	تو ان پر کوئی کروڑی (داروغہ) نہیں ہے
۳۰	۹۳ الضحیٰ	۱	مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ۝	(اے پیغمبر) تیرے مالک نے تجھ کو نہ چھوڑا نہ تجھ سے ناراض ہوا
۳۰	۹۳ الضحیٰ	۱	وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ۝ اَلَمْ	(اے پیغمبر) کیا اس نے تجھ کو یتیم نہیں پایا پھر تجھکو ٹھکانا دیا اور اس نے

ف۱ مجھ سے پہلے ہزاروں پیغمبر چلے ہیں ۱۲ ف۲ لوگ مجھ کو مار ڈالینگے یا مکہ سے نکال دیں گے ف۳ تم پر ابھی عذاب اترے گا یا کچھ مدت کے بعد یہ سب غیب کی باتیں ہیں جن کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ مجھ کو معلوم نہیں کہ قیامت میں میرا کیا حال ہونا ہے اور تمہارا کیا حال ہونا ہے صحیح بخاری میں ہے جب عثمان بن مظعون مر گئے تو ام العلاء نے کہا اللہ تعالیٰ کے پاس تم عزت دار ہو میں اس کی گواہی دیتی ہوں ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ام العلاء تجھ کو یہ کیسے معلوم ہوا اور میں اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ہوں لیکن مجھے یہ معلوم نہیں کہ میرا کیا حال اور تمہارا کیا حال ہونا ہے ام العلاء نے کہا جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا میں کسی کو نہیں کہہ سکتی کہ وہ اچھا ہے ۱۲ ف۴ خدا کا پیغام پہونچانے اور ان تکلیفوں کے اٹھانے پر بے انتہا نیگ الخ ۱۲ ف۵ کہ کافروں کی ایسی ایسی تکلیفیں اٹھاتا ہے اور صبر کرتا ہے ان کے لیے بددعا نہیں کرتا ۱۲ ف۶ دوسری آیت میں ہے کہ قیامت قریب ہے اور حدیث میں ہے کہ میں اور قیامت ان دونو انگلیوں کی طرح ہیں اور کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی کی طرف آپ نے اشارہ فرمایا پھر یہ کیسے درست ہو سکتا ہے کہ میں نہیں جانتا قیامت نزدیک ہے یا ابھی اس میں ایک مدت باقی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ دونو باتوں میں کوئی اختلاف نہیں قیامت کے قریب ہونے سے یہ مراد ہے کہ جس قدر زمانہ دنیا کا گذر چکا اس سے اب کم باقی ہے اسی طرح حدیث کا یہ مطلب ہے کہ مجھ میں اور قیامت کے بیچ میں اب اور کوئی نیا پیغمبر نہیں آنے کا اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ نزدیکی کا تعین مجھ کو معلوم نہیں یعنے کتنے سال قیامت میں باقی ہیں ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

			يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ ۝ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ ۝ وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ ۝	تجھ کو بھولا بھٹکا پایا پھر راہ پر لگایا ف اور اس نے تجھ کو نادار پایا پھر مالدار کر دیا ف۲
۳۰	الانشراح ۹۴	۱تا۴	أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝	(اے پیغمبر) کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھولا اور ہم نے تیرا بوجھ تجھ پر سے اتار دیا جس نے تیری پیٹھ توڑ رکھی تھی اور ہم نے تیرا نام بلند کر دیا (تو گھبراتا کیوں ہے)
،	الکوثر ۱۰۸	۱	إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝	(اے پیغمبر) ہم نے تجھ کو کوثر دیا ف۳
،	"	۳	إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝	بیشک تیرا دشمن (عاص بن وائل یا کعب بن اشرف یا ابوجہل) وہی نکو ناما تھا بے دم کا ف۴

اتباع اللہ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم — باب ۸ اللہ اور رسول کی اطاعت کا حکم

۳	آل عمران	۴	قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ ۖ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ۝	(اے پیغمبر ف) کہہ دے اگر تم کو اللہ کی محبت ہے تو میری راہ پر چلو اللہ بھی تم سے محبت رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف (اے پیغمبر کہہ دے) ہر مقدمہ میں دین کا ہو یا دنیا کا اللہ اور اس کے رسول کی بات مانو پھر اگر وہ نہ سنیں تو اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتا ف
۴	"	۱۴	وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝	اور اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانو اس لیے کہ تم پر (اللہ کا) رحم ہو ف۱
"	النساء ۴	۲	تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۚ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝	یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلیں تو اللہ ان کو (آخرت میں) ایسے باغوں میں لیجائے گا جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے اور جو کوئی اللہ تعالے اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے ف۹ اور اس کی حدوں سے بڑھ جائے تو اللہ تعالے اس کو دوزخ میں لے جائے گا وہ ہمیشہ اس میں رہے گا۔ اور ذلت کی مار کھائے گا ف
۵	"	۸	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا	مسلمانو اللہ تعالی کا حکم مانو اور اس کے رسول کا حکم مانو اور حکومت والوں کا جو

ف۱ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جوان ہوئے تو اپنی قوم کے طریق اور مذہب سے بیزار ہوئے حق پرستی کی فکر میں تھے اللہ نے آپ کو پیغمبر بنایا اور دین حق کی تعلیم کی ابن عباس نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی نے آپ کو گمراہ لوگوں میں پایا یا ان کی گمراہی سے آپ کو بچا لیا ۱۲ ف۲ حضرت خدیجہ رض سے نکاح کرا کر ۱۲ ف۳ صحیح یہ ہے کہ کوثر سے نہر یا حوض کوثر مراد ہے حدیث میں ہے کہ وہ ایک نہر ہے جو اللہ تعالے نے بہشت میں مجھ کو دی ہے میری امت کے لوگ قیامت کے دن وہاں پانی پینے آئیں گے کچھ لوگ وہاں آئیں گے جو ہٹا دیے جائیں گے میں کہونگا مالک یہ میرے لوگ ہیں جواب ملیگا تم نہیں جانتے انہوں نے جو کچھ تمہارے بعد کیا اس وقت میں کہونگا دور ہو دور ہو ۱۲ ف۴ جب کا کوئی نام لیوا نہ رہے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صاحبزادے گذر گئے تو ابوجہل بولا اب محمد صلعم کا کوئی نام لیوا نہ رہا اس وقت یہ آیت اتری بعضے کہتے ہیں کعب بن اشرف یہودیوں کا سردار مکہ میں آیا اور قریش سے کہنے لگا تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر ہو تب یہ آیت اتری ۱۲ ف۵ ان مشرکوں یا یہودیوں یا نصاری سے ۱۲ ف۶ بعض لوگوں نے آنحضرت ص کے سامنے کہا ہم کو اللہ سے محبت ہے تب یہ آیت اتری بعضوں نے کہا یہود کہنے لگے ہم تو اللہ تعالی کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں تب یہ آیت اتری ۱۲ ف۷ معلوم ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرنا کفر ہے۔ اور کافروں کا یہ دعوے غلط ہے کہ ان کو اللہ تعالی کی محبت ہے اللہ تو ان کا دشمن ہے ۱۲ ف۸ تنبیہ ہے ان لوگوں کو جنہوں نے جنگ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف کیا آخر نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کی شکست ہوئی بہت سے مسلمان شہید ہوئے حضرت حمزہ رض آنحضرت ص کے چچا بھی اسی لڑائی میں شہید ہوئے اس آیت سے یہ نکلا کہ اللہ اور رسول کی اطاعت خدا کے رحم اور کرم کا باعث ہے انکی نافرمانی کرے تو رحم جا کر خدا کا غضب اترتا ہے ۱۲ ف۹ بیٹی کو حصہ نہ دے یا بڑے بیٹے کو زیادہ دیوے اور چھوٹے کو کم جیسے بعضے جاہلوں میں رواج ہے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۝	تم میں سے ہوں ف۱ پھر اگر تم میں اور حاکم وقت میں کسی مقدمہ میں جھگڑا ہو تو اُس کو اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو ف۲ اگر تم کو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان ہو ف۳ (یہ تمہارے حق میں) بہتر ہے اور اس کا انجام بہت اچھا ہے۔
۵	النساء	۵	وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ ع بِإِذْنِ اللَّهِ ۝	اور ہم نے جو رسول بھیجا وہ اسی لیے کہ اللہ تعالے کے حکم سے اُس کا کہا مانا جائے ف۴
〃	〃	〃	وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِن دِيَارِكُم مَّا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ ۖ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا ۝ وَإِذًا لَّآتَيْنَاهُم مِّن لَّدُنَّا أَجْرًا عَظِيمًا ۝ وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۝ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ۝ ذَٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ عَلِيمًا ۝	اور اگر ہم ان کو (یعنے ان منافقوں کو) حکم دیتے کہ اپنے کو آپ مار ڈالو ف۵ یا اپنے دیس سے نکل جاؤ ف۶ تو ان میں چند لوگوں کے سوا کوئی اس پر عمل نہ کرتا اور اگر یہ لوگ (یعنے منافق) جو ان کو نصیحت کی جاتی ہے ف۷ اس پر چلتے تو یہ ان کے حق میں بہتر ہوتا اور دین پر خوب جمے رہتے ف۸ اور اس وقت (جب وہ ایسا کرتے) ہم ان کو اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتے اور ان کو سیدھی راہ پر ضرور لگا دیتے اور جو لوگ اللہ تعالی اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہا مانیں وہ (جنت میں) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن کو اللہ تعالے نے سرفراز کیا یعنے پیغمبر اور صدیق اور شہید اور نیکوں کے ساتھ اور ان لوگوں کا ساتھ اچھا ساتھ ہے ف۹ یہ اللہ تعالی کا فضل ہے (کہ کہا ماننے والوں کو بھی بڑے درجے والوں کے ساتھ رکھے گا) اور اللہ کا جاننا بس کرتا ہے۔ ف۱۰
〃	〃	۱۱	مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ۖ وَمَن تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۝	جو رسول کا کہا مانے اُس نے اللہ کا کہا مانا اور جو کوئی نہ مانے تو ہم نے تجھ کو ان پر سزاول نہیں بنایا
〃	〃	۱۲	وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۝	اور جو کوئی سچی راہ کھل جانے کے بعد ف۱۱ پھر پیغمبر کا خلاف کرے اور مسلمانوں کے رستے کے سوا دوسرا رستہ لے ف۱۲ ہم اس کو اسی رستے پر چلنے دینگے اور (آخرت میں) اُسکو دوزخ میں لے جا کر ڈال دیں گے) اور وہ بُری جگہ ہے جانے کی ف۱۳

ف۱ یعنے مسلمان حاکموں اور بادشاہوں کا۔ اگلی آیت میں اللہ تعالی نے حاکموں کو حکم دیا کہ انصاف سے فیصلہ کریں اب خلقت کو حکم ہے کہ حاکموں کا حکم مانیں بشرطیکہ حاکم کا حکم خلاف شرع نہ ہو ورنہ اسکا ماننا ضرور نہیں ۱۲ ف۲ یعنے قرآن اور حدیث کو دیکھو اور جو اس میں نکلے حاکم اور محکوم دونوں کو اسی پر چلنا چاہیے ۱۲ ف۳ مطلب یہ ہے کہ اگر تم مومن ہو تو اپنے جھگڑے کو اللہ کی کتاب اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سے فیصلہ کروگے اگر ایسا نہ کرو تو تم میں ایمان نہیں ہے ۱۲ ف۴ یعنے اللہ نے حکم فرمایا ہے کہ ہر ایک امت اپنے رسول کی اطاعت کرے اور اس کا کہا مانے ۱۲ ف۵ جیسے بنی اسرائیل کو بچھڑا پوجنے کی سزا میں حکم دیا تھا ۱۲ ف۶ پردیس کو جیسے بنی اسرائیل کو دیا تھا کہ مصر سے نکل کر شام کے ملک میں جا بسو ۱۲ ف۷ کہ دل وجان سے اللہ تعالی کا حکم مانو اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو ۱۲ ف۸ کیونکہ سچا مسلمان اپنے دین پر ثابت قدم رہتا ہے ۱۲ ف۹ صدیق کے معنے بہت سچا بعضوں نے کہا پیغمبر کے تابعداروں میں جس کا درجہ سب سے بلند ہو بعضوں نے کہا پیغمبر سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور صدیق سے حضرت ابو بکرؓ اور شہید سے حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علی رضوان اللہ علیہم اور نیکوں سے باقی صحابہ انسؓ نے کہا ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب آویگی آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا سامان کیا ہے وہ بولا کچھ نہیں مگر مجھ کو اللہ اور رسول سے محبت ہے آپ نے فرمایا جس سے تم کو محبت ہے تو اسی کے ساتھ ہوگا انسؓ نے کہا ہم آپ کے اس فرمانے سے بہت خوش ہوئے انسؓ نے کہا مجھ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ سے بہت محبت ہے اور مجھے امید ہے کہ ان کی محبت کی وجہ سے میں ان کے ساتھ ہونگا گو میرے اعمال ان کے سے نہیں ہیں ۱۲ ف۱۰ وہ خوب جانتا ہے کہ کون پیغمبر کا کہا مانتا ہے اور کون نہیں مانتا تو جو کوئی مانتا ہے اسکا اجر ضرور دیگا ۱۲ ف۱۱ یعنے پیغمبر کی پیغمبری معلوم ہو جانے کے بعد ۱۲ ف۱۲ یعنے دین اسلام کو چھوڑ کر کفر اختیار کرے جیسے طعمہ نے کیا جب حضرت نے اسکا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا تو وہ مرتد ہو کر کافروں میں مل گیا مکہ کو بھاگ گیا ۱۲ [illegible]

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۷	المآئدۃ	۱۲	وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۝	اور اللہ تعالیٰ کا کہا مانو اور رسول کا کہا مانو اور بچے رہو ف۱ پھر اگر تم نہ مانو تو یہ سمجھ لو ف۲ ہمارے رسول کا کام یہی ہے (اللہ کا حکم تم کو) کھول کر پہونچا دینا ف۳
۹	الاعراف	۱۹	اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓىِٕثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝	یہ لوگ وہ ہیں جو اس پیغمبر ان پڑھ نبی (یعنے حضرت محمدؐ) کی پیروی کرتے ہیں ف۴ جس کا ذکر اپنے پاس توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں ف۵ وہ ان کو اچھے کام کرنے کا حکم دیتا ہے اور بری کاموں سے منع کرتا ہے اور ستھری (پاکیزہ) چیزیں ان کے لیے حلال کرتا ہے اور پلید (ناپاک چیزیں) ان پر حرام کرتا ہے ف۶ اور ان کا بوجھ ہلکا کر دیتا ہے اور وہ پھندے (کھول دیتا ہے) جو ان پر پڑے تھے پھر جو لوگ اس پیغمبر پر ایمان لائے اور اس کی عزت کی اور اس کی مدد کی اور اس نور پر چلے جو اس کے ساتھ اتارا گیا یہی لوگ مراد پانے والے ہیں
〃	〃	۱۰	فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝	تو (لوگو) اللہ پر اور اس کے ان پڑھ پیغمبر پر جو اللہ اور اس کے کلاموں پر یقین رکھتا ہے ایمان لاؤ ف۷ اور اس کی پیروی کرو تاکہ تم راہ پاؤ ف۸
〃	الانفال	۱	وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝	اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اس کے رسول کا کہا مانو اگر تم میں ایمان ہے ف۹
〃	〃	۲	ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَمَنْ یُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ	یہ سزا اس وجہ سے ہے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر بیر کیا ف۱۰ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے بیر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو سخت عذاب دینے والا ہے ف۱۱
〃	〃	۳	یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ۝	مسلمانو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا کہا مانو اور رسول کا حکم سنکر اس سے منہ نہ پھیرو ۔ اور ان لوگوں کی طرح مت ہو جو (سنتے ہیں) کہہ دیتے ہیں ہم نے سنا اور وہ سنتے نہیں

ف۱ ان دونوں کی نافرمانی سے ۱۲ ف۲ ہمارا کچھ نہیں بگڑنے کا ۱۲ ف۳ باقی راہ پر لانا یا نہ لانا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اس آیت سے صاف نکلتا ہے کہ قرآن کی طرح حدیث شریف بھی واجب الاتباع ہے اور جیسے قرآن شریف کی مخالفت باعث تباہی اور بربادی آخرت ہے ویسی حدیث کی بھی ۱۲ ف۴ مراد مسلمان ہیں یا وہ یہود جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے ۱۲ ف۵ حالانکہ انجیل اس وقت تک نہیں اتری تھی مگر اللہ تعالیٰ کو تو معلوم تھا اس واسطے اس کا بھی ذکر کر دیا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی نے کہا توریت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ صفت مذکور ہے اے پیغمبر ہم نے تجھ کو گواہ بنا کر بھیجا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور تو بچاؤ ہے ان پڑھ لوگوں کا تو میرا بندہ اور میرا رسول ہے میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے اللہ پر بھروسا کرنے والا تو سخت زبان نہیں نہ سخت دل نہ فحش بکنے والا نہ بازاروں میں گشت کرنے والا تو برائی کا بدلہ برائی نہیں کرنے کا بلکہ معاف کریگا اور درگذر کرے گا اللہ تجھ کو دنیا سے نہ اٹھائیگا یہاں تک کہ تو ایک ٹیڑھے مذہب کو سیدھا نہ کر دے اور لا الہ الا اللہ نہ کہلوا دے اور تیرے سبب سے اندھی آنکھیں اور بہرے کان اور غافل دل کھل جاویں گے ۱۲ ف۶ ستھری پاکیزہ چیزیں جیسے اونٹ کا گوشت چربی وغیرہ جو یہودیوں پر ان کے گناہ کی وجہ سے حرام ہو گئی تھیں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے درست کر دیں ۱۲ ف۷ یعنی اس کی کتابوں پر یا توریت انجیل پر یا قرآن مجید پر ۱۲ ف۸ اس آیت سے صاف نکلا کہ حدیث پر چلنا واجب ہے اور جو کوئی حدیث پر چلے وہ بموجب نص قرآنی ہدایت پر ہے ۱۲ ف۹ اللہ سے کہنا اللہ اور رسول کا کہنا ماننا یہ ہے کہ قرآن اور حدیث کی پیروی کرے اس آیت سے یہ بھی نکلا کہ قرآن اور حدیث پر چلے بغیر آدمی مومن نہیں ہو سکتا اور جو کوئی قرآن یا حدیث کو نہ مانے وہ کافر ہے ملعون لعنہ اللہ تعالیٰ وغضب علیہ واعد لہ عذابا عظیما ۱۲ ف۱۰ خلاف کیا اپنا جتھا الگ بنایا ۱۲ ف۱۱ تو کافروں کو بھی سخت عذاب ہونے والا ہے یہ دنیا کا عذاب اس کے مقابلہ میں کچھ نہیں ہے جیسے آگے فرمایا ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۹	الانفال	۳	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝	۱۵ مسلمانو جب رسول (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم کو ایسے کام کے لیئے بلائے جس میں تمہاری زندگی ف۱ ہے تو اللہ اور رسول کا حکم مانو ع۵ اور یہ سمجھ لو کہ اللہ تعالے آدمی اور اس کے دل کے بیچ میں آڑ ہو جاتا ہے ف۲ اور تم کو (آخر) اسی کیطرف جمع ہونا ہے ف۳
۱۰	〃	۴	وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ	۱۶ اور اللہ تعالی اور اس کے رسول کا کہا مانو
〃	التوبۃ	۸	أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُ مَنْ يُحَادِدِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَأَنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيمُ ۝	۱۷ ان لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ جو اللہ تعالے اور اس کے رسول سے ہیر کرے ف۴ اس کے لیے دوزخ کی آگ (تیار) ہے ہمیشہ اس میں رہے گا یہ بڑی رسوائی ہے
۱۸	النور	۷	وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝	۱۸ اور جو شخص اللہ تعالے اور اس کے رسول کا حکم مان لے اور اللہ تعالی سے (اگلے گناہوں پر) ڈرتا رہے اور (آیندہ اس کی نافرمانی) سے بچتا رہے تو ایسے ہی لوگ مراد کو پہونچیں گے
〃	〃	〃	قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۖ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ ۖ وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ۚ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝	۱۹ (اے پیغمبر) کہدے اللہ تعالی کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو ف۵ پھر اگر تم نہ مانو گے تو رسول کا بوجھ اس پر ہے ف۶ اور تمہارا بوجھ تم پر ہے ف۷ اور اگر تم رسول کے کہے پر چلو گے تو سیدھی راہ پر لگ جاؤ گے (ہدایت پاؤ گے) اور رسول پر اور کچھ نہیں (ہمارا حکم) پہونچا دینا ہے ف۸
〃	〃	〃	وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝	۲۰ اور نماز کو درستی سے ادا کرو اور زکوۃ دو اور رسول کا کہا مانو اس لیے کہ تم پر (اللہ) کا رحم ہو۔
〃	〃	۹	فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝	۲۱ پھر جو لوگ پیغمبر کا حکم نہیں مانتے ان کو ڈرنا چاہیے دنیا میں کوئی مصیبت ان پر نہ آن پڑے یا آخرت میں کوئی تکلیف کا عذاب ان کو ..... نہ پہونچے ف۹
۲۱	الاحزاب	۳	لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ۝	۲۲ مسلمانو تم کو اللہ کے رسول کی پیروی کرنی تھی وہ اُن لوگوں کے لیے اچھی ہے جو اللہ تعالی اور پچھلے دن (قیامت) سے ڈرتے ہیں اور اللہ تعالی کی بہت یاد کرتے ہیں ف۱۰
〃	〃	۵	وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى	۲۳ اور کسی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کے لیے یہ نہیں ہو سکتا کہ جب

ف۱ یعنی آخرت کا فائدہ حیات ابدی مطلب یہ ہے کہ جب دین کی باتیں سنانے کے لیے رسول بلاویں تو فوراً حاضر ہو اور کہا مانو ۱۲ ف۲ مومن کو کفر نہیں کرنے دیتا اور کافر کو ایمان نہیں لانے دیتا یا دل میں بھی کوئی خواہش جب تک وہ نہ چاہے پیدا نہیں ہوتی یا دل کا عزم اور ارادہ جب وہ چاہے تو فوراً الوٹ جاتا ہے ۱۲ ف۳ وہ ہر ایک کام کا بدلہ دیگا ۱۲ ف۴ ان کی مخالفت پیکر باندہے ۱۲ ف۵ یعنے قرآن اور حدیث دونو پر چلو ۱۲ ف۶ یعنے خدا کا حکم پہونچا دینا اس کی ذمہ داری رسول پر ہے ۱۲ ف۷ یعنے رسول کی اطاعت کرنا اس کے ذمہ دار تم ہو ۱۲ ف۸ اگر تم کو ہدایت نہ ہو تو اس کے ذمہ دار رسول نہیں ہیں انھوں نے اپنا کام کر دیا صاف صاف اللہ تعالی کا حکم تم کو پہونچا دیا یہی ان کا فرض ہے زید بن اسلم نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا اگر ہم پر ایسے حاکم مقرر ہوں جو اپنا حق تو وصول کر لیں لیکن ہمارا حق نہ دیں آپ نے فرمایا تمہارا بوجھ تم پر ہے ان کا بوجھ ان پر ہے ۱۲ ف۹ جو لوگ پیغمبر کا خلاف کریں ان کو اللہ تعالے نے ڈرایا کہ دنیا میں مصیبت میں مبتلا ہوں گے اور آخرت میں عذاب الیم میں گرفتار ہوں تعجب ہے مسلمانوں نے حدیث شریف پر عمل کرنا چھوڑ دیا اسی آفت میں پڑ گئے ہیں اللہ تعالی ان کو ہدایت کرے ۱۲ ف۱۰ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالے کے رسول کا تم کو ساتھ دینا تھا اور جہاد کی تکلیفوں پر صبر کرنا تھا جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبر کیا جنگ احد میں آپ کا دندان مبارک شہید ہوا سر زخمی ہوا جنگ خندق میں آپ کو سخت تکلیف پہونچی یہاں تک کہ کئی نمازیں قضا ہو گئیں یہ آیت عام ہے ہر موقع اور ہر محل کے لیے گو خاص جہاد کے باب میں اتری ہے اور اہل حدیث ہر مسئلہ میں اسی آیت پر عمل کرتے ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی دوسرے تمام جہان کے عالموں اور درویشوں کی پیروی پر مقدم سمجھتے ہیں ۱۲

ع۵ یا جواب دو اور حاضر ہو ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			اللّٰہُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ؕ	اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول کسی بات کا حکم کردیں تو پھر اُن کو اس بات میں کوئی اختیار رہے ف۱ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کا فرمانا نہ مانے ف۲ تو وہ کھلا گمراہ ہوچکا ف۳
۲۲	الاحزاب ۳۳	۹	وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۞	اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے کہے پر چلے اس نے بڑی مراد پائی ف۴
۲۶	محمد ۴۷	۴	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ۞	مسلمانو اللہ تعالیٰ کا حکم مانو اور پیغمبر کا حکم مانو اور (ان کا خلاف کرکے) اپنے نیک کام ملیامیٹ نہ کرو ف۵
۲۶	الفتح ۴۸	۲	وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۞	اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کا کہنا مانے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے باغوں میں لیجائے گا جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں اور جو کوئی نہ مانے اُس کو تکلیف کا عذاب دے گا
۲۶	الحجرات ۴۹	۲	وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ؕ	اور اگر تم اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کا کہنا مانو گے تو تمہارے (اچھے) اعمال (کے ثواب) میں وہ کچھ کمی نہیں کرے گا ف۶
۲۸	المجادلہ	۲	فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ	تو (اتنا تو ضرور کرو کہ) نماز کو درستی کے ساتھ ادا کرتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ اور اُس کے رسول کا حکم مانتے رہو
۲۸	الحشر	۱	وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۞	اور (مسلمانو) جو مال (یا حکم) پیغمبر تم کو دے تو اس کو لے لو اور جس سے منع کرے اُس سے باز رہو ف۷ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو (پیغمبر کا خلاف نہ کرو) بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے ف۸
۲۸	التغابن	۲	وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۞	اور اللہ تعالیٰ کا کہنا مانو اور اُس کے رسول کا کہنا مانو پھر اگر (تم نہ مانو منہ پھیر لو تو) یہ سمجھ رکھو ہمارے پیغمبر کا کام صرف کھول کر تم کو (خدا کا حکم) پہونچا دینا تھا ف۹
۲۹	جن	۲	وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۞	اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کریں ان کے لیے دوزخ کی آگ (تیار) ہے وہ ہمیشہ اُس میں رہیں گے

تسلیۃ الرسول ۹ — باب ۹ پیغمبر صلعم کی تسلی اور تشفی کا بیان

ف۱ چاہیے اس حکم پر چلیں چاہے نہ چلیں ایسا نہیں ہوسکتا بلکہ جب اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول کا حکم ملجائے تو اب کسی کو کوئی اختیار نہیں رہا اب اپنی رائے کو دخل نہیں دے سکتے فوراً اللہ اور اس کے رسول کے ارشاد پر چلنا چاہیے ۱۲ ف۲ اور دوسروں کی رائے پر چلے ۱۲ ف۳ کہتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش کے پاس گئے اور زید بن حارثہ کا پیام ان کو دیا انہوں نے تامل کیا اور کہنے لگیں میں سوچ کر کہوں گی اسوقت یہ آیت اتری انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں آپ کے حکم کے خلاف نہ کرونگی میں نے زید سے اپنا نکاح کرلیا ۱۲ ف۴ خوب کامیابی حاصل کی سیدھی صحیح بات سے سچی بات مراد ہے یعنے زید کو ان کے باپ حارثہ کا بیٹا کہو یہی سچ ہے حضرت محمد کا بیٹا نہ کہو یہ غلط ہے بعضوں نے کہا سیدھی صحیح بات سے لا الہ الا اللہ مراد ہے ۱۲ ف۵ حسن نے کہا یعنے گناہ کرکے اپنی نیکیاں نہ مٹاؤ ۱۲ ف۶ بلکہ ہر ایک عمل کا تم کو پورا اجر ملے گا ۱۲ ف۷ اس آیت سے صاف یہ نکلتا ہے کہ پیغمبر کا حکم بھی واجب الاتباع ہے جیسے خدا تعالیٰ کا حکم سید علماء نے کہا گو یہ آیت لوٹ کے مال میں وارد ہے مگر ہر حکم اور نہی کو شامل ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے گوندنا لگانے والیوں پر لعنت کی ایک عورت بولی قرآن میں تو کہیں ان پر لعنت نہیں آئی ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا تو نے قرآن نہیں پڑھا اگر پڑھتی تو یہ آیت بھی دیکھتی وما اتٰکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا اور آنحضرت صلعم نے گوندنا لگانے سے منع کیا اور گوندنا لگانے والیوں پر لعنت کی اور آنحضرت صلعم جن پر لعنت کریں میں ان پر کیوں لعنت نہ کروں ۱۲ ف۸ اب اگر تم نہ مانو گے اپنی ہی عاقبت خراب کروگے ۱۲ ف۹ حدیث شریف پر عمل کرو جیسے قرآن شریف پر ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			وَقَوْمُ لُوطٍ ۝ وَّأَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوسٰى فَأَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِينَ ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ	جھٹلا چکی ہیں اور ابراہیم اور لوط کی قومیں بھی اور مدین والے (یعنے شعیب کی قوم بھی) اور موسیٰ بھی جھٹلایا گیا ف۱ تو میں نے (چند روز تک) کافروں کو مہلت دی پھر انکو دھر پکڑا ف۲ تو (تو نے دیکھا) میرا پلٹنا کیسا ہوا (کس طرح کا پلٹنا تھا) ف۳
۱۹	الشعراء ۲۶	۱	لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۝	(اے پیغمبر) تو تو اب رنجیدہ معلوم ہوتا ہے شاید تو اس بات پر کہ وہ (مکہ کے) مسلمان کیوں نہ ہوئے اپنے تئیں گھونٹ کر مار ڈالے گا ف۴
۲۰	النمل ۲۷	۶	وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُن فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ۝	اور اے پیغمبر تو ان کافروں (کے جھٹلانے) کا رنج مت کر اور انکے داؤں سے جو وہ کرتے ہیں تنگ نہ ہو ف۵
״	العنکبوت ۲۹	۲	وَإِن تُكَذِّبُوا فَقَدْ كَذَّبَ أُمَمٌ مِّن قَبْلِكُمْ ۖ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِينُ ۝	اور اگر تم مجھ کو جھٹلاؤ تو تم سے پہلے کئی امتیں (اپنے پیغمبروں کو) جھٹلا چکی ہیں اور پیغمبر کا کام اور کچھ نہیں کھولکر (اللہ تعالیٰ کا پیغام) پہونچا دینا ہے ف۶
۲۱	لقمٰن ۳۱	۳	وَمَن كَفَرَ فَلَا يَحْزُنكَ كُفْرُهُ ۚ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۝	اور جو شخص کفر کرے تو (اے پیغمبر) تو اس کے کفر سے رنجیدہ نہ ہو ایسے لوگوں کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے ہم ان کے کام ان کو (سزا دے کر) تبلا دیں گے بیشک اللہ تعالیٰ دلوں کی بات جانتا ہے ہم ان کو تھوڑا (سا دنیا کا) مزا اٹھانے دیں گے پھر ان کو سخت عذاب میں پکڑ لیجائیں گے
۲۲	فاطر ۳۵		وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۝	اور (اے پیغمبر) اگر یہ لوگ تجھ کو جھٹلائیں (تو کچھ تعجب کی بات نہیں) تجھ سے پہلے بہت پیغمبر جھٹلائے جا چکے ہیں اور اللہ ہی تک سب کاموں کو پہنچنا ہے
״	״	۲	أَفَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا ۖ فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ۝	کیا وہ شخص جسکو اسکا برا کام بھلا سوجھا یا گیا وہ اسکو بھلا سمجھنے لگا ف۷ اللہ تعالیٰ جسکو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ پر لگاتا ہے (اے پیغمبر) تو لوگوں پر افسوس کر کر کے اپنی جان مت کھو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو وہ کر رہے ہیں ف۸
״	״	۳	وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيرِ ۝ ثُمَّ أَخَذْتُ	اور اگر (اے پیغمبر) یہ کافر تجھ کو جھٹلائیں (تو کچھ رنج نہ کر) ان سے پہلے کافروں نے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا جو ان کے پاس کھلی نشانیاں (معجزے) اور صحیفے اور چمکتی کتاب لیکر آئے تھے ف۹ پھر (جب ان کافروں

ف۱ مگر موسیٰ کو ان کی قوم نے نہیں جھٹلایا بلکہ فرعون اور اس کی قوم نے ۱۲ ف۲ اپنے عذاب میں گرفتار کیا ۱۲ ف۳ یا تو ایسے آرام اور عزت سے بسر کرتے تھے یا ایسے تباہ ہوئے کہ نام و نشان تک نہ رہا نہ بستی رہی نہ عمارت نہ حکومت نہ بادشاہت نہ کھیتی نہ تجارت ۱۲ ف۴ شاید سے یہاں شک اور احتمال مراد نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کسی کام میں شک نہیں ہو سکتا بلکہ شاید مہربانی کے لیے ہے یعنے اپنے نفس پر آسانی کر اور اس رنج کو کم کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بڑی آرزو تھی کہ قریش کے لوگ مسلمان ہو جائیں اور ان کے اسلام نہ لانے کا بڑا رنج تھا اللہ تعالےٰ نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دی کہ تم اتنا رنج کیوں کرتے ہو کیا اپنے تئیں ہلاک کر لو گے ۔ ف۵ اللہ تعالیٰ تیرا بچانے والا ہے وہ اپنے مکر فریب کی سزا میں خود گرفتار رہوں گے ۔ چاہ کن را چاہ درپیش ۱۲ ف۶ کوئی مانے یا نہ مانے اس سے کچھ کام نہیں یہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کا کلام ہے بعضوں نے کہا اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور مطلب یہ ہے کہ اگر تم اے مکہ کے کافرو محمدؐ کو جھٹلاؤ تو یہ کوئی نئی بات نہیں تم سے پہلے کئی امتیں جیسے شعیب ۲ اور ادریس ۲ اور نوح ۲ اور ہود ۲ اور صالح اور لوط ۲ اور شعیب وغیرہ کی امتیں اپنے پیغمبروں کو جھٹلا چکی ہیں ۱۲ ف۷ اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو برے کام کو برا سمجھتا ہے ہرگز نہیں بات یہ ہے کہ اللہ تم جسکو الخ ۱۲ ف۸ اللہ تعالیٰ کو سب معلوم ہے اس نے سب بندوبست کر رکھا ہے جو گمراہ ہیں وہ بھی اسی کی تقدیر سے اور جو ہدایت پر ہیں وہ بھی اسی کی توفیق سے ۱۲ ف۹ صحیفے لکھی ہوئی کتابیں جیسے حضرت ابراہیم پر تیس صحیفے اور حضرت موسیٰ پر توریت اترنے سے پہلے دس صحیفے اور شیث پر ساٹھ صحیفے اترے تھے چمکتی کتاب سے توریت اور انجیل مراد ہے ۱۲

پارۃ	سورۃ	رکوع		
			الَّذِينَ كَفَرُوا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ	کے نہ سنا تو ہم نے اُن کافروں کو (عذاب میں) آگانٹھا لیا اور کس طرح ان کو تباہ کر دیا
۲۲	یٰسٓ	۵	فَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ	تو (اے پیغمبر) تو ان کی باتوں سے رنج مت کر ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں اور جو کہتے ہیں
۲۴	حٰم السجدہ	۵	مَا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِن قَبْلِكَ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ	(اے پیغمبر) تجھ سے وہی کہا جاتا ہے جو تجھ سے پہلے (اگلے) پیغمبروں سے کہا جا چکا ہے ف بیشک تیرا مالک بخشنے والا بھی ہے اور (اس کے) ساتھ ہی تکلیف کا عذاب دینے والا بھی ہے

الانبیاء ۲ — باب۲ پیغمبروں کا بیان

پارۃ	سورۃ	رکوع		
۳	آل عمران	۴	إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِن بَعْضٍ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ	بیشک اللہ تعالیٰ نے سارے جہان کے لوگوں میں آدم اور نوح کو اور ابراہیم اور عمران کی اولاد کو چن لیا ہے (یا پسند کر لیا ہے ف) ایک خاندان دوسرے خاندان کی نسل سے ف۳ اور اللہ تعالیٰ سنتا جانتا ہے
۳	ایضاً	۹	وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ فَمَن تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ	اور (اے پیغمبر ان لوگوں کو وہ وقت یاد دلاؤ) جب اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے (پیغمبروں سے اقرار لیا (یا ہر ایک پیغمبر سے) میں جو تم کو کتاب اور شریعت دیتا ہوں تو اگر کوئی رسول ایسا آئے جو تمہاری کتاب کو سچ بتائے تو اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا ف اللہ نے فرمایا کیا تم نے یہ اقرار کیا اور میرا اس عہد کو قبول کیا (یہ بوجھ اپنے ذمہ لیا) انہوں نے عرض کیا ہم نے اقرار کر لیا فرمایا (دیکھو) گواہ رہو (ایک دوسرے پر یا فرشتو تم گواہ رہو) میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں ف پھر اس کے بعد (یعنی اس قدر پکا اقرار ہونے کے بعد) جو کوئی (اپنے عہد سے) پھر جائے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں
۴	النساء	۲۳	إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِن بَعْدِهِ وَأَوْحَيْنَا	بیشک ہم نے تیری طرف اسی طرح وحی بھیجی جیسے ہم نے نوح اور اس کے بعد دوسرے پیغمبروں کی طرف بھیجی اور ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام

ف جیسے اگلے پیغمبروں کو ان کی قوم والے جادوگر شاعر دیوانہ اور نہیں معلوم کیا کیا کہتے تھے ویسا ہی تیری قوم کے کافر بھی تجھ کو کہتے ہیں اگلے پیغمبروں نے جیسا صبر کیا ویسے ہی تو بھی صبر کر ۱۲ ف اگلی آیتوں میں یہ مذکور تھا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرو تو اللہ کی محبت تم کو حاصل ہوگی اب یہ بیان ہے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی انہی خاندانوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہان کے خاندانوں پر فضیلت دی ہے یعنے ابراہیمؑ کی اولاد میں سے ہیں اور عمران حضرت مریم کے والد کا نام تھا ۱۲ ف۳ مثلاً عمران کا خاندان ابراہیمؑ کی نسل سے تھا۔ ابراہیمؑ کا خاندان نوح کی نسل سے تھا نوحؑ آدمؑ کی اولاد تھے ۱۲ ف۴ سعید اور قتادہ اور طاؤس اور ایک جماعت مفسرین نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ عہد ہر پیغمبر سے لیا کہ وہ دوسرے پیغمبر کی تصدیق اور اس کی مدد کرے اگر اس کے جیتے جی دوسرا پیغمبر آجائے تو موسیٰ سے عہد لیا عیسیٰ کی اور عیسیٰ سے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنے کا بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں سے عہد لیا جو پیغمبروں کے ساتھ تھے اور ابن مسعودؓ نے جو قراءت کی ہے واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتاب وہ اس کی تائید کرتی ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جب اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ میں نے جو کتاب اور شریعت تم کو دی ہے وہ لوگوں کو سکھلانا اور ان سے یہ کہہ دینا کہ اگر کوئی رسول ایسا آوے جو تمہاری کتاب کی تصدیق کرے تو اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا بعضوں نے کہا یہ عہد خاص بنی اسرائیل کے پیغمبروں سے لیا گیا تھا ۱۲ ف۵ بغوی نے کہا یہ عہد اللہ تعالیٰ نے اس وقت لیا تھا جب آدم کی اولاد ان کی پشت سے نکالی تھی ۱۲

إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَ
يَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَعِيسَىٰ وَأَيُّوبَ
وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ ۚ وَآتَيْنَا
دَاوُودَ زَبُورًا ۚ وَرُسُلًا قَدْ
قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا
لَمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۚ وَكَلَّمَ اللَّهُ
مُوسَىٰ تَكْلِيمًا ۚ رُسُلًا مُبَشِّرِينَ
وَمُنْذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ
عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ۚ وَكَانَ
اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝

اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد اور عیسیٰ اور
ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف بھی وحی
بھیجی اور ہم نے داود کو زبور عنایت کی ف۱ اور ہم نے کئی پیغمبر
بھیجے جن کا حال ہم پہلے تجھ سے بیان کر چکے ہیں اور کئی پیغمبر ایسے
بھیجے جن کا حال ہم نے تجھ سے بیان نہیں کیا اور موسیٰ سے تو
اللہ تعالیٰ نے بول کر باتیں کیں ف۲ ہم نے یہ سب پیغمبر جو نیکوں
کی خوشی سنانے والے اور بدکاروں کو ڈرانے والے تھے
اس لیے بھیجے کہ پیغمبروں کے آجانے کے بعد پھر کوئی عذر
لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے سامنے باقی نہ رہے ف۳ اور اللہ زبر
دست ہے حکمت والا ف۴ ف۵

7 الانعام 10

وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ كُلًّا
هَدَيْنَا ۚ وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ ۖ
وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَ
أَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَارُونَ ۚ وَكَذَٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَىٰ
وَعِيسَىٰ وَإِلْيَاسَ ۖ كُلٌّ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝
وَإِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَيُونُسَ وَلُوطًا ۚ
وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ ۝ وَمِنْ
آبَائِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَإِخْوَانِهِمْ ۖ
وَاجْتَبَيْنَاهُمْ وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ
مُسْتَقِيمٍ ۝ ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي
بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ وَلَوْ أَشْرَكُوا
لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ وَ

اور ہم نے ابراہیم کو (بیٹا) اسحاق اور (پوتا) یعقوب دیے ف۶
اور ایک کو راہ پر لگایا ف۷ اور نوح کو تو ہم پہلے ہی ف۸ راہ پر لگا چکے
تھے اور ابراہیم (یا نوح) کی اولاد میں سے (یعنی) داود اور سلیمان اور
ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون ف۹ کو راہ پر لگایا اور نیکی کرنے
والوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اور زکریا ف۱۰ اور یحییٰ (ابن زکریا)
اور عیسیٰ (ابن مریم بنت عمران) اور الیاس کو یہ سب نیک بختوں میں
سے تھے اور اسمٰعیل (بن ابراہیم) اور الیسع ف۱۱ اور یونس (بن
متی) اور لوط (بن ہارون) کو اور ان سب کو ہم نے ساری جہان
پر بزرگی دی ف۱۲ اور ان کے بعض باپ داووں اور اولاد اور بھائیوں
کو بھی ف۱۳ اور ہم نے ان کو چن لیا ف۱۴ اور ان کو سیدھی راہ بتلائی
یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے اپنے بندوں میں سے جسکو چاہے سو جھائے
اور اگر وہ لوگ ف۱۵ شرک کرتے تو ان کا کیا کرایا (سب) اکارت ہوتا
ف۱۶ انہی لوگوں کو (پیغمبروں کو) ہم نے کتاب اور شریعت اور پیغمبری
دی اگر یہ لوگ ف۱۷ ان چیزوں کو ف۱۸ نہ مانیں (تو کچھ پرواہ

ف۱ اس بیان سے یہود کا الزام دینا مقصود ہے کہ ان سب پیغمبروں کی نبوت تم تسلیم کرتے ہو حالانکہ ان پر موسیٰ کی طرح ایک بارگی کوئی کتاب نہیں اتری پھر حضرت محمد پر اگر قرآن ایک بارگی نہ اترا تو کیا قباحت ہے ۱۲ ف۲ یعنی خود اللہ تعالیٰ نے کلام کیا اس کو حضرت موسیٰ نے سنا تو جو آواز حضرت موسیٰ نے سنی وہ اللہ تعالیٰ کی آواز تھی اس سے رد ہوا جہمیہ اور معتزلہ اور منکرین صفات کا جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے خود بات نہیں کی تھی بلکہ درخت میں بات کرنے کی طاقت پیدا کر دی تھی یا کسی فرشتے نے اللہ کی طرف سے بات کی تھی ان بے وقوفوں کو اتنا معلوم نہیں کہ جو درخت میں بات کرنے کی قوت پیدا کر سکتا ہے وہ خود بات کرنے سے عاجز ہو سکتا ہے اور اگر درخت یا فرشتے نے بات کی ہوتی تو وہ کیسے کہہ سکتا تھا اس کی مجال تھی انی انا اللہ رب العالمین اور پھر خاص حضرت موسیٰ کو کلیم اللہ کا لقب کیوں دیا جاتا کیونکہ فرشتے کے ذریعے تو اللہ تعالیٰ نے تمام پیغمبروں سے بات کی ہے ۱۲ ف۳ اور وہ یہ نہ کہیں کہ تو نے ہم کو دین کی باتوں سے بے خبر رکھا ۱۲ ف۴ صحیحین میں ابن مسعود سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسیکو غیرت نہیں ہے اور اسی وجہ سے اس نے فحش باتوں کو حرام کیا کھلی ہوں یا چھپی اور اللہ سے زیادہ کسی کو اپنی تعریف پسند نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ اس نے آپ اپنی تعریف کی اور اللہ سے زیادہ کوئی عذر پسند نہیں کرتا یہی وجہ ہے کہ اس نے پیغمبر خوشی اور ڈر سنانے کے لیے بھیجا ۱۲ ف۵ اگر کتاب والے تیری پیغمبری اور قرآن کو نہ مانیں تو نہ مانیں ۱۲ ف۶ یعنی اسحاق اور یعقوب دونوں ابراہیم کے طریق پر تھے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			الْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَإِنْ يَكْفُرْ بِهَا هٰؤُلَاءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَيْسُوا بِهَا بِكَافِرِينَ ۝ أُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ ۖ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ۗ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٰى لِلْعَالَمِينَ ۝	نہیں ہم نے ان (پر ایمان لانے) کے لیے ایسے لوگوں کو تیار کر دیا ہے جو ان کا انکار نہیں کرتے ف۱ یہی (اٹھارہ پیغمبر) وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے راہ پر لگایا تو بھی انہی کی راہ پر چل ف۲ (اے پیغمبر) کہہ دے میں قرآن سنانے پر تم سے کچھ اجرت (مزدوری) نہیں مانگتا قرآن تو اور کچھ نہیں سارے جہان کے لیے نصیحت ہے ف۳
۱۵	بنی اسرائیل	۸	سُنَّةَ مَنْ قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُسُلِنَا ۖ وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا ۝	تجھ سے پہلے جتنے پیغمبر ہم نے بھیجے ان کا یہی قاعدہ رہا ہے ف۴ اور تو ہمارا قاعدہ بدلتا نہ پائے گا
۱۶	مریم	۴	أُولٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ مِنْ ذُرِّيَّةِ آدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَمِنْ ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَائِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۚ إِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا ۝	(پیغمبر) وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا آدم کی اولاد میں سے اور ان لوگوں کی اولاد میں سے جن کو ہم نے نوح کے ساتھ (کشتی میں) چڑھا لیا تھا اور ابراہیم اور یعقوب کی اولاد میں سے ف۵ اور ان لوگوں میں سے ہیں جن کو ہم نے ہدایت کی (سچی راہ بتلائی) اور ان کو ساری خلقت میں سے پیغمبری کے لیے چن لیا جب ان لوگوں کو اللہ کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی تھیں تو سجدے میں گر پڑتے اور روتے جاتے
۱۷	الانبیاء	۶	وَإِسْمَاعِيلَ وَإِدْرِيسَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ كُلٌّ مِنَ الصَّابِرِينَ ۝ وَأَدْخَلْنَاهُمْ فِي رَحْمَتِنَا ۖ إِنَّهُمْ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝	اور (اے پیغمبر) اسمٰعیل اور ادریس اور ذوالکفل (پیغمبروں کو یاد کر) یہ سب صبر کرنے والوں میں تھے اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا کیونکہ وہ نیک بختوں میں تھے
۱۸	المؤمنون	۴	يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۝	(اے پیغمبر) ہم نے ہر زمانہ میں پیغمبروں کو یہی حکم دیا ہے اے پیغمبرو ستھری (پاکیزہ) چیزیں کھاؤ اور اچھے عمل کرتے رہو (جو شرع کے موافق ہوں) جو تم کرتے ہو میں جانتا ہوں ف۶
۲۱	الروم	۵	وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا إِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِينَ أَجْرَمُوا ۖ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ۝	اور (اے پیغمبر) ہم تجھ سے پہلے کئی پیغمبر ان کی قوم کی طرف بھیج چکے ہیں وہ نشانیاں (معجزے) لیکر ان کے پاس آئے مگر انہوں نے نہ مانا آخر گنہگاروں (نافرمانوں) سے ہم نے بدلہ لیا اور ایمان والوں کی مدد ہم کو ضرور تھی ف۷

ف۱ کتاب اور شریعت اور نبوت کو مانتے ہیں مراد صحابہ کرام ہیں یا مدینہ والے انصاری لوگ یا اہل کتاب کے وہ لوگ جو آنحضرت پر ایمان لائے یا یہ اٹھارہ پیغمبر جن کا ذکر اوپر گذرا یا ان کے تابعین ۱۲ ف۲ یعنی اللہ کی توحید اور اصول عقائد میں کیونکہ تمام پیغمبران باتوں میں متفق ہیں ۱۲ ف۳ اس سے یہ نکلا کہ آنحضرت ساری دنیا کی طرف بھیجے گئے تھے یہاں تک کہ جنوں کی طرف بھی ۱۲ ف۴ جب ان کی امت نے ان کو نکالا تو امت پر عذاب اترا اور وہ تباہ ہو گئے ۱۲ ف۵ حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ یہ سب یعقوب کی اولاد ہیں اس سے یہ نکلا کہ بیٹی کی اولاد بھی اولاد میں داخل ہے ف۶ تمہارے ہر ایک کام سے برا ہو یا بھلا میں واقف ہوں اور اسی کے موافق بدلہ دوں گا صحیح حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے اور پاکیزہ ہی چیز کو قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بھی وہی حکم دیا جو پیغمبروں کو دیا پھر یہ آیت پڑھی پھر فرمایا ایک شخص لمبا سفر کرتا ہے گرد آلودہ بال پریشان اس کا کھانا حرام کا پینا حرام کا پہننا حرام کا اور حرام ہی سے پلا ہے وہ اپنے ہاتھ آسمان کو اٹھاتا ہے اور کہتا ہے یا رب یا رب اس کی دعا کیونکر قبول ہوگی ۱۲ ف۷ اس آیت میں ایمان والوں کے لیے بڑی خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا مددگار ہے حدیث میں ہے جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کی عزت بچائے تو اللہ تعالیٰ پر ضرور ہے کہ دوزخ کی آگ اس سے پھیر دے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع		
٢١	الاحزاب	١	وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ص وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۙ لِّيَسْئَلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝	اور (اے پیغمبر) وہ وقت یاد کر جب ہم نے پیغمبروں سے ان کا اقرار لیا (ان کا) اور (خاص) تجھ سے بھی اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ مریم کے بیٹے سے بھی اور ہم نے ان سے پکا اقرار لیا اس سے یہ مطلب تھا کہ قیامت کے دن (سچوں (پیغمبروں) سے ان کے سچ کا حال پوچھے ف اور کافروں کے لیے تکلیف کا عذاب طیار رکھے
٢٣	والصّٰفّٰت	٥	وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ۚ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ۠ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝	اور ہم تو پہلے ہی اپنے بھیجے ہوئے بندوں کے (پیغمبروں کے) باب میں فرما چکے ہیں کہ (آخر ایک روز) ضرور ان کو (ہماری) مدد پہونچے گی اور ضرور ہمارا ہی لشکر غالب ہوگا ف
٢٣	٢٣	٨	وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝	اور سلام ہے پیغمبروں پر
٢٤	المؤمن	٨	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۭ	اور ہم تجھ سے پہلے بہت پیغمبر بھیج چکے ہیں ان میں کوئی ایسے ہیں جن کا حال ہمنے تجھ کو سنایا اور کوئی ایسے ہیں جن کا حال ہم نے تجھ کو نہیں سنایا ف
٢٥	الزخرف	١	وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۝	اور ہم نے اگلے لوگوں میں بہت سے پیغمبر بھیجے
٢٦	قٓ	١	كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۙ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۙ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۭ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ۝	ان (مکے) کافروں سے پہلے نوح کی قوم نے اور کوئیں والوں (شعیب کی قوم نے) اور ثمود اور عاد نے اور فرعون نے اور لوط کی قوم والوں نے اور مدین کے رہنے والوں نے اور تبع کی قوم والوں نے ف جھٹلایا ان میں سے ہر ایک نے پیغمبروں کو جھٹلایا آخر ہمارا عذاب ان پر اتر کر رہا
٢٧	الحدید	٣	لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا	ہم تو اپنے پیغمبروں کو کھلی کھلی نشانیاں دیکر بھیج چکے اور ان کے ساتھ کتاب اتاری (توریت انجیل زبور قرآن وغیرہ) اور انصاف کا ترازو اتارا ف اس لیے کہ لوگ انصاف پر قائم رہیں اور ہم ہی نے لوہا پیدا کیا ف اس سے تو بڑی لڑائی کا سامان بنتا ہے ف اور لوگوں کو بہت فائدے ہوتے ہیں ف اور اس کے پیدا کرنے سے یہ بھی مطلب ہے کہ اللہ دیکھ لے کون بن دیکھے اس کی اور اس کے پیغمبروں کی مدد کرتا ہے بیشک اللہ زور

ف کہ اپنے ملک کے حکم لوگوں کو پہونچاویں گے اور ایک دوسرے کی تصدیق کریں گے ف کہ انہوں نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم پہونچائے یا نہیں اور لوگوں نے ان کو کیا جواب دیا جب پیغمبروں تک سوال ہوگا تو دوسرے لوگوں کو بہت ڈرنا چاہیے وہ کہاں بچ سکتے ہیں ف توحید والوں کا غلبہ ہوگا مشرک دبیں گے اگر لڑائی میں نہ دبیں تو تقریر میں ہار جائیں دنیا میں نہ دبے تو آخرت میں دبیں گے ف قرآن میں صرف پچیس پیغمبروں کا حال مذکور ہے ان کے سوا ہر ملک اور ہر ولایت میں اللہ کے پیغمبر آ چکے ہیں اور لوگوں کو توحید اور اچھی باتوں کی ہدایت کر چکے ہیں ایک حدیث میں ہے کہ دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر آ چکے ہیں ایک حدیث میں آٹھ ہزار پیغمبر آ چکے ہیں چار ہزار تو بنی اسرائیل میں سے اور چار ہزار اور قوموں میں سے ف جن کا ذکر اوپر گذر چکا ف کیونکہ ایک پیغمبر کا جھٹلانا گویا سب کا جھٹلانا ہے ف یعنی عدل اور انصاف کا حکم دیا بعضوں نے کہا حضرت جبرئیل حضرت نوح پر ایک ترازو لیکر اترے اور فرمایا اپنی قوم سے کہہ اس سے سب چیزیں تولا کریں ف یا اتارا جیسے ابن عباس نے کہا ہے کہ حضرت آدم کے ساتھ جنت سے سنڈاسی اور سنسی اور ہتھوڑا اترا تھا ف جیسے تلوار بندوق توپ وغیرہ ف جیسے چاقو قینچی استرا نشتر سینکڑوں طرح کے آلات اس سے بناتے ہیں

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			وَ اِبْرٰهِیْمَ وَ جَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَ الْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَ كَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ ثُمَّ قَفَّیْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا	والا ہے زبردست ف اور ہم نوح اور ابراہیم کو بھی پیغمبر بنا کر بھیج چکے ہیں اور ان کی اولاد میں ہم نے پیغمبری اور کتاب کو جاری رکھا اس پر بھی (ان کی اولاد میں سے) بعضے تو راہ پر آئے اور بہتیرے نافرمان ہی ہے پھر ہم نے ان کے پیچھے پیغمبروں کا تار باندھ دیا
۲۵	الزخرف ۴۳	۴	وَ اسْــٴَـلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَاۤ	اور (اے پیغمبر) تجھ سے پہلے جو ہم پیغمبر بھیج چکے ہیں ان سے پوچھ لے ۔

صِفَاتُ الْقُرْاٰنِ [۲۱] باب [۲] قرآن کی صفات کا بیان

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱	البقرۃ ۲	۱	الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛ فِیْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ۙ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۙ وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ؕ	اس کتاب ف میں ف [۲] (یعنی اس کے سچے ہونے میں اللہ کی طرف سے) کوئی شک نہیں ہے راہ بتاتی ہے ڈرنے والوں کو ف جو ان دیکھی باتوں پر یقین کرتے ہیں (اسی کو غیب کہتے ہیں) اور نماز کو درستی سے ادا کرتے ہیں اور جو ہم نے دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور جو یقین کرتے ہیں اس پر جو اترا تجھ پر اور جو اترا تجھ سے پہلے اور آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں (قیامت کا اور حشر و نشر کا) ف
″	″	۲	وَ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ وَ ادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَ لَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ ۖۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ۝	اور اگر تم کو شک ہے اس کلام میں جو ہم نے اتارا اپنے بندے پر (یعنی قرآن میں ف) تو ایک ہی سورت اس کے جوڑ کی بنا لاؤ اور جو حمایتی تمہارے اللہ کے سوا ہوں ان کو بھی بلا لو (اور ان سے مدد لو اس سورت کے بنانے میں) اگر تم سچے ہو ف اگر ایسا نہیں کرتے اور البتہ نہ کر سکو گے تو اس آگ سے بچو جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں (یا بجائے لکڑیوں کے اس میں جلیں گے) وہ منکروں کے لیے تیار ہے
″	″	۱۲	وَ لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ ۚ وَ مَا یَكْفُرُ بِهَاۤ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ۝	اور (محمد) ہم نے تجھ پر کھلی (اوصاف) آیتیں اتاری ہیں اور ان کو وہی نہیں مانتے جو نافرمان ہیں ف
″	″	۱۳	مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَیْرٍ	ہم جو آیت منسوخ کر دیتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا ویسی

ف دنیا اور دین کا انتظام بغیر ایک قانون کے چل نہیں سکتا یہ قانون اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اب قانون اس وقت تک کام نہیں آسکتا جب انصاف کی نیت نہ ہو اس لیے انصاف کا حکم دیا۔ انصاف اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک ظالموں اور بے انصافوں کو سزا نہ دی جاوے ان کے سزا دینے کے لیے اور ان کو راہ پر لانے کے لیے لوہا پیدا کیا غرض قانون اور تلوار اور عمل ان تین چیزوں کے بغیر کوئی انتظام قائم نہیں رہ سکتا ۱۲ ف [۲] اس طرح کے حروف جو سورتوں کے ابتدا میں آتے ہیں کل چودہ ہیں خلفائے اربعہ سے ان کے بارے میں فرمایا ہے کہ ان کے معنے اللہ جل جلالہ کے سوا کوئی نہیں جانتا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے معنے میں کوئی بات نقل نہیں ہوئی تو سب تفسیروں میں سے خلفائے اربعہ کی تفسیر مقدم ہے ۱۲ صاحب الفوائد السلفیہ ف اس طرح کے حروف جو قرآن شریف کی بعض سورتوں کے شروع میں آئے ہیں ان کو اسرار الٰہی کہتے ہیں اور یہ ان متشابہات میں سے ہیں جن کے معنے کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے اور ایک یہودی تھا مالک بن حنیف وہ مومنوں کے دل میں شک ڈالتا تھا کہ یہ کتاب وہ کتاب نہیں ہے جس کی خبر اگلی کتابوں میں دی گئی ہے تب اللہ تعالیٰ نے اس کی رد میں یہ آیتیں اتاریں ۱۲ ف هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ کا مطلب یہ ہے کہ جن کے لیے اللہ کی تقدیر میں متقی ہونا مقدر ہو چکا تو ان کو اس قرآن کریم سے تقویٰ حاصل ہو جاتا ہے اور جن کے لیے تقویٰ مقدر نہیں وہ محروم رہ جاتے ہیں جیسے بیمار دوا کھاتے ہیں جن کے نصیب میں صحت ہوتی ہے وہ شفایاب ہو جاتا ہے اور جن کے واسطے صحت نہیں مقدر اور اسی بیماری سے اس کی موت مقدر ہے تو اس کو فائدہ نہیں ہوتا یا یہ مراد کہ جو لوگ پہلے ہی سے متقی ہوتے ہیں ان کا تقویٰ قرآن مجید کے سننے سے روز بروز زیادہ ہوتا جاتا ہے جیسا کہ فرمایا فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّ هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ۱۲ صاحب الفوائد السلفیہ ف [۵] اس کتاب سے مراد قرآن مجید ہے جس کے اتارنے کا حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانوں پر پچھلی کتاب کے اتارنے کا وعدہ کیا تھا وہ یہی کتاب ہے ۱۲ (باقی در ضمیمہ) ۱۲

پارہ	سورة	رکوع	آیت	ترجمہ
			مِنْهَا اَوْ مِثْلِهَا ۭ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝	دوسری لے آتے ہیں کیا تجھ کو معلوم نہیں اللہ تعالیٰ سب کچھ کرسکتا ہے ف۱
۳	آل عمران ۳	۱	نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَھُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝	اُسی نے (تھوڑا تھوڑا کرکے) تجھ پر سچی کتاب اتاری (قرآن مجید) جو اگلی کتابوں کو سچ بتاتی ہے اور اسی نے لوگوں کی ہدایت کے لیے قرآن مجید اترنے سے پہلے توریت شریف اور انجیل مقدس اتاری ف۲ اور اسی نے فیصلہ اتارا ف۳ جن لوگوں نے خدا کی آیتوں کا انکار کیا ف۴ ان کو سخت عذاب ہوگا ف۵ اور اللہ زبردست ہے (جو کوئی اس کی کتاب اور پیغمبر کو نہ مانے اس سے) بدلہ لینے والا
"	"	"	هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ ھُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاۗءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاۗءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝	اسی نے تجھ پر یہ کتاب اتاری (یعنی قرآن شریف) اس میں کی بعضی آیتیں کھلی صاف مضمون کی ہیں وہ تو قرآن شریف کی جڑ ہیں ف۶ اور بعضی آیتیں گول گول مضمون کی ہیں ف۷ پھر ف۸ جن کے دل پھرے ہوئے ہیں ف۹ وہ لوگوں کو گمراہ کرنے اور اصلی حقیقت دریافت کرنے کی نیت سے گول گول آیتوں کے پیچھے پڑ جاتے ہیں ف۱۰ حالانکہ اصلی حقیقت ان کی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو پکے عالم ہیں (نہ کٹھ ملا) وہ کہتے ہیں ہم ان پر ایمان لائے یہ سب آیتیں ف۱۱ ہمارے پروردگار کی طرف سے (اتری) ہیں ف۱۲ اور جن کو عقل ہے وہی سمجھانے سمجھتے ہیں
۴	"	۱۱	تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْھَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝	(اے پیغمبر) یہ اللہ کی سچی آیتیں ہیں جو ہم تجھ کو جبریل کی زبانی ٹھہر ٹھہر کر سناتے ہیں اور اللہ جہان کے لوگوں پر ذرہ بھی ظلم نہیں کرنا چاہتا ف۱۳
"	"	۱۴	ھٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَھُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝	(عام) لوگوں کے واسطے تو یہ ف۱۴ ایک تاریخی بیان ہے اور جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں ان کے لیے ہدایت اور نصیحت بھی ہے ف۱۵
۵	النساء ۴	۱۱	اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۭ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝	کیا لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے اور اگر وہ خدا کے سوا اور کہیں سے آیا ہوتا (جیسے کافر اور منافق سمجھتے تھے) تو اس میں بہت سا اختلاف پاتے ف۱۶

ف۱ یہود کہتے تھے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ السلام ایک بات کا حکم کرتے ہیں پھر اس کے برخلاف حکم دیتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ قرآن انہی کا بنایا ہوا ہے اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں نسخ یعنی ایک حکم کا موقوف کر دینا نہیں ہو سکتا تب یہ آیت اتری یعنی اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ ایک حکم اتارے پھر جب تک چاہے اس کو قائم رکھے اور جب چاہے اس کو منسوخ کرکے دوسرا حکم اس کے بدل بھیج دے ویسا ہی یا اس سے بہتر یعنی اس سے آسان اور زیادہ مفید اور تمام علماء سلف و خلف کا اس پر اتفاق ہے کہ نسخ جائز ہے اللہ تعالیٰ کے کلام میں اور حدیث شریف میں ۱۲ ف۲ ایک بارگی حضرت موسیٰ پر توریت اور حضرت عیسیٰ پر انجیل ۱۲ ف۳ فیصلہ سے مراد اور آسمانی کتابیں ہیں جو دوسرے پیغمبروں پر اتریں جیسے زبور حضرت داود پر اور صحیفے حضرت آدم اور نوح اور ابراہیم اور شعیاء اور ارمیاء پر ۱۲ ف۴ جیسے نصاریٰ نجران کے انہوں نے قرآن اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ مانا ۱۲ ف۵ دنیا میں قتل اور جزیہ اور غلام لونڈی بننا آخرت میں دوزخ میں جلنا ۱۲ ف۶ جن کو محکم کہتے ہیں ۱۲ ف۷ کئی پہلو رکھتی ہیں جن کو متشابہ کہتے ہیں ۱۲ ف۸ جابر بن عبد اللہ اور شعبی اور سفیان ثوری نے کہا محکم وہ آیتیں جن کا معنی معلوم ہے اور متشابہ جن کا معنی معلوم نہیں ہو سکتا جیسے حروف مقطعات سورتوں کے شروع میں مثلاً الم الرٰ حم وغیرہ ۱۲ ف۹ یعنی کج باطل کی طرف جھکے ہوئے ۱۲ ف۱۰ یعنی رات دن اس قسم کی آیتوں میں بحث کرنے میں اور ان میں طرح طرح کی تاویلیں اپنے دل سے تراش کر لگاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ لوگ ان تکراروں میں پڑ کر گمراہ ہو جاویں اور دین کا اصل مطلب فوت ہو جاوے سید علامہ نے کہا اہل بدعت کا یہی حال ہے وہ اللہ کی کتاب سے گویا کھیل کرتے ہیں اور معاذ اللہ کریم سے نہیں ڈرتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرے اس نے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لیا ۱۲ ف۱۱ محکم ہوں یا متشابہ ۱۲

(باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۶	النساء	۲۳	يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا ۝ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۝	لوگو تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے دلیل آچکی ف۱ اور ہم نے تم پر ایک جگمگاتا نور بھیجا ہے ف۲ پھر جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس کا سہارا لیا ان کو اللہ تعالے اپنی رحمت (جنت) اور فضل (دیدار الٰہی) میں داخل کرے گا اور اپنے تک پہونچنے کی سیدھی راہ ان کو سوجھائے گا
۶	المائدہ	۳	قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ۝ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝	بیشک اللہ تعالی کی طرف سے تمہارے پاس نور آیا ف۳ اور قرآن جو بیان کرنے والا ہے اللہ اس سے (یعنے اس نور یا کتاب سے) ان لوگوں کو جو اس کی مرضی پر چلتے ہیں (دوزخ سے) بچاؤ کی راہیں دکھلاتا ہے اور اندھیرے (کفر) سے ان کو نکال کر اپنے حکم سے اجالے (اسلام) میں لاتا ہے اور ان کو (شریعت کا) سیدھا رستہ ف۴ بتلاتا ہے
۷	الانعام	۱۱	وَهَٰذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ مُصَدِّقُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا ۚ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۖ وَهُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۝	اور یہ کتاب ف۵ (یعنے قرآن مجید) ہم نے اتاری برکت والی اگلی کتابوں کو ف۶ سچ بتانے والی اس لیے کہ تو مکہ اور اس کے گرداگرد (تمام جہان) کے لوگوں کو ڈرائے ف۷ اور جو لوگ آخرت کا یقین رکھتے ہیں وہ قرآن پر (بھی ضرور) ایمان لائیں گے ف۸ اور وہ اپنی نماز کا (بھی ضرور) خیال رکھیں گے ف۹
۷	〃	۱۳	قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ ۖ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ ۝	تمہارے پروردگار کی طرف ف۱۰ سے تم کو دل کی آنکھیں (دلیلیں) پہونچ چکیں ف۹ اب جو کوئی دیکھے ف۱۰ تو اپنا ہی فائدہ کرے گا اور جو اندھا بن جائے ف۱۱ تو اپنا ہی برا کرے گا اور میں تم پر داروغہ (کڑوڑی) نہیں ہوں ف۱۲
〃	〃	〃	وَكَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ وَلِيَقُولُوا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝	اور ہم اسی طرح آیتوں کو پھیر پھیر کر لاتے ہیں ف۱۳ اور اس لیے کہ وہ کہیں تو پڑھا ہوا ہے ف۱۴ اور اس لیے کہ جو علم والے ہیں انکو صاف سمجھا دیں ف۱۵
۸	〃	۱۴	أَفَغَيْرَ اللَّهِ أَبْتَغِي حَكَمًا وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلًا ۚ وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ مُنَزَّلٌ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ ۖ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ۝	(اے پیغمبر ان لوگوں سے کہہ دے) کیا میں اللہ کے سوا اور کسی فیصلہ کرنے والے کو ڈھونڈھوں ف۱۶ اور اسی نے تم پر یہ کتاب (قرآن) اتاری جس میں کھلا بیان ہے ف۱۷ اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ف۱۸ وہ دل میں (خوب جانتے ہیں کہ قرآن سچ) تیرے مالک کی طرف سے اترا ہے ف۱۹ پھر تو ہرگز شک کرنے والوں میں مت ہو ف۲۱

ف۱ یعنی سند و دلیل یعنی قرآن یا پیغمبر یا معجزے ۱۲ ف۲ یعنی حضرت محمد یا دین اسلام ۱۲ ف۳ جس میں نہ افراط ہے نہ تفریط ۱۲ ف۴ جیسے توریت کو ہم نے اتارا اسی طرح الخ ۱۲ ف۵ توریت انجیل زبور وغیرہ ۱۲ ف۶ لفظی ترجمہ یوں ہے اور اس لیے کہ تو ڈرا دے ام القری یعنی مکہ اور آس پاس والوں کو ۱۲ ف۷ کیونکہ قرآن آخرت ہی کو درست کرنے کی تدبیر بتلاتا ہے ۱۲ ف۸ کیونکہ نماز سب عبادتوں کی جڑ ہے اور بہبودی آخرت کی کنجی ہے ۱۲ ف۹ جو ابتم نے اوپر بیان کیں ۱۲ ف۱۰ سمجھے اور غور کرے ایمان لاوے ۱۲ ف۱۱ ان دلیلوں میں غور نہ کرے ایمان نہ لاوے ۱۲ ف۱۲ یہ اللہ تعالے نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر فرمایا یعنے میں اس کا ذمہ وار نہیں کہ خواہ مخواہ تم کو ہدایت ہو جاوے اور تم راہ راست پر آجاؤ یہ اللہ کا کام ہے میرا کام اللہ کا حکم سنا دینا اور اس کی توحید کی دلیلیں بتا دینا ہے ۱۲ ف۱۳ کبھی مومنین کو خوشخبری کبھی کافروں کو ڈرانا کبھی نصیحت کبھی قدرتوں کا بیان کبھی علم احکام تاکہ کافروں کو عبرت ہو اور خدا کی حجت ان پر پوری ہو ۱۲ ف۱۴ تو اپنا نہیں ہے بلکہ الخ ۱۲ ف۱۵ یعنے بعضے کافر کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہودی عالم سکھلاتے اور پڑھاتے ہیں اور بعضے کہتے تھے کہ روم کے دو شخصوں سے آپ نے علم حاصل کیا ہے ۱۲ ف۱۶ تو آیتوں کا پھیر پھیر کر لانا بعضوں کی نجات کا سبب ہے جو ان پر ایمان لاتے ہیں اور عمل کرتے ہیں اور بعضوں کی تباہی کا باعث ہے وہ کہتے ہیں تم کہیں سے یہ باتیں سیکھ کر آئے ہو یا ایک بار تو بیان کر چکے اب پھر کیوں بیان کرتے ہو ۱۲ ف۱۷ مشرکوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ خواہش کی کہ ہمارے اور آپ کے درمیان جو اختلاف ہیں انکو فیصلہ کرنے کو کسی یہودی یا نصرانی عالم کو منصف بنا دیجیے اسکا فیصلہ ہم اور آپ دونوں مانیں اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۱۸ اور پھر قضیہ کا فیصلہ اس سے ہو سکتا ہے ۱۲ ف۱۹ یعنے یہود اور نصاری ۱۲ ف۲۰ اگر زبان سے انکار بھی کریں تو کیا ہوتا ہے یہ انکار محض تعصب اور عداوت سے ہے ۱۲ ف۲۱ یعنی اس میں شک کہ یہود اور نصاری کے دلوں میں قرآن کی سچائی کا یقین ہے یا ہر طرح کے شک ۱۲ ف۲۲ قرآن شریف جسکی چمک قیامت تک کم نہ ہوگی ۱۲

۸	الانعام	۱۵	وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝	اور اے پیغمبر یہ تیرے مالک کی سیدھی راہ ہے ف۱ جو لوگ سمجھتے ہیں ان کے لیے ہم نے کھول کر (اپنی) آیتیں بیان کر دی ہیں
۸	؍؍	۲۰	وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰي طَاۗىِٕفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۠ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰي مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَاۗءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ	اور یہ کتاب (قرآن) برکت والی ہم نے اس کو اتارا تو (اے مکہ والو) اس پر چلو اور اس کے جھٹلانے سے بچے رہو اس لیے کہ تم پر (اللہ کی) رحمت ہو ف۲ کہیں تم ایسا نہ کہو ف۳ ہم سے پہلے دو ہی گروہوں (یہود اور نصاریٰ) پر کتاب اتری ف۴ اور ہم تو ان لوگوں کے پڑھنے پڑھانے سے بے خبر تھے ف۵ یا ایسا نہ کہو اگر ہم پر کتاب اترتی تو ہم ان سے بڑھ کر راہ پاتے تو اب تو تمہارے پاس تمہارے مالک کی طرف سے دلیل اور ہدایت اور رحمت (سب چیزیں) آچکیں ف۶
۸	الاعراف	۱	الۗمّۗصۗ ۝ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰي لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝	ف۷ یہ کتاب تجھ پر اتاری گئی ہے اس لیے کہ تو اس سے (کافروں کو) ڈرائے اور ایمان والوں کو نصیحت کرے اس لیے اس کے پہونچا دینے میں تیرا دل تنگ نہ ہو
۸	؍؍	۶	وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰي عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝	اور ہم نے تو ان (کافروں) کو ایک کتاب بھی پہونچا دی جس میں ہم نے جانکر تفصیل سے ہر ایک حکم بیان کیا ہے وہ ایمان والوں کیلیے ہدایت اور رحمت ہے
۹	؍؍	۲۴	هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝	یہ قرآن کیا ہے سوجھ بوجھ کی باتیں ہیں جو تمہارے مالک کی طرف سے آئیں اور ایمان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے ف۸ اور جب قرآن پڑھا جائے تو کان لگا کر سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم ہو ف۹
۱۱	یونس	۱	الۗرٰ ۣ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝	یہ پکی کتاب (قرآن) کی آیتیں ہیں ف۱۰
؍؍	؍؍	۴	وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰي مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝	اور یہ قرآن ایسا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اس کو اپنے دل سے بنا لے ف۱۱ بلکہ وہ اگلی کتابوں کو سچ بتاتا ہے ف۱۲ اور ان کو کھول کر بیان کرتا ہے کوئی شبہ نہیں وہ اللہ کی طرف سے (اترا ہے) جو ساری جہان کا مالک ہے کیا یہ لوگ قرآن کی نسبت کہتے ہیں کہ اس کو پیغمبر نے بنا لیا ہے ف۱۳ کہہ دے اگر تم سچے ہو تو ایک سورت تو اس کی سی بنا لاؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جن جن کو تم بلا سکو (اپنی مدد کے لیے) بلا لو ف۱۴

ف۱ یعنی اسلام کا دین یا قرآن ہے ف۲ یکبارگی ہم نے اسلیے اتاری ہے ف۳ یا اس کو ہم نے اتارا تاکہ تم ایسا کہو ہے ف۴ توریت اور انجیل اور ہم پر کوئی کتاب نہیں اتری ہے ف۵ یعنی ان کی وہ زبان نہیں سمجھتے تھے جس زبان میں یہ کتابیں اتری تھیں ہے ف۶ یعنے قرآن شریف جس میں یہ سب باتیں موجود ہیں ہے ف۷ اس کی تفسیر سورہ بقرہ کے شروع میں گذر چکی ابن عباسؓ نے کہا اس کا معنے یہ ہے میں اللہ تعالیٰ ہوں جو تفصیل سے بیان کرتا ہوں بعضوں نے کہا یہ ایک نام ہے اللہ تعالیٰ کا جس سے قسم کھائی اس نے سدی نے کہا المص سے المصور اللہ تعالیٰ کا نام مراد ہے قرظی نے کہا اللہ الرحمن الصمد مراد ہے ضحاک نے کہا انا اللہ الصادق اور یہ سب گمان ہیں لوگوں کے اور حق یہی ہے کہ اس قسم کے حروف جو سورتوں کے شروع میں آئے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے راز ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ ان سے کیا مراد ہے ہے ف۸ لوگوں کے تین درجے ہیں عین الیقین والے اور علم الیقین والے اور عام مسلمان قرآن اول والوں کے لیے سوجھ ہے ان کو ایسا یقین ہے گویا دیکھ رہے ہیں دوسروں کے لیے ہدایت تیسروں کے لیے رحمت ہے ف۹ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہو معلوم ہوا کہ قرآن جس گھر میں پڑھا جاتا ہے اور لوگ دل لگا کر اس کو سنتے ہیں تو وہاں اس کی رحمت اترتی ہے ہے ف۱۰ یعنی اس سورت میں ہے ف۱۱ یہ انہی حروف میں سے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اسرار کہلاتے ہیں جیسے سورہ بقرہ کے شروع میں بیان ہو چکا ابن عباسؓ نے کہا اس کا معنے یہ ہے کہ میں اللہ ہوں جو دیکھ رہا ہوں گویا مختصر ہے انا اللہ اری کا ہے ف۱۲ اس کی ایک سورت بھی کسی سے بن نہ سکی ہے ف۱۳ ان میں جو باتیں ہیں ہے ف۱۴ اور جھوٹ کہہ یا اللہ تعالیٰ کا کلام ہے ہے ف۱۵ پیغمبر تو پڑھے لکھے نہیں اور شاعر نہیں ہیں تم میں تو بڑے بڑے فصیح اور شاعر اور پڑھے لکھے لوگ موجود ہیں ان سب کو بلا کر صلاح اور مشورہ کر کے ایک ہی سورت قرآن کی سی سورت کی سی بنا لاؤ سورت البتہ یہ خیال کر سکتے ہو کہ قرآن شاید پیغمبر نے بنا لیا ہوگا جب تم سب مل کر اس کی سی ایک سورت بھی نہ بن سکے تو یہ خیال کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ اکیلے ایک ان پڑھ شخص نے اتنا بڑا قرآن بنا لیا ہے ف۱۶ پکی کتاب یعنے جو کبھی منسوخ نہ ہوگی یا جس میں حکمت بھری ہوئی ہے یا جو غلطیوں اور اختلاف سے پاک ہے ہے

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۱	یونس	۶	یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْکُمْ مَّوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ وَ ھُدًی وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۞ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا ھُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ۞	لوگو تمہارے پاس تمہارے مالک کی طرف سے نصیحت آئی (یعنے قرآن) اور دلوں ف۱ جو بیماریاں ہیں ان کی دوا ف۲ اور ہدایت اور رحمت ایمان داروں کے لیے (اے پیغمبر) کہدے اللہ کے فضل اور رحمت ف۳ پر ان ہی (دونو چیزوں) پر خوش ہونا چاہیے یہ اُس سے بہتر ہے جو وہ سمیٹتے ہیں ف۴
〃	〃	۱۰	فَاِنْ کُنْتَ فِیْ شَکٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ فَسْئَلِ الَّذِیْنَ یَقْرَءُوْنَ الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکَ ۚ لَقَدْ جَآءَکَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ۙ وَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَتَکُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۞	تو (اے پیغمبر) ہم نے جو تجھ پر اتارا (یعنے قرآن) اس میں اگر تجھ کو شک ہو تو ان لوگوں سے پوچھ لے جو تجھ سے پہلے کی کتاب (توریت) پڑھتے ہیں بے شک تیرے مالک کی طرف سے تجھ کو سچی کتاب پہونچ گئی تو ہرگز شک کرنے والوں میں سے مت ہو اور ان لوگوں میں مت ہو جنہوں نے اللہ تعالی کی آیتوں کو جھٹلایا (ایسا کرے گا) تو پھر تو ٹوٹا پانے والوں میں سے ہوگا ف۵
〃	〃	۱۱	قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ ۚ فَمَنِ اھْتَدٰی فَاِنَّمَا یَھْتَدِیْ لِنَفْسِہٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْھَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَیْکُمْ بِوَکِیْلٍ ۞	(اے پیغمبر) کہدے لوگو تمہارے پاس تمہارے مالک کی طرف سے سچ آچکا ف۶ پھر جو کوئی راہ پر لگ جائے ف۷ تو وہ اپنے ہی فائدے کے لیے راہ پر ف۸ لگتا ہے اور جو کوئی بھٹک جائے وہ بھٹک کر اپنا ہی نقصان کرتا ہے ف۹ اور میں تمہارا کروڑی نہیں ہوں ف۱۰
۱۲	ھود	۱	الٓرٰ کِتٰبٌ اُحْکِمَتْ اٰیٰتُہٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ خَبِیْرٍ ۙ	یہ ایسی کتاب ہے جس کی آیتیں جانچ لی گئیں ہیں پھر کھول کر بیان کی گئی ہیں حکمت والے خبردار کی طرف سے (اتری ہے)
〃	〃	۲	اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىہُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِہٖ مُفْتَرَیٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۞ فَاِلَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَکُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰہِ وَاَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۞	بلکہ وہ کافر کہتے ہیں کہ اس نے ف۱۱ قرآن کو جھوٹ بنا لیا ہے ف۱۲ کہدے اگر تم سچے ہو تو قرآن کی طرح دس بنی ہوئی سورتیں بنا کر لے آؤ ف۱۳ اور خدا کے سوا تم جن ف۱۴ جن کو بلا سکتے ہو بلا لو ف۱۵ پھر ف۱۶ اگر یہ کافر جو تم نے چاہا ف۱۷ وہ نہ کر سکیں ف۱۸ تو تم یقین کر لو کہ قرآن اللہ کا علم لیکر اترا ہے ف۱۹ اور یہ کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے تو کیا اب بھی تم ماننے ہو یا نہیں ف۲۰
۱۲	〃	۱۰	وَکُلًّا نَّقُصُّ عَلَیْکَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِہٖ فُؤَادَکَ ۚ وَجَآءَکَ فِیْ ھٰذِہِ	اور ہم (اگلے) پیغمبروں کی سب وہ خبریں جن سے ہم تیرا دل مضبوط کرتے ہیں ف۲۱ تجھ سے بیان کرتے ہیں اور اس سورت میں ف۲۲ جو حق بات تھی وہ تجھ کو

ف۱ کفر اور شرک اور شک کی ۱۲ ف۲ یہی قرآن کی صفت ہے کہ وہ دل کی بیماریوں کو دفع کرتا ہے حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا میرے سینے میں کچھ بیماری ہے آپ نے فرمایا قرآن پڑھا کر کیونکہ وہ دوا ہے سینوں کی دوسری روایت میں ہے کہ قرآن سینوں کی دوا ہے اور شہد ہر بیماری کی دوا ہے ۱۲ ف۳ ابن عباس نے کہا فضل قرآن ہے اور رحمت دین اسلام بعضوں نے کہا فضل ایمان اور رحمت قرآن حدیث میں ہے کہ اللہ کا فضل قرآن ہے اور رحمت یہ ہے کہ تم کو قرآن والوں میں کیا ۱۲ ف۴ دنیا کا مال و اسباب اس لائق نہیں کہ انسان اس پر خوشی کرے اول تو فانی دوسری ہماری زندگانی بھی فانی تیرے وبال جان ۱۲ ف۵ یہ خطاب آنحضرت صلعم کو ہے اور مراد دوسرے لوگ ہیں ۱۲ ف۶ یعنی قرآن یا دین اسلام یا پیغمبر ۱۲ ف۷ سیدھی راہ اختیار کرے ۱۲ ف۸ اسی کو جنت ملے گی اور دوزخ سے بچیگا ۱۲ ف۹ قیامت کے دن وہی عذاب میں پڑے گا اللہ کو نہ اس سے کچھ فائدہ ہے نہ اس سے ۱۲ ف۱۰ کہ خواہ مخواہ تم کو زبردستی سیدھی راہ پر لگاؤں یا اگر تم سیدھی راہ پر نہ آؤ تو مجھ سے باز پرس ہو ۱۲ ف۱۱ یعنے پیغمبر نے ۱۲ ف۱۲ اپنے دل سے بنا لیا ہے اور کہتا ہے کہ یہ اللہ کا کلام ہے ۱۲ ف۱۳ یہ سورت پہلے اتری اس میں دس سورتیں بنا لانے کو کہا اس کے بعد سورۂ بقرہ اور یونس اتری اس میں ایک ہی سورہ بنا لانے کو فرمایا ۱۲ ف۱۴ اپنی مدد کے لیے ۱۲ ف۱۵ صلاح کر لو مشورہ کر لو تاکہ تم زبان دان ہو فصیح ہو شاعر ہو تم میں پڑھے لکھے لوگ بھی موجود ہیں یہ پیغمبر تو ان پڑھ ہے ۱۲ ف۱۶ اور مسلمانو اور پیغمبر ۱۲ ف۱۷ دس سورتیں قرآن کی طرح بنا لانا ۱۲ ف۱۸ یا کافر اگر تمہارے مددگار تمہارا مطلب پورا نہ کر سکیں ۱۲ ف۱۹ اس میں ایسی باتیں ہیں جنکو اللہ کے سوا کوئی نہیں جان سکتا ۱۲ ف۲۰ بعضوں نے کہا یہ خطاب کافروں کو ہے یعنی جب تم اور تمہارے حوالی اور موالی سب ملکر بھی قرآن کی طرح دس سورتیں بھی نہیں بنا سکتے تو تم کو یقین کر لینا چاہیے کہ یہ اللہ کا کلام ہے پیغمبر کا بنایا ہوا نہیں ہے ۱۲ ف۲۱ تاکہ کافروں کی ایذا دہی پر تجھ کو صبر پیدا ہو اور اس کی مدد کا زیادہ یقین ہو ۱۲ ف۲۲ یا ان قصوں میں بھی ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع		
			الحق وموعظۃ وذکری للمؤمنین ٥	پہونچ گئی ف۱ اور مسلمانوں کو نصیحت اور عبرت ہوگئی
١٢	یوسف ١٢	١	الٓرٰ تلک ایٰت الکتٰب المبین ٥ انا انزلنٰه قرءٰنا عربیا لعلکم تعقلون ٥ نحن نقص علیک احسن القصص بما اوحینا الیک ھٰذا القرءان ق وان کنت من قبله لمن الغٰفلین ٥	یہ آیتیں ہیں ف۲ کھلی کتاب (قرآن) کی ہیں ف۳ ہم نے اس کتاب کو اتارا جو عربی زبان میں پڑھی جاتی ہے اس لیے کہ تم سمجھو ف۴ ہم یہ قرآن تیرے پاس بھیجکر اچھے سے اچھا ایک قصہ تجھ کو سناتے ہیں ف۵ اور تو اس (سورت کے اترنے) سے پہلے اس قصہ سے بے خبر تھا
١٣	″	١١١	لقد کان فی قصصهم عبرۃ لاولی الالبٰب ما کان حدیثا یفترٰی ولٰکن تصدیق الذی بین یدیه وتفصیل کل شیء وھدی ورحمۃ لقوم یؤمنون ٥	جو لوگ عقل والے ہیں ان کو بے شک ان لوگوں کے قصوں سے عبرت ہوتی ہے ف۶ قرآن کوئی بٹی ہوئی (بنائی ہوئی) بات نہیں ہے ف بلکہ قرآن اگلی کتابوں کا سچا کرنے والا اور ہر چیز کو کھولکر بیان کرنے والا ہے اور ایمان داروں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے ف۷
″	الرعد ١٣	١	المٓرٰ قف تلک ایٰت الکتٰب ط والذی انزل الیک من ربک الحق ولٰکن اکثر الناس لا یؤمنون ٥	(اے پیغمبر ف۸) یہ قرآن (شریعت) کی آیتیں ہیں اور تیرے مالک کی طرف سے جو تجھ پر اترا وہ حق ہے (سراپا سچ ہے) مگر اکثر لوگ نہیں مانتے
″	″	٣١	ولو ان قرءانا سیرت به الجبال او قطعت به الارض او کلم به الموتٰی	اور اگر کوئی قرآن ایسا ہوتا جس سے پہاڑ سرک جاتے یا زمین پھٹ جاتی (یا اسکی مسافت طے ہو جاتی) یا مردے بات کرنے لگتے ف۹
″	″	٣٧	وکذٰلک انزلنٰه حکما عربیا ط ولئن اتبعت اھواءھم بعد ما جاءک من العلم ما لک من الله من ولی ولا واق ٥	اور ایسے ہی ف۱۰ ہم نے قرآن کو حکمت سے بھرا ہوا عربی زبان میں اتارا ف۱۱ اور اگر علم تیرے پاس آجانے کے بعد (بھی) تو ان کی خواہش پر چلے تو خدا سے تیرا حمایتی اور بچانے والا کوئی نہ ہوگا ف۱۲
″	ابراھیم ١٤	١	الٓرٰ قف کتٰب انزلنٰه الیک لتخرج الناس من الظلمٰت الی النور لا باذن ربهم الی صراط العزیز الحمید ٥ الله الذی له ما فی السمٰوٰت وما فی الارض ط	یہ ایک کتاب ف۱۳ ہے جو ہم نے تجھ پر اس لیے اتاری کہ تو لوگوں کو ان کے مالک کے حکم سے اندھیروں سے نکالکر (ایمان کی) روشنی میں لائے یعنی اس زبردست خوبیوں والے خدا کی راہ پر ف۱۴ جس خدا کا سب کچھ ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے ف۱۵
″	″	٥٢	ھٰذا بلٰغ للناس ولینذروا به ولیعلموا	یہ قرآن لوگوں کو نصیحت کرنے کے لیے اور ڈرانے کے لیے

ف۱ تجھ کو اپنی پیغمبری کا اور حشر اور نشر کا خوب یقین ہوگیا اگرچہ سب سورتوں میں حق باتیں ہیں مگر اس سورت میں اگلے پیغمبروں کے حالات اور وہ باتیں ہیں جو اور سورتوں میں نہیں ہیں ۱۲ ف۲ جو اس سورت میں ہیں ۱۲ ف۳ کھلی کتاب یعنی جس کے مضمون صاف ہیں ہر ایک کی سمجھ میں آتے ہیں ۱۲ ف۴ کیونکہ اگر دوسری زبان میں ہوتی تو تم اس کو اچھی طرح سمجھ نہ سکتے ۱۲ ف۵ جس میں بڑے بڑے فائدے ہیں سننے والے کو عبرت ہوتی ہے غمگین کو تسلی ہوتی ہے پرہیزگار کو خوشی ہوتی ہے صبر کرنے والے کو امید ہوتی ہے عورت کا مکر و فریب معلوم ہوتا ہے ابن عباسؓ نے کہا صحابہ نے عرض کیا کاش آپ حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ ہم کو سناتے اس وقت یہ سورت اتری ۱۲ ف۶ یعنی پیغمبروں کے قصوں سے یا یوسف اور ان کے بھائیوں کے قصوں سے ۱۲ ف۷ یا اللہ تو ہم کو ان لوگوں میں سے کر اور جب تک دنیا میں زندہ ہیں قرآن اور حدیث پر قائم رکھ آمین ۱۲ ف۸ اس کی تفسیر کئی بار اوپر گذر چکی ہے ۱۲ ف۹ یا مردوں سے بات کرنے لگتے یعنی وہ سنتے اور سمجھتے اور جواب دینے لگتے تب بھی یہ لوگ ایمان نہ لاتے اس قدر عبارت محذوف ہے بعضوں نے کہا اگر کوئی قرآن ایسا ہوتا تو وہی قرآن ہوتا ابن عباس نے کہا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمائش کی کہ اگلے باپ دادا کو دکھلا دو ہم ان سے بات کریں اور ان پہاڑوں کو ہٹا کر زمین کشادہ کر دو اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۱۰ جیسے ہم نے اگلی کتابیں ہر ایک امت پر اس کی زبان میں اتاریں ۱۲ ف۱۱ یا ہم نے اس کو عربی فرمان کر کے اتارا ۱۲ ف۱۲ یہ خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے اور مراد مسلمان ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم معلوم ہو جانے کے بعد پھر اس پر عمل نہ کرنا اور دوسرے کسی کی خواہش پر چلنا ایسا سخت گناہ ہے کہ اگر پیغمبر جن کا درجہ تمام آدمیوں سے زیادہ ہے وہ بھی ایسا کریں تو خدا کے عذاب میں گرفتار ہوں اس آیت میں سخت تنبیہ ہے ان مقلدوں کے لیے جو آیت یا حدیث سنکر بھی پھر کسی مجتہد یا عالم کی رائے پر چلیں ۱۲ ف۱۳ اس کی تفسیر اوپر کئی بار گذر چکی ہے ۱۲ ف۱۴ اس کے سچے دین اور شریعت یعنی اسلام پر ۱۲ ف۱۵ اسی کی ملک ہے اسی کی مخلوق ہے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع		
			اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝	اور یہ جاننے کے لیے کہ اللہ ہی ایک سچا معبود ہے اور بس اور عقلمند لوگوں کو غور کرنے کے لیے کافی ہے
۱۴	الحجر ۱۵	۱	الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝	یہ کتاب اور کھلے قرآن کی آیتیں ہیں ف۱
〃	〃	۱	اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝	بیشک قرآن ہم ہی نے اتارا ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں ف۲
〃	〃	۶	وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ۝	اور ہم نے تجھ کو سات سورتیں یا آیتیں دیں جو دہرائی جاتی ہیں اور بڑا قرآن دیا ف۳
〃	〃	۶	كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ۝ فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝	جیسے عذاب ہم نے ان قسم کھانے والوں پر اتارا جنہوں نے قرآن کی تکہ بوٹیاں کر ڈالیں ف۴ تو قسم تیرے مالک کی ہم ان سب سے ان کاموں کی پرسش کریں گے جو وہ دنیا میں کرتے تھے ف۵
〃	النحل ۱۶	۸	وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝	اور (اے پیغمبر) ہم نے تجھ پر یہ کتاب اس لیے اتاری ہے کہ تو لوگوں سے وہ باتیں کھول کر بیان کر دے جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں ف۶ اور یہ کتاب ایمان والوں کو راہ سوجھانے والی اور رحمت ہے
〃	〃	۱۲	وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝	اور ہم نے تجھ پر یہ کتاب اتاری (یعنی قرآن) جس میں ہر چیز کا اچھا بیان ہے ف۷ اور مسلمانوں کو دین کی سچی راہ بتانے والی اور رحمت اور خوشخبری ہے
〃	〃	۱۳	فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝	تو جب تو قرآن پڑھنا چاہے تو شیطان مردود (کے وسوسوں) سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ کر ف۸
〃	〃	۱۴	وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا	اور جب ہم ایک آیت کے بدل دوسری آیت اتارتے ہیں ف۹ اور اللہ جو اتارتا ہے اس کو (اس کی مصلحت کو) خوب جانتا ہے تو کہتے ہیں تو تو بس اپنے دل سے گھڑ کر بنا لیتا ہے ف۱۰ بات یہ ہے کہ ان کافروں میں اکثر بے علم ہیں ف۱۱ کہہ دے اس (قرآن) کو تو پاک روح (حضرت جبرئیل) نے سچائی کے ساتھ (یا حکمت کے ساتھ) تیرے مالک کے پاس سے اتارا ہے اس لیے کہ ایمان والوں کو (ان کے دلوں کو ایمان پر) مضبوط کرے اور مسلمانوں کو ہدایت اور خوشخبری ہو اور ہم کو خوب معلوم ہے وہ کہتے ہیں کہ فلاں شخص اس کو (یعنی پیغمبر کو) سکھلا جاتا ہے ف۱۲ (ان بے وقوفوں نے) اتنا بھی نہ سمجھا جس کا نام لگاتے ہیں اس کی تو زبان عجمی ہے . . .

ف۱ کھلا قرآن یعنے اس کے مضمون صاف ہیں ۱۲ ف۲ کافروں سے دو باتیں کہیں تھیں ایک یہ کہ قرآن کو جو تو اللہ تعالیٰ کا اتارا ہوا سمجھتا ہے یہ تیرا دیوانہ پن ہے دوسرے اگر تو سچا ہے تو فرشتوں کو ہمارے سامنے لا کر کھڑا کیوں نہیں کر دیتا اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے دوسری بات کا جواب دیا اور اس آیت میں پہلی بات کا قرآن کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم خود اس کے نگہبان ہیں یہ نظر خاص قرآن شریف کو ہاتھ آیا توریت اور انجیل کو یہی عنایت نہیں ہوا ان میں لوگوں نے بہت کچھ کمی بیشی تحریر کر ڈالی مگر قرآن شریف آج تک ایسا محفوظ ہے کہ سبحان اللہ ۱۲ ف۳ سبع مثانی سے سورۂ فاتحہ مراد ہے اس میں سات آیتیں ہیں اور مثانی اس لیے کہا کہ سورۂ فاتحہ ہر رکعت میں دوہرائی جاتی ہے اکثر مفسرین کا یہی قول ہے اور صحیح حدیث میں ہے کہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ام القرآن سورۂ فاتحہ ہے اور جب حدیث میں صاف اس کی صراحت موجود ہو تو اور کوئی تفسیر اختیار نہیں کر سکتے ۱۲ ف۴ یا بانٹ لینے والوں پر الخ ۱۲ ف۵ اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اے پیغمبر ہم نے تجھ پر قرآن اس طرح سے اتارا جیسے ان بانٹ لینے والوں پر اتارا لیسے یہود اور نصاریٰ پر جنہوں نے (اپنے قرآن یعنی کتاب توریت اور انجیل کو) ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا یعنے کچھ حصہ چھپا ڈالا کچھ ظاہر کیا ایک حصہ پر ایمان لائے اور ایک حصہ کو نہ مانا ۱۲ ف۶ پیغمبروں کو قتل کرنے کے لیے قسم کھانا اور تو کی کتاب کے تکے بوٹیاں کرنا ۱۲ ف۷ توحید اور حشر و نشر کی باتیں ۱۲ ف۸ اور قرآن شریف کا تمام حدیث شریف دونوں کو ملا کر دیکھنے کے بعد آدمی کو دین کی ضروری سب باتیں معلوم ہو جاتی ہیں ۱۲ ف۹ یعنی قرآن شروع کرنے سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ کر ۱۲ ف۱۰ اور پہلی آیت کو اٹھا لیتے ہیں یا منسوخ کر دیتے ہیں ۱۲ ف۱۱ بڑھ لیتا ہے اور کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے اتاریں ۱۲ ف۱۲ جاہل ہیں انکو نہ اگلی شریعتوں کا علم ہے نہ اگلی کتابوں کا اگر کچھ علم ہوتا تو سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ قاعدہ ہمیشہ سے چلا آتا ہے کہ ایک حکم لاتا ہے پھر جب چاہتا ہے اسکو منسوخ کر دیتا ہے اور زمانہ کی مصلحت کے موافق دوسرا حکم اتارتا ہے نسخ کا بیان سورۂ بقرہ کی تفسیر میں اچھی طرح گذر چکا ہے ۱۲

سورۃ	نمبر	آیت	ترجمہ
		بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ۔	ف اور یہ قرآن تو صاف عربی زبان میں ہے ف
بنی اسرائیل	۱	إِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ	بے شک یہ قرآن وہ راہ بتاتا ہے جو بہت ٹھیک ہے ف اور جو ایمان دار
		وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ	لوگ نیک کام کرتے ہیں ان کو یہ خوشخبری دیتا ہے کہ ان کو (آخرت میں)
		الصّٰلِحٰتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا ۙ وَّأَنَّ	بڑا اجر ملے گا (یعنے بہشت) اور (اس بات کی بھی خبر دیتا ہے کہ)
		الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْاٰخِرَةِ أَعْتَدْنَا	جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے ان کے لیے ہم نے تکلیف کا
		لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۔	عذاب تیار رکھا ہے
؍؍	۵	وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوا ۖ	اور ہم نے اس قرآن میں پھیر پھیر کر ف بیان کیا اس لیے کہ یہ لوگ سمجھیں
		وَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا نُفُورًا ۔	اور (الٹا یہ ہو رہا ہے کہ) ان کو نفرت بڑھ رہی ہے
؍؍	۷	وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَ	اور (اے پیغمبر) جب تو قرآن پڑھتا ہے تو ہم تجھ میں اور ان لوگوں کے
		بَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا	بیچ جن کو آخرت پر یقین نہیں ایک گاڑھا پردہ ڈال دیتے ہیں ف اور
		مَّسْتُورًا ۙ وَّجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً	ف ان کے دلوں پر ہم غلاف ڈال دیتے ہیں اس لیے کہ وہ قرآن کو نہ
		أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِذَا	سمجھیں ف اور ان کے کانوں میں بوجھ ڈال دیتے ہیں اور جب تو قرآن
		ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهُ وَلَّوْا	میں اکیلے اپنے مالک کا ذکر کرتا ہے (ان کے معبودوں کا نام تک نہیں لیتا)
		عَلٰى أَدْبَارِهِمْ نُفُورًا ۔	تو نفرت سے پیٹھ موڑ کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں ف
؍؍	۹	وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ	اور ہم قرآن میں سے جو اتارتے ہیں (وہ تندرستی اور رحمت ہے مسلمانوں
		لِّلْمُؤْمِنِينَ ۙ وَلَا يَزِيدُ الظّٰلِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ۔	کے لیے ف اور کافروں کو تو اور زیادہ نقصان دیتا ہے ف
؍؍	۱۱	وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا	اور اگر ہم چاہیں تو جو قرآن (وحی کے ذریعہ سے) ہم نے تجھ کو بھیجا ہے
		إِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهِ عَلَيْنَا وَكِيلًا ۙ	اس کو اٹھا لیں ف پھر تو کوئی حمایتی ہمارے مقابلہ میں نہ پائے گا (جو
		إِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ إِنَّ فَضْلَهُ	قرآن کو دوبارہ لوٹا لائے) مگر تیرے مالک کا رحم ہے ف بیشک تجھ پر
		كَانَ عَلَيْكَ كَبِيرًا ۔	اسکا بڑا افضل ہے
؍؍		قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰى	(اے پیغمبر) کہہ (ایک دو شخص تو قرآن کیا بنا سکتے ہیں) اگر ساری آدمی
		أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَأْتُونَ	اور جن مل کر چاہیں کہ اس طرح کا قرآن (بنا) لائیں تو بھی اس طرح کا
		بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ۔	(بنا کر) نہ لا سکیں گے گو ایک کی ایک مدد بھی کریں ف اور ہم نے
		وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ	تو اس قرآن میں ہر ایک مطلب مثال کی طرح لوگوں کے سمجھانے

(عر)ب کے سوا دوسرے ملک کی زبان ۔ ف تو بڑے بڑے زباندان اور شاعر تو ایک سورت اس کی نہیں بنا سکتے پیغمبر ملک والا شخص بھلا قرآن کو کیونکر بنا سکتا ہے پھر یہ (قرآ)ن کی بات کہتے ہیں اس غلام کو لوگ بتا دیتا ہے حالانکہ وہ غلام عربی میں کہنا نہیں جانتا تھا ۔ ف یعنے اسلام کی راہ ۔ ف دو دو تین تین بار ایک بات کو ۔ ف یا ایسا پردہ ڈال دیتے ہیں خود کو دکھائی نہیں دیتا ۔ ف اور وہ قرآن کی تاثیر سے محروم رہتے ہیں ان کے دل پر کچھ اثر نہیں ہوتا ۔ ف یا اس لیے ہم نے برا جانا کہ وہ قرآن کو سمجھیں ۔ ف ۔ تو شرک پسند کرتے ہیں توحید سے ان کو نفرت آتی ہے ۔ ف قرآن امراض ظاہری اور باطنی دونوں کی دوا ہے حدیث ہے کہ سورہ فاتحہ ہر بیماری کا منتر ہے ۔ ف جوں جوں قرآن اترتا جاتا ہے ان کا غصہ اور رنج بڑھتا جاتا ہے کفر میں ترقی ہوتی ہے ۔ ف ۱ نہ دل میں رہے نہ (کتا)ب میں ۔ ف ۱۲ جو قرآن نہیں اٹھایا گیا ۔ ف ۱۳ کہتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تین چار یہودی آئے اور کہنے لگے ہم تبلائیے کیا قرآن اللہ تعالیٰ کا (کلام) ہے کیونکہ ہم قرآن میں وہ ترتیب نہیں پاتے جو توریت میں ہے آپ نے فرمایا قسم خدا کی تم جانتے ہو کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے انہوں نے کہا ہم ایسا قرآن (بنا) لاسکتے ہیں اس وقت یہ آیت اتری ۔

			مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ○	کے ایسے پھیر پھیر کر بیان کیا ہے ف اس پر بھی اکثر لوگ انکار کے سوا کچھ نہیں مانتے ف
۱۵	بنی اسرائیل	۱۲	وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ○ وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ○ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ○ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ○ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ○	اور قرآن کو ہم نے سچائی کے ساتھ اتارا ف اور اترا بھی سچائی کے ساتھ ف اور ہم نے تجھ کو (اے پیغمبر) اور کچھ نہیں (صرف مومنوں کو) خوشخبری سنانے والا اور (کافروں کو) ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔ اور قرآن کے ہم نے حصے حصے کر دیئے اس لیے کہ تو اسے ٹھیر ٹھیر کے ف لوگوں کو سنائے اور اسی لیے ہم نے اس کو آہستہ آہستہ اتارا ف (اے پیغمبر کہہ دے) تم قرآن کو مانو یا نہ مانو ف جو لوگ قرآن اترنے سے پہلے علم دیئے گئے ہیں ف ان کو جب پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو ٹھڈیوں کے بل وہ سجدہ میں گر پڑتے ہیں ف اور کہنے لگتے ہیں ہمارا مالک (خلاف وعدگی سے) پاک ہے بیشک جو وعدہ ہمارے مالک کا تھا وہ پورا ہوا ف اور ٹھڈیوں کے بل روتے ہوئے گرتے ہیں اور قرآن سننے سے اور زیادہ ان کو ڈر پیدا ہوتا ہے ف
۱۵	الکھف	۴	وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ○	اور (اے پیغمبر) تیرے مالک کی کتاب جو تجھ کو بھیجی گئی ہے اس کو پڑھتا رہ اس کی باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ اور تجھ کو اس کے سوا اور کہیں پناہ نہ ملے گی
۱۵	”	۸	وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ○	اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے (سمجھنے کے) لیے ہر طرح کی مثالیں بار بار بیان کی ہیں مگر (بات یہ ہے کہ) آدمی سب سے زیادہ جھگڑالو ہے ف
۱۶	مریم	۶	فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ○	(اے پیغمبر) ہم نے تو قرآن کو تیری زبان میں ف اسی لیے آسان کر دیا کہ تو اس کو سنا کر پرہیزگاروں کو خوشخبری دے اور اکھڑ (جھگڑالو) لوگوں کو ڈرائے ف
۱۶	طٰہٰ	۵	وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ○ مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ○ خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ؕ وَسَآءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ○	اور ہم نے تجھ کو اپنے پاس سے قرآن دیا ف جو لوگ اس سے (یعنی قرآن سے) منہ پھیر لیں وہ قیامت کے دن (گناہوں کا) بوجھ اٹھائے ہوں گے ہمیشہ اس میں (دبے) رہیں گے اور قیامت کے دن یہ بوجھ ان کو برا لگے گا ف

ف یعنی اس فصاحت اور بلاغت کے ساتھ اور ایسی پر اثر تقریریں بیان کیا ہر جیسی مثال ہوتی ہے جو دل میں لب جاتی ہے ۔ ف یعنی انکار ہی کیے جاتے ہیں اور کسی طرح تسلیم نہیں کرتے اور ایمان نہیں لاتے ۔ ف اس میں جو حکم ہیں وہ سب حق ہیں اور سراسر مصلحت اور حکمت کے موافق ہیں ۔ ف جیسے ہم نے اتارا تھا اسی طرح اترا ہم میں کسی نے کچھ تصرف نہیں کیا ۔ ف ایک ایک دو دو چار چار دن کے فاصلے سے ۔ ف اگرچہ شب قدر میں قرآن شریف ایک ہی دم اترا مگر وہ پہلے آسمان پر لا کر رکھا گیا پھر تیئیس برس میں تھوڑا تھوڑا آنحضرت صلعم پر اترا یا الگ الگ حصے یعنے جدا جدا سورتیں اور آیتیں اس میں یہ فائدہ ہوا کہ لوگوں کو یاد کرنے میں اور پڑھنے والے کو پڑھنے میں آسانی ہوتی ہے ۔ ف تمہارا ایمان لانا نہ لانا قرآن کی عظمت نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے ۔ ف اللہ تعالیٰ نے ان کو اگلی آسمانی کتابوں کا علم دیا تھا ۔ ف مراد وہ لوگ ہیں جو اگلی کتابوں کا علم رکھتے تھے اور پھر آنحضرت صلعم پر بھی ایمان لائے جیسے زید بن عمرو بن نفیل اور ورقہ بن نوفل اور عبداللہ بن سلام اور سلمان فارسی اور ابوذر رضی اللہ عنہم آدمی جب سجدہ کرتا ہے تو پہلے ٹھڈی زمین کے قریب ہوتی ہے پھر ناک اور پیشانی زمین سے لگتی ہے ٹھڈی کے بل سجدہ کرنے سے یہی مراد ہے ۔ ف اللہ تعالیٰ نے اگلی کتابوں میں وعدہ فرمایا تھا کہ میں آخری زمانہ میں ایک پیغمبر بھیجوں گا جس پر پیغمبری ختم ہوگی اور اس پر قرآن اتاروں گا جو علم والے تھے وہ سمجھ گئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی پیغمبر ہیں اور یہ قرآن وہی قرآن ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا ۔ ف اور زیادہ اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی اور تواضع کرتے ہیں روتے ہیں گڑگڑاتے ہیں قرآن کی تلاوت میں رونا مستحب ہے ۔ ف خواہ مخواہ تکرار کیے جاتے ہیں حق بات ماننا ہی نہیں چاہتے یہاں سے مراد نضر بن حارث ہو یا ابی بن خلف ۔ ف یعنی عربی زبان میں ۔ ف جو کسی طرح حق بات نہیں مانتے اس میں منہ نکالتے ہیں قرآن میں ایسے لوگوں کے لیے سخت عذاب کا خطرہ ہے ۔ ف جس میں دین کی بہبودی کی بات کا ذکر ہے ۔ ف اپنے گناہوں کا سخت گراں گزرے گا مگر لا علاج ۔

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۶	طٰہٰ [۲۰]	۶	وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ۝ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۡ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ۝	اور جیسے ہم نے تجھ سے اگلی خبریں بیان کیں ایسے ہی ہم نے قرآن کو عربی زبان میں اتارا اور اس میں ڈر کی باتیں بار بار سنائیں (جگہ جگہ عذاب کا ذکر ہے) اس لیے کہ لوگ ڈریں (گناہ سے بچے رہیں) یا یہ قرآن ان میں سوچ بچار پیدا کر دے ف تو اللہ کی شان بلند ہے جو سچا بادشاہ ہے (وہی مالک حقیقی ہے) اور (اے پیغمبر) جب تک تجھ پر قرآن کا اترنا پورا نہ ہو وحی ختم نہ ہو) اس (کے پڑھنے) میں جلدی نہ کیا کر ف اور دعا کر مالک میرے مجھ کو اور زیادہ علم دے ف
۱۷	الانبیاء [۲۱]	۱	مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ	ان کے مالک کے پاس سے ان پر جب کوئی نئی نصیحت آتی ہے تو اس کو کھیل بنا کر سنتے ہیں ان کے دل کھیل میں لگے ہیں
〃	〃	۲	لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝	(اے قریش کے لوگو) بیشک ہم نے تم پر ایسی کتاب اتاری ہے جس سے تمہاری عزت ہے کیا تم کو عقل نہیں ف
〃	〃	۴	وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ۭ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝	اور یہ قرآن (بھی) نصیحت ہے برکت والا اس کو ہم نے اتارا کیا تم اس کو نہیں مانتے ف
〃	〃	۷	اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ۝	جو لوگ (اللہ تعالیٰ کی) بندگی کرنے والے ہیں انکو یہ نصیحتیں کافی ہیں ف
〃	الحج [۲۲]	۲	وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ۝	اور ہم نے قرآن کو اسی طرح اتارا کھلی کھلی آیتیں اور (ہدایت تو) جسکو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے ف
۱۸	النور [۲۴]	۱	سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝	یہ ایک سورت ہے جسکو ہم نے اتارا اور اس پر چلنا ہم نے لازم کیا اور اس میں کھلی کھلی باتیں اتاریں اس لیے کہ تم (ان کو) یاد رکھو
〃	〃	۴	وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝	(مسلمانو) ہم تو تم کو کھلی کھلی آیتیں اور جو لوگ تم سے پہلے گذر گئے ان کے حال اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت (کی باتیں) بھیج چکے
〃	〃	۶	لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝	ہم تو (اپنے پہچاننے کے لیے) کھلی کھلی نشانیاں اتار چکے ہیں ف اور (اس پر بھی) اللہ جسکو چاہتا ہے سیدھے رستے پر لگاتا ہے ف
۱۹	الفرقان [۲۵]	۳	وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ	اور کافر کہتے ہیں اس پیغمبر (یعنے حضرت محمدؐ) پر قرآن سب کا سب

ف انکو عبرت اور نصیحت ہو دل میں سوچیں کہ اگلی امتوں کا کیا انجام ہوا اگر ہم بھی گناہ کرینگے تو انہی کیطرح تباہ ہونگے ۱۲ ف جب جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کی آیتیں لاکر سناتے تو آپ انکی قرأت ختم ہونے سے پہلے اس کو پڑھنے لگتے شوق سے یا اس خیال سے کہ کہیں بھول نہ جائیں اسوقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ۱۲ ف علم ہی وہ چیز ہے جس کے زیادہ مانگنے کا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا ۱۲ ف یعنی قرآن کی جب کوئی نئی سورت یا نئی آیت اترتی ہے تو اس میں دل نہیں لگاتے ہنسی ٹھٹھے کے طور پر اسکو سنتے ہیں اس آیت سے یہ نہیں نکلتا کہ قرآن مخلوق ہے جیسے جہمیہ اور معتزلہ کا قول ہے محدث سے یہ مطلب ہے کہ اسکا اترنا جدید ہے بعضوں نے کہا قرآن کے لفظ محدث ہیں اور کلام نفسی قدیم ہے یہ متکلمین کا مذہب ہے اور اہل حدیث کا یہ مذہب ہے کہ قرآن لفظاً اور معنیً دونو غیر مخلوق ہیں اور یہی عربی الفاظ جنکو ہم پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ کا کلام ہے کلام اسکی ایک صفت ہے اور صفات کی طرح مخلوق نہیں ہو سکتی اور اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے اور جس وقت چاہتا ہے کلام کرتا ہے اور اس کے کلام میں حروف ہیں اور آواز ہے اور فرشتے اسکا کلام سنتے ہیں اور آخرت میں تمام لوگ اسکا کلام سنیں گے اور حضرت موسیٰ نے دنیا میں اسکا کلام سنا تھا اس میں آواز تھی اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اسکے کلام میں آواز اور حروف نہیں ہیں درحقیقت وہ کلام خداوندی کے منکر ہیں اور ہمارے ملک کے محیو بنانا بیان کا شیوہ ہو گیا ہے وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ازل سے لیکر ابد تک ہر وقت برابر کلام کر رہا ہے سبحان اللہ اسکی تکذیب خود قرآن سے ہوتی ہے فلما اتاها نودي یا موسیٰ یعنی جب موسیٰ پہاڑ پر آئے اس وقت ان کو آواز دی گئی معلوم ہوا کہ پہاڑ پر آنے سے پیشتر اللہ تعالیٰ نے کلام نہیں کیا آنے کے بعد کیا اور صحیح حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے تو آسمان والے اس کی آواز سنتے ہیں اگر ہر وقت متکلم ہوتا جیسے ان بے عقلوں کا خیال ہے تو بہت سی آیتیں اور حدیثیں بے معنے ہو جاتی ہیں ۱۲ مانی و دیمیہ

			جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ	ایک بارگی کیوں نہیں اترا
۰	الفرقان ۲۵	۳	وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝	اور پیغمبر (اس وقت) یوں عرض کریگا مالک میرے (میں کیا کروں) میری قوم اس قرآن کو چھوڑ بیٹھی ف۱
۔	۔	۵۰	وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ۝	اور ہم نے بارش کو ان لوگوں میں پھرایا اسلیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کو سمجھیں (اور اسکی نعمت کا شکر کریں) پھر بھی اکثر لوگوں نے ناشکری کے سوا (کچھ احسان) نہ مانا ف۲
۔	الشعراء ۲۶	۱	طٰسٓمّٓ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝	یہ سورت (کھولکر سنانے والی کتاب کی آیتیں ہیں
۔	"	"	وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ۝	اور ان لوگوں کا تو یہ قاعدہ ہے جب خدا کی طرف سے ان کے پاس کوئی نئی نصیحت کی بات آتی ہے تو وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں ف۳
۔	"	۱۱	وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۝ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ۝ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ۝ فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ۝	اور بیشک یہ قرآن اسی کا اتارا ہوا ہے جو ساری جہان کا مالک ہے کم بھی (امانتدار روح (یعنے جبرائیل) صاف عربی زبان میں لیکر تیرے دل پر اتری ہے اس لیے کہ تو لوگوں کو خدا کے عذاب سے ڈرائے ف۴ اور یہ (یعنے قرآن) اگلے پیغمبروں کی کتابوں میں بھی موجود ہے ف۵ کیا ان کافروں کو یہ بات دلیل نہیں ہے کہ بنی اسرائیل کے عالم لوگ ف۶ اس کو جانتے ہیں ف۷ اور اگر ہم اس قرآن کو (جو عربی زبان میں ہے) کسی دوسرے ملک کے پرائے (جس کی زبان اور ہوتی) اور وہ پیغمبر ان کو پڑھ کر (اس زبان کا قرآن) سناتا تو بھی یہ اس پر ایمان نہ لاتے ف۸ ہم نے کافروں کے دلوں میں ایسا ہی شبہ (انکار) ڈالدیا ہے وہ اس پر ایمان نہ لاوینگے جب تک تکلیف کا عذاب دیکھیں (یعنے موت یا قیامت کا) وہ تو ایکا ایکی ان پر آپڑیگا اور انکو خبر نہ ہوگی سو وقت کہینگے کیا ہمکو کچھ مہلت مل سکتی ہے ف۹
"	"	۔	وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ۝ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ۝	اور شیطان یہ قرآن لیکر نہیں اترے (جیسے کافر مردود خیال کرتے تھے) اور نہ ان کے لائق یہ کام ہے۔ اور نہ وہ ایسا کر سکتے ہیں ف۱۰ وہ تو بیشک قرآن کے سننے سے ہٹا دیے گئے ہیں ف۱۱
۔	النمل ۲۷	۱	طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۝ هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝	یہ سورت ف۱۲ قرآن اور کھلی کتاب کی آیتیں ہیں ف۱۳ ایمان والوں کے لیے ہدایت اور خوشخبری ہے جو نماز کو درستی سے

ف۱ اور لگ دوسری باتوں پر عمل کرنے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے میری قوم نے اس قرآن کو بیہودہ بکواس سمجھا اور لگ دوسری کتابیں پڑھنے ہماری زمانہ میں تو بالکل یہی حال ہر عجب اندھیر چھا یا ہے سلامی مدرسوں میں صدرہ اور شمس بازغہ تک پڑھ جاتے ہیں مگر قرآن ایک بار بھی اول سے اخیر تک دیکھ کر پڑھنا نصیب نہیں ہوتا پہلے بچپن میں قرآن کے کچھ لفظ طوطے کی طرح پڑھا دیے جاتے تو اب وہ بھی بہت سے مسلمانوں نے چھوڑ دیا ہے اور بچہ کو ہوش آتے ہی اردو فارسی حکایات انگریزی شروع کرا دیتے ہیں ایسے مسلمانوں پر خدا کا غضب اترے تو اور کیا ہوگا تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ بچہ کو ہوش آتے ہی قرآن ترجمہ سمیت پڑھائیں اور اسکا مطلب بچہ کو ذہن نشین کرائیں وہ کونسی عمدہ تعلیم ہے جو قرآن میں نہیں اخلاق اس میں موجود ہیں قصص اور تاریخی واقعات اس میں موجود ہیں غرض قرآن کے ساتھ اور کسی اخلاقی کتاب کے پڑھانے کی ضرورت نہیں ہے ہر ایک اسلامی مدرسہ میں قرآن مجید اور صحیح بخاری کی تعلیم لازم کر دینا چاہیے جب بچے اندو کتابوں سے فارغ ہو جائیں تو ان کو روٹی پیدا کرنے کے لیے کوئی عمدہ ہنر جو زمانہ حال میں کار آمد ہے سکھانا چاہیے جیسے تجارت زراعت حرفت وغیرہ اگر ایسا کریں گے تو ان کے دین اور دنیا درست ہوں گے اور اب جو تعلیم مسلمانوں میں رائج ہے کہ شرح ملا ہی سے منطق پڑھا پڑھا کر بچہ کو کج بحث کر دیتے ہیں اس سے نہ دنیا کا فائدہ ہے نہ دین کا ف۲ بعضوں نے کہا ناشکری سے مراد یہ ہے کہ پانی تو برستا ہے اور لوگ کہتے ہیں اب کے فلاں کا سال تھا اسوجہ سے پانی پڑا فلاں تارا فلاں برج میں ہے تو بارش اچھی ہوگی نہ معلوم کیا کیا باتیں بناتے ہیں صحیح حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندوں میں سے دو قسم کے لوگوں نے صبح کی ایک تو وہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے اور ستاروں کی تاثیر کو نہیں مانتا دوسرا وہ جو ستاروں کی تاثیر کو مانتا ہے مجھ کو نہیں مانتا مسلمان جو کہتا ہے اللہ کے فضل اور رحمت سے پانی برسا اور کافر کہتے ہیں فلاں تارے کی وجہ سے پانی پڑا اتنی بات رہی جاتے جیسے ہیں ہمارا مالک ہم کو کافی ہے ستارے ہماری طرح بالکل عاجز ہیں وہ کیا کر سکتے ہیں ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

		•	اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝	ادا کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور آخرت کا وہ یقین رکھتے ہیں
۱۹	النمل	۱	وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ۝	اور (اے پیغمبر) تجھے تو قرآن اس کے پاس سے ملتا ہے جو حکمت والا خبردار ہے ف
۲۰	ر	۶	اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝	بے شک یہ قرآن بنی اسرائیل کو بہت سی باتیں بتا دیتا ہے جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں ف اور بیشک یہ قرآن مسلمانوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے
ر	ر	۷	وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝	اور قرآن پڑھکر لوگوں کو سناتا رہوں اب جو کوئی راہ پر لگ جائیگا وہ اپنے ہی بھلے کے لیے راہ پر لگتا ہے اور جو کوئی بھٹک جائے (میرا کہا نہ مانے) تو کہدے میں تو ڈرانیوالے پیغمبروں کیطرح بس ایک ڈرانیوالا ہوں ف
ر	القصص	۱	طٰسٓمّٓ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝	یہ سورت آیتیں ہیں کھلی کتاب کی ف
ر	ر	۵	وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝	اور (اے پیغمبر) پیغمبری سے پہلے تجھ کو یہ امید کہاں تھی کہ تجھ پر کتاب اتریگی مگر یہ تو تیرے مالک کی مہربانی ہوئی (کہ تجھ پر قرآن شریف اترا) تو کافروں کی رعایت مت کر (ان کو صاف صاف اللہ کا حکم سنا دے)
۲۱	العنکبوت	۵	وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ۝	اور (اے پیغمبر) جیسے ہمنے اگلے پیغمبروں پر کتابیں اتاریں اسیطرح تجھ پر بھی ہمنے کتاب اتاری
ر	ر	ر	وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۚ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ۝	اور (اے پیغمبر قرآن اترنے) سے پہلے نہ تو تو کوئی کتاب پڑھ سکتا تھا اور نہ اپنے ہاتھ سے اس کو لکھ سکتا تھا (کیونکہ تو امی تھا نہ پڑھا نہ لکھا) اگر پڑھا لکھا ہوتا تو یہ جھوٹے (دغاباز) ضرور شبہ کرتے ف بات یہ ہے کہ یہ قرآن کیا ہے کھلی کھلی آیتیں ہیں ان لوگوں کے سینوں میں جن کو (خدا کی طرف سے) علم دیا گیا ہے ف اور ہماری آیتوں کو وہی نہیں مانتے جو بے انصاف ہیں
ر	ر	ر	اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝	کیا ان لوگوں کو یہ نشانی بس نہیں کہ ہمنے تجھ پر قرآن اتارا جو ان کو پڑھکر سنایا جاتا ہے اس میں ایمان والوں کے لیے رحمت اور نصیحت ہے ف
ر	الروم	۶	وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ	اور ہمنے تو اس قرآن میں (لوگوں کے سمجھانے کے لیے) ہر طرح کی

ف یعنے پروردگار کی طرف سے اترتا ہے ۔ ف یہودیوں میں اسی طرح نصاریٰ میں بہت سے فرقے ہوگئے تھے یہودیوں کا ایک فرقہ قیامت کا قائل تھا ۔ ایک فرقہ قیامت ہی کا منکر تھا نصاریٰ میں کوئی حضرت عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ کا بندہ کہتا کوئی اللہ تعالیٰ کا بیٹا پھر بیٹا کہنے والے بھی کئی فرقے ہوگئے تھے کوئی کہتا بیٹا باپ کی طرح قدیم ہے کوئی کہتا نہیں بیٹا مخلوق ہے لیکن باپ نے سب حکومت اس کے سپرد کر دی غرض اس قسم کے واہی اختلافات ان میں پیدا ہو گئے تھے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف اتار کر یہ سب اختلاف رفع کر دیے اور بہت سی باتوں میں جو امر حق تھا ظاہر کر دیا ۔ ف میں کسی کی ہدایت کا ذمہ دار نہیں ہوں ۔ ف کہ اگلی کتابیں دیکھکر اس نے پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے اور قرآن بنا لیا ہے ابن عباس نے کہا آنحضرت نہ پڑھ سکتے تھے نہ لکھ سکتے تھے توریت شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی صفت مرقوم ہے کہ وہ امی ہونگے نہ پڑھیں گے نہ لکھیں گے ۔ ف اس کو حفظ کر لیں گے اور بن دیکھے پڑھیں گے اللہ تعالیٰ نے یہ قرآن کا خاصہ کہا ہے کہ ہزاروں مسلمان اس کے حافظ ہیں اگلی کتابوں کا کوئی حافظ نہ ہوتا مگر شاذ و نادر جیسے کہتے ہیں کہ حضرت عزیر علیہ السلام کو توریت شریف حفظ تھی اور اس امت کی صفت اللہ تعالیٰ نے اگلی کتابوں میں یہ بیان فرمائی ہے کہ ان کی انجیلیں ان کے سینوں میں ہوں گی ۔ ف اس کی تفسیر اوپر گذر چکی ہے ۔ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِآيَةٍ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا مُبْطِلُونَ ۝ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝	مثالیں بیان کردی ہیں اور (اے پیغمبر) اگر تو ان کافروں کو کوئی معجزہ دکھلائے تو یہ کافر کہیں گے اور تیرے ساتھ والے ایمان داروں کو کہیں گے تم تو مکار (فریبی) ہو اسی طرح اللہ تعالیٰ جاہلوں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے ف
۲۱	لقمٰن	۱	الٓمٓ ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ ۝ هُدًى وَرَحْمَةً لِلْمُحْسِنِينَ ۝ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝	الٓمٓ ف یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں ف اس میں نیکوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے جو نماز کو درستی سے ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت کا وہ یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے مالک کی سیدھی راہ پر ہیں اور یہی مراد پائیں گے
۲۱	السجدۃ	۱	الٓمٓ ۝ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَا أَتَاهُمْ مِنْ نَذِيرٍ مِنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ۝	یہ کتاب اس کی طرف سے اتری ہے جو ساری جہان کا مالک ہے اس میں کوئی شک نہیں کیا کہتے ہیں اس نے قرآن جھوٹ بنا لیا ہرگز نہیں وہ سچ ہے تیرے مالک کی طرف سے اس لیے اترا ہے کہ تو ان لوگوں کو ڈرائے جن کے پاس تجھ سے پہلے کوئی ڈرانیوالا (پیغمبر) نہیں آیا تاکہ وہ راہ پائیں انکو ہدایت ہو
۲۲	السبا	۱	وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَيَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝	اور اے پیغمبر جن لوگوں کو اگلی کتابوں کا علم دیا گیا ہے وہ تو تجھ پر تیرے مالک کی طرف سے جو اترا ہے (یعنی قرآن) اس کو برحق اور زبردست خوبیوں والے (خدا) کا رستہ دکھلانیوالا سمجھتے ہیں ف
۲۲	فاطر	۴	إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَنْ تَبُورَ ۝	جو لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن) پڑھتے رہتے ہیں اور نماز درستی سے ادا کرتے ہیں اور جو مال ہم نے انکو دیا ہے پوشیدہ اور کھلم کھلا خرچ کرتے رہتے ہیں انکو ایسے بیوپار کی امید رکھنا چاہیے جس میں گھاٹا ہرگز نہیں ہوسکتا
〃	〃	〃	وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ ۝ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۖ	اور اے پیغمبر یہ کتاب جو ہم نے تیری طرف بھیجی ہے بالکل سچی ہے اور اگلی کتابوں کو سچ بتاتی ہے بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی خبر رکھتا ہے ان کو دیکھ رہا ہے پھر ہم نے (تیرے بعد) اس قرآن کا وارث اپنے ان بندوں کو کیا جن کو ہم نے چن لیا ف
۲۲	یٰس	۱	يٰسٓ ۝ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ۝	یٰسٓ ف (مرد) حکمت والے قرآن کی قسم ف

ف جھوٹ موٹ اور شعبدہ دکھا کر لوگوں کو پھانس لیتے ہو ۱۲ ف وہ حق ناحق میں تمیز نہیں کرتے کہ شعبدہ اور جادو اور کیا معجزہ ۱۲ ف اس کی تفسیر اوپر گذر چکی ہے ۱۲ ف جس میں تمام شریعت اور عقلمندی کی باتیں بھری ہوئی ہیں ۱۲ ف مراد اہل کتاب کے وہ عالم ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے تھے جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے قیامت تم پر ضرور آئیگی تاکہ ایمان دار نیک کام کرنے والوں کو خدا تعالیٰ بدلہ دے اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ قرآن برحق تھا اور خدا تعالیٰ کا رستہ بتانیوالا تھا ۱۲ ف ان سے مراد صحابہ اور تابعین اور آپ کی امت والے ہیں قیامت تک ۱۲ ف یا اے آدمی صحیح یہی ہے کہ الم کی طرح یہ متشابہات میں سے ہے اللہ ہی کو اسکا معنے معلوم ہے ۱۲ ف جس میں سراسر حکمت اور دانائی کی باتیں بھری ہوئی ہیں ۱۲ ف اس کی تفسیر اوپر گذر چکی ہے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۲	یٰسٓ ۳۶	۱	تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ۙ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۔	یہ قرآن زبردست رحم والے (خدا) کا اتارا ہوا ہے اس لیے کہ تو (عرب کے) ان لوگوں کو ڈرائے جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے ف
۲۳	"	۵	وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْۢبَغِیْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِیْنٌ ۙ لِّیُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَیًّا وَّیَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ ۔	اور ہم نے اس پیغمبر (حضرت محمدؐ) کو شاعری نہیں سکھلائی ف اور نہ شاعری اسکے لائق ہے (قرآن شعر نہیں ہے) وہ تو نصیحت اور صاف صاف پڑھنے کے لائق ہے اور اسلیے اترا ہے کہ جو زندہ (دل) ہو اسکو ڈرائے اور منکروں پر اللہ کا فرمانا پورا ہو ف
"	صٓ ۳۸	۱	صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ۔	قسم ہے قرآن کی جس میں نصیحت ہے
"	"	۳	كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ مُبٰرَكٌ لِّیَدَّبَّرُوْٓا اٰیٰتِهٖ وَلِیَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۔	(اے پیغمبر) یہ قرآن ایک ایسی کتاب ہے جسکو ہم نے تجھ پر اتارا (بڑی) برکت والی اسلیے کہ لوگ اسکی آیتوں میں غور کریں اور عقل والے اس سے نصیحت لیں ف
"	"	۴	هٰذَا ذِكْرٌ ۔	یہ تو (دنیا میں ان کا) ذکر خیر ہے
"	"	۵	اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۔ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِیْنٍ ۔	قرآن تو کچھ نہیں سارے جہان (جن اور آدمیوں) کیلیے نصیحت ہے ف اور تم کو (اے کافرو) کچھ دنوں بعد اس کی حقیقت ضرور معلوم ہو جائیگی
"	الزمر ۳۹	۱	تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ۔ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ	اس کتاب یعنی قرآن کا اتارا اللہ کی طرف سے ہے جو زبردست ہے حکمت والا ہم نے یہ کتاب سچائی کے ساتھ تجھ پر اتاری
"	"	۳	اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ	اللہ نے بہت اچھی بات کتاب اتاری یعنی یہ قرآن جس کی آیتیں ملی جلی ہیں، دہرائی گئی ف جو لوگ اپنے مالک سے ڈرتے ہیں انکی کھالیں رونگٹے اسکو پڑھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں ف پھر اللہ کی یاد کی طرف ان کے بدن کی پوست اور دل نرم ہو جاتے ہیں ف
۲۳	"	۴	وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ۚ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا غَیْرَ ذِیْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ۔	اور ہم نے تو اس قرآن میں لوگوں کے سمجھانے کیلیے (دین کی) ہر ایک مثال بیان کر دی ہے کسیطرح انکو نصیحت ہو ف یہ قرآن عربی زبان میں ہے اس میں کوئی ایچ پیچ نہیں ف اس لیے کہ (لوگ اسکو سمجھیں اور کفر سے) بچے رہیں
"	"	۴	اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ	(اے پیغمبر) ہم نے لوگوں کو سمجھانے کیلیے تجھ پر سچی کتاب اتاری (قرآن) ف
۲۴	المؤمن ۴۰	۱	حٰمٓ ۚ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۔	اس کتاب (قرآن) کا اتارا اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہے جو زبردست ہے علم والا
"	حٰمٓ السجدہ ۴۱	۱	حٰمٓ ۚ تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۚ كِتٰبٌ	یہ بہت رحم والے مہربان (خدا) کی اتاری ہوئی کتاب ہے جس کی آیتیں

ف کوئی پیغمبر ان کے پاس نہیں آیا ۱۲ ف شاعری اس کے درجہ اور مرتبہ سے نہایت کم ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طبیعت ہی اللہ تعالیٰ نے ایسی کی تھی کہ آپ شعر کو موزوں نہیں کر سکتے اور کبھی کسی دوسرے شاعر کے بھی شعر پڑھتے تو اسکا وزن توڑ ڈالتے جو ایک آدھ بیت آپ سے منقول ہے جیسے انا النبی لا کذب ۔ انا ابن عبد المطلب یہ بلا قصد آپ کی زبان سے نکلے اس کو شعر نہیں کہہ سکتے ۱۲ ف جو مردہ دل ہیں نبیر قرآن کا کچھ اثر نہ ہوگا اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے دوزخ کا وعدہ فرمایا ہے وہ وعدہ قرآن اترنے سے اور منضبط ہو گیا کیونکہ ان پر حجت تمام ہو گئی عذر کا کوئی موقع نہ رہا ۱۲ ف معلوم ہوا کہ قرآن اسلیے اترا ہے کہ لوگ اسکا مضمون اور مطلب سمجھیں اور اس میں غور کریں ہر بات میں اسکی ہدایت کے موافق عمل کریں نہ اس لیے کہ زبان سے صرف اس کے الفاظ رٹ لیے جائیں یا تیجے یا دسویں یا چہلم میں اس کا ختم کیا جائے یا اس میں فال کھولی جائے ۱۲ ف یعنی مرنے کے بعد یا قیامت میں تم کو معلوم ہو جائے گا کہ قرآن بیشک اللہ کا کلام تھا اور جن باتوں کا قرآن میں مذکور تھا وہ سب صحیح تھیں ۱۲ ف یعنی ایک آیت دوسری آیت سے فصاحت اور بلاغت میں ملتی جلتی ہے کوئی آیت رکیک اور فصاحت کے خلاف نہیں ہے ف اس کے قصے اور احکام اور نصیحتیں دو دو تین تین بار اس میں مذکور ہوئی ہیں ۱۲ ف عبداللہ بن زبیر نے اسماء بنت ابی بکر سے پوچھا جب قرآن پڑھا جاتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا کیا حال ہوتا انہوں نے کہا ان کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے اور بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے عبداللہ نے کہا ہمارے زمانے میں تو بعضے لوگ ایسے ہیں کہ قرآن سننے سے ان کو غش آ جاتا ہے اسماء نے کہا اللہ کی پناہ شیطان مردود سے ۱۲ باقی در علیمہ)

			فُصِّلَتْ آيَاتُهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ فَأَعْرَضَ أَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ۝	جدا جدا ہیں عربی قرآن سمجھ دار لوگوں کے لیے جو جانتے والوں کو خوش خبری سناتا ہے اور کافروں کو ڈراتا ہے لیکن اکثر لوگوں نے منہ موڑ لیا ہے پھر وہ سنتے ہی نہیں
۲۴	حم السجدۃ	۵	إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاءَهُمْ ۖ وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ۝ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۖ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ۝	بیشک جن لوگوں نے قرآن کو نہ مانا جب ان کے پاس پہونچا ف۱ اور بے شک قرآن عزت والی کتاب ہے جھوٹ کا تو اس میں دخل ہی نہیں نہ آگے سے نہ پیچھے سے ف۲ حکمت والے تعریف کے لائق (خدا) کی اتاری ہوئی ہے۔
″	″	″	وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا لَقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ ۖ أَأَعْجَمِيٌّ وَعَرَبِيٌّ ۗ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ ۖ وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَقْرٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۚ أُولَٰئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ ۝	اور اگر ہم اس قرآن کو دوسری زبان میں کرتے تو یہ لوگ (عرب کے کافر) کہتے اس کی آیتیں صاف کیوں نہیں ہوئیں کیا تعجب کی بات ہے دوسری زبان کا قرآن اور پیغمبر عرب کا (اے پیغمبر) یہ قرآن ایمان والوں کے لئے تو ہدایت اور دل کی بیماری کے لئے تندرستی ہے اور جن لوگوں میں ایمان نہیں ان کے کانوں میں قرآن ایک بوجھ ہے اور وہ ان کی آنکھوں (پر) پردہ ہے ف۳ ان لوگوں کو جیسے کوئی دور جگہ سے پکار رہا ہے ف۴
″	″	۶	قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهِ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۝	(اے پیغمبر ان کافروں سے) کہہ بھلا بتلاؤ تو سہی اگر قرآن اللہ تعالی کے پاس سے آیا ہو پھر تم نے اس کو نہ مانا تو اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہے جو (سیدھی) راہ سے اتنی دور ضد میں پڑا ہوا ہے
۲۵	الشوریٰ	۱	وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ۝	اور ہم نے اسی طرح تجھ پر ف۵ عربی زبان کا قرآن بھیجا اس لیے کہ تو مکہ والوں کو اور جو ان کے گرد ہیں ڈرائے ف۶ اور اس دن کی خبر سنائے جس دن لوگ اکٹھے ہوں گے ف۷ جس میں کوئی شک نہیں (اس دن) ایک گروہ بہشت میں ہوگا اور ایک گروہ دوزخ میں ف۸
″	″	۵	وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا ۚ مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ وَلَٰكِنْ جَعَلْنَاهُ نُورًا نَهْدِي بِهِ مَنْ نَشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا ۚ	اور اسی طرح (اے محمد) ہم نے اپنے حکم سے ایک روح تیری طرف بھیجی ف۹ اس سے پہلے تجھ کو یہ بھی معلوم نہیں تھا کتاب کیا چیز ہے ف۱۰ اور نہ ایمان معلوم تھا ف۱۱ لیکن ہم نے قرآن کو ایک نور بنایا ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں اس قرآن سے راہ پر لگا دیتے ہیں۔

ف۱ وہ اپنی سزا دیکھ لیں گے ۱۲ ف۲ پیچھے سے دخل یہ کہ اس میں سے کچھ گھٹا دیا جائے اور آگے سے دخل یہ کہ اس میں کچھ بڑھا دیا جائے درحقیقت قرآن ایسی ہی محفوظ کتاب ہے جس پر تمام مذہب والے رشک کرتے ہیں اس کی آیتیں اور الفاظ اور حرف سب گنے ہوئے ہیں اور صدہا مسلمانوں کے دلوں میں محفوظ ہیں سچ پوچھیے تو قرآن شریف ہی ایک ایسا معجزہ ہے جو انصاف کرنیوالے کے لیے اسلام کی حقیقت پہچاننے کو کافی ہے بھلا کسی اور دین میں ایسی کوئی محفوظ کتاب تو بتلاویں کسی کو اپنی کتاب کا حافظ تو کہلاویں اگلی آسمانی کتابوں میں اس امت کا پتہ یہ بتلایا ہے کہ ان کی انجیلیں انکے سینے میں ہونگی ۱۲ ف۳ وہ ان کو اندھا بنا دیتا ہے ۱۲ ف۴ وہ صرف آواز سنتے ہیں پر مطلب نہیں سمجھتے ۱۲ ف۵ جیسے یہ وحی بھیجی ۱۲ ف۶ گرد میں ساری دنیا آ گئی ۱۲ ف۷ یعنے قیامت کے دن کی ۱۲ ف۸ صحیح حدیث میں ہے ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم برآمد ہوئے آپ کے ہاتھ میں دو کتابیں تھیں آپ نے فرمایا یہ کتاب جو دہنے ہاتھ میں ہے اس میں بہشت والوں کے اور ان کے باپ دادا کے نام ہیں نہ وہ گھٹ سکتے ہیں نہ بڑھ سکتے ہیں اور یہ جو بائیں ہاتھ میں ہے اس میں دوزخ والوں کے اور ان کے باپ دادا کے نام ہیں نہ گھٹ سکتے ہیں نہ بڑھ سکتے ہیں صحابہ نے عرض کیا پھر عمل سے کیا فائدہ آپ نے فرمایا (نہیں) عمل پر مضبوط رہو اور حق راہ کے قریب رہو کیونکہ جو بہشتی ہے اس کا خاتمہ بہشت کے کام پر ہوگا اور جو دوزخی ہے اس کا خاتمہ دوزخ کے کام پر ہوگا گو وہ کیسے ہی عمل کرتے ہیں پھر آپ نے ان کتابوں کو ڈال دیا اور فرمایا کہ اللہ جل جلالہ اپنے بندوں کے فیصلے سے فراغت کر چکا ہے ایک گروہ بہشت میں اور ایک گروہ دوزخ میں ۱۲ ف۹ مراد روح القدس ہے یعنے حضرت جبرئیل ۱۲ ف۱۰ کیونکہ آپ بالکل اُمّی یعنے ان پڑھ تھے ۱۲ ف۱۱ یعنے ایمان کے ارکان جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ اور شرع کے دوسرے احکام ان سب سے تو ناواقف تھا اللہ تعالیٰ کی وحی سے تجھ کو یہ سب باتیں معلوم ہوئیں بعضوں نے کہا ایمان سے قرآن مراد ہے ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۵	الزخرف ۴۳	۱	۱۰۴ حٰمٓ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۚ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۚ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝	۱۰۴ قسم ہے ف۱ اس کتاب کی جو کھولکر بیان کرنیوالی ہے ف۲ ہمنے اس کتاب کو عربی زبان کا قرآن ہے (لوح محفوظ میں لکھا) اس لیے کہ تم سمجھو ف۳ اور یہ قرآن بڑی کتاب میں (لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے) ہمارے نزدیک تو بلند درجے والا حکمت سے بھرا ہوا ہے ف۴
۲۵	الزخرف	۳	۱۰۵ وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ۝ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ	۱۰۵ اور جب ان کے پاس سچا قرآن آپہونچا تو کہنے لگے یہ جادو ہے اور ہم اس کو نہیں مانتے اور کہنے لگے (اگر) یہ قرآن (سچ اللہ کا کلام ہے تو) دونوں بستیوں (مکہ اور طائف) کے کسی بڑے (امیر) آدمی پر کیوں نہیں اترا ف۵ کیا تیرے مالک کی رحمت بانٹنا انکا کام ہے (نبوت بھی ایک اللہ کی رحمت ہے)
۲۵	الزخرف	۴	۱۰۶ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ۝	۱۰۶ اور یہ قرآن (خود) تیرا اور تیری قوم کے لیے نصیحت ہے اور (لوگو) آگے چلکر تم سے پوچھ ہوگی۔
۲۵	الدخان ۴۴	۱	۱۰۷ حٰمٓ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۚ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۙ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۭ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۚ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝	۱۰۷ قسم ہے ف۶ اس کتاب (قرآن) کی جو کھولکر بیان کرنے والی ہے ہم نے اس کو برکت کی رات میں اتارا ہم کو یہ منظور تھا کہ (لوگوں کو اپنے عذاب سے) ڈرائیں ف۷ اسی رات کو ہر ایک انتظامی کام کا فیصلہ ہوتا ہے ف۸ ہمارے پاس سے حکم لیکر بیشک ہم (پیغمبروں کو) بھیجتے ہیں یہ تیرے مالک کی مہربانی ہے ف۹ وہ (سب کچھ) سنتا جانتا ہے
۲۵	الدخان	۳	۱۰۸ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝	۱۰۸ (اے پیغمبر ہمنے) تو اس قرآن کو تیری زبان (عربی) میں آسان کر دیا اس لیے کہ عرب لوگ اس کو یاد رکھیں
۲۵	الجاثیۃ ۴۵	۱	۱۰۹ حٰمٓ ۚ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ	۱۰۹ اس کتاب (قرآن) کا اتارنا اللہ کی طرف سے ہے جو زبردست ہے حکمت والا
۲۵	الجاثیۃ	۱	۱۱۰ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝	۱۱۰ (اے پیغمبر) یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم تجھ کو ٹھیک ٹھیک سناتے ہیں پھر اللہ تعالے اور اس کی آیتوں کے بعد (اور) کونسی بات پر ایمان لائیں گے۔ ف۱۰
۲۵	الجاثیۃ	۱	۱۱۱ هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝	۱۱۱ یہ قرآن تو سیدھی راہ بتلاتا ہے اور جو لوگ اپنے مالک کی آیتوں کو نہیں مانتے انکو بلا کا تکلیف کا عذاب ہونا ہے
۲۵	الجاثیۃ	۲	۱۱۲ هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ	۱۱۲ یہ قرآن کیا ہے لوگوں کے لیے عقل کی باتیں ہیں اور جو لوگ (قیامت

ف۱ اس کی تفسیر اوپر گذر چکی ہے ۱۲ ف۲ شریعت کی باتیں اس میں صاف صاف بیان ہوئی ہیں ۱۲ ف۳ اہلحدیث کے نزدیک قرآن اللہ تعالی کا کلام ہے یعنی یہی قرآن عربی زبان کا اور کلام اس کی اور صفات کی طرح مخلوق نہیں ہے اور معتزلہ اور اہل بدعت اس کو مخلوق کہتے ہیں ابن عباسؓ سے ایک شخص نے پوچھا قرآن اللہ تعالی کا کلام ہے یا اسکی مخلوق ہے انہوں نے کہا قرآن اللہ تعالی کا کلام ہے کیا تو نے یہ آیت نہیں سنی حتی یسمع کلام اللہ اس شخص نے یہ آیت پڑھی ابن عباسؓ نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعہنے قرآن کو لوح محفوظ میں لکھا عربی زبان میں جیسے فرمایا بل ہو قرآن مجید فی لوح محفوظ اور تعجب ہے ان لوگوں سے جنہوں نے اس آیت کا ترجمہ یوں کیا ہمنے اس کو عربی زبان کا قرآن بنایا اور شاید ان لوگوں کو صاحب کشاف کی تقلید نے دھوکے میں ڈالا وہ تو معتزلی ہے اور قرآن کو مخلوق کہتا ہے البتہ اس کے مذہب پر یہ ترجمہ درست ہوسکتا ہے ۱۲ ف۴ گو تم اس کی قدر و منزلت نکرو ۱۲ ف۵ مکہ کا بڑا آدمی ولید بن مغیرہ کو اور طائف کا بڑا آدمی عروہ بن مسعود ثقفی کو سمجھتے تھے ۱۲ ف۶ اس کی تفسیر اوپر گذر چکی ہے ۱۲ ف۷ برکت کی رات شب قدر کہتے ہیں قرآن اس رات میں سارے کا سارا لوح محفوظ سے اتار کر پہلے آسمان پر رکھا گیا پھر وہاں سے تھوڑا تھوڑا ضرورت کے موافق ہر ایک موقع پر تئیس برس تک اترتا رہا اب اختلاف ہے کہ شب قدر کونسی رات ہے اکثر کا یہ قول ہے کہ وہ رمضان کے اخیر دہے میں کوئی طاق رات ہوتی ہے ۱۲ ف۸ یعنے سال بھر تک جو بڑے بڑے کام ہونے والے ہیں مثلاً زندگی موت فتح شکست ارزانی قحط رزق روزی ان کا آخری حکم اس رات میں دیدیا جاتا ہے ۱۲ ف۹ یعنے پیغمبروں کا بھیجنا خصوصاً حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا بھیجنا اللہ کی بڑی رحمت ہے ۱۲ ف۱۰ یعنے اللہ تعالی کے کلام سے بڑھکر اور کون سا کلام ہوگا جس پر وہ ایمان لائیں گے ۱۲

				لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۔	پر یقین رکھتے ہیں ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے
۲۶	الاحقاف	۱	۱	حٰمٓ ۔ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۔	ف۱ اس کتاب (قرآن مجید) کا اتارا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو زبردست ہے حکمت والا
〃	〃	〃	۱۰	قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۔	(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہہ دے بتلاؤ تو سہی اگر یہ قرآن اللہ کے پاس سے آیا ہو اور تم نے اس کو نہ مانا اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ ایسی ہی کتاب (اترنے کی) گواہی دے چکا اور وہ ایمان لے آیا لیکن تم اکڑ رہے (تو تمہارا حال کیا ہوتا ہے) بیشک اللہ بے فرمانوں کو راہ پر نہیں لگاتا ف۲
〃	〃	۲	۱۲	وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ڰ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۔	حالانکہ قرآن سے پہلے موسیٰ کی کتاب اتر چکی ہے جو پیروی کے لائق اور رحمت تھی اور یہ قرآن بھی ایک کتاب ہے جو اگلی کتابوں کو سچ بتلاتی ہے عربی زبان میں اسلیے اتری ہے کہ گنہگاروں کو ڈرائے اور نیکوں کو خوشخبری دے
〃	〃	۴	۲۹	وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۔ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۔ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۔ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۔	اور یاد کر جب ہم کئی جنوں کو تیرے پاس پھیر لائے وہ قرآن سننے لگے جب اس کے پاس پہنچے ف۳ تو (ایک دوسرے سے) کہنے لگے چپ رہو پھر جب (قرآن کا پڑھنا) ختم ہوا تو اپنے بھائیوں کے پاس لوٹ گئے ان کو (عذاب سے) ڈرانے لگے کہنے لگے بھائیو ہم ایک کتاب سنکر آئے ہیں جو موسیٰ کے بعد اتری ہے ف۴ وہ اگلی (آسمانی) کتابوں کو سچ بتاتی ہے اور سچا دین اور سیدھا رستہ دکھلاتی ہے بھائیو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کا کہنا مانو اور اس پر ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا ف۵ اور تم کو تکلیف کے عذاب سے (آخرت کے عذاب سے) بچا دے گا اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی (طرف) بلانے والے (اس پیغمبر) کا کہنا نہ مانیگا وہ اللہ کو (کہیں ساری) زمین پر تھکا نہیں سکتا ف۶ اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اس کا حمایتی نہیں ہو سکتا ایسے ہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیں
۲۶	محمد	۳	۲۴	اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا	کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے نہیں بلکہ انکے دلوں پر قفل پڑے ہیں ف۷
〃	قٓ	۱	۱	قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۔	قسم ہے قرآن کی جو بڑی شان والا ہے ف۸

ف۱ اس کی تفسیر اوپر گذر چکی ہے ۱۲ ف۲ گواہ سے مراد عبداللہ بن سلام ہیں جو یہود کے بڑے عالم تھے انہوں نے قرآن کے برحق ہونے کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے پیغمبر ہونے کی گواہی دی اور مسلمان ہو گئے اور یہ آیت مدینہ میں اتری ۱۲ ف۳ یعنے جہاں قرآن پڑھا جاتا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ۱۲ ف۴ ایک حدیث میں ہے کہ یہ واقعہ بطن نخلہ میں ہوا وہاں نو جن آپ کے پاس آئے قرآن سننے کو ان میں ایک کا نام ذوبعہ تھا زبیر نے کہا عشاء کے وقت نصیبین کے جن آئے تھے اور نصیبین یمن کا ایک گاؤں ہے وہاں اشراف جن رہتے تھے ابن مسعود رضی نے کہا درخت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی کہ جن آئے ہیں اور اس رات کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کوئی نہ تھا آپ اکیلے تشریف لے گئے تھے ہم رات بھر پریشان رہے صبح کو آپ آئے اور ہم کو جنوں کے نشان بتلائے ایک روایت میں ابن مسعود رضی سے یوں ہے کہ میں اس رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور صحیح یہ ہے کہ جن کئی بار آپ کے پاس آئے تھے ایک بار طائف کے رستہ میں اور ایک بار مکہ کے رستوں میں اور ایک بار مدینہ میں اور ابن مسعود رضی کسی بار آپ کے ساتھ تھے کسی بار نہ تھے اور اس طرح سے روایتوں میں اختلاف باقی نہیں رہتا ۱۲ ف۵ انہوں نے انجیل مقدس کا ذکر نہیں کیا کس لیے کہ انجیل کوئی علاحدہ کتاب نہیں ہے اس میں یہی حکم دیا گیا ہے کہ موسیٰ کی شریعت پر چلو کچھ اخلاقی نصیحتیں زیادہ ہیں کچھ مثالیں ۱۲ ف۶ یعنے جو گناہ حق العباد نہیں ہیں بعضوں نے کہا حربی کافر جب مسلمان ہو جائے تو اس کے سب گناہ بخش دیے جاتے ہیں گو حق العباد ہوں اور ذمی کافر جب مسلمان ہو تو صرف حق اللہ بخش دیے جاتے ہیں حق العباد معاف نہیں ہوتے ۱۲ ف۷ اس سے بھاگ کر کہیں جا نہیں سکتا ۱۲ ف۸ قرآن ان کے دلوں میں جا ہی نہیں سکتا غور کرنا کیا صرف لوگوں کو دکھلانے کے لیے زبان سے قرآن کے لفظ پڑھ لیتے ہیں ف۹ یہی رتبہ اسرار میں کہ جس کو اللہ ہی جانتا ہے ۱۲ ف۱۰ تو جانا پیغمبر ہے لیکن مکہ کے کافر اس پر ایمان نہ لائے ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۶	ق	۳	فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ	تو قرآن سے ان لوگوں کو نصیحت کر جو میرے عذاب سے ڈرتے ہیں (خدا کو مانتے ہیں ف۱)
۲۷	القمر	۱	وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ	اور ہمنے تو قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے لیکن کوئی نصیحت لینے والا ہے؟
〃	الرحمٰن	۱	اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ	بڑے رحم والے (خدا) نے قرآن (محمدؐ کو) سکھلایا
〃	الواقعہ	۳	اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ	یہ قرآن عزت والا ہے چھپی ہوئی (یا محفوظ) کتاب میں (لکھا ہوا ف۲) اس کو وہی چھوتے ہیں جو پاک ہیں ف۳ سارے جہان کے مالک کی طرف سے اترا ہے۔
۲۸	الحشر	۳	لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ	(اے پیغمبرؐ) اگر ہم اس قرآن کو ایک پہاڑ پر اتارتے (حالانکہ پہاڑ بہت سخت ہوتا ہے) تو دیکھتا وہ اللہ کے ڈر سے جھک رہا ہے پھٹ رہا ہے ف۴ اور ہم یہ مثالیں لوگوں سے اس لیے بیان کرتے ہیں کہ وہ سوچیں (اور سمجھیں)
۲۹	القلم	۲	وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ	حالانکہ قرآن سارے جہان کے لیے نصیحت ہے ف۵
〃	الحاقہ	۲	اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ	بیشک یہ قرآن عزت والے فرشتے کا لایا ہوا ہے ف۶ اور وہ شاعر کا کلام نہیں ہے تم بہت کم یقین کرتے ہو اور نہ کاہن (نجومی) کا کلام ہے تم بہت کم غور کرتے ہو ف۷ سارے جہان کے مالک کا اتارا ہوا ہے ف۸ اور اگر پیغمبر (محمدؐ) کوئی بات ہم پر بٹ لیتا (جھوٹ بنا لیتا) تو ہم (کنہگاروں کی طرح) اس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے اور اس کی شہ رگ کاٹ ڈالتے ف۹ پھر تم میں سے کوئی بھی اس کی طرف سے آڑے نہ آتا ف۱۰ اور بے شک یہ قرآن پرہیزگاروں کے لیے نصیحت ہے اور ہم جانتے ہیں کہ تم میں بعضے لوگ اس کو جھٹلاتے ہیں ف۱۱ اور بے شک یہ قرآن کافروں کو (قیامت میں) افسوس دلائے گا اور بے شک قرآن پورا یقینی ہے ف۱۲
۲۹	الجن	۱	اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ	ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ف۱۳ جو سچا رستہ بتلاتا ہے
〃	المزمل	۱	وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا	اور قرآن کو ٹھیر ٹھیر کر اچھی طرح پڑھا کر ف۱۴ کیونکہ ہم آگے چلکر تجھ پر ایک بھاری کلام (قرآن) اتاریں گے ف۱۵

ف۱ یا اللہ ہمکو بھی ان لوگوں میں سے کر۔ ف۲ یعنی لوح محفوظ میں۔ ف۳ جنی لوح محفوظ کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہیں یعنی فرشتے بعضوں نے کہا قرآن کو ہاتھ نہیں لگاتے مگر جو پاک ہیں یعنی باوضو ہیں اور ان لوگوں کے نزدیک مصحف کا چھونا بغیر وضو کے جائز نہیں۔ کہا امام مالک و شافعی اور اکثر علما کا یہی قول ہے شوکانی نے کہا ابن عباس اور شعبی اور ایک جماعت علما کا یہ قول ہے کہ مصحف کا چھونا بغیر وضو کے بھی درست ہے۔ ف۴ جب پہاڑ کا یہ حال ہوتا تو آدمی کو قرآن شریف سنکر کسقدر ڈرنا اور جھکنا چاہیے ایک ضعیف حدیث میں ہے یہ آیت پڑھ کر بعضوں نے کہا اس آیت سے اللہ تعالیٰ نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر اپنا احسان جتلایا کہ اگر قرآن پہاڑ پر اترتا تو وہ بھی قائم نہ رہتا مگر تجھ کو پہاڑ سے بھی زیادہ قوی اور مضبوط کر دیا۔ ف۵ جو شخص ایسا کلام سنائے وہ کہیں باولا ہو سکتا ہے مردود کافر خود باولے تھے۔ ف۶ یعنی جبریل کا۔ ف۷ اگر غور کرو تو سمجھ لوگے کہ قرآن شعر نہیں ہے اور نہ پنڈت اور نجومیوں کی سی خیالی باتیں ہیں کہتے ہیں ابوجہل نے کہا محمد شاعر ہیں اور ولید بن مغیرہ نے کہا جادوگر ہیں عقبہ نے کہا کاہن ہیں اسوقت یہ آیتیں اتریں۔ ف۸ خدا کا کلام ہے۔ ف۹ یعنے گردن کی وہ رگ جو دل سے ملتی ہے اسکے کٹنے سے آدمی فوراً مرجاتا ہے۔ ف۱۰ سارے عذاب کو اس پر سے روک نہ سکتا یہ دلیل اللہ جل شانہ نے ایسی عمدہ بیان فرمائی جس سے سب کو تسلی ہو جاتی ہے مطلب یہ ہے کہ حضرت محمدؐ تو تم جانتے ہو کہ صادق القول اور راستباز مشہور تھے یہاں تک کہ سچائی کی وجہ سے انکا لقب امین ہو گیا تھا پھر جو شخص بندوں پر جھوٹ باندھنے سے پرہیز کرتا ہو وہ اللہ تعالیٰ پر کیوں جھوٹ باندھنے لگا۔ بالفرض اگر حضرت محمدؐ ایسا کرتے کہ قرآن کو خود بناتے اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ دیتے تو اللہ تعالیٰ تو بہرا نہ تھا جانتا ہے وہ اسیوقت حضرت محمدؐ کو سزا دیتا انکی گردن اڑا دیتا اسکو سب قدرت ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا اللہ حضرت محمدؐ کی مدد کی اور انکے دین کو ساری دنیا میں پھیلا دیا اور انکو دشمنوں کے نرغہ میں ہر طرح محفوظ رکھا اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہوگی کہ حضرت محمدؐ اللہ کے سچے پیغمبر تھے جیسے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ سچے پیغمبر تھے ۱۲ ف۱۱ قرآن کو نہیں مانتے ان کو ہم عنقریب سزا دیں گے ۱۲ (باقی درضمیمہ)

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۹	المزمل ۷۳	۱	۱۲۷ إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا	۱۲۷ یہ آیتیں نصیحت کی باتیں ہیں پھر جس کا جی چاہے اپنے مالک کی طرف رستہ بنا لے ف۱
״	المدثر ۷۴	۲	۱۲۸ كَلَّا إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ	۱۲۸ نہیں نہیں یہ قرآن بیشک (سراسر) نصیحت ہے پھر جسکا جی چاہے اسکو پڑھے یاد کرے
״	القیمۃ ۷۵	۱	۱۲۹ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ۝ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ۝ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ۝ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ۝	۱۲۹ (اے پیغمبر قرآن اترتے وقت اسکو جلدی سے یاد کر لینے کیلئے اپنی زبان نہ ہلایا کر (تیرے دل میں) اسکا جما دینا اور اسکا پڑھا دینا ہمارا کام ہے پھر جب ہم (فرشتے کے ذریعہ) تجھ کو (پڑھ کر) سنا چکیں اسکے پڑھ چکنے کے بعد تو پڑھا کر ف۲ پھر (اس میں جو مشکل ہو) اسکا کھول دینا بھی ہمارا کام ہے
״	الدھر ۷۶	۲	۱۳۰ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنزِيلًا ۝	۱۳۰ (اے پیغمبر) ہم نے تجھ پر قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا ف۳
״	״	״	۱۳۱ إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۝	۱۳۱ یہ (آیتیں) نصیحت ہیں پھر جسکا جی چاہے اپنے مالک تک پہونچنے کا رستہ کر لے (توحید اور اسلام قبول کرے)
۳۰	عبس ۸۰	۱	۱۳۲ كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ ۝ فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝ مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ ۝ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۝	۱۳۲ (سن لے قرآن تو ایک (عام) نصیحت ہے جس کا جی چاہے اس سے نصیحت لے ف۴ عزت والے ورقوں میں لکھا ہوا ف۵ جو اونچی جگہ رکھے ہوئے ہیں پاک صاف ہیں ف۶ ایسے لکھنے والے فرشتوں کے ہاتھوں میں جو عزت دار نیکوکار ہیں ف۷
״	التکویر ۸۱	۱	۱۳۳ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۝ ذِي قُوَّةٍ عِندَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ۝ مُّطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ۝	۱۳۳ بیشک یہ قرآن عزت والے زور والے پیغمبر کا پہونچایا ہوا ہے تخت والے خداوند کے پاس اسکا بڑا درجہ ہے ف۸ وہاں اس کی بات مانی جاتی ہے ف۹ امانت دار ہے ف۱۰
״	״	״	۱۳۴ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ۝ فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ۝ لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَسْتَقِيمَ ۝	۱۳۴ اور قرآن شیطان مردود کا کلام نہیں ہے ف۱۱ تم لوگ کدھر بہکے جا رہے ہو تمہارا کیا خیال ہے یہ قرآن تو سارے جہان کے لیے نصیحت ہے مگر اسی کے لیے مفید ہے جو تم میں سے سیدھی راہ پر چلنا چاہے ف۱۲
״	الانشقاق ۸۴	۱	۱۳۵ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ۩	۱۳۵ اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے ف۱۳
״	البروج ۸۵	۱	۱۳۶ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ۝ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ۝	۱۳۶ یہ قرآن (کچھ معمولی کلام نہیں ہے) بلکہ بڑی بزرگی والا ہے لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے ف۱۴
״	الطارق ۸۶	۱	۱۳۷ إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝ وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝	۱۳۷ بیشک قرآن ایک فیصلہ کرنیوالا کلام ہے ف۱۵ اور وہ کچھ ہنسی دل لگی نہیں ہے
״	الاعلی ۸۷	۱	۱۳۸ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنسَىٰ ۝ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ	۱۳۸ (اے پیغمبر ہم تجھ کو اچھی طرح (قرآن) پڑھا دینگے پھر تو نہیں بھولنے کا ف۱۶ مگر جو اللہ چاہے ف۱۷

ف توحید اختیار کرے یہ رستہ اسکو بہشت تک پہونچائیگا ۱۲ ف دہرایا کرے اسکو اور عمل کیا کرے صحیحین میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اترتے وقت سختی ہوتی تو آپ جلدی جلدی اپنی زبان اور ہونٹ ہلاتے تھے اس ڈر سے کہ کہیں وحی بھول نہ جائے اسوقت اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری اس کے بعد سے آپ خاموش سنا کرتے جب حضرت جبرئیل چلے جاتے تو آپ جیسا انہوں نے پڑھا تھا ویسے ہی پڑھ دیتے ۱۲ ف تو نے قرآن نہیں بنایا جیسے مشرک خیال کرتے ہیں ۱۲ ف ستر پردوں میں وہ بے ادبی سے بچے جاتے ہیں ۱۲ ف فرشتے اسکی اطاعت کرتے ہیں ۱۲ ف حسن نے کہا اللہ تعالی نے آسمان والوں پر حضرت جبرئیل کی اطاعت لازم کر دی ہے جیسے زمین والوں پر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ۱۲ ف قریش کے کافر یہ بکا کرتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کوئی جن آتا ہے وہ آپ کو قرآن سکھا جاتا ہے ۱۲ ف اور جسکو یہ خیال نہ ہو اس کو قرآن سے کوئی فائدہ نہ ہوگا ۱۲ ف یعنے سجدہ تلاوت نہیں کرتے بعضوں نے کہا نماز نہیں پڑھتے ۱۲ ف ابن عباس نے کہا یہ لوح نور کی ہے اور تین سو برس کی راہ تک اس کی بڑائی ہے ۱۲ ف جو حق کو ناحق سے الگ کر دیتا ہے ۱۲ ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کی بڑی فکر رہتی کہیں بھول نہ جائیں۔ آپ حضرت جبرئیل کے ساتھ ہی ساتھ پڑھنے لگتے اسوقت یہ آیت اتری اس کے بعد آپ کچھ نہیں بھولے ۱۲ ف جیسے بعضی آیتوں کی تلاوت قرآن سے موقوف کر دی گئی یا در بات ہے ۱۲ ف اس کو یکے پڑھے یاد کرے یا سوچے۔ مجھے خدا کی درگاہ میں غریب اور مالدار دونوں برابر ہیں مالدار کو کوئی ترجیح نہیں اسی طرح خدا کے پیغمبر کو بھی برتاؤ کرنا چاہیے ۱۲ ف لوح محفوظ کے ورقوں میں یا اگلے پیغمبروں کے صحیفوں میں ۱۲ ف کوئی گندہ انکو ہاتھ نہیں لگا سکتا ۱۲ ف وہ لوح محفوظ سے اس کی نقل کیا کرتے ہیں بعضوں نے کہا سفرہ کرام بررہ سے قاری لوگ مراد ہیں جو قرآن کو طہارت کے ساتھ بڑے ادب سے پڑھتے ہیں بعضوں نے کہا صحابہ مراد ہیں حدیث میں ہے کہ جو قرآن فر فر پڑھتا ہے (اسکو خوب یاد ہے) وہ تو قیامت کے دن عزت والے فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو مشقت اٹھا کر اسکو مشکل سے پڑھتا ہے اس کو دوہرا ثواب ہوگا۔

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۳۰	القدر ۹۷	۱	۱۳۹ إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝	۱۳۹ بیشک ہم نے قرآن کو (لوح محفوظ سے پہلے آسمان پر) شب قدر میں اتارا ف۱
"	البينة ۹۸	۱	۱۴۰ رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ يَتْلُو صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝ فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝	۱۴۰ اللہ تعالیٰ کا رسول جو پاکیزہ (مقدس) ورق ان کو پڑھ کر سنائے ان میں پکی معقول باتیں لکھی ہوں
۷	الأنعام	۲	۱۴۱ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ ۝	۱۴۱ اور یہ قرآن (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) مجھ پر اتارا گیا ہے اس لیے کہ میں تم کو اور جن لوگوں کو یہ قرآن پہونچے (قیامت تک) ڈراؤں ف۲

الأخلاق والأوامر والنواهي وذكر لقمان

باب ۲۲ اخلاق اور اوامر اور نواہی کا بیان اور حضرت لقمان علیہ السلام کا ذکر

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱	البقرة	۵	۱ أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنسَوْنَ أَنفُسَكُمْ وَأَنتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝	۱ تم لوگوں کو تو کہتے ہو نیکی کرو اور اپنی خبر ہی نہیں لیتے اور کتاب پڑھتے ہو (توریت شریف) کیا تم کو عقل نہیں ہے ف۳
۴	آل عمران ۳	۱۷	۲ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ ۖ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۖ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ۝ إِن يَنصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۖ وَإِن يَخْذُلْكُمْ فَمَن ذَا الَّذِي يَنصُرُكُم مِّن بَعْدِهِ ۗ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝	۲ (اے پیغمبر) یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی مہربانی ہے کہ تو ان پر (اپنے مسلمانوں پر) نرم دل ہے اگر کہیں تو اکھڑ سخت دل ہوتا تو تیرے گرد (ایک نہ ٹھکتا سب) تیرے پاس سے تتر بتر ہو جاتے ف۴ اب ان کا قصور معاف کر دے اور ان کے لیے بخشش کی دعا کر اور ف۵ معاملہ میں ان سے مشورہ لے پھر جب ف۶ تو ایک بات ٹھہرا لے تو اللہ پر بھروسا کر ف۷ بیشک اللہ ان لوگوں سے محبت رکھتا ہے جو اس پر بھروسا کرتے ہیں ف۸ اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکتا ف۹ اور اگر وہ تم کو چھوڑ دے تو پھر اور کون ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کرے والے اور مسلمانوں کو چاہیے اللہ ہی پر بھروسا رکھیں
"	"	۱۸	۳ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا	۳ اور جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کچھ (مال) دیا ہے اور وہ

ف۱ پہلے آسمان سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تھوڑا تھوڑا تئیس ۲۳ برس تک اترتا رہا اس شب کو شب قدر اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں سال بھر کی کل باتوں کا تقرر ہوتا ہے ۱۲ ف۲ اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اسکی نافرمانی سے جب اہل کتاب یعنے یہود اور نصاریٰ نے آنحضرت صلعم کی پیغمبری سے انکار کیا تو قریش کے کافر کہنے لگے اب تمہارا گواہ کون ہے اس وقت یہ آیت اتری حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت اتری تو آپ نے روم اور ایران اور حبش کے بادشاہوں کو خط بھیجے اور ان کو اسلام کی دعوت دی دوسری حدیث میں ہے کہ جس کو یہ قرآن پہونچا گویا اس نے مجھ کو دیکھا ۱۲ ف۳ یہودیوں کے بعض عالم اپنے عزیزوں کو جو مسلمان ہو گئے تھے یہ کہتے کہ حضرت محمد صلعم کے دین پر قائم رہو یہ دین حق ہے اور خود اس کی پیروی نہ کرتے تب یہ آیت اتری ۱۲ ف۴ جو ہوا سو ہوا تو اپنی نرم دلی کیوں چھوڑ دے ۱۲ ف۵ جیسے پہلے ان سے معاملہ میں صلاح و مشورہ لیا کرتا تھا اب بھی لیا کر ۱۲ ف۶ صلاح و مشورہ کے بعد ف۷ اور وہ بات کر گذر ۱۲ ف۸ یعنے توکل کرتے ہیں توکل کے معنے یہ نہیں ہیں کہ آدمی ظاہری اسباب کو قطع کر دے بلکہ سب کچھ کرے مگر دل میں یہ یقین رہے کہ جو خدا چاہے وہ ہوگا ۱۲ اس آیت سے یہ نکلا کہ مشورہ نہایت عمدہ چیز ہے حق تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلعم کو مشورہ لینے کا حکم کیا ہمارے زمانہ میں بعضے مسلمان رئیس اور بادشاہ اپنے تئیں یہ سمجھتے ہیں کہ وہ رعایا کے جان مال کے مالک اور سیاہ و سفید کے مختار ہیں اور جو چاہتے ہیں کر گذرتے ہیں نہ ملک کے لائق اور ذی علم اور شریف لوگوں کی صلاح لیتے ہیں نہ کسی کو عرض و معروض کا موقع دیتے ہیں ۱۲ ف۹ دوسرے مقام میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے وکان حقا علینا نصر المؤمنین یعنے مومنوں کی مدد ہم کو ضرور ہے اگر مسلمان سب ملکر توبہ کریں اور صدق دل سے حدیث اور قرآن پر جم جاویں اس وقت مومن ہو نگے اور اللہ تعالیٰ کی مدد مومنوں کے ساتھ ہے ممکن نہیں کہ کوئی ان پر غالب ہو جائے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ؏	اس میں بخیلی کرتے ہیں (فرض کو وہ ادا نہیں کرتے) تو اسکو (یعنی بخیلی کو) اپنے حق میں بہتر نہ سمجھیں بلکہ وبال ہے جس مال میں انہوں نے بخیلی کی ہے وہی قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوا چاہتا ہے ف ا اور آسمانوں اور زمین کا وارث (آخر) اللہ ہی ہوگا ف۲ اور جو تم کرتے ہو (سخاوت یا بخیلی) اللہ تعالی کو اس کی خبر ہے
۴	آل عمران۳	۱۹	لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ	جو لوگ اپنے کیے پر پھول جاتے ہیں اور بن کیے چاہتے ہیں کہ ان کی تعریف ہو ف۳ انکو سمجھنا ہرگز نہ سمجھنا کہ وہ عذاب سے بچ جائیں گے اور ان کو دکھ کا عذاب ہوگا ف۴
۴	النساء۴	۳	وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا	ف۵ اور ان کو قید مت کرو اس نیت سے کہ جو تم نے ان کو دیا ہے اس میں سے کچھ اڑا لو ف۶ مگر جب وہ کھلی بدکاری کریں ف۷ اور عورتوں سے اچھی گذران کرو پھر اگر وہ تم کو نہ بھائیں ف۸ تو ایسا ہو سکتا ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ تعالے اس میں بہت برکت دے ف۹
۵	؍؍	۷	وَّبِذِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَاۤ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۚ	ف۱۰ اور ناتے والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور نزدیک ہمسایہ اور غیر نزدیک ہمسایہ اور پاس بیٹھنے والے اور مسافر اور لونڈی غلام سے ف۹ بے شک اللہ تعالے ان لوگوں کو نہیں چاہتا جو اتراتے بڑمارتے ہیں ف۱۰ آپ بخیلی کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخیلی سکھاتے ہیں اور جو اللہ سبحانہ و تعالے نے ان کو اپنے فضل سے دیا اس کو چھپاتے ہیں اور ہم نے ایسے ناشکروں کے لیے ذلت کا عذاب تیار کیا ہے ۔
؍؍	؍؍	۸	اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا ۙ	ف۱۱ مسلمانو! اللہ تعالی تم کو حکم کرتا ہے کہ امانتیں مالک والوں کو پہنچاؤ
؍؍	؍؍	۱۱	وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَسِيْبًا	اور جب تم کو کوئی سلام کرے تو تم (اس کے جواب میں) اس سے اچھا سلام کرو یا ویسا ہی کرو بے شک اللہ تعالی ہر چیز کا حساب لینے والا ہے ف۱۲
؍؍	؍؍	۱۶	وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ	اور جو لوگ اپنے تئیں آپ دغا دے رہے ف۱۳ ہیں ان کی طرف

ف۱ حضرت نے یوں ترجمہ کیا ہے اور بے خبر جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل سے کچھ دیا ہے اور وہ اس میں بخیلی کرتے ہیں تو مت سمجھ کہ یہ ان کے حق میں اچھی ہے بلکہ بری ہے ان کے لیے عنقریب وہ ان کے گلے کا طوق ہوگا قیامت کے دن بعضوں نے سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیمۃ کا ترجمہ یوں کیا ہے وہ عنقریب اس بخیلی کی سزا اٹھائیں گے قیامت کے دن ۱۲ ف۲ اور جتنے جھوٹے مالک ہیں وہ سب مر جائیں گے اور ساری ملک چھوڑ جاویں گے تو جب چھوڑنا ہے تو پھر بخیلی کیا ضرور ہے مال کا مالک حقیقت میں اللہ ہے یہ اس کا فضل و کرم ہے کہ چند روز کے لیے تم کو مستعار دیا ہے اور تمہارے ہاتھ سے اپنا مال خرچ کرا کر تم ہی کو اجر و ثواب دیتا ہے ۱۲ ف۳ کیا ہوا کہ لوگوں کو گمراہ کرنا اور نہ کیا ہوا یہ کہ حق کرنا یا حق کہنا یعنے ناحق کہتے ہیں اور گناہ کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ لوگ بڑا اچھا کہیں ۱۲ ف۴ یہ آیت اس وقت اتری ... جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہود سے کوئی بات پوچھی انہوں نے غلط بتا دی اور خوش خوش پھولے ہوئے چلے اس پر کہ ہم نے صحیح بات چھپائی اور غلط بتلانے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تعریف کے متوقع ہوئے ۱۲ ف۵ یعنے جب وہ مر جاویں تو ترکہ میں اپنا دیا ہوا مال پھر تم کو ملجاوے یا جب تک وہ مہر نہ پھیر دیں ان کو دوسرا نکاح نہ کرنے دو یا خاوندوں کو حکم ہے کہ ان کو تکلیف مت دو اس نیت سے کہ وہ مہر معاف کر دیں یا پھیر دیں ف۶ یعنی زنا یا خاوند کی نافرمانی یا شرارت تو ان کو گھروں میں قید کر رکھنا درست ہے ۱۲ ف۷ تم ان کو پسند نہ کرو کسی خاص وجہ سے وہ بدکاری نہ کریں نہ شرارت تو ایسا ہو سکتا ہے الخ ۱۲ ف۸ یعنی بعضی عورت خوبصورت نہیں ہے یا خاوند کی خواہش کے موافق نہیں ہے اور وہ بھاتی نہیں لیکن اگر صبر ہی سے کام لے اور اس کے ساتھ احسان کرے تو ثواب سے خالی نہیں دوسرے یہ کہ اللہ تعالی خوب جانتا ہے کہ انجام کیا ہونے والا ہے بعضی عورت شکل و صورت میں خوب نہیں ہوتی لیکن خانہ داری کے کاموں میں ایسی ہوشیار ہوتی ہے کہ خاوند کو بہت آرام ملتا ہے اور کبھی اس کے پیٹ سے اولاد ایسی پیدا ہوتی ہے کہ سارا گھر روشن ہو جاتا ہے ۱۲ ف۹ حدیث میں ہے کہ جس کو اچھا معلوم ہو کہ اس کی روزی میں کشائش ہو اور اس کی عمر میں برکت ہو تو وہ اپنے ناطے والوں سے اچھا سلوک کرے نزدیک ہمسایہ وہ جس کا مکان اپنے مکان سے ملا ہو یا جو ہمسایہ بھی ہو ۱۲ (باقی در صفحہ سیمہ)

			إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا ۝ يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَىٰ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا ۝ هَا أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ جَادَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَمَنْ يُجَادِلُ اللَّهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْ مَنْ يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا ۝	سے مت جھگڑ ع کیونکہ اللہ تعالیٰ دغاباز بدکار کو پسند نہیں کرتا لوگوں سے (اپنی چوری) چھپاتے ہیں اور اللہ تعالےٰ سے نہیں چھپاتے ف۱ اور جب وہ رات کو ایسی تجویز ف۲ کرتے ہیں جس سے اللہ تعالےٰ راضی نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ رہتا ہے ف۳ اور وہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ تعالےٰ کے علم میں ہے ف۴ سنو جی تم لوگوں نے دنیا کی چند روزہ زندگی میں تو ان کی طرف ف۵ ہو کر جھگڑا کر لیا اب (یہ تو کہو) قیامت کے دن ان کی طرف سے اللہ تعالیٰ سے کون جھگڑا کرے گا یا کون ان کا وکیل بنے گا ف۶
۵	النساء	۱۷	لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا	اکثر ان کے صلاح و مشوری میں بھلائی نہیں ہے ف۷ مگر وہ صلاح جو خیرات دینے یا اچھے کام کرنے یا لوگوں میں ملاپ کرنے کے لیے کی جائے وہ بے شک اچھی ہے ف۸ اور جو کوئی خدا کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے ایسا کرے (نہ ناموری کے واسطے) تو ہم اس کو بڑا ثواب دیں گے
۶	؍؍	۲۱	لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظُلِمَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا ۝	اللہ تعالیٰ بری بات پکار کر کہنا پسند نہیں کرتا مگر جس پر ظلم ہو ف۹ اور اللہ (مظلوم کی دعا) سنتا ہے اور (ظالم نے جو کیا وہ) جانتا ہے ف۱۰
۷	الانعام	۶	وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۖ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝	اور جو لوگ اپنے مالک کو صبح اور شام پکارتے ہیں ف۱۱ اسی کا منہ چاہتے ہیں ف۱۲ ان کو اپنے پاس سے مت نکال (جیسے کافر کہتے ہیں) تجھ کو ان کا حساب دینا نہیں نہ تیرا حساب ان کو دینا ہے ف۱۳ اگر تو ان کو نکالے گا تو بے انصافوں میں شریک ہوگا ف۱۴
۸	؍؍	۱۹	وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ	اور ماں باپ سے بھلائی کرو
؍؍	؍؍	؍؍	وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ	اور بے شرمی کی باتیں (جیسے زنا لواطت وغیرہ) کھلی ہوں یا چھپی ان کے پاس نہ پھٹکو
؍؍	؍؍	؍؍	وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۖ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ۚ	اور جب بات کہو تو انصاف کی کہو گو ناطے والے کا مقدمہ ہو ف۱۵ اور اللہ تعالیٰ کا قول پورا کرو ف۱۶

ف۱ یعنی شرم نہیں کرتے، اور گناہ سے باز نہیں رہتے ۱۲ ف۲ جھوٹی قسم کھاتے اور ایک بے قصور پر چوری لگانے کی ۱۲ ف۳ انکی ہر ایک بات دیکھتا سنتا ہے ۱۲ ف۴ تو اس سے بچ کر کہاں جاویں گے ۱۲ ف۵ یعنی چور اور اس کی قوم کی طرف ۱۲ ف۶ جو ان کو دوزخ کے عذاب سے بچانے کے لیے بحث اور تقریر کرے ۱۲ ف۷ جب کوئی صلاح کرتے ہیں بری ہی بات کے لیے ۱۲ ف۸ سبحان اللہ پروردگار نے اس آیت میں مسلمانوں کو ایسا قانون بتلا دیا کہ اگر اس پر چلیں تو دونوں جہان میں اچھے رہیں دنیا کی دولت اور آخرت کی عزت ہاتھ آوے یعنی مسلمانوں کو چاہیے کہ صلاح مشورہ کے لیے اگر مجلسیں قائم کریں تو ان میں تین قسم کے کام کیے جاویں ایک خیرات اور صدقات جمع کرنے کے لیے تاکہ اس میں سے یتیموں اور محتاجوں اور معذوروں اور بیماروں کی پرورش اور خبرگیری ہو طالب علم کی مدد کیجاوے یعنی محتاج خانے بیت الیتامی بیت المعذورین شفاخانے اور مدارس بنائے جاویں دوسرے اچھے کام اور اچھے پیشے اور اچھے کار آمد ہنروں کو جاری کرنے کے لیے جیسے زراعت تجارت صنعت کی تکمیل اور تعلیم کے واسطے تیسرے مسلمانوں میں اتفاق اور اتحاد قائم کرانے کے لیے کہ مسلمان جو آپس میں تکرارات کرتے ہیں انکا تصفیہ شرع کے موافق کر دیا جائے اور سب مسلمان بھائی بھائی کی طرح ایک دوسرے کی مدد اور اعانت پر مستعد رہیں معروف سے ہر ایک اچھی بات مراد ہے ۱۲ ف۹ وہ ظالم کی برائی پکار کر بیان کر سکتا ہے ۱۲ ف۱۰ مظلوم کو جائز ہے کہ علانیہ ظالم کیلیے بددعا کرے یا اسکا ظلم لوگوں سے بیان کرے ابن عباسؓ نے کہا اللہ اسکو پسند نہیں کرتا کہ کوئی کسی کے لیے بددعا کرے مگر مظلوم کو اجازت ہے وہ ظالم کیلیے بددعا کر سکتا ہے اگر صبر کرے تو وہ اس کے لیے بہتر ہے مقاتل نے کہا ابوبکر صدیقؓ کے باب میں اتری ایک شخص نے انکو برا کہا آنحضرت صلعم کے سامنے وہ کئی بار خاموش ہو رہے آخر انہوں نے جواب دیا تو آنحضرت اٹھ کھڑے ہوئے ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ جب اس نے مجھ کو گالی دی تو آپ نے کچھ نہیں فرمایا اب میں نے جواب دیا تو آپ اٹھ کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا جب تو خاموش تھا تو ایک فرشتہ تیری طرف سے جواب دے رہا تھا جب تو نے خود جواب دیا تو فرشتہ چلا گیا اور شیطان آموجود ہوا اسلیے میں کھڑا ہو گیا ۱۲ ف۱۱ یعنی ان کا طرف دارست ہیں ۱۲ (باقی صفحہ)

نمبر	سورۃ	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
۹	الاعراف	۲۴	خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ۝	۱۶ (اے پیغمبر) درگذر اپنا طریق کر لے ف۱ اور اچھی بات کا حکم کر اور جاہلوں سے الگ ہو جا ف۲
۱۱	التوبۃ	۱۵	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ۝	۱۷ (مسلمانو) اللہ (سبحانہ و تعالیٰ) سے ڈرو ف۱ اور سچوں کے ساتھ رہو ف۳
۵	النساء	۲۰	كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ	۱۸ انصاف پر قائم رہو خدا سے ڈر کر گواہی دو (یعنی سچی بات کہو) اگرچہ خود تمہاری یا ماں باپ یا عزیزوں کے خلاف ہو ف۴
۱۲	ہود	۱۰	وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ	۱۹ اور (اے پیغمبر) صبر کر کیونکہ اللہ نیکی کرنے والوں کا (بدلہ) برباد نہیں کرے گا ف۵
۱۴	النحل	۱۶	وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِ ۖ وَلَئِن صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِينَ ۝	۲۰ اور اگر بدلہ لو تو اتنا ہی جتنا تم کو نقصان پہونچا ہے ف۶ اور جو تم (لوگوں کی ایذا پر) صبر کرو تو یہ صبر کرنے والوں کے لیے (بدلہ لینے سے) بہتر ہے۔
۱۵	بنی اسرائیل	۳	وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ۝	۲۱ اور ماں باپ سے اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے (یعنی تیری زندگی میں) ان میں سے ایک (ماں یا باپ) یا دونوں بڑھاپے تک پہونچ جائیں تو ان سے ہوں تک نہ کرنا اور نہ جھڑکنا اور نرمی سے ان سے بات کرنا (ادب سے) ف۷ اور مہربانی سے اپنی عاجزی کا بازو ان کے لیے جھکا دو اور دعا کرنا کہ مالک میرے ان پر رحم کر جیسے ان دونو نے (مجھ پر رحم کر کے) چھٹپنے میں مجھ کو پالا ف۸
۱۵	〃	〃	وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ۝ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ ۖ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا ۝ وَإِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِّن رَّبِّكَ تَرْجُوهَا فَقُل لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُورًا ۝ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا	۲۲ اور (اے پیغمبر) ناطے والے کا حق ادا کر ف۹ اور مسکین کا اور مسافر کا ف۱۰ اور بیجا مت اڑا ف۱۱ (مال) بیجا اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں (شیطان کے دوست اور اس کے تابع ہیں ف۱۳) اور شیطان اپنے مالک کا ناشکرا ہے ف۱۴ اور اگر تو ان غریبوں ناطے والوں اور مسکین اور مسافروں کی ہاں سے مالک کے فضل کے انتظار میں جس کی تجھے امید ہو جی پھیر لے تو خیر بات تو ان سے نرمی سے کر ف۱۵ اور اپنا ہاتھ اتنا سکیڑ بھی نہیں کہ گردن میں باندھ دے (ایک پیسہ خرچ نہ کرے) اور نہ اتنا پھیلا دے بالکل پھیلانا کہ جو کچھ تیرے پاس ہے سب اڑا دی

ف۱ یعنی حق المقدور لوگوں کا قصور سے چشم پوشی کیا کر اور زیادہ کاوش اور کھود کرید معاملہ کی مت کر بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جو لوگ خوشی سے خیرات میں دیں وہ لے لے تو یہ حکم اسوقت کا ہوگا جب زکوٰۃ فرض نہیں ہوئی تھی حدیث میں ہے جب یہ آیت اتری تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل سے پوچھا اس کا کیا مطلب ہے انہوں نے کہا یہ ہے کہ جو کوئی تجھ پر ظلم کرے تو اسکو معاف کر دی اور جو کوئی تجھے نہ دے تو اس کو دے اور جو تجھ سے (دوستی یا ناطا) کاٹے تو اس سے جوڑ ۱۲ ف۲ یعنی اگر سچی بات نہ مانیں اور بیفائدہ تکرار ذالیں تو ان سے جھگڑا مت کر خاموش ہو جا بقول شخصے جواب جاہلان باشد خموشی۔ بعضوں نے کہا یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے کہتے ہیں جب آنحضرت نے احد کے دن حمزہ اپنے چچا کی نعش کو دیکھا تو فرمایا کہ میں ان مشرکوں کے ستر نعشوں کو مثلہ کرونگا یعنی انکے ناک کان کٹوا دونگا اسوقت حضرت جبرئیل یہ آیت لیکر آئے ۱۲ ف۳ یعنی حضرت محمد اور آپ کے صحابہ کے ساتھ بعضوں نے کہا ابوبکر صدیق اور عمر کے ساتھ ابن عباس نے کہا علی بن ابی طالب کے ساتھ ہو ف۴ خود اپنے خلاف گواہی یہ ہے کہ دوسرے کے حق کا اقرار کرے انکار نہ کرے نہ چھپا دے ۱۲ ف۵ ان کی نیکی کا اجر ضرور دیگا ۱۲ ف۶ مدارک میں ہے کہ یہ آیت اسوقت اتری جب آنحضرت نے جنگ احد میں اپنے چچا حمزہ کو دیکھا مشرکوں نے انکے ناک کان کاٹ ڈالے تھے آپ نے فرمایا خیر اگر میں مشرکوں پر غالب ہوا تو انکے ستر آدمیوں کی ناک کان کاٹوں گا حالانکہ یہ سورت مکی ہے مگر یہ آیتیں مدینہ میں اتریں گو یہ آیت ایک خاص معاملہ میں اتری مگر اسکا حکم عام ہے اور ہر حق اور مطالبہ میں صاحب حق کو ضرور ہے کہ اپنے حق سے زیادہ نہ لیوے ورنہ ظلم ہوگا ۱۲ ف۷ ماں باپ خواہ بوڑھے ہوں یا جوان ہوں ہر حال میں ان کا ادب کرنا اور نرمی سے بات کرنا فرض ہے اور گھرکنا بڑا گناہ ہے پر اس آیت میں جو بڑھاپے کی قید لگائی اس سے یہ مقصد ہے کہ بوڑھے ماں باپ کی اولاد کو چنداں پرواہ نہیں ہوتی اس لیے یاد دلایا گو بوڑھے ہیں اور از کار رفتہ بھی ہو جا دیں تو انکو بوجھ سمجھ کر ان سے بے پرواہی نہ کرو ۱۲ ف۸ اور بال پوس کر اتنا بڑا کیا سعید بن جبیر نے کہا اپنے ماں باپ سے ایسی عاجزی کر جیسے ایک غلام اپنے بدمزاج مالک سے کرتا ہے ۱۲ ف۹ اس کے بعد کا خلاف نہ کرو ۱۲ منہ اللہ کی عبادت اور اطاعت پر چارہ او تکلیف کی برداشت کرتا رہ ۱۲ (باقی در صفحہ)

نمبر	سورۃ	آیت	آیات قرآنی	ترجمہ
			مَحْسُورًا ۝	پیر تو جگ سے برا دیا، خالی ہاتھ ہو کر بیٹھ رہے
۱	البقرۃ	۴	وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۭ بِهٖ ۠ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ۝ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝	اور جو میں نے (اب) اتارا (یعنے قرآن) اس پر ایمان لاؤ وہ سچ بتاتا ہے اس کتاب کو جو تمہارے پاس ہے (یعنے توریت کی تصدیق کرتا ہے) اور تم اس کے پہلے منکر مت بنو اور میری آیتوں پر تھوڑا مول مت لو اور میرا ہی ڈر رکھو ف اور سچ کو جھوٹ کے ساتھ گڈ مڈ نہ کرو اور جان بوجھ کر حق بات کو مت چھپاؤ
״	״	۱۳	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ	ایمان والو تم راعنا نہ کہو انظرنا کہا کرو اور بات مانو ف۲ اور کافروں کو دکھ کی مار ہوگی
״	״	۱۸	فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۝	تم میری یاد کرتے رہو میں تم کو یاد رکھوں گا ف۳ اور میرا شکر کرتے رہو ناشکری نہ کرو ف۴
״	״	۱۹	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝	مسلمانو (مصیبت کے وقت) صبر اور نماز سے مدد لو بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ف۵ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کو مردہ مت کہو بلکہ زندہ ہیں۔ لیکن تم کو خبر نہیں ف۶
״	״	۲۱	يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ڮ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝	۲۸ لوگو زمین میں جو چیزیں حلال پاکیزہ ہیں ان کو کھاؤ۔ اور شیطان کی راہوں پر مت چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ف
״	״	״	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝	۲۹ مسلمانو جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو دی ہیں کھاؤ اور اگر تم خاص اللہ تعالیٰ کی بندگی کا دم بھرتے ہو تو اسی کا شکر بجا لاؤ ف
״	״	۲۳	وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝	۳۰ اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھا جاؤ نہ مال کا مقدمہ حاکموں تک اس لیے لے جاؤ کہ لوگوں کے مال میں سے ایک حصہ تم جان بوجھ کر ناحق ہضم کر لو ف۹
״	״	۲۵	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ	۳۱ مسلمانو، پوری مسلمانی میں آجاؤ (یا سب مسلمان مل کر ایک

ف۱ پہلا منکر مت بنو یعنی جب تم قرآن کا انکار کرو گے تو تمہارے اولاد بھی تمہاری پیروی کرے گی تو ان کے کفر کا بھی وبال تم ہی پر پڑیگا کیونکہ اول کافر تم ہی ہوئے اور جو کوئی بری بات کی بنا ڈالے قیامت تک اس پر بوجھ پڑتا رہیگا۔ ف۲ جب آنحضرت صلعم نصیحت فرماتے اور مسلمان کوئی بات نہ سمجھتے تو عرض کرتے راعنا یعنے دوبارہ فرمائیے یہودیوں نے جو یہ لفظ کہتے مسلمانوں کو سنا وہ بھی راعنا کہنے لگے ان کی زبان میں راعنا گالی ہے یعنے احمق اگر دراز کرو تو راعینا ہو جاتا ہے یعنی ہمارا چرواہا اگر دراز کر دیا یہود مردود اس لفظ پر خوش ہوتے تھے اور برا ہی مراد رکھتے تھے اور ظاہر میں یہ کہ ہم مسلمان بھی یہ لفظ کہتے ہیں تب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو منع کر دیا کہ تم راعنا کا لفظ ہی کہنا چھوڑ دو اس کے بدل انظرنا کہا کرو یعنے ذرا ٹھہرئیے اور ہم کو سمجھ لینے دیجیے واسمعوا کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ کا یہ حکم مانو یعنے راعنا کو چھوڑنا اور انظرنا کہنا۔ ف۳ یعنی تم شب و روز میری عبادت میں مصروف رہو میں تم کو ثواب اور مغفرت دینا رہونگا حدیث میں ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں جب تک وہ میری یاد کرتا ہے اور اس کے لب ہلتے رہیں۔ ف۴ شکر کے معنی یہ ہیں کہ اللہ کی نعمتوں کو اسکی اطاعت میں صرف کرنا مثلاً روپیہ دیوے تو ... نیک کاموں میں صرف کرنا زور دیوے تو غریبوں کی مدد کرنا۔ ف۵ اس آیت کی تفسیر پہلے گذر چکی ہے سید علامہ نے کہا قرآن شریف میں جہاں یہ مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نیکوں یا پرہیزگاروں یا صابروں کے ساتھ ہے تو یہی مراد ہے کہ اعانت اور مدد سے ان کے ساتھ ہے اور جہاں یہ مذکور ہے کہ وہ سب کے ساتھ ہے تو مراد یہ ہے کہ علم اور قدرت سے ساتھ ہے اور اتفاق کیا ہے اس پر اگلوں اور پچھلے مفسروں اور تمام صحابہ اور تابعین نے کہ اللہ تعالیٰ کی معیت علمی ہے کیونکہ اس کی ذات مقدس بالائے عرش ہے اور اسکا علم ہر ذرہ کو شامل ہے اسی طرح اس کی سمع اور بصر اور قدرت وغیرہ۔ ف۶ بعضوں نے کہا جنگ بدر میں چودہ آدمی مہاجرین میں سے اور آٹھ انصار میں سے شہید ہوئے، تو لوگ کہنے لگے افسوس وہ مارے گئے اور دنیا کے مزے اٹھانے سے تب یہ آیت اتری۔ ف ثقیف اور خزاعہ اور عامر بن صعصعہ اور بنی مدلج نے کئی کھیتوں اور جانوروں کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا اس پر یہ آیت اتری۔ (مواہب الرحمن و منتخب)

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			كَآفَّةً ۪ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝	ہو جاؤ ف اور شیطان کے راہوں پر مت چلو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ف اگر کھلی نشانیاں آنے کے بعد بھی تم پھسل جاؤ (اور شیطان کے پھندے میں پھنس جاؤ) تو یہ سمجھ رکھو بے شک اللہ تعالیٰ زبردست ہے حکمت والا
۳	آل عمران	۳	لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝	مسلمان مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو کوئی ایسا کرے (یعنی کافروں سے دوستی جوڑے) تو اس کو اللہ تعالیٰ سے کچھ تعلق نہیں رہا ف مگر ہاں جب ایسے امر کا ڈر ہو جس سے بچنا ضرور ہے ف اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنی ذات مقدس سے تم کو ڈراتا ہے ف اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس جانا ہے ف
۴	″	۱۱	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاۗءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰي شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْھَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَھُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝	(مسلمانو) اللہ تعالیٰ سے جیسا ڈرنا چاہیے ویسا ڈرو اور مرتے دم تک اسلام پر قائم رہو ف اور سب ملکر اللہ تعالیٰ کی رسی کو (یعنی اس کے دین یا عہد یا جماعت یا قرآن کو) تھامے رہو اور پھوٹ نہ کرو جیسے کتاب والے الگ الگ فرقے ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کا وہ احسان یاد کرو (اے اوس اور خزرج کے لوگو) جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے (رات دن تم دونوں میں لڑائی رہتی تھی) پھر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل ملا دئیے تب تم اس کے فضل سے بھائی بھائی بن گئے ف اور تم آگ کے گڑھے (دوزخ) کے کنارے آ لگے تھے (اب اس میں گرنے والے تھے) اللہ نے تم کو اس سے بچا لیا اللہ اسی طرح تم سے اپنی آیتیں بیان کرتا ہے اس لیے کہ تم سیدھی راہ پر قائم رہو ف اور تم میں کچھ لوگ ایسے بھی ہونے چاہئیں جو بھلائی کی طرف (لوگوں) کو بلائیں اور اچھی بات کا حکم کریں اور برے کاموں سے منع کریں اور یہی لوگ (آخرت میں) بامراد ہوں گے ف اور اُن لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے پھوٹ کر لی اور صاف صاف حکم آنے کے بعد اختلاف کرنے لگے ف اور یہی لوگ ہیں جنکو (آخرت میں) بڑا عذاب ہوگا ف
۴	″	۱۲	كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ	لوگوں کے (فائدے اور اصلاح کے) لیے جتنی امتیں پیدا

ف پوری مسلمانی میں آجاؤ یعنی شریعت کی سب باتوں پر عمل کرو اور ہاتھ آدھا تیرا نہ کرو ف یعنی جس راہ کی طرف شیطان بلاتا ہے ادھر مت جاؤ اور اللہ کی راہ مضبوط تھام لو ف کیونکہ کافر اللہ کے دشمن ہیں ان سے دوستی کرنا اللہ سے دشمنی کرنا ہے ف مثلاً جان جاتی ہو تو ضرورت کے وقت کافروں سے ظاہرداری کرے پر دل میں ہمیشہ ان سے دشمنی رکھے اکثر علما کے نزدیک ضرورت کے وقت کافروں سے ایسی ظاہری دوستی کرنا درست ہے اور ایک جماعت علما نے اسکا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ اب اس کی ضرورت نہیں اس لیے کہ مسلمانوں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے اور اسلام کو عزت دیدی ہے ابن عباسؓ نے کہا تقیہ یہ ہے زبان سے ایسی بات کہنا جو اگر نہ کہے تو آفت میں پڑتا ہے لیکن دل سے اسکو برا سمجھے یہ ضرورت کے وقت جائز ہے مگر کسی کا ناحق خون کرنا درست نہیں ابوالعالیہ نے کہا تقیہ صرف زبان سے ہوتا ہے نہ عمل سے ف وہ بڑے جلال اور غضب والا ہے جیسے رحم والا ہے ف سب کو اسی سے سابقہ پڑتا ہے تو اس سے ڈرو اور اس کے حکم کے خلاف مت کرو ف جیسا حق ہے ڈرنے کا یعنی جن کاموں کا اس نے حکم دیا ہے انکو بجا لاؤ جن کاموں سے منع کیا ہے ان سے باز رہو جب یہ آیت اتری تو صحابہ بہت گھبرائے اور عرض کیا کہ یہ کب ہو سکتا ہے اس وقت یہ آیت اتری فاتقوا اللہ ما استطعتم یعنی جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرو اور یہ آیت منسوخ ہو گئی۔ حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی پھر فرمایا کہ اگر زقوم کا ایک قطرہ دنیا میں ٹپکے تو سب لوگوں کا کھانا بگڑ جائے ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جنکو زقوم ہی کھانا پڑیگا یعنے دوزخ والوں کا ف یعنی اسلام کی تم کو توفیق دی آپس میں دینی بھائی ہو گئے ف اور اپنے دشمنوں کے بہکانے سے بہکو ف شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا یعنے مسلمانوں میں فرض ہے کہ ایک جماعت قائم رہے جہاد کرنیکو اور دینداری کے تقید کرنے کو تاکہ شریعت کے خلاف کوئی نہ کر سکے اور جو اس کام پر قائم ہوں تو وہی کامیاب ہیں اور یہ کہ کوئی کسی سے تعرض نہ کرے تو یہ دین خود مطلبی ہے دین خدا یہ مسلمانی کی راہ نہیں ہمارے زمانہ میں یہ عجیب بلا پھیلی ہے کہ مسلمانوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے بالکل چشم پوشی کر لی ہے علما نے طرح طرح کی بدعتیں اور فسق کی باتیں جاری ہیں اور کوئی بندہ خدا کا ایک کلمہ اپنی زبان سے نہیں نکالتا (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ	ہوئیں ان سب میں تم بہتر ہو ف تم اچھا کام کرنے کا حکم دیتے ہو اور برے کام سے منع کرتے ہو ف اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہو۔
۴	آلِ عمران	۱۱	یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا یَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚۖ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ هٰۤاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا یُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَیْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَیْظِ ؕ قُلْ مُوْتُوْا بِغَیْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۖ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَیِّئَةٌ یَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا یَضُرُّكُمْ كَیْدُهُمْ شَیْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ ۝	۳۵ (مسلمانو) جو مسلمان نہ ہوں ان کو اپنا ہمراز نہ بناؤ وہ تمہاری خرابی میں کچھ کمی نہیں کرنے کے ف تمہاری تکلیف سے ان کو خوشی ہوتی ہے ان کی باتوں سے دشمنی کھل گئی ہے اور جو دشمنی ان کے دلوں میں چھپی ہے وہ اس سے بھی زیادہ ہے اگر تم سمجھ سکو تو ہم نے تم سے پتے کی باتیں کہہ دیں ف سنتے ہو تم ان کے دوست ہو وہ تمہارے دوست نہیں حالانکہ تم سب کتابوں کو مانتے ہو ف اور جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں ہم بھی مومن ہیں اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو غصے کے مارے تم پر اپنی انگلیاں دانتوں سے چباتے ہیں (اے پیغمبر) کہہ دے اپنے غصے میں جل مرو ف بیشک اللہ تعالیٰ دلوں کی بات جانتا ہے اگر تمہارا فائدہ ہو تو ان کو برا لگے اور جو نقصان ہو تو خوش ہوں اور اگر تم صبر اختیار کرو اور ان (کی دوستی) سے بچے رہو ف تو ان کے فریب سے تمہارا کچھ بھی نہیں بگڑنے کا (راس ہے) وہ جو کچھ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کو سب معلوم ہے ف
،،	،،	۱۴	وَسَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ۙ	۳۶ اور اپنے پروردگار کی بخشش اور بہشت کی طرف لپکو جس کا چوڑاؤ آسمانوں اور زمین کے برابر ہے (تو لمباؤ کا کیا کہنا) ان پرہیزگاروں کے لیے تیار ہوئی ہے ف
،،	النّساء	۱	یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ۝	لوگو اپنے مالک سے ڈرتے رہو جس نے تم کو ایک جان (آدم) سے پیدا کیا اور اسی جان میں سے (پہلے) اس کی بی بی (حوا) کو پیدا کیا (آدم کی ایک پسلی سے حوا کو نکالا) اور ان دونوں (یعنی آدم اور حوا سے) بہت سے مرد اور عورت پھیلا دیے اور اللہ سے ڈرتے رہو جس کا آپس میں واسطہ دیا کرتے ہو (مثلاً کہتے ہو خدا کے واسطے ہمارا یہ کام نکال دو) اور ناطہ توڑنے سے بیشک اللہ تم کو تک رہا ہے ف

ف یعنی امت محمدی تمام امتوں سے افضل اور اعلیٰ ہے۔ ف معلوم ہوا کہ اور امتوں سے بہتر ہونے کی یہی وجہ ہے کہ مسلمان امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہتے ہیں اگر اس امر کو چھوڑ دیں تو ان کی فضیلت جاتی رہے گی اور پھر وہ دوسری امتوں کی طرح ہو جاویں گے۔ ف یعنی جہاں تک ان سے ہو سکے گا تم کو خراب کرنے میں کوئی بات اٹھا نہ رکھیں گے۔ ف ہوا یہ تھا کہ بعضے مسلمانوں میں اور یہودیوں میں عزیزداری تھی وہ کبھی راز کی باتیں بھی ان سے کہہ دیتے تب یہ آیت اتری بعضوں نے کہا منافقوں سے کہہ دیتے انکو مسلمان سمجھ کر انکی باتوں سے دشمنی کھل گئی یعنی جلدی میں انکے منہ سے جو باتیں نکل پڑیں ان سے معلوم ہو گیا کہ مسلمانوں کے دوست نہیں ہیں عقلمند آدمی دشمن کو اسکی بات اور طرز کلام اور چہرے کے رنگ سے پہچان لیتا ہے۔ ف تو ان کی کتاب کو بھی مانتے ہو وہ تمہاری کتاب نہیں مانتے تو چاہیے یہ تھا کہ تم ان کے دشمن ہوتے اور وہ تمہارے دوست ہوتے لیکن معاملہ الٹا ہے۔ ف روز بروز اسلام کی ترقی ہو جائے گی۔ ف یا اللہ سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کرو۔ ف اور اس کا علم اور قدرت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے ایک ذرہ بھی اس سے چھپا نہیں شاہ عبد القادر صاحب نے فرمایا یہود میں اکثر منافق بھی تھے تو ان کے ذکر کے ساتھ انکا بھی ذکر کیا۔ اب آگے جنگ احد کا حال بیان ہوتا ہے اس میں بھی بعضے مسلمانوں نے کافروں کا کہنا سن لیا تھا اور گھبرا کر نبی کو چھوڑ کر لوٹ کی فکر میں چل دیے تھے منافقوں نے نفاق کی باتیں ظاہر کی تھیں۔ ف بخشش کی طرف لپکو یعنی ان کاموں کی طرف جو بخشش کے سبب ہیں اس میں سب نیک کام اور عبادتیں آ گئیں۔ ف تمہارے ہر ایک کام کو دیکھ رہا ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ڈرتے رہو اللہ سے اور ناطے سے جن کا واسطہ دیتے ہو آپس میں عرب کے لوگ ناطے کا واسطہ بھی دیکر اپنا کام نکالتے مثلاً کہتے انشدک باللہ والرحم اس آیت سے یہ نکلا کہ ناطے رشتے کا لحاظ رکھنا بہت ضروری ہے۔ ہمیشہ ناطے والوں سے نیک سلوک کرنا چاہیے صحیح حدیث میں ہے کہ ناطہ عرش سے لٹک رہا ہے اور کہہ رہا ہے جو کوئی مجھ کو جوڑے گا اللہ تعالیٰ بھی اس سے جوڑے گا اور جو کوئی مجھ کو توڑے گا اللہ تعالیٰ بھی اس سے توڑے گا۔

پارہ	سورہ	آیت	عربی	ترجمہ
۴	النساء	۱	وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا وَارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا ۝	۳۸ اور اپنے مال جن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارا سہارا بنایا ہے بیوقوفوں کے حوالے مت کرو اور ان کو اس میں سے کھلاؤ اور پہناؤ اور اچھی طرح (نرمی سے) ان سے بات کرو ف۱
۵	؍؍	۵	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ۝ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ۝	۳۹ (مسلمانو) آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق طور سے مت کھاؤ ف۲ مگر سوداگری کرکے آپس کی خوشی سے ف۳ اور اپنا خون نہ کرو ف۴ بے شک اللہ تعالیٰ تم پر مہربان ہے (وہ تمہاری ہلاکت نہیں چاہتا) اور جو کوئی ظلم (زور) سے ایسا کرے (یعنے خون کرے یا کسی کا مال ناحق اڑا لے) تو ہم ضرور اس کو (قیامت کے دن) دوزخ میں ڈالیں گے اور اللہ تعالیٰ پر (یہ دوزخ میں ڈالنا) آسان ہے
؍؍	؍؍	۱۱	وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبُوا ۖ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبْنَ ۚ وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝	۴۰ اور اللہ تعالیٰ نے جو تم میں سے کسی کو دوسرے سے زیادہ دیا ہے اس کی ہوس نہ کرو ف۵ مرد اپنی کمائی کا ثواب پائیں گے اور عورتیں اپنی کمائی کا ثواب پائیں گی ف۶ اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو ف۷ بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے ف۸
؍؍	؍؍	۱۲	فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ ... وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝	۴۱ ان میں سے کسی کو دوست مت بناؤ۔ اور ان میں سے کسی کو اپنا دوست اور مددگار نہ بناؤ
؍؍	؍؍	۱۷	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ أَتُرِيدُونَ أَنْ تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُبِينًا ۝	۴۲ مسلمانو! مسلمانوں کو چھوڑ کر تم کافروں کو دوست نہ بناؤ (کیونکہ یہ منافقوں کا طریقہ ہے) کیا تم یہ چاہتے ہو کہ خدا کا صریح الزام اپنے اوپر لو ف۹
۶	المائدۃ	۱	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ ۚ	۴۳ (مسلمانو) اللہ تعالیٰ کے حکموں کو پورا کرو
؍؍	؍؍	؍؍	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ وَلَا آمِّينَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنْ رَبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۚ وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا ۚ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ	۴۴ (مسلمانو) اللہ تعالیٰ کی نشانیوں (اور اس کے حکموں کی) بے عزتی نہ کرو ف۱۰ نہ حرمت والے مہینے کی ف۱۱ نہ نیاز کے جانور کی ف۱۲ نہ ان جانوروں کی جن کے گلے میں پٹے ہوں ف۱۳ نہ ان لوگوں کی جو عزت والے گھر (خانہ کعبہ) کو جا رہے ہوں اپنے مالک کا فضل اور اس کی رضامندی چاہتے ہوں ف۱۴ اور جب احرام کھول ڈالو تو شکار کرو ف۱۵ اور

ف۱ یہ نصیحت ہے بندوں کو کہ مال کی سی شے جس کا پیدا کرنا مشکل ہے خرچ کرنا بہت سہل ہے بیوقوف بچوں اور عورتوں کے ہاتھ میں مت پکڑا دو اور بعضے لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ اپنی بی بی یا بچوں کو خوش کرنے کے لیے ساری کمائی انکے ہاتھ میں دیدیتے ہیں وہ تو ہیں نادان سب اڑا دیتے ہیں یا میاں کو ایک پیسہ نہیں دیتے اب میاں انکے سامنے عاجزی کرتے ہیں یا ادھر لکھانے کی دھن میں لگتے ہیں اور تکلیفیں اٹھاتے ہیں اس وقت اپنے کیے پر پچھتاتے ہیں ۔ ف۲ جو شریعت میں درست نہیں ہے جیسے سود جوا زبردستی چوری ڈاکہ خیانت رشوت ۔ ف۳ یعنی تجارت کرکے ایک دوسرے کی رضامندی سے جو تم کو ملجاوے وہ کھاؤ کیونکہ یہ حلال طیب ہے اور اگرچہ مال حلال اور ذریعوں سے بھی ملتا ہے مثلاً ہبہ یا صدقہ یا وصیت یا میراث سے مگر تجارت کمائی کا بڑا ذریعہ تھا اس لیے اسکو بیان فرمایا اور تجارت میں سب حلال سودے آگئے ۔ ف۴ یعنے ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا خون نہ کرے لفظی ترجمہ یہ ہے کہ مت قتل کرو اپنی جانوں کو چونکہ سب مسلمان ملکر ایک جان ہیں لہٰذا دوسرے مسلمان کو مارنا گویا اپنی جان کو مارنا ہے ۔ ف۵ یوں مت کہو رنج کے ساتھ کاش یہ درجہ یا یہ مال ہم کو ملتا صرف آرزو تو بری نہیں مگر یہاں وہ آرزو مراد ہے جس میں دوسرے کے درجہ یا مال پر افسوس و رنج ہو اگر دوسرے کی نعمت کا زوال چاہے تو وہ حسد ہے اور سخت گناہ ہے ۔ ف۶ یعنی ہر ایک کو اعمال کا اسکو اجر ملیگا تو عمل کرو نہیں کوشش کرو خالی آرزو کرنے سے کیا فائدہ ۔ ف۷ یعنے آرزو کرنے میں کیا فائدہ یوں کیوں نہیں کہتے جیسا صحیح حدیث میں ہے اللھم انی اسالک من فضلک و رحمتک فانہ لا یملکھا الا انت اللہ کا فضل بے انتہا ہے ممکن ہے کہ وہ تم کو اس سے بھی زیادہ دیوے جس کی تم ہوس کرتے ہو ۔ ف۸ اور ہر ایک کی ضرورت اور احتیاج سے واقف ہے انجیل شریف میں ہے مانگو تو تم کو دیا جاویگا اور کھٹکھٹاؤ تو تمہارے لیے دروازہ کھولا جاوے گا ۔ ف۹ یعنے کھلی دلیل تمہارے غضب کرنے کی پیدا ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کی دوستی سے منع کیا اور تم کرو تو خدا کے مخالف ٹھیرے اکثر مسلمانوں کی سلطنتیں اور حکومتیں اسی وجہ سے غارت ہوئیں مسلمان کے بادشاہ اور ارکان دولت نے کافروں اور بدعتیوں سے دوستی کی اور مسلمانوں کو ڈبو دیا ۔ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ	جن لوگوں نے تم کو حدیبیہ کے سال مسجد حرام میں آنے سے روکا تھا ان کی دشمنی تم سے زیادتی نہ کرالے ف اور آپس میں ایک دوسرے کی نیکی اور پرہیزگاری میں مدد کرو اور گناہ اور ظلم میں مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ تعالیٰ کا عذاب سخت ہے
٦	المائدہ ٥	٥	۴۵ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ	۴۵ (مسلمانو) اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس تک (پہونچنے کا) وسیلہ ڈہونڈو اور (دین کے دشمنوں سے) اس کی راہ میں ف لڑو تاکہ تم مراد کو پہونچو ف
"	"	٨	۴۶ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَاۗءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ	۴۶ (مسلمانو) یہود اور نصاریٰ کو دوست مت بناؤ ف (وہ تمہارے خلاف میں ایک دوسرے کے دوست ہیں ف اور جو کوئی ان سے دوستی رکھے وہ ان ہی میں کا ایک ہے ف خدا تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو (کبھی) راہ پر نہیں لاتے کاف
"	"	٩	۴۷ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَاۗءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ	۴۷ (مسلمانو) جن لوگوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنایا اگلی کتاب والے اور کافر (مشرک یا منافق) ان کو دوست مت بناؤ۔ اور اگر تم میں ایمان ہے تو خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہو ف
٧	"	٣	۴۸ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۔ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ	۴۸ (مسلمانو) جو ستھری چیزیں اللہ تعالیٰ نے تم کو حلال کر دی ہیں ان کو (اپنے اوپر) حرام نہ کرو ف اور حد سے (بھی) مت بڑھو ف کیونکہ اللہ حد سے بڑھ جانیوالوں کو پسند نہیں کرتا ف اور جو اللہ نے تم کو حلال ستھری روزی دی اسکو کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو جس پر تمہارا ایمان ہے ف
"	"	١۴	۴۹ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔــلُوْا عَنْ اَشْيَاۗءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔــلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ۭ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۔ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ	۴۹ (مسلمانو) ایسی باتیں مت پوچھو جو اگر تم سے بیان کی جائیں تو تم کو بری لگیں ف اور اگر ایسے وقت میں پوچھو گے جب قرآن اتر رہا ہے ف تو خواہ مخواہ تم سے بیان کی جائیں گی ف (اب تو جو تم پوچھ چکے) اس سے اللہ نے درگذر کی ف اور اللہ تو بخشنے والا بردبار ہے ف ایسی باتیں کچھ لوگ تم سے پہلے (اپنے پیغمبروں سے) پوچھ چکے ہیں پھر (جب بتا دی گئیں) تو ان پر نہ چلے ف

ف یعنی ایسا نہ ہو کہ یہ دشمنی ظلم اور زیادتی کی باعث ہو مشرکوں نے ہجرت کے چھٹے سال مسلمانوں کو مکہ میں آنے سے روکا اور عمرہ نہ کرنے دیا آخر حدیبیہ ایک مقام تھا وہاں صلح ٹھہری اسکے دو برس کے بعد مکہ فتح ہوا اور بعض مشرک جو حج یا عمرے کی نیت سے آئے تھے انکو صحابہ نے اس دشمنی سے روکنا چاہا کہ انہوں نے ہمکو روکا تھا اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا اور یہ گذر چکا کہ یہ آیت منسوخ ہے ف یعنی اسکی رضامندی کے لیے ف یعنی بہشت پاؤ جسمیں ہمیشہ چین کرو وسیلہ سے مراد وہ عبادت ہے جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو اور وسیلہ بہشت میں ایک بلند درجہ بھی ہے حدیث میں ہے کہ اللہ سے میرے لیے وسیلہ مانگو یعنی دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ یہ درجہ مجھ کو عطا فرمائے اور اذان کے بعد دعا میں کہتے ہیں ات محمدا الوسیلۃ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما ایک حدیث میں ہے جو میرے لیے وسیلہ مانگے گا اسکو میری شفاعت ملے گی ف یعنی دل سے انکی دوستی نہ کرو ظاہری بچاؤ کیلیے دوسری آیت میں اجازت ہو چکی ہے یہ آیت اس وقت اتری کہ عبداللہ بن ابی بن سلول منافقوں کا سردار کہنے لگا مجھ سے اور بنی قریظہ کے یہود سے دوستی ہے اور میں ڈرتا ہوں کہ کہیں جگہ نہ جاؤں پھر کافر ہو گیا ف الکفر ملۃ واحدۃ کافر مسلمانوں کے مقابلہ میں سب ایک ہو جاتے ہیں اسلیے انکی دوستی کرنا نری نادانی ہے وہ وقت پر کام نہ آوینگے بلکہ نقصان پہونچاوینگے ف معاذ اللہ آخرت میں منہ کالا ہوگا مسلمانوں کو اس آیت سے سبق لینا چاہیے غضب تو یہ ہے کہ ہمارے زمانہ میں بعضے نام کے مسلمان مسلمانوں سے تو دشمنی کرتے ہیں اور ان کے خلاف میں کافروں کو دوست بنا تے ہیں ف یعنی اس دوستی سے انکو کچھ فائدہ نہیں ہونیکا روز بروز تباہ اور ذلیل اور خوار ہوتے جاوینگے ف کافروں سے دوستی نہ کرو ف بعض لوگ فقیری اور درویشی اسی کو سمجھتے تھے کہ اچھے کھانے اور پینے اور پہننے کی پاکیزہ اور ستھری چیزیں جو پیدا کی ہیں انکو اپنے اوپر حرام کر لیا کسی نے گوشت نہ کھانیکا عہد کر لیا کسی نے ٹھنڈا پانی چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ نے اس سے ممانعت فرمائی ایسے لوگ فقیری کے کوچہ سے بالکل ناواقف ہیں فقیری یہ ہے کہ اللہ نے جس حال میں رکھا اس میں خوش اور شکر گذار رہے اور جس طرح مردہ بندہ کرتا ہے ویسا ہو جاوے اپنے تئیں اللہ کے سپرد کر دے اگر وہ اچھا کھلاوے اور اچھا پلاوے تو سبحان اللہ شوق سے کھاوے اور پیوے اور اسکا شکر بجا لاوے اگر برا کھلاوے یا اور برا پلاوے تو بھی کھاوے اور پیوے اور صبر کرے اور نہ لیوے کسی کی شکوہ ہونہ زبان سے ناشکری کرے انہیں ملکہ جو دیا ہے اسکو

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۷	المائدۃ	۱۴	یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْۚ لَا یَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۠	مسلمانو تم اپنے تئیں سنبھالو اگر تم (خود) راہ پر رہو تو کسی کی گمراہی سے تمہارا نقصان نہ ہوگا تم سب کو اللہ کے پاس لوٹ جانا ہے وہ تم کو جو تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے (اس کا بدلہ دیکر) جتا دے گا
۵	النساء	۲۰	وَقَدْ نَزَّلَ عَلَیْكُمْ فِی الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ یُكْفَرُ بِهَا وَ یُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖۤ ﳲ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ	حالانکہ اللہ تعالیٰ کتاب (قرآن مجید) میں تم پر یہ اتار چکا ہے کہ جب تم سنو (دیکھیں) اللہ کی آیتوں سے کفر اور ٹھٹھا کیا جاتا ہے تو ایسے لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو یہاں تک کہ وہ دوسری کسی بات میں لگ جائیں ف (اگر تم ایسا کروگے تو) تم بھی انہی کی طرح (کافر) ف ہو جاؤ گے
۷	الانعام	۱۱	وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖؕ وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۝ وَمَا عَلَى الَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ۝ وَذَرِ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَهُمْ لَعِبًا وَّ لَهْوًا وَّ غَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَ ذَكِّرْ بِهٖۤ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ﳲ لَیْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیٌّ وَّ لَا شَفِیْعٌۚ وَ اِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا یُؤْخَذْ مِنْهَاؕ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْاۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِیْمٍ وَّ عَذَابٌ اَلِیْمٌۢ بِمَا كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ۠	اور (اے پیغمبر) جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں کو کریدتے ہیں ف تو ان کے پاس سے سرک جا یہاں تک کہ وہ (اس کو چھوڑ کر) دوسری بات میں لگ جائیں ف اور اگر کبھی شیطان (یہ نصیحت) تجھ کو بھلا دے ف تو یاد آئے پیچھے (ایسے) ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھ ف اور پرہیزگاروں پر ان لوگوں کا کچھ حساب نہیں دینا ہوگا ف لیکن نصیحت تو کرنا چاہیے شاید وہ بھی (آئندہ اس برے کام سے) بچیں اور (اے پیغمبر) جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا لیا ہے ف اور دنیا کی زندگی نے ان کو فریب دے رکھا ہے ف ان کو (ان کے حال پر) چھوڑ دے ف اور قرآن کے ذریعہ سے نصیحت کر تا رہ ایسا نہ ہو کوئی جان اپنی کرتوت کے بدل ہلاکت میں پڑ جائے اللہ تعالیٰ کے سوا نہ اس کا کوئی حمایتی اور سفارشی اور اگر وہ سب طرح کی چھوٹائیاں (فدیے) بھی دے تو بھی اس کی طرف سے قبول نہ ہوں یہی ہیں وہ لوگ جو اپنے کیے کے بدل آفت میں پھنس گئے ان کو پینے کے لیے گرم کھولتا پانی ہے اور تکلیف کا عذاب کیونکہ وہ (دنیا میں) کفر کرتے رہے
〃	〃	۱۳	اِتَّبِعْ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ۝	جو تیرے مالک نے تجھ کو حکم بھیجا اس پر چل اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے اور مشرکوں کا خیال چھوڑ دے ف
〃	〃	〃	وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اور (مسلمانو) یہ مشرک جنکو پکارتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا انکو برا مت کہو ف ایسا نہ ہو

ف جو کفر اور ٹھٹھا کرنے والوں کے پاس بیٹھے ... اللہ تعالیٰ نے ایک آیت مکہ میں اتاری تھی کہ جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں میں بک بک کرتے ہیں تو ان کو چھوڑ دے جب تک وہ دوسری بات میں لگیں اور اگر شیطان تجھ کو بھلا دے تو یاد آنے پر ان ظالم لوگوں کے پاس نہ بیٹھ ف کیونکہ قرآن اور حدیث بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ادنیٰ سنت یا مستحب یا عادت کی تحقیر ... کرنا یا اس پر ٹھٹھا مارنا کفر ہے اور جو شخص کفر سے راضی ہو کر کافروں کی صحبت میں ... ہو وہ بھی کافر ہے ف ان میں ... اور نکتہ چینی کرتے ہیں یا ان میں گڑ بڑ کرتے ہیں بک بک لگاتے ہیں ایک آیت کو دوسری آیت سے لڑا کر قرآن پر طعنہ مارتے ہیں اور ہنسی اور ٹھٹھا کرتے ہیں ف سید علامہ نے کہا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو ... صحبتوں میں بیٹھنے سے منع کیا ... اللہ کی آیتوں کی تحقیر اور توہین ہوتی ہو اور اس میں ... اس شخص کو جو بدعتیوں ... کی صحبت میں بیٹھا ہے جہاں قرآن و حدیث کو کھیل بنایا جا ... ہے اور اماموں اور مجتہدوں کے قول ... سند مانا جاتا ہے کم درجہ یہ ہے کہ آدمی ایسی صحبت میں نہ بیٹھے اور بدعتیوں کی صحبت نہ ... قابل ہے اور کسی درجہ بہتر ہے اس صحبت سے جس میں ... گناہ کیا جاتا ہو خصوصاً اس شخص کے لیے جس کا قدم مضبوط نہ ہو بدعتی اس کو جلد بہکا دیتے ہیں پھر اس کو راہ پر لانا دشوار ہو جاتا ہے ف اور تو بھولے سے ان کے ساتھ بیٹھ جاوے ف بعضوں نے کہا در حقیقت یہ نصیحت امت کے لیے ہے کیونکہ شیطان آنحضرت کو بھلا نہیں سکتا لیکن یہ صحیح نہیں ہے اس لیے کہ پیغمبر سے بھی بھول چوک ہو جاتی ہے ف اور ہماری آیتوں کو کریدتے ہیں ف یعنے ان کے گناہ کا کوئی مواخذہ پرہیزگاروں پر نہیں ہونے کا ف دھوکے میں ڈال رکھا ہے ف جانے دو نکال دو یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ف یعنے بتوں کو ف حالانکہ ان کے برے ہونے میں شک نہیں ... برا کہنا اچھا ہے ایسا نہ ہو تم ان کے بتوں کو برا کہو ف یعنے دین سے ٹھٹھا کرتے کھیل اور ہنسی کی باتوں کو دین میں شریک کر لیا ہے مثلاً ... وغیرہ چھوڑنا شراب پینا گانا بجانا ... کو دین جانا ف یعنی ان کی کچھ پروا نہ کر بعضوں نے کہا یہ آیت منسوخ ہے جہاد ... [illegible] ... منسوخ نہ ہو گی

پارہ	سورۃ	آیت		
			فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ إِلٰى رَبِّهِمْ مَرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝	وہ نادانی (اور گدھپن) سے اللہ کو برا کہنے لگیں ف۱ ایسے ہی ف۲ ہم نے ہر فرقے کے کاموں کو ان کے نزدیک بھلا کر دیا ہے پھر ان (سب) کو اپنے مالک کے پاس لوٹ کر جانا ہے وہ ان کو جو کرتے تھے جتا دے گا
۸	الانعام	۱۴	وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ	اور کھلا گناہ اور چھپا گناہ (دل کا گناہ) دونو چھوڑ دو ف۳
"	"	۱۷	كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ	(اے بندو) جب ف۴ یہ پھلیں تو ان کا پھل کھاؤ اور جس دن کٹیں ان کا حق ادا کرو ف۵ اور بیجا مت اڑاؤ (اسراف نہ کرو) کیونکہ اللہ بیجا اڑانے والوں کو پسند نہیں کرتا ف۶
"	"	"	كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ	(لوگو) ف۷ خدا نے جو تم کو رزق دیا اس میں سے کھاؤ اور شیطان کے قدموں ف۸ پر مت چلو کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے
"	"	۱۹	قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَبِعَهْدِ اللّٰهِ أَوْفُوا ذٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝	کہدے ف۹ آؤ میں تم کو وہ باتیں سناؤں جو تمہارے مالک نے تم پر حرام کی ہیں (تم کو لازم ہے) کہ تم کسی چیز کو خدا کا شریک مت ٹھیراؤ ف۱ ماں باپ سے بھلائی کرو اپنی اولاد کو محتاجی کے ڈر سے مار نہ ڈالو ف۲ ہم ہی تم کو روزی دیتے ہیں اور ان کو بھی دیں گے اور بے شرمی کی باتیں (جیسے زنا لواطت وغیرہ) کھلی ہوں یا چھپی ان کے پاس نہ پھٹکو اور جس جان کو مار ڈالنا اللہ تعالے نے حرام کیا ہے اس کو مت مارو مگر حق پر ف۹ یہ وہ باتیں ہیں جن کا اللہ تعالے نے تم کو حکم دیا ف۱۰ اس لیے کہ تم سمجھو ف۱۱ اور یتیم کے مال کے پاس بھی نہ جاؤ جب تک جوان نہ ہو مگر اس طرح سے کہ اس کی بہتری ہو ف۱۲ جب تک وہ پورا جوان نہ ہو ف۱۳ اور ناپ اور تول کو انصاف سے پورا کرو ہم ہر شخص پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے ف۱۴ اور جب بات کہو تو انصاف کی کہو گو ملنے والے کا مقدمہ ہو ف۱۵ اور اللہ کا قول پورا کرو ف۱۶ یہ وہ باتیں ہیں جن کا تم کو خدا نے حکم دیا اس لیے کہ تم کو نصیحت ہو ف۱۷ اور (خدا نے یہ بھی فرمایا ہے) یہ میری سیدھی راہ ہے اس پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو وہ تم کو خدا کی راہ سے ہٹا دیں گی ف۱۸ یہ وہ باتیں ہیں جن کا خدا نے تم کو حکم دیا اس لیے کہ تم (ان کا خلاف کرنے سے) بچے رہو
۸	الاعراف	۱	اِتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا	(لوگو) ف۱۹ جو تمہارے مالک کی طرف سے تم پر اترا (یعنی قرآن وحدیث) اس کی

ف۱ اس کا سبب ہوا اس آیت سے یہ نکلا کہ بعضے وقت میں ایک اچھے کام کا چھوڑ دینا بہتر ہے بلکہ واجب ہوتا ہے جبکہ اس سے ایسی خرابی پیدا ہو جو نہایت سخت ہو امام بخاری نے اپنی صحیح میں ایک باب اسکے لیے لکھا ہے ف۲ یعنی جیسے ان مشرکوں کی دانست میں ان کے عمل اچھے کر دیے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھے کام کر رہے ہیں ۱۲ ف۳ یعنی کافروں کے بہکانے پر نہ ظاہر پر عمل کرو نہ دل میں شبہ رکھو بعضوں نے کہا کھلا گناہ وہ جو ہاتھ پاؤں سے ہو اور چھپا جو دل سے ہو جیسے شرک کفر نفاق حسد کبر بغض وغیرہ بعضوں نے کہا کھلا گناہ علانیہ زنا کرنا اور چھپا گناہ پوشیدہ بدکاری کرنا ابن عباسؓ نے کہا کھلا گناہ محرم عورتوں سے نکاح کرنا چھپا گناہ زنا کرنا بعضوں نے کہا اس میں سب گناہ آ گئے اور یہی صحیح ہے ۱۲ ف۴ درخت اور بیلیں اور کھیت ۱۲ ف۵ یعنی کچھ تھوڑا اللہ کی راہ میں ان محتاجوں کو بھی دو جو کھیت کٹتے وقت یا درخت کے پھل توڑتے وقت حاضر ہوں بعضوں نے کہا یہ مستحب ہے بعضوں نے کہا واجب ہے زکوٰۃ کے علاوہ بعضوں نے کہا یہ صدقہ زکوٰۃ کی آیت سے منسوخ ہو گیا کیونکہ یہ سورت مکہ میں اتری اور زکوٰۃ کی آیت مدینہ میں اتری ابن عباسؓ نے کہا زکوٰۃ کی آیت نے اس صدقہ کو منسوخ کر دیا جس کا قرآن میں ذکر آیا ہے ایک حدیث میں ہے جو غلہ کی بالیں گر پڑیں وہ صدقہ دیدو ابن عمرؓ نے کہا زکوٰۃ کے سوا وہ ان فقیروں کو جو حاضر ہوتے کچھ دیا کرتے ۱۲ ف۶ مثلاً سب اخیرات کر دی اور بال بچے بھوکے مریں سفیان نے کہا جو گناہ میں خرچ کرے وہ مسرف ہے اگرچہ تھوڑا ہی خرچ کرے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ ایسی بخیلی مت کرو کہ اللہ کا حق بھی نہ دو بعضوں نے کہا بتوں کو اللہ کا شریک مت کرو یعنی ان کے نام پر کچھ نہ نکالو زہری نے کہا اللہ کے گناہ میں کچھ خرچ نہ کرو مجاہد نے کہا اگر اللہ کی راہ میں تو پہاڑ برابر سونا خرچ کرے تو بھی اسراف نہ ہوگا لیکن گناہ میں اگر ایک صاع غلہ صرف کرے تو وہ بھی اسراف ہے ۱۲ ف۷ کیونکہ شرک کرنا حرام ہے ف۸ اسی طرح اس آیت پر اخیر تک وہ حکم بیان کیے گئے ہیں جن کا خلاف کرنا اللہ تعالے نے حرام کیا ہے ف۹ جیسے جاہلیت کے زمانہ میں مشرک لوگ کرتے اور ہندوستان میں بھی بعضے کافر ایسا کرتے تھے بعضے صرف بیٹیوں کو مار ڈالتے تھے اور بعضے ان کو پال کر کیا حاصل نہیں کمانے کے واسطے ہیں کمانے کو نہیں ۱۲ ف۱۰ جیسے قصاص یا زنا میں ۱۲ ف۱۱ اور ان کا خلاف کرنا حرام کیا ۱۲ باقی (در ضمیمہ)

			مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝	پیروی کرو اور اسکے سوا دوسرے چہیتوں کی پیروی مت کرو تم بہت کم نصیحت لیتے ہو
۸	الاعراف	۳	وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝	اور کھاؤ اور پیو اور اڑاؤ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اڑانے والوں کو پسند نہیں کرتا
۸	؍	۷	وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝	اور جب ملک سنور گیا ہو تو اس میں خرابی نہ مچاؤ اور اللہ تعالیٰ کو (اس کے عمل سے) ڈر کر اور اس کے فضل کی امید رکھ کر پکارو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک لوگوں سے نزدیک ہے
۹	؍	۲۴	وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِىْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝	اور اے پیغمبر اپنے دل میں صبح اور شام گڑگڑا کر اور ڈر ڈر کر اور پکار کر بات کرنے سے کم آواز میں اپنے مالک کی یاد کرتا رہ اور غافل نہ ہو
؍	الانفال	۳	وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝	اور اس عذاب سے ڈرتے رہو جو تم میں سے خاص گنہگاروں پر نہیں پڑے گا اور جانے رہو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے ف
؍	؍	؍	يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝	مسلمانو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے خیانت نہ کرو ف اور اپنی (آپس کی) امانتوں میں بھی جان بوجھ کر چوری نہ کرو ف اور یہ جان لو کہ تمہارے مال اور اولاد بھی تمہارا آزمانا ہیں ف اور اللہ تعالیٰ پاس تم کو بڑا ثواب ملنے والا ہے ف
۱۰	؍	۶	وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝	اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا کہا مانو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو ف (اگر کرو گے) تو بودے بن جاؤ گے اور تمہاری ہوا جاتی رہے گی ف اور صبر کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ف اور ان لوگوں کی طرح مت ہو جو اپنے گھروں سے اتراتے اور لوگوں کو دکھلاتے ف اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے نکلے ف اور اللہ (کا علم) ان کے کاموں کو گھیرے ہوئے ہے
؍	التوبة	۳	يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰۤئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝	مسلمانو! اگر تمہارے باپ اور بھائی ایمان کو چھوڑ کر کفر کو پسند کریں تو تم ان سے بھی دوستی نہ رکھو (چہ جائیکہ غیر کافروں سے) اور جو کوئی تم میں سے ان کی دوستی رکھیں تو وہی بے انصاف ہیں

ف یعنی مت تبع کرو قرآن و حدیث کی ۱۲ ف الگ پیغمبر اور اسکی کتاب آنے سے ۱۲ ف بلکہ دوسرے بھی اس کی جھپیٹ میں آ جاتے ہیں جیسے قحط اور گرانی طاعون ظالم حاکموں کا مسلط ہونا ۱۲ ف بعضوں نے کہا یہ آیت علیؓ اور عثمانؓ اور عمارؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ کے باب میں اتری اور یہ لوگ فتنہ میں پڑے اور جنگ جمل میں طلحہؓ اور زبیرؓ مارے گئے ایک حدیث میں ہے کہ اس خاص گناہ کرنیوالوں کی وجہ سے سب کو عذاب نہیں کرتا جب تک وہ بری بات سے منع کرتے ہیں اور اگر قدرت رکھ کر منع کرنا چھوڑ دیں تو سب کو عذاب ہوتا ہے ۱۲ ف یعنی الگ راز ظاہر نہ کر دیا جو دل میں ہو وہی زبان سے کہو ۱۲ ف ابن عباسؓ نے کہا اللہ کی خیانت یہ ہے کہ اس کا فرض چھوڑ دے اور رسول سے خیانت یہ ہے کہ سنت کو چھوڑ دے گناہ کرے ۱۲ ف اپنی کسی وجہ سے گناہ میں پڑ جاؤ گے تو بڑی آزمائش اللہ کی یہی دو چیزیں ہیں آدمی کو چاہیے کہ ہر شے اس کی طمع میں یا اپنے عیال و اطفال کی بھلائی کے خیال سے اپنے تئیں تباہ نہ کرے جہاں تک حلال سے ملے عیال و اطفال کو کھلاوے ان سے سلوک کرے لیکن حرام کا قصد ہرگز نہ کرے موت سامنے کھڑی ہے عیال و اطفال قبر میں کچھ کام نہ آویں گے تو اسی سے بیگا اور یہ دنیا میں بڑی آزمائش ہوگی ۱۲ ف جو دنیا کے مال و اسباب سے کہیں زیادہ ہے تو اسکا خیال مقدم رکھو ۱۲ ف آپس میں اختلاف کر لیے ۱۲ ف یعنی تمہاری عزت اور ہیبت اور دولت بگڑ جاوے گی تمہارے دشمن تم پر غالب ہو جاویں گے یہی پھوٹ اور اختلاف کا یہی نتیجہ ہے سبحان اللہ اگر مسلمان اب بھی قرآن پر چلیں اور اسکو اپنا دستور العمل بنا دیں تو انکا جاہ و اقبال اور عزت پھر آجاوے ۱۲ ف تباہی کے سمندر میں ڈوب رہا ہے بچ جاتا ہے ۱۲ ف لڑائی کی تکلیفوں پر ۱۲ ف یعنی اسکی مدد انکے ساتھ ہے ۱۲ ف تاکہ لوگ انکی بہادری اور سپاہ گری کی تعریف کریں مراد ابو جہل اور اسکے ہمراہی ہیں جب انکو کہا گیا کہ قافلہ تو نکل گیا اب مکہ لوٹ چلو تو کہنے لگے قسم خدا کی ہم تو لوٹنے والے نہیں جب تک بدر کے پانی پر نہ پہنچیں اور وہاں اونٹ نہ کاٹیں اور گانا بجانا نہ ہو اور سارے عرب کے لوگ ہمارا حال نہ سن لیں قتادہ نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا یا اللہ قریش کے لوگ بڑے فخر اور غرور سے تیرے پیغمبر سے لڑنے کو آئے ہیں اب تیرا اختیار ہے ۱۲ ف تاکہ لوگ اسلام کو قبول نہ کریں ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۱	یونس ۱۰	۱۱	وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ۝	اور تیری طرف جو وحی آتی ہے اس پر چلتا رہ اور صبر کرتا رہ یہانتک کہ اللہ فیصلہ کردے ف۲ اور اللہ سب فیصلہ کرنیوالوں میں بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ف۳
۱۲	ھود ۱۱	۱۰	فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَن تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۚ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ۝	تو (اے پیغمبر) تجھے جیسا حکم ہوا ہے اس پر چلا جا اور تیرے ساتھ جن لوگوں نے توبہ کی ہے ف۴ اور حد سے مت بڑھو ف۵ بیشک وہ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے اور جو لوگ ظالم ہیں ف۶ ان کی طرف مت ف۷ جھکو پھر اگر ایسا کروگے) تم کو دوزخ کی آگ چمٹ جائیگی اور اللہ تعالیٰ کے سوا تو تمہارا کوئی مددگار نہیں ف۸ پھر تم کو مدد نہ ملے گی ف۹
۱۴	الحجر ۱۵	۴	نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ ۝	میرے بندوں کو خبر کردے کہ میں ف۱۰ بخشنے والا مہربان ہوں اور میرا عذاب (بھی) بڑی تکلیف کا عذاب ہے ف۱۱
٫٫	٫٫	۶	لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ ۝	(تو) اپنی آنکھیں (بھی) ان چیزوں کی طرف مت اٹھا جو ہمنے کئی قسم کے کافروں کو مزہ اٹھانے کو دی ہیں ف۱۲ اور نہ اُن (کے ایمان نہ لانے) کا رنج کر ف۱۳ اور ایمان والوں کیلیے اپنا بازو جھکا دے ف۱۴ اور کہدے میں تم کو کھولکر (اس عذاب سے) ڈرانیوالا ہوں
٫٫	٫٫	٫٫	فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ۝	تو جو حکم تجھ کو ملا ہے اسکو کھولکر سنادے اور مشرکوں کا کچھ خیال نہ کر ف۱۵
٫٫	٫٫	٫٫	فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ ۝ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ۝	تو اپنے مالک کی خوبیاں بیان کر (تسبیح اور تحمید کر) اور سجدہ کرنے والوں (نمازیوں) میں شریک رہ اور مرتے تک اپنے مالک کو پوجتا رہ
٫٫	النحل ۱۶	۱۳	إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدتُّمْ	اللہ تعالیٰ بیچ کی راہ چلنے اور احسان کرنے کا حکم دیتا ہے ف۱۶ اور جو اپنے خرچ سے بچ رہے وہ ناطے والوں کو دینے کا اور بےحیائی ف۱۷ اور بری کام جو شرع کے خلاف ہو ف۱۸ اور ظلم سے منع کرتا ہے ف۱۹ اللہ تم کو اسلیے نصیحت کرتا ہے کہ تم یاد رکھو ف۱۹ اور اللہ کا اقرار پورا کرو جب تم اقرار کرو
٫٫	٫٫	٫٫	وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ إِنَّمَا عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ مَا عِندَكُمْ يَنفَدُ ۖ وَمَا عِندَ اللَّهِ بَاقٍ ۗ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوا أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝	اور اللہ کے ساتھ جو عہد کیا تھا اس کے بدل (دنیا کا) تھوڑا سا فائدہ مت قبول کرو کیونکہ اللہ کے پاس جو (ثواب ملنے والا ہے) وہ تمہارے لیے دنیا کے مال متاع سے کہیں بہتر ہے اگر تم سمجھو تمہارے پاس جو ہے وہ نبٹنے والا ہے ف۲۰ اور اللہ کے پاس جو ہے وہ (ہمیشہ) باقی رہیگا ف اور جن لوگوں نے صبر کیا انکو ہم ضرور انکے بہتر کاموں کا بدلہ دیں گے ف۲۱

ف۱ کافروں کی ایذادہی پر ۔ ف۲ لڑائی کا حکم اتارے ۔ ف۳ مجاہد نے کہا یہ آیت منسوخ ہے جہاد کی آیت سے اور آنحضرتؐ نے تیرہ برس تک کافروں کی ایذادہی پر صبر کیا یہانتک کہ آپ مدینہ میں تشریف لائے اور اللہ نے جہاد کا حکم اتارا اور اسلام کو عزت دی سید علامہ نے کہا قرآن اور حدیث میں سے بالاتفاق پانچ آیتیں اور دس حدیثیں منسوخ ہیں انکے سوا کوئی آیت یا حدیث بالاتفاق منسوخ نہیں ہے اور اتنی ذری سی آیتیں اور حدیثیں ہر شخص نہایت توجہ سے یاد کرلے سکتا ہے تو مقلدین کا یہ عذر کہ ناسخ اور منسوخ کا پہچاننا ہر شخص کے لیے دشوار ہے بالکل نامعقول ہے اور قرآن اور حدیث پر عمل کرنے کے لیے کوئی امر لازم نہیں ہے ۱۲ ف۴ شرک اور کفر سے ۱۲ ف۵ یعنی اسکے حکم اور شریعت پر قائم رہے ہزاروں لاکھوں کراماتوں کے برابر یہ ہے کہ آدمی شریعت پر چلتا رہے اسکو استقامت کہتے ہیں ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا مجھ کو کوئی ایسی بات بتلا دیجیے کہ پھر پوچھنے کی حاجت نہ رہے آپ نے فرمایا کہہ میں اللہ پر ایمان لایا پھر اس پر قائم رہ ۱۲ ف۶ کسی بات میں دین کی ہو یا دنیا کی جو حدیں اللہ اور اسکے رسول نے باندھ دی ہیں انکے اندر رہو ۱۲ ف۷ شریعت کے خلاف چلتے ہیں کافر ہوں یا مسلمان ۱۲ ف۸ انسے دوستی مت کرو نہ میل جول رکھو نہ انکے کاموں کو پسند کرو ۱۲ ف۹ بلکہ اللہ کا غضب تم پر اتریگا اور عذاب میں گرفتار رہوگے ۱۲ ف۱۰ ان لوگوں کو جو شرک اور کفر سے پرہیز رکھیں ۱۲ ف۱۱ تو مومن پر لازم ہے کہ ہر وقت اللہ جل جلالہ سے بخشش کی امید رکھے اور اس کے ساتھ ہی اسکے عذاب سے ڈرتا رہے اور گناہوں سے باز رہے حدیث میں ہے کہ صحابہؓ ہنس رہے تھے تو آنحضرتؐ انپر سے گذرے فرمایا تم ہنستے ہو اور دوزخ تمہارے سامنے ہے اسوقت حضرت جبرئیلؑ یہ آیت لیکر آئے اور ارشاد ہوا اے محمد تم میرے بندوں کو مجھ سے ناامید کیوں کرتے ہو ۱۲ ف۱۲ اسلیے کہ چند روز دنیا میں عیش کرلیں ۱۲ ف۱۳ کئی قسم کے کافروں سے یہود اور نصاریٰ اور مجوس مراد ہیں یا جوڑ جوڑ کافر مثلاً مشرکوں کا جوڑ صابئین یا مجوس ہیں اور یہود کا جوڑ نصاریٰ ہیں ۱۲ ف۱۴ یعنی تواضع اور دلجوئی اور نرمی کے ساتھ انسے برتاؤ کر ۱۲ ف۱۵ اللہ تیرا حامی ہے شروع شروع میں آنحضرتؐ چھپکے چھپکے تعلیم فرماتے اور مشرکوں کے ڈر سے علانیہ وعظ و نصیحت نہ کرتے جب یہ آیت اتری تو آپ اپنے یاروں سمیت باہر نکل پڑے اور کھولکر اللہ کا حکم سب کو سنانے لگے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

۱۴	النحل	۱۵	فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ۝	تو اللہ نے جو تم کو پاکیزہ حلال روزی دی ہے اس کو کھاؤ ف۱ اور اگر تم خاص خدا کو پوجتے ہو تو اس کی نعمت کا شکر (بھی) کرو
؍	؍	؍	وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ لِتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۝	اور تمہاری زبانوں سے جو جھوٹ نکلتا ہے اس کے (بنانے) کے لیے یوں مت کہو یہ حلال ہے یہ حرام ہے ف۲ تاکہ خدا تعالے پر جھوٹ باندھنے لگو
؍	؍	۱۶	ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۝	لوگوں کو حکمت (اور تدبیر) اور اچھی نصیحت سے جس میں سختی نہ ہو ملامت سے سمجھا کر اپنے مالک کی راہ کی طرف بلا ف۳ اور ان سے بحث کر تو اس طور سے جو پسندیدہ ہو ف۴ بیشک تیرا مالک خوب جانتا ہے کون اس کی راہ سے بھٹک گیا ہے اور جن لوگوں نے راہ پائی انکو بھی وہ خوب جانتا ہے
؍	؍	؍	وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِمَّا يَمْكُرُونَ ۝	اور (اے پیغمبر) صبر کر اور اللہ تعالیٰ ہی کی مدد سے تو صبر کر سکتا ہے اور انکا رنج مت کر اور نہ ان کے مکر (اور فریب) سے دلتنگ ہو ف۵
۱۵	بنی اسرائیل	۴	وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْئًا كَبِيرًا ۝ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا ۝ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُورًا ۝ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا ۝ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۝ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ	اور محتاجی کے ڈر سے اپنے بچوں کو مار نہ ڈالو ہم ان کو اور تم کو (دونوں کو) روزی دیتے ہیں ف۶ بیشک ان کا مار ڈالنا بڑا گناہ ہے اور زنا کے پاس نہ بھٹکو ف۷ بیشک زنا بیشرمی (بےحیائی) اور بُرا چلن ہے ف۸ اور جس جان کا مارنا اللہ تعالے نے حرام کر دیا ہے اس کو مت مارو مگر حق پر ف۹ اور جو شخص ناحق مار ڈالا گیا تو ہم نے اس کے وارث کو ف۱۰ اختیار (زور) دیا ہے (اب اگر وہ قصاص لینا چاہے) تو خون کرنے میں زیادتی نہ کرے ف۱۱ اس کو تو مدد ملی ہے ف۱۲ اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ (اس میں تصرف نہ کرو) مگر اس طرح جو (اس کے حق میں) بہتر ہو ف۱۳ یہاں تک کہ وہ جوانی کو پہنچ جائے اور اپنا اقرار پورا کرو ف۱۴ بے شک (قیامت کے دن) اقرار کی پرسش ہوگی ف۱۵ اور جب ماپ کر دو تو پوری ماپ دو اور (جب تول کر دینا چاہو تو) ٹھیک ڈنڈی سے تولو یہ اچھی بات ہے اور اس کا انجام بھی اچھا ہے ف۱۶ اور جو بات تو نہیں جانتا اس کے پیچھے نہ پڑ ف۱۷ اس لیے کہ کان اور آنکھ اور دل ان سب سے (قیامت

ف۱ یہ حکم مسلمانوں کو ہے اور بعضوں نے کہا مکہ کے مشرکوں کو ۱۲ ف۲ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے مت کہو اپنی زبانوں کے جھوٹ بتلانے سے کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام مطلب یہ ہے کہ صرف زبانی باتوں سے کسی چیز کو حلال اور حرام نہ ٹھیراؤ جب تک اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی کلام میں اسکی دلیل نہ ملے ابو نضرہ نے کہا جب سے میں نے یہ آیت پڑھی تو آجتک میں فتوی دینے سے ڈرتا ہوں ۱۲ ف۳ یعنی دین کی دعوت بڑی عقلمندی اور تدبیر سے کر ۱۲ ف۴ یعنی نرمی اور محبت کے ساتھ کشادہ پیشانی سے نہ جھڑکی اور گھرکی سے منہ بنا کر ۱۲ ف۵ یہ تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اللہ تیرا نگہبان ہے ۱۲ ف۶ روزی تمہارے ہاتھ نہیں ہے ۱۲ ف۷ جو کام زنا کی طرف لیجاتے ہیں مثلاً غیر محرم جوان عورت کے ساتھ تنہائی یا اس سے بوس و کنار وغیرہ وہ بھی منع ہے ۱۲ ف۸ زنا کرنے سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں گھر میں نحوست پھیلتی ہے ۱۲ ف۹ جس کے لیے شرع میں جان لینا درست ہے مثلاً کوئی آدمی اسلام سے پھر جائے اور سمجھانے پر بھی نہ مانے یا محصن ہو کر زنا کرے، یا کسی کا ناحق خون کرے ۱۲ ف۱۰ قصاص لینے یا دیت قبول کرنے یا معاف کرنے کا ۱۲ ف۱۱ مثلاً قاتل کو بری طرح تکلیف سے مارے یا اس کے ناک کان کاٹے یا قاتل ہاتھ نہ لگے تو اسکے بدلے دوسروں کو یا اس کے عزیزوں کو مار ڈالے ۱۲ ف۱۲ خدا کی طرف سے حاکم اسکی طرف ہے اور رعایا بھی اسکی مددگار رہیں سب مل کر خونی کو پکڑتے ہیں اور اس کے حوالہ کرتے ہیں ۱۲ ف۱۳ مثلاً اسکو فائدہ کما دو یا اسکا مال محفوظ کر دو ۱۲ ف۱۴ اس میں ہر ایک قسم کا عہد آگیا جو اللہ تعالیٰ سے کیا جائے یا لوگوں سے ۱۲ ف۱۵ جو کوئی اقرار توڑیگا اسکو سزا ملیگی حدیث میں ہے کہ اقرار توڑنیوالے کے لیے قیامت میں ایک جھنڈا اٹھایا جائیگا ۱۲ ف۱۶ یعنی ٹھیک ماپ تول جس میں ذرا فرق نہ ہو حال اور مآل دونوں میں بہتر ہے حال تو ظاہر ہے مآل اسلیے بہتر ہے کہ عاقبت کے عذاب سے بچیگا دوسرے سوداگری میں برکت ہوگی خریدار جب سنیں گے کہ اس کی ماپ تول ٹھیک ہوتی ہے تو سب اسی کی دکان پر آویں گے حلال طریقے سے بہت سا نفع ہوگا ۱۲ ف۱۷ یعنی اٹکل پچو باتیں نہ بنا یا اس کام کو نہ کر جو نہیں جانتا ابن عباس نے کہا مطلب یہ ہے کہ جو بات معلوم نہیں اس سے کسی کی ہجو نہ کر ۱۲

			كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ۝ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَن تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا ۝ كُلُّ ذَٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِندَ رَبِّكَ مَكْرُوهًا ۝ ذَٰلِكَ مِمَّا أَوْحَىٰ إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۗ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَتُلْقَىٰ فِي جَهَنَّمَ مَلُومًا مَّدْحُورًا ۝	کے دن) پوچھ ہوگی اور زمین پر اکڑ تا (یا اتراتا ہوا) نہ چل کیوں کہ تو زمین کو پھاڑ نہیں سکیگا ف۱ اور نہ پہاڑوں کے برابر لنبا ہو سکے گا (کتنا ہی تن کر چلے ف۲ جو جو باتیں اوپر بیان ہوئیں ان میں جو بری ہیں وہ تیرے مالک کو پسند نہیں ہیں ف۳ یہ وہ دانشمندی کی باتیں ہیں جو تیرے مالک نے تجھ کو (وحی کے ذریعہ سے) بھیجیں اور اللہ تعالے کے ساتھ دوسرے کسی کو معبود نہ بنا (ایسا کرے گا) تو جگ سے برا (خدا کی رحمت سے) محروم ہو کر جہنم میں پڑے گا ف۴
۱۵	بنی اسرائیل	۶	۸۰ وَقُل لِّعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنزَغُ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنسَانِ عَدُوًّا مُّبِينًا ۝	۸۰ اور تیرے بندوں سے کہدے وہ بات مونہہ سے نکالیں جو اچھی ہے ف۵ کیونکہ شیطان (سخت کلامی کرا کر) لوگوں کو لڑاتا ہے بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے ف۶
,,	,,	۹	۸۱ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ۝	۸۱ اور (اے پیغمبر لوگوں سے) کہدے سچا دین آگیا اور جھوٹا دین مٹ گیا ف۷ کیونکہ جھوٹ تو (ایک دن) ضرور مٹنے والا ہے ف۸
,,	الکہف	۴	۸۲ وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا ۝ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ وَاذْكُر رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ عَسَىٰ أَن يَهْدِيَنِ رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هَٰذَا رَشَدًا ۝	۸۲ اور کسی بات کو مت کہہ میں کل اسکو کرونگا مگر یوں کہ اگر اللہ تعالی چاہے ف۹ اور اگر تو (انشاء اللہ کہنا) بھول جائے تو (جب خیال آئے) اپنے مالک کی یاد کر (انشاء اللہ کہہ لے) ف۱۰ اور کہدے مجھکو امید ہے کہ میرا مالک اس سے بھی زیادہ ہدایت کی بات مجھ کو بتلائے ف۱۱
,,	,,	,,	۸۳ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۖ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَن ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا ۝ وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ ۖ فَمَن شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاءَ فَلْيَكْفُرْ ۚ	۸۳ اور جو لوگ صبح اور شام اپنے مالک کو پکارتے ہیں ف۱۲ اسی کی رضامندی چاہتے (یعنی طالب مولیٰ ہیں نہ طالب دنیا) ان کے ساتھ اپنے تئیں روک رکھ ف۱۳ اور دنیا کا ساز و سامان چاہنے کے لیے اپنی آنکھیں ان کو چھوڑ کر دوسروں کی طرف مت دوڑا ف۱۴ اور ایسے شخص کا کہا مت مان جس کا دل ہمنے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے ف۱۵ اور اپنی خواہش پر چلتا ہے اور اسکا کام حد سے بڑھ گیا ہے ف۱۶ اور (اے پیغمبر) کہدے کہ قرآن حق ہے تمہارے مالک کی طرف سے (اترا ہے) پھر جسکا جی چاہے مانے اور جسکا جی چاہے نہ مانے ف۱۷
۱۶	طٰہٰ	۸	۸۴ فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ	۸۴ تو (اے پیغمبر) ان کافروں کی بات پر صبر کر ف۱۹ اور سورج نکلنے سے پہلے اپنے مالک

ف۱ یا ساری زمین کو طے نہیں کر سکیگا کتنا ہی زور دیکر چلے ۱۲ ف۲ مطلب یہ ہے کہ تیرا غرور نادانی ہے اگر کر چلتا تو اس وقت زیب دیتا جب تجھ سے زیادہ کوئی چیز نہ ہوتی زمین اور پہاڑ تجھ سے زیادہ سخت اور زیادہ لمبے ہیں تو ان کا پاسنگ بھی نہیں ۱۲ ف۳ یا جو باتیں اوپر بیان ہوئیں یعنے وہ باتیں جنکی اوپر ممانعت ہوئی وہ بری باتیں اور وہ سب تیرے مالک کے نزدیک بری ناپسند ہیں ۱۲ ف۴ اس کلام سے مقصود امت کی تعلیم اور انکو ڈرانا منظور ہے ف۵ ایسی ہی بات کہ اگر آنحضرت کے مقرب بندے بھی کریں تو دوزخی بنجاویں ذلیل و خوار اور راندہ درگاہ ہوجاویں ف۶ یعنی نرمی اور ملائمت کے ساتھ اخلاق کے ساتھ سمجھائیں سختی اور درشتی سے سوا اسکے کہ جنگ ہو اور کوئی فائدہ نہیں ہے مثلاً کافر سے یوں کہنا کہ تو جہنمی ہے مردود دوسری آیت میں ہے کہ ان کے معبودوں کو بھی برا نہ کہو ایسا نہ ہو وہ جہالت سے خدا کو برا کہیں بعضوں نے کہا یہ آیت جدال کی آیت سے منسوخ ہے سبحان اللہ یہ اخلاقی تعلیم ہے جس سے دین اور دنیا دونوں کے فائدے حاصل ہوتے ہیں یعنی شیریں زبانی و لطف و خوشی۔ توانائی کے پیچھے موئے کشی ۱۲ ف۷ حسن نے کہا جب کوئی سخت بات کہے تو اچھا کلمہ یہ ہے کہ یرحمک اللہ یا یغفر اللہ لک اس کے جواب میں کہو ف۸ یعنی اسلام آیا اور کفر مٹ گیا یا قرآن یا جہاد آیا اور شیطان مٹ گیا یا شرک مٹ گیا توحید آئی ۱۲ ف۹ صحیح حدیث میں ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو آپ کعبے کے پاس تشریف لے گئے وہاں تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے آپ لکڑی سے ایک ایک بت کو ٹھونکا دیتے اور فرماتے سچ آگیا اور جھوٹ مٹ گیا وہ بت خود بخود گر جاتا ۱۲ ف۹ کل سے مراد آئندہ ہے آئندہ کے لیے جس کام کو کہو تو اس کے ساتھ انشاء اللہ کہو اسکا سبب یہ ہوا تھا کہ کافروں نے امتحان کیلئے آنحضرت سے روح اور اصحاب کہف اور ذوالقرنین کے قصے کو پوچھا آپ نے فرمایا میں کل تم سے بیان کرونگا اور انشاء اللہ نہیں فرمایا کئی دن تک وحی نہیں اتری اور آپ کا وعدہ خلاف ہوگیا اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۱۰ ابن عباسؓ نے کہا اگر ایک سال کے بعد بھی انشاء اللہ کہہ لے تو اسکا وعدہ جھوٹا نہ ہوگا ایک روایت ان سے یوں ہے کہ یہ خاص آنحضرت کے لیے ہے دوسرے لوگوں کو قسم یا وعدے کے ساتھ ہی ملا کر انشاء اللہ کہنا ضرور ہے ورنہ انکی قسم ٹوٹ جائیگی اور کفارہ لازم ہوگا ابن عمرؓ سے بھی ایسا ہی منقول ہے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ۝ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝	کی پاکی تعریف کے ساتھ بیان کر (یعنی صبح کی نماز پڑھ) اور سورج ڈوبنے سے پہلے (یعنی عصر کی نماز) اور رات کے وقتوں میں بھی پاکی بیان کر ف۱ اور دن کے کناروں میں ف۲ اسلیے کہ تو آخرت میں اسکا ثواب پاکر خوش ہو ف۳ اور ہم نے جو کئی قسم کے کافروں کو دنیاوی زندگی کی رونق کا سامان دے رکھا ہے ان کو اسمیں آزمانے کے لیے ڈالتے ہیں تو اس کی طرف اپنی آنکھیں مت پسار اور اسکی خواہش مت کر اور تیرے مالک کا دین ف۴ اس سے کہیں بہتر اور دیرپا ہے ف۵
۱۷	الحج ۲۲	۴	وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۝	اور جھوٹ بولنے سے بچے رہو ف۷
،،	،،	۸	ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝	یہ تو (سب ٹھیک ہے) اور جو کوئی اتنا ہی بدلہ لے جتنا وہ ستایا گیا تھا پھر (ظالم کیطرف سے) اس پر زیادتی ہو (دوبارہ اسکو ستائے) تو بیشک اللہ اسکی مدد کریگا (کیونکہ وہ مظلوم ہے) بیشک اللہ معاف کرنیوالا بخشنے والا ہے ف۸
۱۸	،،	۱۰	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ۭ	ف۹ (ایمان والو) رکوع کرو اور سجدہ کرو (یعنی نماز پڑھو) اور اپنے مالک کو پوجو ف اور نیکی کرتے رہو ف۹ اس لیے کہ تم مراد کو پہنچو ف۱۰ اور اللہ تعالے کی راہ میں جو کوشش کرنے کا حق ہے ویسی کوشش کرو ف۱۱
۱۹	المؤمنون ۲۳	۱	قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓي اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰي صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝	ایمان والے مراد کو پہنچ گئے ف۱۲ وہ جو اپنی نمازمیں دل لگاتے ہیں ف۱۳ اور وہ جو نکمی باتوں کی طرف دھیان نہیں کرتے ف۱۴ اور وہ جو زکوۃ دیا کرتے ہیں ف۱۵ اور وہ جو اپنی خواہش کا مقام (شرمگاہ) تھامے رہتے ہیں (کسی سے اپنی خواہش پوری نہیں کرتے) مگر اپنی بی بیوں یا لونڈیوں سے ان پر کوئی الزام نہیں پھر جو کوئی ان (دو) کے سوا (اور طرح سے شہوت نکالنا چاہے) تو ایسے ہی لوگ حد سے بڑھے ہوئے ہیں ف۱۶ اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھتے ف۱۷ اور وہ جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں ف۱۸
،،	،،	۶	اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ۭ نَحْنُ	(اے پیغمبر اگر کوئی تیرے ساتھ برائی کرے) تو برائی کا دفعیہ اس طرح سے کر جو بہت اچھا ف۱۹

ف۱ یعنی مغرب اور عشا کی نماز پڑھ یا تسبیح کر ف۲ یعنی ظہر کی نماز کیونکہ وہ آدھے دن کے ختم ہونے پر اور دوسرے آدھے کے شروع ہونے پر پڑھی جاتی ہے ف۳ اللہ تعالی تجھ کو مقام محمود عطا فرماوے جس پر سب رشک کریں گے کہتے ہیں قرآن میں یہ آیت ایسی ہے جس میں پانچوں نمازوں کا ذکر ہے مطلب یہ ہے کہ رات ہو یا دن اسکی یاد سے غافل نہ ہو ف۴ جو وہ آخرت میں مومنوں کو دیگا ف۵ ابو رافع کہتے ہیں آنحضرت کے پاس کچھ مہمان آئے آپ کے پاس ان کی ضیافت کا سامان نہ تھا ایک یہودی سے قرض منگوا بھیجا اس نے کہا بن بغیر گروی کے نہ دونگا آپ نے فرمایا میں تو اسکا امانت دار ہوں جو آسمان میں ہے اگر وہ مجھے قرض دیتا تو میں ادا کر دیتا خیر میری لوہے کی زرہ لیجا میں زرہ لیکر آپ کے پاس سے نکلا ہی تھا کہ یہ آیت اتری گویا اللہ تعالی نے آپ کو تسلی دی کہ دنیا کی دولت محض بےحقیقت ہے اور ہر کلمہ بھی نہ اٹھا ف۷ جھوٹ میں سب داخل ہیں جھوٹی گواہی بہتان وغیرہ ایک حدیث میں ہے آپ نے خطبہ میں فرمایا لوگو جھوٹی گواہی شرک کے برابر ہے دوسری حدیث میں ہے سب سے بڑے گناہ شرک ہے ماں باپ کی نافرمانی اور جھوٹی گواہی ف۸ کچھ مسلمان سفر میں جا رہے تھے ان کو مشرک لوگ ملے اور مہینہ محرم کا تھا جو حرام مہینہ ہے مشرکوں نے ان سے لڑنا چاہا مسلمانوں نے ان کو قسم دی لیکن مشرکوں نے نہ مانا اور لڑے آخر ذلیل اور خوار ہوئے یہ آیت اتری معاف کرنیوالا ہے بخشنے والا یعنی مسلمانوں کی اس خطا کو کہ وہ حرام مہینہ میں لڑے کیونکہ وہ مجبوری سے لڑے ف یعنی عبادتیں ہیں سب اسی کے لیے کرو ف۹ اسمیں تمام نیکیاں آگئیں فرض ہوں یا نفل ف۱۰ اس مقام پر پڑھنے والے اور سننے والے کو سجدہ کرنا چاہیے اور یہ دوسرا سجدہ ہے سورہ حج کا جس پر کہتے ہیں کہ اس سورت میں دو سجدے ہیں ف۱۱ جہاں تک ہو سکے زبان اور ہاتھ اور مال اور جان سے اللہ کے دین کی ترقی کے لیے محنت کرو ف۱۲ انکی دنیا بھی اچھی ہوئی آخرت تو سبحان اللہ ف۱۳ خدا کے سامنے عاجزی کرتے ہیں اسکی نشانی یہ ہے کہ نماز میں فضول حرکتیں نہ کرے ادھر ادھر نہ دیکھے اور اپنی نگاہ سجدہ کے مقام پر رکھے اور نماز میں یہ امر یعنی خشوع فرض ہے ف۱۴ نکمی بات سے مراد ہر ایک فضول کھیل اور گناہ ہے ف۱۵ اگر زکوۃ کا نصاب اور مقدار مدینہ میں معین ہوا مگر مطلق زکوۃ مکہ میں بھی واجب تھی اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ سورت مکی ہے اور زکوۃ مدینہ میں فرض ہوئی ہے [illegible]

پارہ	سورہ	رکوع		
			اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ○ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ○ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ○	ہم خوب جانتے ہیں جو یہ کافر بکتے ہیں اور دعا کر مالک میری میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور مالک میری تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں ف۱
۱۸	النور ۲۴	۳	يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۚ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ۚ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○	مسلمانو! شیطان کے قدم بقدم مت چلو (اسکی پیروی نہ کرو) اور جو کوئی شیطان کی پیروی کرے (وہ گمراہ ہوگا) اسلیے کہ شیطان تو بےحیائی اور بری ہی کام کرنے کو (اسے) کہیگا اور اگر اللہ کا فضل اور رحم تم پر نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی (گناہ) سے پاک نہ رہ سکتا لیکن اللہ (اپنے بندوں میں سے) جس کو چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے ف۲ اور اللہ تعالیٰ (سب) سنتا جانتا ہے ف۳
〃	〃	〃	وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ۗ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○	[۹۱] اور جو لوگ تم میں بزرگی والے اور مالدار ہیں وہ (اپنے) ناطے والوں اور محتاجوں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں (کو خیرات) نہ دینے کے لیے قسم نہ کھا بیٹھیں ف۴ بلکہ معاف کریں اور درگذر کریں کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تم کو (تمہاری خطاؤں کو) بخش دے ف۵ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ف۶
۱۸	〃	۴	يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ○ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ○ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ	[۹۲] مسلمانو! تم اپنے گھروں کے سوا (پرائے) گھروں میں مت گھسو جب تک ان گھر والوں سے اذن نہ لو اور (باہر رہکر) سلام علیک نہ کر لو ف۷ یہ (اذن لینا اور سلام کرکے اندر جانا) تمہارے حق میں بہتر ہے تاکہ تم یاد رکھو پھر اگر ان گھروں میں کسیکو نہ پاؤ (اندر سے کچھ جواب نہ آئے) تو جب تک تم کو اذن نہ ہو اندر مت گھسو ف۸ اور اگر اندر سے تم کو یہ جواب ملے کہ لوٹ جاؤ تو لوٹ جاؤ یہ بہت عمدہ (تہذیب) ہے تمہارے لیے ف۹ اور اللہ تو جانتا ہے جو تم کرتے ہو ف۱۰ جس مکان میں تمہارا اسباب دھرا ہو وہاں کوئی رہتا نہ ہو اس میں (بے اذن لیے) جانا تم پر کوئی گناہ نہیں اور جو تم کھل کر کرتے ہو اور جو چھپا کر کرتے ہو اللہ تو (سب) جانتا ہے (اے پیغمبر)

ف۱ یعنی ایسا کردے کہ شیطان میرے قریب بھی نہ ہونے پائیں وسوسہ ڈالنا تو کجا۔ ف۲ گناہ ہی سے باز رکھتا ہے یا گناہ کے بعد توبہ کی توفیق دیتا ہے۔ ف۳ تو اس سے ڈرتے رہو اور شیطان کے فریب میں مت پھنسو۔ ف۴ یا ان کو خیرات دینے میں قصور نہ کریں۔ ف۵ جب تم یہ چاہتے ہو تو تم بھی لوگوں کی خطائیں معاف کرو۔ ف۶ اور یہ گذر چکا کہ مسطح حضرت ابوبکر رض کے خالہ زاد بھائی بھی اس تہمت میں شریک تھے ابوبکر صدیق رض نے قسم کھائی کہ میں جو مسطح سے سلوک کیا کرتا تھا اب نہ کروں گا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہنے میں ابوبکر رض نے یہ کہا کیوں نہیں میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ مجھ کو بخشے اور مسطح سے جو سلوک کیا کرتے تھے پھر وہ جاری کر دیا۔ ف۷ یا جب تک ان گھر والوں کو اپنا حال معلوم نہ کرا دو اور ان ہو سلام علیک نہ کر لو۔ ف۸ کیونکہ دوسرے کے ملک میں بے اجازت گھسنا اور تصرف کرنا حرام ہے البتہ اگر کوئی خاص ضرورت ایسی ہو کہ بغیر گھسے چارہ نہ ہو مثلاً اندر آگ لگ گئی ہو اسکا بجھانا ضرور ہو یا کسی مسلمان کی جان جا رہی ہو تو اندر گھس جائے۔ ف۹ ایک صحابی کہا کرتے تھے مجھ کو آرزو رہ گئی میں کسی کے گھر میں جانے کی اجازت مانگوں اور اندر سے یہ جواب آئے لوٹ جاؤ اس وقت اندر آنے کا موقع نہیں ہے تو میں خدا کے اس حکم پر ایک بار ہی عمل کر لوں۔ ف۱۰ وہ دیکھ رہا ہے کہ تم خدا کے حکم کے موافق بن اجازت لیکر جاتے ہو یا بلا اجازت گھس پڑتے ہو مطلب یہ ہے کہ اگر اندر سے کہا جائے لوٹ جاؤ تو اب دوبارہ خواہ مخواہ اندر جانے کے لیے اصرار نہ کرے اور ناراض نہ ہو بلکہ لوٹ جائے اور پھر دوسرے وقت آئے۔ ابن عباس رض حدیث شریف کے سننے کے لیے انصاریوں کے گھر پر جاتے تو دروازے پر بیٹھے رہتے جب گھر کا مالک باہر آتا تو ان سے کہتا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تم نے خبر کیوں نہ کی وہ کہتے کہ میں علم حاصل کرنے کے لیے آیا ہوں اور اس میں ایسا ہی حکم ہے کہ کسیکو باہر نکلنے کے لیے تکلیف نہ

دون ۱۲

يَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ
ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا
يَصْنَعُوْنَ ۝ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ
مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ
۴ لنو رر وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ
اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ
خَيْرًا ۖ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ؕ
وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى
الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا
عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ
فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
۸ رر رر يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ
مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ
مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ
وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ
وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۫ؕ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ
لَّكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ
بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ
عَلٰى بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ
مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ
لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝
۱۱ رر رر فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ

مسلمانوں سے کہہ دے اپنی نگاہ نیچے رکھیں ف۱ اور اپنی شرمگاہوں کو تھامے رہیں
یہ ان کے لیے بہتر ہے (عمدہ بات ہے) وہ جو کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو اس کی خبر ہے ف۲
اور (اے پیغمبر) مسلمان عورتوں سے کہہ دے اپنی نگاہ نیچے رکھیں ف۳ اور اپنی
شرمگاہ تھامے رہیں (یا ڈھانپے رہیں)
۹۳ اور تمہارے غلاموں لونڈیوں میں سے جو مکاتب ہونا چاہیں ان کو اگر
اس لائق سمجھو تو مکاتب کر دو ف۴ اور اللہ تعالیٰ نے جو اپنا مال تم کو دیا
ہے اس میں سے ان کو (بھی) دو ف۵ اور تمہاری لونڈیاں اگر پاکدامن
رہنا چاہیں تو ان سے دنیا کی زندگی کا سامان کمانے کے لیے (روپیہ
پیدا کرنے کے لیے) زبردستی حرامکاری نہ کراؤ اور جو کوئی ان پر
زبردستی کرے گا تو زبردستی کے بعد ان پر گناہ نہ ہوگا) اللہ تعالیٰ
بخشنے والا مہربان ہے ف
۹۴ مسلمانو! تمہارے غلام لونڈی اور جو لڑکے لڑکیاں (تم میں سے) ابھی
جوان نہیں ہوئے ف وہ تین وقتوں میں (تمہارے پاس آنے کی)
اجازت لیا کریں ف (ایک تو) فجر کی نماز سے پہلے ف۹ اور (دوسرے)
دوپہر دن کو جب تم (سونے کے لیے) اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو اور
(تیسرے) عشا کی نماز کے بعد یہ تین تمہاری بے پردگی کے وقت ہیں ف۱۰
ان وقتوں کے سوا (بے اجازت آنے میں) نہ تم پر گناہ ہے نہ ان پر تم
ایک دوسرے پاس آتے جاتے رہتے ہو ف۱۱ یوں ہی اللہ تم (اپنی) حکم تم سے
کھول کھولکر بیان کرتا ہے (تاکہ تم اچھی طرح سمجھ جاؤ اور ان پر عمل کرو)
اور اللہ تعالیٰ (سب) جانتا ہے حکمت والا اور جب تمہارے لڑکے جوان
ہو جائیں تو جس طرح وہ لوگ (ہر وقت) اجازت لیتے ہیں جو ان سے
پہلے جوان ہو چکے ہیں یہ بھی اجازت لیا کریں ف۱۲ یونہی اللہ اپنے حکم
تم سے کھولکر بیان کرتا ہے اور اللہ (سب) جانتا ہے حکمت والا
۹۵ پھر جب تم گھروں میں (کھانے کو) گھسنے لگو تو اپنے لوگوں کو ف۱۳ سلام ف۱۴

ف۱ حرام پر نظر پڑ جائے کیونکہ پہلی نظر جو بے قصد پڑ جائے معاف ہے دوسری نظر درست نہیں جیسے حدیث میں ہے ۱۲ ف۲ شرمگاہ تھامے رہنے کا یہ مطلب ہے کہ سوائے اپنی بی بی یا لونڈی کے اور کسی سے صحبت کرنے حرامکاری اور لواطت سے بچا رہے شرمگاہ ڈھانپنے سے یہ غرض ہے کہ اپنا ستر اس شخص پر نہ کھولے جس کے سامنے کھولنا حرام ہے ۱۲ ف۳ یعنی جس پر نظر ڈالنا درست نہیں اس کو نہ دیکھیں حدیث میں ہے کہ اسماء بنت یزید اپنے باغ میں گئیں تین عورتیں ان کے سامنے ننگی آئے لگیں سر اور سینے کھلے ہوئے اسماء نے کہا یہ کیا بری بات ہے اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری جیسے مرد کو غیر عورت کے ستر کی طرف دیکھنا درست نہیں اسی طرح عورت کو بھی غیر مرد کی طرف گھورنا درست نہیں اور جیسے مرد کو دوسرے مرد سے اپنا ستر چھپانا چاہیے اسی طرح عورت کو بھی دوسری عورت سے اپنا ستر چھپانا چاہیے ۱۲ ف۴ مکاتب وہ غلام یا لونڈی ہے جس کو مالک یہ کہتا ہے کہ اگر تو اتنا روپیہ اتنی قسطوں میں ادا کر دے تو تو آزاد ہے مطلب یہ ہے کہ اگر اس غلام یا لونڈی سے یہ توقع ہو کہ وہ اپنی کتابت کا بدل ادا کر سکے گا تو اس کو مکاتب کر دو ۱۲ ف۵ یعنی زکوٰۃ اور صدقہ اس مکاتب کو بھی دو جو اپنی کتابت کا بدل ادا نہ کر سکے یا اس کے بدل کتابت میں سے کچھ چھوڑ دو معاف کر دو یہ حکم استحبابی ہے نہ وجوبی ۱۲ ف۶ یعنی لونڈی کو اس کا مالک زبردستی خرچی پر چلائے اور وہ دل میں اس برے کام سے ناراض ہو لیکن بیچاری مجبور ہو تو گناہ اس پر نہ ہوگا بلکہ اس کے مالک پر ہوگا اس پر بھی جو کچھ قصور وہ کرے تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر لونڈی راضی ہو تو اس سے حرامکاری کرانا جائز ہے لونڈی سے حرامکاری کرانا ہر حال میں منع اور سخت گناہ ہے خواہ وہ راضی ہو یا نہ ہو آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب لونڈی خود برے کام کرنے کو راضی نہ ہو تو اس سے زبردستی یہ کام کرانا جیسے جاہلیت کا رواج تھا سخت مذموم اور نہایت برا ہے اور جو راضی ہو تب بھی مذموم ہے جابر سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی اپنی لونڈی سے کہتا تھا کچھ کما لا اور وہ ناراض ہوتی اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ باقی در ضمیمہ

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			تَحِيَّةً مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝	کرو یہ ایک اچھی دعا ہے خدا کی طرف سے دینے خدا تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے برکت والی پاکیزہ اللہ تعالیٰ یونہی اپنے حکم تم سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے اس لیے کہ تم کو عقل آئے (یا تم سمجھو ف)
۱۸	النور ۲۴	۹	لَّا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُم بَعْضًا ۚ قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝	(مسلمانو!) جب رسول تمکو بلائے تو اس کا بلانا ایسا مت سمجھو جیسا آپس میں ایک دوسرے کو بلانا سمجھتے ہو ف اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جانتا ہے جو تم میں آنکھ بچا کر سٹک جاتے ہیں ف پھر جو لوگ پیغمبر کا حکم نہیں مانتے ان کو ڈرنا چاہیے (دنیا میں) کوئی مصیبت ان پر نہ آن پڑے یا (آخرت میں) کوئی تکلیف کا عذاب ان کو نہ پہونچے ف
۱۹	الفرقان ۲۵	۵	فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُم بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا ۝	تو کافروں کا کہنا مت مان اور قرآن کے زور سے ان سے خوب جہاد کر ف
؍	؍	؍	وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ ۚ وَكَفَىٰ بِهِ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا ۝	اور (اے پیغمبر کافروں سے مت ڈر) اس خدا پر بھروسا کر جسکو موت نہیں ہمیشہ زندہ ہے اور تعریف کے ساتھ اسکی پاکی بیان کر ف اور اپنے بندوں کے گناہوں سے اسکا خبردار ہونا بس کرتا ہے (وہ سب بندوبست کر لیگا)
؍	؍	۶	وَعِبَادُ الرَّحْمَٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا ۝	اور خدا تعالیٰ کے (نیک) بندے وہ ہیں جو عاجزی کے ساتھ (یا آہستگی اور وقار کے ساتھ) زمین پر چلتے ہیں ف اور جب جاہل لوگ ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں (اچھا صاحب) سلام ف
؍	الشعراء ۲۶	۱۱	وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ۝ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ۝ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ۝ الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ ۝ وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ ۝ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝	اور آپ نے نزدیک کے رشتہ داروں کو ڈرا ف اور جو مسلمان تیرے تابعدار بن گئے ہیں انکے سامنے بازو جھکائے رہ (ان سے خاطر اور محبت سے پیش آ تواضع کے ساتھ) پھر اگر وہ تیرا کہنا نہ مانیں تو کہدے میں تمہارے کاموں سے الگ ہوں اور زبردست مہربان خدا پر بھروسا رکھ جو تجھ کو (نماز میں اکیلے) کھڑے ہوتے وقت اور نمازیوں کے ساتھ (جماعت میں) تیرا اٹھنے بیٹھنے (ہر ایک حرکت) کو دیکھ رہا ہے بیشک وہی سنتا اور جانتا ہے
۲۰	النمل ۲۷	۶	فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۖ إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ ۝	تو (اے پیغمبر) اللہ تعالیٰ پر بھروسا کر کیونکہ تو صریح حق پر ہے ف
؍	القصص ۲۸	۶	أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُم مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا	ان لوگوں کو انکی مضبوطی کے بدل ف دوہرا ثواب دیا جائیگا اور یہ لوگ برائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں ف اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہیں اجب

ف جب آدمی کسی گھر میں جائے تو وہاں کوئی نہ ہو تب بھی السلام علیکم کہے اور فرشتوں کی نیت کرے یا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین کہے اسیطرح جب مسجد میں جائے اور وہاں کوئی نہ ہو تو السلام علی رسول اللہ کہے ۱۲ ف ایک معمولی بات جانتے ہو جیسے آئے گئے چلے جاتے ہو آئے بلکہ رسول کے بلانے پر فوراً آنا فرض سمجھو یہاں تک کہ اگر نماز میں بھی ہو تو سلام پھیر کر چلے جاؤ پھر جب جاؤ تو بغیر اجازت کے برخاست نہ کرو بات کرو تو ادب سے ۱۲ ف منافقوں کا قاعدہ تھا کہ جمعہ کے دن ایک کی آڑ میں ایک چھپکر مسجد سے چل دیتے اور نماز سے دل چراتے بعضوں نے کہا میدان جنگ میں شکست کے ڈر سے وہاں جان بچانے کیلیے جلد چلے جاتے ابو داؤد نے روایت کیا کہ ایک مسلمان آنحضرت سے جانیکی اجازت لیتا تو منافق اسکی آڑ میں چپ کر چلدیتا اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف جو لوگ پیغمبر کا خلاف کریں اور تبھی نے ڈرایا کہ دنیا میں مصیبت میں مبتلا ہونگے اور آخرت میں عذاب الیم میں گرفتار ہونگے جب سے مسلمانوں نے حدیث شریف پر عمل کرنا چھوڑ دیا اسی آفت میں پڑ گئے ہیں اللہ تعالیٰ انکو ہدایت کرے ۱۲ ف قرآن کی دلیلیں سنا کر انکو قائل کر اور ان کو دیوتاؤں کی اچھی طرح خبر لے ۱۲ ف سبحان اللہ وبحمدہ کہا کر یا نماز پڑھا کر ۱۲ ف یہ نہیں کہ اکڑ کر مٹکتے ہوئے پھولے ہوئے اینٹھتے ہوئے ۱۲ ف یہ سلام وہ نہیں جو مسلمان آپس میں ملاقات کے وقت کہا جاتا ہے بلکہ یہ سلام ترک ملاقات اور رخصت ہونیکا ہے جیسے کسی سے پیچھا چھوڑانا منظور ہوتا ہے تو کہتے ہیں اچھا بھائی سلام بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جب جاہلوں سے انکی گفتگو آن پڑتی ہے تو اچھی سلامتی کی بات کہتے ہیں یعنے وہ بات جس سے جاہل برانگیختہ نہ ہوں فساد نہ بڑھے اور خود بھی گنہگار نہ ہوں بعضوں نے کہا یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۱۲ ف کیونکہ انکا حق زیادہ ہے انکا خیال بھی زیادہ رکھنا چاہیے نزدیک کے رشتہ داروں سے قریش کے لوگ یا عبد مناف کی اولاد یا ہاشم کی اولاد مراد ہے صحیح حدیث میں ہے جب یہ آیت اتری تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے لوگوں کو بلایا اور فرمایا اے قریش کے لوگو اپنی جانوں کو دوزخ سے بچاؤ میں تمہارے بھلے برے کا مالک نہیں ہوں ۱۲ ف اور جو حق پر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسی کو غالب کرتا ہے ۱۲ ف جو اگلی اور پچھلی کتاب دونوں پر قائم رہے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۡ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۡ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ۝	کوئی لغو بات (جیسے مشرکوں کی گالی گلوچ) سنتے ہیں تو انجان ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں (اچھا بھائی تم جانو) ہمارے کیے ہمارے سامنے آئیں گے اور تمہارے کیے تمہارے سامنے (اچھا بھائی) اسلام ہم جاہلوں کو منہ نہیں لگاتے ف۱
۲۰	العنکبوت ۲۹	۱	وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۭ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۭ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	اور ہم نے آدمی کو یہ حکم دیا ہے کہ اپنے ماں باپ سے اچھا برتاؤ کرے ف۲ اور (یہی کہہ دیا) اگر وہ زبردستی چاہیں کہ تو میرا شریک بنائے اس کو جسکو تو نہیں جانتا ف۳ تو ان کا کہنا مت مان تم (سب کو) میرے پاس (ایک دن) لوٹ کر آنا ہے پھر جو کچھ تم (دنیا میں) کرتے رہے ہیں تم کو جتلا دوں گا ف۴
۲۱	۔	۵	وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ڰ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰـهُنَا وَاِلٰـهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝	اور کتاب والوں (یہود اور نصاریٰ) سے جھگڑا نہ کرو مگر اچھے طور پر مگر جو ان میں شرارت کریں ف۵ اور یوں کہو ہم ایمان لائے اس پر جو ہم پر اترا (یعنی قرآن پر) اور جو تم پر اترا ف۶ اور ہمارا اور تمہارا خدا ایک ہی ہے اور ہم اسی کے تابعدار ہیں ف۷
۔	الروم ۳۰	۴	فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۭ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڎ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝	تو (اے پیغمبر) ایک طرف کا ہو کر اپنا منہ دین پر قائم رکھ اس دین پر جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے ف۸ اللہ تعالیٰ کی بناوٹ بدل نہیں سکتی ف۹ یہی سچا ٹھیک دین ہے (جو فطرت کے موافق ہے) مگر اکثر لوگ (اس بات کو) نہیں سمجھتے اسی (ایک خدا) کی طرف رجوع رہو اور اس سے ڈرتے رہو اور نماز کو درستی سے ادا کرتے رہو اور شرک کرنے والوں میں شریک نہ ہو ان لوگوں میں جنہوں نے اپنے دین میں پھوٹ ڈالی اور کئی گروہ ہو گئے (اور پھر) ہر گروہ اپنے (جھوٹے) اعتقاد پر پھولا ہوا ہے
۔	۔	۔	فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝	تو (اے پیغمبر) ناطے والے کو اس کا حق دے اور محتاج اور مسافر کو ان کا حق جو لوگ خدا کا منہ دیکھنا چاہتے ہیں ان کے لیے یہ بہتر ہے اور وہی مراد پائیں گے۔
۔	لقمٰن ۳۱	۲	وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ڼ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝	اور (اے پیغمبر وہ وقت یاد کر) جب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا ف۱۰ بیٹا اللہ کا شریک کسی کو مت بنانا کیونکہ شرک بڑا (سخت) گناہ ف۱۱ ہے
۔	الروم ۳۰	۵	فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ	تو (اے پیغمبر) اس دن کے آنے سے پہلے جو خدا کی طرف سے ٹل

ف۱ سلام تحیت کا نہیں ہے جو مسلمانوں میں آپس میں کیا جاتا ہے بلکہ رخصت (اور ترک ملاقات) کا ۲ ف۲ ان کی خدمت کرے عاجزی سے پیش آئے ۳ ف۳ یعنی کوئی دلیل اس کے شریک ہونے کی نہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اگر وہ خواہ مخواہ یہ چاہیں کہ تو بن جانے بوجھے ہمارے ساتھ شرک کرنے لگے ۴ ف۴ اس کا بدلہ دیکھ کر تم کو خود معلوم ہو جائیگا کہ کونسا عمل برا تھا کونسا اچھا تھا شرک کی طرح تمام گناہوں میں ماں باپ یا بادشاہ یا اور کسی کی اطاعت اس کام میں نہیں کرنا چاہیے جو گناہ ہو حدیث میں ہے کہ خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں ہو سکتی کہتے ہیں سعد بن ابی وقاصؓ کی ماں نے ان سے کہا میں نہ کھانا کھاؤں گی نہ پانی پیوں گی جب تک تو محمد سے پھر نہ جائے اور اپنے باپ دادا (یعنی شرک) کے دین پر نہ آجائے اس وقت یہ آیت اتری سعد نے اس کا کہنا نہیں سنا بلکہ یہ کہا اماں اگر تیری سو جانیں ہوں اور ایک ایک کر کے سب نکل جائیں تو بھی میں حضرت محمد سے نہیں پھرونگا تو کھا یا نہ کھا تجھ کو اختیار ہے ۵ ف۵ خواہ مخواہ تم سے لڑنا چاہیں اور بے انصافی پر کمر باندھیں تو پھر سختی کرنے میں مضائقہ نہیں ان سے جہاد کرو لڑو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کے پیغمبر یا شریعت کو برا کہو کیونکہ ان کے پیغمبر اور ہمارے پیغمبر جدا نہیں ہیں حدیث میں ہے کہ سب پیغمبر ایک باپ کے بیٹے ہیں یعنی سب ایک ہی خدا برحق کے بھیجے ہوئے ہیں ۶ ف۶ تورات اور انجیل اور زبور اور دوسرے صحیفے نیز جو اگلے پیغمبروں پر اترے ۷ ف۷ صحیح حدیث میں ہے کہ اہل کتاب عبرانی تورات کو پڑھتے اور عربی میں اس کا ترجمہ کر کے مسلمانوں کو سناتے آنحضرت نے فرمایا اہل کتاب کو نہ سچا کہو نہ جھٹلاؤ یوں کہو آمنا بالذی انزل الینا وانزل الیکم اخیر تک ۸ ف۸ معلوم ہوا اسلام کا دین اللہ کی فطرت ہے جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ اسلام ہی پر پیدا ہوتا ہے پھر ماں باپ اسے یا دوستوں کے بہکانے سے یہودی یا نصرانی یا مجوسی یا ہندو یا بدھ ہو جاتا ہے صحیح حدیث میں ہے ایک روایت میں ہے کہ صحابہ نے جہاد میں مشرکوں کے بچوں کو بھی مار ڈالا آنحضرت نے پوچھا تم نے ایسا کیوں کیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ وہ مشرکوں کی اولاد تھی آپ نے فرمایا اب جو تم میں عمدہ مسلمان ہیں کیا وہ مشرکوں کی اولاد نہیں ہیں ایک حدیث میں ہے کہ ہر ایک جان اپنی فطرت پر رہتی ہے جب تک اس کی زبان نہیں چلتی جب زبان چلتی ہے تو شکر گذار ہو یا ناشکرا ۹ ف۹ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک آدمی میں اللہ نے سچائی ہونے کی رغبت رکھی ہے (خمیر

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ يَصَّدَّعُونَ ۝	نہیں سکتا ف۱ اپنا منہ سیدھا رکھ (اس) ٹھیک دین پر قائم رکھ اس دن (سب لوگ) الگ الگ ہو جائیں گے (مومن جدا کافر جدا)
۲۱	الروم	۵	فَانظُرْ إِلَىٰ آثَارِ رَحْمَتِ اللَّهِ كَيْفَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝	تو (اے دیکھنے والے) اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اثر دیکھ زمین کو مرے بعد پھر کیونکر جلاتا ہے بیشک وہی خدا جو زمین کو مرے پیچھے جلاتا ہے قیامت کے دن مردوں کو بھی جلائے گا اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے
”	”	۶	فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۖ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ ۝	تو اے پیغمبر صبر کیے رہ اللہ کا وعدہ سچا ہے (ایک روز تو ضرور غالب ہوگا) اور کہیں ایسا نہ ہو (بے) ایمان لوگ تجھ کو بے صبرا بنا لیں (تو جھٹ پٹ جلدباز ہو جائے)
”	لقمان	۲	وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ ۚ وَمَن يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝	اور ہم نے سچ مچ (پہلے) لقمان کو حکمت دی تھی ف۲ اور ہم نے اس سے فرمایا اللہ کا شکر کر اور جو کوئی شکر کریگا وہ اپنے ہی بھلے کے لیے شکر کرے گا ف۳ اور جو کوئی ناشکری کرے تو اللہ تو بے پرواہ ہے خوبیوں والا ف۴
”	”	”	وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ۝ وَإِن جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَن تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۖ وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۖ وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝	اور ہم نے آدمی کو اپنے ماں باپ کے لیے (اچھا سلوک کرنیکا) حکم دیا ماں نے تو اسکو تھک تھک کر (اپنے پیٹ میں) اٹھایا اور دو برس میں (کہیں) اسکا دودھ چھوٹا ف۵ (ہم نے آدمی کو یہ حکم دیا) کہ میرا شکر کرتا رہ اور اپنے ماں باپ کا اور (آخر) تجھ کو (مرے بعد) میرے پاس لوٹ کر آنا ہے ف۶ اور اگر تیرے ماں باپ زور زبردستی سے یہ کہیں کہ اللہ کے ساتھ اسکو شریک کر جسکے شریک ہونیکی تیرے پاس کوئی سند نہیں تو انکا کہنا مت مان اور دنیا میں انکے ساتھ دستور کے موافق رہ ف۷ اور (دین میں) اسکی راہ پر چل جو میری طرف رجوع ہو پھر تم سب میرے پاس تمکو لوٹ کر آنا ہے پھر تمکو جو تم (دنیا میں) کرتے رہے (اسکا بدلہ دیکر) جتلا دونگا
”	”	”	يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ ۖ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝ وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِن صَوْتِكَ	بیٹا نماز کو درستی سے ادا کرتا رہ اور اچھی بات کرنیکا حکم کرتا رہ اور بری بات سے منع کرتا رہ اور جو آفت تجھ پر آن پڑے اس پر صبر کر ف۸ بیشک یہ کام بڑے ضروری کام ہیں ف۹ اور لوگوں سے اپنی گال نہ پھیلا ف۱۰ اور زمین میں اتراتا اکڑتا ہوا مت چل کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا ف۱۱ اور بیچ کی چال چلا کر ف۱۲ اور اپنی آواز آہستہ رکھ ف۱۳ کیونکہ گدھوں کی آواز (سب) آوازوں

ف۱ یعنی قیامت کا دن ۔ ف۲ وہ حکیم تھے اور بعضوں نے کہا پیغمبر تھے کہتے ہیں وہ حضرت ایوب کے بھانجے تھے اور درزی یا بڑھئی کا پیشہ کرتے تھے ایک حدیث میں ہے کہ وہ حبشی تھے ۔ ف۳ اس کو اللہ اور زیادہ نعمتیں دیگا ۔ ف۴ اسکی ذات میں تمام کمال موجود ہیں اسکو نہ کسی کی تعریف کی پرواہ ہے نہ کسی کی شکر گذاری کی ۔ ف۵ مطلب یہ ہے کہ باپ اور ماں دونو کا حق اولاد پر بہت ہے اور ماں کا حق باپ سے بھی زیادہ ہے کیوں کہ ماں نے اس کے لیے بڑی تکلیف اٹھائی نو مہینے پیٹ میں رکھا ضعف پر ضعف بڑھتا گیا پھر دو برس تک دودھ پلایا گویا موت کیا حدیث میں ہے ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا میں کس سے سلوک کروں فرمایا اپنی ماں سے پوچھا پھر کس سے فرمایا اپنی ماں سے پوچھا پھر کس سے فرمایا اپنی ماں سے پوچھا پھر کس سے فرمایا اپنے باپ سے تو ماں کا حق باپ سے تین حصے بڑھ کر رکھا ۔ ف۶ اور اپنے اعمال کا جواب دینا اگر ناشکری کریگا تو اس کی سزا پائے گا ۔ ف۷ شفقت اور محبت اور خلق اور تواضع کے ساتھ ۔ ف۸ یعنے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے میں جو مصیبتیں پیش آئیں ان کو جھیلے اور صبر کرے پیغمبروں کی یہ میراث ہے ۔ ف۹ نماز اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ۔ ف۱۰ اللہ تعالے نے ان کو فرض کیا ہے ہر حال ان کو ادا کرنا لازم ہے ۔ ف۱۱ جیسے مغرور متکبر لوگوں کی عادت ہوتی ہے یا لوگوں سے اپنا رخ مت پھیر بلکہ عاجزی کے ساتھ ہر ایک کی بات سن ۔ ف۱۲ اینٹھو کو جو ہر وقت پھولا اور متکبر ہے بلکہ اللہ تو کو عاجزی پسند ہے ۔ ف۱۳ نہ بہت تیز نہ بہت سست آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی ہی چال تھی حدیث میں ہے کہ آپ جلدی چلتے آگے کو زور دیکر جیسے کوئی چڑھاؤ سے نیچے اترتا ہے ۔ ف۱۴ ہولی سی بات کر چلا کر گدھوں کی طرح ۔

پارہ	سورۃ	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
			إِنَّ أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ۝	میں بری ہے
۲۲	الاحزاب ۳۳	۱	يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ۝	اے پیغمبر اللہ تعالےٰ سے ڈرتا رہ اور کافروں اور منافقوں کا کہنا مت مان بیشک اللہ تعالےٰ (سب کچھ) جانتا ہے حکمت والا ہے ف اور جو تیرے مالک کی طرف سے تجھ پر وحی اترتی ہے اس پر چلتا رہ بیشک اللہ تعالیٰ کو تمہارے (سب) کاموں کی خبر ہے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسا رکھ اور وہ بس ہے کام بنانے والا
۲۲	الاحزاب	۶	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ۝ وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝	مسلمانو! اللہ تعالیٰ کی یاد بہت کیا کرو اور صبح شام اس کی پاکی بیان کرتے رہو
۲۲	الاحزاب	۶	وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ وَدَعْ أَذَاهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ۝	اور (اے پیغمبر) کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مان اور وہ جو تجھ کو ستاتے ہیں اسکا خیال چھوڑ دے ف اور اللہ پر بھروسا رکھ اور اللہ بس ہے کام بنانے والا
۲۲	الاحزاب	۷	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنكُمْ ۖ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ۚ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ ۚ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۚ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَن تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَن تَنكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِن بَعْدِهِ أَبَدًا ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمًا ۝	مسلمانو جب تم کو کھانے کے لیے بلایا جائے تو پیغمبر کے گھروں میں نہ جاؤ مگر اجازت سے (وہ بھی ایسے وقت میں جاؤ کہ) اس کے پکنے کا انتظار نہ کرنا پڑے بلکہ جب بلائے جاؤ اس وقت جاؤ۔ پھر کھانا کھا چکتے ہی وہاں سے چلدو اور باتوں میں نہ لگ جاؤ۔ کیونکہ ایسا کرنے سے پیغمبر (صلے اللہ علیہ وسلم) کو تکلیف ہوتی ہے وہ تم سے شرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو تو سچ بات کہنے میں کوئی شرم نہیں ف اور جب پیغمبر کی بی بیوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو ف اس سے تمہارے دل اور ان کے دل شیطان کے وسوسوں سے خوب پاک رہیں گے اور تمہارے لیے یہ زیبا نہیں کہ اللہ کے پیغمبر کو تکلیف پہونچاؤ۔ اور نہ یہ کہ اس کے پیچھے اس کی عورتوں سے کبھی نکاح کرو خدا تعالےٰ کے نزدیک یہ بڑا گناہ ہے ف
۲۲	الاحزاب	۹	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ	مسلمانو! تم اُن لوگوں کی طرح مت ہو جنہوں نے موسیٰ کو

ف ہوا یہ کہ قریش کے کافروں میں سے ابوسفیان اور عکرمہ اور ابوالاعور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کہا آپ ہمارے معبودوں کی برائی کرنا چھوڑ دیجیے اور یوں کہا کیجیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پاس سفارش کریں گے اور منافقوں میں سے عبداللہ بن ابی اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح نے بھی یہی رائے دی اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف تو اس کا بدلہ لینے کی فکر نہ کر یا اس کی پرواہ نہ کر ۱۲ ف یہ آیت اس وقت اتری جب حضرت زینب سے نکاح کے ولیمہ میں آپ نے صحابہ کو بلایا وہ کھانا کھا چکے لیکن باتیں کرتے ہوئے وہیں بیٹھے رہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شرم سے کچھ نہ فرما سکے یہاں تک کہ آپ خود اٹھ کر باہر تشریف لے گئے پھر آئے تو دیکھا وہ لوگ بیٹھے ہیں پھر تشریف لے گئے اور دریافت کرایا جب وہ لوگ اٹھ گئے تو آپ تشریف لائے اور حضرت زینبؓ سے صحبت کی ۱۲ ف پہلے پیغمبر کی بی بیاں بھی عام عورتوں کی طرح باہر نکلا کرتیں اور پردہ نہ کرتیں حضرت عمرؓ نے پردے کی رائے دی لیکن حضرتؐ نے حکم نہ دیا یہاں تک کہ یہ آیت اتری اس وقت سے آپ کی بی بیاں پردے میں رہنے لگیں ۱۲ ف کیونکہ آنحضرتؐ کی بی بیاں تمہاری مائیں ہیں جیسے اور پرگذرا اور ماں سے نکاح نہیں ہوسکتا ۱۲

			اِذْ وَا مُوْسٰی فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ۝	ستایا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو اس (عیب) سے جو وہ کہتے تھے پاک کر دکھایا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک موسیٰ عزت دار تھا ف۱
۲۲	الاحزاب ۳۳	۹	۱۱۹ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝	مسلمانو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور سیدھی (صحیح) بات کہو (ایسا کرو گے تو) اللہ تعالیٰ تمہارے کام بنا دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے کہے چلے اس نے بڑی مراد پائی ف۲
،،	السبا ۳۴	۶	۱۲۰ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ۝ قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَاۤ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْۤ اِلَيَّ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ۝	کہدے سچا دین (توحید کا) آن پہونچا اور جھوٹا دین (بالکل مٹ گیا) نہ وہ آسکتا ہے نہ پلٹ سکتا ہے ف۳ کہدے اگر میں بہک گیا ہوں تو بہک کر اپنا ہی برا کرونگا اور جو میں ہدایت پر آگیا ہوں تو میرے مالک کی مجھ پر وحی بھیجنے سے بیشک وہ سن رہا ہے نزدیک ہے ف۴
،،	فاطر ۳۵	۱	۱۲۱ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٚ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝	لوگو اللہ تعالیٰ کا وعدہ (قیامت) برحق ہے ایسا نہ ہو تم کو دنیا کی زندگی دھوکا دے اور (ایسا نہ ہو کہ) شیطان تم کو اللہ تعالیٰ کے باب میں فریب دے ف۵
۲۳	والصّٰفّٰت ۳۷	۱	۱۲۲ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ ۱۲۳ فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ۝	اب ان کافروں سے پوچھ (انکو دوبارہ) پیدا کرنا مشکل ہے یا جو ہم پیدا کر چکے ف۶ اب ان (مکہ کے) کافروں سے پوچھ کیا تیرے مالک کے لیے بیٹیاں ہیں اور ان کے لیے بیٹے ہیں
،،	،،	،،	۱۲۴ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۙ وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝	تو چند روز تک ان (مشرکوں) کا خیال چھوڑ دے اور ان کو دیکھتا رہ وہ آگے (اپنی ذلت) دیکھ لیں گے۔
،،	،،	،،	۱۲۵ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۙ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝	اور چند روز تک ان کا خیال چھوڑ دے اور دیکھتا رہ یہ بھی آگے چلکر (اپنا نتیجہ) دیکھ لیں گے
،،	ص ۳۸	۲	۱۲۶ اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ	(اے پیغمبر) ان کی باتوں پر صبر کیے رہ ف۷
،،	،،	۵	۱۲۷ قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ صلی	(اے پیغمبر) کہدے میں تو اور کچھ نہیں اللہ کے عذاب سے تمکو ڈرانیوالا ہوں
،،	،،	،،	۱۲۸ قُلْ مَاۤ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ۝	اے پیغمبر لوگوں سے کہدے میں اللہ کے حکم پہنچانے کا تم سے کچھ نیگ نہیں مانگتا اور نہ میں اپنے تئیں بنانا چاہتا ہوں

ف۱ یہ آیت اس وقت اتری جب مسلمانوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ستایا زید بن محمد کہا کرتے تھے بعضوں نے کہا آپ نے ایک بار لوٹ کا مال تقسیم کیا ایک شخص کہنے لگا اس تقسیم میں خدا کی رضامندی مقصود نہ تھی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ موسیٰ پر رحم کرے وہ مجھ سے زیادہ ستائے گئے مگر انہوں نے صبر کیا موسیٰ پر لوگوں نے یہ طوفان جوڑا کہ ان کو فتق کا عارضہ ہے یا برص ہے جب تو چھپ کر نہاتے ہیں ایک روز پتھر پر کپڑے رکھکر نہانے لگے اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ پتھر کپڑے لیکر بھاگا حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام ننگے اس کے پیچھے دوڑے بنی اسرائیل نے دیکھ لیا کہ ان میں کوئی عیب نہیں ہے بعضوں نے کہا یہ طوفان جوڑا کہ انہوں نے اپنے بھائی ہارون کو مار ڈالا ۱۲ ف۲ خوب کامیابی حاصل کی سیدھی صحیح بات سے یہی بات مراد ہے یعنے زید کو آن کے باپ حارثہ کا بیٹا کہو یہی سچ ہے حضرت محمدؐ کا بیٹا نہ کہو یہ غلط ہے بعضوں نے کہا سیدھی صحیح بات سے لا الٰہ الا اللہ مراد ہے ۱۲ ف۳ بالکل فنا ہو گیا اور اس کا اثر بھی نہیں رہا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جھوٹے معبود نہ شروع میں کچھ پیدا کر سکتے ہیں نہ دوبارہ جلا سکتے ہیں ۱۲ ف۴ گو اس کی ذات مقدس عرش معلے پر ہے مگر اس کے ساتھ ہی سب سے نزدیک بھی ہے یعنے ہر ایک کی فریاد اور پکار سن رہا ہے ۱۲ ف۵ تمہارے دل میں یہ ڈالدے کہ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے اور مرے سے چین کرو گناہوں کی فکر نہ کرو نہیں یہ شیطان کا دھوکا ہے اس کے فریب میں نہ آجانا اللہ جیسے غفور رحیم ہے ویسے قہار بھی ہے رتی رتی کا حساب لینے والا ہے اس کے عذاب سے ڈرتے رہو اور اسکی یاد سے غافل نہ ہو نفس کو روکے رہو ۱۲ ف۶ زمین آسمان تارے ۱۲ ف۷ اللہ تعالیٰ کی مدد کا انتظار کرتا رہ بعضوں نے کہا یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۱۲

۲۳	الزمر	۲	قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝	(اے پیغمبر) کہدے میری ایمان والے بندو اپنے مالک سے ڈرتے رہو جو لوگ اس دنیا میں اچھا کام کریں گے انکے لیے آخرت میں اچھا بدلہ ہے ف اور اللہ تعالی کی زمین کشادہ ہے ف۲ جو لوگ بلاؤں پر صبر کرتے ہیں ان کو آخرت میں انکا ثواب بحساب دیا جائیگا ف۳
۵	״	״	قُلْ اِنِّيْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝	(اے پیغمبر) کہدے مجھے تو یہ حکم ہوا ہے کہ اللہ کو پوجوں خالص اسی کی بزرگی کروں اور مجھ کو حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے اسکا تابعدار بنوں ف۴
۶	״	״	قُلْ اِنِّيْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ۝ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝	(اے پیغمبر) کہدے میں تو بڑے دن (قیامت) کے عذاب سے ڈرتا ہوں اگر اپنے مالک کی نافرمانی کروں ف۵ کہدے میں تو اللہ کو پوجتا ہوں خالص اسی کی بندگی کرتا ہوں تم اس کے سوا جس کو چاہو پوجو (اے پیغمبر) کہدے (درحقیقت) ٹوٹا اٹھانے والے وہی لوگ ہیں جو قیامت کے دن اپنی جانوں اور اپنے گھروالوں کو ہار بیٹھیں گے سن لے یہی تو کھلا نقصان ہے ف۶
۲۴	״	۴	قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝	کہدے بھائیو تم اپنی جگہ (جو کرتے ہو وہ) کیے جاؤ میں (جو کرتا ہوں وہ) کیے جاؤنگا تم آگے چلکر ضرور جان لوگے (دنیا میں) رسوا کرنیوالی آفت کس پر آتی ہے ف۷ اور ہمیشہ کا عذاب (آخرت میں) کس پر اترتا ہے
״	״	۶	قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ وَاَنِيْبُوْۤا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ وَاتَّبِعُوْۤا اَحْسَنَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ	(اے پیغمبر) کہدے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اللہ تعالی کی مہربانی سے ناامید نہ ہو کیونکہ اللہ تعالی سب گناہوں کو بخشدیتا ہے ف۸ بیشک وہی (بڑا) بخشنے والا مہربان ہے اور تم پر عذاب آنے سے پہلے تم اپنے مالک کیطرف رجوع ہو جاؤ ف۱۰ اور اسکی فرمانبرداری کرو عذاب آئے بعد پھر کوئی تمہاری مدد نہ کرسکیگا اور تم پر بے خبری میں ناگاہ عذاب آجانے سے پہلے جو اچھا (کلام) تمہارے مالک کی طرف سے تم پر اترا ہے (یعنی قرآن) اس پر چلو ایسا نہ ہو تم میں سے کوئی شخص یوں کہنے لگے ہائے افسوس میں نے اللہ کی طاعت میں کیسی کوتاہی کی اور میں تو بے شک (دنیا میں دین کا) مسخراپن

ف۱ اگر کسی ملک میں رہ کر تم اچھا کام نہ کرسکو تو اللہ تعالی کی زمین کشادہ ہے ۱۲ ف۲ اس ملک سے ہجرت کرکے دوسرے ملک میں چلے جاؤ ۱۲ ف۳ ان گنت بے ناپے بے تولے ۱۲ ف۴ سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا اسلام تھا آپ نے اس وقت خدا کی بندگی اختیار کی جب گرد و پیش سب خدا کے دشمن آپ کو گھیرے ہوئے تھے اور اپنی جان اور عزت کی کچھ پرواہ نہ کی قیامت تک جتنے کلمہ گو مسلمان گذریں گے سب کا ثواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملتا جاتا ہے ۱۲ ف۵ کہتے ہیں یہ آیت اس وقت اتری جب مشرکوں نے آنحضرت کو سمجھایا کہ اپنے باپ دادوں کا طریق اختیار کرلو اور اس نئے دین سے باز آجاؤ جب آنحضرت جو ساری دنیا میں افضل ہیں اللہ کے عذاب سے ڈرتے ہوں تو اور بزرگ یا ولی کس شمار میں ہیں جن کو عذاب کا ڈر نہ ہو ۱۲ ف۶ دوزخ میں ڈالوائیں گے ۱۲ ف۷ بڑا ٹوٹا ہے جس سے بڑھ کر کوئی ٹوٹا نہیں ہوسکتا اس لیے کہ ہر ٹوٹے کی تلافی اس کے بعد نفع ملنے سے ہوجاتی ہے مگر دوزخ میں پڑے بعد پھر نکلنے اور آسائش حاصل ہونے کی امید نہیں ہے ۱۲ ف۸ وہ آفت بدر کے دن آئی ذلیل خوار ہوئے ۱۲ ف۹ کہتے ہیں جب اسلام کا غلبہ ہوگیا تو بعض کافر جنہوں نے بڑے بڑے قصور کیے تھے یہ ڈرے کہ اگر ہم مسلمان ہی ہوں تو کیا فائدہ ہمارے قصور معاف ہونا مشکل ہے اس وقت یہ آیت اتری بعضوں نے کہا وحشی قاتل حمزہ رضہ کے باب میں اتری بعضوں نے کہا ان لوگوں کے باب میں جو اسلام سے مرتد ہوگئے تھے ۱۲ ف۱۰ یعنے آئندہ گناہ نہ کرو یا اگلی گناہوں سے توبہ کرو ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۙ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۙ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝	ہی کرتا رہا ف۱ یا یوں کہنے لگے اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو رستہ بتلاتا تو (آج) میں بھی پرہیزگاروں میں ہوتا ف۲ یا جب عذاب دیکھے تو یوں کہے کاش ایک بار (اور) میں (دنیا میں) بھیجا جاؤں تو میں بھی نیکوں میں شامل ہو جاؤں (اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا) کیوں نہیں (ارے کافر دنیا میں تو) میری آیتیں تجھ تک پہونچی تھیں لیکن تو نے انکو جھٹلایا اور شیخی کرنے لگا اور منکر بن بیٹھا ف۳
۲۴	المؤمن ۴۰	۶	۱۳۳ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝	۱۳۳ تو (اے پیغمبر) صبر کیے رہ بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے ف۴ اور اپنے قصور کی بخشش مانگتا اور صبح اور شام اپنے مالک کی تعریف کے ساتھ پاکی بیان کرتا رہ
〃	〃	〃	۱۳۴ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝	۱۳۴ تو (اے پیغمبر) اس کی پناہ مانگ بیشک وہ (سب کچھ) سنتا دیکھتا ہے
〃	〃	۸	۱۳۵ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۝	۱۳۵ تو (اے پیغمبر) صبر کیے رہ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے ف۵ پھر جو ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے ف۶ اگر اس میں سے کچھ تجھ کو دکھلائیں ف۷ یا ہم تجھ کو (دنیا سے) اٹھا لیں تو بھی یہ کافر بچ نہیں سکتے آخر ان کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے ف۸
〃	حم السجدہ ۴۱	۱	۱۳۶ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۝	۱۳۶ سیدھے اسی کی طرف منہ کیے رہو (اسی کا پوجا کرو) اور اس سے اپنے گناہوں کی معافی چاہو
〃	〃	۵	۱۳۷ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝	۱۳۷ برائی کا بدلہ اچھی سے اچھا کرو ف۸ ایسا کریگا تو دیکھ لیگا جو تیرا دشمن تھا وہ ایک دم سے ایسا ہو جائیگا جیسے (تیرا) دلسوز دوست اور یہ بات ان ہی کو حاصل ہوتی ہے جو صبر کرتے ہیں اور ان ہی کو اس کی توفیق ہوتی ہے جو نصیبے والے ہیں ف۹
〃	〃	〃	۱۳۸ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝	۱۳۸ اور (اے پیغمبر) اگر شیطان (گدگدانے سے) تجھ کو گدگدی ہو ف۱۰ تو اللہ کی پناہ مانگ (وہ تجھ کو بچا لیگا) بیشک وہ (سب) سنتا جانتا ہے ف۱۱
〃	〃	〃	۱۳۹ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ	۱۳۹ سورج اور چاند کو سجدہ نہ کرو (وہ تو تمہاری طرح ایک مخلوق ہیں) اور خدا کو
۲۵	الشوریٰ ۴۲	۲	۱۴۰ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ	۱۴۰ اسی جہت سے تو (لوگوں کو) بلاتا رہ اور تو خود بھی جس طرح تجھ کو حکم ہوا ف۱۲ جما رہ اور انکی خواہشوں پر مت چل اور کہدے میں تو اللہ نے جتنی کتابیں اتاریں سب پر ایمان لایا اور مجھے یہ حکم ہے کہ تمہارے (آپس کے جھگڑوں) میں انصاف کروں

ف۱ ہمیشہ شریعت کی باتوں پر ہنستا ہی رہا اس کی کتابوں اور پیغمبروں کا ٹھٹھا اڑاتا رہا مسلمانوں سے مسخرہ پن کرتا رہا ۔ ف۲ اللہ تعالیٰ نے پیغمبر اور قرآن کو بھیجکر اس عذر کا بھی کوئی موقع نہ رکھا ہدایت کا رستہ بتلا دیا ۔ ف۳ اب ان باتوں سے کیا کام نکل سکتا ہے ہائے مجھ سے کوتاہی ہوئی ہائے میں پھر دنیا میں جاؤں تو نیک بنکر آؤں اب پچھتاوت کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت ۔ ف۴ ایک دن ضرور ان کافروں پر عذاب اترے گا ۔ ف۵ قتل یا قید ہونے کا ۔ ف۶ تیری زندگی ہی میں یہ وعدہ پورا ہو تو خیر ۔ ف۷ وہاں خدا کا وعدہ پورا ہوگا وہ سخت عذاب میں گرفتار ہونگے ۔ ف۸ برائی کا اچھا بدلہ یہ ہے کہ معاف کر دے اور اچھے سے اچھا یہ ہے کہ نیکی کرے ۔ ف۹ یا شریف النفس اور عالی خاندان ہیں ورنہ اوچھے کمینے تو بھلائی کے بدل برائی کرتے ہیں اور عام لوگ برائی کے بدل برائی کرتے ہیں ۔ ف۱۰ یعنے شیطان تیرے دل میں کوئی وسوسہ ڈالے ۔ ف۱۱ صحیحین میں روایت ہے دو آدمیوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے گالی گلوج کی ایک کو بہت غصہ آیا آپ نے فرمایا مجھے ایک کلمہ معلوم ہے اگر اسکو یہ کہے تو اسکا غصہ جاتا رہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم وہ کہنے لگا کیا آپ مجھے دیوانہ سمجھتے ہیں آپ نے یہ آیت پڑھی مترجم کہتا ہے دیوانہ ہونے میں کیا شک ہے غصہ کے جوش میں آدمی کی عقل جاتی رہتی ہے اور دیوانہ کسے کہتے ہیں جس کی عقل نہ ہو ۔ ف۱۲ یہ استقامت بہت مشکل ہے اولیا اللہ فرماتے ہیں کہ ہزاروں کرامت سے استقامت بہتر ہے یعنے مرتے دم تک شریعت کے احکام پر مجبور رہنا ۔ ف۱۳ کسی نے کہا یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۔ ف۱۴ وہ ان کے شر سے تجھ کو بچائے بعضوں نے کہا دجال سے خدا کی پناہ مانگ ۔

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			بَيْنَكُمْ ؕ اللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ؕ لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ؕ اللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ؕ	ف اللہ ہمارا مالک ہے اور تمہارا بھی مالک ہے، ہمارا کیا ہمارے لیے اور تمہارا کیا تمہارے لیے ہم میں اور تم میں کوئی جھگڑا نہیں ف اللہ تعالیٰ ہم کو (تم کو) اکٹھا کریگا اور اسی کی طرف (آخر سب کو) لوٹنا ہے ف
۲۵	۴۲ الشوریٰ	۳	۱۴۱ قُلْ لَّا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ؕ	۱۴۱ کہدے (لوگو) میں تم سے خدا کا پیغام پہونچانے پر کوئی نیگ نہیں مانگتا مگر ناطے کی محبت تو رکھو ف
”	”	۴	۱۴۲ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۚ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۚ وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۪ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۚ وَالَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ؕ	۱۴۲ ان لوگوں کے لیے ہے جو ایمان دار ہیں اور اپنے مالک پر بھروسا رکھتے ہیں اور (یہ ثواب) ان لوگوں کے لیے بھی جو بڑے بڑے گناہوں ف اور بےحیائی کے کاموں ف سے بچے رہتے ہیں اور جب انکو غصہ آجاتا ہے تو معاف کردیتے ہیں ف اور جو اپنے مالک کا حکم مانتے ہیں ف اور نماز کو درستی کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور ان کا کام آپس کی صلاح (اور مشورے) سے چلتا ہے ف اور جو (مال متاع) ہم نے انکو دیا ہے اس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں ف اور وہ لوگ جن پر کوئی ظلم کرتا ہے تو وہ (ظالم) سے بدلہ لیتے ہیں ف
”	”	”	۱۴۳ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ؕ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ؕ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؕ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ؕ	۱۴۳ اور برائی کا بدلہ اتنی ہی برائی ہے اس پر بھی جو کوئی معاف کردے اور ملجائے (صلح کرلے) تو اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے بے شک اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ف اور جس پر ظلم ہوا وہ اگر بدلہ لے تو ایسے لوگوں پر کوئی الزام نہیں ف الزام تو انہی لوگوں پر ہے جو (شروع ہی سے) لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ملک میں ناحق دھوم مچاتے ہیں ف ایسے لوگوں کو تکلیف کا عذاب ہوگا۔ اور البتہ جو کوئی (دوسرے کے ظلم کرنے پر بھی) صبر کرے اور معاف کردے تو یہ بڑی ہمت کے کام ہیں ف
”	”	۵	۱۴۴ اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ؕ	۱۴۴ (لوگو) اس دن کے آنے سے پہلے جو اللہ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں اپنے مالک کا کہا مانو اس دن تم کو نہ تو (کہیں) پناہ ملے گی اور نہ تم کو (اپنے گناہوں کا) انکار کرتے بنے گا ف
”	۴۳ الزخرف	۴	۱۴۵ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْۤ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ	۱۴۵ تو (اے پیغمبر) تجھ کو جو حکم آیا اسکو (مضبوط) تھامے رہ (شریعت)

ف کسی کتاب یا پیغمبر کو برا نہ کہوں یا انصاف سے تمہارے مقدمے فیصل کروں ۲ ف یعنی اب جھگڑے کی کوئی ضرورت نہ رہی کیونکہ جو حق بات تھی وہ ظاہر ہو چکی بعضوں نے کہا یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہو گئی ۳ ف اس وقت انصاف ہوجائے گا ۴ ف یہ خطاب ہے قریش کے کافروں کی طرف مطلب یہ ہے کہ مجھے دنیا کا فائدہ تم سے اٹھانا منظور نہیں ہے اگر اتنا تو کرو کہ قرابت کا پاس رکھو اور مجھ کو ناحق نہ ستاؤ ابن عباس نے کہا قریش کے ہر خاندان سے آپکو کچھ نہ کچھ رشتہ تھا جب قریش کے لوگوں نے آپکو جھٹلایا اور آپ سے بیعت نہ کی تو آپ نے فرمایا خیر بیعت نہ کرو تو نہ کرو مگر میری قرابت کا تو خیال رکھو ایسا نہ ہو کہ عرب کے دوسرے لوگ جن سے مجھکو قرابت نہیں ہے میں ان کی حفاظت میں آجاؤں ۵ ف یعنی کبیرہ گناہوں سے جنکا بیان اوپر گذر چکا ہے ۶ ف جیسے زنا لواطت وغیرہ ۷ ف یہ اعلیٰ درجہ ہے کہ برائی کا بدلہ برائی نہ کرے بلکہ اپنا غصہ دبا کر معاف کردے اور یہ بھی جائز ہے کہ برائی کا بدلہ اتنی ہی برائی کرے ۸ ف جو پیغمبر کے ذریعہ سے انکو دیا جاتا ہے ۹ ف سبحان اللہ اگر مسلمان اب بھی قرآن شریف پر چلیں اور اپنے سب کاموں کو صلاح اور مشورے پر چلانے لگیں تو اپنے دشمنوں پر پھر غالب ہو سکتے ہیں ابن عربی نے کہا جو قوم مشورے پر چلے گی اسکو ٹھیک رستہ ملیگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کل کام دین اور دنیا کے مشورے سے چلاتے تھے یہاں تک کہ خلافت اور بادشاہت بھی مشورے سے قائم کرتے تھے سب سے پہلی خلافت یعنی ابوبکرؓ کی خلافت مشورہ ہی سے قائم ہوئی اور ابوبکر نے خلیفہ ہونے کے بعد بھی ہر ایک کام میں مشورہ لیا اسی طرح حضرت عمرؓ نے ۔ مترجم کہتا ہے مسلمانوں کی حکومت ابتدا سے جمہوری طور پر قائم ہوئی اور جب تک جمہوری رہی اس میں دن دونی رات چوگنی ترقی ہوتی رہی مسلمانوں کا بادشاہ اور خلیفہ مشورے سے قائم کیا جاتا ہے اور مشورے سے معزول ہو سکتا ہے اور جب تک وہ حکومت کرتا ہے مشورہ لیتا رہتا ہے مسلمانوں کا بادشاہ کوئی شخصی بادشاہ نہیں ہوتا کہ جو اسکی جی میں آئے سیاہ اور سفید وہ کر ڈالے بلکہ مجلس شوریٰ کا گویا پریزیڈنٹ ہوتا ہے اور تمام قوانین شرعیہ اور سیرت خلفائے راشدین کی پابندی اسکو لازم ہوتی ہے اگر اسکے خلاف چلے تو مسلمانوں پر واجب ہے فوراً معزول کردیں ۱۰ ف زکوٰۃ اور صدقہ ادا کرتے ہیں ۱۱ (بقیہ حاشیہ در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝	پر قائم ہو) بے شک تو سیدھے رستہ پر ہے
۲۵	الزخرف	۷	۱۴۶ فَذَرْهُمْ یَخُوْضُوْا وَیَلْعَبُوْا حَتّٰی یُلٰقُوْا یَوْمَهُمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ۝	۱۴۶ تو (اے پیغمبر) ان کو پڑا بکنے اور کھیلنے دے جب تک ان کا دن جس کا ان سے وعدہ ہے آن پہونچے ف۱
؍؍	؍؍	؍؍	۱۴۷ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ۝	۱۴۷ تو (اے پیغمبر) انسے منہ پھیر (یا درگذر کر) اور کہدے (اچھا بھائی) سلام آگے چلکر انکو معلوم ہوگا ف۲
؍؍	الجاثیہ	۲	۱۴۸ قُلْ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا لِلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ اَیَّامَ اللّٰهِ لِیَجْزِیَ قَوْمًا بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ۝	۱۴۸ (اے پیغمبر) مسلمانوں سے کہدے جو لوگ اللہ تعالیٰ کے کاموں کی امید نہیں رکھتے انسے درگذر کریں ف۳ تاکہ اللہ تعالیٰ ہی لوگوں کو ان کے کاموں کا بدلہ دے ف۴
؍؍	؍؍	؍؍	۱۴۹ ثُمَّ جَعَلْنٰکَ عَلٰی شَرِیْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّهُمْ لَنْ یُّغْنُوْا عَنْکَ مِنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ ۝	۱۴۹ پھر (موسیٰ کے بعد) ہمنے تجھ کو دین کے ایک رستے (شریعت) پر لگا دیا تو اسی پر چلتا رہ اور نادانوں کی خواہشوں پر مت چل ف۵ یہ (نادان) لوگ اللہ کے مقابلے میں تیرے کچھ کام نہیں آئیں گے اور (تجھ میں ان میں دوستی کیسے ہو سکتی ہے) گنہگار گنہگاروں ہی کے دوست ہوتے ہیں۔ اور پرہیزگاروں کا اللہ دوست ہے
۲۶	الاحقاف	۲	۱۵۰ وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ کُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ کُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰی اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ	۱۵۰ اور ہمنے آدمی کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنیکا حکم دیا ہے ماں نے تکلیف اٹھا کر (چھ مہینہ یا زیادہ اس کو پیٹ میں رکھا) اور تکلیف اٹھا کر اسکو جنا اور اسکا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھٹنا تیس مہینے میں (پورا) ہوتا ہے ف۶ یہاں تک کہ وہ جب اپنے زور کو پہونچا ف۷ اور (پھر) چالیس برس کی عمر ہوئی تو کہنے لگا مالک میرے مجھ کو ایسی توفیق دے کہ میں تیرے اس احسان کا شکر کروں
؍؍	؍؍	۴	۱۵۱ فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ کَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ یَلْبَثُوْۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ یُهْلَکُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝	۱۵۱ تو (اے پیغمبر) جس طرح ہمت والے پیغمبروں نے (کافروں کے ستانے پر) صبر کیا تو بھی صبر کر ف۸ اور انکے (عذاب کے) لیے جلدی مت کر جس دن وہ اس (عذاب) کو دیکھیں گے جسکا ان سے وعدہ ہے تو انکو ایسا معلوم ہوگا جیسے وہ (دنیا میں) رہے ہی نہیں مگر گھڑی بھر دن (رہے ہوں تو رہے ہوں) یہ قرآن کیا ہے خدا کا حکم) پہونچا دینا ہے اب (خدا کے عذاب سے) وہی تباہ ہونگے جو نافرمان ہیں ف۹
؍؍	محمد	۲	۱۵۲ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مُتَقَلَّبَکُمْ وَمَثْوٰىکُمْ ۝	۱۵۲ تو (اے پیغمبر اس اعتقاد) پر جما رہ کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور اپنے گناہ کی بخشش کے لیے اور ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کے لیے دعا مانگتا رہ ف۱۰ اور اللہ ہی جانتا ہے تم (دنیا میں) کیا کرتے رہو گے (اور آخرت میں) کہاں رہو گے ف۱۱

ف۱ یعنی قیامت کا دن یا دنیا کے عذاب کا دن اس وقت سب حقیقت کھل جائے گی اور اس بکواس کا نتیجہ دیکھ لیں گے بعضوں نے کہا یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۱۲ ف۲ یہ سلام ترک ملاقات کا ہے آگے چلکر ان کو معلوم ہوگا یعنے جب جہاد کا حکم اتریگا اس وقت یہ اپنے کاموں کی سزا پائیں گے قتادہ نے کہا یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۱۲ ف۳ بدلہ لینے کا خیال نہ کریں انکے ستانے پر صبر کریں ۱۲ ف۴ کہتے ہیں یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے شروع زمانہ میں مسلمانوں کو یہی حکم تھا کافروں کی ہنسی ٹھٹھے ایذا ہی پر صبر کریں خاموش رہیں خدا پر۔ چھوڑ دیں اور درگذر کریں یہ آیت حضرت عمرؓ کے بارے میں اتری جب ایک کافر نے انکو گالیاں دیں ۱۲ ف۵ نادانوں سے مراد قریش کے کافر ہیں ۱۲ ف۶ تیس مہینے میں سے کم سے کم چھ مہینے آدمی پیٹ میں رہتا ہے اور دو برس تک دودھ پیتا ہے جسکے چوبیس مہینے ہوئے سب ملا کر تیس مہینے ہوئے اس آیت سے بعضوں نے یہ نکالا ہے کہ حمل کی مدت کم سے کم چھ مہینے ہے کیونکہ دوسری آیت میں شیر خوارگی کی مدت دو برس مذکور ہے۔ بعضوں نے کہا نو مہینے حمل کی مدت اور اکیس ماہ شیر خواری کی بعضوں نے کہا جب عورت نو مہینے میں جنے تو بچے کو اکیس مہینے دودھ پلانا کافی ہوتا ہے ہر حال میں پیٹ میں رہنے اور دودھ چھٹنے کی مدت تیس مہینے میں ختم ہوتی ہے ۱۲ ف۷ یعنی تیس برس کا ہوا یا اٹھارہ برس ۱۲ ف۸ مجاہد نے کہا ہمت والے یعنے اولوالعزم پیغمبر پانچ گذرے ہیں نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ اور محمد صلوات اللہ وسلامہ علیہم اور ان پیغمبروں نے شریعتیں قائم کیں ابوالعالیہ نے کہا وہ چار پیغمبر ہیں نوح اور ہود اور ابراہیم اور محمد علیہم السلام اور سُدی نے کہا وہ چھ پیغمبر ہیں ابراہیم اور موسیٰ اور داؤد اور سلیمان اور عیسیٰ اور محمد علیہم السلام ۱۲ ف۹ اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں مانتے شرک اور کفر میں مبتلا ہیں ۱۲ ف۱۰ بخشش کی دعا کر حالانکہ پیغمبر گناہ سے معصوم ہوتے ہیں مگر انکی شان اتنی بڑی ہوتی ہے کہ جو باتیں ہمارے حق میں گناہ نہیں وہ ان کے حق میں گناہ سمجھی جاتی ہیں جیسے اوپر گذر چکا ۱۲ ف۱۱ بہشت میں یا دوزخ میں ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع
۲۶	محمد ۴۷	۴

فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ۖ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۝

(تو مسلمانو تم ہمت نہ ہارو اور (اپنی طرف سے) صلح کا پیغام نہ دو ف۱ اور آخر کار اللہ کے فضل سے) تم ہی غالب ہو گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور وہ تمہارے کاموں (کے ثواب) میں تمکو گھاٹا نہیں دیگا ف۲

پارہ	سورۃ	رکوع
۲۶	الحجرات ۴۹	۱

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَاۗءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَاۗءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰي مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۭ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ

مسلمانو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سامنے بڑھکر بات نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ سب کچھ سنتا جانتا ہے ف۳ مسلمانو پیغمبر کی آواز سے اپنی آوازوں کو اونچا نہ ہونے دو ف۴ اور پیغمبر سے اس طرح پکار کر بات نہ کرو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے سے پکار کر کرتے ہو ایسا نہو تمہارے (نیک) اعمال غارت ہو جائیں (اکارت ہوں) اور تم کو خبر نہ ہو ف۵ بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے رسول کے سامنے اپنی آوازیں نیچی (دھیمی) رکھتے ہیں ان ہی کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاری (کی کسوٹی) پر کس لیا ہے ف۶ ان کے لیے (آخرت میں گناہوں کی) معافی اور بڑا نیگ (ثواب) ہے (اے پیغمبر) جو لوگ تجھ کو حجروں کے باہر سے (جن میں آپ تشریف رکھا کرتے تھے) آوازیں دیتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں ف۷ اور اگر یہ لوگ اس وقت تک دم لیتے جب تک تو ان کے پاس برآمد ہوتا تو ان کے لیے (دین اور دنیا دونوں میں) بہتر ہوتا اور اللہ (ان کے اس قصور اور بے ادبی پر بھی اگر وہ توبہ کریں) بخشنے والا مہربان ہے۔ مسلمانو (جلدی مت کیا کرو) اگر کوئی بدکار شخص کوئی خبر لائے تو اس کو تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ تم بے جانے بوجھے کسی قوم پر چڑھ دوڑو ف۸ پھر (جب اصل حال معلوم ہو) تو اپنے کیے پر پچھتاؤ ف۹ اور یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ کا پیغمبر تم میں موجود ہے (اللہ اس کو ہر خبر کا حال بتلا دیگا) بہت باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ اگر وہ تمہارا کہنا ان میں مان لیا کرے تو تم آفت میں پھنس جاؤ ف۱۰ مگر (عمدہ) بات یہ ہے) کہ اللہ نے تم کو ایمان کی محبت دی اور تمہارے دلوں میں اسکو جما

ف۱ جبتک کافر صلح کا پیام نہ دیں اس وقت تک صلح نہ کرو برابر لڑے جاؤ اگر وہ صلح کا پیام بھیجیں تو اس وقت اگر مناسب ہو تو صلح کر لو جیسے دوسری آیت میں ہے وان جنحوا للسلم فاجنح لہا ۱۲ ف۲ یعنی اسکی مدد ملیگا بلکہ ہر ایک نیک کام کا پورا ثواب دیگا جو فرمایا تم ہی غالب ہو گے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر ایک جنگ میں تمکو غلبہ ہو گا خود آنحضرتؐ کو جنگ احد میں غلبہ نہیں ہوا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آخر میں چلکر تم ہی غالب ہو گے یہ وعدہ اللہ کا پورا ہوا اور مسلمان اخیر میں غالب آئے عرب کے سب کافر زیر ہو گئے بعضوں نے کہا غلبہ کچھ ضرور نہیں ہے کہ تلوار ہی سے ہو دلیل اور حجت سے غلبہ یہ بھی غلبہ ہے مسلمان آجتک اللہ کے فضل سے کسی مذہب والے سے بحث اور تقریر میں مغلوب نہیں ہوئے ۱۲ ف۳ کہتے ہیں یہ آیت اس وقت اتری جب بنی تمیم کے کچھ لوگ آنحضرتؐ کے پاس آئے حضرت ابوبکرؓ نے کہا یا رسول اللہ قعقاع بن معبد کو انکا سردار بنا دیجیے حضرت عمرؓ نے کہا نہیں اقرع بن حابس کو بنایئے ابوبکرؓ نے کہا تم میرا خلاف کرنا چاہتے ہو عمرؓ نے کہا نہیں میں تمہارا خلاف کرنا نہیں چاہتا اور دونو کی آوازیں بلند ہوئیں بعضے علماء نے کہا جو کوئی قرآن یا حدیث کا معارضہ رائے یا اجتہاد سے کرے وہ بھی اللہ اور رسول کے سامنے بڑھا جاتا ہے ۱۲ ف۴ جب یہ آیت اتری تو ابوبکرؓ نے کہا قسم خدا کی میں آج سے آپ سے اس طرح بات کرونگا جیسے کوئی سرگوشی کرتا ہے ۱۲ ف۵ کہتے ہیں جس وقت یہ آیت اتری تو ثابت بن قیس بن شماس ایک صحابی جنکی آواز بہت بلند تھی رنجیدہ ہو کر اپنے گھر میں بیٹھ رہے کہنے لگے میں ہی تو آنحضرتؐ کے سامنے پکار پکار کر بات کیا کرتا تھا میرے سب اعمال اکارت ہو گئے ایک روز آنحضرتؐ نے پوچھا ثابت کہاں ہے لوگوں نے انکا قصہ بیان کیا اور کہا کہ ثابت اپنے تئیں دوزخی کہتا ہے آپ نے فرمایا نہیں وہ بہشتی ہے پھر وہ یمامہ کے دن شہید ہوئے رضی اللہ عنہ صحیح حدیث میں ہے کہ آدمی ایک بات منہ سے نکالتا ہے وہ اسکو بڑی نہیں سمجھتا لیکن اسکی وجہ سے دوزخ والوں میں لکھ لیا جاتا ہے ۱۲ ف۶ پرہیزگاری کے امتحان میں وہی پورے اترے ہیں ۱۲ ف۷ بنی تمیم کے لوگ دوپہر کو آپکے حجرے پر آئے اور آپ کا نام لیکر چلانے لگے یا محمد باہر نکلو دیکھو ہماری تعریف اچھی ہے اور ہماری برائی بری اسوقت یہ آیت اتری بعضوں نے کہا یہ بنی عنبر کے لوگ تھے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

			هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۙ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝	گردکھایا ہی اور کفر اور نا فرمانی اور گناہ سے تم میں نفرت ڈالدی ہے ف یہی لوگ تو اللہ کے فضل اور کرم سے ٹھیک رستے پر ہیں اور اللہ سب کچھ جانتا ہے حکمت والا
۲۶	الحجرات	۲	يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝	۱۵۵ مسلمانو! مرد دوسرے مردوں پر نہ ہنسیں شاید وہ (اللہ کے نزدیک) ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں پر (ہنسیں) شاید وہ (اللہ تعالیٰ کے نزدیک) ان سے اچھی ہوں اور ایک دوسرے پر طعنہ نہ مارو ف۲ اور نہ کسی کو برے نام سے (جس سے وہ چڑتا ہو) پکارو ف۳ ایمان لائے پیچھے ایسی بدزبانی کرنی ف۴ فسق (بدنامی) کی بات ہے اور جو لوگ ایسی حرکتوں سے توبہ نہ کریں) وہ بڑے شریر ہیں۔ ف
″	″	″	يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝	۱۵۶ مسلمانو! (اپنے بھائی مسلمان کے ساتھ) بہت گمان کرنے سے بچے رہو کیونکہ بعضا گمان گناہ ہے ف اور کھوج نہ کیا کرو (ٹوہ نہ لگایا کرو) ف اور کوئی تم میں سے دوسرے کی غیبت نہ کرے ف بھلا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے تم (ضرور) اس سے گھن کروگے ف اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ (بڑا) معاف کرنیوالا مہربان ہے
″	قٓ	۳	فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۚ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ۝ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝	۱۵۷ تو (اے پیغمبر) ان کافروں کی باتوں پر صبر کیے رہ اور سورج نکلنے اور سورج ڈوبنے سے پہلے اپنے مالک کی خوبی تعریف کے ساتھ بیان کرتا رہ اور رات کے وقت اور نماز کے بعد بھی اسکی پاکی بیان کرتا اور (اے پیغمبر) کان لگا کر سن جس دن پکارنے والا (فرشتہ) جو مقام نزدیک ہے وہاں سے (مردوں کو) پکارے گا
۲۷	الذّٰریٰت	۳	فَفِرُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝	۱۵۸ تو (اے لوگو) اللہ تعالیٰ کی طرف بھاگو (اسکی پناہ لو) میں اس کی طرف سے تم کو کھولکر ڈراتا ہوں ف۱۱
″	″	″	فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَاۤ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ۝ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝	۱۵۹ تو ان کا کچھ خیال نہ کر تجھ پر کیا عیب ہے ف۱۲ اور (سب لوگوں کو) نصیحت کیے جا بیشک ایمان والوں کو نصیحت فائدہ دے گی ف۱۳

ف اور یہی وجہ ہے کہ گو بعض وقتوں میں باقتضاء بشریت تم سے غلطی ہوتی ہے مگر ایمان کے اثر سے پھر اللہ کیطرف رجوع ہوتی ہو امر نا فرمانی اور گناہ سے باز رہتے ہو ۱۲ ف اشارہ سے یا زبان سے ۱۲ ف شلا کسی مسلمان کو کہے او فاسق او منافق او گدھے بیوقوف سور یہودی نصرانی۔ ابو جبیرہ نے کہا یہ آیت بنی سلمہ کے باب میں اتری ان میں ہر شخص کے دو تین نام ہوتے اور بعضے نام بُرے ہوتے جب وہ ان ناموں سے پکارا جاتا برا مانتا ۱۲ ف مسلمان پر ہنسا طعنہ مارنا اسکو برے نام سے پکارنا ۱۲ ف خدا کے نزدیک ظالم یعنی گنہگار ہیں ۱۲ ف یعنی برا گمان جو نیک لوگوں کے ساتھ کیا جائے البتہ فاسق کی نسبت گر بدگمانی کی جائے تو گناہ نہیں ہے مقاتل نے کہا بدگمانی سے وقت گناہ ہوگی جب زبان سے کوئی برا کلمہ دوسرے کی نسبت نکالے اگر صرف دل میں رکھے تو گنہگار نہ ہوگا حدیث میں ہے گمان سے بچو وہ بڑا جھوٹ ہے ۱۲ ف خواہ مخواہ کسی بات کے پیچھے مت پڑ جاؤ کسی کا بھید مت ٹٹولو بلکہ حتی المقدور مسلمان کے عیب اور گناہ سے چشم پوشی کرو جیسا اللہ تمہارے عیبوں کو ڈھانپتا ہے تم بھی اپنے بندوں کا عیب مت کھولو ۱۲ ف پیٹھ پیچھے اسکو برا نہ کہے یہ بڑا سخت گناہ ہے گو اس میں واقعی یہ عیب ہو صحیح حدیث میں ہے کہ جب تو نے کسی مسلمان کو پیٹھ پیچھے وہ بات کہی جو اسکو بری معلوم ہو تو غیبت ہے ایک شخص بولا یا رسول اللہ اگر اس میں یہ بات موجود ہو آپ نے فرمایا جب ہی تو غیبت ہے ورنہ بہتان ہوگا جو غیبت سے بھی بڑھ کر بہت بڑا گناہ ہے ۱۲ ف مسلمان بھائی کی عزت اس کے گوشت کی طرح ہے جب غیبت کرکے اسکی عزت میں خرابی ڈالی تو گویا اسکا گوشت کھایا لاحول ولا قوۃ ہر شخص اس سے نفرت کریگا ۱۲ ف یعنی فجر اور عصر کے وقت اور رات کو تہجد کے وقت یا عشا کے وقت اسیطرح ہر نماز کے بعد سبحان اللہ وبحمدہ پڑھا کر بعضوں نے کہا پاکی بیان کرنے سے خود نمازوں کا پڑھنا مراد ہے کیونکہ ہر نماز میں تسبیح ہوتی ہے رکوع اور سجدے میں بعضوں نے کہا ادبار السجود سے مغرب کا دوگانہ مراد ہے جو فرض کے بعد پڑھا جاتا ہے اور ادبار النجوم سے فجر کا دوگانہ جو فرض سے پہلے پڑھا جاتا ہے اور یہ تفسیر حدیث سے ثابت ہے اس میں روایت حضرت علیؓ اور ابن عباسؓ سے مرفوعاً نکالا صحیح حدیث میں ہے جو کوئی ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ کہے اور تینتیس بار الحمدللہ اور تینتیس بار اللہ اکبر پھر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر کہہ کر سو کا شمار پورا کرے تو اسکے گناہ گو سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں بخشدیے جائیں گے ۱۲ باقی در ضمیمہ

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۷	الطور ۵۲	۲	۱۶۰ فَذَكِّرْ فَمَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ ۝	تو (اے پیغمبر) تو لوگوں کو نصیحت کیے جا اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ تو تو کاہن ف۱ ہے نہ باولا ہے۔
″	″	″	۱۶۱ فَذَرْهُمْ حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ يُصْعَقُونَ ۝ يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ۝	تو (اے پیغمبر) ان کو اپنے حال پر چھوڑ دے یہاں تک کہ اس دن کو پائیں جس دن بیہوش ہو جائیں گے ف۲ جس دن ان کا داؤں (فریب) ان کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ ان کو کہیں سے مدد ملے گی ف۳
″	″	″	۱۶۲ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا ۖ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ۝ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ ۝	اور (اے پیغمبر) اپنے مالک کے حکم کا انتظار کرتا رہ ف۴ کیونکہ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے ف۵ اور جب تو اٹھے تو اپنے مالک کی خوبی تعریف کے ساتھ بیان کر ف۶ اور رات کو بھی اس کی پاکی بیان کر اور جب تارے ڈوب جائیں ف۷
۲۷	النجم ۵۳	۲	۱۶۳ فَأَعْرِضْ عَنْ مَنْ تَوَلَّىٰ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝ ذَٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِنَ الْعِلْمِ	تو (اے پیغمبر) جو کوئی ہماری یاد سے منہ موڑ لے (قرآن اور آخرت کا خیال نہ کرے) اور صرف دنیا کی زندگی سے غرض رکھے تو اس کی طرف سے منہ پھیر لے ف۸ ان کی عقل یہیں تک پہنچی ہے ف۹
″	″	″	۱۶۴ فَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَىٰ ۝	تو اپنی پاکیزگی مت جتاؤ وہ خوب جانتا ہے کون پرہیزگار ہے ف۱۰
″	″	۳	۱۶۵ فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا ۝	تو (اے مومنو) اللہ کو سجدہ کرو اور اسی کا پوجا کرتے رہو ف۱۱
″	القمر ۵۴	۱	۱۶۶ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ	تو (اے پیغمبر) ان کا خیال چھوڑ دے ف۱۲
″	الرحمٰن ۵۵	۱	۱۶۷ أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ۝ وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ۝	اس لیے کہ تم انصاف کی حد سے نہ گذرو یا تولنے میں فرق نہ کرو اور ٹھیک تول کرو اور ترازو مت مارو ف۱۳
″	الواقعہ ۵۶	۲	۱۶۸ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۝	تو (اے پیغمبر) اپنے مالک کے نام کی تسبیح کرتا رہ جو سب سے بڑا ہے ف
″	″	۳	۱۶۹ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۝	تو (اے پیغمبر) اپنے مالک کے نام کی تسبیح کرتا رہ جو سب سے بڑا ہے
″	الحدید ۵۷	۱	۱۷۰ آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ فِيهِ ۖ فَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَأَنْفَقُوا لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ۝ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۙ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝	اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبر پر ایمان لاؤ اور جس مال کا تم کو وارث بنایا اس میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو ف۱۴ کیونکہ جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور انہوں نے اس کی راہ میں خرچ کیا ان کو بڑا نیک (ثواب) ملے گا اور ف۱۵ (لوگو) تم کو کیا ہوا ہے تم اللہ اور اس کے پیغمبر پر ایمان نہیں لاتے اور پیغمبر تم کو اپنے مالک پر ایمان کے لیے بلا رہا ہے اور اگر تم کو یقین آئے تو خود تمہارا مالک (روز الست میں) تم سے اقرار لے چکا ہے ف۱۶
۲۷	″	۳	۱۷۱ اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ	یہ سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ زمین کو مرے پیچھے (پانی برسا کر) جلا دیتا ہے ف۱۷ ہم نے

ف۱ جیسے کافر کہتے ہیں کوئی تجھ کو کاہن بتلاتا ہے کوئی دیوانہ ۱۲ ف۲ یعنی موت کا دن یا قیامت کا دن جب پہلا صور پھونکا جائے گا بعضوں نے کہا یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۱۲ ف۳ نہ اپنا زور چلے گا نہ دوسرا کوئی مدد کرے گا یہ کیا ہی خوب بیٹھیں گے ۱۲ ف۴ گھبرا نہیں صبر سے بیٹھا رہ ۱۲ ف۵ ہم تجھ کو دیکھ رہے ہیں ۱۲ ف۶ یعنی جب مجلس سے اٹھے تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح کر یعنی کہا سبحان اللہ وبحمدہ یا سبحانک اللھم وبحمدک ہر مجلس سے اٹھنے وقت کہے ۱۲ ف۷ یعنی صبح کے وقت مراد فجر کی سنتیں ہیں ابن عباس نے کہا فجر کی نماز مراد ہے ۱۲ ف۸ یعنی ایسے بے ایمانوں سے بحث اور تکرار چھوڑ دے ان کے لیے تو تلوار چاہیے کہتے ہیں یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۱۲ ف۹ کہ جو کچھ زندگی ہے وہ دنیا ہی کی زندگی ہے مرے بعد پھر کچھ نہیں ۱۲ ف۱۰ یعنی اپنی تعریف مت کرو یا اپنے کو دوسروں سے اچھا مت سمجھو کیونکہ معلوم نہیں انجام کیا ہونے والا ہے جیسے صحیح حدیث میں ہے کہ ایک آدمی ساری عمر اچھے کام کرتا ہے لیکن اس کا نام دوزخیوں میں ہے وہ مرتے وقت ایک برا کام کرتا ہے اور دوزخ میں جاتا ہے اور ایک آدمی ساری عمر برے کام کرتا ہے لیکن اس کا نام بہشت والوں میں ہے وہ مرتے وقت ایک اچھا کام کرتا ہے اور بہشت میں جاتا ہے صحیح مسلم میں ہے کہ زینب کا نام پہلے برہ تھا آنحضرت نے فرمایا اپنی پاکیزگی مت جتاؤ اور اس کا نام زینب کر دیا ۱۲ ف۱۱ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اس مقام پر سجدہ ہے جیسے اوپر گذر چکا ۱۲ ف۱۲ ان کی طرف سے منہ پھیر لے اور اس دن کا منتظر رہ ۱۲ ف۱۳ ناپ تول کا ٹھیک کرنا فرض ہے ہر مسلمان پر اور حاکم وقت کو بھی ہمیشہ اس کا بندوبست رکھنا چاہیے تاکہ بندگان خدا کو نقصان نہ ہو اور ناپ تول میں فرق کرنا بڑا سخت گناہ ہے اللہ تعالیٰ نے ہر شریعت میں اس سے منع فرمایا ہے ۱۲ ف۱۴ سارا مال اگلے لوگوں کا تھا وہ مر گئے تو تمہارے ہاتھ آیا اسی طرح یہ مر جائیں گے تو دوسروں کے ہاتھ میں آئے گا عقلمند آدمی یہ سمجھ سکتا ہے کہ مال کسی کا نہیں ہے نہ ہمیشہ کسی کے پاس رہنے والا ہے چند روز کے لیے ہم کو اختیار میں اللہ نے دیا ہے یہ اس کا فضل و کرم ہے پھر جو کچھ نیکی کی راہ میں خرچ ہو جائے وہی گویا ہمارا مال ہے ہمارے کام آیا باقی سب یہیں پڑا رہ جائے گا اس سے فائدہ ہی کیا کہتے ہیں یہ آیت اس وقت اتری جب آپ غزوہ تبوک کے لیے جا رہے تھے اور مسلمان بہت تنگ حالت میں تھے ۱۲ باقی در ضمیمہ ف۱۵ حدیث میں ہے جب یہ آیت اتری تو آپ نے فرمایا اس کو رکوع میں رکھو یعنی رکوع میں سبحان ربی العظیم کہا کرو ۱۲

			قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝	(اپنی قدرت کی) نشانیاں تم سے بیان کر دیں اسلیے کہ تم کو عقل پیدا ہو
۲۷	الحدید	۳	سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝	(لوگو) اپنے مالک کی معافی (بخشش) کی طرف لپکو ف۱ اور اس باغ (بہشت) کیطرف جسکی چوڑائی (یا پھیلاؤ) آسمان اور زمین (دونوں کی چوڑائی یا پھیلاؤ) کے برابر ہے ف۲ وہ ان لوگوں کے لیے تیار کیا گیا ہے جو اللہ اور اسکے (سب) پیغمبروں پر ایمان لائے (یہ معافی اور باغ ملنا) اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے
۲۷	الحدید	۳	وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِۨ ۝ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝	اور اللہ کسی اترانیوالی شیخی باز کو پسند نہیں کرتا ایسے لوگ ایک تو (خود) بخیلی کرتے ہیں (دوسرے) اوروں کو بھی بخیلی کرنا سکھاتے ہیں اور جو کوئی اسکی راہ میں خرچ کرنے سے منہ پھیرے تو اللہ تو بے پرواہ ہے سراسر خوبیوں والا ف۳
۲۷	الحدید	۴	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	(اہل کتاب کی) ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کے پیغمبر (حضرت محمدؐ) پر ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی رحمت میں سے دوہرا حصہ دیگا ف۴ اور تم کو ایسی روشنی دیگا جس کے ذریعہ سے تم (پل صراط) پر چل نکلو گے اور (تمہارے گناہ) تم کو بخش دیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۵
۲۸	المجادلہ	۲	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا	مسلمانو جب تم سے کہا جائے بیٹھنے کے لیے ذرا جگہ دو تو کھل بیٹھا کرو (جگہ دیدیا کرو) اللہ تم (کو بہشت میں) جگہ دیگا ف۶ اور جب تم سے کہا جائے (اپنی جگہ سے) اٹھ جاؤ تو اٹھ کھڑے ہو ف۷
۲۸	الحشر	۱	وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ڟ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝	اور مہاجرین کو (لوٹ کے مال میں سے) جو دیا جائے اس سے انکے دلوں میں حسد نہیں ہوتا اور (مہاجرین کو آرام پہونچانا) اپنے آرام پر مقدم رکھتے ہیں گو ان کو تنگی ہی کیوں نہ ہو ف۸ اور جو شخص اپنے نفس کی بخیلی اور لالچ سے بچا یا گیا تو ایسے ہی لوگ مراد کو پہونچیں گے
۲۸	الحشر	۳	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ	مسلمانو! اللہ سے ڈرو اور ہر شخص کو یہ سوچنا چاہیے کہ اس نے کل کے لیے (یعنی قیامت کے لیے) کیا (سامان) آگے بھیجا ہے اور خدا کا خوف رکھو بیشک اللہ کو تمہارے (سب) کاموں کی خبر ہے اور ان لوگوں کیطرح مت ہو جنہوں نے خدا کو بھلا دیا (دنیا میں غرق ہو گئے) پھر خدا نے ایسا کر دیا

ف۱ یعنی وہ کام کرو جس سے تمہارے گناہ معاف ہوں مثلاً توبہ استغفار نیک اعمال ۱۲ ف۲ جب بہشت کا عرض اتنا بڑا ہو تو خیال کرنا چاہیے کہ طول کتنا بڑا ہوگا ۱۲ ف۳ اسکو کسی کے مال دولت کی کیا پرواہ ہے نہ کسی کی تعریف اس کو درکار ہے اگر تم خیرات کرو گے تو اپنا ہی بھلا کرو گے نہ کرو گے تم جانو ۱۲ ف۴ ایک تو حضرت عیسیٰ پر ایمان لانے کا اجر دوسرے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ماننے کا اجر حدیث میں ہے تین شخصوں کو دوہرا ثواب ملیگا ایک تو اہل کتاب کا وہ شخص جو اپنے پیغمبر پر ایمان لایا پھر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا۔ دوسرے وہ غلام جو اپنے مولا کا حق ادا کرے اور خدا کا بھی حق ادا کرے تیسرے وہ شخص جسکے پاس ایک لونڈی ہو وہ اسکو اچھی طرح تعلیم دے پھر آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے ۱۲ ف۵ بعضوں نے کہا یا ایہا الذین آمنوا سے اس آیت میں مسلمان ہی مراد ہیں ہوا یہ تھا کہ اہل کتاب ایمان لا کر دوسرے مسلمانوں پر فخر کرنے لگے کہ انکو دوہرا اجر ملیگا اللہ تعالے نے مسلمانوں کو تسلی دی کہ تم غم نہ کھاؤ تم کو بھی اللہ تعالیٰ دوہرا ثواب دیگا ۱۲ ف۶ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھنے کے لیے ہر شخص کو آرزو ہوتی جو کوئی شخص بعد آتا اوس کو جگہ نہ ملتی اللہ تعالے نے یہ ادب اور قاعدہ سکھلایا کہ حتی المقدور آنے والوں کو جگہ دیتے رہو ذرا کھل بیٹھا کرو تاکہ اپنے بھائی مسلمان کو تکلیف نہ ہو البتہ اگر بالکل جگہ ہی نہ ہو تو یہ اور بات ہے جگہ ہوتے ساتے کسی مسلمان کو جگہ نہ دینے سے منع فرمایا ۱۲ ف۷ پیغمبر کا حکم سنو خوشی سے منظور کرو رنجیدہ نہ ہو ہوا یہ تھا کہ جمعہ کے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسجد کے سائبان میں تشریف رکھتے تھے کچھ لوگ پہلے آ کر وہاں بیٹھ گئے ان کے بعد وہ صحابہ آئے جو جنگ بدر میں شریک تھے آپ ان لوگوں کی عزت اوروں سے زیادہ کرتے تھے اور بڑی دیر تک اس انتظار میں کھڑے رہے کہ ان کو بیٹھنے کی جگہ ملے لیکن جگہ نہ ملی آخر آپنے ان لوگوں کو جو پہلے سے وہاں بیٹھے ہوئے تھے اور وہ بدری نہ تھے یہ حکم دیا کہ تم اٹھ کھڑے ہو یہ حکم انکو ناگوار ہوا اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۵ جیسے حضرت عیسیٰ پر ایمان لائے ہو ۱۲

باقی در ضمیمہ

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝	کہ وہ اپنے تئیں آپ بھول گئے یہی لوگ تو نافرمان ہیں
۲۸	الممتحنہ ۶۰	۱	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاۗءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَاۗءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ۭ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِيْ ڰ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ڰ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ۭ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ ۝ اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَاۗءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْۗءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ۝	مسلمانو! میرے دشمن اور اپنے دشمن (یعنی کافروں کو) دوست نہ بناؤ ف۱ تم ان سے دوستانہ ملاپ کرتے ہو اور وہ تو جو سچا دین (یا سچا کلام قرآن) تمہارے پاس آیا اس کو مانتے ہی نہیں وہ (تو ایسے ظالم ہیں کہ) تم کو اور پیغمبر کو اتنی سی (بات) پر کہ تم اپنے مالک اللہ پر ایمان لائے (مکہ سے) نکال باہر کرتے ہیں اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے کے لیے (اپنے اپنے وطن سے) نکلے ہو اور میری خوشی چاہتے (تو ان سے ہرگز دوستی نہ رکھو) تم چپکے ان سے دوستی لگاتے ہو اور (یہ نہیں جانتے) کہ میں تمہاری چھپی اور کھلی (دونوں) باتوں سے خوب آگاہ ہوں اور جو کوئی تم میں ایسا کریگا (کافروں سے دوستی رکھیگا) وہ سیدھی رستے سے بھٹک گیا اگر کہیں تم کو وہ پالیں (تم پر غالب ہو جائیں) تو تمہارے دشمن ہی رہیں گے ف۲ اور برائی کے لیے اپنے ہاتھ اور زبانیں تم پر چلائیں گے (ماریں گے پیٹیں گے گالیاں بھی دیں گے) اور یہ چاہیں گے کہ تم (کسی طرح پھر) کافر بن جاؤ ف۳
؍؍	؍؍	۲	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَىِٕسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَىِٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۝	۱۷۹ مسلمانو! ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ کا غصہ ہوا ف۴ یہ لوگ تو آخرت (کے ثواب) سے ناامید (محروم) ہو چکے جیسے کافر قبر والے مردوں سے ناامید ہو چکے ف۵
؍؍	الصف ۶۱	۱	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝	۱۸۰ مسلمانو! ایسی بات منہ سے کیوں کہہ بیٹھتے ہو جس کو کر کے نہیں دکھاتے اللہ تعالیٰ کو تو یہ بہت ناپسند ہے کہ منہ سے کہو اور کرو نہیں ف۶
؍؍	؍؍	۲	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ	۱۸۱ مسلمانو! اللہ تعالیٰ کے دین کے مددگار بنے رہو
؍؍	المنٰفقون ۶۳	۲	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ	۱۸۲ مسلمانو! ایسا نہ ہو تمہارے مال اور اولاد تم کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل بنا دیں اور جو لوگ ایسا کریں گے (خدا کو بھول جائیں گے) وہ ٹوٹا اٹھائیں گے ف۷ اور جو (مال) ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے کچھ خرچ کرو اس سے پہلے کہ موت تم پر آن موجود ہو اس وقت یوں

ف۱ کچھ بھی فکر نہ کی نہ اپنے بچاؤ کا سامان کیا آخر ہمیشہ کے عذاب میں پڑ گئے ۱۲ ف۲ جب آنحضرت نے مکہ فتح کرنیکا قصد فرمایا تو پہلے خبروں کو بند کیا کہ مکہ والوں کو ہماری کوئی خبر نہ پہونچنے پائے مسلمانوں میں ایک شخص تھے حاطب بن ابی بلتعہ انہوں نے چپکے سے ایک خط مکہ کے کافروں کو لکھ بھیجا اور ایک عورت کو دیا اللہ نے آنحضرت کو خبر دی آپ نے حضرت علی رض اور عمار کو یا حضرت علی رض اور زبیر رض اور مقداد کو اس عورت کو پکڑنے کیلیے بھیجا وہ گئے اور اس عورت سے خط چھین کر لے آئے آپ نے اسکو پڑھا اور حاطب کو بلا بھیجا حضرت عمر رض نے کہا یا رسول اللہ یہ منافق ہے حکم کیجیے میں اسکی گردن اڑا دوں حاطب نے عرض کیا جلدی نہ فرمایئے یا رسول اللہ سچی بات تو یہ ہے کہ میں مسلمان ہوں لیکن میرے بال بچے مکہ کے کافروں کے پاس ہیں میں نے یہ چاہا کہ ان پر کوئی اپنا حق پیدا کر کے اپنے بال بچوں کو بچا لوں دوسرے سب مہاجرین کے وہاں رشتہ دار موجود ہیں جو ان کے بال بچوں کو بچاتے ہیں میرا کوئی ذریعہ انکے پاس نہ تھا نہ میں کافر ہوں نہ اسلام سے پھر گیا ہوں آپ نے فرمایا حاطب سچ کہتا ہے حضرت عمر نے کہا مجھے اس منافق کی گردن مارنے دیجیے آپ نے فرمایا تو نہیں جانتا وہ بدر میں شریک تھا اور اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کو جھانکا اور فرمایا تم کیسے ہی کام کرو میں نے تم کو بخشدیا یہ حدیث صحیح ہے اسکو بخاری اور مسلم نے نکالا اور یہ آیت اسی حاطب کے باب میں اتری ۱۲ ف۳ یا دوستی کی راہ سے انکو خبریں بھیجتے ہو ۱۲ ف۴ تمہارا چپکے چپکے ان سے دوستی لگانا کچھ فائدہ نہ دیگا ۱۲ ف۵ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ انکی آرزو یہ ہے کہ تم کسی طرح کافر ہو جاؤ ۱۲ ف۶ یعنی کافروں سے یا یہود اور نصاریٰ سے ابن عباس نے کہا عبداللہ بن عمرو اور زید بن حارث ایک یہودی سے دوستی رکھتے تھے انہی کے باب میں یہ آیت اتری ۱۲ ف۷ انکو یہ توقع نہیں کہ قبر میں جا کر پھر کوئی اٹھیگا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جیسے قبر والے کافر ناامید ہو چکے یعنی جو لوگ کفر پر مر چکے وہ خدا کی رحمت سے مایوس اور ناامید ہیں ۱۲ ف۸ ہوا یہ کہ جہاد فرض ہونے سے پہلے مسلمان آرزو کرنے لگے کاش اللہ تعالیٰ جو کام ہم کو بہت پسند ہو وہ ہم کو بتلائے ہم بجا لائیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو جہاد کا حکم دیا اور فرمایا کہ یہ کام مجھ کو بہت پسند ہے اس وقت یہ لوگ کچیا گئے اور جہاد کا حکم اترنے سے گھبرائے تب یہ آیت اتری ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُنْ مِنَ الصَّالِحِينَ	کہنے لگو مالک ہمارے اگر تو ہم کو تھوڑی اور مہلت دیتا تو ہم خیرات کرتے اور نیک بندوں میں شریک ہو جاتے ف۱
″	التغابن ۶۴	۱	فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ	تو اللہ اور اس کے رسول اور نور (یعنے قرآن) پر جس کو ہم نے اتارا ایمان لاؤ اور تم جو کرتے ہو اللہ کو اسکی خبر ہے
″	″	۲	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ وَإِنْ تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ	مسلمانو! ہوشیار رہو، تمہاری بی بیوں اور تمہاری اولاد میں بعضے تمہارے دشمن ہیں ان سے بچے رہو ف۲ اور اگر تم (ان کا قصور) معاف کر دو درگذر کرو بخش دو تو اللہ بھی بخشنے والا مہربان ہے (وہ تمہارے قصور بخش دے گا)
″	″	″	فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنْفِقُوا خَيْرًا لِأَنْفُسِكُمْ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ	تو مسلمانو جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ تعالے سے ڈرتے رہو اور اس کا حکم سنو اور مانو اور اپنی جانوں کی بھلائی کے لیے (اس کی راہ میں) خرچ کرتے رہو اور جو کوئی اپنی طبیعت کے لالچ اور بخیلی سے بچایا گیا (اللہ نے اس کو بچا دیا) تو ایسے ہی لوگ (آخرت میں) مراد کو پہونچیں گے
″	الطلاق ۶۵	۲	فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ آمَنُوا	تو اے عقل والو ایمان دار لوگو اللہ تعالے سے ڈرو
″	التحریم ۶۶	۱	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ	مسلمانو! اپنی جانوں کو اور اپنے بال بچوں کو (دوزخ کی) آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی ہیں اور پتھر وہاں ایسے فرشتے تعینات ہیں جو کھرے بے رحم ہیں ف۳ اللہ تعالی جو ان کو حکم دے وہ نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ہوتا ہے وہ (فوراً) بجا لاتے ہیں
″	″	۲	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ	مسلمانو! اللہ تعالی کی درگاہ میں سچی توبہ کرو ف۴ عجب نہیں تمہارا مالک (توبہ کی وجہ سے) تمہاری برائیاں تم پر سے اتار دے معاف کر دے اور تم کو ان باغوں میں لیجائے جن کے تلے نہریں پڑی بہہ رہی ہیں۔
۲۹	القلم ۶۸	۱	فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ	تو (اے پیغمبر) تو جھٹلانے والوں (کافروں) کا کہا مت مان ف۵
″	″	″	وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَهِينٍ هَمَّازٍ	اور اس کی بات مت سن جو بہت قسمیں کھاتا ہے جھوٹا (یا بدکار یا ذلیل)

ف۱ حدیث میں ہے کہ جس کے پاس اتنا مال ہو کہ زکوۃ یا حج اس پر فرض ہو وہ ادا نہ کرے تو مرتے وقت پھر دنیا میں جانے کی آرزو کریگا۔ ف۲ مکہ کے کچھ لوگوں نے چاہا جو مسلمان ہو کر مدینہ میں آجائیں ان کی بی بی بچوں نے روکا جب وہ آئے دیکھا تو دوسرے لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہ کر دین کے علم میں ان سے بڑھ گئے ہیں انہوں نے اپنی بی بی بچوں کو سزا دینا چاہا اس وقت یہ آیت اتری۔ ف۳ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جو سخت دل تند خو ہیں مطلب یہ ہے کہ ان فرشتوں کی خلقت اللہ تعالے کے غضب سے ہے ان کو کسی کے رونے پیٹنے پر مطلق رحم نہیں آتا۔ ف۴ خالص دل سے ایسے پر گناہ کی نیت نہ ہو حضرت عمرؓ نے کہا توبہ نصوح وہ ہے جس برے کام سے توبہ کرے پھر اسکو نہ کرے ایک حدیث میں بھی یہی مضمون ہے سید علامہ رحمہ نے کہا توبہ ہر گناہ سے واجب ہے صغیرہ ہو یا کبیرہ فوراً اسے ناخیر۔ حدیث میں ہے میں ہر روز سو بار توبہ کرتا ہوں ایک حدیث میں ہے ستر بار سے زیادہ۔ ایک حدیث میں ہے اللہ تو اپنے بندے کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کوئی شخص بے آب و دانہ جنگل میں اپنے کھوئے ہوئے اونٹ کے ملنے سے خوش ہوتا ہے جس پر اسکا کھانا پانی لدا ہو۔ ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالے اپنا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہے اس لیے کہ دن کا گنہگار توبہ کرے اور دن کو پھیلاتا ہے اس لیے کہ رات کا گنہگار توبہ کرے یہاں تک کہ سورج پچھم سے نکلے ایک حدیث میں ہے اللہ تعالے بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک موت کا غرغرا شروع نہ ہو۔ ف۵ مکہ کے کافر بس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو سمجھاتے تھے کہ اپنے باپ دادا کے طریق پر آجاؤ تو ہم تم کو یہ دیں گے وہ دیں گے اللہ نے فرمایا کہ ان کا کہا مت سن۔

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			مَشَّآءٍۭ بِنَمِيمٍ ۙ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۙ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ ۙ أَن كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ۙ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ءَايَٰتُنَا قَالَ أَسَٰطِيرُ ٱلْأَوَّلِينَ ۙ سَنَسِمُهُۥ عَلَى ٱلْخُرْطُومِ	عیب جو (یا طعنے مارنیوالا) چغلخور اچھے کام سے روکنے والا حد سے بڑھ جانیوالا بڑا گنا ہگار اکھڑ (ظالم یا پیٹو بہت کھانے والا) ان سب باتوں کے سوا بدذات ف یہ ساری باتیں اس وجہ سے ہیں کہ وہ پیسے والا ہے بیٹے رکھتا ہے ف جب ہماری آیتیں اسکو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے یہ اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں ہم اب اس کی سونڈ (ناک) پر داغ لگائیں گے ف
۲۹	القلم ۶۸	۲	۱۹۱ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُن كَصَاحِبِ ٱلْحُوتِ	۱۹۱ تو آپ اپنے مالک کے حکم میں صبر کیے رہ ف اور مچھلی والے (یعنے یونس پیغمبر) کی طرح (جلد باز) مت بن
۔۔	المعارج ۷۰	۱	۱۹۲ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا	۱۹۲ (اے پیغمبر تو ان کافروں کے جھٹلانے پر) اچھا صبر کیے رہ ف
۔۔	۔۔	۲	۱۹۳ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَٰقُوا يَوْمَهُمُ ٱلَّذِى يُوعَدُونَ	۱۹۳ تو (اے پیغمبر) ان کو بکنے دے اور کھیلنے دے یہانتک کہ وہ دن ان پر آن پہونچے جسکا ان سے وعدہ ہے ف
۔۔	المزمل ۷۳	۱	۱۹۴ وَٱذْكُرِ ٱسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا	۱۹۴ اور اپنے مالک کا نام لیتا رہ اور سب سے توڑ کر اسی کا ہو جا ف
۔۔	۔۔	۔۔	۱۹۵ وَٱصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَٱهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ۝ وَذَرْنِى وَٱلْمُكَذِّبِينَ أُو۟لِى ٱلنَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ۝	۱۹۵ اور کافر جو (تیری نسبت) کہتے ہیں ف اس پر صبر کیے رہ اور عمدگی کے ساتھ ان سے الگ ہو جا ف اور جو مالدار جھٹلانے والے (کافر) ہیں ان کو میرے اوپر چھوڑ دے (میں ان سے بھگت لونگا) اور ان کو تھوڑی سی مہلت دے ف
۔۔	۔۔	۲	۱۹۶ وَٱسْتَغْفِرُوا۟ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝	۱۹۶ اور اللہ تعالی سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہو بے شک اللہ تعالی بڑا بخشنے والا مہربان ہے ف
۔۔	المدثر ۷۴	۱	۱۹۷ يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَأَنذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَٱلرُّجْزَ فَٱهْجُرْ ۝ وَلَا تَمْنُن تَسْتَكْثِرُ ۝ وَلِرَبِّكَ فَٱصْبِرْ ۝	۱۹۷ اے (وحی کی ہیبت سے) کپڑا لپیٹنے والے ف اٹھ اور (مکہ والوں کو) اللہ کے عذاب سے ڈرا اور اپنے مالک کی بڑائی بیان کر ف اور اپنے کپڑوں کو پاک صاف رکھ ف اور (بتوں کی) پلیدی سے الگ رہو اور اس نیت سے احسان نہ کر کہ اس سے اچھا بدلہ ملے ف اور اپنے مالک کی خوشی کے لیے (جو مصیبتیں تجھ کو پیش آئیں ان پر) صبر کر
۔۔	۔۔	۔۔	۱۹۸ ذَرْنِى وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ۝	۱۹۸ مجھ کو اور اسکو چھوڑ دے (اس کی سزا میرے ذمہ) جسکو میں نے (دنیا میں) اکیلا

ف اصل میں بدذات زنیم عربی زبان میں وہ شخص ہے جو دوسری قوم کا ہو اور ایک قوم میں آنکر شریک ہو جائے کہتے ہیں اس سے مراد ولید بن مغیرہ ہے اٹھارہ برس کے بعد مغیرہ نے کہا یہ میرا بیٹا ہے ۱۲ ف اپنے مال اور اولاد کے گھمنڈ میں یہ بری صفتیں اس نے پیدا کرلی ہیں ۱۲ ف ایسا ہی ہوا بدر کے دن اس مردود کی ناک پر ایک تلوار لگی ساری عمر ناک پر یہ داغ رہا ۱۲ ف جب جہاد کا حکم اتریگا اسوقت انکو سزا ملیگی کہتے ہیں یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۱۲ ف اچھا صبر یہ ہے جسمیں دنیا بیتیا شکوہ شکایت نہ ہو ۱۲ ف یعنے قیامت کا دن بعضوں نے کہا یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۱۲ ف یعنی ماسوا اللہ کا خیال دل سے نکال دو اسی کو صوفیوں کی اصطلاح میں تجرید اور تفرید کہتے ہیں ۱۲ ف اس آیت کی تلاوت کے بعد اگر یوں کہے اللھم اغفرلی تو بہتر ہے ۱۲ ف ہوا یہ کہ پہلے پہل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیتیں اتریں اقرا باسم ربک سے ما لم یعلم تک اسکے بعد ایک مدت تک وحی نہیں آئی پھر ایک روز آپ چلے جارہے تھے آپ نے اسی فرشتے (یعنے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو) جو غار حرا میں آپکے پاس آیا تھا دیکھا وہ ایک تخت پر جو آسمان زمین کے درمیان معلق تھا بیٹھا ہوا تھا آپ اسکو دیکھ کر غش میں آگئے جب ہوشیار ہوئے تو حضرت خدیجہ کے پاس گئے اپنے اوپر پانی ڈالا اور فرمایا مجھے کچھ اوڑھا دو انہوں نے ایک چادر آپکو اوڑھا دی اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف اللہ اکبر کہہ اور اسکی عظمت اور بزرگی ظاہر کر اس آیت کے حرفوں کو الٹو تو بھی یہی آیت ہوتی ہے ۱۲ ف کہتے ہیں یہ خاص آنحضرت کو حکم ہے دوسروں کو یہ درست ہے کہ کوئی تحفہ اس نیت سے بھیجیں کہ انکو اچھا بدل ملیگا ۱۲ ف کبھی مجنون بتلاتے ہیں کبھی جادوگر کبھی شاعر ۱۲ ف یعنی ظاہری معاملات کے ساتھ ان سے چشم پوشی کر کے ان کا جھگڑا نہ کر اور نہیں یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ف چند ہی روز میں انکو سزا ملیگی چنانچہ بدر کے دن خوب سزا ملی بعضوں نے کہا دنیا کی زندگی تک مہلت دے مرتے ہی سزا پائیں گے ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اپنے تئیں بدکاری سے پاک رکھ بعضوں نے یوں کہا ہے اپنے کپڑے چھوٹے رکھ کیونکہ لمبے لٹکتے کپڑے اکثر نجاست میں آلودہ ہو جاتے ہیں اور آپ کے زمانہ میں عربوں کی عادت تھی کہ وہ غرور اور تکبر کی راہ سے کپڑوں کو خوب لمبا اور لٹکتا رکھتے اللہ تعالی نے اسی سے منع فرمایا حدیث میں ہے جو کوئی اپنا کپڑا تکبر سے لٹکائیگا اللہ تعالی قیامت کے دن اسکو نہ دیکھیگا یعنے نظر رحمت نہ فرمائیگا ۱۲

نمبر	سورہ	رکوع	آیات	ترجمہ
			جَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۙ وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ۙ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ۙ ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ۙ كَلَّا ۭ	پیدا کیا اور اس کو بڑا بہت سا مال دیا اور (جوان جوان) بیٹے جو ہر جگہ اس کے ساتھ رہتے ہیں (بارہ یا تیرہ بیٹے) اور ہر طرح سے اس کو فراغت دی اس پر بھی لالچ کرتا ہے کہ میں اس کو اور زیادہ دوں ایسا کبھی نہیں ہو سکتا وہ بہشت نہیں
۲۹	الدھر	۲	فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ۚ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۚ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ۝	۱۹۹ تو اپنے مالک کے حکم کے انتظار میں صبر کیے بیٹھا رہ اور کافروں میں سے کسی گنہگار یا ناشکری کا کہنا مت مان اور صبح اور شام اپنے مالک کا نام جپتا رہ اور رات کو بھی اس کو سجدہ کر (مغرب اور عشا کی نماز پڑھ) اور بڑی رات تک اس کی پاکی بولتا رہ
۳۰	الاعلیٰ	۱	سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۙ	۲۰۰ (اے پیغمبر) اپنے مالک کے نام کی جو سب سے بلند ہے پاکی بیان کر
”	”	”	فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۭ	۲۰۱ اور تو (اے پیغمبر) سمجھائے جا فائدہ ہو یا نہ ہو
”	الغاشیۃ	۱	فَذَكِّرْ ۣ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۭ	۲۰۲ تو (اے پیغمبر لوگوں کو) سمجھاتا رہ تیرا کام بس یہی سمجھانا ہے
”	الفجر	۱	كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۙ وَلَا تَحٰۗضُّوْنَ عَلٰي طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۙ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۙ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۭ	۲۰۳ یہ بات نہیں ہے بلکہ تم (اس سے بدتر کام کرتے ہو) تم یتیم کی خاطرداری نہیں کرتے اور محتاج کو کھانا کھلانے کے لیے (اپنے تئیں یا دوسروں کو) رغبت نہیں دلاتے اور مردے کا سارا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو اور مال کی محبت میں مرے جاتے ہو
”	البلد	۱	فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ڮ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۭ فَكُّ رَقَبَةٍ ۙ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۙ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۙ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۭ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۭ	۲۰۴ پھر بھی وہ گھاٹی لانگھ نہ سکا اور (اے پیغمبر) تو کیا جانے گھاٹی کیا ہے ایک گردن چھوڑا دینا یا بھوک کے دن یتیم (بن باپ کے لڑکے) کو کھانا کھلانا جو ناطے دار بھی ہو یا خاک نشین مسکین کو (ان باتوں کے ساتھ یہ بھی ضرور ہے کہ) وہ ان لوگوں میں سے ہو جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو صبر اور رحم کرنے کی صلاح دیتے ہیں
”	الضحیٰ	۱	فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۭ وَاَمَّا السَّاۗىِٕلَ فَلَا تَنْهَرْ ۭ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝	۲۰۵ تو یتیم کو مت دبا اور مانگنے والے (فقیر) کو مت جھڑک اور لوگوں سے اپنے مالک کا احسان بیان کرتا رہ
”	الانشراح	۱	فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝	۲۰۶ پھر جب تجھ کو (دنیا کے کاموں سے) فراغت ہو تو محنت کر اور اپنے مالک کی طرف دل لگا

ف کمبخت جب پیدا ہوا تھا تو اکیلا ننگ دھڑنگ ایک کوڑی پاس نہ تھی تن پر ایک لتہ نہیں ابن عباسؓ نے کہا اس سے ولید بن مغیرہ مراد ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا آپ نے اسکو قرآن سنایا اسکا دل نرم ہوگیا یہ خبر ابوجہل کو پہنچی ابوجہل نے کہا چچا قریش کے لوگ چاہتے ہیں تمہارے لیے کچھ روپیہ جمع کریں تاکہ تم محمد سے پھر جاؤ۔ ولید نے کہا قریش کے لوگ خوب جانتے ہیں کہ میں روپیہ والا ہوں ابوجہل نے کہا پھر کوئی بات تو ایسی کہ جس سے تمہاری قوم کے لوگ سمجھ لیں کہ تم محمد کو برا جانتے ہو۔ ولید نے کہا میں کیا کہوں قسم خدا کی تم میں کوئی شخص مجھ سے زیادہ عربی رجز اور قصیدے اور اشعار جن وغیرہ کا عالم نہیں لیکن محمد جو کلام سناتے ہیں وہ ان میں کسی سے نہیں ملتا اور اس کلام میں بیشک ایک حلاوت ہے اور سب کلاموں پر غالب ہے ابوجہل نے کہا کچھ تو کہو ورنہ تمہاری قوم تم سے خوش نہ ہوگی ولید نے کہا اچھا سوچ کر کچھ کہونگا تو مردود نے قرآن کی نسبت سوچ کر یہ کہا کہ یہ ایک جادو ہے جو اگلے زمانے سے چلا آتا ہے اس وقت یہ آیت اتری یہ ولید وہی ہے جس کی صفتیں سورہ نون میں گذر چکی ہیں ف آمدنی والا کہتے ہیں ہر سال اس کو دس لاکھ اشرفیوں کی آمدنی تھی، ف مردود یہ کہا کرتا تھا کہ اگر محمد سچے ہیں تو سب سے پہلے میں بہشت میں جاؤنگا، ف کافروں کی ایذا دہی پر اسوقت تک صبر جب تک جہاد کا حکم آتا ہے ف گنہگار سے عتبہ بن ربیعہ مراد ہے اور ناشکری سے ولید بن مغیرہ ان دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھایا تم یہ باتیں چھوڑ دو اپنے باپ دادا کا طریق اختیار کرو ہم تم کو جو چاہو گے مال دولت دے دیں گے اور جس عورت سے کہو گے اس سے تمہارا نکاح کر دیں گے ف کہتے ہیں صبح اور عصر کی نماز مراد ہے ف تہجد کی نماز پڑھ کہتے ہیں یہ حکم خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے دوسرے مسلمانوں پر تہجد فرض نہیں ہے ف کہ جس پر اس روزی تنگ کرتا ہے وہ اس کے نزدیک ذلیل ہے اور جس کو دولت دیتا ہے وہ اس کے نزدیک عزت والا ہے بلکہ اکثر اسکا الٹا ہوتا ہے بہت بندوں کو خدا تعالیٰ نے بے انتہا دنیا کی دولت دے رکھی ہے مگر وہ اس کے نزدیک ذرا بھی عزت نہیں رکھتے ف یتیموں کا حصہ بھی خود دبا لیتے ہو عورتوں کا حصہ بھی نہیں دیتے الگ اپنا حصہ بھی کھا جاتے ہو مشرک لوگ ترکہ میں عورت کو وارث نہیں سمجھتے تھے (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۳۰	العلق ۹۶	۱	۲۰۶ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ ۚ	۲۰۶ اے پیغمبر اپنے مالک کے نام سے جس نے (سب خلقت کو) پیدا کیا (قرآن) پڑھ
۳۰	۔۔	۔۔	۲۰۷ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ	۲۰۷ (اے پیغمبر) پڑھ اور تیرا مالک بڑے کرم والا ہے
۳۰	۔۔	۔۔	۲۰۸ كَلَّا ۚ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ ۔۔۔۔۔ وَاقْتَرِبْ ۩	۲۰۸ (اے پیغمبر) ہرگز اسکا کہنا مت مان اور (اللہ کی درگاہ میں) سجدہ کرتا رہ اور (اس کی) نزدیکی حاصل کرتا رہ
۳۰	الھمزۃ ۱۰۴	۱	۲۰۹ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ الَّذِىْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۚ	۲۰۹ ہر طعنہ مارنے والے غیبت کرنے والے کی خرابی ہوگی جس نے مال سمیٹا اور اس کو گن گن کر رکھا ف۲ کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال سدا اس کو زندہ رکھے گا ف۳
۳۰	القریش ۱۰۶	۱	۲۱۱ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۙ الَّذِىْۤ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۞	۲۱۱ تو ان کو چاہیے کہ (مکہ میں اطمینان سے رہیں اور) اس گھر کے مالک کو پوجتے رہیں جس نے انکو بھوک میں کھانا کھلایا (سوداگری کرا کر پیسہ کموا دیا) اور ان کو ڈر سے بچایا
۳۰	النصر ۱۱۰	۱	۲۱۲ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۞	۲۱۲ تو تعریف کے ساتھ اپنے مالک کی پاکی بیان کر اور اس سے بخشش مانگ بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے ف
۳۰	الفلق ۱۱۳	۱	۲۱۳ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ ۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۞	۲۱۳ (اے پیغمبر) کہہ دے میں پناہ میں آیا اس خدا کی جو صبح کا مالک ہے ہر چیز کی بدی سے جو اس نے بنائی ف اور اندھیری رات کی بدی سے جب وہ چھا جائے اور گنڈوں پر پھونکنے والیوں ف کی بدی سے (جادوگرنیوں کے جادو سے) اور حسد کرنے والے (حسد کرنیوالی) کی بدی سے جب وہ حسد کرے
۳۰	الناس ۱۱۴	۱	۲۱۴ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۞	۲۱۴ اے پیغمبر کہہ میں پناہ میں آیا لوگوں کے مالک کے ف لوگوں کے بادشاہ کے لوگوں کے خدا کے اس وسوسہ ڈالنے والے چھپ جانے والے کی بدی سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے یہ وسوسہ ڈالنے والا (شیطان) جنوں میں سے ہو یا آدمیوں میں سے ف۱

فَضْلُ الْعِلْمِ ۲۳

باب ۲۳ علم کی فضیلت

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۳	البقرۃ ۲	۳۷	۱ يُّؤْتِى الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِىَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۭ وَمَا	۱ وہ جس کو چاہتا ہے حکمت دیتا ہے اور جس کو حکمت ملی اسکو بڑی نعمت ملی ف۱ اور جو عقل والے ہیں وہی نصیحت مانتے

ف جو منہ پر یا پیٹھ پیچھے لوگوں کے عیب بیان کرتا ہو ۱۲ ف اللہ کی راہ میں نہ دیا فخر کے لیے اسکو رکھ چھوڑا ۱۲ ف اور وہ ہمیشہ اپنے مال اور دولت سے خوش ہوتا رہیگا کبھی مریگا نہیں ۱۲ ف اصحاب الفیل سے بچایا بعضوں نے کہا قحط سے دفع کیا اور انکے شہر کو امن کی جگہ قرار دی ساری عرب لوگ مکہ کا ادب کرتے تھے وہاں کے لوگوں کو نہیں ستاتے تھے بلکہ خود قریش کے لوگوں کا ادب کرتے تھے انکی تجارت میں کوئی مزاحمت نہیں کرتا تھا کوئی انکو لوٹتا نہیں تھا ۱۲ ف باوصف اتنے تقرب کے آپکو حکم ہوا کہ اللہ سے بخشش مانگ آپ ہمیشہ اللہ کی درگاہ میں عاجزی کرتے رہتے اور اپنے قصوروں کی معافی مانگتے حالانکہ اللہ نے آپکے اگلے اور پچھلے قصور سب معاف کر دیے تھے کہتے ہیں اس سورت کے بعد یہ آیت اتری الیوم اکملت لکم دینکم اخیر تک اسکے بعد آپ اسی دن جیے پھر کلالہ کی آیت اتری اس کے بعد پچاس دن جیے پھر یہ آیت اتری واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ اس کے بعد سات دن یا اکیس دن جیے پھر وفات پائی علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام الی یوم الدین ۱۲ ف جاندنی کی بدی سے جب وہ گہنا جائے ایک حدیث میں یہی مضمون ہے ۱۲ ف کہتے ہیں لبید بن عصم کی بیٹیوں نے آپ پر جادو کیا تھا حدیث میں ہے جو کوئی گنڈہ لگائے پھر اس پر پھونکے تو اس نے جادو کیا اور جس نے جادو کیا اس نے شرک کیا ف معاذ اللہ حسد بھی کیا بری بلا ہے کہتے ہیں پہلا گناہ جو ابلیس نے کیا پھر قابیل نے ۱۲ ف حالانکہ وہ سارے جہان کا مالک ہے مگر آدمی اشرف المخلوقات ہے اس لیے اسکو خاص کیا ۱۲ ف خناس کے معنے پیچھے ہٹ جانیوالا چھپ جانیوالا شیطان بہکا کر آپ تو الگ ہو جاتا ہے اور آدمی کو بلا میں پھنسا دیتا ہے ۔۔۔ حدیث میں ہے شیطان آدمی کے دل پر اپنا منہ لگائے رہتا ہے اگر اس نے اللہ کی یاد کی تو پیچھے ہٹ جاتا ہے ورنہ وسوسہ ڈالتا ہے ۔۔۔ شیطان جن بھی ہوتا ہے آدمی بھی جیسے دوسری آیت میں فرمایا شیاطین الانس والجن جس نے کہا جن کا شیطان تو پیچھے آتا ہے لیکن آدمی شیطان تو علانیہ آتا ہے اور بہکاتا ہے اللہ دونوں کے شر سے ہم کو بچائے اور سب مسلمانوں کو محفوظ رکھے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورہ	رکوع		
۳	آل عمرٰن ۳	۱	یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ	ہیں ف حالانکہ اصلی حقیقت ان کی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو پکے عالم ہیں
۳	؍؍	۲	شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ	۳ اللہ تعالیٰ اس بات کا گواہ ہے اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور فرشتے اور علم والے بھی (گواہ ہیں)
۲۲	فاطر ۳۵	۴	اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ غَفُوْرٌ ۝	۲ اللہ سے تو اسکو وہی بندے ڈرتے ہیں جو (خدا تعالیٰ کی مخلوقات اور اسکی قدرتوں کا) علم رکھتے ہیں بیشک اللہ تعالیٰ زبردست ہے بخشنے والا ف
۲۳	الزمر ۳۹	۱	قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۭ اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝	(اے پیغمبر) کہہ دے کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے (دونوں) برابر ہوسکتے ہیں ف ۳ نصیحت وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں
۲۸	المجادلہ ۵۸	۲	یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝	جو لوگ تم میں سے ایمان لائے ہیں اور جن کو علم ملا ہے (دین کے عالم ہیں) اللہ تعالیٰ ان کے درجے (دنیا اور آخرت میں) بلند کریگا ف ۴ اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے

اَلْبَعْثُ وَالْقِیٰمَةُ وَاَهْوَالُهَا وَمَا یَتَعَلَّقُ بِهَا مِنَ الْحِسَابِ وَالْمِیْزَانِ ۲۴

باب ۲۴ چوبیسواں قیامت اور حشر و نشر حساب و کتاب کا بیان

پارہ	سورہ	رکوع		
۱	البقرہ ۲	۶	وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا وَّلَا یُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا یُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ۝	اور اس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کچھ کام نہ آوے گا نہ اس کی سفارش سنی جاوے گی نہ بدلہ (یعنی روپیہ وغیرہ بطور فدیہ کے) منظور ہوگا نہ مدد ملے گی ف ۵

ف ورنہ تربیت نااہل راچوں گردگاں بر گنبد ست ۱۲ ف ۲ مجاہد نے کہا عالم وہی ہے جو خدا کا ڈر رکھے ۱۲ ف ۳ یعنی عالم اور بے علم برابر نہیں ہوسکتے اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ علم کے لیے عمل ضرور ہے اور جو عالم عمل نہ کرے وہ گویا عالم نہیں ہے ۱۲ ف ۴ حدیث میں ہے کہ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنےٰ شخص پر بعضوں نے کہا اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر پیغمبر نے تم کو اس جگہ سے اٹھا دیا اور بدر والوں کو وہاں بٹھایا تو اچھا کیا ہمارے پاس بھی یہی قاعدہ ہے کہ لوگوں کے درجے مقرر ہیں ایمان اور علم والوں کا مرتبہ بہت بلند ہے مدد والے بھی تم لوگوں سے ایمان اور علم میں زیادہ ہیں صحیح حدیث میں ہے کہ کوئی مسلمان کسی مسلمان کو اسکی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھے البتہ کہہ سکتا ہے بیٹھو اور جگہ دیدو ۱۲ ف ۵ یہود کہتے تھے کہ ہم کیسے ہی گناہ کریں کچھ فکر نہیں ہمارے باپ دادا پیغمبر تھے وہ ہم کو چھوڑا لیں گے اللہ تعالیٰ نے انکار کیا اور فرمایا قیامت کا دن ایسا ہونے کی ہوگا کہ ہر ایک کو اپنی اپنی پڑے گی اگر ایک بھائی مومن بھی ہو تو وہ کافر کے کچھ کام نہ آوے گا اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ کافر کے لیے سفارش منظور نہ ہوگی اور مسلمان گنہگاروں کے لیے تو ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیا اور شہدا سفارش کریں گے مگر اللہ جل جلالہ کے حکم اور مرضی سے اور حق تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ سفارش قبول ہوگی جیسے احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور معتزلہ نے اپنی شامت سے ان احادیث کا انکار کیا ہے ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱	البقرہ ع	۱۵	وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝	اور اس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کچھ کام نہ آئے گا۔ نہ اس کی طرف سے بدلہ منظور کیا جائے گا نہ سفارش کچھ فائدہ دے گی نہ مدد ملے گی ف
۳	آل عمران	۳	يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًاۢ بَعِيْدًا ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝	جس دن ہر شخص جو بھلائی یا برائی اس نے کی ہے اپنے سامنے موجود پائے گا (یا پوری نہ کم نہ زیادہ) آرزو کرے گا۔ کاش یہ دن اس سے بہت دور ہوتا۔ اور اللہ تعالے تم کو اپنی ذات مقدس سے ڈراتا ہے ف۲ اور اللہ تعالے اپنے بندوں پر شفقت رکھتا ہے ف۳
۴	٫٫	۱۱	يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۣ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ۭ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝	جس دن کچھ منہ سفید ہوں گے کچھ کالے ہونگے تو جن کے منہ کالے ہوں گے (ان سے کہا جائیگا) تم تو ایمان لائے بعد پھر کافر ہوگئے تھے تو اب کفر کے بدلے عذاب (کا مزہ) چکھو ف۴ اور جن کے منہ سفید ہوں گے وہ اللہ تعالے کی رحمت (یعنے جنت) میں ہوں گے اور ہمیشہ وہیں رہیں گے ف۵
۷	المائدہ	۱۵	يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۭ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝	(اے پیغمبر اس دن کو یاد کر) جس دن اللہ پیغمبروں کو (اپنے سامنے) اکٹھا کریگا ف۶ پھر فرمائے گا تم کو کیا کیا جواب ملا ف۷ وہ عرض کرینگے ہم کو کیا ف۸ معلوم تو ہی غیب کی باتیں خوب جانتا ہے
۷	٫٫	۱۶	قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ۭ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝	اللہ تعالے فرماویگا یہی دن تو وہ دن ہے جب سچوں کو ان کی سچائی کام آوے گی ف۹ ان کے لیے باغ ہیں جن کے تلے نہریں بہ رہی ہیں وہ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ تعالے ان سے خوش وہ اللہ تعالے سے خوش یہ (یعنے جنت کا ملنا اللہ تعالے کا راضی ہونا) بڑی مراد پانا ہے ف
۷	الانعام	۲	لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ	وہ تم کو قیامت کے دن جس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں ضرور اکٹھا کرے گا جن لوگوں نے اپنی جانوں کو نقصان پہونچایا

ف اس کی تفسیر ہی پہلے گذر چکی ہے اور مطلب مکرر لانے سے یہ ہے کہ بنی اسرائیل کے جو حالات بیان کیے جاتے تھے اب وہ ختم ہوتے ہیں تو آخر کلام پر پھر ان کو تنبیہ کردی گئی تا کہ خواب غفلت سے بیدار ہوں اور اپنے کاموں پر غور کریں ۱۲ ف یہ جملہ ایک بار مذکور ہوچکا ہے دوبارہ پھر بیان فرمایا تا کہ لوگوں کو زیادہ ڈر پیدا ہو بعضوں نے کہا پہلے اسلیئے بیان کیا تھا کہ لوگ کافروں کی دوستی چھوڑدیں دوبارہ اسلیے کہ نیک کام کرنے کی ترغیب ہو ۱۲ ف۳ جب تو ان خبردار کردیا ۱۲ ف جب نامۂ اعمال تقسیم ہونگے تو مومن اکو دیکھ کر پھول جاویں گے اور خوشی سے منہ پر نور آجاویگا اور کافر اس قدر رنجیدہ ہوں گے کہ منہ پر تیرگی چھا دیگی ابن عباسؓ نے کہا اہل سنت اور جماعت کے منہ سفید ہونگے اور بدعتیوں اور گمراہوں کے منہ کالے ہونگے شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا تمام گمراہ فرقے مراد ہیں کہ ظاہر میں اسلام کا دعوی کرتے ہیں اور ان کا عقیدہ اسلام کے برخلاف ہے ۱۲ ف معلوم ہوا کہ جنت اللہ کے فضل اور رحمت سے ملیگی نہ ہمارے اعمال کی وجہ سے حدیث میں ہے کہ اعمال کی وجہ سے کوئی جنت میں نہ جائے گا بلکہ اس کے فضل سے صحابہ نے پوچھا آپ یا رسول اللہ ۔ فرمایا میں بھی نہیں مگر اللہ رحمت کرے تو اور بات ہے ۱۲ ف یعنے قیامت کے دن ۱۲ ف اپنی اپنی امت کی طرف سے ف انہوں نے تمہاری بات کو مانا یا نہ مانا تھا ۱۲ ف۹ حشر کی ہیبت ایسی چھا جاوے گی اور جو جانتے تھے وہ بھی بھول جاویں گے یا مطلب یہ ہے کہ ہمارے مرنے کے بعد جو ان کا حال ہوا وہ ہم کو معلوم نہیں ہے یا جیسا تو جانتا ہے اس کے مقابل ہم کیا جانیں ۱۲ ف یعنے موحد لوگوں کو ان کی توحید آج کام آوے گی اور مشرک ہلاک اور تباہ ہوں گے ابن عباس سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ ف اس کے برابر دنیا میں کوئی کامیابی نہیں ہوسکتی یا اللہ ہم کو اور سب تیرے موحد بندوں کو یہ کامیابی نصیب کر اور شرک اور کفر سے محفوظ رکھ ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝	وہ ف ایمان نہ لائیں گے
۷	الانعام	۲	قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ۭ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۝	(اے پیغمبر) کہدے میں اپنے مالک کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن (قیامت کے دن) کے عذاب کا ڈر ہے اس دن جس پر سے عذاب ٹل گیا تو اللہ تعالےٰ نے اس پر رحم کیا اور یہی بڑی مراد پانا ہے۔ (کھلی کامیابی ہے)
″	″	۳	وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَاۗؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ۝ اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝	اور جس دن ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے ف پھر ہم مشرکوں سے کہیں گے وہ تمہارے شریک کدھر گئے جن کو تم (خدا اللہ کا) شریک سمجھتے تھے ف۳ پھر کوئی بہانہ ف۴ ان کو نہ ملیگا مگر (جھوٹ بولنا) یوں کہیں گے اللہ تعالےٰ کی قسم جو ہمارا مالک ہے ہم شرک نہیں کرتے تھے ف۵ (اے پیغمبر) دیکھہ (یعنی غور کر) اپنے اوپر آپ کیسا جھوٹ بولے اور جتنی باتیں بناتے تھے سب ان سے گئی گذریں ف
″	″	″	وَلَوْ تَرٰٓي اِذْ وُقِفُوْا عَلٰي رَبِّهِمْ ۭ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝	اور (اے پیغمبر) اگر تو ان کو اس وقت دیکھے جب اپنے پروردگار کے سامنے ٹھیرائے جائیں گے ف پروردگار فرمائے گا کیا یہ سچ نہیں ہے وہ کہیں گے بیشک سچ ہے اپنے ف پروردگار کی قسم پروردگار فرمائے گا تم جو انکار کرتے تھے اب اس کے عذاب کا مزہ چکھو
″	″	۴	قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ ۭ حَتّٰى اِذَا جَاۗءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰي مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰي ظُهُوْرِهِمْ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝	جن لوگوں نے اللہ سے ملنے کو (مرے بعد پھر جی کر) جھٹلایا وہ گھاٹے میں پڑ گئے ف یہاں تک کہ جب ایک دم قیامت ان کے سر پر آپڑے گی ف۱۰ تو کہیں گے ہائے افسوس ہمنے قیامت کے باب میں جو قصور کیا ف۱۱ اور وہ اپنے گناہوں کی بوجھ اپنی پیٹھ پر لادے ہونگے سن لے کیا برا بوجھ لادے پھریں گے ف۱۲
″	″	″	وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝	اور مُردوں کو ف اللہ (قیامت کے دن) جلا اٹھائیگا پھر اسکی طرف لوٹائے جائیں گے ف۱۴
″	″	″	وَمَا مِنْ دَاۗبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰۗىِٕرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ۭ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ۝	اور جو جانور زمین میں ہلتا ہے اور جو پرندہ اپنے دونو بازو سے اڑتا ہے ف۱۵ ان میں سے تمہاری طرح ہر ایک کی ایک جماعت ہے ف۱۶ ہم نے کوئی چیز نہیں چھوڑی جو کتاب (لوح محفوظ) میں نہ لکھی ہو ف۱۷ پھر (قیامت کے دن یہ سب) اپنے مالک کے سامنے اکٹھا ہونگے ف۱۸

(...) عقل اور فطرت سے کام لینا چھوڑ دیا ۱۲ ف یعنی ان ظالموں کو جو اللہ پر جھوٹ باندھتے تھے اسکی آیتوں کو جھٹلاتے تھے یا مشرکین اور انکے معبودوں کو ۱۲ ف حالانکہ جن لوگوں کو وہ خدا کا شریک سمجھتے تھے (...) بھی وہاں موجود ہونگے لیکن ایسے برے حال میں ہونگے کہ انکا ہونا نہ ہونا برابر ہوگا یا جس وقت اللہ تعالےٰ ان سے یہ پوچھے گا وہ سب شریک انکی نظر سے غائب ہو جاوینگے ۱۲ ف یا کوئی جواب یا کوئی عذر (...) ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے پھر انکی گمراہی اور بتوں کی محبت کا نتیجہ یہی ہوگا کہ قسمیں کھا کر کہینگے ہم دنیا میں مشرک نہ تھے اور ان بتوں سے بیزار ہونگے جن پر دنیا میں جان دیتے تھے اور انپر فدا (...) ۱۲ ف ہوا اللہ آخرت میں نہ کوئی اوتار کام آیا نہ ٹھاکر نہ گرو نہ مرشد جو لوگ دنیا میں امداد والے تھے وہی اچھے رہے ۱۲ ف تو ایک عجیب تماشا یا ایک بڑا سانحہ دیکھے گا ۱۲ ف لیکن اسوقت (...) ایمان لانے سے کیا فائدہ ۱۲ ف بہشت کھوئی اور عذاب میں گرفتار ہوئے انکا جھٹلانا وہیں تک ہے جبتک قیامت نہ آوے ۱۲ ف یعنی حشر کا دن اور بعضوں نے کہا موت کیونکہ حدیث میں ہے (...) جو کوئی مرا اسکی قیامت ہوگئی ۱۲ ف یعنی اس کے لیے کچھ تیاری نہ کی یا ہائے افسوس ہمنے دنیا میں جو اپنی عمر ضائع کی کھیل کود میں ساری زندگی تمام کی عاقبت کی کچھ فکر نہ کی ۱۲ ف حدیث میں ہے کہ انکے (...) اعمال ایک بدصورت جانور کی شکل میں بنکر انکی پیٹھ پر سوار ہو جاوینگے اور انپر لدے لدے پھریں گے آخر دوزخ میں لیجاویں گے ۱۲ ف یعنی کافروں کو ۱۲ ف وہ ہر ایک کو اسکے اعمال کا بدلہ (...) اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے کافروں کو مردوں سے تشبیہ دی مردوں کا یہ حال ہوتا ہے کہ کتنا ہی ان کو پکارو جواب نہیں دیتے جیسے اسکو پکارو جو بات نہیں سمجھتا مثلاً جانور ہے تو کافر گو کان رکھتے (...) تیری آواز سنتے ہیں مگر جب اسمیں غور نہیں کرتے سمجھ کر نہیں سنتے تو گویا سنتے ہی نہیں ۱۲ ف اس میں سب جانور آگئے اور مچھلی ان جانوروں میں ہے جو زمین میں چلتے ہیں یا ان جانوروں (...) شامل ہیں کیونکہ وہ بھی اپنے دونو بازوں سے پانی میں تیرتی ہے جیسے پرندہ ہوا میں تیرتا ہے ۱۲ باقی در ضمیمہ)

۷	الانعام	۶	وَأَنذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَن يُحْشَرُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُم مِّن دُونِهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ	اور (اے پیغمبر) قرآن کے ذریعے ان لوگوں کو ڈرا جو (قیامت کے دن اپنے مالک کے پاس اکٹھا ہونیکا خوف رکھتے ہیں ف۱ (وہاں) خدا کے سوا ان کا کوئی حامی ہوگا نہ سفارش کرنے والا اس لیے کہ وہ (گناہوں سے) بچتے رہیں ف۲
۷	"	۷	ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَىٰ أَجَلٌ مُّسَمًّى ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ	پھر سونے سے تم کو ایک مقرر مدت پوری ہونے کے لیے جگاتا ہے پھر اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے پھر جو کچھ تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے وہ تم کو جتلا دے گا
۷	"	۹	وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ	اور جس دن صور (نرسنگا) پھونکا جائیگا اس دن اسی کی بادشاہت ہوگی ۵
۷	"	۱۱	وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَىٰ كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَتَرَكْتُم مَّا خَوَّلْنَاكُمْ وَرَاءَ ظُهُورِكُمْ وَمَا نَرَىٰ مَعَكُمْ شُفَعَاءَكُمُ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فِيكُمْ شُرَكَاءُ لَقَد تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنكُم مَّا كُنتُمْ تَزْعُمُونَ	اور تم تو اکیلے اکیلے ہمارے پاس آئے جیسے پہلے ہمنے تم کو (دنیا میں) پیدا کیا تھا ف اور جو (سامان) ہمنے (دنیا میں) تم کو دیا تھا وہ (سب) اپنی پیٹھ پیچھے (دنیا ہی میں) چھوڑ آئے ف۲ اور تمہارے سفارشی (جھوٹے معبود) تو ہم کو نظر ہی نہیں پڑتے وہ کہاں ہیں جن کو تم اپنے کاموں میں ف (ہمارا) شریک سمجھتے تھے ف اب تمہارے آپس کے (سب) رشتے اور تعلق کٹ گئے اور جو تم سمجھتے تھے وہ (سب) گیا گذرا ف
۸	"	۸	وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُم مِّنَ الْإِنسِ ۖ وَقَالَ أَوْلِيَاؤُهُم مِّنَ الْإِنسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَغْنَا أَجَلَنَا الَّذِي أَجَّلْتَ لَنَا ۚ قَالَ النَّارُ مَثْوَاكُمْ خَالِدِينَ فِيهَا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۞ وَكَذَٰلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۞ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ قَالُوا شَهِدْنَا عَلَىٰ	اور جب اللہ تعالیٰ ان سب کو اکٹھا کریگا ف۹ (اے جنو (شیطان کے گروہ) تم نے تو بہت آدمیوں کو خراب (گمراہ) کیا ف۱ آدمیوں میں جو (دنیا میں) ان کے ف۱۱ دوست تھے وہ کہیں گے مالک ہمارے ہم میں سے ہر ایک نے دوسرے سے فائدہ اٹھایا ف۱۲ اور ہمارے لیے جو وعدہ تونے ٹھیرایا تھا ف۱۳ اس وعدے تک آن پہونچے ف اللہ فرمادیگا (اب) دوزخ تمہارا ٹھکانا ہے اسی میں ہمیشہ رہیں گے مگر جب تک اللہ چاہے ف۵ بیشک تیرا مالک حکمت والا ہے جاننے والا ف۱۶ اور اسی طرح ہم (دنیا میں) ایک ظالم کو دوسرے ظالم پر ان کے اعمال کی سزا میں حکومت دیتے ہیں ف۱ (اور اللہ فرمائیگا) جنو اور آدمیو کیا تمہارے پاس تم ہی میں کے پیغمبر نہیں آئے ف۱۹ جو میری آیتیں تم کو پڑھ کر سناتے اور اس دن کے سامنے آنے سے تم کو ڈراتے ف۱۹ کہیں گے ہم نے خود اپنے اوپر گواہی دی ف۲ اور (اصل یہ ہے کہ) دنیا کی

ف۱ یعنی جن لوگوں کو حشر ونشر کا یقین ہے وہی قرآن سے خوب فائدہ اٹھاوینگے اور جو کوئی بالکل ملحد ہے نہ خدا کا قائل ہے نہ حشر ونشر کا اس پر قرآن کا زیادہ اثر نہ ہوگا ۱۲ ف۲ یعنی قرآن سنکر اور زیادہ ڈر پیدا ہو اور گناہ سے باز آجائیں اس آیت سے ان کافروں کا رد ہوا جو یہ گمان کرتے تھے کہ ان کے معبود اور ٹھاکر وغیرہ قیامت کے دن اللہ کے پاس سفارش کرکے ان کو بچالیں گے ۱۲ ف۳ ننگے کھلے ایک کوڑی پاس نہیں اکیلے پیدا ہوئے تھے ۱۲ ف کچھ بھی اپنے ساتھ نہ لائے نہ وہ تمہارے کچھ کام آیا ۱۲ ف مثلاً عبادت یا دعا یا نذر نیاز وغیرہ میں یا تمہاری پیدا کرنے اور پالنے اور جلانے اور مارنے میں الی ۱۲ ف اور کہتے تھے کہ یہ خدا کے پاس ہماری سفارش کرینگے ہمکو بچالیں گے اب وہ کدھر گئے ۱۲ ف یہ آیت نضر بن حارث کے باب میں اتری وہ کہتا تھا لات اور عزی مجھ کو قیامت کے دن بچائیگی یہ میری سفارش کرینگے ۱۲ ف آدمی اور جن اور شیطان ۱۲ ف۹ یا جس دن ہم ان سب کو اکٹھا کرینگے پھر جنوں سے فرمادیگا یا معشر الجن الآیہ ۱۲ ف۱ یا آدمیوں سے بہت فائدہ اٹھایا اپنے تئیں انکو ایا ہوف۱۱ یعنے شیطانوں کے ۱۲ ف۱۲ جنوں نے تو ہم سے یہ فائدہ اٹھایا کہ ہمارے بزرگ بنے رہے ہمنے ان کی اطاعت کی اور ہم نے یہ فائدہ اٹھایا کہ طرح طرح کے گناہ اور برے کام ان سے سیکھے اور خوب مزے اڑائے بعضوں نے کہا جاہلیت میں جب کوئی شخص جنگل میں پھنس جاتا سفر میں اور جان کا ڈر ہوتا تو یوں کہتا اس جنگل کے مالک کی پناہ اور مالک شیطان اور جن کو سمجھتے وہ شیطان بھی یہ سنکر خوش ہوتا اور کہتا میں آدمیوں کا بھی سردار بنا ۱۲ ف۱۳ یعنے قیامت یا موت ۱۲ ف۱۴ ہائے افسوس دنیا کی زندگی جھٹ سے گذر گئی ۱۲ ف۵ تو تھوڑی دیر کے لیے گرم پانی پینے کو دوزخ سے نکلیں گے پھر اسی میں ڈالدیے جاویں گے جیسے فرمایا ثم ان مرجعهم لالی الجحیم بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے وہ ہمیشہ دوزخ ہی میں ہے مگر جتنا اللہ نے چاہا یعنے چند روز دنیا کے اور تھوڑی مدت تک برزخ میں دوزخ سے بچے رہے باقی ہمیشہ دوزخ ہی میں انکا وقت گذریگا اور تمام اہلحدیث نے اسپر اتفاق کیا ہے کہ کافر اور مشرک ابدالآباد دوزخ میں رہیں گے ۱۲ ف۱۶ اسپر جن اور آدمیوں کا ہمنے یہ حکم کیا ۱۲ ف۵ دنیا کا کوئی بادشاہ باقی نہ رہیگا ایک بار صور پھونکا جائیگا تو ساری خلقت فنا ہوجائے گی پھر دوبارہ پھونکا جائیگا تو سب پھر موجود ہوجائے گی ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورہ	رکوع		
			أَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ ۝	زندگی نے ان کو دھوکا دیا ف اور (اب مجبور ہو کر) اپنے اوپر آپ یہ گواہی دی کہ وہ دنیا میں کافر تھے
۸	الانعام	۲۰	يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا	جس دن تیرے مالک کی کچھ (بڑی) نشانیاں آجائیں گی تو جو شخص اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اس نے ایمان میں کوئی نیک کام نہ کیا ہو تو اس کا ایمان کوئی فائدہ نہ دے گا ف
〃	الاعراف	۱	فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ ۝ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَمَا كُنَّا غَائِبِينَ ۝	تو ہم بے شک جن کے پاس پیغمبر آ چکے ان سے باز پرس کریں گے اور خود پیغمبروں سے بھی ضرور پوچھیں گے ف پھر جو کچھ گذرا ہے وہ ہم کو معلوم ہے ان کو سنا دینگے اور ہم غائب نہ تھے ف
〃	〃	۲	كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ ۝	جیسے تم کو پہلے پیدا کیا ویسے ہی پھر (دوبارہ) پیدا ہو گے ف
۹	〃	۲۳	يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي ۖ لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ۚ ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً ۗ يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝	یہ لوگ ف تجھ سے قیامت کو پوچھتے ہیں کہ پھر اسکا ٹھکانا بھی ف کہہ دے یہ تو صرف میرے مالک ہی کو معلوم ہے ف وہی اپنے وقت پر قیامت کو لا دکھلائیگا وہ آسمان اور زمین میں ایک بھاری بات ہے ف وہ نہیں آئے گی مگر اچانک ف یہ لوگ تجھ سے قیامت کو اس طرح پوچھتے ہیں جیسے تو اس سے واقف ہے ف کہہ دے قیامت کا علم تو صرف خدا ہی کو ہے ف لیکن اکثر لوگ یہ نہیں جانتے ف
۱۱	یونس	۱	إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ إِنَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ شَرَابٌ مِنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ۝	تم سب (کو مرنے کے بعد) اسی کی طرف لوٹ جانا ہے اللہ تعالے کا وعدہ سچا ہے وہی شروع میں پیدا کرتا ہے (عدم سے) پھر وہی (قیامت کے دن) دوبارہ پیدا کرے گا تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے انکو انصاف سے بدلہ دے اور جو (دنیا میں) کافر تھے ان کیلیے ان کے کفر کی سزا میں کھولتا پانی پینے کو اور تکلیف کا عذاب ہے
〃	〃	۳	وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ ۖ وَقَالَ شُرَكَاؤُهُمْ مَا كُنْتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ ۝ فَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا	اور جس دن ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے ف پھر ہم مشرکوں سے کہیں گے تم اور جن کو تم نے (خدا کا) شریک بنایا تھا اپنی جگہ ٹھہرے رہو ف پھر انکے آپس میں ہم بگاڑ کر دیں گے ف اور جن کو انہوں نے شریک بنایا تھا وہ کہنے ف لگیں گے (تم جھوٹے ہو) تم ہم کو نہیں پوجتے تھے ف ہم میں

ف وہ عیش و عشرت میں مست رہے اور پیغمبروں کی ایک نہ مانی ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ سورج جب پچھم سے نکلیگا تو اس کے بعد کسیکا ایمان قبول نہ ہوگا اسی طرح اس شخص کا نیک عمل بھی قبول نہ ہوگا جس نے اس سے پہلے نیک عمل نہ کیا ہو البتہ جو لوگ پہلے سے ایمان کے ساتھ نیک اعمال بھی کرتے رہے ہیں انکے نیک عمل اس نشانی آنے کے بعد بھی قبول ہوتے رہیں گے اس آیت سے مرجیہ کا مذہب رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں نجات کے لیے صرف ایمان کافی ہے عمل کی ضرورت نہیں اور کہتے ہیں کہ مومن کبھی دوزخ میں نہ جاویگا گو وہ کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہو اور بہت سی آیتیں اور صحیح حدیثیں اس مذہب کو باطل کرتی ہیں ف لوگوں سے یہ پوچھیں گے کہ تم نے پیغمبروں کو کیا جواب دیا تھا اور پیغمبروں کو یہ پوچھیں گے کہ تم نے ہمارا پیغام ان کو پہنچا دیا تھا یا نہیں ۱۲ ف بلکہ سب سن رہے تھے اور سب دیکھ رہے تھے مطلب یہ ہے کہ پہلے سوال ہوگا جب ڈر کے مارے یہ خاموش رہیں گے تو اللہ تعالیٰ خود فرما وے گا کہ تم نے یہ جواب دیا تھا اور تم نے یہ کہا تھا ف یعنے جیسے پہلے کچھ نہ تھے اور اللہ نے تمہیں پیدا کر دیا عقل اور شعور دیا ویسی ہی دوبارہ زندگی بھی وہ دیگا یعنے حشر کے دن حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ تم کو ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ حشر کریگا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی کما بدانا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین ۱۲ ف قریش کے کافر یا یہود ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کس وقت ہے اس کا ٹھیراؤ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اسکا کبھی نقل ٹھیرا بھی ہے ۱۲ ف اس کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب آوے گی ۱۲ ف یا آسمان اور زمین والوں پر بڑی بھاری ہے سب اس کے نام سے تھراتے ہیں جیسے حدیث میں ہے کہ ہر جمعہ کے دن جانور تک خوف زدہ رہتے ہیں کہ شاید قیامت آج ہی ہو ۱۲ ف ایک ہی ایکا دفعۃً ۱۲ ف یا تو اسکی توہ میں لگا ہے اسکا متلاشی ہے یا جیسے تو ان کا دوست ہے کیونکہ قریش کے لوگوں نے آنحضرت ﷺ سے کہا تم ہمارے عزیز ہو ہم کو چپکے سے بتلا دو قیامت کب ہوگی ۱۲ ف اور کسی کو نہیں دوبارہ یہی جواب دیکے ف یہ قیامت کا علم سوا خدا کے اور کسیکو نہیں ہے اور اسی لیے لوگوں سے پوچھتے پھرتے ہیں کہ قیامت کب ہوگی یا اکثر لوگ اس کی وجہ نہیں جانتے کہ قیامت کا علم اس نے کسیکو نہیں دیا ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			بیننا وبینکم ان کنا عن عبادتکم لغفلین ۝ ھنالک تبلوا کل نفس ما اسلفت وردوا الی اللہ مولٰھم الحق وضل عنھم ما کانوا یفترون ۝	تم میں اللہ تعالیٰ کی گواہی بس ہے ہم کو تمہاری پوجے کی (مطلق) خبر نہ تھی ف اس جگہ ہر شخص جو (عمل) اس نے آگے بھیجا اس کو جانچ لیگا ف اور (سب لوگ) اپنے سچے مالک خدا کی طرف لوٹائے جائیں گے اور جتنی (باتیں) جھوٹ باندھتے تھے وہ (سب) ہوا ہو جائیں گی ف
۱۱	یونس	۵	ویوم یحشرھم کان لم یلبثوا الا ساعۃ من النھار یتعارفون بینھم قد خسر الذین کذبوا بلقاء اللہ وما کانوا مھتدین ۝ واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک فالینا مرجعھم ثم اللہ شھید علی ما یفعلون ۝	اور جس دن اللہ ان کو (اپنے سامنے) اکٹھا کریگا جیسے وہ (دنیا میں) نہیں رہے مگر ایک گھڑی دن ف وہ آپس میں ایک دوسرے کو پہچان لینگے ف جن لوگوں نے اللہ سے ملنے کو جھٹلایا ف وہ نقصان میں پڑ چکے اور راہ نہ پائی اور ہم جو ان (کافروں) سے عذاب کا وعدہ کرتے ہیں اگر تجھ کو اس میں سے کچھ (دنیا ہی میں) دکھلاویں ف یا ہم تجھ کو اٹھا لیں تو بھی ف ان کا پھرنا ہمارے ہی پاس آنا ہے پھر جو وہ کرتے ہیں اللہ اسکو دیکھ رہا ہے ف
۱۲	هود	۱	الی اللہ مرجعکم وھو علی کل شیء قدیر	تم کو اللہ کے پاس لوٹ کر جانا ہے اور وہ (سب کچھ) کر سکتا ہے ف
۱۲	۔۔	۹	ان فی ذلک لایۃ لمن خاف عذاب الاخرۃ ذلک یوم مجموع لہ الناس وذلک یوم مشھود ۝ وما نؤخرہ الا لاجل معدود ۝ یوم یات لا تکلم نفس الا باذنہ فمنھم شقی وسعید ۝	ان (واقعات) میں اس شخص کے لیے عبرت ہے جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہے آخرت کا دن وہ ہے جس دن سب لوگ ف اکٹھا ہونگے اور وہ دیکھنے کا دن ہوگا ف اور ہم جو اس دن میں دیر کرتے ہیں تو معین مدت ف پوری کرنے کے لیے جب یہ دن آئیگا تو کوئی شخص بات تک نہ کر سکیگا مگر خدا کے حکم سے اور ان میں کچھ بدبخت ہونگے ف اور کچھ نیک بخت ف
۔۔	۔۔	۱۰	وان کلا لما لیوفینھم ربک اعمالھم انہ بما یعملون خبیر ۝	اور تیرا مالک ان سب لوگوں کو ان کے کاموں کا ضرور پورا پورا بدلہ دیگا وہ ان کے کاموں سے خبردار ہے
۱۳	ابراهیم	۳	وبرزوا للہ جمیعا فقال الضعفؤا للذین استکبروا انا کنا لکم تبعا فھل انتم مغنون عنا من عذاب اللہ من شیء قالوا لو ھدنا اللہ لھدینکم سواء علینا اجزعنا ام صبرنا ما لنا من محیص	اور (قیامت کے دن) سب لوگ (اپنی قبروں سے نکلکر) اللہ کے سامنے کھڑے ہونگے تو جو (دنیا میں) کمزور (غریب) تھے وہ بڑے آدمیوں سے کہیں گے ف ہم تمہارے تابعدار تھے ف تو کیا خدا کے عذاب سے تم (اس وقت) کچھ ہمارے کام آ سکتے ہو وہ کہینگے اگر اللہ ہم کو (دنیا میں) راہ پر لگاتا ف تو ہم بھی تم کو (سیدھی) راہ بتاتے ف اب خواہ ہم رو پیٹیں خواہ صبر کریں دونوں برابر (عذاب سے) ہم چھٹ نہیں سکتے ف

ف کیونکہ دنیا میں ہم بیجان تھے پتھر کی طرح ہم کو کیا معلوم ۔ ف یا چکھ لیگا یا جان لیگا یا پڑھ لیگا اسکا بدلہ دیکھ کر یہ معلوم کر لیگا کہ یہ عمل اچھا تھا یا برا ۔ ف یعنی مشرک جتنی باتیں دنیا میں جھوٹ جھوٹ خدا پر لگایا کرتے تھے کہ یہ بت اللہ تعالیٰ کے مقرب ہیں اور یہ ہماری سفارش کریں گے یہ سب باتیں گئی گذری ہو جاوینگی حدیث میں ہے کہ ان لوگوں کو ان کے معبودوں کی صورتیں دکھلائی جاوینگی تو یہ ان کے پیچھے ہونگے پھر وہ ان سب کو جہنم میں لیجاویں گے بعد اس کے آپ نے یہ آیت پڑھی ۔ ف ان کو ایسا معلوم ہوگا ۔ ف رہی ہوں تو رہے ہوں ۔ ف یعنی قبروں سے نکلتے وقت یا شروع شروع میں پھر جب حشر کی شدت شروع ہوگی تو کوئی کسی کو نہ پہچانے گا ۔ ف قیامت کا انکار کیا ۔ ف یہ ذلیل اور خوار ہوں قید اور قتل ہوں تو بھی تیرا مطلب حاصل ہے ۔ ف تیرا مطلب حاصل ہے ۔ ف سب سے بڑھکر یہ ہے کہ ف وہاں ہم تجھ کو ان کا عذاب دکھلا دیں گے ۔ ف استغفار اور توبہ سے منہ پھیرنے والے کو عذاب بھی کر سکتا ہے ۔ ف سب وہاں حاضر ہونگے ف ایک میدان میں ۔ ف دنوں کی گنتی جو اللہ کے علم میں مقرر ہو چکی ہے ۔ ف کافر اور مشرک ۔ ف حدیث میں ہے کہ اللہ نے روز ازل میں یہ لکھ لیا ہے کہ فلاں شخص نیک بخت ہوگا فلاں بدبخت حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ پھر ہم جو عمل کریں تو یہ سمجھ کر کہ جو کچھ ہونا ہے وہ ہو چکا یا یہ سمجھ کر کہ آیندہ ہوگا آپ نے فرمایا یہ سمجھ کر کہ جو کچھ ہونا ہے وہ ہو چکا اے عمر لیکن ہر ایک آدمی کو ویسے ہی کاموں کی توفیق دی جاویگی جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے پھر اگر اللہ نے اسکو جنتی لکھا ہے تو اس کو نیک کاموں کی توفیق ہوگی اگر دوزخی لکھا ہے تو برے کام کریگا ۔ ف مرید اپنے مرشدوں سے کہیں گے ۔ ف تم جیسا بتلاتے تھے اس پر ہم چلتے تھے ۔ ف ایمان کی توفیق دیتا ۔ ف پر ہم تو دنیا میں گمراہ تھے اور تم کو بھی ہمنے گمراہ کیا ۔ ف حدیث میں ہے کہ دوزخی پہلے یہ صلاح کریں گے سب ملکر خوب رو دو پیٹو پھر پانسو برس تک روئیں گے چلاویں گے کچھ فائدہ نہ ہوگا پھر کہیں گے آؤ صبر کریں تو پانسو برس تک صبر کریں گے تب بھی کچھ فائدہ نہ ہوگا اس وقت یہ کہیں گے کہ ہم روئیں پیٹیں یا صبر کریں عذاب سے کسی طرح چھٹ نہیں سکتے ۔

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۳	ابراھیم [۱۴]	۷	يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْأَصْفَادِ ۝ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ۝ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۭ إِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝	جس دن یہ زمین بدلکر دوسری زمین ہوگی اور ایسا ہی آسمان ف۱ اور سب لوگ (اپنی اپنی قبروں سے نکلکر) اس خدا کے سامنے کھڑے ہوں گے جو اکیلا ہے بہت قہر کرنیوالا (کافروں پر) اور گنہگاروں کو اس دن زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیکھیگا انکے کرتے گندہک (یا ڈامر تار کول) کے ہوں گے اور ان کے منہ آگ سے ڈھکے ہونگے ف۲ (یہ سب) اسی لیے کہ اللہ ہر شخص کو اس کے کیے کا بدلہ دے بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے ف۳
۱۴	الحجر [۱۵]	۲	وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ۭ إِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝	اور بیشک تیرا مالک ان سب کو اکٹھا کرے گا وہ حکمت والا خبردار ہے
″	″	۶	وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ۝	اور قیامت ضرور آئیگی تو (اے پیغمبر کافروں اور مشرکوں سے) اچھی طرح سے درگزر کر ف۴
″	النحل [۱۶]	۱	أَتٰى أَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝	(اے کافرو) اللہ تعالیٰ کا حکم آن پہونچا ف۵ تو اسکی جلدی نہ مچاؤ ف۶ اللہ تعالیٰ کی ذات ان کے شرک سے پاک اور برتر ہے ف۷
″	″	۵	وَأَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ۭ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا أَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ۝	اور ان کافروں نے اسکی قسمیں کھائیں زور کی قسمیں جو کوئی مرجاے پھر اللہ اسکو (زندہ کرکے) نہیں اٹھائیگا (کہدے) کیوں نہیں ضرور اللہ اٹھائے گا سچا وعدہ ہے اس پر ف۸ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ف۹ (اللہ تعالیٰ ان کو پھر زندہ کرکے) اسی لیے (اٹھائیگا) کہ جن باتوں میں وہ (دنیا میں) اختلاف کرتے رہے ان پر کھولدے ف۱۰ اور اسی لیے کہ کافر یہ جان لیں کہ وہ جھوٹے تھے ف۱۱
″	″	۱۱	وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ ۭ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝	اور قیامت کا قائم ہونا اللہ کے نزدیک ایسا ہی جیسے آنکھ جھپکنا یا اس سے بھی کم بیشک اللہ سب کچھ کرسکتا ہے
″	″	۱۲	وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيْدًا	اور (وہ دن یاد کر) جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اٹھائیں گے ف۱۲
″	″	″	وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيْدًا	اور (وہ دن یاد کر) جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اٹھائیں گے
″	″	″	يَوْمَ تَأْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝	جس دن ہر شخص اپنی ذات کے لیے بحث کریگا (اور اپنا بچاؤ کرنیکے لیے کوشش کریگا) اور جو کام اس نے کیا ہے اسکا پورا بدلہ اسکو ملجائیگا اور لوگوں پر ظلم نہ ہوگا ف۱۳
″	بنی اسرائیل [۱۷]	۵	يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ إِنْ لَّبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيْلًا ۝	جس دن وہ (خدا) تم کو (قبروں سے) بلائیگا تم اسکی تعریف کرتے ہوئے چلے آؤگے اور خیال کروگے کہ ہم ف۱۴ تھوڑی ہی دیر ٹھیرے ف۱۵

ف۱ حدیث میں ہے اسوقت لوگ تاریکی میں پلصراط کے پاس ہونگے بعضے کہتے ہیں حشر کی زمین ہی اور ہوگی وہ چاندی کی ہوگی اور آسمان سونے کا۔ ابن مسعودؓ نے کہا چاندی کی طرح سفید زمین ہوگی جس پر کوئی گناہ نہ ہوا ہوگا نہ کوئی ناحق خون کیا گیا ہوگا صحیح حدیث میں ہے کہ یہ زمین ایک روٹی ہوجاویگی جسکو پروردگار خود اپنے ہاتھ سے الٹیگا ۱۲ ف۲ قطران وہ کالا روغن جو خارشی اونٹوں پر لگایا جاتا ہے وہ کھال کو جلا دیتا ہے اور کھجلی کھو دیتا ہے اس میں آگ خوب لگتی ہے بدبودار بعضوں نے کہا تانبا پگھلا ہوا حدیث میں ہے کہ جو عورت مردوں پر نوحہ کرتی ہے وہ اگر توبہ نہ کرے اور مرجاوے تو قیامت کے دن قطران کا کرتہ اسکو پہنایا جاویگا ۱۲ ف۳ تمام مخلوقات کا حساب چھ گھنٹے میں لے لیگا جیسے اوپر گذرچکا ۱۲ ف۴ مطلب یہ ہے کہ قیامت برحق ہے ان کافروں اور مشرکوں سے انکی شرارتوں کا بدلہ اللہ تعالیٰ ضرور لیگا تو انکی شرارتوں کا بدلہ لینے کی فکر نہ کر معاف کردے مجاہد نے کہا یہ آیت جہاد فرض ہونے سے پہلے اتری عکرمہ نے کہا یہ منسوخ ہے جہاد کی آیت سے ۱۲ ف۵ قریب آگیا یعنے قیامت کا دن بعضوں نے کہا مشرکوں کا قتل ہونا ۱۲ ف۶ جیسے نضر بن حارث ایک کافر جلدی مچاتا تھا کہنے لگا یا اللہ اگر محمدؐ کا دین سچا ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا ۱۲ ف۷ کافر جو سمجھتے ہیں کہ یہ بت اللہ کے شریک ہیں اور اللہ کے عذاب سے انکی سفارش کرکے بچالیں گے محض غلط اور جھوٹ ہے ۱۲ ف۸ جس کا پورا کرنا اسکو ضرور ہے ۱۲ ف۹ وہ خدا کی قدرت میں غور نہیں کرتے اپنی کم عقلی سے خدا کے کاموں کو اپنے کاموں پر قیاس کرتے ہیں اور گل سڑ جانے کے بعد پھر زندہ ہونا مشکل سمجھتے ہیں ۱۲ ف۱۰ حق کیا ہے وہ ظاہر ہوجائے ۱۲ ف۱۱ جو کہتے تھے مرنے کے بعد پھر کہاں اٹھنا ہے بہشت اور دوزخ کی حقیقت کچھ نہیں ہے مرے بعد پھر بھلا کر اٹھانا ہمکو کیا مشکل ہے ۱۲ ف۱۲ ان کا پیغمبر خدا کے سامنے کھڑا ہوگا اور گواہی دیگا ۱۲ ف۱۳ کسی کی نیکی ضائع نہ ہوگی ۱۲ ف۱۴ دنیا میں یا پہلی صور سے دوسرے صور تک ۱۲ ف۱۵ کہتے ہیں قبر سے اٹھتے وقت کافر بھی اللہ کی تعریف کرنے لگیں گے اور کہیں گے سبحانک وبحمدک بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جس دن وہ تم کو بلائیگا تم اسکا حکم مانوگے اور سب تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیات	ترجمہ
۱۵	بنی اسرائیل	۸	يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ۝ وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمَى فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَى وَأَضَلُّ سَبِيلًا ۝	جس دن ہم سب لوگوں کو انکے سردار سمیت (یا کتاب سمیت) بلائینگے وف پھر جنکو ان کی کتاب انکے داہنے ہاتھ میں دیجائیگی وہ (خوشی سے) اس کو پڑھنے لگینگے ف۲ اور گٹھلی کے برابر بھی انپر ظلم نہ ہوگا اور جو اس دنیا میں اندھا رہا ف۳ وہ آخرت میں اور زیادہ اندھا اور راہ سے دور بھٹکا ہوا ہوگا (وہاں نجات کا رستہ نہ ملیگا ف۴)
"	"	۱۱	وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى وُجُوهِهِمْ عُمْيًا وَبُكْمًا وَصُمًّا مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيرًا ۝	اور ہم قیامت کے دن ان کو منہ کے بل اندھا اور گونگے اور بہرے اٹھائینگے ف۵ (آخر) ان کا ٹھکانا دوزخ ہے پھر جب تھمنے لگی (ذرا شعلہ کم ہوگا) تو ہم اور زیادہ ان پر بھڑکا دیں گے
"	الکہف	۱	وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا ۝ وَعُرِضُوا عَلَى رَبِّكَ صَفًّا لَقَدْ جِئْتُمُونَا كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ بَلْ زَعَمْتُمْ أَلَّنْ نَجْعَلَ لَكُمْ مَوْعِدًا ۝ وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يَا وَيْلَتَنَا مَالِ هَذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا ۝	اور (اے پیغمبر وہ دن یاد کر) جس دن ہم پہاڑوں کو سرکا دیں گے ف۶ اور زمین کو دیکھیگا کھلا میدان ف۷ اور (سب) لوگوں کو ہم اکٹھا کرینگے تو ان میں سے کسی کو چھوڑ نہ دینگے اور سب لوگ صفیں باندھ کر تیرے ف۸ مالک کے سامنے لائے جائیں گے ف۹ (ہم ان سے کہیں گے) تم تو ہمارے پاس اسیطرح (ننگے کھلے) آئے جس طرح ہم نے تمکو پہلی بار (دنیا میں) پیدا کیا تھا بلکہ تم تو یہ سمجھتے تھے کہ ہم تمہارے لیے ف۱۰ کوئی وقت ہی نہیں ٹھیرائینگے ف۱۱ اور لوگوں کے اعمالنامے انکے ہاتھوں میں رکھ دیے جائینگے تو دیکھیگا گنہگار لوگ ان کو دیکھ کر (کیا) ڈرینگے اور کہیں گے ہائے ہماری کمبختی یہ کیسا اعمالنامہ ہے کہ کوئی عمل چھوٹا یا بڑا ایسا نہیں جو اس میں نہ لکھا ہو اور جو جو کام انہوں نے دنیا میں کیے تھے وہ سامنے آجائیں گے ف۱۲ اور تیرا مالک کسی پر ظلم نہیں کریگا ف۱۳
"	"	۷	وَيَوْمَ يَقُولُ نَادُوا شُرَكَائِيَ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَوْبِقًا ۝ وَرَأَى الْمُجْرِمُونَ النَّارَ فَظَنُّوا أَنَّهُمْ مُوَاقِعُوهَا وَلَمْ يَجِدُوا عَنْهَا مَصْرِفًا ۝	اور (وہ دن بھی یاد کر) جب اللہ تعالیٰ (کافروں سے) فرمائیگا تم جن کو میرا شریک سمجھا کرتے تھے انکو پکارو (کہ) وہ تمہاری کچھ مدد کریں) پھر وہ انکو پکاریں گے تو وہ جواب بھی نہ دیں گے (مدد کرنا کجا) اور ہم ان کے بیچ میں ف۱۴ ایک ہلاکت کی آڑ کر دینگے ف۱۵ اور گنہگار لوگ (چالیس برس کی راہ سے) دوزخ کو دیکھیں گے اور ف۱۶ انکو اس میں جانیکا یقین ہو جائیگا اور دوزخ سے بچاؤ کی کوئی آڑ نہ پائیں گے
۱۶	مریم ۱۹	۸	فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ	پیغمبر تو قسم تیرے مالک کی ہم تو ان آدمیوں کو (جو قیامت کے منکر ہیں) اور

ف۱ مثلاً یوں پکارا جائیگا اے محمدؐ کی امت اے موسیٰ کی امت یا اے عیسیٰ کی امت یا اے توراۃ والو اے انجیل والو اے قرآن والو حضرت علیؓ نے کہا امام سے انکے زمانے کا امام مراد ہے جس کے حکم پر وہ چلتے تھے۔ ف۲ اپنی نیکیاں لکھی دیکھ کر خوش ہونگے۔ ف۳ اس نے ہدایت کا رستہ اختیار نہیں کیا۔ ف۴ بعضوں نے کہا اسکا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی دنیا میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں کو جو آنکھ سے دکھائی دیتی ہیں غافل ہے اور ان میں غور نہ کرے وہ آخرت سے اور زیادہ غافل ہوگا کیونکہ آخرت آنکھ سے دکھائی نہیں دیتی۔ ف۵ یعنے منہ کے بل جیسے دنیا میں پاؤں کے بل چلتے ہیں صحیح حدیث میں اسکی صراحت ہے اللہ کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ہے۔ ف۶ اپنی جگہ سے نکلکر اڑتے پھریں گے۔ ف۷ نہ اس میں اونچا نیچا ہوگا نہ پہاڑ نہ ٹیلہ۔ ف۸ یا سب لوگوں کی ایک صف ہوکر۔ ف۹ حدیث میں ہے کہ اللہ جل جلالہ ایک بلند آواز سے جو ہولناک نہ ہوگی یوں پکاریگا اے میرے بندو میں سوا کوئی سچا خدا نہیں میں سب سے زیادہ رحم کرنیوالا اور سب حاکموں کا حاکم اور سب سے زیادہ جلد حساب لینے والا ہوں اے میرے بندو آج تم کو ڈر نہیں رنج کرو تم اپنی اپنی دلیل پیش کرو اور اپنا جواب آسانی سے سناتے رہو کیونکہ آج تمکو پیش ہوگی تمہارا حساب ہوگا اے میرے فرشتو میرے بندوں کو پاؤں کی انگلیوں پر حساب کے لیے کھڑا کرو۔ اس حدیث کو حافظ ابن مندہ نے کتاب التوحید میں معاذ بن جبل سے نکالا۔ ف۱۰ یعنے تمہاری سزا اور جزا کے لیے۔ ف۱۱ یہ خطاب ان لوگوں سے ہوگا جو قیامت کے منکر تھے۔ ف۱۲ اعمالنامہ میں یا انکی جزا اور سزا اسلئے دیکھ لیں گے۔ ف۱۳ کہ بے قصور کسیکو سزا دے اور اگر وہ ایسا بھی کرے تب بھی ظلم نہیں ہے کیونکہ سب بندے اسکی ملک ہیں وہ جو چاہے کرے اس سے کوئی پوچھنے والا نہیں حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن تین بار لوگ سامنے لائے جائینگے دو بار تو بحث ہوگی اور عذرات پیش ہونگے اور تیسری بار پرچے ہیں ہاتھوں میں آن پڑینگے کسیکے داہنے ہاتھ میں اور کسی کے بائیں ہاتھ میں۔ ف۱۴ یعنے ان کافروں اور انکے معبودوں کے بیچ میں۔ ف۱۵ یعنے ان کافروں کو ان تک پہنچنا یا ان کا ان کافروں تک آنا بالکل ناممکن ہوگا کیونکہ بیچ میں ایک گہری خندق خون اور پیپ سے بھری ہوئی حائل ہوگی اس میں آگ بھری ہوگی اور کنارے پر خنجر برابر سانپ پھرتے ہونگے۔ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ۝ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَٰنِ عِتِيًّا ۝ ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا صِلِيًّا ۝	شیطانوں کو (جنہوں نے ان آدمیوں کو بہکایا) اکٹھا کرینگے پھر جہنم کے گرد گھٹنوں پر گرے ہوئے انکو حاضر کرینگے ف پھر ہر جماعت میں سے ف سب اس کو الگ کر لیں گے جو خدا کے مقابلہ پر بہت دلیر تھا ف پھر ہم ان لوگوں کو خوب جانتے ہیں جو دوزخ میں زیادہ جلنے کے لائق ہیں ف
١٦	مریم [19]	٦	يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَٰنِ وَفْدًا ۝ وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝	(اے پیغمبر) وہ دن یاد کر جس دن ہم پرہیزگاروں کو رحمن کے پاس (یعنی اپنے پاس) مہمانوں کی طرح اکٹھا کریں گے اور گنہگاروں کو پیاسا دوزخ کی طرف ہانکیں گے
〃	〃	〃	وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْدًا ۝	اور سب کے سب اس کے سامنے قیامت کے دن اکیلے اکیلے حاضر ہونگے ف
〃	طٰہٰ [20]	١	إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيهَا لِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَىٰ ۝	بیشک قیامت (ایکدن ضرور) آنیوالی ہے میں اسکو چھپایا چاہتا ہوں (یعنی اسکے وقت کو) اس لیے کہ ہر شخص کو اس کے کام کا بدلہ ملے ف
〃	〃	٣	مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ ۝	ہم نے تمکو اسی (زمین) سے پیدا کیا ف اور اسی میں (مرنے کے بعد) پھر لیجا کر ف اور اسی سے تمکو دوسری بار (قیامت کے دن) نکالیں گے ف
〃	〃	٥	يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ ۚ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۝ يَتَخَافَتُونَ بَيْنَهُمْ إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا عَشْرًا ۝ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ إِذْ يَقُولُ أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ۝ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ۝ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۝ لَا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ۝ يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ ۖ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ۝	جس دن صور پھونکا جائیگا اور گنہگاروں (مشرکوں اور کافروں) کو ہم اس دن اکٹھا کرینگے انکی آنکھیں نیلی (یا اندھی) ہونگی (اور منہ کالے) آپس میں چپکے چپکے باتیں کریں گے تم (دنیا میں یا قبر میں) کچھ نہیں ہے مگر دس دن (رہے ہو سا کر کے تو رہے ہو) ہم خوب جانتے ہیں جو وہ اس دن باتیں کرینگے جب ان میں ٹھیک جانچنے والا ف کہیگا نہیں (دس دن کہاں سے رہے بہت رہے ہو گے تو) ایکدن رہے ہو گے ف اور (اے پیغمبر) کافر تجھ سے پوچھتے ہیں (قیامت کے دن) پہاڑ کیا ہونگے کہدے پہاڑوں کو میرا مالک ریزہ ریزہ کر کے (بکھیر کر اڑا دیگا) پھر زمین کو چٹیل میدان چھوڑے گا (صاف ہموار) نہ تو اس میں نیچا دیکھیگا نہ اونچا ف اس دن وہ بلانے والے ف کے پیچھے ہو لیں گے کوئی اور طرف نہیں مڑیگا ف اور (ڈر کے مارے) رحمن کے سامنے آوازیں بیٹھ جائینگی کھسر پھسر ف سوا اور کچھ تو نہ سنے گا
〃	〃	٧	وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ۝ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَىٰ وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا ۝	اور قیامت کے دن ہم اسکو اندھا کر کے اٹھائیں گے ف وہ کہیگا مالک تو نے مجھ کو اندھا کیوں اٹھایا اور میں تو (دنیا میں) دیکھتا بھالتا تھا اللہ تعالیٰ فرماوے گا

ولیا جہنم کے گرد انکو جانا نہیں کہ کھڑا کرینگے ۔ ف کافروں کے ہر ایک گروہ میں ایک سب والوں میں سے ۔ ف یعنی ہر گروہ میں ہر ایک کے سردار اور پیشوا جنہوں نے انکو کفر اور شرک میں پھنسایا اور دنیا میں خدا سے اکڑے ہوئے تھے انکو الگ کر کے پھر جائیں گے جب یہ لوگ سب اکٹھا ہو لیں گے تو پہلے انہیں کو دوزخ میں جھونکیں گے انکے بعد اور غریبوں کو جو انکے تابعدار تھے ۔ ف یا جو دوزخ میں پہلے جانے کے سزاوار ہیں ۔ ف جیسے جانور ہانکے جاتے ہیں ۔ ف نہ سامان ہوگا نہ لشکر نہ مال نہ دولت نہ اولاد ۔ ف اگر قیامت کا وقت معلوم ہوتا تو ہر شخص اطمینان سے گناہ کرتا یہ سمجھ کر کہ ابھی قیامت میں بہت دیر ہے توبہ کر لیں گے اللہ تعالیٰ نے اس کو بالکل پوشیدہ رکھا یہاں تک کہ پیغمبروں کو بھی نہیں بتایا ۔ ف آدم علیہ السلام کا پتلا مٹی سے بنایا گیا ۔ ف اگر آدمی جل جائے یا ڈوب جائے جب بھی اس کے اجزا مٹی میں شریک ہو جاتے ہیں ۔ ف حدیث میں ہے کہ حضرت ام کلثوم کو جب قبر میں رکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی آیت پڑھی مٹی دیتے وقت اس آیت کا پڑھنا مستحب ہے ۔ ف یعنی عقلمند اور ہوشیار شخص ۔ ف دنیا کو اگر آخرت سے ملایا جائے تو آدمی کی زندگی آخرت کے ایکدن سے بھی کم ہے آخرت کا ایک دن ہزار برس کا ہوتا ہے اور آدمی بہت جیا تو سو برس ۔ ف نہ نشیب نہ فراز کیونکہ پہاڑ اور ندی نالے کوئی باقی نہ رہے گا ۔ ف جبرائیل یا اسرافیل یا اور کوئی فرشتہ ۔ ف بلکہ اس کے بلانے پر سیدھے اس کے پیچھے چل جاویں گے ادھر ادھر نہ مڑیں گے ابو صالح نے کہا اسرافیل علیہ السلام صور اپنے منہ میں رکھیں گے اور بیت المقدس کے صخرہ پر کھڑے ہونگے اور آواز دیں گے اے گلی ہڈیو اور پراگندہ گوشت کے ٹکڑو اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہو فیصلے کے لیے اکٹھے ہو یہ سنکر ہر طرف سے لوگ ان کی طرف دوڑتے چلے آئیں گے اور کسی طرف نہ مڑیں گے ۔ ف یا گنگناہٹ یا پاؤں کی آہٹ ۔ ف یا اسکو دوزخ کے سوا اور کچھ نہ دکھائی دیگا یا اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی بعضوں نے کہا تنگ زندگی سے قبر کا عذاب مراد ہے جیسے ایک حدیث میں ہے اور کسی نے کہا ایک حدیث میں ہے کہ تنگ زندگی یہ ہے کہ قبر میں اس پر ننانوے سانپ مسلط ہونگے جو قیامت تک اسکو کاٹتے رہیں گے ۔

پارہ	سورہ	آیت		
			قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ	تونے ایسا ہی کیا ہماری آیتیں تیرے پاس آئیں تو نے انکا خیال نہ کیا ف
۱۷	الانبیاء ۲۱	۱	اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۚ	لوگوں کے حساب کا وقت نزدیک آن پہونچا (قیامت کا دن) اور وہ غفلت میں ٹال رہے ہیں ف
۔۔	۔۔	۴۰	بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝	وہ آگ (یا قیامت) ان پر ایکبارگی آموجود ہوگی (کہ کر ٹوٹ پڑیگی) پھر انکو ہکا بکا کردیگی نہ اسکو ہٹا سکیں گے نہ مہلت ملیگی
۔۔	۔۔	۴۷	وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ۗ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ۗ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ۝	اور قیامت کے دن ہم ٹھیک ترازو میں رکھینگے پھر کسی شخص پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا اور جو رائی کے دانے کے برابر (کسیکا عمل) ہوگا تو ہم اسکو بھی (تولنے کے لیے) حاضر کریں گے اور ہم حساب کرنے کے لیے بس ہیں ف
۔۔	۔۔	۹۷	وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۗ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝	اور سچا وعدہ نزدیک آ لگے (یعنی قیامت) اس وقت ایک ہی ایکا کافروں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہجائیں گی (وہ کہیں گے) ہائے ہماری خرابی ہم (تو دنیا میں) اس (دن) سے غافل ہی رہے بلکہ (سراسر) قصوروار رہے ف
۔۔	۔۔	۔۔	يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاۤءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۗ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ۗ وَعْدًا عَلَيْنَا ۗ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝	جس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ لینگے جیسے خطوں کا طومار (لپیٹا جاتا ہے) جسطرح ہمنے شروع سے (پہلی بار) پیدا کیا اسی طرح زیست کرکے دوبارہ پیدا کریں گے یہ ہمنے وعدہ کرلیا ہے ضرور ایسا کریں گے ف
۔۔	الحج ۲۲	۱	يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝	جس دن تم اسکو دیکھو گے ہر ایک دودھ پلانیوالی (اپنے بچہ کو جسکو وہ دودھ پلاتی ہے) بھول جائیگی ف اور ہر پیٹ والی کا پیٹ گرجائیگا ف اور لوگ ایسے دکھائی دیں گے جیسے (نشہ میں) متوالے اور وہ حقیقت میں متوالے نہ ہونگے بلکہ خدا کا عذاب سخت ہے ف
۔۔	۔۔	۔۔	يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۗ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَاۤءُ اِلٰۤى اَجَلٍ	لوگو! اگر تم کو مرنے کے بعد جی اٹھنے میں شک ہو تو (سمجھو کیوں غور نہیں کرتے) ہمنے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر (اسکی نسل کو) نطفے سے پھر خون کی پھٹکی سے پھر لوتھڑے پورے یا ادھورے سے ف (گوشت کی بوٹی سے) تاکہ ہم (اپنی قدرت) دکھلائیں ف اور جس حمل کو ہم چاہتے ہیں ایک مقرر مدت تک پیٹ میں رکھتے ہیں ف پھر تمکو بچہ بنا کر (ماں کے پیٹ سے) نکالتے ہیں پھر

ف بخبر یعنی قرآن و حدیث کو چھوڑ دیا کبھی نہیں دیکھا جھوٹے قصوں اور دنیا کے جھگڑوں میں اپنی عمر گنوائی ۔ ف اس دن کی طیاری نہیں کرتے لوگوں سے مراد مشرکین ہیں بعضوں نے کہا مکہ کے کافر ۔ ف ہمکو کسی کی مدد کی ضرورت نہیں ہے حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے کئی غلام ہیں جو میری چوری اور نافرمانی کرتے ہیں میں ان کو گالیاں دیتا ہوں مارتا ہوں پھر میرا کیا حال ہونا ہے آپ نے فرمایا اگر تیری سزا انکے قصور سے کم ہے تو تجھ کو اجر ملیگا اور جو قصور کے برابر ہے تو تجھ کو نہ اجر ملیگا نہ عذاب اور جو قصور سے زیادہ ہے تو قیامت کے دن زیادہ کا بدلہ تجھ سے لیا جائیگا یہ سنکر وہ شخص چلا کر رونے لگا آپ نے فرمایا کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا ونضع الموازین القسط اخیر آیت تک وہ بولا یا رسول اللہ میرے اور انکے لیے یہی بہتر ہے کہ جدا ہو جائیں میں آپ کو گواہ کرتا ہوں وہ آزاد ہیں ۔ ف کیونکہ پیغمبروں نے ہم کو اس دن سے ڈرایا مگر ہمنے کچھ نہ سنا ۔ ف کیونکہ ہمارا وعدہ خلاف نہیں ہوسکتا ۔ ف یا دودھ پلانا بھول جائیگی اتنا ہول ہوگا ۔ ف اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ وقت مراد ہے کہ جب قیامت سے پہلے زلزلہ آئے گا کیونکہ قیامت کے دن دودھ پلانا اور جننا کہاں ہوگا ۔ ف اس کے ہول سے متوالوں کیطرح بدحواس ہونگے ۔ ف پہلے نطفہ ماں کے رحم میں قرار پاتا ہے پھر چند روز میں وہ خون کی پھٹکی بنجاتا ہے پھر گوشت کا بچہ ہو جاتا ہے پورا یعنے سب اعضا سالم اس سے نہیں یا ادھورا جس میں کوئی عضو کم ہو یا معیوب ہو بعضوں نے کہا پورا وہ جس میں اعضا بن گئے ہوں ادھورا وہ جس میں نہ بنے ہوں صحیح حدیث میں ہے کہ ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفہ رہتا ہے پھر اتنے ہی دنوں میں خون کی پھٹکی بنجاتی ہے پھر اتنے ہی دنوں میں گوشت کا بچہ ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے وہ اس میں روح پھونکتا ہے اور چار باتیں خدا کے حکم سے لکھتا ہے اسکا رزق عمر عمل نیکی یا بدبختی ۔ ف جو ایسے ایسے عجیب عجیب کام کرتا ہے اسکو دوبارہ جلا اٹھانا کیا مشکل ہے ۔ ف نو ماہ یا اس سے بھی زیادہ ۔

نمبر	سورۃ	آیت	آیت کا متن	ترجمہ
			مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِن بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنبَتَتْ مِن كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ۝	تم کو پالتے ہیں اس لیے کہ جوانی تک پہونچو اور تم میں سے کوئی (پوری عمر ہونے) سے پہلے مر جاتا ہے اور کوئی بڑی نکمی عمر تک پہونچ جاتا ہے کہ (سب کچھ) جاننے (اور سمجھنے) کے بعد پھر (کچھ نہ جانے اور) کچھ نہ جانے ف۱ اور (دیکھنے والے) تو دیکھتا ہے زمین سوکھی (اس پر سبزہ کا نام نہیں) پھر جب ہم اس پر پانی برسا دیتے ہیں تو وہ (سبزے سے) لہلہاتے اور ابھرنے لگتی ہے اور ہر قسم کی رونق دار چیزیں اگاتی ہے ف۲
۱۷	الحج ۲۲	۱	وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَن فِي الْقُبُورِ ۝	اور قیامت ضرور آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں اور جو لوگ قبروں میں ہیں انکو اللہ تعالی ضرور جلا اٹھائے گا
״	״	۲	إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئِينَ وَالنَّصَارَىٰ وَالْمَجُوسَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا إِنَّ اللَّهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝	جو لوگ ایمان لائے (اسلام قبول کیا) اور جو یہودی ہیں اور صابی ف۳ اور نصاری اور مجوس (پارسی آتش پرست) اور مشرک (ہندو بدھ وغیرہ) قیامت کے دن اللہ تعالی ان سب کا فیصلہ کرے گا ف۴ ہر چیز اللہ کے سامنے ہے ف۵
״	״	۷	الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ	اس دن اللہ ہی کی بادشاہت ہوگی وہ ان کے آپس (کے جھگڑوں) میں فیصلہ کرے گا
״	״	۹	اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝	جن باتوں میں تم اختلاف کر رہے ہو ان کا فیصلہ اللہ قیامت کے دن تم میں کر دیگا ف۶
۱۸	المؤمنون ۲۳	۱	ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ ۝	پھر قیامت کے دن تم بیشک اٹھائے جاؤ گے ف۷
״	״	۶	وَمِن وَرَائِهِم بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ ۝	اور ان کے مرے پیچھے ایک پردہ ہے ف۸ جس دن تک دوبارہ زندہ ہونگے (وہ) رو میں ہیں گے) پھر جب (اخیر کا) صور پھونکا جاویگا تو نہ رشتہ ناتا اس دن ان میں ہوگا اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھیں گے ف۹
״	النور ۲۴	۳	يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ ۝	جس دن ان کی زبانیں اور انکے ہاتھ اور ان کے پاؤں خود ان کے خلاف ان کے اعمال کی گواہی دینگے ف۱۰ اس دن اللہ انکو پورا اور اچھی بدلہ (ان کے اعمال کا) دیگا اور وہ جان لیں گے کہ اللہ تعالی ہی سچا کھولنے والا ہے ف۱۱
״	الفرقان ۲۵	۲	وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ	اور جس دن اللہ تعالی کافروں کو اور ان کے معبودوں کو جنکو وہ خدا کے سوا

ف۱ جب آدمی بہت بوڑھا ہو جاتا ہے یعنے اسی یا سو کے بعد تو حواس بیکار ہو جاتے ہیں دماغ میں بھی فتور آجاتا ہے اکثر لوگ اس عمر میں بچوں کی طرح باتیں کرنے لگتے ہیں عکرمہ نے کہا جو لوگ قرآن پڑھتے ہیں وہ اس حالت سے محفوظ رہتے ہیں ۱۲ ف۲ اس آیت میں اللہ تعالی نے حشر کی دو عمدہ دلیلیں بیان کی ہیں ایک خود آدمی کا مختلف طریقوں میں بدلتے رہنا پہلے نطفہ پھر خون پھر گوشت پھر بچہ پھر جوان پھر بوڑھا پھر کچھ نہ رہا دوسرے مری ہوئی خشک زمین کا پانی اترتے ہی زندہ ہو کر پھولنا سبز ہونا جو پروردگار یہ کام کرتا ہے اسکے نزدیک آدمی کو دوبارہ زندہ کرنا کیا مشکل ہے اگر ذرہ بھی آدمی غور کرے اور انصاف سے نظر کرے تو اس کو صاف معلوم ہو جائیگا کہ حق تعالی کی قدرت اور حکمت لا انتہا ہے اور اسکے سامنے کوئی مشکل نہیں ۱۲ ف۳ ستارہ پرست انکا بیان سورہ بقرہ میں گذر چکا ہے ۱۲ ف۴ ہر ایک کو اس کے اعمال کا بدلہ دیگا ف۵ سب کو دیکھ رہا ہے ہر ایک کے اعمال سے واقف ہے ۱۲ ف۶ وہاں معلوم ہو جائیگا کہ حق کیا تھا بعضے کہتے ہیں یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۱۲ ف۷ یعنی اپنی قبروں سے زندہ ہو کر نکلو گے ۱۲ ف۸ عالم برزخ جو ایک عالم ہے دنیا اور آخرت کے بیچ میں آدمی مرنے کے بعد حشر تک اسی میں رہیگا اچھے لوگ چین اور آرام سے بسر کرینگے اور بروں پر عذاب ہوگا ۱۲ ف۹ یعنی دوست دوست کو نہ پوچھیگا نہ ماں باپ اپنے رشتہ دار کو سورۂ یونس میں گذر چکا ہے کہ جب حشر ہوگا تو ایک دوسرے کو پہچانیں گے اور ایک آیت میں ہے ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے سوال جواب کرینگے یہ آیت انکی مخالف نہیں ہے کیونکہ مختلف موقعوں کا ذکر ہے پہلے جب آخری صور پھونکا جائیگا تو قبروں سے اٹھیں گے اور ایک دوسرے کو پہچانیں گے لیکن جب حشر کی شدت شروع ہوگی تو نفسی نفسی کا معاملہ ہوگا کوئی کسی کو نہ پوچھے گا ۱۲ ف۱۰ بڑی نیکی لا الہ الا اللہ ہے یہ ایک کلمہ ساری برائیوں سے بھاری اتریگا تو برائیاں انہی کی بھاری ہونگی جو کفر اور شرک میں گرفتار رہتے ۱۲ ف۱۱ کہ وہ دنیا میں یہ برے کام کیا کرتے تھے حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن کافر اپنے برے کاموں سے مکر جائیگا اور جھگڑا کریگا اللہ تعالی فرمائے گا خاموش ۔ پھر اسکی زبان اور ہاتھ اور پاؤں گواہی دیں گے تب وہ دوزخ میں بھیج دیا جائیگا ۱۲
ف۱۲ یعنے تمام چیزوں کو پیدا کرنے والا یا سچ کو سچ کر دکھانے والا یا اسکا انصاف کھلا ہوا ہے ۱۲

۱۹	الفرقان ۲۵	۲	اللّٰہِ فَیَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِیْ ھٰٓؤُلَآءِ اَمْ ھُمْ ضَلُّوا السَّبِیْلَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَکَ مَا کَانَ یَنْۢبَغِیْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِکَ مِنْ اَوْلِیَآءَ وَلٰکِنْ مَّتَّعْتَھُمْ وَ اٰبَآءَھُمْ حَتّٰی نَسُوا الذِّکْرَ ۚ وَکَانُوْا قَوْمًا بُوْرًا ۝ فَقَدْ کَذَّبُوْکُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ فَمَا تَسْتَطِیْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ یَّظْلِمْ مِّنْکُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا کَبِیْرًا ۝ یَوْمَ یَرَوْنَ الْمَلٰٓئِکَةَ لَا بُشْرٰی یَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِیْنَ وَیَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝ وَقَدِمْنَآ اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ ھَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۝ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ یَوْمَئِذٍ خَیْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِیْلًا ۝ وَیَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِکَةُ تَنْزِیْلًا ۝ اَلْمُلْکُ یَوْمَئِذِ ۨ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَکَانَ یَوْمًا عَلَی الْکٰفِرِیْنَ عَسِیْرًا ۝ وَ یَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْهِ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا ۝ یٰوَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا ۝ لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّکْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ ؕ وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝	پوچھے گا تم (اپنے سامنے اکٹھا کریگا پھر ان معبودوں سے) فرمائیگا کیا تم نے میرے ان بندوں کو بہکایا یا وہ (آپ ہی آپ) بہک گئے ف۲ وہ عرض کریں گے سبحان اللہ بھلا ہم سے یہ ہو سکتا تھا کہ ہم تیرے سوا اور کسیکو (اپنا) مالک بنائیں ہوا یہ کہ تو نے ان لوگوں اور ان کے باپ دادوں کو (دنیا میں) آسودہ رکھا (عیش میں پڑ گئے) یہاں تک کہ تیرا فرمان (جو تو نے پیغمبروں پر اتارا تھا) بھول گئے اور یہ تو کمینے والے لوگ تھے قسم ہی ف۳ یہ تو جو تم کہتے تھے اسکو جھٹلا چکے ف۴ اب نہ تم (عذاب کو اپنے اوپر سے) ٹال سکتے ہو اور نہ تمکو مدد مل سکتی ہے اور جو کوئی تم میں سے شرک کریگا اسکو ہم بڑا عذاب چکھائیں گے ...... ۲۶ جس دن یہ فرشتوں کو دیکھیں گے اس دن ان گنہگاروں کو کچھ خوشی نہ ہوگی ف۵ اور فرشتے یہ کہیں گے اب تم پر بہشت یا خوشی یا راحت یا رحمت حرام ہے بالکل حرام ف۶ اور انہوں نے (دنیا میں) جو نیک کام کیے تھے ان پر ہم متوجہ ہونگے اور ان کو اڑتی خاک کی طرح کر دینگے بہشت والے تو اس دن اچھے ٹھکانے اور اچھے آرام کی جگہ میں ہوں گے ف۸ اور جس دن آسمان پھٹ کر ایک ابر نمودار ہوگا اور فرشتے (اس ابر میں) جوق جوق اتارے جائیں گے ف۹ اس دن خدا ہی کا سچا راج ہوگا۔ اور وہ دن کافروں پر سخت ہوگا ف۱۰ اور جس دن گنہگار (مارے افسوس کے) اپنے ہاتھ کاٹ کھائیگا کہیگا کاش میں بھی (دنیا میں) پیغمبر کے ساتھ (اسلام کا) رستہ لیتا یا کوئی نجات کی راہ حاصل کر لیتا ف۱۱ ہائے میری کمبختی کاش میں فلانے (یعنے ابی بن خلف) کو دوست نہ بناتا ف۱۲ اس نے مجھ کو نصیحت پہونچنے کے بعد بہکا دیا (یعنے قرآن سننے کے بعد) اور شیطان تو آدمی کو (وقت پر) دغا دیتا ہے ف۱۳
۲۳	النمل ۲۷	۷،۶	وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُکَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا	۲۷ اور جب ان کافروں (پر قیامت کا) عذاب آن پڑیگا تو ہم زمین سے ان کے لیے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کریگا (یا ان پر داغ کریگا) کیونکہ لوگ ہماری

ف۱ اس آیت میں معبودوں سے وہ معبود مراد ہیں جو عقل رکھتے ہیں جیسے حضرت عیسیٰ یا عزیر وغیرہ آدمی اور جن اور فرشتے ہندوؤں کے اوتار ۱۲ ف۲ ان کا پوچھنا کیا تعجب ہم خود توحید پر قائم تھے تو دوسروں کو شرک کی تعلیم کیونکر کر سکتے تھے ۱۲ ف۳ انکی قسمت میں تباہی لکھی جا چکی تھی ویسا ہی ہوا ۱۲ ف۴ اسوقت کافروں سے فرمائیگا ۱۲ ف۵ تم جو دنیا میں بکتے تھے کہ یہ خدا کے شریک ہیں وہ جھوٹ نکلا خود انہی کی زبان سے انہوں نے کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو ہم نہیں پوجتے تھے ۱۲ ف۶ وہ دن موت کا ہے یا قیامت کا ان دونوں دنوں میں فرشتے انکی تباہی اور ہلاکت کی خبر دیں گے خوشی کا ہے کی رنج کے مارے برا حال ہوگا ۱۲ ف۷ شاہ عبد القادر صاحب نے یوں ترجمہ کیا ہے اور کہیں گے کہیں روکی جاوے کوئی اوٹ شاہ رفیع الدین صاحب نے یوں ترجمہ کیا ہے اور کہیں گے بند کیجاوے بند کیے جانا حسن اور قتادہ نے کہا حجرا محجورا عرب کے محاورے میں اسوقت کہتے ہیں جب کوئی سخت آفت آن پڑتی ہے مترجم کہتا ہے ہمارے ملک میں یوں کہتے ہیں یا اللہ بچائیو یا اللہ بچائیو ۱۲ ف۸ ابن مسعود نے کہا ابھی دوپہر نہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ حساب سے فارغ ہو جائیگا اور بہشتی لوگ بہشت میں جا کر ٹہر جائیں گے اور دوپہر کو آرام کریں گے ۱۲ ف۹ ابن عباس نے کہا اللہ تعالیٰ حشر کے دن سب جن اور آدمیوں اور جانوروں درندوں پرندوں اور چرندوں کو ایک میدان میں اکٹھا کریگا پھر پہلا آسمان پھٹے گا اور وہاں کے فرشتے اتریں گے پھر دوسرے آسمان کے پھر تیسرے آسمان کے یہاں تک کہ ساتوں آسمان کے پھر اللہ تعالیٰ ابر کی چھتریوں میں اتریگا اس کے گرد کروبی فرشتے ہونگے اخیر تک ۱۲ ف۱۰ اور مومنوں پر نہایت آسان حدیث میں ہے کہ مومن پر قیامت کا دن ایسا ہلکا گذریگا جیسے ایک فرض نماز کا وقت دنیا میں ۱۲ ف۱۱ یہ آیت عقبہ بن ابی معیط کے حق میں اتری وہ مردود مسلمان ہو گیا تھا لیکن پھر ابی بن خلف کی دوستی میں جو سخت کافر تھا مرتد ہو گیا ۱۲ ف۱۲ اسکی دوستی میں آج تباہ ہوا حدیث میں ہے کہ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو خوب سمجھ کر کسیکو دوست بنانا چاہیے دوسری حدیث میں ہے کہ صحبت نہ کر مگر مومن کی اور اپنا کھانا کسیکو نہ کھلا مگر پرہیزگار کو ۱۲ ف۱۳ باقی در ضمیمہ

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ۝ وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝	وقت ہماری نشانیوں پر یقین ف۱ نہ رکھتی ہونگی اور (اے پیغمبر وہ دن یاد کر) جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گروہ لوگوں کا اکٹھا کریں گے جو ہماری آیتوں کو (دنیا میں) جھٹلاتا تھا پھر انکی مسل لگائی جائیگی ف۲ یہاں تک کہ جب وہ (سب حساب کے مقام میں) آجائیں گے تو اللہ فرمائیگا کیوں تم نے (دنیا میں) میری آیتوں کو اچھی طرح سمجھا بھی نہیں اور لگے انکو جھٹلانے تم یہ نہیں تو اور کیا کرتے رہے ف۳ اور انکی شرارت کی سزا میں عذاب کا وعدہ انپر پورا ہوگا وہ کچھ بول ہی نہ سکینگے ف۴
٢٠	النمل ٢٧	٦	وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۭ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ۝ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ۭ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ۭ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ۝	اور جس دن صور پھونکا جائیگا پھر جتنے (آدمی اور جن اور فرشتے) آسمان اور زمین میں ہیں (سب) گھبرا جائیں گے ف۵ مگر جس کو اللہ تعالیٰ چاہے ف۶ اور سب پروردگار کے سامنے عاجزی سے حاضر ہونگے ف۷ اور تو (قیامت کے دن) پہاڑوں کو دیکھے گا اپنی جگہ پر تھمے ہوئے ہیں ف۸ لیکن وہ بادل کی طرح چل رہے ہونگے ف۹ یہ اللہ کی بناوٹ ہے جس نے ہر چیز کو درستی کے ساتھ بنایا ہے ف۱۰ اس کو خبر ہے جو تم کرتے ہو
٢٠	القصص ٢٨	٧	٦٩ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ۡ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ۝ وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَاۗءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ۝ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَاۗءُ يَوْمَىِٕذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَاۗءَلُوْنَ ۝	٧٩ اور (اے پیغمبر) جس دن اللہ مشرکوں کو پکاریگا اور فرمائیگا وہ میرے شریک کہاں گئے (یعنے جنکو تم میرا شریک سمجھتے تھے (اس وقت) وہ لوگ جن پر اللہ کا فرمودہ پورا ہو چکا (کہ وہ دوزخی ہیں) بول اٹھیں گے مالک ہمارے (بیشک) یہ لوگ وہ ہیں جنکو ہم نے بہکایا ف۱۱ ہم نے ان کو اسی طرح بہکایا جیسے ہم خود بہکے تھے ف۱۲ ہم ان سے الگ ہوئے (ان کی صورت سے بیزار ہیں) وہ ہم کو نہیں پوجتے تھے ف۱۳ اور (ان مشرکوں سے) کہا جائیگا اپنے شریکوں کو پکارو (کہ تمہاری مدد کریں) تو وہ پکارینگے پر وہ انکو جواب تک نہ دینگے اور (اپنی آنکھوں سے اللہ کا) عذاب دیکھ لیں گے (کہیں گے) کاش (دنیا میں) وہ ٹھیک رستہ پر ہوتے ف۱۴ اور جس دن اللہ کافروں کو پکاریگا انسے فرمائیگا تم نے پیغمبروں کو (دنیا میں) کیا جواب دیا تھا ف۱۵ اسدن (سب) باتیں بھول جائینگی اور آپس میں ایک دوسرے سے (بھی) پوچھ نہ سکیں گے ف۱۶
〃	〃	〃	وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيَ	اور جس دن خدا مشرکوں کو پکاریگا فرمائے گا میرے شریک کہاں ہیں

ف۱ اکثر کافر ہونگے قرآن پر ایمان نہ رکھتی ہونگی یہ جانور جو مکہ کی زمین سے نکلیگا قیامت کی ایک نشانی ہے ایک حدیث میں ہے کہ اسکے پاس حضرت موسیٰ کی عصا ہوگی اور حضرت سلیمان کی مہر وہ مسلمانوں کے چہرہ پر مہر کردیگا اور کافروں کی ناک پر عصا سے داغ کریگا صحیح حدیث میں ہے کہ پہلی نشانی قیامت کی سورج کا پچھم سے اور جانور کا زمین سے دن چڑھے نکلنا ۱۲ ف۲ یعنی آگے والے روک دیے جائیں گے تاکہ پیچھے والے ان سے آکر ملجائیں یہ ایک جداگانہ حشر ہوگا خاص عذاب کے لیے اس عام حشر کے بعد ۱۲ ف۳ یعنی دنیا میں تمہارا شغلہ رہا کہ بن سمجھے بوجھے جہاں کوئی آیت یا حدیث ایسی سنی جو تمہاری سمجھ میں نہیں آئی تو اسکی تکذیب کردی لگے اسکو جھوٹا بتانے ہمارے زمانہ میں اہل بدعت کا یہی حال ہے صحیح صحیح حدیثوں کو اپنے خاندان یا مذہب یا سمجھ کے خلاف پاکر جھٹلا دیتے ہیں اور قرآن کی تاویل ایسی کرتے ہیں کہ وہ بھی جھٹلانا ہی ہے ۱۲ ف۴ کچھ جواب نہ دے سکیں گے نہ کوئی عذر بیان کر سکیں گے ۱۲ ف۵ ڈر سے مرنے کے قریب ہو جائیں گے ۱۲ ف۶ وہ اطمینان سے رہیگا مراد شہید ہیں یا پیغمبر یا فرشتے یا جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور ملک الموت صور تین بار پھونکا جائیگا پہلی بار میں سب لوگ گھبرا اٹھیں گے دوسری بار میں سب بیہوش ہو جائیں گے تیسری بار میں پھر سب زندہ ہوکر اٹھیں گے ۱۲ ف۷ دبے ہوئے جھکے ہوئے اپنے تئیں قصوروار سمجھ کر جیسے غلام اپنے مالک کے سامنے حاضر ہوتا ہے ۱۲ ف۸ کس مضبوطی کے ساتھ گڑے ہوئے ہیں ۱۲ ف۹ اور دیکھنے میں ایسا معلوم ہونگے کہ اپنی جگہ پر ہیں اسلیے کہ بڑا جسم جب ہلتا ہے تو اسکی حرکت معلوم نہیں ہوتی ۱۲ ف۱۰ یا ہر چیز کو پائدار بنایا ہے ہزاروں لاکھوں برس گذرتے جاتے ہیں یہ زمین اپنے حال پر ہے سورج اور چاند اپنے حال پر ہیں پانی برستا ہے آندھی چلتی ہے دھوپ نکلتی ہے رات اور دن آتے ہیں کسی کام میں خلل نہیں ہوتا ۱۲ ف۱۱ ہم ان کے معبود بنے ۱۲ ف۱۲ اپنی مرضی سے کچھ انپر زور زبردستی نہیں کی ابراہیم الخ ۱۲

(باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورہ	رکوع		
			الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ۝ وَنَزَعْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا فَقُلْنَا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝	(الٰہو) وہ جن کو تم میرا شریک سمجھتے تھے ف اور اس دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ نکالیں گے ف پھر ہم فرمائیں گے تم اپنی (صفائی کی) سند پیش کرو تب وہ جان لینگے کہ سچا خدا اللہ ہی تھا اور جن کو وہ جھوٹ خدا سمجھتے تھے انکا پتہ ہی نہ ہوگا
۲۱	الروم	۲	وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ ۝ وَلَمْ يَكُن لَّهُم مِّن شُرَكَائِهِمْ شُفَعَاءُ وَكَانُوا بِشُرَكَائِهِمْ كَافِرِينَ ۝ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ ۝	اور جس دن قیامت برپا ہوگی گنہگار (اپنی بھلائی سے) ناامید ہو جائینگے اور جن کو یہ خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں ان میں سے کوئی انکی سفارش کریگی اور اس وقت یہ لوگ بھی اپنے شریکوں کو پھر بیٹھیں گے ف اور جس دن قیامت برپا ہوگی اس دن لوگوں کے الگ الگ فرقے ہو جائیں گے ف
〃	〃	۶	وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُونَ مَا لَبِثُوا غَيْرَ سَاعَةٍ كَذَٰلِكَ كَانُوا يُؤْفَكُونَ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَىٰ يَوْمِ الْبَعْثِ فَهَٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلَٰكِنَّكُمْ كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنفَعُ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ۝	اور جس دن قیامت قائم ہوگی گنہگار لوگ قسمیں کھائیں گے وہ دنیا میں ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ٹھیرے (جھوٹ بولیں گے) ایسے ہی (دنیا میں بھی) وہ گمراہ رہے ف اور جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا ہے وہ کہیں گے تم تو (جیسے لوح محفوظ میں لکھا ہے) قیامت تک ٹھیرے ف تو یہی دن قیامت کا دن ہے مگر تم کو تو اس کا یقین ہی نہ تھا تو اس دن گنہگاروں کا کوئی عذر کام نہ آئے گا۔ .... اور نہ ان کو توبہ کرنے کا (اور پروردگار کو راضی کرنے کا) موقع دیا جائے گا۔
〃	لقمان	۳	مَّا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ۝	تمہارا (شروع میں) پیدا کرنا اور (مار کر پھر) جلا اٹھانا اس کے نزدیک ایسا (آسان) ہے جیسے ایک جان کا بیشک اللہ سنتا اور دیکھتا ہے ف
〃	السجدة	۲	فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا إِنَّا نَسِينَاكُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝	پھر ان سے کہا جائیگا (جیسے دنیا میں تم اس دن کے آنے کو بھول گئے تھے ف اب عذاب کا مزہ چکھو ہم بھی تمکو چھوڑ بیٹھینگے (عذاب میں پڑا رہنے دینگے) اور جیسے (بڑے) کام تم (دنیا میں) کرتے تھے اسکے بدلے ہمیشہ کی تکلیف اٹھاؤ۔
〃	〃	۳	إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝	بیشک تیرا مالک قیامت کے دن ان باتوں کا فیصلہ کردیگا جن میں وہ دنیا میں جھگڑتے رہتے ف
〃	〃	〃	وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ إِن كُنتُمْ	اور کہتے ہیں بھلا یہ فیصلے (کا دن) کب ہوگا اگر تم سچے ہو .....

ف۱ اس رکوع کی دوسری آیت کا بھی مضمون یہی تھا دوبارہ فرمایا معلوم ہوا کہ کافروں کو کئی بار اس قسم کی آواز دی جائے گی ف۲ اسکا پیغمبر یہ گواہی دیگا کہ یہ لوگ مشرک تھے ف۳ کیونکہ ان کو معلوم ہو جائیگا کہ ہم غلطی پر تھے جو ان کو شریک سمجھے یہ تو خاک کچھ نہیں کر سکتے ف۴ ایک فرقہ مومنوں کا وہ جنت میں جائیگا ایک کافروں کا ایک مشرکوں کا ایک منافقوں کا وہ دوزخ میں جائیں گے ف۵ حق بات کو چھپایا آخرت میں بھی اسی چال پر چلیں گے اور اپنا جھوٹ بولنا نہ چھوڑیں گے حالانکہ دنیا میں برسوں رہے مگر قسم کھا کر کہیں گے ہم ایک گھڑی رہے ہوں تو رہے ہوں اور ایسی تھوڑی مدت میں ہم کیا گناہ کر سکتے تھے ف۶ جیسے جتنی عمر تمہارے پروردگار نے اپنے علم میں قرار دی تھی یا لوح محفوظ میں لکھدی تھی تم اتنی مدت تک دنیا میں ٹھیرے بلکہ قیامت تک دنیا ہی میں رہے ف۷ جب رات کو ایک چراغ جلا کر بیٹھو اور دیکھو کہ ہزار ہا لاکھوں پتنگے اس پر جمع ہوتے ہیں اور دم بھر میں اپنے تئیں ہلاک کرتے ہیں تو تمکو معلوم ہو جائیگا کہ جان بھی چیز اس کے نزدیک کیسی بیقدر ہے اگر سارے دنیا کے عاقل (بہ حکم) جمع ہوں تو ایک پتنگے میں جان نہیں ڈال سکتے اس کے پاس دیر کیا ہے حکم کی دیر ہے جیسے ایک جان کو جلا اٹھانا کچھ بات نہیں ایسے ہی سارے عالم کو جلا اٹھانا ف۸ کبھی اس دن کا خیال نہیں کرتے تھے ف۹ وہاں معلوم ہو جائے گا کون ہدایت پر تھا کون گمراہی پر ف۱۰ فیصلے کے دن سے قیامت مراد ہے مسلمانوں نے کافروں سے کہا اب وہ دن قریب ہے جس دن ہمارا تمہارا فیصلہ ہوگا اور ہم کو آرام ملے گا کافروں نے کہا وہ دن کب آئے گا اس وقت یہ آیت اتری بعضوں نے کہا فیصلے کے دن سے بدر کا دن مراد ہے ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			صٰدِقِيْنَ ۝ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝	(اے پیغمبر) کہدے فیصلہ (قیامت) کے دن کافروں کا ایمان لانا ان کو فائدہ نہ دیگا اور نہ ان کو مہلت ملیگی ف۱
۲۲	الاحزاب ۳۳	۸	يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ۝	(اے پیغمبر) لوگ تجھ سے قیامت کو پوچھتے ہیں (وہ کب ہوگی) کہدے قیامت کا علم تو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے اور تجھے کیا معلوم ہے شاید قیامت قریب ہو
″	″	″	يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاۗءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۝ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ۝	جس دن انکے منہ (کباب کی طرح) آگ میں پلٹائی جائیں گے کہیں گے کاش ہم نے (دنیا میں) اللہ کا فرمانا مانا ہوتا اور رسول کا کہا مانا ہوتا اور (وہاں) کہیں گے مالک ہمارے ہم سے غلطی ہوئی ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کا کہا مانا (ان کی تقلید کی) انہوں ہی نے ہم کو گمراہ کر دیا ف۲ مالک ہمارے ان (سرداروں اور بڑوں) کو دونا عذاب دے اور ان پر بڑی پھٹکار رہے
″	السبا ۳۴	۳	قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ۭ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ۝	کہدے ہمارا مالک (قیامت کے دن) ہم دونوں کو اکٹھا کریگا پھر ہم دونوں (فرقوں) میں سچا فیصلہ کر دیگا اور وہ ٹھیک فیصلہ کرنیوالا سب جانتا ہے
″	″	″	قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ۝	کہدے جس دن کا تم سے وعدہ ہے تم نہ ایک گھڑی کی دیر کر سکو گے نہ (گھڑی بھر) آگے بڑھ سکو گے ف۴
″	″	۵	وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اَهٰٓؤُلَاۗءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ۝ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝	اور جس دن اللہ تعالیٰ ان سب مشرکوں کو اکٹھا کریگا پھر فرشتوں سے فرمائیگا کیا یہی لوگ تم کو پوجتے تھے ف۵ وہ کہیں گے خداوندا تو ہر عیب سے پاک ہے ان سے ہمیں کیا کام تو ہمارا مالک ہے (یہ لوگ ہم کو نہیں پوجتے تھے) بلکہ شیطان کو پوجتے تھے ف۶ ان میں اکثر لوگ شیطانوں کو ہی مانتے تھے ف۷ (اللہ تعالیٰ فرمائیگا) پھر آج کے دن تم میں سے کوئی کسی کے بھلے یا برے کا اختیار نہیں رکھتا اور ہم مشرکوں سے کہیں گے اب تم دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھو جس کو (دنیا میں) تم جھٹلاتے تھے
۲۳	یٰس ۳۶	۴	وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ	اور (پھر دوبارہ) صور پھونکا جائیگا تو وہ ایک دم اپنی قبروں سے

ف۱ بعضوں نے کہا فیصلے کے دن سے وہ دن مراد ہے جب مکہ فتح ہوگا اور ایسا ہی ہوا کہ مکہ فتح ہوئے بعد بنی کنانہ کے کچھ کافر بھاگ نکلے خالد بن الولید نے ان کا پیچھا کیا ان کو قتل کیا ان کا اسلام قبول نہ کیا ۱۲ ف۲ یا اوندھے منہ آگ میں ڈالے جائیں گے اس وقت ۱۲ ف۳ بعض علماء نے کہا اس آیت سے تقلید کی بڑی مذمت نکلی اور قرآن شریف میں ایسی بہت آیتیں ہیں لیکن انصاف شرط ہے اللہ تعالیٰ مقلدوں کو آنکھ دے ۱۲ ف۴ یعنی اس میں نہ دیر ہو سکتی ہے نہ سویرا وہ اپنے مقرری وقت پر ہوگا ۱۲ ف۵ حالانکہ مشرک لوگ فرشتوں کے سوا شیطان اور بتوں کو بھی پوجتے ہیں مگر ان سب معبودوں میں چونکہ فرشتے بڑے درجے کے ہیں پہلے اسی سے پوچھ کر ان مشرکوں کو شرمندہ کرے گا ۱۲ ف۶ اسی نے ان کو شرک کی تعلیم کی تھی ۱۲ ف۷ بدکاروں اور مشرکوں پاس فرشتے کیوں آنے لگے جن بھوت شیطان ان کے پاس آتے ہیں اور بتوں کے اندر بھی یہی چھپ جاتے ہیں اور مشرکوں کو یہ دھوکا دیتے ہیں کہ ہم خدا کے فرشتے ہیں ۱۲

پارہ	سورۃ	آیت		
			إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ ۝ قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا ۜ هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ۝ إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ۝ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝	نکلکر اپنے مالک کی طرف دوڑ پڑیں گے کہیں گے ہائے ہماری خرابی کس نے ہم کو ہماری سونے کی جگہ سے اٹھا دیا (فرشتے جواب دیں گے) یہی تو وہ (قیامت) ہے جسکا پروردگار نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبروں نے سچ کہا تھا (تم سے کہ قیامت آنیوالی ہے) قیامت کیا ہے بس ایک جھنکار (صور کی آواز) ہے ایک دم سے سب ہمارے پاس آن موجود ہونگے ف۲ تو آج کے دن کسی شخص پر کچھ بھی ظلم نہیں ہوگا اور (تم لوگوں) کو ایسا ہی بدلہ ملیگا جیسا کرتے رہے
۲۳	یٰسٓ ۳۶	۴	وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ۝	اور (ہم کافروں کو حکم دینگے) ارے کافرو آج تم (بہشت والوں سے) الگ ہو جاؤ ف۳
۲۳	۳۶	۴	الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنَّىٰ يُبْصِرُونَ ۝ وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ ۝	آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور (جو برے) کام وہ دنیا میں کیا کرتے تھے ان کے ہاتھ ہم کو بتلا دیں گے اور ان کے پاؤں (ہمارے سامنے) گواہی دیں گے ف۴ اور اگر ہم چاہیں تو ان کی آنکھیں سپاٹ (میٹ) دیں (اندھی کر دیں) پھر وہ (جلدی سے چلنے جانے کو) رستے پر لپکیں تو دیکھیں گے کہاں سے (آنکھ تو ہے نہیں) اور اگر ہم چاہیں تو جہاں ہیں وہیں ان کی صورت بدل دیں ف۵ تو نہ آگے بڑھ سکیں اور نہ لوٹتے ہی بن پڑے ف۶
۲۳	والصّٰفّٰت ۳۷	۱	فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ يَنظُرُونَ ۝	قیامت کیا ہے بس ایک ڈانٹ (جھڑکی) ہے ایک دم ایکا ایک (سب زندہ ہو کر) دیکھنے لگیں گے
۲۳	۳۷	۲	احْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ ۝ مِن دُونِ اللَّهِ فَاهْدُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطِ الْجَحِيمِ ۝ وَقِفُوهُمْ ۖ إِنَّهُم مَّسْئُولُونَ ۝ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ ۝ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُونَ ۝ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝ قَالُوا إِنَّكُمْ كُنتُمْ تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ ۝	گنہگاروں کو اور ان کے جوڑ والوں کو ف۷ اور جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا یہ پوجتے تھے ف۸ اکٹھا کرو پھر ان کو دوزخ کا رستہ بتلاؤ ف۹ اور (ذرا) ان کو ٹھیراؤ تو ان سے کچھ پوچھنا ہے تمہیں کیا ہوا ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے ف۱۰ (وہ کچھ جواب نہ دیں گے) بلکہ آج گردن جھکائے کھڑے ہیں ف۱۱ اور ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے پوچھ پاچھ کریں گے ف۱۲ کہیں گے تم ہی تو ہم پر (بہکانے کے لیے) آتے تھے ف۱۳ وہ کہیں گے (واہ) تم خود ایمان دار نہ تھے ف۱۴

ف۱ حدیث میں ہے کہ پہلا صور جب پھونکا جائیگا تو کہیں دو آدمی کپڑا پھیلائے بیٹھے ہونگے کوئی اپنا حوض کو لیپ رہا ہوگا کوئی اونٹنی کا دودھ دوہ کر ابھی پیئے گا نہیں کوئی لقمہ اٹھا کر منہ میں رکھے گا نہیں کہ قیامت آجائیگی۔ ایک حدیث میں ہے کہ دونوں صوروں میں چالیس برس کا فاصلہ ہوگا ۱۲ ف۲ پہلے صور کے بعد لوگ بیہوش ہو جائیں گے اور جنکو عذاب ہو رہا تھا انکا عذاب بھی موقوف ہو جائیگا گویا کہ سو جائیں گے دوسرے صور کے بعد جب یکایک زندہ ہوں گے تو ایسا معلوم ہوگا جیسے نیند سے چونکے ہیں بے اختیار کہا ٹھیں گے ہم کو نیند سے کس نے جگایا ۱۲ ف۳ وہ بہشتیوں کے ساتھ جانا چاہیں گے اور تم انکو الگ کر دیگا ۱۲ ف۴ حدیث میں ہے کہ بندہ اپنے برے اعمال سے قیامت کے دن مکر جائیگا اور عرض کریگا پروردگار کوئی گواہ ہو تو میں مانوں پروردگار فرمائیگا خود تیرے بدن ہی کے فرشتے گواہ ہیں پھر اس کے منہ پر مہر کر دی جائیگی اور ہاتھ پاؤں کو حکم ہوگا کہ بیان کرو وہ اس کے سارے برے اعمال بیان کر دیں گے تب بندہ کہیگا دور ہو تم میں تو تمہارے ہی بچانے کے لیے یہ سب تقریر کرتا تھا ۱۲ ف۵ بندر یا سور یا پتھر یا لولے لنگڑے ایسے ہو جائیں ۱۲ ف۶ مطلب یہ ہے کہ کافر اور منافق اسی لائق ہیں کہ ان پر سخت عذاب اتریں اندھے ہو جائیں اپاہج ہو جائیں اور ہم یہ سب کچھ ایک دم میں کر سکتے ہیں مگر ہماری مہربانی ہے کہ ان کو چند روز کے لیے چھوڑ دیا ہے ۱۲ ف۷ شراب پرستوں کے ساتھ بت پرستوں کو یا زناکاروں کے ساتھ زناکاروں کو ۱۲ ف۸ بت اور شیطان وغیرہ سب کو ۱۲ ف۹ وہاں ہانک لیجاؤ ابن عباسؓ نے کہا یہ فرشتے دوزخ کے سپاہیوں کو کہیں گے حضرت عمرؓ نے کہا جوڑ والوں سے یہ مراد ہے کہ سود خوار سب ایک جگہ اکٹھے کئے جائیں گے اور زنا کرنے والے ایک جگہ اور شرابی ایک جگہ ۱۲ ف۱۰ دنیا میں تو یہ دعوی تھا کہ ہمارے معبود ہم کو بچالیں گے ۱۲ ف۱۱ بالکل عاجز اور فرمانبردار بنے ہوئے ہیں ۱۲ ف۱۲ کافر شیطانوں سے پوچھیں گے ۱۲ ف۱۳ یا تم ہی تو ہم کو ایمان سے روکتے تھے ۱۲ ف۱۴ یا تم ہی تھے جو کہا کرتے تھے کہ ہم کو بہکاتے تھے ۱۲ اگر تم میں ایمان ہوتا تو ہمارا کہنا کیوں مانتے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع		
			قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ۞ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ۞ فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ۞ فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ۞ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۞	اور ہمارا کچھ زور تو تم پر تھا ہی نہیں بلکہ تم خود شریر لوگ تھے ف۱ خیر اب تو ہمارے مالک کا فرمودہ ہم پر پورا ہوا ہم کو عذاب کا مزہ چکھنا ہوگا ف۲ ہم خود گمراہ تھے اس لیے تم کو بھی گمراہ کیا ف۳ غرض اس دن یہ ہوگا وہ (سب) عذاب میں شریک ہوں گے ف۴ ہم گناہگاروں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں (ان کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں)
۲۳	صٓ	۵	قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ۞ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ۞	۹۷ (اے پیغمبر) کہہ دے یہ ایک بڑی (ہولناک) خبر ہے تم اس کا خیال نہیں کرتے ف۵
۲۴	الزمر ۳۹	۳	ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ۞	۹۸ پھر قیامت کے دن تم سب اپنے مالک کے سامنے جھگڑو گے ف۶
۲۴	"	۶	وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ۗ اَلَيْسَ فِىْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۞	۹۹ اور (اے پیغمبر) قیامت کے دن تو دیکھے گا جن لوگوں نے (دنیا میں) اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا ان کے منہ کالے ہوں گے کیا غرور کرنے والوں کا ٹھکانا دوزخ میں نہیں ہے ف۷
۲۴	"	۷	وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۖ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۞ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِاىْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِىَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۞ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۞	۱۰۰ اور صور (پہلی بار) پھونکا جائے گا تو جو آسمان میں ہیں اور جو زمین میں ہیں (سب) بیہوش ہو جائیں گے مگر جن کو اللہ تعالیٰ چاہے ف۸ پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو ایک ہی ایکا وہ (سب قبروں سے نکل کر) دیکھتے کھڑے ہوں گے ف۹ اور زمین اپنے مالک کے نور سے چمک اٹھے گی ف۱۰ اور اعمال نامہ (سامنے) رکھا جائے گا ف۱۱ اور پیغمبر اور گواہ حاضر کیے جائیں گے ف۱۲ اور انصاف کے ساتھ ان کا فیصلہ کیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا اور ہر شخص نے جو کام کیا ہے اس کو پورا بدلہ ملے گا اور وہ (یعنی خدا) ان کے کاموں کو خوب جانتا ہے ف۱۳
"	المؤمن ۴۰	۲	لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۞ يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَىْءٌ ۚ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۖ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۞	۱۰۱ اس لیے کہ وہ بندوں لوگوں کو ملاقات کے دن ف۱۴ سے ڈرائے جس دن یہ لوگ (قبروں سے نکل کر) سامنے آئیں گے اللہ تعالیٰ سے ان کی کوئی بات چھپی نہ رہے گی ف۱۵ آج کے دن کس کا راج ہے ف۱۶ اکیلے خدا کا جو زبردست ہے

ف۱ تمہاری ضمیر میں شرارت تھی ہم کو تم نے بہکا دیا ۱۲ ف۲ وہ فرمودہ یہ تھا میں تم سب سے دوزخ کو بھر دونگا ۱۲ ف۳ ہم نے چاہا تم بھی ہماری طرح ہو جاؤ ۱۲ ف۴ پیروی کرنیوالا اور جسکی پیروی کی تھی سب عذاب میں گرفتار ہونگے ۱۲ ف۵ یعنے قیامت کا واقعہ ایک سخت ہولناک واقعہ ہے لیکن تم غفلت میں پڑے ہو ادھر دھیان ہی نہیں کرتے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے قرآن کا اترنا ایک بڑی بات ہے تم اسکو دھیان میں نہیں لاتے ۱۲ ف۶ مومن کافر سے جھگڑا کریگا اور مظلوم ظالم سے اپنی داد چاہے گا وہ احکم الحاکمین سب کا انصاف کے ساتھ فیصلہ کرے گا ۱۲ ف۷ بیشک انکا ٹھکانا دوزخ میں ہی ہے اسلیے انکے منہ کالے ہونگے ۱۲ ف۸ وہ بیہوش ہونگے بیہوشی سے مراد موت ہے کہتے ہیں جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور عزرائیل یعنے ملک الموت اور رضوان اور بہشت کے داروغہ اور حوریں اور حاملین عرش یہ بیہوش نہ ہونگے ۱۲ ف۹ اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ صور دو ہی بار پھونکا جائیگا بعضوں نے کہا تین بار پھونکا جائیگا پہلی بار میں گھبراہٹ ہوگی دوسری بار میں موت ہوگی تیسری بار میں پھر جی اٹھیں گے صور کیا ہے خدا کی بگل ہے جیسے بگل بجا کر سب سپاہ جمع کرنے میں اسی طرح تیسری بار یہ صور پھونکنے سے سب خلقت کو پروردگار اکٹھا کریگا ۱۲ ف۱۰ یعنے خدا کی تجلی سے یا عدل اور انصاف کے نور سے ۱۲ ف۱۱ یا لوح محفوظ سامنے لائی جائیگی ۱۲ ف۱۲ جو اگلی امتوں کے اعمال پر گواہی دیں گے جیسے سورۂ بقرہ میں اس آیت کی تفسیر میں گذر چکا ہے و کذالک جعلنکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس ۱۲ ف۱۳ اس کو کسی لکھنے والے محاسب یا گنتی یا کتاب یا گواہ کی ضرورت نہیں مگر حجت پوری کرنے کیلئے یہ سب سامان بھی تیار رہینگے ۱۲ ف۱۴ یعنے قیامت کے دن سے کیونکہ اس دن زمین اور آسمان والے سب ایکدوسرے سے ملاقات کریں گے ۱۲ ف۱۵ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیگا جب سب خلقت فنا ہو جائیگی آج کے دن کس کی بادشاہت ہے کوئی جواب دینے والا نہ ہوگا آپ ہی جواب دے گا ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۴	۴۰ المؤمن	۲	وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۝	۹۲ اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کو اس دن سے ڈرا جو نزدیک آنے والا ہے جب مارے ڈر کے دل گھٹ کر گلوں کے پاس آجائیں گے ف
۔	۔	۶	يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝	۹۳ جس دن نافرمانوں کو ان کا عذر کوئی فائدہ نہ دے گا اور ان پر پھٹکار ہوگی اور برا گھر رہنے کو ملیگا (دوزخ)
۔	۔	۶	اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝	۹۴ بیشک قیامت ضرور آوے گی اس میں شبہ نہیں لیکن اکثر لوگوں کو اسکا یقین نہیں
۲۴	۴۱ حٰمٓ السجدہ	۳	وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝ حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ۝	۹۵ اور جس دن اللہ تعالیٰ کے دشمن دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے پھر وہ روکے گئے ہیں (روکے جائیں گے) یہاں تک کہ جب سب دوزخ پر آپہونچیں گے اس وقت جیسے جیسے کام یہ کرتے تھے (انکے کان اور انکی آنکھیں اور انکے چمڑے) ان پر گواہی دینگے ف اور یہ لوگ اپنے چمڑوں سے کہیں گے تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی ف وہ کہیں گے اللہ تعالیٰ نے جس نے ہر چیز کو بولنے کی طاقت دی ہم کو بھی بلادیا اور اسی نے تم کو پہلی بار (دنیا میں) پیدا کیا تھا اور اسی کے پاس تم لوٹ کر آئے ہو ف اور تم جو (دنیا میں) چھپ کر گناہ کرتے تھے تو اس ڈر سے نہیں کہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہارے چمڑے تمہارے خلاف گواہی دیں گے ف بلکہ تم یہ سمجھتے تھے کہ تمہارے بہت سے کام خدا کو معلوم نہیں ف اور اسی گمان نے جو تم نے اپنے مالک کے ساتھ گمان کیا تم کو تباہ کیا اور تم اسی بدگمانی کی بدولت آج گھاٹے میں پڑ گئے ف پھر اس وقت اگر یہ لوگ چپکے رہیں تو دوزخ ان کا ٹھکانا ہے اور اگر منانا چاہیں گے (کہ کوئی ان کو راضی کرے) تو کوئی نہیں منانے کا
۲۵	۴۲ الشوریٰ	۲	وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ۝ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ	۹۶ اور اے پیغمبر تو کیا جانے شاید قیامت قریب ہی آلگی ہو ف جن لوگوں کو قیامت کا یقین نہیں وہ اسکی جلدی مچاتے ہیں ف اور جو لوگ ایماندار ہیں وہ قیامت سے ڈرتے رہتے ہیں اور جانتے ہیں کہ اس کا آنا برحق ہے سن رکھو جو لوگ قیامت میں شک کرتے ہیں وہ بڑے

ف یعنی کلیجہ منہ کو آجائیگا سخت تکلیف کے وقت یہی حالت ہوتی ہے ۱۲ ف اللہ تعالیٰ ان اعضا میں بات کرنے اور سمجھنے کی طاقت پیدا کر دیگا ۔ ف ہم بری ہونے والے ہیں ہم سمجھے دشمن بنگئے ہو ف اس میں تعجب کیا ہے انسان زبان سے بولتا ہے کان سے سنتا ہے اگر خدا چاہے تو کان ہی سے بولے زبان سے سنے دونوں کے چمڑے اور اعضا میں یہ اسکی قدرت ہے کہ جس جیسا چاہا ویسے کام کے لیے ایک عضو کو خاص کیا ظاہر میں اسکی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی کہ آنکھ سے سنائی کیوں نہیں دیتا اور کان سے دکھائی کیوں نہیں دیتا ۱۲ ف یہ انہی چمڑوں کا کلام ہے ہو ف تم کو یہ ڈر بالکل نہ تھا اور نہ اس کے ڈر سے ایسے گناہوں کو چھپاتے تھے کیونکہ اول تو اپنے ہی کان اور آنکھ اور کھال ہے گی ۔ کا گواہی دینا مشکل ہے دوسرے تم قیامت ہی کے قائل نہ تھے گواہی تو اس کے بعد ہے ۱۲ ف تم خدا کو بھی آدمیوں کی طرح سمجھتے تھے کہ اسکو غیب کی بات معلوم نہیں ۱۲ ف حدیث میں ہے کہ آپ نے شام کے ملک کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا تمہارا حشر وہیں ہوگا کچھ سوار ہونگے کچھ پیدل منہ کے بل چلیں گے اور تمہارے مونہوں پر ڈاٹ لگی ہوگی اور سب سے پہلے جو تمہاری تن اور ہتھیلی گواہی دے گی پھر آپ نے اس آیت کو پڑھا وما کنتم تستترون اخیر تک صحیحین میں ابن مسعود سے روایت ہے کہ میں کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا تھا اتنے میں تین آدمی آئے ایک قریش کا اور دو ثقیف کے یا ایک ثقیف کا اور دو قریش کے انکے پیٹ موٹے تھے لیکن عقل کم تھی انہوں نے کچھ باتیں کیں جو میں نے نہیں سنیں پھر ان میں ایک بولا کیا تم سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ ہماری یہ باتیں سنتا ہے دوسرا بولا اگر ہم پکار کر بولیں تو بے شک وہ سنتا ہے لیکن آہستہ بولیں تو نہیں سنتا تیسرا بولا اگر وہ سنتا ہے تو سب ہی سنتا ہے میں نے یہ قصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اس وقت یہ آیت اتری وما کنتم تستترون اخیر تک ۱۲ ف اس سے عدل اور انصاف والا ترازو مراد ہے ف ٹھٹھے کی راہ سے کہتے ہیں قیامت کب آئیگی ۱۲ ف اے پیغمبر ان قریش کے کافروں سے اس دن کا حال بیان کر۔

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ۝	پڑے سے گمراہی میں ف
۲۵	۴۳ الزخرف	۴	وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ۝	جب تم نے (دنیا میں) شرک کی تو آج تم کو اس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا کہ تم (سب) عذاب میں شریک ہو ف
״	״	۶	اَلْاَخِلَّاۗءُ يَوْمَىِٕذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۝	اس دن تو جانی دوست ایک دوسرے کے دشمن بنجائیں گے ف مگر جو پرہیزگار ہیں ف
״	۴۴ الدخان	۲	اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔـا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝	بے شک فیصلے کا دن ان کا وعدہ ہے سب کا جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ ان کو مدد ملے گی ف مگر جس پر اللہ تعالیٰ رحم کرے بے شک وہ زبردست ہے رحم والا ف
״	۴۵ الجاثیہ	۴	وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۣ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	اور (قیامت کے دن اے پیغمبر) تو ہر ایک امت کو گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوئے دیکھیگا ف ہر امت اپنا اعمالنامہ دیکھنے کے لیے بلائی جائیگی (اور اس سے کہہ دیا جائیگا) آج تم جیسے کام کرتے رہے ویسا بدلہ پاؤ یہ ہمارا دفتر ہے جو ٹھیک ٹھیک تمہارے کام بتلا رہا ہے کیونکہ تم جو (دنیا میں) کرتے تھے وہ ہم لکھواتے جاتے تھے ف
۲۶	۴۶ الاحقاف	۲	وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ۭ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ۝	اور (اے پیغمبر) جس دن کافر دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے (ان سے کہا جائیگا) تم دنیا کی زندگی میں اپنے مزے اڑا چکے اور اس سے فائدہ لے چکے اب دنیا میں جو تم ناحق اکڑے پھرتے تھے اور نافرمانیاں کرتے تھے اس کے بدلے آج تم کو ذلت کا عذاب ہوگا ف
״	״	۴	وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ۭ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝	اور جس دن کافر دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے (ان سے پوچھا جائیگا) کیا یہ دوزخ (اب بھی) سچ نہیں ہے وہ کہیں گے بے شک سچ ہے ہمارے مالک کی قسم مالک فرمائیگا اچھا اب اپنے کفر کی سزا میں عذاب (کا مزہ) چکھو
״	۵۰ ق	۱	اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ۭ بَلْ هُمْ فِيْ	کیا ہم پہلی بار (دنیا میں) پیدا کر کے تھک گئے کہ پھر نہیں ان کو

ف وہ اتنا غور نہیں کرتے کہ اگر قیامت نہ ہو اور اچھے برے کا کوئی انصاف نہ ہو تو خداوند کریم کی دانائی اور حکمت پر حرف آتا ہے ف جیسے کہتے ہیں مرگ انبوہ جشنے دارد وہ خیال کو یہ بھی نصیب نہ ہوگا ہر ایک دوزخی کو علیحدہ رکھ کر ایسا سخت عذاب کریں گے کہ معاملہ ف وہ کہیگا اسی دوست نے مجھ کو خراب کیا دوست کو دیکھ کر اس طرح بھاگیں گے جیسے کوئی دشمن سے بھاگتا ہے انکو یہ خیال ہوگا کہیں اس کے ساتھ ہم بھی نہ پکڑے جائیں ف دنیا میں اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی رکھتے تھے انکی دوستیاں قائم رہیں گی انسے کہا جائیگا اے میرے بندو الخ ف دوست تو کیا چیز ہے باپ بیٹے ماں اور بھائی بھائی سے بھاگیگا ہر ایک کو نفسی نفسی لگی ہوگی ف جس پر اللہ کا رحم ہوگا وہ اپنے عزیز دوست کے کچھ کام آسکتا ہے اسکی سفارش کریگا اگر اللہ کا حکم ہوگا ف جیسے کوئی بڑے بادشاہ کے سامنے دو زانو ادب سے جھکتا ہے ہر ایک امت اپنے حساب کتاب کا انتظار کر رہی ہوگی کہتے ہیں یہ دن ایسا سخت ہوگا کہ بڑے بڑے پیغمبر یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اسی طرح بیٹھیں گے اس وقت ہمارے پیغمبر ایک چبوترے پر نمودار ہوں گے جو سب سے بلند مقام محمود ہے ف کہتے ہیں سب اعمال لوح محفوظ میں لکھے ہوئے ہیں فرشتے ہر سال اسکی نقل اتارتے جاتے ہیں ف دنیا کے مزے اڑانا اور ان میں غرق ہو جانا کافروں کا شیوہ ہے مسلمان کو کتنا ہی مالدار ہو اسکو خدا کی یاد سے غافل نہ ہونا چاہیے اور دنیا کی عیش کو ہمیشہ یاد رکھ کے آخرت کی فکر کرنا چاہیے عبد الرحمن بن عوف کے سامنے طرح طرح کے کھانے رکھے گئے انہوں نے کہا آنحضرت مدینے تشریف لے گئے اور ہمیشہ تکلیف کے ساتھ بسر کی اور ابوبکر اور عمر سے بھی اسی طرح زندگی گذاری مصعب بن عمیر جیسے بہتر تھے انکو کفن کے لیے پورا کپڑا بھی نہیں ملا آج ہمارے سامنے ایسے ایسے کھانے رکھے ہوئے ہیں کہیں ایسا نہ ہو ہم ان لوگوں میں ہو جائیں جن کی شان میں یہ آیت ہے پھر رونا شروع کیا اور یہاں تک مشغول کہ کھانا بھی نہیں کھایا ف دوسری بار آخرت میں پیدا نہ کر سکیں گے

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝	نئے سرے (دوبارہ) پیدا ہونے میں شک ہے ف
۲۶	ق	۲	وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ۝	اور (حشر کے دن) صور پھونکا جائے گا یہی تو سزا کا دن ہے ف اور ہر شخص (جوابدہی کے لئے) حاضر ہوگا اس کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے) ایک ہانکنے والا ایک (حال) بتانے والا) گواہ ف (کافر سے اس دن کہا جائیگا) بیشک تو دنیا میں اس دن سے غافل تھا پھر (آج) ہم نے تیرا پردہ تجھ پر سے اٹھا دیا اب تیری نگاہ آج خوب تیز ہے ف اور اس کا ساتھی (فرشتہ جو اعمال نامہ لایا تھا) کہیگا یہ میرے پاس تیرا اعمال نامہ حاضر ہے ف
〃	〃	۳	يَوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ۝	اس دن (فرشتے کا) چیخنا واقعی سن لیں گے اسی دن قبروں سے نکلیں گے
〃	〃	〃	يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ۝	جس دن زمین پھٹ کر اندر سے دوڑتے ہوئے نکلیں گے ہم کو تو یہ (ان کا) اکٹھا کرنا آسان ہے
〃	الذّٰرِیٰت	۱	اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ۝	جس (قیامت) کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ سچ ہے اور بیشک اعمال کا بدلہ ضرور دیا جائے گا
〃	الطّور	۱	يَوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۝	جس دن آسمان (پھٹ کر) چکر مارنے لگیگا اور پہاڑ (روئی کی طرح) اڑتے پھریں گے ف
۲۷	النّجم	۳	وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ۝	اور یہ کہ دوبارہ (جلا کر) اٹھانا اس نے اپنے اوپر لیا ہے
〃	〃	〃	اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ۝	دیکھو نزدیک آنے والی نزدیک آپہونچی ف اللہ کے سوا کوئی اس کی تکلیف ٹالنے والا نہیں ف
〃	القمر	۱	اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝	قیامت قریب آن پہونچی اور چاند پھٹ گیا ف
〃	〃	〃	يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ۝	جس دن بلانے والا فرشتہ اسرافیل ان کو ایسی چیز کی طرف بلائیگا جو دیکھنے میں نہیں آئی ف یہ آنکھیں نیچے کیے ہوئے قبروں سے اس طرح نکل پڑیں گے جیسے ٹیڑی بال بکھر پڑیں بلانے والے کی طرف بھاگتے ہوئے چلیں گے کافر کہیں گے یہ دن تو بڑا کٹھن (دشوار) ہے

ف حالانکہ پہلی دفعہ میں پہلی بار ہم کو اسی نے پیدا کیا مگر دوسری بار پیدا ہونے میں شک کرتے ہیں یہ شک شیطان ان کے دلوں میں ڈالدیتا ہے اگر ذرا بھی غور کریں تو شیطان کے وسوسے دور کر سکتے ہیں اور ہم کو یہ جواب دے سکتے ہیں کہ جس خدا نے ہم کو پہلی بار پیدا کر دیا اسکو دوبارہ تو پیدا کرنا اور زیادہ آسان ہے ف یہ اخیر کا پھونکنا ہے جس دن سب لوگ قبروں سے اٹھ جائیں گے ف شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا ایک فرشتہ تو اسکو ہانک کر لائیگا اور دوسرا اسکا اعمالنامہ لیے ہوگا حضرت عثمان سے ایسا ہی منقول ہے قرطبی نے کہا یہی زیادہ صحیح ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اسکے ساتھ ایک فرشتہ تو ہانکنے والا ہوگا دوسرا اسکے ہاتھ پاؤں جو اس پر گواہی دیں گے بعضوں نے کہا سائق سے اسکا ہمزاد شیطان مراد ہے اور شہید سے اسکے ہاتھ پاؤں ف اچھی طرح ان سب باتوں کو دیکھ لیگا تو دنیا میں انکار کرتا تھا بعضوں نے کہا کافر اور مسلمان نیک اور بد سب سے یہ کہا جائیگا کیونکہ دنیا میں تھوڑی یا بہت غفلت ہر ایک کو ہوتی ہے بزرگوں نے کہا ہے کہ دنیا میں سب لوگ سو رہے ہیں مرنے کے بعد بیدار ہونگے ف ان دونوں فرشتوں سے اللہ فرمادیگا دوزخ میں ڈال دو ف شاہ عبدالقادر نے یوں ترجمہ کیا ہے جس دن لرزے آسمان کپکپا کر اور پھریں گے پہاڑ چلکر ف قیامت کا ایک نام آزفہ بھی ہے یعنے نزدیک آنیوالی اس کہنے کا یہ مطلب ہے کہ بہت ہی نزدیک ہے ف یا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معلوم نہیں کہ کب نمود ہوگی ف صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ مکہ کے کافروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کوئی نشانی چاہی آپ نے چاند کی طرف اشارہ کیا وہ دو ٹکڑے ہوگیا ایک ٹکڑا ایک پہاڑ پر جا پڑا دوسرا دوسرے پہاڑ پر بعضے کافر کہنے لگے حضرت محمد نے ہم پر جادو کیا ایک شخص نے انہوں میں سے جواب دیا کیا سب لوگوں پر جادو کر دیا یہ تو نہیں ہو سکتا غرض چاند کا پھٹنا ایک بڑا معجزہ تھا ہمارے پیغمبر صاحب کا اور آپ کا دنیا میں آنا قیامت کی ایک نشانی ہے تو چاند کا پھٹنا بھی قیامت کی نشانی ہوا ف قیامت کا ہولناک عذاب

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۷	القمر ۵۴	۳	بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ ۝	۱۳ بات یہ ہے کہ اصل (ان کے عذاب) کا وعدہ قیامت کے دن ہے اور قیامت تو بڑی آفت اور بڑی تلخ ہے ف۱
״	الرحمٰن ۵۵	۲	فَإِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۝ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُسْأَلُ عَنْ ذَنْبِهِ إِنْسٌ وَلَا جَانٌّ ۝ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ ۝	۱۴ پھر جب (قیامت کے دن) آسمان پھٹ کر تیل (یا سرخ نری) کی طرح لال ہو جائے گا اس دن نہ آدمیوں سے انکے گناہ پوچھے جائیں گے نہ جنوں سے ف۲ اس دن گنہگار اپنے چہرے سے پہچان لیے جائیں گے (منہ کالا آنکھیں نیلی) اور پیشانی اور پاؤں (ملا کر) پکڑ لیے جائیں گے ف۳
״	الواقعہ ۵۶	۱	إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝ خَافِضَةٌ رَافِعَةٌ ۝ إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ۝ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝ فَكَانَتْ هَبَاءً مُنْبَثًّا ۝ وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ۝ فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۝ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ۝ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ ۝	۱۵ جب آن پڑنے والی (قیامت) آن پڑے اس کا آن پڑنا جھوٹ نہیں ہے (کسی کو) نیچا (کھائے گی کسی کا) درجہ بلند کرے گی ف۴ جب زمین ہل کر جھکولے کھانے لگے گی ف۵ اور پہاڑ ٹوٹ کر بکنا چور ہو جائیں گے (ریزہ ریزہ) اور گرد (غبار) کی طرح پھیل جائیں گے اور تم لوگوں کی (آدمیوں کی) تین ٹکڑیاں ہو جائیں گی ایک تو داہنے ہاتھ والے داہنے ہاتھ والوں کا کیا پوچھنا ہے ف۶ دوسرے بائیں ہاتھ والے بائیں ہاتھ والوں کی کیا خرابی ہے تیسرے آگے بڑھنے والے تو وہ آگے بڑھنے والے ہیں ہی
״	״	۲	قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ۝ لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَعْلُومٍ ۝	۱۶ (اے پیغمبر ان کافروں سے جو قیامت کو نہیں مانتے) کہدے اگلے پچھلے (سب لوگ) ایک مقرر دن کو وقت پر ضرور اکٹھے ہونگے (یعنی قیامت کے دن)
״	״	״	وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ۝	۱۷ اور تم تو پہلی بار پیدا کر دیا جان چکے ہو پھر کیوں نہیں سمجھتے ف۷
۲۸	المجادلہ ۵۸	۱	يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا ۚ أَحْصَاهُ اللَّهُ وَنَسُوهُ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝	۱۸ جس دن اللہ ان سب کو جلا اٹھائے گا پھر جیسے کام وہ دنیا میں کر رہے ہیں ان کو جتلا دیگا اللہ تعالیٰ کو تو وہ سب یاد ہیں اور وہ آپ ہی کیے ہوئے کام کر کے بھولے اور ہر چیز اللہ کے سامنے حاضر ہے ف۸
״	״	۳	يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ ۖ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ ۝	۱۹ جس دن اللہ ان منافقوں کو جلا اٹھائیگا وہاں اس کے سامنے بھی ایسی قسمیں کھائیں گے جیسے (دنیا میں) تمہارے سامنے کھاتے ہیں اور سمجھیں گے کہ اس سے کچھ مطلب نکل آئیگا سن رکھو یہی لوگ تو بالکل جھوٹے ہیں ف۹

ف۱ ان کا عذاب تھوڑی کچھ ہے دنیا کا عذاب اس کے سامنے بے حقیقت ہے ۱۲ ف۲ قیامت کے ایک موقع کا ذکر ہے جب ان کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور ہاتھ پاؤں کو حکم ہو بیان کرو کیا موقع یہ ہوگا کہ خود ان سے پوچھا جائیگا۔ جیسے دوسری آیت میں ہے فوربک لنسئلنهم اجمعين ۱۲ ف۳ ایک زنجیر سے پیشانی اور پاؤں دونوں کس کر جہنم میں ڈال دیں گے ۱۲ ف۴ حضرت عمرؓ نے کہا اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو دوزخ میں پست کرے گی اور اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو بہشت میں بلند کرے گی ۱۲ ف۵ وہ تو بہت عمدہ حالت میں ہونگے یعنی ہیں داہنے ہاتھ والوں سے وہ لوگ مراد ہیں جو عرش کے داہنی طرف کھڑے کیے جائیں گے یا آدم کی داہنی طرف یا جن کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جاوےگا ۱۲ ف۶ اسی طرح وہ دوسری بار بھی پیدا کر سکتا ہے ۱۲ ف۷ اس کے نزدیک کوئی چیز غیب نہیں جو یہ قرآن میں ہے اللہ تعالیٰ غیب کی بات جانتا ہے اس کا مطلب یہ ہے ہمارے نزدیک جو باتیں غیب ہیں ۱۲ ف۸ انکی قسم کا تو اعتبار نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ کے سامنے قسمیں کیا کام آئیں گی وہ تو دل تک کا حال جانتا ہے ۱۲ ف۹ بہشت وہ ہیں بنے لگے گی اس پر کے بیان افسوس کہ ان سب کر جائیں گے ۱۲ بعضوں نے کہا میمنہ سے مبارک لوگ مراد ہیں یعنی نیک اور اصحاب مشئمہ سے منحوس یعنی بدکار بعضوں نے کہا داہنے ہاتھ والوں سے وہ لوگ مراد ہیں جن کی روحوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی داہنی مٹھی میں لیا تھا اور بائیں ہاتھ والوں سے وہ لوگ جن کی روحوں کو اللہ تعالیٰ نے دوسری مٹھی میں لیا تھا اور فرمایا مجھے کچھ پرواہ نہیں یہ جنت کے لیے ہیں اور یہ دوزخ کے لیے جیسے صحیح حدیث میں وارد ہے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۸	الممتحنۃ	۱	لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝	قیامت کے دن تمہارے ناطے رشتے اور اولاد کچھ تمہارے کام نہیں آنے کی اللہ تعالیٰ تم کو ان کو جدا کر دے گا ف اور اللہ تعالیٰ جو تم کرتے ہو وہ دیکھ رہا ہے
〃	التغابن ۶۴	۱	زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۭ وَذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝	کافر یہ گمان کرتے ہیں کہ ان کو مرنے کے بعد پھر جی اٹھنا نہیں ہے (اے پیغمبر) کہہ دے کیوں نہیں قسم میرے مالک کی تم ضرور جلا کر اٹھائے جاؤ گے پھر تم کو جو تم نے (دنیا میں) کیا اس کا بدلہ دیکر جتلایا جائیگا اور اللہ تعالیٰ پر یہ بات (کچھ مشکل نہیں) آسان ہے
〃	〃	〃	يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۭ	(تم کو اس دن جتلایا جائیگا) جس دن حشر کے روز تم سب کو جمع کریگا یہی تو ہار جیت کا دن ہے ف
〃	التحریم ۶۶	۲	يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ	جس دن اللہ (اپنے) پیغمبر کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے شرمندہ (رسوا) نہ کریگا ان کے ایمان کا نور ان کے آگے آگے اور داہنی طرف دوڑتا جاتا ہوگا
۲۹	الملک ۶۷	۲	فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْۗـــــَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ۝	تو یہ لوگ جب قیامت کو اپنے پاس آن موجود دیکھیں گے اس وقت (ڈر کے مارے) ان کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے اور ان سے کہا جائیگا (فرشتے کہیں گے) یہی (عذاب) تو وہ ہے جسکو تم (دنیا میں) مانگا کرتے تھے ف
〃	القلم ۶۸	۲	يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ۝	جس دن (حق تعالیٰ کی) پنڈلی کھولی جائیگی اور (سب) لوگ سجدہ کے لیے بلائے جائیں گے تو یہ (کافر اور منافق) سجدہ نہ کر سکیں گے (اس وقت شرمندگی کے مارے) ان کی آنکھیں نیچی ہونگی ان (کے چہروں) پر ذلت برس رہی ہوگی اور جب وہ دنیا میں اچھے (صحیح سالم تندرست) تھے اور ان کو سجدہ کے لیے بلاتے تھے (تو وہ سجدہ نہیں کرتے تھے) ف
〃	الحاقۃ ۶۹	۱	اَلْحَاۗقَّةُ ۝ مَا الْحَاۗقَّةُ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَاۗقَّةُ ۝ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ۝	حق ہونے والی اور کیا چیز ہے حق ہونے والی اور (اے پیغمبر) تو کیا جانے حق ہونے والی کیا چیز ہے ف ثمود اور عاد (دونوں) نے کھڑکھڑا دینے والی (یعنے قیامت) کو جھٹلایا ف
〃	〃	〃	فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝	پھر جب صور ایکبار پھونکا جائیگا اور زمین اور پہاڑ دونوں کو اٹھا کر

ف تم بہشت میں ہوگے اور تمہارے ناطے رشتے والے جو کافر ہیں وہ دوزخ میں جائیں گے تم کہاں وہ کہاں ف کافر ہار گئے اور مومن ان کے ٹھکانے جو جنت میں ہیں جیت لیں گے یا یہی تو ٹوٹا اٹھانے کا دن ہے کافر ایمان نہ لانے پر افسوس کریں گے اور مومن اور زیادہ نیکی نہ کرنے پر ف ملا بایہ پیغمبر اور مسلمانوں سے کہتے تھے یہ وعدہ کب پورا ہوگا ف انکی پیٹھ کی ہڈیاں جڑ کر ایک تختہ کی طرح ہو جائیں گی سجدہ نہ کر سکیں گے یہ مضمون صحیح حدیث میں وارد ہے بخاری اور مسلم نے ابو سعید سے نکالا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن مالک ہمارا اپنی پنڈلی کھولیگا تو ہر مومن مرد اور مومن عورت اسکو سجدہ کریگی اور وہ لوگ رہجائیں گے جو دکھلانے اور سنانے کے لیے دنیا میں سجدہ کرتے تھے (انکے دل میں ایمان نہ تھا) انکی پیٹھ ایک تختہ ہو جائیگی دوسری حدیث میں ہے اسی آیت کی تفسیر میں کہ ایک بڑا نور ظاہر ہوگا اور لوگ سجدہ میں گر پڑیں گے متکلمین نے اپنی عادت سے موافق ساق یعنے پنڈلی کی تاویل کی ہے اور یکشف عن ساق کا ترجمہ یوں کیا ہے جس دن سختی ہوگی اہلحدیث تاویل نہیں کرتے اور سمع اور بصر اور یمین اور وجہ اور قدم وغیرہ کی طرح پروردگار کے لیے ساق یعنے پنڈلی بھی ثابت کرتے ہیں اور اس کے اپنے ظاہری معنی پر محمول رکھتے ہیں مگر یہ کہتے ہیں کہ اسکی ساق ایسی ہے جیسے اسکی شان کے لائق ہے اور مخلوقات کی ساق سے اسکو مشابہت نہیں دیتے اور افسوس ہے صاحب مدارک اور بیضاوی اور کشاف اور ان سب پر جنہوں نے ساق کی تاویل کی اور اہلحدیث کو مشبہ قرار دیا یا شاہ ولی اللہ صاحب نے فرمایا یہ لوگ خود خطا پر ہیں جو اہلحدیث کو مجسمہ اور مشبہ قرار دیتے ہیں ف یعنی دنیا میں جب قیامت کے دن ان کو سجدہ سے روک دیا گیا کعب احبار نے کہا قسم خدا کی یہ آیت ان لوگوں کے باب میں اتری جو جماعت میں شریک نہیں ہوتے ف یعنی پوری حقیقت اسکی تجھکو بھی معلوم نہیں پیغمبر یہ جانتے تھے کہ قیامت آنے کی مگر اسکی حقیقت سے واقف نہ تھے عاد قیامت کو کھڑکھڑا دینے والی ہے ف قیامت کا ایک نام قارعہ بھی ہے کیونکہ وہ دلوں کو اپنی ہیبت سے ہلا دیگی

			وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً ۝ فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝ وَانْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ ۝ وَالْمَلَكُ عَلَىٰ أَرْجَائِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ ۝ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَىٰ مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ۝	(اپنی جگہ سے اکھاڑ کر) ایک بارگی ٹکرا دیا جائیگا اس دن ہو پڑنے والی (قیامت) ہو پڑے گی ف۱ اور آسمان پھٹ جائیگا وہ اس دن پھسپھسا (کمزور) ہو جائیگا اور فرشتے (جو آسمان پر رہتے ہیں) وہ اس کے کنارے پر آجائیں گے ف۲ اور تیرے مالک کا تخت اس دن آٹھ (فرشتے) اٹھائے ہوں گے ف۳ (لوگو) اس دن خدا تعالے کے سامنے لائے جاؤ گے تمہارا کوئی بھید اس پر چھپا نہیں رہے گا
۲۹	المعارج	۱	۱۲۹ يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْمُهْلِ ۝ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝ وَلَا يَسْأَلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا ۝ يُبَصَّرُونَهُمْ ۚ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ ۝ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ۝ وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ ۝ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنْجِيهِ ۝ كَلَّا ۖ	۱۲۹ جس دن آسمان پگھلے تانبے کی طرح (لال) ہو جائیگا اور پہاڑ رنگی ہوئی اون کی طرح (اڑتے پھریں گے) کوئی رشتہ دار اپنے رشتہ دار کو (یا کوئی دوست اپنے دوست کو) دکھا دیے جائیں گے پر نہ پوچھے گا ف۴ گنہگار (کافر) اس دن آرزو کریگا کاش اپنے بیٹے اور اپنی جورو اور اپنے بھائی اور اپنے کنبے والوں کو (یا اپنی ماں کو) جو (مصیبت کے وقت) اس کو پناہ دیا کرتے تھے (انکے پاس جاکر رہتا تھا) اور زمین کے سارے لوگوں کو اپنی چھڑائی میں دے ڈالے پھر (کسی طرح) دینا اسکو چھڑا لے یہ ہونا نہیں ف۵
؍	؍	۲	يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ ۝ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۚ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ۝	۱۳۰ جس دن وہ قبروں سے نکلیں گے بھاگتے جائیں گے گویا وہ تھانوں کی طرف دوڑ رہے ہیں ف۶ (شرمندگی کے مارے) ان کی آنکھیں نیچے ہونگی ذلت (اور خواری) ان پر چھا رہی ہوگی یہی تو وہ دن ہے جسکا ان سے وعدہ ہے
؍	المزمل	۱	۱۳۱ يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَهِيلًا ۝	۱۳۱ جس دن زمین اور پہاڑ کانپنے لگیں گے اور پہاڑ بھربھرے ریت کے ٹیلے بنجائیں گے (ان میں دم نہ رہے گا)
؍	؍	۲	فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ۝ السَّمَاءُ مُنْفَطِرٌ بِهِ ۚ كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولًا ۝	۱۳۱ پھر اگر تم اس دن کو نہ مانوگے جو بچوں کو بوڑھا بنا دیگا اس (دن) کی ہیبت سے آسمان پھٹ جائیگا تو تم (عذاب سے) کیونکر بچو گے ف۷ اسکا وعدہ (ضرور) ہو کر رہیگا
؍	المدثر	۱	۱۳۲ فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ۝ فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ	۱۳۲ پھر جب (دوبارہ) صور پھونکا جائیگا تو یہی دن تو مشکل دن ہے

ف۱ یا اس وقت ہوگا جب لوگ اپنی قبروں سے نکل پڑیں گے زمین اور پہاڑ ٹکرا کر دونوں کو ملا کر صاف میدان کر دیں گے کہیں اونچا نیچا نہ رہے گا ۱۲ ف۲ پھر زمین بھاگ جائیں گے اور زمین کو گھیر لیں گے ۱۲ ف۳ یا آٹھ صفیں اٹھائینگی ان کی گنتی اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے ابن عباسؓ نے کہا یا آٹھ فرشتے جو اس وقت حاملین عرش ہیں آٹھ جنگلی بکریوں کی صورت پر ہونگے ان کے سر عرش سے لگے ہوں گے اور ان کے پاؤں تحت الثریٰ سے ان کے سینگ پانسو برس کی راہ ہوں گے اب ایسے چار فرشتے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں ابن مسعودؓ نے کہا آسمان سے زمین تک پانسو برس کی راہ ہے اور ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک بھی پانسو برس کی راہ ہے اور آسمان اور زمین کا دل بھی پانسو برس کی راہ ہے ساتویں آسمان سے کرسی تک پانسو برس کی راہ ہے اللہ تعالیٰ کا تخت پانی پر ہے اور اللہ تعالیٰ تخت کے اوپر ہے اور تمہارا کوئی کام اس سے پوشیدہ نہیں (یعنی عرش پر رہ کر وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے اور سب کچھ جانتا ہے) یہ ابن خزیمہ اور دارمی نے نکالا ۱۲ ف۴ یعنے ہر شخص کو اس کے دوست عزیز دکھلائے جائیں گے وہ ان کو دیکھے گا پہچانے گا مگر ایک ہی منہ چھپا لیگا اپنی اپنی فکر پڑی ہوگی کسی سے کچھ بھی پرواہ نہ ہوگی ۱۲ ف۵ یا اپنے تھانوں کی طرف جن کو وہ دنیا میں پوجا کرتے تھے ۱۲ ف۷ بچوں کو بوڑھا بنا دینے کا یعنے ہول اور سختی سے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
			يَوْمٌ عَسِيْرٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ	سب پر مشکل ہوگا کافروں پر سخت مشکل
۲۹	المدثر	۲	اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ	۱۳۳ دوزخ ایک بڑی بلا ہے ان لوگوں کے ڈرانے کے لیے (بس کرتی ہے) جو تم میں (ایمان لاکر) آگے بڑھنا (بہشت میں جانا) چاہتے ہیں (یا کافر رہ کر) پیچھے ہٹنا (دوزخ میں جانا) چاہتے ہیں
〃	القیمہ	۱	فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ كَلَّا لَا وَزَرَ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمُسْتَقَرُّ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ	۱۳۴ پھر جب (ہیبت سے) آنکھ پتھرا جائیگی اور چاند گہنا جائیگا اور سورج اور چاند دونوں مل جائیں گے ف۱ اور آدمی اس دن کہے گا اب کہاں بھاگیں بھاگ ہی نہیں سکتے کہیں پناہ نہ ملے گی تیرے مالک ہی کے پاس اس دن ٹھکانا ملیگا اس دن آدمی کو جتلا دیا جائے گا جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا ف۲
〃	〃	〃	وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۭ بَاسِرَةٌ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ وَقِيْلَ مَنْ رَاقٍ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمَسَاقُ	۱۳۵ اس دن (یعنے قیامت کے دن) بعضے منہ تو ترو تازہ (خوش خرم) ہونگے اپنے مالک کو دیکھتے ہونگے ف۳ اور بعضے منہ اس دن سوکھے ہونگے (اداس اور رنجیدہ) وہ سمجھتے ہونگے کہ (اب) ان پر سختی کیجائیگی ف۴ نہیں نہیں (کافر ماننے والے نہیں) جب جان ہنسلیوں میں آجائیگی اور (بیمار کے پاس والے) بول اٹھیں گے ارے کوئی (بیمار پر جھاڑ) پھونکنے والا ہے جو اسکی جان بچائے اور بیمار سمجھیگا اب (یار دوستوں سے) جدا ہوا اور پنڈلی سے پنڈلی ملجائیگی (جیسے مرتے وقت ہوتا ہے) اس دن (اس سے) کہا جائیگا تجھ کو اپنے مالک کے پاس چلنا ہے ف۵
〃	المرسلت	۱	اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ لِيَوْمِ الْفَصْلِ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ	۱۳۶ تم سے جسکا وعدہ ہے (یعنی قیامت کا) وہ ضرور آئیگی پھر جس وقت تارے ماند پڑ جائیں (انمیں روشنی نہ رہے) اور جب آسمان پھٹ جائے اور جب پہاڑ اڑا دیے جائیں اور جب پیغمبروں (کے حاضر ہونے) کا ایک وقت مقرر کیا جائے (اسوقت سمجھو کہ قیامت آئی) ف۶ کس بڑے دن کیلیے ان کا حاضر ہونا ملتوی رکھا گیا فیصلے کے دن کیلیے اور (اے پیغمبر) تو کیا سمجھا فیصلہ کا دن کیا ہوگا اسدن (قیامت کو) جھٹلانیوالوں کی خرابی ہوگی
〃	〃	〃	هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ	۱۳۷ یہ وہ دن ہوگا جس دن گنہگار (ہیبت کے مارے) بات نہ کرسکیں گے اور نہ انکو عذر کرنے کی اجازت ملیگی اسدن جھٹلانیوالوں کی خرابی ہوگی ف۷

ف۱ دونوں ملکر پچھم سے نکلیں گے ان میں روشنی کا نام نہ ہوگا یا دونوں کے ملنے سے یہ مطلب ہے کہ رات اور دن باقی نہ رہیں گے ایک سا ہی وقت ہو جائیگا بعضوں نے کہا ملانے سے یہ مراد ہے کہ دونوں تاریک ہو جائیں گے ۱۲ ف۲ یعنے جو اچھے اور برے اعمال وہ کر کے مرا اور جو یادگار اپنے بعد چھوڑ گیا یعنے وہ اعمال جنکا ثواب اور عذاب مرے بعد بھی پہونچا کرتا ہے جیسے اوپر گذر چکا کہ جو کوئی نیک بات نکالے اس کو اپنا بھی ثواب اور قیامت تک عمل کرنے والوں کا ثواب اور جو کوئی بری بات نکالے اسکو اپنا بھی عذاب اور قیامت تک اس پر چلنے والوں کا بھی عذاب ملتا رہیگا یا جو کوئی دین کا مدرسہ بنا جائے یا نیک اولاد چھوڑ جائے یا سرای یا پل یا کنواں مسلمانوں کے فائدے کے لیے بنا جائے یہ سب ان میں داخل ہے جنکو پیچھے چھوڑا ۱۲ ف۳ صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ قیامت کے دن مومن اپنے پروردگار کو اس طرح دیکھیں گے جیسے چاند کو بے تکلف دیکھتے ہیں بیس صحابہ نے ان حدیثوں کو روایت کیا ہے اور معتزلہ اور روافض نے اس کا انکار کیا ہے ۱۲ ف۴ ان پر آفت آنے والی ہے یا انکی کمر ٹوٹنے والی ہے ۱۲ ف۵ دنیا کی زندگی ختم ہو چکی اب جواب دہی کا وقت آگیا ۱۲ ف۶ پیغمبر باری باری اپنی اپنی امتوں کو لے کر اللہ تعالی کی درگاہ میں حاضر ہونگے ہر ایک کا وقت مقرر کیا جائے گا ان کا فیصلہ کرنے کو ۱۲ ف۷ دوسری آیتوں میں جو مذکور ہے کہ ہاں کسی کسی کی آواز سنی جائے گی یا ایک دوسرے کی طرف منہ کرینگے پوچھا پاچھی کرنے کو یہ اسکے خلاف نہیں ہے کیونکہ وہ دن بہت لمبا ہوگا کسی وقت کچھ حالت کسی وقت کچھ ابن عباس سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ○ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ○ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○	(ہم ان سے کہیں گے) یہی فیصلہ کا دن ہے۔ ہم نے تم کو اور اگلے لوگوں کو (یہاں) اکٹھا کر دیا ہے تم (سب مل کر بھی) کوئی داؤں چلا سکو تو چلاؤ (اور اپنے تئیں ہمارے عذاب سے بچاؤ) اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہوگی
۳۰	النبا	۱	اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۙ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۙ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۙ وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۗ	بیشک فیصلے کے دن (قیامت) کا ایک وقت مقرر ہے جس دن صور پھونکا جائیگا اور تم پرے پرے (جتھے جتھے) ہو کر (حشر کے میدان میں) آؤ گے اور آسمان پھٹ جائیگا اس میں چھید چھید ہو جائینگے اور پہاڑ (اپنی جگہ سے اکھیڑ کر) چلائے جائینگے وہ سراب کی طرح (بالکل نابود) ہو جائیں گے ف
″	″	۲	يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ○ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ○ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ○	جس دن روح اور فرشتے صف باندھ کر (اس کے سامنے) کھڑے ہونگے کوئی بات نہ کر سکیگا مگر جس کو اللہ تعالیٰ اجازت دے اور وہ ٹھیک بات کہے ف یہی وہ دن ہے جسکا آنا برحق ہے پھر جس کا جی چاہے وہ اپنے مالک کے پاس ٹھکانا کرے (لوگو) ہم نے تم کو اس عذاب سے ڈرایا جو نزدیک (آنے والا) ہے جس دن (ہر آدمی) جو عمل اس نے آگے بھیجے ان کو دیکھے گا اور کافر کہے گا کاش میں مٹی ہوتا (یا مٹی ہو جاتا) ف
″	النّٰزعٰت	۱	يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۗ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۘ	جس دن زمین کانپنے لگے گی اس کے ساتھ ہی دوسرا زلزلہ ہوگا ف اس دن کتنے دل دھڑک رہے ہوں گے ان (دلوں والوں) کی آنکھیں نیچے ہونگی
″	″	۱	فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۗ	بس ایک ڈانٹ بتائی (دوسری بار صور پھونکا گیا) تو (سب لوگ) ایکدم سے حشر کے میدان میں آن موجود ہوئے ف
″	″	۲	فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ۖ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ۙ	پھر جب بڑی آفت آن پہنچے گی (قیامت) جس دن آدمی کو اپنا کیا (نامہ اعمال دیکھ کر) یاد آجائے گا
″	″	″	مَنْ يَّخْشٰهَا ۗ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً	جس کو قیامت کا ڈر ہو اس کو (اللہ کے عذاب سے) ڈرا ف یہ (قریش کے کافر) جس دن قیامت کو دیکھیں گے انکو ایسا معلوم ہوگا جیسے وہ (دنیا میں)

ف سراب کہتے ہیں اس ریتے کو جو دور سے پانی کی طرح چمکتا ہے آدمی سمجھتا ہے یہ پانی ہے جب پاس جاتا ہے تو پانی وانی کچھ نہیں ۱۲ ف یعنی ایماندار کی سفارش کرے نہ کافر اور منافق کی بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے مگر جس کے لیے خدا اجازت دے اور اس نے (دنیا میں) ٹھیک بات کہی ہو یعنے کلمہ توحید پڑھا ہو۔ ابن عباسؓ سے ایسا ہی منقول ہے۔ روح سے مراد ایک فرشتہ ہے جو سارے آسمانوں اور زمین سے بڑا ہے یا جبرائیل یا روح ایک قسم کی مخلوق ہے فرشتوں کے سوا ایک حدیث میں ہے اس کے سر اور ہاتھ اور پاؤں ہیں یا اعلے درجے کے فرشتے یا فرشتوں پر جو نگہبان مقرر ہیں یا آدم کی اولاد یا آدمیوں کی روحیں ۱۲ ف آدمی نہ ہوتا تو آج اس عذاب میں گرفتار نہ ہوتا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا قیامت کے دن جانور چرند اور پرند سب کا حشر ہوگا یہاں تک بن سینگ والی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جانے گا پھر ان سے کہا جائیگا اب خاک ہو جاؤ اس وقت کافر آرزو کریگا کاش میں بھی خاک بن جاتا ۱۲ ف دوسری بار صور پھونکا جائیگا ان دونوں صوروں میں چالیس برس کا فاصلہ ہوگا حدیث میں ہے جب چوتھائی رات گذر جاتی تو آپ کھڑے ہوتے اور فرماتے لوگو اللہ تعالیٰ کو یاد کرو پہلی کپکپی آن پہنچی اس کے بعد دوسری کپکپی ہے موت اپنا سامان لیکر آن پہنچی ۱۲ ف ساہرہ کہتے ہیں روئے زمین کو مراد میدان حشر ہے بعضوں نے کہا ساہرہ ایک دوسری زمین ہے چاندی کی اس پر کبھی اللہ تعالے کی نافرمانی نہیں کی بعضوں نے کہا ساہرہ ساتویں زمین ہے اسی پر خلقت کا حساب و کتاب ہوگا سفیان ثوری نے کہا ساہرہ شام کی زمین ہے یا مکہ کی ۱۲ ف اس کا وقت بتلانا تیرا کام نہیں ہے ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع		
			اَوْضُحٰهَا ۝	پھر پھر شام کو یا پھر صبح کو رہے ف۱
۳۰	عبس	۱	۱۴۴ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۝ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۝ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ۝ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ۝ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝	۱۴۴ پھر جب کان بہرا کرنے والی ف۲ (قیامت) آن پہونچے گی جس دن آدمی اپنے بھائی اور اپنی ماں اور اپنے باپ اور اپنی جورو اور اپنے بیٹوں (کو دیکھ کر ان) سے بھاگے گا ف۳ تو اس دن ہر آدمی کا ان لوگوں میں سے ایسا حال ہوگا کہ اس کو دوسرے کا خیال ہی نہیں رہے گا ف۴ کچھ منہ تو اس دن چمکتے ہوئے ہنستے خوش ہوں گے ف۵ اور کچھ منہ اس دن گرد پڑے ہوئے (تاریک) ہوں گے کالک ان پر چھا رہی ہوگی یہ وہ لوگ ہوں گے جو (دنیا میں) کافر بدکار تھے۔
۳۰	التکویر	۱	۱۴۵ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۝ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝ وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۝ وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ۝ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ۝	۱۴۵ جب سورج تاریک ہو جائے اور جب تارے جھڑ جائیں ف۶ اور جب پہاڑ اڑا دیے جائیں ف۷ اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں ماری پھریں ف۸ اور جب جنگلی جانور (سب) اکٹھا کیے جائیں ف۹ اور جب سمندر آگ ہو جائیں ف۱۰ اور جب جانیں (بدنوں سے) جوڑی جائیں اور جب اس لڑکی سے جو جیتی گاڑی گئی پوچھا جائے وہ کس قصور میں ماری گئی اور جب اعمال نامے پھیلائے جائیں اور جب آسمان کی کھال کھینچ لی جائے اور جب دوزخ دہکائی جائے (سلگائی جائے) اور جب بہشت (مومنوں کے) نزدیک لائی جائے اس وقت ہر شخص جان لے گا وہ کیا لایا ہے ف۱۱
۳۰	الانفطار ۸۲	۱	۱۴۶ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝ وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۝	۱۴۶ جب آسمان چر جائے ف۱۲ اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب سمندر بہہ پڑیں اور جب قبریں الٹ دی جائیں (ان میں سے مردے نکل پڑیں) (اس وقت) ہر شخص جان لے گا جو عمل اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا ف۱۳
۳۰	الانفطار	۱	۱۴۷ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ ثُمَّ مَآ	۱۴۷ اور (اے پیغمبر) تو کیا جانے بدلے کا دن کیسا سخت ہوگا پھر ہم

ف۱ ایک دن بھی پورے نہیں رہے ۱۲ ف۲ کان بہرا کرنے والی یعنے صور کی آواز ۱۲ ف۳ ایسا نہ ہو وہ کچھ نیکیاں مانگیں ۱۲ ف۴ کیا باپ اور کیا بیٹا اپنی اپنی پڑے گی معاذ اللہ کیا برا وقت ہوگا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تم ننگے پاؤں اور ننگے بدن حشر کیے جاؤ گے حضرت عائشہ رضی نے کہا یا رسول اللہ ایک دوسرے کا ستر دیکھے گا۔ آپ نے فرمایا اس دن ہر آدمی کو ایسی فکر پڑے گی جو اس کو بس کرتی ہوگی ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے ۱۲ ف۵ ابن عباس رضی نے کہا یعنے مومنین کے منہ کیونکہ معلوم ہو جائیگا کہ ہمارا بیڑا پار ہے انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ ف۶ گر پڑیں ایک پر ایک یا ماند پڑ جائیں یا دوزخ میں ڈالدیے جائیں جیسے حدیث میں ہے کہ سارے دوزخ میں گر پڑیں گے اور جتنی چیزیں اللہ تعالے کے سوا پوجی جاتی ہیں وہ سب دوزخ میں ڈالی جائیں گی مگر عیسےٰ اور ان کی ماں اور اگر وہ اس سے خوش ہوتے کہ لوگ انکو پوجیں تو وہ بھی دوزخ میں ڈالدیے جاتے ۱۲ ف۷ اپنی جگہ سے اکھیڑ کر ریزہ ریزہ کر کے ان کو اڑادیں ۱۲ ف۸ اونٹنی ایک سال میں جنتی ہے دس مہینے کی گابھن اونٹنی کی بڑی قدر ہوتی ہے کیونکہ اب چند ہی روز میں وہ دودھ دیگی اور بچہ جنے گی لیکن قیامت کا وقت ایسا ہے کہ دنیا کا کچھ خیال نہ رہیگا ایسی اونٹنیاں بھی اگر ہوں تو چھٹی پھریں گی کوئی نہ ان کو چرائے گا نہ انکی خبر لے گا ۱۲ ف۹ یعنے دوبارہ زندہ ہو کر ان کا حشر ہو جیسے صحیح حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن حق والوں کا حق دلایا جائے گا یہاں تک کہ بن سینگ والی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائیگا۔ قتادہ نے کہا ہر جانور کا حشر ہوگا بدلہ لینے کے لیے یہاں تک کہ مکھی کا بھی پھر اس کے بعد وہ خاک ہو جائیں گے ۱۲ ف۱۰ یا سب سمندروں کا پانی ملکر ایک ہو جائے یا جب سمندر سوکھ جائیں یا لال ہو جائیں ابو العالیہ نے کہا چھ باتیں تو دنیا میں ہونگی اذا الشمس کورت سے اذا البحار سجرت تک اور چھ باتیں آخرت میں اذا النفوس زوجت سے اذا الجنۃ ازلفت تک ۱۲ ف۱۱ یعنے اچھے کام لیکر آیا یا برے کام ۱۲ ف۱۲ پھٹ جائے اس میں شگاف پڑ جائے کہتے ہیں فرشتوں کے اترنے کے لیے پھٹ جائیگا یا اللہ تعالیٰ کی ہیبت سے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ۝ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا ۖ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ	یہی کہتے ہیں) تجھ کو کیا معلوم بدلے کا دن کیا (سخت) ہوگا جس دن کوئی شخص دوسرے شخص کا کچھ فائدہ نہ کرسکیگا اور اس دن اللہ ہی کا سب اختیار ہوگا
۳۰	الانشقاق ۸۴	۱	۱۴۸ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ۝ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ ۝ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ۝ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝	۱۴۸ جب آسمان پھٹ جائے ف۳ اور اپنے مالک کا حکم مان لے اور اسکو ماننا ہی چاہیے اور جب زمین (اونچ نیچ برابر کرکے) تان دی جائے اور جو کچھ اس میں ہے (مردے خزانے وغیرہ) وہ (سب) باہر ڈالدے اور خالی ہوجائے اور اپنے مالک کا حکم مان لے اور اسکو ماننا ہی چاہیے ف۴
″	الطارق ۸۶	۱	۱۴۹ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ ۝ فَمَا لَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ ۝	۱۴۹ جس دن (آدمی کی) چھپی باتیں جانچی جائیں گی ف۵ اس دن نہ اس کو کوئی زور ہوگا نہ اسکا کوئی مدد کرنے والا
″	الغاشیہ ۸۸	۱	۱۵۰ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ۝ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ ۝ تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً ۝ تُسْقَىٰ مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ ۝ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيعٍ ۝ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ ۝ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاعِمَةٌ ۝ لِسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ۝ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝ فِيهَا سُرُرٌ مَرْفُوعَةٌ ۝ وَأَكْوَابٌ مَوْضُوعَةٌ ۝ وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ۝ وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ۝	۱۵۰ (اے پیغمبر) تجھ کو چھا جانے والی (قیامت) کی خبر پہونچی ہے ف۶ کتنے (لوگوں کے) منہ اس دن جھکے ہوئے (وہ دوزخ میں) محنت مشقت کر رہے ہونگے ف۷ تھک (کر چور) ہوگئے ہونگے بہت گرم انگاروں میں جا داخل ہونگے ف۸ انکو ایک کھولتے ہوئے چشمے کا (پانی) پلایا جائیگا ف۹ انکو ضریع کے سوا اور کوئی کھانا نصیب نہ ہوگا اس کے کھانے سے نہ تو بدن موٹا ہوگا اور نہ بھوک بند ہوگی ف۹ کچھ (لوگوں کے) منہ اس دن تازے (خوش) ہونگے اپنی کوشش سے ف۱۰ راضی وہ اونچے (بہشت کے) باغ میں رہیں گے وہاں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے اس میں چشمے بہ رہے ہوں گے اس میں اونچے اونچے تخت (بیٹھنے کے لیے) اور آبخورے (پانی اور شراب پینے کے لیے) رکھے ہونگے اور گاؤتکیے ایک قطار میں لگے ہوئے اور چاندنیاں (یا توشکیں) بچھی ہوئیں
″	″	″	۱۵۱ إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ۝ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝	۱۵۱ بیشک ان (سب) کو (مرنے کے بعد) ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے پھر ان (سب) سے حساب کتاب لینا بھی ہمارا ہی کام ہے
″	الفجر ۸۹	۱	۱۵۲ كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝ وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۚ يَوْمَئِذٍ	۱۵۲ دیکھو ایسا نہیں کرنا چاہیے جب زمین بار بار دھکوں کی چکنا چور ہوجائی اور (اے پیغمبر) تیرا مالک تشریف لائے ف۱ اور فرشتے قطاریں باندھ کر حاضر ہوں ف۲ اور اس دن دوزخ (سامنے) لائی جائے ف۳ اس دن آدمی سمجھیگا اور اپنے اعمال

ف رہی شفاعت وہ بھی اللہ تعالے کے حکم سے ہوگی باقی اپنے اختیار سے کوئی شفاعت بھی نہیں کرسکنے کا۔ ف۔ قیامت کے قریب ہوگا آسمان پھٹ کر ایک سفید ابر نمود ہوگا۔ ف۳ جب یہ باتیں ہوں تو سمجھنا کہ قیامت آئی ۱۲ ف۴ اس کے سب راز کھل جائیں گے ۱۲ ف۵ قیامت کو چھا جانے والی کہا کیونکہ اس کا ہول اور ڈر سب کے دلوں پر چھا جائیگا ۱۲ ف۶ طوق زنجیریں جکڑے ہوئے انکو اٹھاتے ہوئے اترتے چڑھتے ہونگے ۱۲ ف۷ حدیث میں ہے دوزخ کی آگ ہزار برس سلگائی گئی تو وہ سرخ ہوگئی پھر ہزار برس سلگائی گئی تو وہ سفید ہوگئی پھر ہزار برس سلگائی گئی تو وہ سیاہ ہوگئی اب بالکل کالی کلوٹی تاریک ہے ۱۲ ف۸ جو بے انتہا گرم ہوگا کہتے ہیں اگر اسکا ایک قطرہ کسی پہاڑ پر گرے تو وہ گل جائے ۱۲ ف۹ ضریع ایک کانٹے دار بدبودار گھاس ہے اس کو عربی میں شبرق کہتے ہیں جب وہ سوکھ جاتی ہے تو کوئی جانور اسکو نہیں کھاتا کہتے ہیں سوکھ کر وہ زہر ہوجاتی ہے ۱۲ ف۱۰ جنہوں نے دنیا میں نیک اعمال کیے تھے ۱۲ ف۱ تاویل کرنے والوں نے یہاں بھی تاویل کی ہے کہ تیرے مالک کا حکم آئے یا اس کا قہر آن پہونچے۔ اہلحدیث تاویل نہیں کرتے اور کہتے ہیں اللہ تعالے آسمان سے اترتا ہے اور چڑھتا ہے اجلاس فرماتا ہے جیسے اسکی شان کے لائق ہے ۱۲ ف۲ ستر ہزار فرشتے اس کو کھینچ رہے ہونگے عرش کی بائیں طرف رکھی جائے گی۔ کوئی فرشتہ یا پیغمبر ایسا نہ ہوگا جو اسوقت نفسی نفسی نہ کہتا ہو یہ مضمون حدیث میں ہے ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ الذِّكْرَىٰ ۞	پر شرمندہ ہوگا لیکن (اس وقت) اس کو سمجھنے سے فائدہ کیا
۳۰	التین	۱	فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّينِ ۞	تو (اے آدمی یہ سب جانکر) پھر تو (قیامت میں) بدلہ ملنے کو کیوں جھٹلاتا ہے
۳۰	العلق	۱	إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الرُّجْعَىٰ ۞	(اے پیغمبر) اس کو معلوم نہیں آخر ایک روز تیرے مالک کی طرف لوٹنا ہے
۳۰	الزلزال	۱	إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ۞ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ۞ وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا ۞ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ۞ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ۞ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ۞ فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۞ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۞	جب زمین خوب زور سے ہلا دی جائے ف۱ اور زمین اپنے بوجھ (مال دولت مردے وغیرہ) نکال کر پھینک دے اور آدمی (زمین کا یہ حال دیکھکر) کہے اسکو کیا ہوگیا (ایسی ہلتی کیوں ہے) اس دن زمین اپنی ساری خبریں بیان کردیگی ف۲ اسلئے کہ تیرا مالک اسکو یہ حکم دیگا کہ اپنی خبریں بیان کر اس دن لوگ (اپنی قبروں سے اٹھکر) الگ الگ حشر کے میدان کو چلیں گے اسلئے کہ انکو (اچھے برے) کام انکو دکھائے جائیں ف۳ پھر جو کوئی چیونٹی برابر نیکی کریگا وہ (آخرت میں) اسکو (اپنے اعمال میں) دیکھ لیگا اور جو کوئی چیونٹی برابر برائی کریگا وہ اسکو دیکھ لیگا ف۴
۳۰	العادیات	۱	أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ ۞ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ ۞ إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ ۞	کیا وہ یہ نہیں جانتا کہ جب قبروں کے مردے کرید کر نکالے جائیں گے (جلا اٹھائے جائیں گے) اور جو باتیں (بری یا بھلی) دلوں میں ہیں وہ کھل جائینگی ف۵ تو انکا مالک اس دن انکی خوب خبر لیگا
۳۰	القارعہ	۱	الْقَارِعَةُ ۞ مَا الْقَارِعَةُ ۞ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ ۞ يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ۞ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنفُوشِ ۞	کھڑکھڑا ڈالنے والی کیا ہے کھڑکھڑا ڈالنے والی ف۶ اور (اے پیغمبر) تو کیا جانے کھڑکھڑا ڈالنے والی کیا چیز ہے جس دن لوگ (حشر کے میدان میں) بکھرے ہوئے پتنگوں کیطرح ہونگے اور پہاڑ اس طرح (اڑ رہے) ہوں گے جیسے دھنکا ہوا اون
۱۱	یونس	۵	وَيَسْتَنبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ ۖ قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ	اور (اے پیغمبر یہ کافر) تجھ سے دریافت کرتے ہیں کیا یہ سچ ہے ف۷ کہدے ہاں ہاں بیشک میرے مالک کی قسم یہ سچ ہے
۷	الانعام	۹	وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ	اور جس دن صور (بگل) پھونکا جاویگا اسدن اسکی بادشاہت ہوگی ف۸

صِفَاتُ الْمُؤْمِنِينَ ۲۵ — باب ۲۵ مومنین اور

ف۱ قیامت کے قریب صور کی آواز سے زمین ہلنے لگے گی ۱۲ ف۲ اپنا سارا کچا چٹھا سنا ڈالے گی حدیث میں ہے وہ یہ بیان کردیگی کہ فلاں فلاں مرد نے اور فلاں فلاں عورت نے میری پشت پر یہ یہ اعمال کیے ہیں ایک حدیث میں ہے زمین کا خیال رکھو وہ تمہاری ماں ہے تم جو عمل کروگے وہ اس کو ایک دن بیان کرنے والی ہے ۱۲ ف۳ ایک ایک قسم کے اس سے یہ مراد ہے کہ منافق ایک گروہ ہونگے کافر ایک گروہ مشرک ایک گروہ ۱۲ ف۴ کہتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں دو شخص تھے ایک تو فقیر کو ایک نوالہ یا ایک کھجور دینا کم سمجھتا دوسرا چھوٹے گناہ جیسے جھوٹ یا غیبت یا بدنظری کو حقیر جانتا ان دونوں کے باب میں یہ آیت اتری کعب احبار نے کہا یہ دو آیتیں ساری توراۃ اور انجیل کے مضمون کو ادا کرتی ہیں جب یہ آیتیں اتریں تو ابوبکر رونے لگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا کرے جو گناہ کریں پھر ان کو بخشے ۱۲ ف۵ نامہ اعمال میں نمود ہو جائینگی جب دل کی باتیں کھل جائیں تو ہاتھ پاؤں سے جو کام کیے وہ تو ضرور کھلیں گے ۱۲ ف۶ مراد قیامت ہے کیونکہ اس سے دل کھڑکھڑا جائیں گے سہم جائیں گے ۱۲ ف۷ عذاب یا قیامت کا ہونا ۱۲ ف۸ دنیا کا کوئی بادشاہ باقی نہ رہے گا ایک بار صور پھونکا جائے گا تو ساری خلقت فنا ہو جاویگی پھر دوبارہ پھونکا جاوے گا تو سب پھر موجود ہو جاوے گی ۱۲

وَالْمُحْسِنِيْنَ وَالْمُتَّقِيْنَ وَدُخُوْلُهُمْ فِي الْجَنَّةِ

محسنین اور متقین کے صفات اور ان کے بہشتی ہونے کا بیان

۱	البقرۃ	۱	اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝	لے یہی لوگ اپنے پروردگار کی راہ پر ہیں اور وہی مراد کو پہونچنے والے ہیں ف۱
۲	"	۸	اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِئِيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ	بیشک مسلمان اور یہودی اور عیسائی اور صابی ان میں سے جو لوگ اللہ تعالے اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کو اپنے مالک کے پاس ان کی مزدوری ملے گی نہ ان کو ڈر ہوگا نہ رنج ف۲
"	"	۹	وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝	اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ جنتی ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے ف۳
۲	"	۲۰	وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۝	اور جو لوگ ایمان والے ہیں وہ اللہ کی محبت سب سے زیادہ رکھتے ہیں
۱	"	۱۳	بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۠ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝	بات یہ ہے کہ جس نے اپنا منہ خدا کے سامنے جھکا دیا ف۴ اور نیک بھی ہے (یعنے سنت محمدی کا پیرو ہے اور شریعت کا پابند) اسکو اپنے مالک کے پاس اپنا ثواب ملیگا (اور آخرت میں ایسے لوگوں کو) نہ ڈر ہوگا نہ غم
۲	"	۲۷	اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ملک کو (اللہ کے لیے) چھوڑا (ہجرت کی) اور خدا کی راہ میں لڑے انہی کو اللہ کی رحمت کی امید ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۵
۳	"	۳۴	لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ڐ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۤ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ	دین میں زبردستی نہیں نیک راہی اور گمراہی کھل گئی ہے ف۶ پھر جو کوئی جھوٹے خدا کو نہ مانے اور اللہ تعالی پر ایمان لائے اس نے مضبوط کنڈا تھام لیا جو ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ سنتا جانتا ہے اللہ تعالے ایمان والوں کا مددگار ہے ان کو (کفر کے) اندھیرے

ف۱ یعنے قیامت کے دن عذاب سے بچکر جنت میں داخل ہونگے ۱۲ ف۲ صابی اسکو کہتے ہیں جو ایک دین چھوڑکر دوسرا دین اختیار کرے ف۳ اگرچہ اعمال صالحہ اہلحدیث کے نزدیک جزو ایمان ہیں مگر یہاں مطلب یہ ہے کہ پہلے ایمان لائے پھر اس ایمان پر قائم رہے مرتے تک یعنے نیک عمل کرتے رہے اور انکا خاتمہ بخیر ہوا یا اللہ تو اپنے فضل وکرم سے ہم کو ان لوگوں میں سے کر آمین یا رب العالمین ۱۲ ف۴ یعنے خدا کا تابعدار بن گیا یا اخلاص اور سچائی کے ساتھ عمل کیا یعنے خالص خدا کی رضامندی کے لیے ۱۲ ف۵ اس آیت سے صحابہ کرام کی جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی اور جہاد کیا بڑی فضیلت نکلتی ہے اور ان بے ایمانوں کا منہ کالا ہوتا ہے جو صحابہ کرام کے ساتھ بے ادبی کرنے میں مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کی نیک باتوں کو تو دیکھو کہ مال چھوڑا وطن چھوڑا عزیزوں کو چھوڑا اور اللہ کے رسول کی رفاقت اختیار کی پھر خدا کی راہ میں جان بھی دینے کو مستعد ہوئے ان بڑی بڑی نیکیوں کے ساتھ اگر ان سے کوئی غلطی بھی ہوگئی کہ ماہ حرام میں لڑبیٹھے تو اللہ بخشنے والا ہے ۱۲ ف۶ یعنے حق بات ناحق سے الگ معلوم ہوگئی ہے ایمان اور کفر دونوں کھل گئے اور سمجھنے والے بخوبی سمجھ سکتے ہیں اب زبردستی کرنے کی کونسی ضرورت ہے اکثر علما کہتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہے جہاد کی آیتوں سے

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ	سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لاتا ہے
۳	البقرہ	۳۸	اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝	ف جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور نماز کو درستی سے ادا کیا اور زکوۃ دی ان کا ثواب ان کے مالک کے پاس ان کو ملے گا نہ ان کو ڈر ہوگا نہ غم
"	آل عمران	۲	اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ۝	(وہ کون لوگ ہیں مصیبت پر) صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور عاجزی کرنے والے (یا فرماں بردار) اور (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرنیوالے اور پچھلی رات کو استغفار (بخشش کی دعا) کرنیوالے ف۵
۴	"	۱۴	اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۚ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۪ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۪۟ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝	جو فراغت اور تنگی (دونوں حالوں) میں خرچ کیے جاتے ہیں اور غصہ پی جاتے ہیں ف۱ اور لوگوں سے درگذر کرتے ہیں (ان کا قصور معاف کردیتے ہیں) اور اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے ف۲ اور وہ جو اگر کوئی برا کام کر بیٹھتے ہیں (یعنے کبیرہ گناہ) یا اپنے تئیں نقصان پہونچاتے ہیں (یعنے صغیرہ گناہ) تو خدا کو یاد کرکے اس سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں اور خدا کے سوا بخشنے والا اور کون ہے اور جان بوجھ کر اپنے کیے پر ہٹ نہیں کرتے ف۳ ان ہی لوگوں کا بدلہ ان کے مالک کی طرف سے بخشش ہے اور باغ ہیں جنکے تلے نہریں بہ رہی ہیں ہمیشہ ان میں رہیں گے اور (نیک) کام کرنیوالوں کی مزدوری کیسی عمدہ ہے
"	"	۲۰	لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ۝	لیکن جو لوگ اپنے مالک سے ڈرتے رہے (ایمان لائے نیک اعمال کیے) انکے لیے (آخرت میں) باغ ہیں جنکے تلے نہریں بہ رہی ہیں وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ کیطرف سے یہ انکی مہمانی ہوگی اور جو سامان اللہ کے پاس ہے نیکوں کے لیے وہی بہتر ہے ف۴
۵	النساء	۸	وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ	اور جو لوگ ف۵ ایمان لائے ف۶ اور نیک کام کیے انکو ہم باغوں میں لے جائینگے جنکے تلے نہریں رہی ہیں وہ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے ان کو صاف

ف۱ گو کوئی خطا ہو جائے یا نقصان ہو ۱۲ ف۲ باوجود قدرت کے کسی کو تکلیف نہیں دیتے ۱۲ ف۳ حدیث میں ہے جو کوئی غصہ پی جاوے حالانکہ اسکو قدرت ہو اپنا غصہ چلانے کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب کے سامنے اس کی یاد فرماویگا اور ارشاد فرمائیگا کہ جونسی حور وہ چاہے پسند کرے ۱۲ ف۴ یعنے یہ جانکر کہ یہ گناہ ہے ہٹ کرنا بہت برا ہے حدیث میں ہے کہ جس نے استغفار کیا اس نے ہٹ نہیں کی اگرچہ ایک دن میں ستر بار اس گناہ کو کرے جامع البیان میں ہے کہ مسلمانوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بنی اسرائیل ہم سے بہتر تھے ان میں جب کوئی گناہ کرتا تو صبح کو اسکے دروازے پر کفارہ لکھدیا جاتا کہ اپنا کان کاٹ ڈال یا ناک یا ایسا کر یا ویسا کر آپ یہ سنکر چپ ہو رہے پھر یہ آیت اتری اور حق تعالیٰ نے اس امت کے لیے بڑی آسانی دی کہ استغفار کو تمام گناہوں کا کفارہ کردیا ۱۲ ف۵ اور یہ دنیاوی چندروزہ کا فائدہ محض بے حقیقت اور ان کے حق میں کچھ عمدہ نہیں ہے ۱۲ ف۶ سب کتابوں اور سب پیغمبروں پر ۱۲ ف۷ ہماری کسی آیت کا انکار نہیں کیا ۱۲ ف۵ یعنے سحر کو صبح کے قریب جو لوگ اٹھتے اور دعا اور استغفار کرتے ہیں ۱۲

			فِيهَآ أَبَدًا لَّهُمْ فِيهَآ أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا ﴿﴾	ستھری بیبیاں ملینگی ف۱ اور ہم ان کو گھنے سائے میں لے جائیں گے ف۲
۵	النساء	۱۸	وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا ﴿﴾	اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کو ہم باغوں میں لے جائیں گے جن کے تلے نہریں بہ رہی ہوں گی وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر بات کا سچا اور کون ہے
״	״	״	وَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا ﴿﴾	اور جو کوئی کچھ بھی نیکی کریگا مرد ہو یا عورت بشرطیکہ ایمان دار ہو تو اس قسم کے لوگ ف۳ بہشت میں جائیں گے اور کھجور کی گٹھلی کے شگاف برابر بھی ان پر ظلم نہ ہوگا ف۴
״	״	۲۱	مَّا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِن شَكَرْتُمْ وَآمَنتُمْ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا ﴿﴾	اگر تم لوگ اللہ تعالیٰ کا شکر کرو اور ایمان لاؤ تو اللہ تم کو تمہارے عذاب دینے سے کیا فائدہ ہے ف۵ اور اللہ جل جلالہ ف۶ قدردان سب جانتا ہے ف۷
״	״	״	وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ أُولَٰئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ أُجُورَهُمْ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿﴾	اور جو لوگ اللہ اور اسکے پیغمبروں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی کو جدا نہیں سمجھا (سب کو سچا پیغمبر مانا) ایسے ہی لوگوں کو اللہ انکے اجر آخرت میں دیگا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ف۹
״	״	۲۳	فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِ	پھر جو لوگ (دنیا میں) ایمان رکھتے تھے اور نیک کام کرتے تھے ان کو ان کا پورا ثواب اور اپنے فضل سے اور زیادہ بھی دے گا
״	المائدہ	۲	وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿﴾	اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اللہ نے ان کو بخشش اور بڑا ثواب دینے کا وعدہ کیا ہے
״	״	۸	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ﴿﴾	۱۹ اے مسلمانو جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے تو آگے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جن سے اللہ محبت کریگا اور وہ اللہ سے محبت کرینگے مسلمانوں پر مہربان کافروں پر کڑے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے دے

ف۱ ان کو حیض آئے گا نہ نفاس ۱۲ ف۲ جہاں کبھی دھوپ کی گرمی نہیں آسکتی بعضوں نے کہا عرش کا سایہ ہوگا اور یہی صحیح ہے کیونکہ جنت کا بیان اوپر گذر چکا ہے ف۳ فوراً اگر اللہ بخش دے ورنہ کچھ عذاب ہوکر ۱۲ ف۴ یہود کہتے تھے کہ جنت میں یہودی ہی جاویں گے نصاریٰ یہ کہتے تھے کہ نصاریٰ ہی جاویں گے اللہ نے ان پر رد کیا اور فرمایا کہ جو کوئی نیک کام کریگا ایمان کے ساتھ وہ جنت میں جاوے گا اور جو کوئی برا کام کرے گا وہ اس کی سزا پائیگا صحیح حدیث میں ہے کہ جب من یعمل سوء الآیہ اتری تو مسلمانوں کو سخت تشویش پیدا ہوئی کہ ہر برائی کی سزا ضرور ملے گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ بیچ کی چال چلو اور نیکی پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہو مسلمان کو جو مصیبت پیش آتی ہے وہ اسکی برائیوں کو اتار دیتی ہے یہاں تک کہ ٹھوکر یا کانٹا جو لگے ۱۲ ف۵ وہ محض غنی اور بے نیاز ہے اگر تم سب مومن اور شاکر ہو جاؤ تو اس کی سلطنت کچھ بڑھ نہیں جاوے گی اور جو تم سب کافر اور منافق ہو جاؤ تو اسکی حکومت میں ذرا بھی خلل نہ آوے گا عذاب یا ثواب جو کچھ ہے وہ تمہارے اعمال کے بدلے ہے اللہ تعالیٰ کو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے ۱۲ ف۶ شکر گذاروں اور ایمان داروں کا ۱۲ ف۷ وہ کسی کی محنت اور عبادت ضائع نہیں کرے گا ف۸ تمہارے ظاہر و باطن سب سے واقف ہے ۱۲ ف۹ جب ایمان اللہ پر اور اسکے تمام پیغمبروں پر ہو تو ان کے گناہوں کے بخشے جانے کی امید ہے ۱۲

			وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ۝ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝	خبردار ف تمہارے دوست اللہ اور اسکا رسول اور ایمان والے ہیں جو درستی سے نماز ادا کرتے ہیں۔ اور زکوۃ دیتے ہیں۔ اور وہ جھکے رہتے ہیں ف۳ اور جو اللہ تعالے اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ایمان والوں سے دوستی رکھے گا ف اور اللہ تعالی ہی کا گروہ غالب رہیگا ف
۶	المائدۃ	۱۰	اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝	جو لوگ زبان سے مسلمان ہیں اور دل میں منافق ہیں اور یہودی اور صابی ف اور نصاری ان میں سے جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان لائیں اور دل سے یقین کریں اور اچھے کام کریں تو ان کو (قیامت کے دن) نہ ڈر ہوگا نہ دنیا کا مال اسباب جاتے رہنے کا غم ف
۔۔	۔۔	۱۱	فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝	ان کے اس کہنے کے بدلے اللہ تعالی نے ان کو باغ دیئے جن کے تلے نہریں بہتی ہیں ف ہمیشہ ان میں رہیں گے اور نیکوں کا یہی بدلہ ہے
۷	الانعام	۵	فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝	پھر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے (پیغمبروں کا کہا مانا) ان کو نہ ڈر ہوگا نہ غم
۔۔	۔۔	۶	وَاِذَا جَاۗءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰي نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْۗءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝	اور (اے پیغمبر) جب تیرے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو کہہ سلام علیکم تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر ف۹ یہ لکھ لیا ہے کہ وہ مہربانی کریگا (یعنے) جو کوئی تم میں سے نادانی سے کوئی گناہ کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اپنے تئیں سنوار لے ف تو وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور ہم اسیطرح کھولکر اپنی آیتیں بیان کرتے ہیں تاکہ سب لوگ سمجھ جائیں اور گنہگاروں کا رستہ صاف معلوم ہوجائے
۔۔	۔۔	۹	اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝	جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں ظلم (یعنے شرک) نہیں ملایا انہیں کو خاطر جمعی ہے اور وہی راہ پر ہیں ف
۸	الاعراف	۵	وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ۡ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور ہم تو کسی پر اسکی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے وہ جنتی ہیں

ف یعنے بعض خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں عرب کے تین قبیلے مرتد ہو گئے تھے اور ابوبکر صدیق کی خلافت میں سات قبیلے مرتد ہو گئے تھے اور حضرت عمر کی خلافت میں ایک قبیلہ مرتد ہو گیا تھا یہ جو فرمایا اللہ ایسے لوگوں کو پیدا کریگا جنسے اللہ محبت کریگا اس سے مراد ابوبکر صدیق ہیں اور انکے ساتھ صحابہ اور تابعین جنہوں نے مرتد لوگوں سے جہاد کیا اور انکا کام تمام کیا ایک صحابی نے کہا پیغمبروں کے بعد پھر ابوبکر صدیق سے بہتر کوئی شخص پیدا نہیں ہوا انہوں نے پیغمبر کیطرح مرتد لوگوں سے جہاد کیا اور جس وقت ان لوگوں سے لڑنیکا قصد کیا تو بعض صحابہ نے کہا کہ اہل قبلہ میں لڑنے کیوں لڑتے ہو ابوبکر صدیق نے اپنی تلوار حمائل کی اور اکیلے اٹھ کھڑے ہوئے نکلے آخر سب صحابہ انکے پیچھے نکلے ابن مسعود نے کہا شروع میں تو ہم نے اس کام کو برا سمجھا لیکن اخیر میں سب اسکی تعریف کرنے لگے ۱۲ ف۲ مسلمانو یہودی اور نصاری تمہارے دوست نہیں ہو سکتے ۱۲ ف۳ یعنی عاجزی اور تواضع ان کی طبیعت میں ہے غرور اور تکبر کا نام نہیں یا نماز میں جھکے رہتے ہیں یعنے خشوع اور خضوع سے نماز پڑھتے ہیں یہ آیت اس وقت اتری جب عبد اللہ بن سلام نے کہا یا رسول اللہ میری قوم یہود نے تو مجھ کو چھوڑ دیا ۱۲ ف وہ اللہ تعالی کے گروہ میں ہے ۱۲ ف یعنی حجت اور دلیل میں شیطان کا گروہ یعنے کافروں سے مغلوب نہیں ہوگا گو جنگ میں مغلوب ہو جاوے جیسے احد کی لڑائی میں اللہ تعالی کا گروہ مغلوب ہو گیا تھا اس آیت میں جو وعدہ اللہ نے فرمایا تھا وہ پورا ہوا آخر مسلمانوں کو غلبہ ہوا اور کافر ذلیل و خوار ہوئے ۱۲ ف صابی جنکا بیان سورہ بقرہ کے آٹھویں رکوع میں گذر چکا ۱۲ ف بعضوں نے شروع آیت میں الذین آمنوا سے مسلمان مراد لیے ہیں تو مطلب یہ ہوگا کہ جو مسلمان ایمان اور نیک اعمال پر مرنے تک قائم رہیں اور بہتر یہی تفسیر ہے کہ الذین آمنوا سے منافق مراد ہیں ۱۲ ف یعنے بہشتوں میں ۱۲ ف۹ اپنے فضل و کرم سے ۱۲ ف اپنی حالت درست کرے نیک کام کرنے لگے ۱۲ ف یہ اللہ کا قول ہے یا حضرت ابراہیم کا قول ہے صحیح میں ابن مسعود سے روایت ہے جب یہ آیت اتری تو آنحضرت کے صحابہ بہت پریشان ہوئے اور کہنے لگے ہم میں ایسا کون ہے جس نے اپنے اوپر ظلم نہیں کیا (یعنے گناہ نہیں کیا) آنحضرت نے فرمایا اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے جو تم سمجھے بلکہ ظلم سے شرک مراد ہے جو حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا تھا بیٹا شرک مت کر کیونکہ شرک بڑا ظلم ہے ۱۲

نمبر	سورۃ	آیت	عربی	ترجمہ
			هُمْ فِيهَا خٰلِدُوْنَ ۝	ہمیشہ جنت ہی میں رہیں گے ف۱
۹	الاعراف	۲۲	وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ۝	اور ہم نے جو لوگ پیدا کیے ہیں ان میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو سچی بات سمجھاتے ہیں اور سچا انصاف کرتے ہیں ف۲
۷	الانفال	۱	اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ط لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝	ایمان دار تو وہی لوگ ہیں کہ جب اللہ تعالی کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل دہل جاتے ہیں ف۳ اور جب ان کو اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کے ایمان کو اور بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے مالک پر بھروسا کرتے ہیں ف۴ جو نماز کو درستی سے ادا کرتے ہیں اور ہم نے جو ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں ف۵ یہی لوگ سچے ایمان دار ہیں ان کے لیے ف۶ درجے ہیں ان کے مالک کے پاس ف۷ اور بخشش ہے اور عزت کی روزی ف۸
۱۰	التوبہ ۹	۹	وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ط اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ط وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ط ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝	اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں ف۹ اچھی بات سکھلاتے ہیں اور بری بات سے منع کرتے ہیں اور نماز کو درستی کے ساتھ ف۱۰ ادا کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ تعالے اور اس کے رسول کا کہا مانتے ہیں ف۱۱ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالی ضرور رحم کرے گا بے شک اللہ تعالے زبردست ہے حکمت والا مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کے لیے اللہ تعالی نے ان باغوں کا وعدہ فرمایا ہے جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور جنۃ العدن میں رہنے کے لیے عمدہ مکانوں کا اور ف۱۲ سب ف۱۳ نعمتوں سے بڑھ کر خدا کی رضامندی ہوگی ف۱۴ یہی بڑی کامیابی ہے ف۱۵
۱۱	”	۱۲ و ۱۳	وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ط اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ط سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ط	اور بعضے گنوار ایسے بھی ہیں جو اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان رکھتے ہیں اور جو خرچتے ہیں اس کو اپنے حق میں اللہ تعالی کی نزدیکی اور پیغمبر کی دعا کا سبب سمجھتے ہیں سن لو بے شک ان کا خرچنا ان کی نزدیکی ہے (خداوند کریم سے) اللہ ان کو ضرور اپنی رحمت میں لے لیگا

ف۱ یہ جملہ کہ ہم کسی پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے جملہ معترضہ ہے اور اصل ترجمہ یوں ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ جنتی ہیں ہمیشہ جنت ہی میں رہیں گے اس جملہ کے بیچ میں لانے سے یہ اشارہ ہے کہ جنت میں جانے کے لیے اللہ تعالی نے سہل اور آسان کام فرض کیے ہیں جو انسانی طاقت کے موافق ہیں تو ہر شخص کو انکے بجا لانے کی کوشش کرنا چاہیے ۱۲ ف۲ یعنی حضرت محمد کے ساتھی صحابہ اور تابعین اور جو لوگ ان کے رستے پر چلیں صحیح حدیث میں ہے کہ میری امت میں ایک گروہ ہمیشہ خدا کے حکم پر قائم رہیگا انکا کوئی کچھ بگاڑ نہ سکیگا یہانتک کہ قیامت آویگی۔ یہ گروہ اہل حدیث کا ہے قیامت تک انکو حق پر قائم رکھیگا اور بدعتی انکو حشویہ یا درمجسمہ اور مشبہ اور لامذہب اور وہابی کہتے رہیں گے اور طرح طرح کی تہمتیں لگاتے رہیں گے مگر ان کا اللہ نگہبان ہے ۱۲ ف۳ انپر رعب چھا جاتا ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب اذان ہوتی ہے اللہ کا نام سنتے ہیں تو ڈر کر فوراً فرض نماز ادا کرتے ہیں ۱۲ ف۴ گو ظاہر میں اللہ تعالی نے جو اسباب مقرر کر دیے ہیں انکو بھی حاصل کرتے ہیں مگر دل اسباب پر نہیں جمتا دل میں یہی یقین رہتا ہے کہ اللہ جو چاہیگا وہ ہوگا اور اصل بھروسا اسی پر ہوتا ہے نہ اسباب کے حاصل کرنے پر ۱۲ ف۵ اس میں زکوۃ اور حج اور جہاد اور نفل صدقے سب آگئے ۱۲ ف۶ رحمت اور فضل ہے یا جنت میں ۱۲ ف۷ وہ ان درجوں پر چڑھ جاویں گے ۱۲ ف۸ یعنی جنت کے کھانے اور میوے اوپر تین قسموں کی عبادت کا بیان کیا تھا ایک قلبی یعنی خدا کا خوف دوسری بدنی یعنی نماز تیسری مالی یعنی زکوۃ اور صدقہ تو قلبی کے درجے ملینگے اور بدنی کے بدل بخشش اور مالی کے بدل عزت کی روزی ملیگی ۱۲ ف۹ انہی کو مسلمان کہنا چاہیے اور جو مسلمان مسلمانوں کی دشمنی کرے وہ مسلمان نہیں ہے ۱۲ ف۱۰ وقت پر جماعت سے ۱۲ ف۱۱ جہاں قرآن کی آیت سنی یا حدیث سر جھکا دیا اور سیدھے چلے گئے ۱۲ ف۱۲ جو موتی اور جواہر سے بنے ہونگے ۱۲ ف۱۳ حسن نے کہا میں نے عمران ابن حصین اور ابوہریرہ سے پوچھا جنۃ العدن کیا ہے انہوں نے کہا تو نے ایسے شخص سے پوچھا جو جانتا ہے میں نے آنحضرت سے پوچھا آپ نے فرمایا وہ موتی کا ایک محل ہے اس میں ستر درجے ہیں یاقوت کے ہر درجے میں ستر حجرے ہیں سبز زمرد کے ہر حجرے میں ستر تخت ہیں ہر تخت پر ستر طرح کے فرش ہیں ہر فرش پر ایک بڑی آنکھوں والی حور بیٹھی ہے اور ہر حجرے میں ستر دستر خوان بچھائے جائیں گے ہر دستر خوان پر ستر طرح کے کھانے ہونگے اور ہر حجرے میں ستر بلدی طعام ... بقیہ

پارہ	سورہ	رکوع	آیات	ترجمہ
			اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝	بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے اور مہاجرین اور انصار میں سے جن لوگوں نے اول ہجرت کی اور پہلے اسلام لائے ف۱ اور جنہوں نے نیکی کی ساتھ ان کی پیروی کی ف۲ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے ف۳ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے تلے نہریں پڑی بہہ رہی ہیں وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہی بڑی کامیابی ہے ف۴
۱۱	التوبۃ	۴	اَلتَّاۗىِٕبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّاۗىِٕحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝	(وہ) لوگ ایسے ہیں ف۵ توبہ کرنے والے اللہ کی عبادت ف۶ کرنے والے اللہ کی تعریف کرنے والے ف۷ روزہ رکھنے والے ف۸ رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے (یعنی نمازی) اچھی بات کا حکم دینے والے بری بات سے منع کرنے والے اور اللہ تعالیٰ نے جو حدیں باندھ دی ہیں ان کو سنبھالنے والے ف۹ اور ایسے مسلمانوں کو خوشخبری دے ف۱۰
〃	یونس	۱	اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝	بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ایمان کی وجہ سے نیک کام کیے ان کا مالک ان کو جنت کا رستہ دکھا دے گا ف۱۱ ان کے تلے عیش کے باغوں میں ہر وقت نہریں بہہ رہی ہوں گی انکی پکار (اپنے خادموں کو) یہ ہوگی سبحانک اللھم ف۱۲ اور (آپس میں) ان کی ملاقات سلام اور اخیر پکار ان کی یہ ہوگی الحمد للہ رب العلمین ف۱۳ ف۱۴
〃	〃	۳	لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ۭ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝	جن لوگوں نے بھلائی کی ان کو بھلائی ف۱۵ ملے گی اور کچھ بڑھ کر بھی ف۱۶ اور انکے چہروں پر نہ کالک چھائیگی نہ رسوائی یہی لوگ جنتی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے (یعنی جنت میں)
〃	〃	۷	اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَاۗءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝	سن رکھو جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ولی (دوست) ہیں نہ ان کو ڈر ہوگا نہ غم جو لوگ ایمان لائے اور پرہیزگار رہے ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی خوشی ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ تعالیٰ کی باتیں بدل نہیں سکتیں یہی بڑی کامیابی ہے

ف۱ مراد وہ صحابہ ہیں جنہوں نے دو قبلوں کی طرف نماز پڑھی یا جو بیعۃ الرضوان میں حاضر تھے یا جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے قرطبی نے کہا تمام صحابہ مراد ہیں ۱۲ ف۲ اس میں سارے مسلمان داخل ہیں قیامت تک جو صحابہ کے طریق پر ہیں اور انکے افعال اور اقوال نیک ہیں ۱۲ ف۳ خدا ان سے خوش وہ خدا سے خوش ۱۲ ف۴ اسحاق بن ابراہیم نے کہا مردوں میں سب سے پہلے ابوبکرؓ مسلمان ہوئے اور عورتوں میں حضرت خدیجہؓ اور لڑکوں میں حضرت علیؓ اور غلاموں میں زید بن حارثہ اور ابوبکرؓ کے ہاتھ پر یہ لوگ مسلمان ہوئے عثمانؓ اور زبیرؓ اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہؓ پھر بہت لوگ مسلمان ہونے لگے اور یہ مہاجرین اولین اور سابقین ہیں جنکا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا اور انصار میں سے سابقین اولین وہ پانچ شخص ہیں جنہوں نے پہلی لیلۃ العقبہ میں بیعت کی اسعد اور عوف اور رافع اور قطبہ اور جابر پھر جنہوں نے دوسرے عقبہ میں بیعت کی وہ بارہ شخص تھے پھر تیسرے عقبہ والے وہ ستر تھے ۱۲ ف۵ ہر ایک گناہ سے ۱۲ ف۶ اخلاص کے ساتھ ۱۲ ف۷ ہر حال میں شکرگذار ۱۲ ف۸ یا زمین میں سیر و سیاحت کرنیوالے یا مجاہدین یا طالب العلم جو علم کے لیے ملکوں میں پھریں ۱۲ ف۹ یعنی شریعت پر قائم رہنے والے مطلب یہ ہے کہ دوسروں کو بھی نصیحت کرتے ہیں اور خود بھی عمل کرتے ہیں ۱۲ ف۱۰ بہشت اور اللہ کی رضامندی کی ۱۲ ف۱۱ وہ بے کھٹکے جنت میں داخل ہو جاویں گے ۱۲ ف۱۲ تیری ذات پاک ہے یا اللہ ۱۲ ف۱۳ یعنی ساری خوبی اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو سارے جہان کا مالک ہے ۱۲ ف۱۴ حدیث میں ہے جب جنتیوں کو کسی چیز کی خواہش ہوگی تو سبحانک اللھم کہیں گے اسیوقت وہ خواہش ان کی آموجود ہوگی اور کعب سے منقول ہے کہ جب جنتی سبحانک اللھم کہیں گے تو خدمتگار جو چیز وہ چاہتے ہونگے لیکر حاضر ہونگے اور ان کو سلام کریں گے وہ سلام کا جواب دینگے اور جب کھا پی لینگے تو الحمد للہ رب العالمین کہیں گے ۱۲ ف۱۵ اس کے بدلے میں ۱۲ ف۱۶ وہ کیا ہے اللہ تعالیٰ کا دیدار حدیث میں ہے کہ آپ نے یہ آیت پڑھی اور فرمایا کہ جنتی اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے حجاب اٹھا دیگا کوئی نعمت ان کے نزدیک اس سے بڑھ کر نہ ہوگی ۱۲ (باج وضمیمہ)

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۱	ھود	۲	إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝	جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور اپنے مالک کے سامنے عاجزی کرتے رہے وہی جنتی ہیں جو ہمیشہ جنت میں رہیں گے
۱۲	〃	۹	وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ ۖ عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ ۝	اور جو لوگ نیک بخت ہوں گے وہ جنت میں رہیں گے ہمیشہ اسی میں جبتک (جنت کے) آسمان اور زمین قائم رہیں گے مگر جن کو تیرا مالک چاہے ف بخشش ہے جسکی کوئی انتہا نہیں ف
۱۳	الرعد	۳	الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ ۝ وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ ۝ وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ ۚ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝	اور اللہ تعالی کے ساتھ جو عہد کیا ہے اس کو پورا کرتے ہیں ف اور قول شکنی نہیں کرتے (اپنا اقرار نہیں توڑتے) اور جن چیزوں کے جوڑنے کا اللہ تعالی نے حکم دیا ہے اس کو جوڑے رکھتے ہیں ف اور اپنے مالک سے ڈرتے ہیں ف اور (قیامت کے دن) بری طرح حساب ہونے سے خوف کرتے ہیں ف اور جن لوگوں نے اپنے مالک کی خوشی کے لیے صبر کیا ف اور نماز کو درستی سے ادا کیا اور جو ہم نے ان کو (مال) دیا اس میں سے چھپے اور کھلے (اللہ تعالی کی راہ میں) خرچ کیا (زکوۃ دی) اور برائی کے بدل (لوگوں سے) بھلائی کی ف انہیں لوگوں کو بھلا گھر ملے گا (وہ کیا ہے) رہنے کے باغ ہیں جن میں وہ (خود) جائیں گے اور ان کے باپ دادوں اور بی بیوں اور اولاد میں سے جو نیک ف ہوں گے اور جنت کی ہر ایک دروازے سے فرشتے انکے پاس آئینگے (کہیں گے) تم سلامت رہو (یہ جو تم کو ملا) تمہاری صبر کا بدلہ ہے تم کو یہ بھلا گھر مبارک
〃	〃	۴	الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ ۗ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ۝ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَىٰ لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ ۝	جو ایمان لائے اور ان کے دلوں کو اللہ تعالی کی یاد سے تسلی ہوتی ہے ف سن لو اللہ تعالی ہی کی یاد سے دلوں کو چین آتا ہے ف جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے ان کو (آخرت میں) خوشی اور اچھا ٹھکانا ہے ف

ف وہ چند روز تک جنت تک جانے نہ پاویں گے ان کو عذاب ہوگا بعد اس کے وہ بھی جنت میں جاویں گے مراد وہی گناہگار موحد ہیں ۱۲ ف یہ جنت تیرے مالک کی ۱۲ ف کبھی آخر نہ ہوگی ۱۲ ف یعنی روز الست کا عہد یا وہ عہد جو اس نے قرآن میں اتارا ۱۲ ف یعنی ناطہ رشتہ نہیں توڑتے یا ہر ایک کا حق ادا کرتے ہیں اللہ تعالی کا اور پیغمبر کا اور مسلمانوں کا اور ہمسایہ کا اور عزیز دوست کا ۱۲ ف اس کے فرض ادا کرتے ہیں اور اس کے گناہوں سے باز رہتے ہیں ۱۲ ف جیسے کافروں سے ہوگا کہ کوئی قصور معاف نہ کیا جاوے گا حدیث میں ہے کہ جس سے حساب میں جھگڑا ہوگا وہ تباہ ہوگا اور مومنین کا حساب یوں ہوگا کہ ان کے اعمال ان کو دکھا دیے جاویں گے بقول شخصے حساب جو جو بخشش سو سو ۱۲ ف اللہ تعالی کے حکم بجالانے پر اور گناہ سے باز رہنے پر ۱۲ ف عبادت اور پرہیزگاری پر قائم رہے ۱۲ ف اسکے وقت پر شرائط اور اداب کے ساتھ ۱۲ ف یا نیک عمل کرکے گناہ کو مٹا دیتے جیسے حدیث میں ہے کہ برائی کے بعد ہی نیکی کر برائی مٹ جاوے گی ۱۲ ف وہ بھی ان کی طفیل میں ان باغوں میں داخل ہوں گے نیک سے مراد یہ ہے کہ خود بھی مومن تھے مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ جن کا ذکر اوپر ہوا ان کے عزیز و اقارب بھی جنت میں جاویں گے گو ان کے سے اعمال نہ کر سکے ہوں بشرطیکہ ایمان رکھتے ہوں ۱۲ ف یہ ایمان کی نشانی ہے مومن کو کتنی ہی فکر ہو جہاں نماز شروع کی یا اللہ کی یاد اس میں ایسا جی لگتا ہے کہ سب فکریں بھول جاتی ہیں عبادت میں جو مزہ آتا ہے وہ دنیا کی کسی چیز میں نہیں آتا ایک بزرگ مرتے وقت رونے لگے لوگوں نے ان سے پوچھا تم کو کیا رنج ہے انہوں نے کہا اب عمل کا زمانہ ختم ہوتا ہے روزے کی پیاس اور رات کو جاگنا ٹھنڈی راتوں میں طہارت یہ مزے اب کہاں ملیں گے ۱۲ ف اور کسی کی یاد سے ۱۲ ف بعضوں نے کہا طوبے ایک درخت ہے جنت میں حدیث میں ہے کہ سوار سو برس تک اس کے سایہ میں چلتا رہے ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۳	ابراهيم	۴	وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۭ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ	۲۸ اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ بہشت کے باغوں میں داخل کیے جاویں گے جنکے تلے نہریں بہ رہی ہونگی وہ اپنے مالک کے حکم سے ان میں ہمیشہ رہیں گے ملاقات ان کی وہاں سلام ہوگی ف۱
"	"	"	يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ	۲۹ جو لوگ ایمان دار ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ٹھیک بات (یعنے کلمہ شہادت) پر دنیا کی زندگی میں قائم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی ف۲
۱۴	الحجر	۴	اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ۝ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰي سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ	۳۰ جو لوگ پرہیزگار ہیں (شرک اور کفر سے بچتے ہیں) وہ باغوں اور چشموں میں ہونگے (ان کو جاتے وقت فرشتے کہیں گے) تم ان میں سلامتی کے ساتھ بے کھٹکے چلے جاؤ اور جو کچھ (دنیا میں) ان کے دلوں میں رنج تھا وہ ہم نکال ڈالیں گے بھائی بھائی کی طرح تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے ف۳ (بیٹھے) ہونگے ان کو بہشت میں کسی طرح کی تکلیف ہوگی اور نہ وہ (کبھی) اس میں سے نکالے جائیں گے ف۴
۱۴	النحل	۴	وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوْا خَيْرًا ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ۭ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَاۗءُوْنَ ۭ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	۳۱ اور جو لوگ پرہیزگار (مومن) ہیں ان سے کہا گیا کہ تمہارے مالک نے کیا اتارا تو کہنے لگے اچھا (اتارا) جنہوں نے بھلائی کی ان کو اس دنیا میں بھی بھلائی ملے گی ف۵ اور آخرت کا گھر تو انکے لیے کہیں بہتر ہے ف۶ اور پرہیزگاروں کا گھر کیا اچھا ہے رہنے کے لیے باغ ہیں جن میں جاویں گے ان کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں جو چاہیں گے وہ انکے لیے وہاں حاضر اللہ پرہیزگاروں کو ف۷ ایسا ہی بدلہ دے گا جن کی جانیں فرشتے جب نکالتے ہیں تو وہ کفر اور شرک سے پاک ہوتے ہیں ف۸ فرشتے کہتے ہیں تم سلامت رہو ف۹ (مرنے سے) اپنے (نیک) کاموں کے بدلے بہشت میں جاؤ تو
"	"	۱۳	مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝	۳۲ مرد ہو یا عورت جو کوئی ایمان کے ساتھ نیک کام کرے تو ہم (دنیا میں) اس کی زندگی پاک زندگی کریں گے (ایسے لوگوں کو) ہم (قیامت میں) ضرور ان کے بہتر کاموں کا بدلہ دیں گے ف۱۱

ف۱ یعنے ایک دوسرے سے ملتے وقت سلام علیکم کہا کریں گے یا فرشتے ان پر سلام کریں گے ۱۲ ف۲ یعنی قبر میں جب منکر نکیر آویں گے تو جواب دے دیں گے اور توحید پر مضبوط رہتے ہیں صحیح حدیث میں ہے کہ مسلمان سے جب قبر میں سوال ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ اور یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت سے یہی مراد ہے ۱۲ اسی طرح دیتے کہا سوال قبر اور عذاب کے ثبوت میں بہت حدیثیں وارد ہیں مترجم کہتا ہے اس باب میں اسقدر حدیثیں آئی ہیں جو بدرجہ تواتر کو پہنچ گئی ہیں اور جس نے عذاب قبر کا انکار کیا وہ گمراہ اور اہل سنت سے خارج ہے ۱۲ ف۳ حضرت علی نے کہا مجھ کو امید ہے کہ میں اور عثمان اور طلحہ اور زبیر ان لوگوں میں ہوں دوسری روایت میں ہے کہ یہ آیت ہمارے باب میں اتری ۱۲ ف۴ بلکہ ابدالآباد وہیں چین اڑاتے رہیں گے ۱۲ ف۵ انکی زندگی چین سے گذرے گی ان کو خدا کی طرف سے دو باتیں کھلیں گی جن میں مزہ آویگا ۱۲ ف۶ دنیا سے بہت زیادہ ان کو چین ملیگا ۱۲ ف۷ جو شرک اور کفر اور گناہوں سے بچتے ہیں ۱۲ ف۸ یا موت کے وقت خوش اور شاداں ہوتے ہیں کیونکہ اپنے مالک کے دربار کی حاضری کا وقت ہے ۱۲ ف۹ سلام علیکم کہتے ہیں موت کی خبر سناتے ہیں یا جنت کی خوشخبری مطلب یہ ہے کہ اب اس کے بعد تم کو کوئی تکلیف نہیں ہے۔ حدیث میں ہے کہ جب مومن مرنے لگتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے السلام علیک یا ولی اللہ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو سلام فرمایا ہے اور جنت کی خوشخبری دیتا ہے ۱۲ ف۱۰ یعنے حلال روزی اسکو دینگے یا قناعت کے ساتھ اسکی زندگی گذار دیں گے۔ حدیث میں ہے جو مسلمان ہوا اور ضرورت کے موافق اسکو روزی ملی اور اللہ تعالیٰ نے اسکو قناعت دی اس نے مراد پائی یا اسکو نیک کمائی میں لگائیں گے یا نیک چال میں یا عبادت کی اسکو توفیق ہوگی یا اللہ تعالیٰ کی معرفت اسکو حاصل ہوگی۔ یا عبادت کی لذت ۱۲ ف۱۱ چلو دنیا اور آخرت دونوں گئیں یہی سعادت عظمیٰ ہے جس کے حاصل کرنے کا ہر ایک عقلمند شخص کو فکر کرنا چاہیے ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع		
۱۴	النحل ۱۶	۱۶	إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝	کیونکہ اللہ تعالیٰ انہی لوگوں کے ساتھ ہے جو پرہیزگار ہیں (شرک اور کفر اور گناہوں سے بچتے ہیں) اور جو نیک ہیں
۱۵	الکہف ۱۸	۴	إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ إِنَّا لَا نُضِيْعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا ۝ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّإِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْأَرَائِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۝	جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے تو اچھے کام کرنے والے کا بدلہ ہم ضائع نہیں ہونے دیں گے ان لوگوں کے لیے ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن کے تلے نہریں پڑی بہہ رہی ہیں ان کو وہاں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز مہین ریشمی کپڑے اور موٹے ریشمی کپڑے پہنیں گے تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے (سبحان اللہ ان کے کاموں کا کیا اچھا بدلہ ملیگا۔ اور بہشت بھی کیا عمدہ جگہہ ہے ف۱
۱۶	〃	۱۲	إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ۝	البتہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے ان کی مہمانی فردوس کے باغ ہیں ف۲ وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے کبھی ان کو چھوڑنا نہ چاہیں گے ف۳
۱۷	مریم ۱۹	۴	إِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا ۝ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ إِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَأْتِيًّا ۝	مگر جو کوئی توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھے کام کرے ف۴ تو ایسے لوگ بہشت میں جائیں گے اور ان پر ظلم نہ ہوگا ف۵ (وہ بہشت کیا ہے) ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بن دکھائے وعدہ کیا ہے (بندوں نے ان باغوں کو نہیں دیکھا) بیشک اس کا وعدہ آکر رہیگا (یا اس کا وعدہ ضرور پورا ہوگا)
۱۸	〃	۵	وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ۭ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ۝	اور جو لوگ سیدھی راہ پر ہیں ان کو اور زیادہ اللہ تعالیٰ نیک کام کرنے کی ہدایت کرتا جاتا ہے ف۶ اور قائم رہنے والی نیکیاں ف۷ تیرے مالک کے نزدیک اچھا بدلہ رکھتی ہیں اور اچھا انجام ف۸
۱۹	〃	۶	إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝	جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اللہ تعالیٰ ان کی محبت (لوگوں کے دلوں میں) ڈال دے گا ف۹
۲۰	طٰہٰ ۲۰	۳	وَمَنْ يَّأْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَأُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ۝ جَنّٰتُ	اور جو کوئی ایمان رکھ کر اس کے سامنے حاضر ہوگا وہ (دنیا میں) نیک کام بھی کر چکا ہے تو ایسے لوگوں کو بلند درجے ملیں گے ف۱۰ ہمیشہ رہنے کے

ف۱ ایک آیت میں یہ ہے کہ چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے ایک میں یہ ہے کہ سونے اور موتی کے مطلب یہی ہے کہ ہر طرح کنگن ان کو ملیں گے سونے کے چاندی کے جواہرات کے ۱۲ خدا مومنوں کے اللہم ارزقنا الجنۃ بفضلک وکرمک ۱۲ ف۲ فردوس بہشت کا بیچ بیچ اور سب میں بلند طبقہ ہے حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ سے فردوس مانگو وہاں کے رہنے والے عرش کی چڑچڑاہٹ سنتے ہیں (یعنے اس قدر عرش سے قریب ہیں) اور وہیں سے جنت کی نہریں بہہ نکلتی ہیں ۱۲ ف۳ کیونکہ ان سے بہتر کوئی عیش کا مقام نہیں ہے ۱۲ ف۴ وقت پر نماز احتیاط اور ادب کے ساتھ ادا کرے خواہش کی پیروی ہر کام میں نہ کرے ۱۲ ف۵ ان کی ذرا بھی حق تلفی نہ ہوگی۔ اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ اگلی آیت میں نالائق لوگوں سے کافر مراد ہیں بعضوں نے کہا جو نماز چھوڑ دے وہ بھی کافر ہے اور اکثر سلف کا یہی قول ہے ۱۲ ف۶ اور زیادہ ان کا ایمان بڑھتا جاتا ہے ۱۲ ف۷ جنکا بیان سورہ کہف کے چھٹے رکوع میں گذر چکا ہے ۱۲ ف۸ اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ کافر جو برے کام کرتے ہیں انکا بھی بدلہ کچھ اچھا ہے یا انکا بھی کچھ انجام بہتر ہے اور رہنے والی نیکیوں کا بدلہ اور انجام ان سے بھی اچھا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ برے کاموں کا جو برا بدلہ اور برا انجام ہے تو نیک کام کا اچھا بدلہ اور اچھا انجام ہے اپنی اچھائی میں اس دوسرے کی برائی سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے جیسے کہتے ہیں گرمی بہ نسبت جاڑے کے زیادہ گرم ہے یعنے گرمی کی حرارت جاڑے کی سردی سے بڑھ کر ہے ۱۲ ف۹ جب مسلمان مکہ میں تھے تو تمام کافر انکے دشمن اور مخالف بن گئے تھے اور دوسرے لوگوں کو بھی بہکا کر انکا دشمن کر دیا تھا اور مسلمان بہت پریشان تھے اللہ نے ان کو تسلی دی کہ عنقریب اسلام کو غلبہ ہوگا اور تمہاری محبت لوگوں کے دل میں سما جائے گی یہ وعدہ پورا ہوا ۱۲ ف۱۰ معلوم ہوا بلند درجے ملنے کے لیے ایمان کے ساتھ نیک اعمال بھی شرط ہیں لیکن صرف ایمان تو وہ نجات کے لیے کافی ہے یعنی مومن ہمیشہ کے لیے دوزخ میں نہ رہیگا کبھی نہ کبھی وہاں سے نکالا جائیگا اور جنت میں داخل ہوگا ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع		
			عَدْنٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ مَن تَزَكَّىٰ ۝	باغ انکے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں وہ سدا ان میں رہیں گے اور جو کوئی (کفر اور گناہوں کی نجاست سے پاک رہی) اس کا یہی بدلہ ہے
۱۶	طٰهٰ [۲۰]	۶	وَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخَافُ ظُلْمًا وَلَا هَضْمًا ۝	اور جو ایمان کے ساتھ اچھے کام کریگا اس کو نہ بے انصافی کا ڈر ہوگا نہ حق تلفی کا ف
۱۶	〃	۷	فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ	تو جو کوئی میری ہدایت پر چلیگا نہ وہ (دنیا میں) بہکیگا اور نہ (آخرت میں) بدنصیب ہوگا
۱۷	الانبیاء [۲۱]	۷	فَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهِ وَإِنَّا لَهُ كَاتِبُونَ	پھر جو کوئی نیک کاموں میں سے کچھ کام کرے اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو تو اسکی محنت اکارت نہ ہوگی اور ہم اس کے (کاموں کو) لکھنے والے ہیں ف
〃	〃	〃	إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُم مِّنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ ۝ لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا ۖ وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ أَنفُسُهُمْ خَالِدُونَ ۝ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ هَٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ۝	بیشک جن لوگوں کے لیے ہماری طرف سے پہلے ہی بھلائی ہو چکی ہے (لکھی جا چکی ہے) وہ (دوزخ سے) دور رہیں گے ف وہ تو دوزخ کی بھنک بھی نہ سنیں گے ف ہمیشہ جو جی چاہے اس میں بسر کریں گے (ہر ایک خواہش پوری ہوگی) انکو بڑی گھبراہٹ (قیامت) کا کچھ رنج نہ ہوگا اور فرشتے (جنت کے دروازوں پر) انکا استقبال کرینگے (کہینگے) یہی تو وہ دن ہے جسکا تم سے (دنیا میں) وعدہ کیا جاتا تھا ف
〃	〃	〃	وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ۝	اور ہم توریت میں لوح محفوظ کے بعد لکھ چکے ہیں کہ (جنت یا بیت المقدس) کی زمین کے مالک میرے نیک بندے ہوں گے
〃	الحج [۲۲]	۲	إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ۝	جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے ان کو (آخرت میں) اللہ تعالی باغوں میں لے جائے گا جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں بیشک اللہ تعالی جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے ف
〃	〃	۳	إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۖ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ۝ وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ	جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے ان کو اللہ ایسے باغوں میں لیجائیگا جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں وہاں ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور ان کا لباس ریشمی ہوگا ف اور ان کو پاکیزہ بات کی طرف لے جائیں گے ف اور خوبیوں والے (خدا کے تعالے) کی راہ پر

ف قتادہ نے کہا بے انصافی یہ ہے کہ اس کے گناہ بڑھا دیے جائیں اور حق تلفی یہ ہے کہ نیکیاں برباد ہوں ف معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کی کتاب پر چلنا دنیا اور آخرت دونو بنا لینا ہے ۱۲ ف اس کا ہر نیک کلام نامۂ اعمال میں لکھ لیا جاتا ہے ۱۲ ف اس آیت سے وہ اعتراض دفع ہوگیا کہ حبیب پوجنے والے اور جنکو پوجتے ہیں دونو دوزخ کے ایندھن ہونگے تو پیغمبر فرشتے اور حضرت عیسے ان کو بھی بعضے لوگ پوجتے ہیں کیا یہ بھی دوزخ میں جائیں گے اس آیت میں فرمادیا کہ جنکے لیے پہلے نیکی لکھی گئی ہے وہ تو دوزخ کی بھنک بھی نہ سنیں گے ۱۲ ف اس کی آہٹ تک نہ پائیں گے ۱۲ ف کہ اس دن تم کو پورا چین نصیب ہوگا باقی دنیا تو مومن کے لیے قید خانہ ہے اگر کوئی اور رنج نہ ہو تو یہی فکر کیا کم ہے دیکھیے خاتمہ کیسا ہوتا ہے اور قبر میں کیونکر گذرتی ہے حضرت علیؓ نے یہ آیت پڑھی ان الذین سبقت لہم منا الحسنے اخیر تک پھر کہا کہ میں اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ اور سعدؓ اور عبد الرحمن بن عوفؓ ان لوگوں میں سے ہیں بڑی گھبراہٹ کا وقت ساری قیامت کا دن ہے ۱۲ ف کسی کی مجال نہیں کہ اس کے حکم میں چون چرا کرے ۱۲ ف یعنے حریر جو خالص ریشمی کپڑے کو کہتے ہیں صحیح حدیث میں ہے جو کوئی دنیا میں حریر پہنے گا اسکو آخرت میں حریر پہننے کو نہ ملے گا ۱۲ ف یعنے اس مقام پر جہاں کی بہتر اور پاکیزہ کلام سنیں گے فرشتوں کا اسلام اور ان کی مبارکبادی ۱۲

پارہ	سورۃ	آیت		
			هُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ	لگائیں گے ف
۱۷	الحج ۲۲	۵	اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ	اللہ تعالی بے شک ایمان والوں سے انکے دشمنوں کو ہٹا دے گا ف کیونکہ اللہ تعالی کسی دغاباز ناشکر کو پسند نہیں کرتا ف
″	″	۶	اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ	یہ مسلمان ایسے ہیں کہ اگر ہم ان کو ملک میں جماویں (انکی حکومت قائم کردیں) تو نماز کو درستی سے پڑھیں گے اور زکوۃ دیں گے اور اچھی بات کا حکم کریں گے اور بری بات سے منع کریں گے اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالی کے اختیار میں ہے ف
″	″	۷	فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ	پھر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام (بھی) کیے انکے لیے (آخرت میں) گناہوں کی بخشش اور عزت کی روزی (یعنی جنت) ہے
″	″	″	فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ	تو جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے وہ آرام کے باغوں میں ہونگے (چین اڑائیں گے)
۱۸	المؤمنون ۲۳	۱	قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَاۗءَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰي صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝	ایمان والے مراد کو پہنچ گئے ف وہ جو اپنی نمازیں دل لگا کر پڑھتے ف اور وہ جو نکمی باتوں کیطرف دھیان نہیں کرتے ف اور وہ جو زکوۃ دیا کرتے ہیں ف اور وہ جو اپنی خواہش کا مقام (شرمگاہ) تھامے رہتے ہیں (کسی سے اپنی خواہش پوری نہیں کرتے) مگر اپنی بی بیوں یا لونڈیوں سے ان پر کوئی الزام نہیں پھر جو کوئی ان (دو) کے سوا (اور طرح سے شہوت نکالنا) چاہے تو ایسے ہی لوگ (حد سے) بڑھے ہوئے ہیں ف اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھتے ہیں ف اور وہ جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں ف یہی لوگ وہ ہیں جو میراث لیں گے ۔ فردوس کے وارث ہونگے ۔ اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ف
″	″	۴	اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ	جو لوگ اپنے مالک کے خوف سے لرزتے رہتے ہیں ف

ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور دنیا میں عمدہ باتوں کی ہدایت دیے گئے جیسے لا الہ الا اللہ کہنے کی اور انکو اچھا رستہ بتایا یعنی جو جنت والے خدا کا رستہ بتلایا گیا تھا ۱۲ ف دشمن انکو بالکل نہ ستا سکیں گے اس کی قدرت کے کارخانے بے انتہا ہیں وہ کسی کسی طرح سے بچا دیتا ہے ان کو بچا دیگا اس آیت کے موافق اللہ کا وعدہ پورا ہوا مسلمان عرب کے کافروں سے دبے رہے اور آخر اسلام کو غلبہ ہو گیا ۱۲ ف اور کافر چور دغاباز ناشکر ہیں اپنے سچے مالک کو چھوڑ کر بتوں کی پرستش کرتے ہیں اور خدا اور اس کے رسول سے مقابلے پر آتے ہیں چوری اور بے شرمی ہے ۱۲ ف اس آیت میں اللہ نے صحابہ کی تعریف کی اور اس میں یہ اشارہ بھی ہے کہ اللہ تعالی کو انکا جمانا منظور ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا باوجود اس کے کہ مفلس بے سروسامان اور غریب تھے مگر اللہ نے ان کو بڑے بڑے سامان والوں بادشاہوں پر غالب کیا اور ایران اور روم اور شام اور مصر اور توران اور عرب اور افریقہ کے کئی حصوں میں ان کو قائم بنایا حضرت عثمانؓ نے کہا یہ آیت ہم لوگوں کے باب میں اتری ہم ناحق اپنے ملک سے نکالے گئے اور جب اللہ نے ہم کو جما دیا تو ہم نے نماز درستی سے پڑھی زکوۃ دی اچھی بات کا حکم کیا بری بات سے منع کیا ۱۲ ف ان کی دنیا بھی اچھی ہوئی اور آخرت تو سبحان اللہ ۱۲ ف دل لگانے میں عاجزی کرنے میں اس کی نشانی ہے کہ نماز میں فضول حرکتیں کرے ادھر ادھر نہ دیکھے اور اپنی نگاہ سجدہ کے مقام پر رکھے اور نماز میں یہ امر یعنی خشوع فرض ہے ۱۲ ف نکمی بات سے مراد ہر ایک فضول کھیل اور گناہ ہے ۱۲ ف گو زکوۃ کا نصاب اور مقدار مدینہ میں معین ہوا مگر مطلق زکوۃ مکہ میں بھی واجب تھی اب یہ اعتراض نہ ہو گا کہ یہ سورت مکی ہے اور زکوۃ مدینہ میں فرض ہوئی ۱۲ ف اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ متعہ اور جلق حرام ہے اور جلق کی حرمت میں اور بہت دلائل ہیں بعضے ذکر کو ہتھیلی سے دبا دبا کر منی نکال ڈالنا ۱۲ ف جب کوئی انکے پاس امانت رکھائے تو اس میں خیانت نہیں کرتے اسیطرح جب کسی سے کوئی اقرار کرتے ہیں تو اسکو پورا کرتے ہیں دغابازی نہیں کرتے ۱۲ ف وقت پر ادا کرتے ہیں جماعت کے ساتھ اور ناغہ نہیں کرتے ۱۲ (بقیہ حاشیہ ضمیمہ)

			وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ۙ وَ الَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۙ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ۝	اور جو اپنے مالک کی آیتوں پر یقین رکھتے ہیں (ان کے مطلب کو حق سمجھتے ہیں) اور جو اپنے مالک کے ساتھ شرک نہیں کرتے (کسی کو اس کا شریک نہیں سمجھتے) اور جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں (اپنا مال) دیتے ہیں اور دیتے پر ان کے دل میں ڈر رہتا ہے کہ ان کو اپنے مالک کے پاس لوٹ کر جانا ہے ایسے ہی لوگ نیک کاموں میں جلدی کرتے ہیں اور ان میں آگے بڑھ جاتے ہیں۔
۱۸	النور ۲۴	۷	اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۝	ایمان دار لوگ جب (ان کا جھگڑا) فیصلہ کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جاتے ہیں تو بس یہی کہتے ہیں ہم نے سنا اور مان لیا۔
؍	؍	۸	وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۚ يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْـًٔا ۚ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝	جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کیے اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ (ایک نہ ایک دن) ان کو ضرور ملک میں حکومت دیگا جیسے اس نے اگلے لوگوں کو ان سے پہلے حکومت دی تھی ف اور جس دین کو ان کے لیے پسند کیا ہے وہ ان کے لیے جما دیگا ف اور ان کو جو دشمنوں سے اس وقت) ڈر ہے اس کے (بعد ڈر کے) بدل ان کو امن دے گا ف وہ مجھ کو پوجتے رہیں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے اور جو شخص اس کے بعد کفر کرے ف تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں۔
؍	؍	۹	اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ۗ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	سچے ایمان دار وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور جب کسی جمع ہونے کے کام پر ف پیغمبر کے ساتھ ہوتے ہیں تو جب تک ان سے اجازت نہ لیں وہاں سے (اٹھ کر) نہیں جاتے ف بے شک جو لوگ تجھ سے (جانے کے وقت) اجازت لیتے ہیں وہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں پھر جب یہ لوگ اپنے کسی کام کے لیے تجھ سے (جانے کی) اجازت مانگیں تو جس کو تو چاہے ان میں سے اجازت دے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی بخشش کی دعا کر ف بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف

ف [illegible] اسرائیل [illegible] دشمن [illegible] کافروں کی دشمنی [illegible] زندگی بسر کرتے [illegible]
[illegible] دشمنوں کا ڈر [illegible] پورا ہوا اور مسلمانوں [illegible] آنحضرت [illegible]
[illegible] حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی خلافت میں [illegible] ملک [illegible]
[illegible] خلافت صحیح تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہی کی خلافت میں اپنا [illegible] وعدہ پورا فرمایا [illegible] میرے بعد تیس سال تک خلافت
رہے گی پھر سلطنت اور بادشاہت ہوگی [illegible] تین مہینے خلافت کی [illegible] عثمانؓ کے بارہ برس اور علیؓ کی خلافت [illegible]
نو مہینے اور امام حسنؓ [illegible] ف [illegible] مشورہ یا جہاد [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس [illegible] اجازت
[illegible] کا شیوہ تھا [illegible] غزوہ تبوک میں کسی عذر سے حضرت عمرؓ [illegible]
[illegible] سے اجازت چاہی [illegible] عزم سے اچھا [illegible] کیونکہ دنیا کی ضرورت کو
[illegible] بخشش کی دعا [illegible] معلوم نہیں [illegible] قبول ہوتا ہے یا نہیں۔ اسی طرح [illegible] عبادت کو ادا کرتے ہیں اور [illegible]
[illegible] معلوم نہیں ہماری عبادت قبول ہوتی ہے یا نہیں [illegible]

۱۴ الفرقان ۶

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۞ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ۞ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۞ اِنَّهَا سَاۤءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۞ وَالَّذِيْنَ اِذَاۤ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۞ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۞ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ۞ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۞ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ۞ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۞ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ۞ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۞ اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ

اور خدا تعالیٰ کے نیک بندے وہی ہیں جو عاجزی کے ساتھ (یا آہستگی اور وقار کے ساتھ) زمین پر چلتے ہیں ف۱ اور جب جاہل لوگ ان سے بھڑجاتے ہیں تو کہتے ہیں (اچھا صاحب) ف۲ سلام اور جو راتوں کو اپنے مالک کے آگے سجدے اور قیام میں رہتے ہیں ف۳ اور جو یوں دعا مانگتے ہیں مالک ہماری دوزخ کا عذاب ہم سے ٹال دے کیونکہ دوزخ کا عذاب کافروں اور گنہگاروں کے لیے اٹل ہے ف۴ وہ ہر طرح بری ہے وہاں تھوڑی دیر رہنا ہو یا ہمیشہ رہنا ہو ف۵ اور جو خرچ کرتے وقت بیکار (اپنا پیسہ) نہیں لٹاتے اور نہ تنگی کرتے ہیں اگر ضرورت میں بھی خرچ اٹھائیں اور بیچ بیچ میں ان کا خرچ رہتا ہے ف۶ اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو نہیں پکارتے ف۷ اور جس جان کا مارنا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اس کو نہیں مارتے مگر حق پر (جیسے خون کے بدلے خون) اور زنا نہیں کرتے اور جو کوئی یہ کام کرے گا وہ (اپنے کیے کا) بدلہ پائیگا ف۸ اس کو قیامت کے دن دونا عذاب ہوگا اور وہ اس میں ذلیل ہو کر ہمیشہ رہے گا مگر جو شخص (دنیا ہی میں ان گناہوں سے) توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک کام کرے تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دے گا ف۹ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے اور جو کوئی (گناہ سے) توبہ کرے اور نیک کام کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف پورا پھر آتا ہے ف۱۰ اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے (یا جھوٹ فریب نہیں کرتے) اور جب بیہودہ کام پر آنکلیں (اتفاق سے اس پر گذر ہو) تو عزت بچا کر ف۱۱ چل دیتے ہیں اور جنکو ان کے مالک کی آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ اندھے بہرے ہو کر ان پر نہیں گرتے ف۱۲ اور جو یہ دعا کرتے ہیں مالک ہمارے ہم کو ایسی بیبیاں اور اولاد عطا فرما جن کی طرف سے (ہماری) آنکھیں ٹھنڈی ہوں ف۱۳ اور ہمکو پرہیزگاروں کا سردار بنا ف۱۴ ان لوگوں کو بہشت کے بالاخانے ان کے صبر کے بدلے میں ملیں گے

ف۱ یہ نہیں کہ اکڑ کر ٹھسکتے ہوئے پھولے ہوئے ... ف۲ یہ سلام وہ نہیں ہے جو مسلمانوں میں آپس میں ملاقات کے وقت کہا جاتا ہے بلکہ یہ سلام ترک ملاقات اور رخصت ہونیکا ہے جیسے کسی سے پیچھا چھڑانا منظور ہوتا ہے تو کہتے ہیں اچھا بھائی سلام بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جب جاہلوں سے ان سے گفتگو آن پڑتی ہے تو اچھی سلامتی کی بات کہتے ہیں یعنے وہ بات جس سے جاہل نہ الجھے نہ ہوں فساد نہ ہو ... اور خود بھی گنہگار نہ ہوں بعضوں نے کہا یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۱۲ ف۳ یعنی شب بیدار تہجد گذار ۱۲ ف۴ یا بڑی تکلیف یا ہمیشہ کی بربادی ہے ف۵ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے وہ بری جگہ ہے ٹھہرنے اور رہنے کی ۱۲ ف۶ یا بیچ کی چال سے گذران کرتے ہیں مطلب یہ ہے کہ نہ اسراف کرتے ہیں نہ بخل یزید بن حبیب نے کہا آنحضرتؐ کے صحابہ کا یہی طریقہ تھا وہ کوئی کھانا لذت کے لیے نہیں کھاتے تھے بلکہ بھوک کی تکلیف رفع کرنے کے لیے اور خوبصورتی اور زیب کے لیے کپڑا نہیں پہنتے تھے بلکہ ستر ڈھانکنے اور گرمی اور سردی سے بچنے کے لیے حضرت عمرؓ نے کہا یہ بھی اسراف میں داخل ہے کہ جو جی چاہے وہ کھا لے یا خرید لے ابن عباسؓ نے کہا اسراف یہ ہے کہ گناہ میں پیسہ خرچ کیا جائے اور تنگی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حق ادا نہ کرے ۱۲ ف۷ یعنی اسی کی یاد کرتے ہیں ... ف۸ ... ف۹ ... آنحضرتؐ بہت خوش ہوئے ... ف۱۰ ... ف۱۱ ... ف۱۲ ... بلکہ انکو سمجھ کر سنکر گر پڑتے ہیں جیسے سجدہ کرنے ... بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ... ان پر اندھے بہرے ہو کر نہیں پڑ جاتے بلکہ خوب سمجھتے ہیں اور کان لگا کر سنتے ہیں غور کرتے ہیں ۱۲ (باقی در حاشیہ)

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			فِيهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝	اور ان کا دعا اور سلام ف سے استقبال کیا جائیگا ہمیشہ اس میں رہیں گے وہ اچھا ٹھکانا اور (اچھا) مقام ہے
۲۰	النمل	۷	مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ۝	جو شخص (قیامت کے دن) کوئی نیکی لیکر آئیگا اسکو اس سے بہتر بدلہ ملیگا ف اور ایسے لوگ اسدن گھبراہٹ سے بیخطر رہینگے (انکو گھبراہٹ نہ ہوگی)
〃	القصص	۷	فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ۝	البتہ جسنے (دنیا میں شرک سے) توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کیے اس کو نجات کی امید رکھنا چاہیے ۔
〃	〃	۹	تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِى الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝	یہ آخرت کا گھر ان لوگوں کو ہم دینگے جو دنیا میں بڑائی کرنا نہیں چاہتے ف اور نہ فساد مچانا ف اور انجام ان ہی کا بھلا ہوگا جو پرہیزگار ہیں
〃	العنکبوت ۲۹	۱	وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِىْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝	اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کی برائیاں ہم ضرور اتار دیں گے (مٹا دیں گے) اور ان کے اچھے کاموں کا بدلہ اچھے سے اچھا دیں گے
〃	〃	۲	وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِى الصّٰلِحِيْنَ ۝	اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کو ہم ضرور نیکوں میں شریک کریں گے ف
۲۱	〃	۶	وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝	اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کو ہم بہشت کی بالاخانوں (ماڑیوں) میں جگہ دیں گے انکے تلے نہریں بہ رہی ہونگی ہمیشہ ان میں رہیں گے (نیک) عمل کرنے والوں کا جنہوں نے (تکلیف پر) صبر کیا اور اپنے مالک پر بھروسا کیے رہے (کیا عمدہ بدلہ ہے
〃	〃	۷	وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝	اور جن لوگوں نے ہمارے لیے کوشش کی (یا جہاد کیا کافروں سے لڑے) ہم ان کو ضرور اپنے (قرب کے) رستے دکھلائیں گے ف اور بیشک اللہ (اپنی مدد سے) نیک لوگوں کے ساتھ ہے
〃	الروم	۲	فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِىْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ۝	پھر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے ایک باغ میں ان کی آؤ بھگت ہوگی ف
〃	لقمن ۳۱	۱	اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَعْدَ	جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے انکو بے (بڑے) لطف کے (مزے کے) باغ ملیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے (چین اڑائیں گے)

ف پروردگار ان کو اپنا سلام کہلا بھیجیگا اور فرشتے ملاقات کے وقت ان کو سلام کریں گے ۱۲ ف۲ یا نیک لوگ جس مقام میں ہیں گے یعنے جنت میں وہاں لیجائیں گے ۱۲ ف۳ وہ اولیا اللہ ہوجائیں گے بعضوں نے کہا کوشش سے یہ مراد ہے کہ عبادت کی اور نفس کو مارا بعضوں نے کہا علم حاصل کیا سہل بن عبداللہ نے کہا مراد یہ ہے کہ حدیث شریف کو پھیلایا اللہ جل جلالہ کو پہنچایا بہرحال جو کوشش دینی امور میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے کی جائے وہ سب اس میں داخل ہے ۱۲ ف۴ وہ کبھی ذلیل نہیں ہوسکتے بلکہ مرنے کے بعد بھی ان کی عزت قائم رہتی ہے اور دنیا میں انکا ذکر خیر باقی رہتا ہے ۱۲ ف یعنے خوب خاطرداری ہر طرح کی خوشی کا سامان مہیا کیا جائیگا ایک حدیث میں ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیگا وہ لوگ کہاں ہیں جنہوں نے اپنے کان اور آنکھ دنیا میں شیطان کے باجوں سے بچائے فرشتے ان لوگوں کو عنبر اور مشک کے ٹیلوں پر کھڑا کریں گے حکم ہوگا انکو میری تسبیح تحمید اور تہلیل سناؤ فرشتے ایسی عمدہ آوازیں نکالیں گے جو کسی نے نہیں سنیں ۱۲ ف حدیث میں ہے نیکی سے مراد یہاں لا الہ الا اللہ ہے اور برائی سے مراد شرک ہے بعضوں نے کہا نیکی سے اخلاص مراد ہے یا ہر ایک قسم کی نیکی مراد ہے ۱۲ ف مسلمانوں سے تکبر اور غرور نہیں کرتے یا ان پر ظلم نہیں کرتے ۱۲ ف یعنی فساد کرنا چاہتے ہیں مثلاً خون۔ ڈاکہ۔ چوری۔ زنا۔ شراب خواری وغیرہ یا شرک پھیلانا چاہتے ہیں عمر بن عبدالعزیز رح (جو خلفائے راشدین میں سے ہوئے ہیں) مرتے وقت اس آیت کو پڑھتے رہے یہاں تک کہ انکی جان نکل گئی۔ حضرت علی رض نے کہا ہے کہ یہ آیت عادل بادشاہ اور عادل حاکموں کے حق میں اتری ہے ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			اِلَی اللّٰہِ حَقًّا ؕ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝	یہ اللہ تعالیٰ کا پکا وعدہ ہے اور وہ زبردست ہے حکمت والا۔
۲۱	لقمٰن ۳۱	۳	وَمَنْ یُّسْلِمْ وَجْھَہٗۤ اِلَی اللّٰہِ وَھُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی ؕ وَ اِلَی اللّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ	اور جو شخص خدا تعالیٰ کے سامنے اپنا منہ جھکائے رہے اور وہ نیکی پر ہو تو اس نے مضبوط کنڈہ تھام لیا اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سب کاموں کا انجام ہے ف
۲۱	السجدۃ ۳۲	۲	اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِھَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّھِمْ وَھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ ۝ تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۫ وَّمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝	ہماری آیتوں پر تو وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کو وہ آیتیں سمجھائی جاتی ہیں تو سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے مالک کی تعریف کے ساتھ خوبی بیان کرتے ہیں ف اور غرور نہیں کرتے ف رات کو انکی کروٹیں بچھونوں سے الگ رہتی ہیں ف اپنے مالک کو (اسکے عذاب سے) ڈر کر اور (اسکی رحمت کی) امید رکھ کر پکارتے ہیں ف اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہیں۔
۲۱	۲	۲	اَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَھُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰی ۫ نُزُلًۢا بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝	جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کو (آخرت میں) رہنے کے باغ ملیں گے یہ مہمانداری انکے (اچھے) کاموں کے بدلے ہوگی۔
۲۲	الاحزاب ۳۳	۵	اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَ الصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَھُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالذّٰکِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰہُ لَھُمْ مَّغْفِرَۃً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝	بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایماندار مرد اور ایماندار عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں . . . . اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور (اللہ تعالیٰ سے) ڈرنے والے مرد اور ڈرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہ کو (گناہ سے) بچانے والے مرد اور بچانے والی عورتیں اور اللہ کو بہت یاد کرنیوالے مرد اور یاد کرنیوالی عورتیں ان سب کے لیے اللہ نے (گناہوں کی) بخشش اور بڑا ثواب تیار رکھا ہے ف
۲۲	۲	۷	وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُھْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ۝	اور جو لوگ مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کو بغیر کچھ کیے (بے قصور) ستاتے ہیں تو انہوں نے (اپنی گردن پر) جھوٹ اور کھلم کھلے گناہ کا بوجھ لیا ف
۲۲	السبا ۳۴	۵	وَمَآ اَمْوَالُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُکُمْ	اور (لوگو) تمہارے مال اور اولاد (کے زیادہ ہونے) سے تم کو ہماری

ف خدا ہی ان کا بدلہ دے گا ۱۲ ف سبحان اللہ وبحمدہ کہتے ہیں ۱۲ ف سجدہ کرنے سے کنیاتے نہیں جیسے مکہ کے کافر کنیاتے تھے ابن عباسؓ نے کہا جماعت کی نماز میں آنے سے غرور نہیں کرتے اس مقام پر پڑھنے والے اور سننے والے دونوں کو سجدہ کرنا چاہیے ۱۲ ف یعنے رات کو بیدار ہوکر تہجد کی نماز ادا کرتے ہیں۔ بعضوں نے کہا مغرب اور عشا کے بیچ میں نفل پڑھتے ہیں ۱۲ ف ابن عباسؓ نے کہا یعنے دوزخ سے ڈر کر اور بہشت کی امید رکھ کر عبادت کرتے ہیں ۱۲ ف بی بی ام سلمہ رضہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا قرآن میں عورتوں کا ذکر نہیں ہوتا مردوں کا بیان ذکر ہوتا ہے۔ اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف کہتے ہیں یہ آیت حضرت علی رضہ کے حق میں اتری ہے کہ لوگ انپر ناحق طوفان جوڑتے تھے بعضوں نے کہا حضرت عائشہ رضہ کے باب میں نازل ہوئی ہے۔ بعضوں نے کہا ہے زانیوں کے بارے میں اتری ہے جو زبردستی عورتوں کا پیچھا کرتے اور وہ زنا سے ناراض ہوتیں۔ فضیل بن عیاض رضہ نے کہا ہے کہ ایک کتے یا سور کو بھی بے سبب تکلیف دینا نہ چاہیے تو مومن کو تکلیف دینا کیونکر درست ہوگا ۱۲

			عِنْدَنَا زُلْفٰى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِى الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ۝	نزدیکی کا درجہ نہیں مل سکتا البتہ جو کوئی ایمان لائے اور اچھے کام کرے تو ایسے لوگوں کو ان کے کاموں کا دوہرا ثواب ملیگا اور وہ (بہشت کے) جھروکوں میں امن سے رہیں گے (کوئی فکر نہ ہوگی)
۲۸	فاطر ۳۵	۱	وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝	اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کے گناہوں کی بخشش ہوگی اور ان کو بڑا ثواب ملیگا ف
۵	"	۴	فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۝ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ۝ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۚ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝ الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ۝	ان میں کچھ تو گنہگار ہیں اور کچھ بیچ بیچ میں چلنے والے ہیں اور کچھ اللہ تعالی کے حکم سے نیکیوں میں آگے بڑھنے والے ہیں یہی تو خدا کا بڑا فضل ہے ف (ان لوگوں کے لیے) ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں ان میں داخل ہوں گے وہاں ان کو سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور موتی اور ان کی پوشاک ریشمی ہوگی (اور یہ لوگ بہشت میں داخل ہوکر) کہیں گے شکر اللہ تعالی کا جس نے ہم سے (ہر طرح کا) رنج دفع کر دیا بے شک ہمارا مالک (بڑا) بخشنے والا قدردان ہے جس نے اپنے فضل سے ہمکو (ہمیشہ) رہنے کے گھر (جنت میں) لا اتارا ہم کو اس گھر میں نہ کوئی تکلیف پہونچے گی نہ ہم کو اس میں کسی طرح کی تھکن ہوگی ف
۶	یٰسٓ ۳۶	۱	اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝	تو تو اسی شخص کو ڈرا سکتا ہے جو قرآن کی پیروی کرے اور بن دیکھے خدا سے ڈرے اسکو بخشش اور اچھے ثواب کی خوشخبری سنا
۲۳	والصّٰفّٰت ۳۷	۲	اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ۝ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ۝ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ۝ كَاَنَّهُنَّ	مگر پروردگار کے خاص (چنے ہوئے) بندے انکے لیے راتب کی روزی ہے (طرح طرح کے) میوے اور آرام کے باغوں میں ان کی عزت ہو رہی ہے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہونگے (پانی کی نہر کیطرح) بہتی ہوئی صاف ستھری شراب کا دور ان پر چل رہا ہوگا پینے والوں کو مزہ دیگا نہ اس سے چکر آئیگا (سر پھرے گا) اور نہ اس کے پینے سے عقل جاتی رہیگی اور ان کے پاس نیچی نگاہ رکھنے والی بڑی آنکھوں والی (حوریں) ہونگی گویا وہ (شتر مرغ کے) انڈے ہیں جو ڈھانپ کر رکھے گئے ہیں ف پھر وہ بہشتی لوگ ایک

ف بہشت ملتی ہیگی یا اللہ تعالی کا دیدار ۱۲ ف یہ سب مسلمان بندے مراد ہیں گنا ہگار تو محشر میں رکے رہیں گے اور بہت تکلیف اٹھا کر آخر بہشت میں جائیں گے حدیث میں ہے کہ یہ لوگ بہشت میں جاتے وقت کہیں گے الحمد للہ الذی اذہب عنا الحزن اور بیچ والے وہ جو نیکوں کے پیرو ہیں لیکن کبھی ان سے کوئی لغزش ہو گئی ہے انکو آسان حساب ہوکر نجات ملے گی اور آگے بڑھنے والے اولیا اور شہدا اور ابرار ہیں یہ تو بیحساب بہشت میں داخل ہوں گے عقبہ نے حضرت عائشہ رضہ سے اس آیت کو پوچھا انہوں نے کہا آگے بڑھنے والے تو وہ جو آنحضرت کے سامنے گذر گئے اور آپ نے انکو بہشتی فرمایا اور بیچ والے وہ جو ان کے طریقے پر چلے اور گنا ہگار جیسے میں اور تو صحیح یہ ہے کہ ان تینوں سے مسلمان مراد ہیں بلکہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ سب بہشتی ہیں ۱۲ ف رنج سے مراد موت ہے یا گناہوں کا غم یا دوزخ میں جانے کا اندیشہ یا قیامت کے ہول کا ڈر۔ ابن عباس رض نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالی کی عبادت میں پوشیدہ اور علانیہ کوشش کرتے ہیں اور انکے دلوں میں یہ ڈر رہے کہیں ان کی عبادت قبول نہ ہو ان گلے گناہوں کی وجہ سے وہ جب بہشت میں داخل ہونگے تو کہیں گے شکر خدا کا جس نے ہماری فکر دور کر دی حدیث میں ہے کہ لا الہ الا اللہ کہنے والوں کو نہ قبر میں وحشت ہوگی نہ حشر میں اور گویا میں ان لوگوں کو دیکھ رہا ہوں اپنے سروں سے گرد جھاڑ رہے ہیں (قبروں سے نکل) اور کہہ رہے ہیں شکر خدا کا جس نے ہمارا رنج دفع کر دیا ۱۲ ف ایکدوسرے کو دیکھ رہے ہیں ۱۲ ف دنیا کے شراب کی طرح بدبو نہ ہوگا ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے نہ اس سے کوئی بیماری پیدا ہوگی اور نہ اس کے پینے سے نشہ ہوگا ۱۲ ف شتر مرغ کے انڈے جو احتیاط سے رکھے جائیں خوش رنگ ہوتے ہیں سفید زردی مائل بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے گویا وہ انڈے کے جھلکے ہیں انڈوں کے حدیث میں ایسا ہی منقول ہے ۱۲

پ	سورة	رکوع	آیت	ترجمہ
			بَيْضٌ مَّكْنُونٌ ۔ فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۔ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ إِنِّي كَانَ لِي قَرِينٌ ۔ يَقُولُ أَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِينَ ۔ أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَدِينُونَ ۔ قَالَ هَلْ أَنتُم مُّطَّلِعُونَ ۔ فَاطَّلَعَ فَرَآهُ فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ ۔ قَالَ تَاللَّهِ إِن كِدتَّ لَتُرْدِينِ ۔ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّي لَكُنتُ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ۔ أَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِينَ ۔ إِلَّا مَوْتَتَنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ۔ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۔ لِمِثْلِ هَٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ ۔	دوسرے کی طرف منہ کرکے پوچھا پاچھی کریں گے ف ان میں سے ایک کہنے والا کہیگا (دنیا میں) میرا ایک ساتھی تھا (کافر) وہ کہا کرتا تھا کیا تو بھی (اس بات کو) مانتا ہے جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو ہم (پھر دوبارہ زندہ) ہوکر بدلہ پائیں گے (پھر وہ بہشتی اپنے ساتھی بہشتیوں سے کہیگا) کیا تم اسکو جھانک کر دیکھنا چاہتے ہو ف پھر جھانکیگا تو اپنے ساتھی کو بیچا بیچ دوزخ میں پڑا ہوا دیکھیگا ف اور اپنے ساتھی کو وہاں دیکھ کر) بول اٹھیگا قسم خدا کی تو تو مجھے بھی تباہ کرنے ہی کو تھا اور اگر میرے مالک کا مجھ پر احسان نہ ہوتا تو میں بھی ان لوگوں میں ہوتا جو (دوزخ میں) حاضر ہیں ف (بہشتی آپس میں کہیں گے) کیا ہم (بہشتیوں کا یہ حال نہیں ہے کہ) ایک بار جو مرنا تھا مر چکے اب (کبھی) ہمکو موت نہیں ہے اور نہ ہم کو عذاب ہوگا ف بیشک یہ تو بڑی کامیابی ہے ف ایسی چیز کے واسطے محنت کرنے والوں کو محنت کرنی چاہیے ف
۲۳	والصّٰفّٰت	۲	إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۔	مگر جو ان میں اللہ تعالیٰ کے خالص بندے تھے (وہ بچ گئے) ۔
۲۳	صٓ	۴	وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ ۔ جَنَّاتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْأَبْوَابُ ۔ مُتَّكِئِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ۔ وَعِندَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ ۔ هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۔ إِنَّ هَٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِن نَّفَادٍ ۔	اور پرہیزگاروں کے لیے (آخرت میں بھی) اچھا ٹھکانا ہے ف ہمیشہ رہنے کے باغ جن کے دروازے ان کے لیے کھلے ہیں ان میں تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے وہاں بہت سے میوے منگوائیں گے اور پینے کے لیے شراب (مزے سے کھائیں پئیں گے) اور ان کے پاس نیچی نگاہ والی (شرمگین) عورتیں ہونگی ایک ہی عمر کی ف یہ وہ (نعمتیں) ہیں جن کا تم سے قیامت کے دن وعدہ کیا جاتا ہے بیشک یہ ہماری دی ہوئی روزی ہوگی جو کبھی ختم نہ ہوگی ف
۲۳	الزمر	۲	لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۗ وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ ۗ إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ ۔	جو لوگ اس دنیا میں اچھا کام کریں گے انکے لیے (آخرت میں) اچھا بدلہ ہے ف اور اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ ہے ف جو لوگ (بلاؤں پر) صبر کرتے ہیں ان کو (آخرت میں) انکا ثواب بیحساب دیا جاوے گا ف
〃	〃	〃	وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَن يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ ۚ	اور جو لوگ شیطان کو پوجنے سے بچے رہے اور اللہ ہی کی طرف رجوع ہوئے ان کے لیے جنت کی خوشخبری ہے

ف پھر ایک دوسرے سے اس کے حالات پوچھے گا جو دنیا میں گذرے ۱۲ ف آج میں چاہتا ہوں کہ وہ ساتھی میرا کہیں نظر پڑے تو اسکو خوب شرمندہ کروں ۱۲ ف اسکا حال دیکھنا چاہتے ہو ۱۲ ف حالانکہ بہشت اور دوزخ میں بڑا فاصلہ اور برسوں کی راہ ہے مگر بہشت میں روح کو ایسی طاقت ہوگی کہ جب چاہنے دور سے دور کوئی چیز دیکھ لے اور جہاں چاہے دم بھر میں پہونچ جائے اور اس میں کوئی بات عقل کے خلاف نہیں ہے دیکھو سورج ہم سے دس کروڑ میل پر ہے مگر ہماری نگاہ ایک لحظہ میں اس تک پہونچ جاتی ہے روح تو نگاہ سے بھی زیادہ لطیف ہے ۱۲ ف اور تجھ کو تو ہر گھڑی گویا موت ہے اس قسم کا سخت عذاب ہے کہ ہر دم موت کی آرزو کرتا ہے ابن عباسؓ نے کہا جب اللہ تعالیٰ بہشتیوں سے فرمائیگا اب مزے سے کھاؤ پیو تو وہ عرض کریں گے کیا اب ہم کو مرنا نہیں ہے اللہ تعالیٰ فرمائیگا نہیں تب وہ کہیں گے بیشک یہ تو الخ ۱۲ ف تمام نعمتوں سے بڑھ کر یہ نعمت ہے کہ ہمکو فنا نہیں ہمیشہ چین سے گذرے گی کوئی فکر نہیں اندیشہ نہ دکھ نہ بیماری سبحان اللہ بہشت کا کھنڈ خانہ بھی ساری دنیا کی بادشاہت سے بہتر ہے ۱۲ ف نہ کہ دنیا کے مال دولت اور عیش اور آرام کے لیے کیونکہ وہ فانی ہے دم بھر کو بھی اسکا بھروسا نہیں ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کے دین اور دنیا دونوں بن گئے دنیا میں سب سے بڑھ کر فضیلت یہ ہے کہ لوگ نیکنامی اور عزت کے ساتھ یاد کرتے ہیں تو ان پیغمبروں کا یہی حال ہے ہزاروں برس گذر گئے لیکن انکی یاد باقی اور ہر ایک تعظیم اور ادب کے ساتھ انکا نام لیتا ہے ۱۲ ف سب جوان پندرہ پندرہ یا سولہ سولہ برس کی بعضوں نے کہا اپنے خاوندوں کی ہم عمر ہونگی یعنے ۳۳ برس کی کیونکہ جنتی بھی اسی عمر کے ہونگے بعضوں نے کہا آپس میں ملے جلے ان میں رشک اور حسد نہ ہوگا ۱۲ ف نہ بڑھے گی نہ ہمیشہ ہمیشہ ایک ہی حال میں قائم رہیگی ۱۲ ف اگر کسی ملک میں رہ کر تم اچھا کام نہ کرسکو تو اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ ہے ۱۲ ف اس ملک سے ہجرت کر کے دوسرے ملک میں چلے جاؤ ۱۲ ف ان گنت بے ماپے تولے ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۳	الزمر	۲	لٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّن فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَعْدَ اللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ الْمِيعَادَ ۝	۹۰ البتہ جو لوگ اپنے مالک سے ڈرتے رہے ان کے لیے (بہشت میں) بالاخانے ہیں ان کے اوپر اور بالاخانے (درجہ بدرجہ کئی منزلہ) جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اللہ تعالیٰ (اپنا) وعدہ خلاف نہیں کرتا۔
۲۴	″	۴	۹۱ وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ۝ لَهُم مَّا يَشَاءُونَ عِندَ رَبِّهِمْ ۚ ذٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ۝ لِيُكَفِّرَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي عَمِلُوا وَيَجْزِيَهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝	۹۱ اور جو شخص سچی بات لیکر آیا اور جس نے اس کو سچا جانا ایسے ہی لوگ پرہیزگار ہیں ف۵ وہ جو خواہش کریں گے ان کے مالک کے پاس انکو ملیگا نیکوں کا یہی بدلہ ہے (نیکی وہ) اس لیے (ہوئی) کہ انہوں نے برے سے برا جو کام کیا اللہ تعالیٰ اسکو ان پر سے اتار دیگا ف اور ان کے اچھے سے اچھے کام کا نیگ ان کو بدلہ میں دے گا ف
″	″	۷	۹۲ وَيُنَجِّي اللَّهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝	۹۲ جو لوگ (شرک اور کفر سے) بچے رہے ان کو کامیابی کے ساتھ اللہ بچا دیگا ف۶ انکو تکلیف چھوئیگی بھی نہیں اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے
″	″	۸	۹۳ وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتّٰى إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ۝ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ۝	۹۳ اور جو لوگ (دنیا میں) اپنے مالک سے ڈرتے رہے انکو ٹولیاں ٹولیاں بناکر بہشت کی طرف لیجائیں گے جب وہ وہاں پہنچیں گے اور بہشت کے دروازے (پہلے ہی سے) کھلے ہونگے ف اور ف وہاں کے داروغہ ان سے کہیں گے سلام علیکم تم تو مزے میں رہے اب بہشت میں جاؤ ہمیشہ وہیں رہو اور بہشتی لوگ یوں کہیں گے شکر اس خدا کا جس نے اپنا وعدہ ہم کو سچ کر دکھایا اور (بہشت کی) زمین کا ہمکو وارث بنایا ف ہم بہشت میں جہاں چاہیں رہیں ف تو نیک کاموں میں محنت کرنیوالوں کو کیا اچھا نیگ ملا
″	المؤمن	۵	۹۴ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝	۹۴ اور جو کوئی مرد یا عورت اچھا کام کرے ایمان کے ساتھ تو ایسے ہی لوگ بہشت میں جائیں گے وہاں بے حساب روزی پائیں گے
″	حم السجدہ	۱	۹۵ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝	۹۵ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کو ایسا نیگ ملیگا جس کی انتہا نہیں ف۷ (بے حساب)

ف معاف کردیگا جب برے سے برا کام معاف ہوگیا تو برا ہی معاف ہوجائیگا ۱۲ ف ان کے سب اچھے کام اچھے سے اچھے کے برابر ہوجائیں گے یعنی ہر ایک نیک کام کا اتنا ثواب ملے گا جتنا ثواب سب سے بڑھ کر نیک کام کا ملتا ہو ۱۲ ف انکی تعظیم اور احترام کے لیے ان کے پہونچنے سے پہلے ہی دروازے کھولدیے جائیں گے صحیح حدیث میں ہے کہ پہلی جماعت بہشت والوں کی چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگی دوسری جماعت خوب چمکتے تارے کی طرح ایک حدیث میں ہے جنت کے آٹھ دروازے ہیں ایک دروازہ ریان ہے جس میں سے روزہ دار لوگ داخل ہوں گے ۱۲ ف تو انکی خوب خاطرداری کی جائیگی ۱۲ ف اوپر گذر چکا ہے کہ ہر شخص کے لیے دو ٹھکانے بنائے گئے ہیں ایک دوزخ میں ایک بہشت میں دوزخیوں کے مکانات پر بھی بہشتی قبضہ کرلیں گے ۱۲ ف۵ سچی بات لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آئے اور ابوبکرؓ نے آپ کو سچا جانا مجاہد نے کہا ہے سچی بات لیکر آنیوالے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور سچا جاننے والے حضرت علی مراد ہیں بعضوں نے کہا کہ پہلے سے حضرت جبرئیل اور دوسرے سے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں بعضوں نے کہا ہے تمام مومنین مراد ہیں بعضوں نے کہا ہے کہ پہلے سے تمام پیغمبر اور دوسرے سے تمام مومنین مراد ہیں ۱۲ ف۶ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جو لوگ پرہیزگار رہے انکو نجات دیا جائیگا انکی مراد کو پہونچا کر یعنی جنت میں پہونچا کر ۱۲ ف کہتے ہیں اور سب امتوں سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت بہشت میں داخل ہوگی اور ان کو اجازت ہوگی جہاں چاہیں وہاں مقام کر وہ اپنی جگہیں پسند کرلیں گے پھر دوسری امتیں آئینگی اور جو جگہیں امت محمدی سے بچ رہیں گی وہ ان میں رہینگی ۱۲ ف۷ یا جسکا پھر احسان نہ رکھا جائیگا کہتے ہیں یہ آیت ایسے بیمار اور معذور لوگوں کے حق میں اتری ہے جنکو عبادت کی طاقت نہ رہی ہو تو ان کو اتنا ہی عبادت کا ثواب ملتا رہیگا جتنی وہ تندرستی کی حالت میں عبادت کرتے تھے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع		
۲۴	حم السجدۃ ۴۱	۴	۹۶ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ۝ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ۝ وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝	۹۶ جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا مالک اللہ ہے (توحید کا اقرار کیا) پھر اس پر جمے رہے ف۱ ان پر (رحمت کے) فرشتے اتریں گے (اور کہیں گے) تم ڈرو نہیں اور نہ رنج کرو اور جس بہشت کا تم سے وعدہ تھا اس کی خوشی مناؤ ف۲ ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے نگہبان ہیں ف۳ اور آخرت میں بھی ف۴ اور بہشت میں جو تمہارا جی چاہے وہ تمہارے لیے حاضر اور جو منگواؤ وہاں تمہارے لیے موجود بخشنے والے مہربان (خدا) کے مہمان ہوگے اور اس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوسکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے اور (خود بھی) اچھے کام کرے اور (زبان سے) کہے میں بھی (خدا کا) تابعدار ہوں ف۶
۲۵	الشوریٰ ۴۲	۳	۹۷ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ ۖ لَهُم مَّا يَشَاءُونَ عِندَ رَبِّهِمْ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ۝ ذَٰلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ	۹۷ اور جو لوگ ایماندار تھے اور انہوں نے اچھے کام کیے تھے وہ بہشت کے باغوں میں (چین کرتے) ہونگے اور وہ جو چاہیں گے ان کے مالک کے پاس سے ان کو ملیگا یہی تو (خدا تعالیٰ کا) بڑا فضل ہے یہی تو وہ (نعمت) ہے جس کی خدا تعالیٰ اپنے ان بندوں کو جو ایماندار ہیں اور اچھے کام کرتے ہیں خوشخبری سناتا ہے۔
"	"	"	۹۸ وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِ	۹۸ اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے انکی دعا قبول کرتا ہے اور وہ جو مانگتے ہیں اس سے زیادہ ان کو اپنے فضل سے دیتا ہے۔
"	"	۴	۹۹ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ ۝ وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنتَصِرُونَ ۝	۹۹ ثواب ان لوگوں کے لیے ہے جو ایماندار ہیں اور اپنے مالک پر بھروسا رکھتے ہیں وہ بہتر ف۷ اور زیادہ پائدار ہے اور یہ ثواب ان لوگوں کے لیے ہے جو بڑے بڑے گناہوں سے ف۸ اور بےحیائی کے کاموں ف۹ سے بچے رہتے ہیں اور جب انکو غصہ آجاتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں ف۱۰ اور جو اپنے مالک کا حکم سنتے ہیں ف۱۱ اور نماز کو درستی کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور ان کا کام آپس کی صلاح (اور مشورے) سے چلتا ہے ف۱۲ اور جو (مال متاع) ہم نے انکو دیا ہے اس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں اور وہ لوگ جن پر کوئی ظلم کرتا ہے تو وہ (ظالم سے) بدلہ لیتے ہیں ف۱۳
۲۵	الزخرف ۴۳	۷	۱۰۰ يَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنتُمْ	۱۰۰ اے میرے بندو تم کو آج کچھ ڈر نہیں اور نہ کوئی غم (یہ وہ لوگ ہوں گے)

ف۱ یعنی توحید پر قائم رہے شرک نہیں کیا ابن عباسؓ نے کہا فرائض ادا کرتے رہے۔ یہ آیت ابوبکر صدیقؓ کی شان میں اتری ۱۲۔ ف۲ مرتے وقت یا قبر میں یا قبر سے اٹھتے وقت۔ ف۳ یعنی دنیا کی زندگی میں۔ ف۴ یا قبر یا موت کے ہونا کی دقتوں سے تم ڈرو نہیں دنیا کے جو رشتہ دار یا اولاد اور عزیز اور اقارب کے جدا ہونے کا رنج کرو۔ ف۵ یار رفیق یا مددگار۔ ف۶ تمہارے ساتھ ہیں تمہاری حفاظت سے بہشت تک پہونچا دیں گے ۱۲۔ ف۶ یعنی پیغمبر ہیں ۔ اور خود آنحضرت ہیں بعضوں نے کہا یہ آیت موذنوں کی شان میں اتری مگر اس پر یہ اعتراض ہوا ہے کہ یہ آیت تو مکہ میں اتری اور اذان کا حکم مدینہ میں ہوا اور حق یہ ہے کہ یہ آیت ان سب لوگوں کو شامل ہے جو اللہ کی اطاعت کی طرف بلاتے ہیں پیغمبر اور مجتہد اور عالم اور واعظ سب اس میں داخل ہیں ۱۲۔ ف۷ دنیا کا سامان آخرت کے مقابلہ میں کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتا وہ باقی یہ فانی۔ ف۸ یعنی کبیرہ گناہوں سے جنکا بیان اوپر گذر چکا ہے ۱۲۔ ف۹ جیسے زنا لواطت وغیرہ ۱۲۔ ف۱۰ یہ اعلیٰ درجہ ہے کہ برائی کا بدلہ برائی نہ کریں بلکہ اپنا غصہ پی کر معاف کر دیں اور یہ بھی جائز ہے کہ برائی کا بدلہ اتنی ہی برائی کرے ۱۲۔ ف۱۱ جو پیغمبر کے ذریعہ سے انکو دیا جاتا ہے۔ ف۱۲ سبحان اللہ اگر مسلمان اب بھی قرآن شریف پر چلیں اور اپنے سب کاموں کو صلاح اور مشورے سے چلائیں تو دولت ۔۔۔ غالب رہتے ہیں ابن عربی نے کہا جو تم مشورہ پر چلیں گے اس کو نیک راہ ملے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو کام دین اور دنیا کے مشورے سے چلاتے تھے یہاں تک کہ خلافت اور بادشاہت بھی مشورے سے قائم کرتے تھے اور سب سے پہلی خلافت حضرت ابوبکرؓ کی خلافت مشورے ہی سے قائم ہوئی اور ابوبکرؓ نے خلیفہ ہونے کے بعد بھی ہر ایک کام مشورہ سے کیا ۔۔۔ حضرت عمرؓ نے ۔۔۔ مسلمانوں کی حکومت ابتدائی سے ۔۔۔ پر قائم ہوئی اور جب تک جمہوری رہی اس وقت تک دولت اسلام ترقی کرتی رہی مسلمانوں کا بادشاہ اور خلیفہ ۔۔۔ قائم کیا جاتا ہے اور مشورہ سے معزول ہو سکتا ہے اور جب تک وہ حکومت کرتا ہے مشورہ لیتا رہتا ہے مسلمانوں کا بادشاہ کوئی شخصی بادشاہ نہیں ہوتا کہ جو چاہے کرے اس کو سیاہ اور سفید کا اختیار ہو بلکہ مجلس شوریٰ کا گویا ایک میر مجلس ہوتا ہے اور تمام قوانین شرعیہ اور سیرت خلفائے راشدین کی پابندی اس کو لازم ہوتی ہے اگر اس کے خلاف چلے تو مسلمانوں پر واجب ہے کہ فوراً اس کو معزول کر دیں ۱۲ ۔۔۔

پارہ	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
			تَحْزَنُوْنَ ۚ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۚ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ۞ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۚ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۞ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۞	جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور فرماں بردار رہے (ان سے کہا جائیگا) تم اور تمہاری بی بیاں بہشت میں جاؤ (وہاں) تمہاری خاطر ہوگی ف۱ ان پر سونے کی رکابیوں اور کوزوں کا دور چلیگا ف۲ اور (انکے سوا) جو انکے جی خواہش کرینگے اور آنکھوں کو اچھا معلوم ہوگا (وہ وہاں سب) موجود ہوگا اور (ان سے یہ بھی کہا جائیگا) تم یہاں ہمیشہ رہوگے ف۳ اور یہ باغ تم کو ملا ہے تو ان (نیک) کاموں کے سبب جن کو تم (دنیا میں) کرتے تھے تمہارے لیے اس باغ میں بہت میوے ہیں (طرح طرح کے) انکو کھاتے رہو ف۴
۲۵	الدخان ۴۴	۳	اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۞ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۞ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۞ كَذٰلِكَ ۟ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۞ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ۞ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۞ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۞	بیشک پرہیزگار لوگ (اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے) امن کی جگہ میں ہونگے باغوں اور چشموں میں ریشمی باریک اور سنگین پوشاکیں پہنے ہوئے آمنے سامنے (بیٹھے ایک دوسرے سے باتیں کر رہے) ہونگے ایسا ہی ہوگا اور ہم بڑی آنکھوں والی حوروں سے انکا جوڑا لگا دیں گے ف۵ وہاں اطمینان سے ہر طرح کا میوہ منگوائیں گے (اور مزے سے کھائیں گے) اس جگہ ایک بار دنیا میں مرچکے اس کے سوا پھر موت (کا مزہ) وہاں نہ چکھیں گے ف۶ اور اللہ ان کو دوزخ کے عذاب سے بچائے رکھیگا (اے پیغمبر) یہ تیرے مالک کا فضل (ان پر) ہوگا بیشک یہی تو بڑی کامیابی ہے
۲۵	الجاثیہ ۴۵	۴	فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۞	پھر جو لوگ ایماندار ہیں اور انہوں نے اچھے کام (بھی) کیے انکو تو ان کا پروردگار اپنی رحمت میں لے لیگا (جنت میں داخل کریگا) یہی تو کھلی کامیابی ہے۔
۲۶	الاحقاف ۴۶	۲	اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۞ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۞	بیشک جن لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ ہمارا مالک ہے پھر (اس پر) جمے رہے (شرک نہیں کی) ان کو (قیامت کے دن) نہ ڈر ہوگا نہ غم یہی لوگ تو بہشت والے ہیں وہ اپنے (نیک) کاموں کے بدلے میں (جو دنیا میں کرتے رہے) ہمیشہ اس میں رہیں گے۔
،،	،،	۲	اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ	یہی لوگ تو وہ ہیں جنکے ہم اچھے کام قبول کرلیں گے اور ان کی

ف۱ عزت ہوگی چین کروگے خوشی مناؤگے ۔ ف۲ رکابیوں میں طرح طرح کے کھانے اور میوے اور کوزوں میں طرح طرح کے شراب ہوں گے ۔ ف۳ اب کبھی تم کو موت نہیں ہے ۔ ف۴ جتنا کھاؤگے اتنا ہی پھر موجود کوئی میوہ کم نہ ہوگا ۔ ف۵ حوران کو اسلیے کہتے ہیں کہ ان کی آنکھیں کالی ہونگی جیسا گائے اور ہرن کی آنکھیں کہتے ہیں حور کا درجہ آدمی کی عورت سے زیادہ ہے لیکن ابن مبارک نے کہا کہ جو عورت بہشت میں جائے گی اسکا درجہ حور سے زیادہ ہوگا ۔ ایک حدیث میں ہے کہ بہشتی عورت حور سے ستر ہزار درجے زیادہ افضل ہوگی ۔ ف۶ اور دنیا کی موت تو گذر گئی اب پھر اسکا مزہ چکھ نہیں سکتے مطلب یہ ہے کہ وہاں موت نہ ہوگی ۔

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۭ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝	برائیاں معاف کردینگے بہشت والوں میں سچا وعدہ (پورا ہوگا) جو ان سے (دنیا میں) کیا جاتا تھا۔
۲۶	محمد ۴۷	۱	وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰي مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝	اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے اور جو محمدؐ پر اترا (قرآن اس پر بھی) ایمان لائے اور وہ برحق ہے ان کے مالک کے پاس سے (اترا ہے) انکے گناہ اللہ نے بخشدیے اور انکا کام بنا دیا
″	″	″	وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ	اور جو لوگ ایمان والے ہیں وہ اپنے مالک کے ٹھیک رستہ پر چلے ف یوں اللہ لوگوں کے سمجھانے کو لیے انکے حالات بیان کرتا ہے
″	″	۲	اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ	جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے انکو اللہ تعالیٰ ایسے باغوں میں لے جائیگا جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں
″	″	″	وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ۝	اور جو لوگ راہ پائے ہوئے ہیں انکو اللہ تعالیٰ اور زیادہ ہدایت دیتا ہے اور ان کو پرہیزگاری عنایت فرماتا ہے ۱؎
″	″	۳	وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ	اور جو لوگ (سچے) ایمان دار ہیں وہ کہتے ہیں کاش (جہاد کے باب میں) کوئی سورت اترتی ۲؎
″	الفتح ۴۸	۱	لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝	کہ مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کو اللہ تعالیٰ ایسے باغوں میں لیجائے جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں وہ ہمیشہ ان ہی میں رہیں گے اور ان کے گناہ ان پر سے اتار دے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بڑی کامیابی ہے ف۲
″	الحجرات ۴۹	۲	اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝	مومن تو وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور رسول پر (دل سے) یقین لائے پھر انکو (ایمان کی باتوں میں کسی طرح کا) شک نہیں رہا۔ اور انہوں نے اپنی جان اور مال سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوشش کی ف۳ ایسے ہی لوگ سچے (ایماندار) ہیں
۲۶	ق ۵۰	۳	لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ۝ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاۗءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِۨ ۝ ادْخُلُوْهَا	(اللہ کی طرف) رجوع ہونیوالوں اللہ کے حکموں کو نگاہ رکھنے والوں سے وعدہ کیا جاتا تھا ۱؎ جو لوگ بن دیکھے اللہ سے ڈرتے تھے اور (یہاں) اخلاص سے بھرا ہوا دل لیکر آئے ایسے لوگوں سے

ف یا انہوں نے اپنے مالک کے سچے کلام یعنے قرآن کو مانا ۱۲ ف۲ کہتے ہیں جب دوسری آیت اس سورت کی اتری تو صحابہ نے کہا آپ کو مبارک ہو یا رسول اللہ ہمارا حال کیا ہوتا ہے اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۳ جہاد کیا زکوٰۃ دی اور دوسرے فرض سب بجا لائے ۱۲ ۱؎ یعنے تقوے کا مرتبہ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ان کی پرہیزگاری کا ثواب ان کو عطا فرماتا ہے سید علامہ نے کہا تقوے کا مرتبہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں آدمی غرق ہوجائے اور اس کے سوا کسی کا خیال نہ رہے صوفیہ کی اصطلاح میں اسکو فنا فی اللہ کہتے ہیں ۲؎ اور ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کے دشمنوں سے لڑتے اور شہید ہوتے ۱۲ ۱؎ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جس کا تم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے والے گناہوں سے بچنے والے کے لیے وعدہ کیا جاتا تھا ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع		
			بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ۝	کیا جائیگا، تم سلامتی کے ساتھ بہشت میں جاؤ یہ دن ہمیشہ قائم رہنے کا ہے ف
۲۶	الذٰریٰت ۵۱	۱	اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۙ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۭ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّاۗىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝	بیشک پرہیزگار (خدا تعالیٰ سے ڈرنیوالے اس دن)، باغوں اور چشموں میں (سیر) کرتے ہونگے انکو جو ان کا مالک دیتا جائیگا لیتے جائیں گے (خدا تعالیٰ دے اور بندہ لے نعمت پر نعمت) بیشک یہ لوگ (بہشت میں جانے سے) پہلے ہی نیک تھے ف رات کو تھوڑا ہی سوتے تھے ف اور سحر کے وقت استغفار کرتے رہتے تھے ف اور ان کے مال میں بھیک مانگنے والے (فقیر) اور حیب رہنے والے (فقیر) دونوں کا حصہ ف ہے
۲۷	الطور ۵۲	۱	اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ۝ فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْۗئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ مُتَّكِـــِٕيْنَ عَلٰي سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّــتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِیٍٔۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ۝ وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ۝ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ۝ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰي بَعْضٍ يَّتَسَاۗءَلُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ۝ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ۝ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ۝	جو پرہیزگار ہیں وہ تو بیشک باغوں میں اور چین میں ہونگے جو میوے انکے مالک نے (کھانے کو) انکو دیئے ہونگے انکو مزے اڑا رہے ہونگے اور انکا مالک ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالیگا ان سے کہا جائیگا تم جو دنیا میں نیک کام کیا کرتے تھے انکے بدل (آج) مزے سے کھاؤ اور پیو وہ ان تختوں پر جو برابر برابر بچھے ہونگے تکیے لگا کر بیٹھے ہونگے اور ہم بڑی آنکھوں والی حوروں سے انکا جوڑا لگا دینگے اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد بھی ایمان کے ساتھ انکی راہ پر چلی تو ان کی اولاد کو بھی ہم (بہشت) میں ان سے ملادیں گے اور انکے (نیک) کام کا ثواب کچھ کم نہیں کریں گے ف ہر شخص اپنے عمل میں گرو ہے (گتھا ہوا ہے ف) اور جو میوہ اور گوشت وہ چاہیں گے ہم انکو برابر پہنچاتے رہیں گے ف آپس میں (شراب کا جام) ایک دوسرے کے ہاتھ سے جھپٹ لینگے ایسی شراب ہوگی کہ اسکے پینے سے نہ تو بیہودہ بکواس کرینگے اور نہ کوئی بری حرکت ان سے سرزد ہوگی اور (خدمت کے لیے) انکے چھوکرے انکے پاس پھرتے رہیں گے (ایسے خوبصورت) جیسے چھپے ہوئے موتی ف اور آپس میں ایک دوسرے کی طرف منہ کرکے پوچھا پاچھی کریں گے ف کہیں گے (بھائیو) ہم تو اس سے پہلے (جب دنیا میں) اپنے گھر میں (رہتے تھے) تو (بہت) ڈرا کرتے تھے ف لیکن (حقیقت تو یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ نے ہم پر (بڑا) احسان کیا اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچالیا ف ہم تو اس سے پہلے (دنیا میں) اسی کو پکارا کرتے تھے بیشک وہ بڑا احسان کرنیوالا بڑا مہربان ہے

ف کبھی تم کو فنا نہیں نہ کبھی بہشت سے نکلنا ہے ف دنیا میں نیک کام کرتے رہے گناہوں سے بچتے رہے ف اکثر رات عبادت میں گذارتے ف سحر کے وقت سے تہجد کا وقت یعنے رات کا اخیر حصہ مراد ہے ف بعضوں نے کہا محروم وہ شخص ہے جس کا کھیت یا گلہ تباہ ہو گیا ہو یا جو کمائی نہ کرسکتا ہو یا جس پر کوئی آفت آئی ہو مراد صدقہ نفل ہے۔ کیونکہ یہ سورہ مکی ہے اور زکوٰۃ مدینہ میں فرض ہوئی۔ فاطمہ بنت قیس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت کا مطلب پوچھا آپ نے فرمایا زکوٰۃ کے سوا دوسرا حق بھی مال میں ہے ف یعنی اولاد کو ان کے ساتھ ملا دینے سے یہ نہ ہوگا کہ انکے کسی عمل کا ثواب کم ہو جائے بلکہ یہ اللہ کا فضل ہوگا کہ بہشتیوں کی اولاد کو ان سے درجہ میں کم ہو مگر ان کا دل خوش کرنے کے لیے انہی کے درجہ میں رکھی جائے گی ف جیسے گروی چیز بے پیسہ دیئے چھٹ نہیں سکتی اسیطرح آدمی بھی عمل کا ثواب یا عذاب پائے بغیر نہیں سکتا ف ہر چیز وقت بوقت پہونچتی رہے گی خوب ریل پیل ہوگی کسی چیز کی کمی نہ ہوگی ف جو سیپی کے اندر ہوں ابھی ان کو ہاتھ نہ لگا ہو یا جو غلاف میں رکھ کر چھپا رکھی دنیا میں چھپائے گئے ہوں ف ایک دوسرے کا حال پوچھے گا کہ دنیا میں کیسی گذری . . . . اور قبر میں کیسی گذری حدیث میں ہے کہ جب بہشتی لوگ بہشت میں جا چکیں گے تو اپنے یار دوستوں بھائیوں کو دیکھنا چاہیں گے پھر انکے تخت اس کے تخت کے برابر لگیں گے اور دنیا میں جو حال گذرا وہ بیان کریں گے ان میں سے ایک کہے گا بھیا تجھ کو معلوم ہے اللہ تعالیٰ نے ہم کو کب بخشا فلانے دن فلانی جگہ جب ہم نے دعا کی تھی وہ دعا قبول ہو گئی ف دیکھئے انجام کیا ہوتا ہے اور عذاب سے بچتے ہیں یا نہیں ف سموم دوزخ کا ایک نام ہے حضرت عائشہ رض نے کہا اگر اس عذاب میں سے اللہ تعالیٰ ایک پور برابر دنیا والوں پر ڈالے تو سب کے سب جلکر خاک ہو جائیں

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۷	القمر	۳	اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ۙ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝	جو لوگ پرہیزگار ہیں وہ بیشک باغوں اور نہروں میں سچی صحبت میں (جہاں لغو اور جھوٹ نہ ہوگا) اس بڑے بادشاہ پاس رہیں گے جسکو سب قدرت ہے ف
۲۷	الواقعۃ	۱	وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۙ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۙ مُّتَّكِئِيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۙ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۙ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۙ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۙ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ۙ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۝ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ۙ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ۝ وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۝ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۙ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۙ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۙ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۙ وَّ فَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۙ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۙ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ۝ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۙ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۙ عُرُبًا اَتْرَابًا ۙ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝	تیرے آگے بڑھنے والے وہ تو آگے بڑھنے والے ہیں ہی (انکا درجہ سب سے زیادہ ہے) یہ لوگ آرام کے باغوں میں ہمارے نزدیک والے ہونگے ف ان آگے بڑھنے والوں میں اگلے لوگ بہت ہونگے اور تھوڑے پچھلے لوگ ہونگے ف (سونے چاندی جواہرات کے) جڑاؤ تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے بیٹھے ہوئے انپر لڑکے (خوبصورت بے ریش و بروت) جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے ف کوزے اور صراحیاں اور گلاس شراب کے لیے پھرتے ہونگے اس (شراب) کے پینے سے نہ تو سر میں درد ہوگا (خمار) اور نہ عقل میں فتور ہوگا (کہ بکواس کریں) اور میوہ جو وہ پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو وہ چاہیں ف اور بڑی آنکھ والی (یا بہت کالی آنکھ والی) حوریں (وہاں ان کو ملیں گی) گویا چھپائے ہوئے (احتیاط سے لپیٹے ہوئے) موتی ہیں یہ ان کے اچھے کاموں کا بدلہ ہے جو وہ (دنیا میں) کرتے رہے۔ وہاں نہ کوئی بیہودہ بات ہوگی نہ گناہ کی بات ف البتہ (ہر طرف سے) سلام سلام کی پکار ہوگی اور داہنے ہاتھ والے داہنے ہاتھ والوں کا کیا پوچھنا (وہ لوگ) بے کانٹے کی بیریوں میں ہوں گے ف اور لدے ہوئے کیلوں (موز) کے درختوں میں ف اور پائدار سائے میں اور بہتے ہوئے (رواں) پانی میں اور ریل پیل میووں میں جو ہمیشہ (بے فصل) بے روک ٹوک ان کو ملتے رہیں گے اور شاندار عورتوں (یا اونچے فرشوں) میں ف ہم ان کو ایک دم سے اٹھا کر کھڑا کر دیں گے۔ اور ان کو کواریاں پیاری پیاری ف داہنے ہاتھ والوں کی ہم عمر بنا دیں گے ف
۲۷	الواقعۃ	۳	فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۙ فَرَوْحٌ	پھر (جب وہ بیمار مر جائے) اگر وہ نزدیک والوں میں سے ہے تو اس کے

ف امام جعفر صادق علیہ وعلی آبائہ السلام نے فرمایا یہ سچی صحبت ہوگی وہاں وہی لوگ بیٹھیں گے جو سچے ہونگے یا اللہ تو ہمارا امام ہوکے ساتھ ہم غلاموں کو بھی اس مجلس والوں کی کفش برداری عطا فرما ہم اس قابل تو نہیں ہیں کہ ایسی سچائی کی مجلس میں شریک ہوں مگر ان سچوں کی خدمت میں ہم کو رکھ دے آمین یارب العالمین ۲ ف آگے بڑھنے والوں سے وہ لوگ مراد ہیں جو ایمان اور نیک کاموں میں سبقت کرتے ہیں یا جنہوں نے آنحضرت کے ساتھ پہلے ہجرت کی یا جو پیغمبر کی بات سب سے پہلے سنتے ہیں ۳ ف یعنی حضرت آدم سے لیکر حضرت عیسیٰ تک کے پیرو بہت ہونگے اور اس امت کے تھوڑے لوگ ہونگے چونکہ اگلے بہت پیغمبر گذرے ہیں لہذا ان کے سابقین سے زیادہ ہونگے اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگلے پیغمبروں کے پیرو بہشت میں مسلمانوں سے زیادہ ہونگے کیونکہ صحیح حدیث میں ہے کہ مجھے امید ہے کہ بہشت والوں میں چوتھائی تم لوگ ہوگے پھر فرمایا تہائی پھر فرمایا آدھے کہتے ہیں جب یہ آیت اتری تو آنحضرت صلعم کے صحابہ کو رنج ہوا اس کے بعد یہ آیت اتری ثلۃ من الاولین وثلۃ من الآخرین اور آپ نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ آدھی بہشت والے تم لوگ ہوگے ۴ ف کبھی جوان یا بوڑھے نہ ہونگے یا کبھی نہیں مریں گے ۵ ف گویا پینے کو شراب اور کھانے کو پرندوں کا گوشت اور میوے ۶ ف مثلاً گالی گلوچ غیبت بہتان جھوٹ وغیرہ ۷ ف ایک گنوار نے آنحضرت سے کہا جنت میں بیری کے درخت کا کیا کام ہے اس سے تو ایذا ہوتی ہے آپ نے فرمایا جنت کی بیری میں کانٹا نہ ہوگا ہر کانٹے کے بدل ایک بیر لگا ہوگا اور ہر بیر میں بہتر کھانوں کے مزے ہونگے ۸ ف بعضوں نے کہا طلح ایک اور درخت ہے کانٹے دار کسیر کھادہ ببول کو کہتے ہیں مگر بہشت میں کانٹے نہ ہونگے حدیث میں ہے کہ ہر کانٹے کے بدل ایک پھل لگا ہوگا ہر پھل میں ستر کھانوں کا مزہ ہوگا ۹ ف ایک پر ایک بچھا کر اونچے کیے جائیں گے یا تختوں پر بچھائے جائیں گے ۱۰ ف یا اپنے خاوندوں کی عاشق یا لاڈلی یا عربی زبان بولنے والیاں ۱۱ ف جو لوگ وفرش مرفوعہ کا ترجمہ عورتیں کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مراد دنیا کی عورتیں ہیں وہ کنواری خوبصورت اپنے خاوندوں کی ہم عمر بنکر بہشت میں اسکے ساتھ رہیں گی حدیث میں ہے کہ ایک بڑھیا آنحضرت کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ دعا فرمایئے اللہ مجھ کو بہشت نصیب کرے آپ نے فرمایا بڑھیاں بہشت میں نہیں جائیں گی وہ روتی چلی اسوقت یہ آیت پڑھی اور فرمایا اسکو سنا دو یعنی وہ جوان بنکر بہشت میں جائیں گی ۔

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			وَرَيْحَانٌ ۙ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ ۝ وَأَمَّا إِن كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ فَسَلَامٌ لَّكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝	لئے راحت ہے اور روزی اور نعمت کا باغ اور اگر وہ داہنے ہاتھ والوں میں سے ہے تو (اس سے کہا جائیگا) تجھ پر سلام تو داہنے ہاتھ والوں میں سے ہے۔
۲۷	الحدید	۲	۱۱۸ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِم بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝	جس دن (اے پیغمبر) تو ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کو دیکھیگا ان (کے ایمان) کا نور ان کے آگے اور ان کی داہنی طرف (پل صراط پر) دوڑتا جاتا ہوگا ف۱ (فرشتے ان سے کہتے جائیں گے) آج تم کو خوشی ہے خوشی ہے وہ کیا ان باغوں میں جانا جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں سدا انہی میں رہو گے یہی تو بڑی کامیابی ہے
"	"	"	۱۱۹ أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ۝	کیا ایمانداروں کے لئے ابھی تک وہ وقت نہیں آیا کہ اللہ تعالی کا ذکر کرنے پر اور جو اللہ تعالی کی طرف سے (قرآن) اترا اس کے سننے پر ان کے دل نرم ہو جائیں ف۲ اور ان کتاب والوں (یہود و نصاری) کی طرح نہ ہو جائیں جن کو (قرآن اترنے سے) پہلے (اللہ تعالی کی) کتاب دی گئی تھی پھر ان پر لمبی مدت گذری تو ان کے دل سخت ہو گئے ف۳ اور ان میں اکثر لوگ بدکار (نافرمان) ہیں
"	"	"	۱۲۰ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ ۖ وَالشُّهَدَاءُ عِندَ رَبِّهِمْ	اور جو لوگ اللہ تعالی اور اس کے (سب) پیغمبروں پر ایمان لائے وہی اپنے مالک کے پاس صدیق اور شہید ف۴ ہیں ف۵
۲۸	المجادلہ	۳	۱۲۱ لَّا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ ۖ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ أُولَٰئِكَ	(اے پیغمبر) جو لوگ اللہ تعالی پر اور پچھلے دن (آخرت) پر یقین رکھتے ہیں انکو تو (ایسا) نہ دیکھے گا کہ وہ ان لوگوں سے دوستی رکھیں جو اللہ تعالی اور اس کے رسول کے دشمن ہیں ف۶ گو وہ ان کے باپ دادا یا بیٹے ہوں یا بھائی ہوں یا کنبے والے ہوں ف۷ ان لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالے نے ایمان جما دیا ہے اور اپنی (پاک) روح (روح القدس) سے ان کی مدد کی ہے اور ان کو (بہشت کے) ان باغوں میں لیجائے گا جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ تعالے ان سے خوش اور وہ اللہ تعالی سے

ف۱ قتادہ نے کہا بعض مومنوں کا نور اتنی دور تک پہونچیگا جیسے عدن سے صنعا اور بعضے مومن ایسے بھی ہونگے کہ انکا نور انکے پاؤں سے آگے نہ بڑھیگا ابن مسعودؓ نے کہا بعضوں کا نور پہاڑ کے برابر ہوگا بعضوں کا درخت کے برابر ادنی درجہ وہ نور ہوگا جو صرف اسکے انگوٹھے پر ہوگا کبھی روشنی دیگا کبھی بجھ جائیگا ۱۲ ف۲ آنحضرت مسجد میں برآمد ہوئے دیکھا تو بعضے لوگ ہنس رہے ہیں تب آپ نے فرمایا کیا تم کو امان مل گئی ہے اور آپنے یہ آیت سنائی انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ اسکا کفارہ کیا ہے آپ نے فرمایا اتنا ہی رو و جتنا ہنسے ہو ابن مسعود نے کہا ہمارے اسلام لانے کے چار برس کے بعد یہ آیت اتری لیکن ابن عباسؓ نے کہا قرآن جب سے اترنا شروع ہوا اس سے تیرہ یا پندرہ برس کے بعد یہ آیت اتری اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ سورت مدنی ہے فضیل بن عیاض بڑے کامل میں مصروف رہتے ایک رات کو جا رہے تھے کسی نے یہ آیت پڑھی بس لرز گئے اسی وقت توبہ کی اور اولیاء اللہ میں شریک ہو گئے ۱۲ ف۳ اگر اللہ تعالی کی کتاب میں تحریف کرنے ۱۲ ف۴ ابن مسعود نے کہا ہر مومن صدیق اور شہید ہے ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا اگر میں توحید اور رسالت پر یقین کروں اسکی گواہی دوں اور پانچوں نمازیں ادا کرتا رہوں اور زکوۃ دیتا رہوں اور رمضان کے روزے رکھا کروں اور رمضان کی راتوں میں عبادت کیا کروں تو میں کیا ہونگا آپ نے فرمایا تو صدیق اور شہیدوں میں سے ہوگا ۱۲ ف۵ یا صدیق اور شہید کا درجہ انکو ملیگا حدیث میں ہے کہ میری امت کو مومن شہید ہیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ۱۲ ف۶ کیونکہ دشمن کا دوست بھی دشمن ہوتا ہے ۱۲ ف۷ کوئی ہوں جب اللہ تعالی اور اس کے رسول کے دشمن ہوئے تو مسلمان انکا دوست نہیں ہو سکتا یہ آیت صحابہ کے شان میں اتری ابوعبیدہ بن الجراح نے اپنے باپ عبداللہ بن الجراح کو بدر کے دن مار ڈالا اور ابوبکرؓ نے اپنے بیٹے سے مقابلہ کرنا چاہا اور مصعب بن عمیرؓ نے اپنے بھائی عبید بن عمیر کو احد کے دن مار ڈالا اور حضرت عمرؓ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام بن مغیرہ کو بدر کے دن مار ڈالا اور حضرت علیؓ اور حمزہؓ اور عبیدہؓ نے اپنے چچا زاد بھائیوں عتبہ اور شیبہ اور ولید بن عتبہ کو قتل کیا غرض ان لوگوں نے خدا اور اسکے رسول کے مقابلہ میں باپ کا لحاظ کیا نہ بیٹے کا نہ بھائی کا نہ کنبے والوں کا مسلمانی اسکو کہتے ہیں اور حقیقت میں وہی لوگ مسلمان کہلانے کے لائق تھے صحیح حدیث میں ہے کہ کوئی تم میں سے اسوقت تک مومن نہیں ہوتا جبتک اسکو میری محبت اپنے ماں باپ بیٹوں اور سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو جو کمبخت ایسی جان نثار سچے ایمان والوں کو برا کہتے ہیں وہ خدا سے نہیں شرماتے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			حِزْبُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝	خوش ہی لوگ اللہ تعالی کے لشکر والے ہیں سن رکھو اللہ تعالی کے لشکر والے ہی (آخر کار) کامیاب ہوں گے۔
۲۸	التغابن ۶۴	۱	وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝	اور جو کوئی اللہ تعالی پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو اللہ تعالی اس کی برائیاں اس پر سے اتار دے گا اور اس کو ایسے باغوں میں لیجائے گا جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے یہی تو بڑی کامیابی ہے۔
〃	〃	۲	وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝	اور جو کوئی اللہ تعالی پر ایمان رکھتا ہوگا اللہ تعالی (مصیبت میں بھی) اسکا دل ٹھکانے رکھیگا اور اللہ تعالی سب کچھ جانتا ہے۔
۲۸	الطلاق ۶۵	۱	وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ	اور جو کوئی اللہ تعالی سے ڈرتا ہے اللہ تعالی (ہر آفت میں) اس کے لیے ایک راستہ نکال دیتا ہے ف اور اسکو وہاں سے روزی پہونچاتا ہے جہاں سے اسکو گمان بھی نہیں ہوتا ف اور جو کوئی اللہ پر بھروسا رکھے تو وہ اسکو بس ہے
〃	〃	〃	وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝	اور جو کوئی اللہ تعالی سے ڈرتا ہے اللہ اسکا کام آسانی سے نکال دیتا ہے ف
〃	〃	〃	وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ۝	اور جو کوئی اللہ تعالی سے ڈرتا ہے اللہ تعالی اسکے گناہ اس پر سے اتار دیتا ہے اور اسکو بڑا نیگ (اجر) دیتا ہے ف
〃	〃	۲	وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۝	اور جو لوگ اللہ تعالی پر ایمان لاویں گے اور اچھے کام کریں گے ان کو اللہ تعالی ایسے باغوں میں لیجائے گا جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ تعالے نے ان کو اچھی روزی دی ف
۲۹	الملک ۶۷	۱	اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝	بیشک جو لوگ بن دیکھے اپنے مالک سے ڈرتے ہیں ان کے لیے (آخرت میں) گناہوں کی بخشش ہے اور بڑا نیگ (بہشت) ف
〃	القلم ۶۸	۲	اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝	پرہیزگاروں کے لیے تو اپنے مالک کے پاس آرام کے باغ ہیں
〃	الحاقۃ ۶۹	۱	فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ هَاۗؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ۝ اِنِّىْ ظَنَنْتُ اَنِّىْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ۝ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ	تو جسکا اعمالنامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا وہ (خوشی خوشی) (لوگوں سے) کہیگا لو ذرا میرا اعمالنامہ تو پڑھو مجھے (دنیا میں) یقین تھا کہ (ایک دن) مجھکو حساب دینا ہوگا پھر وہ تو بڑے آرام کی زندگی

ف وہ کوئی کفر یا ناشکری کا کلمہ زبان سے نہیں نکالنے کا بلکہ صبر کریگا اور راضی برضا سعید بن جبیرؓ نے کہا دل کو ٹھکانے رکھنے سے یہ مراد ہے کہ وہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہیگا ابن عباسؓ نے کہا وہ یہ سمجھے گا کہ تقدیر الہی یہی تھی جو تقدیر میں لکھا ہے وہ ضرور ہونے والا تھا، ف سہل بن عبداللہ نے کہا جو شخص سنت کی پیروی کرے اللہ تعالے سے ڈرکر تو اللہ تعالے بدعتیوں سے اسکو بچا لیگا اور اسکو بہشت عطا فرماویگا۔ روزی پہونچانے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ مالدار ہوگا کیونکہ بہت متقی ایسے ہوتے ہیں جو غریب ہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ ضرورت کے موافق کھانے کو دیگا، ف اسکو مشکل نہیں پڑتی سچ ہے ع خدا خود میرسامان است ارباب توکل را، ف یعنے جنت، ف جو کبھی فنا نہ ہوگی نہ کم ہوگی، ف بن دیکھے سے یہ مراد ہے کہ انہوں نے اللہ تعالی کو نہیں دیکھا یا اس کے عذاب کو یا یہ مراد ہے کہ تنہائی میں خدا تعالے سے ڈرتے ہیں جہاں کوئی آدمی دیکھنے والا نہیں ہوتا۔ حدیث میں ہے جو کوئی خلوت میں اللہ تعالی کو یاد کرے اور اسکی آنکھیں بہ نکلیں تو اسکو قیامت کے دن سایہ ملیگا جب کہیں سایہ نہ ہوگا، ف اس طرح جو کوئی سنت کے موافق طلاق دیگا اور عورت کے ستانے کی نیت نہ رکھے اس کے لیے بھی اللہ تعالی کوئی عمدہ سبیل کریگا اور دوسری عورت اس سے اچھی عطا فرمائیگا یہ آیت اس وقت اتری جب اشجع کا ایک شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اس نے اپنی محتاجی اور کثیر العیالی کا شکوہ کیا اور کہنے لگا میرا بیٹا بھی کافروں نے قید کر لیا ہے آپ نے فرمایا اللہ سے ڈر اور صبر کر اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ بہت پڑھا کر اس نے ایسا ہی کیا اس کا بیٹا کافروں کے بہت سے جانور ہنکا کر اس کے پاس آگیا، دوسری روایت میں ہے کہ اس شخص کا نام عوف بن مالک اشجعی تھا۔

پارہ	سورہ	رکوع	آیات	ترجمہ
			رَّاضِيَةٍ ۙ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ ۚ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ ۚ	میں اونچے باغ میں ہے گا جس کے میوے جھکے ہونگے ف۱ ایسے لوگوں سے کہا جائیگا تم نے جو (نیک) کام اگلے دنوں میں (دنیا میں) کیے تھے انکے بدل (آج) مزے سے کھاؤ پیو (چین کرو) ف۲
۲۹	المدثر	۲	كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ۙ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ ۛ فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ ۙ عَنِ الْمُجْرِمِينَ ۙ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ۙ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ۙ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ۙ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ۙ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ۙ حَتَّىٰ أَتَانَا الْيَقِينُ ۚ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ ۚ	ہر شخص اپنے (بری) کاموں کے بدل گرفتار رہیگا مگر داہنے ہاتھ والے ف۳ وہ بہشت کے باغوں میں چین کرتے ہونگے گنہگاروں (کافروں) سے پوچھ رہے ہونگے اجی تم دوزخ میں کیوں پڑے وہ جواب دینگے ہم (دنیا میں) نماز نہیں پڑھتے تھے اور محتاج کو کھانا نہیں کھلاتے تھے ف۴ اور یہ کرتے تھے کہ بیہودہ بکنے والوں کے ساتھ ہم بھی بیہودہ بکا کرتے تھے ف۵ اور بدلے کے دن (یعنی قیامت) کو ہم جھوٹ سمجھتے تھے یہاں تک کہ موت ہم پر آن پہونچی (مرتے دم تک اسی حال میں رہے) تو انکو سفارش کرنیوالوں کی سفارش فائدہ نہ دے گی ف۶
۲۹	الدھر	۱	إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ۚ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ۚ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ۚ وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۚ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ۚ إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ۚ فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا ۚ وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا ۚ مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ ۖ لَا يَرَوْنَ فِيهَا	جو لوگ نیک ہیں وہ (آخرت میں) ایسے شراب کا جام پئیں گے جس میں کافور ملا ہوگا ف۷ کافور ایک چشمہ ہے (بہشت میں) جس میں سے اللہ تعالےٰ کے (نیک) بندے پئیں گے اسکو خوب بہائیں گے ف۸ انکو یہ نعمت اس وجہ سے ملیگی کہ وہ (دنیا میں) اپنی نذر پوری کرتے تھے اور اس دن سے ڈرتے تھے جسکی مصیبت پھیل جائیگی ف۹ اور اللہ تعالیٰ کی محبت سے (یا کھانے کی احتیاج رکھکر) مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے تھے ف۱۰ اور کہتے تھے ہم تم کو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے کھلاتے ہیں ہم تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتے نہ شکرگذاری ف۱۱ ہم کو اپنے مالک سے اس دن کا ڈر لگا ہوا ہے جو بہت اداس اور سخت ہوگا ف۱۲ تو خدا تعالیٰ نے بھی اس دن کی مصیبت سے ان کو بچا لیا اور اسی کے بدل ان کو تازگی اور خوشی عنایت فرمائی اور جیسا انہوں نے (دنیا میں) صبر کیا تھا اس کے بدل میں ان کو بہشت اور ریشمی پوشاک دی ف۱۳ وہاں تختوں پر تکیے لگائے

ف۱ آدمی ہاتھ سے توڑ لیگا ۱۲ ف۲ ابن عباسؓ نے کہا یعنی دنیا میں جو اللہ تعالیٰ کے لیے تم بھوکے رہے تھے روزہ رکھا تھا اس کے بدل آج کھاؤ پیو ۱۲ ف۳ جن کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں ملیگا ۱۲ ف۴ نماز عبادت بدنی ہے ۱۲ اور محتاج کو کھانا کھلانا مالی عبادت ہے مطلب یہ ہے کہ نہ بدنی عبادت کرتے تھے نہ مالی ۱۲ ف۵ کبھی خدا تعالیٰ کو جھٹلاتے کبھی پیغمبرؐ کو کبھی نماز پر ٹھٹھے مارتے ان آیتوں سے اس شخص نے دلیل لی ہے جو کہتا ہے کہ کافروں کو بھی نماز روزے کی ترک پر عذاب ہوگا ۱۲ ف۶ کیونکہ وہ کفر پر مرے اور کافر کے لیے سفارش قبول نہ ہوگی اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ مومن کو سفارش فائدہ دیگی ۱۲ ف۷ کافور کی خوشبو ہوگی اور مشک کی مہر شیشوں پر لگی ہوگی ۱۲ ف۸ جدھر چاہیں گے بہالے جائیں گے ۱۲ ف۹ یعنی قیامت کے دن سے جو ایک بلائے عام ہے ہر شخص اس دن پریشان ہوگا ۱۲ ف۱۰ یعنی باوجود اپنی ضرورت اور حاجت کے ان لوگوں کا کھلانا مقدم رکھتے تھے حالانکہ خود اپنے آپ کو کھلانے کی خواہش ہوتی مگر آپ نہ کھا کر ان لوگوں کو کھلا دیتے ۱۲ ف۱۱ سبحان اللہ ایسا ہی کھانا مقبول ہے ورنہ ناموری کے لیے کھلانا یا بدلہ کی توقع رکھکر کچھ ثواب نہیں ہے حدیث میں ہے اس طرح صدقہ دے کہ داہنے ہاتھ کی بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو ایک بزرگ جسکو قرض حسنہ دیتے اس کی دیوار کے سائے میں نہ بیٹھتے اس خیال سے کہ کہیں میرے ثواب میں فرق نہ آجائے ۱۲ ف۱۲ یعنی اس دن لوگوں پر اداسی برس رہی ہوگی تیوڑی چڑھائے ہونگے مراد قیامت کا دن ہے ۱۲ ف۱۳ دنیا میں کھانے سے صبر کیا تھا تو بہشت کے عمدہ عمدہ کھانے ملے اور ریشمی کپڑا دنیا میں نہیں پہنا تھا تو آخرت میں ملا ۱۲

			شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ۚ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ۰ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا ۙ قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ۰ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ۚ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ۰ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ۰ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ۰ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ؗ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ۰ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ۰	(اثر کرے) بیٹھے ہونگے نہ تو دہوپ کی گرمی وہاں دیکھیں گے اور نہ جاڑے کی سختی ف اور وہاں کے (درختوں کے) سائے ان پر جھکے ہونگے اور وہاں کے پھل (میوے لٹکے) بالکل قریب ہونگے اور ف ان پر چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دور چل رہا ہوگا (وہ شیشے کے ہونگے چاندی کے شیشے (یعنی سفید شفاف) جنکو پلانیوالوں نے (بہشت کے خادموں نے) ٹہیک انداز کے موافق بنالیا ہوگا ف اور انکو وہاں ایک اور شراب کا جام پلایا جائیگا جس میں سونٹھ ملی ہوگی ف سونٹھ ایک چشمہ ہے بہشت میں جس کا نام سلسبیل ہے اور ان پر (خدمت کیلیے) لڑکے گہوم رہے ہونگے جو ہمیشہ لڑکے (نابالغ) ہی رہیں گے (ایسے خوبصورت) جب تو ان کو (جابجا چلتے پھرتے) دیکھے تو سمجھے بکھرے ہوئے موتی ہیں اور (اے پیغمبر) جب تو بہشت کو دیکھے تو وہاں (ہر طرح کی) نعمت اور بڑی بادشاہت (کا سامان) دیکھیگا ف بہشت والوں کی اوپر کی پوشاک سبز باریک اور موٹے ریشمی کپڑوں کی ہوگی اور ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ف انکا مالک انکو پاکیزہ شراب پلوائیگا ف (انسے کہا جائیگا) یہ تمہارے نیک اعمال کا بدلہ ہے اور تم جو دنیا میں محنت اٹھاتے رہے آج اسکا پھل ملا
۲۹	المرسلت	۲	اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ۙ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ۰ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۰ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۰ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۰	بے شک جو لوگ پرہیزگار ہیں وہ سایوں اور چشموں اور میووں میں جو ان کو بہائیں (مزے کرتے) ہونگے (ان سے کہا جائیگا) تم جیسے (اچھے) کام (دنیا میں) کرتے تھے (آج) انکے بدل مزے سے کھاؤ پیو بیشک ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں (مگر) اس دن جھٹلانے والوں کی تو خرابی ہوگی
۳۰	النبا	۲	اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۙ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۙ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۙ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۚ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۚ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً	بیشک پرہیزگار (آخرت میں) مراد کو پہونچیں گے انکو (رہنے کو) باغ اور (کھانے کو) انگور ملیں گے اور (دل بہلانے کو) نوجوان عورتیں ہم سن اور (پینے کو) بھرا جام ف وہاں بیہودہ بکواس (کسی کے منہ سے) نہ سنیں گے اور نہ جھٹلانا (یا جھوٹ) (اے پیغمبر) یہ تیرے مالک کا

ف نہایت معتدل خوشگوار موسم ہوگا۔ حدیث میں ہے دوزخ نے پروردگار سے فریاد کی کہ میں اپنے تئیں آپ کھا گئی اسکو سال میں دو سانس لینے کی اجازت ہوئی تو جاڑے کی سخت سردی اور گرما کی گرمی اسی سانس سے ہے ۱۲ ف ہر وقت جب چاہیں گے کہڑے بیٹھے توڑ لیں گے اگرچہ بہشت میں دہوپ نہ ہوگی مگر درختوں کا سایہ پڑیگا یہ اللہ تعالی کی قدرت ہے ۱۲ ف بہشتیوں کی خواہش کے موافق نہ کم نہ زیادہ۔ ابن عباسؓ نے کہا دنیا میں چاندی کو کتنا ہی باریک کریں گو مکھی کے پر برابر مگر وہ شفاف نہیں ہوتی لیکن بہشت کی چاندی شیشے کی طرح شفاف ہوگی ۱۲ ف عرب لوگ شراب میں سونٹھ ملانا پسند کرتے تھے تاکہ خوشبودار ہو جاوے دوسرے یہ کہ کافور ملا ہوا شراب سرد ہوگا اور یہ گرم دونوں کا مزہ اٹھائیں گے بہشت کی سونٹھ بھی دنیا کی سونٹھ سے الگ ہے اس میں ایسی تیزی نہیں جو زبان اور حلق کو تکلیف پہونچائے ۱۲ ف کیونکہ وہ اس شہنشاہ کا گھر ہے جس کے سب بادشاہ غلام ہیں کہتے ہیں ہر بہشتی کے سر پر بادشاہی تاج ہوگا اور ان میں اعلی درجہ والا وہ ہوگا جس کو ہر روز اپنے مالک کا دیدار نصیب ہوگا ۱۲ ف یعنے کبھی چاندی کے کنگن پہنیں گے کبھی سونے کے جیسے دوسری آیت میں ہے کبھی موتی کے بعضوں نے کہا مرد چاندی کے پہنیں گے اور عورتیں سونے کے بعضوں نے کہا چاندی کے کنگن نیچے پہنیں گے اور عورتیں سونے کے ۱۲ ف یہ ایک اور قسم کا شراب ہے جسکو شراب طہور کہتے ہیں اسکے پینے سے دل کی تمام کثافتیں دور ہو جائیں گی۔ مالک کی محبت دل میں جم جائے گی اس کے دیدار کے سوا اور کسی چیز میں پھر لذت نہ آئیگی مقاتل نے کہا شراب طہور کا چشمہ جنت کے دروازے پر ہے جو اس میں سے پیے گا اس کا دل حسد اور بغض اور تمام برے اخلاق سے پاک ہو جائے گا۔ ابراہیم نخعی نے کہا کھانے کے بعد یہ شراب ملے گی فوراً کھانا ہضم ہو جائے گا اور بدن سے ایک پسینہ نکلیگا جس میں مشک کی خوشبو ہوگی ۱۲ ف کواعب جمع ہے کاعب کی کاعب اس لڑکی کو کہتے ہیں جو جوانی کو پہونچکر اسکی چھاتی ابہر آئے یعنے نار پستان ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			حِسَابًا ۙ	بدلہ ہے حساب سے (ان کو دے گا) ف
۳۰	النّٰزعٰت ۷۹	۲	وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۙ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۙ	۱۳۵ اور جو کوئی (دنیا میں) اپنے مالک کے سامنے (ایک روز حساب کتاب کے لیے) کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا اور نفس کو بری خواہش سے روکتا رہا تو اس کے رہنے کی جگہ بہشت ہی ہوگی۔
″	الانفطار ۸۲	۱	اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۙ	۱۳۶ بیشک اچھے نیک لوگ تو آرام میں ہیں گے
″	المطففین ۸۳	۱	كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ۭ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ۭ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۙ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۭ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۙ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۙ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ۚ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۙ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۭ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ۭ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ۙ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ۭ	۱۳۷ بیشک نیک لوگوں کے اعمالنامے علیین میں رہتے ہیں ف اور (اے پیغمبر) تو کیا جانے علیین کیا ہے ف ایک دفتر ہے لکھا ہوا مقرب فرشتے وہاں حاضر رہتے ہیں ف بیشک نیک لوگ بڑے آرام میں تختوں پر بیٹھے ہوئے (جنت کا سامان) دیکھ رہے ہونگے (اے شخص اگر تو ان کو دیکھے تو دیکھتے ہی) ان کے چہروں پر خوشحالی کی تازگی پہچان لے ف ان کو خالص (روٹ) شراب سربمہر پلائی جائے گی پی چکنے پر اس میں سے مشک کی خوشبو آئے گی اور ایسے پاکیزہ شراب کی ریس کرنے والوں کو ریس کرنا چاہیئے اور اس شراب میں تسنیم کا پانی ملا ہوگا جو ایک چشمہ ہے (بہشت کا جسے (خاص) مقرب لوگ پئیں گے ف
۳۰	″	″	فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ۙ عَلَى الْاَرَآئِكِ ۙ يَنْظُرُوْنَ ۭ	۱۳۸ تو آج (اس کے بدلے یعنی آخرت میں) مسلمان کافروں پر ہنس رہے ہیں ف تختوں پر بیٹھے سیر کر رہے ہیں ف۹
″	الانشقاق ۸۴	″	فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۙ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۭ	۱۳۹ پھر جسکو اسکا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں ملے گا اس سے تو آسانی سے حساب لیا جاوے گا۔ اور وہ خوش خوش اپنے گھر والوں پاس (جو بہشت میں ہونگے) لوٹ جائے گا ف
″	″	″	اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۧ	۱۴۰ مگر (ہاں) البتہ جو لوگ ایمان لائیں اور اچھے کام کریں انکو بے حد ثواب ملے گا۔
″	البروج ۸۵	″	اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ڛ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۭ	۱۴۱ بیشک جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے انکے لیے (آخرت میں) بہشت کے باغ ہیں جنکے تلے نہریں پڑی بہہ رہی ہیں یہ تو بڑی کامیابی ہے

ف ہر نیکی کے بدلے دس نیکیوں کا حساب لگا کر ۱۲ ف علیین بلند مقام یعنے ساتواں آسمان مومنوں کی روحیں وہیں رہتی ہیں ۱۲ ف ابن عباسؓ نے کعب احبار سے اس آیت کو پوچھا ان کتاب الابرار لفی علیین انہوں نے کہا مومنوں کی روح بدن سے نکلتی ہے تو اس کو آسمان پر لیجاتے ہیں اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور فرشتے خوشی کے ساتھ اسکا استقبال کرتے ہیں یہاں تک وہ عرش تک پہونچ جاتی ہے پھر عرش کے نیچے سے اس کے لیے ایک کتاب نکالی جاتی ہے اس پر مہر کرکے رکھدیجاتی ہے وہ پہچان ہے اس کی نجات کی قیامت کے دن حدیث میں ہے کہ ایک نماز کے بعد دوسری نماز پڑھنا بیچ میں کوئی بیہودہ کام نہ کرنا علیین میں لکھا جاتا ہے ۱۲ ف نیک لوگوں کا نامہ اعمال ۱۲ ف یا فرشتے قیامت کے دن اسکی سچائی کی گواہی دینگے خطیب نے کہا اس دفتر میں نیکوں کے اعمال اور ان کے نام سب لکھے جاتے ہیں ۱۲ ف جو آدمی آرام اور راحت میں آسودہ زندگی بسر کرتا ہے اس کے چہرے پر طراوت اور تازگی اور خوشی نمایاں رہتی ہے دیکھنے سے معلوم ہو جاتی ہے جنتیوں کا یہی حال ہوگا جو کوئی انکا چہرہ دیکھے گا تو سمجھ لیگا کہ بڑے آرام اور خوشی میں ہیں حضرت علیؓ نے کہا کہ نعیم ایک چشمہ ہے جنت میں جنتی اس میں وضو اور غسل کریں گے اور ان کے چہرہ پر رونق آجائے گی ۱۲ ف اولیا اللہ اور خاص لوگ جو مقربین بارگاہ الٰہی ہیں۔ ابن مسعودؓ نے کہا یہ لوگ شراب خالص ہی پئیں گے باقی عام بہشتیوں کو ملا کر دیا جائے گا ابن زیدؓ نے کہا یہ چشمہ عرش کے تلے بہتا ہے ۱۲ ف بہشتی لوگ جب کافروں کی خرابی پر نظر ڈالیں گے اور دوزخ میں ان کی تباہی دیکھیں گے تو ہنس دیں گے ابو صالح نے کہا کہ دوزخ کے دروازے کھولدیئے جائیں گے اور دوزخیوں سے کہا جائے گا باہر نکلو وہ نکلنے کے لیے دوڑیں گے بہشتی لوگ یہ حال دیکھ رہے ہوں گے جب دروازوں کے قریب پہونچیں گے تو دروازے بند کر دیے جائیں گے بس بہشتی لوگوں کو ہنسی آئی ہوئی ہوگی ۱۲ ف یا دوزخیوں کا برا حال دیکھ رہے ہیں ۱۲ ف آسانی سے حساب لینا یہ ہو کہ اس سے جھگڑا نہ کریگا اس کے گناہ صرف اسکو بتلا دیگا اور باز پرس نہ کریگا جیسے صحیح حدیث میں ہے جس سے حساب میں جھگڑا کیا جائیگا وہ تباہ ہوگا ایک حدیث میں ہے آپ نماز میں یوں دعا فرماتے یا اللہ مجھ سے آسانی سے حساب لے ایک حدیث میں ہے جس میں تین باتیں ہونگی اس سے آسانی کے ساتھ حساب لیا جائیگا اور وہ بہشت میں جائیگا جو اسکو محروم کرے اسکو دے اور جو اس پر ظلم کرے اسکو معاف کر دے اور جو اس سے رشتہ کاٹے اس سے جوڑے ۱۲

آیہ	سورہ	رکوع		
۱	الاعلیٰ ۸۷	۱	سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۙ	جس کو اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے وہ سمجھ جائے گا
۱	الفجر ۸۹	۱	يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۙ ارْجِعِيْٓ	(اور مومن سے اللہ تعالیٰ یوں فرمائیگا) چین سے رہنے والی جان تو اپنی
			اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۚ فَادْخُلِيْ	مالک کے پاس لوٹ چل تو اس سے خوش وہ تجھ سے خوش ف۱ اور میرے (نیک)
			فِيْ عِبٰدِيْ ۙ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝	بندوں میں جا مل اور میرے بہشت میں جا داخل ہو ف۲
۱	البلد ۹۰	۱	اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۭ	یہی لوگ (قیامت کے دن) داہنی جانب والے ہوں گے
۱	الشمس ۹۱	۱	قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۽	جس کی جان کو اللہ تعالیٰ نے سنوارا اس نے مراد پائی ف۳
۱	اللیل ۹۲	۱	فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى	پھر جس نے (اسکی راہ میں دیا) اور (حرام کاموں سے) بچا رہا اور اچھی بات پر یقین
			فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۭ	کیا تو ہم اس کو آسانی سے اس کام میں لگا دینگے جس سے اس کو آرام ملے
۱	〃	〃	وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۙ الَّذِيْ يُؤْتِيْ	اور وہ بڑا پرہیزگار اس سے بچا لیا جائیگا جو اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں اسلیے
			مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۚ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ	دیتا ہے کہ وہ پاک ہو اور اس پر کسی کا کوئی احسان نہیں کہ وہ ادھر اس کو
			نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۙ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ وَجْهِ رَبِّهِ	اتارتا ہو (وہ تو) اپنے مالک کی رضامندی چاہتا ہے جو سب سے
			الْاَعْلٰى ۚ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝	اونچا ہے (سب سے بلند اپنے عرش پر ہے) اور وہ (اپنے مالک سے) ضرور راضی ہوگا
۱	التین ۹۵	۱	اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ	البتہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے (وہ اگر بوڑھے بھی ہو جائیں تو
			اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۭ	کچھ ڈر نہیں) انکو بے انتہا ثواب ملے گا ف۴
〃	البینہ ۹۸	۱	اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ	بیشک جو لوگ ایمان لائے (انہوں نے سب پیغمبروں کو مانا) اور اچھے کام
			اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۭ	کیے وہ ساری خلقت میں بہتر ہیں ف۵
〃	〃	〃	ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝	جو کوئی اپنے مالک سے (دنیا میں) ڈرتا رہا اس کو ایسا ہی بدلہ ملیگا

الاعراف (۲۶) — باب ۲۶ اعراف کا بیان

۸	الاعراف	۵	وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَي الْاَعْرَافِ	اور بہشت اور دوزخ کے بیچ میں ایک آڑ ہے ف۶ اور اعراف پر کچھ لوگ
			رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّۢا بِسِيْمٰىهُمْ ۚ وَنَادَوْا	ہونگے جو جنتیوں اور دوزخیوں کو ان کے نشان سے پہچان لینگے ف۷ اور
			اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۣ	یہ اعراف والے جنتیوں کو پکار کر کہیں گے سلام علیکم ابھی وہ جنت میں گئے
			لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ۝ وَاِذَا	نہ ہونگے اور امید رکھتے ہونگے ف۹ اور جب انکی نگاہ دوزخیوں کیطرف جا
			صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَاۗءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ	پڑیگی ف۱۰ تو وہ کہیں گے مالک ہمارے ہمکو ان ظالم لوگوں کے ساتھ مت کر

ف۱ ابن عباس رض نے کہا جس وقت یہ آیت اتری ابوبکر صدیق رض بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیا اچھی آیت ہے آپ نے فرمایا تجھ سے بھی کہا جائے گا نفس مطمئنہ سے وہ نفس مراد ہے جسکو توحید اور ایمان پر پورا یقین ہے کوئی شک نہیں مجاہد رح نے کہا کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی ہے کہتے ہیں یہ موت کے وقت کہا جائے گا یا قبر سے اٹھتے وقت یا جنت میں داخل ہوتے وقت ف۲ کہتے ہیں مرتے وقت یہ کہا جاتا ہے میرے نیک بندوں میں جا مل اور قیامت کے دن یہ کہا جائیگا میرے بہشت میں داخل ہو طبرانی نے سعید بن جبیر رض سے نکالا ابن عباس رض طائف میں مرے ایک نئی قسم کا پرندہ آیا جسکو کبھی نہیں دیکھا وہ ان کی نعش میں سما گیا پھر کسی نے اسکو باہر نکلتے نہ دیکھا جب ان کو دفن کیا تو قبر کے کنارے سے یہ آیت سنائی دی یا ایتہا النفس المطمئنۃ اخیر تک ہم نہیں جانتے کس نے پڑھی ۱۲ ف۳ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جس نے اپنی جان کو سنوارا یعنے شرک اور کفر اور برے کام سے بچایا وہ مراد کو پہنچ گیا مگر پہلا ترجمہ زیادہ صحیح ہے۔ حدیث میں ہے اس جان نے مراد پائی جس کو اللہ تعالیٰ نے سنوارا یہ جملہ سب قسموں کا جواب ہے ۱۲ ف۴ بڑھاپے میں بھی اگر ان سے نیک عمل نہ ہو سکے تو جو نیک عمل وہ جوانی میں کیا کرتے تھے اس کا ثواب ملتا رہے گا جیسے حدیث میں ہے کہ بندہ جب سفر کرے یا بیمار ہو جائے تو جو عمل وہ حالت صحت اور اقامت میں کیا کرتا تھا اس کا ثواب اس کو ملتا رہے گا رواہ البخاری

ف۵ ابوہریرہ رض نے کہا مومن کا درجہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت میں فرشتوں سے زیادہ ہوگا اور تمکو شبہ ہو تو یہ آیت پڑھو حضرت عائشہ رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساری خلقت میں کون بہتر ہے آپ نے فرمایا کیا تو یہ آیت نہیں پڑھتی ۱۲ ف۶ جسکو اعراف کہتے ہیں وہ ایک دیوار ہے بہشت اور دوزخ کے درمیان ۱۲ ف۷ مثلاً جنتیوں کا منہ سفید نورانی ہوگا اور دوزخیوں کا کالا کلوٹا ۱۲ ف۸ یعنے اعراف والے یا جنتی ۱۲ باقی در ضمیمہ

قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ۭ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝	اور اعراف والے کچھ لوگوں کو پکاریں گے جن کو ان کے نشان سے پہچان لیں گے کہیں گے اب تمہارا جتھا (جماؤ یا خزانہ) کچھ کام نہ آیا۔ اور نہ وہ (کام آئیں) جو تم شیخیاں مارتے تھے ف۱ کیا ف۲ یہی لوگ ہیں جن کے لیے تم قسم کہاتے تھے کہ اللہ تعالے ان پر رحمت نہیں کرنے کا تم تو ارے ـــ بہشت میں جاؤ نہ تم کو کوئی ڈر ہے نہ تم رنجیدہ ہوگے ف۳

اَلْجَنَّةُ وَنِعَمُهَا ۲۷ باب بہشت اور اس کی نعمتوں کا بیان

پارہ	سورہ	رکوع		
۱	البقرہ	۳	كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ۭ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ڎ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝	جب اس باغ کا کوئی میوہ انکو کہانیکو دیا جاویگا تو کہیں گے یہ تو وہی ہے جو پہلے ہم کو مل چکا تہا کیونکہ جو میوے وہاں لائے جاوینگے انکی صورتیں ملتی جلتی ہونگی (یعنی مزا جدا جدا) اور انکے لیے وہاں ستھری (پاکیزہ) عورتیں ہیں اور وہ ہمیشہ ہمیشہ ان باغوں میں رہیں گے ف۴
۸	الانعام	۱۵	لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝	وہ انکے مالک کے پاس انکے لیے سلامتی کا گھر یعنے جنت طیار ہے اور انکے کیے کے بدل ف۵ وہی (خدا) ان کا مددگار ہے
״	الاعراف	۵	وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۣ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَاۗءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۭ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۭ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ	اور ان کے دلوں میں جو کچھ کینہ ہوگا وہ ہم نکال ڈالیں گے ف۶ انکے تلے نہریں بہ رہی ہونگی اور وہ کہتے ہونگے خدا کا شکر جس نے ہمکو یہ رستہ ف۷ دکھلایا ف۸ اور اگر ہم کو راہ پر نہ لگاتا تو ہم (جنت کی) راہ نہ پاتے ف۹ بیشک ہمارے مالک کے پیغمبر سچی بات لیکر آئے تہے ف۱۰ اور ان سے پکار کر کہدیا جائیگا جنت ہے تم اپنے کاموں کے بدل اس کے وارث ہوئے ف۱۱ اور جنتی دوزخیوں کو ف۱۲ پکاریں گے ہم سے جو ہمارے مالک نے وعدہ کیا تہا وہ تو ہم نے سچ پایا اب تم سے جو تمہارے مالک نے وعدہ کیا تہا اس کو تمنے سچ پایا یا نہیں (وہ کہیں گے ہاں سچ پایا) اتنے میں ایک پکارنے والا ف۱۳ ان کے بیچ میں پکار اٹھے گا کہ ظالموں پر خدا کی پھٹکار

ف۱ غرور اور تکبر کرتے تے ۱۲ ف۲ جنتیوں کی طرف اشارہ کرکے ان دوزخیوں سے کہیں گے ۱۲ ف۳ بعضوں نے یوں تفسیر کی ہے کہ جب اعراف والے ان کافروں سے کہیں گے تو وہ یہ جواب دیں گے خیر یہ لوگ تو جنت میں گئے مگر تمکو بہشت نہ ملی اس وقت فرشتے اللہ تعالے کے حکم سے ان اعراف والوں کو کہیں گے تم بھی جنت میں جاؤ نہ تم کو ڈر ہوگا نہ تم رنجیدہ ہوگے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے یہی لوگ ہیں جنکی نسبت قسمیں کہاتے تھے کہ ان پر اللہ کی مہربانی نہیں ہوسکتی ان کو تو حکم ہوگیا کہ بے کھٹکے اب جنت میں جاؤ ۱۲ ف۴ اور وہاں کے میووں اور نعمتوں اور بیبیوں سے مزے لوٹا کریں گے۔ شاہ عبدالقادر رحمہ نے فرمایا یعنے جنت کے ہر میوے کا مزہ جدا ہے اگرچہ صورت ملتی ہو صورت دیکھ کر جانیں گے کہ وہی قسم ہے جو کہا چکے ہیں جب چکھیں گے تو مزہ جدا پاویں گے ابن حبان نے ابوہریرہ رض سے روایت کیا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جنت کی نہریں مشک کے پہاڑوں سے پھوٹی ہیں ابن عباس نے کہا کہ جنت کی چیزوں میں سے کوئی چیز دنیا میں نہیں ہے صرف نام وہی ہیں (یعنے حقیقت اور ہے) مسلم نے جابر سے روایت کیا کہ آنحضرت نے فرمایا جنتی کہا دیں گے پئیں گے لیکن پیشاب اور پاخانہ نہ کریں گے دہو کیں گے نہ ناک سنکیں گے سانس کی بجائے سبحان اللہ اور الحمد للہ ہوگا انکا کہانا ایک ڈکار لینے سے ہضم ہوجائیگا اور ان کے پسینے میں مشک کی خوشبو ہوگی ستہری اور پاکیزہ عورتیں یعنے جنت کی حوریں نہ انکو حیض نہ نفاس ہوگا نہ وہ پاخانہ اور پیشاب کرینگی نہ بچے جنیں گی ۱۲ ف۵ یعنی ان کے نیک کاموں کے بدل ۱۲ ف۶ یعنے بہشتیوں میں آپس میں ایک دوسرے سے کوئی رنج اور حسد نہ ہوگا سب صاف اور پاکدل ہونگی ایک دوسرے کا بلند درجہ دیکھکر ناخوش نہ ہوگا بلکہ خوش ہوگا حضرت علی نے کہا یہ آیت ہم لوگوں کے حق میں اتری جو جنگ میں شریک تھے ف۷ یعنے ایمان اور نیک اعمال کا ۱۲ ف۸ جس کا بدلے میں یہ ہمیشہ کا عیش ملا ۱۲ ف۹ حدیث میں ہے کہ دوزخی اپنا ٹھکانا جو جنت میں ہوگا دیکھ کر افسوس کریگا اور بہشتی دوزخ میں اپنا ٹھکانا دیکھ کر خدا کا شکر کریگا۔ اور ہر ایک کے لیے دو ٹھکانے طیار ہوئے ہیں ایک جنت میں اور ایک دوزخ میں ۱۲ باقی در ضمیمہ

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			بَيْنَهُمْ أَن لَّعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ۝ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُم بِالْآخِرَةِ كَافِرُونَ ۝	جو اللہ کے دین سے لوگوں کو) روکتے ہیں اور اس کو ٹیڑھا کرنا چاہتے ہیں ف۱ اور وہ آخرت کو (بھی) نہیں مانتے ف۲
۱۳	الرعد ۱۳	۵	مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا ۚ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَوا ۖ وَّعُقْبَى الْكَافِرِينَ النَّارُ ۝	جس باغ کا پرہیزگاروں کے لیے وعدہ ہے اس کا حال یہ ہے اس کے تلے (پانی کی) نہریں پڑی بہہ رہی ہیں ف۳ ہمیشہ (ہر فصل میں) اسکا میوہ تیار (کبھی فنا یا کم نہ ہوگا) اور سایہ (بھی ہمیشہ قائم) پرہیزگاروں کا انجام یہ ہے اور کافروں کا انجام دوزخ ہے ف۴
۱۶	مریم ۱۹	۴	لَّا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلَامًا ۖ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا ۝ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَن كَانَ تَقِيًّا ۝	وہاں کوئی بیہودہ بات سننے میں نہ آئے گی البتہ سلام (کی آواز) سنتے رہیں گے اور وہاں ان کو صبح و شام کھانا ملتا رہے گا ف۶ یہی وہ بہشت ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے ان کو کرینگے جو پرہیزگار ہیں ف۷
۱۹	الفرقان ۲۵	۳	أَصْحَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَأَحْسَنُ مَقِيلًا ۝	بہشت والے تو اس دن اچھے ٹھکانے اور اچھے آرام کی جگہ میں ہونگے ف۸
۲۳	یٰسٓ ۳۶	۴	إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ ۝ هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ ۝ لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُم مَّا يَدَّعُونَ ۝ سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ ۝	بیشک بہشتی لوگ آج ایک دھندے میں جی بہلا رہے ہیں ف۹ وہ اور انکی بی بیاں چھاؤں میں تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے ف۱۰ ان کو وہاں میوہ ملیگا اور جو خواہش کریں گے (وہ حاضر) (سب سے بڑھ کر یہ ہوگا کہ مہربان پروردگار کی طرف سے ان کو سلام کہا جائے گا ف۱۱
۲۵	الزخرف ۴۳	۷	وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ ۝	اور (ان کے سوا) جو ان کے جی خواہش کریں گے اور آنکھوں کو اچھا معلوم ہوگا (وہ وہاں موجود ہوگا)
۲۶	محمد ۴۷	۲	مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ	جس بہشت کا پرہیزگاروں سے وعدہ ہے اس کا تو حال یہ ہے کہ اس میں بن بو (صاف) پانی کی نہریں (بہ رہی) ہیں اور دودھ کی (بھی) نہریں ہیں جسکا مزہ نہیں بدلا ف۱۲ اور شراب کی (بھی) نہریں ہیں جو پینے والوں کو اچھا مزہ دیں گی ف۱۳ اور صاف نتھرے (شہد کی (بھی)

ف۱ حالانکہ وہ سیدھا ہے تاکہ لوگ اس سے نفرت کریں ۱۲ ف۲ جیسے ہمارے زمانہ میں بہت سے کافر ایسے پیدا ہوئے ہیں جو اسلام کے سچے دین کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ جس طرح ہوسکے جھوٹے جھوٹے بہتان لگا کر اس دین سے لوگوں کو نفرت دلاویں کبھی کہتے ہیں کہ اسلام میں عورتوں کو لونڈیاں بنا کر قید رکھنے کا حکم ہے کبھی کہتے ہیں اسلام میں لونڈی غلاموں پر بہت ظلم ہوتا ہے اسلام میں جہاد یعنی بندگان خدا کی مفت جان لینا اور انکا مال لوٹنا اس قسم کی باتیں تو پادریوں نے یورپ کے جاہلوں میں مشہور کر رکھی ہیں جن کو اسلام کے اصلی مسائل معلوم نہیں ہیں ۱۲ ف۳ تو کیا شاداب اور پربہار ہوگا ۱۲ ف۴ پرہیزگاروں سے مومن مراد ہیں جو شرک سے پرہیز کرتے ہیں سید علامہ نے کہا اس آیت سے جہمیہ کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں جنت کی نعمتیں ایک روز فنا ہو جائیں گی ۱۲ ف۵ بہشتی آپس میں ایکدوسرے کو سلام کرینگے یا اللہ تعالیٰ انکو سلام کہلا بھیجے گا یا فرشتے انکو سلام کریں گے ۱۲ ف۶ بہشت میں نہ تو دن ہوگا نہ رات ہمیشہ ایک سی حالت رہے گی۔ تو مطلب یہ ہے کہ اتنی اتنی دیر کے بعد جتنی دیر دنیا میں صبح سے شام تک ہوتی ہے انکے لیے کھانا بھیجا جائیگا ۱۲ ف۷ کفر اور شرک سے پرہیز کرتے ہیں ۱۲ ف۸ ابن مسعود نے کہا ابھی دوپہر نہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ حساب سے فارغ ہو جائیگا اور بہشتی لوگ بہشت میں جا کر ٹھہر رہیں گے اور دوپہر کو آرام کریں گے ۱۲ ف۹ وہ دھندہ کیا ہے باکرہ حوروں سے صحبت کرنا ابن عمر نے کہا بہشت میں جب کوئی مسلمان اپنی عورت پاس جائیگا اسکو باکرہ (کنواری) پائیگا بعضوں نے کہا کہ دھندہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہونگے طرح طرح کی لذتوں میں مصروف ہونگے ۱۲ ف۱۰ چھاؤں بہشت کے درختوں اور مکانوں کی ہوگی ۱۲ ف۱۱ فرشتے ہر دروازے سے ان کے پاس آئیں گے اور کہیں گے سلام علیکم یا اہل الجنۃ من رب رحیم ایک حدیث میں ہے کہ بہشت کے لوگ نعمتوں میں ہونگے اتنے میں ایک نور اوپر سے چمکے گا وہ سر اٹھائینگے تو کیا دیکھیں گے پروردگار انکے اوپر آیا ہے وہ فرمائیگا السلام علیکم اے بہشت والو پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ابن عباس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ خود انکو سلام کریگا ۱۲ ف۱۲ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے تازہ دودھ ۱۲ ف۱۳ نہ دنیا کے شراب کی طرح جو کڑوا اور تیز اور بدمزہ ہوتا ہے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
			مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ	نہریں ہیں اور ان کے سوا ہر طرح کے میوے ان کے لیے وہاں موجود ہیں اور سب سے بڑھ کر ان کے مالک کی طرف سے بخشش۔
۲۶	قٓ	۳	وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ ۝ هٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ ۝ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ ۝ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ ۝ لَهُمْ مَّا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ ۝	اور بہشت پرہیزگاروں کے پاس لائی جائیگی کچھ دور نہ ہوگی (ان سے کہا جائیگا) یہی تو وہ بہشت ہے جس کا تم ایسے (اللہ تعالی کی طرف رجوع ہونے والوں (اللہ کے حکموں کو) نگاہ رکھنے والوں سے وعدہ کیا جاتا تھا ف جو لوگ بن دیکھے اللہ تعالی سے ڈرتے تھے اور (یہاں) اخلاص سے بھرا ہوا دل لے کر آئے ان لوگوں کو کہا جائیگا تم سلامتی کے ساتھ بہشت میں جاؤ یہ دن ہمیشہ قائم رہے گا ف وہ جو چاہیں گے وہاں ان کو ملیگا اور کچھ زیادہ بھی ہمارے پاس ہے ف۲
۲۷	الرحمٰن	۳	وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ ۝ ذَوَاتَا أَفْنَانٍ ۝ فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ ۝ فِيهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ ۝ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۝ فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ۝ كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ۝ وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ ۝ مُدْهَامَّتَانِ ۝ فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ ۝ فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ ۝ فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ۝ حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ۝ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ۝ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ۝	اور جو کوئی اپنے مالک کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا ف۳ اس کو دو باغ ف۴ ملیں گے دونوں باغ (بہری) ٹہنیوں والے ہوں گے اور دونوں میں دو چشمے بہ رہے ہوں گے ف۵ دونوں باغوں میں ہر میوے کے دو دو قسمیں ہونگی ف۶ بہشت کے لوگ ایسے بچھونوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہونگے جن کے استر تافتہ ریشمی کپڑے کے ہوں گے ف۷ اور دونوں باغوں کے میوے (زمین پر) جھکے ہوں گے ف۸ وہاں نیچی نگاہ والی (شرمگین) عورتیں (حوریں) ہوں گی جن کا بکر بہشتیوں کے پہلے نہ کسی آدمی نے توڑا ہوگا نہ کسی جن ف۹ نے گویا وہ یاقوت اور مونگے کی بنی ہوئی ہیں ف۱۰ اور ان دو ف۱۱ باغوں سے اتر کر اور دو باغ ہیں یہ دونوں باغ (بہت سبزی سے) کالے ہو رہے ہیں ان میں دو چشمے ہیں جو ابل رہے ہیں ف۱۲ ان میں ہر قسم کے میوے ہیں اور (خاص کر) کھجور اور انار (ف۱۳) ان میں اچھی خصلت کی خوبصورت عورتیں ہوں گی جو خیموں میں بند بیٹھی ہونگی ف۱۴ بہشتیوں سے پہلے ان کا بکر نہ کسی آدمی نے توڑا ہوگا نہ جن نے یہ لوگ وہاں سبز غالیچوں اور عمدہ عمدہ بچھونوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہونگے ف۱۵

ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جسکا ترجمہ یہ ہے ہر ایک اللہ تعالی کی یاد کرنیوالے گناہوں سے بچنے والے کے لیے وعدہ کیا جاتا تھا ۱۲ ف کبھی کم و فنا نہیں کبھی بہشت سے نکلنا نہیں ۱۲ ف۲ وہ کیا ہے دیدار الٰہی جو تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہے انس نے کہا ہر جمعہ کی رات کو اللہ تعالی انکے لیے تجلی کرے گا ۱۲ ف۳ اور گناہ سے بچتا رہا ۱۲ ف۴ ایک جنۃ العدن اور ایک جنۃ النعیم ابو الدرداء نے کہا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی تو میں نے کہا یا رسول اللہ اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے آپ نے فرمایا ہاں گو ابو الدرداء کی ناک کو مٹی لگے ابو موسی اشعری نے کہا اگلے مسلمانوں کے لیے دو باغ ہیں سونے کے اور پچھلوں کے لیے دو باغ ہیں چاندی کے ۱۲ ف۵ ایک کا نام سلسبیل دوسرے کا نام تسنیم ہے ۱۲ ف۶ رنگت یا مزے یا بو کے اعتبار سے ۱۲ ف۷ جب استر ایسے عمدہ کپڑے کے ہونگے تو ابرے کو خیال کرنا چاہیے وہ کیسا عمدہ ہوگا ۱۲ ف۸ ایسے قریب ہونگے کہ توڑنے میں کوئی تکلیف ہی نہ ہو ۱۲ ف۹ بالکل کنواریاں ہونگی بہشتی ہی ان کا بکر توڑیں گے ان سے صحبت کریں گے ۱۲ ف۱۰ یعنی ان کے رنگ یاقوت کی طرح چمکتے ہونگے اور مونگے کی طرح سفید کیونکہ بہشتیوں کے رنگ سفید ہونگے زردی مائل حدیث میں ہے حور کی پنڈلی کی سفیدی ستر جوڑوں کے نیچے سے نظر آئیگی یہاں تک کہ اندر کا مغز بھی دکھلائی دیگا ۱۲ ف۱۱ حدیث میں ہے کہ فردوس میں چار باغ ہیں دو سونے کے اور دو چاندی کے تو سونے کے دو باغ تو مقرب اور اعلے درجے کے بہشتیوں کے لیے ہیں اور چاندی کے دو باغ اصحاب الیمین ادنے درجہ والوں کے لیے ۱۲ ف۱۲ ہر وقت ان میں پانی جوش مار رہا ہے فوارہ چل رہا ہے ۱۲ ف۱۳ میوے دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ جو غذا کا کام دیتے ہیں اور کھجور غذائی میووں میں افضل ہے ۱۲ ف۱۴ یعنی پردہ نشین یہ حوریں اگلی حوروں سے اتر کر ہونگی کیونکہ انکی نگاہ نیچے اور سوا خاوندوں کے کسی پر نہ پڑے گی اور یہ پردے میں بیٹھا کر بند رہیں گی حدیث میں ہے کہ خیمہ ایک خولدار موتی کا ہوگا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اسکی لمبائی ساٹھ میل ہوگی اور ہر طرف حوریں بیٹھی ہونگی جو دوسرے طرف والوں کو دکھلائی نہ پڑینگی مومن ان پر دورہ کرے گا ۱۲ ف۱۵ معلوم ہوا کہ جن بھی جماع کرتے ہیں اور وہ بھی بہشت میں جائیں گے جو ان میں مومن ہونگے ۱۲ ف۱۶ عرب لوگ عبقر پرستان کو کہتے تھے جو چیز وہ لطیف اور عمدہ پاتے تو یہ کہتے یہ عبقری ہے ۱۲

صِفَاتُ الْمُشْرِكِيْنَ وَالْكَافِرِيْنَ وَدُخُوْلُهُمْ فِي النَّارِ

باب ۲۸ مشرکین اور کفار کی صفات اور ان کے دوزخی ہونے کا بیان

۱	البقرة	۱	اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۚ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۫ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝	جو لوگ منکر ہوئے ان کو برابر ہے تو ڈراوے یا نہ ڈراوے وہ نہ مانیں گے ف ان کے دلوں اور ان کے کانوں پر اللہ تعالے نے مہر کردی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے اور ان پر بڑی مار ہے ف
۱	۱	۹	بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝	ف بات یہ ہے کہ جن لوگوں نے گناہ کیا اور گناہ کے پھیر میں آگئے وہی دوزخی ہیں ف ہمیشہ اس میں رہیں گے۔
۱	۱	۱۳	مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝	ف اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) اور مشرکوں میں سے جو کافر ہیں ان کا دل نہیں چاہتا تمہارے مالک کے پاس سے تم پر کچھ بھلائی اترے ف اور اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی مہربانی کے لیے خاص کر لیتا ہے ف اور اللہ کا فضل بہت بڑا ہے ف
۱	۱	۱۴	وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ۭ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ۭ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝	اور جو لوگ عرب کے کافروں میں سے (یا یہود اور نصاریٰ میں سے) جاہل ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ ہم سے بات کیوں نہیں کرتا یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آئی ف اگلے لوگوں نے بھی ایسی ہی باتیں کہیں جیسی یہ کرتے ہیں ان کے اور ان کے دل مل گئے جن لوگوں کو یقین ہے ان کو تو ہم نشانیاں دکھا چکے
۲	۱	۱۹	اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝	جو لوگ (جیتے جی) کافر رہے اور کفر ہی میں مر گئے ف ان پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے وہ ہمیشہ اسی (لعنت یا دوزخ) میں رہیں گے نہ ان کا عذاب ہلکا ہوگا نہ ان کو فرصت ملے گی ف۹

ف۱ یعنی کبھی ایمان نہ لاویں گے پہلی آیتوں میں اچھے لوگوں کا بیان تھا جیسے ابوبکر صدیق عمر فاروق اور دوسرے صحابہ کرام اور اس آیت میں ان لوگوں کا ذکر شروع ہوا جو کفر پر قائم تھے اور باپ دادا کی اندھا دھند تقلید میں ایسے سخت تھے کہ ایمان کی سچی باتوں کو دل میں جگہ نہ دیتے تھے انکو نبی کا سمجھانا اور نہ سمجھانا دونوں برابر تھا ۱۲ ف یعنی آخرت یا دنیا میں یہی وہ کیا تھے قید ہونا قتل ہونا اللہ جل جلالہ کا مہر کر دینا یہ ہے کہ دل میں کوئی اچھی بات نہ سما سکے صحیح خط پر مہر اخیر میں کرتے ہیں گویا ان کے دل بھی اس پر بھی جب ہے بند کر دیئے گئے ہیں یعنی جو خیالات بلوغ کے وقت سے سمائی ہوئے تھے بس انہی پر اڑے ہوئے ہیں کوئی نئی بات کو وہ کیسی ہی عمدہ اور درست ہو دل میں جگہ نہیں دیتے کانوں پر مہر یہ کہ حق بات دل لگا کر نہیں سنتے ہم کان سنتے اس کان اڑا دیتے ہیں آنکھوں پر پردہ ہے یعنے آنکھ سے اللہ جل جلالہ کی قدرت کی نشانیاں نہیں دیکھتے اور ان پر غور نہیں کرتے دل کے دو ہی طرح دروازے ہیں ایک کان دوسرے آنکھ تمام علم انسان کو انہی دو دروازوں سے آتے ہیں جب یہ دونوں دروازے بند ہوں اور اندر سے دل ہی بند ہو تو پھر راہ پانے کی کیا توقع ہو سکتی ہے ف گناہ کو پھیر میں آگئے یعنے گناہ ہر طرف سے انکو گھیر لیا اور کوئی نیکی باقی نہ رہی مطلب یہ ہے کہ کافر یا مشرک ہوئے کیونکہ ایمان کے ساتھ اگر گناہ ہیں تو دوزخ سے نکلنے کی امید ہے اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے ۱۲ ف یعنے وہ تمہارے دلی دشمن ہیں بھلائی سے مراد ہر قسم کی بھلائی ہے یا وحی ۱۲ ف یعنے جس بندے کو پسند کرتا ہے اس کو نبوت دیتا ہے اور جس قوم میں چاہتا ہے اس میں نبی پیدا کرتا ہے اگر یہود جلتے ہیں تو جلا کریں ۱۲ ف کیونکہ وہ بغیر استحقاق کے طرح طرح کی نعمتوں سے اپنے بندوں کو سرفراز کرتا ہے ۱۲ ف یعنے اللہ تعالیٰ خود کیوں نہیں ہم سے فرما دیتا کہ محمد صلعم میرے رسول ہیں یا کھلی نشانی جیسے ان کا دل چاہتا تھا کہ زمین سے ایک چشمہ جاری ہو یا ایک باغ نمودار ہو ۱۲ ف یعنے قیامت کے دن سب ان پر لعنت کریں گے اور بعضوں نے کہا دنیا ہی میں جو ان کا حال جانتے ہیں وہ لعنت کرتے ہیں اس آیت سے یہ نکلا کہ کافروں پر لعنت کرنا درست ہے تین معین کافر پر بعضوں نے درست نہیں رکھی اس خیال سے کہ اسکا خاتمہ معلوم نہیں ۱۲ ف۹ یعنے مہلت کو دو تین دن عذاب نہ ہو یا توبہ اور معذرت کریں یا نظر رحمت ان کی طرف نہ ہوگی ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲	البقرۃ	۲۰	اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ۭ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ۝	جب وہ لوگ جن کو مانتے ہیں اپنے ماننے والوں سے الگ ہو جائیں گے ف۱ اور عذاب آنکھوں سے دیکھ لیں گے اور آپس کے تعلق اور محبت کے رشتے کٹ جائیں گے ف۲ اور جو ماننے والے ہیں وہ کہیں گے کاش ایک بار اور ہم دنیا میں جاتے اور ہم ان سے الگ ہوتے جیسے (آج کے دن) یہ ہم سے الگ ہوئے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ انکے اعمال ان کو دکھلائے گا جو نرے افسوس ہی افسوس ہونگے اور ان کو دوزخ سے نکلنا نصیب نہ ہوگا ف۳
۲	؍؍	۲۵	هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰۗئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝	کیا یہ لوگ اس انتظار میں ہیں کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کے چھتر لگائے ہوئے فرشتوں کو ساتھ لیے ہوئے ان کے پاس آ جائے اور جو ہونا ہے وہ ہو چکے ف۴ اور سب کام اللہ ہی کے سامنے پیش ہوں گے ف۵
؍؍	؍؍	۲۶	زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝	کافروں کو دنیا کی زندگی بھلی معلوم ہوتی ہے اور مسلمانوں سے ٹھٹھا کرتے ہیں حالانکہ جو شرک سے بچے ہیں (یعنے مسلمان) وہ قیامت کے دن ان کے اوپر ہوں گے ف۶ اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے ف۷
؍؍	؍؍	۲۷	وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَھُوَ كَافِرٌ فَاُولٰۗئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰۗئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝	اور جو کوئی تم میں سے اپنے دین (اسلام) سے پھر جائے (اور کافر بن جائے) اور کفر ہی میں مرے تو ایسے لوگوں کا کیا کرایا دنیا اور آخرت دونو میں برباد اور وہ دوزخی ہیں ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ف۸
۳	؍؍	۳۴	وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗــــُٔــھُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَـھُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝	اور کافروں کے حمایتی طاغوت ہیں ان کو روشنی سے (ایمان کی جو اللہ نے ہر آدمی کی فطرت میں رکھی ہے) نکال کر (کفر کے) اندھیرے میں لیجاتے ہیں یہی لوگ دوزخی ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے ف۹
۳	آل عمران	۴	اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِىَ عَنْھُمْ اَمْوَالُھُمْ وَلَآ اَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَـيْـــًٔـا ۭ وَاُولٰۗئِكَ ھُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۝ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ	بیشک کافروں کے مال اور اولاد اللہ تعالیٰ کے (عذاب) سے ان کو کچھ بھی نہ بچا سکیں گے (یا اللہ کے پاس کچھ کام نہ آئیں گے) اور وہ دوزخ کے ایندھن بنیں گے ان کی گت بھی وہی ہونے والی ہے جو فرعون والوں

ف۱ یعنے گرو چیلوں سے بیزار ہو جائیں گے ۱۲ ف۲ یعنے جو لوگ مشرکوں کے سردار گذرے ہیں اور مشرک ان کو اپنا گرو اور مرشد سمجھ کر بے ڈھب ہو رہے ہیں کہ قیامت کے دن وہ ہم کو بچا لیں گے وہ خود عین وقت پر ان سے الگ ہو جائیں گے جیسے ان میں اور ان میں کوئی تعلق ہی نہ تھا۔ یہ ہر چند عذر کریں گے کہ ہم نے دنیا میں مدت تک تم کو مانا اور تمہاری اطاعت کی اب ہمارے کام آؤ وہ کہیں گے جاؤ دور ہو ہم نہیں جانتے تم کون ملا ہو یہاں اپنی اپنی پڑی ہے بڑے آئے وہاں سے چیلے بن کر گیا چیلہ کیا گرو ۱۲ ف۳ نرے افسوس ہی افسوس ہونگے یعنے ہر ایک بڑے عمل کو دیکھ کر افسوس کریں گے کہ کاش ہم نے یہ نہ کیا ہوتا اور ہر ایک نیک عمل کے چھوڑ دینے پر حسرت کریں گے گویا سراپا وہ حسرت اور افسوس کی تصویر بن جاویں گے ۱۲ ف۴ یعنے یہ سب ہلاک ہوں یا قیامت آ جائے ۱۲ ف۵ یعنی نیکی بدی کا بدلہ دے گا حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب اگلوں اور پچھلوں کو اکٹھا کرے گا وہ سب کھڑے ہونگے ان کی نگاہیں آسمان کو لگیں ہونگی حکم کے منتظر ہونگے اتنے میں اللہ تعالیٰ بادلوں کے چھتر لگائے ہوئے عرش سے کرسی پر اترے گا۔ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا جب اللہ تعالیٰ اترے گا اس وقت بھی اس کے اور اس کی خلق کے بیچ میں ستر ہزار پردے نور اور ظلمت اور پانی کے ہوں گے اور پانی میں سے ایسی آواز نکلے گی جس سے دل پھٹ جاویں گے ۱۲ ف۶ یعنے کافر دوزخ میں ہونگے اور مسلمان جنت میں جنت کہیں بلند ہے اور دوزخ بہت نیچے بعض کافر جو مالدار تھے غریب مسلمانوں پر جیسے بلال اور عمار پر ہنستے تھے اور ان کو حقیر سمجھتے تھے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ۱۲ ف۷ تو دنیا میں زیادہ مالدار ہونا اس امر کی دلیل نہیں کہ آخرت بھی اچھی ہوگی ۱۲ ف۸ اس آیت سے یہ نکلا کہ اگر مسلمان مرتد ہو جاوے یعنے اسلام سے برگشتہ تو اس کے اعمال اسی صورت میں اکارت ہونگے جب کفر پر مرے اور جو پھر مسلمان ہو جاوے تو اس کے اگلے اعمال کا ثواب قائم رہے گا امام شافعی اور اہلحدیث کا یہی قول ہے ۱۲ ف۹ وہ بھی اور ان کے حمایتی طاغوت بھی جنکو پوجتے تھے یعنے بت اور پتھر اور جھنڈے اور شدے اور علم یہ سب دوزخ کے ایندھن ہونگے جیسے دوسری آیت میں ہے انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم ۱۲

		وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ	اور ان سے پہلے لوگوں کی ہوئی ہماری آیتوں کو جھٹلایا آخر اللہ تعالیٰ نے انکے گناہوں کی سزا میں ان کو پکڑ لیا اور اللہ کا عذاب سخت ہے ف
اٰل عمران	۹	كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۟ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝	اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کیونکر راہ پر لاویگا جن کو یقین ہو گیا ف اور انہوں نے گواہی دی کہ یہ رسول (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے پیغمبر ہیں) اور کھلی کھلی نشانیاں ان کو پہونچ گئیں (اسکے بعد مکر گئے) اور اللہ تعالیٰ بے دھرم لوگوں کو راہ پر نہیں لاتا ف ان لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی پھٹکار ف وہ ہمیشہ اس میں ف رہیں گے نہ ان کا عذاب ہلکا ہوگا نہ ان کو مہلت ملیگی ف مگر جن لوگوں نے ایسا کرنے کے بعد توبہ کر لی (یعنی پھر صدق دل سے مسلمان ہو گئے) اور اپنا ایمان درست کر لیا ف تو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ جو لوگ ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے ف پھر اور کفر بڑھایا (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی انکار کیا) ان کی توبہ کبھی قبول نہ ہوگی اور یہی لوگ ہیں جو گمراہ ہوئے ف جو لوگ منکر ہوئے ہیں اور منکر ہی رہ کر مر گئے (یعنی کفر پر ان کا خاتمہ ہوا) ان میں سے اگر کوئی (قیامت کے دن) زمین بھر سونا اپنی چھوڑائی میں دے تو کبھی قبول نہ ہوگا یہی لوگ ہیں جن کو تکلیف کا عذاب ہوگا اور کوئی ان کا مددگار نہ ہوگا ف
؍؍	۱۲	اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ	اور جو لوگ کافر ہیں ان کے مال اور اولاد اللہ کے آگے کچھ کام نہ آئیں گے (یعنے اللہ تعالیٰ کے عذاب کو روک نہ سکیں گے) اور یہ لوگ دوزخی ہیں ہمیشہ دوزخ ہی میں رہیں گے
؍؍	۱۶	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ	مسلمانو اگر تم کافروں کا کہا مانو گے تو وہ تم کو الٹے پاؤں (کفر کی طرف) پھیر دیں گے اور تم گھاٹے میں جا پڑو گے ف
؍؍	۱۸	وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ	اور اے پیغمبر جو لوگ دوڑ کر کفر کی مدد کرتے ہیں ف ان کی وجہ سے

ان کافروں سے وہی نجران کے نصاریٰ مراد ہیں کہتے ہیں کہ اس سورت کی اسی آیتیں انہی کے باب میں اتری ہیں ۱۲ ف جیسے یہود اور نصاریٰ جنہوں نے تورات اور انجیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارتیں دیکھ کر دل سے یقین کر لیا تھا کہ وہ پیغمبر جن کا وعدہ تھا آپ ہی ہیں باوجود اس کے ضد اور حسد اور تعصب اور غرور سے انکار کیا ۱۲ ف نصاریٰ میں کا ایک مسلمان ہوا پھر مرتد ہو کر مشرکوں سے مل گیا بعد اس کے آنحضرت صلعم کو کہلا بھیجا کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے جب یہ آیتیں اتریں غفور رحیم تک پھر وہ آ کر مسلمان ہو گیا۔ (نسائی اور ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے کہا اس کی اسناد صحیح ہے ۱۲ ف سب لوگوں سے مراد مسلمان ہیں وہ ہمیشہ کافروں پر پھٹکار (لعنت) کرتے رہتے ہیں اور قیامت میں بھی پھٹکار کریں گے۔ بعضوں نے کہا قیامت کے دن ایک کافر دوسرے کافر پر لعنت کرے گا جیسے حدیث میں وارد ہے ۱۲ ف یعنی اس پھٹکار میں یا دوزخ میں پھٹکار والوں کا ٹھکانا وہی دوزخ ہے ۱۲ ف اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گذر چکی ہے ۱۲ ف جسکو انہوں نے بگاڑ دیا تھا مرتد ہو کر بعضوں نے کہا اس سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اپنا دل درست کر لیا یعنے حقتعالیٰ کی یاد سے لگا دیا اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ۱۲ ف جیسے یہودی کہ حضرت موسیٰ پر ایمان لائے تھے بعد اس کے حضرت عیسیٰ کا انکار کیا اور کافر ہو گئے ۱۲ ف یہ آیت یہود کے حق میں اتری پہلے تو حضرت عیسیٰ کا انکار کیا ایک کفر ہوا پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کیا گویا ایک ردہ اور چڑھا یا پھر روز بروز اپنے کفر کو ترقی دیتے رہے آنحضرت سے لڑنے پر مستعد ہوئے اگر توبہ قبول نہ ہوگی یعنے انکو توبہ نصیب ہی نہیں بعضوں نے کہا کچھ لوگ مسلمان ہوئے پھر مرتد ہو گئے انکے باب میں یہ آیت اتری ۱۲ ف یہ آیت ان لوگوں کے حق میں اتری جو کفر پر مریں اور تمام کافروں کو شامل ہے خواہ اہل کتاب ہوں خواہ مشرک صحیحین میں ہے کہ قیامت کے دن کافر کو لاویں گے پھر اس سے کہیں گے اگر تیرے پاس ساری زمین بھر سونا ہو تو اپنی چھوڑائی میں دیگا وہ کہیگا بیشک دیدونگا تب اس سے کہیں گے اس سے تو بہت ہی آسان کام تجھ سے دنیا میں چاہا تھا (یعنے صرف شرک نہ کرنا) ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			إِنَّهُمْ لَن يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۗ يُرِيدُ اللَّهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ لَن يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِّأَنفُسِهِمْ ۚ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝	تو رنجیدہ مت ہو وہ ہرگز اللہ تعالیٰ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے ف اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہ رکھے اور ان کو بڑا عذاب ہوگا ف بے شک جن لوگوں نے ایمان دے کر کفر مول لیا وہ خدا تعالیٰ کا کچھ بگاڑ نہیں کرسکیں گے ف۳ اور ان کو تکلیف کا عذاب ہوگا اور کافروں کو یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ ہم نے جو ان کو ڈھیلا چھوڑ دیا ہے وہ ان کے حق میں بہتر ہے ہم نے اس لیے ان کو ڈھیل دی ہے کہ اور زیادہ گناہ کریں اور ان کو ذلت کا عذاب ہوگا ف۴
۴	آل عمران	۲۰	لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ ۝ مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝	(اے پیغمبر) کافروں کے ادھر اودھر شہروں میں پھرنے سے تجھ کو دھوکا نہ ہو ف۵ (یہ دنیا کا) تھوڑا مزہ ہے پھر ان کا ٹھکانا وہی دوزخ ہے اور کیا برا سامان ہے ف۶
۵	النساء	۸	إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُم بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝	جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا ف۷ ان کو ہم آگ میں ڈالیں گے جب ان کی کھال گل جائے گی تو ہم ان پر دوسری کھالیں چڑھائیں گے اس لیے کہ عذاب کا مزہ چکھتے رہیں بے شک اللہ تعالیٰ زبردست ہے حکمت والا ف۸
"	"	۲۰	إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا ۝	جو لوگ (توراۃ پر) ایمان لائے پھر (بچھڑا پوج کر) کافر ہو گئے ف۹ پھر ایمان لائے پھر (حضرت عیسیٰ کا انکار کرکے) کافر ہو گئے پھر اور زیادہ کفر کیا (حضرت محمدؐ کا بھی انکار کرکے) اللہ ان کو بخشنے والا نہیں نہ راہ پر لگانے والا ف۱۰
۶	"	۲۱	إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَن يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَن يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ۝	جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبروں کو نہیں مانتے اور اللہ اور اس کے پیغمبروں میں جدائی ڈالنا چاہتے ہیں ف۱۱ اور کہتے ہیں ہم بعض پیغمبروں کو مانیں گے اور بعضوں کو نہیں مانیں گے ف۱۲ اور (کفر و ایمان کے) بیچ میں ایک (نیا) رستہ بنانا چاہتے ہیں ف۱۳ یہی لوگ تو پکے کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لیے ذلت کا عذاب تیار رکھا ہے۔

ف۱ یعنی اس کی حکومت کا یا دین کا یا اللہ کے دوستوں کا ۱۲ ف۲ کافروں کے کفر پر مسلمان کا جی کڑھتا ہے آنحضرت صلعم کو اور زیادہ رنج ہوتا تھا کیونکہ آپ ساری عالم کے لیے خدا تعالیٰ کی رحمت تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو تسلی دی کہ تم اتنا بہت رنج کیوں کرتے ہو ان کی کوششوں سے اللہ کی سلطنت اور حکومت میں کوئی خلل نہیں آسکتا اس کا دین کچھ بگڑ نہیں سکتا خود انہی کا نقصان ہوگا کہ آخرت میں عذاب ہی عذاب ان کی قسمت میں رکھا گیا ہے اور فقط ابھی راحت ان کے لیے وہاں نہیں ہے ۱۲ ف۳ اپنا ہی نقصان کریں گے ۱۲ ف۴ اس میں اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت ہے کہ کافر اور زیادہ گناہ کریں اور سخت عذاب کے مستحق ہوں ۱۲ ف۵ کہ اللہ تعالیٰ کی ان پر مہربانی ہے جب تو وہ شہر بہ شہر سوداگریاں کرتے پھرتے ہیں اور خوب مال پیدا کرتے ہیں بعض مسلمانوں نے ایسا کہا تھا کہ کافر اللہ کے دشمن ہیں مگر وہ تو مالدار اور آرام و راحت میں ہیں اور ہم تکلیف میں تب یہ آیت اتری ۱۲ ف۶ جو یہ کافر اپنے لیے آخرت میں کر رہے ہیں یا اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار رکھا ہے مطلب یہ ہے کہ ان کافروں کی تجارت اور سوداگری اور مالداری یہ سب چند روزہ ہے اور اس فائدے کے سامنے جو اللہ نے مسلمانوں کے لیے رکھا ہے بہت تھوڑا فائدہ ہے کیونکہ یہ فانی ہے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ باقی ہے ۱۲ ف۷ قرآن یا توراۃ یا انجیل یا کسی آسمانی کتاب کو نہ مانا ۱۲ ف۸ تو نئی کھال پیدا کر دینا اس کے نزدیک کیا مشکل ہے دنیا میں کھال جل جاتی ہے تو پھر دوسری کھال تازی چند روز میں پیدا ہو جاتی ہے کھال اس لیے بدلی جاوے گی کہ پھر اس کے جلنے میں وہی تکلیف ہو جیسے شروع میں ہوئی تھی کیونکہ جلی کے جلانے سے اتنی تکلیف نہیں ہوتی جتنی تر و تازہ کھال کے جلانے سے ہوتی ہے ۱۲ ف۹ جب موسیٰ کوہ طور سے لوٹ کر آئے تو انوف کیونکہ گرکا دیکھا پس بار بھی کفر سے پھر توبہ کرے اور ایمان لا دے تو بخشش کی امید ہے مگر ان لوگوں نے تو کفر کیا اور کفر میں بڑھتے گئے یہاں تک کہ کفر ہی پر مرے ان کی بخشش نہیں ہو سکتی بلکہ اگلے اور پچھلے کفر سب کا مؤاخذہ ان پر ہوگا بعضوں نے کہا یہ آیت مرتدوں کے باب میں اتری جو کبھی مسلمان ہو پھر کافر ہو گئے اور مطلب یہ ہے کہ جب کوئی بار بار ایسا کرے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے دل میں ایمان کا نور نہیں وہ کفر اور ایمان سب کو ٹھٹھا سمجھتا ہے ایسے شخص سے کبھی امید نہیں کہ وہ دل سے توبہ کرے گا ۱۲ باقی در ضمیمہ

سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
النساء	۲۲	إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيدًا ٥ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا ٥ إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ٥	بے شک جو لوگ کافر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے ف۱ روکا وہ بڑی گمراہی میں پڑ گئے (کیونکہ خود گمراہ تھے دوسروں کو بھی گمراہ کیا) بے شک جو لوگ کافر ہوئے اور انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ط اللہ تعالیٰ ان کو بخشنے والا نہیں ھ نہ ان کو جہنم کے سوا کوئی (نجات کی) راہ سوجھائے گا وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور اللہ تعالیٰ پر یہ آسان ہے سہ
؍؍	۲۴	وَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَنْكَفُوا وَاسْتَكْبَرُوا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ٥	اور جن لوگوں نے (دنیا میں اس کی بندگی سے) شرم کی اور اپنے تئیں بڑا سمجھا ف۲ تو ان کو تکلیف کا عذاب کرے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی (اپنا) حمائتی پائیں گے نہ مددگار (جو اللہ کے عذاب سے ان کو چھڑا لے یا کچھ سفارش یا مدد کرے)
المائدہ	۱	الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ	آج کافر تمہارے دین کی طرف سے ناامید ہو گئے ف۳ تو ان (کافروں سے) مت ڈرو مجھ سے ڈرو
؍؍	۲	وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ	۲۳ اور جو کافر ہوئے اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ دوزخی ہیں
؍؍	۶	إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ٥ يُرِيدُونَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ ٥	جو کافر ہوئے اگر ان کے پاس زمین میں جو کچھ ہے سب (مال و متاع) ہو اور اتنا ہی اور اس لیے کہ اس کو دے کر اپنے تئیں قیامت کے عذاب سے چھڑائیں تو بھی ان کی طرف سے قبول نہ ہوگا اور ان کو تکلیف کا عذاب ہوگا ف۴ دوزخ کی آگ سے نکلنا چاہیں گے اور وہ اس میں سے نکلنے نہ پائیں گے اور ان کو ہمیشہ عذاب ہوتا رہے گا ف۵
؍؍	۶	يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِينَ هَادُوا ۛ سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ	اے پیغمبر جو لوگ کفر پر دوڑے پڑتے ہیں اُن پر رنج نہ کر ف۶ (یہ لوگ یا تو منافق ہیں) ان لوگوں میں سے جو منہ سے کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور انکے دلوں میں ایمان (کا نام) نہیں اور (یا) ان لوگوں میں سے جو یہودی ہیں جھوٹی باتیں سننے والے جو لوگ

...اسلام لانے سے دوسروں کو بھی ۱۲ ف۲ جیسے فرعون یا نمرود نے خود اپنے تئیں خدا کہا ۱۲ ف۳ یعنی اب ان کو امید نہ رہی کہ اسلام کا دین مٹ جاوے گا اور یہ لوگ پھر ہماری
...ح اپنے باپ دادا کے طریق پر آجاویں گے کیونکہ اسلام کو قوت ہو گئی اور مسلمانوں کی تعداد بہت ہو گئی ۱۲ ف۴ صحیح حدیث میں ہے جس کو دوزخ میں سب سے ہلکا عذاب
...گا اللہ تعالیٰ اس سے فرماوے گا اگر تیرے پاس ساری دنیا ہو تو اپنی چھڑائی میں دے گا یا نہیں وہ کہے گا میں دیدوں گا اللہ تعالیٰ فرماوے گا میں نے تو تجھ سے
...ت آسان بات چاہی تھی کہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر تجھ کو جنت ملیگی اور دوزخ سے بچے گا تو نے نہ مانا اور شرک کی ۱۲ ف۵ یہ آیت کافروں کے حق
...ہے میں پہلی آیت صاف موجود ہے جو کافر ہوئے صحیح حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ دوزخ سے نکلکر جنت میں جاویں گے یعنی گنہگار
...سلمان ۱۲ ف۶ کفر پر دوڑے پڑتے ہیں یعنے موقع ملتے ہی کافر ہو جاتے ہیں یا کافروں کے شریک ہو جاتے ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر سے یا ایہا الرسول
...سے خطاب کیا یہ بڑی عزت کا خطاب ہے جو سارے قرآن میں صرف دو جگہ ہے ایک اس آیت میں دوسرے یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک میں اور
یا ایہا النبی کئی مقاموں میں ہے ۱۲ ھ یعنے گناہ کیا یا حضرت محمد پر ظلم کیا آپ کی نشانیاں جو اگلی کتابوں میں تھیں چھپائیں یا دوسروں پر ظلم کیا اسلام سے
روک کر ۱۲ ط جب وہ اسی حال میں مر جاویں کیونکہ کافر کی مغفرت نہیں ہو سکتی ۱۲ سہ یعنے ان کا جہنم میں لیجانا اور ہمیشہ وہاں رکھنا ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۚ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ	تیرے پاس نہیں آئے ان کے جاسوس ف۱ لفظوں کو اللہ تعالیٰ کے رکھے ہوئے ٹھکانے سے بے ٹھکانے کرتے ہیں ف۲ (اور اپنے لوگوں سے) کہتے ہیں اگر تم ف۳ کو یہی حکم ف۴ ملے تو اس کو مان لینا (یا اس پر عمل کرنا) اور جو یہ حکم نہ ملے ف۵ تو نہ ماننا ف۶ اور اللہ تعالیٰ جس کو گمراہ کرنا چاہے تو اس کے بچانے کے لیے اللہ تعالیٰ پر تیرا کچھ زور نہیں چل سکتا یہی لوگ ف۷ وہ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے پاک کرنا نہ چاہا وہ دنیا میں ذلیل ہوں گے اور آخرت میں ان کو بڑی مار پڑے گی جھوٹ ماننے کے لیے جاسوسی کرنے والے حرام مال خوب چکھنے والے (یا رشوت اڑانے والے) ف۸
۶	المائدہ	،،	۲۶ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝	۲۶ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو نہ مانا اور جھٹلایا وہ دوزخی ہیں
،،	الانعام	۱	۲۷ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝	۲۷ اور ان کافروں کے پاس جب کوئی نشانی ان کے مالک کی نشانیوں میں سے آتی ہے تو اس سے غافل ہو جاتے ہیں ف۹ ف۱۰ انہوں نے سچ کو بھی جھٹلایا ف۱۱ جب ان کے پاس آیا اب ان کو اس کی حقیقت معلوم ہو جائے گی جس پر وہ ہنستے رہے ف۱۲
،،	،،	،،	۲۸ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ؕ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝	۲۸ اور اگر ہم تجھ پر (اے پیغمبر) کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب اتارتے اور یہ لوگ ہاتھوں سے اس کو چھو لیتے تب بھی کافر یہی کہتے یہ تو اور کچھ نہیں کھلا جادو ہے اور (کافر) کہتے ہیں اس (پیغمبر) پر فرشتہ کیوں نہ اترا اور اگر ہم (اس طرح سے) فرشتہ اتارتے تو قصہ ہی چک جاتا پھر ان کو (ذرا بھی) مہلت نہ ملتی اور اگر ہم فرشتے کو پیغمبر بناتے (تو آخر کار) اس کو بھی ایک مرد بناتے ف۱۳ اور وہی شبہ اپنر ڈالتے جو شبہ اب وہ کر رہے ہیں ف۱۴
،،	،،	۳	۲۹ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ	۲۹ اور ان میں بعضے ایسے بھی ہیں جو تیری طرف کان لگاتے ہیں ف۱۵ اور ان کے دلوں پر ہم نے پردے ڈال دیے ہیں اور ان کے کانوں

ف۱ نہیں آنے میں مطلب یہ ہے کہ یہ اپنے عالموں سے جھوٹی جھوٹی باتیں سنا کرتے ہیں اور ان کو مان لیتے ہیں اور جو لوگ تکبر کی راہ سے تیری مجلس میں نہیں آتے انکی طرف سے جاسوس بنکر آتے ہیں ف۲ جیسے رجم کی آیت کو چھپا لیا اور کہنے لگے تورات میں رجم کا حکم نہیں ہے قسطلانی نے کہا بعض علما یہ کہتے ہیں کہ یہود اور نصاریٰ نے تورات اور انجیل میں لفظ کے لفظ بدل ڈالے ہیں اور ان کی جگہ دوسرے لفظ اپنی طرف سے شریک کر دیے ہیں اور تفسیر میں تو بہت کچھ تحریف کی ہے جو اصلی معنے ہیں اسکو چھوڑ کر دوسرا معنے لیا ہے ف۳ حضرت محمد ص کی طرف سے ف۴ جو بدلا ہوا ہے ف۵ بلکہ وہ بھی اسکے خلاف حکم دیں ف۶ ہوا یہ کہ خیبر میں ایک یہودی محصن مرد اور ایک یہودیہ محصنہ عورت نے زنا کیا وہ دونوں امیر خاندان کے تھے یہودیوں نے مدت سے تورات کے حکم کو جو سنگسار کرنا تھا بدل کر زنا کی یہ سزا ٹھیرائی تھی کہ سو کوڑے مارتے منہ کالا کرتے الٹا گدھے پر سوار کرتے انہوں نے اپنی طرف سے چند یہودیوں کو مدینہ بھیجا اس غرض سے کہ آپ حضرت ص سے بھی یہ مسئلہ دریافت کریں اگر آپ بھی کوڑے مارنیکا حکم دیں تو بڑی دلیل ہماری ہوگی کہ ایک پیغمبر نے بھی یہی حکم دیا اور اگر آپ سنگسار کرنیکا حکم دیں تو نہ مانیں چنانچہ انکے بھیجے ہوئے جاسوس مدینہ میں آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپنے تورات کے موافق سنگسار کرنیکا حکم دیا ف۷ دونوں قسم کے جنکا اوپر بیان ہوا ف۸ قرآن میں سحت کا لفظ ہے یعنے حرام مال اصل میں سحت کے معنے مٹنے کے ہیں مال حرام تمام نیکیوں کو میٹ دیتا ہے بعضوں نے کہا سحت سے رشوت مراد ہے حدیث میں ہے کہ رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں ملعون ہیں رشوت کے حکم میں ہے سفارش سنکر غلط یا رعایتی فیصلہ کرنا ف۹ اسپر خیال نہیں کرتے ف۱۰ اس میں غور نہیں کرتے نشانی سے مراد خدا کی وہ آیتیں ہیں جو پیغمبر پر اترتی تھیں یعنے قرآن کی آیتیں یا قدرت کی نشانیاں جیسے زلزلہ قحط وغیرہ ف۱۱ یعنے قرآن مجید کو یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ف۱۲ باقی در صفحہ ا

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْــــَٔــوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝	کو بہرا کر دیا ہے وہ اس کو سمجھ نہیں سکتے ف اور اگر وہ سب نشانیاں ۲۵ دیکھیں تو ایک پر بھی ایمان نہ لائیں (وہ تو جہالت میں) یہاں تک (پہونچے ہیں) کہ جب تیرے پاس جھگڑتے آتے ہیں تو یہ کافر (مردود) کہتے ہیں (قرآن ہے کیا) اس میں (کیا رکھا ہے) اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں اور کچھ نہیں اور وہ (لوگوں کو) اس سے روکتے ہیں اور خود بھی الگ رہتے ہیں اور یہ لوگ کچھ نہیں مگر اپنے تئیں آپ تباہ کرتے ہیں اور سمجھتے نہیں
،	الانعام	۳	وَقَالُوْٓا اِنْ هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝	۳۰ اور (کافر یہی) کہتے ہیں کہ جو کچھ زندگی ہے دنیا ہی کی زندگی ہے اور کچھ نہیں اور مرے پیچھے ہم اٹھنے والے نہیں ف۳
”	”	۴	وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓي اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝	۳۱ اور (کافر) کہتے ہیں اسکے مالک کی طرف سے اس پر کوئی نشانی کیوں نہیں اتری ف۴ تو کہہ دے اللہ (ایک صاف کھلی نشانی بھی) اتار سکتا ہے مگر ان میں کے اکثر لوگ (خدا کی حکمت اور مصلحت کو) نہیں جانتے ف۵
”	”	”	وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ۭ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ۭ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝	۳۲ اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں (انکی مثال ایسی ہے گویا) وہ اندھیرے میں گونگے اور بہرے ہیں جس کو چاہے اللہ گمراہ کرے اور جس کو چاہے سیدھی راہ پر لگا دے
”	”	۵	وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝	۳۳ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ان کو نافرمانی کی سزا میں عذاب ہوگا۔
۷ و ۸	”	پ ۸ ر ۲	وَنُقَلِّبُ اَفْــِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰۗىِٕكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ۝	۳۴ اور ہم ان کے دل اور آنکھیں الٹ دیں گے ف۶ جیسے پہلی بار (نشانی پر) ایمان نہیں لائے ف۷ اور ہم ان کو ان کی شرارت میں بہکتا چھوڑ دیں گے اور اگر ہم (ان پر آسمان سے) فرشتے اتاریں اور مردے ان سے بات کریں اور ہر چیز کو ف۸ ان کے سامنے لا کر اکٹھا کر دیں ف۹ جب بھی وہ ایمان لانے والے نہیں مگر اللہ تعالیٰ چاہے (تو وہ اور بات ہے ف۱۰) لیکن ان میں ف۱۱ اکثر نادان ہیں ف۱۲
”	”	۱۸	سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَاۗؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ۭ	۳۵ قریب میں مشرک یہ کہیں گے ف۱۳ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا کوئی شرک نہ کرتے اور نہ کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کرتے ف۱۴

ف۱ اسلیے کہ ان کا سمجھنا ہم نے پسند نہیں کیا جب کان بہرے ہوں تو جانور کی طرح صرف آواز سنتے ہیں اسکا مطلب نہیں سمجھتے ۱۲ ف۲ تمام جہان کے معجزے ۱۲ ف۳ یعنی حشر اور نشر اور آخرت کے قائل نہیں ہیں ہمارے زمانے میں یہ بلا بہت پھیل گئی ہے اور دنیا کے ہر ایک حصہ میں ایسے کافر بہت ہو گئے ہیں جن کو نیچر اور اتھیسٹ اور فیلسوف اور لا مذہب اور دہری اور بابی اور بابلی اور طبعی اور مادی اور ملحد کہتے ہیں ان لوگوں سے جب بحث کیجیے تو اخیر میں خدا کے وجود کا ان کو قائل ہونا پڑتا ہے کیونکہ اتنے بڑے عالم کا انتظام بغیر ایک حاکم مدبر منتظم کے عقل میں نہیں آتا جب خدا تعالیٰ کے قائل ہو گئے پھر ان کو الزام دینا سہل ہے اسلیے کہ اگر حشر و نشر اور جزا سزا نہ ہو تو اچھے برے نیک بد ظالم عادل سب کی حالت یکساں ہو گی اور یہ اس ذات پاک کے عدل اور انصاف سے بعید ہے ۱۲ ف۴ یعنی اس پیغمبر کو ایسا صاف کوئی معجزہ کیوں نہ ملا جیسے اگلے پیغمبروں کو ملا تھا ۱۲ ف۵ اگر صاف کھلی نشانی آ دے جیسے مائدہ حضرت عیسیٰ کے وقت اترا تھا یا اونٹنی حضرت صالح کے عہد میں دی گئی تھی اور پھر یہ لوگ نہ مانیں تو اسی وقت عذاب اتریگا سب تباہ ہو جاویں گے اللہ تعالیٰ کو آنحضرت کے زمانے میں عربوں کا اس طرح سے ہلاک کرنا منظور نہ تھا تو ایسی صاف کھلی نشانی بھی نہیں اتاری قرآن شریف کی نشانی کیا کم تھی مگر افسوس یہ لوگ بے علم اور جاہل تھے ۱۲ ف۶ یہ اب بھی اگر نشانیاں اتریں تو ایمان نہ لاویں گے ۱۲ ف۷ یعنی حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کے زمانہ میں یا خود تمہارے زمانہ میں جب چاند پھٹ گیا تھا ۱۲ ف۸ ہر نشانی کو جو وہ چاہتے ہیں یا ہر جانور کو ۱۲ ف۹ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہر جانور کو گروہ گروہ لا کر انکے سامنے اکٹھا کریں یعنی حشر تک انکے سامنے ہو جاوے ۱۲ ف۱۰ پھر تو ایک نشانی کی بھی حاجت نہیں وہ خود بخود ایمان لاویں گے ۱۲ ف۱۱ یعنی کافروں میں سے جو سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم اگر نشانی دیکھیں تو ضرور ایمان لاویں گے یا ان مسلمانوں میں سے جو نشانی اترنا چاہتے ہیں اس امید سے کہ یہ کافر اسکو دیکھ کر مسلمان ہو جاویں گے ۱۲ باقی در ضمیمہ

پارہ	سورہ	آیت		
			كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا	اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے گذرے انہوں نے بھی (اپنے پیغمبروں کو) جھٹلایا آخر ہمارے عذاب کا مزا چکھا
۸	الانعام	۱۸	قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمُ الَّذِينَ يَشْهَدُونَ أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ هَٰذَا ۖ فَإِن شَهِدُوا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَهُم بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ	۳۶ اے پیغمبر ان کافروں سے کہدے اپنے گواہوں کو لاؤ جو اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو حرام کیا ہے ف پھر اگر وہ گواہی بھی دیں ف تو بھی تو ان کے ساتھ ہو کر ان کی سی گواہی مت دے ف اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور جو آخرت کا یقین نہیں کرتے اور اپنے مالک کے برابر دوسرے کو کرتے ہیں (شرک کرتے ہیں) انکی خواہشوں سے مت چل
〃	〃	۲۰	إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ	۳۷ جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ف اور کئی فرقے بن گئے تجھ کو ان سے کوئی غرض نہیں انکا کام خدا کے حوالے ہے پھر وہی انکو جو وہ دنیا میں کرتے رہے جتلا دے گا ف
〃	الاعراف	۴	وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ	۳۸ اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے اور ان (کے ماننے) سے اکڑ بیٹھیں گے ف وہ دوزخی ہیں ہمیشہ دوزخ ہی میں رہیں گے
〃	〃	۵	إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ	۳۹ بیشک جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان پر اکڑ بیٹھے نہ ان کے لیے آسمان کے دروازے کھلیں گے اور نہ وہ جنت میں جائیں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں گھس جائے اور گنہگاروں (کافروں) کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں ف
۹	〃	۱۷	وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ	۴۰ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو اور آخرت کا دن آنے کو جھٹلایا ان کا کیا کرایا سب اکارت ہوا ان کو وہی بدلہ ملے گا جیسے کام کرتے تھے ف ف
〃	〃	۲۳	وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ	۴۱ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہم ان کو چپکے چپکے ف (جہاں سے ان کو معلوم نہ ہو) کھینچ لیجائیں گے ف اور میں ان کو مہلت دوں گا بیشک میرا داؤں پکا ہے
〃	〃	۲۴	وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِم بِآيَةٍ قَالُوا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا	۴۲ اور جب تو (ایک مدت تک) ان کافروں پاس کوئی آیت نہ لائے ف تو

ف بحیرہ اور سائبہ وغیرہ کو ۱۲ ف کافروں کے موافق کہیں ۱۲ ف انکی بات اور گواہی کو مت مان ۱۲ ف کچھ باتیں مانیں کچھ نہ مانیں جیسے یہود اور نصاریٰ یا مشرکین بعضے بت پوجتے ہیں بعضے فرشتے بعضے تارے یا جیسے بدعتی کہ بعضی آیتوں اور حدیثوں کو لیتے ہیں اور بعضی کو نہیں لیتے کہتے ہیں ہمارے امام نے ان حدیثوں کو نہیں لیا حدیث میں ہے کہ ان الذین فرقوا دینهم سے بدعتی اور خواہش پر چلنے والے مراد ہیں اسی امت کی دوسری حدیث میں ہے کہ انکی توبہ قبول نہ ہوگی اور وہ مجھ سے کچھ تعلق نہیں رکھتے اس آیت سے ان مقلدین کو نصیحت لینا چاہیے جو اپنے امام کی تقلید میں ایسے غرق ہیں کہ حدیث اور قرآن کی کچھ پرواہ نہیں کرتے اور اپنے مذہب کے خلاف جو حدیثیں آتی ہیں انکی بیجا تحریف اور تاویل کرتے ہیں ۱۲ ف جب وہاں اس اختلاف کا بدلہ ملیگا اسوقت مزہ معلوم ہوگا حدیث میں ہے کہ میری امت بھی تہتر فرقے ہو جاویگی سب دوزخ میں ہوں گے مگر ایک فرقہ جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب آنحضرت اور آپکے اصحاب اللہ کے حکم کے تابع تھے پھر جو لوگ اب بھی تابع حدیث اور قرآن کے پیرو ہیں وہی آنحضرت اور اصحاب کے طریق پر ہیں ۱۲ ف یعنے غرور اور نخوت سے ان آیتوں پر ایمان نہ لاویں گے نہ ان پر عمل کریں گے ۱۲ ف اونٹ کا سوئی کے ناکے میں گھسنا محال ہے تو ان کا بھی جنت میں جانا محال ہے ۱۲ ف یا جو ان کے کاموں کا بدلہ ہے ۱۲ ف یعنے کفر کی حالت میں اگر کوئی نیک کام بھی کیے مثلاً خیرات وغیرہ اور خاتمہ کفر پر ہوا تو وہ سب کام گئے گذرے صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ اگر کافر مسلمان ہو جاوے تو کفر کے وقت کی نیکیاں بھی اسکی قائم رہیں گی ۱۲ ف یا دھیرے دھیرے یا سہج سہج یا آہستہ آہستہ ۱۲ ف عذاب یا ہلاکت کی طرف ۱۲ ف یعنے وہ گناہ کریں گے تو ہم ان کو دھوکا دینے کے لیے دنیا کی اور زیادہ نعمتیں دیں گے تاکہ وہ خوب بھول جاویں خدا کو بالکل ہی بھول جاویں یہ پروردگار عالم کا استدراج اور مکر کہلاتا ہے تمام نیک لوگوں نے اس سے پناہ مانگی ہے ۱۲ ف یعنے قرآن نہ اترے ۱۲

			قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ	کہتے ہیں تو نے خود کیوں نہ تراش لی ف۱ کہدے میں تو ف۲ جو میرے مالک کی طرف سے حکم آتا ہے اس پر چلتا ہوں
۵	الانفال	۲	ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ	۴۳ اب یہ (عذاب) ف۳ تو چکھ لو اور (جان لو کہ آخرت میں) کافروں کو دوزخ کا عذاب ہونے والا ف۴
〃	〃	۳	اِنَّ شَرَّ الدَّوَاۗبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ۭ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝	۴۴ بے شک سب جانوروں میں بدتر اللہ تعالے کے نزدیک بہرے گونگے (کافر) ہیں جو عقل نہیں رکھتے ف۵ اور اگر اللہ تعالی ان بہرے گونگے کافروں میں (کچھ بھلائی پاتا تو بے شک ان کو سناتا ف۶ اور اگر ان کو سناتا بھی جب بھی وہ منہ پھیر کر چل دیتے ف۷
〃	〃	۴	وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۭ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاۗءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاۗءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَاۗءَهٗ ۭ اِنْ اَوْلِيَاۗؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَاۗءً وَّتَصْدِيَةً ۭ	۴۵ اور (اے پیغمبر) جب (تو مکہ میں تھا) کافر داؤں کرنے لگے کہ تجھ کو قید کریں یا قتل یا (ملک سے) نکال باہر کریں اور وہ (اپنا) داؤں کر رہے تھے اور اللہ تعالے (اپنا) داؤں کر رہا تھا اور اللہ تعالے سب داؤں کرنے والوں میں بہتر داؤں کرنے والا ہے ف۸ اور جب ہماری آئتیں ان کافروں کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں ہم سن چکے ہم بھی اگر چاہیں تو ایسا قرآن کہہ ڈالیں (تصنیف کر لیں) یہ ہے کیا اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں بس اور (اے پیغمبر) جب ان کافروں نے دعا مانگی یا اللہ اگر یہ قرآن سچ ہے تیرے ہی پاس سے اترا ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا اور کوئی تکلیف کا عذاب ہم پر لیکر آ اور اللہ تعالے تو ان کو عذاب کرنے والا نہیں جب تک تو ان میں (موجود) ہے ف۹ اور اللہ تعالی ان کو عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ استغفار کرتے ہیں ف۱۰ اور (اے پیغمبر) اب ان میں کونسی بات ہے جو اللہ تعالی ان کو عذاب نہ کرے حالانکہ وہ لوگوں کو ادب والی مسجد سے روکتے ہیں ف۱۱ اور وہ اس ادب والی مسجد کے متولی نہیں ہیں اس مسجد کے متولی وہی ہیں جو پرہیزگار ہوں ف۱۲ لیکن ان میں اکثر یہ نہیں جانتے ف۱۳ اور کعبے کے پاس انکی نماز یہی ہے سیٹیاں اور تالیاں بجانا ف۱۴ تو (اے کافرو)

ف۱ یعنی اپنے دل سے بنائی ہوتی ۱۲ ف۲ میں کیا آیتیں خود بناتا ہوں ۱۲ ف۳ دنیا میں مارے جانے اور قید ہونے کا ۱۲ ف۴ جو اس سے کہیں سخت ہو ۱۲ ف۵ یعنے جو کافر کان سے اچھی بات دسنیں اور زبان سے اچھی بات نہ کہیں اور عقل سے غور نہ کریں وہ جانوروں سے بھی بدتر ہیں ۱۲ ف۶ کہ وہ فائدہ اٹھاتے ۱۲ ف۷ بعضوں نے کہا اللہ تو ان کو سناتا اسکا یہ مطلب ہے کہ جو وہ پوچھتے اسکا جواب سناتا یا مردوں کا کلام سناتا کیونکہ قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ آپ قصی بن کلاب کو پھر زندہ کریں اسکے بعد آپکی پیغمبری کی گواہی دے ف۸ ہکایہ تھا کہ قریش کے کافر دارالندوہ (مشورہ کے مکان) میں اکٹھا ہو کر آنحضرت صلعم کے باب میں مشورہ کرنے لگے کسی نے کہا ان کو قید کرو کسی نے کہا مار ڈالو کسی نے کہا ملک سے باہر کر دو اللہ تعالی نے ان کی خبر آنحضرت صلعم کو دیدی آپ نے اپنے بچھونے پر حضرت علی رضہ کو سلادیا اور خود اسی شب کو ابوبکر صدیق رضہ کے ساتھ نکلکر غار ثور میں چھپ رہے صبح کو جب کافر آئے تو حضرت علی رضہ کو آپکے بچھونے پر پایا پوچھا تمہارے ساتھی کہاں ہیں انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں آخر قدموں کے نشان پر اس پہاڑ تک پہونچے اور اس غار کے جس میں آنحضرت صلعم اور ابوبکر چھپے ہوئے تھے مگر دیکھا تو اس کے سوراخ پر مکڑی کا جالا لگا ہے انہوں نے کہا اگر اس کے اندر کوئی جاتا تو جالا ٹوٹتا یہاں نہیں ہیں پھر کافر پھکر لوٹ گئے اور آپ تین دن اور تین رات اسی غار میں رہے چوتھے دن ایک تیز سانڈنی پر جسکو ابوبکر رضہ نے طیار کر رکھا تھا سوار ہو کر مدینہ کو روانہ ہوئے ۱۲ ف۹ کیونکہ کسی امت پر اس وقت تک نہیں عذاب اترا جب تک انکا پیغمبر انہی میں رہا ۱۲ ف۱۰ ہوا یہ کہ ابوجہل مردود نے اور دوسرے کافروں نے کہنے کو تو یہ کہدیا کہ اگر یہ قرآن سچ ہو تو ہم پر پتھر برسیں پھر شام کو شرمندہ ہوئے اور طواف کے وقت غفرانک غفرانک کہنے لگے ۱۲ ف۱۱ جیسے حدیبیہ کے سال میں مسلمانوں کو عمرہ کرنے سے روکا اسکا قصہ گذر چکا کہتے ہیں اگلی آیتیں تو مکہ میں اتری تھیں اور یہ آیت اسوقت اتری جب آپ نکلکر مدینہ کو روانہ ہوئے ۱۲ ف۱۲ شرک سے بچتے ہوں ۱۲ باقی در ضمیمہ

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ فَسَيُنْفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۝ وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ۝ لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ عَلَىٰ بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ جَمِيعًا فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝	اب اپنے کفر کی سزا میں عذاب کا (مزہ) چکھو بے شک جو لوگ کافر ہیں وہ اپنے مالوں کو اس لیے خرچ کرتے ہیں کہ (لوگوں کو) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ ف۱ سے روکیں یہ لوگ ابھی اور خرچ کریں گے پھر ان کو (یہ مال خود) ایک افسوس ہوگا پھر مغلوب ف۲ ہوں گے اور جو کافر ہیں وہ (قیامت کے دن) دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے تاکہ اللہ تعالیٰ ناپاک کو ف۳ پاک سے ف۴ جدا کرے اور ناپاک (چیزوں یا لوگوں) کو ایک کے اوپر ایک رکھ کر ان سب کا ڈھیر لگا کر اس کو جہنم میں جھونک دے یہی لوگ ہیں جو گھاٹے میں رہے ف۵
۹	الانفال	۵	قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ وَإِنْ يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْأَوَّلِينَ ۝	۴۶ (اے پیغمبر) ان کافروں سے ف۶ کہہ دو اگر یہ ف۷ باز آئیں تو ان کے اگلے قصور معاف کر دیے جائیں گے اور اگر پھر ایسا کریں ف۸ تو اگلے لوگوں (میں اللہ) کی عادت گذر چکی ہے ف۹
۱	•	،	إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ عَاهَدْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ ۝	۴۷ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب جانوروں میں بدتر کافر ہیں جو ایمان نہیں لاتے ف۱۰ (یہ کافر وہ ہیں جن سے تو نے عہد کیا پھر ہر بار وہ اپنا عہد توڑ ڈالتے ہیں اور (اللہ تعالیٰ سے) نہیں ڈرتے ف۱۱
،،	،،	۸	وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَبَقُوا إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ ۝	۴۸ اور کافر لوگ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ وہ (ہمارے) قابو سے نکل گئے وہ ہم کو ہرگز تھکا نہیں سکتے ف۱۲
،،	التوبۃ ۹	۴	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَٰذَا وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ إِنْ شَاءَ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝	۴۹ مسلمانو! مشرک تو نرے گندے ہیں ف۱۳ تو اس سال کے بعد ادب والی مسجد کے نزدیک نہ آئیں ف۱۴ اور اگر تم کو محتاجی کا ڈر ہو ف۱۵ تو آگے چل کر اللہ تعالیٰ تم کو اپنے فضل سے اگر چاہے گا تو مالدار کر دے گا ف۱۶ بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے حکمت والا
،،	،،	۷	فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ إِنَّمَا	۵۰ تو (اے پیغمبر) ان کے مال اور اولاد کی کثرت) پر تعجب نہ کر ف۱۷ اللہ تو اور کچھ

ف۱ اسلام قبول کریں ۱۲ ف۲ جب کافر بدر سے بھاگ کر مکہ میں گئے تو ابوسفیان سے مدد چاہی انہوں نے بہت سارا روپیہ سوداگری کے لیے انکو قرض دیا پھر جنگ احد میں کافروں پر چالیس اوقیہ سونا اس نے خرچ کیا اخیر میں کافر مغلوب ہوئے اور ابوسفیان کف افسوس ملتا رہ گیا مال کا مال تلف ہوا اور فتح بھی نہ ملی۔ اس آیت میں صاف ایک معجزہ ہے کہ کافروں کے مغلوب ہونے کی خبر دی اور ایسا ہی ہوا ۱۲ ف۳ بدبخت شخص گویا شیطان کی راہ میں جو مال خرچ ہوا ہے اسکو پاک سے الخ ف۴ نیک بخت شخص سے یا اس مال سے جو اللہ کی راہ میں خرچ ہوا ہے ۱۲ ف۵ ناپاک سے کافر اور پاک سے مسلمان مراد ہیں یا ناپاک سے وہ مال جو کافروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی میں صرف کیا جائے اور پاک سے وہ مال جو مسلمانوں نے دین حق کی تائید میں خرچ کیا ۱۲ ف۶ یعنے ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں سے ۱۲ ف۷ آنحضرت صلعم کی دشمنی اور شرارت سے اب بھی ۱۲ ف۸ پیغمبر سے لڑیں اور کفر اور شرارت سے باز نہ آویں ۱۲ ف۹ یعنے اگلوں کی طرح یہ بھی تباہ ہونگے اللہ کی عادت یہی ہے کہ جو کوئی اسکے پیغمبروں سے مقابلہ کرتا ہے اسکو تباہ اور برباد کرتا ہے اگلوں سے مراد اگلی امتیں ہیں یا خود قریش کے کافر جو جنگ بدر میں مارے گئے ۱۲ ف۱۰ آدمی کا بھی عجب حال ہے بڑھے تو فرشتوں سے بڑھ جائے گھٹے تو جانوروں سے بھی اتر جائے ۱۲ ف۱۱ یا بدعہدی کے انجام سے نہیں ڈرتے مراد بنی قریظہ کے یہودی ہیں ان سے اور آنحضرت ص سے یہ عہد ہوا کہ ہم آپ کے دشمن کی مدد نہ کریں گے پھر انہوں نے اپنا عہد توڑا اور مشرکوں کی مدد کی ہتھیاروں سے جب آنحضرت نے ان سے پوچھا تو کہنے لگے ہمکو اپنا عہد یاد نہیں رہا ہم بھول گئے پھر دوبارہ یہی عہد ہوا پھر خندق کے دن انہوں نے عہد توڑ ڈالا اور مشرکوں کے ساتھ ہوکر مسلمانوں کو ستانے لگے ۱۲ ف۱۲ عاجز نہیں کر سکتے ہم جب چاہیں گے انکو عذاب کے شکنجہ میں گرفتار کرلیں گے ۱۲ ف۱۳ ابن عباسؓ نے کہا ان کے بدن گندے ہیں کتے اور سور کی طرح ۱۲

(باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُم بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ٥	نہیں یہی چاہتا ہے کہ ان کو دنیا کی زندگی میں ان چیزوں کا عذاب لگا دے ف اور ان کی جانیں نکلتے وقت وہ کافر رہیں ف
۱۰	التوبة	۱۲	اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ٥ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ٥	۵۱ گاؤں کے لوگ کفر اور نفاق میں زیادہ بڑھے ہوئے ہیں ف اور اللہ تعالیٰ نے جو اپنے پیغمبر پر حکم اتارے ان کو نہ جاننے کے وہ زیادہ لائق ہیں ف اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے حکمت والا ف اور بعضے گنوار ایسے ہیں (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) جو خرچ کرتے ہیں اس کو ڈنڈ سمجھتے ہیں اور تم پر (اے مسلمانو) زمانہ کی گردش تاکتے رہتے ہیں ف انہی پر بری گردش پڑے ف اور اللہ (ان کی باتیں) سنتا ہے (اور ان کے حال) جانتا ہے
״	״	۱۳	وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ٥	۵۲ اور (مسلمانو!) تمہارے گرد جو گنوار ہیں ان میں بعضے منافق ہیں اور مدینہ کے رہنے والوں میں سے بھی بعضے نفاق پر اڑ بیٹھے ہیں ف تو ان کو نہیں جانتا ہم ان کو جانتے ہیں اب ہم ان کو (دنیا میں) دوبار عذاب دیں گے ف پھر وہ بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے عہ
۱۱	یونس	۱	اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ٥ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ٥	۵۳ جو لوگ (مرنے کے بعد) ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے ف اور دنیا ہی کی زندگی پر خوش ہیں اور اسی سے انکی خاطر جمع ہے اور جو لوگ ہماری (قدرت کی) نشانیوں سے غافل ہیں ان لوگوں کا ٹھکانا ان کے کاموں کی سزا میں دوزخ ہے
״	״	۲	وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ٥ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا	۵۴ اور جب ان لوگوں کو ہماری صاف صاف آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو جنکو ہم سے ملنے کا خیال نہیں (قیامت کے منکر ہیں) وہ (اے پیغمبر) تجھ سے کہتے ہیں اس (قرآن) کے سوا اور کوئی قرآن لیکر آ یا اسی کو بدل ڈال ف کہہ دے میرا کیا مقدور جو میں اپنی طرف سے اسکو بدل ڈالوں میں تو حکم کا تابعدار ہوں جو مجھ پر آتا ہے میں اگر اپنے مالک کی نافرمانی کروں تو بڑے دن (قیامت) کے عذاب سے ڈرتا ہوں (اے پیغمبر) کہہ دے ف اگر خدا چاہتا کہ میں سناؤں تو میں اسکو پڑھ کر تمکو نہ سناتا اور نہ اسکی خبر کرتا تمہیں تو اس (نبوت) سے

ف رات دن مال جوڑنے اور اولاد کے فکروں میں لگے رہیں ۱۲ ف اپنے مال اور اولاد ہی کی طرف ان کا خیال ہو نہ عاقبت کی فکر نہ خدا سے کوئی غرض اگرچہ مسلمان کو بھی اپنے مال اور اولاد کی فکر ہوتی ہے مگر وہ خداوند کریم کی رضامندی کا خیال سب پر مقدم رکھتا ہے تو اس کے حق میں یہ چیزیں عذاب نہیں ہیں ۱۲ ف کیونکہ گنوار جاہل اور وحشی اور سخت دل ہوتے ہیں ۱۲ ف کیونکہ جہالت ان کے خمیر میں ہے ۱۲ ف کہتے ہیں یہ آیت بنی اسد اور غطفان کے لوگوں کے باب میں اتری حدیث میں ہے جو شخص جنگل میں رہا اس کا دل سخت ہوا اور جو شکار کے پیچھے لگا وہ غافل ہو گیا اور جو شخص بادشاہ کا مصاحب ہوا وہ آفت میں پڑا دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے جو شخص بادشاہ سے قرب بڑھاوے وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا جاوے گا ۱۲ ف کہ کوئی آفت آوے اور تم مغلوب ہو جاؤ ۱۲ ف یہ بددعا ہے ان کے لیے یا انہی پر گردش آوے گی وہی تباہ ہوں گے تم اطمینان رکھو ۱۲ ف آس پاس چاروں طرف ۱۲ ف یا نفاق پر جم گئے ہیں ۱۲ ف ایک قتل اور قید دوسرے قبر کا عذاب یا قتل اور قید دوسرے رسوائی نفاق کا کھل جانا یا مال اور اولاد کے نقصان دوسرے قبر کا عذاب یا فرشتوں کی مار جان نکالتے وقت دوسرے قبر کا عذاب یا قحط دوسرے قتل یا قبر کا عذاب دوسرے دوزخ کا عذاب ۱۲ ف بلکہ یہ سمجھتے ہیں کہ مرے بعد پھر کچھ نہیں حشر نشر کے قائل نہیں ہیں ۱۲ ف جس میں ہمارے بتوں کی برائی نہ ہو ۱۲ ف اپنی طرف سے وہ آیتیں جو ہم کو پسند نہیں نکال کر دوسری آیتیں شریک کر دے ۱۲ ف میں تو خدا کے حکم سے تم کو یہ قرآن سناتا ہوں ۱۲ عہ دوزخ کا عذاب یا دوزخ کا نیچے کا طبقہ جہاں سب سخت عذاب ہے جیسے فرمایا ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۱	یونس	۲	مِنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝	پہلے مدتوں تم میں رہ چکا ہوں ف۱ کیا تم کو عقل نہیں ف۲ اور یہ مشرک کہتے ہیں اس پیغمبر پر اس کے مالک کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہ اتری ف۳ کہہ دے غیب کی خبر اللہ ہی کو معلوم ہے اور بس تو انتظار کرتے رہو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں ف۴
״	״	۲	وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۢ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝	اور جن لوگوں نے برائیاں کیں تو برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ف۵ اور ذلت ان پر چھا جائے گی اللہ تعالیٰ سے ان کو کوئی بچانے والا نہیں ف۶ ان کے مونہوں پر اندھیری رات کے ٹکڑے اڑھا دیئے ہیں ف۷ یہی لوگ دوزخی ہیں وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے
״	״	۴،۵	بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ۝	ف۸ بلکہ ان لوگوں نے جس کو سمجھ نہ سکے اس کو جھٹلایا ف۹ اور ابھی اس کی حقیقت ان پر کھلی نہیں اگلے لوگوں نے بھی اسی طرح ف۱۰ جھٹلایا تو دیکھ ان ظالموں کا کیا انجام ہوا اور ان (کافروں) میں بعضے ایسے ہیں جن کے دل میں اس کا یقین ہے اور بعضے ایسے ہیں جن کے دل میں بھی اس کا یقین نہیں اور (اے پیغمبر) تیرا مالک شریروں کو خوب جانتا ہے اور اگر یہ لوگ ف۱۱ تجھ کو جھٹلائیں تو کہہ دے میرا کام میرے لیے اور تمہارا کام تمہارے لیے میں جو کرتا ہوں ف۱۲ اس کا میں ذمہ دار ہوں اور تم جو کرتے ہو ف۱۳ اس کے تم ذمہ دار ہو ف۱۴ اور ان میں بعضے ایسے بھی ہیں جو (صرف) تیری طرف کان لگاتے ہیں ف۱۵ بھلا کیا تو بہروں کو سنائیگا گو وہ عقل نہ رکھتے ہوں ف۱۶ اور ان میں بعضے ایسے ہیں جو (صرف) تجھ کو تکتے ہیں بھلا کیا تو اندھوں کو رستہ دکھا سکتا ہے گو وہ سمجھ نہ سکتے ہوں ف۱۷
״	״	۵	وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝	ف۱۸ اور کہتے ہیں بھلا اگر تم سچے ہو تو یہ (عذاب کا) وعدہ کب پورا ہوگا
״	״	״	وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ قُلْ اِيْ وَ	اور یہ کافر تجھ سے دریافت کرتے ہیں کیا ف۱۹ یہ سچ ہے کہہ دے

ف۱ چالیس برس تک تم میں کچھ پڑھا نہ لکھا ف۲ کہ بن پڑھا لکھا شخص ایسا قرآن اپنے دل سے بنا سکتا ہے بلکہ ایک چھوٹی سورت کی طرح تمام پڑھے لکھے لوگ مل کر بھی نہیں بنا سکتے آنحضرت چالیس برس کی عمر میں پیغمبر ہوئے پھر تیرہ برس مکہ میں رہے اور دس برس مدینہ میں تریسٹھ برس کی عمر میں وفات ہوئی اور بعضوں نے کہا ساٹھ برس کی عمر میں بعضوں نے کہا پینسٹھ برس کی عمر میں اور صحیح تریسٹھ برس ہیں ۱۲ ف۳ مثلاً مکہ کے پہاڑ سب سونے کے کر دیتا یا ہمارے باپ دادوں کو جلا کر سامنے کھڑا کر دیتا ۱۲ ف۴ اس کے سوا کوئی غیب کی بات نہیں جانتا اور نشانی اترنا یہ بھی ایک غیب کی بات ہے ۱۲ ف۵ کہ شاید اللہ تعالیٰ کوئی نشانی اتار کر تمہارا فیصلہ کر دے ۱۲ ف۶ ان کو برائی سے ڈیوڑھ کر سزا نہ ملیگی ۱۲ ف۷ یعنی اس کے عذاب اور قہر سے ان کے مونہ ایسے کالے کلوٹے ہونگے ۱۲ ف۸ بارات کا اندھیرا ٹکڑا ان کے منہ پر ڈال دیا ہے رات کو ایک چادر کی طرح مقرر کیا اس کے حصے گویا چادر کے ٹکڑے ہوئے ۱۲ ف۹ جیسے جاہلوں کی عادت ہوتی ہے جو بات ان کی سمجھ سے باہر ہوئی اس کو لگے جھٹلانے قرآن میں مرنے کے بعد جی اٹھنے اور حشر نشر کے حالات اسی طرح آسمان اور زمین کی پیدائش اگلے پیغمبروں کے معجزے اللہ کی قدرتیں جو بیان ہوئی ہیں وہ ان کی سمجھ میں نہیں آئیں تو بجائے اس کے کہ غور اور فکر کرتے یا دوسرے سمجھداروں سے دریافت کرتے سہل سا لٹکا یہ اختیار کر لیا کہ انکار کرنے لگے ۱۲ ف۱۰ جیسے انہوں نے اللہ کی آیتوں کو ۱۲ ف۱۱ ایسی کھلی دلیل بیان کرنے پر بھی ۱۲ ف۱۲ توحید اور خالص خدا کی عبادت ۱۲ ف۱۳ شرک اور بت پرستی ۱۲ ف۱۴ یعنی تمہارے اعمال کا مواخذہ مجھ سے اور میرے اعمال کا تم سے نہ ہوگا ہر ایک کو اس کے عمل کا خود جواب دینا ہوگا کہتے ہیں یہ آیت منسوخ ہے جہاد کی آیت سے ف۱۵ سن لیتے ہیں پر مانتے نہیں ۱۲ ف۱۶ جب دل میں یقین نہیں تو کان سے سننا نہ سننے کی طرح ہے پھر بہرے پن کے ساتھ بے وقوف بھی ہو تو وہ کیا خاک سمجھے گا اگر عقل ہو تو اشارے سے کچھ سمجھ لیتا ۱۲ باقی در ضمیمہ

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			رَبِّیْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ	ہاں ہاں بیشک میری مالک کی قسم یہ سچ ہے
״	یونس	۱۰	اِنَّ الَّذِیْنَ حَقَّتْ عَلَیْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰیَةٍ حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ	(اے پیغمبر) جن لوگوں پر تیرے مالک کا قول پورا ہوا وہ ایمان لانے والے نہیں گو ان کے پاس تمام نشانیاں آجائیں جب تک دکھ کا عذاب (اپنی آنکھوں سے) نہ دیکھیں ف۱
۱۲	ہود	۱	وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَیَقُوْلَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ	اور (اے پیغمبر) اگر تو ان کافروں سے کہے تم بیشک مرے کے بعد جی اٹھوگے تو وہ کافر ضرور کہیں گے یہ (تمہاری بات) تو ایک کھلا جادو کی طرح ہے اور بس ف۲
״	״	۹	فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ لَهُمْ فِیْهَا زَفِیْرٌ وَّشَهِیْقٌ ۙ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ	پھر جو لوگ بدبخت ہونگے وہ دوزخ میں رہیں گے وہاں چل پوں مچائیں گے ف۴ ہمیشہ اسی میں رہیں گے جب تک (آخرت کے) آسمان اور زمین قائم رہیں گے ف۵ مگر جن لوگوں کو تیرا مالک چاہے گا ف۶ بیشک تیرا مالک جو چاہے وہ کر گذرتا ہے
۱۳	الرعد	۱	وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ وَیَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّیِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰی ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِیْدُ الْعِقَابِ وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ	اور اگر تو تعجب کرے ف۷ تو کافروں کا یہ کہنا زیادہ عجیب ہو کہ جب ہم خاک ہو جائیں گے تو کیا پھر ہم نئے سرے سے پیدا ہونگے ف۸ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے مالک کو نہ مانا اور یہی لوگ ہیں جن کی گردنوں میں (قیامت کے دن) طوق پڑیں گے ف۹ اور یہی لوگ دوزخی ہیں وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ف۱۰ اور یہ لوگ بھلائی سے آگے ہی برائی کی جلدی مچاتے ہیں ف۱۱ حالانکہ ان سے پہلے ف۱۲ کئی بلائیں گذر چکی ہیں اور بے شک تیرا مالک لوگوں سے درگذر کرتا رہتا ہے وہ گناہ کیے جاتے ہیں ف۱۳ اور اس میں بھی شک نہیں کہ تیرے مالک کا عذاب ف۱۴ سخت ہوتا ہے ف۱۵ اور کافر کہتے ہیں ف۱۶ اس کے مالک کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری ف۱۷ تو تو ف۱۸ ڈرانیوالا ہے اور ہر قوم کا ایک ایک راہ بتانیوالا ہے ف۱۹
״	-	۲	لِلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰی ؔ وَالَّذِیْنَ لَمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ	ف۲۰ جن لوگوں نے اپنے مالک کا کہا مانا انکے لیے بھلائی (جنت) ہے اور جن لوگوں نے اسکا کہا نہ مانا اگر ان کے پاس ساری دنیا کی دولت ہو

ف۱ کہ وہ کفر پر مرینگے ۱۲ ف۲ اسوقت ایمان لاوینگے لیکن کوئی فائدہ نہ ہوگا ۱۲ ف۳ جیسے جادو کی حقیقت کچھ نہیں ہوتی ایک خیال بندی ہے اسی طرح یہ قرآن اور تمہاری باتیں بھی جادو کی طرح ایک دھوکہ اور مکر ہیں ۱۲ ف۴ چیخیں چلائیں گے پکاریں گے دھاڑیں گے ۱۲ ف۵ آخرت کے آسمان اور زمین کو کبھی فنا نہیں ہے تو یہ بھی کبھی دوزخ سے نہ نکلیں گے بعضوں نے کہا دنیا کے آسمان اور زمین مراد ہیں اور مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے کیونکہ عرب کا محاورہ یہ ہے کہ جب کسی چیز کو کہتے ہیں ہمیشہ رہیگی تو یہ کہتے ہیں کہ آسمان اور زمین کے قائم رہنے تک رہیگی ۱۲ ف۶ یعنی گنہگار موحد وہ ایک نہ ایک دن دوزخ سے نکالے جاویں گے اور جنت میں داخل ہوں گے جیسے متواتر حدیثوں سے ثابت ہے ف۷ کافروں پر کہ انہوں نے اتنی نشانیاں دیکھ کر بھی تجھ کو جھٹلایا ۱۲ ف۸ یعنی حشر کے دن کافروں کے اس کہنے پر اللہ تعالیٰ نے بہت تعجب فرمایا کیونکہ وہ خدا کی ہزاروں قدرتیں دیکھتے جاتے ہیں کہ زمین سے طرح طرح کے میوے اور بیل اگاتا ہے ہزاروں جانور ایک ہی دن میں زمین سے پیدا کر دیتا ہے کیا جو ایسا خالق ہو مرنے کے بعد پھر زندہ نہیں کر سکتا ۱۲ ف۹ جیسے قیدیوں کے گلے میں ڈالے جاتے ہیں ۱۲ ف۱۰ کیونکہ وہ قیامت کے منکر تھے معلوم ہوا کہ کافر اور مشرک دونو ہمیشہ جہنم میں رہیں گے ۱۲ ف۱۱ شیخی کی راہ سے کہتے ہیں اللہ کا عذاب ہم پر جلد اترے اللہ سے تندرستی تو نہیں مانگتے بلا مانگتے ہیں ۱۲ ف۱۲ دوسرے کافروں پر ۱۲ ف۱۳ اور سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا ۱۲ ف۱۴ جب وہ اترتا ہے تو بہت سخت ف۱۵ جب یہ آیت اتری تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ درگذر نہ کرے تو زندگی دشوار ہو جائے اور اگر اس کے عذاب کا ڈر نہ ہو تو ہر شخص بے کھٹکے گناہ کرے ۱۲ ف۱۶ اگر یہ سچا پیغمبر ہوتا تو ف۱۷ معجزہ نشانی جسکا فرمایا ہے مثلاً مکہ کے سب پہاڑ سونے کے ہو جاویں یا موسیٰ علیہ السلام کی طرح عصا اور ید بیضا ہو یا عیسیٰ کی طرح مردوں کو زندہ کریں ۱۲ ف۱۸ اے پیغمبر صرف خدا کے عذاب سے ۱۲ ف۱۹ تم ہی کوئی انوکھے پیغمبر نہیں ہو کہ خواہ مخواہ نشانیاں تبلاؤ تو وہ تمہارا نبی ہونا مانیں نشانیاں تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	متن	ترجمہ
			مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ سُوءُ الْحِسَابِ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝	اور اتنا ہی اور تو وہ (قیامت کے دن) اپنی چھڑائی میں دے ڈالیں یہی لوگ ہیں جن سے بری طرح حساب لیا جائے گا ف۱ ان کا ٹھکانا ف۲ دوزخ ہے اور دوزخ برا مقام ہے
۱۳	الرعد	۳	وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ ۙ أُولَٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ	اور جو لوگ اللہ تعالےٰ سے پکا قول کر کے پھر اس کو توڑ ڈالتے ہیں اور اللہ تعالےٰ نے جس کے جوڑنے کا حکم دیا ہے (مثلاً ناطہ جوڑنے کا) اس کو چھوڑ ڈالتے ہیں ف۳ اور ملک میں (ناحق) دھند مچاتے ہیں ف۴ ان ہی لوگوں پر لعنت پڑیگی اور رہنے کو برا گھر ملے گا
″	″	۴	وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ ۗ قُلْ إِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ أَنَابَ ۝	اور کافر کہتے ہیں اس کے مالک کی طرف سے اس پر کوئی نشانی کیوں نہیں اتری ف۵ کہہ دے اللہ تعالیٰ جن کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع ہوتے ہیں ان کو اپنی راہ بتاتا ہے ف۶
″	″	″	وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا تُصِيبُهُمْ بِمَا صَنَعُوا قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِنْ دَارِهِمْ حَتَّىٰ يَأْتِيَ وَعْدُ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ۝	اور (مکے کے) کافروں کو ان کے اعمال کی سزا میں کوئی نہ کوئی آفت پہونچتی رہے گی ف۷ یا ان کی بستی کے نزدیک آفت اترے گی ف۸ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ (موت یا قیامت یا فتح مکہ) آ لگے بیشک اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا ف
″	″	۵	بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۝ لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَقُّ ۖ وَمَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَاقٍ ۝	بات یہ کہ ان (کافروں) کو اپنا کفر اچھا معلوم ہوتا ہے ف۹ اور سچی راہ سے روک دیے گئے ف۱۰ اور جس کو اللہ تعالےٰ گمراہ کرے پھر اس کو کوئی راہ پر نہیں لا سکتا ان لوگوں کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب (رکھا ہوا) ہے ف۱۱ اور آخرت کا عذاب تو بے شک بہت سخت ہے اور اللہ تعالےٰ (کے عذاب) سے انکو کوئی بچانے والا نہیں ف۱۲
″	″	۶	وَقَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلَّهِ الْمَكْرُ جَمِيعًا ۖ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۗ وَسَيَعْلَمُ الْكُفَّارُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا ۚ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ	اور (ان مکے کے کافروں سے) پہلے جو لوگ گذرے ہیں انہوں نے بھی مکر (اور فریب) کیے ہیں ف۱۳ لیکن سارا مکر اللہ کے اختیار میں ہے ف۱۴ وہ تو ہر شخص جو کر رہا ہے اسکو جانتا ہے ف۱۵ اور اب قریب ہیں کافر لوگ یہ جان لیں گے کس کا انجام اچھا ہوتا ہے ف۱۶ اور کافر کہتے ہیں تو اللہ کا بھیجا ہوا نہیں ف۱۷ تو کہہ دے مجھ میں اور تم میں اللہ تعالےٰ کی گواہی

ف۱ آخرت میں حساب وکتاب کے بعد ف۲ ناطے والوں سے بدسلوکی کرتے ہیں ف۳ لوٹ مار خرابی ظلم بدعت ف۴ یعنی وہ نشانی جو کافر چاہتے تھے مثلاً مکہ کے پہاڑ سونے کے ہو جائیں یا ایک فرشتہ کھلم کھلا سامنے آوے ف۵ یعنے نشانی اترنے سے کچھ نہیں ہوتا اگلے پیغمبروں کو کھلی کھلی نشانیاں دیگئی تھیں مگر جن کی قسمت میں ایمان نہ تھا وہ کسی طرح یقین نہ لائے ف۶ قتل ہونگے قید ہونگے یا قحط یا بیماری میں مبتلا ہونگے ف۷ یعنے ان کے آس پاس والوں پر بلا آوے گی وہ ان کا حال دیکھ کر ڈریں گے یا اے پیغمبر تو ان کے گھر کے پاس جا کر اترے گا یعنے انکو گھیر لیگا ف۸ ایسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا مکہ فتح ہو گیا قریش کے کافر بالکل تباہ اور برباد ہوئے ف۹ شیطان نے ان کو بہکا دیا ہے ف۱۰ اللہ تعالےٰ نے انکی قسمت میں ہدایت نہیں رکھی ف۱۱ عنقریب قتل اور قید اور ذلیل اور خوار ہونگے ف۱۲ جن کو اپنا سفارشی سمجھ کر ان کا پوجا پاٹ کرتے ہیں وہ کچھ کام نہ آویں [illegible] وہ فرضی نام ہیں ان کی حقیقت ہی کچھ نہیں اگر ہوبھی تو وہ خود عاجز بندے ہیں قیامت میں انکو اپنی فکر پڑے گی وہ انکو پوچھیں گے بھی نہیں [illegible] ف۱۳ اپنے پیغمبروں سے ف۱۴ لوگ پیغمبری کا جھوٹا دعوے کیا ہے ف۱۵ اور اس قدر مال دولت کی بھی اس عذاب کے مقابل کچھ پرواہ نہ [illegible] ہوگا کوئی قصور معاف نہ ہوگا ف۱۶ انکو سمانا کی بہت بہت تدبیریں کی مگر یہ کوئی بات [illegible] ف۱۷ ایسے مالک کے سامنے مکر کیا چل سکتا ہے ف۱۸ دنیا میں کس کو عزت ملتی ہے اور کون غالب ہوتا ہے یا آخرت میں کس کو کیسا گھر ملتا ہے یعنے جنت ۱۲

			وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ۝	کافی ہے اور ان لوگوں کی جن کو اگلی کتابوں کا علم ہے ف۱
۱۳	ابراھیم	۱	وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِۨ ۙ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ	اور کافروں کی ایک سخت عذاب سے خرابی ہونے والی ہے ف۲ جو دنیا کی زندگی کو آخرت پر پسند کرتے ہیں ف۳ اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے (لوگوں کو) روکتے ہیں ف۴ اور اس میں عیب لگاتے ہیں ف۵ یہی لوگ پہلے درجہ کی گمراہی میں (راہ سے بہت دور بھٹک گئے
″	″	۳	وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۭ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ۝ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۙ مِّنْ وَّرَاۗىِٕهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّاۗءٍ صَدِيْدٍ ۙ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۭ وَمِنْ وَّرَاۗىِٕهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ۝	اور کافروں نے اپنے پیغمبروں سے کہا ہم تم کو اپنے ملک سے ضرور نکال باہر کریں گے (تو یا تو نکلنا گوارا کرو) یا پھر ہمارے دین میں لوٹ آؤ ف۶ تب ف۷ اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی کہ ہم ان ظالموں کو برباد کریں گے اور تم کو ان کے بعد اس ملک میں بسائیں گے جو شخص میرے سامنے ف۸ کھڑے ہونے سے ڈرے اور میرے عذاب کا خوف رکھے اس کو یہی انعام ملیگا ف۹ اور انہوں نے (یعنی پیغمبروں نے اللہ تعالیٰ سے) فتح مانگی ف۱۰ اور (ایسا ہوا کہ) ہر ایک گھمنڈ والا ضدی تباہ ہوا ف۱۱ (اور آخرت میں) اس کے سامنے جہنم ہے ف۱۲ اور (وہاں) پیپ کا پانی اس کو پلایا جاویگا جسکے (لیکر) اسکو پیئیگا ف۱۳ اور دیر میں بھی) اُگلے سے اتار نہ سکیگا ف۱۴ اور (وہ سختی ہوگی گویا) ہر طرف سے موت اسپر چلی آرہی ہے ف۱۵ حالانکہ وہ مر نہیں سکتا ف۱۶ اور (اس عذاب کے سوا) اسکو آگے (یا پیچھے) ایک اور سخت عذاب ہے ف۱۷
″	″	۴	وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ڐ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاۗءُ ۝	اور بدکاروں (کافروں) کو خدا تعالیٰ بھٹکا دیتا ہے ف۱۸ اور اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے ف۲۰
″	″	۵	اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۙ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۭ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝	کیا تو نے ف۲۱ ان لوگوں کو نہیں دیکھا ف۲۲ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے احسان کے بدل ناشکری کی ف۲۳ اور (نتیجہ یہ ہوا کہ) اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں لیجا اتارا (وہ تباہی کا گھر کیا ہے) جہنم اس میں اتریں گے اور وہ برا ٹھکانا ہے
″	″	۷	وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ڛ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ۙ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْــِٕدَتُهُمْ هَوَاۗءٌ ۝	اور یہ مت سمجھ کہ اللہ تعالیٰ ظالموں (مکہ کے کافروں) کے کاموں سے بے خبر ہے نہیں اللہ ان (کے عذاب) کو اسدن کے لیے اٹھا رکھتا ہے جس دن آنکھیں کھلی کھلی رہجائیں گی ف۲۴ سر اٹھائے بھاگ رہے ہونگے انکی نگاہ اپنی طرف نہ پھرے گی اور دل ہوا ہونگے (عقل و شعور سے خالی)

ف۱ یعنی یہود اور نصاریٰ کے وہ عالم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تھے انکی گواہی ۱۲ ف۲ یعنی قیامت کے عذاب سے انکی مٹی پلید ہونیوالی ہے ۱۲ ف۳ آخرت کی کچھ پرواہ نہیں کرتے ۱۲ ف۴ انکو ایمان لانے سے منع کرتے ہیں ۱۲ ف۵ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور اس میں کجی پیدا کرنا چاہتے ہیں یعنی باوجودیکہ اللہ کی راہ یعنی اسکی شریعت سیدھی اور بے عیب ہے لیکن یہ کافر اس میں عیب نکالتے ہیں اور سیدھی کو کج اور ٹیڑھا بنانا چاہتے ہیں بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے اور یہ کافر دنیا کو ٹیڑھی راہ پر چلنے کے لیے طلب کرتے ہیں یعنی گناہ اور ظلم اور بدکاری کی نیت سے دنیا کماتے ہیں اور دنیا کا مال برے کاموں میں خرچ کرتے ہیں ۱۲ ف۶ یا ہمارا دین اختیار کرو کیونکہ پیغمبر پہلے کبھی انکے دین پر نہ تھے ۱۲ ف۷ پیغمبر اور انکے ساتھی بہت پریشان ہوئے آخر اللہ تعالیٰ الخ ۱۲ ف۸ قیامت کے دن حساب کے لیے ۱۲ ف۹ دنیا میں آسائش اور حکومت حاصل ہوگی امن چین سے بسر کریگا ۱۲ ف۱۰ کافروں کے مقابلہ میں خدا کی مدد چاہی ۱۲ ف۱۱ پیغمبروں کی اللہ تعالیٰ نے مدد کی اور کافروں کی کچھ نہ سنی انکی دعا قبول نہیں ہوئی وہ سب تباہ اور برباد ہوگئے یہ تو دنیا میں ہوا اور آخرت الخ ۱۲ ف۱۲ یا اس کے پیچھے یعنی اسکے مرنے کے بعد جہنم ہے ۱۲ ف۱۳ جو دوزخیوں کے زخموں سے بہیگا یا بدکاروں کی شرمگاہوں سے ۱۲ ف۱۴ کیونکہ وہ بہت خراب بدبودار کڑوا ہوگا فرشتے مار مار کر زبردستی پلائیں گے ۱۲ ف۱۵ صحیح حدیث میں ہے کہ وہ پانی ایسا گرم ہوگا کہ پیتے ہی آنتیں کٹکر دبر سے نکل پڑینگی منہ کے سامنے آتے ہی منہ جل بھن جائیگا سر کی کھال نکل پڑے گی معاذ اللہ ۱۲ ف۱۶ یا ہر عضو سے موت کا سامان محسوس ہوگا ۱۲ ف۱۷ کیونکہ وہاں موت نہیں ہے موت ہو تو راحت ہوجاوے اور خدا کو تکلیف دینا منظور ہے ۱۲ ف۱۸ یعنی اللہ تعالیٰ کے عذاب کی انتہا نہیں ایک عذاب ختم نہ ہوگا کہ دوسرا عذاب اس سے بھی سخت درپیش ہوگا ۱۲ ف۱۹ وہ فرشتوں کا جواب برابر نہیں دے سکتے ہانئے واسے کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نہیں جانتے فرشتے انکو لوہے کی گرز سے مارتے ہیں یہ مضمون صحیح حدیثوں میں وارد ہے ۱۲ ف۲۰ کسیکی مجال نہیں کہ چون و چرا کرے ۱۲ باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۳	ابراھیم[14]	۷	وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ	اور[46] وہ لوگ اپنا ہی داؤں چلتے رہے ف اور ان کا داؤں اللہ کو معلوم ہے ف[2] اور گو انکا داؤں ایسا (سخت) ہو جس سے پہاڑ ٹل جائیں ف[3]
"	"	"	وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ سَرَابِيلُهُمْ مِنْ قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ وُجُوهَهُمُ النَّارُ	اور[49] تو گنہگاروں کو اس دن زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیکھیگا انکے کرتے گندھک (یا ڈامر یا رگول) کے ہوں گے اور ان کے مونہہ آگ سے ڈھکے ہونگے ف[4]
۱۴	الحجر[15]	۱	رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ	بہت[2] بار کافر یہ آرزو کریں گے کاش وہ (دنیا میں) مسلمان ہوتے ف[5] انکو اپنے حال پر چھوڑ دے وہ کھاتے پیتے اور فرے اڑاتے رہیں اور (دنیا کی) آرزو انکو غفلت میں رکھے اب قریب ان کو معلوم ہو جائیگا ف[6]
"	"	"	وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَائِكَةِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ	اور[6] کافر (مذاق) ٹھٹھے سے تجکو) کہتے ہیں اے وہ شخص جس پر قرآن اترا (یعنی اسکے گمان کے موافق) تو تو دیوانہ ہے ف[7] بھلا اگر تو سچا ہے تو فرشتوں کو ہمارے سامنے کیوں نہیں لاتا ف[8]
"	"	"	وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ كَذَٰلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ لَقَالُوا إِنَّمَا سُكِّرَتْ أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَسْحُورُونَ	اور[11] جب ان کے پاس کوئی پیغمبر آیا تو وہ اس سے ہنسی ٹھٹھا ہی کیا ف[9] ہم ان بدکاروں کے دلوں میں (یہی کفر اور ٹھٹھا مذاق) ڈال دیتے ہیں ف[10] وہ قرآن پر ایمان نہ لائیں گے اور یہی طریقہ اگلوں کا چلا آیا ہے اور (ان کافروں کا تو یہ حال ہے) اگر ہم ان پر آسمان کا ایک دروازہ کھول دیں ف[12] پھر وہ دن دہاڑے اس پر چڑھتے رہیں تو بھی ضرور کہیں گے کچھ نہیں ہماری آنکھیں متوالی ہوگئی ہیں نہیں ہم لوگوں پر جادو ہوا ہے ف[13]
۱۴	النحل[16]	۳	فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ قُلُوبُهُمْ مُنْكِرَةٌ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ	پھر[22] جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے ان کے دل میں انکار بس گیا ہے اور وہ غروری (کر رہے) ہیں (وہ بچ کے کہاں جائیں گے)
"	"	"	وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ أَلَا سَاءَ مَا	اور[24] جب ان (بے ایمانوں) سے کوئی کہتا ہے تمہارے مالک نے کیا اتارا تو کہتے ہیں (راجی) اگلوں کی کہانیاں ہیں ف[14] آخر وہ اپنے (گناہوں کے) پوری بوجھ قیامت کے دن اٹھائیں گے ف[15] اور جن لوگوں کو بہکاتے بوجھ گمراہ کرتے ہیں انکے کچھ بوجھ (اٹھائیں گے)

ف[1] پیغمبر کو قتل یا قید یا اخراج کی فکر میں ہے ۱۲ ف[2] اس سے کچھ چھپا نہیں ۱۲ ف[3] جب بھی اللہ تعالے کے سامنے انکے داؤں کچھ اثر نہ ہوگا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور انکے داؤں سے پہاڑ نہیں ٹل سکتے یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معاملہ جو تائید الٰہی پہاڑ کی طرح مضبوط اور راسخ ہے اس پر انکا داؤں کچھ اثر نہیں کر سکتا ۱۲ ف[4] قطران وہ کالا روغن جو خارشی اونٹوں پر ملا جاتا ہے وہ کھال کو جلا دیتا ہے اور کبھی کھود بنا ہے اس میں آگ خوب لگتی ہے بدبودار بعضوں نے کہا تانبا پگھلا ہوا حدیث میں ہے کہ جو عورت مردوں پر نوحہ کرتی ہے وہ اگر توبہ نہ کرے اور مر جاوے تو قیامت کے دن قطران کا کرتہ اسکو پہنایا جاویگا ۱۲ ف[5] یعنے مرتے وقت یا قیامت کے دن یا جب گنہگار مسلمان اور کافر دوزخ میں اکٹھا ہونگے اور کافران کو طعنہ دیں گے تمہاری مسلمانی کچھ کام نہ آئی اور اللہ تعالی غصہ ہو کر مسلمانوں کو دوزخ سے نکال لیگا جیسے صحیح حدیث میں ہے ۱۲ ف[6] موت آتے ہی انکھیں کھل جاویں گی ف[7] تیرے دل میں یہی خبط سما گیا ہے کہ قرآن جو مجھ پر اترتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور میں اسکا پیغمبر ہوں فرعون نے بھی حضرت موسیٰ کو دیوانہ کہا تھا مکہ کے کافر بھی اسی راہ پر چلے ۱۲ ف[8] وہ سامنے آکر گواہی دیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا سچا پیغمبر ہے اسکا کہا مانو ۱۲ ف[9] ان دونوں آیتوں سے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد کو تسلی دی کہ تم کافروں کے ٹھٹھے اڑانے کا رنج نہ کرو تم سے پہلے ہر پیغمبر پر ہنسی اڑائی گئی ہے ۱۲ ف[10] جیسے ہم نے اگلے کافروں کے دلوں میں کفر اور ٹھٹھا مذاق ڈال دیا تھا ۱۲ ف[11] معلوم ہوا کہ کفر اور گمراہی کا دل میں ڈالنے والا اور پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے اور معتزلہ کا رد ہوا ۱۲ ف[12] اور اوپر چڑھنے کا سامان کر دیں ۱۲ ف[13] حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم پر جادو کر دیا ہے ہم کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم آسمان پر چڑھ رہے ہیں اور فی الحقیقت کچھ نہیں جو شخص اس طرح ہٹ دھرمی بنا کرے کہ آنکھوں سے بھی اسکی نشانی دیکھ کر نہ مانے اس کو سحر اور جادو سمجھے اس سے ایمان کی توقع نہیں ہو سکتی ۱۲ باقی در ضمیمہ

پارہ	سورۃ	آیت	آیات	ترجمہ
۱۴	النحل	۴	يُنْظَرُوْنَ ۝ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَي الْكٰفِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۠ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْۗءٍ ۭ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝	سن لو کیا برا بوجھ اٹھاتے ہیں پھر قیامت کے دن خدا ان کو رسوا کریگا اور فرمائیگا میرے وہ شریک ف۱ کہاں ہیں جن کے مقدمے میں تم (ایمان والوں سے) جھگڑا کیا کرتے تھے جن لوگوں کو (دنیا میں) علم دیا گیا تھا ف۲ بول اٹھیں گے آج کے دن تو رسوائی اور برائی کافروں کی ہی ہوگی جن کی (دنیا میں) فرشتوں نے جب جانیں نکالیں تھیں وہ اپنے پر آپ ظلم کر رہے تھے پھر (مرتے وقت) صلح کی لینے لگے ہم تو کوئی برا کام نہیں کرتے تھے (فرشتوں نے کہا) کیوں نہیں ف۳ بیشک اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے جو تم کرتے تھے ف تو (اب) جہنم کے دروازوں میں گھسو ہمیشہ اسی میں رہو گے غروری لوگوں کا کیا برا ٹھکانا ہے ف
۱۴	النحل	۵	وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَاۗؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَي الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝	اور مشرک کہتے ہیں (ہمارا کیا قصور ہے) اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا اس کے سوا اور کسی چیز کو نہ پوجتے اور نہ ہم اللہ تعالیٰ کے بغیر حرام کیے (اپنی طرف سے) کسی چیز کو حرام ٹھہراتے ف۶ ان سے پہلے جو کافر گذرے ہیں انہوں نے بھی ایسا ہی کیا تو پیغمبروں کے ذمہ کچھ کام نہیں صرف کھولکر اللہ تعالیٰ کا حکم پہونچا دینا ہے ف
۱۴	النحل	۸	وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ۭ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ۝	اور اللہ تعالیٰ کے لیے وہ تجویز کرتے ہیں جو اپنے لیے پسند نہیں کرتے ف اور اپنی زبانوں سے جھوٹی باتیں نکالتے ہیں کہ (آخرت میں) انکو بھلائی ہوگی ف۹ بیشک (بھلائی تو نہیں) انکے لیے (دوزخ کی) آگ موجود ہے بلکہ ف۱ پہلے دوزخ میں جائیں گے ف۱۱
۱۴	النحل	۱۲	وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا	اور (وہ دن یاد کر) جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اٹھائیں گے ف۱۲ پھر جو لوگ کافر ہے انکو بولنے کی یا عذر کرنے کی اجازت نہ ہوگی اور نہ وہ لوٹنے پائیں گے ف۱۳ اور جب یہ ظالم (مشرک) عذاب دیکھیں گے تو پھر (کسی صورت سے) انکا عذاب ہلکا نہ ہوگا اور نہ ان کو مہلت ملے گی اور جب یہ مشرک ان کو دیکھیں گے جن کو خدا کا شریک بنایا

ف۱ یعنی جنکو تم میرا شریک سمجھتے تھے ۔ ف۲ پیغمبر اور نیک لوگ ۔ ف۳ تم نے تو سب سے بڑھکر برا کام کیا یعنی شرک ۔ ف۴ مکر کرنے سے کیا ہوتا ہے سارے مکر تو خدا کے اور ایمان والوں کے ہیں ۔ ف۵ جب عذاب آیا تو صلح کی لینے ۔ ف۶ اب سب غرور ناک کی راہ نکل جائیگا ۔ ف۷ جیسے سائبہ اور بحیرہ وغیرہ کو ہم نے حرام کر لیا ہے اگر اللہ نہ چاہتا تو ہم ایسا نہ کرتے مشرکین کا مطلب ایسا کہنے سے یہ تھا کہ پیغمبروں کو لاجواب کریں حالانکہ یہ انکی نا سمجھی تھی اللہ تعالیٰ کی مشیت کے بغیر بیشک کوئی کام نہیں ہوتا مگر مشیت اور چیز ہے رضامندی دوسری چیز ہے اللہ ہر برے کام سے راضی نہیں ہے بھلا اور مشیت میں بڑا فرق ہے دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت کو پوشیدہ رکھا ہے اور ظاہر میں بندے کو اختیار دیا ہے پھر بندے کو جزا اور سزا ملتی ہے ان مشرکوں سے کوئی پوچھے کہ اگر کوئی تمہارے باپ کو مار ڈالے یا تمہارا مال چھین لے تو تم اسکو سزا کیوں دیتے ہو وہ بھی کہیگا میرا کیا قصور اللہ تعالیٰ کی مشیت یہی تھی پھر اسکا کیا جواب دیں گے ۔ ف۸ اگلا فرقے دہریے اسی طرح کہتے رہتے ہیں اور نہ مانیں تو پیغمبروں کے ذمہ ہدایت ہونی کو ان کو ہدایت کرنا نہیں ہونی ہدایت اور گمراہی اللہ کے ہاتھ میں ہے ۔ ف۹ کہیں کہتے ہیں اس کی بیٹیاں ہیں کہیں اسکا شریک ٹھہراتے ہیں ۔ ف۱۰ کہتے ہیں جب دنیا میں ہم آرام سے ہیں تو آخرت میں بھی زیادہ ملیگا ۔ ف۱۱ اور دوزخیوں سے پہلے دوزخ میں جھونکے جائیں گے کوئی ان کو یاد بھی نہ کریگا ۔ ف۱۲ ان کا پیغمبر خدا کے سامنے گواہی دے گا ۔ ف۱۳ پھر دنیا میں جا کر نیک عمل کریں آخرت میں نیک عمل اختیار کریں کیونکہ آخرت عمل کا گھر نہیں ہے اور نہ ان کو یہ موقع دیا جائے گا کہ مالک کو راضی کریں ۔ ف۱۴ دوزخ میں داخل ہونگے ۔

			شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ نِ السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ۝	ٹہراؤ تو بول اٹھیں گے مالک ہمارے یہی ہیں وہ شریک ہمارے جن کو ہم تیرے سوا پکارتے تھے ف تو وہ الٹ کر ان کو جواب دیں گے تم تو بالکل جھوٹے ہو اور (آخر) کافر لوگ اس دن اللہ تعالے کے سامنے سر جھکا دیں گے اور جتنی جھوٹی باتیں بنایا کرتے تھے وہ سب گئی گذری ہو جائیں گی جو لوگ کافر رہے اور (دوسروں کو) اللہ تعالی کی راہ سے روکتے رہے (انکو بھی مسلمان نہ ہونے دیا) ان کو شرارت کے بدل عذاب پر عذاب ہم بڑھاتے جائیں گے ف
۱۴	النحل ۱۶	۱۴	اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝	۲۶ جو لوگ اللہ تعالی کی آیتوں پر یقین نہیں رکھتے اللہ انکو خوب بات کی ہدایت نہیں کرتا اور انکو تکلیف کا عذاب ہوگا ف
״	״	״	مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝	جس شخص پر زبردستی کی جائے ف اور اسکا دل ایمان پر جما ہوا ہو تو اس پر کچھ گناہ نہ ہوگا ف لیکن جو کوئی ایمان لائے پیچھے دل کھول کر کفر کرے تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب اتریگا اور ان کو بڑا عذاب ہوگا ف یہ غضب اور عذاب ان پر اسلئے ہوگا کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلہ میں پسند کیا اور اس وجہ سے کہ اللہ تعالی کافر لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا (سچی راہ پر نہیں لگاتا) یہی لوگ ہیں جنکے دلوں اور جن کے کانوں اور جن کی آنکھوں پر اللہ نے مہر کر دی ہے ف اور یہی لوگ (خدا تعالے کے عذاب سے جو ان کو ہونے والا ہے) غافل ہیں آخرت میں یہی لوگ ضرور ٹوٹا پائیں گے ف
״	״	۱۵	وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝	۲۸ اور ان لوگوں پاس انہیں میں کا (یعنے عربی) ایک پیغمبر آچکا لیکن انھوں نے اسکو جھٹلایا آخر عذاب نے ان کو دھر پکڑا اور وہ قصوروار تھے (اس عذاب کے سزاوار تھے)
۱۵	بنی اسرائیل ۱۷	۵	وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۝ قُلْ كُوْنُوْا	۲۹ اور کہتے ہیں کیا جب ہم (مر کے پیچھے) ہڈیاں اور چورا ریزہ ریزہ ہو جائیں گے کیا ہم پھر نئے بنکر جی اٹھیں گے (اے پیغمبر) کہہ

ف۱ یعنے یہ جھوٹے معبودوں اور ٹھاکروں کو ۔ ف۲ مصیبت یا تکلیف میں یا ان پر حاجت مراد چاہتے تھے انکی منت نذر نیاز کرتے تھے ف۳ کیونکہ ان کا قصور بہت سخت ہے ایک تو خود مسلمان نہ ہوئے دوسرے خدا کے بندوں کو بھی بہکاتے رہے ابن مسعود نے کہا کھجور کے درخت کے برابر بچھو ان پر مسلط ہونگے وہ انکو ڈنک ماریں گے سعید بن جبیر نے کہا سانپ بختی اونٹوں کے برابر اور بچھو خچروں کے برابر انکو کاٹینگے ف۴ وہ ایسی ہی بیہودہ باتیں بکا کرتے ہیں جنپر ہر شخص کو ہنسی آتی ہے بھلا یہ بھی کوئی بات ہے کہ قرآن ایسا فصیح اور بلیغ کلام جس کی ایک سورت بنانے میں سارے اہل زبان عاجز ہیں وہ ایک غیر زبان والا غلام بنا لیوے ف۵ اب وہ جو کافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہتے تھے کہ یہ آپ خود بنا لیتے ہیں اسکا جواب اللہ تعالے دیتا ہے ف۶ اور وہ منہ سے اپنی جان بچانے کے لیے کفر کا کلمہ کہدے اور اسکا دل [illegible] ف۷ اسی طرح اگر کفر کا کام زبردستی کی وجہ سے کرے مثلاً بت کو سجدہ کرے تب بھی گنہگار نہ ہوگا جامع البیان میں ہے کہ جب جان کا ڈر ہو تو زبان سے کفر کا کلمہ کہنا درست ہے لیکن اگر نہ کہے اور مارا جاوے تو بڑا ثواب پائیگا ف۸ یعنے رضامندی اور خوشی سے ف۹ حق بات کو نہ سمجھتے ہیں نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں ف۱۰ کیونکہ یہ جیتے فتنوں میں گرفتار رہے اللہ تعالے کا غضب ہوا عذاب کے سزاوار ٹھیرے دنیا کو آخرت پر ترجیح دی ہدایت سے محروم ہوئے دل اور آنکھ اور کان پر مہر ہوئی غافلوں میں لکھے گئے ف۱۱ حضرت عمار نے کافروں کے ڈر سے پیغمبر کو برا کہا اور بتوں کی تعریف کی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو آپ سے یہ بیان کیا آپ نے فرمایا تیرا دل کیسا ہے انہوں نے کہا میرا دل تو اسلام پر جما ہوا ہے آپ نے فرمایا پھر کچھ مضائقہ نہیں اگر پھر ایسا اتفاق ہو تو پھر ایسا کر اور اپنی جان بچالے من اکرہ سے اس آیت میں عمار مراد ہیں اور من شرح سے عبداللہ بن ابی سرح جس نے خوشی سے کفر اختیار کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز اس کے قتل کا حکم دیا لیکن حضرت عثمان بیچ میں ہوئے اس کو پناہ دی آپ نے معاف کر دیا۔

پارہ	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
			حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ۙ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ۭ قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ۭ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ۝	دی تم (اگر) پتھر ہو جاؤ یا لوہا یا کوئی اور چیز جو تمہارے دلوں میں بڑی معلوم ہو ف تو اب (یہ کافر) کہیں گے (جب ہم پتھر یا لوہا ہو جائیں تو) کون ہم کو دوبارہ زندہ کرے گا کہہ دے وہی (تم کو دوبارہ زندہ کریگا) جس نے پہلی بار تم کو پیدا کیا ف (یہ سنکر) اب (تعجب سے) تیری سامنے اپنے سر مٹکائیں گے اور پوچھیں گے بھلا (بتلا تو) یہ کب ہونا ہے (قیامت کب آئیگی) کہدے (عجب نہیں وہ نزدیک ہو ف
۱۵	بنی اسرائیل	۸	وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ڰ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ۝ وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـــًٔا قَلِيْلًا ۝ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ۝ وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝	۹۰ اور (اے پیغمبر) یہ کافر تو تجھے ان حکموں سے جو ہم نے تجھ کو بھیجے بہکانے ہی کو تھے ان کا مطلب یہ تھا کہ تو ہم پر جھوٹ باندھے اور تو ایسا کرتا ف تو وہ تجھ کو دوست بنا لیتے ف اور اگر ہم تجھ کو مضبوط (ثابت قدم) نہ رکھتے تو تو ان کی طرف ذرا سا جھکنے ہی کو تھا اگر تو ایسا کرتا (جھکنے کے قریب ہوتا) تو ہم تجھ کو دوہری سزا زندگی میں اور دوہری مرنے کے بعد چکھاتے پھر تجھ کو ہمارے مقابلہ میں کوئی مددگار نہ ملتا ف اور یہ لوگ تو تجھ کو گھبرا کر مکہ سے نکالنے والے تھے اور ایسا کرتے بھی تو وہ تیرے بعد (کیا بہت دنوں ٹھیرتے نہیں) چند روز ٹھیرتے ف
〃	〃	۱۱	وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ۭ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۝	۹۱ اور تجھ سے پوچھتے ہیں روح کیا ہے ف کہہ دے روح میرے مالک کا حکم ہے ف اور تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے علم میں سے کچھ نہیں ملا مگر تھوڑا ف
〃	〃	〃	وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ۝ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ۝ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَاۗءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ قَبِيْلًا ۝ اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَاۗءِ ۭ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ	۹۲ اور کہنے لگے (کیا) ہم تو کبھی تیری بات ماننے والے نہیں جب تک تو ہمارے لیے ایک چشمہ پانی کا زمین سے نہ بہائے یا (ایسا تو کبھی ہو خود) تیرا ایک باغ ہو کھجور اور انگور کا اور اس کے بیچ میں تو پانی کی بھرپور نہریں بہا دے ف یا جیسا تو کہا کرتا ہے ہم پر آسمان ٹکڑے ٹکڑے کرکے گرا دے ف یا اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کو ہمارے آمنے سامنے لا کھڑا کر (ہم خود آنکھ سے دیکھیں) یا تیرا ایک گھر ہو سونے کا (طلائی) یا تو آسمان میں چڑھ جائے اور صرف چڑھ جانے سے ہم ماننے والے

ف تب بھی اللہ تعالیٰ جب چاہے گا تم کو جلا اٹھائے گا اتنی عبارت محذوف ہے ۱۲ ف سبحان اللہ کیا عمدہ دلیل ہے جس سے آدمی کو پوری تسلی ہو جاتی ہے ہر چیز کا پہلی بار پیدا کرنا دوبارہ بنانے سے بہت مشکل ہوتا ہے جب اس خالق کریم نے ہم کو پہلی بار پیدا کر دیا تو دوبارہ اس کو جلا اٹھانا اور آسان ہے ۱۲ ف قیامت کتنی ہی دور ہو جب وہ ضرور آنیوالی ہے تو نزدیک ہی ہے عرب میں ایک مثل ہے جو گذر گئی وہ دور ہے جو آنیوالی وہ نزدیک ۱۲ ف ان کی مرضی کے موافق جو تو قرآن بنا لیتا ۱۲ ف امیہ بن خلف اور ابوجہل اور چند قریش کے کافر آنحضرت کے پاس آئے اور کہنے لگے آپ ہمارے بتوں پر ہاتھ پھیر دیجیے تو ہم آپ کے دین میں شریک ہو جاتے ہیں آپ کے دل میں خیال آیا کہ ایسا کر لوں کیونکہ آپ بہت چاہتے تھے کہ میری قوم کے لوگ مسلمان ہو جائیں اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف سبحان اللہ نزدیکاں را بیش بود حیرانی عام آدمیوں کو دل میں خطرہ آئے یا برے کام کی طرف جھکنے میں بھی کوئی سزا نہیں ہوتی جب تک وہ کام کریں نہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مرتبہ بہت بلند ہے جھکنا تو کیا جھکنے کے قریب ہونے پر بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو دوہری سزا سے ڈرایا ۱۲ ف اخیر میں بہت جلد تباہ ہوتے اور مکہ سے نکالے جاتے گو انہوں نے آپکو نہیں نکالا مگر ایسا ستایا کہ آخر آپ مکہ سے نکل گئے جنگ بدر کے بعد تھوڑے ہی دنوں میں مسلمان غالب ہوئے اور انہوں نے مکہ فتح کر لیا ۱۲ ف یعنے جان جسکی وجہ سے آدمی زندہ ہے ۱۲ ف اسکی حقیقت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اس نے اپنے بندوں کو نہیں بتلائی حکیموں نے روح کے باب میں بہت غور کیا مگر اس کی حقیقت اب تک نہیں کھلی اور ہر ایک نے اپنے اپنے خیال سے ایک ایک بات کہی ہے یہانتک کہ اٹھارہ سو قول روح کے باب میں ہو گئے ہیں ۱۲ ف اللہ تعالیٰ کا علم بہت وسیع ہے ۱۲ ف تجھ کو روزی کمانے کی فکر نہ کرنا پڑے جیسے ہم فکر کرتے ہیں ۱۲ ف دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا اگر ہم چاہیں تو زمین انپر دھنسا دیں یا آسمان کے ٹکڑے انپر گرا دیں ان مشرکوں نے اسی کا حوالہ دیا کہ اچھا آسمان ہم پر گرا دے ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ۗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّىْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝	نہیں جب تک ہم پر ایک کتاب اتار لائے جس کو ہم (خود) پڑھ لیں ف (ان لوگوں کے جواب میں) کہدے سبحان اللہ میں ہوں کیا ایک بندہ ہوں (اللہ کا) پیغام پہونچانے والا ف
۱۵	الکہف	۴	۹۳ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۗ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ ۗ بِئْسَ الشَّرَابُ ۗ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ۝	۹۳ ہمنے کافروں کے لیے آگ تیار کر رکھی ہے اس کی قناطیں انکو گھیر لینگی ف اور اگر پیاس کے مارے فریاد کریں گے تو یہ فریاد رسی ہوگی کہ گھلے ہوئے تانبے کیطرح (گرم) پانی (پینے کو) دیگا جس سے (سامنے آتے ہی) منہ بھن جاینگے کیا برا پانی ہوگا اور دوزخ بھی کیا بری جگہ ہے ف
۱۵	″	۸	۹۴ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِىَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ۗ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِىْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۗ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ۝	۹۴ اور اس سے بڑھ کر کون ظالم (گنہگار) ہوگا جسکو اس کے مالک کی آیتوں سے نصیحت کیجائے اور وہ ان سے منہ پھیر لے اور اپنے اگلے کاموں (گناہوں) کو بھلا دے ہمنے انکے دلوں پر پردے ڈالدیے ہیں ایسا نہ ہو وہ قرآن کو سمجھ جاینں ف اور انکے کانوں کو بھاری کردیا ہے (تاکہ وہ حق بات برابر نہ سنیں) اور سچی راہ اگر تو ان کو سیدھے رستے کی طرف بلائے تو وہ ہرگز کبھی راہ پر آنیوالے نہیں
۱۶	″	۱۲	۹۵ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِىْ مِنْ دُوْنِىْٓ اَوْلِيَآءَ ۗ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ۝ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ۝ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ۝ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِىْ وَرُسُلِىْ هُزُوًا ۝	۹۵ کیا یہ کافر یہ سمجھتے ہیں کہ مجھ کو چھوڑ کر میرے بندوں کو اپنا حمایتی بنائیں ف ہمنے تو ان کے لیے دوزخ کی مہمانی تیار کر رکھی ف ہے (اے پیغمبر) کہدے میں تم کو وہ لوگ بتلاؤں جو عمل کے راہ سے بہت گھاٹے میں پڑ گئے ف یہ وہ لوگ ہیں جنکی (ساری) کوشش دنیا کی زندگی میں اکارت ہوئی ف اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھے کام کر رہے ہیں ف انہیں لوگوں نے اپنے مالک کی آیتوں کو (اللہ تعالے کے کلام یا اس کی قدرت کی نشانیوں کو) اور اس سے ملنے کو نہ مانا ف تو ان کے (نیک) کام (کفر کی وجہ سے) اکارت ہو گئے قیامت کے دن ہم ان کے (نیک کاموں کی) تول نہیں چڑھائیں گے ف یہ دوزخ کی سزا ان کو اس لیے ملے گی کہ انہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں اور پیغمبروں کی ہنسی اڑائی۔
۱۶	مریم ۱۹	۲	۹۶ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ	۹۶ پھر (حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد نصاریٰ کے) فرقے آپس میں

ف مطلب یہ ہے کہ اول تو یہ کر کہ ہمارے سامنے آسمان پر چڑھ ہم دیکھتے رہیں اور پھر اگر یہی کرے تو ہمکو یقین نہیں آئیگا شاید تو نے نظربندی کردی ہو نہیں آسمان پر چڑھ کر وہاں سے ایک کتاب اتار کر لا جس میں ہم سب لوگوں کے نام لکھے ہوں اور اللہ کی طرف سے ہمکو یہ حکم لکھا ہو کہ یہ سچا پیغمبر ہے اسکا کہا مانو ۱۲ ف اور جن کاموں کی تم فرمایش کرتے ہو وہ انسانی قوت سے باہر ہیں اگر تم یہ چاہتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ سے ان باتوں کے لیے دعا کروں تو یہ بھی اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک اللہ کی مرضی معلوم نہ کر لوں دوسرے جو نشانیاں اللہ نے مجھ کو عنایت فرمائی ہے اگر تم غور کرو تو وہی کافی ہے اور جب تم غور نہیں کرنا چاہتے اور تمہاری نیت حق طلبی کی نہیں ہے تو ان نشانیوں سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوگا اس وقت نہی کوئی اور معجزہ نکالدوں ۱۲ ف چار طرف سے آگ کی دیوار ہوگی کہیں بھاگنے کا ٹھکانا نہ ملیگا حدیث میں ہے کہ دوزخ کے گرد اگرد چار دیواریں ہونگی ہر ایک دیوار کا عرض چالیس برس کی راہ ہوگا ۱۲ ف جیسے گھلا ہوا تانبا یا سیسہ یا پیپ ۱۲ ف یا اسلیے کہ وہ قرآن کو سمجھ نہ سکیں ۱۲ ف وہ سخت وقت میں ان کے کچھ کام آئیں گے میرے عذاب سے بچا لیں گے یہ خیال غلط ہے ۱۲ ف انکے جھوٹے معبود جو خود ہمارے بندے ہیں جیسے فرشتے یا عیسیٰ یا جن یا شیطان یا اولیا یہ ہرگز انکو بچا نہیں سکتے ۱۲ ف انکے سارے نیک کام اکارت ہو گئے مصعب بن سعد کہتے ہیں میں نے اپنے باپ سے پوچھا کیا اس سے خارجی لوگ مراد ہیں انہوں نے کہا نہیں یہود اور نصاریٰ مراد ہیں یہود نے حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد کو جھٹلایا اور نصاریٰ نے جنت کا انکار کیا ۱۲ ف جتنے نیک اعمال انہوں نے کیے کفر کی وجہ سے وہ سب بے کار ہو گئے ۱۲ ف آخرت میں ہم ہی کو جنت ملے گی ہم حق پر ہیں ۱۲ ف اور توحید کو چھوڑ کر شرک میں پھنسے رہے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع		
			فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِن مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ يَوْمَ يَأْتُونَنَا لَٰكِنِ الظَّالِمُونَ الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝	لگے اختلاف کرنے تو جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ف۱ بڑے دن میں حاضر ہوتے وقت ان کی خرابی ہے ف۲ جس دن ہمارے سامنے آئیں گے (یعنی قیامت کے دن) اس دن خوب سنتے اور دیکھتے ہونگے لیکن آج تو (دنیا میں) یہ ظالم کھلی گمراہی میں ہیں ف۳
۱۶	مریم ۱۹	۴	۹۷ فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ ۖ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝	۹۷ پھر ان کے بعد ایسے نالائق پیدا ہوئے جنہوں نے نماز کو تو گنوا دیا ف۴ اور (دنیا کے) مزوں میں لگ گئے تو ان کی گمراہی ضرور ان کے سامنے آئیگی ف۵
〃	〃	۵	۹۸ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَأَحْسَنُ نَدِيًّا ۝	۹۸ اور جب ہماری کھلی کھلی (صاف مضمون کی) آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کافر ایمان والوں سے کہتے ہیں (بھلا یہ تو بتاؤ) دونو فرقوں میں (یعنی ہم میں اور تم میں) کس فرقے کے مکان اچھے ہیں اور کس کی مجلس بہتر ہے ف۶
〃	〃	〃	۹۹ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ۝ أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ۝ كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۝ وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ۝	۹۹ (اے پیغمبر) کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں کو نہ مانا اور کہتا ہے (اگر سچ آخرت میں بہشت ہے) تو مجھ کو ضرور مال ملیگا اور اولاد بھی ملے گی ف۷ کیا اس کو غیب کی بات معلوم ہوئی ف۸ یا اس نے اللہ سے کوئی اقرار لیا ہے (کہ ضرور بہشت ملیگی) ہرگز نہیں وہ جو بکتا ہے ہم اسکو لکھ رکھیں گے اور اس کا عذاب خوب بڑھا دینگے اور جس کا ذکر کرتا ہے ف۹ وہ (سب) ہم لے لینگے اور وہ اکیلا (ایک بینی دو گوش) ہمارے پاس آئے گا
〃	〃	۶	۱۰۰ أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ عَلَى الْكَافِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا ۝ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ۝	۱۰۰ (اے پیغمبر) کیا تو نے نہیں دیکھا ہم نے شیطانوں کو کافروں پر چھوڑ رکھا (ان پر مسلط کر دیا ہے) وہ ان کو اکساتے رہتے ہیں ف۱۰ (اے پیغمبر) تو انکے عذاب کے لیے جلدی نہ کر ہم (خود) انکے دن گن رہے ہیں ف۱۱
۱۶	طٰہٰ ۲۰	۶	۱۰۱ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۝	۱۰۱ اور جس نے شرک کا بوجھ اٹھایا وہ (اس دن) خراب ہو چکا ف۱۲
〃	〃	۷	۱۰۲ وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ۝ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَىٰ وَقَدْ كُنتُ بَصِيرًا ۝ قَالَ كَذَٰلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا ۝	۱۰۲ اور جس نے میری کتاب (قرآن) سے منہ موڑ لیا (دنیا میں) اسکی زندگی تنگ (گزرے گی) اور قیامت کے دن ہم اسکو اندھا اٹھائینگے ف۱۳ وہ کہے گا مالک تو نے مجھ کو اندھا کیوں اٹھایا اور میں تو (دنیا میں) دیکھتا بھالتا تھا اللہ تعالی فرمائیگا تو نے ایسا ہی کیا ہماری آیتیں تیرے پاس آئیں

ف۱ حضرت عیسے کو خدا یا خدا کا بیٹا سمجھنے لگے ۱۲ ف۲ خدا تعالی کے سامنے قیامت کے دن ذلیل اور خوار ہونگے عذاب میں گرفتار ۱۲ ف۳ اور حق بات نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں آخرت میں اچھی طرح دیکھیں اور سنیں گے پر وہاں کا دیکھنا اور سننا کوئی فائدہ نہ دیگا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اے پیغمبر ان کا حال لوگوں کو سنا دے اور دکھا دے یعنی قیامت میں جو ان کی خرابی ہونے والی ہے ۱۲ ف۴ پڑھنا چھوڑ دیا یا بیوقت پڑھنے لگے یا جلدی جلدی بے تمیزی سے ۱۲ ف۵ یا انکی تباہی و بربادی بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے یہ لوگ عنقریب غی میں ڈالے جاویں گے حدیث میں ہے کہ غی ایک نالا ہے دوزخ کا جس میں سے دوزخیوں کا پیپ اور لہو بہے گا اس میں زانی اور شرابخوار سود خوار ماں باپ کو ستانیوالے ڈالے جائیں گے ان نالائق لوگوں سے یہود اور نصاری مراد ہیں ۱۲ ف۶ وہ دنیا کے ساز و سامان اور ظاہری شوکت سے اپنی فضیلت جتاتے ہیں ۱۲ ف۷ یہ شخص عاص بن وائل تھا خباب بن ارت جو مسلمان تھے انکا کچھ قرض عاص پر آتا تھا خباب نے تقاضا کیا تو عاص کہنے لگا کیا تم اس کے قائل نہیں ہو کہ بہشت میں سونا چاندی میوہ سب ملیگا اگر یہ سچ ہے تو میں تیرا قرضہ آخرت میں ادا کرونگا کیونکہ اللہ تو ضرور مجھ کو وہاں مال اور اولاد دیگا ۱۲ ف۸ کہ وہ بہشت میں جائیگا اور وہاں جاکر مال و دولت پائیگا ۱۲ ف۹ یعنی مال اور اولاد کا اس کے مرے پیچھے ۱۲ ف۱۰ برے کاموں کی رغبت دلانے میں گڑیوں کی طرح انکو اوچھالتے ہیں اپنا کھلونا بنا رکھا ہے ۱۲ ف۱۱ ایام شماری کر رہے ہیں کب دن پورے ہوں اور انکو عذاب میں پکڑیں ۱۲ ف۱۲ یعنی مشرک کی مغفرت نہ ہوگی ۱۲ ف۱۳ یا اس کو دوزخ کے سوا اور کچھ نہ دکھائی دیگا یا اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی بعضوں نے کہا تنگ زندگی سے قبر کا عذاب مراد ہے جیسے ایک حدیث میں ہے حاکم نے اسکو صحیح کہا ہے ایک حدیث میں ہے کہ تنگ زندگی یہ ہے کہ قبر میں ننانوے سانپ مسلط ہونگے جو قیامت تک اس کو کاٹتے رہیں گے ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع		
			وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ۝ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ط وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ۝	تو نے ان کا خیال نہ کیا ف اور اسی طرح آج کے دن تو بھی چھوڑ دیا جائیگا ف اور جو شخص حد سے گذر جائے ف۳ اور اپنے مالک کی آیتوں پر ایمان نہ لائے اسکو ہم ایسی ہی سزا دیں گے اور بیشک آخرت کا عذاب (دنیا کی تکلیف سے) بہت سخت ہے اور بہت دیرپا ہے (ہمیشہ رہنے والا ہے)
۱۶	طٰہٰ	۸	وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ۝	۱۰۳ اور اگر ہم ان کافروں کو اسکے (یعنی پیغمبر یا قرآن آنے کے) پہلے ہی ہلاک کر دیتے تو یہ ضرور یوں کہتے مالک ہمارے تو نے ہم پر ایک پیغمبر کیوں نہ بھیجا کہ ہم دنیا کی ذلت اور (قیامت کی) رسوائی سے پیشتر تیرے حکموں پر چلنے لگتے ف۴
۱۷	الانبیاء	۱	وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝	۱۰۴ اور یہ ظالم چپکے چپکے صلاح کرتے ہیں کہ یہ شخص (یعنے پیغمبر) ہر کیا ایک آدمی ہے تمہاری طرح (اور پیغمبر تو کوئی فرشتہ ہونا چاہیئے) کیا تم دیکھ بھالکر جادو میں پڑتے ہو ف۵
؍؍	؍؍	؍؍	بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۢ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝	۱۰۵ بلکہ کہنے لگے یہ پریشان خواب ہے نہیں بلکہ اس نے (اپنے دل سے) جھوٹ بنا لیا ہے نہیں بلکہ یہ شاعر ہے (مضمون باندھتا ہے) اگر واقعی سچا پیغمبر ہے تو جس طرح اگلے پیغمبر (نشانیاں دیکر) بھیجے گئے تھے یہ بھی کوئی نشانی لیکر ہمارے پاس آئے ف
؍؍	؍؍	۳	وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝	۱۰۶ اور اے پیغمبر یہ کافر جب تجھ کو دیکھتے ہیں تو اور کچھ نہیں تجھ کو مسخرہ بنا لیتے ہیں کہتے ہیں کیا یہی وہ شخص ہے جو تمہارے معبودوں کو (برائی سے) یاد کرتا ہے اور وہ خود اللہ تعالی کی یاد سے پھرے ہوئے ہیں ف
؍؍	؍؍	؍؍	وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝	۱۰۷ اور کافر کہتے ہیں (اچھا) اگر تم سچے ہو (تو بتلاؤ) یہ وعدہ کب پورا ہوگا کاش ان کو معلوم ہوتا (ایک وقت ایسا آنیوالا ہے) جب چاروں طرف سے انکو دوزخ کی آگ گھیر لیگی اور یہ لوگ نہ اپنے منہ پر سے آگ ہٹا سکینگے نہ پیٹھ پر سے اور نہ کہیں سے ان کو مدد ملے گی
؍؍	؍؍	۴	قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ۭ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝	۱۰۸ اے پیغمبر ان سے کہدے اللہ تعالی (کے عذاب) سے رات اور دن کون تمہاری نگہبانی کرتا ہے ف بلکہ وہ اسکی یاد سے بھاگتے ہیں ف
؍؍	؍؍	؍؍	بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَاۗءِ وَاٰبَاۗءَهُمْ حَتّٰى طَالَ	۱۰۹ ہوا یہ کہ ہمنے ان لوگوں اور انکے باپ دادوں کو (دنیا میں)

ف۱ حشر تک نہ کبھی قرآن و حدیث کو پڑھا یا کبھی نہیں دیکھا جھوٹے قصوں اور دنیا کے جھگڑوں میں اپنی عمر گنوائی ف۲ کوئی تیری خبر نہ لیگا اندھا پڑا دوزخ میں جلتا رہے گا ف۳ حرکت میں پڑ جائے نفس کی خواہش پر چلتا رہے ف۴ اور اس آفت میں مبتلا نہ ہوتے ف۵ مطلب یہ ہے کہ جب یہ تمہاری طرح ایک آدمی ہے تو پیغمبر تو نہیں ہو سکتا اب جو خلاف عادت باتیں دکھلاتا ہے مثلاً اس قسم کا فصیح و بلیغ قرآن سناتا ہے تو یہ جادو ہے بہت لوگ دنیا میں جادو اور شعبدہ کیا کرتے ہیں عقلمند آدمی انکے فریب میں نہیں آتے ف۶ یہ صرف فریب اور دغا کی باتیں تھیں انکا دل ایمان کی طرف مائل نہ تھا کفر میں بے ہوش تھے لیکن حیلہ اتارنے کے لیے یوں کہتے کہ اگر اگلے پیغمبروں کی طرح کوئی نشانی دکھلاتا تو ہم ضرور ایمان لاتے اور اللہ تعالی کو خوب معلوم تھا کہ اگر ان کی فرمائشی نشانی بھی انکو دکھلائی جائے گی جب بھی وہ ایمان نہ لائیں گے اس وجہ سے ان کا سوال پورا نہیں کیا ف۷ حقیقت وہ خود مسخرے ہیں اس قابل ہیں کہ لوگ ان پر ہنسیں ف۸ دنیا کا عذاب یا قیامت کا آنا ف۹ وہی بچاتا ہے اس کے سوا کوئی اس کے عذاب کو روک نہیں سکتا اس سے تو نہیں ڈرتے بلکہ وہ الٹے اس کا نام تک نہیں لیتے

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝	چین سے رکھا یہاں تک کہ انکی عمر لمبی ہوئی کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم (کفر کی) زمین کناروں سے کم کرتے آ رہے ہیں ف۱ کیا یہ غالب ہیں یا مسلمان (ہرگز نہیں مسلمان غالب ہیں)
۱۷	الانبیاء ۲۱	۴	وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝	۱۱۰ اور (اے پیغمبر) اگر تیرے مالک کے عذاب کی ہوا بھی انکو لگ جائے تو وہ ضرور کہہ اٹھیں گے ہائے ہماری خرابی بیشک ہم گنہگار تھے ف۲
،،	،،	۶	وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ؕ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ۝	۱۱۱ اور لوگوں نے اپنے مذہب آپس میں پھوٹ ڈال لی ہے ف۳ سب کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے ف۴
،،	۔	۷	فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ۝	۱۱۲ پھر اگر یہ لوگ نہ مانیں تو (اے پیغمبر ان سے) کہدے میں نے تو تم (سب) کو ایک سان خبر کر دی ف۵ اور میں نہیں جانتا کہ جس (عذاب) کا تم سے وعدہ ہے وہ قریب آ لگا ہے یا ابھی دور ہے ف۶
،،	،،	،،	وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝	۱۱۳ اور میں نہیں جانتا شاید ف۷ یہ مہلت تمہارے آزمانے کے لیے ہے ف۸ یا ایک مدت تک (دنیا سے) فائدہ اٹھاتے رہو اس کے لیے ۔
،،	الحج ۲۲	۱	وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۙ كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝	۱۱۴۔ اور لوگوں میں بعض ایسا ہے جو بن جانے بوجھے اللہ (کے باب) میں جھگڑتا ہے اور ہر ایک (شریر مغرور) شیطان کی پیروی کرتا ف۹ ہر شیطان کے لیے تو یہ حکم ہو چکا ہے جو کوئی اس سے دوستی کرے (اسکے بہکائے پر چلے) تو وہ اسکو بہکا دیگا اور دوزخ کے عذاب میں پہونچا کر رہے گا
،،	،،	،،	وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۙ ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝	۱۱۵ اور لوگوں میں کوئی ایسا ہے جو اللہ کے مقدمہ میں جھگڑتا ہے نہ اسکو علم ہے اور نہ عقل ہے اور نہ کوئی روشن کتاب رکھتا ہے ف۱۰ اپنی گردن پھیرے ہوئے اینٹھا ہوا) تاکہ (لوگوں کو) اللہ تعالی کی راہ سے بہکا دے اسکے لیے (سزا) دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت کے دن ہم اس کو جلن کا عذاب چکھائیں گے (اور اس سے کہیں گے) یہ عذاب تیرے ان کاموں کا بدلہ ہے جو تیرے ہاتھوں نے آگے بھیجے تھے ف۱۱ اور اللہ تعالی اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا ف۱۲
،،	،،	۲	وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ	۱۱۶۔ اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو ایک کنارے رہ کر اللہ تعالی کو

ف۱ ہر طرف مسلمان پھیلتے جاتے ہیں اور کافروں کا ملک گھٹتا جاتا ہے ۱۲ ف۲ جو ہمنے خدا کے ساتھ شرک کیا اور اس کے پیغمبروں کو نہ مانا ۱۲ ف۳ باپ دادا کی تقلید اور خاندانی رسموں کی پیروی سے اختلاف کر لیا مگر آخر سب کو الخ ۱۲ ف۴ پھر ایک فرقہ قیامت کے دن ہمارے حضور میں حاضر ہوگا اس وقت معلوم ہو جائیگا کہ حق پر کون تھا اور ناحق پر کون ۱۲ ف۵ ڈرائی کی اور اسلام کے غلبے کی یا قیامت آنیکی ایک سان خبر کر دی یعنے سب کو پورا پورا حال تبلادیا یہ نہیں کہ کسیکو بتایا کسی سے چھپایا یا کسی کو زیادہ تبلایا کسی کو کم ۱۲ ف۶ اسکا ٹھیک وقت اللہ ہی جانتا ہے جب پیغمبروں کو آنے والی واقعات کا ٹھیک وقت معلوم نہ ہو تو دوسرے نجومی پانڈے کس شمار میں ہیں انکو کیونکر معلوم ہو سکتا ہے کہ فلاں کام کے لیے اتنی مدت باقی ہے یہ سب انکی دھوکا دہی اور ابلہ فریبی کی باتیں ہیں بیچارے کم علم جاہل لوگ انکے دام میں پھنس جاتے ہیں اور انکی باتوں پر پھول جاتے ہیں اور سچ یہ ہے کہ آیندہ کا علم بجز خداوند کریم کے اور کسی کو نہیں ہے ۱۲ ف۷ خدا نے جو تم کو ابھی چند روز کی مہلت دے رکھی ہے اور عذاب آنے میں دیر کر رہا ہے تو یہ مہلت الخ ف۸ تاکہ یہ کھل جائے کہ تم اللہ کی طرف رجوع ہو یا غفلت میں تنکے اور مغرور ہو جاتے ہو ۱۲ ف۹ کہتے ہیں یہ آیت نضر بن حارث کے باب میں اتری یا ولید بن مغیرہ بعضوں نے کہا ایک کافر کے باب میں جیسے ادب اور سرکش تھا کہتے کہ تمہارا خدا سونیکا ہے یا چاندی کا یا تانبے کا آخر اس مردود پر بجلی گری اور وہ النار ولسقر ہوا ۱۲ ف۱۰ یعنے نہ تو اسکو فطری اور سیدہا عقلی علم ہے نہ عقل کی پیروی کرتا ہے نہ کوئی آسمانی کتاب سے دلیل لاتا ہے بلکہ محض الو کی طرح اللہ کے باب میں تکرار اور جھگڑا کرتا ہے البتہ باپ دادا اور خاندان کی رسم و رواج کی سند وہ پیش کرتا ہے مگر یہ کسی کام کی نہیں کیونکہ جیسے یہ لوگ احمق ہے کیا اس کے باپ دادا بھی ویسے ہی گمراہ نہیں ہو سکتے ۱۲ ف۱۱ یعنے دنیا میں کیے تھے ۱۲ ف۱۲ بلکہ نیک کو ثواب دینا اور نا بکار بدکار کو عذاب کرنا عین عدل ہے ظالم تو جب ہے بدکار کو چھوڑ دیتے ہیں اور نیک کی قدر نہیں کرتے۔

پارہ	سورہ	رکوع		
			فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ اِطْمَاَنَّ بِهٖ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ اِنْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝	پوجتا ہے ف پھر جو اس کا بھلا ہوا ف تو اپنے دین پر جما رہا اور جو کوئی مصیبت اس پر آن پڑی تو جدھر سے آیا تھا ادھر ہی لوٹ گیا ف اس کمبخت نے اپنی دنیا اور آخرت (دونو) کھوئے یہی تو کھلا گھاٹا ہے ف
۱۰	الحج	۲	مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ۝	۱۱۷ جو کافر یہ سمجھتا ہو کہ اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) اپنے پیغمبر (حضرت محمد ﷺ) کی دنیا اور آخرت میں مدد نہ کیے گا ف اس کو چاہیئے کہ ایک رسی چھت پر لٹکائے پھر پھانسی لے ڈالے اور دیکھے اس تدبیر سے اسکا غصہ (اور حسد) دور ہوتا ہے یا نہیں ف
〃	〃	〃	هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝	۱۱۸ یہ دو (فرقے مومن اور کافر ایک دوسرے کے) مخالف (مدعی) ہیں جو اپنے خدا کے باب میں جھگڑ رہے ہیں ف پھر جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے آگ کے کپڑے (یعنی ان کے بدن کے موافق) قطع کیے جائیں گے ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی انڈیلا جائے گا جس (کی گرمی) سے جو انکے پیٹ میں ہے (آنتیں) اور کھالیں گل جائیں گی اور ان کے مارنے کے لیے لوہے کے گرز ہونگے ف پھر جب وہ گھٹ کر اس میں سے نکلنا چاہیں گے تو پھر اسی میں دھکیل دیے جائیں گے اور ان سے کہا جائیگا جلن کا عذاب چکھتے رہو ف
〃	〃	۳	اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ اِۨلْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝	۱۱۹ جو لوگ کفر کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے رستے اور ادب والی مسجد (اس میں جانے) سے لوگوں کو روکتے ہیں جسے ہم نے (عام سب) لوگوں کے لیے یکساں (عبادت کا مقام) ٹھیرایا ہے ف وہاں کا رہنے والا اور باہر سے آنیوالا (دونوں) برابر ہیں ف اور جو کوئی اس میں شرارت سے ٹیڑھی راہ چلنا چاہے ف اسکو ہم تکلیف کا عذاب چکھلاینگے
〃	〃	۶	اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى	۱۲۰ کیا یہ لوگ زمین میں نہیں پھرے (ملکوں کی سیر نہیں کی اگر سیر کرتے) تو انکے دل ایسے ہو جاتے جن سے (حق بات) سمجھ لیتے یا کان ایسے ہو جاتے جن سے (نصیحت) سنتے بات یہ ہے کہ آنکھیں تو (ان کی) اندھی نہیں ہیں

ف یعنی دل میں اطمینان نہیں جیسے کوئی پہاڑ یا دیوار کے کنارے پر کھڑا ہو تو ہر وقت گر پڑنے کا اندیشہ اس کو رہے گا یا کسی لشکر کے کنارے پر رہے اگر فتح ہو تو تھم جائے اگر شکست ہو تو سب سے پہلے بھاگ جائے ف کہ فائدہ مال متاع ہاتھ آیا ف مرتد ہو گیا پھر شرک اور کفر اختیار کر لیا جب چھوڑ کر مسلمان ہوا تھا ف آخرت کا کھونا تو صاف ظاہر ہے دنیا اس لیے کھوئی کہ ایسے دغاباز خود غرض کا دنیا داروں کو بھی اعتبار نہیں یہ ہتادہ کہتے ہیں یہ رکاوٹ اندر سے ہے کسی کا دوست نہیں بندہ شکم ہے جہاں لقمہ ہاتھ آیا دین کا ہو رہا ابن عباسؓ نے کہا یہ آیت اس شخص کے باب میں اتری جو مدینہ میں آکر رہتا پھر اسکی بی بی لڑکا جنتی اور گھوڑیاں بچے نکالتیں تو کہتا یہ دین اچھا ہے نہیں تو کہتا یہ برا دین ہے اور اسلام سے پھر جاتا ف بلکہ اس کو چھوڑ دیگا وہ تباہ ہو جائیں گے جیسے مشرک مارے حسد اور غصے کے ایسا خیال کرتے تھے اور زمانہ کی گردش کا انتظار کر رہے تھے ف مطلب یہ ہے کہ اللہ تو ضرور اپنے پیغمبر کی مدد کریگا اور اسلام کو رونق دیگا اگر کافروں کو اسپر حسد اور غصہ ہے تو ایک یہی تدبیر انکا غصہ دور کرنے کی ہے کہ پھانسی پر لٹک کر مر رہیں اور کوئی تدبیر انکی پیغمبر کے خلاف نہیں چلنے کی بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اسکو چاہیے کہ ایک رسی آسمان تک لمبی لٹکائے اور پیغمبر کی مدد جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آرہی ہے اسکو کاٹ دے ف مومن تو کہتے ہیں بس وہی ایک سچا خدا ہے جس نے زمین اور آسمان بنائے اسی کو پوجو اسی کو پکارو اسی سے مدد چاہو اور نصاریٰ اور مشرک اور مجوس وغیرہ اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کو بھی پکارتے ہیں انکا پوجا کرتے ہیں ان سے مدد چاہتے ہیں ف معاذ اللہ اول تو پانی ایسا گرم ہوگا کہ سر پر پڑتے ہی پیٹ کی آنتیں وغیرہ سب نکال دے گا۔ حدیث میں ہے کہ پھر وہ درست کر دی جائیں گی پھر یہی عذاب ہوگا دوسرے سروں پر گرزوں کی مار پڑے گی حدیث میں ہے کہ وہ گرز اتنا بھاری ہے کہ اگر زمین پر رکھا جائے تو سب آدمی اور جن بھی ملکر اسکو نہ اٹھا سکیں اور اگر پہاڑ پر مارا جائے تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائے (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ	لیکن دل جو سینوں میں ہیں وہ اندھے ہیں ف
۱۷	الحج	۷	۱۲۱ وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ	۱۲۱ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں رد کرنے میں کوشش کی (اپنے خیال میں) ہم کو عاجز کرنے کے لیے ف یہی لوگ دوزخی ہیں
〃	〃	۷	۱۲۲ وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي مِرْيَةٍ مِنْهُ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً أَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيمٍ	۱۲۲ اور جو لوگ کافر ہیں وہ ہمیشہ قرآن میں شک ہی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ ایک ہی ایکا قیامت ان پر آجاوے یا ایک منحوس دن کا عذاب ان پر آوے ف
۰	〃	〃	۱۲۳ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ	۱۲۳ اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہے تو یہی وہ لوگ ہیں جن کو ذلت کا عذاب ہوگا
〃	〃	۹	۱۲۴ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِ الَّذِينَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ يَكَادُونَ يَسْطُونَ بِالَّذِينَ يَتْلُونَ عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا قُلْ أَفَأُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِنْ ذَٰلِكُمُ النَّارُ وَعَدَهَا اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَبِئْسَ الْمَصِيرُ	۱۲۴ اور جب انکے سامنے ہماری صاف صاف آیتیں پڑھی جاتی ہیں ف تو ان کافروں کے منہ بگڑے ہوئے دیکھتا ہے ف جیسے وہ ان لوگوں پر جو ہماری آیتیں انکو پڑھ کر سناتے ہیں اب حملہ کر بیٹھینگے ف (ای پیغمبر ان کافروں سے) کہدے میں تم کو اس سے بھی زیادہ ایک بڑی بات سناؤں ف (وہ کیا ہے) دوزخ (تمہارے لیے تیار ہے) اللہ تعالے نے کافروں کے لیے اسکا وعدہ کیا ہے اور (وہ) برا ٹھکانا ہے ف
۱۸	المؤمنون	۴	۱۲۵ فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ فَذَرْهُمْ فِي غَمْرَتِهِمْ حَتَّىٰ حِينٍ	۱۲۵ پھر ان لوگوں نے اپنے دین کو آپس میں پھوٹ کر کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ف ہر فرقہ جو اس کے پاس ہے (یعنی جو دین اسکا ہے) اسی پر خوش ہے ف تو (اے پیغمبر) ایک وقت تک ف انکی جہالت میں انکو پڑا رہنے دے (یا ڈوبا رہنے دے)
〃	〃	〃	۱۲۶ بَلْ قُلُوبُهُمْ فِي غَمْرَةٍ مِنْ هَٰذَا وَلَهُمْ أَعْمَالٌ مِنْ دُونِ ذَٰلِكَ هُمْ لَهَا عَامِلُونَ حَتَّىٰ إِذَا أَخَذْنَا مُتْرَفِيهِمْ بِالْعَذَابِ إِذَا هُمْ يَجْأَرُونَ لَا تَجْأَرُوا الْيَوْمَ إِنَّكُمْ مِنَّا لَا تُنْصَرُونَ قَدْ كَانَتْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُونَ مُسْتَكْبِرِينَ بِهِ سَامِرًا	۱۲۶ مگر انکے دل اس بات سے غافل ہیں ف اور اس غفلت کے سوا ان کے (اور دوسرے) اور بری کام ہیں جو وہ کیا کرتے ہیں ف یہانتک کہ جب ہم انکے آسودہ لوگوں کو عذاب میں گانٹھ لیں گے تو اس وقت بلبلا اٹھیں گے ف اسوقت ہم ان سے کہیں گے اب کیوں بلبلاتے ہو مت بلبلاؤ تم کو ہماری طرف سے کوئی مدد نہ ملیگی ف ایک روز وہ تھا یاد کرو جب ہماری آیتیں تم کو پڑھ کر سنائی جاتی تھیں تو تم اکڑتے ہوئے رات کو گپ شپ لگاتے ہوئے بیہودہ بکواس کرتے ہوئے اپنی ایڑیوں کے بل الٹے

ف تو ظاہر میں بینا ہیں گر حقیقت میں نابینا ہیں ۱۲ ف وہ سمجھے کہ ہم ہار جائیں گے یا ہم قابو نہ پائیں گے ۱۲ ف منحوس دن سے مراد قیامت کا دن ہے یا بدر کا دن جس دن کافر خوب مارے گئے اچھی سزا ملی ۱۲ ف جسکا مطلب کھلا ہوا ہے ۱۲ ف انکے چہروں پر ناخوشی معلوم ہوتی ہے ۱۲ ف مارنے دوڑیں گے ایسی شکلیں بناتے ہیں بدعتیوں کا بھی یہی حال ہے جب ان کو آیت یا حدیث سنائیے تو منہ بنا لیتے ہیں گویا کاٹ کھائیں گے چبا ڈالیں گے ۱۲ ف یعنے تمنے جو اللہ تعالی کی آیتیں سنکر غصہ کیا منہ بنایا ہے اس سے بھی بدتر یا اس سے بھی زیادہ ناگوار ایک بات سناؤں یعنے جو آیتیں تمنے سنی ہیں ان سے کہیں سخت ۱۲ ف جو مردود اللہ تعالی کا کلام اور اس کے رسول کا کلام سنکر منہ بنا وے اس کو اور جلا وکھو تیرے لیے دوزخ طیار ہے مرتے ہی فی النار والسقر ہوگا ۱۲ ف ہر ایک نے ایک اینٹ کی جدا مسجد بنائی ۱۲ ف ہر فرقہ اپنے تئیں حق پر اور بہشت کا سزاوار خیال کرتا ہے اور دوسروں کو ناحق پر اور دوزخ کے لائق سمجھتا ہے ۱۲ ف یعنے خدا کا عذاب جب تک اترے یا مریں ۱۲ ف ان کو یہ خیال ہی نہیں ہے کہ ان کے اعمال رتی رتی لکھے جاتے ہیں ۱۲ ف شرک اور کفر اور طرح طرح کے گناہ ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور شرک سے اتر کر انکے اور بھی گناہ ہیں (مثلا لونڈیوں سے زنا کرانا انکی خرچی کھانا) جن کو یہ کیا کرتے ہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ انکے اور بھی کام ہیں جو مومنوں کے کاموں کے خلاف ہیں جنکو وہ کیا کرتے ہیں ۱۲ ف چیخیں گے چلائیں گے خدا سے فریاد کریں گے وہ عذاب قحط کا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بد دعا سے قریش پر آیا تھا یہانتک کہ مردار بھی کھا گئے بعضوں نے کہا بدر کے دن جو مارے گئے اور ذلیل ہوئے ۱۲ ف جب اللہ تعالی کا عذاب آگیا تو اب دعا فائدہ نہ دے گی ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع		
			تَهْجُرُوْنَ ٥ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ٥ اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ٥ اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ٥ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ٥ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ٥ وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ٥ وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ٥ وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ٥	بیا کرتے تھے ف کیا ان کافروں نے قرآن میں غور نہیں کیا یا اس وجہ سے بگڑ گئے کہ ان کے پاس وہ آیا جو انکے باپ دادوں پاس نہیں آیا ف یا وہ اپنے پیغمبر (حضرت محمد) کو نہیں پہچانتے اس وجہ سے اسکو نہیں مانتے ف یا وہ کہتے ہیں اس کو یعنے پیغمبر کو جنون ہوگیا ہے (ہرگز نہیں) بلکہ (یہ ہے) یہ کہ وہ سچی بات (قرآن) لیکر آیا ہے اور ان کافروں میں اکثر لوگ حق بات کو ناپسند کرتے ہیں ف اور اگر رکھیں حق ان کی خوشی پر چلتا ف تو آسمان اور زمین اور جو لوگ ان میں ہیں (سب) خراب ہوجاتے ف بلکہ ہم ان کے پاس وہ کتاب لیکر آئے ہیں جس سے ان کو فخر ہونا چاہیے تو وہ اپنے فخر (اور عزت اور شرف) سے منہ پھیرتے ہیں ف کیا تو (اے پیغمبر) ان سے کچھ فیس مانگتا ہے (ہرگز نہیں) تیرے مالک کی فیس ف بہتر ہے اور وہ (سب سے) اچھا روزی دینے والا ہے ف اور (پھر دوسری بات یہ ہے) تو تو ان کو بے شک سیدھے رستے کی طرف بلاتا ہے ف اور بے شک جو لوگ آخرت کا یقین نہیں کرتے وہ سیدھے رستے سے ہٹ گئے ہیں اور اگر ہم ان پر رحم کریں اور ان کو جو تکلیف ہے ف وہ دور کردیں تو اور اپنی شرارت پر جمکر بھٹکے پھریں ف
١٨	المومنون ٢٣	٥	١٢٧ بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ٥ قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ٥ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ٥	١٢٧ بلکہ جیسا اگلے لوگ بکتے رہے یہی بکتے ہیں ف کہتے ہیں کیا جب ہم مر گئے اور خاک ہوگئے ہڈیاں رہ گئے تو پھر اٹھائے جائیں گے (پھر زندہ ہونگے) بیشک ہم سے پہلے ہمارے باپ دادوں سے یہ وعدہ کیا گیا تھا ف یہ کچھ نہیں مگر اگلے لوگوں کے (بنائے ہوئے) ڈھکوسلے ہیں ف
"	"	٦	١٢٨ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ٥	١٢٨ لوگو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تم کو بے کار (یا کھیل) بنایا ہے (مر کر خاک ہوجاؤ گے) اور ہمارے پاس لوٹ کر نہ آؤ گے ف
"	النور ٢٤	٥	١٢٩ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيْعَةٍ	١٢٩ اور کافروں کے (نیک) اعمال (جیسے خیرات وغیرہ) اس چمکتی ریتی کی طرح ہیں جو چٹیل میدان میں ہو۔

ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جب ہماری باتیں تم کو پڑھ کر سنائی جاتی تھیں تو تم الٹے پاؤں ایڑیوں کے بل لوٹ جاتے تھے بیت اللہ کی مجاوری پر تم اکڑتے ہوئے رات کو بیٹھکر قرآن اور پیغمبر کے حق میں بیہودہ بکواس بکتے تھے یعنے طرح طرح کے طعنے قرآن اور پیغمبر پر کرتے تھے ابن عباسؓ نے کہا قریش کی عادت تھی رات کو کعبہ شریف کے گرد حلقہ باندھ کر بیٹھتے اور آنحضرتؐ کی برائی کرتے اور اسی وجہ سے آنحضرتؐ نے عشا کی نماز کے بعد رات کی گپ شپ کو منع فرمایا ہے ف یعنے پیغمبری کوئی نئی بات تھوڑی ہے اگلے زمانہ میں بہت سے پیغمبر انکے باپ دادا پاس آچکے ہیں پھر انکار اور تعجب کا کیا محل ہے قرآن میں انہوں نے غور نہیں کیا اگر غور کرتے تو صاف معلوم ہوجاتا کہ وہ تعریف کے قابل ہے نہ طعن و تشنیع کے لائق اس میں سراسر حکمت بھری ہوئی ہے اور کلام بھی ایسا فصیح ہے کہ آدمی کا مقدور نہیں جواب لا سکے ف ابو صالح نے کہا قریش کے لوگ خوب جانتے تھے کہ حضرت محمدؐ سچے اور راستباز ہیں لیکن حسد سے انکار کرنے لگے ف مثل مشہور ہے الحق مُرّ یعنے سچ بات تلخ ہوتی ہے ف جو یہ خواہش کرتے اللہ تعالیٰ ویسا ہی حکم دیتا یا قرآن اسی کے موافق اترتا ف کوئی ایک خواہش کرتا دوسرا اس کے خلاف چلونہ یہ ہوتا نہ وہ سارا انتظام درہم برہم ہوجاتا یا ان کی تو خواہش شرک کی ہے اور اگر یہ خواہش پوری ہوتی اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے خدا بھی ہوتے تو آسمان زمین سب بگڑ جاتے رات دن لڑائیوں جھگڑوں کا بازار گرم رہتا جیسے اوپر گذر چکا ہے ف قرآن عربی زبان میں اترا قریش کو چاہیے تھا کہ جان و دل سے اسکو قبول کرتے اور یہ خیال کرتے کہ قرآن شریف کی وجہ سے ساری دنیا میں ہماری عزت اور فضیلت پھیلے گی ایسا تو نہ کیا اپنی ناک آپ کاٹنے کی فکر میں پڑ گئے ف جو ثواب اور درجہ وہ تجھ کو آخرت میں دے گا انکی فیسوں سے کہیں بہتر ہے الخ ف مطلب یہ کہ تم میری نصیحت سے اس وقت گریز کرتے تو ایک بات تھی کہ میں تم سے کچھ مال متاع یا دنیاوی منفعت کا طالب ہوتا میں تو خالص خدا کے لیے تم کو نصیحت کرتا ہوں اور تم سے کسی فائدہ کا طالب نہیں ایسے بے غرض خیر خواہ ناصح کی نصیحت نہ ماننا سخت نادانی ہے (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۸	النور ۲۴	۶	۱۳۰ وَيَقُولُونَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِّنْهُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ ۚ وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ۝	۱۳۰ اور منافق (لوگ) کہتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ اور رسول پر ایمان لائے اور ہم نے (اللہ تعالیٰ اور رسول کا حکم) مان لیا پھر ایسا کہنے کے بعد ان میں کا ایک فرقہ اللہ تعالیٰ اور رسول (کے حکم سے) منہ پھیر لیتا ہے اور یہ لوگ درحقیقت ایمان نہیں رکھتے ف۱
〃	〃	〃	۱۳۱ وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم مُّعْرِضُونَ ۝	۱۳۱ اور جب انکو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف انکا جھگڑا فیصل کرنے کے لیے بلایا جاتا ہے تو ایک ہی ایکا انکا ایک فرقہ گریز کر جاتا ہے ف۲
〃	〃	〃	۱۳۲ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۖ قُل لَّا تُقْسِمُوا ۖ طَاعَةٌ مَّعْرُوفَةٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝	۱۳۲ اور (اے پیغمبر) ان منافقوں نے اللہ تعالیٰ کی کڑی قسمیں کھائیں کہ اگر تو انکو حکم کرے تو وہ جہاد کے لیے ضرور نکلیں گے کہدے قسم نہ کھاؤ (جھوٹی قسم کھانے سے فائدہ کیا تمہاری) طاعت معلوم ہے ف۳ بیشک جو تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو اسکی خبر ہے
〃	〃	〃	۱۳۳ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ ۚ وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ۖ وَلَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝	۱۳۳ (اے پیغمبر) یہ مت سمجھ کہ کافر لوگ زمین میں (کہیں بھاگ کر ہم کو) تھکا دینگے (کہ ہم ان کو نہ پکڑ سکیں) انکا تو (مقرری) ٹھکانا جہنم ہے (وہ اس میں ضرور جائیں گے) اور بیشک وہ برا ٹھکانا ہے
۰	الفرقان ۲۵	۱	۱۳۴ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا إِفْكٌ افْتَرَاهُ وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُونَ ۖ فَقَدْ جَاءُوا ظُلْمًا وَزُورًا ۝ وَقَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلَىٰ عَلَيْهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝ قُلْ أَنزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝ وَقَالُوا مَالِ هَٰذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ ۙ لَوْلَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونَ مَعَهُ نَذِيرًا ۝ أَوْ يُلْقَىٰ إِلَيْهِ كَنزٌ أَوْ تَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ يَأْكُلُ مِنْهَا ۚ وَقَالَ الظَّالِمُونَ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا	۱۳۴ اور کافر (قرآن کی نسبت) کہتے ہیں یہ تو اور کچھ نہیں جھوٹ ہے جسکو اس شخص نے بٹ لیا ہے اور دوسرے لوگوں نے ف۴ بھی اس بٹنے میں اس کی مدد کی (سخت افسوس ہے جب بھی ان سے کچھ نہ بنا) تو ظلم اور فریب پر آگئے ف۵ اور کہتے ہیں (قرآن ہر کیا) اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جو اس نے لکھوا رکھی ہیں وہ صبح اور شام اس کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں ف۶ (اے پیغمبر ان کافروں سے) کہدے قرآن تو اس (خدا) نے اتارا ہے جو آسمان اور زمین کی چھپی بات (غیب کی بات) جانتا ہے بیشک وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے ف۷ اور کہتے ہیں یہ کیا پیغمبر ہے کھانا وہ کھاتا ہے اور بازاروں میں وہ پڑا پھرتا ہے ف۸ (خیر یہ بھی سہی ہم نے مان لیا) بھلا اس پر ایک فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا وہ بھی اس کے ساتھ ساتھ (لوگوں کو) ڈراتا رہتا ف۹ یا (آسمان سے) ایک خزانہ کیوں نہیں اس پر ڈالا گیا ف۱۰ یا (خیر یہ بھی نہیں تو) ایک باغ تو اس کا ہوتا جس میں سے وہ کھاتا رہتا ف۱۱ اور

ف۱ ان کو دل سے یقین نہیں ہے صرف زبان سے اسلام کا دعوی کرتے ہیں ۱۲ ف۲ اللہ اور رسول کے حکم کی طرف تو چلا نہیں کرتا حاضر ہونا ہے سید علامہ نے کہا ہمارے زمانہ میں مقلدین کا یہی حال ہے جب ان کو کہو قرآن اور حدیث کے روسے اپنا جھگڑا فیصل کر لو تو چلد دیتے ہیں اور راضی نہیں ہوتے ۱۲ ف۳ خوب مشہور ہے جیسی تم اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کرتے ہو ایک حکم تو مانتے نہیں دل پھرا اللہ سے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہو ساری جہان کو یہ معلوم ہے اسی پر سازی کر کے جھوٹی قسمیں کھا کر اور اپنے تئیں گنہگار کرتے ہو کہ ہم آپ کے ایسے تابعدار ہیں کہ حکم ہوتے ہی نکل کھڑے ہونگے ۱۲ ف۴ یعنی یہود کے چند عالموں نے الخ ۱۲ ف۵ لگے ہنسی کی باتیں کرنے بھلا قرآن کو دیکھو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے امی اور انپڑھ کا سکوٹ لینا کیا ممکن ہے جس شخص نے ساری عمر میں جھوٹ نہ بولا ہو اور راست گوئی اور سچائی میں ضرب المثل ہو وہ اپنے مالک پر جھوٹ بنے گا ہرگز عقل میں نہیں آتا ۱۲ ف۶ ایسا نہ ہو ہو جائے کیونکہ وہ امی تھے خود تو لکھ پڑھ نہیں سکتے ۱۲ ف۷ ورنہ اس بد اطفی اور زبان درازی کی سزا میں جو تم اس کے کلام اور اس کے پیغمبر سے کر رہے ہو تم پر فوراً عذاب اترتا ۱۲ ف۸ کہیں ایسا شخص پیغمبر ہو سکتا ہے پیغمبر ہوتا تو ایک فرشتے کی طرح بیٹھا رہتا نہ کچھ کھاتا نہ پیتا نہ روٹی پیدا کرنے کے لیے بازار میں جاتا واللہ کیا بے وقوف گدھے تھے یہ نہ سمجھے کہ پیغمبر بھی ایک آدمی ہوتا ہے اور آدمیوں کی طرح کھاتا پیتا بھی ہے بازار میں بھی جاتا ہے ۱۲ ف۹ جہاں یہ جاتا فرشتہ ساتھ رہتا اور لوگوں سے کہتا اس کی بات مان لو یہ سچا پیغمبر ہے ۱۲ ف۱۰ یہ کیوں نہیں ہوا کہ بازار میں جانے اور روٹی کمانے کی فکر نہ کرنا پڑتی ۱۲ ف۱۱ اور روٹی کا محتاج نہ ہوتا مطلب یہ ہے کہ پیغمبر کیونکر ہو سکتا ہو فرشتہ ہوتا تو کھاتا پیتا کیوں بادشاہ ہوتا تو بازاروں میں کیوں ملا پھرتا خیر کم سے کم اتنا تو ضرور چاہیے تھا کہ اسکے ساتھ اسکی مدد کے لیے اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ تو ہوتا یا کچھ مالدار ہی ہوتا خزانہ والا یا باغ والا ہوتا جب یہ کوئی بات نہیں تو ہم کیونکر باور کریں کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا واقعی سچا پیغمبر ہے ۱۲

			مَسْحُورًا ۝ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ۝	ظالم کہتے ہیں تم تو ایسے شخص کے تابعدار بن گئے ہو جس پر کسی نے جادو کر دیا ہے (اے پیغمبر) دیکھ تو وہ تیرے حق میں کیا کیا باتیں بناتے ہیں سو وہ گمراہ ہو گئے اب راہ پر نہیں آسکتے ف
۱۸	الفرقان ۲۵	۲	۱۳۵ بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا ۝	۱۳۵ بات یہ ہے کہ ان کافروں نے قیامت کو جھوٹ سمجھا اور جو کوئی قیامت کو جھٹلاوے اس کے لیے ہم نے دوزخ تیار کر رکھی ہے ف
۱۹	〃	۳	۱۳۶ وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا لَوْلَا اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا لَقَدِ اسْتَكْبَرُوا فِيٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيرًا ۝	۱۳۶ اور جو لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں (اگر محمد سچے ہیں تو) ہم پر فرشتے کیوں نہیں اترتے ف یا ہم اپنے پروردگار کو دیکھ لیں (تو البتہ مان لیں) ان لوگوں نے اپنے دلوں میں غرور پیدا کیا ہے اور شرارت کرنے میں بڑی شرارت ف
〃	〃		۱۳۷ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً كَذٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيلًا ۝	۱۳۷ اور کافر کہتے ہیں (اس پیغمبر یعنے حضرت محمدؐ) پر قرآن سب کا سب ایک ہی دفعہ کیوں نہیں اترا ف ہم نے اسی طرح اس لیے اتارا کہ تیرے دل کو تسلی دیتے رہیں ف اور ہم نے اسکو ٹھہر ٹھہر کر پڑھ سنایا ف
〃	〃		۱۳۸ اَلَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلٰى وُجُوهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيلًا ۝	۱۳۸ یہ کافر وہ لوگ ہیں جو اپنے منہ کے بل دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے ان کا ٹھکانا برا اور سب سے بڑھ کر گمراہ یہی لوگ ہیں
〃	〃	۴	۱۳۹ وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝	۱۳۹ اور (اے پیغمبر) جب یہ لوگ تجھ کو دیکھتے ہیں تو تجھ سے ٹھٹھا ہی کرتے ہیں ف یہی وہ (حضرت) ہیں جنکو اللہ نے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے ف اور کہتے ہیں یہ شخص تو قریب تھا کہ ہم کو ہمارے دیوتاؤں سے بہکا دے (ایسی ایسی باتیں سمجھائیں) اگر ہم اپنے دیوتاؤں پر جمے نہ رہتے ف اور ان کی عقل ماری گئی جب قیامت کا عذاب دیکھیں گے تو ان کو معلوم ہو جائے گا کون گمراہ تھا ف
〃	〃	۵	۱۴۰ وَاِذَا قِيلَ لَهُمُ اسْجُدُوا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوا وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُورًا ۝	۱۴۰ اور جب ان کافروں سے کہا جاتا ہے رحمن (یعنے خدا) کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں رحمن کون ہے کیا تو جسکو کہے اسکو ہم سجدہ کریں (نہ جان نہ پہچان) اور رحمن کا نام لینے سے ان کی نفرت اور بڑھ جاتی ہے ف
〃	〃	۶	۱۴۱ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاۗؤُكُمْ ج	۱۴۱ (اے پیغمبر) کہدے اگر تم خدا کو نہ پکارتے رہتے تو میرے مالک کو

ف راہ پر وہی آسکتا ہے جسکی مزاج میں انصاف ہو وہ تو ہٹ دھرمی پر مستعد ہو گئے ہیں کہنے پیغمبر ہی کو دنیا کے مال دولت سے کیا علاقہ کھانا پینا بازار میں جانا یہ سب پیغمبر کرتے ہیں ایسے ناسمجھ لوگ راہ پر کیوں آئیں گے ف چونکہ قیامت اور حشر نشر کے قائل نہیں ہیں اسلیے جو منہ میں آتا ہے وہ بکتے ہیں اللہ تعالیٰ اور پیغمبر کے ساتھ بے ادبی کرنے کی مثل مشہور ہے بے حیا باش ہر چہ خواہی کن ف جو ان کی پیغمبری کی گواہی دیں ف جیسے توریت شریف حضرت موسیٰ پر اتری تھی ف کبھی آدمیت کے ساتھ تیری باتوں پر غور نہیں کرتے ف مردود ٹھٹھے کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اشارہ کرتے کہ یہی صاحب اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں ف لیکن ہم شرک پر خوب مضبوط تھے اس لیے اسکی باتوں سے نہ بہکے ف کون سیدھی راہ سے بہکا ہوا تھا ف یہاں پر سجدہ ہے پڑھنے والا اور سننے والا سجدہ کرے مکے کے مشرکوں میں اللہ تعالیٰ کا نام رحمن مشہور نہ تھا جب ان سے کہا جاتا کہ رحمن کو سجدہ کرو تو ایسی کفر کی بات بکتے اور کہتے ہم تو رحمن کو نہیں پہچانتے البتہ یمامہ کا رحمن ہمیں معلوم ہے یعنے مسیلمہ کذاب اس کو رحمن کہا کرتے تھے جب کسی قوم کی تباہی آتی ہے تو اسکی عقل اسی طرح سے الٹ جاتی ہے ف ایمانداروں کی جو پیغمبر کے تابعدار بن گئے ہیں ف ان کی عقل جاتی رہی ہے وہ تو معمولی آدمی سے بھی بدتر ہے ف کبھی کہتے ہیں اس پر جادو ہوا ہے کبھی کہتے ہیں یہ محتاج ہے بازاروں میں مارا مارا پھرتا ہے ف اول تو اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کو نہیں مانتے حالانکہ اگلے زمانہ میں سیکڑوں پیغمبر اسی طرح آدمی کے لباس میں آچکے ہیں دوسری فرشتوں کو چاہتے ہیں وہ اپنے اوپر اتریں یہ منہ اسپر یہ خواہش تیسرے اس سے بھی بڑھ چڑھ کر کیا بڑا بول بولنے لگے کہ ہم خود اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیں بھلا کمبخت تمہاری کیا بساط ایک قطرہ ناچیز ایک مردار بدبودار تو اس پروردگار کو دیکھنے کی خواہش کرتے ہو جو شاہنشاہ زمین اور آسمان ہے ف یا تیرے دل کو اس سے قوت دیں تاکہ اچھی طرح اسکو یاد کرے ف جیسی جیسی ضرورت ہوتی جاتی ہے ہم اسکو جبرئیل کی زبان ترتیب کو سناتے جاتے ہیں ۱۲

سورۃ	آیت	ترجمہ
	فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ۝	کہ تمہاری پروا نہیں ہے ف سو اب تو تم نے (اس کی آیتوں کو جھٹلایا) تو اس کا وبال ضرور پڑے گا ف
الشعراء ۱	۱۴۲ إِن نَّشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ ۝	۱۴۲ اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ان پر ایک ڈری اور ہولناک نشانی اتاریں پھر اسکو دیکھ کر ان کی گردنیں اسکے سامنے جھک جایں ف
″ ″	۱۴۳ فَقَدْ كَذَّبُوا فَسَيَأْتِيهِمْ أَنبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝	۱۴۳ پھر انہوں نے تو (اللہ کی آیتوں کو) جھٹلایا (اس سے ٹھٹھا مذاق کیا) اب جس کا وہ ٹھٹھا اڑاتے تھے اسکی حقیقت انکو معلوم ہو جائیگی ف
النمل ۱	۱۴۴ إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ أَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُونَ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَهُمْ سُوءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ۝	۱۴۴ جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے ہم نے انکو (برے) کام انکی نظر میں اچھے کر دکھائے ہیں پھر وہ بھٹکے بھٹکے پھر رہے ہیں ف یہی لوگ ہیں جنکو (آخرت میں) برا عذاب ہونیوالا ہے اور آخرت میں سب سے زیادہ یہی خراب ہونے والے ہیں
″ ۲	۱۴۵ بَلِ ادَّارَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْآخِرَةِ ۚ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِّنْهَا ۖ بَلْ هُم مِّنْهَا عَمُونَ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا وَآبَاؤُنَا أَئِنَّا لَمُخْرَجُونَ ۝ لَقَدْ وُعِدْنَا هَٰذَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا مِن قَبْلُ إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝	۱۴۵ بات یہ ہے کہ آخرت میں انکا علم پورا ہوگا جب آنکھ سے دیکھ لینگے اور (اس وقت چاہیں تو) وہ آخرت میں شک ہی کرتے رہیں گے بلکہ (شک کیا آخرت سے بالکل) اندھے بنے رہیں گے ف اور کافر کہتے ہیں بھلا جب ہم اور ہمارے باپ دادا گل سڑ کر خاک ہو گئے تو کیا پھر (دوبارہ زمین سے) ہم نکالے جائیں گے اس کا وعدہ پہلے بھی ہم سے اور ہمارے باپ دادوں سے ایسے وعدے ہو چکے ہیں یہ کچھ نہیں صرف اگلے لوگوں کی کہی ہوئی باتیں ہیں ف
″ ″	۱۴۶ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ قُلْ عَسَىٰ أَن يَكُونَ رَدِفَ لَكُم بَعْضُ الَّذِي تَسْتَعْجِلُونَ ۝	۱۴۶ اور یہ کافر (مسلمانوں سے) کہتے ہیں اگر تم سچے ہو یہ وعدہ (ہم پر عذاب آنیکا) کب پورا ہوگا (انکے جواب میں) کہدے عجب نہیں اس عذاب میں سے جسکی تم جلدی مچا رہے ہو کچھ تمہاری پیٹھ پر آلگا ہو ف
القصص ۵	۱۴۷ وَلَوْلَا أَن تُصِيبَهُم مُّصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَيَقُولُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِندِنَا قَالُوا لَوْلَا أُوتِيَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ	۱۴۷ اور (ہم نے تجھ کو اسلیے بھیجا) ایسا نہ ہو جب انکی (بری) اعمال کی وجہ سے انپر کوئی مصیبت (عذاب) آن پڑے تو وہ یوں کہنے لگیں مالک ہمارے تو نے ہمارے پاس ایک پیغمبر کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیتوں پر چلتے اور مسلمان ہو جاتے اور اس عذاب سے بچے رہتے ف پھر جب ہماری طرف سے سچا (پیغمبر) انکے پاس پہونچا (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو کہنے

ف تمہاری انکے سامنے کوئی حقیقت نہیں ہے ایک بھی کم ہو جوکہ تم اس سے دعا کرتے رہتے ہو اس کے سامنے گڑگڑاتے رہتے ہو تو وہ اپنے رحم سے تم پر عنایت کرتا ہے اور عذاب نہیں اتارتا ف وہ وبال یہ پڑا کہ بدر کے دن مارے گئے اور ذلیل اور قید ہوئے ف یا انکے بڑے سردار لوگ بھی اسکو دیکھ کر جھک پڑیں ف تب خدا کا عذاب دیکھیں گے اس وقت سمجھ لیں گے کہ پیغمبر سچے تھے اور اللہ تعالیٰ کا کلام برحق تھا ف یا پھر وہ انہی کاموں کو ہمیشہ کیے جاتے ہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے ہم انکو بھی نیک اعمال بتا دیتے ہیں پھر وہ بھٹکے پھرتے ہیں یعنے نیک کام نہیں کرتے باوجودیکہ ان کو معلوم ہو گیا ہے کہ یہ نیک کام ہیں ف شاہ عبد القادر صاحب نے یوں ترجمہ کیا ہے تھک گئی ان کی دریافت آخرت میں ف آخرت کا کچھ خیال ہی نہ کریں گے [illegible] ف یعنے حضرت محمد کی پیغمبری سے ف جاہلیت کے زمانہ میں بھی یعنی عرب لوگ یہود اور نصاریٰ سے سن کر یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ قیامت آنے کی اور حشر نشر ہوگا ف انہوں نے دنیا کے انتظام کے لیے اور مکاروں اور ظالموں کو ڈرانے کے لیے مصلحت کے طور پر یہ بات بنا لی ہے کہ مرنے کے بعد پھر جینا اور اعمال کا حساب کتاب ہوگا ف یعنی نزدیک آن پہونچی ہو مراد بدر کا عذاب ہے جو آخر کار کافروں نے اٹھایا اس دن مارے گئے اور ذلیل ہوئے ف مطلب یہ ہے کہ انکے برے اعمال کی وجہ سے انکو عذاب ہونا ضرور ہے لیکن ہم نے انکی زبان بند کرنے کے لیے تجھ کو پیغمبر بنا کر ان کی طرف بھیجا تاکہ ان کو یہ عذر نہ رہے کہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا حکم پہونچانے والا کوئی نہیں آیا اگر آتا تو ہم ضرور ایمان لاتے گویا پیغمبر بھیجکر اللہ تعالیٰ نے حجت تمام کر دی ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			مُوْسٰى اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظَاهَرَا ۗ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ۔ قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ۗ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۔ وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ	لگے اسکو ویسے معجزے کیوں نہ ملے جیسے موسیٰ کو ملے تھے ف کیا ان سے پہلے لوگوں نے ان معجزوں کا انکار نہیں کیا جو موسیٰ کو ملے تھے کہنے لگے موسیٰ اور ہارون دونوں جادوگر ہیں ایک دوسرے کے مددگار اور کہنے لگے ہم تو کسی کو بھی نہیں مانتے ف ۱ (اے پیغمبر) کہدے اگر تم سچے ہو ف ۳ تو ان دو سے بڑھکر کوئی راہ بتانے والی کتاب اللہ کے پاس سے لاؤ میں اسی پر چلونگا پھر اگر وہ ایسا نہ کر سکیں ف ۴ تو سمجھ لے کہ وہ حق کی پیروی نہیں چاہتے بلکہ اپنی خواہش پر چلنا چاہتے ہیں اور جو کوئی اللہ تعالی کی ہدایت چھوڑ کر اپنی خواہش پر چلا اس سے بڑھکر کون گمراہ ہوگا بیشک اللہ تعالی راستہ نہیں بتلاتا بے انصاف (ہٹیلے) لوگوں کو اور ہم نے تو لگاتار قرآن مجید کی آیتیں لوگوں پر بھیجیں تاکہ وہ دھیان کریں ف
۲۰	القصص ۲۸	۶	۴۸ وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ۭ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ	۴۸ اور (اے پیغمبر یہ قریش کے کافر) کہتے ہیں اگر ہم تیری راہ پر ہو جائیں ف تو اپنے ملک سے اچک لیے جائیں ف کیا ہم نے انکو حرم کی زمین میں نہیں جما دیا جہاں لوٹ نہیں ہر قسم کے میوے کھنچے چلے آتے ہیں ہماری طرف سے روزی ہے لیکن ان میں اکثر لوگ نادان ہیں ف
،،	العنکبوت ۲۹	۱	۴۹ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ۭ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۔ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ۡ وَلَيُسْـَٔـلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ	۴۹ اور کافر مسلمانوں سے کہتے ہیں ہماری راہ پر چلو (کفر اختیار کرلو) اور (قیامت کا اگر تم کو ڈر ہے تو) تمہارے گناہوں کا بوجھ ہم (اس دن) اٹھا لینگے جھوٹ کہتے ہیں وہ ذرا بھی انکے گناہوں کا بوجھ اٹھانے والے نہیں اور وہ تو خود اپنے بوجھ اٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ دوسرے لوگوں کے بوجھ بھی ف ۱۰ اور بیشک قیامت کے دن ان سے پوچھا جائیگا جو وہ دنیا میں جھوٹ باندھتے رہتے ف ۱۱
،،	،،	۳	۵۰ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَاۗىِٕهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ يَىِٕسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ	۵۰ اور جن لوگوں نے اللہ تعالی کی آیتوں اور اللہ تعالی کے ملنے کو (حشر نشر کو) نہ مانا وہ میری مہربانی سے نا امید ہوئے ف ۱۲ اور ان کو تکلیف کا عذاب ہوگا
۲۱	،،	۵	۵۱ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ	(۵۱) اور مشرک کہتے ہیں اس پیغمبر (حضرت محمد ﷺ) پر اسکے مالک کی طرف

ف عصا اور ید بیضا یا تورات کی تختیاں ف ۲ نہ موسیٰ کو نہ ہارون کو مطلقوں کے طور پر کہا ہے یا ان قریش کے کافروں نے حضرت محمد ﷺ اور حضرت موسیٰ کو ملے تھے ان کا انکار نہیں کیا کہنے لگے موسیٰ بھی جادوگر تھے اور محمد بھی جادوگر ہیں دونوں ایک ہی ہیں یہ یا تورات اور قرآن دونوں جادو ہیں ایک کی ایک مددگار ہیں اور کہتے ہیں ہم تو ایک کو بھی نہیں مانتے یعنی نہ موسیٰ علیہ السلام کو نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یا نہ تورات کو نہ قرآن کو ف ۳ کہ تورات اور قرآن یا انجیل اور قرآن دونوں جھوٹے ہیں ف ۴ کوئی کتاب ان کتابوں سے بہتر نہ لاسکیں ف ۵ یعنی ایک کے بعد ایک نصیحت بھیجی طرح طرح ایک قصہ کے بعد دوسرا قصہ بیان کیا کسی طرح وہ غور کریں یا ایک پیغمبر کے بعد دوسرا پیغمبر بھیجا تار باندھ دیا ف ۷ تیرے ساتھ سچا دین اختیار کریں ف ۸ عرب قبیلے جو سارے ہمارے خلاف ہیں جمع ہوکر ہم پر ٹوٹ پڑیں اور کہیں لیجاکر مار ڈالیں گے یا لونڈی غلام بنالیں گے ہم میں یہ طاقت نہیں کہ ان سب کا مقابلہ کریں بعض قریش کے لوگوں نے آنحضرت ﷺ سے کہا یہ دیکھتے بھی عذر ایمان لانے کے پیش کیا اس وقت یہ آیت اتری ف ۹ وہاں کے جانور اور درخت تک کو کوئی نہیں ستاتا تو وہاں کے آدمیوں کو کون ستا سکتا ہے مطلب یہ ہے کہ باوجود ان کے شرک اور کفر کے ہم نے انکو ایسے حرم میں جگہ دی جو امن کا مقام ہے پھر جب وہ توحید اختیار کریں گے تو ہم انکو کیونکر تباہ ہونے دیں گے ف ۹ اللہ کی قدرت پر غور نہیں کرتے مکہ کی زمین میں کچھ پیدا نہیں ہوتا لیکن جب وہاں جاتے ہیں تو وہ وہ میوے کھانے میں آتے ہیں جو بڑے بڑے شاداب اور سرسبز ملکوں میں بھی نہیں ہوتے ف ۱۰ جنکو انہوں نے گمراہ کیا ہے جیسے حدیث میں ہے جو کوئی بری بات نکالے تو اسپر اسکا بھی بوجھ پڑیگا اور ان لوگوں کا بھی جو اسکے بعد اس پر عمل کریں ف ۱۱ اللہ تعالی پر افترا اور بہتان کرتے رہے
ف ۱۲ دنیا میں یا قیامت میں نا امید ہوں گے

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝	سے نشانیاں کیوں نہ اتریں ف کہہ دو نشانیاں اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں اور میں تو اور کچھ نہیں ایک کھلا ڈرانے والا ہوں
۲۱	العنکبوت ۲۹	۶	۱۵۲ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝	(۱۵۲) اور جو لوگ جھوٹے معبودوں پر ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ کو نہ مانا (قیامت کے دن) وہی نقصان پائیں گے
۲۱	الروم ۳۰	۱	۱۵۳ یَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝	(۱۵۳) وہ تو دنیا کی زندگی کے ظاہر (سامان) جانتے ہیں (زراعت حرفت تجارت نوکری) اور آخرت سے بےخبر ہیں ف
۲۱	۲۲	۲۲	۱۵۴ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِیْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰۤى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝	(۱۵۴) پھر جن لوگوں نے برا کیا ان کا انجام بھی برا ہوا کیونکہ انہوں نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلایا اور ان پر ٹھٹھے مارتے تھے۔
۲۱	۲۲	۲	۱۵۵ وَاَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝	(۱۵۵) اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں اور قیامت کے ملنے کو جھٹلایا وہ عذاب میں گھسے رہیں گے (ہمیشہ اس میں پڑے رہیں گے)
۲۱	۲۲	۴	۱۵۶ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ یَّهْدِیْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ۝	(۱۵۶) بات یہ ہے کہ ان ظالموں (مشرکوں) نے بن سمجھے بوجھے اپنی خواہشوں کی پیروی کی ہے ف تو جسکو اللہ بہکادے اسکو کون راہ پر لاسکتا ہے (اور اللہ کے مقابل میں) کوئی انکی مدد نہیں کرسکتا
۲۱	۲۲	۵	۱۵۷ وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِیْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ یَكْفُرُوْنَ ۝	(۱۵۷) اور اگر ہم آندھی (ہوا) بھیجیں پھر لوگ کھیت کو دیکھیں پیلا پڑا ہے تو اس کے بعد ناشکری کرنے لگیں گے ف
۲۱	لقمٰن ۳۱	۱	۱۵۸ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۖۗ وَّیَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۝ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِیْۤ اُذُنَیْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝	(۱۵۸) اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو واہی (لغو) بکار خدا کو بھلانے والی باتیں مول لیتے ہیں تاکہ بن سمجھے بوجھے اللہ تعالیٰ کی راہ سے (لوگوں کو) بہکادیں اور اللہ کی راہ کو ہنسی ٹھٹھا بنائیں ان لوگوں کو (قیامت کے دن) ذلت کا عذاب ہوگا ف اور جب (ان لوگوں میں سے) کسی کو ہماری آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ اکڑتا ہوا پیٹھ موڑ کر چلدیتا ہے گویا اس نے ان کو سنا ہی نہیں گویا اس کے دونوں کانوں میں بوجھ ہے (بہرا پن) تو (اے پیغمبر) ایسے شخص کو تکلیف کے عذاب کی خوشخبری سنا ف

ف جیسے حضرت موسیٰ کو عصا اور حضرت صالح کو اونٹنی ملی تھی ۱۲ ف۲ تمام دنیادارون کا یہی حال ہے دنیا کی ظاہری آرایش اور ساز و سامان کی فکر میں ہیں خدا تعالیٰ سے غرض نہیں بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ دنیادار فتح اور شکست کو دنیا کے ظاہری سامان پر منحصر جانتے ہیں اور جس کے پاس جنگ کا سامان مال دولت لشکر باعتبار زیادہ ہوتے ہیں سمجھتے ہیں کہ اسی کی فتح ہوگی انکو انجام کی خبر نہیں انجام اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے ۱۲ ف۳ جسکو چاہا دیوانا بنا لیا ۱۲ ف۴ اور رونے پیٹنے لگیں گے مطلب یہ ہے کہ آدمی کا دل نہایت ضعیف ہے دم بھر میں خوش ہوتا ہے اور دم بھر میں رونے لگتا ہے ۱۲ ف۵ واہی باتوں سے گانا بجانا قصے کہانیاں ہنسی ٹھٹھے ناولیں اور تمام کھیل کود کی باتیں مراد ہیں حسن نے کہا واہی باتوں سے گانا اور بجانا مراد ہے بعضوں نے کہا کفر اور شرک کی باتیں ابن عباس نے کہا گانا مراد ہے اور ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت نضر بن حارث کے باب میں اتری وہ بادشاہوں کے قصے لوگوں کو سنتا اور قرآن سننے سے لوگوں کو روکتا ابن مسعود نے قسم کھا کر کہا واہی باتوں سے گانا مراد ہے اور ایسا ہی منقول ہے ایک جماعت تابعین سے اور اکثر نے غنا اور مزامیر کا سننا حرام اور مکروہ رکھا ہے امام مالک نے راگ اور اسکے سننے سے منع فرمایا ہے اور کہا اگر کوئی ایک لونڈی خریدے اور معلوم ہو کہ وہ گانے والی ہے مشتری کو اختیار ہے کہ اسکو عیب کی بابت واپس کردے اور ان سے کسی نے پوچھا گانا کیسا ہے جو اہل مدینہ اڑا دیتے ہیں فرمایا ہمارے نزدیک تو یہ امر فاسق ہی کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ راگ کو مکروہ فرماتے ہیں اور اسکو گناہوں میں سے ٹھیراتے ہیں اور یہی ہے مذہب اہل کوفہ اور سفیان رح اور حماد رح اور ابراہیم رح اور شعبی رح وغیرہم کا ۱۲ ف عذاب کی خبر کو ہنسی کی راہ سے خوشخبری فرمایا ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۱	لقمٰن	۳	۱۵۹ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝	(۱۵۹) اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو (خواہ مخواہ) اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں نہ انکو سمجھ ہے نہ سوجھ نہ کوئی روشن کتاب ان کو راہ بتلاتی ف۱ اور جب ان سے کہا جاتا ہے (کہ) اللہ نے جو (قرآن) اتارا اس پر چلو تو کہتے ہیں ہم تو اس پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا بھلا اگر شیطان ان کے باپ دادوں کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا رہا ہو ف۲
۲۱	السجدہ	۱	۱۶۰ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۭ بَلْ هُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۝	(۱۶۰) اور یہ کافر کہتے ہیں جب ہم زمین میں (خاک ہو کر) غائب ہو جائیں گے تو کیا پھر ہم نئے سرے سے پیدا ہوں گے ف۳ بات یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے مالک سے ملنے کو نہیں مانتے ف۴
″	″	۲	۱۶۱ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ۝	(۱۶۱) اور (اے پیغمبر) کاش تو وہ سماں دیکھے جب یہ گنہگار اپنے مالک کے سامنے سر جھکائے کھڑے ہوں گے (اور کہہ رہے ہوں گے) مالک ہمارے (اب) ہم نے دیکھا اور سنا تو (ایک بار اور) ہم کو (دنیا میں) لوٹا دے ہم (اب کی) اچھے کام کریں گے (اور اب) ہم کو یقین ہوا ف۵
″	″	۳	۱۶۲ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ۭ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ۝	(۱۶۲) اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہو گا جس کو اس کے مالک کی آیتیں سنائی جائیں پھر وہ ان پر خیال نہ کرے بیشک ہم گنہگاروں سے (ان کی نافرمانی کا) بدلہ لیں گے ف۶
۲۲	الاحزاب	۸	۱۶۳ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝	(۱۶۳) بیشک اللہ نے کافروں کو پھٹکار دیا ہے اور ان کے لیے (جیسے دنیا میں ذلت ہے ویسے آخرت میں) دہکتی ہوئی آگ تیار رکھی ہے وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے اور کوئی حمایتی (اپنا) نہ پائیں گے اور نہ مددگار
″	السبا	۱	۱۶۴ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ	(۱۶۴) اور کافر کہتے ہیں قیامت تو ہم پر آنے والی نہیں (اے پیغمبر) کہہ دے کیوں نہیں قسم میرے مالک کی
″	″	″	۱۶۵ وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝	(۱۶۵) اور جن لوگوں نے یہ سمجھ کر ہماری آیتوں کے بگاڑنے میں کوشش کی کہ وہ ہمارے قابو سے نکل جائیں گے انکو بڑا تکلیف کا عذاب ہو گا
″	″	″	۱۶۶ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى	(۱۶۶) اور کافر (ہنسی سے ایک دوسرے سے) کہتے ہیں اجی ہم تم کو ایک آدمی بتائیں

ف۱ یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب یہ آیت نضر بن حارث اور ابی بن خلف اور امیہ بن خلف کے حق میں اتری وہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں ناحق جھگڑا کرتے تھے ۱۲ ف۲ تو بھی انکو ساتھ دوزخ ہی میں جا دھمکیں گے ایسے بیوقوف دیکھنے میں نہیں آئے بن سمجھے بوجھے پرانی لکیر کے فقیر انسان کو ہر امر میں خود غور و فکر کرنا چاہیے ۱۲ ف۳ اسکی قدرت کے سامنے یہ کچھ مشکل نہیں ۱۲ ف۴ سمجھتے ہیں جو کچھ ہے یہی دنیا کی زندگی ہے آخرت واخرت کچھ نہیں ۱۲ ف۵ جب سب آنکھ سے دیکھ لیا اگر اس وقت کا ایمان کچھ فائدہ نہ دیگا ۱۲ ف۶ حدیث میں ہے کہ تین کاموں کا کرنے والا گناہگار ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم گناہگاروں سے بدلہ لیں گے ایک تو وہ جو ناحق ظلم کا جھنڈا اٹھائے دوسرے وہ جو ماں باپ کو ستائے تیسرے وہ جو ظالم کے ساتھ ہو کر اسکی مدد کرے ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع		
			رَجُلٍ يُنَبِّئُكُمْ إِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۝ أَفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَمْ بِهِ جِنَّةٌ ۗ بَلِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ الْبَعِيدِ ۝	جوتم کو یہ خبر دیتا ہے کہ جب تم مر کر ریزہ ریزہ ہوجاؤ گے تو پھر تم نئے سرے سے پیدا ہوگے (عجیب آدمی ہے) کیا اس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھ لیا ہے یا وہ سودائی ہے (پاگل یہ کوئی بات نہیں) جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے وہ (خود احمق ہیں آخرت میں) عذاب پائیں گے اور (دنیا میں) پرلے سرے کے گمراہ ہیں
۲۲	السبا ۳۴	۳	۱۶۷ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝	(۱۶۷) اور کہتے ہیں بھلا اگر تم سچے ہو تو (بتلاؤ) یہ وعدہ کب پورا ہوگا۔
۲۲	،،	۴	۱۶۸ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ نُؤْمِنَ بِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَلَا بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ الْقَوْلَ يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لَوْلَا أَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ ۝ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا أَنَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ عَنِ الْهُدَىٰ بَعْدَ إِذْ جَاءَكُمْ ۖ بَلْ كُنْتُمْ مُجْرِمِينَ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَنْ نَكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ أَنْدَادًا ۚ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ وَجَعَلْنَا الْأَغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝	(۱۶۹) اور مکہ کے کافر کہتے ہیں ہم تو اس قرآن کو کبھی نہیں ماننے کے اور نہ ان کتابوں کو جو قرآن سے پہلے ہیں ف۱ اور کاش تو (وہ سماں) دیکھے جب یہ ظالم (قیامت کے دن) اپنے مالک کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے ایک کی بات ایک کاٹ رہا ہوگا ف۲ کمزور لوگ زور والوں (سرداروں) سے کہیں گے تم اگر (دنیا میں) نہ ہوتے تو ہم ضرور ایماندار ہوتے زور والے لوگ کمزوروں کو جواب دیں گے (واہ یہ اچھا ٹھیرا) کیا ہم نے تم کو ہدایت کی بات آئے پیچھے (زبردستی) اس سے روکا (بات یہ ہے) تم خود قصوروار تھے ف۳ اور کمزور لوگ زور والوں سے کہیں گے (تم نے زبردستی تو نہیں کی) مگر رات دن فریب کرتے رہتے تھے تم ہی تو ہم سے کہتے تھے خدا کو نہ مانو اور اس کے ساجھی ٹھیراتے رہو اور جب یہ (دونوں فریق) عذاب کو دیکھ لیں گے تو دل ہی دل میں شرمندہ ہوں گے اور کافروں کی گردنوں میں ہم طوق پہنائیں گے (جیسا وہ دنیا میں) کرتے رہے ویسا ہی انکو بدلہ ملیگا
،،	،،	،،	۱۶۹ وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا وَمَا نَحْنُ	(۱۶۹) اور یہ مکہ کے کافر کہتے ہیں ہم مال اور اولاد (اے مسلمانو) تم سے زیادہ رکھتے ہیں اور جب (دنیا میں ہم تم سے اچھے ہیں

ف۱ توریت اور انجیل اور زبور وغیرہ ۱۲ ف۲ یا ہر ایک دوسرے پر بات ڈال رہا ہوگا اس سے کہے گا سارا قصور تیرا تھا وہ کہے گا نہیں تو ہی نے ہم کو خراب کیا غرض ایک دوسرے کو ملامت کریں گے اور قصوروار ٹھیرائیں گے ۱۲ ف۳ تم اپنی خوشی سے ہماری کہنے پر چلے اور ہدایت کی بات کو نہ مانا ۱۲

ترجمہ	آیت	رکوع	سورہ	پارہ
تو آخرت میں بھی) ہم کو عذاب ہونے والا نہیں ف	بِمُعَذَّبِيْنَ ٥			
(١٧٠) اور جو لوگ ہماری آیتوں کے بگاڑنے میں کوشش کر رہے ہیں سمجھ کر کہ ہم ہمارے گرفت سے نکل جائیں گے وہ عذاب میں گرفتار ہوں گے	وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ٥	٥	سبا ٣٤	٢٢
(١٧١) اور جب ان کافروں کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں یہ شخص نہیں مگر ایک آدمی ہے تمہاری طرح اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے باپ دادا جن کو پوجا کرتے تھے ان (کے پوجنے) سے تم کو روک دے اور کہتے ہیں یہ قرآن تو بنایا ہوا جھوٹ ہے اور کچھ نہیں اور کافروں کے پاس جب (اللہ تعالیٰ کی) سچی بات (اللہ تعالیٰ کی کتاب) آن پہونچی تو کہنے لگے یہ تو اور کچھ نہیں کھلا جادو ہے ف اور ان (مکے) کے کافروں کو تو ہم نے کوئی کتابیں بھی نہیں دی جن کو وہ پڑھتے پڑھاتے رہتے ہیں ف اور نہ تجھ سے پہلے ہم نے ان کے پاس کوئی پیغمبر بھیجا ف اور ان سے پہلے کافروں نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا اور یہ عرب کے کافر تو اس کے دسویں حصہ کو بھی نہیں پہونچے جو ہم نے اگلے کافروں کو دے رکھا تھا ف غرض انہوں نے میرے پیغمبروں کو جھٹلایا پھر دیکھ لے میں نے ان کو کیسا اکھاڑ دیا ف (اے پیغمبر) کہہ دے میں تم کو ایک نصیحت کرتا ہوں تم دو دو اور ایک ایک اللہ کے واسطے اٹھ کھڑے ہو پھر (دل میں) سوچو تم خود سمجھ لو گے کہ تمہارا اس ساتھی (یعنی پیغمبر) کو بائولا پن نہیں ہے ف وہ تو اور کچھ نہیں بس ایک سخت عذاب کے آنے سے پہلے تم کو ڈراتا ہے ف (اے پیغمبر) کہہ دے میں تم سے کچھ مانگوں تو وہ تم ہی لو تم ہی کو مبارک رہے میرا مانگنا تو بس اللہ ہی پر ہے اور وہ ہر چیز اس کے سامنے ہے	وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ۭ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ٥ وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ٥ وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ٥ قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۣ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ٥ قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ٥	١٠٥	″	″
(١٧٢) اور (اے پیغمبر) کاش تو وہ سماں دیکھے جب یہ کافر گھبرا جائیں گے (مرتے وقت) پھر بچ نہ سکیں گے اور نزدیک جگہ سے پکڑ لیے جائیں گے ف اور (اس وقت) کہیں گے ہم (قرآن پر) ایمان لائے اور بھلا اتنے دور مقام سے ان کا ہاتھ کہاں پہونچ سکتا ہے ف اور پہلے تو دنیا میں	وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۙ وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ٥ وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ	٦	″	″

ف ان کا مطلب یہ ہے کہ دنیا ہی آخر اسی خدا کی ہے جب اس نے دنیا میں ہم کو دولت اور چین دے رکھا ہے تو آخرت میں بھی ہم چین سے رہیں گے ۔ ف معلوم ہوا کبھی تو وہ قرآن کی نسبت یہ کہتے کہ جھوٹ بنا لیا گیا ہے کبھی یوں کہتے کہ وہ جادو ہے یا ان میں سے بعضے یوں کہتے اور بعضے یوں کہتے ۔ ف جیسے یہود اور نصاریٰ کو دی ۔ ف پھر یہ کس دلیل سے شرک کرتے ہیں اور کس دلیل سے تجھ کو جھٹلاتے ہیں ۔ ف یعنی اگلے کافروں کو جو مال اور دولت اور دنیا کی شوکت ہم نے دی تھی ان عرب کے کافروں کے پاس اس کا دسواں حصہ بھی نہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اسکا دسواں حصہ بھی ان کے پاس نہیں ہے یعنی دسویں حصہ کا دسواں حصہ ۔ ف ایسا تباہ اور برباد کر دیا کہ نام و نشان تک نہ رکھا ۔ ف یہ پیغمبری سے پہلے تم سب لوگوں میں عقلمند اور سچا اور راستباز مشہور تھا الیٰ ۔ پس ایک ہی ایکا یا ولا دیوانہ نہیں ہو سکتا وہ کچھ مال دولت کا بھی تم سے طالب نہیں ہے کہ تم یہ سمجھو ۔ ابن ہمہ مشکل از برائے اکل ۔ ف ایسا نہ ہو کہ اسی شرک اور کفر پر مر جاؤ اور عذاب میں پھنس جاؤ ۔ ف قبر سے یا میدان حشر سے بعضوں نے کہا اس آیت سے یہی لشکر ہلاک ہونے والے مراد ہیں جو قیامت کے قریب کعبہ پر چڑھائی کرنے آئیں گے اللہ تعالیٰ ان کو قریب کی زمین میں دھنسا دیگا ۔ ف یعنی اب ایمان لانے کا ہاتھ کہاں آسکتا ہے ایمان لانا تو دنیا میں مفید ہوتا دنیا ہوگئی دور سو کہاں پا سکتے ہیں بعضوں نے یہ ترجمہ کیا ہے اب وہ اتنی دور مقام پر کہاں لوٹ سکتے ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ پھر دنیا میں جانا چاہیں گے لیکن یہ کہاں ممکن ہے ۔

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۝ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ۝	پیغمبر یا قرآن سے انکار کرتے رہے اور دور سے بن دیکھے بن سمجھے، تکے چلاتے رہے ف اور راب، ان میں اور جو وہ چاہتے ہیں ف اس میں روک ہوجائے گی جیسا اگلے لوگوں کے ساتھ کیا گیا جو انہی کے ہم جنس تھے وہ بھی (ان ہی کی طرح) شک در شک میں پڑے ہوئے تھے ف
۲۲	فاطر ۳۵	۱	۱۷۲ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ	(۱۷۳) جو لوگ منکر ہوئے انکو سخت عذاب ہوگا
〃	〃	۳	۱۷۴ ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝	(۱۷۴) پھر جب ان کافروں نے نہ سنا تو میں نے ان کافروں کو (عذاب میں) لگا پکڑ لیا اور کس طرح ان کو تباہ کر دیا
〃	〃	۴	۱۷۵ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ۝ وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ؕ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۝	(۱۷۵) اور جو لوگ کافر ہیں انکے لیے دوزخ کی آگ (تیار) ہے نہ تو ان کی قضا آئیگی کہ وہ مرجائیں (اور عذاب سے چھوٹیں) اور نہ دوزخ کا عذاب ان پر ہلکا ہوگا ہم ہر ناشکرے (کافر) کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں اور وہ دوزخ میں چلاتے ہونگے مالک ہمارے ہم کو یہاں سے نکال دے ف ہم اب کے اچھے کام کریں گے جیسے پہلے کرتے تھے ویسے نہیں کریں گے (پروردگار فرمائے گا) کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ اگر کسی کو سوچنا منظور ہوتا تو وہ اس میں سوچ لیتا ف اور تمہارے پاس ڈرانیوالا پہونچا (تم نے نہ مانا) اب (اپنے کیے کا بدلہ) چکھتے رہو تو نافرمان لوگوں کا کوئی مددگار نہ ہوگا ف
〃	〃	۵	۱۷۶ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ؕ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ۝	(۱۷۶) پھر جو کوئی کفر کرے اس کے کفر کا وبال اسی پر پڑیگا ف اور کافروں پر انکے کفر سے خدا کا غصہ اور زیادہ ہی ہوگا اور کافروں کو کفر کی وجہ سے اور زیادہ ہی گھاٹا ہوگا ف
〃	〃	〃	۱۷۷ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ۙ اسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ	(۱۷۷) اور یہ کافر پیغمبر کے آنے سے پہلے، تو بڑی زور کی قسمیں کھایا کرتے تھے کہ انکے پاس (خدا کی طرف سے) کوئی ڈرانیوالا (پیغمبر) آئیگا تو وہ کوئی سی بھی امت ہو اس سے بڑھ چڑھ کر سیدھی راہ پر چلیں گے پھر جب ڈرانیوالا (پیغمبر) ان کے پاس آن پہونچا تو اور نفرت ان کی بڑھ گئی

ف یعنی اپنے گمان سے جو چاہا پیغمبر کے حق میں کہتے رہے کبھی کہا جھوٹا ہے کبھی کہا باولا ہے اور غور کرکے کوئی بات نہ کہی خیالی تکے چلایا کیے ۔ ف خواہش کرتے ہیں عذاب سے بچنا عیش کا سامان ۔ ف اللہ تعالیٰ اور رسول اور قیامت ہر بات میں انکو شک تھا آخر جب مرے تو عذاب میں پھانسے گئے اور تمام خواہشوں سے محروم کیے گئے بعضوں نے کہا خواہش سے پھر دنیا میں بھیجا جانا مراد ہے اس آیت سے بھی یہ نکلتا ہے کہ شک کرنیوالے منکروں کی طرح عذاب دیے جائیں گے ۔ ف اور دنیا میں دوبارہ بھیجدے ۔ ف حدیث میں ہے کہ اس آیت سے ساٹھ برس کی عمر مراد ہے ۔ امام زین العابدین نے فرمایا سترہ برس کی عمر بعضوں نے کہا چالیس برس کی بعضوں نے کہا اٹھارہ برس کی ایک حدیث میں ہے کہ میری امت کی اکثر عمریں ساٹھ سے لیکر ستر تک ہونگی ایک حدیث میں ہے قیامت کے دن پکاریں گے ساٹھ برس والے لوگ کہاں ہیں ۔ ف بعضوں نے کہا ڈرانے والے سے بیماری مراد ہے یا بڑھاپا یا بخار ۔ ف دوسرے کسی کو کوئی نقصان نہ ہوگا ۔ ف اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے دیوتا ہماری سفارش کرکے خدا تعالیٰ کو ہم سے خوش کردیں گے یہ گمان غلط ہے خدا تو کافروں پر اور سخت غصہ کرے گا اور کسی کی مجال نہ ہوگی کہ کافر کی سفارش کرے ۔

			وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۚ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ	لگے زمین میں شیخی مارنے اور بُرے بُرے فریب کرنے اور یہ (نہیں جانتے) بُرا فریب فریب کرنے والے ہی پر لوٹ جاتا ہے ف۱
۳۳	یٰسٓ ۳۶	۱	(۱۷۸) لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَىٰ أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُقْمَحُونَ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ۝ وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝	(۱۷۸) ان میں سے اکثر لوگوں پر اللہ کا فرمانا پورا ہو چکا ہے ف۲ تو وہ ایمان نہ لائیں گے ف۳ ہم نے انکی گردنوں میں (بھاری بھاری) طوق ڈال دیے ہیں وہ ٹھوڑیوں تک (پہنچے ہوئے ہیں) تو وہ اپنے سر اٹھائے ہوئے ہیں ف۴ اور ہم نے انکے سامنے آڑ کر دی ہے اور انکے پیچھے آڑ کر دی ہے اور اوپر سے ان کو ڈھانک دیا ہے تو وہ دیکھ ہی نہیں سکتے ف۵ اور (اے پیغمبر) ان کافروں کو تو (اللہ تعالیٰ سے) ڈرائے یا نہ ڈرائے دونوں ان کو برابر ہیں وہ کبھی ماننے والے نہیں ف۶
۳۳	”	۲	(۱۷۹) وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝	(۱۷۹) اور جب ان سے کہا جاتا ہے تمہارے سامنے اور تمہارے پیچھے جو (عذاب) لگا ہوا ہے اس سے ڈرو تا کہ تم پر رحم ہو (تو وہ کچھ پرواہ نہیں کرتے) ف۷
۴	”	”	(۱۸۰) وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَنْ لَوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝	(۱۸۰) اور جب ان سے کہا جاتا ہے اللہ نے جو تم کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرو تو کافر لوگ ایمانداروں کو (انکی بات کا) یہ جواب دیتے ہیں کیا ہم اس شخص کو کھلائیں جسکو اگر اللہ تعالیٰ کھلانا چاہتا تو (بہت) کھلا سکتا تھا تم تو صاف بہک گئے ہو ف۸
”	”	”	(۱۸۱) وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝	(۱۸۱) اور کہتے ہیں بھلا بتلاؤ اگر تم سچے ہو تو یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہوگا
۵	وَالصّٰفّٰت ۳۷	۱	(۱۸۲) بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُونَ ۝ وَإِذَا ذُكِّرُوا لَا يَذْكُرُونَ ۝ وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخِرُونَ ۝ وَقَالُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ۝ أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝ أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ۝ قُلْ نَعَمْ وَأَنْتُمْ دَاخِرُونَ ۝	(۱۸۲) بات یہ ہے کہ تو تو تعجب کرتا ہے ف۹ اور وہ (تجھ سے) ٹھٹھا کرتے ہیں ف۱۰ اور جب انکو نصیحت کیجاتی ہے تو سمجھتے نہیں اور جب کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو ہنسی اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو کچھ نہیں کھلا جادو ہے کیا جب ہم مر جائیں گے اور (گل سڑ کر) خاک اور ہڈیاں رہ جائیں گے تو ہم (دوبارہ) زندہ ہو کر اٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی (اٹھائے جائیں گے) کہہ دے ہاں اور ذلیل بھی ہو گے ف۱۱
”	”	۲	(۱۸۳) وَقَالُوا يَا وَيْلَنَا هَٰذَا يَوْمُ الدِّينِ	(۱۸۳) اور کافر کہنے لگینگے ہائے ہماری خرابی یہ تو بدلے کا دن معلوم ہوتا ہے ف۱۲ (زجر)

ف۱ جاہ کن را چاہ درپیش ۱۲ ف۲ وہ جو روز ازل میں اس نے فرمایا تھا کہ میں دوزخ کو آدمیوں اور جنوں سے بھر دونگا ۱۲ ف۳ کہتے ہیں یہ آیت ابوجہل اور اس کے دو دوستوں کے حق میں اتری ۱۲ ف۴ شاہ عبدالقادر صاحب نے یوں ترجمہ کیا ہے پھر انکے سر الل رہے ہیں مطلب یہ ہے کہ طوق کی وجہ سے وہ سر جھکا نہیں سکتے نہ کسی طرف دیکھ سکتے ہیں پھر انکو ہدایت کیونکر ہو ۱۲ ف۵ انکو حق بات سوجھ ہی نہیں پڑتی سو جو کہے جب ہر طرف دیوار ہو اور اوپر سے بنی ہوئی چھت بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ کافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ستانے کے لیے آتے مگر اللہ تعالیٰ انکو اندھا کر دیتا ہے ۱۲ ف۶ کہتے ہیں عمر بن عبدالعزیز نے غیلان کو جو قدری تھا یہی آیت سنائی اس نے کہا میں توبہ کی عمر نے کہا یا اللہ اگر یہ سچا ہو تو اسکا گناہ معاف کردے اور جو جھوٹا ہو تو اس پر ایسا شخص مسلط کر جو اس پر رحم نہ کرے پھر ایسا ہی ہوا ہشام بن عبدالملک نے اسکے ہاتھ پاؤں کٹوائے اور دمشق کے دروازے پر اسکو سولی دی ۱۲ ف۷ یعنی تم سے پہلے لوگوں پر جو عذاب اترے اور جو تمہارے بعد آنے والے ہیں ان سے بچے رہو ۱۲ ف۸ کافروں کا قول مسلمانوں پر یہ سنا تھا کہ اللہ تو ہی روزی دینے والا ہے وہی سب کو کھلانے والا ہے اس بنا پر مسلمانوں سے ٹھٹھا کرنے لگے کہ جب خدا کھلانے والا سمجھتے ہو تو ہم مسکین کو کیوں کھلائیں اللہ تعالیٰ کو اگر اسکا کھلانا منظور ہوتا تو اس کو مسکین کیوں بناتا معلوم ہوا کہ اللہ کی مرضی یہی ہے کہ وہ بھوکا رہے ہم اللہ کی مرضی کے خلاف نہیں کریں گے ۱۲ ف۹ ان کے جھٹلانے پر یا اللہ کی قدرت پر ۱۲ ف۱۰ ایک قراءت یوں ہے میں انکے جھٹلانے پر تعجب کرتا ہوں اور وہ ٹھٹھا کرتے ہیں ۱۲ ف۱۱ تمہاری ساری اکڑ فوں نکل جائے گی ۱۲ ف۱۲ یعنی قیامت کا دن جس کا ہم کو یقین نہ تھا ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِي كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝	کہیں گے) یہی تو فیصلے کا وہی دن ہے جس کو تم (دنیا میں) جھٹلاتے تھے
۲۳	۳۷ والصّٰفّٰت	۲	(۱۹۳) اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ۭ بَلْ جَاۗءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِنَّكُمْ لَذَاۗىِٕقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ۝	(۱۹۳) ان لوگوں سے جب کہا جاتا ہے لا الٰہ الا اللہ (کہو) تو اکڑ بیٹھتے تھے ف۱ اور کہتے تھے کیا ہم ایک باولے شاعر کے کہنے سے اپنے دیوتاؤں کو چھوڑ دیں ف۲ (پیغمبر تو نہ باولا ہے نہ شاعر) بلکہ سچا کلام لیکر آیا ہے اور (اگلے) پیغمبروں کو سچا بتلاتا ہے تم کو تو ضرور تکلیف کا عذاب ہونے والا ہے ف۳
؍؍	؍؍	۴	(۱۹۴) اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَاۗءَهُمْ ضَاۗلِّيْنَ ۙ فَهُمْ عَلٰٓي اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ۝ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ۙ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۙ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝	(۱۹۴) (اے پیغمبر ان مکہ کے) کافروں نے اپنے دادوں کو گمراہ پایا پھر انہی کے قدموں پر لپکے ہیں ف۴ اور ان سے پہلے بھی اگلے بہت لوگ گمراہ ہو چکے ہیں اور انکے پاس بھی ہم ڈرانے والے (پیغمبر) بھیج چکے ہیں تو (اے پیغمبر) دیکھ یہ لوگ جو ڈرائے گئے تھے ان کا کیا انجام ہوا ف۵ مگر جو (ان میں) خدا کے خالص بندے تھے (وہ بچ گئے)
؍؍	؍؍	؍؍	(۱۹۵) اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ۙ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَي الْبَنِيْنَ ۝ مَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ۙ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ۭ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۙ	(۱۹۵) سن لے یہ ان کا جھوٹ ہے کہتے ہیں اللہ تعالی کی اولاد ہے اور وہ بے شک جھوٹے ہیں بھلا کیا اس نے بیٹوں پر بیٹیوں کو پسند کیا تم کو کیا ہوا ہے تم کیا حکم لگاتے ہو کیا تم سوچتے نہیں یا تمہارے پاس (اس بات کی) کوئی کھلی سند ہے ف۶ اگر سچے ہو تو اپنی کتاب لیکر آؤ ف۷ اور ان لوگوں نے خدا تعالی اور جنوں میں ناطہ رشتہ قائم کیا ہے ف۸ اور جنوں کو معلوم ہے کہ ایسا بکنے والے (عذاب میں) پکڑے . . . . . آئیں . . . گے ف۹
؍؍	؍؍	؍؍	(۱۹۶) فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ۙ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ۙ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ	(۱۹۶) اے (مکہ کے مشرکو تم اور جن (بتوں) کو تم پوجتے ہو۔ کسی کو (بہکا کر) بت پرستی پر نہیں لگا سکتے مگر اسکو جو ف۱۰ دوزخ میں جانے والا ہے ف۱۱
؍؍	؍؍	؍؍	(۱۹۷) وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ۙ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۙ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝	(۱۹۷) اور یہ لوگ ف۱۲ یوں کہا کرتے تھے اگر اگلے لوگوں کی کوئی کتاب ہمارے پاس ہوتی تو ہم اللہ کے چنے ہوئے بندے ہو جاتے ف۱۳ ف۱۴ تو لگے اسکا انکار کرنے آگے چلکر انکو معلوم ہو جائے گا ف۱۵

ف۱ توحید سے نفرت کرتے تھے کمبخت شرک کو پسند کرتے تھے ۱۲ ف۲ باولے شاعر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مراد لیتے جو تمام جہان کے لوگوں میں زیادہ علم اور عقل رکھتے تھے ۱۲ ف۳ اللہ تعالی نے تمہاری قسمت میں ایمان نہیں کہا ۱۲ ف۴ چاہتے ہیں جس طرح سے ہو سکے باپ دادا کے طریق پر چلیں انکو اتنی عقل نہیں ہے کہ ذرا اسوقت میں فکر تو کریں باپ دادا اگر بیوقوف ہوں تو کیا ہم بھی بیوقوف ہو جائیں ۱۲ ف۵ کس طرح تباہ اور برباد ہو گئے ۱۲ ف۶ اللہ تعالی کی کسی کتاب میں لکھا ہے کہ اسکی اولاد ہے یا فرشتے اسکی بیٹیاں ہیں ۱۲ ف۷ جو تم پر اتری ہو ۱۲ ف۸ فرشتوں کو اللہ تعالی کی بیٹیاں کہتے جب ان سے پوچھا گیا ان کی ماں کون ہے تو کہنے لگے جنوں کی عورتیں بعضوں نے کہا یہ مردود معاذ اللہ خدا اور شیطان کو بھائی بھائی سمجھتے بعضوں نے کہا جنوں سے مراد یہاں فرشتے ہیں ۱۲ ف۹ وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ غلط ہے اللہ تعالی کی کوئی اولاد نہیں جو لوگ اللہ تعالی کی اولاد کہتے ہیں وہ قیامت کے دن عذاب میں گرفتار ہونگے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جن جانتے ہیں کہ وہ خود عذاب میں پکڑے جائیں گے یعنے جو ان میں سے کافر ہیں ۱۲ ف۱۰ تقدیر الٰہی سے ف۱۱ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تم اور تمہارے معبود اللہ تعالی سے ضد باندھ کر کسیکو بہکا نہیں سکتے مگر اسکو جسکی تقدیر میں اللہ تعالی نے دوزخ میں جانا لکھدیا ہے ۱۲ ف۱۲ مکہ کے کافر قرآن اترنے سے پہلے یوں الخ ۱۲ ف۱۳ یعنے اگر اگلے لوگوں کی طرح کوئی پیغمبر ہمارے پاس آتا یا اللہ تعالی کی کتاب ہم پر اترتی تو ہم ضرور اسکو قبول کرتے اور نیک بندے بن جاتے ف۱۴ جب یہ کتاب ان کے پاس آئی یعنے قرآن تو لگے الخ ۱۲ ف۱۵ اس انکار کا جو برا انجام ہونے والا ہے ۱۲

پارہ	سورہ	آیت	متن	ترجمہ
۲۳	ص ۳۸	۱	(۱۸۸) بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ	(۱۸۸) مگر (اسکا کیا علاج) کہ کافر گھمنڈ اور ضد میں پڑ گئے ہیں ف۱
〃	〃	〃	(۱۸۹) وَعَجِبُوا أَن جَاءَهُم مُّنذِرٌ مِّنْهُمْ ۖ وَقَالَ الْكَافِرُونَ هَٰذَا سَاحِرٌ كَذَّابٌ ۝	(۱۸۹) کیا انکو اس بات پر تعجب آیا کہ (انہی میں سے) ایک شخص ڈرانیوالا انکے پاس آیا ف۲ اور کافر کہنے لگے یہ تو جادوگر جھوٹا (لپاٹیا) ہے ف۳
〃	〃	〃	(۱۹۰) وَانطَلَقَ الْمَلَأُ مِنْهُمْ أَنِ امْشُوا وَاصْبِرُوا عَلَىٰ آلِهَتِكُمْ ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ يُرَادُ ۝ مَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ إِنْ هَٰذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝ أَأُنزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِن بَيْنِنَا ۚ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِّن ذِكْرِي ۖ بَل لَّمَّا يَذُوقُوا عَذَابِ ۝ أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيزِ الْوَهَّابِ ۝ أَمْ لَهُم مُّلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ فَلْيَرْتَقُوا فِي الْأَسْبَابِ ۝ جُندٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ مِّنَ الْأَحْزَابِ ۝	(۱۹۰) اور ان کافروں کے سردار یہ کہہ کر اٹھ گئے کہ چلو جی اپنے دیوتاؤں کے پوجنے پر جمے رہو بیشک یہ تو (اس شخص کی) خواہش ہے ف۴ ہم نے تو یہ بات پچھلے دین (نصاری کے دین) میں بھی نہیں سنی ہو نہ ہو یہ مذہب اس شخص کا گھڑا ہوا ہے ف۵ کیا ہم سب میں اسی شخص پر قرآن اترا ف۶ بات یہ ہے کہ ف۷ انکو تو میرے ہی کلام میں شک ہے ف۸ بات یہ ہے کہ انہوں نے میرا عذاب نہیں چکھا ف۹ یا ان (پیغمبر نہ ماننے والوں) کے پاس تیرے زبردست بخشنے والے مالک کی مہربانی کے خزانے ہیں ف۱۰ یا آسمان اور زمین اور جو ان کے بیچ میں ہے اس کی حکومت ان کو مل گئی ہے (اگر ایسا ہے) تو سیڑھیاں لگا کر (آسمان پر) چڑھ جائیں ف۱۱ اور جتھوں میں سے ف۱۲ ایک یہ بھی ف۱۳ تھوڑا سا جتھہ ہے جو یہیں شکست پائیگا ف۱۴
〃	〃	۲	(۱۹۱) وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّل لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۝	(۱۹۱) اور یہ کافر (ٹھٹھے سے) کہتے ہیں مالک ہمارے جو ہمارا حصہ ہے وہ حساب کے دن سے پہلے ہی ہمکو جلدی سے دے ڈال ف۱۵
〃	〃	۳	(۱۹۲) هَٰذَا ۚ وَإِنَّ لِلطَّاغِينَ لَشَرَّ مَآبٍ ۝ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ هَٰذَا فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ ۝ وَآخَرُ مِن شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ ۝ هَٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۖ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ۚ إِنَّهُمْ صَالُو النَّارِ ۝ قَالُوا بَلْ أَنتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ۖ أَنتُمْ قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا ۖ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝ قَالُوا رَبَّنَا مَن قَدَّمَ لَنَا	(۱۹۲) یہ تو (انکا حال ہوا) اور شریروں کے لیے برا ٹھکانا ہے دوزخ اس میں جا پڑینگے وہ برا بچھونا ہے (یا بری جگہ ہے) یہ گرم کھولتا پانی اور پیپ اور اسی صورت کی دوسری چیزیں (تیار ہیں) انکو چکھیں ف۱ یہ ایک فوج ہے جو تمہارے ساتھ (دوزخ میں) دھنسنے والی ہے ف۲ دور ہوں بیشک یہ بھی دوزخ میں جلنے والے ہیں (تابعدار لوگ) کہیں گے واہ تم دور ہو کمبخت تم ہی تو یہ بلا ہمارے سامنے لائے ف۳ اب (دونوں کے لیے) برا ٹھکانا ہے دعا کریں گے مالک ہمارے جو شخص ہمارے آگے یہ بلا لایا اس کو دوزخ

ف۱ اگر سمجھ کی نظر اور انصاف کریں تو قرآن کو سراسر ہدایت اور نصیحت پائیں گے اور صاف معلوم ہوجائیگا کہ وہ اللہ کا کلام ہے ف۲ جب انہوں نے اس کے معجزے دیکھے تو کافر کہنے لگے ف۳ معجزوں کو جادو قرار دیا اور پیغمبری کے دعوی کو جھوٹ ف۴ کہ ایک ہی خدا کی عبادت رہ جائے اور سب خداؤں کا پوجنا موقوف ہوجائے مگر یہ خواہش پوری کہاں ہوسکتی ہے ف۵ یعنی اگلی پرانی ملتوں کو چھوڑ دیا آخری مذہب نصاری کا ہے انکے یہاں بھی ایسی توحید نہیں جیسی یہ پیغمبر بتلاتا ہے نصاری بھی یہ کہتے ہیں کہ تین خدا ہیں مگر یہ شخص تو ایک ہی خدا بتلاتا ہے ف۶ یعنے خداوند کریم کو ایسی کیا غرض پڑی تھی کہ ہم سب لوگوں کو جو محمد سے شرافت میں عمر میں عقل میں اور مال دولت میں زیادہ ہیں چھوڑ کر محمد کو اختیار کرتا انہی پر وحی اتارتا یہاں مردودوں نے حسد سے کہا حضرت محمد کو مال دولت عمر میں نہ سہی مگر اور سب باتوں میں ان سے کہیں افضل تھے ف۷ یعنے قرآن اترنا یا نہ اترنا یہ دوسری بحث ہے ف۸ وہ تو پیغمبری اور رسالت ہی کے قائل نہیں ہیں نہ انکو اسکا یقین ہے کہ اللہ کا کلام کسی بندے پر اتر سکتا ہے ف۹ جب وہ عذاب کا مزہ چکھیں گے اسوقت قرآن کی تصدیق کرینگے پیغمبر کی سچائی کا یقین ہوگا لیکن اسوقت کوئی فائدہ نہیں ف۱۰ کیا قبضہ میں ہیں کہ وہ جسکو چاہیں دیں جسکو چاہیں نہ دیں مطلب یہ ہے کہ پیغمبری اللہ کی ایک نعمت ہے وہ جسکو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے سرفراز فرماتا ہے اس میں ضد کرنا اور حسد کرنا محض نادانی ہے ف۱۱ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اب ہم تو آسمان کے دروازوں پر چڑھ جائیں ف۱۲ جنہوں نے پیغمبروں سے دشمنی کی اور ان کو شکست ہوئی ف۱۳ یعنے قریش کے کافروں کا ف۱۴ یعنے مکہ ہی میں ذلیل و خوار ہوں گے جہاں بیٹھ کر ان لوگوں نے یہ باتیں بنائیں اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مکہ کے فتح کی بشارت دی اور یہ بشارت پوری ہوئی ۱۲

(باقی در ضمیمہ)

میں ہم سے) زیادہ دونا عذاب کر ف۱ اور (دوزخی آپس میں) کہیں گے کیا بات ہے وہ لوگ جن کو ہم (دنیا میں) بروں میں شمار کرتے تھے (یہاں دوزخ میں) ہم کو نظر نہیں پڑتے ف۲ کیا ف۳ ہمارا ہنسنا ان کو (ناحق) مسخرہ بنانا تھا ف۴ یا (ہماری) آنکھیں ان سے چوک گئیں ف۵ یہ دوزخیوں کا آپس میں جھگڑنا بالکل سچ ہے (جو ایک دن ضرور ہوگا)	هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ۝ وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْأَشْرَارِ ۝ أَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْأَبْصَارُ ۝ إِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ ۝			
(۱۹۳) ان کے اوپر دوزخ میں آگ کے چھتے ہونگے اور انکے پیچھے بھی (آگ کے) چھتر ف۶ یہی وہ عذاب ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے (مسلمان) بندوں کو ڈراتا ہے ف۷ ای بندو مجھ سے ڈرتے رہو ف۸	(۱۹۳) لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۚ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ۚ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ۝	۲	الزمر ۳۹	۲۳
(۱۹۴) تو ان لوگوں کی خرابی ہے جن کے دل اللہ تعالیٰ کی یاد سے (غافل ہوکر) سخت ہوگئے ہیں ف۵ یہی لوگ (جن کے دل سخت ہیں) کھلی گمراہی میں ہیں	(۱۹۴) فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ أُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝	۳	〃	
(۱۹۵) اور (اس دن) نافرمانوں (کافروں) سے کہدیا جائیگا تم جیسے کام کرتے تھے اب انکا مزہ چکھو ان سے پہلے جو لوگ ہوگئے ہیں انہوں نے بھی (پیغمبروں کو) جھٹلایا آخر جدھر سے ان کو (گمان بھی) نہ تھا ادھر سے (اللہ تعالیٰ کا) عذاب ان پر آن پہونچا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا ہی کی زندگی میں رسوائی (ذلت) کا مزہ چکھا دیا اور آخرت کا عذاب تو بہت بڑا ہی اگر انکو معلوم ہوتا ف۹	(۱۹۵) وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَأَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فَأَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ أَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝	〃	〃	〃
(۱۹۶) اور جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے ان کے سامنے جب اکیلے خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل کھچ جاتے ہیں (نفرت کرتے ہیں) اور جب خدا کے سوا (دوسرے دیوتاؤں کا) مذکور ہوتا ہے تو اسی وقت خوش ہوجاتے ہیں ف۱۰	(۱۹۶) وَإِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝	۷	〃	۲۴
(۱۹۷) اور اگر ان نافرمانوں کے پاس ساری زمین کی دولت ہو اور اتنی ہی اور تو قیامت کے دن اپنی چھوڑائی میں حوالے کردیں (دیکر اپنی خلاصی کرا لیں) اور ان لوگوں پر خدا کی طرف سے وہ وہ کھلے گا ف۱۱ جس کا ان کو گمان بھی نہ تھا اور ان کے (سارے)	(۱۹۷) وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا	〃	〃	

ف۱ ایک عذاب تو اپنی گمراہی کا دوسرا ہمارے گمراہ کرنے کا بعضوں نے کہا دونے عذاب سے یہ مراد ہے کہ سانپ بچھو انکو کاٹیں ۱۲ ف۲ بروں میں شمار کرتے تھے یعنے ذلیل اور مفلس لوگوں میں جیسے مشرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ عمار اور خباب اور صہیب اور بلال اور سالم اور سلمان رضی اللہ عنہم کو سمجھتے ف۳ حقیقت میں وہ ایسے نہ تھے بلکہ اچھے لوگ تھے ۱۲ ف۴ وہ آج بہشت میں ہیں گو وہ دوزخ میں نہیں ہیں ۱۲ ف۵ دوزخ میں ہیں لیکن ہمکو نظر نہیں آتے ۱۲ ف۶ یعنے اوڑھنا اور بچھونا دونوں آگ کا ہوگا چھتر سے مراد آگ کے طبقے ہیں اور نیچے کے طبقے کو بھی چھتر کہدیا حالانکہ چھتر اوپر ہوا کرتے ہیں یہ عرب کا محاورہ ہے کہ ایک چیز کا نام اسکی ضد پر بھی رکھدیتے ہیں ۱۲ ف۷ کہ کفر اور گناہ نہ کریں ورنہ اس عذاب میں گرفتار رہوں گے ۱۲ ف۸ اور کفر اور گناہ سے بچے رہو ۱۲ ف۹ یا کاش انکو معلوم ہوتا دنیا کی رسوائی یہ کہ ذلیل خوار ہوئے مارے گئے ان کا مال متاع دشمنوں کے ہاتھ آیا بعضے بندر اور سور ہوگئے ۱۲ ف۱۰ وہ اپنے جھوٹے دیوتاؤں کی محبت میں ایسے غرق ہیں کہ خدا تعالیٰ سے انکو الفت ہی نہیں رہی جہاں خدا کا ذکر آتا ہے تو انکا دل گھبرانے لگتا ہے معاذ اللہ اس کفر کا کچھ ٹھکانا ہے ۱۲ ف۱۱ ایسے ایسے عذاب نمودار ہوں گے
ف۵ یا اللہ کی یاد سے انکے دل سخت ہوجاتے ہیں جیسے دوسری جگہ فرمایا واذا ذکر اللہ وحدہ اشمازت قلوب الذین لا یؤمنون بالآخرۃ یعنے چونکہ وہ ہمہ تن دنیا میں غرق ہیں تو اللہ تعالیٰ کی یاد سے انکے دل نفرت کرتے ہیں حدیث میں ہے کہ بہت باتیں نہ کیا کرو اللہ تعالیٰ کی یاد کے سوا جو کوئی اللہ تعالیٰ کی یاد کے سوا بہت باتیں کرے اس کا دل سخت ہوجائے گا اور اللہ تعالیٰ سے بہت دور وہی دل ہے جو سخت ہو ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع		
			يَكْسِبُوْنَ ۔ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۔	بُرے کام ان پر کھل جائیں گے اور جس (عذاب) کا ٹھٹھا کیا کرتے تھے وہی ان پر الٹ پڑے گا
۲۴	الزمر ۳۹	۵	(۱۹۸) قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۔ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰۤؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۔	(۱۹۸) ان سے پہلے جو لوگ گذر چکے ہیں انہوں نے بھی ایسی ہی باتیں کہیں آخر تباہ ہوگئے اور (جو انہوں نے کمایا تھا وہ ان کے کچھ کام نہ آیا تو جو (برے) کام انہوں نے کیے ان کا وبال ان پر پڑ گیا اور ان (قریش کے) کافروں میں بھی جو قصوروار ہیں ان کے (برے) کاموں کا وبال انپر ضرور پڑیگا اور (یہ کافر خدا کو) ہرا نہیں سکتے
؍؍	؍؍	۶	(۱۹۹) بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۔	(۱۹۹) کیوں نہیں (اری کافر دنیا میں تو) میری آیتیں تجھ تک پہنچی تھیں مگر تو نے انکو جھٹلایا اور شیخی کرنے لگا اور منکر بن بیٹھا ف۱
؍؍	؍؍	؍؍	(۲۰۰) وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۔	(۲۰۰) اور جن لوگوں نے اسکی آیتوں کو نہیں مانا (قیامت میں) وہی نقصان اٹھا ئیں گے۔
؍؍	؍؍	۸	(۲۰۱) وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَاۤ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۔ قِيْلَ ادْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۔	(۲۰۱) اور کافر ٹولیاں ٹولیاں بنا کر دوزخ کی طرف ہانک لیے جائیں گے ف۲ جب وہاں پہونچیں گے تو اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور وہاں کے داروغہ ان سے کہیں گے کیا تمہارے پاس کوئی پیغمبر تمہاری قوم کے نہیں آئے جو تمہارے مالک کی آیتیں تم کو پڑھ کر سناتے اور اس دن کے پیش آنے سے تم کو ڈراتے وہ جواب دیں گے کیوں نہیں ف۳ مگر (قسمت کا لکھا) عذاب کا وعدہ (ہم) کافروں کے حق میں پورا ہوا ف۴ (ان سے) کہا جائیگا (جب ایسا ہے) تو دوزخ کے دروازوں میں گھسو ہمیشہ اسی میں پڑے رہو مغروروں کا کیا برا ٹھکانا ہے
؍؍	المؤمن ۴۰	۱	(۲۰۲) مَا يُجَادِلُ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِى الْبِلَادِ ۔	(۲۰۲) خدا کی آیتوں میں اور کوئی نہیں وہی لوگ جھگڑتے ہیں جو کافر ہیں ف۵ تو ان کافروں کا ایک شہر سے دوسرے شہر پڑا پھرنا تجھ کو دھوکے میں نہ ڈالے ف۶
؍؍	؍؍	؍؍	(۲۰۳) وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى	(۲۰۳) اور اسی طرح ان (مکہ کے) کافروں پر بھی تیری مالک کی بات پوری ہوئی

ف۱ اب ان باتوں سے کیا کام نکل سکتا ہے ہائے ہوتے کوتاہی ہوئی ہائے میں پھر دنیا میں جاؤں تو نیک بنکر آؤں۔ اب پچھتاوت کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت ۱۲ ف۲ جیسے قیدی سزا کے لیے بھیجے جاتے ہیں ۱۲ ف۳ پیغمبر تو ہمارے پاس آئے تھے انہوں نے ہم کو ڈرایا بھی تھا ۱۲ ف۴ وہ کلمہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا میں دوزخ کو جنوں اور آدمیوں سب سے بھر دونگا ہم پر پورا ہو کر رہا ۱۲ ف۵ جدال یعنے جھگڑنا دو طرح کا ہے ایک تو حق بات کھول دینے کے لیے وہ تو مسنون اور ثواب اور پیغمبروں کا طریق ہے دوسرے نفسانیت سے حق بات کو جھوٹا کرنے اور جھوٹ کو سچ کرنے کے لیے یہ برا اور گناہ ہے یہاں پر جھگڑنے سے وہی مراد ہے کافر قرآن شریف کو کبھی جادو کہتے کبھی شعر کبھی اگلوں کی کہانیاں حدیث میں ہے کہ قرآن میں جھگڑنا کفر ہے ایک بار دو شخص ایک آیت میں جھگڑ رہے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برآمد ہوئے آپ کے مبارک چہرے پر غصہ معلوم ہوتا تھا فرمایا تم سے پہلے اہل کتاب اسی اختلاف کی وجہ سے تباہ ہوئے ۱۲ ف۶ تو اپنے دل میں یہ خیال کرے کہ جب یہ کافر اللہ تعالیٰ کے دشمن ہیں تو ملکوں میں امن کے ساتھ کیوں سوداگری کرتے پھرتے ہیں اور دنیا کا مال واسباب کیوں پیدا کرتے ہیں ان پر تباہی کیوں نہیں اترتی ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ۝	انپر بھی عذاب آئیگا کیونکہ یہ دوزخی ہیں ف۱
۲۴	المؤمن	۲	(۲۰۴) إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِن مَّقْتِكُمْ أَنفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ ۝ قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِّن سَبِيلٍ ۝ ذَٰلِكُم بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ وَإِن يُشْرَكْ بِهِ تُؤْمِنُوا فَالْحُكْمُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ ۝	(۲۰۴) جو لوگ کافر ہیں انسے (قیامت کے دن) پکار کر کہدیا جائیگا تم (آج) جتنا اپنی جان سے بیزار ہو اس سے زیادہ (دنیا میں) اللہ تعالیٰ (تم سے) بیزار ہوتا تھا جب تم کو ایمان کی طرف بلاتے تھے تم نہیں مانتے تھے ف۲ وہ کہیں گے مالک ہمارے تو نے دو بار ہمکو مارا اور دو بار ہم کو جلایا ف۳ اب تو ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں تو یہاں سے نکلنے کا بھی کوئی رستہ ہے ف۴ یہ بسبب ہے کہ (دنیا میں تمہارا یہ حال تھا) جب اکیلے خدا کو پکارا جاتا تھا تو تم اس (کی توحید) کا انکار کرتے تھے اور جب اس کے ساتھ شرک کیا جاتا تو تم مان لیتے تھے ف۵ تو (آج تو) اسی خدا تعالیٰ کی بادشاہت ہے جو (سب سے) بلند بڑا ہے ف۶
؍؍	؍؍	؍؍	(۲۰۵) مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ ۝	(۲۰۵) (اس دن) نافرمانوں کا کوئی دلسوز دوست نہ ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جسکی سفارش مانی جائے
؍؍	؍؍	۵	(۲۰۶) وَإِذْ يَتَحَاجُّونَ فِي النَّارِ فَيَقُولُ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنتُم مُّغْنُونَ عَنَّا نَصِيبًا مِّنَ النَّارِ ۝ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُلٌّ فِيهَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ۝ قَالُوا أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُم بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا بَلَىٰ قَالُوا فَادْعُوا وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۝	(۲۰۶) اور (اے پیغمبر) وہ وقت خیال کر جب دوزخی ایک دوسرے سے دوزخ میں جھگڑینگے غریب آدمی بڑے آدمیوں سے کہیں گے ہم تو تمہارے تابعدار رہے (دنیا میں تو تم کو زور تھا یہاں بھی) کیا تم آگ کا کوئی حصہ ہم پر سے ہٹا سکتے ہو ف۷ بڑے آدمی کہیں گے (تم) ہم سب آگ میں پڑے ہیں (اب ہٹائیں کیا) اللہ تعالیٰ تو بندوں کا (جو فیصلہ کرنا تھا) فیصلہ کر چکا ف۸ اور جو لوگ دوزخ میں ہوں گے وہ دوزخ کے داروغوں سے کہیں گے تم ہی اپنے مالک سے عرض کرو ایک دن تو (بھلا) ہم پر سے کچھ عذاب ہلکا کردے وہ جواب دیں گے کیا تمہارے پاس تمہارے پیغمبر (حق تعالیٰ کی) نشانیاں لیکر نہیں آتے تھے ف۹ وہ کہیں گے کیوں نہیں آتے تو تم فرشتے (داروغہ) کہیں گے (ایسا ہی) تو تم ہی (خود) دعا کرو ف۱۰ اور کافروں کی دعا (سند) بیکار ہوگی
؍؍	؍؍	۶	(۲۰۷) إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ	(۲۰۷) جو لوگ بن سند بغیر اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں (انکو حق کی پیروی

ف۱ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور اسی طرح ان کافروں پر یعنے نوح کی قوم اور انکے بعد کی اگلی استوں پر تیرے مالک کا یہ فرمانا پورا ہوا کہ وہ دوزخی ہیں ۱۲ ف۲ دوزخی جب دوزخ میں جائیں گے تو وہاں کی تکلیفیں دیکھکر اپنی جان سے بیزار ہونگے اور اپنے تئیں آپ کوسیں گے گویا خود اپنے دشمن بنیں گے اس وقت فرشتے کہیں گے دنیا میں تم جب کفر کرتے تھے اور پیغمبروں کے بلانے پر انکار کرنے تھے تو خدا اس سے زیادہ تم سے بیزار تھا اور تمہارا دشمن تھا جتنا تم آج اپنے سے بیزار اور اپنے دشمن بنے ہو ۱۲ ف۳ پیدائش سے پہلے آدمی بیجان تھا وہ ایک موت اور دوسری موت تو سب کو معلوم ہے اسی طرح دو زندگی ایک دنیا کی ایک آخرت کی بعضوں نے کہا پہلی موت دنیا کی موت اور پہلی زندگی قبر میں سوال کے وقت پھر دوسری موت قبر میں سوال کے بعد پھر دوسری زندگی آخرت میں اور صحیح یہی ہے کہ پہلی موت سے آدمی کی وہ حالت مراد ہے جب وہ ماں کے پیٹ میں یا باپ کی پشت میں ایک بیجان نطفہ تھا ابن عباسؓ اور ابن مسعودؓ اور اکثر سلف سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ ف۴ اللہ فرمائیگا اب نکلنے کا کوئی رستہ نہیں ۱۲ ف۵ گور پرستی اور بت پرستی اور شدہ پرستی میں سب سے پہلے موجود خوشی سے شریک اور جہاں پر توحید کی تعلیم ہو وہاں سے بھاگتے تھے توحید والوں کو وہابی کافر بیدین منکر اولیا سمجھتے تھے ۱۲ ف۶ اب تمہارے وہ دیوتا اور پیر اور مرشد کہاں گئے جنکو تم دیا نے والا سمجھ کر خدا کے ساتھ شریک کرتے تھے ۱۲ ف۷ یا آگ کا کوئی حصہ ہم پر سے اٹھا کر اپنے اوپر رکھ سکتے ہو ۱۲ ف۸ تمہاری قسمت کا عذاب تم کو ملا ہماری قسمت کا ہم کو نہ تم کچھ ہمارا عذاب ہلکا کر سکتے ہو نہ ہم تمہارا آخر لاچار ہو کر تمام دوزخی دوزخ کے داروغوں سے کہیں گے تمہیں اپنے مالک سے الخ ۱۲ ف۹ اور تم کو اس دن سے نہیں ڈرایا تھا ۱۲ ف۱۰ لیکن ہم نے انکا کہنا نہ سنا ۱۲ ف۱۱ ہم کافروں کی سفارش نہیں کر سکتے ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ	منظور نہیں ہے بلکہ) ان کے دلوں میں اور کچھ نہیں بڑائی رکی ہوس، سما گئی ہے بڑائی تک وہ پہونچ نہیں سکتے ف۵ تو (اے پیغمبر) اللہ کی پناہ مانگ ف۶ بیشک وہ (سب کچھ) سنتا دیکھتا ہے
۲۴	المؤمن	۶	(۲۰۸) اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ	(۲۰۸) بیشک جو لوگ میرا پوجا کرنے سے اینٹھتے ہیں ف۷ وہ ضرور (مرے پیچھے) ذلیل ہو کر دوزخ میں جائیں گے ف
〃	〃	-	(۲۰۹) كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ	(۲۰۹) جو لوگ خدا تعالیٰ کی آیتوں کو نہیں مانتے وہ اسی طرح بہکتے ہیں
〃	〃	۸	(۲۱۰) اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ۚ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَا اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۙ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ؕ يُسْحَبُوْنَ ۙ فِي الْحَمِيْمِ ۙ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ	(۲۱۰) کیا تونے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں کدھر پھیرے جا رہے ہیں ف جنہوں نے کتاب (قرآن) کو جھٹلایا اور ان باتوں کو بھی جھٹلایا جو ہم نے اپنے پیغمبروں کو دیکر بھیجیں ف تو آگے چلکر ان لوگوں کو معلوم ہو جائیگا جب ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہونگی رسّیوں کی طرح (کھولتے) پانی میں گھسیٹے جائینگے (کھال اتر جائیگی) پھر آگ میں جھونکے جائینگے (اسکا ایندھن بنیں گے ف
〃	حٰم السجدۃ	۱	(۲۱۱) وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ	(۲۱۱) (اور اے پیغمبر) یہ کافر کہتے ہیں جس بات کیطرف تو ہمکو بلاتا ہے اسکو ماننے سے تو ہمارے دلوں پر غلاف چڑھے ہیں ف۹ اور ہمارے کانوں میں ٹھیٹھ ہے (بوجھ ہے) اور ہم میں اور تجھ میں ایک اوٹ ہے تو تو اپنا کام کیے جا (توحید پر قائم رہ) ہم اپنا کام کر رہے ہیں ف۱۰
〃	〃	〃	(۲۱۲) وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ	(۲۱۲) اور مشرکوں کی (ایکدن) خرابی ہونے والی ہے جو زکوۃ نہیں دیتے اور آخرت کو بھی وہ نہیں مانتے ف۱۱
〃	〃	۴۳	(۲۱۳) وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ۚ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ	(۲۱۳) اور ہم نے ان کے ساتھ ہمزاد (بھوتنی شیطان) لگا دیے ہیں انہوں نے انکے اگلے اور پچھلے (سب) کاموں کو انکی نظر میں جھا کر دکھایا ف۱۲ اور جو قومیں جنات اور آدمیوں کی ان سے پہلے گذر چکیں انکے ساتھ انپر بھی (عذاب کا) قول پورا ہوا کیونکہ یہ تباہ ہونیوالے ہی تھے ف۱۳ اور یہ (قریش کے) کافر کہتے ہیں (کہ) قرآن پر کان ہی نہ لگاؤ اور (پڑھتے وقت خوب) بکا بک

ن انکو بڑائی ملنے والی نہیں ۱۲ ف۶ مطلب یہ ہے کہ وہ قرآن شریف میں جو جھگڑے نکالتے ہیں اسکا باعث یہ ہے کہ انکے دل میں غرور اور تکبر سما گیا ہے قریش کے کافر یہ چاہتے ہیں کہ خود پیغمبر بن بیٹھیں یا تجھکو قتل کرکے بڑا درجہ حاصل کریں اور یہ مراد انکی پوری ہونے والی نہیں اللہ تعالیٰ نے انکی قسمت میں ذلت رکھی ہے انکو بڑائی کہاں مل سکتی ہے ۱۲ ف۵ وہ انکو شر سے تجھ کو بچائے بعضوں نے کہا دجال سے خدا کی پناہ مانگ ۱۲ ف۶ غرور سے اللہ تعالیٰ کا پوجا نہیں کرتے ۱۲ ف۷ ان کے غرور کی سزا یہ ہوگی کہ قیامت میں خوب جوتے کھائیں گے اور ذلت اور رسوائی کے ساتھ جہنم میں جائیں گے ۱۲ ف اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ یہ آیتیں قدریہ لوگوں کے حق میں اتریں جو تقدیر کے منکر ہیں یا وہ کہتے ہیں آدمی اپنے کاموں کا پورا اختیار رکھتا ہے اور وہ خود اپنے افعال کا خالق ہے ابن سیرین نے کہا اگر یہ آیت قدریہ کے باب میں نہ اتری ہو تو مجھے معلوم نہیں اور کن لوگوں کے حق میں اتری ف یعنے اگلی کتابوں اور شریعتوں کو ۱۲ ف حدیث میں ہے اگر ایسی ایک گولی آسمان سے زمین کی طرف پھینکی جائے تو باوجودیکہ پانسو برس کی راہ ہے لیکن وہ گولی ایک دن میں زمین پر آ جائیگی اور یہ زنجیریں جو دوزخیوں کے گلوں میں ڈالی جائیں گی اتنی بڑی ہونگی کہ اگر انکے ایک سرے سے یہ گولی چھوڑی جائے تو چالیس برس تک چلتی رہے اور زنجیر کے اخیر تک نہ پہونچے ۱۲ ف۹ تیری بات ہمارے دل میں سما ہی نہیں سکتی ۱۲ ف۱۰ ہم اپنے باپ دادا کے دین شرک اور بت پرستی پر قائم رہیں گے ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ نہ میں جادوگر ہوں نہ کاہن نہ فرشتہ نہ جن تمہاری طرح آدمی ہوں لیکن فرق یہ ہے کہ مجھ پر وحی اترتی ہے اور تم پر وحی نہیں اترتی زکوۃ سے مراد صدقہ دینا ہے اور گو زکوۃ کی تفصیل مدینہ میں آئی لیکن اصل فرضیت اسکی پہلے سے تھی ابن عباس نے کہا زکوۃ نہ دینے سے مراد یہ ہے کہ اپنے نفسوں کو شرک اور کفر کی نجاست سے پاک نہیں کرتے ۱۲ ف۱۲ انکے برے اعتقاد اور برے عمل کو شیطان انہیں اچھا بتاتے رہتے ہیں ۱۲ ف۱۳ اللہ نے روز ازل سے انپر تباہی لکھدی تھی ۱۲ ف جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو آپس میں ایک دوسرے سے کہتے ہیں ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			لعلکم تغلبون ۝ فلنذیقن الذین کفروا عذابا شدیدا ولنجزینهم اسوا الذی کانوا یعملون ۝ ذلک جزاء اعداء الله النار لهم فیها دار الخلد جزاء بما کانوا بایاتنا یجحدون ۝ وقال الذین کفروا ربنا ارنا الذین اضلانا من الجن والانس نجعلهما تحت اقدامنا لیکونا من الاسفلین ۝	کرو دخل مچاؤ) شاید اس تدبیر سے تم ورہو ف تو ہم ان کافروں کو ضرور سخت سزا دیں گے اور برے سے برے کام کا ان کو ضرور بدلہ دیں گے ف اللہ تعالیٰ کے دشمنوں (کافروں) کا یہی بدلہ ہے دوزخ وہ جو ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے اسکی سزا میں ان کو ہمیشہ کا گھر وہیں ملیگا (سدا دوزخ ہی میں رہیں گے) اور (قیامت کے دن) یہ کافر کہیں گے مالک ہمارے (ایک بار) ہم کو ان شیطانوں اور آدمیوں کو دکھلا دے جنہوں نے ہمکو دنیا میں گمراہ کیا تھا ہم (آج) انکو اپنے پاؤں کے تلے ڈالدیں ف۳ تاکہ وہ خوب ذلیل خوار ہوں ف۴
۲۴	حم السجدہ	۵	(۲۱۴) ان الذین یلحدون فی ایاتنا لا یخفون علینا ۝	(۲۱۴) جو لوگ ہماری آیتوں کا رجان بوجھکر ٹیڑھا مطلب نکالتے ہیں ف۵ وہ ہم پر چھپے ہوئے نہیں ہیں ف۶
〃	〃	〃	(۲۱۵) ان الذین کفروا بالذکر لما جاءهم وانه لکتب عزیز ۝ لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه تنزیل من حکیم حمید ۝	(۲۱۵) بے شک جن لوگوں نے قرآن کو نہ مانا جب ان کے پاس پہونچا ف۷ اور بیشک قرآن عزت والی کتاب ہے جھوٹ کا تو اس میں دخل ہی نہیں نہ آگے سے نہ پیچھے سے ف۸ حکمت والے تعریف کے لائق (خدا) کی اتاری ہوئی ہے
۲۵	〃	۶	(۲۱۶) الا انهم فی مریة من لقاء ربهم الا انه بکل شیء محیط ۝	(۲۱۶) سن لو یہ لوگ اپنے مالک سے ملنے میں شک رکھتے ہیں ف۹ سن لے وہ تو ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے ف۱۰
〃	الشوری ۴۲	۱	(۲۱۷) والذین اتخذوا من دونه اولیاء الله حفیظ علیهم وما انت علیهم بوکیل ۝	(۲۱۷) اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو (اپنا) سرپرست بنا رکھا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہیں ف۱۱ اور اے پیغمبر تو ان کا ذمہ دار نہیں ف۱۲
〃	〃	۲	(۲۱۸) کبر علی المشرکین ما تدعوهم الیه	(۲۱۸) (اے پیغمبر جس دین) کی طرف تو مشرکوں کو بلاتا ہے وہ انپر بھاری ف۱۳
〃	〃	〃	(۲۱۹) وما تفرقوا الا من بعد ما جاءهم العلم بغیا بینهم ولولا کلمة سبقت من ربک الی اجل مسمی لقضی بینهم وان الذین اورثوا	(۲۱۹) اور (پیغمبروں کا تو ایک ہی دین تھا اب) لوگ جو اختلاف کرنے لگے تو سمجھ آجانے کے بعد ہی آپس کی ضد سے ف۱۴ اور (اے پیغمبر) اگر تیرا مالک ایک بات نہ فرما چکا ہوتا کہ انکو ایک ٹھیرے ہوئے وعدے تک (مہلت ہی دو کب کا) انکا جھگڑا چک جاتا ف۱۵ اور جو لوگ ان اگلے

ف۱ لوگ مسلمان نہ ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں قرآن شریف پکار کر سناتے تو یہ کافر دوسرے لوگوں کو قرآن سننے سے روک دیتے اور ایک دوسرے سے کہتے خوب بک بک کرو غل مچاؤ شاید اسی تدبیر سے تم جیت جاؤ ۱۲ ف۲ برے سے برا کام انکا یہی تھا کہ نہ تو خود اسلام قبول کرتے نہ دوسرے اللہ تعالیٰ کے بندوں کو قرآن سننے دیتے کہ انکو ہدایت ہو ۱۲ ف۳ مسلمین یا کشف قلیں یا ترمذی میں ہے ف۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا جن سے شیطان مراد ہے اور آدمی سے قابیل آدم کا بیٹا جس نے دنیا میں پاپ کی بنا قائم کی ۱۲ ف۵ یعنی صاف معنے کو چھوڑ کر خواہ مخواہ تاویل یا تحریف کرتے ہیں جیسے اہل بدعات جہمیہ اور معتزلہ اور روافض اور خوارج کا طریقہ ہے ۱۲ ف۶ ان کا حال ہم کو معلوم ہے ۱۲ ف۷ وہ اپنی سزا دیکھ لیں گے ۱۲ ف۸ پیچھے سے دخل یہ کہ اس میں کچھ بڑھا دیا جائے اور آگے سے دخل یہ کہ اس میں سے کچھ گھٹا دیا جائے درحقیقت قرآن ایسی ہی محفوظ کتاب ہے جسپر تمام مذہب والے رشک کرتے ہیں اس کی آیتیں اور الفاظ اور حروف سب گنے ہوئے ہیں اور مصدہا مسلمانوں کے دلوں میں محفوظ ہیں اگر سچ پوچھئے تو قرآن شریف ہی ایک کھلا معجزہ ہے جو انصاف کرنے والے کے لئے اسلام کی حقیقت سمجھانے کو کافی ہے بھلا کسی اور دین میں ایسی کوئی محفوظ کتاب تو بتلا دیں یا کسی کو اپنی کتاب کا حافظ تو دکھلا دیں اگلی آسمانی کتابوں میں اس امت کا پتہ یہ بتلایا ہے کہ ان کی انجیلیں انکے سینوں میں ہونگی ۱۲ ف۹ انکو آخرت میں پھر جی اٹھنے کا یقین نہیں ۱۲ ف۱۰ اسکا علم سب کو حاوی ہے اب کب یہ لوگ اس کے علم و قدرت سے باہر ہیں وہ اگر چاہے تو ابھی انکو سزا دے سکتا ہے ۱۲ ف۱۱ عنقریب انکو بدلہ دے گا ۱۲ ف۱۲ کہ خواہ مخواہ انکو ہدایت ہو جائے یعنی یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۱۲ ف۱۳ انکو بہت شاق گذرتا ہے ۱۲ ف۱۴ سمجھ آجانے کے بعد یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم جان بوجھ کر ضد اور نفسانیت سے ایک دوسرے کا خلاف کرنے لگے اس طرح سے الگ الگ فرقے ہوگئے ۱۲ ف۱۵ اب تک کب کے ہلاک ہو چکتے ۱۲

			الْكِتٰبَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ	کافروں) کے بعد اللہ کی کتاب کے وارث ہوئے ف وہ بھی (قرآن) کی طرف سے شک در شک میں پڑے ہوئے ہیں
۲۵	الشوریٰ	۲	(۲۱۹) وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ٥	(۲۱۹) اور جب خدا کو (اس کے بندے) مان چکے اس کے بعد جو لوگ خدا کے دین میں جھگڑے نکالتے ہیں ان کی دلیل ان کے پروردگار کے نزدیک پھسپھسی (واہی) اور لغو ہے اور انپر اللہ تعالیٰ کا غصہ ہے اور ان کو سخت عذاب ہوگا ف
۲۵	؍؍	۳	(۲۲۰) تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ	(۲۲۰) تو ان گنہگاروں کو دیکھے گا اپنے کیے ہوئے برے کاموں سے ڈر رہے ہونگے اور انکے کاموں کا وبال تو انپر پڑ رہے گا
؍؍	؍؍	؍؍	(۲۲۱) وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ	(۲۲۱) اور کافروں کے لیے سخت عذاب ہونا ہے
؍؍	؍؍	۴	(۲۲۲) وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ	(۲۲۲) اور لوگو تم زمین میں خدا تعالیٰ کو ہرا نہیں سکتے ف اور خدا تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی کام بنانے والا نہیں ہے
؍؍	؍؍	۵	(۲۲۳) وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ	(۲۲۳) اور (اے پیغمبر) قیامت کے دن تو گنہگاروں کو دیکھیگا جب وہ اللہ تعالیٰ کا عذاب دیکھیں گے تو کہیں گے (ہائے) دنیا میں پھر لوٹ جانے کا کوئی رستہ ہے اور تو ان کو دیکھے گا وہ دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے مارے ذلت کے جھکے ہوئے کنکھیوں سے دیکھتے ہونگے ف اور ایماندار لوگ کہیں گے حقیقت میں (بڑے) بدنصیب وہی ہیں جنہوں نے (کفر میں مبتلا ہوکر) قیامت کے دن اپنے تئیں بھی تباہ کیا اور اپنے گھر والوں کو بھی ف سن (ظالم گنہگار) ہمیشہ کو عذاب میں پڑے رہیں گے اور خدا کے سوا وہاں کوئی انکے حمایتی نہ ہونگے جو ان کی مدد کریں اور جسکو اللہ بہکا دے اس کے لیے ہدایت کا رستہ نہیں ہے
؍؍	؍؍	؍؍	(۲۲۴) فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ	(۲۲۴) تو اگر (اتنا سمجھانے پر بھی) وہ نہ مانیں تو ہم نے تجھ کو ان کا داروغہ بنا کر نہیں بھیجا تجھ پر تو بات پہنچا دینا ہے ف اور کچھ نہیں
؍؍	الزخرف	۱	(۲۲۵) اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ	(۲۲۵) کیا تم لوگ جو (شرارت میں) حد سے بڑھ گئے ہو اس وجہ سے ہم تم کو

ف یعنے ہمارے زمانے کے یہود و نصاریٰ یا عرب کے مشرکین ۱۲ ف جب اسلام کو اللہ تعالیٰ نے غلبہ دیا اور جوق جوق لوگ مسلمان ہونے لگے تو یہود و نصاریٰ کو حسد پیدا ہوا بعضے کہنے لگے پھر جاہلیت کا زمانہ آئیگا اور خدا کے باب میں اور دین اسلام کی حقیقت میں خواہ مخواہ کٹ حجتیاں کرنے لگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب انکی کٹ حجتی نہیں چلنے کی اور انکی دلیل ذلیل ہو جائے گی اور حق تعالیٰ کا سچا دین اور زیادہ چمکیگا اور ساری دنیا میں اسکا نور پھیل جائیگا ۱۲ ف اس سے بھاگ کر کہیں بچ نہیں سکتے ۱۲ ف جیسے کسیکو تلوار سے مارنے لگیں تو وہ ڈر کے مارے آنکھ چرا کر دیکھتا ہے ۱۲ ف یہ دنیا میں کہیں گے یا آخرت میں جب دیکھیں گے کہ وہ عذاب میں گرفتار ہو گئے اپنے آپ کو تباہ کیا کفر کر کے اور گھر والے ان کو دیکھا دیکھی کفر میں پڑے وہ بھی تباہ ہوئے یا گھر والے جنت میں گئے اور یہ دوزخ میں رہے تو انہوں نے اپنی جان کو آفت میں ڈالا اور گھر والے بھی ہاتھ سے گئے یعنے جدا ہو گئے ۱۲ ف کہ خواہ مخواہ انکو مسلمان کر چھوڑے ۱۲ ف اللہ تعالیٰ کا حکم ۱۲ ف سنا دینا کوئی مانے یا نہ مانے ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			كُنتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِينَ ۝	نصیحت کرنا بالکل چھوڑ دیں ف۱
۲۵	۴۳ الزخرف	۱	(۲۲۶) وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ۝	(۲۲۶) اور اگر تو ان سے پوچھے آسمان اور زمین کس نے بنائے تو ضرور یہی جواب دینگے اس زبردست علم والے خدا نے بنائے ف۲
؍؍	؍؍	؍؍	(۲۲۷) وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا ۚ إِنَّ الْإِنسَانَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ ۝	(۲۲۷) اور ان کافروں نے خدا کے بندوں کو اسکی اولاد بنا یا ف۳ بیشک آدمی بڑا کھلم کھلا ناشکرا ہے ف۴
؍؍	؍؍	۲	(۲۲۸) وَقَالُوا لَوْ شَاءَ الرَّحْمَٰنُ مَا عَبَدْنَاهُم ۗ مَّا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ۝ أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا مِّن قَبْلِهِ فَهُم بِهِ مُسْتَمْسِكُونَ ۝ بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّهْتَدُونَ ۝	(۲۲۸) اور یہ کافر کہتے ہیں اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو ہم فرشتوں کی پوجا نہ کرتے ف۵ انکو اس بات کا ف۶ کوئی علم نہیں ہے ف۷ وہ [illegible] نہیں محض دوڑاتے ہیں ف۸ یا ہم نے ان کافروں کو قرآن سے پہلے کوئی کتاب دی تھی یہ اسکو تھامے ہوئے ہیں ف۹ نہیں بلکہ یہ کہتے ہیں ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک دین پر پایا اور ہم ان ہی کے قدم بقدم ٹھیک رستہ پر چل رہے ہیں ف۱۰
؍؍	؍؍	۴	(۲۲۹) وَمَن يَعْشُ عَن ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ۝ وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ ۝ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَنَا قَالَ يَا لَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِينُ ۝ وَلَن يَنفَعَكُمُ الْيَوْمَ إِذ ظَّلَمْتُمْ أَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ۝	(۲۲۹) اور جو کوئی خدا کی یاد سے آنکھ چرائے (غفلت کرے) ہم اسپر ایک شیطان تعینات کر دیتے ہیں وہ (ہر وقت) اس کے ساتھ رہتا ہے ف۱۱ اور شیطان ان کافروں کو (خدا کی) راہ سے روکتے ہیں اور کافر سمجھتے ہیں کہ وہ ٹھیک رستہ پر ہیں ف۱۲ یہاں تک کہ جب یہ کافر ہمارے پاس آئیگا تو اپنے ساتھی شیطان کو دیکھکر کہیگا کاش مجھ میں اور تجھ میں پورب پچھم کا فاصلہ ہوتا تو کیا برا ساتھی ہے ف۱۳ (تو اللہ تعالیٰ فرمائیگا) جب تم نے (دنیا میں) شرک کی تو آج تم کو اس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا کہ تم (سب) عذاب میں شریک ہو ف۱۳
؍؍	؍؍	۶	(۲۳۰) فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ أَلِيمٍ ۝	(۲۳۰) تو جن لوگوں نے ظلم کیا ف۱۴ وہ تکلیف والے دن کے عذاب سے خراب ہونگے ف۱۵
؍؍	؍؍	۷	(۲۳۱) إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ۝ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ۝ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا	(۲۳۱) بیشک گنہگار تو ہمیشہ دوزخ کے عذاب میں رہیں گے ان کا عذاب (کبھی) کم نہ ہوگا وہ ناامید ہوکر اس میں (پڑے) رہیں گے ف۱۶ اور ہم نے انپر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ظالم تھے ف۱۷ اور دوزخی دارو غہ

ف۱ اور قرآن اتارنا موقوف کردیں یہ کیونکر ہوسکتا ہے یہی تمہاری شرارت اور گمراہی تو قرآن اترنے کا سبب ہے ۱۲ ف۲ اور کس نے بنایا مگر پھر شرک کرتے ہیں اور زبردست علم والے خدا کو چھوڑ کر دوسروں کا پوجا پاٹ کرتے ہیں ۱۲ ف۳ فرشتوں کو اسکی بیٹیاں کہا ۱۲ ف۴ اپنے مالک کی شان اور عظمت کو نہیں سمجھتا ۱۲ ف۵ یعنی ہمارا شرک اور کفر خدا تعالیٰ کی مشیت سے ہے اگر اسکی مشیت نہ ہوتی تو ہم کیوں کفر اور شرک میں مبتلا ہوتے ۔ یہ کہنا صحیح ہے مگر کافر جو مطلب اس سے سمجھتے ہیں وہ غلط ہے ۱۲ ف۶ کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں یا اگر اللہ چاہتا تو ہم فرشتوں کی پوجا نہ کرتے کوئی علم نہیں ۱۲ ف۷ اپنے دل سے یہ لگا لیا کہ فرشتے عورت ذات ہیں باقی انکو معلوم وعلوم کچھ بھی نہیں ہے یہ جو کہتے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے اور اس سے اپنا معذور ہونا نکالتے ہیں یہ بھی غلط ہے اگر انکو علم ہوتا تو یہ جان لیتے کہ گو کل کام اللہ تعالیٰ کی مشیت اور ارادے سے ہوتے ہیں مگر اسکی مشیت اسی کو معلوم ہے بندے کو تقدیر کی خبر نہیں اور جو اختیار اللہ نے ظاہر میں دیا ہے وہ اسی لئے دیا ہے کہ ہم اچھی بات کو اختیار کریں بری بات سے پرہیز کریں دوسرے یہ کہ مشیت اور بات ہے رضامندی اور بات ہے گو کفر اور شرک کا وجود دنیا میں اللہ کی مشیت سے ہے مگر اللہ تو کفر اور شرک سے راضی نہیں ہے جیسے فرماتا ہے ولا یرضی لعبادہ الکفر ۱۲ ف۸ اس سے دلیل لاتے ہیں کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں ۱۲ ف۹ مطلب یہ ہے کہ نہ تو خود کوئی علم اور فہم رکھتے ہیں نہ کسی کتاب آسمانی کے پیرو ہیں جب بحث میں عاجز ہوتے ہیں تو آخیر جلکر باپ دادا کی تقلید کا سہارا لیتے ہیں ۱۲ ف۱۰ جسکو نیک کام کرنے نہیں دیتا برے کام میں اسکا جی لگاتا ہے کہتے ہیں مشرکوں نے یہ صلاح کی کہ آنحضرت صلعم کے ہر ایک صحابی پر ایک ایک آدمی تعینات کردیں وہ اسکو بہکاتا رہے تو ابوبکر رضی پر طلحہ کو تعینات کیا ابوبکر نے طلحہ سے پوچھا تم مجھ سے کیا چاہتے ہو طلحہ نے کہا لات اور عزیٰ کو پوجو ابوبکر نے کہا لات کون ہے طلحہ نے کہا اللہ کی اولاد ہے ابوبکر نے کہا اسکی ماں کون ہے یہ سنکر طلحہ خاموش ہو رہے اور اپنے لوگوں سے کہا جواب دو وہ بھی جواب نہ دے سکے آخر طلحہ نے کہا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً رسول اللہ اور مسلمان ہوگئے اسوقت یہ آیت اتری صحیح مسلم میں ہے کہ ہر ایک آدمی کے ساتھ ایک جن شیطان اسکا رفیق ہے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			هُمُ الظّٰلِمِينَ ۝ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۝ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ۝ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ۝ اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ۝ اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ۭ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ۝	کو پکاریں گے اور مالک (دوزخ) سے کہیں گے کہ ہمارا پروردگار ہمارا فیصلہ کر دے ف وہ کہیگا تم کو تو (اسی حال میں) رہنا ہے ف (اے مکہ کے کافرو) ہم تو تمہارے پاس سچا کلام (قرآن) بھیج چکے لیکن تم میں بہت لوگ سچی بات سے چڑتے ہیں ف کیا ان لوگوں نے کوئی بات ٹھان رکھی ہے اور ہم نے بھی ٹھان رکھی ف کیا کافر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انکی چھپی باتیں اور کانا پھوسی نہیں سنتے کیوں نہیں (ہم سب سنتے ہیں) اور ہمارے فرشتے ان کے پاس (سب) لکھتے جاتے ہیں ف
؍	الزخرف	۷	(۲۳۲) وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝	(۲۳۲) اور (اے پیغمبر) اگر تو ان کافروں سے پوچھے انکو کس نے پیدا کیا تو ضرور یہی کہیں گے اللہ تعالیٰ نے پھر یہ جا کدھر بہک رہے ہیں ف
؍	الدخان	۱	(۲۳۳) بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝	(۲۳۳) بات یہ ہے کہ یہ لوگ شک میں پڑے کھیل رہے ہیں ف
؍	؍	۲	(۲۳۴) اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ لَيَقُوْلُوْنَ ۝ اِنْ هِىَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ۝ فَاْتُوْا بِاٰبَاۗىِٕنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝	(۲۳۴) یہ لوگ (مکہ کے کافر) کہتے ہیں ہمکو تو بس ایک ہی بار مرنا ہے ف اور ہم زندہ ہو کر نہیں اٹھائے جائیں گے اگر تم سچے ہو (کہ قیامت ایک دن ضرور آئیگی) تو ہمارے باپ دادوں کو جلا کر لے آؤ
؍	الجاثیہ	۱	(۲۳۵) وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ مِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْـًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَاۗءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝	(۲۳۵) ہر جھوٹے بدکار کی خرابی ہوگی جسکو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں وہ سنتا تو ہے لیکن پھر غرور کے مارے ضد پر آ جاتا ہے ف جیسے اس نے وہ آیتیں سنیں نہیں تو ایسے شخص کو عذاب کی خوشخبری سنا ف اور جب اسکو ہماری کوئی آیت معلوم ہو جاتی ہے تو اسکا ٹھٹھا مقرر کرتا ہے ایسے لوگوں کو (قیامت میں) ذلت کا عذاب ہوگا انکے سامنے دوزخ (تیار) ہے (اور دنیا میں) جو کچھ انہوں نے کمایا وہ انکے کچھ کام نہ آئیگا اور نہ وہ (دیوتا) جنکو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اپنا رفیق بنایا تھا (انکے کچھ کام آئیں گے) اور ان کو بڑا عذاب ہوگا۔
؍	؍	۳	(۲۳۶) اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰي عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰي سَمْعِهٖ	(۲۳۶) اے پیغمبر کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا ہے ف اور اللہ تعالیٰ نے جیسے اسکو علم میں تھا اسکو گمراہ کر دیا ہے ف

ف کسی طرح سر جائیں جھگڑا تمام ہو ۱۲ ف موت نہیں آسکتی مالک اس فرشتے کا نام ہے جو دوزخ کا داروغہ ہے کہتے ہیں مالک چالیس برس یا اسی برس یا سو برس یا ہزار برس تک تو انکی بات کا جواب ہی نہیں دیگا پھر دیگا تو یہ جواب دیگا اور برس تین سو ساٹھ دن کا ہوگا اور ہر دن ہزار برس کا ۱۲ ف نفرت کرتے ہیں برا جانتے ہیں ۱۲ ف کافروں نے یہ منصوبہ کیا تھا کہ پیغمبر کو قتل کر ڈالیں یا مکہ سے نکال باہر دیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے بھی منصوبہ کر لیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منصوبہ چلا آنحضرت تو مکہ سے ہجرت کر کے خیریت کے ساتھ مدینے پہنچ گئے۔ وہاں اللہ تعالیٰ نے انکو ایسا زور دیا کہ مکہ فتح کر لیا اور سارے کافر مغلوب ہو گئے ۱۲ ف یعنے کراماً کاتبین فرشتے جو ہر آدمی پر معین ہیں وہ آدمی کی سب باتیں بری یا بھلی لکھتے جاتے ہیں یحییٰ بن معاذ نے کہا جو اپنے گناہ آدمیوں سے چھپائے اور اللہ تعالیٰ سے اسکو شرم نہ ہو تو یہ نفاق کی نشانی ہے ۱۲ ف انکو پیدا کرنیوالے مالک کو چھوڑ کر دوسروں کا پوجا کرتے ہیں ف باپ دادا کی تقلید سے یہ کہتے ہیں کہ آسمان اور زمین خدا تعالیٰ نے بنائے ہیں اسکا بھی انکو یقین نہیں ہے وہ ان باتوں کو کھیل سمجھتے ہیں ۱۲ ف پھر قبروں میں جی اٹھنا اور دوبارہ مرنا نہیں ہے ۱۲ ف انکو کفر کو نہیں چھوڑتا ۱۲ ف کہتے ہیں یہ آیت نضر بن حارث کے باب میں اتری وہ کیا کرتا تھا رستم اور اسفندیار کی کہانیاں لوگوں کو سناتا اور نہ خود دل لگا کر قرآن سنتا نہ دوسرے کو سننے دیتا ۱۲ ف جو دل میں آتا ہے وہ کرتا ہے نہ سوچتا ہے نہ سمجھتا ہے نہ دوسرے کی سنتا ہے سعید بن جبیر نے کہا اس کافر کا ذکر ہے جو ایک پتھر کو پوجتا پھر اس سے اچھا دوسرا پتھر پاتا تو اسکو پوجنے لگتا ۱۲ ف یعنے ازل سے خدا کے علم میں یہ تھا کہ وہ راہ پر آنے والا نہیں اس لیے اسکو گمراہ کر دیا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور علم ہوتے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اسکو گمراہ کر دیا ہے یعنی وہ جانتا ہے کہ پتھر ایک بیجان چیز ہے نہ اس سے فائدہ ہو سکتا ہے نہ نقصان مگر اسکی عقل پر پتھر پڑے ہیں اسی کو پوجتا ہے ۱۲

اور اس کے کان اور دل پر مہر کر دی ہے اور اس کی آنکھ پر اندھیری ڈالدی	وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ			
ہے تو اللہ تعالیٰ نے جب اسے گمراہ کیا اب کون اس کو راہ پر لا سکتا ہے	يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝			
کیا تم غور نہیں کرتے اور کافر کہتے ہیں ہماری تو یہی دنیا کی زندگی	وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ			
ہے (دنیا ہی میں) مرتے ہیں اور (یہیں) جیتے رہتے ہیں اور زمانہ کی	وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا			
گردش ہم کو مار ڈالتی ہے ف اور انکو اسکی تحقیق تو ہے نہیں وہ اٹکلیں	لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝			
دوڑاتے ہیں اور کچھ نہیں ف اور جب انکو ہماری کھلی کھلی (صاف صاف مضمون	وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا			
کی) آیتیں سنائی جاتی ہیں تو لے دے کے یہی حجت کرتے ہیں (اچھا مسلمانو)	كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ			
اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو (جو مر کھپ چکے) جلا کر سامنے لا دو ف	اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝			
(۲۳۷) اور جو لوگ کافر ہیں ان سے پروردگار فرمائیگا کیا (دنیا میں) تمکو	(۲۳۷) وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۟ اَفَلَمْ تَكُنْ	۴	الجاثیۃ ۴۵	۲۵
میری آیتیں پڑھ کر سنائی نہیں جاتی تھیں پھر تم اینٹھتے رہے (غرور کرتے	اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ			
رہے) اور تم نافرمان لوگ تھے اور جب (تم سے) یہ کہا جاتا تھا (دیکھو	قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ			
اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کوئی شک نہیں تو تم کہتے	حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ			
تھے ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے ہاں کچھ تھوڑا سا گمان تو ہم کو	مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا			
بھی ہے (کہ شاید قیامت آئے) مگر ہم کو یقین نہیں ف اور جو جو کام انہوں	ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ۝ وَبَدَا			
نے (دنیا میں) کیے تھے ان کی برائیاں ان پر کھل جائیں گی اور جس (عذاب)	لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ			
کا وہ ٹھٹھا اڑاتے تھے وہی انپر الٹ پڑیگا اور (ان سے) کہہ دیا جائیگا	مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ وَقِيْلَ الْيَوْمَ			
آج ہم تمکو بھلا دیں گے ف جیسے تم نے اپنے اس دن کے آنے کو بھلا رکھا تھا	نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا			
اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے اور کوئی تمہاری مدد کرنے والا نہیں یہ	وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝			
اس کی سزا ہے جو تم نے (دنیا میں) اللہ کی آیتوں کو ہنسی ٹھٹھا بنایا	ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا			
تھا (ان سے مسخرا پن کرتے تھے) اور دنیا کی زندگی نے تمکو فریب دیا (کہا	وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ			
تھا تم اسکے دھوکے میں آگئے تھے) تو آج یہ لوگ (کبھی) دوزخ سے نہ نکالے	لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ			
جائینگے اور نہ انکو منانے کا موقع دیا جائیگا ف	يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝			
(۲۳۸) اور جب ہماری کھلی کھلی آیتیں انکو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو	(۲۳۸) وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ	۱	الاحقاف ۴۶	۲۶
(یہ) کافر سچی بات کو سنتے ہی کہہ بیٹھتے ہیں یہ تو صریح جادو ہے ف بلکہ	الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا			

ف کان سے حق بات سنتا نہیں دل سے اس پر غور نہیں کرتا ۱۲ ف زمانہ کی گردش سے ہم بڈھے ہو جاتے ہیں پھر مر جاتے ہیں ملک الموت کوئی چیز نہیں ہے اور نہ خدا کے حکم سے وہ ہماری جان قبض کرتا ہے جاہلیت کے زمانہ میں بہت سے عربوں کا یہی اعتقاد تھا وہ برائی بھلائی زمانے کا اثر سمجھتے مصیبت کے وقت زمانے کو برا کہتے صحیح حدیث میں ہے کہ آدم کا بیٹا مجھ کو ستاتا ہے زمانہ کو برا کہتا ہے اور زمانہ میں ہوں سب کام میرے ہاتھ میں ہیں میں رات اور دن کو الٹتا پلٹتا ہوں دوسری حدیث میں ہے کوئی یوں نہ کہے ہائے کمبختی زمانہ کی کیونکہ زمانہ وہی اللہ تعالیٰ ہے ۱۲ ف ان کو اتنا شعور نہیں کہ جسکو وہ زمانہ کہتے ہیں یعنی آفتاب یا زمین یا ستاروں کی گردش اسکو آدمی پر کیا اختیار ہے اختیار مالک ہے جس نے ان سب کو پیدا کر کے بنایا ہے یہ سب اس کے حکم کے تابع ہیں ۱۲ ف مرنے کے بعد پھر جی اٹھیں گے ۱۲ ف مردہ دوبارہ نہیں جیتے [illegible] روز جلائے جائیں گے جس دن تم جلائے جاؤ گے اگر الہی [illegible] تو ہم کو سمجھانے کی کیا ضرورت ہے قیامت میں تو سبھی ایمان لے آئیں گے ۱۲ ف اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ اگر کسی کو حشر نشر حساب کتاب فرشتوں پیغمبروں دین کے ضروری عقائد میں شک ہو تو وہ کافر ہے اور ایمان اسوقت تک پورا نہیں ہوتا جب تک پورا یقین نہ ہو ۱۲ ف تمہارا خیال چھوڑ دیں گے ۱۲ ف کہ توبہ کر کے اپنے مالک کو راضی کر لیں کیونکہ توبہ وہاں قبول نہیں ہو گی ۱۲ ف یہ سوچتے نہیں کہ اس کلام میں غور کرتے ہیں سچی بات سے مراد قرآن کی آیتیں ہیں ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۚ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَلَا تَمْلِكُونَ لِي مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفِيضُونَ فِيهِ ۚ كَفَىٰ بِهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۖ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝	یوں کہتے ہیں اس شخص نے (یعنے پیغمبر نے) اس کو (اپنے دل سے) بنا لیا ہے اور کہتا ہے اللہ کا کلام ہے (اے پیغمبر) کہدے اگر میں نے (بالفرض) اسکو بنا لیا (تو دیکھو) تم اللہ کے مقابل میں مجھ کو بچا نہیں سکتے وہ خوب جانتا ہے جن باتوں میں تم لگے ہو وہ گواہ میری اور تمہاری بیچ میں اسکی گواہی بس کافی ہے اور وہی بخشنے والا مہربان ہے
۲۶	۴۶ الاحقاف	۲	(۲۳۹) وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُونَا إِلَيْهِ ۚ وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُوا بِهِ فَسَيَقُولُونَ هَٰذَا إِفْكٌ قَدِيمٌ ۝	(۲۳۹) اور کافر مسلمانوں سے کہتے ہیں اگر (اسلام کا دین) اچھا ہوتا تو مسلمان ہم سے پہلے کبھی اسکو اختیار نہ کرتے ف اور جب قرآن سے ان کو ہدایت نہیں ہوئی تو اب کہیں گے یہ تو ایک پرانا جھوٹ (چلا آتا ہے) ف
؍؍	؍؍	؍؍	(۲۴۰) وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ مِن قَبْلِي وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيْلَكَ آمِنْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ۝ وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا ۖ وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝	(۲۴۰) اور جس نے اپنے ماں باپ کو کہا تم پر افسوس ہے کیا تم مجھ کو یہ ڈراتے ہو کہ میں (قبر سے) زندہ ہو کر (پھر) نکالا جاؤں گا (اور روز حشر ہوگا) (اور) مجھ سے پہلے تو ہزاروں (قومیں دنیا میں) گذر چکیں ف اور (ماں باپ) اللہ سے فریاد کر رہے ہیں ف ارے تیرا ستیاناس مسلمان ہو جا اللہ کا وعدہ بیشک سچا ہے وہ (پھر) یہی کہتا ہے یہ تو اگلے لوگوں کے (رتری) ڈھکوسلے ہیں ف یہی وہ لوگ ہیں جن پر اگلے جنات اور آدمیوں کی قوموں کے ساتھ جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں اللہ تعالی کا فرمایا پورا ہوا (کہ میں دوزخ کو آدمیوں اور جنوں سے بھر دونگا) بیشک وہ تباہ ہونیوالے ہی تھے ف اور ہر ایک کو اپنے اعمال کے موافق درجے ملیں گے اور (یہ) اسلیے ہوگا کہ انکے اعمال کا پورا بدلہ انکو ملے اور ان پر ظلم نہ ہوگا
؍؍	۴۷ محمد	۱	(۲۴۱) الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝	(۲۴۱) جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ تعالی کی راہ سے (لوگوں کو) روکا اللہ تعالی نے انکے اچھے کام (سب) اکارت کر دیے ف
؍؍	؍؍	؍؍	(۲۴۲) ذَٰلِكَ بِأَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ	(۲۴۲) اس کی وجہ یہ ہے کہ کافر غلط (رستے) پر چلے ف
؍؍	؍؍	؍؍	(۲۴۳) وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ	(۲۴۳) جو کافر ہیں وہ تباہ ہونگے اور اللہ تعالی انکے کام برباد کردیگا ف اسکی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالے نے جو (قرآن) اتارا اسکو انہوں نے

ف یعنی اللہ ہی ہر بات پر گواہ ہے ف قرآن کی نسبت جو جو کہ کہتے ہیں وہ سب ف حالانکہ یہ ہے اسلام کو قبول کرنے کیونکہ وہ اپنے منہ اترات قبال کرتے تھے اور مسلمانوں کو کمینہ اور اچھی چیزوں کو خیرات جلدی حاصل کرنے میں ف پہلو نو سے تو یہ اس دین میں کوئی بھلائی نہیں اب اس کا درپے ہیں گی اور کہیں گے یہ تو بالکل پرانا دین ہے جو پرانے وقتوں سے چلا آتا ہے ف یعنی ان میں کا کوئی پھر قبر سے جی کر نہیں اٹھا وہ تو ہر کفر بکتا ہے ف دعا کرتے ہیں یا اسکو ایمان کی توفیق دے اسکا دل پھیر دے اور اس سے کہتے ہیں اری تیرا اللہ ف اور کچھ نہیں مگر یہی کوئی خیال ہے یہ فقط اگلے لوگوں کی بیہودہ باتیں ہیں کہتے ہیں معاویہ نے مروان کو حجاز کا حاکم کیا اس نے یزید کے فضائل بیان کرنا شروع کیے تاکہ لوگ اس سے بیعت قبول کرلیں عبدالرحمن بن ابی بکر نے کچھ گفتگو کی مروان نے حکم دیا کہ عبدالرحمن کو پکڑو وہ حضرت عائشہ کے گھر میں چھپ رہے مروان کی وہاں کچھ نہ چل سکی تو کہا کہنے لگا عبدالرحمن کے باب میں یہ آیت اتری ہے والذی قال لوالدیہ اف لکما حضرت عائشہ نے جب سنا تو فرمایا اللہ نے قرآن میں ہماری کوئی برائی نہیں اتاری البتہ میرا عذر اتارا یعنی میری برأت اور جھوٹوں کا منہ کالا ہوا دوسری روایت میں ہے جب معاویہ نے اپنے بیٹے یزید کی بیعت لی تو مروان کہنے لگا یہ تو ابوبکر اور عمر کی سنت ہے عبدالرحمن بن ابی بکر نے کہا نہیں بلکہ ہرقل اور قیصر کی سنت ہے مروان نے کہا تمہارے باب میں تو یہ آیت اتری ہے والذی قال لوالدیہ اخیر تک حضرت عائشہ نے جب یہ سنا تو فرمایا مروان جھوٹا ہے البتہ مروان کے باپ پر آنحضرت نے لعنت کی اسوقت مروان اپنے باپ کی پشت میں تھا تو مروان اللہ کی لعنت کا ایک ٹکڑا ہے ۱۲ ف اللہ تعالی نے انکی تقدیر میں روز ازل سے جہنم لکھ دیا تھا اس سے صاف یہ نکلتا ہے کہ اگلی آیت سے عبدالرحمن بن ابی بکر مراد نہیں ہیں اور مروان جھوٹا ہے کیونکہ عبدالرحمن تو بڑے شان اور علم والے صحابہ میں سے تھے ۱۲ (ربانی دخیمیہ)

پارہ	سورۃ	آیت		
			اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ؕ	پسند نہیں کیا تو اللہ نے بھی انکے نیک کام اکارت کردیے
۲۶	محمد ۴۷	۲	(۲۴۴) وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ؕ	(۲۴۴) اور جو کافر ہیں وہ (دنیا میں) مزے اڑاتے ہیں اور جیسے جانور کھاتے ہیں اسطرح (کھانا) کھاتے ہیں ف اور انکا (آخری) ٹھکانا دوزخ ... ہے۔
"	"	"	(۲۴۵) وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰۤى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۫ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ ۝	(۲۴۵) اور (اے پیغمبر) ان کافروں (میں بعضے منافق) ایسے بھی ہیں جو تیری بات کان لگا کر سنتے ہیں مگر جب تیرے پاس سے اٹھکر (باہر) جاتے ہیں (وہاں) علم والوں سے کہتے ہیں (کیوں جی) ابھی اس شخص نے (پیغمبر نے) کیا کہا ف یہی تو وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر کردی ہے اور وہ اپنی (دلکی) خواہشوں پر چلتے ہیں ف
"	"	۳	(۲۴۶) اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ؕ وَاَمْلٰى لَهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ۝	(۲۴۶) بیشک جن لوگوں کو حق بات معلوم ہوگئی پھر بھی وہ الٹے پاؤں پھر گئے تو شیطان نے انکو (بتا دیا اور جل دیا) اور ان کی آرزو کی رسی لمبی کردی ف اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ان لوگوں نے ف ان لوگوں سے کہا جو خدا کے اتارے ہوئے (قرآن کو) ناپسند کرتے ہیں کہ ہم (ظاہر میں مسلمان تو ہوجاتے ہیں مگر) بعض باتوں میں تمہارا کہنا ضرور سنتے رہیں گے ف اور اللہ تو انکی چھپی چھپائی باتوں کو (خوب) جانتا ہے ف
"	"	"	(۲۴۷) ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَاۤ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝	(۲۴۷) اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس راہ پر چلے جس سے اللہ تو غصہ ہو ف اور انہوں نے اللہ کی خوشی کو برا سمجھا ف تو اللہ نے بھی انکے (نیک) کام (سب) ملیامیٹ کردیے
"	"	۴	(۲۴۸) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا ؕ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ۝	(۲۴۸) بیشک جن لوگوں نے (خود) کفر کیا اور (دوسرے خدا کے بندوں کو بھی) خدا کی راہ سے روکا اور حق بات معلوم ہوجانے کے بعد پیغمبر کا خلاف کیا وہ اللہ کا ہرگز کچھ بھی بگاڑ نہ کرسکیں گے اور (الٹا یہ ہوگا کہ) اللہ تعالیٰ انکے (نیک) کام ابھی (سب) ملیامیٹ کردے گا
"	"	"	(۲۴۹) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۝	(۲۴۹) بیشک جو لوگ کافر رہے اور (دوسرے لوگوں کو بھی) اللہ کی راہ سے روکتے رہے پھر کفر ہی کی حالت میں مرگئے تو اللہ انکو ہرگز نہ بخشے گا ف
۲۶	الفتح ۴۸	۱	(۲۵۰) وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَ	(۲۵۰) اور منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں

ف جانوروں کو سوا کھانے پینے کے اور کوئی فکر نہیں یہی حال کافروں کا ہے وہ دنیا میں غرق ہیں عاقبت کا مطلق خیال نہیں صحیح حدیث میں ہے کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں مطلب یہ کہ مومن بقدر ضرورت کھاتا ہے اور کافر ناکوں تک اپنا پیٹ بھر لیتا ہے ۱۲ ف یعنی آپ کے کلام کی تحقیر کرتے ہیں اور تمسخر کی راہ سے دوسرے عالموں سے اسکو بیان کرتے ہیں پوچھتے ہیں اسکا مطلب کیا ہے اور دوسرے عالموں سے مراد عبداللہ بن مسعود رض ہیں ابن عباس نے کہا میں بھی ان عالموں میں سے تھا مجھ سے بھی پوچھا کرتے تھے عکرمہ نے کہا حالانکہ ابن عباس رض سب صحابہ میں کم سن تھے مگر یہ لوگ ان سے آکر پوچھتے اور وہ بیان کرتے ۱۲ ف انکو پیغمبر کے کلام سے تسلی نہیں ہوتی دوسرے علم والوں سے پوچھکر اپنی تسلی کرتے ہیں خاک پڑے ایسے بیوقوفوں پر جب قرآن یا حدیث مل جائے تو پھر دوسرے کسیکا کلام دیکھنے یا سننے کی ضرورت نہیں اگر تمام جہان کے مولوی فقیہ امام ملا مرشد گرو ایک طرف ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک طرف تو جو کوئی سچا مسلمان ہے وہ آنحضرت کا فرمودہ سر و چشم منظور رکھے گا اور ان علماؤں کے کلام کو چھپر پر ماریگا ۱۲ ف انکے دلوں میں ڈالدیا کہ اگر جہاد ونگو بیٹھے تو وہ مدت تک دنیا میں زندہ رہیں گے زندگی کے مزے اڑائیں گے کمبخت یہ نہ سمجھے کہ موت اپنے مقرری وقت پر کسی حیلے سے بھی ضرور آئیگی اگر ساتویں قلعوں میں چھپو تو بھی کیا ہوتا ہے ۱۲ ف یعنے منافقوں نے ۱۲ ف اگر جنگ کا موقع ہوگا تو ہم تم سے لڑیں گے نہیں یا جنگ کے وقت تمہارے ساتھ ہوکر مسلمانوں کو جل دینگے ۱۲ ف یہ منافق مردود بظاہر تو مسلمان ہوئے تھے مگر درپردہ یہودیوں اور مشرکوں سے سازش رکھتے تھے چنانچہ جب غزوہ احزاب ہوا تو مسلمانوں کی حالت تنگ دیکھکر علانیہ انکے طرفدار ہوگئے ۱۲ ف یعنے کفر اور شرک اور نفاق کی راہ پر ۱۲ ف جن کاموں میں اسکی رضامندی تھی جیسے ایمان اور توحید اور اخلاص وغیرہ تقوی اسکو ناپسند کیا ۱۲ ف یہ آیت ان کافروں کے باب میں اتری جو بدر کے دن مارے گئے انکی لاشیں اندھے کنوئیں میں ڈالدی گئیں اور اس سے صاف یہ نکلتا ہے کہ جس شخص کا خاتمہ شرک یا کفر پر ہوا ہو اسکی مغفرت نہیں ہو سکتی

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			الْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ الظَّانِّينَ بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۝ وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝	کو جو اللہ کے ساتھ برا گمان رکھتے ہیں سزا دے ف۱ وہی آفت کی چکر میں آئیں گے ف۲ اور اللہ کا غضب ان پر اترا اور اللہ تعالی نے ان کو پھٹکار دیا اور ان کے لیے دوزخ طیار کر رکھی ہے اور وہ بری جگہ ہے اور آسمان اور زمین کی فوجیں (سب) اللہ سبحانہ و تعالی ہی کی ہیں اور اللہ تعالے زبردست ہے حکمت والا ف۳
۲۶	الفتح	۲	(۲۵۱) وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ۝	(۲۵۱) جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو ہم نے (ایسے) منکروں کے لیے دہکتی (دوزخ کی) آگ طیار کر رکھی ہے
״	ق	۱	(۲۵۲) بَلْ عَجِبُوا أَنْ جَاءَهُمْ مُنْذِرٌ مِنْهُمْ فَقَالَ الْكَافِرُونَ هَذَا شَيْءٌ عَجِيبٌ ۝ أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ذَلِكَ رَجْعٌ بَعِيدٌ ۝	(۲۵۲) بلکہ انکو تعجب ہوا کہ ایک ڈرانیوالا (پیغمبر) انہی (کی قوم) میں سے انکے پاس آیا تو کافر کہنے لگے یہ تو (مرکر پھر جی اٹھنا) ایک عجیب بات ہے کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی خاک ہوجائینگے پھر زندہ ہوکر اٹھائے جائیں گے یہ دوبارہ لوٹانا تو (عقل سے) دور ہے ف۴
״	״	״	(۲۵۳) بَلْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ فَهُمْ فِي أَمْرٍ مَرِيجٍ ۝	(۲۵۳) ان کافروں نے تو سچا قرآن جب ان کو پہونچ گیا تو اس کو جھٹلایا ف۵ اور وہ ڈگمگا رہے ہیں ف۶
״	״	۲	(۲۵۴) أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ ۝ مَنَّاعٍ لِلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُرِيبٍ ۝ الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَأَلْقِيَاهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيدِ ۝ قَالَ قَرِينُهُ رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُهُ وَلَكِنْ كَانَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۝ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُمْ بِالْوَعِيدِ ۝	(۲۵۴) دونوں جا کر ہر ناشکرے شریر بھلائی سے روکنے والے حد سے بڑھ جانے والے ایمان کی باتوں میں شک کرنے والے کو دوزخ میں جھونک دو جس نے اللہ تعالی کے سوا دوسرا معبود ٹھیرایا اس کو خوب سزا دو۔ اسکا ساتھی (ہمزاد شیطان) کہے گا مالک میرے میں نے اسکو گمراہ نہیں کیا وہ (کمبخت) خود بڑے سرے کا گمراہ تھا ف۷ اللہ تعالے فرمائیگا (بس بس) میرے سامنے یہ جھگڑے نہ نکالو اور میں تو پہلے ہی (دنیا میں) تمکو (پیغمبر بھیجکر) ڈرا چکا تھا
״	الذٰریٰت	۱	(۲۵۵) يَسْأَلُونَ أَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ ۝ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُونَ ۝ ذُوقُوا فِتْنَتَكُمْ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ۝	(۲۵۵) (یہ مردود) کافر پوچھتے ہیں بدلہ کا دن کب آئیگا ف۸ (اے پیغمبر ان) سے کہہ دے جس دن آگ پر تپائے جائیں گے (ان سے کہا جائیگا) اب اپنی شرارت کا مزہ چکھو اسی کی تم (دنیا میں) جلدی کرتے تھے

ف۱ اللہ تعالی کے ساتھ برا گمان یہ رکھتے تھے کہ اللہ تعالی اپنے پیغمبر کی مدد نہ کریگا مسلمانوں کا غلبہ نہ ہوگا ۱۲ ف۲ وہ مردود مسلمانوں کے لیے گردش کا انتظار کرتے رہتے تھے اللہ تعالی نے فرمایا انہی پر بری گردش پڑے گی ۱۲ ف۳ پہلی آیت میں وہ فوجیں مراد نہیں جو نیک ہیں اور اس آیت میں بری فوجیں مراد ہیں غرض برے اور بھلے اور نیک و بد دونوں اسی بادشاہ کی فوجیں ہیں جیسے ایک سفید کوٹ والے دوسرے کالے کوٹ والے سفید کوٹ والوں کی بارک بہشت ہے اور کالے کوٹ والوں کی دوزخ اور ان دونوں فوجوں کے پیدا کرنے کی حکمت وہی جانتا ہے ۱۲ ف۴ وہ انکو یوں ڈراتا ہے کہ مرنے کے بعد تم پھر جلائے جاؤگے اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا ۱۲ ف ہماری سمجھ سے بعید ہے یا عادت کے خلاف ہے کہو تم کیا تمہاری عقل کیا ایک قطرہ ناچیز اور اس شہنشاہ قادر کی قدرت پر تعجب کرنے لگے ۱۲ ف۵ ابتک پیغمبر اور قرآن کے باب میں ڈگمگا رہے ہیں ۱۲ ف۶ الجھ رہے ہیں کبھی پیغمبر کو جادوگر اور قرآن کو جادو اور کبھی پیغمبر کو شاعر اور قرآن کو شعر اور کبھی پیغمبر کو کاہن اور قرآن کو کہانت بتلاتے ہیں ایک بات ہی نہیں ہر دم ایک نرالی بات کہتے ہیں ابتک اسی الجھاؤ میں گرفتار ہیں ۱۲ ف۷ اس نے جھٹ بُرا کہنا شروع کیا اور کچھ غور نہ کیا اگر غور کرتا تو وہ میرے بہکانے پر نہ چلتا ۱۲ ف۸ ٹھٹھے سے پوچھتے ہیں ابھی قیامت کب آئے گی قیامت کو جھوٹ سمجھتے ہیں ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع		
۲۷	الذّٰریٰت	۳	(۲۵۶) كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۚ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۚ	(۲۵۶) اے پیغمبر ایسے ہی جو لوگ ان سے پہلے گذری ہیں انکے پاس بھی جب کوئی پیغمبر آیا تو اسکو جادوگر یا باؤلا بتلانے لگے ف۱ کیا یہ کافر ایک دوسرے کو پیغمبروں کے جھٹلانے کے لیے کہہ مرے ہیں (وصیت کر گئے ہیں) نہیں یہ سب ہی شریر لوگ ہیں ف۲
״	״	״	(۲۵۷) فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۚ	(۲۵۷) تو ان ظالموں کافروں کا بھی ڈول انکے ساتھیوں (اگلے کافروں) کے ڈول کی طرح بھرنے والا ہے ف۳ وہ عذاب کی جلدی نہ مچائیں ف۴ تو ان کافروں کی اس دن خرابی ہوگی جس دن کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے ف۵
״	الطُّور	۱	(۲۵۸) فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۚ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۚ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۚ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۚ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۚ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۚ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۚ	(۲۵۸) اس دن ان جھٹلانے والوں کی خرابی ہوگی جو بیہودہ باتوں میں کھیل رہے ہیں ف۶ جس دن یہ لوگ دوزخ کی آگ کی طرف دھکیلے جائیں گے ف۷ (ان سے کہا جائیگا) یہی وہ دوزخ ہے جسکو تم (دنیا میں) جھٹلاتے تھے کیا یہ بھی جادو ہے ف۸ یا تم کو سوجھ نہیں پڑتا ف۹ (جاؤ اب) اس میں گھسو اب تم صبر کرو یا بے صبری کرو (دونوں باتیں) تمہارے حق میں برابر ہیں جیسے کام تم کرتے رہے ہو ویسا ہی تمکو بدلہ ملے گا ف۱۰
״	״	۲	(۲۵۹) اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ۚ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ۚ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۚ اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۚ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۚ	(۲۵۹) کہتے ہیں یہ شاعر ہے ذرا رہنے دو ہم اس کے لیے زمانہ کی گردش کا انتظار کر رہے ہیں ف۱۱ کہہ دے اچھا انتظار کرتے رہو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں ف۱۲ کیا انکی عقلیں انکو ایسی ہی (بیوقوفی کی) باتیں سکھاتی ہیں نہیں یہ شریر لوگ ہیں ف۱۳ یا یوں کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اس قرآن کو اپنے دل سے بنا لیا ہے نہیں بات یہ ہے کہ ان میں ایمان نہیں ہے ف۱۴ تو وہ اسی طرح کا ایک کلام (بنا کر) لے آئیں اگر سچے ہیں
״	״	״	(۲۶۰) اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ۚ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ	(۲۶۰) کیا تیرے مالک کی (رحمت کی) خزانے انکے ہاتھ میں ہیں ف۱۵ یا وہ کوئی داروغہ ہیں (جو پیغمبر سے جھگڑتے ہیں) تو کیا انکے پاس کوئی (ایسی لمبی) سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر وہ آسمان کی باتیں سن لیتے ہیں (اگر ایسا ہے)

ف۱ اسلیے تو کیوں رنج کرتا ہے تجھ سے پہلے اگلے سب پیغمبر اس بلا میں مبتلا ہو چکے ہیں ۱۲ ف۲ انکا خمیر شرارت سے ہوا ہے جب کوئی پیغمبر آئیگا تو یہ جھٹلائیں گے ۱۲ ف۳ زندگی کا پیالہ ایک روز بھر جائیگا ۱۲ ف۴ یعنی اگلے کافروں کی طرح ان کافروں کا بھی دنیا میں زندہ رہنے کا ایک وقت مقرر ہے اپنے وقت پر تباہ ہونگے جلدی کیوں کرتے ہیں ۱۲ ف۵ مراد قیامت کا دن ہے جس دن یہ کافر مارے گئے قید ہوئے ذلیل اور خوار ہوئے ۱۲ ف۶ نہ آخرت کا انکو ڈر ہے نہ عذاب کا خیال بالکل دنیا میں غرق ہیں ۱۲ ف۷ فرشتے ان کی گردن ناپیں گے اور دوزخ میں دھکیل دیں گے ۱۲ ف۸ جیسے تم دنیا میں حقتعالی کے کلام کو جادو کہتے تھے ۱۲ ف۹ جیسے دنیا میں تمکو حق بات کی سوجھ نہیں پڑتی تھی یہ ٹھٹھے کے طور پر ان سے کہا جائیگا ۱۲ ف۱۰ خواہ صبر کرو یا نہ کرو بدلہ ملنا ضرور ہے ۱۲ ف۱۱ جیسے اور شاعر مر گئے گذر گئے یہ بھی ایکدن دنیا سے چلد لگیگا ابن عباس نے کہا قریش کے لوگ دار الندوہ میں جمع ہوئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت صلاح کرنے لگے کہ آپ کو قید کر لو اور آپ کی موت کا انتظار کرتے رہو جیسے زہیر اور نابغہ اگلے شاعر مر گئے آپ بھی مر جائیں گے اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۱۲ تم میرے مرنے کے منتظر رہو میں تمہاری ہلاکت کا انتظار کر رہا ہوں دیکھو اللہ تعالی کا عذاب کس پر اترتا ہے ۱۲ ف۱۳ بیوقوفی کی باتیں یہ ہیں کہ کبھی پیغمبر کو کاہن یا شاعر کہتے ہیں جسکے لیے بہت عقل لازم ہے اور کبھی باؤلا بتاتے ہیں جسکو بالکل عقل نہیں ہوتی یہ بیوقوفی نہیں تو اور کیا ہے پیغمبر فرمایا کہ ایسے بیوقوف تو نہیں ہیں پر شریر ہیں اور شرارت سے اس قسم کی باتیں بناتے ہیں ۱۲ ف۱۴ کفر اور شرک ان کے دلوں میں رچ گیا ہے اس لیے اللہ کا کلام وہ مانتے ہی نہیں اگر انکا یہ کہنا صحیح ہے کہ پیغمبر نے اسکو اپنے دل سے بنا لیا ہے تو پیغمبر تو امی ہیں ان میں تو بہت لوگ پڑھے لکھے بھی موجود ہیں جنکو اپنی لیاقت اور زبان دانی پر ناز بھی ہے ۱۲ ف۱۵ کہ جسکو چاہیں وہ پیغمبر ہو جیسے مشرک کہتے تھے کہ اگر اللہ تعالی کسی پیغمبر کو بھیجتا تو کسی بڑے آدمی زمیندار کو پیغمبر بناتا بعضوں نے کہا روزی کے خزانے مراد ہیں ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ؕ	توکوئی ان میں سے سنکر آتا ہے وہ کوئی کھلی سند پیش کرے ف
۲۷	الطور ۵۲	۲	(۲۶۱) اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۚ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۚ اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ؕ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ۚ	(۲۶۱) یا تو ان سے کوئی مزدوری مانگتا ہے پھر یہ اس تاوان کے بوجھ سے دبے جاتے ہیں ف یا انکو غیب کی باتیں معلوم ہیں وہ ان کو لکھتے رہتے ہیں ف یا وہ (پیغمبر سے) داؤں کرنا چاہتے ہیں تو خود یہ کافر داؤں میں آجائیں گے ف
۔	۔	۔	(۲۶۲) وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ۚ	(۲۶۲) اور یہ کافر ایسے ڈھیٹ ہو گئے ہیں) اگر آسمان سے ایک ٹکڑا (ڈھیلا) گرتا ہوا دیکھیں (جو عذاب کے طور پر آرہا ہو) تو بھی یوں کہیں یہ جما ہوا ابر ہے ف
۔	۔	۔	(۲۶۳) وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۚ	(۲۶۳) اور ان ظالموں کو اس عذاب کے سوا اس سے ادھر ہی ایک اور عذاب ہونیوالا ہے مگر ان میں اکثر لوگ نہیں جانتے ف
۲۷	النجم ۵۳	۱	(۲۶۴) وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ؕ	(۲۶۴) حالانکہ انکے مالک کیطرف سے انکو ٹھیک رستہ بھی بتلایا جا چکا ف
۔	۔	۲	(۲۶۵) اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ۚ وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ	(۲۶۵) جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے وہی فرشتوں پر عورت ذات کا نام دھرتے ہیں ف اور ان کو اس بات کی کوئی تحقیق نہیں ہے (کہ فرشتے عورت ذات ہیں)
۔	۔	۳	(۲۶۶) اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ۙ وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ۚ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ۚ	(۲۶۶) (اے پیغمبر) کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جس نے (ایمان سے) منہ پھیر لیا اور تھوڑی سی خیرات کی پھر ہاتھ روک لیا ف کیا اسکو غیب کا علم ہے وہ اپنی آنکھ سے اپنا انجام دیکھ رہا ہے ف
۔	۔	۔	(۲۶۷) اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ۙ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ۙ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ۚ	(۲۶۷) کیا تم (اے کافرو) قرآن کو سنکر تعجب کرتے ہو (اسکو جھٹلاتے ہو) اور ہنستے ہو روتے نہیں (غفلت میں پڑے ہو ف
۔	القمر ۵۴	۱	(۲۶۸) وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۚ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۚ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ۙ حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ	(۲۶۸) اگر کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو ٹال دیتے ہیں ف اور کہتے ہیں جادو تو (ہمیشہ سے) چلا آیا ہے اور انہوں نے (پیغمبر کو) جھٹلایا اور اپنے (دل کی) خواہشوں پر چلے اور ہر کام کا آخر ایک ٹھیراؤ ہے ف اور ان کافروں کو تو وہ خبریں (اگلی امتوں کی) پہونچ چکی ہیں جن سے ان کو تنبیہ ہونا تھی سراسر دانائی کی باتیں مگر یہ ڈرانے والی خبریں

ف جس سے معلوم ہوا کہ واقعی وہ آسمان تک گیا تھا ۱۲ ف اور اس ڈر سے کہ انپر تاوان کا بار پڑیگا دندنا ہوگا تیرا کلام سننا نہیں چاہتے ۱۲ ف اور اس وجہ سے پیغمبر کا کہنا نہیں مانتے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کیا انکے پاس لوح محفوظ ہے وہ اسمیں سے لکھ لیتے ہیں اور لوگوں سے بیان کرتے ہیں ۱۲ ف اللہ تعالی کا داؤں انپر چل جائیگا اور تباہ ہو گئے جیسے بدر کے دن ہوا ۱۲ ف غلیظ بادل ہے اس وجہ سے ایک ڈھیلا معلوم ہوتا ہے مترجم کہتا ہے ہمارے زمانے میں کفر اور الحاد اس درجہ پھیل گیا ہے کہ عموماً لوگوں کی توجہ خدا کی طرف نہیں رہی ہے طاعون آتے ہیں قحط پڑتے ہیں بھونچال ہستانے میں پر انکی غفلت نہیں جاتی برے کاموں سے تو بہ نہیں کرتے نہ استغفار کرتے ہیں بلکہ اپنی عقل تدابیر پر نازاں ہو کر ان آفتوں کے ہٹانے کی فکریں کیا کرتے ہیں اور خاک انکی تدبیر سے کچھ نہیں ہوتا ۱۲ ف وہ عذاب مراد ہے جو بدر کے دن ہوا خوب مارے گئے بعضوں نے کہا وہ عذاب مراد ہے جو سات برس تک انپر قحط پڑا بعضوں نے کہا قبر کا عذاب مراد ہے ابن عباس سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ ف پیغمبر آئے قرآن اترا توحید کا ٹھیک رستہ معلوم ہو گیا مگر وہ اپنی نادانی نہیں چھوڑتے ف انکو اللہ کی بیٹیاں کہتے ہیں ۱۲ ف بخیل بنگیا یا سخت دل ہو گیا ۱۲ ف یہ آیتیں ایک شخص کے باب میں اتریں جسکا نام ولید بن مغیرہ تھا پہلے وہ مسلمان ہوا پھر کسی مشرک نے اسکو ملامت کی اور یہ کہا کہ اگر وہ دوبارہ مشرک بنجائے تو اسکو عذاب سے ہونیکا وہ ضامن ہے پھر وہ دوبارہ مشرک بنگیا اسلام سے پھر گیا اللہ نے فرمایا کہ کیا اسکو غیب کی بات معلوم ہے کہ اسکو عذاب نہ ہوگا ۱۲ ف یا غور میں پڑے ہو یا گاتے رہتے ہو حدیث میں ہے کہ جب سے یہ آیت اتری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی نے ہنستے نہیں دیکھا یہانتک کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے ۱۲ ف اسکا کچھ خیال نہیں کرتے ۱۲ ف یعنے ہر کام کی ایک انتہا ہے ایک ٹھیراؤ یا ہر کام کا ایک وقت ٹھہر رہا ہے تو جن لوگوں کی قسمت میں دوزخ لکھی ہے کفر اور تکذیب اپنا کام کر کے رہیگا اور جن لوگوں کی تقدیر میں بہشت لکھی ہے ایمان اور تصدیق انپر جا کر ٹھیری ہے ۱۲

			النُّذُرُ ۝	(ان کافروں کو) کچھ فائدہ نہیں دیتیں۔
۲۷	القمر ۵۴	۳	(۲۶۹) أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ أُولَٰئِكُمْ أَمْ لَكُم بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۝ أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنتَصِرٌ ۝ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ۝	(۲۶۹) (اے قریش کے لوگو) تم میں جو کافر ہیں کیا وہ ان قوموں سے بڑھ کر ہیں ف یا تمکو (اللہ تعالیٰ کی) کتابوں میں معافی مل گئی ہے ف یا یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ ہمارا جتھا زوردار ہے دشمن کو نیچا دکھا سکتا ہے اب یہ جتھا شکست کھاتا ہے اور پیٹھ موڑ کر (الٹے دم) بھاگتا ہے ف
״	״	״	(۲۷۰) إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ۝ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ۝	(۲۷۰) بیشک گنہگار گمراہ ہیں اور دہکتی آگ میں پڑینگے جس دن اوندھے منہ (دوزخ کی) آگ میں گھسیٹے جائیں گے (ان سے کہا جائیگا) اب دوزخ کی آگ لگنے کا مزہ چکھو۔
״	الواقعہ ۵۶	۲	(۲۷۱) وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ ۝ فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ ۝ وَظِلٍّ مِّن يَحْمُومٍ ۝ لَّا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ ۝ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُتْرَفِينَ ۝ وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنثِ الْعَظِيمِ ۝ وَكَانُوا يَقُولُونَ أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝ أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ۝	(۲۷۱) اور بائیں ہاتھ والے (بائیں ہاتھ والوں کی کیا خرابی ہوگی (دوزخ کی) گرم ہوا اور جلتے بہلتے پانی میں رہیں گے اور سایہ کیا ہوگا کالا دھواں ف نہ اس میں ٹھنڈک ہوگی نہ وہ دیکھنے میں بھلا معلوم ہوگا کیونکہ وہ لوگ اس سے پہلے (دنیا میں) مزے اڑا چکے تھے ف اور بڑے گناہ (شرک) پر جمے رہتے تھے اور کہتے کیا تھے بھلا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے۔ کیا پھر ہم یا ہمارے باپ دادا (جی کر) اٹھائے جائیں گے
״	״	״	(۲۷۲) ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ ۝ لَآكِلُونَ مِن شَجَرٍ مِّن زَقُّومٍ ۝ فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ۝ فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ ۝ فَشَارِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ ۝ هَٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ ۝ نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ ۝	(۲۷۲) پھر تم کو اے گمراہو (قیامت کے) جھٹلانیوالو تھوہر کا درخت ضرور کھانا پڑیگا اس سے پیٹ بھرنا ہوگا (پیٹ بری بلا ہے) پھر اوپر سے (جب پیاس لگے گی تو) کھولتا پانی پینا ہوگا اس طرح پیوگے جیسے پیاسے بیمار اونٹ (غٹ غٹ) پی جاتے ہیں ف انصاف کے دن ان کی یہ مہمانی ہوگی ہم ہی نے (اے کافرو) تم کو پیدا کیا اور تم (ہماری بات کا) یقین نہیں کرتے ف
״	״	۳	(۲۷۳) أَفَبِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَنتُم مُّدْهِنُونَ ۝ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ۝ فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ۝ وَأَنتُمْ	(۲۷۳) کیا تم لوگ اس کلام (قرآن کا) انکار کرتے ہو ف اور تم نے اپنا شکریہ (اللہ تعالیٰ کے احسان کا) یہ ٹھہرایا ہے کہ (اس کی نعمت کو) جھٹلاتے ہو ف پھر اگر تم سچے ہو ف تو جب (بیمار کی) جان (بدن سے

ف عاد و ثمود وغیرہ سے بل بوتے میں ف انکو خدا تباہ نہیں کر سکتا۔ ف اللہ تعالیٰ نے اپنی کسی کتاب میں یہ تحریر فرما دی ہے کہ قیامت میں تم کو عذاب نہ ہوگا اس لیے اطمینان سے بیٹھے ہو۔ ف کہتے ہیں بدر کے دن ابوجہل ملعون کہنے لگا ہمارا جتھا بہت زوردار ہے ہم ان دشمنوں پر ضرور غالب ہونگے اس وقت یہ آیتیں اتریں آپ کے سچے پیغمبر ہونیکی یہ آیتیں بہت عمدہ نشانی ہیں کیونکہ ایسی صحیح پیشینگوئی بجز خدا جل جلالہ کے کوئی نہیں کر سکتا اور ظاہری قرینہ کوئی نہ تھا کہ مسلمانوں کو فتح ہوگی وہ کل تین سو تیرہ تھے اور بے سامان اور بے ہتھیار اور کافر ایک ہزار تھے اور وہ بھی پورے سامان سے لیس اور طیار۔ ف اسکو دوزخ سایہ سمجھ کر دوڑیں گے۔ ف نفس کی خواہش پر چلتے تھے یا مشرک تھے یا غروری۔ ف اور انکی پیاس نہیں بجھتی اونٹ کو ایک بیماری استسقا کی طرح ہو جاتی ہے وہ جتنا پانی پاتا ہے پیتا چلا جاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا دوزخیوں کو بھی اسی بلا کی پیاس میں مبتلا کریں گے اور پھر پینے کو جھلستا بہلتا پانی دیں گے اللھم احفظنا منہ۔ ف کہ ہم پھر تم کو جلائیں گے جس نے پہلی بار پیدا کر دیا اسکو دوبارہ جلانا کیا مشکل ہے۔ ف اس کو نہیں مانتے جھٹلاتے ہو یا منافقی کرتے ہو۔ ف پانی وہ برسائے اور تم یوں کہو کہ فلاں ستارہ فلاں مقام پر آ گئے تھے اس وجہ سے پانی خوب برسا یا اب کے برگ چوتھے پر سوار تھا اسلیے بارش اچھی ہوئی یہ سب کفر کی باتیں ہیں پانی برسانیوالا پروردگار ہے اور سارا اختیار اس کے ہاتھ میں ہے اور نجومی اور پنڈت محض جھوٹے ہیں خیالی تکے اڑاتے ہیں اور جب انکی بات جھوٹ نکلتی ہے تو اپنا جھوٹ نہ کھلنے کے لیے ایک بہانہ نکال لیتے ہیں حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پانی برسا صبحکو آپنے فرمایا لوگوں میں آج کوئی شکر گذار ہے کوئی ناشکرا ہے شکر گذار تو وہ ہے جو کہتا ہے اللہ کے فضل و کرم سے پانی برسا اور ناشکرا وہ ہے جو کہتا ہے فلانی منزل میں فلانے ستارے کے آنے سے پانی برسا۔ ف نہ قرآن میری کتاب ہے نہ پیغمبر میرا بھیجا ہوا ہے نہ پانی برسانا میرا کام ہے نہ قیامت ہے نہ حشر نہ نشر۔

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ۙ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ۔ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ۙ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔	نکل کر حلق میں آن پہنچی ہے اور تم اس وقت (نگر نگر پڑے) دیکھتے رہتے ہو اور ہم تم سے زیادہ اس (بیمار) کے قریب ہوتے ہیں ف۱ لیکن تم نہیں جانتے پھر اگر تم کسی کے محکوم نہیں ہو ف۲ تو اس (بیمار) کی جان (کو گلے سے) پلٹا کیوں نہیں لیتے ف۳
۲۷	الواقعۃ	۳	(۲۷۴) وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ۙ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ۙ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ۔ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ۚ	(۲۷۴) اور اگر وہ (بیمار) جھٹلانیوالوں گمراہوں (کافروں) میں سے ہے تو اس کے لیے کھولتے پانی کی ضیافت ہے اور دوزخ میں ڈالے جانا بیشک یہ (سب باتیں) بالکل سچ ہیں جنہیں ذرا بھی شبہ نہیں
۲۸	الحدید	۲	(۲۷۵) وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۔	(۲۷۵) اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو نہ مانا اور جھٹلایا وہی دوزخی ہیں ۔
۲۸	المجادلۃ	۱	(۲۷۶) اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۚ	(۲۷۶) جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے خلاف کرتے ہیں وہ ایسے ہی ذلیل ہونگے (یا بدر کے دن ذلیل ہو چکے) جیسے ان سے پہلے اگلے کافر لوگ ذلیل ہوئے اور ہم تو ف۴ کھلی کھلی نشانیاں (یا آیتیں) اتار چکے اور جو لوگ نہیں مانتے انکو ذلت کا عذاب ہوگا
〃	〃	۳	(۲۷۷) اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۔ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۔ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۔	(۲۷۷) (اے پیغمبر) تو نے ان لوگوں کو (منافقوں کو) نہیں دیکھا جنھوں نے ان لوگوں سے دوستی رکھی جن پر اللہ تعالیٰ کا غصہ ہے (یعنی یہودیوں سے) اب وہ (یعنے منافق لوگ) نہ تو تم میں (مسلمانوں میں) سے ہے اور نہ ان میں (یہودیوں میں) ف۵ اور جان بوجھ کر جھوٹی بات پر قسم کھاتے ہیں ف۶ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سخت عذاب دوزخ کا تیار کر رکھا ہے کیونکہ ان کے کام (بہت ہی) برے تھے ف۷ انہوں نے اپنی (جھوٹی) قسمیں ڈھال بنا رکھی ہیں ف۸ اور (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کی راہ سے روک دیا ہے (مسلمان ہونے سے منع کرتے ہیں) انکو ذلت کا عذاب ہونا ہے ان کے مال اور ان کے مال بچے اللہ تعالیٰ کے عذاب کے سامنے کچھ کام نہیں آئیں گے یہ لوگ دوزخی ہیں وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ۔

ف۱ یعنی علم اور قدرت سے یا ہمارے فرشتے تم سے زیادہ اس کے نزدیک ہوتے ہیں ۱۲ ف۲ خدا تعالیٰ کے قائل نہیں ہو اور حساب و کتاب اور جزا اور سزا کے ۱۲ ف۳ پھر بدن میں پلٹا کر بیمار کو موت سے بچا کیوں نہیں لیتے مطلب یہ ہے کہ جب ہر طرح سے تم میری قدرت اور اختیار کا انکار کرتے ہو اور انا ولا غیری کا دم بھرتے ہو اپنے عقل و حکمت پر نازاں ہو تو مرتے ہوئے بیمار پر بھی کچھ اپنی تدبیر چلاؤ۔ اسکو موت سے بچاؤ جب تم ایسا نہیں کر سکتے تو جھک مار کر خدا کے قائل ہو اور جب خدا کے قائل ہوئے تو پھر اسکی قدرت اور طاقت کو بھی تسلیم کرو پھر حشر اور نشر اور پیغمبر کا کیوں انکار کرتے ہو وہ خداوند قادر مطلق سب کچھ کر سکتا ہے ۱۲ ف۴ پیغمبر کی سچائی ثابت کرنے کے لیے کئی الخ ۱۲ ف۵ مذبذبین بین ذلک لا الی ہؤلاء ولا الی ہؤلاء منافق کا انجام یہی ہوتا ہے اس پر کوئی فریق بھروسا نہیں کرتا جیسے دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا ۱۲ ف۶ مسلمانوں سے قسم کھا کر کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اور یہودیوں سے ہماری دوستی نہیں ہے حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہے ۱۲ ف۷ یعنے دنیا میں وہ بہت برے کام کرتے رہے ۱۲ ف۸ جیسے ڈھال سے تلوار کا حملہ روکتے ہیں اسی طرح منافق جھوٹی قسمیں کھا کر اپنی جان اور اپنا مال مسلمانوں سے بچاتے ہیں ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۸	المجادلة	۳	(۲۷۸) اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ۝	(۲۷۸) شیطان ان پر چڑھ بیٹھا ہے اور اس نے اللہ تعالیٰ کی یاد انکو بھلا دی یہ لوگ شیطان کے لشکر ہیں (اس کی فوج ہیں) سن رکھو شیطان کے لشکر والے ہی ضرور تباہ ہوں گے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے خلاف کرتے ہیں وہ بہت ذلیل ہوں گے
″	الصّف	۱	(۲۷۹) يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝	(۲۷۹) ایسے کافر لوگ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ سے اللہ تعالیٰ کے نور (قرآن یا اسلام یا حضرت محمد) کو بجھا دیں ف۱ اور اللہ تعالیٰ تو اپنا نور پورا کرکے رہیگا ف۲ گو کافر برا مانیں ف۳
″	التغابن	۱	(۲۸۰) زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝	(۲۸۰) کافر یہ گمان کرتے ہیں کہ ان کو (مرنے کے بعد) پھر جی اٹھنا نہیں ہے اے پیغمبر تم ان لوگوں سے کہو کہ ہاں مجھے پروردگار ہی کی قسم ہے کہ تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر جو کچھ تم نے (دنیا میں) کیا ہے اسکا بدلہ دیکر تمکو تباہ کر دیا جائیگا
″	″	″	(۲۸۱) وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝	(۲۸۱) اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی لوگ دوزخی ہیں ہمیشہ دوزخ ہی میں رہیں گے اور وہ بری جگہ ہے۔
″	التحریم	۱	(۲۸۲) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	(۲۸۲) کافرو اب آج کے دن بہانے مت بناؤ جیسے کام تم (دنیا) میں کرتے رہے (انکا) بدلہ پاؤ گے
۲۹	المُلک	۱	(۲۸۳) وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ۝ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ؕ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۝ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۚ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ	(۲۸۳) اور جو لوگ اپنے مالک کو نہیں مانتے انکے لیے بھی دوزخ کا عذاب ہے اور وہ بری جگہ ہے جب یہ لوگ اس میں جھونکے جائیں گے تو گدھے کی آواز سنیں گے ف۴ اور وہ ایسی بھڑک رہی ہوگی (گویا) اب جوش کے مارے پھٹ پڑتی ہے جب (کافروں کا) ایک گروہ اسمیں جھونکا جائیگا تو اس کے داروغہ (فرشتے) ان سے پوچھیں گے کیا (دنیا میں) کوئی ڈرانیوالا (پیغمبر) تمہارے پاس نہیں آیا تھا ف۵ وہ کہیں گے کیوں نہیں ڈرانیوالا پیغمبر تو ہمارے پاس آیا تھا پر ہم نے اسکو جھٹلایا اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے تو کچھ نہیں اتارا تم بہت بہکے ہو بس یہی بات ہے ف۶ اور یہ بھی کہیں گے اگر ہم (پیغمبروں کا کہنا

ف۱ اپنے جھوٹی باتیں بنا کر طعن تشنیع کرکے قرآن یا اسلام کو بے اعتبار کر دیں جسمیں اور لوگ مسلمان نہ ہوں ۱۲ ف۲ ساری دنیا میں اسکی روشنی پھیلا دیگا ۱۲ ف۳ یہ ایک معجزہ قرآن کے حق اور منزل من اللہ ہونے کی ہے ہر چند یہود اور نصاریٰ اور مشرکوں نے بہت زور مارا کہ اسلام کا دین پھیلنے نہ پائے مگر اللہ تعالیٰ نے پہلے عرب کے ملک میں پھر ایشیا اور افریقہ میں اسکو پھیلا کر چھوڑا ہمارے زمانہ میں یورپ اور امریکہ میں بھی اسلام پھیل رہا ہے اور گو پادری طرح طرح کے بہتان اسلام اور مسلمانوں پر باندھتے ہیں اور لوگوں کے دل اسلام کی طرف سے منحرف کرتے ہیں کوئی کوشش باقی نہیں چھوڑتے مگر اللہ تو اسلام کا حامی ہے وہ پھیلتا ہی چلا جاتا ہے ۱۲ ف۴ گدھے کی آواز سب آوازوں سے بدتر ہے دوزخی اس قسم کی آواز نکالیں گے یا دوزخ میں سے ایسی آواز نکلے گی بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جیسے پیٹ سے جھٹکے دیا جانا یا اسکا شور سنیں گے بعضوں نے یوں کہا ہے سائیں سائیں کی آواز اس میں سے سنیں گے ۱۲ ف۵ اور تم کو آج کے دن کی خبر کسی نے دی تھی ۱۲ ف۶ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یوں کہنے لگے تم اور تمہارے پیرو گمراہی میں پڑ گئے ہیں اللہ تعالیٰ نے نہ کوئی پیغمبر بھیجا نہ کوئی کتاب اتاری ۱۲

پارہ	سورت	رکوع	آیت	ترجمہ
			اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۞ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۞	سنتے یا اپنی عقل سے (سمجھتے اللہ کو دلیلوں سے پہچان لیتے) تو آج ہم دوزخیوں میں نہ ہوتے تو دوزخی اپنی خطا کو مان لینگے دوزخیوں پر خدا کی پھٹکار ف۱
۲۹	الملک ۶۷	۲	(۲۸۴) ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُ ۞ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یُّرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَیْفَ نَذِیْرِ ۞	(۲۸۴) کیا تم اس خدا سے بیڈر ہو گئے جو آسمان پر ہے وہ (چاہے تو) تم کو زمین میں دھنسا دے اور زمین ایک ہی ایکا جھکولے مارنے لگے ف۲ یا تم اس (خدا) سے بیڈر ہو گئے جو آسمان پر ہے وہ (چاہے) تو تم پر پتھراؤ کی آندھی بھیجدے (یا تم پر پتھر اؤ گرے) تو ذرا ٹھیرو قریب میں عذاب دیکھتے ہی تم جان لو گے میرا ڈرانا کیسا تھا ف۳
۲۹	الملک	۲	(۲۸۵) وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۞ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۞	(۲۸۵) اور کافر (مسلمانوں سے) کہتے ہیں (اچھا خیر) اگر تم سچے ہو تو بتلاؤ یہ (قیامت کا وعدہ) کب پورا ہوگا اے پیغمبر انکے جواب میں کہدے یہ تو خدا ہی جانتا ہے اور میں تو اور کچھ نہیں (خدا کے عذاب سے) ایک کھلا ڈرانیوالا ہوں ف۴
۲۹	القلم ۶۸	۱	(۲۸۶) فَسَتُبْصِرُ وَیُبْصِرُوْنَ ۞ بِاَیىِٕكُمُ الْمَفْتُوْنُ	(۲۸۶) اب تو دیکھ لیگا اور کافر بھی دیکھ لیں گے تم میں سے کون دیوانہ ہے ف۵
۲۹	القلم	۱	(۲۸۷) وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَیُدْهِنُوْنَ ۞	(۲۸۷) وہ چاہتے ہیں تو ڈھیلا پڑ جائے تو وہ بھی ڈھیلے ہو جائیں ف۶
۲۹	القلم	۲	(۲۸۸) فَذَرْنِیْ وَمَنْ یُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ ؕ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ ۞ وَاُمْلِیْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَیْدِیْ مَتِیْنٌ ۞ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۞ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَیْبُ فَهُمْ یَكْتُبُوْنَ ۞	(۲۸۸) تو (اے پیغمبر) مجھ کو اور ان لوگوں کو جو اس قرآن کو جھٹلاتے ہیں چھوڑ دے (انکو میرے سپرد کر دے) ہم آہستہ آہستہ انکو ڈھیل دیکر دوزخ میں لیجائیں گے انکو خبر بھی نہ ہوگی ف۷ اور میں انکو (دنیا میں) مہلت دونگا (جلدی عذاب نہیں کرونگا) کیونکہ میرا داؤ پکا ہے (اے پیغمبر) کیا تو انسے (اللہ کا پیغام پہنچانے پر) کچھ بدلہ چاہتا ہے جو وہ ڈنڈ (تاوان چٹی) کی بوجھ سے دبے جاتے ہیں ف۸ یا انکو غیب کا علم ہے وہ خود لکھ لیتے ہیں ف۹
۲۹	القلم	۲	(۲۸۹) وَاِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۞	(۲۸۹) اور کافر جب قرآن (تیرے منہ سے) سنتے ہیں تو اس طرح اپنی آنکھوں سے گھورتے ہیں جیسے وہ تجھ کو (اپنی جگہ سے) پھسلا دیں گے ف۱۰ اور (حسد سے جلکر) کہتے ہیں یہ تو باؤلا ہے
۲۹	الحاقۃ ۶۹	۱	(۲۹۰) وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِیَهْ ۞ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْ ۞ یٰلَیْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِیَةَ ۞ مَاۤ اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَهْ ۞ هَلَكَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ ۞ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۞ ثُمَّ	(۲۹۰) اور جس کا اعمال نامہ اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائیگا وہ (افسوس سے) کہے گا کاش میرا اعمالنامہ مجھ کو نہ ملتا اور مجھ کو اپنے حساب کی خبر ہی نہ ہوتی ف۱۱ کاش اگلی موت میرا کام تمام کر دیتی ف۱۲ (ہائے افسوس) میں نے جو (دنیا میں) دولت کمائی وہ بھی کچھ کام نہ آئی ف۱۳ میری حکومت بھی خاک میں ملگئی (حکم ہوگا) اس کو پکڑ لو (باندھ لو) گلے میں طوق ڈالو

ف۱ سعید بن جبیر نے کہا سحق ایک وادی ہے جہنم میں ۱۲ ف۲ یعنی لرزنے لگے زلزلہ آئے اور زمین پھٹ جائے تم اس میں دھنس جاؤ اس آیت سے صاف یہ ثابت ہے کہ پروردگار آسمان پر ہے یعنی اوپر کی جانب ہمارے شیخ امام ابن تیمیہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا آسمان پر ہونا اور عرش پر ہونا دونوں کا ایک ہی مضمون ہے ۱۲ ف۳ سچ تھا یا جھوٹ۔ پتھراؤ کی آندھی سے زور کی ہوا مراد ہے جس میں کنکر پتھر اڑکر برسنے لگتے ہیں ۱۲ ف۴ باقی غیب کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے قیامت کا وقت اسی کو معلوم ہے ۱۲ ف۵ پیغمبر دیوانے ہیں جیسے کافر کہتے ہیں یا خود وہ دیوانے ہیں یعنی عنقریب اللہ تجھ کو غلبہ دیگا اور کافر ذلیل اور خوار ہونگے اسوقت معلوم ہو جائیگا کون باولا تھا ۱۲ ف۶ یعنی تو ان کے معبودوں کو برا کہنا چھوڑ دے اور ان کے ساتھ نرمی کرے تو وہ بھی تیرے ساتھ نرمی اور ملائمت سے پیش آئیں اسکے مثل آیت ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو کافروں اور مشرکوں کے ساتھ نرمی اور ملائمت کرنے سے منع فرمایا اسی کو مداہنت کہتے ہیں یعنی مناسب ہے کہ کافروں اور مشرکوں سے کھلم کھلا دشمنی اور عداوت رکھنا چاہئے ۱۲ ف۷ یعنی دنیا میں انکو طرح طرح کے مزے اور آرام دیں گے تاکہ وہ اور زیادہ غافل ہو جائیں اور غفلت ہی میں مریں مرتے ہی جہنم میں داخل ہوں یہ اللہ تعالیٰ کا استدراج اور مکر ہے خدا کی پناہ ایک حدیث میں ہے جب کوئی بندہ گناہ کرتا جائے اور پروردگار اسکو دنیا زیادہ دیتا جائے تو سمجھو کہ یہ اللہ تعالیٰ کا استدراج ہے ۱۲ ف۸ اسلیے تیری بات نہیں سنتے کہ تو نے کچھ دینا ہوگا اور روپیہ خرچنا آدمی کو مشکل لگتا ہے ۱۲ ف۹ اسلیے تیری بات سننے کی انکو ضرورت نہیں ۱۲ ف۱۰ راہ راست سے پھیر دیں گے مطلب یہ ہے کہ غصے بھری نگاہ کرتے ہیں حسن نے کہا جسکو نظر بد لگ جائے تو یہ آیت اسکا منتر ہے ۱۲ ف۱۱ میں یونہی پڑا رہتا جیسے دنیا میں تھا کمانے پینے سے مطلب تھا اعمال کا خیال بھی نہ تھا ۱۲ ف۱۲ میرا نام و نشان نہ رکھتی پھر دوبارہ زندہ ہی نہ ہوتا اس آفت میں نہ پھنستا ۱۲ ف۱۳ اور جان کی جنجال بنی اسوقت کام نہ آتی ہے ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ۝ ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ ۝ إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَاهُنَا حَمِيمٌ ۝ وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ ۝ لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ ۝	پہر دوزخ میں دھکیل دو پہر ستر ہاتہ کی لمبی زنجیر میں اسکو پرو دو ف۱ کیونکہ یہ (دنیا میں) اللہ تعالیٰ پر یقین نہیں رکہتا تہا جو سب سے بڑا ہے اور محتاج کو کہلانے کی رغبت نہیں دلاتا تہا ف۲ اب اس کا یہاں کوئی دل جلا دوست نہیں اور نہ اس کے لیے (یہاں) کہانا ہے مگر (دوزخیوں کا) پیپ لہو ف۳ یہ کہانا وہی کہائیں گے جو گنہگار ہیں (یعنے مشرک اور کافر)
۲۹	المعارج	۱	(۲۹۱) إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا ۝ وَنَرَاهُ قَرِيبًا ۝	(۲۹۱) یہ لوگ قیامت کو دور از قیاس سمجہتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ وہ نزدیک ہے (ضرور آنے والی ہے)
″	″	۲	(۲۹۲) فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا قِبَلَكَ مُهْطِعِينَ ۝ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِينَ ۝ أَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِنْهُمْ أَنْ يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ ۝ كَلَّا ۝	(۲۹۲) تو (اے پیغمبر) ان کافروں کو کیا ہو گیا ہے داہنے اور بائیں طرف سے جٹ کے جٹ تیری طرف دوڑتے آتے ہیں ف۴ کیا ان میں کا ہر کوئی یہ امید رکہتا ہے کہ وہ آرام کے باغ (بہشت) میں اجائیگا یہ تو کبہی ہونا نہیں
″	الجن	۱	(۲۹۳) وَمَنْ يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۝	(۲۹۳) اور جو کوئی اپنے مالک کی یاد سے منہ موڑ لے تو وہ اسکو سخت عذاب میں لیجائے گا ف۵
″	″	۲	(۲۹۴) حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا وَأَقَلُّ عَدَدًا ۝	(۲۹۴) یہ کافر اس وقت تک ماننے والے نہیں جب تک وہ اس عذاب کو دیکہہ نہ لیں جسکا ان سے وعدہ ہے تب وہ جان لیں گے کس کا مددگار کمزور ہے اور کس کا جتہہ گنتی میں کم ہے ف۶
″	المدثر	۱	(۲۹۵) إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا ۝ سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا ۝ إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝ ثُمَّ نَظَرَ ۝ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝ ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۝ فَقَالَ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ ۝ إِنْ هَٰذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۝ سَأُصْلِيهِ سَقَرَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ ۝ لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ۝ لَوَّاحَةٌ لِلْبَشَرِ ۝ عَلَيْهَا تِسْعَةَ	(۲۹۵) وہ تو ہماری آیتوں کا منکر ہے (قرآن کو جادو کہتا ہے) میں اسکو عنقریب (دوزخ میں) صعود پر چڑہاؤنگا ف۷ کیونکہ (جب اس سے قرآن کو پوچہا گیا) تو سوچنے لگا اور اٹکل دوڑائی اسپر خدا کی مار کیا اٹکل دوڑائی پہر اسپر خدا کی مار کیسی اٹکل دوڑائی پہر سوچا پہر تیوڑی چڑہائی اور منہ تنتنا لیا ف۸ پہر پیٹہہ پہیر کر چلتا ہوا اور شیخی میں آگیا کہنے لگا (ہو نہو) یہ قرآن (ایک قسم کا) جادو ہے (جو ہمیشہ سے) چلا آتا ہے ف۹ (ہو نہو) یہ آدمی کا (بنایا ہوا) کلام ہے ف۱۰ میں عنقریب اسکو دوزخ میں جہونکونگا اور (اے پیغمبر) تجہے کیا معلوم دوزخ کیسی بلا ہے وہ کچہ باقی نہ رکہیگی کچہ نہ چہوڑیگی ف۱۱ کہال کو جلا کر کالا کر دیگی اسپر انیس (داروغہ) مقرر

ف۱ اسکی دریں ف۱ الکرمنہ سے نکالو ابن عباس سے ایسا ہی منقول ہے کلبی نے کہا اس زنجیر میں دوزخی اس طرح پرو دے جائیں گے جیسے موتی دہاگے میں کہتے ہیں جب پروردگار کا حکم ہوگا اسکو پکڑو تو ستر ہزار فرشتے اس پر لپکیں گے اور ہر چیز اسکو دیکہا تگی وہ کہیگا میں نے تیرا کیا قصور کیا وہ جواب دیگی پروردگار تجہ پر غصے ہے تو ہر چیز تجہ پر غصے ہے ع از خدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت ف۲ یعنی خود تو کہلانا درکنار دوسروں کو بہی یہ نہیں کہتا تہا کہ محتاجوں کو کہانا کہلاؤ مطلب یہ ہے کہ خود بہی بخیل تہا اور دوسروں کو بہی چاہتا تہا کہ بخیل ہو جائیں غریب اور مسکین کو کہانا نہ دیں اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ کفر کے بعد بہر بخیلی کرنا سخت گناہ ہے ایک حدیث میں ہے کہ بخیل اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے گو عابد زاہد ہو اور سخی اسکا دوست ہے گو کتنا ہی گنہگار ہو سخی آدمی کی زندگی بڑی چین سے گذرتی ہے ہزاروں آدمی اس کے ساتہ جان دینے کو تیار رہتے ہیں اور آخرت میں بہی اسکے لیے چین ہی چین ہے ابو الدرداء اپنی بی بی سے کہتے سالن میں شوربہ بہت رکہا کر کہ محتاجوں کے کام آئے اور کہتے عذاب کی زنجیر آدہی تو ایمان کی وجہ سے اتر گئی آدہی محتاجوں کو کہلانے کی ترغیب سے ہم کیوں نہ اتاریں ف۳ ایک حدیث میں ہے کہ غسلین کا ایک ڈول زمین پر ڈالدیا جائے تو ساری دنیا میں بدبو پہیل جائے حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے ف۴ یہ کافر دو دو آنحضرتؐ کے گرد جہنڈ کے جہنڈ دوڑتے آتے اور آپ پر ٹہٹہے اڑاتے اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۵ مشرک کہتے تہے اگر مسلمان بہشت میں جائیں گے تو ہم ان سے پہلے بہشت میں پہونچیں گے اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۶ دوزخ کے عذاب میں بعضوں نے کہا صعود ایک چکنی چٹان ہے دوزخ میں دوزخیوں کو اسپر چڑہنے کا حکم دیا جائیگا۔ بڑی مشکل سے محنت اٹہا کر چڑہیں گے جب اس کے اوپر پہونچیں گے تو پہر نیچے گرا دیے جائیں پہر چڑہنے کا حکم ہوگا ۱۲ ف عذاب سے مراد بدر کا عذاب ہے یا دوزخ کا عذاب ہے کافر مسلمانوں کو کمزور اور شمار میں تہوڑا سمجہتے تہے اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			عَشَرَ ٥	ہیں۔
۲۹	المدثر	۲	(۲۹۶) فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ٥ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ ٥ فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ ٥ بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُؤْتَىٰ صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ٥ كَلَّا بَل لَّا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ ٥	(۲۹۶) ان کو کیا ہوا ہے (قرآن کی) نصیحت سے منہ موڑ لیتے ہیں ف گویا وہ جنگلی گدہے ہیں جو شیر کو دیکھ کر بہاگے اس پر یہ حوصلہ ان میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کو (خدا کیطرف سے) کھلی ہوئی کتابیں ملیں ف یہ ہونا نہیں بات یہ ہے کہ انکو آخرت کا ڈر ہی نہیں ف
”	القیمۃ	۲	(۲۹۷) فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّىٰ ٥ وَلَٰكِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ٥ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَتَمَطَّىٰ ٥ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ٥ ثُمَّ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ٥	(۲۹۷) تو وہ نہ تو (دنیا میں) ایمان لایا ف اور نہ نماز پڑہی لیکن یہ کیا کہ پیغمبر اور قرآن کو جہٹلایا اور منہ موڑ لیا پہر اکڑتا ہوا اپنے گہر والوں پاس چلدیا ف ارے تیری خرابی خرابی پر خرابی پہر تیری خرابی خرابی پر خرابی ف
”	الدہر	۱	(۲۹۸) إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلَا وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا ٥	(۲۹۸) ہم ہی نے کافروں کے لیے (آخرت میں) زنجیریں اور طوق اور دہکتی آگ (یہ سب چیزیں) تیار کر رکہی ہیں
”	المرسلٰت	۱	(۲۹۹) انطَلِقُوا إِلَىٰ مَا كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ٥ انطَلِقُوا إِلَىٰ ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ ٥ لَّا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ ٥ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ٥ كَأَنَّهُ جِمَالَتٌ صُفْرٌ ٥ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ٥	(۲۹۹) (کافروں سے اس دن کہا جائیگا) اب جسکو تم (دنیا میں) جہٹلایا کرتے تہے اسکی طرف چلو (یعنے دوزخ کی طرف دہوئیں وا) سایہ کیطرف چلو جسکی تین شاخیں ہیں (دہواں اوپر اٹہکر تین ٹکڑے ہوگیا ہے) نہ تو سہمیں ٹہنڈک ہے اور نہ آگ کی لپٹ کا بچاؤ ہے اس میں سے ایک محل کے برابر چنگاریاں اڑرہی ہیں (دور سے دیکہو تو جیسے زرد اونٹ (یا جہاز کی کالی رسیاں) اسدن (یعنی قیامت کے دن) جہٹلانیوالونکی خرابی ہوگی
”	”	۲	(۳۰۰) كُلُوا وَتَمَتَّعُوا قَلِيلًا إِنَّكُم مُّجْرِمُونَ ٥ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ٥	(۳۰۰) ارے جہٹلانیوالو تم (دنیا میں چند روز تک کچہ) کہالو اور تہوڑا سا مزہ اٹہالو تم گنا ہگار ہو اسدن جہٹلانیوالوں (گنہگاروں) کی خرابی ہوگی
”	”	”	(۳۰۱) وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ ٥ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ٥ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ٥	(۳۰۱) اور جب ان گنہگاروں سے کہا جاتا ہے (نماز کے لیے) جہکو تو جہکتے نہیں (نماز نہیں پڑہتے) اسدن جہٹلانیوالوں کی خرابی ہوگی ف تو اب قرآن کے بعد (اس سے بڑہکر) کونسا کلام ہے جس پر وہ ایمان لائیں گے ف
۳۰	النبا	۱	(۳۰۲) عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ٥ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ ٥ الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ ٥ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ٥ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ٥	(۳۰۲) یہ کافر لوگ آپس میں کیا پوچہا پاچہی کر رہے ہیں اس بڑی بات (قیامت یا قرآن کو پوچہہ رہے ہیں) جسمیں وہ اختلاف کر رہے ہیں ف نہیں نہیں انکو اب (عنقریب) معلوم ہوجائیگا پہر بہی کہتے ہیں نہیں نہیں انکو (عنقریب) معلوم ہوجائیگا ف
”	”	”	(۳۰۳) فَذُوقُوا فَلَن نَّزِيدَكُمْ إِلَّا	(۳۰۳) ہم قیامت کو دن انسے کہیں گے) اب (اپنے کیے کا) مزہ چکہو ہم تو

ف اچہی بات پر دہیان نہیں کرتے ۲ ف قریش کے کافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہنے لگے ہم میں سے ہر شخص کے سرہانے صبحکو ایک کہلی ہوئی کتاب آسمان کی طرف سے نکلے جس میں یہ لکہا ہو کہ محمد اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں تو ہم آپ کو مانیں گے اس وقت یہ آیت اتری ۳ ف اسی لیے ایسی بیہودہ باتیں بناتے ہیں لہو تم گدہوں کی اس شہنشاہ کو کیا پرواہ ہے کہ تم کتا بیں اتارے مرتے ہی تمکو دوزخ کا کندہ کیوں نہ بنادے ۴ ف پیغمبر اور قرآن پر یقین نہ کیا ۵ ف پیغمبر کی مجلس سے اٹہ گیا ۶ ف کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل کا ہاتہ پکڑا اور فرمایا ارے تیری خرابی وہ مردود کہنے لگا تم مجہکو کیا ڈراتے ہو نہ تم نہ تمہارا مالک کچہ بگاڑ سکتے ہیں اس سارے ملک میں میری عزت سب سے زیادہ ہے اسوقت یہ آیت اتری ۷ ف ابن عباس رضی نے کہا پہلے آنحضرت صلعم نے اپنی طرف سے ابوجہل کو یہ فرمایا اسے تیری خرابی پہر اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی اتارا ۸ ف کہتے ہیں یہ آیت ثقیف کے لوگوں کے حق میں اتری انکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہنے کا حکم دیا وہ کہنے لگے نماز پڑہنا تو جہکنا ہے ہمکو جہکنے میں شرم معلوم ہوتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دین کس کام کا جس میں رکوع اور سجدہ نہ ہو ابن عباس رضی نے کہا یہ آخرت میں کافروں سے کہا جائیگا جب وہ سجدہ کے لیے بلائے جائیں گے تو ان سے سجدہ نہ ہوسکیگا جیسے اوپر سورہ نون میں گذر چکا ۹ ف حدیث میں ہے کہ جب کوئی اس آیت پر پہنچے تو اس کے بعد یوں کہے امنا باللہ حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے ۱۰ ف کوئی تو قرآن کو جادو کوئی شعر کوئی اگلوں کے افسانے بتلاتا ہے کوئی قیامت کو بالکل نہیں مانتا کوئی کہتا ہے جسم کے ساتہ حشر نہ ہوگا بلکہ صرف روحانی نصاری کا بہی یہی قول ہے کوئی کہتا ہے ہم کو اس مسئلہ میں بالکل شک ہے ہم کچہ نہیں کہہ سکتے کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کافروں کو قرآن سنایا اور حشر نشر کی خبر دی تو لگے وہ آپس میں ٹہٹہے مارنے اور ایک دوسرے سے پوچہنے بہیا قیامت کیا ہے اور کب آئیگی اسوقت یہ آیت اتری ۱۱ ف مرتے وقت پردہ اٹہ جائے گا اور سمجہ لیں گے کہ پیغمبر کا فرمانا سب ٹہیک تہا یا آخرت میں معلوم ہوجائے گا ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
۳۰	البلد ۹۰	۱	(۳۲۰) وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ؕ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۟	(۳۲۰) اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں (حکموں) کو نہ مانا وہ بائیں جانب والے (یا منحوس بد نصیب ہونگے) ان پر آگ ڈالکر (اسطرف سے) بند کر دیں گے ف۱
″	الشمس ۹۱	۱	(۳۲۱) وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ؕ	اور جسکی جان کو اس نے دبا دیا (خاک میں ملا دیا یا بہکا دیا) وہ تباہ ہو چکا ف۲
″	الليل ۹۲	۱	(۳۲۲) وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۙ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۙ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ؕ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى ؕ	(۳۲۲) اور جس نے اللہ کی راہ پر دینے میں بخیلی کی اور آخرت سے بے پرواہی کی اور اچھی بات کو جھٹلایا ف۳ تو ہم اسکو آہستہ آہستہ مشکل میں پھانس دینگے ف۴ اور جب وہ (دوزخ میں جاکر) گریگا تو اسکا مال (کچھ) اس کے کام نہ آئیگا
″	″	″	(۳۲۳) لَا يَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَى ۙ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ؕ	(۳۲۳) اس میں وہی جائیگا جو بڑا بد بخت (حق بات کو) جھٹلاتا اور (اس سے) منہ پھیرتا رہا ف۵
″	العلق ۹۶	۱	(۳۲۴) اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۙ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ؕ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰۤى ۙ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ؕ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ؕ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ؕ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ۬ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ۙ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۚ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۙ	(۳۲۴) تو نے دیکھا جب ایک بندہ (حضرت محمدؐ) نماز پڑھے تو وہ اسکو روکتا ہے ف بھلا بتلا تو سہی اگر وہ (بالفرض) ہدایت پر ہو یا اچھی بات کا حکم کر رہا ہو تب بھی بتلا تو سہی اگر وہ (سچے دین کو) جھٹلاتا ہو اور (اس سے) منہ موڑ رہا ہو تب بھی وہ یہ نہیں جانتا کہ اللہ دیکھ رہا ہے ف وہ یہ سمجھے کہ اگر (ایسی شرارتوں سے) باز نہ آئیگا تو ہم (قیامت کے دن) اسکی چوٹی پکڑ کر گھسیٹیں گے جو ایسی کمبخت جھوٹی بدکار ہے ف اسکو چاہیے اپنی یار دوستوں کو بلائے ف۹
″	البينة ۹۸	۱	(۳۲۵) لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۙ	(۳۲۵) کتاب والے اور مشرک جو کافر ہیں وہ (اپنے کفر سے) باز آنیوالے نہیں تھے اس وقت تک کہ ایک کھلی دلیل انکے پاس نہ آجائے
″	″	″	(۳۲۶) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ؕ	(۳۲۶) بیشک کتاب والوں اور مشرکوں میں سے جو کافر ہے ف وہ (قیامت کے دن) دوزخ کی آگ میں ہونگے ہمیشہ اسی میں رہیں گے وہ ساری خلقت میں بدتر ہیں ف
″	الماعون ۱۰۷	۱	(۳۲۷) اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ؕ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۙ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ؕ	(۳۲۷) اے پیغمبر تو نے اس شخص کو دیکھا جو بدلے کے دن (قیامت) کو جھٹلاتا ہے پھر یہی شخص یتیم کو دھکا دیتا ہے ف اور محتاج کو خود کھلانا تو کیا اسکو کھلانے کیلئے دوسروں کو بھی آمادہ نہیں کرتا (رغبت نہیں دلاتا) (۲۹)

صِفَاتُ الْفَاسِقِيْنَ باب ۲۹ فاسقوں کا بیان

ف۱ یعنے دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاوینگے کسی طرف سے نہ ہوا آنے پائیگی نہ وہ بھاگ کر نکل سکیں گے ۱۲ ف۲ نامراد ہوا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور جس نے اپنی جان کو دبا دیا وہ نامراد ہوا گھاٹے میں آگیا۔ بعضوں نے کہا قسم کا جواب محذوف ہے یعنے اللہ تعالیٰ قریش کے کافروں کو الٹ مارے گا جیسے ثمود کو الٹ مارا آگے ثمود کا بیان کیا ۱۲ ف۳ اچھی بات کی تفسیر اوپر گذر چکی ہے ۱۲ ف۴ یعنی دھیرے دھیرے مصیبت میں لیجائیں گے یعنے وہ کام اس سے کرائیں گے جس سے دنیا اور آخرت دونوں میں تکلیف ہو صحیح حدیث میں ہے ہم آپ کے ساتھ ایک جنازے میں تھے آپ نے فرمایا تم میں ہر شخص کا ٹھکانا دوزخ یا بہشت میں لکھا جا چکا ہے تب صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ پھر ہم بھروسہ کیوں نہ کریں (کوشش سے کیا فائدہ جو لکھا ہے وہ پورا ہوگا) آپ نے فرمایا نہیں عمل کیے جاؤ ہر شخص کو وہی آسان کیا جائیگا جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے اگر نیکوں میں ہے تو نیکوں کا عمل اسکے لیے آسان کیا جائیگا اگر بد بختوں میں ہے تو بد بختوں کا عمل اسکے لیے آسان کیا جائیگا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی فاما من اعطی سے اخیر تک ۱۲ ف۵ حق بات یعنے سچے دین کو پیغمبروں نے جو بات بتلائی اسکو جھٹلاتا رہا اس آیت سے مرجیہ نے یہ دلیل لی ہے کہ دوزخ میں وہی جائیگا جو کافر ہے مومن کتنا ہی گنہگار ہو دوزخ میں نہیں جائیگا اہل حدیث کہتے ہیں کہ دوسری بہت آیتوں سے اور حدیثوں سے گنہگار کا دوزخ میں جانا ثابت ہوتا ہے جیسے ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم اور ان الذین یرمون المحصنت الغافلات المومنات لعنوا فی الدنیا والآخرۃ ولہم عذاب عظیم اور ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء اور شفاعت کی متواتر حدیثوں میں یہ ہے کہ گنہگار مسلمانوں کا ایک گروہ دوزخ میں چلا جائیگا پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے دوزخ سے نکالا جائیگا تو اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ دوزخ کا ایک خاص مقام ہے جو کافروں اور مشرکوں کے لیے تیار کیا ہے وہی بد بخت جائے گا جس نے حق بات کو جھٹلایا ۱۲

باقی در صفحہ

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱	البقرۃ	۳	(۱) وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ	(۱) اور گمراہ انہیں کو کرتا ہے جو حکم نہیں مانتے ف۱ جو اللہ کے اقرار کو پکا کرکے پھر توڑتے ہیں اور جس کے جوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم کیا اس کو پھوڑتے ہیں اور ملک میں فساد مچاتے ہیں یہی لوگ ٹوٹا اٹھائیں گے ف۲
۵	النسآء	۱۴	(۲) وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰي نَفْسِهٖ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓــــًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝	(۲) اور جو کوئی گناہ کرتا ہے تو وہ اپنا نقصان آپ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے حکمت والا ف۳ اور جو کوئی خطا (صغیرہ) یا گناہ (کبیرہ) کرے پھر ایک بے قصور پر اس کو تھوپ دے (جیسے طعمہ نے کیا) تو اس نے طوفان اور کھلا گناہ سر پر لیا ف۴
۸	الانعام	۱۴	(۳) اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ۝	(۳) جو لوگ گناہ سمیٹتے ہیں وہ اپنے کیے کی سزا جلدی پائیں گے۔
۸	″	۱۵	(۴) وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ۝ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰي نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ۝ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ۝	(۴) اور ف۵ اسی طرح ہم نے ہر بستی میں جو گنہگار ہیں انہی کو بڑا بنایا ہے ف۶ اس لیے کہ وہ اس بستی میں مکاری ف۷ کریں ف۸ اور وہ اپنی جانوں سے آپ مکاری کرتے ہیں ف۹ اور سمجھتے نہیں ف۱۰ اور جب ان کے پاس کوئی نشانی آتی ہے ف۱۱ تو کہتے ہیں ہم تو کبھی ایمان لانیوالے نہیں جب تک اللہ کے پیغمبروں کو جو چیز ملی ہے (یعنی پیغمبری) وہ ہم کو نہ ملے ف۱۲ اللہ خوب جانتا ہے جہاں وہ پیغمبری کرتا ہے جن لوگوں نے یہ قصور کیا ف۱۳ ان کو خدا کے پاس ان کی مکاری کی سزا میں جلد ذلت ہو گی اور سخت مار پڑے گی
۲۰	العنکبوت	۱	(۵) اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝	(۵) کیا جو لوگ برے کام کر رہے ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم سے بچ کر نکل جائیں گے (ہمارے قابو سے باہر ہو جائیں گے) ان کا برا خیال ہے ف
۲۱	السجدۃ	۲	(۶) وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝	(۶) اور جن لوگوں نے نافرمانی کی (گنہگار رہے) ان کا ٹھکانا دوزخ ہے پھر جب وہاں سے نکل جانا چاہیں گے پھر اسی میں ڈالدیے جائیں گے اور ان سے کہا جائیگا دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھو جس کو تم (دنیا میں) جھٹلاتے تھے ف
۲۲	فاطر	۲	(۷) وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ	(۷) اور جو لوگ (اے پیغمبر تیرے ستانے کو) بری بری مکر کرتے ہیں ان کو

ف۱ یعنے فاسق اور بدکاروں کو اللہ جل شانہ نے اسی سورت میں اوپر کئی مثالیں بیان کیں ایک تو آگ سلگانیوالے کی دوسری بارش اور اندھیری کی اس پر کافروں نے کہا کہ اللہ کی شان کے خلاف ہے ایسی مثالیں بیان کرنا تب یہ آیت اتری اکثر مفسروں نے یوں کہا ہے کہ اللہ نے سورہ حج میں مکھی کی مثال بیان کی اور سورہ عنکبوت میں مکڑی کی اس پر کافروں نے عیب پکڑا کہ ایسی ذلیل چیزوں کی مثال لانا بے شرمی ہے ارشاد ہوا کہ مکھی اور مکڑی تو بڑی ہے ایک مچھر کی بھی مثال بیان کرنے میں اللہ نہیں شرماتا مچھر سے بڑی مکھی اور مکھی سے بڑی مکڑی ہے فما فوقہا سے یہ مراد ہے کہ مچھر سے بڑی چیز کی اور بعض نے کہا کہ فوقہا سے یہ مراد ہے کہ مچھر سے بھی کم جیسے حدیث میں ہے کہ ساری دنیا اللہ کے نزدیک اگر مچھر کے بازو کے برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ نہ دیتا اصل یہ ہے کہ مثال بیان کرنا بڑی دانائی اور دور اندیشی ہے اور عمدہ مثالیں لا کر مطلب سمجھانا بڑی فصاحت اور بلاغت کی دلیل ہے مگر کافر خود احمق اور بیوقوف تھے کہ مثال بیان کرنا انہوں نے عیب سمجھا ع گل ست سعدی و در چشم دشمنان خارست ۱۲ ف۲ یہ صفت بیان کی اللہ نے حکم نہ ماننے والوں یعنے فاسقوں اور بدکاروں کی اللہ کے اقرار سے مراد وہ اقرار ہے جو روز الست میں اللہ نے سب ارواح بنی آدم سے لیا تھا ۱۲ ف۳ یعنے ایک کے گناہ میں دوسرا انہیں پکڑا جاویگا جو گناہ کریگا اسکی سزا پاویگا ۱۲ ف۴ یعنے پہلا تو ایک ہی گناہ اس نے کیا تھا اب ایک رہ اور جڑ یا دوسرے بے قصور کو پھنسا دیا تو طوفان جوڑنیکا ایک دوسرا گناہ ہوا دونو کا بوجھ اسکے سر پر ہوگا ۱۲ ف۵ جیسے مکہ میں جو بڑے لوگ ہیں امیر اور مالدار وہی بادشاہ اور بدکار ہیں اسیطرح ہم نے ف۶ امیر اور رئیس اور نواب اکثر ایسے ہی لوگ ہیں خدا پرست اور نیکبخت لوگ اکثر غریب اور ناتوان ہیں ۱۲ ف۷ اور فریب جھوٹ دغابازی ظلم و جور ۱۲ ف۸ لوگوں کو زبردستی ایمان لانے سے روکیں رات دن گناہ اور ظلم میں مصروف رہیں ۱۲ ف۹ کیونکہ اسکا وبال خود ان پر پڑیگا تو گویا اپنے تئیں آپ فریب دیتے ہیں ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			شَدِيدٌ ۖ وَمَكْرُ أُولَٰئِكَ هُوَ يَبُورُ ۝	سخت عذاب ہوگا اور ان کا مکر خود ہی تباہ ہوگا ف١
٢٦	الفتح	١	(٨) وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ الظَّانِّينَ بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۚ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ ۖ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۝	(٨) اور منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو سزا دے ف٢ جو اللہ کے حق میں (طرح طرح کی) بدگمانیاں کرتے ہیں اب یہی مصیبت کے چکر میں آگئے ف٣ اور خدا کا غضب ان پر آ نازل ہوا، اور اس نے انکو پھٹکار دیا اور اس کے علاوہ اس نے انکے لیے دوزخ تیار کر رکھی ہے اور (وہ بہت ہی) بری جگہ ہے

صِفَاتُ الْمُنٰفِقِيْنَ — باب ٣ منافقوں کا بیان

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
١	البقرۃ	٢	(١) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ ۝ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ۝ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ۝ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِنْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ ۗ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَٰكِنْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ ۝ اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝ أُولَٰئِكَ	(١) کچھ لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو منہ سے تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن (قیامت) پر مگر انکو یقین نہیں ہے ف٤ اللہ تعالیٰ اور مومنوں کو دغابازی کرتے ہیں وہ اپنے آپکو دغا دیتے ہیں اور نہیں سمجھتے ف٥ انکا دل (پہلے ہی سے) بیمار تھا اللہ تعالیٰ نے اور زیادہ بیمار کر دیا اور جھوٹ بولنے کی سزا میں دکھ کی مار پڑے گی جب ان سے کہو ملک میں فساد مت پھیلاؤ تو کہتے ہیں ہم تو سنوارنے والے ہیں سن لو یہی لوگ فسادی ہیں پر نہیں سمجھتے اور جب ان سے کہو ایمان لاؤ جس طرح اور دیگر لوگ ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں کیا ہم بھی انہیں کی طرح ایمان لائیں جس طرح بیوقوف لوگ ایمان لائے ہیں سن لو وہ خود بیوقوف ہیں پر نہیں جانتے ف٦ اور یہ لوگ جب سچے ایمان داروں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم بھی ایمان دار ہیں اور جب اکیلے اپنے شیطانوں کے ساتھ ہوتے ہیں ف٧ تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ (ہی) ہیں ہم تو دل لگی کرتے ہیں ف٨ اللہ جلشانہ ان سے دل لگی کرتا ہے اور ان کو شرارت میں بھٹکتے ہوئے چھوڑ دیتا ہے ف٩ یہی ہیں وہ لوگ جنہوں نے راہ کے بدلے گمراہی مول لی تو نہ ان کو اس سوداگری میں کچھ نفع ہوا نہ انہوں نے

ف١ مراد وہ مکر ہے جو کافر قریش دار الندوہ میں جمع ہو کر کیا تھا کہ ہر ایک قبیلے کا ایک ایک آدمی اٹھے اور سب ملکر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایکبارگی وار کریں تو بنی ہاشم سب قبیلوں سے لڑ نہ سکیں گے شیطان ملعون نے اور سب مشرکوں نے اسکو پسند کیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے انکا مکر چلنے نہ دیا اپنے پیغمبر کو بچا لیا اور خود یہ مکر کرنے والے ذلیل اور خوار ہوئے بڑی بڑے جنگ بدر میں مارے گئے ۱۲ ف٢ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بدگمان یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کی مدد نہ کریگا مسلمانوں کا غلبہ نہ ہوگا ۱۲ ف٣ وہ مردود مسلمانوں کے لیے گردش کا انتظار کرتے رہتے تھے اللہ نے فرمایا انہی پر بری گردش پڑے گی ۱۲ ف٤ اگلی آیت میں ان کافروں کا ذکر تھا جو کھلم کھلا کافر تھے اب اس آیت سے ان لوگوں کا بیان شروع ہے جنکو منافق کہتے ہیں یہ لوگ کافروں سے بھی بدتر ہیں اور قیامت میں انکو کافروں سے بھی زیادہ عذاب ہوگا یعنے دوزخ کے سب سے نیچے طبقے میں ڈالے جاوینگے ۱۲ ف٥ دغابازی اس شخص سے چلتی ہے جو دل کا حال نہیں جانتا اللہ تعالیٰ تو دلوں کی بات جانتا ہے اور پیغمبر اور ایمان والوں کو بھی بتلا دیتا ہے کہ یہ لوگ دغاباز ہیں پھر انکی دغابازی کا نقصان انہی پر پڑے گا دنیا میں ذلیل ہونگے آخرت میں سخت عذاب میں مبتلا ہونگے گویا وہ اپنی جانوں کے ساتھ دغابازی کر رہے ہیں یعنے اپنی جان کو خود آفت میں ڈال لیتے ہیں پر سمجھتے نہیں ف٦ سمجھ لوگ جو صدق دل سے مسلمان ہوئے تھے صحابہ کرام اور بعضوں نے کہا عبد اللہ بن سلام وغیرہ یہ منافق عقل کے اندھے اپنے تئیں بڑا عقلمند سمجھتے تھے اور جہل مرکب میں گرفتار تھے اور سچے مسلمانوں کو بیوقوف اور سادہ لوح جانتے تھے اللہ نے فرمایا کہ وہ خود بیوقوف ہیں ایسا ہی ہوا کہ انکی بیوقوفی سب پر کھل گئی دنیا میں ذلیل اور خوار ہوئے اور قیامت کے دن عذاب میں گرفتار اور جن کو بیوقوف کہتے تھے وہ باعزت اور باوقار رہے دنیا میں حکومت اور دولت ہاتھ آئی اور آخرت میں جنت ۱۲ ف٧ جہاں سچا ایماندار کوئی نہیں ہوتا بلکہ کافروں اور منافقوں کا جمگھٹا ہوتا ہے اور وہ انسے پوچھتے ہیں کیا تم بھی ایمان لے آئے تو کہتے ہیں الخ باقی بر صفحہ

الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ۔

راہ پائی ۔

النساء ۹

(۲) أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَن يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَن يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا ۔ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنكَ صُدُودًا ۔ فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَاءُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا ۔ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُل لَّهُمْ فِي أَنفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا ۔

(۲) (اے پیغمبر) کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دمنہ سے کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے جو تجھ پر اترا (یعنے قرآن) اور جو تجھ سے پہلے (اور پیغمبروں پر) اترا باوجود اس کے وہ چاہتے ہیں کہ اپنا مقدمہ شیطان کے پاس لیجائیں ف۱ حالانکہ ان کو حکم ہو چکا ہے کہ شیطان کی بات نہ مانیں اور شیطان چاہتا ہے کہ انکو بہکا کر دور پھینکدے ف۲ اور جب ان سے کہا جاتا ہے اس کیطرف آؤ جو اللہ تعالی نے اتارا اور رسول کیطرف ف۳ تو منافقوں کو دیکھتا ہے رک کر منہ پھیر لیتے ہیں ف۴ پھر اس وقت ان کا کیا حال ہوگا (کیسے ذلیل اور خوار ہونگے) جب انہی کے کاموں کی سزا میں انپر کوئی مصیبت آن پڑے گی اور اللہ کی قسم کھاتے ہوئے تیرے پاس آئیں گے کہ ہم ف۵ تو صرف سلوک اور میل جول چاہتے تھے ف۶ یہی ہیں وہ لوگ جن کے دلوں کی بات کو اللہ تعالی جانتا ہے ف۷ تو ان سے درگذر کر ف۸ اور انکو سمجھا دے ف۹ اور ایسی بات کہہ جو ان کے دل پر چوٹ لگائے ف۱۰

۱۱ (۳) وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا بَرَزُوا مِنْ عِندِكَ بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي تَقُولُ ۔ وَاللَّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُونَ ۔ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۔ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ۔

(۳) اور جب تو کوئی حکم دیتا ہے تو (منافق کہتے ہیں ہمارا کام مان لینا ہے مان لیا جب تیرے پاس سے (اٹھ کر) باہر جاتے ہیں تو انہی کا ایک گروہ جو (تو نے یا انہوں نے) کہا تھا راتوں کو (بیٹھ کر) اسکے خلاف تجویز کرتا ہے ف۱۱ اور وہ جو راتوں کو صلاحیں کرتے ہیں اللہ تعالی سب لکھتا جاتا ہے ف۱۲ تو ان سے درگذر کر اور اللہ پر بھروسا کر اور اللہ بس ہے کام بنانے والا ف۱۳

(۴) وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ ۔ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ ۔ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ

(۴) اور جب انکے پاس کوئی امن کی یا ڈر کی خبر آتی ہے اسکو اڑا دیتے ہیں ف۱۴ اور اگر وہ اڑانے سے پہلے اسکو پیغمبر اور اپنے سرداروں کے پاس لیجاتے (ان سے اس خبر کی تحقیق کرتے) تو جن لوگوں کو خبر کی تلاش رہتی ہے (ان اڑانے والوں میں سے) وہ خود ان سے (یعنی پیغمبر سے اور سرداروں سے) اس خبر کو اچھی طرح معلوم کر لیتے ف۱۵ اور اگر تم پر اللہ کا فضل و کرم نہ ہوتا (یہ کہ

ف۱ کعب بن اشرف پاس جو یہودیوں کا سردار اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا دشمن اور مخالف تھا ۱۲ ف۲ لیتے حق اور سچائی سے بہت دور گمراہی اور باطل کے بیچ میں لیجاوے یہ آیت ایک یہودی اور منافق کے باب میں اتری (جو اپنے کو مسلمان کہتا تھا) دونوں میں کچھ جھگڑا ہوا یہودی نے کہا اچھا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو جو تمہارے پیغمبر ہیں منافق نے کہا نہیں کعب بن اشرف کے پاس چلو ۱۲ ف۳ یعنی اللہ تعالی اور رسول کا حکم یا انہی کے حکم سے اپنا جھگڑا فیصلہ کرو ۱۲ ف۴ کیونکہ انکو معلوم ہے کہ تو سچ انصاف سے فیصلہ کرے گا کسی کی جانبداری نہیں کریگا ۱۲ ف۵ جو دوسرے کے پاس اپنا مقدمہ لیگئے تھے ۱۲ ف۶ یہ نہیں تھا کہ ہم آپ کے فیصلہ سے ناراض ہو کر دوسرے کے پاس گئے تو ہمارا مطلب یہ تھا کہ لوگ خوش رہیں اور ملجاویں یعنی صرف ظاہرداری اور لوگوں کو ملانا مقصود تھا حق کی مخالفت کرنا ۱۲ ف۷ یعنی انکے دل میں جو شرارت اور منافقی اور دروغ گوئی بھری ہوئی ہے ۱۲ ف۸ یعنی ان کو سزا مت دے خاموش ہو جا ۱۲ ف۹ کہ نفاق کا نتیجہ بہت برا ہے دنیا اور آخرت دونو برباد ہونگے ۱۲ ف۱۰ یعنی کچھ اثر ہو تاکہ وہ آئندہ کے لیے نفاق اور شرارت سے توبہ کریں مثلاً یوں سمجھا کہ اگر تم ایسا کروگے تو ایک نہ ایک دن اللہ تعالی تمہارا حال کھول دیگا اسوقت ذلیل و خوار ہوگے تم مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل ہوگے اور تمہاری بال بچے لونڈی غلام بنیں گے مال و متاع سب لوٹ جاویگا ۱۲ ف۱۱ یعنی تو نے جو حکم دیا تھا اسکے خلاف دوسری صلاح ٹھراتا ہے ۱۲ ف۱۲ خاموش ہو جا انکے نام مت کھول یا انکو سزا مت دے ۱۲ ف۱۳ بعضوں نے کہا یہ آیت منسوخ ہے جہاد کی آیت سے ۱۲ ف۱۴ امن کی خبر یہ کہ مسلمانوں کو فتح ہوئی ڈر کی خبر یہ کہ مسلمانوں کو فلانے مقام پر شکست ہوئی بعضے نادان مسلمان یا منافق یہ کرتے تھے جب کوئی ایسی خبر سنتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے سے پہلے اس خبر کو مشہور کر دیتے ۱۲ ف۱۵ اور غلط خبر نہ اڑاتے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور اگر اسکو پہونچاتے رسول تک اور اپنے اختیار والوں تک تو اسکو تحقیق کر لیتے جو ان میں تحقیق کرنے والے ہیں ۱۲

			لَا تَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝	اس نے پیغمبر بھیجے اور کتابیں اتاریں تو تم شیطان کے تابع ہو جاتے مگر تھوڑے ف
۵	النساء	۳	(۵) فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ۝ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۝ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝	(۵) مسلمانو، تم کو کیا ہو گیا ہے تم منافقوں کے باب میں دو گروہ ہو گئے ہو ف اور اللہ نے تو انکے کاموں کی سزا میں انکو الٹ دیا (یعنی انکو کافر بنا دیا یا ان کو تباہ کر دیا) کیا تم چاہتے ہو کہ جسکو خدا نے گمراہ کیا ہے کو تم راہ پر لاؤ اور جسکو اللہ گمراہ کرے اس کے لیے تو ہرگز کوئی راہ نہیں نکال سکتا ف
”	”	۲۰	(۶) بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ۝ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝	(۶) (اے پیغمبر) منافقوں کو تکلیف کے عذاب کی خوشخبری دے جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا عزت کی تلاش وہاں کرتے ہیں تو عزت تو ساری اللہ تعالے کی ہے ف
”	”	”	(۷) اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ۝ الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۝ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۝ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۝ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۝ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۝ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۝ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۝ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝	(۷) بیشک اللہ منافقوں اور کافروں سب کو دوزخ میں اکٹھا کرنیوالا ہے (یہ منافق وہ ہیں) جو تم کو تکتے رہتے ہیں (یعنے منتظر رہتے ہیں) اگر اللہ نے تم کو فتح دی (اور لوٹ کا مال ملا) تو کہتے ہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ف اور جو (کہیں) کافروں کی قسمت کھل گئی (انکو فتح ہو گئی) تو (کافروں سے جا کر یوں) کہتے ہیں کیا ہمنے تمکو گھیر نہیں لیا تھا۔ اور مسلمانوں سے نہیں بچایا تھا ف تو (مسلمانو) اللہ تو تم میں اور منافقوں میں) قیامت کے دن فیصلہ کر دیگا اور اللہ تو ہرگز کافروں کو مسلمانوں پر غالب نہیں کریگا ف منافق سمجھتے ہیں کہ وہ اللہ کو فریب دیتے ہیں اور (یہ نہیں جانتے کہ) اللہ تو انکو فریب دے رہا ہے ف اور جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو الکساتے ہوئے ف لوگوں کو دکھاتے ہیں ف اور اللہ کی یاد نہیں کرتے مگر تھوڑی ف کفر اور ایمان کے بیچ میں ادہر ڈانواں ڈول ہیں (نہ پوری) ادہر (مسلمان) نہ (پورے) ادہر (کافر) اور اللہ جسکو گمراہ کرے اسکے لیے تو کوئی راہ نہیں نکال سکتا (جس سے وہ حق پر پہونچ جائے)
”	”	۲۱	(۸) اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۝ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ	(۸) بیشک منافق دوزخ کے سب سے نیچے کے درجے میں رہینگے اور کوئی انکا مددگار (وہاں) تو نہ پائیگا ف مگر جن لوگوں نے توبہ کی اور اپنی نیت

ف شاہ ولی اللہ صاحب نے فرمایا یعنی آدمی جنکی عقل نہایت صائب ہوتی وہ شاید شیطان کے شر سے بچتے اور توحید اختیار کرتے ف اور ناحق آپس میں جھگڑتے ہو ف جب آنحضرت صلعم جنگ احد کے لیے نکلے تو عبداللہ بن ابی منافقوں کا سردار بھی اور دوسرے منافقوں کو لیکر آپ کے ساتھ گیا رستہ سے لوٹ کر چلا آیا اب مسلمان انکے اور اسکے ساتھیوں کے باب میں لگے جھگڑنے کسی نے کہا اس جنگ سے لوٹ کر ہم انکو قتل کر ینگے کسی نے کہا نہیں ہنسے ددظاہر میں وہ مسلمان ہیں تب یہ آیت اتری شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو ظاہر میں بھی مسلمان نہ تھے مگر آنحضرت صلعم کے ساتھ محبت اور ملاپ جتاتے تھے اس غرض سے کہ آپ کی فوج ہماری قوم پر چڑھے تو ہماری جان و مال بچ رہے انکے باب میں مسلمانوں کا اختلاف ہوا کوئی کہنے لگا انسے صحبت اور ملاقات ترک کرو تاکہ ایک طرف ہو جاویں کوئی کہنے لگا نہیں شاید وہ آئندہ مسلمان ہو جاویں اللہ تعالے نے فرمایا تمکو ان لوگوں کی کیا فکر ہدایت اور گمراہی اللہ تعالے کے ہاتھ میں ہے ف یہ اللہ کے دوستوں کو چھوڑ کر کافروں سے جو اللہ کے دشمن ہیں عزت ڈھونڈھنا صریح نادانی اور بیوقوفی ہے مترجم کہتا ہے ہمنے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے جو شخص کافروں کی خوشامد کرنے لگا اور اپنے ہم قوم لوگوں سے علاحدہ ہو کر ان سے ملگیا اسکی کچھ بھی عزت نہ ہوئی بلکہ کافر بھی اسکو ذلت کی نگاہ سے دیکھنے لگے اور جو شخص اچھے اور برے ہر حال میں اپنی قوم کے ساتھ رہا اسکو سب لوگ یہانتک کہ دشمن بھی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور شریف اور باہمت جانتے ہیں ف یعنے ہم بھی تو مسلمان ہیں کلمہ گو ہیں ہمارا بھی حصہ لگاؤ ف یعنے کافروں پر اپنا احسان اس طرح جتاتے ہیں کہ ہم نے تم کو گھیر لیا تھا چاہتے تو تم کو بالکل قتل کر ڈالتے لیکن ہمنے تم کو چھوڑ دیا دوسرے ہم اس طرح سے تمکو گھیرے رہے کہ مسلمان تم تک نہ پہونچ سکے ورنہ تم کو مار ہی ڈالتے

(باقی ضمیمہ)

			تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَ اَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝	درست کر لیا ف اور اللہ کو مضبوط تھاما (یعنی اسی پر بھروسہ کیا) اور خالص خدا کے لیے عمل کیا (نہ ریا اور نہ دکھانے کو) تو یہ لوگ (سچے مسلمانوں کے ساتھ (بہشت میں) ہونگے اور اللہ مسلمانوں کو بڑا ثواب دینے والا ہے
۹	المآئدة	۸	(۹) فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ؕ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ۝	(۹) جن لوگوں کے دلوں میں (کفر اور نفاق کی) بیماری ہے تو دیکھتا ہے کہ وہ ان میں ف دوڑ دوڑ جاتے ہیں ف کہتے ہیں ہمکو ڈر ہے ہم پر گردش ف نہ آجاوے ف شاید کوئی دن میں اللہ (مسلمانوں کو) فتح دیدے یا اور کوئی کام اپنی طرف سے کرتا ہے اسوقت اپنے جی کی چھپائی ہوئی بات پر پچتائیں گے ف اور ف مسلمان (مسلمانوں سے) کہیں گے کیا یہ وہی لوگ ہیں جو بڑے زور سے قسمیں کھاتے تھے کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں انکے سب کام (جو اچھے بھی کیے تھے) اکارت ہوئے اور نقصان میں آگئے ف
۱۰	الانفال	۰	(۱۰) اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝	(۱۰) جب منافق اور جن کے دل میں (شرک کی) بیماری تھی کہنے لگے ان مسلمانوں کو ان کے دین نے دھوکا دیا اور ف جو کوئی اللہ پر بھروسا کرے تو اللہ تعالیٰ تو زبردست حکمت والا ہے ف
۱۱	التوبة	۰	(۱۱) فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝	(۱۱) تو اے پیغمبر انکے مال اور اولاد (کی کثرت) پر تعجب نہ کر ف اللہ اور کچھ نہیں یہی چاہتا ہے کہ انکو دنیا کی زندگی میں ان چیزوں کا عذاب لگاوے ف۱۲ اور انکی جانیں نکلیں وقت وہ کافر ہیں ف۱۳
۱۲	؍	؍	(۱۲) وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؕ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ۝	(۱۲) اور یہ منافق اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ بیشک وہ تم ہی میں کے ہیں ف۱۴ حالانکہ وہ تم میں کے نہیں (مسلمان نہیں ہیں) بلکہ وہ ڈر پوک لوگ ہیں ف۱۵
۱۳	؍	؍	(۱۳) وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ	اور اے پیغمبر انمیں بعضے ایسے ہیں جو زکوٰۃ (کے بانٹنے) میں الخ پر آنکھ مارتے ہیں ف۱۶
۱۴	؍	۹۰۸	(۱۴) وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ	(۱۴) اور ان (منافقوں) میں سے بعضے ایسے ہیں جو پیغمبر کی بدی کرتے ہیں کہتے ہیں وہ تو نرا کان ہے ف اے پیغمبر کہدے کان ہے تو تمہاری بہتری کا ف اللہ تو پر یقین رکھتا ہے اور مسلمانوں کی بات مان لیتا ہے ف۱۹ اور تم میں سے ایمانداروں کے لیے وہ رحمت ہے اور جو لوگ اللہ کے پیغمبر کو ستاتے ہیں انکو ف دکھ تکلیف کا عذاب ہوگا (مسلمانو) یہ لوگ تم کو راضی کرنے کے

ف کو بعد نفاق چھوڑ کر ایمان پیدا کیا ۔ ف یعنی یہود اور نصاریٰ میں ۔ ف انکی دوستی پر مرے جاتے ہیں ۱۲ ف مصیبت زمانہ کا انقلاب الخ ۔ ف پھر کافروں کی حکومت آجاوے اور ہم تمہارے جکڑ میں آجاویں ۱۲ ف اور کوئی کام یہ ہے کہ منافقوں کا پردہ پھٹ جاوے انکا نفاق کھل جاوے یا کافروں پر جزیہ مقرر کیا جاوے وہ مسلمانوں کے تابعدار بنکر رہیں ۱۲ ف کوئی دن میں جب ان منافقوں کا نفاق کھل جائیگا ۱۲ ف دنیا اور آخرت دونو برباد ہوئیں دنیا میں ذلیل ہوئے آخرت میں سخت عذاب میں گرفتار ہوئے یعنی دوزخ کے نیچے کا درجہ پاویں ملا جس میں سب سے زیادہ تکلیف ہے ۱۲ ف۹ اللہ تعالیٰ ان کا جواب یوں دیتا ہے ۱۲ ف۱۰ اور زبردست ہے جسکا بھروسا ہو اس کا دل ضرور مضبوط ہوگا اس وجہ سے مسلمان تمہارے مقابلہ پر جوش اور آمادہ ہیں ۱۲ ف۱۱ کہ اگر اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہوتا تو یہ اس قدر مالدار اور صاحب اولاد کیوں ہوتے ۱۲ ف۱۲ رات دن مال جوڑنے اور اولاد کی فکروں میں لگے رہیں ۱۲ ف۱۳ اپنے مال اور اولاد ہی کیطرف انکا خیال ہو نہ عاقبت کی فکر نہ خدا سے کوئی غرض اگرچہ مسلمان کو بھی اپنے مال اور اولاد کی فکر ہوتی ہے مگر وہ خداوند کریم کی رضامندی کا خیال سب پر مقدم رکھتا ہے تو اس کے حق میں یہ چیزیں عذاب نہیں ہیں ۱۲ ف۱۴ یعنی سچے مسلمان ہیں ۱۲ ف۱۵ ڈرتے ہیں کہ اگر اپنے تئیں مسلمان نہ کہیں گے تو کافروں کیطرح مسلمانوں کے ہاتھ سے سزا پاویں گے ۱۲ ف۱۶ یعنی طعنہ دیتے ہیں عیب لگاتے ہیں ۱۲ ف۱۷ یعنی ہر ایک کی سن لیتا ہے اور جو کچھ سن لیتا ہے ہوا یہ کہ ان منافق مردودوں میں سے بعضوں نے آنحضرت کی برائی کی دوسروں نے انکو منع کیا اور کہا ایسا نہ ہو آپ تک خبر پہنچ جائے انہوں نے کہا پہنچ جائے تو کیا ڈر ہے وہ تو نرے کان ہیں یعنی کان کے کچے ہیں ہم جا کر کہدیں گے کہ جھوٹ ہے وہ ہماری بات سن لینگے ۱۲ ف۱۸ یعنی تمہاری بھلی بات سن لیتا ہے پھر اس میں کیا قباحت ہے یہ تو شرف ہے اور برائی تو نہیں سنتا ۔ ف۱۹ کیونکہ مسلمان جھوٹے نہیں ہوتے ۱۲ ف۲۰ آخرت میں یا دنیا اور آخرت دونوں میں ۱۲

لِيُرْضُوكُمْ ۚ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُرْضُوهُ إِنْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ ۝ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُ مَنْ يُحَادِدِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَأَنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيمُ ۝ يَحْذَرُ الْمُنَافِقُونَ أَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلِ اسْتَهْزِئُوا إِنَّ اللَّهَ مُخْرِجٌ مَا تَحْذَرُونَ ۝ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۚ إِنْ نَعْفُ عَنْ طَائِفَةٍ مِنْكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ۝ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ ۚ نَسُوا اللَّهَ فَنَسِيَهُمْ ۗ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ وَعَدَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللَّهُ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ ۝ كَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوا أَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَأَكْثَرَ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا فَاسْتَمْتَعُوا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِي خَاضُوا ۚ أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ

لیے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں اور اگر ان میں ایمان ہوتا تو اللہ اور اس کے رسول کو راضی کرنا زیادہ ضرور تھا کیا ان لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ جو اللہ اور اس کے رسول سے ہٹ کر رہے ف۲ اسکے لیے دوزخ کی آگ (تیار) ہے ہمیشہ اس میں رہیگا یہ بڑی رسوائی ہے منافق یہ ڈرتے ہیں (ایسا نہ ہو کہیں) مسلمانوں پر ایسی کوئی سورت اترے جو انکے دل کی بات مسلمانوں کو بتلادے کہدے اچھا ہنسو جس سے تم ڈرتے ہو خدا اس کو ضرور کھولیگا اور ف۳ (اے پیغمبر) اگر تو ان (منافقوں) سے پوچھے (یہ کیا باتیں ہیں) تو کہیں گے ہم تو یونہی گپ شپ کرتے تھے اور دل لگی کہدے کیا ف۴ تم اللہ اور اسکی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنسی ٹھٹھا لگاتے تھے ف۵ بہانے مت کرو (باتیں نہ بناؤ) تم ایمان لاکر ف۶ پھر کافر ہوگئے اگر ہم تم میں سے بعضوں کی قصور معاف بھی کردیں ف۷ تو بعضوں کو انکے قصور ہونیکی وجہ سے سزا دینگے ف۸ منافق مرد ف۹ اور منافق عورتیں ف۱۰ سب ایک دوسرے کے چٹے بٹے ف۱۱ کہتے ہیں بری بات (کفر اور گناہ) کرو اور اچھے کام نہ کرو اور ف۱۲ مٹھیاں بند کر لیتے ہیں ف۱۳ یہ لوگ اللہ کو بھول گئے اللہ نے بھی ان پر فضل کرنا چھوڑ دیا ف۱۴ بیشک منافق وہی شریر لوگ ہیں اللہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں کے لیے دوزخ کی آگ کا وعدہ فرمایا ہے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ (آگ) ان کو بس کرتی ہے ف۱۵ اور اللہ نے انپر لعنت بھی کی اور انکے لیے وہ عذاب جو ٹلنے والا نہیں ف۱۶ (منافقو تم) ان لوگوں کیطرح ف۱۷ ہو جو تم سے پہلے گذر گئے وہ زور میں تم سے زیادہ تھے اور مال اور اولاد (بھی) تم سے زیادہ رکھتے تھے اور وہ اپنے حصہ کے موافق ف۱۸ مزے اٹھا چکے تمنے بھی اپنے حصہ کا مزہ اٹھانا جیسے تم سے پہلے لوگوں نے انپر حصہ کا مزہ اٹھایا اور جیسے انہوں نے گپ شپ کی تمنے بھی گپ شپ کی ف۱۹ یہی وہ لوگ ہیں جنکا کیا کرایا دنیا اور آخرت (دونوں) میں اکارت ہوا اور یہی وہ لوگ ہیں جو نقصان

ف۱ پہلے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کو راضی کرتے ۱۲ ف۲ انکی مخالفت پر کمر باندھے ۱۲ ف۳ بعضے منافق اپنی صحبت میں کفر کی باتیں کرتے تھے پھر ٹھٹھے سے یوں کہتے ہمکو اللہ تعالیٰ سے یہی امید ہے کہ وہ ہمارا راز ظاہر نہ کریگا تب یہ آیت اتری ۱۲ ف۴ تمکو ساری جہان میں اور کوئی ہنسی کی بات نہ تھی ۱۲ ف۵ جب آنحضرت تبوک کی لڑائی میں تشریف لیگئے تو کئی منافق بھی ساتھ تھے راہ میں کہنے لگے اس شخص کو دیکھو (یعنے آنحضرت کو) شام کے قلعوں کو فتح کرنا چاہتا ہے بھلا یہ ہوسکتا ہے کبھی نہیں ہوسکتا جب یہ آیت اتری تو آپ نے انکو بلوا بھیجا اور فرمایا کہ تمنے یہ کیا باتیں بکی تھیں وہ کہنے لگے ہم آپ کو نہیں کہتے تھے ہم تو یونہی گپ مارتے تھے اور دل لگی کی باتیں کرتے تھے کہ راہ جلد کٹ جاوے اور سفر گذر جاوے ۱۲ ف۶ یعنے ایمان کا دعوے کرکے ۱۲ ف۷ جنہوں نے نفاق سے توبہ کی جیسے مخشی بن حمیر ۱۲ ف۸ کہتے ہیں یہ گفتگو تین شخصوں میں ہوئی تھی ایک صرف خاموش تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف کر دیا ۱۲ ف۹ جو تین سو تھے ۱۲ ف۱۰ جو ایک سو ستر تھیں ۱۲ ف۱۱ یعنے سب ایک ہی طرح کے ہیں ایک ہی بہت کے ۱۲ ف۱۲ خرچ کرنے کا وقت آئے تو ۱۲ ف۱۳ ایک پیسہ بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں نہیں خرچتے ۱۲ ف۱۴ لفظی ترجمہ یوں ہے یہ لوگ اللہ کو بھول گئے اللہ نے بھی انکو بھلا دیا۔ مگر مطلب یہی ہے کہ اللہ نے انکو اپنی رحمت اور فضل سے محروم کر دیا یا اپنے فرشتوں میں انکا ذکر کرنا چھوڑ دیا جیسے صحیح حدیث میں ہے کہ بندہ جب جماعت میں اللہ کو یاد کرتا ہے تو اللہ اس سے بہتر جماعت میں اسکا ذکر خیر فرماتا ہے اور کئی بار گذر چکا کہ عرب کا محاورہ یہ ہے کہ کسی چیز کے بدلے پر اس چیز کا نام بولدیتے ہیں اسکو مشاکلت کہتے ہیں ۱۲ ف۱۵ ان کی شرارت کی پوری سزا ہے ۱۲ ف۱۶ دوزخ کی اور تکلیف بین یا دنیا ہی میں نفاق کی تکلیف یہ کیا کم ہے منافق ہر وقت ڈرتا رہتا ہے کہیں اسکا حال نہ کھل جائے ۱۲ ف۱۷ یا تمنے بھی ان لوگوں کی طرح کیا ۱۲ ف۱۸ جو تقدیر میں تھا دنیا کما لی ۱۲ ف۱۹ انہوں نے بھی اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا یا ان سے ہنسی ٹھٹھا کیا تم نے بھی کیا۔

التوبۃ ٩ — ١٠

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝
(٧٤) يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ۭ وَلَقَدْ قَالُوْا
كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَ
هَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ
اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ
يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا
يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا فِي الدُّنْيَا وَ
الْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ
وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ
لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَ
لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ
مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝
فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ
يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ
وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ
اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ
عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ
الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ
وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ
مِنْهُمْ ۭ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ۝ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۭ
اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ
اللّٰهُ لَهُمْ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

میں پڑ گئے۔
(۷۴) یہ منافق اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے یہ بات نہیں کہی حالانکہ
بلاشک وہ کفر کی بات کہہ چکے اور اسلام لانے کے بعد ف پھر وہ کافر بن گئے
ایسی بات چاہی جسکو نہ کر سکے ف اور یہ لوگ بگڑے کیوں سیپر نا تو اور کوئی بات
نہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول نے اپنی مہربانی سے انکو مالدار بنا دیا ف تو
اگر یہ لوگ توبہ کریں تو انکے حق میں بہتر ہوگا ف اور اگر نہ مانیں ف تو اللہ تعالیٰ
دنیا اور آخرت (دونوں) میں تکلیف کا عذاب دیگا اور (ساری) زمین
ان کا کوئی حمایتی اور مددگار نہ ہوگا اور ان (منافقوں) میں بعض
ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا اگر وہ اپنے فضل سے ہم کو د
تو ہم ضرور خیرات کرینگے اور ضرور نیک ہو کر رہیںگے پھر جب اللہ تعالیٰ نے
انکو اپنے فضل سے (روپیہ پیسہ) دیا تو لگے اسمیں بخیلی کرنے اور (اقرار
پھر گئے اور انہوں نے اپنے عہد کا خیال تک نہ کیا ف آخر انجام اسکا
کہ اس دن تک جب وہ خدا سے ملینگے ف اللہ نے انکے دلوں میں نفاق جما
ف اسلیے کہ انہوں نے اللہ سے جو وعدہ کیا تھا اسکے خلاف کیا اور اسلیے
(بھی) کہ وہ جھوٹ بولتے تھے ف کیا انکو (یہ بھی) معلوم نہیں کہ اللہ تو ان
بھید اور انکی کانا پھوسی (سب) جانتا ہے اور یہ کہ اللہ غیب کی باتوں سے بھی خوب
واقف ہے ف ف یہ جو دل کھول کر خیرات کرنیوالے مسلمانوں پر اور جو
(بیچارے) محنت مزدوری کے سوا کچھ مقدور نہیں رکھتے انکی خیرات پر
پر آنکھ مارتے ہیں (عیب لگاتے ہیں) ف پھر ان (سب) پر ٹھٹھے
مارتے ہیں اللہ تعالیٰ نے (بھی) اس ٹھٹھے کا انکو بدلہ دیا ف اور انکے لیے
تکلیف کا عذاب (تیار) ہے تو انکے لیے خدا سے بخشش مانگے یا
مانگے اگر ستر بار (بھی) انکے لیے بخشش مانگے تب بھی اللہ تو ہرگز انکو بخشنے
والا نہیں ف یا اسلیے کہ انہوں نے اللہ اور اسکے رسول کو نہ مانا ف اور اللہ تعالیٰ
شریر لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا ف ۱۹

ف آنحضرت ایک درخت کے سائے میں بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص نیلی آنکھ والا نکلا آپ نے فرمایا تو اور تیرے ساتھی مجھ کو کیوں برا کہتے ہیں وہ گیا اور اپنے ساتھیوں کو لیکر آیا سب نے قسمیں کھائیں کہ ہم نے نہیں کہا اسوقت یہ
اتری ف یعنی اسلام کا دعوی کرنے کے بعد ف آنحضرت کو مار ڈالنا لیلۃ العقبہ میں جب آپ تبوک کو جا رہے تھے یا جلاس نے جو رو کے بیٹے کو مار ڈالا جس نے جلاس کی بات آنحضرت سے
کہہ دی تھی یا عبداللہ بن ابی کو ایک تاج پہنانا ف یہ لوگ فاقے سے مرتے تھے محتاج تھے جب آنحضرت مدینہ میں تشریف لائے تو مسلمانوں کی طفیل سے لوٹ کا مال پا مالدار
ہو گئے ابھی کتابی میں کہا ہیں اسی میں جیسے کرنا چاہتے ہیں منافق اور احسان فراموش کا یہی شیوہ ہے ف ان حرکتوں سے ف کہتے ہیں جلاس نے توبہ کر لی اور سچا مسلمان
ہو گیا ف اور نفاق پر جمے رہیں ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور پھر گئے ٹلا کر بعضوں نے یوں کیا ہے اور پھر گئے اور وہ منہ پھیرنے والے ہیں بعضوں نے یوں کیا ہے اور
لگے اپنے قول سے پھر بیٹھے ف یا جس دن مریں گے اپنی بخیلی کی سزا پا دیگر یعنے قیامت تک ف یعنے اس کنجوسی اور وعدہ خلافی کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرتے تک وہ منافق ہی رہے ف
وعدہ خلافی خود گناہ ہے اور اس میں جھوٹ بھی ہوتا ہے تو دوہرا گناہ ہوا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اس لیے کہ وہ اللہ کے رسول کو جھٹلاتے تھے صحیح حدیث میں ہے منافق کی تین نشانیاں
ہیں بات کرے تو جھوٹ وعدہ کرے تو خلاف امانت میں خیانت کرے جس میں یہ تینوں باتیں ہونگی وہ تو پکا منافق ہے اور جسمیں کوئی ایک بات ہو تو اس میں نفاق کی ایک
ہوگی ف کانا پھوسی سے مراد منافقوں کی وہ چپکے چپکے صلاحیں اور مشورے ہیں جو پیغمبر کی برائی میں اور اسلام پر عیب لگانے کی غرض سے کیے جاتے تھے ف یہ منافق
مسلمانوں پر ہنسا کرتے تھے جب آنحضرت نے خیرات کی فضیلت بیان فرمائی اور کوئی شخص بہت سا مال لایا تو منافق اسکو ریاکار کہتے اور کوئی غریب تھوڑا سا اناج لایا تو
مزدوری کر کے تو کہتے بھلا اللہ تعالیٰ کو اسکی کیا احتیاج ہے ف یعنے ان کو ذلیل و خوار کیا مسلمانوں کو ان پر ہنسایا (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورہ	رکوع			
۱۰	التوبہ	۱۱		(۱۶) وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّ لَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝	(۱۶) اور (اے پیغمبر) ان (منافقوں) میں سے اگر کوئی مر جائے تو اس (کے جنازے) پر کبھی نماز نہ پڑھ اور نہ اسکی قبر پر کھڑا ہو کیونکہ ان لوگوں نے اللہ تعالی اور اس کے رسول کو نہ مانا اور مرے (بھی تو) نافرمانی کی حالت میں ف اور انکے مال اور اولاد (بہت دیکھ کر ان) پر تعجب نہ کر ف۲ اللہ اور کچھ نہیں یہ چاہتا ہے کہ دنیا میں ان چیزوں کا عذاب انکو لگادے اور جب انکی جان نکلے تو کفر ہی کی حالت میں نکلے ف۳
۱۱	"	۱۶		(۱۷) وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِىْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝ وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ؕ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝	(۱۷) اور جب کوئی سورت اترتی ہے تو ان (منافقوں) میں سے بعض ف۴ یوں کہتے ہیں تم میں سے کس کے ایمان کو اس سورت نے بڑھا دیا بات یہ ہے ف۵ کہ جو ایمان والے ہیں انہی کے ایمان کو اس سورت نے بڑھا دیا اور وہی ف۶ خوشی مناتے ہیں اور جن لوگوں کے دل میں (نفاق اور کفر کی) بیماری ہے انکی گندگی پر اور گندگی بڑھا دی ف۷ اور وہ کفر پر ہی مرے ف۸ کیا یہ منافق یہ بھی نہیں دیکھتے کہ وہ ہر سال ایک دو بار بلا میں ف۹ پڑ جاتے ہیں پھر بھی ف۱۰ توبہ نہیں کرتے اور نہ انکو نصیحت ہوتی ہے اور جب کوئی سورت اترتی ہے تو یہ منافق ایکدوسرے کو تکنے لگتے ہیں ف۱۱ پھر یہ کہہ کر (دیکھو) تم کو کوئی دیکھتا تو نہیں ف۱۲ چل دیتے ہیں اور اللہ تعالے نے ان کے دلوں کو ف۱۳ پھیر دیا ہے ف۱۴ کیونکہ وہ بے سمجھ لوگ ہیں ف۱۵
۲۱	الاحزاب ۳۳	۲		(۱۸) وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِىَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَمَا هِىَ بِعَوْرَةٍ ۛ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ۝ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا	(۱۸) اور جب منافق اور جن لوگوں کے دلوں میں (کفر اور شک کا) روگ تھا (یوں) کہنے لگے اللہ اور اس کے رسول نے جو ہم سے (اسلام کے غلبے کا) وعدہ کیا تھا وہ تو نرا دھوکا ہی نکلا ف۱ اور جب منافقوں کا ایک گروہ ف کہنے لگا مدینہ والو اب تمہارا (دشمنوں کے مقابل) ٹھہرنا نہیں سکتے تو لوٹ چلو ف۲ اور انہی کا ایک گروہ پیغمبر سے (گھر جانے کی) اجازت مانگنے لگا (کہنے لگے ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں ف۳ حالانکہ انکے گھر کھلے (بے آڑ) نہ تھے انکی تو غرض یہی تھی (کسی طرح) بھاگ جائیں اور اگر کافروں کی فوجیں شہر کے کناروں سے انپر

ف۱ صحیح حدیث میں ہے جب عبداللہ بن ابی بن سلول منافقوں کا سردار مر گیا تو اسکا بیٹا (جو سچا مسلمان تھا) آنحضرت صلعم کے پاس آیا اور آپ کا قمیص مانگا اپنے باپ کو کفن دینے کیلیے آپ نے دیدیا پھر آیا اور آپ سے نماز پڑھنے کی درخواست کی آپ کھڑے ہوئے حضرت عمرؓ نے آپ کا کپڑا پکڑ لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ اسپر نماز پڑھتے ہیں اور اللہ تعالی نے آپ کو منع فرمایا منافقوں کے لیے دعا کرنے سے آپ نے فرمایا اللہ تعالے نے مجھے اختیار دیا ہے فرمایا تو انکے لیے بخشش مانگے یا نہ مانگے اگر ستر بار بخشش مانگے تب بھی اللہ تعالی انکو نہیں بخشے گا تو میں ستر بار سے زیادہ دعا کروں گا آخر آپ نے اس پر نماز پڑھی اسوقت یہ آیت اتری اور اللہ تعالے نے حضرت عمرؓ ہی کی رائے کے موافق حکم دیا ۱۲ ف۲ کہ اگر یہ لوگ اللہ تعالے کے دشمن ہوتے تو انکو اتنی دنیا کیوں ملتی ۱۲ ف۳ نہ خدا کا خیال ہو نہ آخرت کا مال اور اولاد ہی میں دل لگا ہو ۱۲ ف۴ بعضوں کو یا مسلمانوں کو ہنسی ٹھٹھے سے ۱۲ ف۵ اللہ تعالی کے نئے نئے حکم اترنے کی ۱۲ ف۶ پہلے اگلی سورتوں کے منکر تھے اب اسکا بھی انکار کرنے لگے کفر کا ایک اور درجہ چڑھا ۱۲ ف۷ بعضوں نے کہا گندگی پر گندگی یہ ہے کہ پہلے بھی اپنا نفاق چھپاتے تھے جب ایک سورت اتری اور اللہ تعالی نے انکی بعضی باتیں کھولدیں تو ڈر کے مارے اور زیادہ اپنے عیب چھپانے لگے اور نفاق بڑھ گیا ۱۲ ف۸ دکھ بیماری موت قحط وغیرہ ۱۲ ف۹ اپنے نفاق اور شرارت سے ۱۲ ف۱۰ بھاگ نکلنے کی غرض سے یا انکار اور ٹھٹھے کی نیت سے ۱۲ ف۱۱ آنحضرت صلعم کے پاس سے یا خطبے یا مسجد میں سے ۱۲ ف۱۲ یعنی ادب اور بھلائی کی طرف سے ۱۲ ف۱۳ یا اللہ انکے دل پھیر دے بددعا ہے ان کے لیے ۱۲ ف۱۴ حق بات میں غور نہیں کرتے ۱۲ ف۱۵ کہتے ہیں یہ ستر منافق تھے جو اس قسم کی باتیں کرنے لگے بعض منافقوں نے کہا محمدؐ تو ہم سے یہ وعدہ کرتے تھے کہ روم اور شام کا ملک ہمارے ہاتھ آئے گا اب تو مدینہ کے باہر پاخانہ کو بھی بیفکر نہیں جا سکتے ۱۲ ف۱۶ بنی سالم یا عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھ والے ۱۲ باقی در ضمیمہ

ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا ۔ وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ؕ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْئُوْلًا ۔

گھس پڑیں اور وہ انسے فساد کرنیکی کہیں تو ضرور انکے شریک ہو جائیں اور اپنے گھروں میں نہ ٹھیریں مگر بہت تھوڑی دیر ف۱ اور یہ منافق اس سے پہلے اللہ سے عہد کر چکے تھے کہ ہم (کافروں کے مقابلہ سے) پیٹھ نہیں موڑیں گے اور اللہ تعالےٰ سے جو عہد انہوں نے کیا تھا اسکی پوچھ ہوگی ف۲

٢١ | الاحزاب | ٢

(۱۹) قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۔ يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ؕ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ۔

(۱۹) (مسلمانو) تم میں سے جو منافق لوگوں کو جہاد میں شریک ہونے سے روکتے ہیں اللہ انکو خوب جانتا ہے اور ان لوگوں کو بھی جو اپنے بھائی بندوں سے کہتے ہیں (مسلمانوں کا ساتھ چھوڑ کر) ہمارے پاس چلے آؤ ف۳ اور لڑائی میں بھی شریک نہیں ہوتے مگر کم ف۴ تمہارے حق میں بخیلی کرتے ہیں ف۵ پھر جب ڈر کا وقت آتا ہے تو تو دیکھتا ہے وہ تجھ کو اس طرح تکتے ہیں انکی آنکھیں (چاروں طرف) گھوم رہی ہیں جیسے اس شخص کی جس پر موت کی بیہوشی آگئی ہو پھر جب ڈر جاتا رہتا ہے ف۶ تو بڑی ہی چلتی زبانوں سے تمہارا مقابلہ کرتے ہیں ف۷ (لوٹ کے) مال پر گری جاتے ہیں ان لوگوں میں ایمان نہیں تو اللہ نے انکے نیک کام (اگر کچھ ہوں بھی) اکارت کر دیے ف۸ اور اللہ پر یہ اکارت کر دینا آسان ہے ف۹ (ابھی تک) یوں سمجھ رہے ہیں کہ (کافروں کے) لشکر بھاگے نہیں اور اگر وہ پھر آ موجود ہوں تو یہ آرزو کریں گے کاش وہ گاؤں میں گنواروں کے ساتھ ہوتے حال پوچھتے رہتے (کہ مسلمانوں پر کیا گذری) اور جو تمہارے ساتھ بھی رہیں (اور بھاگیں نہیں) تب بھی لڑنے کے نہیں مگر تھوڑا ف۱۰

٣ | 〃 | 〃

(۲۰) وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ

(۲۰) اور منافقوں کو چاہے سزا دے چاہے (جب وہ توبہ کریں) انکو معاف کر دے

٨ | 〃 | ٢٢

(۲۱) لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ۚ مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ۔ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ

(۲۱) اگر یہ منافق اور جنکے دلوں میں کھوٹ ہے اور جھوٹی خبریں مدینے میں اڑانیوالے (بدمعاش اپنی حرکتوں سے) باز نہ آئیں گے تو ہم تجھ کو (اے پیغمبر) انکے پیچھے لگا دیں گے ف۱۱ پھر وہ مدینے میں تیرے پاس ٹھیرنے بھی نہ پائیں گے مگر چند روز (ہر طرف سے) ان پر پھٹکار برسے گی جہاں ملیں گے پکڑ لیے جائیں گے اور مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں گے ف۱۲ جو لوگ پہلے گذر چکے ہیں ان میں بھی خدا کی چال یہی رہی ہے اور خدا کی چال

ف۱ مسلمانوں سے لڑنے کو اسلام سے پھر جانے کو ۲ ف اس وقت یہ عذر ہرگز نہ کرینگے کہ ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں ہم اپنے گھر کو اکیلا نہیں جا سکتے بلکہ خوشی سے کافروں کے شریک ہو کر مسلمانوں پر لوٹ ماریں گے مطلب یہ ہے کہ گھروں کا محفوظ نہ ہونا یہ ایک بہانہ ہے اصل یہ ہے کہ انکا دل مسلمانوں کے ساتھ رہنا نہیں چاہتا ۲ ف قیامت میں ان سے باز پرس ہوگی کہ تم نے جو اقرار اللہ سے کیا تھا وہ کیوں پورا نہیں کیا کہتے ہیں بدر کی لڑائی میں یہ لوگ شریک نہ تھے اس کے بعد یہ اقرار کیا تھا کہ اگر اب کے کوئی جنگ ہوئی تو ہم مرتے دم تک لڑیں گے اور پیٹھ نہ موڑیں گے ۲ ف یہ یہودی لوگ تھے جو منافقوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑ دینے اور اپنے پاس چلے آنے کو کہتے تھے اور منافق مسلمانوں کو ڈراتے اور کہتے تھے ہمارے ساتھ یہودیوں پاس چلے چلو جو ہمارے بھائی بند ہیں ۲ ف تم پر شفقت کرنے میں یا اپنا مال خرچنے میں ۲ ف اور مسلمانوں کی فتح ہوتی ہے وہ کا مال ملتا ہے ۲ ف مطلب یہ ہے کہ لڑائی میں تو دل چراتے ہیں اور لوٹ کا مال لینے میں چار چار ہاتھ کی زبانیں نکال کر خوب باتیں بناتے ہیں طعن و تشنیع سنا کر ہیں کیا ہم نہیں لڑے ہم نے کونسا کام نہیں کیا ۲ ف انکو آخرت میں کچھ ثواب نہیں ملنے کا ۲ ف بے شرمانہ شرمی سے اپنے اوپر سے جیسا اتارنے کو ۲ ف ان سے لڑنے کے پیچھے کو کس دیں گے ۲ ف۱۲ یا جان سے مارے جائیں گے کہتے ہیں جب سورہ برات اتری تو آنحضرت نے لوگوں کو جمع کیا اور جو منافق تھے ان سے فرمایا اٹھو اور جلد (مسلمانوں نے انکو نکال باہر کیا ۲ ف تھوڑی دیر کے لیے یا کم لڑتے ہیں ۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝	کو تو بدلتا ہوا نہ پائیگا ف
۲۶	محمد	۳	(۲۲) وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۭ فَاَوْلٰى لَهُمْ ۝ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۣ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۣ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۝ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ۝ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَ اَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ۝	(۲۲) اور جو لوگ دل سے ایماندار ہیں وہ کہتے ہیں کاش (جہاد کے باب میں) کوئی سورت اترتی ف پھر جب کوئی پکی سورت (جو منسوخ نہ ہو) اترتی ہے اور اس میں جہاد کا حکم ہوتا ہے تو (اے پیغمبر) جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے وہ تجھ کو ایسا تکنے لگتے ہیں جیسے کوئی بیہوشی میں مرتے وقت تکتا ہے ف سخت افسوس ہے انپر (انکو پیغمبر کی) اطاعت کرنا تھی اور اچھی بات کہنا ف اور جب جہاد فرض ہوا اس وقت اگر (خدا کے ساتھ) سچے رہتے تو ان کے حق میں بہتر ہوتا تو (اے منافقو) اگر تم (پیغمبر کا کہنا) نہ مانو تو تم سے یہی توقع ہے کہ تم (جاہلیت کے زمانہ کی طرح پھر) ملک میں دھندھ مچاؤگے اور ناطے توڑ دوگے ف یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور انکو بہرا کر دیا ہے اور انکی آنکھوں کو اندھا بنا دیا ہے۔
۲۶	۔	۴	(۲۳) اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ۝ وَلَوْ نَشَاۗءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۭ وَ لَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ۝	(۲۳) کیا جن لوگوں کے دل میں (نفاق کی) بیماری ہے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ انکے کینوں ف کو کبھی نہیں کھولیگا ف اور (اے پیغمبر) اگر ہم چاہتے تو ان (منافقوں) کو (اچھی طرح کھولکر) تجھ کو دکھلا دیتے تو انکی نشانی سے انکو پہچان لیتا ف اور تو انکو (انکی) بات کے ڈھنگ سے ضرور پہچان لیگا ف اور اللہ کو تمہارے کام معلوم ہیں
۲۷	الحدید	۲	(۲۴) يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَاۗءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ۭ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ۭ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝ يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ	(۲۴) جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمانداروں سے کہینگی ذرا تو ٹھیرو ہمکو آنے دو ہم بھی تمہاری روشنی سے سلگا لیں انسے کہا جائیگا پیچھے لوٹ جاؤ (یعنی دنیا میں پھر جاؤ وہاں) روشنی ڈھونڈھو ف پھر (ان ایمانداروں) اور منافقوں کے بیچ میں ایک دیوار کی آڑ کر دیجائیگی جس میں ایک دروازہ ہوگا اسکے اندر کی طرف تو رحمت (بہشت) ہوگی اور اسکے ادھر (جدھر منافق ہونگے) باہر کی طرف (اللہ کا) عذاب (جہنم) ہوگا منافق ایمانداروں سے پکار پکار کہینگے

ف ہر زمانہ میں اور اوباش بدمعاش قتل اور خراب ہوئے میں ۱۲ ف اور ہم اللہ کی راہ میں اس کے دشمنوں سے لڑتے اور شہید ہوتے ۱۲ ف لڑائی کے نام سے ڈر گئے اور جیسے کوئی سکتے کے عالم میں نگاہ کرتا ہے اس طرح تجھ کو دیکھنے لگے ۱۲ ف کلام صاف بے لاگ لپیٹ ۱۲ ف جہاد تو اسلیے کیا جاتا ہے کہ ملک میں ظلم اور فساد نہ رہے سب لوگ مل جل کر خدائے واحد کی پرستش کریں تم جو جہاد کو برا سمجھتے ہو یہ تمہاری حیلہ جوئی اور مکاری ہے اگر تم کو حکومت ملی تو یا تو جہاد کے باب میں پیغمبر کا کہنا نہ مانو تو کیا تم لوگ امن و امان سے بسر کروگے ہرگز نہیں ایک کو ایک لوٹو گے خانہ جنگیاں کروگے بات بات پر تلوار چلتی رہے گی ۱۲ ف چھپی ہوئی عداوتوں کو جو وہ مسلمانوں سے اور پیغمبر سے رکھتے ہیں ۱۲ ف ایسا نہیں ہو سکتا ایکدن انکا نفاق ضرور کھل جائیگا ۱۲ ف گو اللہ تعالیٰ ستار العیوب ہے وہ اپنے بندوں کا عیب فاش کرنا نہیں چاہتا اس پر بھی ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اس آیت کے اترنے کے بعد کوئی منافق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر مخفی نہ رہتا آپ اسکا چہرہ دیکھ کر اسکو پہچان لیتے ۱۲ ف طرز کلام سے معلوم کر لیگا کہ یہ منافق ہے۔ ابو سعید خدری رضؓ نے کہا وہ طریقہ یہ ہے کہ منافق حضرت علیؓ کے مخالف ہونگے اور انکی نسبت جلی کٹی کہینگے صحیح حدیث میں ہے اے علی تیرا دوست وہی ہوگا جو مومن ہے اور تیرا دشمن وہی ہوگا جو منافق ہے اہل بیت کی محبت بڑی نشانی ہے ایمان اور اخلاص کی اور جس کے دل میں یہ محبت نہیں ہے وہ کبھی مومن نہیں ہو سکتا ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ یہاں تمکو روشنی ملنے والی نہیں یہ روشنی تو ایمان اور اعمال کی ہے جو تم نے دنیا میں کیے تھے اب اگر تم پھر دنیا میں جا سکتے ہو تو جاؤ وہاں سے روشنی لے آؤ یہ ٹھٹھے کی راہ سے ان سے کہا جائیگا۔ ابن عباسؓ نے کہا ہوگا یہ سب لوگ قیامت کے دن اندھیرے میں ہونگے ایک ہی ایک نور چمکے گا ایماندار اس کی طرف لپک جائیں گے منافق بھی انکی دیکھا دیکھی ادھر چلیں گے لیکن اللہ تعالیٰ اپنا اندھیرا کر دیگا اس وقت ایمانداروں کو پکاریں گے ذرا ٹھیرو ہم دنیا میں تمہارے ساتھ رہتے تھے یہاں ہم کو اپنی روشنی میں لے چلو ایماندار جواب دیں گے تم دنیا اندھیرے میں لوٹ جاؤ اور روشنی کی تلاش کرو ۱۲ باقی در ضمیمہ

پارہ	سورہ	رکوع		
			مَعَكُمْ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنَّكُمْ فَتَنتُمْ أَنفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَ غَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتَّىٰ جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ وَغَرَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ ۝ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنكُمْ فِدْيَةٌ وَلَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مَأْوَاكُمُ النَّارُ هِيَ مَوْلَاكُمْ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝	کیا دنیا میں ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ف۱ وہ کہینگے البتہ تھے تو سہی مگر تم نے نفاق کر کے خود اپنے تئیں بلا میں ڈالا اور تم تو ف۲ انتظار کرتے رہتے تھے (مسلمانوں کے خیر خواہ نہ تھے) اور (خدا اور پیغمبر کی طرف سے) تمکو شک ہی رہا اور (جھوٹی) امیدوں (آرزوؤں) نے تمکو دھوکے میں ڈال رکھا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آن پہنچا (تم خود مر گئے) اور شیطان (دغا باز) نے تمکو (نہ چھوڑا) اللہ کے باب میں فریب ہی دیتا رہا اور آج کے دن نہ تم سے چھوڑائی میں کچھ لیا جائیگا فدیہ یعنی منظور ہوگا اور نہ (دوسرے) کافروں سے تم (سب) کا ٹھکانا دوزخ ہے وہی تمہاری رفیق ہے اور وہ بری جگہ ہے
۲۸	المجادلہ	۲	(۲۵) وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ وَيَقُولُونَ فِي أَنفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللَّهُ بِمَا نَقُولُ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝	(۲۵) اور جب تیرے پاس آتے ہیں تو (زبان بگاڑ کر) اس طرح سے سلام کرتے ہیں جس طرح اللہ نے تجھ پر سلام نہیں بھیجا ف۴ اور اپنے دل میں کیا کہتے ہیں (اگر یہ سچے) پیغمبر ہیں تو اللہ ہماری بات پر (جو سلام میں کہتے ہیں) ہم کو سزا کیوں نہیں دیتا انکی سزا کیلئے دوزخ بس کرتی ہے اسی میں گھسینگے وہ برا ٹھکانا ہے ف۵
〃	الحشر	۲	(۲۶) أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِن قُوتِلْتُمْ لَنَنصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَ لَئِن قُوتِلُوا لَا يَنصُرُونَهُمْ وَلَئِن نَّصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنصَرُونَ ۝ لَأَنتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِم مِّنَ اللَّهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ۝ لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُّحَصَّنَةٍ أَوْ مِن وَرَاءِ جُدُرٍ بَأْسُهُم بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ ۝	(۲۶) اے پیغمبر کیا تو نے منافقوں پر نظر نہیں ڈالی وہ اپنے بھائیوں اہل کتاب کے کافروں سے کہتے ہیں ف۶ اگر تم کہیں (اپنے ملک سے) نکالے گئے تو ہم بھی ضرور تمہارے ساتھ نکل کھڑے ہونگے اور تمہارے باب میں تو ہم کبھی کسی کی بات ماننے والے نہیں اور اگر کوئی تم سے لڑا تو ہم ضرور تمہاری مدد کرینگے اور اللہ تعالے گواہ ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں ف۷ اگر اہل کتاب کے یہ کافر نکالے جائیں گے تو منافق ان کے ساتھ (کبھی) نہیں نکلیں گے اور اگر (مسلمانوں کی) ان سے لڑائی ہوگی تو منافق (کبھی) انکی مدد نہیں کرینگے ف۸ اور جو مدد بھی کی (تو کس کام کی) پیٹھ موڑ کر بھاگتے نظر آئینگے ف۹ پھر کوئی انکی کمک بھی نہیں کریگا ف۱۰ (مسلمانو) منافق تو ایسے بے ایمان ہیں کہ ان کے دلوں پر اللہ تعالیٰ سے زیادہ تمہاری دہاک ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ناسمجھ لوگ ہیں ف۱۱ یہ یہودی اور منافق ملکر بھی تم سے نہیں لڑ سکتے مگر ہاں محفوظ بستیوں یا دیواروں کی آڑ میں ف۱۲ وہ آپس میں دکھوے کرتے ہیں خوب لڑتے ہیں تو خیال کرتا ہے وہ ایکدل

ف۱ جو آج سبکو اکیلا چھوڑے دیتی ہو ۱۲ ف۲ سچ یہ ہے کہ دنیا میں ہم پر کیسی آفت کی آنیکا انتظار الخ ف۳ تم سمجھتے تھے کہ اب کوئی دن میں مسلمان تباہ ہوتے ہیں اسلام مٹ جاتا ہے ۱۲ ف۴ یہ دو منافق اور یہودی کیا کرتے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آتے تو کہتے السام علیک سام کے معنی موت کے یعنے تم مرو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی انکے جواب میں صرف یوں فرماتے علیکم یعنے تم مرو صحیحین میں ہے کہ ایک یہودی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب کو یوں ہی کہا السام علیکم آپنے فرمایا جب کوئی اہل کتاب میں سے تم کو سلام کرے تو جواب میں صرف علیک کہو یا علیک قلت ۱۲ ف۵ اللہ نے اپنے پیغمبر کو انکے دل کی بات تبلا دی اس سے زیادہ سچائی کی کیا نشانی ہوگی ان کا یہ خیال کہ پھر فورًا عذاب کیوں نہیں اترتا ایک بیوقوفی کا خیال ہے اللہ تعالے نے ہر ایک کے عذاب کے لیے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے حضرت موسیٰ نے فرعون کے پر بددعا کی جسکا اثر چالیس برس کے بعد ظاہر ہوا بعضوں کے لیے اللہ تعالے نے دوزخ ہی کا عذاب کافی سمجھا ہے جیسے اس آیت میں ارشاد ہوا ۱۲ ف۶ اہل کتاب کے کافروں کو منافقوں کا بھائی فرمایا کیونکہ وہ انکے ہم جنس ہیں یعنی انکی طرح کافر ہیں ف۷ اس آیت میں اللہ تعالی نے منافقوں کی نسبت ایک پیشین گوئی فرمائی اور وہ بالکل سچ ہوئی اسکے اترنے کے بعد عبداللہ بن ابی بن سلول اور کئی منافقوں نے بنی النضیر کے یہودیوں سے کہلا بھیجا کہ تم مضبوط رہنا اور مسلمانوں کے مقابلہ پر جمے رہنا اگر تم نکالے گئے تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل جائیں گے اور اگر مسلمان تم سے لڑے تو ہم تمہارے ساتھ ہوکر ان سے لڑینگے جب وقت آیا اور بنی نضیر کو مسلمانوں نے گھیر لیا تو کسی منافق نے انکی مدد نہ کی اور جیسا اللہ تعالی نے پیشتر ہی بتلا دیا تھا ویسا ہی ہوا ۱۲ ف۸ وہ ڈرپوک اپنی جان کو ڈریں گے ۱۲ ف۹ دم دبا کر بھاگ نکلیں گے ف۱۰ یعنے پھر اہل کتاب کے کافروں کی کوئی کمک نہیں کریگا کیونکہ منافق جو ان کی مدد پر نکلے تھے وہ تو بھاگ کٹے ہوئے اب اللہ کسپکر کیا پڑی ہے ۱۲ ف۱۱ اگر سمجھ ہوتی تو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے اسی سے زیادہ ڈرتے ۱۲ باقی در ضمیمہ

پارہ	سورہ	رکوع		
۲۸	المنٰفقون ۶۳	۱	تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَّقُلُوبُهُمْ شَتّٰى ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ؕ (۳۰) اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۚ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۞ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۞ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۫ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۞ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۞ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۞ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۞ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ	ہیں حالانکہ ان کے دل پھوٹ رہے ہیں - کیونکہ ان لوگوں کو عقل نہیں ف۱ (۲۷) (اے پیغمبر) منافق جب تیرے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تو (دل سے) اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ تو بیشک اللہ کا پیغمبر ہے اور اللہ جانتا ہے کہ تو بیشک اسکا پیغمبر ہے اور اللہ گواہ ہے کہ منافق بیشک جھوٹے ہیں ف۲ ان لوگوں نے اپنی (جھوٹی) قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے ف۳ اور (اسکی آڑ میں لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روکتے رہتے ہیں ف۴ بیشک وہ بہت بری کام کر رہے ہیں ف۵ یہ ایسے برے کام اس وجہ سے کرتے ہیں) کہ وہ (مسلمانوں کے دکھانیکو) ایمان لائے پر (دل میں) کافر رہے ہے ف۶ تو انکے دلوں پر مہر کردی گئی اب وہ (اچھی بات ایمان اور اخلاص کی) سمجھنے والے نہیں اور (اے) پیغمبر جب تو ان منافقوں کو دیکھتا ہے تو انکی ڈیل ڈول تجھ کو بھلی لگتی ہے ف۷ اور وہ کوئی بات کریں تو تو انکی بات (اچھی طرح) سنتا ہے وہ (آدمی نہیں ہیں) لکڑیاں ہیں (دیواروں پر رکھی) تائیں جو ٹیکا لگا کر رکھی جائیں ف۸ جہاں کوئی آواز ہوئی وہ سمجھتے ہیں ہم ہی للکارے گئے ف۹ (اے پیغمبر) بڑے دشمن (تیرے) یہی لوگ ہیں انسے بچا رہ انپر خدا کی مار کدھر بہکے جا رہے ہیں اور جب ان (منافقوں) سے کہا جاتا ہے آؤ (پیغمبر کے پاس چلو) اللہ کا پیغمبر تمہارے لیے بخشش کی دعا کریگا تو اپنے سر پھرا لیتے ہیں (جیسے انکو کچھ پروا نہیں ہے) اور (اے پیغمبر) تو دیکھتا ہے وہ غرور سے منہ پھیر لیتے ہیں (اے پیغمبر) تو ان کے لیے بخشش کی دعا کرے یا نہ کرے دونو انکے واسطے برابر ہیں اللہ تعالیٰ کبھی ان کو بخشنے والا نہیں کیونکہ اللہ تو بدکاروں کو راہ پر نہیں لاتا ف۱ یہی (مردود) تو ہیں جو (اپنے لوگوں سے) کہتے ہیں پیغمبر کے ساتھیوں پر (اپنا پیسہ) ہرگز خرچ مت کرو جبتک وہ تتر بتر نہ ہوجائیں ف۱۱ ان منافقوں کو اتنی سمجھ نہیں کہ آسمان اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے اختیار میں ہیں ف۱۲ کہتے ہیں اگر ہم

ف۱ جو صفت اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں منافقوں اور یہودیوں کی بیان فرمائی وہ ہماری زمانہ میں مسلمانوں کے حسب حال ہے یعنی پھوٹ اور اختلاف ان میں ہے کہ ایک گھر کے لوگ بھی متفق نہیں اور یہی وجہ ہے کہ غیر قوموں کے محکوم اور غلام ہو رہے ہیں اللہ جل جلالہ نے نا اتفاقی کی وجہ بھی بیان فرما دی یعنے بےعقلی اگر ان میں عقل ہوتی تو اتفاق کا فائدہ سمجھتے اور نفاق اور اختلاف کے پاس نہ بھٹکتے ۱۲ ف۲ انکے دل میں تیری پیغمبری کا یقین نہیں صرف زبان سے تیرے خوش کرنے کو کہہ دیتے ہیں تو ان کا یہ کہنا جھوٹ ہوا اور ہم دل سے گواہی دیتے ہیں کیونکہ گواہی میں دل اور زبان کا ایک ہونا ضرور ہے ۱۲ ف۳ جھوٹی قسمیں کھا کر مسلمانوں کے ہاتھ سے اپنی جان بچاتے ہیں ۱۲ ف۴ جو کوئی دل سے مسلمان ہونا چاہتے انکو بہکانے میں مسلمان نہیں ہونے دیتے ۱۲ ف۵ اس نفاق کا انجام دنیا اور آخرت دونو میں برا ہے ۱۲ ف۶ جیسے پہلے تھے ۱۲ ف۷ ظاہر میں بڑی بقطع صورت اللہ بخواہ مرد آدمی ۱۲ ف۸ جیسے لکڑیوں کو عقل اور فہم نہیں ہے صحیحین میں ہے زید بن ارقمؓ نے کہا ہم آنحضرتؐ کے ساتھ سفر میں نکلے لوگوں کو کھانے پینے کی تکلیف ہوئی عبداللہ بن ابی منافق نے اپنے ساتھیوں سے کہا پیغمبر کے ساتھیوں پر کچھ خرچ نہ کرو جبتک وہ انکا ساتھ نہ چھوڑیں اور اگر ہم مدینہ کو لوٹ کر گئے تو عزت والا ذلت والے کو نکال باہر کریگا عزت والے سے اس مردود نے اپنے تئیں مراد لیا اور ذلت والے سے آنحضرتؐ کو میں نے آنکر یہ قصہ آنحضرتؐ سے بیان کیا آپ نے عبداللہ بن ابی کو بلا بھیجا وہ مکر گیا کہنے لگا زید جھوٹا ہے میرے دل کو بہت برا معلوم ہوا آخر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت اتار کر مجھکو سچا کیا آپ نے ان منافقوں کو بلا بھیجا انکے لیے دعا کرنے کو انہوں نے اپنے سر پھیر لیے اللہ تعالیٰ نے انکا حال بیان کیا گویا وہ لکڑیاں ہیں ٹیکا لگا کر رکھی گئیں زید نے کہا یہ منافق ظاہر میں بہت خوبصورت معلوم ہوتے تھے ۱۲ ف۹ کہتے ہیں چور کی داڑھی میں تنکا منافق کے دل میں چوری تھی انکا دل ہر وقت دھک دھک کرتا رہتا اب اللہ تعالیٰ ہماری چوری کھول دیتا ہے یہی کھٹکا اور انکا پتا بہہ گیا جیسے سنگین مجرم کا حال ہوتا ہے ہر وقت اسکو ڈر رہتا ہے اب گرفتار ہوا اب پکڑا گیا ۱۲ باقی در صفحہ

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ۚ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۔	(اس شہر) لوٹکر مدینہ میں گئے تو عزت والا ذلت والے کو ضرور نکال باہر کریگا حالانکہ عزت اللہ ہی کی ہے اور اس کے پیغمبر کی اور مسلمانوں کی (وہی غالب ہونگے) مگر منافق (ان باتوں کو) نہیں جانتے ف۲
			اَلنَّارُ وَنِقَمُهَا	**باب ۳۱ دوزخ اور اس کی تکلیفوں کا بیان**
۱	البقرۃ	۳	(۱) فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ۔	(۱) تو اس آگ سے بچو جسکے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں (جیسے لکڑیوں کے اس میں جلینگے) وہ منکروں کیلیے طیار ہے ف۳
۷	الانعام	۳	(۲) وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَى النَّارِ فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۔ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَا كَانُوا يُخْفُونَ مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۔	(۲) اور (اے پیغمبر) اگر تو انکو اسوقت دیکھے جب وہ دوزخ پر ٹھیرائے جاوینگے (تو عجب تماشا یا بڑا ہولناک سانحہ دیکھیگا) یہ کہتے ہونگے کاش پھر ہم دنیا میں بھیجدیے جائیں (دوسری بار) اپنے مالک کی آیتوں کو جھٹلائیں نہیں اور ایماندار بنجائیں (یہ جو آرزو کرینگے وہ بھی ایمان کو سچا سمجھ کر سچے دل سے نہیں، بلکہ) جس بات کو پہلے وہ چھپایا کرتے تھے وہ انکے سامنے کھل گئی ف۴ اور اگر (بالفرض دنیا میں پھر بھیجدیے جائیں) تو پھر ویسے ہی کام کریں جنسے منع کیے گئے تھے ف۵ اور کچھ شک نہیں وہ جھوٹے ہیں ف۶
۸	الاعراف	۴	(۳) قَالَ ادْخُلُوا فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ فِي النَّارِ ۖ كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَعَنَتْ أُخْتَهَا ۖ حَتَّىٰ إِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا جَمِيعًا قَالَتْ أُخْرَاهُمْ لِأُولَاهُمْ رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ أَضَلُّونَا فَآتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِنَ النَّارِ ۖ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَلَٰكِنْ لَا تَعْلَمُونَ ۔ وَقَالَتْ أُولَاهُمْ لِأُخْرَاهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ۔	(۳) فرمائے گا تم (بھی) ان امتوں کے ساتھ جو تم سے پہلے جن اور آدمیوں کی گذر چکی ہیں دوزخ میں جاؤ جب ایک امت دوزخ میں جائے گی تو اپنی بہن پر ف۷ لعنت کرے گی ف۸ یہاں تک کہ جب سب کے سب دوزخ میں اکٹھا ہوں گے تو ان میں کی پچھلی امت ف۹ اگلی امت کے لیے ف۱۰ کہے گی مالک ہمارے ان ہی لوگوں نے (یعنی اگلوں نے) ہم کو گمراہ کیا ف۱۱ تو ان کو دوزخ کا دونا عذاب کر ف۱۲ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرمائے گا۔ تم سب کو دونا عذاب ہوگا مگر تم نہیں جانتے ف۱۳ اور اگلی امت پچھلی سے کہے گی ف۱۴ تم کچھ ہم سے اچھے نہیں رہے ف۱۵ اب اپنے کیے کے بدل عذاب کا مزہ چکھو ف۱۶
۷	"	۵	(۴) لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِنْ فَوْقِهِمْ	(۴) ان کے لیے آگ کا بچھونا ہوگا اور اوپر سے آگ کے لحاف

ف۱ یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے ایک روایت میں ہے کہ مہاجرین اور انصار میں کچھ تکرار ہوگئی ایک مہاجر نے ایک انصاری کو لات ماری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں گروہوں کو دھمکایا اور فرمایا کہ جہالت کی باتیں چھوڑ دو۔ عبداللہ بن ابی بن سلول منافق کو یہ خبر پہونچی تو لگا کہنے کیا مہاجرین نے ایسا کیا خیر جب ہم مدینہ میں لوٹ کر پہنچیں گے تو عزت والا ذلت والے کو نکال باہر کریگا یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی حضرت عمرؓ نے فرمایا یا رسول اللہ حکم دیجیے میں اس منافق کی گردن مار دوں آپ نے فرمایا جانے دے لوگ کہیں گے کہ محمدؐ اپنے ساتھیوں کو قتل کرتے ہیں کہتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی نے یہ کلمہ کہا تو اسکا بیٹا جو سچا مسلمان تھا کہنے لگا تو خود ذلیل ہوگا اور اللہ کے پیغمبر عزت والے ہیں ۱۲ ف۲ انکو سمجھ ہی نہیں وہ نفاق اور شرارت ہی کو عزت سمجھتے ہیں یہ نہیں جانتے کہ دنیا بڑی پرکھیا ہے منافق اور مکار شخص چند روز کو لیے چھپا رہتا ہے آخر اسکا نفاق اور مکر سب پر کھل جاتا ہے اور ایسا ذلیل ہوتا ہے کہ پناہ بخدا دیکھو عبداللہ بن ابی منافق کو کوئی جھوٹ موٹ بھی پوچھتا ابتک جو کوئی اسکا حال سنتا ہے اس پر لعنت اور پھٹکار کرتا ہے اور آنحضرتؐ اور صحابہ کی عزت اور حرمت قیامت تک قائم ہے ایک شخص نے ہمارے آقا امام حسنؓ سے کہا لوگ کہتے ہیں آپ میں غرور ہے آپ نے فرمایا یہ غرور نہیں عزت ہے پھر یہ آیت پڑھی ۱۲ ف۳ ایندھن آدمی اور پتھر ہیں یعنے دوزخ میں یہ جلائے جاینگے بعضوں نے کہا پتھروں سے مراد وہ بت ہیں جنکو کافر پوجتے تھے قیامت کے دن یہ اپنے پوجنے والوں سمیت دوزخ میں ڈالدیے جاویں گے جیسے فرمایا انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم اس آیت سے یہ بھی نکلا کہ دوزخ کو اللہ تعالیٰ بنا چکا ہے اور وہ موجود ہے اور ایسے ہی جنت بھی اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			غَوَاشٍ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝	(اوڑھنے) ہیں گے) اور ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں ف۱
۸	الاعراف	۶	(۵) وَنَادٰى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۚ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝	(۵) اور دوزخی جنتیوں کو پکار پکار کر کہیں گے) تھوڑا پانی ہم پر ڈالو یا جو خدا نے تم کو کھانے کو دیا ہے ف۲ وہ کہیں گے ف۳ اللہ نے تو جنت کا کھانا پانی کافروں پر حرام کر دیا ہے ف۴ جنہوں نے اپنے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا تھا اور دنیا کی زندگی نے انکو فریب دے رکھا تھا ف۵ ہم بھی آج ان کو بھولجائیں گے ف۶ جیسے وہ اس دن کا (یعنی قیامت کا) آنا بھول گئے اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔
۹	"	۲۲	(۶) وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۖ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۖ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۗ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝	(۶) اور ہم نے دوزخ کے لیے بہت سے جن اور آدمی پیدا کیے ہیں ان کے دل ایسے ہیں جن سے ف۷ نہیں سمجھتے ف۸ اور ان کی آنکھیں ایسی ہیں جن سے (ہدایت کا رستہ) نہیں دیکھتے ف۹ اور ان کے کان ایسے ہیں جن سے (حق بات) نہیں سنتے ف۱۰ یہ لوگ چارپائے جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں ف۱۱ یہی لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں ف۱۲
"	الانفال	۲	(۷) ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ۝	(۷) اب یہ (عذاب) تو چکھ لو ف۱۳ اور (جان لو کہ آخرت میں) کافروں کو دوزخ کا عذاب ہونے والا ہے ف۱۴
۹	"	۴	(۸) وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ۝	(۸) اور جو کافر ہیں وہ (قیامت کے دن) دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے
۱۰	التوبۃ	۱۱	(۹) قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ۭ	(۹) کہدے دوزخ کی آگ کی گرمی اس سے (کہیں) زیادہ سخت ہے
۱۲	ھود	۱۰	(۱۰) وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝	(۱۰) اور تیرے مالک کا فرمانا پورا ہوا ف۱۵ کہ میں دوزخ کو جنوں اور آدمیوں سب سے ضرور بھروں گا ف۱۶
۱۳	ابراھیم	۳	(۱۱) وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۙ مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ۙ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۭ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ	(۱۱) اور (ایسا ہوا کہ) ہر ایک گھمنڈ والا ضدی تباہ ہوا ف۱۷ (اور آخرت میں) اسکے سامنے جہنم ہے ف۱۸ اور (وہاں) پیپ کا پانی ف۱۹ اسکو پلایا جائیگا جسکو گھونٹ گھونٹ لے لیکر اسکو پیئے گا ف۲۰ اور (پھر بھی) گلے سے اتارنا مشکل ہوگا ف۲۱ اور وہ سختی ہوگی گویا ہر طرف سے موت اس پر چلی آرہی ہے ف۲۲ حالانکہ وہ مر نہیں سکتا ف۲۳

ف۱ ظالم سے مراد مشرک ہیں ۱۲ ف۲ اس میں سے کچھ ہم کو دو ۱۲ ف۳ ہم تم کو کیونکر دے سکتے ہیں ۱۲ ف۴ یعنی انکو دینا منع ہے تو ہم اللہ کے حکم کے خلاف کیسے کریں کیا اپنے تئیں گنہگار بناویں ابن عباس نے کہا ایک بھائی دوسرے بھائی کو پکاریگا اور کہے گا بھائی ذرا میری خبر لے میں جل گیا تھوڑا پانی مجھ پر ڈال وہ کہے گا یہ کیونکر ہو سکتا ہے اللہ نے تو جنت کا آب و دانہ کافروں پر حرام کر دیا ہے ۱۲ ف۵ اس بیہودے ہوئے تھے نہ خدا کا خیال تھا نہ آخرت کا ۱۲ ف۶ یعنے ان کا خیال چھوڑ دیں گے دوزخ میں پڑا جلنے دیں گے ۱۲ ف۷ دین اور آخرت کی باتیں ف۸ ہمہ تن دنیا میں غرق ہیں ۱۲ ف۹ اندھوں کی طرح دوسروں کے سہارے چلتے ہیں باپ دادا کے طریق پر جمے ہوئے ہیں ۱۲ ف۱۰ کبھی قرآن یا حدیث دل لگا کر نہیں سنتے نہ صحبت اور تفسیر کی کتب دیکھتے ہیں ۱۲ ف۱۱ وہ دیدہ و دانستہ گڑھے یا آگ میں نہیں گرتے مگر یہ دوزخ میں گرے پڑتے ہیں ۱۲ ف۱۲ دنیا کی زندگی ایک خواب ہے مرتے ہی آنکھ کھل جاویگی اسوقت پچھتاویں گے ۱۲ ف۱۳ دنیا میں مارے جانیکا قید ہونیکا ۱۲ ف۱۴ جو اس سے کہیں سخت ہے ۱۲ ف۱۵ جو اس نے ازل میں فرمایا تھا ف۱۶ یعنے جو ان میں کافر مشرک یا گنہگار ہونگے ف۱۷ پیغمبروں کی اللہ تعالیٰ نے مدد کی اور کافروں کی کچھ نہ سنی ان کی دعا قبول نہیں ہوئی وہ سب تباہ اور برباد ہو گئے یہ تو دنیا میں ہوا اور آخرت میں الخ ۱۲ ف۱۸ یا اس کے پیچھے یعنی مرنے کے بعد جہنم ہے ۱۲ ف۱۹ جو دوزخیوں کے زخموں سے بہے گا یا بدکاروں کی شرمگاہوں سے ۱۲ ف۲۰ کیونکہ وہ بہت خراب بدبودار کڑوا ہوگا فرشتے مار مار کر زبردستی پلائیں گے ف۲۱ صحیح حدیث میں ہے کہ وہ پانی ایسا گرم ہوگا کہ پیتے ہی آنتیں کٹ کر ۔ ۔ ۔ دبر سے نکل پڑیں گی منہ کے سامنے آتے ہی منہ جل بھن جائیگا سر کی کھال نکل پڑے گی معاذ اللہ ۱۲ ف۲۲ یا ہر عضو سے موت کا سامان محسوس ہوگا ۱۲ ف۲۳ کیونکہ وہاں موت نہیں ہے موت ہو تو راحت ہو جاوے اور خدا کو تکلیف دینا منظور ہے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع		
			عَذَابٌ غَلِيظٌ ○	اور (اس عذاب کے سوا) اس کے آگے یا پیچھے ایک اور سخت عذاب ہے ف۱
۱۴	الحجر ۱۵	۳	(۱۲) وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ○ لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ ○	(۱۲) اور ان سب لوگوں کے لیے جو تیری راہ پر چلیں گے جہنم کا وعدہ ہے اس کے سات دروازے ہیں (یعنے سات طبقے) ہر دروازے کے لیے ایک فرقہ بٹا ہوا ہے ف۲
۱۶	طٰہٰ ۲۰	۳	(۱۳) إِنَّهُ مَنْ يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ○	(۱۳) بیشک جو کوئی (بے ایمان) گنہگار ہو کر اپنے مالک کے سامنے حاضر ہوگا اسکے لیے دوزخ ہے نہ وہاں مریگا اور نہ جیے گا ف۳
۱۸	المؤمنون ۲۳	۶	(۱۴) تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ ○ أَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ ○ قَالُوا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ ○ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ ○ قَالَ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ ○ إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ مِنْ عِبَادِي يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ○ فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ سِخْرِيًّا حَتَّىٰ أَنْسَوْكُمْ ذِكْرِي وَكُنْتُمْ مِنْهُمْ تَضْحَكُونَ ○ إِنِّي جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا أَنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُونَ ○ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِينَ ○ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَاسْأَلِ الْعَادِّينَ ○ قَالَ إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ○	(۱۴) انکے منہ کو آگ جھلستی ہوگی اور وہ اس میں (دوزخ میں) بدشکل بنے ہونگے ف۴ (انسے کہا جائیگا اللہ پوچھے گا) کیا میری آیتیں تمکو پڑھ کر سنائی نہیں جاتی تھیں ف۵ پھر تم انکو جھٹلاتے تھے وہ عرض کرینگے مالک ہمارے ہماری کمبختی ہمپر چڑھ بیٹھی (غالب آئی) اور ہم گمراہ لوگ تھے ف۶ مالک ہمارے ہمکو (اب کی بار) دوزخ سے نکالدے پھر اگر ہم ایسا کریں تو بیشک ہم قصوروار ہیں ف۷ اللہ تعالے فرمائیگا دور ہو اسی میں پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو ف۸ (دیکھو) ہمارے بندوں میں سے کچھ لوگ (دنیا میں یوں) دعا کرتے تھے مالک ہمارے ہم ایمان لائے ہم کو بخشدے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب رحم کرنے والوں میں بہتر رحم کرنیوالا ہے۔ تم نے ان لوگوں کو مسخرہ بنایا تھا ف۹ یہانتک کہ اس ٹھٹھے میں میری یاد بھول گئے تھے اور تم ان سے ہنستے رہے آج کے دن (دیکھو کیسا ہوا) ان کے صبر کا بدلہ میں نے ان کو یہ دیا کہ وہ اپنی مراد کو پہونچ گئے ف۱۱ اللہ سبحانہ وتعالے فرمائے گا ف۱۲ بھلا تم زمین میں کتنے برس رہے ہوگے وہ کہیں گے (صداونا) ہم شاید ایک دن یا ایک دن سے بھی کم رہے ہوں گے حساب جاننے والوں (فرشتوں) سے پوچھ لے ف۱۳ اللہ تعالی فرمائیگا۔ اے پیغمبر تو کہہ (ان سے) تم بیشک تھوڑے ہی رہے اگر تم جانتے ہوتے ف۱۴
۱۸	الفرقان ۲۵	۲	(۱۵) إِذَا رَأَتْهُمْ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا	(۱۵) جب دوزخ ان کو ایک دور مقام سے دیکھے گی تو یہ اسکا جوش

ف۱ یعنے اللہ تعالی کے عذاب بے انتہا ہیں ایک عذاب ختم نہ ہوگا کہ دوسرا عذاب اس سے بھی سخت درپیش ہوگا ۔ ف۲ حضرت علی نے فرمایا جہنم کے دروازے تلے اوپر ہیں یعنے ایک پر ایک جہنم کے سات طبقے ہیں جہنم۔ لظی۔ حطمہ۔ سعیر۔ سقر۔ جحیم۔ ہاویہ۔ پہلے میں گنہگار مسلمان دوسرے میں یہود تیسرے میں نصاریٰ چوتھے میں صابئین پانچویں میں مجوس چھٹے میں مشرک ہندو بودہ وغیرہ ساتویں میں منافق رہیں گے جو سب سے نیچے کا طبقہ ہے ۔ ف۳ جیسے جینا چاہیے یعنی آرام کے ساتھ ۔ ف۴ بلکہ سسکتا رہیگا صحیح حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑھا پھر یہ آیت سنائی اور فرمایا دوزخ والے جو ہیں (یعنے کافر) وہ تو نہ اس میں مریں گے نہ جئیں گے لیکن جو لوگ دوزخ والے نہیں ہیں (یعنے گنہگار مسلمان) انکو دوزخ کی آگ ایک بار کی مار ڈالے گی جلکر کوئلہ ہو جائیں گے پھر انکے سفارشی (پیغمبر اور صالحین) کھڑے ہونگے (جب انکو خبر ہوگی) اور سفارش کریں گے ان کی سفارش قبول ہوگی وہ نہر الحیوة پر لائے جائیں گے پھر اس میں (نہا کر) اسطرح اگیں گے جیسے دانہ جو بہاؤ (سیلاب کے بہاؤ) میں آجاتا ہے کچرے کوڑے میں وہ کس زور سے بڑھتا ہے ۔ ف۵ اوپر کا ہونٹ سکڑ کر سر تک چڑھ جائیگا اور نیچے کا ناف تک لٹک آئیگا دانت سامنے کھلے ہونگے عجب قطع ہوگی معاذ اللہ ۔ ف۶ کبھی تو کہتے تھے یہ اللہ کی اتاری ہوئی آیتیں ہی نہیں کبھی ان کا یقین نہیں کرتے تھے کبھی انکی تاویل اس طرح کرتے تھے جو جھٹلانے کے برابر ہے جیسے ہمارے زمانے میں بعض جاہل درویش اور فقیہ کہتے ہیں کہ بھائی دوزخ میں آگ کہاں کی جو کوئی آئے گا اپنی آگ اپنے ساتھ لائیگا یعنی غصہ اور غم کی آگ مراد ہے ۔ ف۷ کمبختی چڑھ بیٹھی یعنی نفس کی خواہش اور دنیا کا مزہ ہم پر غالب ہوا اور تیری ماننے سے بہک گئے غرض اپنے قصور کا اقرار کریں گے اور یہ دعا کریں گے ۔

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ۝ وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ۝ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّ ادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ۝ قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۝ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيْرًا ۝ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ۝ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ۝	اور خروش سنیں گے اور جب دوزخ میں مشکیں باندھ کر تنگ جگہ میں ڈالدی جائیں گے تو وہاں موت کو یاد کریں گے (فرشتے ان سے کہیں گے) آج ایک موت کو نہ پکارو بہت سی موتوں کو پکارو (اے پیغمبر) کہدے کہ کیا یہ (دوزخ) اچھی ہے یا ہمیشہ رہنے کی بہشت جس کا وعدہ پرہیزگاروں کے لیے کیا گیا ہے وہی ان کا بدلہ اور آخری ٹھکانا ہے جو وہ چاہیں گے وہاں ان کو ملے گا ہمیشہ رہیں گے (کبھی فنا نہیں) یہ تیرے مالک پر مانگا ہوا وعدہ ہے
۲۱	السجدۃ ۳۲	۲	(۱۶) وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝	(۱۶) اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت کرتے مگر (روز ازل) جو قول ہم نے فرمایا تھا وہ (ضرور) پورا ہوگا کہ ہم دوزخ کو جنوں اور آدمیوں سے بھر دونگا ف
۲۳	یٰسٓ ۳۶	۴	(۱۷) هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝	(۱۷) اب یہ دوزخ وہی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا آج کے دن اپنے کفر کے بدلے اس میں پڑو
۲۳	والصّٰفّٰت ۳۷	۲	(۱۸) اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ۝ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ۝ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ۝ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ۝ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ۝ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ۝	(۱۸) بھلا یہ مہمانی ف بہتر ہے یا (تھوہر) تھوہر کا درخت ف ہم نے اس درخت کو کافروں کی آزمایش کے لیے بنایا ہے ف وہ ایسا درخت ہے جو دوزخ کی تہ میں اگتا ہے ف اسکی کلیاں ایسی ہیں جیسے سانپوں کے پھن ف تو بے شک یہ کافر اس میں سے کھائیں گے اور (اپنے) پیٹ اس سے بھریں گے پھر اوپر سے کھولتا ہوا پانی ملا کر ان کو (پینے کو لیے اللہ کاف) پھر (یہ گرم کھولتا ہوا پانی پیکر) ان کو دوزخ کیطرف لوٹنا ہوگا ف
۲۵	الدخان ۴۴	۳	(۱۹) اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۝ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ۝ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ۝ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ۝ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ۝ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ۝ ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ	(۱۹) بیشک (آخرت میں) تھوہر کا درخت بڑے گنہگار کا (جیسے ابوجہل تھا) کھانا ہے جیسے پگلا تانبا وہ پیٹوں میں ایسا کھولیگا جیسے بہت گرم پانی کھولتا ہے (ہم فرشتوں سے کہیں گے) پکڑو اسکو اور گھسیٹتے ہوئے دوزخ کے بیچا بیچ اسکو لیجاؤ پھر اس کے سر پر جلتے (پھلستے) پانی کا عذاب برساؤ ف (اور اس سے کہتے جاؤ اس عذاب کا مزہ) چکھ تو عزت والا سردار ہے

ف دوزخ میں بھی اللہ تعالیٰ نے زندگی اور سمجھ رکھی ہے دوسری آیت میں ہے اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیگا تو بھر گئی وہ کہیگی نہیں اور کچھ ہے حدیث میں ہے کہ پھر پروردگار اپنا قدم اس میں رکھے گا وہ کہے گی بس بس ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ کی دونوں آنکھوں کے درمیان جانے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا دوزخ کی بھی آنکھیں ہیں آپ نے فرمایا کیا تم نے یہ آیت نہیں سنی اذا راتہم من مکان بعید الآیۃ کہتے ہیں پانسو برس یا سو برس یا ایک برس کی راہ سے اسکا جوش اور خروش سنیں گے۔ ایک حدیث میں ہے قیامت کے دن دوزخ میں سے ایک گردن نکلیگی اسکی دو آنکھیں ہونگی جو دیکھتی ہونگی اور دو کان جو سنتے ہونگے اور ایک زبان جس سے وہ بولیگی میں تین آدمیوں کے لیے مقرر ہوئی ہوں ہر ظالم سرکش کے لیے اور ہر مشرک کے لیے جس نے اللہ کے سوا کسی اور کو بھی خدا بنایا اور ہر تصویر بنانے والے کے لیے ۱۲ ف یعنی اس قول کی وجہ سے یہ نہیں ہوتا کہ ہر ایک آدمی راہ پر آجائے بلکہ گمراہوں کی تعداد زیادہ رہتی ہے جیسے ایک حدیث میں ہے ہزار میں سے ایک جنتی ہے اور نو سو ننانوے دوزخی ۱۲ ف عمدہ حسین عورتیں طرح طرح کے میوے کھانے کو صاف پاکیزہ شراب پینے کو ۱۲ ف جب کافروں نے یہ سنا کہ دوزخ میں تھوہر کے درخت سے انکی ضیافت ہوگی تو کہنے لگے بھلا آگ میں درخت کیونکر پیدا ہو سکتا ہے انکو یہ خبر نہیں کہ بہت سے پتھریلے اور ریتلی زمین پر گرم ملکوں میں کئی طرح کے درخت پیدا ہوتے ہیں اور بعضے درخت ایسے بھی ہیں جو جلا دینے سے بہت پھیلتے ہیں جیسے فالسہ کا درخت پس اگر دوزخ میں یہ درخت پیدا ہو تو اس میں تعجب کیا ہے ۱۲ ف جیسے کئی قسم کے درخت سمندر کی تہ میں پیدا ہوتے ہیں اور دم میں بڑھتے رہتے ہیں ۱۲ ف عرب کے لوگ سانپ کو شیطان بھی کہتے ہیں یا حقیقۃً شیطان مراد ہیں گو آدمی نے شیطان کو نہیں دیکھا مگر یہ محاورہ ہے کہ جب کسی کی بد صورتی بیان کرنا ہوتی ہے تو کہتے ہیں شیطان کی صورت ہے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			الکرِیمِ ۝ اِنَّ ھٰذَا مَا کُنْتُمْ بِہٖ تَمْتَرُوْنَ ۝	یہی تو وہ (دوزخ) ہے جس میں تم کو شک تھا ف۱
۲۶	قٓ	۳	(۲۰) یَوْمَ نَقُوْلُ لِجَھَنَّمَ ھَلِ امْتَلَاْتِ وَ تَقُوْلُ ھَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ ۝	(۲۰) جس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کیا تو بھر گئی وہ کہے گی کچھ اور بھی ہے ف۲
۲۷	الرحمٰن	۲	(۲۱) ھٰذِہٖ جَھَنَّمُ الَّتِیْ یُکَذِّبُ بِھَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ یَطُوْفُوْنَ بَیْنَھَا وَبَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ ۝	(۲۱) ان سے کہا جائیگا اب دیکھا یہی تو وہ جہنم ہے جسکو (دنیا میں) گنہگار جھٹلاتے تھے وہ اس میں اور کھولتے پانی میں چکر مارتے رہیں گے ف۳
۲۹	المعارج	۱	(۲۲) اِنَّھَا لَظٰی ۝ نَزَّاعَۃً لِّلشَّوٰی ۝ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰی ۝ وَجَمَعَ فَاَوْعٰی ۝	(۲۲) دوزخ تو وہ لپٹ ہی ہے وہ سر کی کھال اد ہیڑ دیگی جو کوئی (دنیا میں حق بات سے) منہ پھیرا اور پیٹھ دکھائی اور روپیہ جمع کرکے رکھ چھوڑ (زکوۃ نہ دی) اسکو کھینچ بلائیگی
۲۹	المزمل	۱	(۲۳) اِنَّ لَدَیْنَآ اَنْکَالًا وَّجَحِیْمًا ۝ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّۃٍ وَّعَذَابًا اَلِیْمًا ۝	(۲۳) کیونکہ ہمارے پاس (انکے پاؤں میں ڈالنے کو) بیڑیاں موجود ہیں اور جلانے کو جہنم اور (کھلانے کو) وہ کھانا جو گلے سے نہ اترے (تھوہر غسلین وغیرہ) اور تکلیف کا عذاب
۲۹	المدثر	۱	(۲۴) وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِکَۃً وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَھُمْ اِلَّا فِتْنَۃً لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیَسْتَیْقِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ وَیَزْدَادَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِیْمَانًا وَّلَا یَرْتَابَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَلِیَقُوْلَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ وَّالْکٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰہُ بِھٰذَا مَثَلًا ۝	(۲۴) اور ہم نے دوزخ کے داروغہ فرشتے مقرر کیے ہیں ف۴ اور ہم نے انکی گنتی اس لیے مقرر کی کہ کافر (یہ سنکر) گمراہ ہوں ف۵ اور اس لیے کہ کتاب والوں (یہود اور نصاریٰ) کو یقین پیدا ہو ف۶ اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے ف۷ اور کتاب والوں اور ایمان داروں کو (قرآن کی سچائی میں) کوئی شبہ نہ رہے اور اسلیے کہ کافر اور جن کے دل میں (نفاق کی) بیماری ہے وہ یوں کہیں بھلا اس انیس کی گنتی سے اللہ تعالیٰ کی کیا غرض ہے ف۸
۳۰	النبا	۱	(۲۵) اِنَّ جَھَنَّمَ کَانَتْ مِرْصَادًا ۝ لِّلطّٰغِیْنَ مَاٰبًا ۝ لّٰبِثِیْنَ فِیْھَآ اَحْقَابًا ۝ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْھَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۝ اِلَّا حَمِیْمًا وَّغَسَّاقًا ۝ جَزَآءً وِّفَاقًا ۝ اِنَّھُمْ کَانُوْا لَا یَرْجُوْنَ حِسَابًا ۝ وَّکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا کِذَّابًا ۝	(۲۵) بیشک دوزخ (کافروں کو) تاک رہی ہے شریروں کا وہی ٹھکانا ہے اس میں قرنوں پڑے رہیں گے ف۹ وہاں نہ تو ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ کھولتے پانی اور پیپ کے سوا انکو کچھ پینے کو ملیگا ف۱۰ یہ انکے اعمال کا پورا بدلہ ہے ف۱۱ وہ (دنیا میں آخرت کے) حساب کا ڈر نہیں رکھتے تھے اور ہماری آیتوں کو خوب جھٹلاتے تھے
۳۰	النزعت	۲	(۲۶) وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِمَنْ یَّرٰی ۝	(۲۶) اور دوزخ دیکھنے والوں کے سامنے کھول دیجائے گی ف۱۲
۳۰	اللیل ۹۲	۱	(۲۷) فَاَنْذَرْتُکُمْ نَارًا تَلَظّٰی ۝	تو (اے لوگو) ہم نے تم کو (دوزخ کی) دہکتی آگ سے ڈرا دیا۔

ف۱ یا یہی تو وہ عذاب ہے جسمیں تم شک کرتے تھے۔ ف۲ دوزخ اور جنت اللہ تعالیٰ کے حکم سے بات کر سکتی ہیں اسمیں کوئی تعجب کی بات نہیں صحیح حدیث میں ہے دوزخ برابر یہی کہتی رہیگی اور کچھ ہے اور کچھ ہے یہاں تک کہ پروردگار اپنا قدم اس میں رکھ دیگا وہ سمٹ جائیگی اور کہے گی بس بس میں بھر گئی۔ اہلحدیث اللہ کے قدم کو مانتے ہیں اور اسکی تاویل نہیں کرتے جیسے اور صفات کو مانتے ہیں لیکن اسکی ذات اور صفات کو مخلوقات سے مشابہت نہیں دیتے اور یہی طریقہ ہے سلف صالحین کا جیسے اوپر کئی بار گذر چکا۔ ف۳ دوزخ میں جلائے جائیں گے پیاس لگے گی پانی مانگیں گے تو کھولتا پانی ملیگا اسکو پینگے پھر وہاں سے دوزخ میں لائیں گے۔ ف۴ وہ آدمی نہیں ہیں کہ تم سو یا دس ملکر انپر غالب آجاؤ ایک فرشتہ ساری دنیا کو کافی ہے۔ ف۵ ہنسی ٹھٹھا کریں اور مذاق کریں اور ہوں جیسا ابو الاشدین نے کیا حدیث میں ہے کہ ان فرشتوں کی آنکھیں گویا بجلی ہیں ان میں تمام جن اور آدمیوں کے برابر قوت ہے ان میں کا ایک بہت سے آدمیوں کو ہانکتا لائیگا اور گردن پر ایک پہاڑ اٹھائے ہوگا پہلے ان آدمیوں کو دوزخ میں ڈالدیگا پھر اوپر سے وہ پہاڑ انپر پھینک دیگا۔ ف۶ وہ سمجھیں کہ قرآن مجید برحق ہے کیونکہ اگلی کتابوں میں بھی دوزخ کے انیس داروغہ بیان ہوئے ہیں۔ ف۷ انکو اور زیادہ قرآن اور پیغمبر پر یقین آئے۔ ف۸ یعنی انیس داروغہ کیوں مقرر کیے اسمیں کیا حکمت ہے اور یہی اپنی حکمت جانتا ہے ہمکو اس میں کاوش کرنے کی ضرورت نہیں۔ ف۹ احقاب جمع ہے حقب کی حضرت علیؓ نے کہا ایک حقب اسی برس کا ہوگا اور برس تین سو ساٹھ دن کا اور ہر دن دنیا کے ہزار برس کے برابر ایک حدیث میں بھی ایسا ہی مروی ہے اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کافر کئی قرنوں کے بعد دوزخ سے نکالے جائیں گے کیونکہ دوسری آیتوں میں ہے کہ دوزخی ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ اسمیں پڑے رہینگے حسن نے کہا قسم خدا کی اسکا مطلب یہ ہے کہ ایک حقب ختم ہوگا تو دوسرے حقب تک پڑے رہیں گے اسیطرح ہمیشہ اسی طرح بعضوں نے کہا یہ آیت ان موحد گنہگاروں کے حق میں ہے جو ایک مدت کے بعد دوزخ سے نکالے جائیں گے۔ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
۳۰	الھمزہ ۱۰۴	۱	(۲۸) كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝ نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ ۝ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ ۝ إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُؤْصَدَةٌ ۝ فِي عَمَدٍ مُمَدَّدَةٍ ۝	ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا وہ حطمہ میں ڈالدیا جائیگا اور (اے پیغمبر) تجھے کیا معلوم حطمہ کیا چیز ہے حطمہ اللہ تعالی کی دہکائی ہوئی آگ ہے جو ساری بدن کو کہا کر دلوں تک چڑھ آئیگی ف وہ آگ انکو گھیرے ہوئے ہے لمبے لمبے ستونوں میں بند ہے ہوئے ہیں ف

اَلْمَسَاجِدُ وَاسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ ۳۲

باب ۳۲ مساجد اور قبلہ کا بیان

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱	البقرہ	۱۴	(۱) وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَى فِي خَرَابِهَا ۚ أُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ ۚ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝	(۱) اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو خدا کی مسجدوں میں اس کا نام لینے سے روکے اور ان کو اجاڑنا چاہے یہ لوگ خود مسجدوں میں نہ آنے پائیں گے مگر ڈرتے ڈرتے ف وہ دنیا میں ذلیل ہونگے اور آخرت میں بڑی مار کھائیں گے ف اور پورب اور پچھم دونوں اللہ تعالے کے ہیں تو جدہر تم منہ کرو ادہر ہی قبلہ ہے بیشک اللہ تعالی گنجایش والا ہے اس کی رحمت بہت وسیع اور سب کو شامل ہے ف ۱ اخیر ف
۲	〃	۱۷	(۲) سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا ۚ قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝	(۲) اب قریب ہے بیوقوف لوگ کہینگے مسلمانوں کا جو قبلہ پہلے تھا اس سے پھر جانیکی کیا وجہ ہوئی ف (اے پیغمبر) کہدے پورب اور پچھم دونوں اللہ ہی کے ہیں جسکو وہ چاہتا ہے سیدھی راہ پر لگاتا ہے ف
〃	〃	〃	(۳) وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ ۚ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ ۗ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝ قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي	(۳) اور (اے پیغمبر) جس قبلہ پر تو پہلے تھا (یعنے کعبہ) ہم نے اسی کو (دوبارہ) مقرر کردیا اس کی غرض یہی تھی کہ ہمکو یہ بات کھلجائے کہ کون پیغمبر کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے اور قبلہ کا بدلنا بہاری (شاق) ہوا مگر انپر جنکو اللہ تعالی نے راہ بتلائی اور اللہ تعالی تمہاری نماز کو بیفایدہ کردے یہ نہیں ہو سکتا اللہ تو لوگوں پر بڑی شفقت کرنیوالا مہربان ہے ف ۹ (اے پیغمبر) ہم تیرا منہ بار بار آسمان

ف ایک دن مزہ دیگا مال دولت سب چھوڑ جائیگا ف تلووں سے لگ کر دل تک کی خبر لیگی دل تمام اعضا کا سہارا ہے پہلے ساری بدن کو جلائیگی اخیر میں دل تک پہونچے گی پھر اللہ تعالی اس کا بدن درست کردے گا پھر جلائے گی یہی ہوتا رہے گا ف تفسیر جلالین میں ہے کہ یہ سورہ ابی خلف اور ولید بن مغیرہ وغیرہ کافروں کے باب میں اتری جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر طعنہ مارتے تھے آپ کی برائیاں کرتے پھرتے تھے ف جب نصاری یہود پر غالب ہوئے تو بیت المقدس میں انہوں نے سوار عبادت کرنے سے یہود کو روکا اللہ تعالی نے مسلمانوں کو خوشخبری دی کہ عنقریب یہ نصاری بھی بیت المقدس سے نکالے جاوینگے اور مسلمان اسپر قبضہ کرینگے اب اگر کوئی نصرانی وہاں آویگا بھی تو ڈرتا ہوا اپنی جان کی خیر مناتا ہوا یہ پیشین گوئی بالکل سچ ہوئی اور حضرت عمرؓ کی خلافت میں بیت المقدس پر مسلمانوں نے قبضہ کرلیا آجتک مسلمانوں ہی کے ہاتھ میں ہے اور نصاری وہاں ڈرتے ہوئے آتے ہیں ف دنیا میں رسوائی یہ ہوئی کہ قتل کیے گئے لونڈی غلام بنائے گئے انپر جزیہ لگایا گیا آخرت کا عذاب تو ظاہر ہے ف ایک بار رات کو صحابہ سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے رات ہی اندھیری ہر ایک نے جدہر قبلہ معلوم ہوا ادہر نماز پڑھ لی اللہ تعالی نے ان کے لیے یہ آیت اتاری ف صبح کو معلوم ہوا کہ بعض لوگوں نے اور طرف نماز پڑھی ہے انکو تردد ہوا تب یہ آیت اتری ف ہر ایک بات جانتا ہے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے بیت المقدس کیطرف نماز پڑھا کرتے تھے پھر کعبہ کیطرف قبلہ قرار دیا ہوا تب یہود نے یہ طعنہ کیا اس آیت میں اللہ تعالی نے پہلے ہی سے انکی بیہودگی کہ بیوقوفی سے وہ ایسا اعتراض کرینگے ف یعنے اسلام کے دین پر ف تو وہ کسی کی محنت کو اکارت کردے یہ بندہ پر کیسے ہو سکتا ہے ف اور بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ان روکنے والوں کو لازم تھا کہ مسجدوں میں اللہ تعالے سے ڈرتے ہوئے جاتے یعنے خدا کا ڈر رکھتے اور دوسرے نمازیوں کو نہ روکتے۔

پارہ	سورہ	رکوع		
			فِی السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبۡلَۃً تَرۡضٰىہَا ۪ فَوَلِّ وَجۡہَکَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ؕ وَ حَیۡثُ مَا کُنۡتُمۡ فَوَلُّوۡا وُجُوۡہَکُمۡ شَطۡرَہٗ ؕ وَ اِنَّ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ لَیَعۡلَمُوۡنَ اَنَّہُ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّہِمۡ ؕ وَ مَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعۡمَلُوۡنَ ۔ وَ لَئِنۡ اَتَیۡتَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ بِکُلِّ اٰیَۃٍ مَّا تَبِعُوۡا قِبۡلَتَکَ ۚ وَ مَاۤ اَنۡتَ بِتَابِعٍ قِبۡلَتَہُمۡ ۚ وَ مَا بَعۡضُہُمۡ بِتَابِعٍ قِبۡلَۃَ بَعۡضٍ ؕ وَ لَئِنِ اتَّبَعۡتَ اَہۡوَآءَہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَکَ مِنَ الۡعِلۡمِ ۙ اِنَّکَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ۔	کی طرف کرنا دیکھ رہے ہیں ف۱ جو قبلہ تو پسند کرتا ہے وہی ہم تجھ کو دیں گے اب اپنا منہ مسجد حرام (کعبہ) کی طرف پھیرلے اور (مسلمانو) تم جہاں کہیں ہو (نماز میں) اسی طرف اپنا منہ کیا کرو بے شک اہل کتاب جانتے ہیں کہ کعبہ کی طرف قبلہ ہونا حق ہے ان کے مالک کی طرف سے ف۲ اور اللہ تعالیٰ ان کے کاموں سے بیخبر نہیں ہے ف۳ اور اگر تو اہل کتاب کو ہر ایک نشانی (معجزہ) بتلائے (یا سارے جہان کی دلیلوں سے سمجھائے) تو بھی وہ تیرا قبلہ نہ لیں گے اور تو بھی اب ان کا قبلہ لینے والا نہیں ف۴ اور خود اہل کتاب بھی ایک دوسرے کا قبلہ نہیں لیتے ف۵ اور تجھ کو جو علم (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) پہونچا اگر اس کے بعد تو انکی خواہشوں پر چلے تو تیرا شمار بھی ظالموں میں ہوگا ف۶
۲	البقرۃ	۱۸	(۴۸) وَ لِکُلٍّ وِّجۡہَۃٌ ہُوَ مُوَلِّیۡہَا فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرٰتِ ؕ اَیۡنَ مَا تَکُوۡنُوۡا یَاۡتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیۡعًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ۔ وَ مِنۡ حَیۡثُ خَرَجۡتَ فَوَلِّ وَجۡہَکَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ؕ وَ اِنَّہٗ لَلۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّکَ ؕ وَ مَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ۔ وَ مِنۡ حَیۡثُ خَرَجۡتَ فَوَلِّ وَجۡہَکَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ؕ وَ حَیۡثُ مَا کُنۡتُمۡ فَوَلُّوۡا وُجُوۡہَکُمۡ شَطۡرَہٗ ۙ لِئَلَّا یَکُوۡنَ لِلنَّاسِ عَلَیۡکُمۡ حُجَّۃٌ ٭ۙ اِلَّا الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡہُمۡ ٭ فَلَا تَخۡشَوۡہُمۡ وَ اخۡشَوۡنِیۡ ٭ وَ لِاُتِمَّ نِعۡمَتِیۡ عَلَیۡکُمۡ وَ لَعَلَّکُمۡ تَہۡتَدُوۡنَ ۔	(۴۸) اور ہر ایک دین والے کا ایک قبلہ ہے جدہر وہ منہ کرتا ہے تم (اے مسلمانو) نیکیاں کرنے میں آگے بڑھو ف۷ تم جہاں رہو اللہ تعالیٰ تم کو اکٹھا کرے گا بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ کرسکتا ہے ف۸ اور تو جہاں سے نکلے (یعنے جہاں ہو سفر میں) اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کر یہی بات حق ہے تیرے مالک کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں ہے ف۹ (اے پیغمبر) تو جہاں سے نکلے اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کر (مسلمانو) تم جہاں ہو (نماز میں) اپنا منہ اس طرف (یعنے مسجد حرام کی طرف) کرو ف۱۰ تاکہ لوگوں کو تم پر اعتراض کا موقع نہ رہے ف۱۱ مگر جو بے انصافی کرتے ہیں ف۱۲ تو ان سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرتے رہو اور (دوسری غرض یہ ہے) کہ میں اپنا احسان ف۱۳ تم پر پورا کروں اور (تیسری غرض یہ ہے) کہ تم راہ راست پر آجاؤ ف۱۴

ف۱ آپ انتظار میں تھے کہ کب وحی آتی ہے اور قبلہ بدلتا ہے کیونکہ آپ کو دل سے پسند تھا کہ آپ کے دادا ابراہیمؑ کے قبلہ کیطرف منہ کریں ف۲ کیونکہ انکی کتابوں میں مذکور ہے کہ نبی آخرالزمان عرب میں پیدا ہونگے اور ابراہیم کے طریق پر ہونگے اور کعبہ کیطرف نماز پڑھیں گے ف۳ کعبہ ایک چوکھونا مستطیل گھر ہے اور مسجد حرام اسکے گرداگرد بنی ہوئی ہے یہاں مسجد حرام سے کعبہ مراد ہے کیونکہ خود مسجد حرام میں نمازی کعبے کیطرف نماز پڑھتے ہیں اور صفیں بطور حلقے کے ہوا کرتی ہیں ف۴ یعنے اب پھر بیت المقدس کیطرف قبلہ کبھی نہیں بدلیگا ف۵ یہود بیت المقدس کی اور نصاریٰ پورب کی طرف قبلہ کرتے ہیں ف۶ ابن قیم نے کہا اہل کتاب کا قبلہ کسی حکم الٰہی سے نہ تھا بلکہ انہوں نے صلاح و مشورہ سے قبلہ قرار دیا تھا انجیل میں کہیں حکم نہیں ہے کہ قبلہ پورب کی طرف بناؤ بلکہ انکے بزرگوں نے پورب کی طرف منہ کر لیا اور یہود نے بھی تورات میں یہ حکم نہیں ہے کہ صخرہ بیت المقدس کیطرف منہ کرو ہوا یہ تھا کہ یہود اگلے زمانہ میں تابوت کو لاکر صخرہ پر رکھتے اور نماز میں اسطرف منہ کرتے جب تابوت اٹھ گیا تو صخرے ہی کی طرف منہ کرنے لگے ف۷ یعنے کعبہ کیطرف منہ کرلیں اور بعضوں نے کہا ہر ایک نیکی میں ف۸ یعنے کسی ملک میں ہو اور کسی سمت میں نماز پڑھو اگر کعبہ اس ملک سے پچھم میں ہے تو پچھم میں اور اگر پورب میں ہے تو پورب میں دکھن میں ہے تو دکھن میں اتر میں ہے تو اتر میں لیکن قیامت کے دن سب مسلمان اکٹھا ہو جاوینگے گویا سب نے ایک ہی سمت اسکی عبادت کی ف۹ مسجد حرام کہتے ہیں کعبہ کی مسجد کو حرام اسلئے کہتے ہیں جس جگہ بند رہنا چاہیے اس مکان میں کوئی باتیں منع ہیں آدمی کو مارنا جانور کو ستانا درخت اور گھانس اکھاڑنا پڑا ہوا مال اٹھانا وغیرہ ف۱۰ دوبارہ بیان کیا تاکہ اس حکم میں شبہ نہ رہے ف۱۱ یہود مسلمانوں پر یہ اعتراض کرتے تھے کہ ہمارا دین تو نہیں مانتے لیکن نماز ہماری ہی قبلہ کی طرف پڑھتے ہیں اور مشرک یہ اعتراض کرتے تھے کہ ابراہیم کے طریق پر چلنے کا دعوے کرتے ہیں اور ابراہیم کا قبلہ چھوڑ دیا ہے ف۱۲ ناحق کی ہیکڑی کرتے ہیں وہ اب بھی ایک نہ ایک اعتراض کرتے رہیں گے ف۱۳ شریعت کی سب باتیں تم کو سکھلا کر ف۱۴ یعنے سیدھے رستے پر آلگو

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲	البقرۃ	۲۲	(۵) لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ۝	(۵) نیکی یہی نہیں کہ (نماز میں) اپنا منہ پورب کو کرلو ف۱ یا پچھم کو نیک وہ لوگ ہیں جو اللہ پر ایمان لائے اور پچھلے دن (قیامت) پر اور سب فرشتوں پر ف۲ اور کتاب ف۳ (یعنے قرآن) پر اور تمام پیغمبروں پر ف۴ اور اللہ تعالیٰ کی محبت سے ف۵ اپنا پیسہ ناطہ والوں ف۶ اور یتیموں ف۷ اور مسکینوں ف۸ اور مسافروں ف۹ اور مانگنے والوں پر ف۱۰ اور گردنیں چھڑانے میں خرچ کیا ف۱۱ اور نماز درستی سے ادا کرتے رہے اور زکوٰۃ دیتے رہے اور جب خدا سے یا بندوں سے کوئی اقرار کیا تو اس کو پورا کیا اور سختی اور تکلیف اور لڑائی میں صبر کیا ف۱۲ یہی لوگ (ایمان اور اسلام کے دعوے میں) سچے ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں ف۱۳
۸	الاعراف	۳	(۶) وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۝	(۶) اور یہ کہ جہاں نماز پڑھو اپنے منہ سیدھے کر لو ف۱۴ اور نرے اسی کے تابعدار ہو کر اسکو پکارو ف۱۵
۸	۸	۸	(۷) يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ۝	(۷) آدمیو ہر مسجد میں جاتے وقت ف۱۶ اپنا بناؤ کر لیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور اڑاؤ نہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ اڑانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔
۹	الانفال	۴	(۸) وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوا أَوْلِيَاءَهُ إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ ۝	(۸) حالانکہ وہ لوگوں کو ادب والی مسجد سے روکتے ہیں ف۱۷ اور وہ اس ادب والی مسجد کے متولی نہیں ہیں اس مسجد کے متولی وہی ہیں جو پرہیزگار ہوں ف۱۸
۱۰	التوبۃ	۳	(۹) مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ شَاهِدِينَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ أُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ ۝ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ	(۹) مشرکوں کا یہ کام نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد رکھیں ف۱۹ حالانکہ اپنا کفر (اپنی زبان سے) خود مانتے ہیں ف۲۰ ان لوگوں کا تو کیا کرایا سب اکارت ہوا اور یہ ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے ہیں ف۲۱ اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کی آبادی ان ہی لوگوں سے ہوتی ہے جو اللہ پر اور پچھلے دن پر یقین رکھتے ہیں اور نماز کو درستی سے

ف۱ یہود اور نصاریٰ نے جب قبلہ بدلا تو بہت تکرار شروع کی اس وقت یہ آیت اتری ۔ ف۲ نہ جیسے یہود کرتے تھے کہ حضرت جبرائیل کو اپنا دشمن بتلاتے ۔ ف۳ یعنے قرآن یا تمام آسمانی کتابوں پر ۔ ف۴ نہ جیسا یہود اور نصاریٰ کرتے ہیں بعض کو مانتے ہیں بعض کو نہیں مانتے ۔ ف۵ یعنے خالص خدا کی رضامندی کے لیے ۔ ف۶ ناتے سے یاد کیا ناتے کے لیے ان کا حق سب سے زیادہ ہے جب یہ محتاج ہوں حدیث میں ہے کہ مسکین کو دینے میں ایک ثواب ہے اور ناتے والے کو دینے میں دوہرا ثواب ہے ۔ ف۷ محتاج ہوں اور ان کا پرورش کرنے والا کوئی نہ ہو عام فقیروں کو دینے سے ایسے یتیم کو دینا زیادہ ثواب ہے حدیث میں ہے کہ میں اور یتیم کو پالنے والا دونوں جنت میں ساتھ ہونگے ۔ ف۸ مسکین وہ ہے جسکے پاس بقدر کفایت نہ ہو اسی کو فقیر کہتے ہیں ۔ ف۹ جسکے پاس خرچ راہ نہ رہا ہو اور نہ خرچ منگوا سکتا ہو گو وہ اپنے گھر یا اپنے ملک میں مالدار ہو ۔ ف۱۰ جو اپنی احتیاج ظاہر کریں اور کسی کام میں تم سے مدد چاہیں اگرچہ وہ مالدار ہوں ۔ ف۱۱ یعنے جو لوگ غلام ہوں اور اپنے مالک سے آزادی کے لیے کچھ روپیہ ٹھیرا لیں پھر ادا نہ کر سکیں انکی مدد کر ۔ ف۱۲ یعنے جب کافروں سے جہاد ہوتا ہے تو لڑائی میں ثابت قدم رہتے ہیں ۔ ف۱۳ واحدی نے کہا جس شخص میں یہ تمام باتیں جمع ہوں وہ بیشک نیک اور متقی ہے اور ایک دو خصلتیں ہونے سے وہ نیک نہیں کہا جا سکتا ۔ ف۱۴ قبلہ کی طرف یعنے کعبہ کی طرف ہر ایک نماز میں یعنی جس وقت نماز پڑھو منہ کعبہ کی طرف کرو بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ہر سجدہ خالص خدا کی رضامندی کے لیے کرو بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب نماز کا وقت آجاوے تو جہاں ہو وہیں نماز پڑھ لو اپنی مسجد میں پہنچنے کا انتظار نہ کرو ۔ ف۱۵ یعنے اسی کی عبادت کرو اور عبادت میں کسی اور کو شریک مت کرو ۔ بعضوں نے کہا شریعت کے موافق اسکی عبادت کرو ۔ ف۱۶ یا ہر نماز کے وقت ۔ ف۱۷ جیسے حدیبیہ کے سال میں مسلمانوں کو عمرہ کرنے سے روک دیا اسکا قصہ گذر چکا ۔ کہتے ہیں اگلی آیتیں مکہ میں اتری تھیں اور یہ آیت اس وقت اتری جب آپ مکہ سے نکلکر مدینہ کو روانہ ہوئے ۔ (باقی در صفحہ)

			الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝	ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور خدا کے سوا اور کسی سے نہیں ڈرتے تو ایسے لوگوں کو راہ پانے کی امید ہو سکتی ہے ف
"	التوبہ 9	۱۳	(۱۰) وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ۚ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ۚ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ۚ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ۚ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ۚ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِىْ بَنَوْا رِيْبَةً فِىْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝	(۱۰) اور ان منافقوں میں) وہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے ضد سے اور کفر سے اور مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کے لیئے اور اس شخص کا انتظار کرنے کے لیے جو پہلے اللہ اور اس کے رسول سے لڑ چکا ہے ایک (اپنی) مسجد بنائی ف اور وہ تو ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے بھلائی کے سوا اور کوئی نیت نہیں کی تھی اور اللہ تعالے گواہ ہے وہ جھوٹے ہیں تو اس (مسجد) میں کبھی کھڑا (تک بھی) نہ ہو ہاں وہ مسجد جس کی شروع دن سے بنیاد پرہیزگاری پر ہوئی ہے ف وہ اس لائق ہے کہ تو اس میں کھڑا ہو ف اس میں وہ لوگ ہیں جو خوب پاکی کرنا پسند کرتے ہیں ف اور اللہ تعالی خوب پاکی کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے ف بھلا جو شخص اللہ تعالے کے ڈر سے اس کی رضامندی کے لیے اپنی (عمارت کی) بنیاد رکھی وہ اچھا ہے یا جو ایک پھس پھسے پھٹے ہوئے کگار کے کنارے پر اپنی بنیاد رکھے پھر وہ کگار (دھڑام سے) اس کو ف دوزخ کی آگ میں لے گرے ف اور اللہ بے انصاف لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا ان لوگوں نے جو عمارت بنائی ہے اس کی وجہ سے ہمیشہ (مرتے تک) انکے دلوں میں نفاق رہیگا مگر جب انکے دل ہی کٹ جائیں ف اور اللہ (انکے دلوں کا حال) جانتا ہے حکمت والا
۱۸	النور 24	۵	(۱۱) فِىْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا	(۱۱) (یہ طاق) ان گھروں میں ہے جنکی تعظیم کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ف اور ان میں اللہ کا نام لیا جاتا ہے وہاں صبح اور شام اللہ تعالی کی تسبیح وہ لوگ کرتے ہیں جنکو کوئی سوداگری اور مول تول اللہ تعالے کی یاد سے اور نماز درستی کے ساتھ ادا کرنے سے اور زکوٰۃ دینے سے غافل نہیں کرتی وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن مارے

ف جب ایسے لوگوں کی حالت امید اور ڈر کی ہو تو کافروں کو کیا امید ہو سکتی ہے کہ وہ نجات پا دینگے حدیث میں ہے جب تم کسی کو مسجد میں ہمیشہ آتے جاتے دیکھو (یعنی جماعت میں شریک ہے) تو اس کے ایمان کی گواہی دو ۱۲ ف مدینہ میں ایک شخص تھا ابو عامر وہ جاہلیت کے زمانہ میں نصرانی ہو گیا تھا اور جب آنحضرت ؐ تشریف لائے تو آپ پر ایمان نہ لایا بدر کی لڑائی کے بعد وہ قریش کے کافروں سے ملگیا اور انکو آنحضرت صلعم سے لڑنے کی ترغیب دی جنگ احد میں بھی کافروں کے ساتھ تھا پھر قیصر روم کے پاس چلا گیا اور مدینہ کے منافقوں کو اس نے یہ لکھ بھیجا کہ میں روم کا ایک لشکر لیکر آتا ہوں اور مسلمانوں کو بالکل تباہ کر دیتا ہوں تم اپنی ایک علاحدہ مسجد بنا کر اس میں رہو اور میرا انتظار کرتے رہو منافقوں نے اس کے کہنے پر مسجد قبا کے پاس ہی جو پہلے سے بنی ہوئی تھی ایک نئی مسجد بنائی اور جب بنا چکے تو آنحضرت ؐ کے پاس آئے اس وقت آپ جنگ تبوک سے لوٹ کر آئے تھے اور یہ کہا کہ ہم نے ناتواں اور بیمار آدمیوں کے لیے اور برسات کے خیال سے ایک مسجد بنائی ہے آپ تشریف لے چلیے اور برکت کے لیے اس میں ایک دوگانہ ادا فرما لیجیے اس وقت یہ آیت اتری اور آپ نے حکم دیا وہ مسجد ڈھا دی اور جلا دی گئی ۱۲ ف اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے لیے ۱۲ ف اور نماز پڑھا جائے ۱۲ ف مراد مسجد قبا ہے بعضوں نے کہا مسجد نبوی ۱۲ ف یعنے ڈھیلوں کے بعد پھر پانی سے استنجا کرتے ہیں ۱۲ ف جو ظاہر اور باطن دونوں کو پاک رکھتے ہیں ۱۲ ف یعنے عمارت کو ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے پھر وہ عمارت شتاب سے اپنے بنانیوالے کو لیکر دوزخ کی آگ میں گر پڑے ۱۲ ف یعنے مر جائیں ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ اول سے یہ لوگ منافق اور اسلام کے مخالف تھے اب جو ان کی مسجد گرائی گئی تو ان کا نفاق اور جم گیا اور مرتے تک منافق ہی رہیں گے یہ نفاق انکے دل سے اس وقت جاویگا جب دل ہی نہ رہے گا گل سڑ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوے گا ۱۲ ف یعنے مسجدیں ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع		
			تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْاَبْصَارُ ۙ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝	ڈر کے، دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی ف (یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی تسبیح صبح اور شام اسلیے کرتے ہیں) تاکہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے عملوں کا اچھے سے اچھا بدلہ دے ف۲ اور اپنے فضل سے ف۳ ان کو زیادہ عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ جسکو چاہتا ہے بیحساب روزی دیتا ہے
۲۹	الجن	۱	(۱۲) وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝	(۱۲) اور مسجدیں اللہ ہی کی (عبادت کے لیے) ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی اور کا پوجا نہ کرو ف۴

فِقْهُ الْقُرْاٰنِ

پارہ	سورہ	رکوع	اَلطَّهَارَةُ ۳۳	باب ۳۳ طہارت کا بیان
۱	البقرۃ ۲	۲۸	(۱) وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِى الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝	(۱) (اے پیغمبر) لوگ تجھ سے حیض کے باب میں پوچھتے ہیں کہدے وہ گندگی ہے تو حیض کے دنوں میں عورتوں سے الگ رہو (ان سے صحبت یعنی جماع نہ کرو) اور جب تک پاک نہ ہولیں ان کے پاس نہ جاؤ (یعنے جماع نہ کرو) پھر جب ستھرائی کر لیں تو جدھر سے اللہ نے حکم دیا ہے (یعنے فرج کی طرف سے) ان پاس آؤ بیشک اللہ کو توبہ کرنے والوں سے محبت ہے اور ستھرائی کرنیوالوں سے بھی محبت ہے ف
۵	النساء ۴	۷	(۲) وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِىْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝	(۲) اسی طرح جب نہانے کی حاجت ہو تو نماز کے پاس نہ جاؤ مگر راہ چلتے ہوئے یہاں تک کہ غسل کر لو ف۵ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی پاخانے سے آئے (یعنے حاجت ضروری سے فارغ ہو کر) یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو پھر پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو (یا سطح زمین کا جو پاک ہو) اور منہ اور ہاتھوں پر مسح کر لو بے شک اللہ تعالیٰ درگذر کرنے والا اور بخشنے والا ہے ف۶
۶	المائدۃ ۵	۲	(۳) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ	(۳) مسلمانو جب تم نماز پڑھنا چاہو اور بے وضو ہو ف تو اپنے

ف دل الٹنا یہ ہے کہ پریشانی ہوگی آنکھ الٹنا یہ ہے کہ بصارت جاتی رہیگی جیسے آنکھیں چکاچوند ہو جاتی ہیں صبح اور شام کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے فجر اور عصر کی نماز مراد ہے ۱۲ ف۲ ایک نیکی کا بدلہ دس نیکی یا سات سو نیکیوں تک ۱۲ ف۳ کچھ چیزیں جو انکے خیال میں بھی نہیں ہیں ۱۲ ف۴ جیسے مشرک کیا کرتے تھے یا نصاریٰ وہ جب گرجا میں جاتے ہیں تو حضرت مسیح کو خداوند کہہ کر پکارتے ہیں ایک حدیث میں ہے کہ مسجد میں اللہ تعالیٰ کی یاد اور انصاف کا حکم دینے کے لیے بنائی گئی ہیں ۱۲ ف ابو الدحداح ایک صحابی تھے انہوں نے اور کئی صحابہ کے ساتھ آنحضرت ؐ سے پوچھا کہ حیض کا کیا حکم ہے یہودی لوگ جب عورت کو حیض آتا تو اسکو بالکل الگ کر دیتے نہ ساتھ کھانے دیتے نہ بیٹھنے دیتے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اور ارشاد فرمایا کہ حیض میں عورت سے صرف جماع کرنا منع ہے ساتھ کھلانے اور بٹھانے اور بوسہ لینے کی ممانعت نہیں ۱۲ ف۵ بیماری سے وہ بیماری مراد ہے جس میں پانی کے استعمال سے ہلاکت یا نقصان کا ڈر ہو یا جسکی وجہ سے پانی تک جانیکی طاقت نہ ہو یا ہر ایک بیماری مراد ہے اور سفر سے عام سفر مراد ہے تھوڑا ہو یا بہت جس کو سفر کہیں عورتوں کو چھونے سے ہاتھ سے چھونا ترکا بعضوں نے مراد کہا ہے اور جنب کے لیے تیمم کو جائز نہیں رکھا جب تک وہ غسل نہ کرے نماز نہ پڑھے حضرت عمرؓ اور ابن مسعودؓ سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ ف۶ بعضوں نے کہا اگر باوضو بھی ہو جب بھی ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرنا واجب ہے امام داؤد ظاہری کا یہی قول ہے اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ جب بے وضو ہو اور نماز کے لیے اٹھے تو وضو کرنا واجب ہے اور یہی حق ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ خندق میں چاروں نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھیں ہیں مطلب یہ ہے کہ جب نہانے کی حاجت ہو تو جب تک غسل نہ کر لو نماز نہ پڑھو مگر راہ چلتے ہوئے یعنے اگر سفر میں نہانے کی حاجت ہو اور پانی نہ ملے تو تیمم کرکے بھی نماز پڑھ سکتے ہو جیسے آگے آتا ہے ۱۲

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَٰكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝	منہ دھوؤ اور ہاتھوں کو کہنیوں تک (دھوؤ یعنے کہنیوں سمیت) اور اپنے سر پر مسح کرو ف اور پاؤں کو دونوں ٹخنوں تک (دھوؤ) ف۲ اور اگر تم کو نہانے کی حاجت ہو تو اچھی طرح پاک ہو جاؤ (یعنے غسل کرلو) اور جو تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی پاخانہ پھر کر آئے۔ یا تم نے عورتوں سے صحبت کی ہو اور پانی نہ پاؤ (پانی نہ ملے یا اس کا استعمال نہ کرسکے) تو پاک مٹی کا قصد کرو اور منہ اور ہاتھوں پر مسح کرلو ف۳ اللہ سبحانہ وتعالے تم کو تکلیف دینا نہیں چاہتا بلکہ تم کو پاک کرنا چاہتا ہے ف۴ اور اپنا احسان تم پر پورا کرنا اس لیے کہ تم شکر کرو (اور شکر کا ثواب حاصل کرو)

اَلصَّلٰوۃُ وَالزَّکٰوۃُ وَالصَّدَقَۃُ — باب ۳ نماز اور زکوۃ اور صدقہ کا بیان

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱	البقرۃ	۵	(۱) وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ ۝ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُو رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝	(۱) بیشک نماز بھاری ہے مگر ان پر جو اللہ تعالی سے ڈرتے ہیں ف جو یہ سمجھتے ہیں کہ ان کو اپنے مالک سے ملنا ہے اور اسی کی طرف پھر جانا ہے ف
"	"	"	(۲) وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ	(۲) اور صبر اور نماز سے مدد لو۔
"	"	۵	(۳) وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ۝	(۳) اور نماز کو ٹھیک کرو (بلا ناغہ اپنے وقت پر پڑھو) اور زکوۃ دو اور جھکنے والوں کے ساتھ جھکو ف
"	"	۱۳	(۴) وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝	(۴) اور نماز درستی سے ادا کرو اور زکوۃ دیتے رہو اور جو نیک کام اپنی بھلائی کے لیے آگے بھیجو گے اس کا ثواب اللہ کے پاس پاؤ گے (یعنے تمہارا عمل ضائع نہ جائے گا) بیشک اللہ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

ف۱ اتنے سر کا جس کو مسح کہیں اور امام مالک کے نزدیک سارے سر کا ۔ ف۲ صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ پاؤں دھویا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیکھا وضو میں انکی ایڑیاں سوکھی رہ گئیں تھیں تو فرمایا خرابی ہے ایڑیوں کی دوزخ کی آگ سے ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے وضو کیا اور ناخن برابر اپنے پاؤں میں سوکھا چھوڑ دیا آپ نے فرمایا جا اور اچھی طرح وضو کر ۔ ف۳ اس جملہ کی تفسیر سورہ نساء کے ساتویں رکوع میں گذر چکی ہے ۔ ف۴ جب تو پانی کے بدل مٹی سے طہارت کرنے کی اجازت دی ۔ ف یہ خطاب ہے مومنین کیطرف اور مطلب یہ ہے کہ مصیبت اور فکر اور تردد کی حالت میں صبر کو اپنا شعار کرو اور نماز میں مصروف ہو جاؤ امید ہے کہ نماز کی برکت سے وہ مصیبت رفع ہو جائے معتبر حدیثوں میں ہے کہ آنحضرت کو جب کوئی ناگہانی فکر آتی تو آپ نماز کی طرف دوڑتے بعضوں نے کہا یہ خطاب ہے یہود کی طرف انکے دلوں میں مال جاہ کی حرص تھی تو صبر کا حکم ہوا یعنے روزہ رکھنے کا کیونکہ روزہ خواہش کو توڑ دیتا ہے اور نماز کا اسلیئے کہ نماز دلوں میں عاجزی اور خاکساری پیدا کرتی ہے اور غرور اور تکبر کو دفع کرتی ہے نماز بھاری ہے کیونکہ شاق ہے اکثر لوگوں سے نبہ نہیں سکتی اور بوجھ سمجھ کر چھوڑ دیتے ہیں ۔ ف یعنے جنکو عاقبت کا اور خدا کے سامنے جانیکا یقین ہے انپر نماز بھاری نہیں ہوتی ورنہ جنکو یہ یقین نہیں انکو نماز کی پابندی ایک مصیبت معلوم ہوتی ہے ۔ ف یعنے مسلمانوں کی جماعت میں تم بھی شریک ہو اور جب وہ رکوع کریں تم بھی رکوع کرو رکوع کا ذکر اس جگہ اسلیئے کیا کہ یہود کی نماز میں رکوع نہ تھا اس آیت سے جماعت کی تاکید ثابت ہوئی امام شافعی اور امام احمد نے اسکو واجب کہا ہے اور یہی صحیح ہے کیونکہ صحیح احادیث میں اس کے تارک کے واسطے سخت وعید آئی ہے ۔

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲	البقرۃ	۱۹	(۵) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۔	(۵) مسلمانو مصیبت کے وقت صبر اور نماز سے مدد لو بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ف۱
〃	〃	۲۴	(۶) وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۚ وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۔	(۶) اور اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کرو اور اپنی جانوں کو ہلاکت میں مت ڈالو۔ اور احسان کرو اللہ تعالی احسان کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے ف۲
〃	〃	۲۶	(۷) يَسْــَٔـلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۭ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۔	(۷) (اے پیغمبر) لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں ف۳ تو کہہ دے جو کچھ خیر خیرات کے طور پر تم خرچ کرو تو ماں باپ اور ناطے والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں پر اور جو بھلائی تم کرو اللہ تعالی اس کو جانتا ہے ف۴
〃	〃	۲۷	(۸) وَيَسْــَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ڛ قُلِ الْعَفْوَ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۙ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۔	(۸) اور تجھ سے پوچھتے ہیں (اللہ کی راہ میں) کتنا خرچ کریں تو کہہ جو بچ رہے اللہ تعالی اسی طرح اپنے حکم تم سے بیان کرتا ہے کہ تم دنیا اور آخرت میں غور کرو ف۵
〃	〃	۳۱	(۹) حٰفِظُوْا عَلَي الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۤ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۔ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۔	(۹) تمام نمازوں کا اور بیچ والی نماز کا خیال رکھو ف۶ اور اللہ تعالی کے سامنے چپکے ادب سے کھڑے ف۷ رہو پھر اگر تم کو (دشمن کا یا کسی) کا ڈر ہو تو پیدل یا سوار رہکر (جس طرح ہو سکے گو منہ قبلہ کی طرف نہ ہو) پڑھ لو اور جب ڈر نہ رہے تو جس طرح اللہ نے تم کو سکھلایا ہے جسکو تم (پہلے) نہیں جانتے تھے اللہ کی یاد کرو ف۸
〃	〃	۳۲	(۱۰) مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۭ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۠ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۔	(۱۰) کون ہے وہ جو اللہ تعالی کو قرض حسنہ دے پھر خدا اسکو دو ناگنا بہت گنے کر دیگا ف۹ اور اللہ ہی روزی (تنگ کرتا ہے اور کشادہ کرتا ہے ف۱۰ اور اسی کے پاس تمکو لوٹ جانا ہے ف۱۱
۳	〃	۳۴	(۱۱) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۔	(۱۱) مسلمانو جو ہم نے تم کو دیا اس میں سے اس دن کے آنے سے پہلے خرچ کرو ف۱۲ جس دن نہ بیچ کھوچ ہوگی ف۱۳ نہ دوستی ف۱۴ نہ سفارش ف۱۵ اور کافر ہی (اپنی جانوں پر) ظلم کرتے ہیں ف۱۶
〃	〃	۳۶	(۱۲) اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	(۱۲) جو لوگ اپنے مال اللہ تعالی کی راہ میں خرچتے ہیں پھر خرچنے

ف۱ اس آیت کی کچھ تفسیر پہلے گذر چکی ہے بسید علامہ نے کہا قرآن شریف میں جہاں یہ مذکور ہے کہ اللہ نیکوں یا پرہیزگاروں یا صابروں کے ساتھ ہے تو یہی مراد ہے کہ اعانت اور مدد سے انکے ساتھ ہے اور جہاں یہ مذکور ہے کہ وہ سب کے ساتھ ہے تو مراد یہ ہے کہ علم اور قدرت سے ساتھ ہے اور اتفاق کیا ہے اس پر اگلے اور پچھلے مفسرین اور تمام صحابہ اور تابعین نے کہ اللہ کی معیت علمی ہے کیونکہ اسکی ذات مقدس بالائے عرش ہے اور اسکا علم ہر ذرہ کو شامل ہے اسی طرح اسکی سمع اور بصر اور قدرت وغیرہ ۱۲ ف۲ اسکی راہ میں یعنی جہاد میں اور نیک کاموں میں جیسے حج اور عمرہ اور ناطے والوں کے ساتھ سلوک اور صدقہ اور مجاہدین کا سامان کر دینا اور اہل عیال کی پرورش کرنا ان میں اپنے مالوں کو خرچ کرو ۱۲ ف۳ اور کن لوگوں پر خرچ کریں ۱۲ ف۴ ایک شخص عمرو بن الجموح وہ بہت مالدار تھے انہوں نے حضرت سے پوچھا میں کیا خرچ کروں اور کن لوگوں کو دوں تب یہ آیت اتری اس میں دونوں سوالوں کا جواب ہے یعنی جو کچھ ہو سکے خیرات کرو اور یہ لوگ مقدم ہیں پہلے انکی خبر لو ۱۲ ف۵ کہ دنیا چند روزہ ہے ایک روز سب مال متاع چھوڑنا ہے اور آخرت ہمیشہ باقی ہے تو جو کچھ بچ رہے اسکا آخرت ہی کے لیے جمع کرنا بہتر ہے ایک شخص بہت سخی تھے اپنا مال اللہ تعالی کی راہ میں دے رہے تھے کسی نے ان سے پوچھا کیا کرتے ہو انہوں نے کہا کہ تاجر ہوں میں سخت بخیل ہوں اپنا مال چاہتا ہوں سب ساتھ لیجاؤں اسکی فکر میں رہتا ہوں ۱۲ ف۶ یعنی ہر ایک نماز کو اسکے وقت میں شرائط اور ادب کے ساتھ ادا کرو خصوصا بیچ والی نماز کو یعنی عصر کی نماز کو یہ تفسیر خود حدیث میں موجود ہے ۱۲ ف۷ یا خوشی سے دل لگا کر یا عاجزی سے بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ قنوت لمبی کرو اور دیر تک کھڑے رہو اور صحیح یہی ہے کہ اس آیت میں خاموشی مراد ہے یعنی نماز میں لوگوں سے باتیں نہ کرے مگر امام تم سے ہر ایک کا سکتا ہے اور یہی قول ہے شافعی رح اور احمد رح اور اہلحدیث کا ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

		✓	ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذًى لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ قَوْلٌ مَعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى ۗ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ	کے بعد نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ جس کو دیا ہے اس کو ستاتے ہیں ف۱ ان کو ان کے مالک کے پاس اپنا ثواب ملے گا اور نہ ان کو ڈر ہوگا نہ غم نرمی سے جواب دیدینا اور (مانگنے والے کی باتوں سے) درگذر کرنا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ بے پرواہ ہے تحمل والا ف۲ ایمان والو اپنی خیرات کو احسان جتا کر اور ستا کر بیکار مت کرو (جس میں کچھ ثواب نہ ہو)
۲	البقرہ	۲۰	(۱۳) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ ۖ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوا فِيهِ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝ الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ ۖ وَاللَّهُ يَعِدُكُمْ مَغْفِرَةً مِنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ	(۱۳) ایمان والو جو اچھی عمدہ یا حلال چیزیں تم کماؤ ان میں سے خرچ کرو ف۳ اور ان چیزوں میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے پیدا کیں ف۴ اور خراب چیز دینے کا قصد بھی نہ کرو تم اس کو اللہ کی راہ میں خرچتے ہو اگر تم کو کوئی ایسی چیز دے تو نہ لو مگر ہاں آنکھ بند کر کے ف۵ اور یہ جان رکھو کہ اللہ تعالے بے پرواہ ہے خوبیوں والا شیطان تم کو محتاجی سے ڈراتا ہے ف۶ اور بخیلی کا حکم دیتا ہے ف۷ اور اللہ تعالیٰ تم سے اپنی بخشش اور مہربانی کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ گنجائش والا ہے سب جانتا ف۸
″	″	″	(۱۴) وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ ۗ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ۝ إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۖ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِنْ سَيِّئَاتِكُمْ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۗ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنْفُسِكُمْ ۚ وَمَا تُنْفِقُونَ	(۱۴) اور جو خدا کی راہ میں تم خرچ کرو (تھوڑا ہو یا بہت قبول ہو یا نہ ہو) یا کوئی منت مانو (اچھے کام کے لیے یا برے کام کے لیے) اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے اور بے انصافوں کا کوئی مددگار نہیں ہے ف۹ اگر سب کے سامنے خیرات کرو تو بھی اچھا ہے اور جو چھپا کے فقیروں کو دو تو تمہارے لیے بہتر ہے ف۱۰ اور تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے ف۱۱ اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے خبردار ہے (اے پیغمبر) ان کو راہ پر لانا تیرا ذمہ نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے راہ پر لگاتا ہے ف۱۲ اور تم جو مال روپیہ یا چیز خیرات کروگے وہ اپنے لیے ف۱۳ اور تم تو جو خرچتے ہو اللہ تعالے ہی کے لیے خرچتے ہو

ف۱ یعنی کسی کو اللہ کی راہ میں کچھ دیوے تو بہتر یہ ہے کہ چھپا کر خالص خدا کے لیے دیوے پھر اس کے بعد نہ کبھی زبان سے کچھ احسان جتاوے نہ ایسا کوئی کام کرے جس سے یہ معلوم ہو کہ بڑا احسان کر کے دیا ہے یہ کام کرتا ہے۔ ف۲ یعنی اگر کوئی سوال کرے اور اپنے پاس کچھ نہ ہو یا نہ دے سکے تو نرمی کے ساتھ اس کو ذرا سا ٹال دے اگر کریم ہے یا سائل کسی وقت معاف کرو کہہ کر جواب دینا منع ہے درگذر کرنا یعنی فقیر اگر مانگنے میں اصرار کرے یا کوئی بیہودہ بات کہے تو اس سے چشم پوشی کرنا چاہیے اور محتاج سمجھ کر اس کو معذور رکھنا چاہیے۔ ف۳ یعنی خدا کی راہ میں عمدہ اور بہتر اور نفیس چیز دو جس کو تمہارا دل بھی پسند کرتا ہو کیونکہ وہ غنی اور بے پرواہ ہے۔ ف۴ یعنی غلہ پھل پھول ترکاری میوے وغیرہ اسی طرح کان اور دفینہ اس سے یہ نکلتا ہے کہ زمین کی پیداوار میں زکوٰۃ لازم ہے۔ ف۵ شاید نہ لو یعنی درگذر اور چشم پوشی کر کے گو دلی خوشی سے تو ایسی چیز کبھی نہ لوگے یہ آیت اس وقت اتری جب انصار لوگ خیرات کی کھجوریں مسجد میں لٹکا جاتے ایک شخص خراب اور ناکارہ کھجور لٹکا گیا ایک روایت میں ہے کہ لوگ خیرات میں برا اور بیہودہ دیتے تھے تب یہ آیت اتری ایک روایت میں ہے کہ صدقہ فطر میں ایک شخص خراب کھجور لے کر آیا تب یہ آیت اتری۔ ف۶ کہ اگر زیادہ خیرات کروگے تو ایسا نہ ہو کہ محتاج ہو جاؤ۔ ف۷ فحشا کہتے ہیں بے حیائی اور بے شرمی اور گناہ کی بات کو یہاں مراد بخیلی ہے بعضوں نے کہا قرآن میں جہاں فحشا کا لفظ آیا ہے اس سے مراد زنا ہے مگر اس مقام میں بخیل مراد ہے۔ ف۸ کسی کی دین کا ہ میں کمی نہیں جتنا اس کی راہ میں خرچ کروگے وہ اور دیگا ایک حدیث میں ہے کسی بندہ کا مال صدقہ اور خیرات کی وجہ سے کم نہیں ہوا۔ ف۹ جو برے کاموں میں خرچتے ہیں یا برے کام کے لیے منت مانتے ہیں یا اللہ کے اور کسی کے نام کی منت مانتے ہیں۔ ف۱۰ قیامت کے دن ان کا اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہ ہوگا جب کسی کام کی نذر کرے تو اس کا کرنا واجب ہو جاتا ہے بشرطیکہ کام شریعت کے رو سے برا نہ ہو اگر گناہ کی نذر کرے تو وہ درست نہیں ہے جیسے صحیح حدیث میں ہے۔ باقی در ضمیمہ

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۚ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۔ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ۡ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْــَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۔	ف اور تم جو مال خرچ کروگے خیرات کے طور پر (قیامت کے دن) پورا بھرپاؤگے تمہارا حق مارا نہیں جائے گا ف۲ خیرات (اول تو) ان محتاجوں کو دینا چاہیئے جو اللہ کی راہ میں ف۳ رکے ہوئے ہیں (اٹکے ہوئے ہیں گھرے بیٹھے ہیں) کسی ملک کا سفر نہیں کرسکتے ف۴ جو ان کا حال نہیں جانتا وہ ان کو مالدار سمجھتا ہے کیونکہ وہ مانگتے نہیں تو ان کا چہرہ دیکھ کر ان کو پہچان لیتا ہے ف۵ کسی سے لپٹ کر نہیں مانگتے ف۶ اور تم جو مال خرچ کرو خیرات کے طور پر اللہ تم کو معلوم ہے
۳	البقرۃ	۳۸	(۱۵) اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔	(۱۵) جو لوگ اپنے مال رات اور دن چھپ اور کھلے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کو ان کا ثواب اپنے مالک کے پاس ملے گا نہ ان کو ڈر ہوگا نہ غم
۴	آل عمران	۱۰	(۱۶) لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۔	(۱۶) لوگو جب تک ان چیزوں میں سے خرچ نہ کرو جن سے تم کو محبت ہو نیکی کا درجہ ہرگز نہ پاسکوگے ف اور جو کچھ تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے ف
۵	النساء	۶	(۱۷) وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ۔ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ۔	(۱۷) اور جو لوگوں کو دکھلانے کے لیے اپنے مال خرچ کرتے ہیں (نہ اللہ کی رضامندی کے لیے) اور نہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں نہ پچھلے دن (قیامت) پر اور شیطان جب کا ساتھی ہو وہ تو برا ساتھی ہے ف اور ان کا کیا بگڑتا اگر وہ اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر ایمان لاتے اور اللہ تعالیٰ نے جو ان کو دیا اس میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے اور اللہ تو ان کے حال سے خبردار ہے ف
		۷	(۱۸) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى	(۱۸) مسلمانو جب تم نشہ میں ہو تو نماز کے پاس بھی نہ جاؤ یہاں تک کہ نشہ اتر جائے جو منہ سے نکالتے ہو اس کو سمجھنے لگو اسی طرح جب نہانے کی حاجت ہو (تو نماز کے پاس نہ جاؤ) مگر راہ چلتے ہوئے

ف۱ کیونکہ تم مومن ہو اور مومن جو نیک کام کرتا ہے خدا کی خوشی کے لیے کرتا ہے پھر جب اللہ کی رضا جوئی کے لیے خرچ کرتے ہو تو تم کو احسان جتانے یا تنگ کرنے یا اس کے بدلے کی توقع رکھنے سے کیا کام ۔ ف۲ نسائی نے ابن عباسؓ سے نکالا کہ پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ صدقہ مسلمانوں ہی کو دیں جب یہ آیت اتری تو ہر مذہب والے کو دینے کی اجازت دی ۔ ف۳ جہاد کے لیے یا دین کا علم حاصل کرنے کے لیے ۔ ف۴ کہ سوداگری کریں یا پیشہ کریں کیونکہ کافروں نے ان کا رستہ روک دیا ہے یا جہاد میں مشغول ہیں یا اور کسی بعد تحصیل علم میں ۔ ف۵ یہ خطاب پیغمبر کی طرف ہے یا ہر شخص کی طرف مطلب یہ ہے کہ گو وہ سوال نہیں کرتے مگر صورت سے محتاجی اور بیکسی اور عاجزی برس رہی ہے ۔ ف۶ کہ اس کے پیچھے لگ جاویں جیسے بھیک منگوں کی عادت ہے ۔ ف نیکی کا درجہ یعنی جنت یا تقویٰ کا مرتبہ یا کمال نیکی یا عبادت یا ثواب مطلب یہ ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں ان چیزوں کو نہ دوگے جن سے تمہارا دل لگا ہوا ہے اس وقت تک نیکی کا وہ ثواب جس سے جنت ملے تم کو حاصل نہ ہوگا مراد زکوٰۃ ہے یا نفل صدقہ صحیحین میں ہے کہ جب یہ آیت اتری تو ابو طلحہ آنحضرت صلعم کے پاس آئے اور عرض کیا سب سے زیادہ میں ایک باغ سے محبت رکھتا ہوں جس کا نام بیرحاء ہے میں اس کو اللہ کی راہ میں دیتا ہوں ۔ انجیل شریف میں ہے کہ دولت مند کا خدا کی بادشاہت میں داخل ہونا بہت مشکل ہے ایک شخص نے حضرت عیسیٰ سے عرض کیا مجھ کو ... ہمیشہ کی زندگی حاصل ہو فرمایا کیا تو مالدار ہے اس نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا پہلے اپنا مال اللہ کی راہ میں دے پھر میرے پیچھے ہو لے ۔ ف حلال ہو یا حرام تھوڑا ہو یا بہت وہ سب ہی ملا ملے گا ۔ ف مراد وہی یہود یا منافق ہیں بعد بعضوں نے کہا کہ مشرک لوگ شیطان ان کا ساتھی ہے یعنی دنیا میں ان کا رفیق تھا سے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی کام ان کو کرنے نہیں دیتا ۔

باقی در طمیمہ

			تَغْتَسِلُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ الخ	یہاں تک کہ غسل کر لو ف۱ اور اگر تم بیمار ہو الخ
۵	النساء	۱۵	(۱۹) وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَوٰةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ إِنَّ الْكٰفِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُبِينًا ۝ وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَوٰةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ أَعَدَّ لِلْكٰفِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ۝ فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَوٰةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ ۚ فَإِذَا اطْمَأْنَنْتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ ۚ إِنَّ الصَّلَوٰةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتٰبًا مَوْقُوتًا ۝	(۱۹) اور جب تم زمین میں سفر کر رہے ہو تو نماز کے قصر کرنے میں (گھٹانے میں) تم پر کچھ گناہ نہیں ہے اگر تم کو کافروں کے ستانے کا ڈر ہو بیشک کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں ف۲ اور (اے پیغمبر) جب تو لوگوں میں ہو (اور دشمن کا ڈر ہو) پھر تو ان کو نماز پڑھانا چاہے (ان کے دو گروہ کر) ایک گروہ ان میں سے تیرے ساتھ (نماز میں) کھڑا ہو اور وہ اپنے ہتیار لیے رہے جب وہ سجدہ کریں تو دوسرا گروہ (جو نماز نہیں پڑھتا) وہ تمہارے پیچھے رہے ف۳ اب ف۴ وہ دوسرا گروہ آئے جس نے نماز نہیں پڑھی وہ تیرے ساتھ (ایک رکعت) نماز پڑھے۔ اور اپنا بچاؤ۔ اور ہتیار لیے رہے ف۵ کافر تو یہ چاہتے ہیں اگر تم ذرا اپنے ہتیار اور سامان سے غافل ہو جاؤ تو وہ ایک بارگی تم پر ٹوٹ پڑیں۔ اور اگر بارش یا بیماری کی تم کو تکلیف ہو تو ہتیار اتار دینے میں تم پر کوئی گناہ نہیں مگر (دشمن سے) ہوشیار رہو ف۶ بیشک اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کافروں کے لیے ذلت کا عذاب تیار رکھا ہے پھر جب تم (خوف کی) نماز پڑھ چکو تو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اللہ تعالیٰ کی یاد کرتے رہو ف۷ پھر جب خاطر جمع ہو تو نماز کو درستی سے ادا کرو ف۸ کیوں کہ نماز مسلمانوں پر بندھے وقتوں میں فرض ہے ف۹
۶	المائدہ	۹	(۲۰) وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلَوٰةِ اتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَلَعِبًا ۚ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ	(۲۰) اور جب تم لوگوں کو (اذان دیکر) نماز کے لیے پکارتے ہو تو یہ لوگ نماز کو (یا اذان کو) ہنسی اور کھیل ٹھہرا کر ہتے ہیں

ف۱ بیماری سے وہ بیماری مراد ہے جسمیں پانی کے استعمال سے ہلاکت یا نقصان کا ڈر ہو یا جسکی وجہ سے پانی تک جانیکی طاقت نہ ہو یا ہر ایک بیماری مراد ہے اور سفر سے عام سفر مراد ہے تھوڑا ہو یا بہت جسکو سفر کہیں عورتوں کے چھونے سے ہاتھ سے چھونا بعضوں نے مراد رکھا ہے اور جنب کے لیے تیمم کو جائز نہیں رکھا جب تک وہ غسل نہ کرے نماز نہ پڑھے حضرت عمرؓ اور ابن مسعودؓ سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ ف۲ سفر سے عام سفر مراد ہے یعنے جسکو عرف میں سفر کہیں سفر میں چھوٹا ہو یا بڑا جہاد کے لیے ہو یا تجارت کے لیے یا اور کسی کام کے لیے نماز کا قصر کرنا درست ہے اور ظاہر آیت سے یہ نکلتا ہے کہ قصر واجب نہیں ہے اکثر علماء کا یہی قول ہے امیہ نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہم مسافر کے لیے قصر نہیں پاتے بلکہ جسکو خوف ہو اس کے لیے انہوں نے کہا او بھتیجے میرے اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہم کچھ نہیں جانتے تھے تو جیسا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ویسا ہم کرتے ہیں آپ نے سفر میں قصر کیا اور یہ سنت ہے ۱۲ ف۳ دشمن کی طرف منہ کیے ہوئے ۱۲ ف۴ جب یہ سجدے سے فارغ ہوں تو امام ٹھیرا رہے قیام میں اور یہ ایک رکعت اکیلے پڑھ کر اپنی نماز پوری کر کے سلام پھیر کے دشمن کے سامنے چلے جاویں ۱۲ ف۵ اب امام کو چاہیے قعدہ میں ٹھیرا رہے اور یہ دوسرا گروہ اسکی ایک رکعت اور ادا کرے اسوقت امام ان کے ساتھ سلام پھیرے سلام پھیر کر یہ گروہ بھی دشمن کے سامنے چلا جاوے یہ نماز خوف کی ایک صورت ہے اور حدیث میں چھ یا سات صورتیں آئی ہیں اور ہر صورت درست ہے جس طرح امام کو مناسب معلوم ہو اسپر عمل کرے اہلحدیث کا یہی قول ہے ۱۲ ف۶ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے مگر اپنا بچاؤ لیے رہو یعنے ایک آدھ ہلکا ہتیار ضرور اپنے کمر میں لگا رہے جیسے جنبیہ خنجر کٹار تفنگچہ وغیرہ آیت سے یہ نکلتا ہے کہ اگر تکلیف نہ ہو تو جہاد میں ہتیار باندھے رہنا واجب ہے بعض علماء کا یہی قول ہے اور اکثر مسلمان کہتے ہیں سنت ہے ۱۲ باقی در صفحہ

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			لَا يَعْقِلُوْنَ ۝	یہ ف اس وجہ سے (کرتے ہیں) کہ وہ لوگ بے عقل ہیں ف
۷	الانعام	۹	(۲۱) وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ؕ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝	(۲۱) اور یہ ف کہ نماز درستی سے ادا کرتے رہو اور خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور وہی خدا ہے جس کے سامنے تم (قیامت کے دن) اکٹھے ہو گے
۷	″	۱۱	(۲۲) وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ	(۲۲) اور جو لوگ آخرت کا یقین کرتے ہیں وہ قرآن پر (بھی ضرور) ایمان لائیں گے ف اور وہ اپنی نماز کا بھی ضرور خیال رکھیں گے ف
۸	″	۲۰	(۲۳) قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝	(۲۳) (اے پیغمبر) کہہ دے میری نماز اور قربانی ف اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کا مالک ہے ف
۹	الاعراف	۲۱	(۲۴) وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝	(۲۴) اور جو لوگ (ہماری) کتاب کو مضبوط پکڑے ہوئے ہیں ف اور نماز کو درستی سے ادا کرتے رہتے ہیں تو ہم ایسے نیک لوگوں کا ثواب کھونے والے نہیں
۱۰	الانفال	۸	(۲۵) وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝	(۲۵) اور تم جو اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے (تھوڑا ہو یا بہت) تم کو پورا ملے گا ف۹ اور تمہارا حق مارا نہ جائے گا
″	التوبۃ ۹	۵	(۲۶) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝	(۲۶) مسلمانو (اہل کتاب کے) بہت سے مولوی اور مشائخ لوگوں کے مال ناحق کھا جاتے ہیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ سے (لوگوں کو) روکتے ہیں اور جو لوگ سونا اور چاندی گاڑ رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کو خرچ نہیں کرتے ف۱۰ ان کو تکلیف کے عذاب کی خوشخبری سنا ف۱۱ جس دن وہ دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا ف۱۲ پھر ان لوگوں کی پیشانیاں اور پسلیاں اور پیٹھوں کو اس سے داغیں گے ف۱۳ یہ ف۱۴ ہے جو تم نے اپنے لیے (دنیا میں) جمع کر کے رکھا تھا تو (آج) اپنے جمع کیے کا مزہ چکھو ف۱۵
″	″	۷	(۲۷) قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ؕ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝ وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا	(۲۷) کہہ دے تم خوشی سے (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرو یا ناخوشی سے تمہارا خرچ کیا ہوا ہرگز (اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں) قبول نہ ہوگا کیونکہ تم نافرمان لوگ ہو ف۱۶ اور ان کی خیرات ان کی طرف سے قبول نہ ہونے کی وجہ یہی ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول

ف۱ جو نماز یا اذان سے ٹھٹھا کرتے ہیں ۱۲ ف۲ جو کوئی احکم الحاکمین رب العالمین کی عبادت اور پرستش پر ٹھٹھا لگاوے اس سے زیادہ بیوقوف کون ہوگا کہتے ہیں ایک نصرانی اذان پڑھنے پر ٹھٹھا کرتا اور جب موذن اشہدان محمدا رسول اللہ کہتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بے ادبی کیا کرتا آخر اسکے گھر میں آگ لگ گئی اور وہ اپنے مال اہل سمیت جلکر خاک ہو گیا ۱۲ ف۳ حکم ملا ہے ۱۲ ف۴ کیونکہ قرآن آخرت ہی کو درست کرنے کی تدبیریں بتلاتا ہے ۱۲ ف۵ کیونکہ نماز سب عبادتوں کی جڑ اور بہبودی آخرت کی کنجی ہے ۱۲ ف۶ یا ہر ایک عبادت بیاد رہن ۱۲ ف۷ اس کے سوا میں کسی اور کے لیے کوئی عمل نہیں کرتا ۱۲ ف۸ اور آنحضرت پر ایمان لائے یا مسلمانوں میں سے جو قرآن شریف کو مضبوط تھامے ہوئے ہیں ۱۲ ف۹ یعنے دنیا ہی میں اللہ اسکا عوض دیگا اور آخرت میں دس گنے سے لیکر سات سو گنے تک ثواب ملیگا ۱۲ ف۱۰ زکوٰۃ نہیں دیتے ۱۲ ف۱۱ بعض صحابہ نے مطلق مال جوڑ رکھنے کو منع کیا ہے اس آیت کے رو سے بعضوں نے کہا جس مال کی زکوٰۃ دیجاوے وہ اسمیں داخل نہیں ہے اور یہی صحیح ہے ۱۲ ف۱۲ اسی چاندی سونے کو آگ سے تپاویں گے ۱۲ ف۱۳ پیشانی سامنے ہوتی ہے پیٹھ پیچھے پسلیاں داہنے اور بائیں طرف مطلب یہ ہے کہ چاروں طرف یعنے سارا بدن اس سے داغا جائیگا ۱۲ ف۱۴ اور ان سے کہا جائیگا ۱۲ ف۱۵ معاویہؓ نے کہا یہ آیت اہل کتاب کے حق میں ہے لیکن ابن عباسؓ اور ابوذرؓ نے کہا مسلمان اور اہل کتاب دونوں کے باب میں ہے اور ابوذرؓ نے اس پر قسم کھائی ۱۲ ف۱۶ جد بن قیس نے جسکا قصہ اوپر گذر چکا ہے یہ کہا کہ مجھ کو ساتھ جانے سے تو معاف رکھو مگر میں روپیہ سے آپ کی مدد کروں گا تب یہ آیت اتری ۱۲

			يَأْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝	کے حکم کو نہ مانا اور نماز کے لیے نہیں آتے مگر جب آتے ہیں تو الکسائے ہوئے اور اللہ تعالی کی راہ میں خرچ نہیں کرتے مگر جب کرتے ہیں تو برے دل سے ف
۱۰	التوبة	۷، ۸	(۲۸) وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ۝ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝	(۲۸) اور اے پیغمبر ان میں بعض ایسے ہیں جو زکوۃ کے بانٹنے میں، تجھ پر آنکھ مارتے ہیں ف پھر اگر ان کو اس میں سے ف مل جائے تو خوش ہیں اور اگر ان کو اس میں سے اتنا نہ ملے تو بگڑ بیٹھتے ہیں ف اور اگر وہ اللہ تعالی اور اس کے رسول کے دیے پر خوش رہتے اور کہتے اللہ تعالی ہم کو بس کرتا ہے ف آگے چل کر ہم کو اپنے فضل سے اللہ دے گا اور اس کا رسول ہم تو اللہ تعالی ہی سے لو لگائے بیٹھے ہیں ف خیرات تو ان ہی لوگوں کا حق ہے اوروں کا نہیں فقیر اور مسکین اور خیرات کے تحصیل کرنے والے اور جن کا دل ملانا منظور ہے اور غلام ف اور قرضدار ف اور مجاہد اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا اور مسافر ف یہ اللہ تعالی کا قانون ہے اور اللہ تعالی خوب جانتا ہے حکمت والا
۱۱	التوبة ۹	۱۳	(۲۹) خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝	(۲۹) (اے پیغمبر) ان لوگوں کے مالوں میں سے ف زکوۃ لے تو زکوۃ سے انکو پاک کریگا اور انکے درجے بلند کریگا ف اور انکے لیے دعا کر اسلیے کہ تیری دعا سے انکو تسلی ہو جاتی ہے ف اور اللہ سنتا جانتا ہے
۱۲	هود ۱۱	۱۰	(۳۰) وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝	(۳۰) اور دن کے دونوں سروں (کناروں) پر نماز کو درستی سے ادا کر اور رات کی گھڑیوں میں ف کیونکہ نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں ف یہ ان لوگوں کے لیے نصیحت ہے جو نصیحت مانتے ہیں
۱۳	ابراهيم ۱۴	۵	(۳۱) قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ۝	(۳۱) میرے ایمان دار بندوں سے کہدے نماز کو درستی سے ادا کرتے رہیں اور جو (دنیا کا مال و اسباب) ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے چھپے اور کھلے اس دن کے آنے سے پہلے خرچ کرتے رہیں جس دن نہ بیوپار ہوگا نہ دوستی ف
۱۴	بنی اسرائیل ۱۷	۹	(۳۲) اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى	(۳۲) (اے پیغمبر) سورج ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک نماز درستی سے

ف عیب کیوجہ اسلئے کہ یہ کہا جاوے کیونکہ انکے دل میں ایمان نہیں ہے اور ایسے لوگوں پر نماز ایک بوجھ ہوتی ہے ۱۲ ف جیسے کسی کو جبرا نہ دینا پڑتا ہے کیونکہ انکو ثواب کی غرض نہیں شرم سے یا لوگوں
کے دباؤ سے دیتے ہیں تاکہ وہ انکو مسلمان سمجھیں ۱۲ ف یعنی طعنہ دیتے ہیں عیب لگاتے ہیں ۱۲ ف جتنا وہ چاہتے ہیں ۱۲ ف صحیح حدیث میں ہے کہ آنحضرت مسلمانوں کو مال تقسیم کر رہے تھے
اتنے میں ذوالخویصرہ ایک شخص آیا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ انصاف کیجیے آپ نے فرمایا افسوس تجھ پر اگر میں انصاف نہ کروں تو پھر کون انصاف کریگا حضرت عمر نے عرض کیا آپ اجازت دیجیے
تو میں اسکی گردن ماروں آپ نے فرمایا جانے دے اسکی نسل سے ایسے لوگ نکلیں گے یا اس کے ساتھی ایسے ہونگے کہ تم اپنی نمازوں کو ان کی نماز کے سامنے حقیر جانوگے یہ لوگ دین سے اسطرح نکل
جاوینگے جیسے تیر شکاری جانور کے پار ہو جاتا ہے ۱۲ ف اگر اسکے ہمکو نہیں ملا تو خیر ۱۲ ف وہ دینے والا ہے تو انکے حق میں بہتر ہوتا ۱۲ ف اللہ تعالی اپنا فضل انپر کرتا بہت مال و دولت
ملتی ۱۲ ف یا لشکری کی سزا تو یہ ہے کہ جو ان کو ملا ہے وہ بھی ضبط ہے اور آخرت کا عذاب علاوہ ۱۲ ف جو اپنی چھوڑائی نہ دے سکیں یا آزاد کرنے کے لیے جزیہ بنا دیں ۱۲ ف جو اپنا حق
نہ ادا کر سکیں ۱۲ ف جیسے حاجی اور راہ نہ ہو گو وہ اپنے ملک میں مالدار ہوں ۱۲ ف اب اختلاف ہے کہ خیرات کرنے والا ان سب آٹھوں قسموں کے لوگوں کو دیوے یا جنکو مناسب
سمجھے اور صحیح دوسرا قول ہے مگر حدیث سے یہ ثابت ہے کہ زکوۃ جسکو دو وہ مسلمان ہو اور بنی ہاشم اور بنی مطلب میں سے نہ ہو فقیر وہ جو صاحب نصاب نہ ہو اور مسکین جس کے
پاس کچھ نہ ہو ۱۲ ف یہ ان جنگوں کے لوگ جنہوں نے اپنے تئیں باندھ دیا تھا یا تمام مسلمانوں کے مال سے ۱۲ ف کہتے ہیں جب یہ لوگ چھوڑ دیے گئے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول
اللہ یہ ہمارے مال ہی ہمارے لیے آفت ہوئے ہم انہی کے خیال سے آپ کے ساتھ نہ جا سکے تو یہ سب مال آپ لے لیجیے اور خدا کی راہ میں خیرات کر دیجیے آپ نے فرمایا میں بے حکم تمہارے
مال نہیں لے سکتا پھر یہ آیت اتری تو آپ نے ایک تہائی انکے مال کی قبول فرمائی اور اللہ تعالی کی راہ میں اسکو خرچ کیا ۱۲ باقی در صفحہ

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
	؍		غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝	پڑھتا رہ ف اور صبح کی نماز بھی (ادا کر) کیونکہ صبح کی نماز میں فرشتے شریک ہوتے ہیں ف اور رات کو کسی وقت جاگ اٹھ (تہجد کی نماز پڑھ) یہ زیادہ ہے تیرے لیے ف عجب نہیں کہ (اس کی برکت سے) تیرا مالک تجھ کو مقام محمود تک پہونچا دے ف
۱۵	بنی اسرائیل	۱۲	(۴۳) وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝	(۴۳) اور اپنی نماز نہ چلا کر پڑھ ف اور نہ ایسی آہستہ (کہ مقتدی بھی نہ سنیں) اور بیچ میں ایک راہ اختیار کر لے ف
۱۶	طٰہٰ	۱	(۴۴) وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ۝	(۴۴) اور میری ہی یاد کے لیے نماز درستی سے پڑھا کر ف
؍	؍	۸	(۴۵) وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْاَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ۝	(۴۵) اور اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے کا حکم دے اور تو بھی نماز کا پابند رہ ف ہم کچھ تجھ سے روزی نہیں مانگتے (بلکہ) ہم خود تجھ کو روزی دیتے ہیں اور پرہیزگاروں ہی کا انجام اچھا ہوگا
۱۷	الحج	۵	(۴۶) وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَا اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝	(۴۶) اور گڑگڑانے والوں کو خوشخبری دے جن کے دل اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہی ڈر جاتے ہیں اور جو مصیبت ان پر پڑے اس پر صبر کرتے ہیں اور نماز کو درستی سے ادا کرتے ہیں اور جو ہم نے انکو (اپنے فضل سے) دیا ہے اسمیں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں ف
؍	؍	۱۰	(۴۷) فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ هُوَ مَوْلٰىكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝	(۴۷) تو نماز کو درستی سے پڑھا کرو اور زکوۃ دیتے رہو اور اللہ تعالیٰ کا سہارا رکھو ف وہی تمہارا مالک ہے تو کیا اچھا مالک ہے اور کیا اچھا مددگار ہے ف
۱۸	النور	۳	(۴۸) وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	(۴۸) اور جو لوگ تم میں بزرگی والے اور مالدار ہیں وہ اپنے ناطے والوں اور محتاجوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو (خیرات) نہ دینے کے لیے قسم نہ کھا بیٹھیں ف
؍	؍	۷	(۴۹) وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝	(۴۹) اور نماز کو درستی سے ادا کرو اور زکوۃ دو اور رسول اللہ کا کہا مانو اسلیے کہ تم پر اللہ کا رحم ہو
۲۱	العنکبوت	۵	(۵۰) اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى	(۵۰) (اے پیغمبر) جو قرآن تجھ کو بھیجا گیا ہے اسکو پڑھتا اور نماز درستی سے ادا کرتا رہ کیونکہ نماز (آدمی کو) بے حیائی اور بری

ف یعنی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی نماز ۱۲ ف صحیح حدیث میں ہے کہ صبح کی نماز میں رات اور دن کے فرشتے اکٹھا ہوتے ہیں دوسری حدیث میں ہے کہ عصر کی نماز میں بھی اکٹھا ہوتے ہیں ۱۲ ف یعنی تجھ پر ایک نماز زیادہ فرض ہے وہ تہجد کی نماز ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھی اور آپ کی امت پر نفل ہے ۱۲ ف مقام محمود وہ مقام جسکی اگلے اور پچھلے سب تعریف کریں گے اور یہ ایک مرتبہ ہے قیامت میں جو خداوند کریم کی بارگاہ سے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو عنایت ہوگا اسپر اگلے اور پچھلے سب رشک کریں گے اکثر علما کا یہ قول ہے کہ مقام محمود شفاعت کا مقام ہے اگلے سب پیغمبر اللہ جل جلالہ کے جلال سے ڈر کر شفاعت کی جرأت نہ کریں گے اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کی پریشانی پر رحم کھا کر شفاعت کے لیے اٹھ کھڑے ہونگے ۱۲ ف ایسے زور کی آواز سے کہ باہر والے سب سنیں ۱۲ ف یہ حکم ہجرت سے پہلے کا ہے آپ جب نماز میں قرآن زور سے پڑھتے تو مشرک سنکر قرآن کو برا کہتے اس وقت یہ آیت اتری بعضوں نے کہا نماز سے اس آیت میں دعا مراد ہے صحیحین میں ہے حضرت عائشہ سے یہی منقول ہے ۱۲ ف یا جب میری یاد آوے اس وقت نماز پڑھ لے صحیح حدیث میں ہے جو کوئی تم میں سے سو جائے یا نماز بھول جائے تو جب یاد آوے اس وقت پڑھ لے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جب میری یاد آئے اسوقت نماز پڑھ لے ۱۲ ف روزی کی فکر ست کر روزی دینا اللہ کا کام ہے نماز پڑھنا تمہارا کام ۱۲ ف یعنی زکوۃ اور صدقہ دیتے ہیں ۱۲ ف سب کاموں میں اسی کی مدد پر بھروسا کرو ۱۲ ف جس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا اسکو پوری قدرت ہے اور اس کے ساتھ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے ۱۲ ف یا انکو خیرات دینے میں قصور نہ کریں ۱۲

			عَنِ الْفَحْشَاۤءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝	اور برے کام سے روکے رہتی ہے ف اور اللہ تعالیٰ کی یاد سب نیکیوں سے بڑھ کر ہے ف اور اللہ جانتا ہے جو نیکی تم کرتے ہو
۲۱	الروم	۴	(۴۱) وَمَاۤ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِیْۤ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَاۤ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰۤئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝	(۴۱) اور جو تم سود دیتے ہو کہ لوگوں کا مال بڑھ جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہیں بڑھتا ف اور جو تم زکوٰۃ دوگے اللہ تعالیٰ کا منہ دیکھنا چاہو گے تو ایسے ہی لوگ دگنا دگنا، ثواب پانے والے ہیں ف
۲۲	فاطر	۳	(۴۲) اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝	(۴۲) (اے پیغمبر) تو انہی لوگوں کو ڈرا سکتا ہے جو بن دیکھے (خدا کے عذاب سے) ف ڈرتے ہیں اور نماز درستی سے ادا کرتے ہیں اور جو شخص (اپنے تئیں کفر سے) پاک رکھے وہ اپنے ہی فائدے کے لیے پاک رکھتا ہے اور (آخر) اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے
۲۲	۔۔	۴	(۴۳) اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۙ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝	(۴۳) جو لوگ اللہ کی کتاب (قرآن) پڑھتے رہتے ہیں اور نماز درستی سے ادا کرتے ہیں اور جو (مال) ہمنے انکو دیا ہے اسمیں سے پوشیدہ اور کھلم کھلا خرچ کرتے رہتے ہیں انکو ایسے بیوپار کی امید رکھنا چاہیے جسمیں گھاٹا ہرگز نہیں ہو سکتا اسلیے کہ اللہ تعالیٰ انکے ثواب انکو پورے پورے دیگا اور اپنے فضل سے کچھ اور زیادہ دیگا بیشک وہ بخشنے والا قدر کرنے والا ہے ف
۲۶	محمد	۴	(۴۴) اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ۝ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَاۤءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ	(۴۴) اگر وہ تم سے تمہارے مال مانگے اور سارا مال چاہے تو تم بخیلی کرو گے اور اللہ تمہارے دل کی جھگبیں کھول دیگا سن رکھو تم لوگ سارا مال کیا دوگے تم کو تو کہتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں (کچھ تھوڑا سا) خرچ کرو اس پر بھی کوئی کوئی تم میں بخیلی کرتا ہے (اور زکوٰۃ تک نہیں دیتا) اور جو کوئی تم میں بخیلی کرتا ہے وہ بخیلی کر کے اپنا ہی نقصان کرتا ہے ف
۲۷	الحدید	۱	(۴۵) وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ	(۴۵) اور تمکو کیا ہو گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں (اپنا مال) خرچ نہیں کرتے حالانکہ زمین اور آسمان کا وارث اللہ ہی ہے (مال اسی کا ملک ہے)
۔۔	۔۔	۲	(۴۶) اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ	(۴۶) بیشک جو مرد خیرات کرتے ہیں اور جو عورتیں خیرات کرتی ہیں اور جو لوگ اللہ کو اچھا قرضہ دیتے ہیں ان کو دونا ثواب ملے گا اور (اس کے)

ف نماز میں خلل آنے کے خیال سے آدمی بہت سے گناہوں سے باز رہتا ہے حدیث میں ہے جس کو نماز برے کاموں سے نہ روکے اسکی نماز نماز ہی نہیں ہے ایک روایت میں ہے کہ اسکی نماز بجائے تقرب کے اور اللہ تعالیٰ سے دوری پیدا کرے گی۔ روایت ہے ایک انصاری نماز پڑھتا تھا لیکن گناہوں میں مصروف رہتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قریب میں اسکی نماز اسکو گناہوں سے باز رکھے گی پھر ایسا ہی ہوا اس نے توبہ کی اور نیک ہو گیا ۱۲ ف اور نماز میں اللہ تعالیٰ ہی کی یاد ہوتی ہے تو نماز سب عبادتوں سے افضل ہوئی صحیح حدیث میں ہے کہ سب سے بڑھ کر نیکی بلکہ جہاد سے بھی بڑھ کر اللہ کی یاد ہے ۱۲ ف گو دنیا میں سود سے مال بڑھتا ہے مگر خدا تعالیٰ کے ہاں اس میں ترقی نہیں ہوتی۔ بعضوں نے کہا اس آیت میں سود سے یہ مراد ہے کہ کوئی کسی کو تحفہ بھیجے اس نیت سے کہ اسکا بدل زیادہ ملیگا تو یہ حلال ہے گو اس میں ثواب نہیں ۱۲ ف دس گنے سے لیکر سات سو گنے تک ۱۲ ف یا اکیلے میں خدا سے ڈرتے ہیں جہاں انکو کوئی نہیں دیکھتا ۱۲ ف یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ عبادت کی قدر نہ کرے اور اس کا بدلہ نہ دے ۱۲ ف قاعدہ ہے کہ آدمی کو مال کی محبت ہوتی ہے تو جو کوئی سارا مال لینا چاہے گا اس سے دشمنی کرو گے ۱۲ ف اپنا ہی ثواب اور اجر کھوتا ہے ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			لَهُمْ وَلَهُمْ أَجْرٌ كَرِيمٌ	علاوہ) انکو اچھا رنگ دیا جائیگا (بہشت)
۲۸	الجمعہ ۶۲	۲	(۴۷) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۞ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۞ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا ۚ قُلْ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۚ وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۞	(۴۷) مسلمانو جب جمعے کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے ف۱ تو اللہ کی یاد (نماز) کی طرف چلو (دنیا کے سب کام) اور بیچ کھوچ چھوڑ دو ف۲ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم سمجھو پھر جب (جمعہ کی) نماز ہو چکے تو (تم کو اختیار ہے) اپنے کاموں کے لیے زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل (روزی) تلاش کرو ف۳ اور جہاں رہو اللہ کی یاد بہت کرتے رہو اس لیے کہ تم مراد کو پہنچو اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کا تو یہ حال ہے جب کوئی سودا بکتا ہوا یا تماشا دیکھیں تو جھٹ اس کی طرف چل دیتے ہیں اور تجھ کو (خطبہ میں) کھڑا چھوڑ جاتے ہیں ف۴ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہہ دے اللہ کے پاس جو (ثواب رکھنے والا) ہے وہ اس تماشے اور سوداگری سے کہیں بہتر ہے اور اللہ تو سب روزی دینے والوں سے بہتر روزی دینے والا ہے ف۵
۲۹	المعارج	۱	(۴۸) إِلَّا الْمُصَلِّينَ ۞ الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ۞	(۴۸) مگر ایماندار نمازی جو ہمیشہ (بلاناغہ) نماز پڑھتے ہیں ف
؍؍	المزمل	۱	(۴۹) يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۞ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ۞ نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ۞ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ	(۴۹) اے کپڑا لپیٹنے والے ف۸ ساری رات (نماز میں) کھڑا رہ ف۹ مگر تھوڑی رات (آرام کر) آدھی رات یا اس سے کچھ کم (تہائی رات) یا اس سے کچھ زیادہ (دو تہائی رات) ف۱۰
؍؍	؍؍	؍؍	(۵۰) إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا ۞ إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ۞	(۵۰) بیشک رات کو اٹھنا (اور عبادت کرنا) نفس کو خوب زیر کرتا ہے ف۱۱ اور اس وقت کا پڑھنا یا دعا کرنا بہت ٹھیک (یا بہت بابرکت) ہوتا ہے ف۱۲ دن کو تو تجھ کو لمبی (بڑی) فرصت ہے ف۱۳
؍؍	؍؍	۲	(۵۱) إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِنْ ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَنْ لَنْ تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ	(۵۱) (اے پیغمبر) تیرا مالک جانتا ہے تو اور کچھ لوگ تیرے ساتھ والے (مسلمان) دو تہائی رات سے کچھ کم اور (کبھی) آدھی رات اور (کبھی) تہائی رات (نماز میں) کھڑے رہتے ہیں اور ٹھیک اندازہ رات اور دن کا اللہ تو ہی جانتا ہے ف۱۴ اس کو معلوم ہے کہ تم وقت کا ٹھیک اندازہ نہیں کر سکتے تو اس نے تم پر رحم کیا ف۱۵ اب جتنا تم سے آسانی کے

ف۱ اذان وہ اذان ہے جو امام کے منبر پر بیٹھتے وقت دی جاتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں جمعہ کی یہی اذان تھی حضرت عثمانؓ نے اپنی خلافت میں لوگوں کے بہت ہو جانے سے ایک اور اذان نکالی جو ایک گھر پر جس کا نام زوراء تھا دی جانے لگی اسکے بعد منبر پر دوسری اذان کہی جاتی (مترجم) کہتا ہے جب امام منبر پر بیٹھے اس وقت بلند آواز سے اذان دینی چاہیے کیونکہ اذان یہی ہے اور افسوس ہے ان لوگوں پر جو اس اذان کو چپکے سے دیا کرتے ہیں ۱۲ ف۲ جمعہ کی نماز فرض ہے اس پر سب مسلمانوں کا اجماع ہے اہلحدیث کے نزدیک جمعہ اور دوسری نمازوں میں کوئی فرق نہیں صرف جمعہ کی نماز سے پہلے دو خطبے پڑھنے چاہییں اور جن لوگوں نے جمعہ کے لیے شرطیں نکالی ہیں کہ شہر ہو حاکم اسلام ہو کم سے کم تین مقتدی ہوں انہوں نے کوئی قوی دلیل اس پر قائم نہیں کی ۱۲ ف۳ نماز کے لیے چلنا اور بیچ کھوچ موقوف رکھنا تمہارے حق میں اچھا ہے ف۴ ایک بزرگ نے کہا ہے کہ جو کوئی جمعہ کی نماز کے بعد خرید اور فروخت کرے تو اللہ تعالیٰ ستر بار اسکو برکت دیگا۔ عراک بن مالک جب جمعہ کی نماز سے فارغ ہوتے تو مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوتے اور فرماتے یا اللہ میں تیرے بلانے پر حاضر ہوا اور تیرا فرض ادا کیا اور اب جیسا تو نے حکم دیا اپنی راہ لیتا ہوں تو اپنا فضل مجھ کو عنایت فرما اور تو سب روزی دینے والوں میں اچھا روزی دینے والا ہے ۱۲ ف۵ ہوا یہ کہ مدینہ میں گرانی تھی لوگ غلہ کے بہت محتاج تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں شام کا قافلہ غلہ لیکر آن پہنچا طبلے کی آواز آئی لوگ سب اسکے دیکھنے کو چل دیے صرف بارہ آدمی آپکے سامنے رہ گئے تب یہ آیت اتری ابن عباسؓ نے کہا عبدالرحمن بن عوف کا قافلہ غلہ لیکر آیا لوگ چل دیے کوئی تو غلہ خریدنے کوئی دحیہ بن خلیفہ کو دیکھنے کے لیے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر چھوڑ دیا صرف بارہ آدمی مسجد میں رہ گئے اور سات عورتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر یہ بھی چل دیتے تو مسجد میں آگ لگ جاتی۔ سید علامہ نے کہا اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا چاہیے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

			فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۙ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ڮ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ۭ	ساتھ ہو سکے اتنا (قرآن) نماز میں پڑھو وہ اس کو یہ بھی معلوم ہے کہ تم میں بعض لوگ بیمار ہو جائیں گے ف اور بعض ملکوں میں اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرتے پھرتے ہوں گے (سوداگری کے لیے سفر میں ہونگے) اور بعض اللہ تعالیٰ کی راہ میں (کافروں سے) لڑتے ہونگے ف اور جتنا آسانی کے ساتھ ہو سکے اتنا قرآن پڑھو اور نماز کو درستی سے ادا کرتے رہو اور (فرض) زکوٰۃ نکالا کرو اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو اچھا قرض دو ف اور تم جو نیکی اپنے لیے (آخرت کا توشہ بنا کر) آگے بھیجو گے اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کو پاؤ گے اس سے بہتر اور ثواب میں کہیں زیادہ
۳۰	الاعلیٰ ۸۷	۱	(۵۲) قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۙ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۭ	(۵۲) جو شخص (کفر شرک گناہ سے) پاک رہا اور اپنے مالک کا نام لیکر نماز پڑھتا رہا وہ مراد کو پہونچ گیا ف
۳۰	البینہ ۹۸	۱	(۵۳) وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۭ	(۵۳) اور نماز کو درستی سے ادا کریں اور زکوٰۃ دیا کریں اور یہی دین ٹھیک ہے ف
۳۰	الماعون ۱۰۷	۱	(۵۴) فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَاۗءُوْنَ ۙ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۧ	(۵۴) تو ان نمازیوں کی (قیامت کے دن) خرابی ہوگی جو اپنی نماز کی پروا نہیں کرتے ف وہ جو (نماز پڑھکر یا نیک عمل کر کے لوگوں کو) دکھلاتے ہیں اور روزمرہ کے برتنے کا سامان مانگے نہیں دیتے
۳۰	الکوثر ۱۰۸	۱	(۵۵) فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۭ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۧ	(۵۵) تو اسکو شکر میں اپنے مالک کے لیے نماز پڑھو ف اور قربانی کرو ف بیشک تیرا دشمن (عاص بن وائل یا کعب بن اشرف یا ابوجہل) وہی لنگڑا اناٹھا ہے (دم کٹا) ف

الصَّوْمُ وَالْاِعْتِكَافُ وَلَيْلَةُ الْقَدْرِ ۳۵

باب ۳۵ روزے اور اعتکاف اور شب قدر کا بیان

۲	البقرۃ ۲	۲۳	(۱) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ	(۱) مسلمانو جیسے اگلے لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا تھا اسی طرح تمکو بھی گنتی کے کئی دن ف روزے رکھنے کا حکم دیا

ف ابھی یا تہائی یا دو تہائی رات کا تعین ضرور نہیں اس آیت پر بعضوں نے یہ نکالا ہے کہ رات کو تھوڑا بہت قیام واجب ہے امام حسن بصری کا یہی قول ہے اور جمہور علما کہتے ہیں کہ قیام شب کی فرضیت اس آیت سے جاتی رہی البتہ مسنون ہے بعضوں نے کہا آنحضرت ص پر فرض رہا اور امت پر نہیں رہا اب اختلاف ہے اسمیں کہ آسانی کے ساتھ جتنا ہو سکے اسکی مقدار کیا ہے بعضوں نے کہا سو آیتیں ایک حدیث میں بھی ایسا ہی مروی ہے کعب نے کہا جو کوئی رات کو قرآن کی سو آیتیں پڑھ لے وہ عابدوں میں لکھا جائیگا بعضوں نے کہا پچاس آیتیں ۱۲ ف وہ رات کی عبادت کیونکر کر سکیں گے ۱۲ ف انکو جہاد کی مشقت کے ساتھ رات کی عبادت بہت شاق گذریگی کہتے ہیں اس آیت میں اللہ نے حلال سوداگری کرنیوالوں کو مجاہدین کے برابر کر دیا ۱۲ ف یہ زکوٰۃ کے سوا ہے یعنی نفل صدقہ اچھے قرض کی تفسیر اوپر گذر چکی ہے یعنے خوشدلی کے ساتھ ۱۲ ف عطا نے کہا یہ آیت صدقہ فطر کے باب میں اتری اور ترجمہ یوں ہے مراد پائی اس نے جس نے زکوٰۃ نکالی یعنے صدقہ فطر دیا اور اپنے مالک کا نام لیکر نماز پڑھی یعنے عید کی نماز ایک حدیث میں بھی یہی مضمون ہے لیکن وہ ضعیف ہے ابن مردویہ نے جابر سے نکالا آنحضرت ص نے قد افلح من تزکی کی یہ تفسیر بیان فرمائی کہ جس نے لا الہ الا اللہ کی گواہی دی اور شرک کو کاٹ دیا اور میری پیغمبری کی گواہی دی اور ذکر اسم ربہ فصلی کی یہ تفسیر کی کہ پانچوں نمازیں اپنے وقت پر اہتمام کے ساتھ پڑھیں ابن عباس سے بھی ایسا ہی منقول ہے ۱۲ ف اخیر زمانہ کے پیغمبر بھی انکو اسی دین کی تعلیم دیتے ہیں جو اگلے سب پیغمبروں کے وقت سے چلا آیا ہے کوئی نئی بات نہیں پھر ماننے کی کیا وجہ ہے بجز ضد اور نفسانیت اسکا کیا علاج ہے ۱۲ ف وقت پر احتیاط کے ساتھ ادا نہیں کرتے اتنی دیر کرتے ہیں کہ نماز مکروہ ہو جاتی ہے یا غلط کر دیتے ہیں یا جلدی جلدی چونچیں سی ٹھونگ لیتے ہیں ۱۲ ف فرض نماز مراد ہے یا عید کی نماز ۱۲ ف محمد بن کعب نے کہا جیسے لوگ اللہ کے سوا دوسروں کے لیے نماز پڑھتے تھے اور دوسروں کے لیے قربانی کرتے تھے تو اللہ نے اپنے پیغمبر کو یہ حکم دیا کہ اسی کے لیے نماز پڑھیں اور اسی کیلیے قربانی کریں بعضوں نے کہا اور انحر سے یہ مراد ہے کہ نماز میں ہاتھ باندھے ایک حدیث میں ہے جب یہ آیت اتری تو آنحضرت ص نے جبرئیل سے پوچھا انحر سے کیا مراد ہے انہوں نے کہا ایک تو جب نماز کے لیے تکبیر کہے اسوقت ہاتھ اٹھائے اسیطرح جب رکوع کرے جب رکوع سے سر اٹھائے ۱۲ باقی در تفسیر

عَلَیْکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔ شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ ؕ وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ ۫ وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰىکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۔

کیا ہو تا کہ تم (گنا ہوں سے) بچو ف پھر جو کوئی تم میں بیمار ہو یا سفر میں ہو (اور روزہ نہ رکھے) تو دوسرے دنوں میں وہ گنتی پوری کرے ف اور جن کو روزے کی طاقت ہی نہیں ہے ف تو وہ ہر روزے کے بدلے ایک محتاج کو کھانا دیں ف پھر جو کوئی نفل طور پر زیادہ نیکی کرے تو اس کے لیے اچھا ہے اور اگر تم سمجھو تو روزہ رکھنا تمہارے حق میں بہتر ہے ف رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اترا راہ بتلاتا ہے لوگوں کو ف اور اس میں کھلی کھلی دلیلیں ہیں ہدایت کی اور حق ناحق سے پہچاننے کی پھر جو کوئی تم میں سے یہ مہینہ پائے (یعنی صحیح اور مقیم ہو مسافر نہ ہو) وہ اس میں روزے رکھے۔ اور جو کوئی بیمار یا مسافر ہو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے اللہ تعالےٰ تم پر آسانی کرنا چاہتا ہے سختی کرنا نہیں چاہتا ف اور یہ چاہتا ہے کہ تم رمضان کی گنتی پوری کرو ف اور اللہ سبحانہ وتعالےٰ کی بڑائی کرو اس احسان پر کہ تم کو سیدھا رستہ چلایا اور تاکہ تم اسکا شکر کرو ف

۲ | البقرۃ | ۲۳

(۲) اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَۃَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمْ ؕ ھُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّھُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰہُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَکُمْ فَتَابَ عَلَیْکُمْ وَعَفَا عَنْکُمْ ۚ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْھُنَّ وَابْتَغُوْا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَکُمْ ۪ وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ ۚ

(۲) روزے کی رات میں ف۱۱ تم کو اپنی عورتوں سے صحبت درست کر دی گئی ہے ف۱۲ وہ تمہارا جوڑا ہیں اور تم انکے جوڑ ہو اللہ تعالےٰ کو معلوم ہو گیا تم اپنی آپ چوری کرتے تھے ف۱۳ تو اس نے تم کو معاف کر دیا اور تمہاری خطا سے درگذر اب ان سے صحبت کرو اور جو اللہ نے تمہارے لیے (تمہاری قسمت) میں لکھا ہے (لڑکا یا لڑکی) اس کی خواہش رکھو ف۱۴ اور کھاتے اور پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری رات کی کالی دھاری سے تم کو صاف دکھائی دینے لگے۔ پھر روزے کو رات تک پورا کرو۔ اور جب تم مسجد میں اعتکاف بیٹھو تو رات

ف۱ یعنے انتیس یا تیس دن اگلی امت پر چالیس یا پچاس دن روزہ فرض تھا اللہ نے مسلمانوں پر تخفیف کر دی ف۲ اگر روزہ کی نیت کر لی اسکے بعد بیمار ہو گیا تو روزہ کھول ڈالنا درست ہے لیکن اگر روزے میں سفر کیا تو اس دن کا روزہ پورا کرنا ضرور ہے ف۳ مثلاً بوڑھا ضعیف یا ایسا بیمار جسکے اچھا ہونیکی امید نہ ہو ف۴ نصف صاع گیہوں کا اور ایک صاع دوسرے اناج یا کھجور سے ف۵ یعنے کھانا بھی کھلا دے اور روزہ بھی رکھے یا ایک کی جگہ دو کو کھلا دے ف۶ یعنے اگر تم جانو کہ روزے میں کیا ثواب ہے اور کیسے فائدے ہیں تو روزہ ضرور اختیار کرو اور ایسی دنیا کی ذری سی تکلیف گوارا کر لو ف۷ یہ جو فرمایا کہ اسمیں قرآن اترا یعنے قرآن کا اترنا رمضان میں شروع ہوا شب قدر میں ابن عباس نے کہا سارا قرآن مبارک رات میں رمضان کی اتارا گیا اور بیت العزت میں جو پہلے آسمان پر ہے رکھ دیا گیا پھر تھوڑا تھوڑا اسمیں سے حضرت جبرائیل لاتے رہے ف۸ جب تو مریض اور مسافر کو افطار کی اجازت دی ف۹ چاند دیکھ کر روزے شروع کرو اور چاند دیکھ کر چھوڑ دو اگر ابر ہو تو تیس دن پورے کر لو ف۱۰ گنتی پوری کرو کا مطلب ضحاک نے یہ کہا ہو کہ جسقدر روزے جاتے رہیں انکو گن کر اور دنوں میں رکھ لو تکبروا اللہ کا ترجمہ بعضوں نے یہ کیا ہے کہ اللہ اکبر کہو شب عید میں اور بعضوں نے کہا شوال کا چاند دیکھ کر ف۱۱ یعنے جس کی صبح کو آدمی روزہ رکھو ف۱۲ اوائل اسلام میں روزے کی راتوں میں صحبت کرنا منع تھا اسوجہ سے لوگوں کو بہت تکلیف اٹھانی پڑی کھانا پینا اپنی بی بی سے الگ رہنا بعضوں نے چوری سے صحبت کر لی اور دل میں نادم ہوئے اور ڈر گئے کہ ایسا نہ ہو کہ عذاب ہم پر اترے لیکن سبحان اللہ اس کی رحمت نے اس کام کو مباح کر دیا صحیح بخاری میں ہے کہ پہلے یہ قاعدہ تھا کہ اگر افطار کا وقت آجاوے اور روزہ دار افطار کرنے سے پہلے سو جاوے تو پھر رات کو کھا سکتا نہ دوسرے دن ... آجاوے قیس بن صرمہ ... روزہ دار تھے بی بی سے کھانا مانگا وہ کھانا لینے گئی آنکھ لگ گئی ... دن انکو غش ... اسکا ذکر کیا تب یہ آیت اتری

نمبر	سورة	آیت	عربی	ترجمہ
			وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ ۭ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْھَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۔	کو بھی عورتوں سے صحبت نہ کرو یہ اللہ تعالے کی حدیں ہیں انکے پاس بھی نہ جانا ف اللہ تعالے اسی طرح اپنے حکم صاف صاف لوگوں کو بتلاتا ہے تاکہ وہ (حکم کا خلاف کرنے سے) بچے رہیں ف
۳۰	القدر	۱	(۳) وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۭ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ڏ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۭ تَنَزَّلُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۙ سَلٰمٌ ڕ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ	(۳) اور (اے پیغمبر) تجھ کو کیا معلوم شب قدر کیا چیز ہے (اسکی کیا فضیلت ہے) شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے ف اس شب میں فرشتے اور جبرائیل ۴ اپنے مالک کے حکم سے ہر کام پر اترتے ہیں ف یہ شب امان ہے صبح نکلنے تک ف

اَلْعُمْرَةُ وَالْحَجُّ وَالطَّوَافُ وَالسَّعْيُ وَالْهَدْيُ وَالْاِحْرَامُ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا ۳۶

باب ۳۶ عمرہ اور حج اور طواف اور سعی اور ہدی اور احرام اور ان کے متعلقات کا بیان

نمبر	سورة	آیت	عربی	ترجمہ
۲	البقرة	۱۹	(۱) اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَاۗىِٕرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ	(۱) بیشک صفا اور مروہ (دو پہاڑ مکہ میں) اللہ تعالی کے نشان ہیں جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اور ان دونو کے بیچ میں پھیرے کرے تو کچھ برا نہیں اور جو کوئی شوق سے نیک کام کرے تو اللہ قدردان (اسکی نیت) جانتا ہے ف
۲	۲	۲۴	(۲) يَسْــَٔـلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ۭ قُلْ ھِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۭ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِھَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ	(۲) تجھ سے چاندوں کو پوچھتے ہیں ف تو کہہ چاند سے ف لوگوں کو وقت معلوم ہوتے ہیں اور حج کا وقت معلوم ہوتا ہے ف اور یہ کوئی نیکی نہیں کہ تم گھروں میں چھت پر سے آؤ ف بلکہ نیکی اس شخص کی ہے جو حرام کاموں سے) بچا رہے اور گھروں میں دروازوں سے آیا کرو اور اللہ تعالی سے ڈرتے رہو تاکہ تم مراد کو پہونچو

ف۱ ایسا نہ ہو کہ حد سے باہر ہو جاؤ تو احتیاطاً اُنکے پاس بھی نہ بیٹھو ف۲ یہ اشارہ ان تمام کاموں کی طرف ہے جنکو اللہ نے حرام کیا ف۳ ہزار مہینوں کے تراسی برس چار مہینے ہوئے مطلب یہ کہ شبقدر میں عبادت کرنا ہزار مہینوں کی عبادت سے زیادہ ثواب رکھتا ہے اب اختلاف ہوا ہے اسمیں کہ شب قدر کونسی شب ہے اور اسمیں چالیس قول ہیں سب میں صحیح یہ ہے کہ وہ رمضان کے آخری دہے میں کوئی طاق رات ہوتی ہے ف۴ اور اسکا انتظام کرتے ہیں روح سے حضرت جبرئیل مراد ہیں کعب احبار نے کہا اس شب بہت فرشتے اترتے ہیں کہ زمین کا کوئی ٹکڑا باقی نہیں رہتا جہاں کوئی فرشتہ نہ ہو اور مومنوں کے لیے دعا کرتے ہیں اور جبرئیل ہر مومن سے مصافحہ کرتے ہیں انکے مصافحہ کی یہ نشانی ہے کہ رونگٹے کھڑے ہو جائیں آنکھوں سے آنسو نکلیں ایک حدیث میں ہے کہ کنکریوں کے شمار سے زیادہ فرشتے اس شب میں اترتے ہیں ف۵ اس میں سلامتی ہے ہر بلا سے اور شیطان کے شر سے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اسمیں سلام کا چرچا رہتا ہے صبح نکلنے تک یعنی فرشتے مومنوں کو سلام کرتے رہتے ہیں موضح البیان میں ہے اس شب میں یہ دعا پڑھنا مستحب ہے اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنا ف۱ شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا عرب کے لوگ حضرت ابراہیم کے وقت سے ہمیشہ حج کرتے رہتے تھے لیکن کفر کے وقت میں ان کی غلطیاں بہت تھیں یہاں دو پہاڑ تھے ان پر دو بت دھرے تھے جو میں وہاں بھی طواف کرتے تھے جب لوگ مسلمان ہوئے تو سمجھے کہ یہ کفر کی غلطی تھی اب وہاں نہ جانا چاہیے اس پر یہ آیت اتری ف۲ یعنی چاند کا گھٹنا بڑھنا کیوں ہے وہ ہر تاریخ میں کم زیادہ ہوتا رہتا ہے تو گویا کئی چاند ہوئے ف۳ یعنی اس کے گھٹنے اور بڑھنے سے ف۴ اگر چاند یکساں رہتا تو لوگوں کو نہ مہینہ معلوم ہوتا نہ تاریخ اور حج کا بھی وقت معلوم نہ ہوتا اگرچہ سورج کی گردش سے بھی شمسی مہینے نکالے جاتے ہیں مگر ان مہینوں کو عام لوگ جو لکھنے پڑھنے سے واقف نہیں ہیں نہیں پہچان سکتے اور چاند کو ہر ایک شخص دیکھ کر مہینہ کا حساب کر سکتا ہے (باقی در صفحہ)

پارہ ۲ — البقرۃ — رکوع ۲۴

(۳) وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ ٝ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِى الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

(۳) اور حج اور عمرے کو اللہ تعالیٰ کے لیے پورا کرو ف پھر اگر تم روکے جاؤ تو جو میسر ہو قربانی بھیجو ف۳ اور جب تک قربانی اپنے مقام پر نہ پہونچ جائے اپنے سر نہ منڈاؤ ف اگر تم میں کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہو تو (بال اتارنے کا) فدیہ روزہ یا خیرات یا قربانی دینا چاہیے ف پھر جب تم خاطر جمع ہو ف اور کوئی عمرے کو حج سے ملا کر تمتع کرنا چاہے تو جیسی میسر آئے قربانی کرے ف اگر قربانی کا مقدور نہ ہو تو تین روزے حج (کے دنوں) میں رکھ لو۔ اور سات جب لوٹ کر آؤ یہ پورے دس ہوئے یہ حکم ف اس شخص کے لیے ہے جس کے گھر والے مسجد حرام کے پاس نہ رہتے ہوں اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جانتے رہو کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب سخت ہے۔

پارہ ۲ — رکوع ۲۵

(۴) اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِى الْحَجِّ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۚ وَاتَّقُوْنِ يٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَاۤ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّاۤلِّيْنَ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(۴) حج کے تو کئی مہینے ہیں جو مشہور ہیں ف۹ پھر جو کوئی ان دنوں میں حج کا احرام باندھ لے تو حج میں ف شہوت کی باتیں اور گناہ اور جھگڑا نہ کرے اور جو نیک کام تم کرو گے اللہ تعالیٰ کو معلوم ہو جائیگا اور راہ خرچ اپنے ساتھ رکھو اس لیے کہ اچھا توشہ یہی ہے کہ بھیک مانگنے سے بچے ف۱۱ اور عقلمند و مجھ سے ف۱۲ ڈرتے رہو اس میں کچھ گناہ نہیں کہ (حج کے دنوں میں) اپنے پروردگار کا فضل و کرم چاہو ف۱۳ پھر جب عرفات سے لوٹو (نویں تاریخ شام کو) تو تم مزدلفہ میں آکر اللہ تعالیٰ کی یاد کرو ف۱۴ اور جیسے اللہ تعالیٰ نے تم کو بتلایا اس طرح یاد کرو اور اس سے پہلے تو تم گمراہ تھے ف۱۵ ایک بات اور ہے کہ اسی مقام سے لوٹو جہاں سے سب لوگ لوٹتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگو بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے

ف پورا کرنے سے یہ مراد ہے کہ جتنے ارکان ہیں ان سب کو احتیاط کے ساتھ ادا کرو ۱۲ ف بیماری یا دشمن کی وجہ سے ۱۲ ف۳ مطلب یہ ہے کہ حج یا عمرے کے لیے کوئی نکلے پھر بیماری یا دشمن کی وجہ سے مکہ جانا نہ ہو سکے تو قربانی بھیجے اور احرام کھول ڈالے اور آیندہ سال یا جب ممکن ہو اسکی قضا کرے قربانی میں ایک بکری بھی کافی ہے ۱۲ ف یعنی جس مقام پر روکے گئے وہاں تک قربانی جب تک نہ پہونچے اسوقت تک احرام مت کھولو ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ احرام کی حالت میں سر منڈوانا یا بال کترانا درست نہیں ہے لیکن اگر کوئی بیمار ہو جاوے یا سر میں کوئی تکلیف آن پڑے جیسے زخم لگے یا جوئیں پڑ جاویں یا درد ہونے لگے اور سر منڈانے کی ضرورت ہو تو منڈا ڈالے اور فدیہ ادا کرے آنحضرت نے کعب بن عجرہ کو جب انکے سر میں بہت جوئیں ہو گئیں تھیں سر منڈانے کی اجازت دی اور حکم کیا کہ چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دیں یا ایک بکری کی قربانی کریں یا تین دن روزے رکھیں اکثر علما کا یہی قول ہے ۱۲ ف یعنی بیماری نہ رہے دشمن کا خوف جاتا رہے ۱۲ ف حج تین قسم پر ہے ایک حج مفرد یعنی میقات سے صرف حج کی نیت سے احرام باندھے دوسرے قران یعنے حج اور عمرہ دونوں کی ایک ساتھ نیت کرے تیسرے تمتع یعنے میقات سے صرف عمرے کی نیت کرے اور مکہ میں جب پہونچے تو عمرہ کرکے احرام کھول ڈالے پھر مکہ ہی سے حج کا احرام باندھے یہ بہت آسان ہے اور اب اکثر حاجی جو دور کے ملکوں سے آتے ہیں ایسا ہی کرتے ہیں ۱۲ ف یعنے تمتع جائز ہونا یا تمتع میں قربانی یا روزے کا واجب ہونا ۱۲ ف یعنے شوال اور ذیقعدہ اور دس دن ذیحجہ کے ۱۲ ف یعنی حج کے ختم ہونے تک ۱۲ ف۱۱ یمن کے لوگ راہ خرچ نہ لیتے اور کہتے کہ ہم متوکل ہیں اور حج کو جاتے پھر لوگوں سے سوال کرتے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ۱۲ ف۱۲ یعنی میرے عذاب اور غصے سے ۱۲ ف۱۳ فضل و کرم سے مراد مال و دولت ہے جیسے دوسری جگہ فرمایا وابتغوا من فضل اللہ یعنی اگر حج کے سفر میں حج کے ساتھ کوئی تجارت اور سوداگری بھی کرو تو کچھ گناہ نہیں ہے بقول شخصے ہم خرما و ہم ثواب ہوا یہ تھا کہ بعض مسلمانوں نے احرام باندھ کر بعد تجارت اور سوداگری کو برا سمجھا تھا تب یہ آیت اتری ۱۲ باقی بر صفحہ

			فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِىْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِىْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝	ف۱ پھر جب حج کے کام پورے کر چکو تو جس طرح (جاہلیت کے زمانہ میں) اپنے باپ دادوں کو یاد کرتے تھے اتنا ہی بلکہ اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی یاد کرو ف۲ بعضے لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں پروردگار ہمارے ہم کو (جو دینا ہے) دنیا ہی میں دیدے ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہ رہا ف۳ اور بعضے ایسے ہیں جو کہتے ہیں پروردگار ہمارے ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی۔ اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا دے ف۴ یہی وہ لوگ ہیں جن کو ان کی کمائی میں سے کچھ حصہ ملے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والا ہے ف۵ اور گنتی کے چند دنوں میں اللہ تعالیٰ کی یاد کرو ف۶ پھر جو شخص جلدی کرکے دو ہی دن میں (منیٰ سے) چل دے تو اس پر کچھ گناہ نہیں ف۷ اور جو تیرہ تاریخ تک ٹھیرا رہے اس پر بھی کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ پرہیزگار ہو ف۸ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور یہ سمجھ لو کہ تم اس کے پاس (قیامت کے دن) اکٹھا ہو گے
۴	آلِ عمران	۱۰	(۵) وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝	(۵) اور اللہ کا فرض لوگوں پر بیت اللہ کا حج کرنا ہے جو وہاں تک راہ پا سکیں ف۹ اور جو کوئی نہ مانے (یعنی باوجود قدرت کے حج نہ کرے یا حج کو فرض نہ جانے) تو اللہ ساری جہان سے بے پرواہ ہے ف۱۰
۵	المائدہ ۵	۱۳	(۶) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ	(۶) مسلمانو جب تم (حج یا عمرے کا) احرام باندھے ہو تو شکار نہ مارو ف۱۱ اور جو کوئی تم میں سے ف۱۲ جان بوجھ کر ف۱۴ شکار کو مار ڈالے تو چوپائے جانوروں میں سے ویسا ہی جانور جسکو مارا ہے بدلہ میں دے ف۱۵ تم میں سے دو معتبر شخص بدلہ ٹھیرا دیں ف۱۶ جو نیاز کے طور پر کعبہ کو بھیجدیا جائے ف۱۷ یا کفارہ دے مسکینوں کو کھانا کھلائے ف۱۸ یا جتنے مسکینوں کا کھانا ہے اتنے روزے رکھے تاکہ وہ اپنے کیے کی سزا چکھے۔ . . . .

ف۱ تمام عرب لوگ تو حج میں عرفات تک جاتے اور وہیں سے منا کو لوٹتے لیکن قریش یہ کہتے . . کہ ہم اہل اللہ ہیں حرم سے باہر نہیں جانیکے اور عرفات تک نہیں جاتے وہ حرم کی حد سے باہر ہے بلکہ مزدلفہ ہی میں رہجاتے جو حرم کی حد میں ہے تو سب لوگ تو عرفات سے لوٹتے وہ مزدلفہ سے لوٹتے اللہ تعالیٰ نے فرمایا سب لوگوں کے ساتھ رہو اور عرفات تک جاؤ اور وہیں سے لوٹو ۱۲ ف۱ جاہلیت کے زمانہ میں عرب لوگ جب حج سے فارغ ہوتے تو جمرہ کے پاس کھڑے ہو کر اپنے بزرگوں کی تعریفیں اور بہادریاں بیان کرتے اور ان میں بہت سی شاعرانہ مبالغہ کرتے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ فرمایا کہ اپنے بدل اللہ تعالیٰ کی یاد کرو اتنا ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ کیونکہ باپ دادا کے احسان سے اللہ کا احسان ہم پر کہیں زیادہ ہے ۱۲ ف۲ یعنی اپنی دعا میں وہ حق تعالیٰ سے صرف دنیا ہی کی بہبودی طلب کرتے ہیں اور آخرت کی طرف انکو توجہ نہیں اس زمانہ میں اکثر لوگ ایسے ہیں جو دنیا میں ایسے غرق ہیں کہ اگر دعا بھی کرتے ہیں تو دنیا ہی کے لیے۔ حدیث میں ہے کہ تباہ ہوا بندہ زر بندہ درہم اگر اسکو ملے تو خوش ورنہ ناراض ۱۲ ف۳ دنیا کی بھلائی یعنی رزق اور تندرستی اور آخرت کی بھلائی اسکی رضامندی اور جنت ۱۲ ف۴ یعنی قیامت کا دن قریب ہے نیک عمل میں جلدی کرو ایسا نہ ہو کہ موت آجاوے اور عمل کرنے کا موقع ہاتھ سے جاتا رہے ۱۲ ف۵ یعنی ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہو جیسے صحیح حدیث میں وارد ہے گنتی کے چند دنوں سے ایام تشریق مراد ہیں یعنی ۱۱-۱۲-۱۳ ذیحجہ کو جن دنوں میں حاجی لوگ منا میں رہتے ہیں ۱۲ ف۶ یعنی ۱۲ تاریخ کو کنکریاں مار کر منا سے چلا جاوے تو کچھ حرج نہیں ۱۲ ف۷ یعنی یہ سب احکام متقی اور پرہیزگار کے لیے ہیں اصل تقوی ہے اللہ سے ڈرنا اور گناہوں سے بچنا حج میں اور حج کے بعد بھی نہایت ضرور ہے ۱۲ ف۸ یعنی انکو وہاں تک پہونچنے کا مقدور ہو یعنی ایسے معذور نہ ہوں کہ سواری پر چڑھ نہ سکیں اور انکے پاس آنے جانے کا خرچ ہو جو انکے ضروری کھانے پینے پہننے کے خرچ سے فاضل ہو ۱۲ باقی در ضمیمہ

پارہ	سورہ	رکوع	آیت		
				عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝	ف جو ہو چکا وہ تو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا ف اور جو کوئی (اس حکم کے بعد) پھر ایسا کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے بدلہ لے گا۔ اور اللہ تعالیٰ زبردست ہے بدلہ لینے والا۔ دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور (دوسرے) مسافروں کے فائدے کے لیے تم کو حلال ہے اگر تم احرام باندھے ہو اور جنگل کا شکار جب تک تم احرام باندھے ہو تم پر حرام ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو جسکے پاس تم اکٹھا ہوگے ف
۷	المائدۃ	۱۳	(۷)	جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ۝	(۷) خدا تعالیٰ نے کعبے کو جو عزت والا گھر ہے لوگوں کا گذارہ بنا دیا اور (اسی طرح) ادب والے مہینے کو ف اور (اسی طرح) نیاز کے جانور کو ف اور (اسی طرح) پٹکے والے جانور کو ف
۱۷	الحج	۴	(۸)	وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ۙ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ۝ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۝	(۸) اور لوگوں کو حج کی منادی کر دے وہ تیرے پاس پیدل اور دبلے دبلے اونٹوں پر (سوار) جو دور کے رستوں سے چلے آ رہے ہونگے آئیں (یہ سفر) اسلیے (کرینگے) کہ اپنے (دین اور دنیا کے) فائدوں میں حاضر رہیں اور چند معین دنوں میں جو چارپائے جانور اللہ تعالیٰ نے ان کو دیے ہیں انپر (قربانی کے وقت) اللہ تعالیٰ کا نام لیں تو (اے لوگو) اس (قربانی) میں سے تم (خود بھی) کھاؤ اور مصیبت کے مارے فقیر کو بھی کھلاؤ پھر قربانی کرنے کے بعد اپنا میل کچیل نکالیں ف اور اپنی منتیں پوری کریں اور پرانے گھر (کعبہ) کا طواف کریں ف یہ تو ہوا اور جو کوئی ان چیزوں کا ادب کرے جنکو اللہ تعالیٰ نے عزت دی ہے ف تو یہ اس کے حق میں اسکے مالک کے پاس (یعنے آخرت میں) بہتر ہوگا
״	״	۴ و ۵	(۹)	ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا	(۹) یہ تو ہوا اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے نام کی چیزوں کی بڑائی کرے ف تو یہ (بڑائی کرنا) دلوں کی پرہیزگاری سے ف ان جانوروں سے تم کو ایک معین میعاد تک فائدے ہیں پھر انکا ٹھکانا ف پرانے گھر (کعبہ) کی طرف ہے ف اور ہر قوم کے لیے ہم نے ایک قربانی کا طریقہ ٹھیرا دیا ہے ف اس لیے

ف اپنی بے ادبی کا وبال اٹھائے ۱۲ ف اب اسکا بدلہ دینا ضرور نہیں ۱۲ ف یعنے حشر کے دن اس کے سامنے سب جمع ہونگے اپنے اپنے عمل کا بدلہ پاؤ گے دریا سے مراد پانی ہے میٹھا ہو یا کھاری کنواں ہو یا تالاب یا نہر یا چشمہ یا دریا یا سمندر اب جو جانور خشکی میں جی نہیں سکتے انکی زندگی پانی پر موقوف ہے وہ سب حلال ہیں بعض کے نزدیک اس آیت کے رو سے بعضوں کے نزدیک صرف مینڈک اور نمر حرام ہے ۱۲ ف بہت لوگ کعبے کے طفیل پرورش پاتے ہیں حاجیوں اور زائروں سے اپنی روزی پیدا کرتے ہیں ۱۲ ف ذی قعدہ اور ذی حجہ اور محرم اور رجب کو لوگ ان میں امن کے ساتھ سوداگری کرتے ہیں ۱۲ ف کوئی انکو لوٹتا نہیں اور انکے گوشت سے غریب مسکین اپنا پیٹ بھرتے ہیں ۱۲ ف یہ بھی نیاز کا جانور ہے جسکے گلے میں نشان کے لیے جوتا یا دسترخوان یا اور کوئی چیز لٹکا دیتے ہیں پھر اسکو کوئی نہیں لوٹتا ۱۲ ف ناخون اور بال کترائیں کپڑے بدلیں یا حج کے باقی کام ادا کریں ۱۲ ف یعنے طواف الافاضہ اسکو طواف الزیارت بھی کہتے ہیں یہ طواف فرض ہے اور حج کا رکن ہے اور اسکا وقت دسویں تاریخ قربانی اور سر منڈانے اور کنکریاں مارنے کے بعد سے شروع ہوتا ہے ۱۲ ف مثلاً خانہ کعبہ کا حرم شریف کا مکہ کا یا جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے انکو برا سمجھے ان سے باز رہے مثلاً احرام میں شکار کرنے سے صحبت کرنے سے کسی کے ساتھ لڑنے سے جھگڑنے سے ۱۲ ف مثلاً قربانی کے جانوروں کی اور حج کے مقاموں کی جیسے بیت اللہ صفا مروہ عرفات وغیرہ ۱۲ ف یعنے جسکے دل میں خدا کا ڈر ہے وہی اللہ تعالیٰ کی عزت دی ہوئی چیزوں کی بھی حرمت کریگا شعائر سے قربانی کے جانور مراد لیے ہیں بڑائی یہ ہے کہ عمدہ عمدہ موٹے تازے جانور قربانی کے لیے بھیجے آنحضرت صلعم نے سو اونٹ ایک بار بھیجے ان میں ایک ابو جہل کا اونٹ تھا جسکی ناک میں چاندی کا چھلا پڑا ہوا تھا ۱۲ ف یعنے قربانی کا مقام ۱۲ ف مثلاً یہی کہ قربانی کے جانور پر سوار ہونا اسکا دودھ پینا اسکو بال کام میں لانا درست ہے کعبہ کے گرد اگرد حرم میں ہر ایک مقام پر قربانی کرنا درست ہے ۱۲ ف یا عید کا دن یا عبادت کا دن ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ	اور چوپائے جانوروں پر جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دیے ہیں (قربانی کے وقت) اللہ تعالیٰ کا نام لیں (اسی کے نام پر کاٹیں)
۱۷	الحج	۵	(۱۰) وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُم مِّن شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذَٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ كَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ ۝	(۱۰) اور قربانی کے اونٹوں کو بھی ہمنے اللہ کے نام کی ادب والی چیزوں میں سے بنایا ہے ان میں تمہارا فائدہ ہے (دین اور دنیا کا) اپھر جب وہ پاؤں بندھے کھڑے ہوں (نحر کے وقت) اللہ کا نام لو ف پھر جب وہ کروٹ گر جائیں (ٹھنڈے ہو جائیں) تو خود بھی ان میں سے کھاؤ اور صبر سے بیٹھنے والے فقیر اور مانگنے والے فقیر (دونوں کو) کھلاؤ ہمنے اسی طرح ان جانوروں کو تمہارے بس میں کر دیا ہے ف اسلیے کہ تم شکر کرو ف اللہ کو نہ انکا گوشت پہنچتا ہے نہ خون ف لیکن اللہ کو تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے ف اسنے اسی طرح ان جانوروں کو تمہارے بس میں کر دیا ہے اسلیے کہ اللہ نے جو تمکو راہ پر لگایا تم بھی (اسکے بدلے) اللہ کی بڑائی کرو ف اور (اے پیغمبر) نیکوں کو (بہشت کی) خوشخبری دے
۱۷	، ،	۹	(۱۱) لِّكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا هُمْ نَاسِكُوهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْأَمْرِ وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى مُّسْتَقِيمٍ ۝ وَإِن جَادَلُوكَ فَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝	(۱۱) (اے پیغمبر) ہمنے ہر زمانے والوں کیلیے ایک شریعت ٹھیرائی ہے ف جس پر وہ چلتے ہیں تو ان لوگوں کو ف دین کے مقدمہ میں تجھ سے جھگڑا کرنا نہیں چاہیئے ف اور تو اپنے مالک کی (دین کی) طرف لوگوں کو بلاتا رہ بیشک تو سیدھی راہ پر ہے ف اور اگر (اسپر بھی) یہ لوگ تجھ سے جھگڑیں کہہ دو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو تم کر رہے ہو ف
۲۶	الفتح	۴	(۱۲) لَّقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِن شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِن دُونِ ذَٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ۝	(۱۲) بیشک اللہ نے اپنے پیغمبر کی سچی خواب کو ٹھیک کیا اللہ نے چاہا تو (آیندہ سال ہی) ادب والی مسجد میں تم اطمینان سے جاؤگے کوئی تو اپنا سر منڈاؤگے کوئی بال کتراؤگے تم کو کوئی ڈر نہ ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے جو تم کو معلوم نہیں اس نے کچھ مصلحت سے تمکو پہلے سر دست یہ فتح (یعنی صلح حدیبیہ) عنایت فرمائی ف

الدُّعَاءُ ۳۷ باب ۳ قرآن مجید میں جو دعائیں مذکور ہیں

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱	الفاتحة	۱	اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ	ہم کو سیدھی رستی پر چلا ف ان لوگوں کا رستہ جن پر تو نے کرم کیا ف نہ ان کا جن پر

ف یا (بائیں ہاتھ) بائیں قطار باندھ کر (نحر کرتے وقت) اپنا اللہ تعالیٰ کا نام لو۔ اونٹ کو پاؤں باندھ کر کھڑا کرکے نحر کرنا یعنی اسکے سینہ میں بسم اللہ کہکر برچھا یا چھرا مارنا سنت ہے اور اگر بٹھا کر یا گائے بکری کیطرح لٹا کر ذبح کرے تو بھی درست ہے صحیحین میں ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا اس نے اپنا اونٹ بٹھایا ہے اسکو نحر کرنے لگا ابن عباسؓ نے کہا کہ کھڑا کرکے نحر کر یہی سنت ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ف یعنی ٹھنڈے ہو جائیں محتاجوں کو دو ف تم انکے پاؤں باندھتے ہو انکو کاٹ ڈالتے ہو ف ورنہ اونٹ کا سا بڑا جانور آدمی کے قابو میں آنا ممکن نہ تھا ف گوشت تمہیں ہی ملتا ہے ف تم سمجھو اسے اللہ تعالیٰ کی تعظیم کیلیے خالص نیت سے قربانی کی ابن عباسؓ نے کہا مشرک قربانی کرکے اسکا خون کعبے پر لگاتے تھے مسلمانوں نے بھی ایسا کرنا چاہا اس وقت یہ آیت اتری ف نحر کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہو ف یا عید مقرر کی جسکو وہ مناتے ہیں یا قربانی کا مقام جہاں وہ قربانی کرتے ہیں مثلاً توریت کی شریعت ان زمانہ والوں کے لیے ٹھیرائی جو حضرت موسیٰ کے وقت سے حضرت عیسیٰ تک گذرے پھر انجیل کی شریعت حضرت عیسیٰ کے زمانے سے لیکر حضرت محمدؐ کے وقت تک مقرر کی پھر قرآن کی شریعت قیامت تک مقرر کی ف یعنی یہود اور نصاریٰ اور مشرکین کو ف بلکہ تیری اطاعت ان پر لازم ہے کیونکہ یہ زمانہ تیری شریعت کا ہے ف کہتے ہیں یہ آیت اسوقت اتری جب مشرکوں نے آنحضرتؐ سے جھگڑا کیا تم اپنا مارا ہوا یعنی ذبح کیا ہوا جانور کھاتے ہو اور اللہ تعالیٰ کا مارا ہوا نہیں کھاتے یہ کیا بات ہے ف یہ کہ کر ساری بحث ختم کر دے ف ہوا یہ کہ حدیبیہ جانے سے پہلے آنحضرتؐ نے خواب دیکھا تھا آپ اپنے اصحاب سمیت اطمینان سے مکہ میں داخل ہوئے ہیں اور حج اور عمرے کے ارکان بجا لا رہے ہیں کوئی حلق کر رہا ہے کوئی قصر کر رہا ہے چونکہ پیغمبر کا خواب جھوٹ نہیں ہوسکتا مسلمان اس خواب کے سننے سے بہت خوش ہوئے جب کافروں نے آپ کو حدیبیہ پر روک دیا مکہ میں جانے نہ دیا تو مسلمانوں کے دل میں تردد پیدا ہوا اور منافقوں کو طعن و تشنیع کا موقع ہاتھ آیا وہ کہنے لگے کہ پیغمبر کا خواب غلط نکلا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اور جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا ویسا ہی ظاہر ہوا کہ مسلمان آیندہ سال اطمینان سے مکہ گئے اور عمرے کے ارکان بجا لائے ف باقی (ترجمہ)

پارہ	سورہ	رکوع	دعا	ترجمہ
			علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین	غصہ ہوا اور نہ ان کا جو بہک گئے ف۲
۱	البقرہ	۸	(۲) اعوذ باللہ ان اکون من الجاہلین	(۲) میں نادان بننے سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں
〃	〃	۱۵	(۳) ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم	(۳) پروردگار ہمارے یہ خدمت ہماری قبول فرمالے تو تو (دعا کو) سنتا ہے دل کی نیت کو جانتا ہے ف۳
〃	〃	۱۵	(۴) وتب علینا انک انت التواب الرحیم	اور ہماری قصور معاف کردے بیشک تو بڑا معاف کرنیوالا مہربان ہے ف۴
۲	〃	۲۳	(۵) اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلہم یرشدون	(۵) جبکوئی دعا کرنیوالا مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں قبول کرتا ہوں لوگوں کو بھی چاہیے میرا حکم مانیں (ایمان لائیں اور نیک کام کریں) اور ایمان پہ قائم رہیں سیدھا رستہ پانے کی امید رکھیں
〃	〃	۲۵	(۶) ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار	(۶) پروردگار ہمارے ہمکو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچادے ف۶
۳	〃	۴۰	(۷) ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین	(۷) مالک ہمارے بھول چوک پر ہمکو مت پکڑ ف۷ مالک ہمارے جیسے اگلے لوگوں پر تو نے بھاری بوجھ ڈالا تھا ویسا ہم پر مت ڈال ف۸ مالک ہمارے جس بوجھ کے اٹھانے کی ہم کو طاقت نہیں وہ ہم سے مت اٹھوا ف۹ اور ہمارے گناہوں کو معاف کردے اور ہمارے عیبوں کو ڈھانپ دے ف۹ اور ہم پر رحم فرما ف۱۰ تو ہی ہمارا خداوند ہے (حامی اور مددگار اور آقا اور صاحب) کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد کر ف۱۱
〃	آل عمران	۱	(۸) ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب ربنا انک جامع الناس لیوم لا ریب فیہ ان اللہ لا یخلف المیعاد	(۸) مالک ہمارے راہ پر لگا دینے کے بعد ہماری دلوں کو ڈانواں ڈول مت کر اور اپنی رحمت ہم کو عنایت فرما بے شک تو بڑا دینے والا ہے مالک ہمارے جس دن کے ہونے میں شک نہیں اس دن تو لوگوں کو ضرور اکٹھا کرے گا (یعنے قیامت کے دن) کیونکہ اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا ف۱۲
〃	〃	۲	(۹) الذین یقولون ربنا اننا آمنا فاغفر لنا ذنوبنا وقنا عذاب	(۹) (وہ کون لوگ ہیں، جو کہتے ہیں مالک ہمارے ہم ایمان لائے تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب

ف۱ یعنے جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا جیسے یہود اور سور بنائے گئے انکی حکومت و ریاست چھین گئی قتل ہوئے قید ہوئے غلام لونڈی بنائے گئے اور ہماری پر کو غضب نہیں ہوا انکی حکومت اور عزت باقی ف۲ جیسے نصاریٰ بہک گئے اور ہمارے زمانہ میں تو بعض علم کے مسلمان بھی ضالین میں داخل ہوگئے ہیں توحید کو بیچ کر شرک میں گرفتار ہوگئے ہیں نصاریٰ تو تین خدا کو مانتے تھے ... علم کے مسلمان ہزاروں اور لاکھوں خداؤں کے قائل ہوگئے انہوں نے ... الوہیت اور قدرت اور تصرف اور علم میں اپنے پیروں اور اولیاء اللہ کو بھی شریک کردیا ہے۔ ف یہ سورت اللہ جل جلالہ نے اپنے بندوں کی زبان سے فرمائی کہ اس طرح کہا کریں، اس سورت کے ختم ہونے کے بعد آمین کا کہنا احادیث صحیحہ متواترہ سے ثابت ہے اور ... نماز میں پکار کر آمین کہی جاوے۔ ف۳ ابراہیم اور اسمٰعیل نے کعبہ کی تعمیر کو پورا کرکے اپنے مالک سے یہ دعا مانگی۔ ف۴ حضرت علی نے فرمایا جب ابراہیم خانہ کعبہ بنا چکے تو عرض کیا پروردگار میں اپنا کام کرچکا اب حج کا طریق سکھلا تو اللہ نے حضرت جبرئیل کو بھیجا انہوں نے حضرت ابراہیم کے ساتھ حج کیا پیغمبر گناہوں سے معصوم ہیں مگر انکی ... ذرہ سی غفلت بھی انکے حق میں گناہ سمجھی جاتی ہے اور وہ اس کی استغفار کرتے ہیں۔ نزدیکاں را بیش بود حیرانی۔ ف۶ دنیا کی بھلائی روزی، رزق اور تندرستی اور آخرت کی بھلائی اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور جنت۔ ف۷ بھول چوک تو پہلے ہی معاف تھی بیان اسکے دعا کرنے سے یہ غرض ہے کہ بھول چوک جن وجہوں سے ہوئی انپر مواخذہ نہ کر یا مطلب یہ ہے کہ یہ معافی ہمیشہ قائم رہے۔ ف۸ جیسے بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ نے سخت سخت حکم دیئے تھے مثلاً قتل ہوجانا جہاں نجاست لگ جاوے اس کا کاٹ کر پھینک دینا ... چوتھائی مال زکوٰۃ میں دینا۔ ف۹ یعنے سخت اعمال اور تکالیف جنکا تحمل ہم نہ کرسکیں۔ ف۱۰ ہم کو رسوا نہ کر دنیا اور آخرت میں ... ہم دوبارہ گناہ ہی نہ کریں۔ ف۱۱ اس سے کہ ہر مالک اپنے غلاموں اور خادموں کی مدد اور حمایت کرتا ہے ... کہ اس دعا کو اللہ جل جلالہ نے پسند فرمایا اور ہر فقرہ کے بعد ارشاد فرمایا ...

ترجمہ	آیت	آیت نمبر	سورۃ	پارہ
سے بچادے ف	النّارِ ۰			
(۱۰) (اے پیغمبر) کہدے میرے خدا ساری ملک کے مالک تو جس کو چاہے بادشاہ بنادے اور جس سے چاہے بادشاہت چھین لے اور تو جس کو چاہے عزت دے اور تو جس کو چاہے ذلت دے ساری بھلائی تیرے ہی (مبارک) ہاتھ میں ہے بیشک تو سب کچھ کرسکتا ہے تو رات کو (کم کرکے) دن میں ملا دیتا ہے اور دن کو (کم کرکے) رات میں ملا دیتا ہے اور جیتا مردے سے نکالتا ہے (مثلاً نطفے اور انڈے سے جاندار) اور مردہ جیتے سے نکالتا ہے (مثلاً نطفہ اور انڈا جاندار سے) اور تو جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے ف	(۱۰) قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۰	۲۶	اٰلِ عمران	۳
(۱۱) مالک میرے مجھ کو بھی اپنی درگاہ سے نیک (اور پاکیزہ) اولاد عنایت کر ف بیشک تو دعا سنتا ہے اور قبول کرتا ہے	(۱۱) رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۰	۴	″	″
(۱۲) مالک ہمارے جو کتاب تو نے اتاری (یعنے انجیل شریف) اس پر ہم ایمان لائے اور تیرے رسول (یعنے حضرت عیسے) کے ہم تابعدار ہوئے تو ہم کو ان لوگوں میں لکھ لے جو گواہ ہیں ف	(۱۲) رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۰	۵	″	″
(۱۳) مالک ہمارے ہمارے گناہ (کبیرہ) اور جو ہم سے زیادتی ہوئی ہمارے کام میں (یعنے صغیرہ) بخش دے اور (دشمنوں کے مقابلے میں) ہمارے پاؤں جما دے اور کافر لوگوں پر ہم کو فتح دے	(۱۳) رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۰	۱۵	″	۴
(۱۴) مالک ہمارے تو نے یہ (سب کارخانہ) بیکار نہیں بنایا ف تیری ذات پاک ہے تو ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچادے ف مالک ہمارے جس کو تو دوزخ میں لے گیا اس کو تو نے رسوا (ذلیل و خوار) کیا اور مشرکوں کا کوئی مددگار نہیں مالک ہمارے ہم نے ایک پکارنے والے کی پکار سنی ف جو ایمان کی منادی کرتا ہے کہتا ہے اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لائے مالک ہمارے اب ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری برائیاں اتار دے اور نیک لوگوں کے ساتھ ہم کو موت دے ف مالک ہمارے جو تو نے اپنے پیغمبروں کی زبان پر ہم سے وعدہ کیا ف وہ ہم کو عطا فرما اور قیامت کے دن ہم کو (سب لوگوں کے سامنے)	(۱۴) رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۰ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۰ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۰ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۰ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ	۳۰	″	″

ف پہلی پرہیزگاروں کی صفت ہے جن کا ذکر اوپر کی آیت میں بیان کیا تھا ف اور جس کو چاہتا ہے اتنا تنگ کر دیتا ہے کہ روٹی کا ایک ٹکڑا بھی کھانے کو نہیں ملتا یہ اس کی قدرت ہے اس پر عقل حیران ہے ف جیسے تو نے مریم کی بوڑھی بانجھ ماں کو اولاد دی ف تیری وحدانیت کے اور حضرت عیسیٰ کی پیغمبری کے ف جس میں کوئی حکمت اور رعایت نہ ہو بلکہ ہر چیز میں تو نے ایک فائدہ اور ایک مطلب رکھا خواہ ہم اس کو سمجھیں یا نہ سمجھیں اس آیت سے رد ہوا ہے نیچریہ کا جو کہتے ہیں عالم خود بخود چند ذرات اور اجزا کا اکٹھا ہو کر بن گیا ہے اور پھر ایک دن آپ ہی آپ یہ اجزا پھوٹ جاویں گے اور سارا عالم تتر بتر ہو جاوے گا پھر ان کے اجزا سے دوسرا عالم پیدا ہوگا اور ہمیشہ ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے اللہ ہوتا رہیگا یہ اسقدر بیوقوفی کی بات ہے جسکی انتہا نہیں اگر عالم اپنے آپ اتفاقی طور سے اجزا کے اکٹھا ہونے سے بن جایا کرتا تو کوئی درستی اور مضبوطی اور اوقات کی پابندی ایسی نہ ہو سکتی نہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہر ملک اور ہر قطعہ زمین میں اسکی ضرورت کے موافق چیزیں پیدا ہوں جیسے ایک جہاز سمندر میں چھوڑ دیا جاوے جدھر ہوا اس کو لیجاوے تو یہ ممکن نہیں کہ وہ ہمیشہ ایک سیدھے خط پر چلے اور معین وقتوں پر ہر ایک بندر پر پہونچے ف لغو اور بیکار کام کرنے سے ف یعنی جب تو نے اس عالم کو بیکار نہیں بنایا تو ضرور دوسرا عالم یعنے آخرت میں اس عالم کا نتیجہ نکلیگا اچھوں کو ثواب اور بروں کو عذاب ہوگا تو ہم کو عذاب سے محفوظ رکھ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دعا کا ڈھنگ بھی بندوں کو سکھلایا کہ پہلے خداوند کریم کی حمد و ثنا کرنا چاہیے پھر اس سے اپنا مطلب عرض کرنا چاہیے ف یعنی ہمیشہ وہاں رہنے کے لیے ف یعنی حضرت محمدؐ یا قرآن کی (باقی دیکھو)

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			الْمِيْعَادَ ٥	رسوا مت کر بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا ف
۴	آل عمران	۲۰	(۱۵) فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ	(۱۵) پس خداوند کریم نے ان کی دعا اس طرح سے قبول کی (فرمایا) کہ میں تم میں سے کسی کام کرنے والے کا (نیک) کام اکارت (ضائع) نہیں کرنے کا مرد ہو یا عورت سب برابر ہیں ف
۵	النساء	۱۰	(۱۶) رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ٥	(۱۶) مالک ہمارے ہم کو اس بستی سے نکال جہاں کے لوگ ظالم ہیں ف اور ہماری حمایت پر کسی کو اپنی طرف سے کھڑا کر اور ہماری مدد کے لیے کسی کو اپنی طرف سے مقرر کر ف
۷	المائدہ	۱۱	(۱۷) رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ٥	(۱۷) مالک ہمارے ہم ایمان لائے تو ہم کو گواہوں میں لکھ لے ف اور ہم کو کیا ہوا ف جو ہم اللہ پر اور جو حق بات ہم تک پہونچی ہے اس پر (یعنی قرآن پر) ایمان نہ لائیں اور اس بات کی خواہش نہ کریں کہ ہمارا مالک ہم کو نیک بخت لوگوں کے ساتھ ف داخل کرے ف
〃	〃	۱۵	(۱۸) اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ٥	(۱۸) یا اللہ مالک ہمارے آسمان سے کھانے کا ایک خوان ہم پر اتار جو ہمارے اگلوں اور پچھلوں کی عید ہو ف اور تیری (قدرت) کی ایک نشانی ہو اور ہم کو روزی دے تو بہتر روزی دینے والا ہے ف
۶	〃	۴	(۱۹) رَبِّ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَاَخِیْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ٥	(۱۹) پروردگار میرا زور اپنی جان پر چلتا ہے یا اپنے بھائی ہارون پر ف تو ہمارا ساتھ اس نافرمان قوم سے چھڑا دے ف
۸	الاعراف	۶	(۲۰) رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ٥	(۲۰) مالک ہمارے ہم کو ان ظالم لوگوں کے ساتھ مت کر
〃	〃	۷	(۲۱) اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ٥	(۲۱) اپنے مالک کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے پکارو کیونکہ وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا ف
۹	〃	۱۱	(۲۲) رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ٥	(۲۲) مالک ہمارے ہمارا اور ہماری قوم کا انصاف سے فیصلہ کر دے ف اور تو سب فیصلہ کرنے والوں میں بہتر ہے
〃	〃	۱۴	(۲۳) رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ٥	(۲۳) مالک ہمارے ہم کو صبر عنایت فرما ف اور مسلمانی پر (دنیا سے) اٹھا ف
〃	〃	۱۸	(۲۴) رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَخِیْ وَاَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ٥	(۲۴) مالک میرے مجھ کو اور میرے بھائی کو بخش دے ف اور ہم کو اپنی رحمت میں شریک کرلے اور تو سب رحم کرنے والوں میں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے ف

ف یہ اللہ کا وعدہ تو ہر طرح سچا ہے مگر ہم کو ڈر یہی ہے کہ ہمارے اعمال بہت برے ہیں مگر تو ہی کریمی اور رحیمی اور ستاری سے اپنے فضل عفو سے ہم کو بخش دے تو عین سرفرازی اور بندہ نوازی ہے۔ ف یعنی ثواب ہر ایک کو ملے گا یہ نہیں کہ مردوں ہی کو ملے عورتوں کو نہ ملے۔ ف یعنی کافر اور مشرک جو ہمارے اوپر ظلم کر رہے ہیں۔ ف کئی مسلمان مکہ میں کافروں کی قید میں تھے کافر ان کو سخت سخت تکلیفیں دیتے وہ بیچارے مصیبتیں جھیلتے تنگ آ کر یہ دعائیں کرتے۔ یا اس کا مطلب یہ ہے کہ ان ظالموں کا ستیاناس ہوگا اور کب ہم کو ان کے پنجۂ ظلم سے نجات ملے گی۔ ف یعنی حضرت محمد کی امت میں جو اگلی امتوں پر گواہی دیں گی یا حضرت محمد کے ماننے والوں میں۔ ف یعنی کیا وجہ ہے۔ ف یعنی مسلمانوں کے ساتھ یا اگلے پیغمبروں اور مومنین کے ساتھ جنت میں۔ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہم کو کیا ہوا جو ہم اللہ پر اور جو حق بات ہم تک آئی اس پر ایمان نہ لاویں اور یہ توقع رکھیں کہ ہمارا مالک نیکوں کے ساتھ ہم کو بہشت میں لے جاوے یعنی یہ تو دیوانہ پن ہے کہ اس پر اور اس کے کلام پر ایمان نہ لاویں اور بہشت میں جانے کی توقع رکھیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہم کو کیا ہوا ہے جو ہم اللہ پر اور جو حق بات ہم تک آئی اس پر ایمان نہ لائیں حالانکہ ہم یہ آرزو رکھتے ہیں کہ ہمارا مالک ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ بہشت میں لیجائے یعنی جب ہم کو نیکوں کے ساتھ بہشت میں جانے کی آرزو ہے تو ہم ضرور اللہ اور اس کے کلام پر ایمان لاویں گے۔ ف یعنی ہمارے اس زمانہ کے لوگ اور آئندہ زمانہ کے سب خوش ہوں یا اول سے لیکر اخیر تک سب کھالیں اتنا بڑا خوان ہو سب کو خوشی ہو یا اس کے اترنے کا دن عید کا دن ہو کہتے ہیں اتوار کو یہ خوان اترا تھا نصاریٰ کی عید ہے۔ ف سوا تیرے کوئی روزی دینے والا نہیں حضرت عیسیٰ نے اس عاجزی اور خوبی کے ساتھ دعا مانگی کہ فوراً قبول ہو گئی۔ ف یعنی ان لوگوں کو کیا کروں یہ میری سنتے ہی نہیں۔ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورہ	رکوع	دعا	ترجمہ
۹	الاعراف	۱۹	(۲۵) اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ ○ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَا اِلَيْكَ ○	(۲۵) توہی سنبھالنے والا ف ہے تو ہمارے قصور معاف کر اور ہم پر رحم کر اور سب بخشنے والوں سے تو بہتر بخشنے والا ہے اور اس دنیا میں ہمارے لیے بھلائی لکھدے ف اور آخرت میں بھی ف ہم تو تیری طرف رجوع ہوئے
۱۱	یونس	۹	(۲۶) عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○	(۲۶) ہم نے اللہ تعالی پر بھروسا کیا ف مالک ہمارے ہمکو ان ظالم لوگوں کے ظلم کا نشانہ مت بنا ف اور اپنی رحمت سے ہم کو کافر لوگوں (کے پنجے) سے نجات دے
۱۲	هود	۴	(۲۷) رَبِّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۗ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ○	(۲۷) مالک میں ایسی بات پوچھنے سے جسکی حقیقت میں نہیں جانتا تیری پناہ مانگتا ہوں اور اگر تو مجھ کو نہ بخشے اور مجھ پر رحم نہ کرے تو میں تباہ ہوجاؤں گا ف
۱۳	یوسف	۱۱	(۲۸) فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۟ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ○	(۲۸) اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے توہی میرا والی ہے ف دنیا اور آخرت میں مجھ کو اپنا تابعدار رکھ کر دنیا سے اٹھا لے اور نیک بندوں سے مجھ کو ملا دے ف
۱۳	ابراھیم	۷	(۲۹) اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ○	(۲۹) بیشک میرا مالک (اپنے بندوں کی) دعا سنتا ہے (قبول کرتا ہے)
۱۳	ابراھیم	۷	(۳۰) رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ۭ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ○	(۳۰) مالک ہمارے تو جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ہم کھولتے ہیں۔ اور اللہ (سبحانہ وتعالی) پر کوئی چیز چھپی نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں ف
۱۳	ابراھیم	۷	(۳۱) رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ڰ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ○	(۳۱) مالک میرے مجھ کو نماز کا پابند کر دے ف اور میری اولاد میں سے بھی کچھ لوگوں کو ف مالک ہمارے اور میری عبادت قبول کر ف مالک ہمارے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو جس دن (عملوں) کا حساب ہونے لگے بخش دے ف
۱۵	بنی اسرائیل	۳	(۳۲) رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ○	(۳۲) مالک میرے ان پر رحم کر جیسے ان دونوں نے (مجھ پر رحم کر کے) چھٹپنے میں مجھکو پالا ف
۱۵	بنی اسرائیل	۹	(۳۳) وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ○	(۳۳) اور دعا کر مالک میرے مجھ کو (مدینہ میں) بہتری کے ساتھ لیجا اور (مکہ سے) بہتری کے ساتھ نکال لے چل اور مجھ کو اپنی درگاہ سے زوردار سلطنت عطا فرما (یا ایسی زوردار دلیل جس سے سب دشمن ہار جائیں)

ف کام بنانے والا اور وارث ۱۲ ف مثلاً تندرستی مالداری ۱۲ ف مثلاً جنت اور وہاں کی نعمتیں ۱۲ ف اور لگے دعا کرنے ۱۲ ف یعنی ان ظالموں کو ہم پر سلط مت رکھ ۱۲ ف ہم پر اپنا ظلم چلاتے رہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہم کو عذاب مت کر ورنہ یہ ظالم لوگ اور گمراہ ہونگے کہیں گے اگر یہ لوگ سچے دین پر ہوتے تو ان پر عذاب کیوں اترتا ۱۲ ف میرا یہ قصور معاف نہ کرے ۱۲ ف حضرت نوح کا یہ کام کوئی گناہ نہ تھا وہ سمجھے کہ بیٹا گو کافر ہو جب بھی گھر والوں میں داخل ہے اور یہ سمجھ کر انہوں نے دعا کی گویا اجتہاد میں ان سے غلطی ہوئی مگر پیغمبروں کی شان بڑی ہے انکے لیے ایسی غلطی بھی ایک گناہ سمجھی گئی اور حضرت نوح نے اسکی معافی چاہی ۱۲ ف سب کاموں کو بنانے والا کریم کارساز ۱۲ ف یعنے ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب سے یا تمام نیک بہشتی لوگ مراد ہیں ۱۲ ف یہ دعا حضرت ابراہیم نے مانگی حضرت ابراہیم کا مطلب اس دعا سے یہ تھا کہ گو کہو کہ ہم تجھ سے یہ بیان کیے دیتے ہیں کہ اسمٰعیل کو یہاں لا کر بسانے سے تیرے گھر کا آباد کرنا منظور ہے مگر دل میں جو اسمٰعیل کی جدائی کا رنج ہے وہ بھی تو خوب جانتا ہے ۱۲ ف میں جیسی طرح اپنے وقت پر تمام شرائط اور آداب کے ساتھ اسکو ادا کرتا رہوں ۱۲ ف نمازی کر دے انکو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ بعضی اولاد انکی کافر ہوگی ۱۲ ف یا میری ساری دعائیں جو میں نے تجھ سے اوپر مانگی قبول فرما ۱۲ ف شاید ابراہیم نے یہ دعا اس وقت فرمائی جب انکو اپنے باپ کے لیے دعا کرنے کی ممانعت نہیں ہوئی تھی جیسے اوپر گذر چکا ۱۲ ف اور پال پوس کر بڑا کیا سعید بن جبیر نے کہا اپنے ماں باپ سے اتنی عاجزی سے مل جیسے ایک غلام اپنے بدمزاج مالک سے ملتا ہے ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	دعا	ترجمہ
۱۵	الکہف	۱	(۳۴) رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ○	(۳۴) مالک ہمارے ہم کو اپنی خاص رحمت عنایت فرما اور ہمارا کام اچھی طرح سے بنا دے ف۱
۱۶	طٰہٰ	۲	(۳۵) رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ○	(۳۵) خداوندا میں جانے کو حاضر ہوں پر) میرا سینہ کھول دے ف۲ اور میرا کام (پیغمبری کا حق ادا کرنا) مجھ پر آسان کر دے
"	"	۶	(۳۶) رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ○	(۳۶) مالک میرے مجھ کو اور زیادہ علم دے ف۳
۱۷	الانبیاء	۶	(۳۷) رَبِّ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○	(۳۷) مالک میرے مجھے سخت تکلیف لگ گئی ہے اور تو سارے رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے ف۴
"	"	"	(۳۸) رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ○	(۳۸) مالک میرے مجھ کو (دنیا میں) نکوڑا نہا (بے اولاد) مت چھوڑ (اور دیوں تو) تو سب وارثوں سے بہتر ہے ف۵
"	"	"	(۳۹) لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○	(۳۹) (اے خدا) تیرے سوا کوئی سچا خدا نہیں تو پاک ہے بیشک میں قصوروار تھا ف۶
"	"	۷	(۴۰) رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ○	(۴۰) مالک میرے انصاف سے فیصلہ کر دے ف۷ اور ہم تمہاری بیجا باتوں پر اسی کی مدد چاہتے جو ہمارا مالک بڑے رحم والا ہے ف۸
۱۸	المؤمنون	۲	(۴۱) رَبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ○	(۴۱) مالک میرے مجھ کو (اس کشتی میں یا اس کشتی سے زمین پر) برکت کا اتارنا اتاریو اور تو سب اتارنیوالوں میں اچھا اتارنیوالا ہے ف۹
"	"	۶	(۴۲) قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○	(۴۲) (اے پیغمبر دعا کر) مالک میرے اگر تو مجھ کو وہ (عذاب) دکھلاوے جس کا کافروں سے وعدہ ہے تو مالک میرے مجھ کو ان گنہگار لوگوں میں شریک مت کر ف۱۰
"	"	"	(۴۳) وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ○	(۴۳) اور (یوں) دعا کر مالک میرے میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور مالک میرے میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں ف۱۱
"	"	"	(۴۴) رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ○	(۴۴) مالک ہمارے ہم ایمان لائے ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب رحم کرنے والوں میں بہتر رحم کرنے والا ہے

ف۱ ہم کو اپنے مقصد میں آسانی کے ساتھ کامیاب کر دے ۱۲ ف۲ میں پیغمبری کا بوجھ اٹھانے کے لائق ہو جاؤں ۱۲ ف۳ علم ہی وہ چیز ہے جس کی زیادہ مانگنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ۱۲ ف۴ یہ دعا حضرت ایوبؑ نے اپنی سخت بیماری میں کی تھی یعنی اللہ آپ نے بہت مدت تک صبر کیا سخت لاچار ہو کر عرصہ کے بعد دعا بھی کی تو اس ادب سے کہ یوں نہیں کہا صاف کہ مجھ کو اچھا کر دے یا ایسا کر دے یا ویسا کر دے بلکہ اپنی تکلیف بیان کی اور اس کے رحم و کرم کا اظہار کیا آپ مالک کا اختیار ہے ۱۲ ف۵ اگر مجھ کو اولاد نہ ہوئی گی تب بھی تو میرے بعد دین کا کچھ انتظام ضرور کریگا ۱۲ ف۶ یہ دعا حضرت یونسؑ نے مچھلی کے پیٹ میں کی اور اس کا مفصل قصہ انکے قصہ میں لکھا گیا ہے ۱۲ ف۷ اگر وہ نہ ہوتے ہیں تو ان پر عذاب اتار یہ دعا قبول ہوئی بدر کے دن یہ کافر مارے گئے اور ذلیل اور خوار ہوئے ۱۲ ف۸ بیجا باتیں کافروں کی یہ تھیں کہ معاذ اللہ اللہ کی اولاد ہے پیغمبر جادوگر ہے یا اسی قسم کی کفر کی باتیں ۱۲ ف۹ برکت کے اتارنے سے یہ مطلب ہے کہ کوئی آفت نہ آئے انکی نسل میں برکت ہو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کو دو دعائیں سکھلائیں ایک کشتی پر چڑھتے وقت الحمد للہ الذی نجانا من القوم الظالمین دوسرے کشتی سے اترتے وقت رب انزلنی منزلا مبارکا وانت خیر المنزلین ۱۲ ف۱۰ ایسا نہ ہو کہ میں بھی انکے ساتھ پس جاؤں ۱۲ ف۱۱ حالانکہ پیغمبر کبھی گنہگاروں میں شامل نہیں کیے جاتے اور نہ عذاب میں گنہگاروں کے شریک ہوتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے یہ دعا امت کی تعلیم کے لیے آپ کو بتلائی ۱۲ ف۱۲ یعنی ایسا کر دے کہ شیطان پاس تک بھی نہ ہونے پائیں وسوسہ ڈالنا تو کجا حدیث میں ہے کہ سوتے وقت جب آدمی بدخوابی سے گھبرائے تو یہ دعا پڑھے بسم اللہ اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ ومن ہمزات الشیاطین وان یحضرون عبداللہ بن عمرو رض اپنی اولاد میں سے جو جوان ہوتا اس کو یہ دعا سکھلا دیتے کہ سوتے وقت پڑھا کرے اور جو بچہ ہوتا تو یہ دعا لکھ کر اسکے گلے میں لٹکا دیتے (یعنی تعویذ بنا کر) ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	دعا	ترجمہ
۱۸	المؤمنون ۲۳	۶	(۴۵) وَقُل رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ۝	(۴۵) اور (اے پیغمبر) دعا کر مالک میرے مجھ کو بخشدے اور رحم فرما اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھکر رحم کرنیوالا ہے ف۱
۱۹	الفرقان ۲۵	۶	(۴۶) رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ۝	(۴۶) مالک ہمارے دوزخ کا عذاب ہم پر سے ٹال دے کیونکہ دوزخ کا عذاب (کافروں اور گنہگاروں کے لیے) اٹل ہے ف۲ وہ (ہر طرح) بری ہے وہاں تھوڑی دیر رہنا ہو یا ہمیشہ رہنا ہو ف۳
"	"	"	(۴۷) رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۝	(۴۷) مالک ہمارے ہم کو ایسی بی بیاں اور اولاد عطا فرما جن کی طرف سے (ہماری) آنکھیں ٹھنڈی ہوں ف۴ اور ہم کو پرہیزگاروں کا سردار بنا ف۵
"	الشعراء ۲۶	۵	(۴۸) رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ۝ وَاجْعَل لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ ۝ وَاجْعَلْنِي مِن وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ۝ وَاغْفِرْ لِأَبِي إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ ۝ وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ۝ يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ۝ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۝	(۴۸) مالک میرے مجھ کو سمجھ عنایت فرما (یا نبوت) اور نیک بندوں سے مجھ کو ملا دے (آخرت میں انکے ساتھ رکھ) اور آنے والے لوگوں میں میرا ذکر خیر باقی رکھ ف۶ اور (آرام کے باغ (یعنی جنت) کے جو وارث ہیں انمیں مجھ کو بھی کر دے ف۷ اور میرے باپ کو بخشدے وہ گمراہوں میں سے تھا (مشرک تھا) اور جسدن لوگ جلا کر اٹھائے جائینگے مجھ کو ذلیل مت کر ف۸ جس دن نہ مال کچھ کام آئے نہ بیٹے (کچھ کام آئینگے) مگر ہاں جو پاک دل لیکر خدا کے سامنے حاضر ہوگا (تو اسکے دل کی پاکی اسکو کام آئیگی)
"	"	۶	(۴۹) رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ ۝ فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِي وَمَن مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝	(۴۹) مالک میرے میری قوم نے مجھ کو جھٹلایا ف۹ اور میرا ان کا اچھی طرح فیصلہ کر دے ف۱۰ اور مجھ کو اور میرے ساتھ والے ایمانداروں کو بچا لے
"	"	۹	(۵۰) رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ۝	(۵۰) پروردگار مجھ کو اور میرے گھر والوں کو تو انکے (ناپاک) کاموں سے بچائے
۲۰	القصص ۲۸	۲	(۵۱) رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي	(۵۱) مالک میرے میں نے اپنی جان پر ستم کیا ف۱۱ تو میرا قصور معاف کر دے
"	"	"	(۵۲) رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝	(۵۲) مالک میرے مجھ کو ان ظالم لوگوں سے بچا دے ف۱۲
"	"	۳	(۵۳) رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ۝	(۵۳) الٰہی (اسوقت) جو کوئی نعمت تو مجھ پر اتارے میں اسکا محتاج ہوں ف۱۳
"	العنکبوت ۲۹	۳	(۵۴) رَبِّ انصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ ۝	(۵۴) میرے خدا ان فسادی لوگوں پر میری مدد کر
۲۴	الزمر ۳۹	۵	(۵۵) قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ	(۵۵) دعا کر یا اللہ آسمان اور زمین کے پیدا کرنیوالے چھپے اور کھلے کے

ف۱ حدیث میں ہے اسکی سو رحمتیں ہیں ایک رحمت اس نے دنیا میں اتاری ہے جسکی وجہ سے ماں اپنی اولاد پر اور لوگ آپس میں ایکدوسرے پر رحم کرتے ہیں اور ننانوے رحمتیں اس نے اپنے بندوں کے لیے قیامت پر اٹھا رکھی ہیں الحمد للہ حق حمدہ ۱۲ ف۲ یا بڑی تکلیف یا ہمیشہ کی بربادی ہے ۱۲ ف۳ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے وہ بری جگہ ہے رہنے اور ٹھیرنے کی ۱۲ ف۴ یعنے نیک اور خدا ترس اور مطیع ہوں ۱۲ ف۵ تاکہ سب پرہیزگار جو ہماری راہ پر چلیں انکی ہدایت کا بھی ثواب ہمکو حاصل ہو اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ دینی ریاست کی اور سرداری کی آرزو کرنا درست ہے ۱۲ ف۶ قیامت تک لوگ میرا نام نیکی سے لیتے رہیں اور بہتری سے مجھ کو یاد کرتے رہیں ایسا ہی ہوا حضرت ابراہیم کا نام ابتک نیکی سے لیا جاتا ہے خصوصاً مسلمانوں میں تو ہر نماز میں انکا نام درود شریف میں لیا جاتا ہے ۱۲ ف۷ اگلی آیت میں دنیا کی بہبودی چاہی یعنے ہمیشہ نیک نام قائم رہے اور اس میں آخرت کی بہبودی مبارک ہیں وہ لوگ جو دنیا میں نیکنام ہیں اور آخرت میں جنتی ہوئے یہی سعادت عظمی ہے یا اللہ ہمکو بھی اپنے فضل سے نصیب کر ۱۲ ف۸ کہ سب کے سامنے مجھ پر غصہ یا عذاب کرے صحیح حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن حضرت ابراہیم اپنے باپ کو دیکھیں گے پریشان حال تو فرمائیں گے کیا میں نے دنیا میں تجھ سے نہیں کہا تھا کہ میرا کہنا مان وہ کہیگا اب میں تیری نافرمانی نہ کرونگا تب حضرت ابراہیم عرض کریں گے خداوندا تو نے میری یہ دعا دنیا میں قبول فرمائی تھی کہ قیامت کے دن مجھ کو ذلیل نہ کر اس سے زیادہ کیا ذلت ہوگی کہ میرا باپ تیری رحمت سے دور ہے اللہ تعالیٰ فرمائیگا میں نے کافروں پر بہشت حرام کر دی ہے پھر ابراہیم کو حکم ہوگا اپنے پاؤں کے تلے دیکھو کیا ہے وہ دیکھیں گے تو ایک بجو ہے نجاست میں لتھڑا ہوا فرشتے اس کے پاؤں پکڑ کے دوزخ میں ڈالدیں گے ۱۲ ف۹ اب وہ کسی طرح ماننے والے نہیں ۱۲ ف۱۰ یعنے ان پر اپنا عذاب اتار ۱۲ ف۱۱ مجھ سے نادانستہ ایک خون ہوگیا ۱۲ باقی در صفحہ

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝	جاننے والا تو ہی اپنے بندوں میں ان باتوں میں فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کرتے رہے ہیں ف
۲۴	المؤمن	۱	(۵۶) رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝ رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝	(۵۶) مالک ہمارے تیرے رحم اور تیرے علم نے ہر چیز کو گھیر لیا ہے تو جو لوگ توبہ کرتے ہیں اور تیری راہ پر (سچے دین پر) چلتے ہیں ان کو بخشدے اور دوزخ کے عذاب سے بچادے مالک ہمارے اور لیجا ان کو اور انکے ماں باپ دادوں اور بیبیوں اور انکی اولاد میں سے جو نیک ہوں انکو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں لیجا (جن کے دینے) کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے بیشک تو ہی زبردست ہے حکمت والا ف اور (قیامت کے دن) انکو (تمام) برائیوں سے بچادے اور جسکو تو نے اس دن برائیوں سے بچادیا اس پر تو نے (بڑا) رحم کیا اور یہی تو بڑی کامیابی ہے (بڑی مراد پانی ہے)
۲۴	المؤمن	۶	(۵۷) وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ	(۵۷) اور (اے لوگو) تمہارا مالک فرماتا ہے مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کرونگا ف
۲۶	الاحقاف	۲	(۵۸) رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝	(۵۸) مالک میرے مجھ کو ایسی توفیق دے کہ میں تیرے اس احسان کا شکر کروں جو تونے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیا اور میں ایسے نیک کام کرتا رہوں جس سے تو راضی ہو اور میری اولاد کو بھی لائق (نیک) کردے میں نے تیری درگاہ میں توبہ کی اور میں (تیرا) فرمانبردار ہوں ف
۲۸	الحشر	۱	(۵۹) يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝	(۵۹) وہ یہ دعا کرتے ہیں مالک ہمارے ہمکو بخشدے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ہمارے دل میں مسلمانوں کی طرف سے میل (کینہ) مت آنے دے مالک ہمارے بیشک تو بڑی شفقت والا مہربان ہے ف
۲۸	الممتحنہ	۱	(۶۰) رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا	(۶۰) مالک ہمارے ہم تجھ ہی پر بھروسا رکھتے ہیں اور تیری ہی طرف رجوع ہوتے ہیں اور تیری ہی طرف (آخر ہمکو) لوٹ جانا ہے

ف جب کوئی شخص حق بات نہ سنے اور ناحق جھگڑا کیے جائے تو آدمی کو یہی دعا پڑھنی چاہیے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو سکھلائی ابن مسیب نے کہا اس آیت کو پڑھتے ہی جو دعا کرے وہ قبول ہوتی ہے ف سعید بن جبیر رح نے کہا جنتی لوگ جب بہشت میں چلے جائیں گے تو اپنے عزیز اقربا کو یاد کریں گے انسے کہا جاویگا انکے اعمال تمہاری طرح کے نہ تھے وہ کہیں گے ہم نے تو اپنے لیے اور انکے لیے اچھے اعمال کیے تھے تب انکے عزیز اقربا بھی انکے ساتھ کردیے جائیں گے ف دعا خود ایک عبادت ہے بلکہ حدیث میں ہے کہ دعا مغز ہے عبادت کا اسی لیے بجز خداوند کریم کے اور کسی سے دعا مانگنا شرک ہے مثلاً جیسے مشرک کہا کرتے ہیں یا شاہ مدار مجھکو ایک بیٹا دو یا میری روزی کشادہ کردو یا مجھ کو یا میری اولاد کو عمر دو یا مجھ کو نیک کردو اگر کوئی مسلمان سوا اللہ کے کسی پیغمبر یا ولی سے اس قسم کی دعا کرے تو وہ کافر ہو جائیگا حدیث میں ہے کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ سے دعا نہ کرے اللہ تعالیٰ کا غضب اس پر اترتا ہے ف لوگ کہتے ہیں یہ آیت ابوبکر صدیق رض کے شان میں اتری وہ مسلمان ہوئے انکے ماں باپ مسلمان ہوئے اولاد بھی مسلمان ہوئی یہ فضیلت کسی صحابی کو نہیں ملی اس آیت میں یہ بھی اشارہ ہے کہ جب آدمی چالیس برس کا ہو تو نئے سرے سے توبہ کرے اور خدا کی طرف رجوع ہو حدیث میں ہے جسکی عمر چالیس برس تک پہونچ جائے اور اس کی نیکیاں برائیوں پر غالب نہ ہوں تو وہ دوزخ میں جانے کے لیے تیار رہے مفسرین نے کہا ہے اللہ تعالیٰ نے کوئی پیغمبر چالیس برس سے کم عمر کا نہیں بھیجا ف اس آیت کو پڑھ کر رافضیوں اور خارجیوں کو شرمانا چاہیے وہ اگلے مسلمانوں مہاجرین اور انصار سے بیر رکھتے ہیں اور پروردگار عالم مومنوں کی یہ صفت بیان فرماتا ہے وہ یوں دعا کرتے ہیں یا اللہ ہمارے دل میں مسلمانوں کی طرف سے بیر نہ آنے دے سچا مسلمان وہی ہے جو اگلے مسلمانوں کا خیر خواہ اور دوست ہو یہ صفت اللہ تعالیٰ نے اہل حدیث میں رکھی ہے وہ تمام صحابہ اور تابعین اور ائمہ اہلبیت سے محبت رکھتے ہیں ف

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ	مالک ہمارے ہم کو کافروں کی گمراہی کا سبب مت بنا ف۱ اور مالک ہمارے ہم کو بخشدے بیشک تو ہی زبردست ہے حکمت والا
۲۸	التحریم ۶۶	۲	(۶۱) يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝	(۶۱) وہ یوں دعا کر رہے ہونگے مالک ہمارے ہمارے نور کو آخیر تک (بہشت میں پہنچنے تک) قائم رکھ اور ہمکو بخشدے بیشک تو سب کچھ کر سکتا ہے ف۲
۲۹	نوح ۷۱	۲	(۶۲) رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ۝	(۶۲) مالک میرے مجھ کو بخشدے اور میرے ماں باپ کو اور جو کوئی ایمان لا کر میرے گھر میں آئے اسکو ف۳ اور (تمام) ایماندار مرد اور ایماندار عورتوں کو اور ظالموں (مشرکوں) کی تباہی (روز بروز) بڑھاتا جا ف۴
			اَلنِّسَاءُ وَاَزْوَاجُ النَّبِيِّ وَالْحِجَابُ	**باب ۳۹ عورتوں اور آنحضرتؐ کے ازواج مطہرات اور پردے کا بیان**
۲۱	الاحزاب ۳۳	۱	وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ	اور پیغمبر کی بی بیاں مسلمانوں کی مائیں ہیں
۲۱	الاحزاب	۴	(۲) يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝	(۲) اے پیغمبر (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی بی بیوں سے کہدے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی رونق چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ دیدوں اور اچھی طرح تم کو رخصت کردوں اور اگر تم اللہ تعالے اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہو تو جو تم میں نیک بی بیاں ہیں اللہ (سبحانہ وتعالے) نے ان کے لیے بڑا ثواب طیار کر رکھا ہے ف۵
۲۲	الاحزاب	۴	(۳) يٰنِسَاۗءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ۝ يٰنِسَاۗءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاۗءِ اِنِ	(۳) اے پیغمبر کی بی بیو تم میں سے جو کوئی کھلی بے حیائی کا کام کرے اس کو دوہری سزا دی جائے گی اور اللہ تعالے کے نزدیک یہ بات (تم کو دونا عذاب کرنا) آسان ہے ف۶ اور تم میں سے جو کوئی اللہ تعالے اور اس کے رسول کی تابعداری کرے اور اچھے کام کرے اس کو ہم دونا ثواب دیں گے ف۷ اور ہم نے اس کے لیے عزت کی روزی (بہشت کی نعمت) طیار رکھی ہے پیغمبر کی بی بیو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو ف۸ اگر تم (خدا سے

ف۱ یا کافروں کو ہماری گمراہی کا سبب، ف بیعنے کافروں کو ہم پر غالب مت کر ورنہ وہ سمجھیں گے کہ ہم سچے دین پر ہیں جب تو ان پر غالب ہوئے تو ہم انکی گمراہی کا سبب پڑینگے یا جب ہم پر غالب آئیں گے تو ہم کو گمراہ کردیں گے۔ ف۲ یہ دعا مسلمان اسوقت کریں گے جب منافقوں کا نور بجھ جائیگا جیسے اوپر گذر چکا ہے۔ ف۳ میرے گھر میں آکر پناہ لے یا میری مسجد میں یا میری کشتی میں۔ ف۴ یہ دعا قبول ہوئی اور سب مشرک اور کافر ہلاک ہوئے ان کے ساتھ ان کی اولاد بھی اپنے ماں باپ کی شامت اعمال سے تباہ ہوئی اللہ جل جلالہ کا یہی کارخانہ چلا آیا ہے جب کوئی عام عذاب آتا ہے تو اچھے برے قصور وار بے قصور یہاں تک کہ جانور بھی پس جاتے ہیں لیکن آخرت کا عذاب انہی کو ہوگا جو قصور وار ہیں اور یہ عدل کے خلاف نہیں ہے کیونکہ سب اس کی ملک میں اور وہ اپنی حکمت خوب جانتا ہے۔ ف۵ جس کے مقابل دنیا کے مال ومتاع کی کچھ حقیقت نہیں ہے حدیث میں ہے جب آنحضرتؐ ایک مہینے کے بعد اس بالاخانے سے اترے جہاں آپ خفا ہو کر اپنی بی بیوں سے الگ بیٹھ رہے تھے تو یہ آیت حضرت عائشہؓ کو سنائی اور فرمایا کہ تم اپنے ماں باپ سے صلاح اور مشورہ کر لو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں آپ کے باب میں اپنے ماں باپ سے صلاح کروں نہیں میں اللہ کو اور اس کے رسول کو چاہتی ہوں پھر دوسری سب بی بیوں نے بھی یہی جواب دیا اب اختلاف ہے علما کا اس مسئلہ میں کہ اگر خاوند اپنی بی بی کو اس قسم کا اختیار دے اور عورت اپنے خاوند کو اختیار کرے تو یہ طلاق ہوگا یا نہ ہوگا اور اکثر علما کا یہی قول ہے کہ طلاق نہ ہوگا البتہ اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کرے یعنے علیحدگی چاہے تو ایک طلاق رجعی یا بائن پڑ جائے گا۔ ف۶ اللہ جل جلالہ کو اسکی کچھ پروا نہ ہوگی کہ تم اس کے پیغمبر کی بی بی ہو۔ بےحیائی کے کام سے بدکاری مراد ہے اور آنحضرتؐ صلعم کی بی بیاں ایسے کام سے پاک تھیں مگر یہ فرضًا ارشاد فرمایا جیسے ایک آیت میں یہ ارشاد ہوا ہے کہ اگر تو بھی شرک کرے تو تیری نیکیاں برباد ہو جائیں گی حالانکہ پیغمبر سے شرک نہیں ہو سکتی۔ باقی در ضمیمہ

ترجمہ	آیت			
ڈر رکھتی ہو تو غیر مردوں سے) دبی زبان (اور باریک آواز) سے بات نہ کرو (اگر ایسا کروگی) تو جس کے دل میں کھوٹ ہے ف اس کو لالچ پیدا ہوگی ف اور کھری کھری صاف بات کیا کرو ف اور اپنے گھروں میں جمی رہو ف اور اگلی جاہلیت کے زمانے کی طرح بناؤ سنگار (مردوں کو) دکھاتی نہ پھرو اور نماز کو درستی سے ادا کرتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا فرمانا مانتی رہو (پیغمبر کے) گھر والو اللہ تعالیٰ اور کچھ نہیں یہ چاہتا ہے تم سے (ہر طرح کی) گندگی (ناپاکی) دور کرے اور تم کو خوب ستھرا (پاک صاف) بنا دے ف اور تمہارے گھروں میں جو اللہ تعالیٰ کی آیتیں اور حکمت کی باتیں (یعنے حدیثیں) پڑھی جاتی ہیں ان کو یاد کرتی رہو بیشک اللہ تعالیٰ مہربان خبردار ہے ف	اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۝ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۝ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ۝			
(۴) بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایماندار مرد اور ایماندار عورتیں اور فرماں بردار مرد اور فرماں بردار عورتیں اور سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنیوالے مرد اور ڈرنیوالی عورتیں اور خیرات کرنیوالے مرد اور خیرات کرنیوالی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہ کو (گناہ سے) بچانیوالے مرد اور بچانیوالی عورتیں اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنیوالی عورتیں ان سب کے لیے اللہ تعالیٰ نے (گناہوں کی) بخشش اور بڑا ثواب طیار رکھا ہے ف	(۴) إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ۝	۵	الاحزاب ۳۳	۲۲
(۵) اے پیغمبر ہم نے تیرے لیے وہ بی بیاں حلال کر دیں جن کا مہر تو نے ادا کر دیا ف اور اللہ تمہارے ہاتھ کا مال (یعنے لونڈیاں جو اللہ نے تم کو دشمنوں کی لڑائیوں میں بطور غنیمت دلوا دی ہیں) اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں	(۵) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ	۶	۔	۔

ف بدکاری فسق فجور بدنظری ۱۲ ف۲ اسکو یہ امید ہوگی کہ وہ تم کو پھسلا لیگا مٹھا رلیگا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے پھر جسکے دل میں بیماری ہے اسکو امید پیدا ہو یا جسکے دل میں روگ ہے وہ لالچ کرے مطلب یہ ہے کہ جہاں عورت نے نرمی سے اور مہین آواز سے غیر مرد سے بات کی اور وہ غیر مرد فاسق فاجر ہے تو اس کو امید ہوتی ہے کہ یہ عورت میرے قابو میں آجائیگی ۱۲ ف ایک جماعت علما نے یہ کہا ہے کہ پیغمبر کے گھر والوں سے اس آیت میں آپ کی بی بیاں مراد ہیں کیونکہ اس کے اول اور بعد بی بیوں کا ہی ذکر ہے پر ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ مجاہد اور قتادہ اور ایک جماعت علما کا یہ قول ہے کہ اس آیت میں گھر والوں سے حضرت علی رضہ اور حضرت فاطمہ رضہ اور امام حسن اور امام حسین علیہم السلام مراد ہیں عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کیا کہ یہ آیت حضرت کی بی بیوں کے باب میں اتری عکرمہ نے کہا جو چاہے مجھ سے اس باب میں مباہلہ کر لے لیکن ترمذی اور دوسرے اماموں نے بسند صحیح حضرت بی بی ام سلمہ رضہ سے نکالا کہ یہ آیت جس وقت اتری اس وقت گھر میں حضرت فاطمہ رضہ اور علی رضہ اور حسن رضہ اور حسین رضہ تھے آپ نے ایک کمل انکو اڑھا دیا اور فرمایا یا اللہ یہ میرے گھر والے ہیں تو ان سے گندگی دور کر دے اور انکو خوب پاک کر دے ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت بی بی ام سلمہ رضہ نے بھی اپنا سر اس کمل میں ڈالا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوں آپ نے فرمایا تو بھی اچھی ہے ۱۲ ف وہ ہر ایک کو اسکے اعمال کا بدلہ دیگا ۱۲ ف بی بی ام سلمہ رضہ نے آنحضرت سے عرض کیا قرآن میں ہم عورتوں کا ذکر نہیں ہوتا مردوں کا جیسا ذکر ہوتا ہے اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف حالانکہ مہر نکاح کے ساتھ ہی ادا کرنا ضرور نہیں ہے مگر افضل یہی ہے کہ ادا کر دے ۱۲ ف اسمیں اگلی پچھلی بیبیاں نہ ہوں شرع اور دستور کے موافق ۱۲ ف یعنے گھروں میں عزت اور وقار کے ساتھ بیٹھی رہو دوسری عورتوں کی طرح گھومتی نہ پھرو ابن سیرین نے کہا حضرت سودہ سے لوگوں نے کہا تم آنحضرت کی دوسری بی بیوں کی طرح حج کو جاتی ہو نہ عمرہ کو انہوں نے کہا میں حج اور عمرہ کر چکی ہوں اور اللہ نے مجھکو یہ حکم دیا کہ اپنے گھر میں جمی رہوں تو میں قسم خدا کی مرتے دم تک اپنے گھر سے نہیں نکلونگی پھر ویسا ہی ہوا مرتے دم تک انکا جنازہ انکے حجرے سے نکالا گیا وہ زندگی بھر اپنے حجرے سے باہر نہیں نکلیں ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ط قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ط وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝	اور تمہاری ماموں کی بیٹیاں اور تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں جو تمہارے ساتھ ہجرت کرکے آئی ہیں ف۱ اور کوئی بھی مسلمان عورت اگر (مفت) اپنے تئیں پیغمبر کو دیدے (یعنے بے مہر نکاح میں آنا چاہے) بشرطیکہ پیغمبر (بھی) اسکو نکاح میں لینا چاہیں (یہ بات) خاص ف۲ تمہارے ہی لیے ہے عام مسلمانوں کیلیے نہیں ف۳ ہمنے جو عام مسلمانوں پر انکی بی بیوں اور انکے ہاتھ کے مال یعنے لونڈیوں کا حق (مہر ٹھہرا دیا ہے ہمکو معلوم ہے وہ انکو دینا ہوگا اور تمہارے ساتھ خاص عنایت اسلیے کی گئی ہے) کہ بی بیوں کے بارے میں تمپر کسیطرح کی تنگی نہ ہو ف۴ اور ف۵ اللہ بخشنے والا مہربان ہے
۲۲	الاحزاب	۶	(۶) تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ط وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ط ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ۝	(۶) پھر دوسری عنایت یہ ہے کہ اپنی بی بیوں میں سے جسکو چاہو (اور جتنے دن چاہو اپنے سے) الگ رکھو اور جسکو چاہو (اور جبتک چاہو) اپنے پاس رکھو ف۶ اور جنکو تمنے (ایک وقت خاص تک) الگ کردیا تھا انمیں سے کسی کو پھر اپنے پاس (بلواؤ) تو تمپر کچہ گناہ نہیں اس سے غالباً تمہاری بی بیوں کی آنکھیں ٹھنڈی رہینگی ف۷ اور آزردہ خاطر نہ ہونگی اور جو کچہ تم انکو دیدوگے اسے لیکر سب کی سب راضی رہینگی ف۸ اور جو کچہ تم لوگوں کے دلوں میں ہے اللہ تو اسکو جانتا ہے اور اللہ جاننے والا تحمل والا ہے ف۹
〃	〃	〃	(۷) لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ۝	(۷) (اے پیغمبر) اس وقت کے بعد سے (دوسری) عورتیں تم کو درست نہیں ف۱۰ اور نہ یہ (درست ہے) کہ ان کو بدل کر (دوسری) بی بیاں کرلو گو ان کا حسن (صورت) تمکو کتنا ہی اچھا کیوں نہ لگے مگر اپنے ہاتھ کے مال (یعنے لونڈیوں کا مضائقہ نہیں) اور اللہ تعالی ہر چیز کا نگران حال ہے ف۱۱
〃	〃	۷	(۸) وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ط	(۸) اور جب پیغمبر کی بی بیوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو ف۱۲
〃	〃	〃	لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ	(۹) پیغمبر کی بی بیوں کو اپنے باپوں کے سامنے آنے میں کوئی گناہ نہیں اور نہ اپنے بیٹوں کے اور نہ اپنے بھائیوں کے اور

ف۱ اور جنہوں نے ہجرت نہیں کی وہ آپ کو درست نہ تہیں بعضوں نے کہا یہ قید اتفاقی ہے ۱۲ ف۲ کہ اگر کوئی عورت اپنا نفس تجہ کو ہبہ کردے نہ مہر ٹھیرے نہ گواہ ہوں نہ ولی ہو تو وہ تجہ پر حلال ہے مگر دوسرے مسلمانوں کے لیے یہ حکم نہیں ہے ۱۲ ف۳ کہ عام مسلمانوں کا نکاح بغیر ولی اور گواہوں اور مہر کے نہیں ہو سکتا یا چار سے زیادہ وہ نکاحی عورتیں نہیں رکھ سکتے ۱۲ ف۴ اس وجہ سے تیرے لیے ایک خاص حکم رکھا ۱۲ ف۵ سبحان اللہ اللہ جل جلالہ کو اپنے پیغمبر کی کس قدر خاطر داری منظور ہے ۱۲ ف۶ کہتے ہیں پہلے آنحضرت صلعم بھی اور مسلمانوں کی طرح باری باری ہر عورت کے پاس رہتا واجب تھا پھر اللہ تعالے نے معاف کردیا اور آپکو اس آیت میں یہ اختیار ملگیا کہ جس عورت کے پاس چاہیں جائیں گو اسکی باری ہو اور باری ٹال دیں اور جسکی باری نہ ہو اسکے پاس رہیں گویا یہ دوسری عنایت ہوئی آپ کے ساتھ اللہ تعالی کی طرف سے بعضوں نے کہا یہ آیت ان عورتوں کے حق میں ہے جو اپنے تئیں آنحضرت کو بخشدیں ۱۲ ف۷ وہ جان لینگی کہ آپ اپنی طرف سے ایسا نہیں کرتے بلکہ خدا نے آپکو اختیار دیا ہے ف۸ جسپر تو کچہ عنایت کریگا وہ شکر گذار ہوگی کیونکہ اسکو معلوم ہے کہ تجہ پر یہ واجب نہیں ہے ۱۲ ف۹ یعنی دل آدمی کے اختیار میں نہیں ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک عورت سے زیادہ محبت ہوتی ہے جیسے ایک حدیث میں ہے کہ جہانتک میرا اختیار ہے میں عورتوں میں برابر تقسیم کرتا ہوں اب جسمیں میرا اختیار نہیں اسکو تو بخشدے ۱۲ ف۱۰ یعنے اب جو نو عورتیں تیرے نکاح میں ہیں عائشہ اور حفصہ اور ام حبیبہ اور سودہ اور ام سلمہ اور صفیہ اور میمونہ اور زینب اور جویریہ رضی اللہ عنہن جمعین انہی پر قناعت کر اب نئی عورت سے نکاح نہیں کرسکتا کہتے ہیں یہ حکم اللہ تعالی نے اسوقت دیا جب ان عورتوں نے اللہ اور رسول کو اختیار کیا ۱۲ ف۱۱ بعض علماء نے کہا اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ جس عورت کو نکاح کا پیغام دے اسکی طرف دیکھنا درست ہے یہ مضمون حدیث میں وارد ہے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

ترجمہ	آیت	رکوع	سورہ	پارہ
نہ اپنے بھتیجوں کے اور نہ اپنے بھانجوں کے اور مسلمان عورتوں کے اور اپنے غلام لونڈیوں کے (سامنے ہونے میں) کوئی گناہ ہے ف۱ اور (اے پیغمبر کی بی بیو) اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہو بیشک ہر چیز اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے وہ دیکھ رہا ہے ۔	وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝			
(۱۰) اے پیغمبر اپنی بی بیوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دے (جب وہ رستہ میں نکلیں تو) اپنی چادروں کا گھونگھٹ اپنے اوپر ڈال لیا کریں اس سے امید ہے کہ وہ پہچان لی جائیں گی اور ان کو کوئی نہ چھیڑے گا ف۲ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ف۳	(۱۰) يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝	۸	الاحزاب ۳۳	۲۲
(۱۱) مسلمانو جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں اپنا دیس چھوڑ کر (ہجرت کر کے) آئیں تو تم ان (کے ایمان) کی جانچ کر لیا کرو ف (یوں تو) انکے ایمان کو اللہ تو ہی خوب جانتا ہے (تاہم جانچ لینا ضرور ہے) تو اگر (جانچنے سے) تم ان کو سمجھو کہ مسلمان ہیں تو ان کو کافروں کی طرف واپس نہ کرو (نہ لوٹاؤ) یہ عورتیں کافروں کو حلال ہیں اور نہ کافر ان (عورتوں) کو حلال ف اور جو کچھ کافروں نے (انپر) خرچ کیا ہو وہ ان (کافروں) کو ادا کر دو اور (اسمیں بھی) کچھ گناہ نہیں ف کہ ان عورتوں کو انکے مہر دیکر تم خود ان سے نکاح کر لو اور (ان) کافر عورتوں کی ناموس پر قبضہ نہ رکھو ف (جو تمہارے نکاح میں ہوں) اور جو تم نے (انپر) خرچ کیا ہے وہ (کافروں سے) مانگ لو ف اور جو انہوں نے (اپنی عورتوں پر) خرچ کیا ہو وہ (اپنا خرچ کیا ہوا تم سے) مانگ لیں ف یہ اللہ کا حکم ہے جو تم لوگوں کے ایسے جھگڑوں کے بارے میں صادر فرماتا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے	(۱۱) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ۭ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ۭ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ۭ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۭ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ۭ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ۭ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝	۲	الممتحنہ ۶۰	۲۸
(۱۲) اے پیغمبر جب مسلمان عورتیں تیرے پاس آنکر ان باتوں پر بیعت کرنا چاہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گی اور نہ چوری کریں گی نہ بدکاری نہ اپنی اولاد کو ماریں گی (دختر کشی) نہ اپنے	(۱۲) يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا	”	”	”

ف۱ اسیطرح اپنے چچا یا ماموں کے سامنے ہونے میں وہ باپ کی طرح ہے اسیطرح دادا یا نانا کے سامنے ہونے میں لیکن چچا کے بیٹے اور ماموں کے بیٹے اور خالہ کے بیٹے اور دیور اور جیٹھ ان سب سے پردہ کرنا چاہیے اور آنحضرت صلعم نے ایک شخص کو اپنی بی بی کے پاس آنے سے منع فرمادیا جو اپنے کو انکا چچا زاد بھائی کہتا تھا اور فرمایا اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرت دار نہیں ہے اور مجھ سے زیادہ کوئی غیرت دار نہیں ہے ۔ ف۲ رستہ والے سمجھ لیں گے کہ شریف پردہ والی بی بی ہے ہوتا یہ تھا کہ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں بعضے منافق یا بد معاش رستے میں عورتوں کو چھیڑتے جب ان سے پوچھا جاتا تو کہتے ہمنے جانا کہ لونڈی ہے ۔ ابن عباس نے کہا سارا منہ چھپا لیں صرف ایک آنکھ کھلی رہنے دیں حضرت عائشہ رض نے کہا اللہ تعالیٰ انصار کی عورتوں پر رحم کرے جب یہ آیت اتری تو انہوں نے اپنی چادروں کو پھاڑا اور سر پر لپیٹ لیا ام سلمہ رض نے فرمایا انصار نے سیاہ چادریں بنا لیں اور اسطرح چپکے سے نکلتیں جیسے انکے سر پر کوے بیٹھے ہیں حضرت عمر نے ایک لونڈی کو نقاب ڈالے راہ میں دیکھا اسپر درہ اٹھایا اور فرمایا کہ تو آزاد عورتوں سے مشابہت کرتی ہے ۔ ف۳ صحیح میں ہے کہ حجاب کا حکم اترنے کے بعد حضرت سودہ رات کو نکلیں اسی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو حاجت کیلیے نکلنے کی اجازت دی ابو داؤد میں ہے آنحضرت صلعم کی بی بیاں ان کو حاجت کے لیے نکلتیں ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کو اپنا بدن چھپا کر کام کاج اور ضروری حاجت کے لیے نکلنا درست ہے ۔ ف کہ وہ در حقیقت مسلمان ہیں یا نہیں بخاری نے نکالا کہ جب آنحضرت صلعم نے قریش کے کافروں سے حدیبیہ کے دن صلح کی تو ایسی عورتیں جو اسلام کا دعویٰ کرتی ہوئی آپکے پاس چلی آئیں اسوقت یہ آیت اتری آزمانے سے یہ مراد ہے کہ ان سے قسم لیجاوے کہ وہ در حقیقت اسلام کو سچا دین سمجھ کے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی محبت سے آتی ہیں نہ یہ کہ اپنے خاوندوں سے لڑ کر یا اور خانگی جھگڑوں کی وجہ سے یا فقط سیر و سیاحت کی نیت سے بعضوں نے کہا آزمانا یہ تھا کہ اگر وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد صلعم اللہ کے پیغمبر ہیں تو آپ ان کو کافروں کے حوالے نہ کرتے بلکہ اسکے کافر خاوند کو جو مہر اس نے دیا ہے وہ ادا کر کے مسلمان سے اسکا نکاح کرا دیتے ۔ (باقی در صفحہ)

يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔

ہاتھوں اور پاؤں کے بیچ میں طوفان اٹھائیں گی ف نہ کسی اچھے کام میں تیری نافرمانی کریں گی ف تو ان سے بیعت لے لے اور اللہ تعالے سے ان کے لیے معافی مانگ بے شک اللہ (سبحانہ وتعالے) بخشنے والا مہربان ہے ۔

التحريم

(۱۳) يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔

(۱۳) اے پیغمبر اللہ تعالے نے جو چیز تجھ پر حلال کی تو اس کو اپنے اوپر حرام کیوں کرتا ہے تو اپنی بی بیوں کی خوشی چاہتا ہے اور اللہ تعالے بخشنے والا مہربان ہے ف

(۱۴) وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ۔

(۱۴) اور جب پیغمبر نے اپنی ایک بی بی سے راز کی بات کہی اور کہا کسی سے اسکا ذکر نہ کرنا پھر جب اس نے دوسری بی بی کو اسکی خبر کر دی اور اللہ تعالے نے پیغمبر پر اسکا حال کھول دیا تو پیغمبر نے کچھ تو اس بی بی کو جتلا یا جس نے راز فاش کر دیا تھا اور کچھ نہیں جتلا یا چشم پوشی کی اسکی عزت رکھنے کو پھر جب پیغمبر نے اس بی بی کو یہ جتلا یا تو وہ کہنے لگی تم کو یہ سب حال کس نے بتلایا ہے پیغمبر نے کہا جاننے والے خبردار نے اے پیغمبر کی دونوں بی بیو اگر تم اللہ کی درگاہ میں اس قصور سے توبہ کرو تو تمہارے حق میں بہتر ہوگا تمہارے دل جھک پڑے ہیں اور اگر تم دونوں ایکدوسری کی مددگار بنکر پیغمبر پر زور ڈالنا چاہو گی تو یہ سمجھ رکھو کہ اللہ اور جبرئیل اور نیک مسلمان سب پیغمبر کے حمائتی ہیں ف اور فرشتے الگ انکو مدد کو حاضر ہیں اگر پیغمبر تمکو طلاق دیدے تو اسکا مالک عجب نہیں تمہارے بدل تم سے بہتر بی بیاں اسکو عنایت فرمائے جو فرمانبردار ایماندار نماز گذار توبہ کرنیوالیاں عاجزی کرنے والیاں روزہ رکھنے والیاں بیاہی ہوئی اور کنواریاں ہوں

الیتامٰی ۳۹

باب ۳۹ یتیموں کا بیان

ف۱ اسکا یہ مطلب ہو کہ کسی اور کا بچہ لیکر اپنے خاوندوں سے نہ کہیں گی کہ یہ تمہارا بچہ ہے ۱۲ ف۲ یعنے شریعت کے خلاف کوئی کام نہیں کرینگی جیسے مصیبت میں نوحہ کرنا کپڑے پھاڑنا بال نوچنا یا کسی نامحرم سے بات کرنا ۔ ف۳ یہ جو آنحضرت صلعم نے انہی شرطوں پر عورتوں سے بیعت لی پھر فرمایا یوں کہو جہانتک ہم سے ہو سکیگا عورتوں نے کہا اللہ اور اسکا رسول ہم پر ہم سے زیادہ مہربان ہے اور عورتوں سے ہاتھ نہیں ملایا فرمایا میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا میرا زبان سے کہہ دینا سو عورتوں کو ایسا ہی جیسے ایک عورت کو ۱۲ ف۴ تجھ سے جو خطا ہوئی اسکا مواخذہ نہیں کرینگا کہتے ہیں آنحضرت نے ام المومنین حفصہ رضہ کے گھر میں ماریہ اپنے حرم سے صحبت کی حضرت حفصہ رضہ نے کہا یا رسول اللہ کیا میرے گھر میں میرے بستر پر آپ ایسا کرتے ہیں آپ نے فرمایا ماریہ مجھ پر حرام ہے اور تو اسکا ذکر عائشہ رضہ سے نہ کیجیو لیکن حضرت حفصہ رضہ نے حضرت عائشہ رضہ سے یہ حال کہدیا آپ کو بہت غصہ آیا یہانتک کہ آپ نے قسم کھائی اب میں ماریہ کے پاس کبھی نہ جاؤنگا اس وقت یہ آیت اتری بعضوں نے کہا آنحضرت صلعم نے اپنی بی بی حضرت زینب پاس شہد پیا حضرت عائشہ رضہ اور حضرت حفصہ رضہ نے صلاح کی کہ جب آنحضرت صلعم ہماری پاس آئیں تو ہم یہ کہیں آپ کے منہ سے گوندکی بو آتی ہے اور آنحضرت صلعم کو اس سے بڑی نفرت تھی کہ آپ کے بدن یا لباس یا کپڑے سے کوئی بری بو آئے چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس گئے تو دونوں نے ملکر یہی کہا آپ نے فرمایا میں نے تو زینب رضہ کے پاس شہد پیا تھا اب سے شہد کبھی نہیں پیونگا اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۵ یعنے اور تہمت ہوا یہ کہ آنحضرت صلعم نے ماریہ رضہ کو اپنے اوپر حرام کر لیا اور حفصہ رضہ سے کہا یہ حال کسی سے نہ کہنا ان میں اور حضرت عائشہ رضہ میں بہت موافقت تھی انہوں نے حضرت عائشہ سے کہدیا اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر کو اس کی خبر کر دی ۱۲ باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲	البقرہ	۲۷	(۱) وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ۖ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۖ وَاِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝	(۱) اور (اے پیغمبر) یتیموں کے باب میں تجھ سے پوچھتے ہیں تو کہہ دے ان کا سنوارنا اچھا ہے ف۱ اور اگر ان سے مل جل کر رہو (ایک ساتھ کھاؤ پیو) تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کون سنوارنا چاہتا ہے کون بگاڑنا ف۲ اور اللہ تعالیٰ چاہتا تو تم کو مشکل میں پھانس دیتا ف۳ بیشک اللہ غالب ہے حکمت والا ف۴
۴	النساء	۱	(۲) وَاٰتُوا الْيَتٰمٰى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ ۖ وَلَا تَاْكُلُوا اَمْوَالَهُمْ اِلٰى اَمْوَالِكُمْ ۚ اِنَّهُ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا ۝ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ	(۲) اور یتیموں کا مال انکو دیدو اور ستھرا (حلال) دیکر گندہ (حرام) مت لو ف۵ اور ان کے مال اپنے مال میں گڈمڈ کرکے مت کھاؤ یہ بڑا گناہ ہے ف۶ اور اگر تم کو ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں کا حق برابر نہ دے سکوگے ف۷ تو (دوسری غیر) عورتیں جو تم کو بھلی لگیں ان سے نکاح کرلو دو دو تین تین چار چار
؍؍	؍؍	؍؍	(۳) وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۖ وَلَا تَاْكُلُوهَا اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوا ۚ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۖ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيبًا ۝	(۳) اور یتیموں کو آزماؤ ف۸ یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر تک پہنچیں ف۹ (یعنے جوان ہوں) پھر اس عمر کو پہنچنے پر اگر ان میں صلاحیت دیکھو ف۱۰ تو ان کے مال انکے حوالے کردو ف۱۱ اور ان کے بڑے ہونے کے خیال سے فضول خرچی کرکے جلدی جلدی انکا مال مت کھا جاؤ ف۱۲ اور یتیم کا سرپرست یعنے ولی اگر محتاج نہیں ہے تو یتیم کے مال سے بچا رہے اور جو محتاج ہے تو وہ دستور کے موافق کھا ف۱۳ لے پھر جب تم ان کے مال ان کے حوالے کرو تو اس پر گواہ کردو ف۱۴ اور اللہ تعالیٰ بس ہے حساب سمجھنے والا ف۱۵
؍؍	؍؍	؍؍	(۴) وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوا عَلَيْهِمْ ۖ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝ اِنَّ الَّذِينَ يَاْكُلُونَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ	(۴) لوگوں کو دوسروں کی اولاد کی (اتنی) فکر کرنا چاہیے (جیسے) اگر اپنی اولاد اس طرح کم سن چھوڑ کر مرنے لگتے تو انکی کتنی فکر کرتے اور اللہ سے ڈرنا اور سیدھی (سچی) بات کہنا چاہیے ف۱۶ بیشک جو لوگ یتیموں کا مال ناحق چکھ جاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں (یعنی مرنے کے بعد انکے پیٹ میں انگارے بھرے جائینگے)

ف۱ یعنی ان کے مالوں کا انتظام کرنا اس طرح پر کہ ان کا نقصان نہ ہونے پاوے۔ ف۲ یعنے الگ رہو یا ملکر کھاؤ پیو اگر نیت اچھی ہے اور یتیم کا فائدہ منظور ہے تو ثواب ملیگا ورنہ عذاب طیار ہے۔ ف۳ اور بالکل الگ رہنے کا حکم دیتا۔ ف۴ تو جو چاہے وہ حکم دے سکتا ہے اسکے حکم میں کسیکو چون وچرا کی مجال نہیں ہے جب یہ آیت اتری جو لوگ ناحق یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں تو لوگ ڈر گئے اور جس کے پاس کوئی یتیم تھا اس نے اسکا کھانا پانی الگ کردیا اس ڈر سے کہ کہیں اسکا پیسہ ہمارے خرچ میں نہ آجاوے اور فاقے کی نوبت آگئی یہاں تک کہ یتیموں کو بہت تکلیف ہونے لگی انپر خرچ زیادہ پڑنے لگا اور جو چیز انکے لیے طیار ہوئی اور بچ رہی وہ بیکار تلف ہوئی تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری یعنے اصل مطلب یہ ہے کہ یتیموں کے مال میں نیت درست رکھو ہر طرح ان کا فائدہ ہو ملکر رکھو یا الگ رکھو اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ یتیم کے ولی کو اسکے مال میں ایسا تصرف کرنا جس میں یتیم کا فائدہ ہو جیسے تجارت وغیرہ درست ہے۔ ف۵ بعض لوگوں کا قاعدہ تھا کہ اپنی ناکارہ اور خراب چیز یتیم کے مال میں شریک کردی اور یتیم کی عمدہ اور اچھی چیز آپ لیلی اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا کہ گو یتیم کی عمدہ چیز اور اچھی ہو مگر وہ حرام اور گندی ہے اور اپنی چیز گو خراب ہو مگر حلال تو ہے وہ حلال میں ستھری اور پاک ہے۔ ف۶ بعض لوگوں کا قاعدہ تھا کہ یتیم کا مال اپنے مال میں خورد برد کرنے کی نیت سے ملا دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا اور اگر یتیم کے فائدے کی نیت سے اس کا خرچ اپنے خرچ میں ملالیں تو منع نہیں ہے جیسے پہلی آیت میں رکوع ۲۷ میں سورہ بقرہ کے گذرا۔ ف۷ یعنی اگر ان سے نکاح کرو تو جو ان کا حق مہر ہے وہ نہ دے سکوگے۔ ف۸ جوان ہونے سے پہلے کہ انکی عقل کیسی ہے بعضوں نے کہا آزمانا اس طرح چاہیے کہ تھوڑا سا مال انکو دیکر بیچنے کے دھندے میں لگا دیں اور دیکھیں کہ انکا چال چلن کیسا رہتا ہے ہوشیاری کے ساتھ اپنی پونجی بڑھاتے ہیں یا سب خراب کر دیتے ہیں (باقی در ضمیمہ)

			سَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝	اور (آخرت میں) وہ دوزخ میں جانے والے ہیں ف۱
۵	النِّسَاۗء	۱۹	(۵) وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاۗءِ ۭ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰي عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَي النِّسَاۗءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰي بِالْقِسْطِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ۝	(۵) (اے پیغمبر) تم سے یہ لوگ عورتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں ف۲ کہدو اللہ تم کو حکم دیتا ہے عورتوں کے باب میں اور جو قرآن میں پڑھا جاتا ہے تم پر ان یتیم عورتوں کے باب میں جنکو تم ان کا واجبی حق (مہر) نہیں دیتے اور ان سے نکاح کرنا چاہتے ہو ف۳ اور (اللہ تم کو حکم دیتا ہے) بے بس (چھوٹے کم سن) بچوں کے باب میں ف۴ اور یہ حکم دیتا ہے کہ یتیموں کے حق میں انصاف پر قائم رہو اور جو کچھ تم بھلائی کروگے ف۵ بیشک اللہ تعالیٰ اسکو جانتا ہے
۸	الْاَنْعَام	۱۹	(۶) وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ حَتّٰي يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ	(۶) اور یتیم کے مال کے پاس بھی نہ جاؤ۔ مگر اس طرح سے کہ اس کی بہتری ہو ف۶ جبتک وہ پورا جوان نہ ہو ف۷

اَلنِّكَاحُ وَالْمُهُوْرُ الزَّوْجِيَّةُ وَحُقُوْقُهَا — بابٓ نکاح اور مہر اور زوجیت کے حقوق کا بیان

۲	الْبَقَرَة	۲۷	(۱) وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ښ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝	(۱) اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لائیں ف۸ اور شرک کرنے والی عورت گو تم کو بھلی لگے اس سے مسلمان باندی بہتر ہے ف۹ اور مشرک مرد جب تک ایمان نہ لائیں مسلمان عورتوں سے ان کا نکاح نہ کرو اور مشرک مرد گو تم کو بھلا لگے اس سے مسلمان غلام بہتر ہے یہ مشرک مرد اور عورتیں دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ اپنے حکم سے (جس کی قسمت میں ہے اسکو) بہشت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اور اپنے حکم لوگوں سے کھول کر بیان کرتا ہے کہ وہ یاد رکھیں ف۱۰
۴	النِّسَاۗء	۱	فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاۗءِ مَثْنٰى	تو (دوسری غیر) عورتیں جو تم کو بھلی لگیں ان سے نکاح کر لو دو دو

ف۱ حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے معراج کے قصے میں فرمایا میں نے چند لوگوں کو دیکھا جنکے لب اونٹ کے سے تھے اور ایک فرشتہ انکے لب کھولکر انگارے انکے منہ میں ڈالتا وہ پیچھے سے نکل جاتے اور وہ چلاتے میں نے جبرائیل سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو یتیموں کا مال ناحق کھا جاتے تھے ۱۲۔ ف۲ یعنی ان سے کس طرح سلوک کرنا چاہیے انکو ترکہ میں سے حصہ ملیگا یا نہیں ۱۲۔ ف۳ انکی خوب صورتی اور مالداری کی وجہ سے ۱۲۔ ف۴ یعنے اللہ تعالیٰ تمکو حکم دیتا ہے اور وہ آیت حکم دیتی ہے جو قرآن میں پڑھی جاتی ہے مراد تیسری آیت ہے سورہ نساء کی وان خفتم الا تقسطوا فی الیتمیٰ اخیر تک جو اوپر گذر چکی اس آیت میں مذکور ہو چکا ہے کہ اگر یتیم لڑکی کا مہر وغیرہ انصاف کے ساتھ نہ دے سکو تو دوسری غیر عورتوں کے ساتھ نکاح کر لو ۱۲۔ ف۵ ان کو ترکہ میں سے حصہ دینا چاہیے جیسے سورہ نساء کی تیسری آیت میں گذرا (جاہلیت کے زمانہ میں عرب کے لوگ ترکہ میں سے نہ عورتوں کو حصہ دلاتے نہ چھوٹے کم سن بچوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ رسم موقوف کردی اور عورت اور بچے سبکا حصہ مقرر کر دیا ۱۲۔ ف۶ یتیموں سے یا عورتوں سے یا بچوں سے یا ہر ایک نیکی مراد ہے ۱۲۔ ف۷ یعنے اسکا مال بڑھے اسکو فائدہ ہو تو مضائقہ نہیں ۱۲۔ ف۸ یعنے ۲۵ برس کا یا ۱۸ برس کا یعنی ۳۰ سال تک یا ۴۰ سال تک یا ۴۰ سال تک یا ۳۳ سال تک ۱۲۔ ف۹ ابو مرثد ایک شخص تھے جو مسلمان ہو گئے انکی ایک آشنا تھی جو مشرکہ تھی اس سے نکاح کرنا چاہا تب یہ آیت اتری ۱۲۔ ف۱۰ عبد اللہ بن رواحہ ایک صحابی تھے انکی ایک باندی مسلمان تھی اسکو آزاد کیا اور نکاح پڑھا لیا لوگ طعنہ کرنے لگے اور ایک ذات والی مشرکہ عورت سے نکاح کرنے کی انکو ترغیب دی تب یہ آیت اتری ۱۲۔ ف۱۱ اسکے حکموں کو اللہ مسلمان عورتوں کا نکاح کافروں سے نہ ہونے دو کیونکہ مسلمان عورت کا نکاح کافر سے صحیح نہیں شاہ عبد القادر صاحب نے فرمایا اگر مرد اور عورت دونو مسلمان ہوں پھر ان میں سے کوئی شرک کرے تو نکاح ٹوٹ گیا ۱۲۔

پارہ	سورہ	آیت	متن	ترجمہ
			وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۭ وَاٰتُوا النِّسَاۗءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ۭ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْۗــــــًٔـا مَّرِيْۗــــــًٔـا ؀	تین تین چار چار پھر اگر تم کو ڈر ہو کہ برابر انصاف نہ کر سکو گے تو ایک ہی پر قناعت کرو۔ یا لونڈی پر ف یہ ف۳ ظلم سے بچنے کی زیادہ نزدیک راہ ہے ف۴ اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دے ڈالو اگر وہ اپنی خوشی سے تم کو کچھ چھوڑ دیں تو چین سے اس کو کھاؤ نوش جان کرو ف۵
۴	النساء	۳	(۳) وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَاۗؤُكُمْ مِّنَ النِّسَاۗءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۭ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ؀	(۳) اور جن عورتوں کو تمہارے باپ دادا نکاح میں لائے ف۶ ان سے تم نکاح نہ کرو مگر جو (جاہلیت کے زمانہ میں) ہو چکا ف۷ بے شک یہ کام (بڑی) بے حیائی اور غضب کا ہے اور برا طریق ہے ف۸
۴	״	۴	(۴) حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّھٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّھٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّھٰتُ نِسَاۗىِٕكُمْ وَرَبَاۗىِٕبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۡ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۡ وَحَلَاۗىِٕلُ اَبْنَاۗىِٕكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ؀ۙ وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَاۗءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَاۗءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ	(۴) (مسلمانو) تم پر حرام ہیں تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور وہ عورتیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا اور دودھ بہنیں اور جوروں کی مائیں (ساسیں خوشدامن) اور جوروں کی بیٹیاں جو تمہاری پرورش میں ہیں جن سے تم صحبت کر چکے۔ لیکن اگر تم نے ان سے صحبت نہیں کی تو ف۱۱ تم پر کچھ گناہ نہیں اور تمہارے نطفے سے جو بیٹے ہیں ان کی بی بیاں (یعنی بہوئیں نہ لے پالک کی بی بی وہ حلال ہے) اور دو بہنوں کا (نکاح میں) اکٹھا کرنا مگر جو گذر چکا (اس کا گناہ اب تم پر نہیں) بے شک اللہ تعالےٰ بخشنے والا مہربان ہے ف۱۱ اور (تم پر حرام ہیں) خاوند والی عورتیں مگر جن کے تم مالک ہو جاؤ ف۱۲ یہ اللہ (سبحانہ و تعالےٰ) کا حکم ہے تمہارے لیے ان کے سوا اور عورتیں تم کو حلال ہیں اس طرح کہ تم ان کو اپنے مال کے بدلے (مہر یا قیمت دے کر) لینا

ف۱ کئی عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے میں ۱۲ ف۲ بعضے لوگ یہ کرتے تھے کہ ایک یتیم لڑکی جوان کی پرورش میں ہوتی اس سے نکاح کر لیتے بہت تھوڑا مہر دیکر اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ یتیم لڑکی سے اگر نکاح کرنا چاہو تو وہی مہر مقرر کرو جو اس کے خاندان کے لائق ہے نکاح کرو اگر تم کو اتنا مہر دینے کا مقدور نہ ہو تو دوسری عورتیں موجود ہیں ان سے نکاح کر لو یتیم لڑکی کا حق کیوں دبا رکھو دو دو تین تین چار چار یعنے چار عورتوں تک تم کو جائز ہیں چار سے زیادہ درست نہیں ۱۲ ف۳ تدبیر جو اللہ تعالیٰ نے ستم کو اوپر بتلائی یتیم لڑکی سے نکاح نہ کرنا دوسری عورت سے کر لینا اگر بے انصافی کا ڈر ہو تو ایک ہی بی بی پر قناعت کرنا یا لونڈیاں رکھنا ۱۲ ف۴ یعنی ظلم نہ کرنے کی جو راہیں ہیں ان سب میں یہ راہ نزدیک کی راہ ہے ۱۲ ف۵ یعنے وہ حلال طیب ہے مزے سے چین سے اسکو کھاؤ نوش جان کرو کوئی اندیشہ نہ کرو شاہ عبد القادر صاحب نے یوں ترجمہ کیا ہے تو وہ کھاؤ رچتا پچتا اور شاہ رفیع الدین صاحب نے یوں کہا ہے پس کھاؤ اسکو سہتا پچتا ۱۲ ف گو ان سے صحبت نہ کی ہو ۱۲ ف کیونکہ وہ تمہاری ماں ہو چکیں ۱۲ ف اس کا گناہ اب تم پر نہیں رہا یا اس پر تم کو عذاب نہ ہوگا ۱۲ ف۹ نکاح کے سبب سے چار عورتیں محرم ہو جاتی ہیں باپ کی بی بی بہو خوشدامن یعنے ساس اپنی جورو کی بیٹی جو اگلے خاوند سے ہو (یعنے گیلڑ) جسکو عربی میں ربیبہ کہتے ہیں مگر اخیر عورت جب حرام ہوتی ہے کہ اسکی ماں سے صحبت کر لی ہو صرف اسکی ماں سے نکاح کر لینے سے حرام نہیں ہوتی اور پہلی تینوں عورتیں نکاح ہوتے ہی محرم ہو جاتی ہیں جاہلیت میں ایک یہ بھی بہت برا دستور تھا کہ بیٹا اپنے باپ کی جورو سے باپ کے مرنے کے بعد نکاح کر لیتا اللہ تعالیٰ نے اسلام میں اس خراب اور بے حیائی کے طریق کو موقوف کر دیا ۱۲ ف۱۰ انکی بیٹیوں سے نکاح کرنے میں ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

مُّحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ ۚ فَمَا اسْتَمْتَعْتُم بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُم بِهِ مِن بَعْدِ الْفَرِيضَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنكُمْ طَوْلًا أَن يَنكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم مِّن فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ۚ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُم ۚ بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ ۚ فَانكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ ۚ فَإِذَا أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنكُمْ ۚ وَأَن تَصْبِرُوا خَيْرٌ لَّكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

چاہو اور تمہاری نیت نکاح کی ہو نہ زنا کرنے کی پھر جن عورتوں سے تم مزہ اٹھاؤ (یعنے صحبت کرو) ان کا حق جو ٹھیر گیا تھا وہ ان کو دیدو اور ٹھیرانے کے بعد اگر آپس میں راضی ہو جاؤ تو اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں بیشک اللہ خبردار ہے حکمت والا اور تم میں سے جسکو آزاد (جو کسی کی لونڈی یا باندی نہ ہو) مسلمان بی بیوں سے نکاح کرنے کا مقدور نہ ہو تو جن عورتوں کے تم مالک ہو تمہاری لونڈیاں مسلمان ان میں سے سہی ف۶ اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے ف۷ تم آپس میں ایک ہی ہو ف۸ تو لونڈیوں سے ان کے مالک کی اجازت سے نکاح کر سکتے ہو ف۹ اور دستور کے موافق مہران کے حوالے کردو ف۱۰ مگر (یہ ضرور ہے) کہ وہ لونڈیاں پاکدامن ہوں نہ رنڈیاں (علانیہ زنا کرنے والی) نہ خانگیاں ف۱۱ پھر جب نکاح میں آجائیں اور کوئی بیحیائی کا کام (زنا) کریں تو آزاد عورتوں کی آدھی سزا ان کو ملے گی ف۹ یہ (لونڈی سے نکاح کرنا) اس کے لیے درست ہے جسکو گناہ میں پڑجانے کا ڈر ہو۔ اور اگر صبر کرو ف۱۰ تو تمہارے حق میں بہتر ہے ف۱۱ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

۵ | النسآء | ۔

۵ اَلرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَبِمَا أَنفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ ۚ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ ۚ وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ ۖ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا

(۵) مرد عورتوں پر حاکم ہیں ف۱۲ (ایک تو) اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر بڑائی دی ہے اور (دوسرے) اس وجہ سے کہ مردوں نے اپنا مال عورتوں پر خرچ کیا اب جو نیک بخت بی بیاں ہیں وہ (مردوں کا) کہا مانتی ہیں اور ان کی پیٹھ پیچھے اللہ کے بچاؤ سے (عزت اور مال کا) بچاؤ کرتی ہیں اور جن بی بیوں سے تم کو شرارت (نافرمانی سرچڑھنے) کا ڈر ہو ان کو سمجھاؤ اور اپنی ہٹ پر قائم رہیں تو ان کا بستر الگ کر دو اور (اگر اس پر بھی نہ مانیں تو) مارو پھر اگر وہ تمہارا کہنا مان لیں تو (ناحق کا) الزام لگانے کی فکر نہ کرو (یعنے ان کو ستاؤ نہیں)

ف۱ یا لونڈی بنا کر ۔ ف۲ یعنے آسانی پیدا ہو کہ آزاد بی بی کا مہر اور روٹی کپڑا دے سکے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تم میں سے جسکے نکاح میں آزاد بی بی نہ ہو تو وہ لونڈیوں سے نکاح کر سکتا ہے ۔ ف۳ یعنے کسی بھائی مسلمان کی لونڈی سے نکاح کرے کیونکہ اپنی لونڈی سے نکاح درست نہیں ۔ ف۴ اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ یہودیہ یا نصرانیہ لونڈی سے نکاح درست نہیں اہل حجاز کا یہی قول ہے اور اہل عراق نے اسکو جائز رکھا ہے یہ جو فرمایا اللہ خوب جانتا ہے تمہارے ایمان کو یعنے لونڈی سے نکاح کرنے میں اگر آزاد کا مقدور نہ ہو عورت ڈرو اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ کس میں زیادہ ایمان ہے بعضی لونڈی ایسی باایمان ہوتی ہے کہ خاوند کو اس سے بہت خیر و برکت حاصل ہوتی ہے ف۵ یعنے سب آدم کی اولاد میں اور جب لونڈی مسلمان ہوئی تو مذہب بھی ایک ہوا اب اس سے نکاح کرنے میں کوئی تردد نہ کرنا چاہیے یہ اس لیے فرمایا کہ عرب لوگ جاہلیت کے زمانے میں لونڈی کی اولاد کو حقیر سمجھتے تھے ابن عباس نے کہا مسلمان سب ایک دوسرے کے کفو ہیں تو حاجت کیوقت لونڈی سے نکاح کرنے میں جھجکنا نہ چاہیے لونڈیوں کے پیٹ سے بڑے بڑے امام پیدا ہوئے ہیں جیسے امام زین العابدین اور سارے عرب درحقیقت لونڈی کی اولاد میں کیونکہ حضرت ہاجرہ جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ تھیں وہ بی بی سارہ کی لونڈی تھیں ۔ ف۶ لونڈی کا نکاح بغیر مالک کی اجازت کے باطل ہے ۔ ف۷ یعنے لونڈیوں کو ان کے مہر دیدو معلوم ہوا کہ مہر کی حقدار لونڈی ہے امام مالک کا یہی قول ہے لیکن اکثر علما کے نزدیک لونڈی کا مہر اسکا مالک لے لیگا ۔ ف۸ چھپکر آشنائی کرنے والیاں جیسے جاہلیت میں ہوا کرتا تھا ۔ ف۹ یعنے آزاد عورت کو اگر محصنہ نہ ہو تو زنا کے جرم میں سو کوڑے پڑتے ہیں لونڈی کو پچاس کوڑے لگادیں گے اور سنگسار نہیں کریں گے اور اگر لونڈی کا نکاح نہ ہوا ہو اور وہ زنا کرادے تو اس پر حد نہیں پڑے گی ۔ ف۱۰ اپنی شہوت کو روکے رہو یہاں تک کہ اللہ تم کو مقدور دے ۔ ف۱۱ کیونکہ لونڈی کی اولاد اسکے مالک کی غلام ہوتی ہے ۔ ف۱۲ عورتوں کو ان کی اطاعت اور تابعداری کرنا چاہیے بشرطیکہ ان کا حکم خلاف شرع نہ ہو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اسکی حکمت بیان کرتا ہے کہ مرد کو ترکہ میں سے دوہرا حصہ کیوں دلایا اور جواب دیتا ہے عورتوں کے اس اعتراض کا کہ ہم ضعیف اور ناتواں تھیں تو ہم کو دوہرا حصہ دلانا تھا۔

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			كَبِيرًا ۝ وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا إِن يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا ۝	بے شک اللہ تعالیٰ سب سے اوپر ہے بڑا ہے ف۱ اور تم ڈرو کہ میاں بی بی میں کھٹ پٹ ہوگی تو ایک پنچ خاوند کے کنبے میں سے اور ایک پنچ عورت کے کنبے میں سے مقرر کرو اگر یہ دونوں پنچ میاں بی بی کو ملانا چاہیں گے تو اللہ انکو ملا دیگا بے شک اللہ تعالیٰ جاننے والا خبردار ہے ف۲
۵	النساء	۱۹	(۶) وَلَن تَسْتَطِيعُوا أَن تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ وَإِن تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝ وَإِن يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِّن سَعَتِهِ وَكَانَ اللَّهُ وَاسِعًا حَكِيمًا ۝	(۶) اور تم کتنا ہی چاہو کہ بی بیوں میں (پورا) انصاف کرو تو یہ تم سے ہرگز نہ ہو سکیگا خیر اتنا تو کرو کہ بالکل ایک ہی طرف ف۳ جھک جاؤ دوسری کو بیچ ادھر میں لٹکا رکھو ف۴ اور اگر درستی سے چلو ف۵ اور ظلم و زیادتی سے) بچے رہو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے مہربان اور اگر صلح نہ ہو سکے) میاں بی بی جدا ہو جائیں (خاوند طلاق دیدے) تو اللہ اپنی گنجایش سے (فضل سے) کسی کو دوسرے کا محتاج نہ رکھیگا ف۶ اور اللہ گنجایش والا حکمت والا ہے ف۷
۶	المائدۃ	۱	(۷) وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ وَمَن يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝	(۷) اور (اسی طرح تم پر حلال ہیں) مسلمان آزاد (یا پاکدامن) بی بیاں اور تم سے پہلے جن کو کتاب دیگئی (یہود اور نصاریٰ) ان میں کی آزاد (یا پاکدامن) بیبیاں ف۸ جب تم ان کا مہر ان کے حوالے کرو اور تمہارا ارادہ ان کو نکاح میں لا کر زنا سے بچنے کا ہو مستی نکالنے کا ف۹ نہ چوری چھپی آشنا بنانیکا اور جو کوئی ایمان (کی باتوں) کو نہ مانے ف۱۰ تو اسکا (کیا دھرا) اکارت ہو گیا ف۱۱ اور آخرت میں وہ ٹوٹا اٹھانے والوں میں ہوگا ف۱۲
۱۸	النور	۱	الزَّانِي لَا يَنكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذَٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۝	بدکار مرد بدکار یا مشرکہ عورت سے ہی نکاح کرے گا اور بدکار عورت سے وہی مرد نکاح کریگا جو بدکار یا مشرک ہو اور ایمان داروں کو یہ کام (یعنی زنا یا زناکاروں سے نکاح کرنا) حرام ہے ف۱۳
״	״	۳	الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَ	ف گندی عورتیں گندے مردوں کے لیے ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں کے لیے اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے اور پاک مرد

ف۱ تو یہ مت سمجھو کہ ہم جو چاہیں گے وہ کریں گے اس غریب عورت کا حمایتی کون ہے نہیں اللہ تعالیٰ سب سے بلند اور سب سے بڑا ہے اسکے غضب سے ڈرتے رہو اور ظلم نہ کرو ۱۲ ف۲ پنچ مقرر کرنیکا حکم حاکم کو یا اہل کو ہے اور ان پنچوں کو اختیار ہے اگر یہ سمجھیں کہ کسی صورت سے موافقت نہیں ہو سکتی تو جورو خاوند کو جدا کر دیں امام مالک اور اوزاعی اور اسحاق کا یہی قول ہے ۱۲ ف۳ یعنی عورتوں میں پوری برابری تو کسی بات میں کوئی عورت دوسری سے زیادہ نہ ہو نا ممکن ہے آدمی کتنی ہی کوشش کرے یہی کرے گا کہ کھانا کپڑا سونا بیٹھنا برابر دیگا مگر دل کی محبت کو کیا کر سکتا ہے اسلیے ضرور ہے کہ جہاں تک ممکن ہے انصاف کرے ایسا تو نہ کرے کہ بالکل ایک ہی کا ہو جاوے دوسری کی خبر ہی نہ لے ۱۲ ف۴ عورتوں میں انصاف کرتے رہو ۱۲ ف۵ اس فرق کو جو دل کی محبت اور رغبت میں ہے ۱۲ ف۶ مرد کو دوسری بی بی مل جاوے گی جو اسکو پسند ہوگی اور عورت کو ایسا خاوند مل جاویگا جو اس سے محبت کریگا ۱۲ ف۷ کوئی یہ نہ سمجھے کہ کسی کا رزق ہمارے ہاتھ میں ہے ہم بند کر دینگے ۔۔۔ جاویگا اللہ تعالیٰ رازق مطلق ہے اور اسکے انتظام سمجھ میں نہیں آتے بنا بنایا کارخانہ بگڑ جاتا ہے آدمی گھبرا جاتا ہے لیکن پھر ایسا جم جاتا ہے کہ دنیا خیال میں بھی نہ تھا ۔۔۔ دی حکمت رکھی ہے جیسے طلاق میں ۱۲ ف۸ ان سے نکاح کرنا درست ہے گو وہ اپنے مذہب پر رہیں عبداللہ بن عمر نے کہا نصرانی عورت سے نکاح درست نہیں کیونکہ وہ مشرک ہے اور اس سے بڑھ کر کیا شرک ہوگی کہ عیسیٰ کو اپنا خدا کہتی ہے لیکن اور سب علماء نے اسکو جائز رکھا ہے ۱۲ ف۹ کھلم کھلا زنا کرنیکا ۱۲ ف۱۰ یعنی اسلام لانے کے بعد پھر مرتد ہو جاوے ۱۲ ف۱۱ اب اگر پھر مسلمان ہو تب بھی اگلے اعمال گئے گذرے انکا ثواب نہیں ملسکتا ۱۲ ف۱۲ کیونکہ اسکی ساری محنت دنیا میں برباد ہوئی ۱۲ ف۱۳ بعضوں نے کہا یہ ایک مرد کے باب میں اتری جسکو مرثد کہتے تھے اس نے عناق ایک فاحشہ عورت سے نکاح کرنا چاہا حسن نے کہا یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے تو زانی جس پر حد زنا لگی ہو وہ پاکدامن عورت سے نکاح نہیں کرسکتا اسی طرح زانیہ پرہیزگار پاک مرد سے نکاح نہیں کر سکتی اگر کرے تو نکاح ناجائز ہے بعضوں نے کہا نکاح جائز ہے اور یہ حکم نہیں ہے بلکہ حکایت کے بیان کیا ہے کہ زانی اپنے ہم جنس یعنی زانیہ ہی سے رغبت کرتا ہے اور زانیہ اپنے ہم جنس یعنی زانی ہی سے ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ۗ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ	پاک عورتوں کے لیے ف یہ لوگ ف ان باتوں سے پاک ہیں جو وہ (یعنے گندی اور پاجی لوگ) بکتے (پھرتے) ہیں انکے لیے (آخرت میں خدا کی طرف سے) بخشش اور عزت کی روزی ہے ف
١٨	النور	٤	(١٠) وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ۚ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۚ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۗ	(١٠) اور جو تم میں بے خاوند والی عورتیں ہیں انکا نکاح پڑھا دو ف اور تمہارے لونڈی اور غلاموں میں سے جو نکاح کے لائق ہوں انکا بھی نکاح پڑھا دو ف اگر یہ محتاج ہونگے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انکو مالدار کردیگا اور اللہ تعالیٰ گنجائش والا (سب) جانتا ہے اور جو لوگ نکاح کرنے کا مقدور نہیں رکھتے ہیں وہ (حرامکاری سے) بچے رہیں (اپنے آپ کو روکے رہیں) یہانتک کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انکو مالدار کردے
٢٢	الاحزاب	٥	(١١) وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ۗ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۗ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا	(١١) (اے پیغمبر وہ وقت یاد کر) جب تو اس شخص سے جسپر اللہ تعالیٰ نے احسان کیا اور تو نے بھی اس پر احسان کیا ف یوں کہہ رہا تھا اپنی جورو (زینب کو اپنے پاس رہنے دے ف اور اللہ تعالیٰ سے ڈر ف اور تو اپنے دل میں ایک بات چھپاتا تھا جسکو اللہ تعالیٰ کھولنے والا تھا ف اور تو لوگوں سے ڈرتا تھا حالانکہ تجھ کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنا چاہیے پھر جب زید اپنی خواہش اس عورت سے پوری کرچکا تو ہم نے اسکا نکاح تیرے ساتھ کردیا ف اس سے یہ مطلب تھا کہ مسلمانوں کو اپنے لے پالک لڑکوں کی بیبیوں سے نکاح کر لینے میں جب وہ اپنی خواہش ان سے پوری کرچکیں کوئی تنگی نہ رہے اور اللہ کا حکم پورا ہو کر رہے گا
٢٢	الاحزاب	٦	(١٢) قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا	(١٢) ہم کو معلوم ہے جو ہم نے مسلمانوں پر انکی بی بیوں اور لونڈیوں کے باب میں ٹھیرا دیا ف غرض یہ ہے کہ تجھ کو کوئی تکلیف نہ ہو ف اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے
٢٨	الممتحنة	٢	(١٣) وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۗ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ	(١٣) اور اگر تم (اے مسلمانو) ایسی عورتوں کے مہر ادا کرو تو ان سے نکاح کر لینے میں تمپر کوئی گناہ نہیں ف اور کافر (مشرکہ) عورتوں سے علاقہ مت رکھو ف

ف مطلب یہ ہے کہ حضرت عائشہ جو پاک ہیں انکے خاوند بھی جناب رسول کریم صلعم وہ بھی پاک عبداللہ بن ابی مردود گندا ہے اسکی جورو بھی گندی ۱۲ ف یعنی پاک مرد اور پاک عورتیں ۱۲ ف سبحان اللہ حضرت عائشہ کی خاطر اللہ تعالیٰ کو کسقدر منظور تھی اتنی بہت سی آیتیں اور اتنے زور کے ساتھ انکے لیے اتاریں ۱۲ ف اسیطرح جو بیجورو مرد ہیں ان کا بھی نکاح پڑھا دو ۱۲ ایامی جمع ہے ایم کی ایم عربی زبان میں اسکو کہتے ہیں جو اکیلا بے جوڑ ہو یعنے مرد بے جورو اور عورت بے خاوند اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ عورت کا نکاح بغیر ولی کے صحیح نہیں ہے حدیث میں ہے جو عورت بغیر اپنے ولی کی اجازت کے نکاح کرے اسکا نکاح باطل ہے ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ان میں سے جو نیک بخت ہوں انکا نکاح پڑھا دو اسلیے کہ انکا دین محفوظ رہے اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ غلام لونڈی کا نکاح انکا مالک کرسکتا ہے اور بغیر مالک کی اجازت کے انکا نکاح نہیں ہوسکتا ۱۲ ف اسکو خرید کر آزاد کیا اور اپنا بیٹا بنایا ۱۲ ف وہ طلاق دینا چاہتا تھا ۱۲ ف اتنی جلدی سے طلاق دینے میں نہ کر ۱۲ ف حضرت کے دل میں یہ تھا کہ اگر زید زینب کو طلاق دیدیں گے تو میں انسے نکاح کر لونگا ۱۲ آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ معلوم ہو چکا تھا کہ زینب آپکی بی بی ہونگی لیکن آپ نے شرم سے اس بات کو دل میں رکھا اور ظاہر میں زید سے یہ فرمایا کہ زینب کو رہنے دے طلاق نہ دے اللہ تعالیٰ نے اس بات سے اپنے پیغمبر پر عتاب فرمایا کیونکہ پیغمبروں کی یہ شان نہیں کہ دل میں کچھ ہو زبان سے کچھ کہیں انکا ظاہر اور باطن یکساں ہوتا ہے حضرت زینب آنحضرت صلعم کی پھوپھی زاد بہن تھیں اور قریش کی شریف زادیوں میں سے تھیں اور دل میں کوئی بات آنا گناہ نہیں اور نہ یہ آدمی کے اختیار میں ہے اور جنہوں نے اس امر کی وجہ سے آنحضرت صلعم پر اعتراض کیا ہے یہ انکی بے تمیزی ہے اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں ایک مصلحت ہے اس معاملہ میں یہ مصلحت تھی کہ متبنے کا مسئلہ سب لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اسکا حکم بیٹے کا سا نہیں ہے اور اسکی جورو طلاق یا موت کے بعد متبنی بنانے والے پر حلال ہے ۱۲ ف اللہ تعالیٰ نے ساتوں آسمانوں کے اوپر سے خود حضرت زینب کا نکاح آنحضرت صلعم سے پڑھا دیا اور حضرت جبرئیل بیچ میں تھے جیسے حدیث میں ہے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

اَلطَّلَاقُ وَالرَّجْعَۃُ — باب ام طلاق اور رجعت کا بیان

پارہ	سورہ	آیت		
۲	البقرۃ	۲۹	(۱) اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ	(۱) طلاق دو بار ہے پھر (دو طلاقوں کے بعد) یا تو دستور کے موافق اپنی بی بی کو رہنے دے یا اچھی طرح سے رخصت کر دے ف۱
۲	〃	〃	(۲) فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَاۤ اَنْ يَّتَرَاجَعَاۤ اِنْ ظَنَّاۤ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۞ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْۤا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۘ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَاۤ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۞	(۲) اب اگر پھر (تیسری بار) اس کو طلاق دیا تو وہ عورت اس پر حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے ف۲ اب اگر دوسرا خاوند اس کو طلاق دیدے تو پہلا میاں اور یہ بی بی پھر ملاپ کر سکتے ہیں ف۳ اگر دونوں یہ سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چل سکیں گے یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں جن کو سمجھ والوں کے لیے وہ بیان کرتا ہے ف۴ اور جب تم عورتوں کو طلاق دو (یعنے ایک یا دو) اور عدت پوری ہونے لگے ف۵ تو دستور کے موافق ان کو رکھ لو (یعنے پھر ملاپ کر لو) یا دستور کے موافق رخصت کر دو اور تنگ کرنے کے لیے ظلم کی نیت سے ان کو لٹکائے نہ رکھو ف۶ اور جو کوئی ایسا کرے اس نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا ف۷ اور اللہ تعالیٰ کے حکموں سے ٹھٹھا نہ کرو ف۸ اور اللہ تعالیٰ نے جو تم پر احسان کیا اس کو یاد کرو ف۹ اور جو تم پر کتاب اور سنت (یعنے حدیث شریف) تمہارے سمجھانے کے لیے اتاری ف۱۰ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور یہ سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔
〃	〃	۳۰	(۳) وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى	(۳) اور جب عورتوں کو طلاق ہو جائے ف۱۱ پھر ان کی عدت پوری ہو جائے تو ان کو ان کے (اگلے) خاوندوں کے ساتھ نکاح کر لینے سے مت روکو اگر دستور کے موافق آپس میں رضامندی ہو جائے ف۱۲ ان حکموں سے اسی کو نصیحت ہوگی (وہی فائدہ پائے گا) جو اللہ پر اور پچھلے دن پر یقین رکھتا ہے یہ حکم تمہارے لیے بہت

ف۱ جس کے بعد رجعت کر سکتا ہو ۱۲ ف۲ یعنی تیسری طلاق دیکر اسکو بالکل الگ کر دے اور بعضوں نے کہا اچھی طرح رخصت کرنیکا یہ مطلب ہے کہ عورت کو تنگ کرنیکی نیت سے رجعت نہ کرے بلکہ چھوڑ دے یہاں تک کہ اسکی عدت گذر جائے ۱۲ ف۳ اور وہ اس سے صحبت کرے پھر طلاق دے اور عدت گذر جاوے جب پہلا خاوند پھر اس سے نکاح کر سکتا ہے اب نئے سرے سے پہلے خاوند کو تین طلاقوں کا حق حاصل ہوگا۔ ائمہ اربعہ اور اہلحدیث اور جمہور علما کا یہ قول ہے کہ دوسرے خاوند کا جماع کرنا بھی ضرور ہے اور بغیر اسکے وہ پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہو سکتی ۱۲ ف۴ یعنی نیا نکاح پڑھا کر ۱۲ ف۵ حلالہ کی غرض سے جو نکاح باندھا جاوے وہ فاسد ہے اکثر علما کے نزدیک اب اختلاف ہے اس میں کہ وہ عورت پہلے خاوند کے لیے درست ہوگی یا نہیں حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ درست نہ ہوگی ۱۲ ف۶ یعنے قریب ختم کے ہو ۱۲ ف۷ مطلب یہ ہے کہ طلاق رجعی کے بعد جب عورت عدت میں ہو اور اسکی عدت پوری ہونے لگے تو اگر دل سے اس عورت کا رکھنا منظور ہے تو رجعت کر لے ورنہ صرف اس خیال سے کہ عورت کو تکلیف ہو اور ناحق لٹکتی رہے رجعت کرنا پھر طلاق دینا یا رکھ کر اسکو ستانا منع ہے ۱۲ ف۸ یعنے اپنی تئیں عذاب کا سزاوار کر دیا عورت پر ظلم کر کے ۱۲ ف۹ مثلاً اللہ تعالیٰ نے عورت کے لیے حد تین طلاق رکھی ہیں کوئی شخص سو طلاق دیدے یا ہنسی ٹھٹھے کے طور پر عورت کو طلاق دیوے حدیث میں ہے کہ تین باتیں ٹھٹھے سے بھی کہے تو سچ پڑ جاتی ہیں نکاح اور طلاق اور رجعت ۱۲ ف۱۰ کہ تم کو اسلام کی توفیق اور جاہلیت اور کفر سے نجات دی ۱۲ ف۱۱ اسکو بھی یاد کرو ۱۲ ف۱۲ کہ تم اچھی بات اختیار کرو اور بری بات چھوڑ دو ۱۲ ف۱۳ قرآن شریف میں و اذا طلقتم کا لفظ ہے جس کا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ جب تم طلاق دو عورتوں کو مگر چونکہ یہ خطاب ہے عورت کے وارثوں کی طرف اسلیے ہمنے یہ ترجمہ کیا ہے کہ جب عورتوں کو طلاق ہو جاوے ۱۲ ف۱۴ معقل بن یسار کی بہن کو جسکا نام جمیلہ تھا انکے خاوند عاصم بن عدی نے طلاق دیا جب عدت پوری ہو گئی تو جمیلہ نے پھر عاصم سے نکاح کرنا چاہا لیکن معقل نے روکا اور قسم کھا لی کہ یہ نکاح کبھی نہونے دونگا اسوقت یہ آیت اتری ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			لَكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝	ستھرا اور بہت عمدہ ہیں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ف
۲	البقرۃ	۳۱	(۴) لَاجُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْھُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَھُنَّ فَرِيْضَةً ښ وَّمَتِّعُوْھُنَّ ۚ عَلَي الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَي الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًۢا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْھُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْھُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَھُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۭ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۭ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝	(۴) اگر تم عورتوں کو ہاتھ لگانے (یعنے جماع کرنے) اور مہر ٹھہرانے کے آگے ہی طلاق دے دو تو کچھ گناہ تم پر نہ ہوگا ف ان کو کچھ تحفہ دو امیر اپنے موافق غریب اپنے موافق جیسا رواج ہو نیک لوگوں پر اس کا دینا ضرور ہے ف اور اگر جماع کرنے سے پہلے ان کو طلاق دو اور مہر ٹھیرا چکے تھے تو جو ٹھیرا تھا اس کا آدھا دینا ہوگا (اور تحفہ لازم نہیں) مگر جب عورتیں خود معاف کر دیں۔ یا وہ شخص معاف کر دے جس کے اختیار میں نکاح باندھنا ہے ف اور معاف کر دینا پرہیزگاری سے بہت نزدیک ہے ف اور آپس میں ایک دوسرے پر احسان کرنے میں مت چوکو ف بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے ف
۲			(۵) وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ حَقًّا عَلَي الْمُتَّقِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝	(۵) اور طلاق والیوں کو رواج کے موافق تحفہ ملے گا پرہیزگاروں پر یہ لازم ہے ف اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے حکم تم سے بیان کرتا ہے اس لیے کہ تم سمجھو ف
۴	النساء	۳	(۶) وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىھُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَـيْـــًٔـا ۭ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُھْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝	(۶) اور (اس پر بھی) اگر تم ایک بی بی کو چھوڑ کر دوسری بی بی کرنا چاہو اور (مہر بھر) مال اس کو دے چکے ہو ف تو اس میں سے ایک حبہ واپس نہ لو کیا بہتان لگا کر اور صریح گناہگار بن کر واپس لینا چاہتے ہو ف اور واپس کیسے لوگے اور تم تو وہ جڑ چکے (یعنے صحبت کر چکے) اور انہوں نے تم سے پکا عہد لیا ہے ف
۲۸	الطلاق	۱	يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ	(۷) اے پیغمبر (اور اس کی امت کے لوگو) جب تم عورتوں کو طلاق

ف کہ ان حکموں میں کیا کیا فائدے ہیں دنیا اور آخرت میں ۱۲ ف اگر جماع کے بعد طلاق دے اور مہر مقرر ہو چکا ہو تو پورا مہر دینا پڑے گا اگر مقرر نہ ہوا ہو تو مہر مثل دینا پڑے گا اور جو جماع سے پہلے طلاق دے تو اگر مہر مقرر ہو چکا ہے تو آدھا مہر دینا ہوگا اگر مقرر نہیں ہوا تھا تو اسکا یہ حکم ہے کہ ان کو کچھ تحفہ دیا جاوے امیر اپنے موافق غریب اپنے موافق ۱۲ ف اس تحفہ کو متعہ کہتے ہیں یہ واجب ہے اکثر علماء کے نزدیک اور بعضوں کے نزدیک مستحب ہے ۱۲ ف یعنی شوہر وہ کل مہر عورت کو دیدے یا کل جو دے چکا ہے اس میں سے آدھا واپس نہ مانگے ۱۲ ف یہ عورت اور مرد دونو کی طرف خطاب ہے یعنے تقوی کے مناسب تو یہ ہے کہ در گذر کرے اور جانے دے ۱۲ ف عورت آدھا مہر چھوڑ دے اور مرد پورا مہر دیدے ۱۲ ف یہ حکم اخلاق کا ہے کہ جو نباہنے عمدہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ اچھا سلوک کریں اور جید وسرے پر نکلتا ہو اسکو معاف کر دیں یا کم کر دیں سخت تقاضا نہ کریں ۱۲ ف اس آیہ کو کوئی پہلی آیت میں ان عورتوں کو تحفہ دینے کا حکم تھا جنکو صحبت سے پہلے طلاق دیا جاوے اور انکا مہر مقرر نہ ہوا ہو اس آیت میں ہر عورت کے لیے جسکو طلاق دیا جاوے تحفہ کا حکم ہے مگر اکثر علما کے نزدیک یہ حکم استحبابا ہے نہ وجوبا ۱۲ ف اور اللہ کے حکموں کی مصلحت میں غور اور فکر کرو ۱۲ ف اپنے پہلی بی بی کو جسکو چھوڑنا چاہتے ہو ۱۲ ف بعضوں نے کہا یہ آیت منسوخ ہے سورہ بقرہ کی اٹھائیسویں رکوع کی آیت سے جس میں خلع جائز کیا گیا ہے اور بعضوں نے کہا منسوخ نہیں ہے اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ بغیر خلع کے عورت سے دیا ہوا مال یا اسباب واپس لینا صریح بے عزتی ہے ۱۲ ف یعنے نکاح ہوا جو ایک مضبوط معاہدہ ہے اور تم نے مہر دینا قبول کیا پھر جب صحبت کر چکے تو پورا مہر ان کا ادا کرو حدیث میں ہے کہ تم نے عورتوں کو اللہ تعالیٰ کے امان میں لیا اور اللہ کے حکم سے ان کی شرمگاہ تم پر درست ہوئی ۱۲

فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ ۖ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۚ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۚ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَٰلِكَ أَمْرًا ۝

دینا چاہو تو ایسے وقت پر طلاق دو کہ ان کی عدت شروع ہو جائے ف اور عدت کا حساب کرتے رہو اور اللہ تعالے سے ڈرتے رہو جو تمہارا مالک ہے (عورتوں کو جھیلے میں نہ ڈالو) ان کو انکے گھروں سے (جب تک وہ عدت میں رہیں) مت نکالو اور نہ وہ خود نکلیں مگر جب کھلم کھلا بدکاری کریں ف اور یہ اللہ تعالے کے مقرر کیے ہوئے حکم ہیں اور جو کوئی اللہ تعالے کے حکموں سے باہر ہو جائے اس نے اپنا آپ خراب کیا (طلاق دینے والے) تجھے کیا معلوم اللہ اس کے بعد (یعنے طلاق کے بعد) کیا صورت نکالتا ہے ف

۴۳ اَلرِّضَاعُ وَالنَّفَقَةُ

باب ۴۳ رضاع اور نفقہ کا بیان

۲ البقرۃ ۳۰

(۱) وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ۖ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۚ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ بِوَلَدِهِ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ ۗ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۗ وَإِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُمْ مَا آتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝

(۱) اور جو شخص اپنی اولاد کو پوری مدت تک دودھ پلانا چاہے تو مائیں دو برس تک دودھ پلائیں ف اور بچے کے باپ کو دستور کے موافق ان کا کھانا کپڑا دینا ہوگا کسی شخص کو اس کی گنجایش سے زیادہ تکلیف نہ دی جائے گی نہ ماں کو اس کے بچہ کی وجہ سے نقصان دیا جائے گا نہ باپ کو اس کے بچہ کی وجہ سے ف اور اگر بچہ کا باپ نہ ہو تو (بچے کے) وارث پر ایسا ہی کھانا کپڑا ہے ف پھر اگر ماں باپ دونو اپنی صلاح اور رضامندی سے (دو برس سے پہلے) دودھ چھڑانا چاہیں تو کچھ گناہ ان پر نہ ہوگا۔ اور اگر تم اپنی اولاد کو (ماں کے سوا) دوسری جگہ دودھ پلوانا چاہو تب بھی تم پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ جو دینا چاہا تھا وہ دستور کے مطابق دے دو ف اور اللہ سبحانہ وتعالے سے ڈرتے رہو اور یہ سمجھ رکھو کہ اللہ تعالے جو تم کرو گے اسکو دیکھ رہا ہے۔

ف یعنی طہر کی حالت میں جس میں صحبت نہ کی ہو۔ ابن مسعودؓ نے کہا سنت یہی ہے کہ جب عورت حیض سے پاک ہو اس وقت طلاق دے۔ عبداللہ بن عمرؓ نے اپنی عورت کو حیض میں طلاق دیا آنحضرتؐ یہ سنکر غصہ ہوئے اور فرمایا رجعت کرے پھر اس کو رہنے دے یہانتک کہ پاک ہو پھر حیض آئے اور پاک ہو اب اگر طلاق دینا چاہے تو ایسی پاکی میں دے جس میں صحبت نہ کی ہو ف زنا کریں تو سزا کے لیے باہر نکالی جائیں بعضوں نے کہا بدکاری سے بدزبانی مراد ہے ف شاید تیرے دل میں پھر عورت کی محبت آجائے اور اپنے کیے پر پشیمان ہو کر رجعت کرے اسلیے عدت تک عورت کو اسی گھر میں رہنے دینا چاہیے جہاں طلاق دیا ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ عورت کو ایک یا دو رجعی طلاق دینا چاہیئں کیونکہ رجعی طلاق کے بعد رجعت ممکن ہے اور تین طلاق کے بعد رجعت نہیں ہوسکتی حدیث میں ہے کہ تمام حلال چیزوں میں اللہ کو طلاق بہت ناپسند ہے ف یہ آیت ان ماؤں کے حق میں ہے جنکو انکے خاوندوں نے طلاق دیا ہو لیکن ان سے اولاد ہو اور باپ یہ چاہے کہ اولاد کو ماں دودھ پلاوے تو ان کا کھانا کپڑا جب تک وہ دودھ پلا دیں باپ کو دینا واجب ہے یہ جو فرمایا پورے دو برس اس سے یہ نکلا کہ دودھ کی اخیر مدت دو برس ہیں اور کم مدت کی کوئی حد نہیں اگر دو برس کے بعد دودھ پلایا جاوے تو اس سے دودھ ناطہ نہ ہوگا اکثر ائمہ اور علما کا یہی قول ہے ف ماں کو نقصان دینا یہ کہ خواہ مخواہ اسپر جبر کریں دودھ پلانے کے لیے اور وہ راضی نہ ہو باپ کو نقصان دینا یہ کہ اس سے اتنا خرچہ مانگیں کہ وہ دے نہ سکے ف باپ کے وارث سے مراد خود بچہ ہے یعنے اسکے مال میں سے دائی کھانے کپڑے کا خرچ بچہ کی ماں کو دے گا جب کہ بچہ مالدار ہو ورنہ ماں کو ملی اجرت سے دودھ پلانا لازم ہوگا بعضوں نے کہا وارث سے مراد بچے کے وارث ہیں یعنے جو اس کے ترکے کے حقدار ہیں وہ سب اپنے حصوں کے موافق یہ خرچہ ادا کریں بعضوں نے کہا صرف وہ ادا کریں گے جو عصبہ ہیں ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

۲۸	الطلاق	۱	أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ ۚ وَإِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۖ وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوفٍ ۖ وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَىٰ ۝ لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ ۖ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا ۚ سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ۝	رکھو ان عورتوں کو جن کو تم طلاق دو ان کو اپنے مقدور کے موافق جہاں تم رہتے ہو وہیں رکھو ف اور ان کو ستانے کے لیے تکلیف مت دو ف اور اگر وہ پیٹ سے ہوں تو مدت گذرنے تک (حمل رکھنے تک) ان کو خرچ دو ف پھر اگر وہ عورتیں (جن کو طلاق دیا گیا) تمہاری اولاد کو دودھ پلائیں تو ان کی دودھ پلائی کا حق ادا کرو اور دستور کے موافق یہ حق ٹھیرا لو (خاوند اور جورو کی حیثیت کے موافق) اور اگر آپس میں ضد م ضدا کرو ف تو کوئی دوسری عورت اس کے بچے کو دودھ پلاوے گی ف جس شخص کو مقدور ہو وہ اپنے مقدور پھر خرچ کرے اور جس کی روزی تنگ ہو اس کو جتنا خدا نے دیا ہے اسی کے موافق خرچ کرے خدا تعالیٰ نے جسکو جتنا دیا ہے اتنی ہی اس کو تکلیف دیتا ہے تنگی کے بعد اللہ تعالیٰ قریب میں فراغت دے گا ف
			اللعان ۴۳	**باب ۴۳ لعان کا بیان**
۱۸	النور ۲۴	۱	(۱) وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ ۙ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ۝ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ ۙ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ	(۱) اور جو لوگ اپنی جوروؤں کو زنا کا عیب لگائیں ف اور ان کے پاس سوا ان کے خود کے اور گواہ نہ ہوں تو ان میں سے ایک ایک کی گواہی یوں ہے کہ مرد اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر چار بار گواہی دے وہ (اپنے بیان میں) سچا ہے اور پانچویں بار یوں کہے اللہ کی پھٹکار اس پر ہو اگر وہ جھوٹا ہو ف اور عورت پر سے سزا (یعنے زنا کی حد) ایسے ٹلے گی کہ وہ چار بار اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ وہ (یعنے اسکا خاوند) جھوٹا ہے ف اور پانچویں بار یوں کہے اس پر اللہ کا غضب اترے اگر وہ (یعنے اس کا خاوند) سچا ہو (اور میں نے واقعی زنا کی ہو) اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا کرم تم پر نہ ہوتا اور اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والا حکمت والا نہ ہوتا ف (تو تم بہت تکلیف اٹھاتے)

ف۱ یعنی عدت گذرنے تک انکو خرچ اور رہنے کا مکان دو مراد وہ عورتیں ہیں جنکو طلاق رجعی دیا جاوے اور جس عورت کو تین طلاق دیے جاویں اسکا خرچ دینا ضرور ہے نہ مکان دینا اور یہی امام احمد بن حنبل کا یہی مذہب ہے اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک اسکو بھی خرچ اور مکان دینا عدت گذرنے تک ضرور ہے اور امام مالک رح اور شافعی رح کے نزدیک صرف مکان دینا ضرور ہے خرچ دینا ضرور نہیں ۲ ف۲ خرچ دینے میں تنگی نہ کرو ۳ ف۳ یعنے زچگی ہونے تک اگر خاوند مر گیا ہو تو اس کے مال میں سے یہ خرچہ دیا جائیگا بعضوں نے کہا یہ حکم اسی عورت میں ہے جب حاملہ عورت کو طلاق دیا جائے اور وفات کی صورت میں اسکو خرچہ نہ ملے گا البتہ ترکہ پائیگی سید علامہ نے کہا یہی حق ہے اور حدیث سے یہی ثابت ہے ۴ ف۴ عورت زیادہ مانگے اور خاوند منظور نہ کرے ۵ ف۵ یعنے خاوند کو چاہیے اور کوئی انا رکھ لے عورت کو خواہ مخواہ دودھ پلانے پر مجبور نہ کرے البتہ اگر کوئی اور انا نہ ملے تو ماں کو دودھ پلانے پر مجبور کیا جائیگا اور وہی حق حاکم دلا دیگا ۶ ف۶ یہ وعدہ اللہ تعالیٰ کا پورا ہوا مسلمان بہت غریب تھے اور تنگی سے بسر کرتے تھے اللہ نے انکو دولت دی روم اور ایران کی سلطنت ہاتھ آئی مالدار بن گئے ف۷ جب پہلی آیت اتری تو ہلال بن امیہ نے اپنی جورو پر شریک بن سحما سے زنا کرنے کا عیب لگایا آنحضرت صلعم نے فرمایا یا تو چار گواہ لا نہیں تو تیری پیٹھ پر حد پڑے گی اس نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو بڑی مشکل ہے ایک شخص اپنی جورو کو برا کام کرتے دیکھے پھر خاموش رہے اور چار گواہ ڈھونڈنے جائے اور اللہ تعالیٰ ضرور اس باب میں کوئی حکم اتاریگا آخر حضرت جبرئیل یہ آیتیں لے کر آئے ۸ ف۸ یعنے اس نے جھوٹی تہمت لگائی ہو جب خاوند لعان کر چکے تو وہ عورت اس سے جدا ہو جائیگی اور اب پھر تمام عمر وہ اس خاوند کے پاس نہیں آ سکتی اور اگر خاوند لعان سے انکار کرے تو اس پر تہمت کی حد لگائی جائیگی ۹ ف۹ پھر جھوٹ زنا کی تہمت لگاتا ہے اگر عورت لعان کرنے سے انکار کرے تو اس پر زنا کی حد پڑے گی ف۱۰ تو تم تباہ ہو جاتے اور تہمت لگانے والا یا زنا کرنے والے پر فوراً عذاب اترتا) اتنی عبارت محذوف ہے ۲

باب ۴۴ ظہار اور متبنیٰ کا بیان	الظهار والتبني ۴۴			
(۱) اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کے سینے میں دو دل نہیں رکھے ف۱ اور نہ تمہاری ان بی بیوں کو جن سے تم ظہار کرتے ہو تمہاری ماں بنایا ف۲ اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارا بیٹا بنایا ف۳ یہ باتیں تم اپنے منہ سے بکتے ہو ف۴ اور اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) سچ فرماتا ہے اور (لوگوں کو) سیدھی راہ بتلاتا ہے لے پالکوں کو ان کے (اصلی) باپوں کے نام سے پکارو ف۵ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بات زیادہ انصاف کی ہے پھر اگر تم کو ان کے (اصلی) باپوں کے نام معلوم نہ ہوں تو وہ تمہارے دینی بھائی اور رفیق ہیں ف۶ اور بھول چوک اگر تم سے ہوجائے ف۷ تو تم پر کچھ گناہ نہیں البتہ اگر قصداً ایسا کروگے (تو گناہگار رہوگے) اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۸	(۱) مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ۝ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۭ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝	۱	الاحزاب ۳۳	۲۱
(۲) جو لوگ تم میں اپنی جوروؤں سے ظہار کر بیٹھتے ہیں (ان کو ماں بناتے ہیں) وہ (درحقیقت) ان کی مائیں تھوڑی ہیں ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے اور (جورو کو ماں بناکر) وہ ایک بُری (بیہودہ) جھوٹ بات بکتے ہیں اور بے شک اللہ تعالیٰ بڑا معاف کرنے والا بخشنے والا ہے ف۹ اور جو لوگ اپنی جوروؤں سے ظہار کرتے ہیں پھر اپنے کہے پر شرمندہ ہوتے ہیں ف توان پر (ہاتھ لگانے یا جماع کرنے سے پہلے ایک بردہ آزاد کرنا (لازم) ہے (مسلمانو) تم کو یہ نصیحت کی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے خبردار ہے پھر جس کو بردہ نہ مل سکے وہ ہاتھ لگانے (یا صحبت کرنے) سے پہلے پے درپے	(۱) اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۭ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ	۱	المجادلة ۵۸	۲۸

ف۱ ایسے ہی ایک عورت ماں اور جورو دونوں نہیں ہوسکتی نہ ایک بالک بیٹا ہوسکتا ہے بعضوں نے کہا ایک منافق کہتا تھا میرے دو دل ہیں ایک دل ایسا کہتا ہے اور ایک دل ایسا ہو وقت تب آیت اتری ابن عباسؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نماز پڑھ رہے تھے اس میں بھول گئے منافق کہنے لگے انکے دو دل ہیں ایک دل تمہارے ساتھ ایک دل میرا اور اس وقت یہ آیت اتری ۔۔ ف۲ ظہار اسکو کہتے ہیں کہ آدمی اپنی جورو سے یوں کہے تو مجھ پر ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ اس میں کفارہ لازم آتا ہے جسکا ذکر آگے آئیگا ۔۔ ف۳ لے پالک بیٹا تمہارا وارث نہ ہوگا نہ اسکی جورو تم پر حرام ہوگی نہ تمہاری جورو اس پر مطلب یہ ہے کہ اسلام کی شریعت میں متبنے کوئی چیز نہیں ہے ۔۔ ف۴ کہ یہ میرا بیٹا ہے یا میری یہ جورو میری ماں کے برابر ہے ایسا کہنے سے وہ بیٹا نہیں ہوجاتا نہ جورو ماں ہوجاتی ہے جاہلیت کے زمانہ میں یہ دستور تھا کہ جب کوئی شخص کسیکو متبنے کرلیتا تو وہ اسکا وارث ہوتا آنحضرتؐ نے بھی زید بن حارثہ کو بیٹا بنایا تھا جب انھوں نے اپنی بی بی زینب کو طلاق دیا اور آنحضرتؐ نے انسے نکاح کرلیا تو منافقوں نے بڑا غل مچایا کہ محمدؐ نے اپنی بہو سے نکاح کرلیا حالانکہ دوسروں کو اس سے منع کرتے ہیں اس وقت یہ آیت اتری اور اللہ تعالیٰ نے متبنے کو لغو قرار دیا ۔۔ ف۵ پہلے زید بن حارثہ کو لوگ زید بن محمدؐ کہا کرتے تھے جب یہ آیت اتری تو آنحضرتؐ نے زید سے فرمایا تو حارثہ کا بیٹا ہے ۔۔ ف۶ انکو بھائی یا دوست یا یار کہہ کے پکارو ۔۔ ف۷ اور لے پالک کو اسکا بیٹا کہدو جسنے اسکو پالا ہے ۔۔ ف۸ صحیح حدیث میں ہے جو کوئی اپنا باپ کسی اور کو بتلائے جو اس کا باپ نہ ہو جان بوجھ کر تو اسپر جنت حرام ہے ۔۔ ف۹ یہ اسکا کرم اور رحم ہے کہ ظہار میں ایک کفارہ مقرر کردیا اگر حقیقت میں جورو کو ماں کہنے سے وہ ماں ہی ہوجاتی تو بڑی مشکل ہوتی اگر کوئی اپنی جورو سے یوں کہے کہ تو مجھ پر ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ تو وہ سب کے نزدیک ظہار ہوگا اور جو یوں کہے جیسے میری بیٹی یا بہن یا خالہ کی پیٹھ تو اسمیں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک وہ ظہار نہ ہوگا اسیطرح اگر یوں کہے تو مجھ پر ایسی ہے جیسے میری ماں کا منہ یا پاؤں یا سر تو بھی ظہار نہ ہوگا ۔۔ ف اور جورو کو مس کرنا یا اس سے صحبت کرنا چاہتے ہیں یا صحبت کرتے ہیں تو اپنے

			اَنْ یَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا ؕ ذٰلِکَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَتِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۔	دو مہینے دبرابر) روزے رکھے وف جو یہ بھی نہ کرسکے وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے یہ حکم اسلیے (دیا جاتا ہے) کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی بات مانو اور یہ اللہ کے مقرر کیے ہوئے حکم ہیں (ان کا خیال رکھو) اور جو لوگ (اللہ کے حکم) نہ مانیں گے اُن کو تکلیف کا عذاب ہوگا ف

اَلْعِدَّةُ ۴۵ — باب ۴۵ عدت کا بیان

۲	البقرۃ	۲۲۸	(۱) وَالْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ یَّکْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ کُنَّ یُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِکَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۔	(۱) اور جن عورتوں کو طلاق دیا جائے وہ تین طہر یا تین حیض تک اپنے تئیں روک رکھیں وٹ اور اگر ان کو اللہ اور آخرت پر ایمان ہے تو جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کے پیٹوں میں پیدا کیا ہو اس کا چھپانا ان کو درست نہیں وٹ اور ان کے خاوندوں کو اس مدت کے اندر اپنی عورتوں کے پھیر لینے کا زیادہ حق ہے اگر ملاپ کرنا چاہیں وٹ اور جیسے مردوں کا حق عورتوں پر ہے ویسے ہی رواج کے موافق عورتوں کا بھی حق مردوں پر ہے وٹ اور مردوں کا مرتبہ عورتوں سے زیادہ ہے اور اللہ زبردست ہے حکمت والا
۲	البقرۃ	۲۳۰	(۲) وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْمَا فَعَلْنَ فِیْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۔	(۲) جو لوگ تم میں سے مرجائیں اور بی بیاں چھوڑ جائیں تو وہ (یعنی بی بیاں) چار مہینے دس دن تک اپنے تئیں روک رکھیں وٹ پھر جب اپنی عدت پوری کرلیں اور دستور کے موافق اپنے لیے کوئی کام کرلیں وٹ تو وٹ تم پر کوئی گناہ نہ ہوگا ۔ اور اللہ تعالے تمہارے کاموں سے خبردار ہے ف
۲	البقرۃ		(۳) وَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ	(۳) اور اگر (سوگ یا طلاق بائن کی عدت میں) تم ایک دوسری

ف اگر ایک روزہ بھی عذر سے یا بے عذر ناغہ ہو تو پھر سرے سے دو مہینے رکھے بعضوں نے کہا اگر عذر سے ناغہ ہو تو سرے سے رکھنا ضرور نہیں ہے ۱۲ ف کہتے ہیں یہ آیتیں اتریں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خولہ کو سنا دیں اور اس سے فرمایا جا اپنے خاوند سے کہہ ایک بردہ آزاد کرے خولہ نے کہا یا رسول اللہ وہ نادار ہے آپ نے فرمایا اچھا دو مہینے روزے رکھے خولہ نے کہا یا رسول اللہ وہ بوڑھا ناتوان ہے آپ نے فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے خولہ نے کہا یہ بھی مقدور نہیں ہے آپ نے فرمایا میں ایک عرق (پیمانہ) کھجوریں دیکر اسکی مدد کرونگا اسپر خولہ نے کہا میں بھی ایک وسق کھجور دیکر مدد کرونگی آپ نے فرمایا بہت بہتر ہے جا اپنے چچا کے بیٹے کے ساتھ سلوک کر پھر خولہ نے ایسا ہی کیا ۱۲ ف مراد وہ عورتیں ہیں جن سے خاوند صحبت کر چکے ہوں اور وہ حاملہ نہ ہوں اور ان کو حیض آتا ہو کیونکہ اگر صحبت کے قبل طلاق ہو تو عدت ہی نہیں ہے اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے اور جسکو حیض نہ آتا ہو اسکی عدت تین مہینے ہیں اور تینوں کا بیان دوسری آیتوں میں آوے گا ۱۲ ف یعنے اگر پیٹ والی ہوں تو پیٹ نہ چھپاویں اور اگر حیض والی ہوں تو حیض کو نہ چھپاویں اس سے یہ غرض ہے کہ خاوند کا نقصان نہ ہو مثلاً عورت کو پیٹ تھا لیکن خاوند کو معلوم نہ تھا اس نے طلاق دیدیا اگر معلوم ہوتا تو شاید نہ دیتا یا عورت کو ابھی تیسرا حیض نہیں آیا تو خاوند کو رجعت (اپنی عورت سے پھر میل کرلینا) کا حق باقی تھا لیکن اس نے جھوٹ کہدیا کہ مجھ کو حیض آچکا اور خاوند رجعت نہ کرسکا یا تیسرا حیض آچکا لیکن عورت نے جھوٹ کہہ دیا کہ ابھی نہیں آیا تاکہ خاوند سے نان ونفقہ وصول کرتی رہے یہ سب باتیں ایمانداری کے خلاف ہیں جو عورتیں ایمان رکھتی ہوں انکو ایسی باتیں کرنا جائز نہیں ہے صاف صاف سچ بیان کردینا چاہیے تاکہ کوئی فریق دھوکا نہ کھاوے کسی کا نقصان ہو نہ گناہ اور حرام میں گرفتار ۱۲ ف یعنے عدت گذرنے سے پہلے اگر خاوند کی نیت اصلاح اور میل کرنے کی ہو تو وہ رجعت کرسکتا ہے لیکن عدت کے بعد بغیر عورت کی مرضی کے اور جدید نکاح کے کچھ نہیں ہوسکتا اور رجعت کا بھی اختیار اسی صورت میں ہے کہ ایک طلاق دیا ہو یا دو دیے ہوں اگر تین دے چکا تو اب رجعت نہیں ہوسکتی جیسے آگے آوے گا ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

			مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْ اَنْفُسِكُمْ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝	بات کی آڑ میں پیام کا اشارہ کردیا اپنے دل میں چھپا رکھو تو کچھ گناہ نہیں ف۱ اللہ تعالٰے کو معلوم ہے کہ تم کو ان عورتوں کا خیال پیدا ہوگا لیکن اندر ہی اندر ان سے وعدہ مت لو ف۲ البتہ رواج کی بات کہہ سکتے ہو ف۳ اور جب تک مقرری عدت گذر نہ جائے اس وقت تک عقد کا قصد نہ کرو اور سمجھ لو کہ اللہ تعالٰی تمہارے دل کی بات جانتا ہے اس سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ تعالٰی بخشنے والا بردبار ہے ف۴
۲۲	الاحزاب	۶	(۴) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝	(۴) مسلمانو جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر صحبت سے پہلے ان کو طلاق دے دو تو تمہاری کوئی عدت ان کو کرنا ضرور نہیں جس کا تم شمار کرو ف۵ بلکہ ان کو کچھ دے دو اور اچھی طرح رخصت کردو ف۶
۲۸	الطلاق	۱	(۵) فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ۚ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ	(۵) پھر جب عورتیں اپنی عدت پوری ہونے پر آلگیں تو یا تو (عدت ختم ہونے سے پہلے) انکو سیدھی طرح رکھ لو (ان سے رجعت کرلو) یا سیدھی طرح انکو رخصت کردو (جب تک عدت گذر جانے دو) اور (طلاق دو یا رجعت کرو ہر حال میں) دو بھلے آدمیوں کو گواہ بنا دو ف۷ اور (لوگو تمکو کوئی گواہ بنائے تو) سیدھی سیدھی اللہ سے ڈر کر گواہی دیا ان باتوں سے اسی شخص کو نصیحت ہوتی ہے جو اللہ اور پچھلے دن پر یقین رکھتا ہو (بے ایمان کو یہ باتیں کچھ فائدہ نہیں دیتیں)
〃	〃	〃	(۶) وَالّٰٓـِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ۚ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ	(۶) (مسلمانو) تمہاری عورتوں میں سے جو (بوڑھی) حیض سے ناامید ہوگئی ہوں (ان کی عدت میں) اگر تم کو شبہ پڑے ف۹ تو ان کی عدت تین مہینے میں (اور اسی طرح ان عورتوں کی عدت جنکو (چھٹپن کی وجہ سے) حیض نہ آیا ہو ف۱۰ اور پیٹ والی عورتوں کی عدت ف۱۱ یہ ہے کہ وہ اپنا بچہ جنیں ف۱۲

ف۱ جو عورت اپنے خاوند کے سوگ میں ہو یا طلاق بائن کی عدت میں ہو اسکو عدت کے اندر کھلے کھلے طور سے تو نکاح کا پیام دینا حرام ہے لیکن اگر ایک آڑ یا اشارہ کے طور پر پیام کا مضمون ادا کیا جاوے تو جائز ہے مثلاً عورت سے کہے ابھی تو ماشاء اللہ تم جوان ہو یا جان جہان خوبصورت ہو یا میں کیا کروں مجھے ابھی تک عورتوں کی خواہش ہے اور جو عورت طلاق رجعی کی عدت میں ہو اس کو عدت کے اندر بالکل پیام دینا درست نہیں نہ کھلے طور پر نہ اشارے میں ۱۲ ف۲ یعنی دل میں ضرور ان سے نکاح کرنے کا خیال آوے گا اس میں آدمی کا اختیار نہیں اسلیے اللہ نے اسکو معاف کردیا ۱۲ ف۳ یعنی صاف نکاح کا ذکر کرکے ان سے اقرار مدارست کراؤ گو چھپکے ہی ہو ۱۲ ف۴ یعنی جیسے دنیا میں قاعدہ ہے کہ اشارہ میں یہ مضمون ادا کرتے ہیں مثلاً تم ابھی جوان ہو یا خوبصورت ہو یا مجھ کو عورتوں کی ضرورت ہے ۱۲ ف۵ یعنی اللہ تعالٰی میں دونوں صفتیں ہیں تمہاری اس سے ڈرنا چاہیے اور غفاری اس سے امید رکھنا چاہیے بردبار یعنی فوراً عذاب نہیں کرتا باوجودیکہ وہ جو چاہے کرسکتا ہے اس کو کسی کی کچھ پرواہ نہیں ہے ۱۲ ف۶ طلاق کی عدت تو عورت پر جب ہی واجب ہوتی ہے جب خاوند نے اس سے صحبت کی ہو کیونکہ حمل کا گمان ہوتا ہے اور صحبت سے پہلے طلاق دینے میں حمل کا گمان نہیں اسلیے عورت پر عدت نہ ہوگی اور وہ اسی وقت دوسرا نکاح کرسکتی ہے ۱۲ ف۷ اگر مہر مقرر ہوا ہو تو آدھا مہر دو جیسے سورہ بقرہ میں گذر چکا ہے اگر کچھ مہر نہیں ٹھہرا تھا تو ایک پوشاک کا جوڑا دے بعضوں نے کہا یہ آیت سورہ بقرہ کی آیت سے منسوخ ہے بعضوں نے کہا منسوخ نہیں اور نصف مہر کے ساتھ ایک جوڑا بھی دینا ضرور ہے بعضوں نے کہا مستحب ہے یہ طلاق کی صورت میں ہے کہ عورت پر عدت نہیں اگر خاوند نکاح کے بعد صحبت کرنے سے پہلے مرگیا تو عورت کو چار مہینے دس دن عدت کرنا ہوگا ۱۲ ف۸ ہمارے امام احمد بن حنبل کا یہی مذہب ہے کہ رجعت میں تو گواہ کرنا واجب ہے لیکن طلاق میں مستحب ہے عمران بن حصین سے کسی نے کہا کہ ایک شخص نے طلاق دیا اور گواہ نہیں کیا انہوں نے کہا اس نے سنت کے خلاف کیا اسکو چاہیے کہ طلاق اور رجعت دونوں پر گواہ بنالے اور اللہ تعالٰے سے معافی چاہیے ۱۲ (باقی در حاشیہ)

پارہ	سورہ	رکوع		
			اَلْخُلْعُ ۴۶	**باب ۴۶ خلع کا بیان**
۲	البقرہ ۲	۲۹	(۱) وَلَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ شَیْئًا اِلَّآ اَنْ یَّخَافَآ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْھِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِہٖ ؕ تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ فَلَا تَعْتَدُوْھَا ۚ وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○	(۱) اور جو تم اپنی بی بیون کو دے چکے ہو اس کا پھیر لینا درست نہیں ف۱ مگر جب میاں بی بی دونو کو ڈر ہو کہ اللہ کے حکموں پر نہیں چل سکیں گے پھر اگر تمکو یہ ڈر ہو کہ میاں بی بی اللہ کے حکموں (اور قاعدوں) پر نہیں چل سکیں گے تو اگر عورت اپنا پیچھا چھڑانے کو کچھ دے تو ان دونو پر کوئی گناہ نہ ہوگا یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں انسے آگے مت بڑھو (یعنے ان کا خلاف نکرو) اور جو کوئی اللہ کی حدوں سے بڑھ جائے تو ایسے ہی لوگ گناہ گار ہیں۔
۵	النسآء ۴	۱۹	(۲) وَاِنِ امْرَاَۃٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِھَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْھِمَآ اَنْ یُّصْلِحَا بَیْنَھُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَیْرٌ ؕ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ○	(۲) اور اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی شرارت یا بے پرواہی کا ڈر ہو ف۲ تو (میاں بی بی) دونو پر کچھ گناہ نہیں کہ آپس میں صلاح کر کے صلح کر لیں (کچھ ٹھیرا لیں ف۳) اور صلح (ہر حال میں) بہتر ہے ف۴ اور لالچ تو جان سے لگی ہوئی ہے ف۵ اور اگر تم بھلائی ف۶ کرو اور (بد سلوکی حق تلفی ظلم سے) بچے رہو تو اللہ تعالی تمہارے کاموں سے خبردار ہے ف۷
			اَلرَّھْنُ وَالْبَیْعُ وَالْاَمَانَۃُ	**باب ۴۷ رہن اور بیع اور امانت کا بیان**
۳	البقرہ ۲	۳۹	وَاَشْھِدُوْٓا اِذَا تَبَایَعْتُمْ ۪ وَلَا یُضَآرَّ کَاتِبٌ وَّلَا شَھِیْدٌ ؕ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّہٗ فُسُوْقٌۢ بِکُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ وَیُعَلِّمُکُمُ اللّٰہُ ؕ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ○ وَاِنْ کُنْتُمْ عَلٰی سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا کَاتِبًا فَرِھٰنٌ مَّقْبُوْضَۃٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُکُمْ بَعْضًا فَلْیُؤَدِّ الَّذِی اؤْتُمِنَ اَمَانَتَہٗ	(۱) اور سودا کرتے وقت گواہ کر لو ف۸ اور لکھنے والے اور گواہ کو نقصان نہ پہونچے ف۹ اور اگر ایسا کرو ف۱۰ تو تمپر گناہ لازم ہوگا اور اللہ تعالے سے ڈرتے رہو (جو حکم اس نے دیا ہے بسر و چشم بجا لاؤ) اور اللہ تعالی تمہاری تعلیم کرتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ف۱۱ اور اگر تم سفر میں ہو اور تم کو کوئی لکھنے والا نہ ملے تو (روپیہ کے بدل جو وصول کرنا ہے یا چیز کے بدل جو وقت پر لینا ہے) ہاتہ گروی رکھ لو اگر ایک کو دوسرے کا اعتبار ہو تو ف۱۲ جسکا اعتبار

ف۱ یعنی جو حصہ مہر کا تم عورت کو دے چکے ہو ۱۲ ف۲ شرارت یہ ہے کہ عورت کو حقیر سمجھے اس کے پاس سونا بیٹھنا چھوڑ دے اسکا نان و نفقہ نہ دیوے اسکو ناپسند کرتا ہو دوسری خوبصورت عورت پر اسکی آنکھ لگی ہو اور بے پرواہی یہ ہے کہ بیٹھنے اٹھنے ساتھ سونے میں کمی کرے یا انس و محبت چھوڑ دے ۱۲ ف۳ مثلاً عورت اپنی باری چھوڑ دے یا مہر کچھ کم کر دے یا نان نفقہ کم لینے پر راضی ہو جاوے ۱۲ ف۴ شر اور جھگڑا کرنے سے مثلاً عورت خاوند پر نان و نفقہ کی یا اپنے حقوق کی نالش کرے مرد اسکو طلاق دینے پر مستعد ہو یا مار پیٹ کرے رات دن فضیحتا ہو حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بی بی سودہ کو طلاق دینا چاہا انہوں نے کہا یا رسول اللہ مجکو اب مردوں کی خواہش نہیں ہے میں صرف یہ چاہتی ہوں کہ قیامت کے دن آپ کی بی بیوں میں میرا حشر ہو اور میں اپنی باری بی بی عائشہ رضہ کو دے دیتی ہوں آنحضرت صنے منظور کر لیا اور طلاق نہیں دیا تب یہ آیت اتری ۱۲ ف۵ یعنے بخیلی اور حرص تو آدمی کی فطرت میں ہے ہر ایک آدمی اپنا حق پورے طور سے لینا چاہتا ہے اور دوسرے کے حق کی اتنی پرواہ نہیں کرتا عورت چاہتی ہے کہ میں اپنا نان و نفقہ اپنی باری نہ چھوڑوں مرد چاہتا ہے کہ میں عورت کو پیسہ نہ دوں لیکن اپنا کام نکالوں ۱۲ ف۶ اچھا سلوک اور احسان ۱۲ ف۷ تم اگر اپنی بی بی سے اچھا سلوک کروگے رحم اور شفقت سے پیش آؤگے تو اسکا اجر پاؤگے ۱۲ ف۸ خواہ وہ نقد ہو یا ادھار اکثر علما کے نزدیک یہ حکم مستحب ہے اور بعضوں نے کہا واجب ہے ۱۲ ف۹ مثلاً وہ کسی ضروری کام یا حاجت میں مصروف ہوں یا کہیں دور رہتے ہوں اور وہاں سے کھینچکر بلائے جاویں یا لکھنے والے کو اس کی اجرت نہ دیکا وے ۱۲ ف۱۰ یعنے سختی یا گواہ کو نقصان پہونچاؤ ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

۵	النسآء	۸	وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ۔ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا	کیا گیا اسکو چاہیئے کہ دوسرے کی امانت ادا کر دے اور اپنے مالک اللہ سے ڈرتا رہے ف۲ (۲) مسلمانو اللہ تعالیٰ تم کو حکم کرتا ہے کہ امانتیں امانت والوں کو پہونچا دو ف۳
			اَلرِّبٰوا ۴۸	**باب ۴۸ سود کا بیان**
۲	البقرۃ	۳۸	(۱) اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۔ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۔ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ۔ وَاَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ۔ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۔ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۔ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۔	(۱) جو لوگ سود کھاتے ہیں ف۴ وہ (اپنی قبروں سے حشر کے دن) اس طرح سے اٹھیں گے جیسے وہ شخص اٹھتا ہے جسکو آسیب نے لپٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو ف۵ یہ (عذاب) اُن کو اس وجہ سے (ہوگا) کہ وہ کہتے تھے کسی چیز کا بیچنا بھی سود کی طرح ہے ف۶ اور اللہ تعالیٰ نے بیچنے کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا ف۷ پھر جس شخص کو اس کے پروردگار کی طرف سے نصیحت پہونچ گئی اور آیندہ وہ (سود کھانے سے) باز آیا تو جو کھا چکا ف۸ وہ اسکا ہو گیا اور اسکا معاملہ اللہ کے حوالے ہے ف۹ اور ف۱۰ جو کوئی پھر ف۱۱ سود کھائے تو ایسے ہی لوگ دوزخی ہیں وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ف۱۲ اللہ سود کو میٹ ف۱۳ دیتا ہے اور خیرات کو بڑھاتا ہے ف۱۳ اور اللہ ناشکرے گنہگار کو پسند نہیں کرتا ف۱۴
۳	″	″	(۲) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۔ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ۔	(۲) مسلمانو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو سود (لوگوں کے ذمہ پر) باقی رہ گیا ہے اسکو چھوڑ دو (اب نہ لو) اگر تم ایمان رکھتے ہو ف۱۵ پھر اگر ایسا نہیں کرتے (یعنے سود نہیں چھوڑتے) تو اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے کے لیے ہوشیار ہو جاؤ ف۱۶ اور جو (سود کھانے) سے توبہ کرتے ہو تو اپنا اصل روپیہ لے لو نہ تم کسی پر ظلم کرو نہ تم پر کوئی ظلم کرے ف۱۷
۴	اٰل عمران	۴	(۳) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوۤا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۔ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔	(۳) مسلمانو سود مت کھاؤ دونے پر دونا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو تاکہ تم اپنی مراد کو پہونچو ف۱۸

ف۱ یعنے اس کا روپیہ یا چیز جو میعاد پر ٹھیری تھی ۔ ف۲ امانت میں خیانت نہ کرے ۔ ف۳ یعنی جسکی امانت ہے اسی کو دو یہ نہیں کہ زید کی امانت عمرو کے حوالے کرو اس آیت سے شرع کے بہت سے مسئلے نکلتے ہیں اور یہ تمام مسلمانوں کی طرف اس میں اللہ تعالیٰ کے حقوق اور لوگوں کے حقوق سب داخل ہیں خواہ امانت رکھنے والا نیک ہو یا بد جسکی امانت اسی کو دیجاویگی ۔ ف۴ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے نیک لوگوں کا بیان کیا جو رات اور دن اپنے مال کو اللہ کی رضامندی کے لیے خرچ کرتے ہیں انکے مقابل میں وہ لوگ ہیں جو خیرات کو پسند نہیں کرتے رات دن مال کو جوڑنے اور سود پر بڑھانے کی فکر میں رہتے ہیں حالانکہ سود کا لینا اور دینا یہانتک کہ اس کا لکھنا اور گواہ ہونا بھی حرام ہے مگر لینا سب سے زیادہ برا ہے تو انہی لوگوں کو بیان فرمایا ۔ ف۵ مرگی کا عارضہ ہو گیا ہو کیونکہ یہ عارضہ اکثر شیطان کی چپیٹ سے ہوا کرتا ہے اور حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلعم نے آسیب کی چپیٹ سے پناہ مانگی مطلب یہ ہے کہ سود خوار قیامت کے دن اپنی قبروں سے گرتے پڑتے کرتے دیوانوں اور آسیب زدوں کی طرح اٹھیں گے ۔ ف۶ عرب کے کافر اللہ کے حکم پر اعتراض کرتے تھے کہ سود میں اور بیع میں فرق ہی کیا ہے دونوں میں نفع کی غرض ہوتی ہے جیسے کسی نے ایک گھوڑا سو روپیہ کو خریدا اور ڈیڑھ سو کو بیچا ایسے ہی کسی نے کسیکو سو روپیہ دیے اور اس سے ڈیڑھ سو لیے ۔ ف۷ اس میں اسکی بڑی بڑی مصلحتیں ہیں اور ادنیٰ حکمت یہ ہے کہ لوگ لوگوں سے سلوک کریں وقت پر انکی مدد کریں مسلمانی کا شیوہ یہی ہے قرض حسنہ دیویں پھر اپنا اصل مال لے لیویں اگر نفع کمانا منظور ہے تو تجارت اور سوداگری کریں یا دوسرے کو نفع ٹھیرا کر تجارت اور سوداگری کے لیے دیں جسکو مضاربت کہتے ہیں ۔ ف۸ جاہلیت کے زمانہ میں یا سود حرام ہونے سے پہلے ۔ ف۹ کہ اسکو عذاب کرے یا معاف کر دے ۔ ف۱۰ اور بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ سود کا معاملہ اللہ کی طرف ہے یعنے اللہ کا اختیار ہے جب تک چاہے اسکو حرام رکھے ۔ باقی در ضمیمہ

۲۱	الرُّوم	۴	(۴) وَمَا اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا فِيْۤ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ	(۴) اور جو تم سود دیتے ہو کہ لوگوں کا مال بڑھ جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہیں بڑھتا ف

الدَّيْن ۷۹

باب ۷۹ قرض کا بیان

۳	البقرۃ	۳۸	(۱) وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۭ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝	(۱) اور اگر جس پر قرض ہے اسکا ہاتھ تنگ ہو تو اس کو مہلت دو جبتک اسکا ہاتھ کشادہ ہو ف اور اگر اصل روپیہ بھی چھوڑ دو (یعنی کل معاف کر دیا اسمیں کوئی حصہ) تو اور اچھا ہے تمہارے لیے اگر سمجھو ف
"	"	۳۹	(۲) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ۭ وَ لْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۠ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـــًٔا ۭ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ۝	(۲) مسلمانو جب تم ایک مقررہ میعاد پر ادھار کا معاملہ کرو تو اسکو لکھ لیا کرو ف اور جو تم میں لکھنے والا ہو اسکو چاہیے کہ انصاف سے لکھے ف اور لکھنے والے کو چاہیے (جب اسکو لکھنے کو لیے کہیں) جیسا اللہ تعالیٰ نے اسکو سکھلایا ف وہ بھی لکھنے سے انکار نہ کرے اور لکھدے ف اور لکھوا دے وہ جسپر دینا ہو ف اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے جو اسکا مالک ہے اور جو دینا ہے (وہ پورا پورا لکھوا دے) اسمیں کمی نہ کرے اگر جس پر دینا ہو وہ کم عقل ہو یا معذور (مثلاً دیوانہ ہو یا نابالغ یا بوڑھا جو سٹھیا گیا ہو) یا لکھوا نہ سکتا ہو (مثلاً گونگا ہو یا زبان سے ناواقف) تو اس کا ولی (وارث یا وکیل یا مترجم یا حاکم یا قاضی) انصاف سے لکھوا دے
"	"	"	(۳) وَلَا تَسْــَٔـمُوْۤا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰۤى اَلَّا تَرْتَابُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ۭ	(۳) اور معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا میعاد سمیت اس کے لکھنے سے جی مت چراؤ یہ (لکھا وٹ) اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت انصاف کی بات ہے اور اس سے گواہی کی مضبوطی ہوتی ہے اور (آیندہ) کوئی شبہ نہ کرو اس کی زیادہ امید بندہ جاتی ہے ف مگر جب نقد سودا ہو اس ہاتھ دو اس ہاتھ لو تو نہ لکھنے میں تم پر کوئی گناہ نہیں

ف گو دنیا میں سود سے مال بڑھتا ہے مگر خدا تعالیٰ کے ہاں اس میں ترقی نہیں ہوتی بعضوں نے کہا اس آیت میں سود سے یہ مراد ہے کہ کوئی کسی کو تحفہ بھیجے اس نیت سے کہ اسکا بدلہ زیادہ ملیگا تو یہ حلال ہے گو اس میں ثواب نہیں ۱۲ ف یعنے مالدار ہو جاوے جاہلیت کے زمانہ کی طرح یہ نہ کرو کہ میعاد گذرتے ہی اسپر سود لگا دو ۱۲ ف کہ مفلس قرضدار کو قرض معاف کر دینے میں کتنا بڑا ثواب ہے ۱۲ ف خواہ قرض کا معاملہ ہو یعنے کسیکو وعدے پر قرض دو یا لو یا سلم کا معاملہ ہو سلم اسے کہتے ہیں کہ روپیہ پیشگی دیدیا اور مال کا دینا ایک وعدے پر ٹھیرا ۱۲ ف یعنے ٹھیک ٹھیک جیسا معاملہ ٹھیرا ہو ویسا ہی لکھے یہ نہیں کہ ایک فریق کی رعایت سے ایسے لفظ لکھدے جس میں دوسرے کا نقصان ہو آیت سے یہ نکلتا ہے کہ اس قسم کے معاملوں کا لکھنا واجب ہے تاکہ آیندہ جھگڑا نہ ہو لیکن یہ وجوب بعد کی اس آیت سے منسوخ ہو گیا فان امن بعضکم بعضا اور اکثر علما نے کہا ہے کہ لکھنا واجب نہیں اور یہ حکم استحبابی ہے ۱۲ ف اور اپنے فضل و کرم سے اسکو لائق بنایا ۱۲ ف تو لکھنے والے پر لکھنا واجب ہے جب اس کے سوا اور کوئی لکھنا جانتا ہو اور اکثر علما کے نزدیک مستحب ہے ۱۲ ف یعنے جسپر دینا یا مال ہو یعنے مدیون وہ بولتا جاوے ۱۲ ف یعنے اگر معاملہ نہ لکھا جاوے تو یہ اندیشہ رہتا ہے کہ شاید گواہ کچھ بھول جاویں یا آیندہ خود صاحب معاملہ کو کسی بات میں شک پیدا ہو جب دستاویز لکھدی گئی اور گواہوں نے اس پر گواہی کردی تو اب ہر گواہی خوب مضبوط ہو گئی ادھر یہ اسے قوی ہو گئی کہ اب کوئی شبہ پیدا نہ ہوگا ۱۲

			الیمین ۵۰	باب ۵۰ قسم کا بیان
۱	البقرة	۲۰۱	(۱) وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۔ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۔	(۱) (مسلمانو) قسمیں کھا کر اللہ تعالے کو نیکی اور پرہیز گاری ۔ اور لوگوں میں ملاپ کرنے کی روک نہ بناؤ ف اور اللہ تعالے تمہاری قسموں کو سنتا ہے (تمہاری نیت) جانتا ہے لغو قسموں پر اللہ تعالی تم کو نہیں پکڑے گا لیکن اس قسم پر جو جان بوجھ کر دل سے کھاؤ مواخذہ کرے گا اور اللہ تعالی بخشنے والا ہے تحمل کرنے والا ف۲
۶	المائدة	۱۲	(۲) لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۔	(۲) اللہ تعالی تم کو لغو قسموں پر نہیں پکڑے گا ف۳ البتہ ان قسموں پر پکڑے گا جو قصداً تم نے کھائی ہوں ف۴ تو اس کا کفارہ (اتار) یہ ہے کہ دس مسکینوں کو بیچ کا (معمولی) کھانا کھلاؤ جو اپنے بال بچوں کو کھلاتے ہو ف۵ یا دس مسکینوں کو کپڑا پہناؤ ف۶ یا ایک بردہ آزاد کرو ف۷ پھر جسکو مقدور نہ ہو تو وہ تین روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم (قصداً) قسم کھاؤ (پھر اس کو توڑو) اور اپنی قسموں کو تھامے رہو اللہ تعالی اسی طرح اپنے حکم تم سے بیان کرتا ہے اسلیے کہ تم ف۸ شکر کرو
۱۴	النحل	۱۳	(۳) وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۔ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ۭ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِىَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ۭ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ۭ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۔	(۳) اور قسموں کو پکا کرنے کے بعد ان کو نہ توڑو جس حال میں تم اللہ تعالی کو اپنا ضامن کر چکے ہو بیشک اللہ تعالی جو تم کرتے ہو وہ جانتا ہے ف۹ اور (قسم توڑنے میں) اس عورت کی طرح نہ بنو جس نے اپنا کاتا ہوا سوت مضبوط کرنے کے ف۱۰ بعد ٹکڑے ٹکڑے کرکے توڑ ڈالا تم اپنی قسموں کو آپس میں مکر کا ذریعہ کرتے ہو اس لیئے کہ ایک گروہ کو دوسرے گروہ سے زور آور پاتے ہو ف۱۱ اللہ تو ف۱۲ اس سے تمہاری آزمایش کرتا ہے ف۱۳ اور وہ بیشک جن باتوں میں تم اختلاف کرتے ہو قیامت کے دن انکو کھولکر تم سے بیان کردے گا ف۱۴

ف بعض لوگ غصہ میں آنکر اللہ تعالی کی قسم کھا لیتے کہ فلانے سے نیک سلوک نہ کرونگا یا اور کسی اچھی بات کے نہ کرنیکے لیے پھر یہ کہتے کہ اب ہم کیونکر یہ کام کر سکتے ہیں گو وہ اچھا کام ہو کیونکہ وہ اللہ کی قسم کھا چکے ہیں اللہ تعالی نے فرمایا کہ ایسی قسم کو توڑ ڈالو اور نیک کام بجا لاؤ ۱۲ ف۲ لغو قسم یہ ہے جیسے بعض لوگوں کا تکیہ کلام ہوتا ہے واللہ باللہ ہر بات میں کہا کرتے ہیں لیکن قسم کھانے کی نیت دل میں نہیں ہوتی ابن عباس رض اور عائشہ رض اور اکثر علماء سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ ف۳ لغو قسم کی تفسیر سورہ بقرہ کے اٹھائیسویں رکوع میں گذر چکی ہے یعنی جو بے قصد اور بے ارادہ کے تکیہ کلام کے طور پر زبان سے نکلے اور قسم کھانے کی نیت نہ ہو ۱۲ ف۴ قسم کی نیت سے پھر اس کے خلاف کرو ۱۲ ف۵ یعنے صبح اور شام دو وقت کا کھانا ہر مسکین کو دو معمولی کھانے سے مراد یہ ہے کہ جو قسم کھانیوالا اور اسکے بال بچے روزمرہ کھایا کرتے ہیں نہ اعلے قسم کا نہ ادنے قسم کا ۱۲ ف۶ کسی قسم کا کپڑا ہو اگرچہ ہر مسکین کو ایک ایک ہی کپڑا دیدے ۱۲ ف۷ جو مسلمان ہو امام شافعی رح کا یہی قول ہے ۱۲ ف۸ شریعت کے احکام بتلانے پر اسکا الخ ۱۲ ف۹ اگر تم قسم یا عہد کو توڑ دوگے تو وہ تم کو سزا دیگا ۱۲ ف۱۰ بٹنے اور درست کرنے یا محنت اٹھانے کے بعد الخ ۱۲ ف۱۱ عرب کے کافروں کا یہ حال تھا کہ ایک قبیلے سے دوستی کا عہد کرتے قسمیں کھاتے پھر دوسرے قبیلے کو اس سے زبردست پاکر عہد توڑ ڈالتے اور زبردست سے عہد کرتے بعضے کافروں نے ایسا کیا کہ مسلمانوں سے پہلے دوستی کا عہد باندھا پھر دیکھا کہ قریش کے کافر تعداد میں اور سامان میں زیادہ ہیں تو مسلمانوں سے عہد شکنی کرکے ان سے دوستی کرلی ۱۲ ف۱۲ جو ایک گروہ کو زبردست کیا ہے اور دوسرے کو کمزور ۱۲ ف۱۳ کہ تم اپنے عہد پر قائم رہتے ہو یا دوسرے گروہ کو زبردست دیکھ کر اپنے عہد کا خیال چھوڑ دیتے ہو ۱۲ ف۱۴ اللہ ہر ایک کو اس کام کی جزا اور سزا دیگا ۱۲

۱۴	النحل	۱۳	(۴) وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ؕ	(۴) اور اپنی قسموں کو آپس میں مکر کا ذریعہ مت کرو ف ایسا نہ ہو (اسلام پر) تمہارا قدم جم جانے کے بعد پھر اکھڑ جائے ف اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکنے کی سزا میں تم کو تکلیف پہونچے ف اور سخت عذاب ہو۔
۲۸	التحریم	۱	قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ	(۵) اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے (اے مسلمانو!) قسم کا اتار ڈالنا ٹھیرا دیا ہے ف اور اللہ تمہارا کام بنانیوالا (سرپرست) ہے اور وہ خوب جانتا ہے حکمت والا

اَلْحَظْرُ وَالْاِبَاحَةُ ۱۵ — باب ۱۵ حلال حرام مکروہ کا بیان

۲	البقرۃ	۲۱	(۱) اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	(۱) اس نے تو صرف تم پر مردار اور خون (جو بہتا ہو) اور سؤر کا گوشت اور وہ جانور جس پر (کاٹتے وقت) اللہ کے سوا اور کسی کا نام پکارا جائے حرام کیا ہے ف پھر جو کوئی بیقرار ہو جائے لیکن نافرمانی اور سرکشی نہ کرتا ہو اور حد سے زیادہ نہ بڑھے تو اس پر (ان چیزوں کو بھی کھا لینے کا) گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف
۲	۲	۲۷	(۲) يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۭ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۭ	(۲) (اے پیغمبر) مسلمان تجھ سے پوچھتے ہیں شراب پینا اور جوا کھیلنا کیسا ہے تو کہہ ان دونوں چیزوں میں بڑا نقصان ہے اور لوگوں کو کچھ فائدے بھی ہیں مگر ان کا نقصان فائدے سے بڑھ کر ہے ف
۲	۲	۲۸	(۳) نِسَاۗؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۡ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝	(۳) عورتیں تمہاری کھیتی ہیں اپنی کھیتی میں جس طرح سے (یا جہاں سے) چاہو آؤ اور اپنے لیے کچھ آگے بھیجو (یعنے نیک عمل) اور اللہ سے ڈرتے رہو اور سمجھ رکھو (کہ ایک دن) تم کو اس سے ملنا ہے اور (اے پیغمبر) ایمان والوں کو خوشخبری سنا ف
۴	آل عمران	۱۰	(۴) كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِىْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَاۗءِيْلُ عَلٰي نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا	(۴) کھانے کی سب چیزیں بنی اسرائیل پر حلال تھیں مگر جس کو اسرائیل (یعقوب) نے خود اپنے اوپر توریت اترنے سے پہلے حرام کر لیا تھا (اے پیغمبر) کہہ دے اگر تم سچے ہو تو توریت لیکر آؤ

ف کہ دل میں بے ایمانی اور قسم توڑنے کی نیت ہو تو ظاہر میں دوسرے کے پھسلانے کے لیے قسم کھاؤ اس کو ع کی چوتھی آیت ولا تکونوا الآیہ میں یہ مضمون بطریق حکایت بیان کیا تھا اب صاف اسکی ممانعت بیان کر دی تو یہ مضمون مکرر نہیں ہے۔ ف قسم کو توڑ کر تم پھر کافروں میں شریک ہو جاؤ۔ ف یعنے دنیا میں ذلت اور خواری اور آخرت میں عذاب مطلب یہ ہے کہ جب تم قسم توڑو گے اور دغا کرو گے تو دوسرے کافروں کی نظر میں اسلام کی ذلت ہوگی اور وہ مسلمان بننا پسند نہ کریں گے تو تم نے گویا ان کو اسلام سے روکا اس کا عذاب تم پر پڑے گا۔ ف یعنے اگر بری بات پر کوئی قسم کھا بیٹھے تو اللہ تعالیٰ نے اس کا کفارہ مقرر کر دیا ہے جو سورہ مائدہ میں بیان ہو چکا ہے۔ قسم توڑ ڈالے اور کفارہ دے پیغمبر کو بھی چاہیے کہ اپنی قسم توڑ ڈالیں اور حلال چیز کو حلال رکھیں بعضوں نے اس آیت سے یہ نکالا ہے کہ حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر لینا بھی قسم کی طرح ہے جس میں کفارہ واجب ہوتا ہے بعضوں نے کہا آنحضرت صلعم نے کفارہ نہیں دیا کیونکہ آپ کے سب قصور اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیے ہیں۔ ف مرداروں سے دو جانور حدیث شریف کے رو سے نکالے گئے ہیں مچھلی اور ٹڈی وہ حلال ہیں اسیطرح خون میں سے جگر اور کلیجی اور مردار سے مراد اس آیت میں خشکی کے مردار جانور ہیں دریا کے مردار سب حلال ہیں بعض علما کے نزدیک جس جانور پر سوا خدا کے دوسرے کا نام لیا جاوے یعنے ما اہل لغیر اللہ وہ حرام ہے۔ یہ آیت عام ہے ذبح حیوان وغیرہ نذر و سب کو شامل ہے اس لیے کہ حرف ما کا عربی زبان میں صیغہ عموم العام کا ہوتا ہے معلوم ہوا کہ جس کسی چیز پر جانور ہو یا اور کچھ جب غیر کا نام لیا جاوے تو وہ چیز حرام ہو جاویگی تفسیر نیشاپوری میں لکھا ہے کہ اجماع کیا ہے علما نے اس بات پر کہ اگر کسی مسلمان نے کوئی جانور ذبح کیا اور اس کے ذبح کرنے کے ساتھ غیر اللہ کے پاس تقرب چاہا تو وہ مسلمان اس ذبح کرنے سے مرتد ہو جاوے گا اور ذبیحہ اسکا مرتد کے ذبیحہ کی طرح مردار ہو گا اور درمختار میں ہے کہ اگر کسی نے ذبح کیا امیر کے آنے کے وقت یا کسی اور رئیس کے آنے کے وقت تو وہ ذبیحہ حرام ہے کیونکہ اس واسطے کہ اس پر غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہے۔

بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

(مجھ کو) پڑھ کر سناؤ ف پھر جو کوئی بعد اس کے اللہ سبحانہ وتعالی پر جھوٹ باندھے۔ تو ایسے ہی لوگ بے انصاف ہیں ف

المائدۃ ۵ ۱ (۵) اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّى الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ

چارپائے چرنے والے جانور ف تمہارے لیے حلال ہیں مگر جو آگے تمکو پڑھکر سنائے جائینگے ف مگر جب احرام باندھو (حج یا عمرے کا) تو شکار کو حلال نہ جہنا (جیسے ہرن یا نیل گائے) بیشک اللہ جو چاہتا ہے وہ حکم دیتا ہے ف

(۶) حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ

(۶) تم پر مردار حرام ہے ف اور بہتا ہوا خون (جیسے دوسری آیت میں ہے) اور سور کا گوشت ف اور جس جانور پر سوا اللہ کے اور کسی کا نام پکارا جائے ف اور گلا گھٹ کر جو مرے اور جو چوٹ لگ کر مرے اور جو گر کر مرے اور جو سینگ لگ کر مرے اور جسکو کسی درندے نے پھاڑ کھایا ہو مگر جب تم اس کو مرنے سے پہلے حلال کر لو اور جو تھانوں پر ذبح کیا جائے اور پانسے ڈالکر بانٹنا یہ سب باتیں (یا پانسے ڈالنا) گناہ ہے

(۷) فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ يَسْــَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ

(۷) پھر جو بھوک سے بیقرار ہو جائے اور گناہ کرنا نہ چاہے تو اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے ف (اے پیغمبر) لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں (ان پر) حلال کون کونسی چیزیں ہیں کہدے ستھری (یا پاکیزہ کھانے کی چیزیں) ف اور شکاری جانور جو تم نے سدھا رکھے ہوں جنکو تم ان باتوں میں سے کچھ سکھلاتے ہو جو اللہ تعالی نے تم کو سکھلائیں ف وہ اگر تمہارے لیے جانور کو دبوچ رکھیں (اور اس میں سے کھا دیں نہیں) تو اس کو کھاؤ (اگرچہ وہ ذبح کرنے سے پہلے مر گیا ہو) اور اللہ تعالے کا نام اس پر ف لے لیا کرو اور اللہ تعالے سے ڈرتے رہو بیشک اللہ تعالی جلد حساب لینے والا ہے ف آج تم کو سب ستھری چیزیں حلال ہو گئیں ف اور کتاب والوں کا کھانا بھی تمکو حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کو حلال ہے ف

ف یہود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طعنہ دیا کہ تم اپنے تئیں ابراہیم کے طریق پر کہتے ہو اور پھر اونٹ کا گوشت کھاتے ہو اور اسکا دودھ پیتے ہو اور بکری کی رگیں کھاتے ہو حالانکہ یہ سب چیزیں ابراہیم پر حرام تھیں اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف یعنے جب یہ بات معلوم ہو چکی کہ حضرت یعقوب کے وقت تک ان چیزوں میں سے کوئی چیز حرام نہ تھی پھر یہ کہنا کہ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم پر ان کو حرام کیا تھا اللہ پر بہتان کرنا ہے ۱۲ ف جیسے اونٹ گائے بکری ہرن نیل گائے بھینس ۱۲ ف یعنے چوتھی آیت میں اسی سورت کے ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ چارپائے سب جانور حلال ہیں جو گھانس پات کھاتے ہیں مگر چوتھی آیت میں جو جانور حرام کر دیئے گئے ہیں وہ مستثنی ہیں پھر جو چارپائے جانور حلال ہیں ان میں سو بھی شکاری جنگلی جانور احرام کی حالت میں مستثنی ہیں احرام میں ان کا شکار کرنا درست نہیں اسیطرح جو جانور چارپائے ہیں مگر درندے ہیں یعنے گوشت کھاتے ہیں جیسے شیر بھیڑیا لومڑی بلی ریچھ کتا چیتا وغیرہ اسی طرح وہ پرند جانور جو پنجے سے شکار کرتے ہیں حدیث کے رو سے حرام ہیں اور چارپایوں میں سے ہاتھی اور بندر بھی حرام ہیں ۱۲ ف جو اپنی موت سے مر جائے ۱۲ ف حدیث میں ہے کہ دو مردار اور دو خون ہم کو درست ہیں مردار تو ٹڈی اور مچھلی اور خون کلیجی اور تلی ۱۲ ف اسی طرح اسکی ہڈی کھال پٹھے سب نجس ہیں ۱۲ ف۹ یعنے ذبح کے وقت دوسرے کے نام پر ذبح کریں یا ذبح سے پہلے اس جانور پر دوسرے کا نام لیا جاوے اور اسی کی تعظیم کے لیے کاٹا جاوے ۱۲ ف۱۰ یعنے ایسا بیقرار ہو کہ لاچار شخص اگر حلال کھانا نہ پاوے اور بہ مجبوری سد رمق کے موافق ان حرام جانوروں میں سے جنکا بیان اوپر ہوا کچھ کھا لیوے تو اس پر مواخذہ نہ ہوگا اللہ تعالے اسکی خطا بخش دیگا ۱۲ ف۱۱ جو قرآن یا حدیث یا اجماع سے حرام نہیں ہیں ۱۲ ف۱۲ یعنے شکار کا طریقہ اور ادب اور تمیز ۱۲ ف۱۳ یعنے شکاری جانور کو چھوڑتے وقت ۱۲ ف۱۴ یعنی دنیا ہی میں

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
۶	المائدۃ	۱۲	(۸) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝	(۸) مسلمانو! شراب اور جؤا اور بتوں کے تھان اور پانسے (یہ سب) پلید ہیں شیطانی کام اس سے ف بچے رہو تاکہ تم مراد کو پہونچو ف شیطان یہی چاہتا ہے۔ اور کچھ نہیں کہ شراب اور جوئے سے تم میں آپس میں دشمنی اور کینہ کرا دے اور تم کو خدا سبحانہ و تعالے کی یاد اور نماز سے باز رکھے ف تو اب بھی تم باز آتے ہو یا نہیں ف
۷	”	”	(۹) لَیْسَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اَحْسَنُوْا وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝	(۹) جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان پر (پہلے جو کچھ کھا پی چکے اس کا کچھ گناہ نہیں ف جب وہ شرک سے) بچیں اور ایمان پر قائم رہیں اور نیک کام کرتے رہیں پھر (حرام چیزوں سے) بچیں اور ف یقین کریں پھر ف بچیں ف اور اچھے کام کریں اور اللہ نیکوں سے محبت رکھتا ہے ف۹
”	”	۱۳	(۱۰) اُحِلَّ لَكُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَ طَعَامُهٗ	(۱۰) دریا کا شکار اور اس کا کھانا تم کو حلال ہے
”	”	۱۴	(۱۱) مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِیْرَةٍ وَّ لَا سَآئِبَةٍ وَّ لَا وَصِیْلَةٍ وَّ لَا حَامٍ وَّ لٰكِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝	(۱۱) اللہ تعالے نے کوئی حکم نہیں دیا بحیرہ کا اور نہ سائبہ کا اور نہ وصیلہ کا اور نہ حام کا لیکن کافر اللہ سبحانہ و تعالی پر جھوٹ باندھتے ہیں اور بہتیرے ان میں عقل نہیں رکھتے ف۱۰
۸	الانعام	۱۴	فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰیٰتِهٖ مُؤْمِنِیْنَ ۝ وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَ قَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَیْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَیْهِ وَ اِنَّ كَثِیْرًا لَّیُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِیْنَ	۱۲ اگر تم کو اللہ کے حکموں کا یقین ہے تو اس جانور کو کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا جائے ف اور جس جانور پر (کاٹتے وقت اللہ کا نام لیا گیا اس میں کیوں نہ کھاؤ ف اور اللہ تعالی نے تو جو چیزیں تم پر حرام کی ہیں وہ کھول کر تم سے بیان کر دیں ف انہیں بھی جب کھانے پر مجبور ہو جاؤ تو درست ہیں اور بہت لوگ (عرب کے مشرک) اپنی خواہشوں پر لوگوں کو بہکاتے ہیں انکو علم (ولم) کچھ نہیں بیشک تیرا مالک حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے ف۱۲
”	”	”	(۱۳) وَ لَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ	۱۳ اور جس جانور پر (کاٹتے وقت) اللہ تعالی کا نام نہ لیا جائے اس کو مت

ف۱ یعنی ان سب پلید کاموں سے ۔ ف سورۂ بقرہ کے ستائیسویں رکوع میں خراب اور جوئے کی اور اسی سورت کے پہلے رکوع میں تھان اور پانسوں کی تفسیر گذر چکی ہے یہ اخیر آیت ہے جو شراب کے باب میں اتری اور اس کے اترنے سے شراب بالکل حرام ہو گیا حضرت علی رضی نے کہا جو سرا اور شطرنج بھی جوا ہے انس رضی سے بھی ایسا ہی منقول ہے ابن عمر رضی نے کہا شطرنج جوئے سے بھی زیادہ بری ہے ف شرابی شراب پیکر اور ستو لے ہو کر لڑائی اور فساد جنگ کرتے ہیں جواری اپنی جورو تک کو جوئے میں ہار دیتے ہیں پھر جس سے ہارتے ہیں اسکے دشمن بن جاتے ہیں یہ سب شیطان کی چال ہے ف یعنے شراب اور جوئے کو اب بھی چھوڑتے ہو یا نہیں جب یہ آیت اتری تو حضرت عمر رضی نے کہا مالک ہمارے ہم باز آئے ف یعنے شراب اور جوئے کے حرام ہونے سے پہلے جو لوگ شراب پیتے تھے یا جوا کھیلتے تھے تو اس کام کا مواخذہ ان سے نہ ہوگا۔ یہ آیت اس وقت اتری جب بعضے صحابہ نے کہا ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو شراب پیا کرتے تھے اسی طرح ان لوگوں کا جو احد کی لڑائی میں شہید ہو گئے اور انکے پیٹ میں شراب تھی ف اور انکے حرام ہونے کا الخ ف سب بری باتوں سے ف یا تقوی پر قائم رہیں ف اس آیت میں اتقوا کا لفظ تین بار ہے اور امنوا کا دو بار بعضوں نے کہا یہ صرف تاکید ہے بعضوں نے اسکے معنے لیے ہیں جو اوپر بیان ہوئے ف بحیرہ کا ذکر جب کوئی اونٹنی پانچ بچے جن چکتی تو اسکا کان چیر کر بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے نہ اس پر سواری کرتے نہ اسکا دودھ نچوڑتے اسکو بحیرہ کہتے ۔ سائبہ سے سانڈ مراد ہے نر ہو یا مادہ بعضے منت کا سانڈ چھوڑتے وہ جانور ہر جگہ چرتا پھرتا اس سے کوئی سواری یا محنت نہ لیتے وصیلہ سے اونٹنی یا بکری مراد ہے جو نر و مادہ بچے برابر جنے حام اس نر اونٹ کو کہتے جب جب کا پوتا سواری کے لائق ہو جاتا پھر اسکو سواری نہ کرتے اور کہتے اس نے اپنی پشت سواری سے بچا لی ف ف کاٹتے وقت یا شکار کرتے وقت ف اور جو اپنی موت مر جاوے یا ذبح کے وقت اس پر اللہ کے سوا اور کسی کا نام لیا جاوے اس کا گوشت کھانا حرام ہے ف مراعت سے کھا وہ حلال ہے ف (باقی حاشیہ)

			وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ	کھاؤ ف اور اس میں سے کھانا گناہ ہے
۸	الانعام	۱۶	(۱۴) وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ وَ قَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝	(۱۴) اور مشرک کہتے ہیں یہ جانور اور کھیت اچھوتے ہیں (یعنی) انکو کوئی نہیں کھا سکتا مگر جسکو ہم چاہیں اپنے خیال کے مطابق وہ کھا سکتا ہے ف اور کچھ جانور ایسے ہیں جنکی پیٹھ پر سوار ہونا منع ہے ف۳ اور کچھ جانوروں پر ف۴ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتے بلکہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے کو ف وہ ان کے جھوٹ باندھنے کی سزا انکو جلد دیگا اور کہتے ہیں کہ ان جانوروں کے پیٹ میں ف جو (بچہ) ہے وہ خاص ہمارے مردوں کو ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے (اگر زندہ پیدا ہو) اور اگر مرا ہوا ہو تو سب (مرد اور عورتیں) اس میں شریک ہیں ف اللہ تعالیٰ ان کو اس کہنے کا جلد بدلہ دیگا وہ حکمت والا ہے جاننے والا
"	"	۱۸	(۱۵) قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	(۱۵) (اے پیغمبر ان مشرکوں سے) کہدے مجھ پر جو اترا ہے (یعنی قرآن) اس میں تو کوئی چیز کسی کھانیوالے پر جو اس کو کھائے حرام نہیں پاتا ہاں مگر یہ کہ مردار ہو یا بہتا خون یا سور کا گوشت وہ نجس ہے یا گناہ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی جانور پر دوسرے کا نام پکارا جائے پھر جو کوئی (بھوک سے) بیقرار ہو جائے کسی پر زیادتی نہ کرتا ہو نہ حد سے بڑھے تو تیرا مالک بخشنے والا مہربان ہے ف۹
"	الاعراف	۴	(۱۶) قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ	(۱۶) (اے پیغمبر) ان سے پوچھ اللہ تعالیٰ نے جو بناؤ اپنے بندوں کے لیے ف نکالا ہے اور کھانے پینے کی ستھری چیزیں انکو کس نے حرام کیا ہے (اے پیغمبر) کہدے یہ چیزیں دنیا کی زندگی میں تو مومنوں کے لیے ہیں ف۱۱ اور قیامت کے دن تو خاص مومنوں ہی کے لیے ہیں ہم اسی طرح ف۱۲ جاننے والوں کے لیے کھول کر آیتوں کو بیان کرتے ہیں (اے پیغمبر) کہدے میرے مالک نے تو صرف برے (بے شرمی کے) کاموں کو ف۱۳ حرام کیا ہے کھلم کھلا ہو یا چھپا کر اور گناہ کو اور ناحق ستانے (یعنی ظلم) کو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنیکو جس کی

ف۱ خواہ بھول سے اللہ کا نام نہ لیا جاوے خواہ عمداً بسم اللہ ترک کی ہو ہر حال میں وہ جانور حرام ہے بعضوں کا یہی قول ہے بعضوں نے کہا اگر بھولے سے نہ کہے تو حلال ہے جو عمداً بسم اللہ ترک کرے تو وہ حرام ہے حنفیہ کا یہی مذہب ہے بعضوں نے کہا ہر حال میں حلال ہے اسلیے کہ حدیث میں ہے مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے اسکا نام لیوے یا نہ لیوے شافعیہ کا یہی مذہب ہے وہ کہتے ہیں اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے سوا دوسرے کسی کا نام جس جانور پر لیا جاوے وہ حرام ہے ۱۲ ف۲ یعنی نام کی مسلمان ہند کی عورتیں بھی انہی مشرکوں کے قدم بقدم بعضی کھانوں کو اچھوتا جانتی ہیں مثلاً حضرت بی بی صاحبہ کی صحنک سہاگنوں کو کھانے دیتی ہیں مردوں کو اور بیوہ عورتوں کو اس میں سے کھانے نہیں دیتیں یہ سب شرک اور کفر کی رسمیں ہیں مسلمانوں کو لازم ہے کہ اپنی عورتوں کو توبہ کرائیں اور ان واہی رسموں کو ان سے چھڑائیں ۱۲ ف۳ جیسے بحیرہ سائبہ حام وغیرہ جنکا ذکر سورہ مائدہ کے چودھویں رکوع میں ہو چکا ۱۲ ف۴ ذبح کیوقت ف بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہیں ۱۲ ف جنکو منتے بتوں کے نام پر چھوڑ رکھا ہے ۱۲ ف یعنی سب کھا سکتے ہیں ۱۲ ف اسکو یہ چیزیں بھی بقدر ضرورت درست ہیں ۱۲ ف۹ اس آیت کی تفسیر کچھ تو سورہ مائدہ کے پہلے رکوع میں اور کچھ سورہ بقرہ کے اکیسویں رکوع میں گذر چکی ہے پہلے یہی چیزیں حرام ہوئی تھیں پھر سورہ مائدہ میں اور چند چیزیں حرام ہوگئیں یعنی منخنقہ موقوذہ وغیرہ اور حدیث میں درندہ اور پنجہ دار شکاری پرندہ اور گھریلو گدھا اور کتا حرام ہوا ۱۲ ف۱۰ زمین سے یا جانور سے یا درخت سے ۱۲ ف۱۱ اور کافروں کے لیے بھی ۱۲ ف جیسے یہ بیان کیا اللہ تعالیٰ کو ایک الخ ۱۲ ف۱۳ جیسے زنا اغلام وغیرہ کو ۱۲ ف مثلاً کپڑا ریشم اون جواہرات وغیرہ ۱۲ ف یعنی یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں بندوں کو ان سے زیب و زینت اور مزہ لینا چاہیے اور پھر اسکا شکر بجا لانا ۱۲ سید علامہ نے کہا حلال لباس اگرچہ وہ کیسا ہی بیش قیمت ہو پہننے میں کوئی قباحت نہیں اسیطرح زیب و زینت کرنا اور جس نے اسکو درویشی کے خلاف سمجھا اس نے غلطی کی ابن جریر طبری نے کہا جس نے روئی اور ریشم پر کمبل کو اختیار کیا یا گوشت ہوتے ہوئے دال کو اس نے غلطی کی ۱۲ ف عباس نے کہا جاہلیت کے زمانہ میں مشرک لوگ جب حج کے دن آتے تو چربی اور گوشت اور گھی اپنے اوپر حرام کرتے اسکے بعد یہ آیت اتری ۱۲ ف یعنی لوہے کا جابذیہ دہ کیا جواب دے سکتے ہیں ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝	اس نے کوئی سند نہیں اتاری اور اللہ تعالیٰ پر وہ بات لگانے کو جو تم کو معلوم نہیں ہے
۱۱	یونس	۶	(۱۷) قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ۝ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝ وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَھُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝	(۱۷) اے پیغمبر لوگوں سے پوچھ بھلا بتلاؤ تو سہی اللہ تعالیٰ نے جو روزی تمہارے لیے اتاری پھر تم نے اس میں سے کچھ حلال ٹھیرائی کچھ حرام (اے پیغمبر کہہ دے) کیا اللہ نے تم کو (یہ) حکم دیا یا تم (اپنی طرف سے) اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہو ف۱ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں انہوں نے قیامت کے دن کو کیا سمجھ رکھا ہے ف۲ بیشک اللہ تعالیٰ تو لوگوں پر فضل کرتا ہے ف۳ لیکن بہت لوگ شکر نہیں کرتے ف۴
۱۴	النحل	۱۵	(۱۸) فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ۝ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۠ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝	۱۸ تو اللہ تعالیٰ نے جو تم کو پاکیزہ حلال روزی دی ہے اسکو کھاؤ ف۱ اور اگر تم خاص خدا کو پوجتے ہو تو اس کی نعمت کا شکر (بھی) کرو اس نے تو تم پر (کچھ) حرام نہیں کیا مگر مردار اور خون اور سور کا گوشت۔ اور جس جانور پر اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کا نام پکارا جائے ف۲ پھر جو شخص (مارے بھوک کے) بیقرار ہو (اور دوسرے بھوکے پر) ظلم نہ کرے نہ ضرورت سے زیادہ کھائے تو اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے اور تمہاری زبانوں سے جو جھوٹ نکلتا ہے اس کے (بنا) پہ نے کے (لیے یوں مت کہو یہ حلال ہے یہ حرام ہے ف۳ تاکہ خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے لگو بیشک جو لوگ خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ کبھی بامراد نہ ہونگے یہ ف۴ تھوڑا سا (چند روزہ دنیا کا) فائدہ ہے اور ف۵ (آخرت میں) تکلیف کا عذاب ہونے والا ہے
۱۷	الحج	۴	(۱۹) وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ	۱۹ اور (مسلمانو) تمہارے لیے چوپائے جانور ف۱ حلال ہیں مگر جو تم کو پڑھ کر (قرآن میں) سنائے جاتے ہیں ف۲
۱۸	النور	۴	(۲۰) وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى	۲۰ اور اپنا سنگار نہ دکھائیں ف۳ مگر جو سنگار کھلا رہتا ہے ف۴ اور اپنے (گریبانوں پر اوڑھنیاں ڈالے رہیں ف۵ اور اپنا پوشیدہ

ف۱ جیسے سائبہ اور وصیلہ اور حام کو حرام ٹھیرایا تھا اور مردار کو حلال اسکا بیان سورہ مائدہ اور سورہ انعام میں گذرا ۱۲ ف۲ سید علامہ رحمہ نے کہا ہمارے زمانے میں بہ بدعتی ہو نام کے مسلمان ان مشرکوں کی پیروی کرتے ہیں اور بزرگوں کے نام کی منتیں ملتے ہیں اور نذریں چڑھاتے ہیں اللہ ان کے کھانوں کو کہتے کہ یہ حلال جانتے ہیں کسی کے لیے حرام یہ سب شیطان کا اظہار ہے شریعت میں ایسی باتوں کی کوئی اصل نہیں ہے ۱۲ ف۳ کیا وہ ایسا آسان ہو کر بغیر مواخذہ کے گذر جاویگا ۱۲ ف۴ کہ ان کو جلدی عذاب نہیں کرتا ۱۲ ف۵ اور گناہ سے باز نہیں آتے اپنی طرف سے اللہ کے دیے ہوئے رزق کو حلال اور حرام ٹھیرا لیتے ہیں ۱۲ ف۶ یہ حکم مسلمانوں کو ہے اور بعضوں نے کہا مکہ کے مشرکوں کو ۱۲ ف۷ بت ہو یا تھان یا جھنڈا یا شدہ یا قبر یا جن یا نبی یا ولی ہر حال میں وہ جانور حرام ہے سید علامہ نے کہا جب کسی جانور پر اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کا نام پکارا گیا مثلاً شیخ سدو کا بکرا یا سید احمد کبیر کی گائے یا اجالی شاہ کا مرغا تب وہ حرام ہو گیا گو ذبح کے وقت اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاوے اور شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی نے اس آیت کی یہی تفسیر کی ہے اور وہی حق ہے ۱۲ فتح ف۸ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے مت کہو اپنی زبانوں کے جھوٹ بتلانے سے کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے مطلب یہ ہے کہ صرف زبانی باتوں سے کسی چیز کو حلال اور حرام ٹھیرا دو جب تک اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی کلام میں اسکی دلیل نہ ملے ابن مسعود نے کہا جب میں یہ آیت پڑھی تو آج تک ہر فتوی دینے سے ڈرتا ہوں ۱۲ ف۹ جس مطلب کے لیے خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں ۱۲ ف۱۰ اسکا نتیجہ نہایت خراب ہے ۱۲ ف۱۱ جیسے اونٹ گائے بکری ۱۲ ف۱۲ جیسے مردار سور وغیرہ ۱۲ ف۱۳ جیسے پازیب بالی لچھے وغیرہ ۱۲ ف۱۴ جیسے انگشتری سرمہ وغیرہ ۱۲ ف۱۵ کہنہ میں ہر گناہ داخل ہے بعضوں نے کہا اس سے مراد ہے بعضوں نے کہا بڑے کاموں سے کبیرہ اور گناہ سے صغیرہ گناہ مراد ہیں ۱۲ ف۱۶ یعنے سر اور سینہ اور گردن چھپائے رہیں جاہلیت کے زمانہ میں عورتیں دوپٹہ کو پیٹھ پر ڈال لیتیں اور سامنے سے گریبان کھلا رہتا اس میں سے سینہ نظر آتا حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں اللہ تعالیٰ مہاجرین کی عورتوں پر رحم کرے جب یہ آیت اتری تو انہوں نے اپنی چادروں کو پھاڑ کر ان میں سے اوڑھنیاں بنا لیں ۱۲

جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ

۱۸ النور ۸

(۲۱) وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَلَا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالَاتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَفَاتِحَهُ أَوْ صَدِيقِكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا جَمِيعًا

سنگار کسی کو، نہ دکھائیں مگر اپنے خاوندوں کو یا اپنے باپوں کو یا اپنے سسروں کو یا اپنے بیٹوں کو یا اپنے خاوند کے بیٹوں کو یا اپنے بھائیوں کو یا اپنے بھتیجوں کو یا اپنے بھانجوں کو یا اپنی (دین والی) عورتوں کو ف یا اپنے غلاموں کو ف یا گھر کے کام کاج کرنے والے مردوں کو جن کو (عورت کی) خواہش نہیں ف یا ان لڑکوں کو جو عورتوں کے بھید سے آگاہ نہیں ہیں ف اور اپنے پاؤں (چلتے چلتے) زمین پر نہ دھمکیں کہ (لوگوں کو) ان کے سنگار کی خبر ہو جس کو چھپاتی ہیں ف

(۲۱) اور جو بڑی بوڑھی عورتیں ہیں جن کا حیض بند ہو گیا ہے ان کو نکاح (یا اولاد) کی امید نہیں رہی وہ اگر (گھروں میں) اپنے کپڑے (مثلاً دوپٹہ وغیرہ) اتار کر رہیں تو ان پر کچھ گناہ نہیں ف مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ اپنا بناؤ دکھاتی پھریں ف اور جو (اس سے بھی) بچی رہیں ف تو ان کے لیے بہتر ہے اور اللہ تعالےٰ سب سنتا جانتا ہے ف اندھے پر کوئی حرج نہیں نہ لنگڑے پر کوئی حرج ہے نہ بیمار پر کوئی حرج ہے نہ خود تم پر اگر تم اپنے گھروں میں سے (جن میں تم خود رہتے ہو، یا تمہاری اولاد رہتی ہے) کھاؤ یا اپنے باپ دادا کے گھروں میں سے یا اپنی (دو) ماؤں کے گھروں میں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں میں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں میں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں میں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں میں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں میں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں میں سے یا ان گھروں میں سے جن کی کنجیاں تمہارے اختیار میں ہیں ف یا اپنے دوست کے گھروں میں سے ف تم پر کچھ گناہ نہیں

ف یعنی مسلمان عورتوں کو اکثر علماء نے کہا ہے کہ کافر عورتوں کو دکھانا درست نہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ کو لکھا کہ مسلمان عورتوں کو کافر عورتوں کے ساتھ حمام میں جانے دیں ف اور خاوند کے بیٹوں میں خاوند کے پوتے اور نواسے سب آ گئے اور چچا اور ماموں سے بھی پردہ واجب نہیں ہے مگر بعضے علماء نے کہا ہے کہ ان سے بھی پردہ کرنا بہتر ہے ایسا نہ ہو وہ اپنے لڑکوں سے جن سے نکاح درست ہے ان عورتوں کا حال بیان کریں ف اکثر علماء کے نزدیک غلام اپنی مالکہ کا محرم ہے وہ اپنی مالکہ کے سب اعضاء دیکھ سکتا ہے سوا ان حصوں کے جو کھٹنے سے ناف تک ہیں ف بالکل بوڑھے ہوں جیسے کہا ابن عباس نے کہا خواجہ سرا مراد ہیں جو نامرد ہوتے ہیں یا مجبوب یعنی جن کو شہوت نہ رہی ہو ف یعنے ابھی جوانی کو نہیں پہونچے یا عورتوں کے حال سے واقف نہیں ہیں کہ مرد اور عورت میں کیا کام ہوتا ہے یا جماع پر قادر نہیں ہیں ف مطلب یہ ہے کہ پاؤں زور سے مارتی ہوئیں اس طرح نہ چلیں کہ پائے زیب کی جھنکار مردوں کے کان تک پہونچے حالانکہ عورتوں کی آواز غیر محرم مرد کو سننا جائز ہے تو ان کی پازیب کی آواز سننا کیونکر منع ہوگی مگر یہ حکم احتیاطاً ہے بطور سد ذریعے تاکہ مردوں کو ان کی رغبت پیدا نہ ہو ف کیونکہ مردوں کی نظر ان پر نہیں پڑتی بوڑھی سمجھ کر ہر کوئی نفرت کرتا ہے ف اس نیت سے دوپٹہ وغیرہ اتاریں کہ لوگ ان کا بناؤ دیکھیں ف یعنے پورا ستر رکھیں جوان عورتوں کی طرح ف مطلب یہ ہے کہ بوڑھی عورتیں جو بیاہ شادی کے قابل نہ رہی ہوں وہ اگر گھر میں صرف کرتے پاجامہ سر بند بنے رہیں اور چادر دوپٹہ نہ اوڑھیں تو کچھ قباحت نہیں ہے بشرطیکہ ان کی نیت یہ نہ ہو کہ مردوں کو اپنا بناؤ سنگار دکھائیں ورنہ حرام ہے اور بہتر یہ ہے کہ وہ بھی جوان عورتوں کی طرح کپڑے اوڑھے رہیں ف یعنے تمہاری قبضے میں ہیں مثلاً دار وغہ یا وکیل جس کو اجازت ہو گھر میں سے کھا سکے یا باغ کا مالی یا بکریوں کا گڈریا وہ باغ کے پھل اور بکریوں کے دودھ میں سے کھا سکتا ہے یا غلام لونڈی کے گھر مراد ہیں ف (باقی حد صفحہ)

			اَوْ اَشْتَاتًا ؕ	اگر تم سب ملکر (ایک دسترخوان پر) کھاؤ یا الگ کھاؤ ف

اَلشَّهَادَةُ (۵۲)

باب ۵۲ گواہی کا بیان

۱	اَلْبَقَرَة	۱۰	(۱) وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ	اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا کہ خدا تعالیٰ کی گواہی کو جو اس کے پاس ہو چھپائے ف
۲	”	۳۹	(۲) وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ	(۲) اور اپنے لوگوں میں سے (یعنے مسلمانوں میں سے) جن کو تم پسند کرو دو مردوں کو گواہ کر لو ف۳ اگر دو مرد گواہ نہ ہو سکیں تو ایک مرد اور دو عورتوں کو سہی ف۴ اس لیے کہ اگر ایک عورت بھول جائے (کیونکہ ان کا حافظہ ناقص ہوتا ہے) تو دوسری اس کو یاد دلا دے اور جب گواہ (گواہی کے لیئے) بلائے جائیں تو انکار نہ کریں ف۵
۳	”	”	(۳) وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۠	۳۔ اور گواہی کو مت چھپاؤ ف۶ اور جو گواہی کو چھپائے اسکا دل گنہگار ہے ف۷ اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو جانتا ہے
۴	”	”	(۴) وَاَشْهِدُوْۤا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ؕ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌ ۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ	۴۔ اور سودا کرتے وقت گواہ کر لو ف۸ اور لکھنے والے اور گواہ کو نقصان نہ پہنچے ف۹ اور اگر ایسا کرو ف۱۰ تو تم پر گناہ لازم ہوگا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو (جو حکم اس نے دیا ہے بسر و چشم بجا لاؤ) اور اللہ تعالیٰ تمہاری تعلیم کرتا ہے اور اللہ تو سب کچھ جانتا ہے ف۱۱
۳	اٰلِ عِمْرَان	۲	(۵) شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا ۢ بِالْقِسْطِ ؕ	۵۔ اللہ تو اس بات کا گواہ ہے کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور فرشتے اور علم والے بھی (گواہ ہیں) انصاف کے ساتھ حکومت کر رہا ہے
۵	النِّسَاء	۲۰	(۶) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى	۶۔ مسلمانو! انصاف پر قائم رہو خدا سے ڈر کر گواہی دو (یعنے سچی بات کہو) اگرچہ خود تمہارے یا ماں باپ یا عزیزوں کے خلاف ہو ف۱۲ اگر کوئی مالدار یا مفلس ہے تو اللہ تعالیٰ ان کا مالک ہے ف۱۳ تم انصاف کو چھوڑ کر (نفس کی) خواہش پر

ف۱ عرب کے ملک میں دو قسم کے لوگ تھے بعضے اکیلا کھانا برا جانتے تھے بعضے لوگوں کے ساتھ ملکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دونوں باتیں جائز ہیں اسلام میں کوئی تکلیف نہیں ایک حدیث میں ہے کہ ملکر کھاؤ تو اللہ تعالیٰ تم کو برکت دے اور سفر میں سب لوگ اپنے اپنے توشے نکالو اور ملا کر بانٹ لو اس میں بہت برکت ہوگی ۱۲ ف۲ بنی اسرائیل توریت اور اگلی کتابیں پڑھے ہوئے تھے وہ خوب جانتے تھے کہ ابراہیم ؑ اور اسمعیل ؑ اور اسحاق ؑ اور یعقوب ؑ کا زمانہ حضرت موسےٰ ؑ اور حضرت عیسیٰ ؑ سے بہت پہلے تھا تو وہ یہودی یا نصرانی کیونکر ہو سکتے ہیں وہ پکے مسلمان تھے لیکن اس بات کو چھپاتے تھے اور ان پیغمبروں کو اپنے طریق اور مذہب پر بتلاتے تھے بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت کو چھپایا جو اگلی کتابوں میں موجود تھی ۱۲ ف۳ گو وہ آزاد نہ ہوں غلام ہوں ۱۲ ف۴ یہ دو عورتیں ملکر ایک مرد کے قائم مقام ہوں گی (آیت سے یہ نکلتا ہے کہ نری عورتوں کی گواہی درست نہ ہوگی اور مرد کے ساتھ ملکر بھی مالی معاملات میں جائز ہے ۱۲ ف۵ یعنے جب قاضی ان کو گواہی دینے کے لیے طلب کرے تو بلا عذر حاضر ہوں اور گواہی دیں ۱۲ ف۶ جب گواہی دینے کے لیے بلائے جاؤ ۱۲ ف۷ دل تمام اعضا کا سردار ہے جیسے حدیث میں ہے کہ بدن میں ایک بچہ ہے اگر وہ درست ہوا سارا بدن درست ہوا اگر وہ بگڑا تو سارا جسم بگڑا سن لو وہ دل ہے جب دل گناہ میں پھنس گیا تو اور اعضا کا کیا ٹھکانا ۱۲ ف۸ خواہ وہ نقد ہو یا ادھار اکثر علماء کے نزدیک یہ حکم مستحب ہے اور بعضوں نے کہا واجب تھا پھر منسوخ ہے ۱۲ ف۹ مثلاً کسی ضروری کام یا حاجت میں مصروف ہوں یا کہیں دور رہتے ہوں اور وہاں سے کھینچ کر بلائے جاویں یا لکھنے والے کو اسکی اجرت نہ دی جاوے ۱۲ ف۱۰ یعنے کاتب یا گواہ کو نقصان پہنچاؤ ۱۲ باقی در ضمیمہ

			بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝	مت چلو ف۱ اور اگر (گواہی میں) پیچ کرو گے ف۲ یا بچا جاؤ گے ف۳ تو اللہ (تبارک وتعالے) کو تمہارے کاموں کی خبر ہے ف۴
۶	المائدہ	۲	(۷) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ۭ اِعْدِلُوْا ۣ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝	(۷) مسلمانو! خدا واسطے انصاف کے ساتھہ گواہی دینے پر مستعد رہو اور لوگوں کی دشمنی تم سے بے انصافی نہ کرائے انصاف کرو انصاف ہی پرہیزگاری تک پہونچنے کی نزدیک راہ ہے اور اللہ تعالے سے ڈرو کیونکہ اللہ تعالی کو خبر ہے جو تم کرتے ہو ف۵
۷	〃	۴	(۸) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ۭ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ۝ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَآ ڮ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰي وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ	(۸) مسلمانو! جب تم میں سے کوئی مرنے لگے تو آپس کی گواہی وصیت کے وقت تم میں سے ف۶ دو معتبر شخصوں کی ہونا چاہیے یا اگر تم سفر میں ہو وہاں موت کی مصیبت آ لگے ف۷ تو غیر ہی ف۸ دو شخص سہی ف۹ تم (ان میں سے کسی) کو شک پیدا ہو تو (عصر کی) نماز کے بعد ف۱۰ ان دونو گواہوں کو کھڑا کرو وہ اللہ کی قسم کھائیں ہم کو اس گواہی سے دنیا کمانا منظور نہیں ہے گو جس کے لیے ہم گواہی دیں (یا قسم کھائیں) وہ ہمارا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو اور ہم اللہ تعالی کی گواہی چھپانیوالے نہیں ایسا کریں تو بیشک ہم (خدا کے) قصوروار ہیں ف۱۱ پھر اگر معلوم ہو کہ انہوں نے اپنے تئیں گنہگار کیا ف۱۲ تو وہ دو گواہ انکی جگہہ کھڑے ہوں جنکو میت کے بہت نزدیک کے دو رشتہ داروں نے گواہی کے لائق سمجھا ہو ف۱۳ اور وہ اللہ تعالی کی قسم کھا کر کہیں کہ ہماری گواہی پہلے دونو گواہوں کی گواہی سے زیادہ معتبر ہے ف۱۴ اور ہم نے کوئی ناحق بات نہیں کی ایسا کیا ہو تو بے شک ہم گناہگار ہیں (اس تدبیر) سے ف۱۵ یا تو ٹھیک ٹھیک گواہی دینے کی زیادہ امید ہوگی ف۱۶ یا یہ ہوگا کہ وہ (یعنے وصی اور گواہ) ڈریں گے ایسا نہ ہو ہماری قسم کھانے کے بعد پھر (وارثوں کو) قسم دیجائے

ف۱ یعنے نفس کہتا ہے ایک کی رعایت کرو ایک پر ظلم کرو اور انصاف کو برا جانتا ہے تم اسکی خواہش پرست چلو ۱۲ ف۲ ایسی بات بنا کر کہو گے جس میں ایک فریق کا نقصان ہو دوسرے کا فائدہ ہو ۱۲ ف۳ یعنے کھری بات نہ کہو گے یا بالکل گواہی نہ دو گے ۱۲ ف۴ جیسا کرو گے پھر پاؤ گے سید علامہ نے کہا اس آیت میں قاضی اور گواہ دو نو کو نصیحت ہے قاضی کو یہ ہے کہ بات کہنا جس سے ایک فریق کا فائدہ ہو دوسرے کا نقصان یا ایک فریق کی طرف بالکل توجہ کر دوسرے کی جانب متوجہ ہونا سخت گناہ ہے ۱۲ ف۵ یہ خطاب ہے قریش کے لوگوں کو جو مسلمان ہو ان سے بعض لوگوں نے کفر کی حالت میں بہت دشمنی کی تھی یہ اسلام لائے تو انکے دلوں میں انکے ساتھ دشمنی کرنیکا خیال باقی رہا اللہ نے فرمایا کہ اسلام اور پرہیزگاری کو انصاف لازم ہے اگلی دشمنی کا خیال کر کے انصاف سے مت گذرو عبد اللہ بن کثیر نے کہا یہ آیت خیبر کے یہودیوں کے حق میں اتری انکا قصہ آگے آتا ہے ف۶ تم مسلمانوں میں یا عزیزوں میں سے ۱۲ ف۷ اور مسلمانوں سے گواہ نہ ملیں یا عزیز و اقربا میں سے گواہ نہ ہو سکیں ۱۲ ف۸ یعنی کافر یا جن سے قرابت نہ ہو ۱۲ ف۹ پھر جب یہ دونوں گواہ وارثوں کے پاس آئیں اور اداء وارثوں کو ترا(؟) کہ یہ گواہ جھوٹے ہیں اور میت کا کچھ مال اڑانا چاہتے ہیں ۱۲ ف۱۰ جو مسلمانوں اور کافروں سب کے نزدیک متبرک وقت ہے ۱۲ ف۱۱ جسکو ادا کرنیکا اللہ تعالی نے حکم دیا ہے اور چھپانے سے منع کیا ہے ۱۲ ف۱۲ بعض لوگوں نے کہا وصیت کیوقت اگر آدمی سفر میں ہو اور مسلمان گواہ نہ پا سکے تو ذمی کافروں کو بھی گواہ کر لینا درست ہے جیسے اس آیت سے نکلتا ہے ہمارے امام احمد بن حنبل رح اور ایک جماعت تابعین کا یہی قول ہے اور امام مالک اور شافعی رح اور ابو حنیفہ رح اس آیت کو منسوخ کہتے ہیں اور کافروں کی گواہی جائز نہیں رکھتے وہ دلیل لیتے ہیں دوسری آیت سے واشہدوا ذوی عدل منکم اور ممن ترضون من الشہداء سے ہم کہتے ہیں یہ آیتیں اس آیت کے خلاف نہیں ہیں وہ آیتیں اس صورت سے متعلق ہیں جب مسلمان گواہ موجود ہوں اور مل سکیں اور یہ آیت خاص اس صورت سے متعلق ہے جب آدمی سفر میں مرنے لگے اور مسلمان گواہ نہ ملے ۱۲ ف۱۳ جھوٹی قسم کھائی اگلی جھوٹی گواہی کی ... جس شخص کی قرابت میت سے زیادہ ہو ... مشہور ہے ... گواہی کو زیادہ قبول کرنے کے لائق ہے ... ف۱۴ ... [illegible]

۷	الانعام	۲	بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ	ف اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو ف اور اسکا حکم سنو (مانو) اور اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا ۳۵ (اے پیغمبر ان سے) پوچھ (کہدو) کس کی گواہی سب سے بڑی گواہی ہے کہدو اللہ کی

اَلْحُكْمُ وَالْقَضَاءُ

باب ۵۳ حکم اور فیصلہ کا بیان

(۵۳)

۵	النساء	۸	(۱) وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝	(۱) اور جب لوگوں کا (مقدمہ) فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو ف اللہ تعالیٰ تم کو اچھی نصیحت کرتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ سنتا دیکھتا ہے ف
۵	"	۹	(۲) فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝	(۲) (اے پیغمبر) قسم تیرے پروردگار کی ف وہ مومن نہ ہونگے جب تک اپنے جھگڑوں کا فیصلہ تجھ سے نہ کرائیں ف پھر تیرے فیصلہ سے ان کے دلوں میں کچھ اداسی نہ ہو اور (خوشی خوشی) مان کر منظور کریں ف
"	"	۱۶	(۳) اِنَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَاۤ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ۝	(۳) (اے پیغمبر) ہمنے تجھ پر سچی کتاب اتاری تو اسلیے کہ لوگوں کا فیصلہ تو اس طرح کرے جس طرح اللہ تعالیٰ نے تجھ کو دکھلایا ف اور دغا بازوں کی طرف دار مت بن ف
۶	المائدہ	۶	(۴) سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَاۤ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝	(۴) جھوٹ بنانے کے لیے جاسوسی کرنے والے حرام مال خوب چکھنے والے (یا رشوت اڑانیوالے) ف پھر اگر یہ لوگ تیرے پاس آئیں تو خواہ انکا فیصلہ کر خواہ ان سے الگ رہو ف اور اگر تو ان سے الگ رہے تو تجھے کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے (اللہ تیرا بچانے والا ہے) اور جو تو انکا فیصلہ کرنا چاہے تو انصاف سے فیصلہ کر دے کیونکہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنیوالوں سے محبت رکھتا ہے ف اور (تعجب اسپر ہے) وہ لوگ تجھ سے کیوں فیصلہ کرانا چاہتے ہیں انکو پاس تو خود توریت شریف ہے جسمیں اللہ کا حکم موجود ہے پھر اسکے بعد بھی نہیں مانتے اور اصل بات یہ ہے کہ انمیں ایمان ہی نہیں ف

ف اور انکی قسم سے ہمارا جیوٹ کملکر ہم ذلیل ہوئے ف جھوٹی قسم نہ کہاؤ نہ وصیت میں کسیکا حق مارو ف یا کون بڑا گواہ ہے پھر وہ کیا جواب دینگی تو آپ ہی جواب دیدی کہ اللہ الخ ف اللہ تعالیٰ کی کتاب اور حدیث کے موافق نہ صرف اپنی رائے سے البتہ اگر قرآن و حدیث میں وہ صورت نہ ملے تو اپنی رائے کو دخل دے سکتا ہے ف تمہاری فیصلے کو سنتا ہے اور تمہارے امانت ادا کرنے کو دیکھتا ہے ف اللہ تعالیٰ خود اپنی قسم کہاتا ہے ف صرف ایسا کرنے سے بھی وہ مومن نہیں ہو سکتے بلکہ جب مومن ہونگے کہ تیرے فیصلہ سے الخ ف سبحان اللہ کیا عمدہ آیت ہے جو ہر ایک اختلاف اور جھگڑے میں ہماری رہنما اور ایمان دار اور بے ایمان کی کسوٹی ہے یہ کسوٹی قیامت تک ہمکو مومن اور کافر کی تمیز کے لیے کافی ہے جو شخص آنحضرت صلعم کی حدیث کو ہر جھگڑے کا فیصلہ نہ بنادے اور پھر آپکی حدیث سنکر بیوانہ سما دے وہی مومن ہے ورنہ مومن نہیں امام رازی نے کہا کہ اس آیت سے یہ صاف نکلتا ہے کہ قرآن و حدیث قیاس پر مقدم ہے اور حدیث ہوتے ہوئے قیاس کی طرف جانا جائز نہیں ہے بلکہ قیاس کا خیال کرنا بھی منع ہے کیونکہ اس سے دل میں تنگی پیدا ہوگی یہ آیت اسوقت اتری جب ایک انصاری اور زبیر میں پانی کی تکرار ہوگئی آنحضرت صلعم نے فیصلہ فرمایا لیکن انصاری کو آپکے فیصلہ سے خوشی نہیں ہوئی بلکہ اس نے یہ کہا کہ زبیر آپ کی پھوپھی کے بیٹے تھے بعضوں نے کہا یہ آیت اسوقت اتری جب حضرت عمر رضی نے اس منافق کو مار ڈالا جو ایک یہودی کے ساتھ جھگڑا کیا تھا اور آنحضرت صلعم کے فیصلہ کے بعد انکے پاس فیصلہ کرانے آیا تھا مگر اسکا اسناد ضعیف ہے ف یعنی وحی بھیجکر یا اور طریقہ سے تجھ کو سوجھا یا حضرت عمر رضی نے کہا کوئی شخص یوں نہ کہے کہ میں نے اس طرح فیصلہ کیا جس طرح اللہ نے مجھ کو دکھلایا کیونکہ یہ خاص تھا رسول اللہ صلعم سے اور آپ کی رائے اللہ کے سوجھانے سے ہمیشہ ٹھیک ہوتی ہماری رائے ایک گمان ہے (یعنی ظن غالب ہے) اسکا یقین نہیں ف طعمہ بن ابیرق ایک شخص تھا اس نے کسیکی زرہ چرالی جب زرہ کا مالک آنحضرت صلعم کے پاس آیا اور فریاد کی تو طعمہ نے اس زرہ کو کسی دوسرے کے گھر ڈالدیا اور رات ہی رات اپنی لوگوں سے کہا تم آنحضرت صلعم کے پاس جاؤ اور کہو کہ طعمہ اس جرم سے بری ہے وہ زرہ تو دوسرے نے چرائی ہے آپ اسکی حمایت اور برأت سب لوگوں کے سامنے بیان فرمائیے آنحضرت نے اسکا قصد کیا اسوقت یہ آیت اتری اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو بتلادیا کہ خود طعمہ چور ہے تو چور کی طرفداری نہ کر ف یا دغا بازوں کی حمایت

٦ المائدۃ ٥

(٥) اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ۭ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

بیشک ہمنے توریت اتاری اسمیں ہدایت ہے اور روشنی خدا کے تابعدار پیغمبر یہودیوں کو اسی کے موافق حکم دیتے رہے اور (پیغمبروں کے علاوہ) درویش (مشائخ) اور مولوی (بھی اسیپر حکم دیتے رہے) اس واسطے کہ اللہ کی کتاب کے وہ حافظ بنائے گئے تھے (امانت دار) اور اس کی نگہبانی کرتے تھے ف تو (اے یہودیو) لوگوں سے مت ڈرو ف اور مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدلے (دنیا کا) تھوڑا مول مت لو (رشوت کما کر میرے حکم مت چھپاؤ) اور جو لوگ اللہ تعالی کے اتارے موافق حکم نہ دیں وہی کافر ہیں وہی ف اور ہمنے توریت میں ان پر یہ فرض کیا کہ جان کے بدل جان (لیجائے) اور آنکھ کے بدل آنکھ (پھوڑی جائے) اور ناک کے بدل ناک (کاٹی جائے) اور کان کے بدل کان (تراشا جائے) اور دانت کے بدل دانت (اکھاڑا جائے) اور زخموں کے بدل (اگر ہو سکے) ویسے ہی زخم (لگائے جائیں ف) پھر جو کوئی (اپنا) بدلہ معاف کر دے تو اسکے گناہ اتر جائینگے ف اور جو لوگ اللہ تعالی کے اتارے موافق حکم نہ دیں وہی ظالم ہیں وہی ف

٦

(٦) وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۭ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا

(٦) اور ہمنے کہدیا کہ انجیل والے اسکے موافق حکم دیں جو اللہ نے انجیل میں اتارا اور جو لوگ اللہ کے اتارے موافق حکم نہ دیں وہی فاسق (گنہگار بیحکم نافرمان) ہیں وہی اور (اے پیغمبر) ہمنے تجھ پر (بھی) سچی کتاب اتاری (یعنے قرآن شریف) وہ اگلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ان کی حفاظت کرتی ہے ف تو جو خدا نے اتارا اس کے موافق ان لوگوں کا (یعنے اہل کتاب کا) فیصلہ کر اور خدا کے پاس سے جو سچی بات تجھے پہونچی ہے اسکو چھوڑ کر انکی خواہشوں پر مت چل ف ہمنے تم میں سے ہر ایک کو ایک راہ اور شریعت دی ہے اور اگر اللہ تعالی چاہتا تو تم (تینوں) کو ایک ہی امت کر دیتا مگر تم کو جو (مختلف حکم) دئے اس سے تمہارا آزمانا منظور ہے ف

ف جو حضرت موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل میں آئے ۔ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہمنے توریت اتاری اس میں ہدایت اور روشنی ہے یہودیوں کے لیے مسلمان پیغمبر جیسے اسی پر حکم دیتے رہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہمنے توریت اتاری یہودیوں کے لیے جس میں ہدایت اور روشنی ہے مسلمان پیغمبر اسی پر حکم دیتے رہے اس آیت میں یہ اشارہ ہے کہ بنی اسرائیل کے سب پیغمبر مسلمان اور خدا کے فرمانبردار تھے ۔ ف کہ کوئی اس کی باتیں تحریف اور تبدیل نہ کرے ۔ ف حق بات کہنے میں اور حضرت محمدؐ کا جو حال تمہاری کتاب میں ہے اس کے بیان کر دینے میں ۔ ف بعضے علماء نے کہا یہ آیت شامل ہے ہر شخص کو جو اللہ کی کتاب کے موافق حکم نہ دے بعضوں نے کہا یہود اور نصاریٰ سے خاص ہے بعضوں نے کہا کافروں سے کیونکہ مسلمان گناہ کبیرہ بھی کرنے سے کافر نہیں ہوتا ۔ ف یہودیوں کو توریت شریف میں جان کے بدل جان لینے کا اسی طرح دوسرے اعضاء میں قصاص کا حکم دیا گیا تھا شریف اور غریب کا کوئی فرق نہ تھا لیکن انہوں نے یہ حکم بدل ڈالا تھا وہ بنی نضیر کا تو قصاص بنو قریظہ سے لیتے لیکن بنی قریظہ کا قصاص بنی نضیر سے نہ لیتے اللہ نے انکو تنبیہ کی کہ تم توریت کے خلاف چلتے ہو ۔ ف یعنے کسی شخص کو زخمی کیا اس نے زخمی کرنے والے کو قصاص معاف کر دیا یا کوئی مارا گیا اسکے وارثوں نے قاتل کو خون معاف کر دیا تو معاف کرنیوالے کو یہ اجر ملیگا کہ اس کے گناہ معاف ہونگے حدیث میں ہے کہ کسی مسلمان کو زخم لگے پھر وہ معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اسکا ایک درجہ بلند کریگا اور ایک گناہ اتار دیگا ۔ ف بعض علماء نے کہا اس آیت سے اجتہاد کا جائز ہونا نکلتا ہے اور معاذ کی حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ نے ان کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو ان سے پوچھا تم کیسے فیصلہ کرو گے انہوں نے کہا اللہ کی کتاب پر آپ نے فرمایا اگر اللہ کی کتاب میں وہ مسئلہ نہ ملے معاذ نے کہا تو میں اس کے رسول کی حدیث پر فیصلہ کرونگا آنحضرتؐ نے فرمایا اگر حدیث میں بھی نہ ملے معاذ نے کہا میں اپنی رائے سے اجتہاد کرونگا سوچونگا اور سوچنے میں کمی نہ کرونگا یہ سنکر آنحضرتؐ نے انکے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا شکر ہے خدا کا کہ رسول کے رسول کو اس نے ایسی توفیق دی جس سے رسول راضی ہے ۔ ف یعنے انکی نگہبان ہے اور انکی گواہ ہے جو ان کتابوں میں تھا وہ سب قرآن میں موجود ہے ۔ ف لوگو یہود اور نصاریٰ اور مسلمان ہر ایک کو ۔ ف گو دین ایک ہی ہے شریعت کے حکموں کو مانتا ہے کوئی نہیں مانتا ۱۲

الْخَيْرَاتِ إِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝ وَأَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَنْ يَفْتِنُوكَ عَنْ بَعْضِ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَيْكَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ أَنْ يُصِيبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ ۝ أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ۝

بہرحال نیکیوں پر لپکو ف تم سب کو اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹ کر جانا ہے وہ جن باتوں میں تم (دنیا میں) اختلاف کرتے تھے تم کو جتا دیگا ف۲ اور (ہم نے تجھ پر یہ حکم بھی اتارا) تو اللہ تعالیٰ کے اتارے موافق انکا فیصلہ کر ف۳ اور ان کی خواہشوں پر مت چل اور ڈرتا رہ کہیں وہ تجھ کو کسی حکم سے جو اللہ تعالیٰ نے تجھ کو اتارا بہکا نہ دیں پھر اگر وہ (اس حکم کو جو اللہ تعالیٰ کے اتارے موافق تو دے) نہ مانیں تو یہ سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے کچھ گناہوں کی سزا (دنیا ہی میں) دیا چاہتا ہے ف۴ اور بیشک لوگوں میں بہتیرے نافرمان ہیں ف۵ کیا (اب) کفر کے وقت کا حکم چاہتے ہیں اور جو لوگ یقین رکھتے ہیں ف۶ ان کے نزدیک اللہ سے بہتر حکم دینے والا اور کون ہے ف۷

۱۸ | النور ۲۴ | ۴۸-۵۲

وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ مُعْرِضُونَ ۝ وَإِنْ يَكُنْ لَهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوا إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ ۝ أَفِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ أَمِ ارْتَابُوا أَمْ يَخَافُونَ أَنْ يَحِيفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولُهُ بَلْ أُولٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝

اور جب ان کو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کیطرف انکا جھگڑا فیصل کرنیکے لیے بلایا جاتا ہے تو ایکبارگی ان کا ایک فرقہ گریز کر جاتا ہے ف۸ اور اگر کہیں وہ حق پر ہوں جب تو کان دبائے پیغمبر کے پاس چلے آتے ہیں ف۹ کیا انکے دلوں میں (کفر و نفاق کی) بیماری ہے یا انکو (تیری پیغمبری میں) شک ہے یا وہ اس سے ڈرتے ہیں کہ اللہ اور اسکا رسول ان پر ظلم کریگا بلکہ (بات یہ ہے کہ) وہ خود ظالم ہیں ف۱۰ ایماندار لوگ جب (انکا جھگڑا) فیصلہ کرنیکے لیے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کیطرف بلائے جاتے ہیں تو بس یہی کہتے ہیں ہم نے سنا اور مان لیا اور یہی لوگ بامراد ہونگے ف۱۱ اور جو شخص اللہ اور اسکے رسول کا حکم مانے اور اللہ سے (اگلے گناہوں پر) ڈرتا رہے اور (آیندہ) اس کی نافرمانی سے بچتا رہے تو ایسے ہی لوگ مراد کو پہنچیں گے

باب ۵۴ جہاد اور ہجرت اور شہادت اور غزو اور بیعت کا بیان

الْقِتَالُ وَالْجِهَادُ وَالْهِجْرَةُ وَالشَّهَادَةُ وَالْغَزْوُ وَالْبَيْعَةُ

ف۱ یعنی گو شریعتوں میں کچھ کچھ اختلاف ہو مگر نیک باتیں ہر شریعت میں وہی ہیں جو دوسری شریعت میں ہیں ف۲ یعنی قیامت میں خوب کھل جاویگا کہ حق کیا تھا اور ناحق کیا تھا جب ہر ایک کو اس کا بدلا ملیگا ف۳ اور وہ جو پچھلی آیت میں اختیار دیا گیا تھا منسوخ ہوا ف۴ قید اور قتل اور ذلیل ہونگے پورا بدلہ تو آخرت میں ملیگا ف۵ اور انصاف اور حق پر چلنے والے تھوڑے ہیں ف۶ کہ اللہ تعالیٰ سب منصفوں سے بڑھکر منصف اور عادل ہے ف۷ کفر اور جاہلیت کے زمانہ میں یہ دستور تھا کہ ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ میں سے کسی کا خون کرتا وہ اس کے دو شخصوں کو مار ڈالتا پھر یہ اسکو چار شخصوں کو مار ڈالتا اسی طرح ہمیشہ کے لیے فساد قائم ہو جاتا اور دونوں طرف کے لوگ حیران اور پریشان تھے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف اتارا اور قصاص کا حکم جاری کیا یہ ساری خرابیاں موقوف ہوئیں ف۸ اللہ اور رسول کے حکم کیطرف توجہ نہیں کرتا نہ حاضر ہوتا ہے سید علامہ نے کہا ہمارے زمانہ میں مقلدین کا یہی حال ہے جب انکو قرآن اور حدیث کے رو سے اپنا جھگڑا فیصلہ کرنے کو بلاتے ہیں راضی نہیں ہوتے ف۹ مطلب یہ ہے کہ جب دوسروں کا کوئی حق ان پر نکلتا ہو اور وہ ناحق اسکو دبانا چاہتے ہوں تب تو تیرے پاس اسلیے نہیں آتے کہ وہ جانتے ہیں کہ تو حق فیصلہ کریگا اور انکو دینا ہوگا ہاں جب انکا کسی پر کچھ نکلتا ہو یا وہ حق پر ہوں تب تو دوڑتے ہوئے تیرے پاس آ جاتے ہیں کہتے ہیں یہ آیت ایک منافق اور یہودی کے مقدمہ میں اتری یہودی کہتا تھا چلو اپنے پیغمبر کے پاس چلو منافق کہتا تھا نہیں کعب بن اشرف کے پاس چلو ف۱۰ یعنی یہ کوئی بات نہیں نہ انکو تیری نبوت میں شک ہے نہ یہ ڈر ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول ناحق فیصلہ کریں گے ف۱۱ لوگوں کا حق دبانا چاہتے ہیں اسوجہ سے تیرے پاس نہیں آتے کہ تو حق فیصلہ کریگا اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ جب قاضی شریعت کا عالم اور عادل ہو تو اسکا حکم ماننا چاہیے جب وہ بلائے تو حاضر ہو جانا چاہیے ف۱۲ یہ گویا ایمانداروں کو تعلیم ہے کہ اللہ اور اسکے رسول کے فرمودہ کے موافق جب انکا جھگڑا چکانے کے لیے وہ بلائے جائیں تو ادب سے حاضر ہوں اور یہی بات کہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم دل سے مان لیا اور بسر و چشم قبول کیا ۱۲

پارہ	سورہ	آیت	آیت	ترجمہ
۲	البقرہ	۱۹	وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ ۝	اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کو مردہ مت کہو بلکہ زندہ ہیں لیکن تم کو خبر نہیں ف۱
؍؍	؍؍	۲۴	وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ ۚ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّىٰ يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ ۖ فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ ۗ كَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ۝ فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ ۖ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ ۝ الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمَاتُ قِصَاصٌ ۚ فَمَنِ اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ۝	اور جو لوگ تم سے لڑیں تم بھی اللہ کی راہ میں ان سے لڑو اور زیادتی مت کرو اللہ تعالیٰ زیادتی کرنیوالوں کو پسند نہیں کرتا ف۲ اور ان کو جہاں پاؤ قتل کرو اور انہوں نے تمکو جہاں سے نکالا یعنے مکہ سے تم بھی انکو وہاں سے نکال باہر کرو اور دین کی خرابی قتل سے بدتر ہے ف۳ اور مسجد حرام کے پاس ان سے مت لڑو جب تک وہ تم سے اس جگہ نہ لڑیں پھر اگر وہ (مسجد حرام میں) تم سے لڑیں تو تم بھی انکو قتل کرو کافروں کی یہی (قتل اور اخراج) سزا ہے ف۴ پھر اگر وہ (لڑنے سے) باز آئیں (اور اسلام قبول کریں) تو اللہ تعالیٰ (انکے اگلے قصوروں کو) بخشنے والا اپنے بندوں پر مہربان ہے اور ان سے یہانتک لڑو کہ دین کی خرابی نہ رہے ف۵ اور اللہ کا ایک دین ہوجائے ف۶ پھر اگر وہ (کفر یا مخالفت سے) باز آجائیں تو اب انپر کوئی زیادتی نہ ہوگی مگر جو ظلم کریں ف۷ حرمت (ادب) کا مہینہ حرمت کے مہینے کے مقابل ہے ف۸ اور دوسری بھی ادب کی سب چیزوں میں برابر کا بدلہ ہے ف۹ پھر جو کوئی تم پر زیادتی کرے تم بھی اتنی ہی زیادتی اس پر کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو (ایسا نہ ہو کہ تمہارا بدلہ اسکی برائی سے زیادہ ہوجائے) اور سمجھ لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے (انکی مدد کریگا اور انکو قوت دیگا)
؍؍	؍؍	۲۵	وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ۝	بعضا آدمی ایسا ہے جو اللہ کو راضی کرنے کے لیے اپنی جان تک بیچ ڈالتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر مہربان ہے ف۱۱
؍؍	؍؍	۲۶	كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَكُمْ ۖ وَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ ۖ وَعَسَىٰ أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝	(مسلمانو) تم پر کافروں سے لڑنا (جہاد) فرض کیا گیا اور وہ تم کو برا لگیگا ف۱۲ اور ایسا ہوسکتا ہے کہ ایک چیز تمکو بری لگے لیکن وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور ایک چیز تم کو بھلی لگے لیکن وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے ف۱۳ اور تم نہیں جانتے ف۱۴

ف۱ بعضوں نے کہا جنگ بدر میں چودہ آدمی مہاجرین میں سے اور آٹھ انصار میں سے شہید ہوئے تھے لوگ کہنے لگے افسوس وہ مارے گئے اور دنیا کے مزے اٹھا نہ سکے تب یہ آیت اتری ف۲ یعنے دین کی حمایت اور دنیا کی غرض سے ہر قسم تعرض نہ کرو پہلے مسلمانوں کو لڑنے کی ممانعت تھی اور یہ حکم تھا کہ کافروں کی ایذا رسانی پر صبر کرو جب آنحضرت مدینہ میں تشریف لائے تو لڑائی کی اجازت میں پہلے یہ آیت اتری ف۳ پہلی آیت میں یہ حکم تھا کہ جو تم سے لڑیں ان سے لڑو اس میں یہ حکم ہوا کہ تم خود لڑائی شروع کرو جہاں کافر ملیں انکو قتل کرو خواہ حرم میں ہوں یا غیر حرم میں یہ جو فرمایا دین کی خرابی قتل سے بدتر ہے یعنے کافروں کے قتل میں ہچکچاؤ مت انہوں نے اللہ تعالیٰ کے دین کو برباد کیا خدا کے گھر میں بت لا کر رکھدیئے شرک کو جاری کیا جب ایسے بڑے گناہ انہوں نے کیے جو قتل سے کہیں درجہ زیادہ ہیں تو تم انکو قتل کرنے میں کیوں تامل کرو ف۴ بعضوں نے کہا یہ آیت محکم ہے اور مسجد حرام کے پاس کسیکو مارنا جائز نہیں مگر جو خود وہاں لڑائی شروع کرے تو اسکو دفع کرنا چاہیے ف۵ یعنے وہ دین اسلام میں داخل ہوجاویں اور شرک سے باز آجاویں ف۶ یعنے اللہ کے سوا دوسرا کوئی نہ پوجا جاوے ف۷ یعنے پھر فتنہ و فساد مچاویں یا مسلمانوں کو ستاویں یا اللہ کی عبادت میں خلل ڈالیں تو انکو سخت سزا دیجاویگی ف۸ مسلمان سنہ چھ ہجری میں ماہ ذیقعدہ میں عمرے کے لیے نکلے تو کافروں نے مکہ میں آنے نہ دیا پھر دوسرے سال اسی مہینہ میں عمرے کی قضا کرنے کو نکلے اور ڈرے کہ کہیں کافر ہم سے لڑنے نہ لگیں کیونکہ ذیقعدہ ماہ حرام تھا اور عرب میں چار مہینے ذیقعدہ ذیحجہ محرم رجب حرام کہلاتے تھے یعنی انکا ادب کرتے تھے اور ان میں لڑنا مارنا لوٹنا حرام جانتے تھے تب یہ آیت اتری یعنے جب کافروں نے ماہ حرام کا لحاظ نہ کیا اور تمکو عمرے سے روکا تو اس سال اگر تم سے لڑیں تو تم بفراغت انکو مارو کیونکہ ماہ حرام کی حرمت پہلے انہوں ہی نے توڑی ماہ حرام کا بدلہ ماہ حرام ہوگیا ف۹ یعنے جو کوئی تمہاری حرمت توڑے اور تم پر ظلم کرے اور تمہاری عزت اور مال کا ادب نہ کرے تو تم بھی اسیقدر بدلہ لے سکتے ہو جتنا ظلم اس نے کیا تھا امام شافعی اور اکثر علما کا یہی قول ہے ف۱۰ باقی در ضمیمہ

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲	البقرۃ	۲۷	يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ۭ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ۭ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۤ وَاِخْرَاجُ اَھْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۭ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ۭ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَھُوَ كَافِرٌ فَاُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝	(اے پیغمبر) تجھ سے (مسلمان یا مشرک) پوچھتے ہیں ماہ حرام میں لڑنا کیسا ہے ف۱ تو کہہ ماہ حرام میں لڑنا بڑا گناہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکنا ف۲ اور خدا کو (یا حج اور عمرے کو) نہ ماننا اور ادب والی مسجد سے روکنا ف۳ اور وہاں کے لوگوں کو اس میں سے نکال دینا اس سے بھی بڑھ کر اللہ کے نزدیک گناہ ہے ف۴ اور دین کی خرابی کرنا قتل سے بھی زیادہ ہے اور یہ کافر تو ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے اس غرض سے کہ اگر ان کا بس چلے تو تم کو تمہارے دین سے پھیر دیں (یعنی پھر کافر بنا دیں) ف۵ اور جو کوئی تم میں اپنے دین (اسلام) سے پھر جائے (اور کافر بن جائے) اور کفر ہی میں مرے تو ایسے لوگوں کا کیا کرایا دنیا اور آخرت دونوں میں برباد اور وہ دوزخی ہیں ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ف۶
۲	״	״	اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ ھَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ملک کو اللہ کے لیے چھوڑا (ہجرت کی) اور خدا کی راہ میں لڑے ان ہی کو اللہ کی رحمت کی امید ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ف۷
۲	״	۳۲	وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝	اور (مسلمانو) خدا کی راہ میں (کافروں سے) لڑو ف۸ اور یہ جانے رہو کہ اللہ (سب کچھ) سنتا جانتا ہے ف۹
۴	آل عمران	۱۳	وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَھْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اِذْ ھَمَّتْ طَّاۗىِٕفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ مُنْزَلِيْنَ ۝ بَلٰٓى ۙ	اور (اے پیغمبر) وہ وقت یاد کر جب تو اپنے گھر (حضرت عائشہؓ کے پاس) سے نکل کر مسلمانوں کو لڑائی کے مورچوں پر بٹھانے لگا اور اللہ (جو کہو سکو) سنتا ہے (سب) جانتا ہے ف۱ جب تم میں سے دو ٹکڑیوں نے ہمت ہار دینا چاہی ف۲ اور اللہ ان کا مددگار تھا ف۳ اور مسلمانوں کو چاہیے اللہ پر بھروسا رکھیں ف۴ اور البتہ اللہ تعالیٰ (ایک سال پہلے) بدر میں تمہاری مدد کر چکا تھا اس وقت تم تھوڑے سے تھے (یا بے سامان) تو اللہ کا شکر گذار بننے کے لیے اس سے ڈرو ف۵ جب تو مسلمانوں سے کہہ رہا تھا کیا تم کو بس نہیں اس تین ہزار فرشتوں کو تمہاری مدد کے لیے بھیجے وہ آسمان سے اتریں کیوں نہیں (یہ تم کو بس ہیں) اگر تم (میدان

ف۱ عرب میں چار مہینے حرام یعنے ادب کے کہلاتے تھے ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب ان مہینوں میں لڑائی اور لوٹ کھسوٹ بند ہو جاتی قافلے امن سے گذر رہتے ۲ ف۲ جیسے مشرکوں نے مسلمانوں کو عمرہ کرنے سے روکا ۳ ف۳ یعنی مسجد حرام خانہ کعبہ کی مسجد اس میں عبادت کے لیے نہ آنے دینا ۴ ف۴ آنحضرت صلعم اور صحابہ جو مسجد حرام ہی کے رہنے والے تھے مشرکوں نے ستا ستا کر انکو وہاں سے نکالا آخر مدینہ میں آنکر رہے اللہ تعالیٰ کافروں کو الزام دیتا ہے کہ تم مسلمانوں پر وہ بھی مشرک کی وجہ سے کیا طعنہ مارتے ہو کہ انہوں نے ماہ حرام میں لڑائی کی تمنے تو اس سے بڑھ کر بڑے بڑے گناہ کیے ہیں ۵ ف۵ مطلب یہ ہے کہ اول تو ان کا شرک و کفر ہی کیا کم گناہ تھا تمہارے گناہ سے کہیں بڑھ چڑھ کر تھا دوسرے اس سے بھی زیادہ بدتر یہ ہے کہ وہ تم کو بھی دین حق سے برگشتہ کرانے کی فکر میں ہیں اور اسی غرض سے سدا تم سے لڑتے رہتے ہیں تو ایسے بدمعاشوں سے گو وہ ماہ حرام ہی میں ہو لڑنا کوئی گناہ نہیں ہے ۶ ف۶ اس آیت سے یہ نکلا کہ مسلمان اگر مرتد ہو جاوے یعنے اسلام سے برگشتہ تو اس کے اعمال اسی صورت میں اکارت ہونگے جب کفر پر مرے اور جو پھر مسلمان ہو جاوے تو اس کے اگلے اعمال کا ثواب قائم رہیگا امام شافعی اور اہلحدیث کا یہی قول ہے ۷ ف۷ اس آیت سے صحابہ کرام کی جنہوں نے آنحضرت صلعم کے ساتھ ہجرت کی اور جہاد کیا بڑی فضیلت نکلتی ہے اور ان دیوانوں کا منہ کالا ہوتا ہے جو صحابہ کرام کے ساتھ بے ادبی کرتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کی نیک باتوں کو تو دیکھو کہ مال چھوڑا دھن چھوڑا عزیزوں کو چھوڑا اور اللہ کے رسول کی رفاقت اختیار کی پھر خدا کی راہ میں جان بھی دینے کو مستعد ہوئے ان بڑی بڑی نیکیوں کے ساتھ اگر ان سے کوئی غلطی بھی ہو گئی کہ ماہ حرام میں لڑ لیے تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے ۸ ف۸ تم موت سے بھاگنا کچھ فائدہ نہیں ۹ ف۹ جو کوئی جہاد سے بیٹھ رہے اس کی سب باتیں سنتا ہے اور اس کا سب حال جانتا ہے کہ اس کا عذر معقول ہے یا نہیں ۱ ف۱ اور جو دلوں میں ہو وہ جانتا ہے ۲ : فی درضمیمہ

بَلَىٰٓ ۚ إِن تَصْبِرُوا۟ وَتَتَّقُوا۟ وَيَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ
هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم بِخَمْسَةِ ءَالَٰفٍ مِّنَ
ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِينَ ۝ وَمَا جَعَلَهُ ٱللَّهُ
إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُم بِهِۦ ۗ
وَمَا ٱلنَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ ٱللَّهِ ٱلْعَزِيزِ
ٱلْحَكِيمِ ۝ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ ٱلَّذِينَ
كَفَرُوٓا۟ أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنقَلِبُوا۟ خَآئِبِينَ ۝
لَيْسَ لَكَ مِنَ ٱلْأَمْرِ شَىْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ
أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَٰلِمُونَ ۝
۴ آل عمران ۳ ۱۴ وَلَا تَهِنُوا۟ وَلَا تَحْزَنُوا۟ وَأَنتُمُ ٱلْأَعْلَوْنَ
إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝ إِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ
فَقَدْ مَسَّ ٱلْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُۥ ۚ وَتِلْكَ
ٱلْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ ٱلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ
ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَآءَ ۗ
وَٱللَّهُ لَا يُحِبُّ ٱلظَّٰلِمِينَ ۝ وَلِيُمَحِّصَ ٱللَّهُ
ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَيَمْحَقَ ٱلْكَٰفِرِينَ ۝
۴ ۴ ۱۵ وَكَأَيِّن مِّن نَّبِىٍّ قَٰتَلَ مَعَهُۥ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ
فَمَا وَهَنُوا۟ لِمَآ أَصَابَهُمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ
وَمَا ضَعُفُوا۟ وَمَا ٱسْتَكَانُوا۟ ۗ وَٱللَّهُ
يُحِبُّ ٱلصَّٰبِرِينَ ۝ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ
إِلَّآ أَن قَالُوا۟ رَبَّنَا ٱغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَ
إِسْرَافَنَا فِىٓ أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَ
ٱنصُرْنَا عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْكَٰفِرِينَ ۝ فَـَٔاتَىٰهُمُ

جنگ میں) جمے رہو اور ف۱ بچے رہو اور دشمن اسی دم تم پر چڑھ آئیں
تو تمہارا مالک پانچ ہزار فرشتوں سے جن پر نشان ہوگا تمہاری مدد
کریگا اور اللہ تعالی نے یہ مدد اسلیئے بھیجی کہ تم خوش ہو جاؤ اور تمہارے
دلوں کو اس سے تسلی ہو ورنہ فتح تو خدا ہی کیطرف سے ہے جو زبر
دست ہے حکمت والا (دوسرا مطلب یہ تھا) کہ کافروں کے ایک
گروہ کو کاٹ ڈالے یا ان کو ذلیل کرے وہ نامراد ہو کر لوٹ جائیں
ف۳ (اے پیغمبر) تجھے اس کام میں کوئی دخل نہیں یا انکو توبہ نصیب
کرے (وہ مسلمان ہو جائیں) یا انکو عذاب کرے اسلیئے کہ وہ ناحق
پر ہیں ف۴
اور ہمت مت ہارو نہ آزردہ ہو اور اگر تم ایماندار ہو تو (اخیر میں)
تم ہی غالب ہو گے ف۵ اگر (اس لڑائی میں) تم زخمی ہوئے تو (بیدل
مت ہو) وہ لوگ (کافر) بھی ایسے ہی (جنگ بدر میں) زخمی ہو
چکے ہیں ف۶ یہ (دنیا کے) دن ہیں جنکو ہم الٹ پھیر کر لوگوں پر لاتے ہیں ف۷
(اور یہ جو کافروں کو ایک فتح ہوئی اسلیئے ہوئی تھی) کہ اللہ ایمان والوں کو (الگ کرکے)
دیکھ لے ف۸ اور چند لوگوں کو تم میں سے شہادت کا درجہ عطا فرمائے اور اللہ ظالموں کو
(یعنی کافروں کو) پسند نہیں کرتا ف۹ اور اسلیئے کہ اللہ ایمان والوں کو پرکھے اور کافروں کو بالکل [مٹادے]
اور کئی پیغمبروں کے ساتھ ہو کر بہت سے اللہ والے لڑے ہیں پھر جو تکلیف
انکو اللہ کی راہ میں پہونچی اس سے وہ ہمت نہیں ہارے نہ سست ہوئے
نہ (اپنے دشمن سے) دب گئے اور اللہ تو ثابت قدم رہنے والوں
کو پسند کرتا ہے ف۱۱ اور انہوں نے جب کہا یہی کہا مالک ہمارے
ہمارے گناہ (کبیرہ) اور جو ہم سے زیادتی ہوئی ہمارے کام میں
(یعنے صغیرہ) بخشدے اور (دشمنوں کے مقابلہ میں) ہمارے
پاؤں جمادے اور کافر لوگوں پر ہمکو فتح دے پھر اللہ تعالے

ف۱ میری بات نہ سنتے اور بھاگتے ہے ۔ ف۲ یعنی لشکر کے بہت یا کم ہونے کچھ نہیں ہوتا فتح اور شکست اللہ کے ہاتھ میں ہے مگر انسانی طبیعت یہ ہے کہ جب سامان پورا ہوتا ہے تو انکو تسلی ہوتی ہے اسلیئے خداوند کریم نے پانچ ہزار فرشتوں کو بھیجدیا ۔ ف۳ ایسا ہی ہوا کہ بدر کے دن کافروں کے کئی سردار مارے گئے ستر قتل ہوئے اور ستر قید ہوئے اور جو آرزو لیکر آئے تھے وہ خاک میں ملگئی ۔ ف۴ یعنے اللہ تعالی کا اختیار ہے انکو کاٹ ڈالے یا ذلیل کرے یا مسلمان بنا دیوے یا ان پر عذاب نازل کرے تم کو ان باتوں میں کوئی دخل نہیں ہے ۔ ہوا یہ تھا کہ جب جنگ احد میں آخر کار مسلمانوں کو شکست ہوئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا فرمانے لگے یا اللہ ابوسفیان پر لعنت کر یا اللہ حارث بن ہشام پر لعنت کر یا اللہ سہیل بن عمرو پر لعنت کر یا اللہ صفوان بن امیہ پر لعنت کر یہ سب کافروں کے سردار تھے تب یہ آیت اتری ۔ ف۵ جنگ احد میں ستر مسلمان شہید ہوئے اور بہت سے زخمی ہوئے مسلمانوں کو بڑا رنج ہوا اللہ ان کو تسلی دیتا ہے کہ رنج کیوں کرتے ہو اور ہمت کیوں ہار دیتے ہو اگر تم سچے مسلمان ہو تو تمہارا ہی بول بالا ہوگا ایسا ہی ہوا کہ جنگ احد کے بعد پھر لڑائی میں مسلمان ہی غالب ہوتے رہے ۔ ف۶ جیسے تمہارے ستر لوگ اس لڑائی میں مارے گئے ویسے ہی مشرکوں کے بھی ستر بڑے بڑے لوگ جنگ بدر میں مارے گئے تھے باوجود اس کے وہ تم سے لڑنے کو آئے اور ہمت نہ ہارے تو تم تو مسلمان ہو کیا کافروں سے بھی گئے گذرے کہ اتنے سے نقصان پر ہمت ہار دو گے اور رنجیدہ ہو کر بیٹھ رہو گے ۔ ف۷ ایک دن ایک کی فتح ہوتی ہے دوسرے کی شکست پھر ایک دن دوسرے کی فتح ہوتی ہے اور پہلے کی شکست ۔ ف۸ لفظی ترجمہ تو یوں ہے کہ اللہ ایمان والوں کو معلوم کرے مگر اللہ کو تو ازل ہی سے سب معلوم تھا کہ کون سچا ایماندار ہے کون جھوٹا مطلب یہ ہے کہ سب کو ظاہر کرکے دیکھ لیوے ۔ ف۹ بعض مسلمان شہادت کی آرزو رکھتے تھے اور دعا کرتے تھے یا اللہ پھر جنگ ہو اور ہم تیری راہ میں مارے جاویں اللہ نے ان کی دعا قبول کی وہ جنگ احد میں شہید ہوئے ۔ ف۱۰ کیونکہ وہ اس فتح پر مغرور ہو کر پھر لڑنے کو آوینگے اور ایسے مار کھا وینگے جو ہمیشہ یاد رہے گی ۔ ف۱۱ اس آیت سے اللہ تعالی مسلمانوں کو تسلی دیتا ہے کہ یہ کوئی نئی بات نہیں اگلے بہت سے پیغمبر ایسے گذرے ہیں جنکے ساتھ ہو کر لوگ خدا نے جہاد کیلئے اللہ کافروں سے سخت سخت مصیبتیں اٹھائی ہیں لیکن انہوں نے ہمت نہیں ہاری اور دشمن کے سامنے عاجزی نہیں کی تم ایک ہی شکست ہونے سے ایسے بیدل کیوں ہوئے جاتے ہو ۔

۴ | آل عمران | ۱۶

اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝
سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ
بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا
وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ
وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ
تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ
وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ
بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۭ مِنْكُمْ مَّنْ
يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ
ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ
عَفَا عَنْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَي
الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ
عَلٰٓي اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ
اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا
تَحْزَنُوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ۭ
وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ثُمَّ اَنْزَلَ
عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا
يَّغْشٰى طَاۗىِٕفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَاۗىِٕفَةٌ
قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ
غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۭ يَقُوْلُوْنَ
هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قُلْ اِنَّ
الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ۭ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا
لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ۭ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا

دنیا میں انکا فائدہ کیا اور آخرت میں اچہا ثواب دیا اور اللہ تعالیٰ
نیکوں سے محبت رکھتا ہے ف۱
اب ہم کافروں کے دلوں میں رعب ڈالدینگے کیونکہ انہوں نے
اس کو اللہ کا شریک بنایا جس کے (شریک ہونیکی) اس نے کوئی سند
نہیں اتاری اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا برا ٹھکانا
ہے ف۲ اور اللہ تعالے نے تو اپنا وعدہ سچا کر دکھایا جب تم اس کے
حکم سے کافروں کو بیدم کر رہے تھے ف۳ جب تم نے بودا پن کیا اور حکم
میں جھگڑا ڈالا اور نافرمانی کی جو چاہتے تھے (یعنی فتح) اس کو
دیکھ لینے کے بعد کوئی تو تم میں سے دنیا چاہتا تھا اور کوئی تم میں
سے آخرت کا طالب تھا پھر خدا نے تم کو آزمانے کے لیے کافروں
کی طرف سے پھیر دیا اور البتہ تم کو معاف کر دیا ف۴ اور اللہ تعالیٰ ایمان
والوں پر فضل کرتا ہے ف۵ اسوقت جب تم بہاگے چلے جاتے
تھے ف۶ اور مڑ کر کسی کو نہیں دیکھتے تھے (یا کہیں ٹھیرتے نہ
تھے) اور پیغمبر ص تم کو پیچھے کھڑا بلا رہا تھا ف۷ آخر خدا نے تمکو دوسرے
غم میں مبتلا کیا ف۸ اسمیں یہ حکمت تھی کہ جو چیز ہاتھ سے جاتی رہی
ف۹ اسپر رنج نہ کرو ف۱۰ اور نہ اسپر جو تمکو پیش آئے ف۱۱ اور جو تم کرو اللہ
کو اسکی خبر ہے پھر غم کے بعد اللہ تعالیٰ نے تمکو اطمینان دیا تم میں سے
بعضوں کو اونگھ آنے لگی ف۱۲ اور بعضوں کو جان کی فکر لگ گئی وہ
اللہ تع کی نسبت جھوٹے جاہلوں کے سے خیال کر رہے تھے کہتے
تھے کیا اب بھی کچھ ہم کو ملنا ہے (اے پیغمبر کہدے کام سب
اللہ تعالے کے اختیار میں ہے (وہی فتح دیتا ہے وہی شکست
اپنے دلوں میں وہ باتیں چھپائے ہوئے ہیں جنکو
تجھ پر نہیں کھولتے کہتے ہیں اگر ہم کو کچھ ملنے والا ہوتا
ف۱۳ تو ہم یہاں مارے کیوں جاتے (اے پیغمبر

ف۱ دنیا کا فائدہ یہی کہ لوٹ کا مال ملا لونڈی غلام ہاتھ لگے سلطنت اور حکومت ملی اور آخرت کا ثواب بہشت اور وہاں کی نعمتیں ۱۲ ف۲ جب جنگ احد کے کافر فارغ ہو کر مکہ کی طرف لوٹے تو راہ میں بہت شرمندہ ہوئے کہ ہم نے یہ کیا کیا جو تھوڑے سے مسلمان وہ بھی خستہ اور زخمی رہ گئے تھے انکو تمام کر دینا تھا قصہ پاک ہو جاتا اب پھر وہ قوت پاکر لڑائی کو مستعد ہونگے اور دوبارہ لوٹنے کا قصد کیا اور ادہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہی خستہ اور زخمی مسلمانوں کو جنکی ہمت اور جرأت پر ہزار آفرین ہے اپنے ساتھ لیکر کافروں کا تعاقب کیا کافروں نے جب یہ خبر سنی کہ خود مسلمان ہم سے لڑنیکو آرہے ہیں تو انکے دلوں میں ایسی ہیبت سمائی کہ الٹے دم وہیں سے بھاگے اور مکہ میں جا کر دم لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں کو ساتھ مدینہ میں تشریف لائے ۱۲ منہ اس آیت میں مسلمانوں پر اپنا احسان جتلاتا ہے کہ تم گھبراؤ نہیں اب ہم کافروں کے دل میں تمہارا رعب ڈالدیتے ہیں وہ تم سے مقابلہ کرنیکی جرأت نہیں کرینگے ایسا ہی ہوا ۱۲ ف۳ یعنی قتل کر رہے تھے شروع جنگ میں ایسا ہی ہوا کہ مسلمان غالب تھے اور کافر مغلوب ۱۲ ف۴ ورنہ اسی نافرمانی کا تم پر عذاب اترتا ۱۲ ف۵ بیان اس قصہ کا اوپر گذر چکا ہے ہوا یہ تہا کہ جنگ احد میں بھی اول اول مسلمانوں ہی کا غلبہ ہوا اور کافروں کو شکست ہوئی مگر اخیر میں جو خرابی ہوئی وہ عدول حکمی اور نافرمانی کی وجہ سے آنحضرت صلعم نے قطعی حکم عبداللہ بن جبیر اور انکے ماتحت سپاہیوں کو دیا تھا کہ تم اس مقام سے نہ ٹلنا خواہ ہماری فتح ہو یا ہماری شکست لیکن ان لوگوں نے جب یہ دیکھا کہ فتح ہو گئی تو لوٹ کی طمع میں اپنا مورچہ چھوڑ کر چلدیے عبداللہ بن جبیر نے سمجھایا بھی لیکن ایک نہ سنی خالد بن ولید نے جو اسوقت تک کافر تھے یہ موقع اچھا پاکر عقب سے حملہ کیا اور جنگ کا نقشہ بالکل بگڑ گیا مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے وہ بھاگ نکلے اور آنحضرت ص بھی زخمی ہو کر ایک گڑھے میں گر پڑے یہ آیت اسوقت اتری جب بعضے مسلمان کہنے لگے کہ اللہ نے تو ہم سے فتح کا وعدہ کیا تھا ہمکو شکست کیونکر ہوئی یعنی اللہ کا تو وعدہ سچا تھا وہ پورا ہو لیا تمنے اپنی فتح خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لی پھر تمنے جو نافرمانی کی اللہ اور رسول کا کہنا نہ مانا تو اسکی سزا میں تمکو شکست ہوئی اور جو کچھ نقصان ہوا وہ ہوا ۱۲ ف۶ یا پہاڑ پر چڑھے چلے جاتے تھے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ
لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ
كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ
وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَ
لِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا
مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا
اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ
وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
حَلِيْمٌ ۝

۴ | آل عمران | ۱۷
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ
كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا
فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا
عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ
اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ
يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرٌ ۝ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ
مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ
لَاِ۟لَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

۴ | آل عمران | ۱۷
اَوَلَمَّاۤ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ
مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ
مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَمَاۤ اَصَابَكُمْ يَوْمَ

کہہ دے اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو جن کی قسمت میں
مارا جانا لکھا تھا وہ اپنے گرنے کی جگہوں میں نکل کر آجاتے
ف۱ اور (اس شکست میں ایک حکمت یہ تھی) کہ اللہ تعالیٰ
جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے اس کو (تمہارے دل
کی باتوں کو) آزمالے ف۲ اور تمہارے دلوں میں جو
کچھ ہے اس کو صاف کر دے ف۳ اور اللہ تعالیٰ کو تو
دل کی سب باتیں معلوم ہیں ف۴ جس دن دو فوجیں گتھ
گئیں ف۵ اس دن جو تم میں سے (یعنے مسلمانوں میں سے)
بھاگ نکلے ان کو شیطان نے کچھ ان کے کیے کی شامت میں
پھسلا دیا اور البتہ اللہ نے انکو معاف کر دیا بیشک اللہ بخشنے والا تحمل والا ہے ف۶
مسلمانو تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جو ف۷ کافر ہیں اور اپنے بھائی
بندوں (رشتہ داروں) کو جب وہ سفر یا جہاد کو جاتے ہیں یوں کہتے ہیں اگر
ہمارے پاس رہتے تو نہ (سفر میں) مرتے نہ (جہاد میں) مارے جاتے
(تم ان کی طرح ایسا اعتقاد مت رکھو) کیونکہ اللہ تعالیٰ انکے دلوں
میں ایسے اعتقاد سے (ساری عمر) حسرت رکھنا چاہتا ہے ف۸ اور
جلانے مارنے والا اللہ تعالیٰ ہے (سفر اور جہاد سے کوئی نہیں
مرتا) اور اللہ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے اور اللہ کی راہ میں اگر تم
مارے جاؤ یا مر جاؤ تو اللہ کی بخشش اور رحمت (جو تم کو ملے گی)
اس سے بہتر ہے جو وہ (کافر) بٹورتے ہیں اور تم مرو یا مارے جاؤ
(ہر حال میں) اللہ کے پاس اکٹھا ہونا ہے ف۹
کیا جب (احد کے دن) تم پر ایک مصیبت آئی (کہ ستر آدمی تمہارے
مارے گئے) حالانکہ (بدر کے دن) تم (اپنے دشمنوں کو) پہنچا چکے ہو ف۱۰ تو تم (گھبرا
گئے اور بے دل ہو کر) کہنے لگے یہ (مصیبت) کہاں سے آئی ف۱۱
(اے پیغمبر) کہہ دے یہ مصیبت خود تم نے اپنے اوپر

ف۱ یعنے جہاں پچھاڑے انکی موت لکھی تھی وہاں آجاتے نہ رہ جاتے کیونکہ تقدیر سے مفر نہیں ہے جہاں کی مٹی ہوتی ہے موت وہاں لیجاتی ہے ۔ ف۲ لوگوں پر کھولدے کہ کون سچے مسلمان ہیں کون منافق بدخواہ ۔ ف۳ تمہارے دل کسوٹی پر کس کے وسوسوں اور شیطانی خیالات سے پاک کر دے ۔ ف۴ مگر تم لوگوں کو بتلانے کے لیے یہ سب کارروائی کی تاکہ تم بھی جان لو کہ فلاں فلاں منافق ہیں اور دل میں مسلمانوں کے دشمن ہیں ظاہر میں تمہارے شریک ہیں ایسا ہی ہوا کہ احد کی لڑائی پر جانے سے پہلے سارا راز کھل گیا اگر مسلمانوں کی پوری جیت رہتی تو یہ بات نہ کھلتی ۔ ف۵ ایک مسلمانوں کی ایک کافروں کی یعنے جنگ احد میں ۔ ف۶ انکے کیے کی شامت یعنی پیغمبر صلعم کا کہنا نہ ماننا اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ شکست ہوئی مطلب یہ ہے کہ بعض مسلمان جو اس دن بھاگ کھڑے ہوئے وہ اس وجہ سے نہیں بھاگے کہ اسلام سے پھر گئے تھے یا منافق تھے بلکہ شامت نفس سے اور شیطان کے اغواء سے یہ گناہ ان سے سرزد ہوا جسکو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا اب کوئی گناہ ان پر نہیں رہا کہتے ہیں اس جنگ میں آنحضرت صلعم کے پاس صرف تیرہ آدمی رہ گئے بعضوں نے کہا چودہ سات مہاجرین اور سات انصاری تو مہاجرین میں ابو بکر صدیق رض اور عمر فاروق اور علی مرتضیٰ رض اور طلحہ بن عبید اللہ اور عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام اور سعد بن ابی وقاص رض تھے اور حضرت عثمان بن عفان بھی انہیں لوگوں میں شامل تھے جو بھاگ گئے تھے رضی اللہ عنہم اب ملاحدہ بھی حضرت عثمان رض پر طعنہ دیتے ہیں مگر انکا جواب خود قرآن شریف دے رہا ہے اللہ تعالیٰ نے انکو معاف کر دیا پھر معافی کے بعد کسی کا طعنہ دینا نری نادانی اور حماقت ہے ۔ ف۷ ظاہر میں اپنے کو مسلمان کہتے ہیں لیکن دل میں کافر ہیں ۔ ف۸ تمہارے دلوں میں نہیں اللہ نے جو انکو ایسا ضعیف الاعتقاد کر دیا تو اس سے غرض یہ ہے کہ وہ ساری عمر ایسے ہی واہی تباہی باتوں کو سوچا کریں ہائے فلانا سفر کو کیوں گیا ہائے وہ لڑائی میں کیوں گیا اور ہمیشہ اسی رنج میں رہیں اور انکو اسی حسرت اور افسوس میں کھا دیا ۔ ف۹ تو مرنے یا مارے جانے سے ہم کچھ فنا نہ ہو جاوینگے پھر کاہیکو ڈریں اپنے مالک کے پاس ہر طرح جانا ہے ۔ ف۱۰ بدر کے دن ستر مارے اور ستر قید کیے ۔ ف۱۱ کہ اتنے مسلمان مارے گئے اور شکست بھی ہوئی حالانکہ اللہ کے پیغمبر ہمارے ساتھ ہیں ۔

۴ | آل عمران | ۱۹

الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚۖ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا
قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ۭ قَالُوْا لَوْ
نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ۭ ھُمْ لِلْكُفْرِ
يَوْمَىِٕذٍ اَقْرَبُ مِنْھُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ
بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَ
اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ۚ اَلَّذِيْنَ
قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا
مَا قُتِلُوْا ۭ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ
الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَلَا تَحْسَبَنَّ
الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ
بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝ فَرِحِيْنَ
بِمَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ
بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ
اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝
يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّ
اَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝
۱۴ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ
بَعْدِ مَآ اَصَابَھُمُ الْقَرْحُ ڛ لِلَّذِيْنَ
اَحْسَنُوْا مِنْھُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ اَلَّذِيْنَ
قَالَ لَھُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا
لَكُمْ فَاخْشَوْھُمْ فَزَادَھُمْ اِيْمَانًا ڰ وَّ
قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝
فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ

ڈالی ف۱ بیشک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے ف۲ اور جس دن دو فوجیں بھڑ گئیں (یعنی
احد کے دن) مسلمان جو مصیبت تم کو پیش آئی وہ اللہ کے حکم سے آئی
اور اسلیے کہ اللہ ایمان والوں کو ظاہر کر دے ف۳ اور اسلیے کہ اللہ منافقوں
کو ظاہر کر دے اور ان سے (یعنی منافقوں سے) کہا گیا آؤ اللہ کی راہ میں
(یعنی اسکی رضامندی کے لیے) لڑو اگر تم سچے مسلمان ہو یا دشمنوں
کو تو ہٹاؤ ف۴ وہ کہنے لگے اگر ہم یہ سمجھتے کہ لڑائی ہوگی تو تمہارے ساتھ
رہتے ف۵ وہ لوگ اس دن ایمان سے اتنے نزدیک نہ تھے جتنے کفر کے نزدیک
تھے ف۶ منہ سے ایسی بات کہتے ہیں جو انکے دل میں نہیں ف۷ اور اللہ خوب
جانتا ہے جو وہ اپنے دل میں چھپاتے ہیں ف۸ انہی لوگوں نے یہ کہا کہ
خود تو بیٹھ رہے اور اپنے بھائیوں کو ف۹ کہتے ہیں اگر ہماری بات سنتے
تو مارے نہ جاتے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہدے بھلا اگر تم سچے ہو تو ذرا اور دن
کو جانے دو خود اپنے اوپر سے موت کو تو ٹال دو ف۱۰ (اے پیغمبر) جو لوگ
اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو مردہ مت سمجھ وہ اپنے مالک کے پاس زندہ
ہیں انکو روزی ملتی ہے ف۱۱ اور اللہ نے جو اپنے فضل سے انکو دیا ہے اس پر
خوش ہیں اور جو لوگ ابھی انکے پاس نہیں پہونچے انکے پیچھے ہیں ف۱۲ انکی خوشی منا رہے
ہیں کہ نہ انکو ڈر ہوگا نہ غم اللہ کی نعمت اور فضل کی خوشی کر رہے ہیں اور اسکی
(خوشی کر رہے ہیں) کہ اللہ مسلمانوں کا ثواب نہیں کھوتا ف۱۳
۱۴ جو لوگ لڑائی میں زخمی ہوئے اور پھر بھی اللہ اور اس کے رسول کا
کہا مانا ف۱۵ ان میں جو نیک اور پرہیزگار رہیں ان کو بڑا ثواب ملیگا ف۱۶
یہ وہ لوگ ہیں جن سے لوگوں نے ف۱۷ کہا تمہارے مقابلہ کے لیے (مشرک) لوگوں
نے لشکر اور سامان جمع کیا ہے ف۱۸ تو ان سے ڈرو ف۱۹ یہ سنکر ف۲۰ انکا ایمان
اور بڑھ گیا ف۲۱ اور وہ کہنے لگے اللہ ہمکو بس کرتا ہے اور اچھا کام بنانے
والا ہے ف۲۲ پھر اللہ کی بڑی نعمت (صحت و سلامتی) اور اسکا فضل
(دنیا کا فائدہ) لیکر لوٹ آئے ان کو کوئی تکلیف نہیں پہونچی

ف۱ کسی اور کی طرف سے نہیں آئی خود کردہ را علاج نیست ف۲ خود تم نے اپنے اوپر ڈالی یعنی نہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عدول حکمی کرتے اور گھاٹی کے مورچہ کو چھوڑتے نہ یہ آفت آتی ف۳ لفظی ترجمہ تو یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ معلوم کر لیوے ایمان والوں کو مگر اللہ کو تو پہلے سے سب معلوم تھا تو مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جو بات اس کے علم میں تھی اسکو ظاہر کر دیوے اور سب لوگوں پر کھول دیوے ف۴ منافقوں کا سردار عبداللہ بن ابی ابن سلول تھا عبداللہ بن عمرو بن حرام انصاری نے اس سے یہ کہا مطلب یہ ہے کہ ہمارے ساتھ ہو کر لڑو اگر تم مومن ہو جیسا زبان سے کہتے ہو اور اگر خیر تم کو لڑنا منظور نہیں ہے تو ہمارے ساتھ تو رہو تاکہ دشمن ہمارا لشکر بہت سمجھکر ہٹ جاوے ف۵ منافقوں نے یہ بہانہ کیا کہ لڑائی ہوتی معلوم نہیں ہوتی اور آنحضرت صلعم اور صحابہ کو چھوڑ کر چلے گئے یہ بھی ان کی ایک مکاری تھی کس لیے کہ کافر اسقدر دور دراز مقام سے لشکر جمع کر کے آئے اور بدر کا غصہ انکے دلوں میں بھرا ہوا تھا اور پھر بے لڑے واپس جائیں یہ عقل کے خلاف تھا ف۶ یعنی بنسبت ایمان کے کفر سے زیادہ نزدیک ہو گئے تھے حالانکہ منافق پہلے ہی سے مومن نہ تھے مگر جو لوگ بھولے بھالے تھے وہ تو انکا ظاہری حال دیکھکر ان کو مومن سمجھتے تھے لیکن احد کے دن انہوں نے جو کام کیا مسلمانوں کو چھوڑ کر چلے آئے تو ان لوگوں کو بھی معلوم ہو گیا کہ انکے دل کفر کی طرف زیادہ مائل ہیں اور ان کا پردہ اٹھ گیا ف۷ بلکہ دل میں اسکے خلاف (زبان سے) ایمان کا دعوی کرتے ہیں اور دل میں کفر بھرا ہے یا کہتے ہیں کہ آج لڑائی ہوتی معلوم نہیں ہوتی حالانکہ دل میں انکو یقین ہے کہ ضرور لڑائی ہوگی ف۸ انکے نفاق اور شرارت اور مکاری کو ف۹ جو جنگ میں مارے گئے ف۱۰ بھائیوں سے مراد ان منافقوں کے عزیز اور رشتہ دار ہیں جو جنگ میں مارے گئے یعنی منافق آپس میں یہ کہتے ہیں کہ جو لوگ مارے گئے وہ اگر ہمارا کہا مانتے تو نہ مارے جاتے مطلب یہ ہے کہ جب تم ان لوگوں کا قتل ٹال سکتے تھے تو اپنی ہی موت کو کیوں نہیں روکتے موت آتی ہی تم سمجھتے ہو کچھ بس نہیں چلتا جب اپنے تئیں نہیں بچا سکتے تو دوسروں کو کیا بچا دوگے ۔ باقی بعد ضمیمہ

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ٥	اور اللہ تعالی کی مرضی پر چلے (اس کے رسول کے حکم پر) اور اللہ کا فضل بڑا ہے ف۲ یہ ف۳ شیطان تھا جو ف۴ اپنے دوستوں سے (تم کو) ڈراتا تھا ف۵ تم اگر سچے مسلمان ہو تو ان سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو ۔
۴	آلِ عمران	۲۰	(۱۵) فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ثَوَابًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ	(۱۵) پھر جن لوگوں نے اپنا وطن چھوڑا ف۶ اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں ستائے گئے ف اور لڑے اور میری راہ میں مارے گئے البتہ میں انکے گناہوں کو ان پر سے میٹ دونگا (یا اتار دونگا) اور انکو ایسے باغوں میں لیجاؤں گا جن کے تلے نہریں بہ رہی ہیں یہ اللہ کے پاس سے ان کو بدلہ ملیگا اور اللہ کے پاس اچھا بدلہ ہے
"	"	"	(۱۶) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ٥	(۱۶) مسلمانو صبر کرو ف اور صبر میں (اپنے دشمنوں پر) غالب آؤ (ان سے زیادہ صبر کرو) اور مورچہ پر جمے رہو ف۸ اور اللہ سے ڈرتے رہو اسلیے کہ مراد کو پہونچو (جنت اور مغفرت تم کو نصیب ہو)
۵	النساء	۱۰	(۱۷) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوا ثُبَاتٍ أَوِ انْفِرُوا جَمِيعًا ٥ وَإِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَيُبَطِّئَنَّ فَإِنْ أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَالَ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ إِذْ لَمْ أَكُنْ مَعَهُمْ شَهِيدًا ٥ وَلَئِنْ أَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِنَ اللَّهِ لَيَقُولَنَّ كَأَنْ لَمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ مَوَدَّةٌ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا ٥ فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ وَمَنْ يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ	(۱۷) مسلمانو اپنا بچاؤ لیے رہو ف۹ اور جتھے جتھے نکلو یا سب ملکر نکلو ف۱۰ اور تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے کہ وہ (جہاد کے لیے نکلنے میں) ضرور دیر کریگا ف۱۱ پھر اگر (اتفاق سے) تم پر کوئی مصیبت آن پڑے ف۱۲ تو کہے گا اللہ نے مجھ پر فضل کیا میں انکے ساتھ موجود نہ تھا ف۱۳ اور اگر تم پر خدا کا فضل ہو (فتح ہو لوٹ کا مال ملے) تو اس طرح کہیگا جیسے تم میں اور اس میں (کبھی کی) دوستی نہ تھی کاش میں بھی انکے ساتھ ہوتا اور خوب فائدہ کماتا ف۱۴ جو لوگ دنیا کی زندگی کو دے کر آخرت لیتے ہیں انکو اللہ کی راہ میں لڑنا چاہیے اور جو کوئی اللہ (تبارک وتعالے) کی راہ میں ف۱۵ لڑے (اللہ کا بول بالا کرنے کے واسطے) پھر وہ لڑائی میں مارا جائے یا (دشمنوں پر) غالب ہو (ہر حال میں) ہم اسکو بڑا ثواب دیں گے
۔				

ف۱ بعضوں نے کہا نعمت سے دنیا کا فائدہ اور فضل سے آخرت کا ثواب مراد ہے انکو کوئی تکلیف نہیں پہونچی یعنے نہ کوئی مارا گیا نہ کوئی زخمی ہوا لڑائی ہی نہیں ہوئی اور مسلمان اتنے اور مدد کے بھی بچ ہے ابوسفیان اور مشرکین ہی وعدہ خلاف کہلائے ۲، ف۳ جو کہتا تھا کہ کافروں نے تم سے جنگ کرنیکے لیے بہت سامان اور لشکر جمع کیا ہے ۱۲ ف۴ یعنی خود شیطان نعیم بن مسعود کی صورت میں یا خود نعیم یا ابوسفیان ۱۲ ف۵ یعنے رفیقوں کا ڈراؤ دکھاتا تھا اپنے یاروں کا ڈر بتاتا تھا ۱۲ ف۶ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت اختیار کی یعنے ہجرت کی ۱۲ ف یعنے اسلام لانیکے سبب سے کافروں نے انکو تکلیف دی مراد مہاجرین ہیں ۱۲ ف کافروں کی ایذا دہی پر یا اپنے دین پر یا خدا کے حکم پر یا بلا پر یا جہاد پر یا فرض ادا کرنے پر یا قرآن پڑھنے پر یا قرآن وحدیث کی پیروی کرنے پر ۱۲ ف۸ ہمیشہ جہاد کے لیے مستعد رہو اور سامان جنگ تیار رکھو ۱۲ ف۹ یعنے ہتیار ہر وقت اپنے پاس رکھو یا جنگ کیلیے تیار اور مستعد رہو یا دشمنوں سے ہوشیار رہو ۱۲ ف۱۰ یعنی جب لڑائی کے لیے جاؤ تو اکا اکا راہ میں مت جاؤ بلکہ دس دس یا زیادہ کی ٹکڑیاں مل جلکر چلو ایسا نہ ہو کہ دشمن اکا دکا کو پاکر تم کو ہلاک کرے یا سارا لشکر سب ملکر ایک ساتھ چلو ۱۲ ف۱۱ یا دیر کرا دیگا دوسرے مسلمانوں سے جیسے عبداللہ بن ابی منافقوں کا سردار ۱۲ ف۱۲ مثلاً زخمی ہو یا مارے جاؤ یا شکست ہو ۱۲ ف ورنہ میں بھی مارا جاتا یا زخمی ہوتا ۱۲ ف۱۴ نہ تمہاری فتح کی اسکو خوشی نہ تمہارے فائدے سے غرض اسکو اپنے حلوے مانڈے سے کام ہے اگر ذری سی بھی دوستی ہوتی ہے تو دوست کی کامیابی کی خبر سنکر آدمی خوشی کرتا ہے یہ نہیں کہ اپنی ہی فکر میں لگا رہے اپنی ہی فائدے سے غرض رکھے دوسرے یہ کہ اگر وہ سچا مسلمان اور مسلمانوں کا دوست ہوتا تو پہلے یہ رنج کرتا کہ جہاد کے ثواب سے محروم رہا اسکا تو رنج نہیں بلکہ یہی رنج ہے کہ دنیا کا فائدہ جاتا رہا بس معلوم ہوا کہ یہ مسلمان نہ تھا صاحب ایمان منافق کی یہی صفت ہے ہو ف۱۵ اسکا بول بالا کرنے کے لیے ۱۲

			اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۝ ۱۷ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ۝	اور مسلمانو! تم کو کیا ہو گیا ہے تم اللہ تعالےٰ کی راہ میں ان بے بس مرد اور عورتوں اور بچوں کے (چھڑانے کے لئے) کافروں سے نہیں لڑتے ف۱ جو کہہ رہے ہیں ف۲ مالک ہمارے ہم کو اس بستی سے نکال جہاں کے لوگ ظالم ہیں ف۳ اور ہماری حمایت پر کسی کو اپنی طرف سے کھڑا کر ...... اور ہماری مدد کے لیے کسی کو اپنی طرف سے مقرر کر ۱۷ جو لوگ ایماندار ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں ف۴ تو تم بھی شیطان کے دوستوں سے لڑو بیشک شیطان کا مکر (فریب) بودا ہے ف۵
۵	النساء	۱۱	۱۸ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۗ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۚ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۝	۱۸ اے پیغمبرؐ! تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنکو حکم ہوا اپنے ہاتھ روکے رہو (یعنی لڑائی نہ کرو) اور نماز ادا کرتے رہو زکوٰۃ دیتے رہو ف۶ پھر جب ان پر جہاد فرض ہوا تو ایک فرقہ ان میں کا لوگوں سے ایسا ڈرنے لگا (یعنی کافروں سے) جیسے وہ خدا سے ڈرتا تھا یا اس سے بھی زیادہ ڈرنے لگا اور کہنے لگا پروردگار تو نے جہاد کیوں ہم پر فرض کیا ہم کو اپنی موت سے مہلت دیا ہوتا جو نزدیک ہے (اے پیغمبرؐ) کہہ دے دنیا کا مزہ چند روزہ ہے اور پرہیزگار (خدا ترس) کے لیے آخرت بہتر ہے ف۸ اور کھجور کی گٹھلی کے شگاف برابر بھی تم پر ظلم نہ ہوگا ف۹ تم جہاں کہیں ہو موت تم کو پکڑے گی ف۱۰ گو کیسے ہی مضبوط قلعوں میں ہو ف۱۱
〃	〃	〃	۱۹ فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ۝	۱۹ تو (اے پیغمبرؐ) اس کی راہ میں (کافروں سے) لڑ (گو تو اکیلا رہ جائے) تو اپنی ہی ذات کا ذمہ وار ہے ف۱۲ اور مسلمانوں کو بھی (لڑنے کے لیے) ابھار قریب ہے کہ اللہ تعالےٰ کافروں کے جنگ ہی کو روک دے ف۱۳ اور اللہ کا زور بہت زیادہ ہے ف۱۴ اور اسکا عذاب بھی بہت سخت ہے
〃	〃	۱۲	۲۰ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى	۲۰ اور یہ چاہتے ہیں کہ جیسے وہ کافر ہو گئے تم بھی کافر ہو کر (گمراہی اور کفر میں) سب برابر ہو جاؤ تو جب تک یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا وطن

ف۱ مکہ میں کافروں کی قید میں تھے اور سختی اور تکلیف اٹھا رہے ہیں اور الخ ۱۲ ف۲ تنگ آکر یہ دعا کر رہے ہیں ۱۲ ف۳ یعنی کافر اور مشرک بیچارے اور ظلم کر رہے ہیں ۱۲ ف۴ کئی مسلمان مکہ میں کافروں کی قید میں تھے کافر انکو سخت سخت تکلیفیں دیتے وہ بیچارے مصیبتیں جھیلتے اور تنگ آکر روز دعائیں کرتے یا اللہ کب ان ظالموں کا ستیاناس ہوگا اور کب ہم کو انکے پنجہ ظلم سے نجات ملے گی ۱۲ ف۵ ایماندار کو سب سے زیادہ اللہ کی رضامندی کا خیال ہوتا ہے انسان اللہ کا بنایا ہوا ہے اس کا ہلکا گرانا بغیر اسکے حکم کے ایماندار کبھی پسند نہ کرے گا جو بے ایمان اور کافر ہے اسکو اللہ تعالےٰ کی رضامندی سے غرض نہیں وہ اپنے فائدے کے لیے ہر ایک کام کرتا ہے ملک و مال و دولت کی طمع میں اللہ کے بندوں کی جان لیتا ہے کبھی اپنی ذاتی خواہشوں کے پورا کرنے کے لیے لڑتا ہے یہ لڑنا شیطان کی راہ میں لڑنا ہے ۱۲ ف۶ یعنی اللہ کی مدد کے سامنے اس کے مکر کی کچھ حقیقت نہیں اگرچہ آدمیوں کی نسبت اسکا مکر بہت بڑا ہے ابن عباسؓ نے کہا جب تم شیطان کو دیکھو تو اس سے مت ڈرو اس پر حملہ کرو مجاہد نے کہا شیطان مجھ کو دکھلائی دیتا میں ابن عباسؓ کا کہنا یاد کر کے اس پر حملہ کرنا چاہتا وہ غائب ہو جاتا ۱۲ ف۷ ابتداء اسلام میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں تشریف رکھتے اور صحابہ تھوڑے تھے تو کافر بہت ستاتے بعض مسلمانوں نے آنحضرت صلعم سے درخواست کی کہ لڑائی کا حکم دیجیے تو ان کافروں کو ماریں لیکن اسوقت تک جہاد فرض نہیں ہوا تھا آپ یہی حکم دیتے آپ نے فرمایا نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو ابھی تم کو بس ہے اور اپنے ہاتھ روکے رہو یعنی جنگ نہ کرو اسوقت صبر کرو کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی دوسرا حکم آوے جب آنحضرت صلعم مدینہ میں تشریف لائے اور جہاد فرض ہوا تو انہیں لوگوں میں سے بعضوں نے لڑائی کے لیے نکلنے میں سستی اور دیر کی نہ اسوجہ سے کہ انکو دین میں کوئی شک تھا بلکہ موت سے ڈر کر اس وقت اللہ تعالےٰ نے یہ آیت اتاری ۱۲ ف۸ وہ کبھی فنا نہیں ہوتی ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

يُهَاجِرُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا
فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوهُمْ
وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيرًا ۙ
إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلٰى قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَهُمْ مِّيثَاقٌ أَوْ جَاءُوكُمْ حَصِرَتْ
صُدُورُهُمْ أَنْ يُّقَاتِلُوكُمْ أَوْ يُقَاتِلُوا
قَوْمَهُمْ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ
فَلَقَاتَلُوكُمْ ۚ فَإِنِ اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ
وَأَلْقَوْا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ
لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا ۝ سَتَجِدُونَ آخَرِينَ
يُرِيدُونَ أَنْ يَّأْمَنُوكُمْ وَيَأْمَنُوا
قَوْمَهُمْ ۭ كُلَّمَا رُدُّوا إِلَى الْفِتْنَةِ أُرْكِسُوا
فِيهَا ۚ فَإِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوكُمْ وَيُلْقُوا
إِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوا أَيْدِيَهُمْ فَخُذُوهُمْ
وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ ۭ وَأُولٰئِكُمْ
جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا ۝
یٰۤاَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي
سَبِيلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ
أَلْقٰى إِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ
تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَعِنْدَ
اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ ۭ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ
قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا ۭ إِنَّ
اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝ لَا يَسْتَوِي
الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ

النساء ۱۳ ۵

نہ چھوڑیں ف ان میں سے کسی کو دوست مت بناؤ اور اگر یہ لوگ ہماری
ہجرت نہ کریں اور کافروں کے شریک رہیں تو ان کو پکڑو۔ اور
جہاں پاؤ قتل کرو اور ان میں سے کسی کو اپنا دوست اور مددگار
نہ بناؤ مگر جو لوگ ایسی قوم سے مل گئے ہوں ف جن میں اور تم
میں عہد ہو ف یا وہ لوگ جو تمہارے پاس آ گئے جن کے دل (اپنی قوم
کے ساتھ ہو کر) تم سے لڑنے میں یا (تمہارے ساتھ ہو کر) اپنی قوم
سے لڑنے میں ہچکچاتے ہیں (تنگ ہیں) ف اور اگر اللہ چاہتا تو ان کو
بھی تم پر چڑھا دیتا وہ تم سے ضرور لڑتے ف پھر اگر ایسے لوگ تم سے الگ رہیں
اور لڑیں نہیں اور تمہاری اطاعت کریں تو اللہ نے تمہارے لیے ان کے
ستانے کی کوئی راہ نہیں رکھی ف اب تم کچھ ایسے لوگ پاؤ گے جو تم
سے بھی امن میں رہنا چاہتے ہیں اور اپنی قوم سے بھی ف جب
ان کو کبھی فساد کی طرف بلائیں تو اسی وقت پلٹ جائیں ف۹
ایسے لوگ اگر (لڑائی سے) الگ نہ رہیں اور تمہاری اطاعت نہ کریں
اور اپنے ہاتھ (جنگ سے) روک نہ رکھیں تو ان کو پکڑو اور جہاں
پاؤ قتل کرو اور ان لوگوں پر تو ہم نے تم کو کھلی دلیل
دی ہے ف۱۰

(۲۱) مسلمانو جب تم اللہ کی راہ میں (جہاد میں) سفر کرو تو تحقیق
کیا کرو ف۱۱ اور جو شخص تم سے سلام علیک کرے ف اس کو یہ
نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں ہے ف۱۳ تم دنیا کا ساز و سامان چاہتے
ہو (کہ اسکو مار کر اسکا مال لے لیں گے) اور اللہ کے پاس بہت سی
غنیمتیں ہیں ف۱۴ پہلے تو تم خود بھی ایسے ہی تھے ف۱۵ پھر اللہ نے تم پر
احسان کیا ف۱۶ تو تحقیق کر لیا کرو بیشک اللہ تمہارے کاموں سے خبردار
ہے مسلمانوں میں جو لوگ معذور (۲) نہیں ہیں اور جہاد سے بیٹھ رہیں
ان لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے

ف۱ اور مسلمانوں کے ساتھ مدینہ میں آ کر نہ رہیں۔ ف یعنی انکی پناہ میں چلے گئے ہوں یا انسے قسمیہ معاہدہ کر لیا ہو۔ ف تو عہد کو توڑنا کسیطرح درست نہیں جیسے اس قوم سے لڑ نہیں سکتے ویسے ہی ان لوگوں سے بھی لڑنا ناجائز ہے جو انکی پناہ اور دوستی میں ہوں عام انبیاں میں ہے کہ آنحضرت صلعم نے ہلال اسلمی سے یہ معاہدہ کیا تھا کہ نہ وہ مسلمانوں کی مدد کرے نہ کسی اور قوم کی مسلمانوں پر [illegible] سلامت اور جو شخص انسے ملے اسکو بھی پناہ ملیگی تو مراد وہی اسلم کے لوگ ہیں۔ ف یہ دوسری طرح کے لوگ ہیں جن سے لڑنا منع ہوا یعنی جو کسی طرح لڑائی سے تنگ ہو کر تمہارے ساتھ ہو کر اپنی قوم سے لڑنا پسند کرتے ہیں نہ اپنی قوم کے ساتھ ہو کر تم سے لڑنا چاہتے ہیں اور گھبرا کر تمہارے پاس چلے آئے ہیں یا قید ہو کر آئے مراد وہ لوگ ہیں جو بدر کے دن مشرکوں کے ساتھ آئے تھے مگر آنحضرت اور مسلمانوں سے لڑنا پسند نہیں کیا علیحدہ ہو گئے جیسے حضرت عباس اور کئی بنی ہاشم کے لوگ۔ ف وہ بھی اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں چاہا اور انکا دل لڑائی سے پھیر دیا۔ ف یعنی انکا قتل کرنا یا لوٹنا تم کو درست نہیں۔ ف یعنی دونوں کو ملا کر اپنی زندگی آرام سے گذارنا چاہتے ہیں مسلمانوں کے سامنے کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اور کافروں سے کہتے ہیں ہم اپنے [illegible] کے طریق پر ہیں موقع کے منتظر رہتے تھے ان کا ذکر ہے چند لوگ تھے جنہوں نے آنحضرت سے امان چاہی اور کہا کہ ہم ایمان لائے اور اپنی قوم کے لوگوں سے کہا ہم اسی پرانے طریق پر ہیں۔ ف یعنی شرارت یا مسلمانوں سے لڑائی۔ ف۹ یعنی کھلم کھلا مشرک بن جائیں یا کافروں کے ساتھ ہو کر مسلمانوں سے لڑنے کو موجود۔ ف یعنی انکا یہ ظاہر [illegible] اوصاف وجہ تمہارے پاس موجود ہے کہ یہ منافق ہیں کسی کے ساتھ نہیں بندہ حکم میں نہ کسو قوم کو منتظر ہیں جو قوم ملے تو تم کو زندہ نہ چھوڑیں ایسے موذیوں کو سب سے پہلے مارنا چاہیے۔ ف یعنی جو شخص ملے اسکا حال اچھی طرح دریافت کر لیا کرو کہ مسلمان ہے یا کافر بغیر تحقیق کے جلدی سے [illegible] اسکو مار ڈالنا مناسب نہیں ہے شاید وہ مسلمان ہو اگرچہ تحقیق کرنا ہر جگہ ضروری ہے سفر میں ہو یا حضر میں مگر چونکہ یہ آیت جس واقعہ میں اتری وہ سفر میں ہوا تھا اسلیے

			وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝	مال اور جان سے جہاد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو اپنے مال اور جان سے جہاد کرتے ہیں بیٹھنے والوں پر (جو معذور نہ ہوں) ایک درجہ کی فضیلت دی ہے اور سب سے اللہ نے اچھا وعدہ کیا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں سے زیادہ ایک بڑا ثواب دیا ہے (وہ کیا ہے) اس کی درجے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور بخشش ہے اور مہربانی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف
〃	النساء	۱۴	۲۲ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ۝ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝ وَ مَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً وَ مَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝	۲۲ جن لوگوں کی فرشتے جان نکالتے ہیں اور وہ گناہگار ہیں ف تو فرشتے ان سے کہتے ہیں تم پڑے پڑے کیا کرتے رہے ف وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم اس ملک میں بے بس تھے (اس لیے مکہ سے مدینہ کو نہ جا سکے) فرشتے کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی (یعنے تنگ تھوڑی تھی اگر مدینہ کو نہیں جا سکتے تھے تو اور کہیں اس میں نکل جانا تھا ف تو ان لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بری جگہ ہے جانے کی ف مگر جو مرد اور عورتیں اور بچے ایسے بے بس ہیں کہ نہ ان کو کوئی تدبیر کرتے بن پڑتی ہے نہ رستہ معلوم ہے ف تو ایسوں کو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو معاف کر دے (اور ہجرت نہ کرنے کی پرسش نہ کرے) اور اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے ف اور جو کوئی اللہ کی راہ میں اپنا وطن چھوڑے وہ زمین میں رہنے کی بہت جگہ اور روزی میں کشادگی پائے گا اور جو کوئی اپنے گھر سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرتا ہوا نکلے ف پھر اس کو موت آن پڑے تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر اس کا ثواب ٹھیر چکا ف اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ف
〃	〃	۱۵	۲۳ وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ اِنْ تَكُوْنُوْا	۲۳ اور کافروں کا پیچھا کرنے میں (ان سے لڑنے میں) ہمت نہ ہار دو یا

ف مطلب یہ ہے کہ جہاد کرنیوالے کو بیٹھ رہنے والے پر جو معذور نہ ہو ایک درجہ کی فضیلت ہے لیکن یہ درجہ اتنا بڑا ہے کہ پھر اس میں کئی درجے ہیں تو درحقیقت کئی درجہ کی فضیلت ہوئی جیسا بیان دوبارہ فرمایا بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جہاد کرنیوالے کو معذور بیٹھ رہنے والے پر ایک درجہ کی فضیلت ہے اور غیر معذور بیٹھ رہنے والے پر کئی درجوں کی فضیلت ہے ۱۲ ف انہوں نے ہجرت نہیں کی بلکہ مشرکوں کے ساتھ ہو کر بدر کے دن مسلمانوں سے لڑنے آئے ۱۲ ف یعنی کافروں کے ملک میں رہ کر کیا کرتے رہے اور مسلمانوں کے پاس کیوں نہیں چلے گئے ۱۲ ف ساری زمین تمہیں ہوئی تھی اتنی لمبی چوڑی ۱۲ ف یہ آیت مکہ کے چند لوگوں کے باب میں اتری جو زبان سے کلمہ پڑھتے تھے لیکن انہوں نے مسلمانوں کے پاس ہجرت نہیں کی اور جب مشرک بدر کے دن مسلمانوں سے لڑنے نکلے تو یہ بھی مشرکوں کے ساتھ مارے گئے اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ جس ملک میں آدمی دین کے ارکان ادا نہ کر سکے خواہ وہ کسی وجہ سے ہو تو وہاں سے ہجرت کر نکل جانا فرض ہے بشرطیکہ ہجرت کی طاقت ہو جیسے آگے آتا ہے ۱۲ ف کوئی تدبیر نہیں کر سکتے یعنے محتاج ہیں کہ پاس نہیں راہ خرچ کیونکر کریں سواری کہاں لاویں ۱۲ ف معلوم ہوا کہ ہجرت کرنا دنیا تاکیدی فرض ہے کہ جو معذور ہیں وہ بھی ہجرت نہ کرنے کی وجہ سے گناہگار ہیں لیکن بخشش کی امید ہے پر جو معذور نہ ہوں ان کے لیے ہجرت نہ کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا معاذ اللہ ۱۲ ف اپنے مقام پر پہونچنے سے پہلے ف اللہ اپنے فضل سے ضرور اسکو ہجرت کا ثواب دیگا ۱۲ ف اللہ اور رسول کیطرف ہجرت کے یہ معنے ہیں کہ خالص خدا تعالیٰ کی رضامندی کے لیے ہجرت ہو نہ مال و زر یا عورت کے طمع سے جیسے صحیح حدیث میں ہے کہ عمل نیت سے درست ہوتے ہیں پھر جسنے دنیا کمانے یا کسی عورت کو بیاہ لینے کے لیے ہجرت کی اسکی ہجرت اسی لیے ہوگی اور جسنے اللہ اور رسول صلعم کیطرف ہجرت کی اسکی ہجرت اللہ اور رسول کیطرف ہوگی ہجرت کے حکم میں ہر ایک سفر داخل ہے جو دین کے لیے ہو مثلاً علم حاصل کرنے کے لیے یا حج کے لیے یا جہاد کے لیے ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع		
			تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ	نامردی نکر دیا اپنے تئیں ذلیل مت بناؤ اگر تمکو (لڑائی میں) تکلیف پہونچی ہے
			وَتَرْجُونَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُونَ ۗ وَكَانَ	تو انکو بھی تکلیف پہونچتی ہے جیسی تمکو تکلیف پہونچتی ہے ف۱ اور تم خدا سے وہ
			اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝	امید رکھتے ہو جو کافر نہیں رکھتے ف۲ اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے
۶	المائدۃ	۶	۲۴ يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ	(۲۴) مسلمانو اللہ تعالےٰ سے ڈرو اور اس تک پہونچنے کا
			وَابْتَغُوٓا اِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا	وسیلہ ڈھونڈھو اور (دین کے دشمنوں سے) اس کی راہ میں
			فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝	ف۳ لڑو تاکہ تم مراد کو پہونچو ف۴
۹	الانفال	۱	۲۵ يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ۭ قُلِ الْاَنْفَالُ	۲۵ ف تجھ سے لوٹ کے مالوں کو پوچھتے ہیں کہدے ف لوٹ کا
			لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوا	مال اللہ اور اس کے رسول کا ہے ف تو اللہ تعالےٰ سے ڈرو اور آپس
			ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۠ وَاَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهٗٓ	میں مل جل کے رہو (جھگڑا نہ کرو) اور اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول
			اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ۝	کا کہا مانو اگر تم میں ایمان ہے ف۸
۹	الانفال	۱-۲	۲۶ كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ	۲۶ جیسے تیرے مالک نے تجھ کو حکمت کے ساتھ گھر (مدینہ) سے نکالا
			وَاِنَّ فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكٰرِهُونَ ۙ	اور اس وقت بھی مسلمانوں کا ایک گروہ ناراض تھا ف۹ وہ
			يُجَادِلُونَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا	حق بات کھلی نے کے بعد تجھ سے جھگڑتے تھے ف۱۰ گویا ان کو زبر
			يُسَاقُونَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُونَ ۭ وَ	دستی موت کی طرف دھکیل رہے ہیں اور وہ ف۱۱ دیکھ رہے ہیں
			اِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّاۗىِٕفَتَيْنِ اَنَّهَا	ف۱۲ جب اللہ تم سے وعدہ فرماتا تھا کہ ان دو گروہوں ف۱۳ میں سے
			لَكُمْ وَتَوَدُّونَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ	ایک تم کو ضرور ملیگا ف۱۴ اور تم یہ چاہتے تھے کہ بے ہتیار والا گروہ
			تَكُونُ لَكُمْ وَيُرِيدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ	ف۱۵ تمہارے ہاتھ آجائے اور اللہ یہ چاہتا تھا کہ اپنی باتوں سے
			بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِينَ ۙ لِيُحِقَّ	حق کو ظاہر کرے ف۱۶ اور کافروں کی جڑ کاٹ ڈالے ف۱۷ اور سچ
			الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ۝	(اسلام) کو سچ اور جھوٹ (کفر) کو جھوٹ کردے گو مشرک
			اِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ	برا جانیں ف۱۸ (وہ وقت یاد کرو) جب تم اپنے مالک سے فریاد کرتے
			اَنِّي مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ مُرْدِفِينَ	تھے اس نے تمہاری فریاد سن لی (اور فرمایا) کہ میں تمہاری ایک
			وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَىِٕنَّ	ہزار فرشتوں سے مدد کروں گا ان کے پیچھے اور فرشتے ہونگے
			بِهٖ قُلُوبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ	اور یہ فرشتوں کی مدد اللہ نے جو بھیجی تو صرف تمکو خوش کرنے کے
			اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ اِذْ يُغَشِّيكُمُ	لیے اور تمہارے دلوں کے اطمینان دینے کو ورنہ (درحقیقت) اللہ کے سوا

ف۱ وہ بھی مارے جاتے ہیں زخمی ہوتے ہیں جیسے تم مارے جاتے ہو اور زخمی ہوتے ہو تو لڑائی کے نقصان میں دونوں فریق برابر ہیں اور تم کو ایک نعمت اللہ کی زیادہ ملی ہے جو کافروں کو نہیں ملی وہ کیا ہے اور تم خدا سے اجر ۱۲ ف۲ یعنی ثواب اور جنت اور خدا کی مدد کی تو تم کو ان سے زیادہ صبر کرنا چاہیے ۱۲ ف۳ یعنی اسکی رضامندی کے لیے ۱۲ ف۴ یعنی بہشت پاؤ اس میں ہمیشہ چین کرو وسیلہ سے مراد وہ عبادت ہے جس سے اللہ کا قرب حاصل ہو اور وسیلہ بہشت میں ایک بلند درجہ بھی ہے حدیث میں ہے کہ اللہ سے میرے لیے وسیلہ مانگو یعنی دعا کرو کہ اللہ یہ درجہ مجھ کو عطا فرما دے اذان کے بعد دعا میں کہتے ہیں آت محمد الوسیلۃ یعنی محمد صلعم کو وسیلہ عطا فرما ایک حدیث میں ہے کہ جو میرے لیے وسیلہ مانگے گا اسکو میری شفاعت ملیگی ۱۲ ف۵ ای بیہ بسل اللہ ۱۲ ف۶ بدر کے دن جب مسلمانوں کو فتح ہوئی لوٹ کا مال ہاتھ آیا تو جوان کہنے لگے یہ ہمارا حق ہے ہم لڑے بوڑھے کہنے لگے ہم بھی تمہاری مدد پر تھے اگر شکست ہوتی تو تم بھاگ کر ہمارے ہی پاس دم لیتے اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۷ اللہ کے حکم سے رسول جسکو چاہیں دیں وہ لیوے پھر آپ نے وہ مال جوانوں اور بوڑھوں سب کو برابر تقسیم فرمایا ۱۲ ف۸ عطا نے کہا اللہ اور رسول کا کہا ماننا یہ ہے کہ قرآن اور حدیث کی پیروی کرے اس آیت سے یہ بھی نکلا کہ بغیر قرآن اور حدیث پر چلے آدمی مومن نہیں ہو سکتا اور جو کوئی قرآن یا حدیث کو نہ مانے وہ کافر ہے ملعون لعنہ اللہ وغضب علیہ واعدلہ عذابا عظیما ۱۲ ف۹ کہ اللہ کی حکمت پوری ہوئی اور بدر میں لڑائی ہو کر کافروں کو قتل بھی کرایا اور تم کو فتح دی لوٹ کا مال بھی ہاتھ آیا ۱۲ ف۱۰ انکو معلوم تھا کہ تو جو حکم دیتا ہے وہ اللہ کا حکم ہے یا انکو معلوم ہو گیا تھا کہ اللہ نے دو باتوں میں سے ایک کا وعدہ کیا ہے یا تو قافلہ ملنا یا لڑائی میں فتح ہونا اور اللہ کا وعدہ ضرور پورا ہوگا ۱۲ ف۱۱ موت کو آنکھوں سے ۱۲ ف۱۲ ان کا خیال یہ تھا کہ ہم تو گھر سے صرف قافلہ لوٹنے کی نیت سے نکلے تھے لڑائی کا سامان نہیں کیا تھا اب فوج سے لڑائی پڑ گئی ایسا نہ ہو کہ سب مارے جاویں یہ وجہ بعضوں نے لڑائی کو پسند نہ کیا یہ نہیں تھا کہ اللہ اور رسول کی وہ نافرمانی کرنا چاہتے تھے اور اسی واسطے اللہ تعالےٰ نے اگلی آیت میں انکو مومنین فرمایا اور آخر سب کے سب آنحضرت کے ساتھ گئے اور لڑائی کی رضی اللہ عنہم ۱۲ ف۱۳ اے مسلمانو وہ وقت یاد کرو ۱۲ ف۱۴ قافلہ یا مکہ والوں کی فوج ۱۲ - باقی در ضمیمہ

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	متن	ترجمہ
				النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ۝ اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝	اور کوئی مدد نہیں کر سکتا بیشک اللہ زبردست ہے حکمت والا جب خدا تعالیٰ نے تم کو بے ڈر بنانے کے لیے تم پر نیند ڈال دی (یا اونگھ) اور آسمان سے تم پر پانی برسایا تم کو پاک کرنے کے لیے اور شیطان کا وسوسہ تم سے دور کرنے کے لیے اور تمہارے دلوں پر گرہ باندھنے کے لیے اور تمہارے پاؤں جمانے کے لیے ف۱ (اے پیغمبر) جب تیرا مالک فرشتوں کو حکم دے رہا تھا میں تمہارے ساتھ ہوں ف۲ تم جا کر مسلمانوں کا دل جماؤ میں کافروں کے دل میں رعب ڈالے دیتا ہوں تم جا کر کافروں کی گردنوں پر مارو اور ان کے پور پور پر مارو ف۴
۹	الانفال	۲		۱۵ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۝ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۠ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝	۱۵ مسلمانو جب تم کافروں کے ریل پیل لشکر سے بھڑ جاؤ (یعنی وہ زیادہ ہوں اور تم کم) تو ان کو پیٹھ نہ دو ف۵ اور جو اس دن ف۶ اپنی پیٹھ کافروں کو دکھائے (یعنی بھاگے) وہ اللہ تعالیٰ کا غصہ لیکر لوٹا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ (لوٹ جانے کی) بری جگہ ہے مگر جو کوئی کترا کر ایک طرف چلے لڑنے کے لیے ف۷ یا جماعت ف۸ میں شریک ہونے کے لیے ف۹ تو ف۱۰ تم نے کافروں کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو قتل کیا ف۱۱ اور تو نے وہ (مٹھی کنکریوں کی) نہیں پھینکی جب تو نے پھینکی بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی ف۱۲ ف۱۳ اور مسلمانوں پر اپنی طرف سے ایک بڑا احسان کرے ف۱۴ بیشک اللہ تعالیٰ سنتا ہے جانتا ہے۔ یہ احسان تو تھا ہی ف۱۵ اور اللہ تعالیٰ کافروں کے منصوبے کو خراب کرنا چاہتا تھا ف۱۶ اگر تم فتح چاہتے تھے تو فتح تو تمہارے پاس آن موجود ہوئی ف۱۸ اور اگر اب (تم ف۱۹) باز آؤ تو تمہارے لیے بہتر ہوگا۔ اور اگر پھر تم کرو گے تو ہم بھی (پھر مسلمانوں کی مدد) کریں گے اور تمہارا جتھا گو کتنا ہی بہت ہو کچھ بھی تمہارے کام نہ آئیگا اور اللہ مسلمانوں کے ساتھ تھا
۹-۱۰		۵	۶-۵	۳۹ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ	۳۹ (مسلمانو) کافروں سے لڑو اس غرض سے کہ شرک (دنیا میں)

ف۱ صبر اور یقین کی ۱۲ ف ہوا یہ تھا کہ جب مسلمان بدر میں پہنچے تو کافر ان سے پہلے وہاں پہنچ کر پانی پر قبضہ کر چکے تھے آخر مسلمان ایک ایسی جگہ میں اترے جہاں ریتی تھی پاؤں جمتے نہ تھے اور گرد بہت اٹھتی ہو رہے رات کو سو گئے بہتوں کو احتلام ہوا طہارت اور غسل کے لیے پانی نہ تھا تیرے شیطان نے بہتوں کے دلوں میں یہ وسوسہ ڈالا کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کے دوست ہوتے اور یہ پیغمبر سچے پیغمبر ہوتے تو ایسے بری مقام میں کیوں پھنستے اور پانی تم کو ملتا اللہ نے اپنی قدرت کاملہ سے رات کو زور کا پانی برسایا ریتی جم کر مضبوط ہو گئی سب نے طہارت کی اور غسل کیا شیطان نے جو وسوسہ ڈالا تھا وہ دور ہو گیا فتحیابی کی امید اس کے فضل و کرم سے زیادہ ہو گئی ۱۲ ف۲ تمہاری مدد پر ہوں ۱۲ ف۳ یعنی جوڑ جوڑ پر یا انگلیوں کے پور و پر سہل بن حنیف نے کہا ہم بدر کے دن ایک کافر کو مارنے جاتے لیکن ہماری تلوار لگنے سے پہلے اس کا سر گر پڑتا ۱۲ ف یعنی ان کے مقابلے سے بھاگو نہیں یہ حکم ہمیشہ کو ہر جنگ میں ہے یا صرف صحابہ کو ہے یا صرف بدر کے دن کے لیے تھا بعضوں نے کہا یہ آیت منسوخ ہے اسی سورت کے آٹھویں رکوع کی آیت سے ۱۲ ف یعنی لڑائی کے دن یا بدر کے دن ۱۲ ف مثلاً دشمن کو گھیر لینے کیلئے یا دھوکا دینے کے لیے ۱۲ ف مسلمانوں کی دوسری الخ ۱۲ ف۹ جو زیادہ ہو یا جو مغلوب ہو رہی ہو اس کی مدد کرنے کے لیے لوٹے اس پر کچھ گناہ نہیں ہے ۱۲ ف۱۰ اے مسلمانو بدر کے دن درحقیقت ۱۲ ف۱۱ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بھیجا دوسرے کافروں کے دلوں میں رعب ڈالا سوچ لے تمہاری فتح بھلا مسلمان تین سو تیرہ تھے اور کافر ایک ہزار سے زیادہ تھے اور مسلمانوں پاس کافروں کی طرح سامان جنگ بھی نہ تھا پھر فتح کی کوئی صورت ظاہر میں نہ تھی یہ آیت اس وقت اتری جب مسلمان بدر سے لوٹتے وقت فخر کرنے لگے اور کہنے لگے دیکھو ہم نے کیسا مارا اور کیسے انکو قید کر لیا ۱۲ ف۱۲ یہ بہت سی فائدے تھے ۱۲ ف ہوا یہ تھا کہ بدر کے دن جب کافر زور کر کے بڑھ آئے تھے تو آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا ایک مٹھی کنکر والی تو مجھ کو دو انہوں نے لا کر دی آپ نے کافروں کی طرف پھینک دی خدا کی قدرت سے ہر کافر کی آنکھ میں وہ کنکر یا نہ گھس گئیں آنکھیں ملتے رہ گئے ف۱۳ باوجود یکہ ان کا سامان ۱۲ ف۱۰ ان کا لشکر کافروں کے مقابل بحقیقت تھا مگر انکو فتح دے ۱۲ باقی در ضمیمہ

الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ۚ فَإِنِ انتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ
بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ وَإِن تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوا
أَنَّ اللَّهَ مَوْلَاكُمْ ۚ نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ۝
وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَيْءٍ فَأَنَّ
لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَ
الْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ إِن كُنتُمْ
آمَنتُم بِاللَّهِ وَمَا أَنزَلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا يَوْمَ
الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ إِذْ أَنتُم بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَ
هُم بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوَىٰ وَالرَّكْبُ أَسْفَلَ
مِنكُمْ ۚ وَلَوْ تَوَاعَدتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ
فِي الْمِيعَادِ ۙ وَلَٰكِن لِّيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا
كَانَ مَفْعُولًا لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ
عَن بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَن بَيِّنَةٍ ۗ
وَإِنَّ اللَّهَ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ إِذْ يُرِيكَهُمُ
اللَّهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا ۖ وَلَوْ أَرَاكَهُمْ
كَثِيرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ
وَلَٰكِنَّ اللَّهَ سَلَّمَ ۗ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ
الصُّدُورِ ۝ وَإِذْ يُرِيكُمُوهُمْ إِذِ الْتَقَيْتُمْ
فِي أَعْيُنِكُمْ قَلِيلًا وَيُقَلِّلُكُمْ فِي
أَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا ۗ
وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا
اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

نہ رہے ف۱ اور سارا حکم اللہ ہی کا چلنے لگے ف۲ پھر اگر یہ لوگ کفر سے باز آجائیں ف۳ تو اللہ ان کے کاموں کو دیکھ رہا ہے ف۴ اور اگر نہ مانیں ف۵ تو مسلمانو تم یہ سمجھ لو کہ اللہ تمہارا حمایتی ہے اور کیا اچھا مددگار ہے ف۶ اور جان رکھو کہ (لڑائی میں) جو لوٹ تم کو ملے اس میں ف۷ پانچواں حصہ اللہ کا ہے اور رسول کا اور ناطے والوں کا ف۸ اور یتیموں کا اور مسکینوں کا اور مسافروں کا ف۹ ف۱۰ اگر تم اللہ پر یقین رکھتے ہو اور اس (مدد) پر جو ہم نے اپنے بندے (حضرت محمدؐ) پر فیصلے کے دن اتاری جس دن دونو فوجیں (اسلام اور کفر کی) گتھ گئی تھیں (ایک دوسرے سے بھڑ گئی تھیں) اور اللہ تو سب کچھ کر سکتا ہے جب تم ف۱۱ وادی کے ورلے سرے پر تھے ف۱۲ اور وہ (یعنے کافر) پرلے سرے پر تھے ف۱۳ اور قافلہ ف۱۴ نیچے کی طرف ف۱۵ تھا اور اگر پہلے سے (لڑائی کا) تم میں اور ان میں وعدہ ہوتا تو ضرور کوئی نہ کوئی اپنا وعدہ خلاف کرتا ف۱۶ لیکن اس لیے کہ ف۱۷ اللہ کو ایک کام کر ڈالنا منظور تھا جو ہو چکا تھا ف۱۸ ف۱۹ اور اس لیے کہ جو مرے ف۲۰ وہ دلیل دیکھ کر مرے اور جو جیتا رہے وہ بھی دلیل دیکھ کر جیے ف۲۱ اور بے شک اللہ سنتا جانتا ہے ف۲۲ جب اللہ نے خواب میں تجھ کو کافر تھوڑے سے دکھلائے اور اگر کافروں کو تجھ کو بہت دکھلاتا تو اے مسلمانو تم ضرور ہمت ہار دیتے اور لڑنے میں جھگڑتے ف۲۳ مگر اللہ نے ف۲۴ بچا لیا ف۲۵ بے شک وہ دلوں تک کی بات جانتا ہے اور (اے مسلمانو) جب تم ان سے بھڑے تو اللہ نے تمہاری آنکھوں میں ان کو کم دکھلایا اور تم کو ان کی آنکھوں میں کم دکھلایا اس لیے کہ اللہ کو ایک کام کا جو اس کے علم میں ہو چکا تھا کر ڈالنا منظور تھا اور اللہ ہی کی طرف سب کاموں کی انتہا ہے ف۲۶ مسلمانو جب تم (کافروں کی) کسی فوج سے بھڑ جاؤ تو جمے رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ تم (اپنی) مراد کو پہنچو ف۲۷

ف۱ یا دین میں فساد اور خرابی پیدا نہ ہو ۔ ف۲ اس کے سوا کسی کا پوجا نہ رہے ۔ ف۳ اور مسلمانوں کو نہ ستائیں ۔ ف۴ جیسے وہ کام کریں گے ویسا بدلہ ان کو ملیگا جب حضرت علیؓ اور معاویہ میں جنگ ہونے لگی تو بعض صحابہ نے دونو طرف شریک ہونے سے انکار کیا اور کہا ہم تو اس لیے لڑے تھے کہ فساد نہ رہے اور تم اس لیے لڑنا چاہتے ہو کہ فساد ہو ۔ ف۵ شرک سے باز نہ آویں لڑنا نہ چھوڑیں ۔ ف۶ جس کا وہ مددگار اور حمایتی ہو وہ مغلوب نہیں ہو سکتا آخر ایک نہ ایک دن جو سچا دین ہے وہ ضرور غالب ہوگا اور کافر اور مشرک ضرور مغلوب ہونگے ۔ ف۷ چار حصے تو لڑنے والوں کو ملینگے اور الخ ۔ ف۸ بنی ہاشم اور بنی مطلب کا یا صرف بنی ہاشم کا یا ساری قریش کا ۔ ف۹ جن کے پاس راہ خرچ نہ رہا ہو ۔ ف۱۰ جو تقسیم اوپر بیان ہوئی اس پر چلو ۔ ف۱۱ وادی اس راہ کو کہتے ہیں جو دو پہاڑوں میں ہوتی ہے ۔ ف۱۲ یعنے جو مدینہ سے قریب ہے کن کی زبان میں اسکو ادنی کہتے ہیں ۔ ف۱۳ جو مدینہ سے دور ہے ۔ ف۱۴ جسکے لوٹنے کے لیے تم گئے تھے ۔ ف۱۵ سمندر کے کنارے بدر سے تین میل کے فاصلے پر ۔ ف۱۶ تم کافروں کی کثرت کی وجہ سے ڈرتے اور کافر آنحضرتؐ سے ۔ ف۱۷ تم اور وہ اچانک بھڑ گئے ۔ ف۱۸ یعنے جیسا کرنا اسکے علم میں تھا ۔ ف۱۹ یا جو کرنے کے لائق تھا مطلب یہ ہے کہ بدر کی لڑائی ناگہانی ہو گئی تم تو قافلہ کو لوٹنے کی نیت سے گئے تھے اور کافر قافلہ بچانے آئے تھے مگر قافلہ تو رہا ایک طرف دو لشکر ایک دوسرے سے بھڑ گئے اب لڑنا ہی پڑا اللہ کو یہی منظور تھا یا اس طرح لڑائی ہو اور کافروں کو شکست ہو انکا زور ٹوٹے اور مسلمان غالب ہوں ۔ ف۲۰ پیغمبر کی سچائی کی ۔ ف۲۱ یعنے اس جنگ سے اللہ کو یہی مقصود تھا کہ اسلام کی حقیقت کھل جاوے جو لوگ زندہ رہے انکو بھی اور جو مر گئے انہوں نے بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ مسلمان باوجودیکہ تھوڑے اور بے سرو سامان تھے لیکن اللہ تعالی کی تائید سے وہی غالب ہوئے اگر اسکی مدد ان کے ساتھ نہ ہوتی تو عقل میں نہیں آتا کہ اسقدر تھوڑے لوگ ایسے بے سامانی کی حالت میں اپنے سے تین چار حصے زیادہ باسامان فوج پر غالب ہوں ۔ خود ابوجہل نے جو ظلم کا گرو رہا تھا یہ پوچھا کس کی فتح ہوئی تو ایک صحابی نے کہا کہ اللہ تعالی کی اور اس کے رسول کی ۔ ف۲۲ اے پیغمبر وہ وقت یاد کر ۔ باقی در ضمیمہ

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۰	الانفال	۶	۲۹ وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكُمْ إِنِّي أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ ۚ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ	۲۹ اور جب شیطان نے ان کافروں کے کاموں کو انکی نظر میں بھلا دکھایا ف۱ اور کہنے لگا آج کے دن تو لوگوں میں اب کوئی نہیں جو تم پر غالب آئے اور میں تمہاری کمک پر ہوں جب دونوں فوجیں ف۲ آمنے سامنے ہوئیں تو الٹے پاؤں چلا گیا اور کہنے لگا میں تم سے الگ ہوں میں وہ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھتے میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ کا عذاب سخت ہے
〃	〃	۷	۳۰ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا ۙ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ	۳۰ اور اے پیغمبر کاش تو دیکھتا جب فرشتے (بدر کے دن) ان کافروں کی جان نکال رہے تھے سامنے اور پیچھے سے ان کو مار رہے تھے ف۳ اور کہتے جاتے تھے جلانے والے عذاب کا مزہ چکھو (کافرو) یہ تمہارے کاموں کا بدلہ ہے جو تم نے اپنے ہاتھوں آگے بھیجے اور اس وجہ سے کہ اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا ف۴
〃	〃	۷-۸	۳۱ فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَانبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَبَقُوا ۚ إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ	۳۱ پھر اے پیغمبر اگر لڑائی میں تو ان پر قابو پائے ف۵ تو ان کو سخت سزا دے کر ان کافروں پر رعب ڈال جو ان کے پیچھے ہیں ف۶ تاکہ ان کو سبق ہو ف۷ اور اگر اے پیغمبر تجھ کو کسی قوم کی طرف سے دغا کا اندیشہ ہو ف۸ تو سیدھی طور سے اس قوم کو (انکا عہد) واپس کردے کیونکہ اللہ دغابازوں کو پسند نہیں کرتا ف۱۰ اور کافر لوگ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ وہ (ہمارے) قابو سے نکل گئے وہ ہم کو ہرگز تھکا نہیں سکتے ف۱۱ اور تم کافروں کے (مقابلہ) کے لیے جہاں تک تم سے ہو سکے اپنا زور تیار رکھو ف۱۲ اور گھوڑے باندھے رکھو اس سامان سے اللہ کے دشمن اور تمہارے دشمن اور انکے سوا دوسروں پر جنکو تم نہیں جانتے ف۱۳ اللہ جانتا ہے تمہاری دھاک رہے گی
۱	〃	ع	۳۲ وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَإِن يُرِيدُوا أَن يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ	۳۲ اور اگر کافر صلح کی طرف جھکیں تو تو بھی صلح کی طرف جھک جا اور اللہ پر بھروسہ رکھ بیشک وہ سنتا جانتا ہے ف۱۴ اور اگر وہ کافر تجھ سے دغا کرنا چاہیں تو ان سے مت ڈر کیونکہ اللہ تجھ کو بس ہے

ف۱ اے پیغمبر وہ وقت یاد کر ۱۲ ف۲ ہوا یہ تھا کہ قریش کے کافروں میں اور بنی کنانہ میں بہت دنوں سے دشمنی تھی جب قریش کے کافر آنحضرت سے مقابلہ کرنے کے لیے نکلے تو انکو یہ ڈر تھا کہ کہیں بنی کنانہ پیچھے سے ہم پر حملہ نہ کر بیٹھیں شیطان نے انکو یوں اطمینان دیا کہ انکی قوم کے ایک مشہور شخص سراقہ بن مالک بن جعشم کی صورت بنکر انکے ساتھ شریک ہوا اور تھوڑا سا شیطانوں کا لشکر بھی اپنے ساتھ لایا اور ایک جھنڈا بھی اور قریش سے کہنے لگا اب تم کچھ فکر نہ کرو میں تمہارا مددگار ساتھ ہوں [illegible] ۱۲ ف۳ مسلمانوں کی اور قریش کے کافروں کی ۱۲ ف۴ بعضوں [illegible] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اے پیغمبر اگر تو ان کافروں کا حال اسوقت دیکھے جب فرشتے انکی جان نکالتے ہیں اور آگے اور پیچھے انپر مار لگاتے ہیں تو تو ایک ہولناک واقعہ دیکھے گا اس صورت میں یہ بدر کا واقعہ نہ ہوگا بلکہ ہر ایک کافر کا حال مراد ہوگا جو مرتے وقت ہوتا ہے کہ فرشتے آگ کے کوڑے اسکے منہ اور اسکی دبر پر مارتے ہیں ۱۲ ف۵ یہ عذاب [illegible] ۱۲ [illegible] ف۶ [illegible] ہو جاویں ۱۲ ف۷ یا انکو پریشان کردے کہ وہ بھی ڈر کر بھاگ جائیں ۱۲ ف۸ مطلب یہ ہے کہ بدعہدی کی انکو سخت سزا دے تاکہ دوسرے کافر جو انکے پیچھے ہیں اور انسے بھی تیرا عہد ہے ان پر رعب پڑے اور انکو عبرت ہو وہ سمجھیں کہ اگر ہم بھی بدعہدی کریں گے تو ہم بھی یہ سزا پاویں گے ۱۲ ف۹ جس سے تو نے عہد کیا ہے ۱۲ ف۱۰ یعنی اگر بغیر عہد واپس کیے اور بغیر اطلاع دیے تو انپر چڑھ دوڑیگا تو یہ دغا ہوگی اور اللہ دغا کو پسند نہیں کرتا صاف صاف مہلت دیکر انکو اطلاع دینا چاہیے کہ ہمارا تمہارا اب عہد نہیں رہا اپنے دوستی کٹ گئی پھر اگر ان سے جنگ کریں تو [illegible] ف۱۱ عاجز نہیں کر سکتے ہم جب چاہیں گے انکو عذاب کے شکنجہ میں گرفتار کرلیں گے ۱۲ ف۱۲ یعنی سامان جنگ ہتھیار توپ تفنگ گولہ بارود وغیرہ صحیح حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلعم نے منبر پر اس آیت کو پڑھا پھر فرمایا سن لو زور کیا ہے تیر اندازی تین بار یہ فرمایا ہمارے زمانہ میں تیر کے قائم مقام بندوق اور توپ ہے ۱۲ باقی در صفحہ

هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَ
بِالْمُؤْمِنِينَ ۝ وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ ۚ
لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلَّ
فْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ
بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ
حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى
الْقِتَالِ ۚ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ
صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِنْ يَكُنْ
مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِنَ الَّذِينَ
كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ۝
الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ
فِيكُمْ ضَعْفًا ۚ فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ
صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِنْ يَكُنْ
مِنْكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوا أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ
وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ
أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي
الْأَرْضِ ۚ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ
وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ
حَكِيمٌ ۝ لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ
لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝
فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا ۚ وَ
اتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَنْ فِي أَيْدِيكُمْ

اسی نے تجھ کو اپنی مدد اور مسلمانوں سے زور دیا ف اور اسی نے مسلمانوں
کے دلوں کو ملا دیا ہے اگر تو (اے پیغمبر) ساری زمین کا مال خرچ کرتا
تو ان کے دل نہ ملا سکتا مگر اللہ ہی نے ان کا دل ملا دیا بیشک وہ زبر
دست ہے حکمت والا ف۲ اے پیغمبر! اللہ تعالیٰ تجھ کو ان مسلمانوں
سمیت جنہوں نے تیری پیروی کی کافی ہے ف۳ (اے پیغمبر)
مسلمانوں کو کافروں سے لڑنے کا شوق دلا ف۴ اگر تم (مسلمانوں)
میں سے بیس صبر کرنے والے شخص ہوں تو دو سو کافروں
پر غالب ہونا چاہیے اور اگر تم (مسلمانوں) میں سے سو شخص
ہوں تو ایک ہزار کافروں پر غالب ہونا چاہیے ف۵ اس
لیے کہ کافر ایسے لوگ ہیں جن کو (دین کی) سمجھ نہیں ف۶ اب اللہ
نے تم کو ہلکا کر دیا اور تمہاری کمزوری ف۷ کھل گئی ف۸ تو اگر تم میں
سے سو شخص صبر کرنے والے ہوں وہ دو سو کافروں پر غالب
ہوں اور اگر تم میں سے ایک ہزار شخص ہوں تو وہ اللہ تعالیٰ
کے حکم سے دو ہزار کافروں پر غالب ہوں اور اللہ تعالیٰ
(اپنی مدد سے) صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ف۹ پیغمبر کو
نہیں چاہیے کہ اس کے پاس قیدی رہیں جب تک ملک میں
(کافروں کو) خوب قتل نہ کرے ف۱۰ تم دنیا کا سامان چاہتے ہو
ف۱۱ اور اللہ (تم کو) آخرت کا (ثواب دینا) چاہتا ہے اور اللہ
زبردست ہے حکمت والا ف۱۲ اگر اللہ آگے سے ایک بات نہ لکھ چکا
ہوتا ف۱۳ تو تم نے جو (مال قیدیوں سے) لیا اس (قصور) میں
تم پر بڑا عذاب اترتا (جو ہوا سو ہوا) اب جو تم نے ف۱۴ کمایا اس کو
کھاؤ وہ حلال پاکیزہ ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور اللہ تعالیٰ
بخشنے والا مہربان ہے (اے پیغمبر) جو (بدر کے) قیدی تمہارے
ہاتھ میں ہیں ف۱۵ ان سے کہہ دے اگر اللہ تعالیٰ

ف اللہ تعالیٰ کی مدد تو پوشیدہ سبب میں سے ہے اور ظاہری اسباب یہی مسلمان ہیں جن سے اللہ نے تجھ کو ظاہر اور باطن ہر طرح زور دیا ہے ۱۲ ف۲ دلوں پر اسکا زور چلتا ہے عرب کے لوگ پھوٹ اور اختلاف اور جہالت میں مشہور تھے ایک ایک گاؤں اور ایک ایک خاندان میں جدا جدا حکومت تھی کبھی ان میں نام کو بھی اتفاق نہیں آیا تھا لیکن سبحان اللہ قادر مطلق کی قدرت کہ ایسی قوم کے لوگوں کو ملا کر باہم شیر و شکر کر دیا اسلام کی ایک یہی برکت ایسی ہے کہ اگر کافر اسمیں غور کریں تو سمجھ لینگے کہ اسلام کا دین حق اور خدا کی طرف سے ہے ۱۲ ف۳ اوپر یہ فرمایا تھا کہ اللہ تجھ کو کافی ہے یعنی بچا لیگا شاید کوئی خیال کرتا کہ مومنوں کو کون بچاوے گا تو اس آیت میں فرمایا کہ اللہ تجھ کو اور تیرے ساتھ والے مومنوں دونوں کو بس کرتا ہے ۱۲ ف۴ جہاد کی فضیلت ان سے بیان کر اور شہید ہونے کے درجے ان کو بتلا دنیا کی بے ثباتی انکو دکھلا موت کا اپنے وقت پر آنا ان کو یقین ہے کہ یوں بھی مرینگے تو بستر پر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرنا بہتر ہے یا اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جانا حیات ابدی اور راحت سرمدی حاصل کرنا دنیا میں نام نیک صفحہ تاریخ پر چھوڑ جانا اس سے بڑھ کر کونسا شرف ہوگا اور اس سے زیادہ کونسی عزت ہوگی حضرت علی رضی فرماتے ہیں کہ اگر میرے سر پر تلوار کی ہزار ضربیں لگیں تو وہ مجھے اس سے آسان معلوم ہوتی ہیں کہ بستر پر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مروں ۱۲ ف۵ یعنی ایک مسلمان دس کافروں پر بھاری ہونا چاہیے مطلب یہ ہے کہ اگر کافر تمہارے دس گنے بھی ہوں تو بھی انکے مقابلے سے بھاگنا نہ چاہیے یہ حکم ابتدا میں ہوا تھا پھر منسوخ ہو گیا جیسا آگے آتا ہے ۱۲ ف۶ وہ فقط دنیا کی یا دنیوی بہادری دکھلانے کو لڑتے ہیں اور ایسے لوگ انکے مقابلے میں کیا تھم سکتے ہیں جو جانتے ہیں مالک کے کام پر جان دینا ساری دنیا کی لذتوں سے زیادہ لذیذ سمجھتے ہیں حضرت عمرؓ نے ایران کے کافروں کو لکھا میں تم سے لڑنے کے لیے ایسے لوگوں کو بھیجتا ہوں جنکو اللہ کی راہ میں شہید ہونے میں ایسا مزہ آتا ہے جیسے تمکو شراب پینے میں ۱۲ ف۷ جو اس کے علم میں تھی ۱۲ ف۸ یہ آیت اس وقت اتری جب مسلمانوں کو یہ امر دشوار گذرا کہ ایک مسلمان دس کافروں کا مقابلہ کرے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
			مِنَ الْاَسْرٰۤى اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ	تمہارے دلوں میں بھلائی ف دیکھے گا تو جو (فدیہ) تم سے لیا گیا ہے
			خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنْكُمْ وَ	اس سے بہتر تم کو (دنیا میں) دیگا اور (آخرت میں) تمکو بخش دے گا
			يَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَاِنْ	اور اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے ف اور اگر یہ قیدی تیرے ساتھ
			يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ	دغا کرنا چاہیں گے تو یہ تو پہلے ہی اللہ تعالے سے دغا کر چکے
			قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝	ہیں ف پھر اللہ نے ان کو گٹھوا دیا ف اور اللہ تو ف جانتا ہے حکمت
			اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا	والا جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے (مکہ سے) ہجرت کی اور اللہ
			بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ	کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کیا (یعنے مہاجرین) اور
			اٰوَوْا وَّنَصَرُوْۤا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ	جن لوگوں نے ف جگہ دی اور انکی مدد کی (یعنے انصار) یہ آپس
			بَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا	میں ایک دوسرے کے وارث ہونگے اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں
			مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى	نے ہجرت نہیں کی تو تم انکے وارث نہیں ہو سکتے جب تک وہ
			يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ	ہجرت نہ کریں (یعنے ان کا ترکہ تم کو نہ ملے گا) اور اگر وہ تم سے
			فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَ	دین میں مدد چاہیں تو تم پر (ان کی) مدد کرنا واجب ہے مگر اس قوم کے
			بَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ	مقابلہ میں جس سے تم سے عہد ہو چکا ہو اور اللہ تمہاری کاموں
			بَصِيْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ	کو دیکھ رہا ہے اور کافر ایک دوسرے کے وارث ہونگے ف اگر
			بَعْضٍ ؕ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ	تم ایسا نہ کروگے ف تو ملک میں دھوم مچ جائے گی اور بڑی خرابی
			وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا	پڑیگی ف اور جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد
			وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا	کیا (یعنے مہاجرین) اور جن لوگوں نے (ان مہاجرین کو) جگہ دی
			وَّنَصَرُوْۤا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ	اور (انکی) مدد کی (یعنے انصار) یہی پکے مسلمان ہیں ف ان لوگوں کے
			لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ	لیے ف (آخرت میں) اللہ کی بخشش اور (دنیا میں) عزت کی روزی ہے
			اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا	اور جو لوگ بعد کو ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور تمہارے
			مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؕ	ساتھ ہو کر جہاد کیا ف وہ تم ہی میں سے ہیں ف
۱۰	التوبۃ ۹	۱-۲	۳۳ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى الَّذِيْنَ	۳۳ (مسلمانو) جن مشرکوں سے تم نے (صلح کا) عہد کیا تھا اب اللہ
			عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؕ فَسِيْحُوْا	اور اس کے رسول کی طرف سے ان کو یہ صاف جواب (اور
			فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْۤا	علیحدگی) ہے ف (اے مشرکو) چار مہینہ اور ملک میں چل پھر لو

ف سچائی اور ایمان کا ارادہ ۱۲ ف بدر کے قیدیوں میں حضرت عباس بن عبد المطلب آنحضرت صلعم کے چچا اور ابو العاص آپکے داماد اور نوفل بن حارث اور عقیل بن ابی طالب آپکے عم زاد بھائی بھی تھے ابو العاص کے چھڑانے کے لیے علیا حضرت زینب رضہ آپ کی صاحبزادی نے مکہ سے ایک ہار بھیجا جسکو دیکھ کر آپ کو رقت آئی آپ نے صحابہ سے فرمایا اگر تم راضی ہو تو میں زینب رضہ کے قیدی کو چھوڑ دوں اور زینب کا ہار بھی واپس بھیجدوں تمام صحابہ نے بخوشی اسکو منظور کیا پھر آپنے حضرت عباس رضہ سے کہا تم اپنا فدیہ اور اپنے دونوں بھتیجوں کا فدیہ داخل کرو انہوں نے کہا میرے پاس تو مال نہیں ہے اور جنگ میں جو بیس اوقیہ مجھ سے چھین لیے گئے ہیں وہی ہمارا فدیہ سمجھیے آپنے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا جنگ میں جو مال لیا گیا وہ فدیہ میں محسوب نہیں ہو سکتا اور تمہارا وہ مال کہاں گیا جو تم نے ام الفضل کے پاس رکھا ہے یہ سنتے ہی حضرت عباس بولے بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں اور اپنا فدیہ اور اپنے دونوں بھتیجوں کا فدیہ اور اپنے حلیف عتبہ بن عمرو کا فدیہ سب حضرت عباس رضہ نے ادا کیا وہ کہتے تھے مجھ سے جو فدیہ بیس اوقیہ لیا گیا اس کے بدل اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دنیا میں یہ دیا کہ اس وقت میرے پاس بیس غلام ہیں ادنیٰ ان میں کا بیس ہزار روپیہ کی سوداگری کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے زمزم کی تولیت مجھ کو عطا فرمائی اور اس کے سوا میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی امید رکھتا ہوں ۱۲ ف جب تو اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے کو آئے تھے ۱۲ ف یا ان کو تیرے ہاتھ میں پکڑوا دیا ۱۲ ف ان کے دلوں کی بات ۱۲ ف ان مہاجرین کو اپنے ملک میں ۱۲ ف بلکہ کافروں ہی کے ملک میں پڑے ہوئے ہیں ۱۲ ف یا ایک دوسرے کے مددگار ہیں ۱۲ ف یعنے کافروں کی دوستی اور مدد ترک نہ کروگے یا اپنے عہد کا خیال نہ رکھوگے ۱۲ ف آئے دن جنگ رہے گی اور رات دن تمکے اور میراث کے دعوے چلتے رہیں گے اسلیے بہتر یہی ہے کہ جو مسلمان کافروں کے ملک میں رہیں انسے کچھ تعلق نہ رکھو البتہ دینی مدد یہ اور بات ہے تمام جہان کے مسلمانوں کو دینا چاہیے کیونکہ صحیح حدیث میں ہے کہ مسلمان سب ملکر ایک ہاتھ کی طرح ہیں ۱۲ بقیہ در ضمیمہ

أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ ۙ وَأَنَّ اللَّهَ مُخْزِي
الْكَافِرِينَ ۝ وَأَذَانٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى
النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ
مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ۙ وَرَسُولُهُ ۚ فَإِن تُبْتُمْ
فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا
أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ الَّذِينَ
كَفَرُوا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ
عَاهَدتُّم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ
يَنقُصُوكُمْ شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا
عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ
إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ۝
فَإِذَا انسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا
الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ
وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ
فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا
الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ
رَّحِيمٌ ۝ وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ
فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ
مَأْمَنَهُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُونَ ۝
كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِندَ
اللَّهِ وَعِندَ رَسُولِهِ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّمْ
عِندَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ فَمَا اسْتَقَامُوا
لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ۝
كَيْفَ وَإِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوا

اور ف۱ یہ جانے رہو کہ تم اللہ کو تھکا نہیں سکتے اور اللہ کافروں کو ف۲ ذلیل کرنے والا ہے ف۳ اور بڑے حج کے دن ف۴ اللہ اور اس کے رسول کیطرف سے منادی کیجاتی ہے کہ اللہ اور اسکا رسول (دونو) مشرکوں سے بے تعلق (جدا) ہیں ف۵ پھر اگر (مشرکو) تم (کفر سے) توبہ کرو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور اگر نہ مانو ف۶ تو یہ جان رکھو کہ تم اللہ تعالی کو تھکا نہیں سکتے اور (اے پیغمبر) تو کافروں کو تکلیف کے عذاب کی خوشخبری سنا ف۷ مگر (ان مشرکوں میں سے) جن سے تم نے عہد کیا تھا پھر انہوں ف۸ نے تم سے کوئی کمی (کوتاہی) نہیں کی اور نہ تمہارے مقابلہ پر کسی (تمہارے دشمن کی) مدد کی تو جو مدت مقرر ہو چکی تھی اس تک ان کا عہد پورا کرو ف۹ بیشک اللہ پرہیزگاروں سے (جو عہد نہیں توڑتے) محبت رکھتا ہے پھر جب ان کے مہینے گذر جائیں ف۱۰ تو مشرکوں کو جہاں پاؤ (وہاں) قتل کرو اور ان کو قید کر لو اور گھیر لو اور ان کی تاک میں ہر گھات کی جگہہ بیٹھو ف۱۱ پھر اگر وہ (شرک اور کفر سے) توبہ کریں اور نماز درستی سے پڑھنے لگیں اور زکوۃ دیا کریں تو ان کے حال پر ان کو چھوڑ دو (ان سے تعرض نہ کرو) بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۱۲ اور (اے پیغمبر) اگر مشرکوں میں سے کوئی شخص تجھ سے پناہ مانگے تو اس کو پناہ دے جب تک وہ اللہ تعالی کا کلام سن لے پھر اس کو اس کی امن کی جگہہ میں ف۱۳ پہونچا دے یہ (حکم) اسلیے (دیا جاتا ہے) کہ (ابھی) ان لوگوں کو معلوم نہیں ہے ف۱۴ مشرکوں کا عہد اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک عہد نہیں ہے ف۱۵ مگر خیر جن لوگوں سے تمنے (اے مسلمانو) ادب والی مسجد کے پاس عہد کیا تھا ف۱۶ جب تک وہ تم سے سیدھے رہیں ف۱۷ تم بھی اُنسے سیدھے رہو کیونکہ اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو پرہیزگار ہیں ف۱۸ ان کا عہد کس کام کا اگر وہ (اے مسلمانو) تم پر (کبھی) غالب

ف۱ یعنے دسویں ذیحجہ سے دس ربیع الثانی تک اور بعضوں نے کہا سلخ محرم تک کیونکہ یہ سورت شوال میں اتری بعضوں نے کہا جن کی مدت مقرر ہو گئی تھی انکو تو مدت کی تمامی تک اور جنکی مدت مقرر نہیں ہوئی تھی یا چار مہینے سے کم انکی مدت باقی تھی انکو چار مہینے کی مہلت دی گئی ۱۲ ف۲ ایک نہ ایک دن ضرور ۱۲ ف۳ دنیا میں قتل ہونگے یا قید ہونگے اور آخرت میں دوزخ کا عذاب ہوگا ۱۲ ف۴ یعنی دسویں تاریخ ذیحجہ کی یا نویں تاریخ عرفہ کے دن ۱۲ ف۵ یعنی کسی قسم کا معاہدہ ان کے ساتھ نہیں ہے نہ دوستی حضرت علی رض نے کہا میں نے آنحضرت سے پوچھا بڑے حج کا دن کونسا ہے آپنے فرمایا یوم النحر یعنے دسویں تاریخ جسدن قربانی کی جاتی ہے صحیح حدیث میں ہے کہ آپ یوم النحر کے دن جمرات کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا یہ بڑے حج کا دن ہے ۱۲ ف۶ اور کفر پر جمے رہو ۱۲ ف۷ عذاب کی خوشخبری ہنسی کے طور پر ہے اور اس سے دنیا میں قتل اور قید ہونا اور آخرت میں دوزخ کا عذاب مراد ہے ۱۲ ف۸ اپنا عہد پورا کرنے میں ۱۲ ف۹ ان کے لیے یہ چار مہینے کی پابندی ان کی میعاد نہیں ہے ابن عباس کی روایت پر یہ مطلب ہے تاکہ انکے لیے چار مہینے کی مدت پوری کر دو یعنے چار مہینے تک عہد قائم رکھو جیسے اس کا مسئلہ دوسری آیت کی تفسیر میں بیان ہو چکا ۱۲ ف۱۰ یعنے وہ چار مہینے جنکی مہلت دی گئی تھی یا وہ سب مہینے جنکے لیے کوئی مدت ٹھیر چکی تھی ابن عباس نے کہا حرام مہینوں سے وہی لوگ ہیں کے یعنی مراد ہیں مہینے رجب اور ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور مطلب یہ ہے کہ جن مشرکوں سے عہد نہ تھا انکو حرام مہینے کے ختم تک یعنی سلخ محرم تک مہلت ہے غرہ صفر سے ان سے جنگ شروع کیجاوے ۱۲ ف۱۱ قرآن میں مرصد کا لفظ ہے مرصد کہتے ہیں اس راہ کو جہاں سے دشمن کے آنے جانے کا توقع ہوتی ہے بعضوں نے کہا مکہ کی ہر راہ مراد ہے ایسے مشرکوں میں سے جنکو قتل کا حکم دیا عورتیں اور بچے اور معذور لوگ مستثنی ہیں حدیث کے رو سے ۱۲ ف۱۲ جو قصور ان سے ہو چکے انکو بخشدیگا اس آیت سے یہ بھی نکلا کہ بادشاہ اسلام کو اختیار ہے کہ جو کافر جہاد میں قید ہوں اگر ایمان نہ لاویں انکو اگر چاہے تو مار ڈالے اور چاہے تو اس آیت کے بموجب جو سورہ محمد میں ہے انکو مفت یا فدیہ لیکر چھوڑ دے ۱۲ باقی در ضمیمہ

فِيكُمْ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً ۚ يُرْضُونَكُم
بِأَفْوَاهِهِمْ وَتَأْبَىٰ قُلُوبُهُمْ وَأَكْثَرُهُمْ
فَاسِقُونَ ۝ اشْتَرَوْا بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا
قَلِيلًا فَصَدُّوا عَن سَبِيلِهِ ۚ إِنَّهُمْ سَاءَ
مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ لَا يَرْقُبُونَ فِي مُؤْمِنٍ
إِلًّا وَلَا ذِمَّةً ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُونَ ۝
فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا
الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ ۗ وَنُفَصِّلُ
الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ وَإِن نَّكَثُوا
أَيْمَانَهُم مِّن بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي
دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ
إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنتَهُونَ ۝
أَلَا تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نَّكَثُوا أَيْمَانَهُمْ
وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ وَهُم بَدَءُوكُمْ
أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ أَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللَّهُ أَحَقُّ
أَن تَخْشَوْهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝
قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ
وَيُخْزِهِمْ وَيَنصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ
صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ ۙ وَيُذْهِبْ
غَيْظَ قُلُوبِهِمْ ۗ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَىٰ
مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝
۱۰ التوبۃ ۹ ۳ ۳۴ أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ

ہوں تو نہ عزیز داری کا لحاظ رکھیں ف۱ نہ عہد کا اپنے منہ (کی باتوں) سے
تم کو خوش کرتے ہیں اور دلوں میں ان کے انکار ہے اور ان میں اکثر
بے ایمان ہیں ف۲ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو ف۳ تھوڑی سی
قیمت پر بیچ ڈالا پھر اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکنے لگے ف۴
بیشک یہ لوگ برے کام کر رہے ہیں کسی مسلمان کے باب میں نہ وہ
عزیز داری کا خیال کرتے ہیں نہ اپنے عہد کا اور یہی لوگ حد سے
بڑھنے والے ہیں ف۵ پھر اگر یہ لوگ ف۶ توبہ کریں اور نماز کو درستی
سے ادا کریں اور زکوٰۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں اور جو لوگ
سمجھ دار ہیں انکے لیے ہم تفصیل سے آیتوں کو بیان کرتے ہیں ف۷
اور اگر عہد کر کے یہ لوگ اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے دین
پر طعنہ ماریں ف۸ تو ان کفر کے سرداروں سے لڑو تاکہ وہ (آیندہ
ایسی باتوں سے) باز آئیں ف۹ انکی قسمیں کوئی چیز نہیں ف۱۰ ف۱۱
(مسلمانو) تم کیوں ان لوگوں سے نہ لڑو جنہوں نے اپنی قسمیں توڑ
ڈالیں اور پیغمبر کو (مکہ سے) نکال دینا چاہا ف۱۲ اور انہوں ہی نے پہلے
تم سے چھیڑ خانی شروع کی ف۱۳ کیا تم ان سے ڈرتے ہو (جو نہیں لڑتے) اگر
تم کو ایمان ہے تو اللہ تعالیٰ کا ڈر تم کو زیادہ ہونا چاہیے ف۱۴ ان سے لڑو اللہ
تمہارے ہاتھوں انکو سزا دیگا اور ان کو ذلیل کرے گا اور تم کو ان پر
فتح دے گا مسلمانوں میں سے ایک گروہ (بنی خزاعہ) کے دل
ٹھنڈے کر دیگا اور ان کے دلوں کا غصہ ف۱۵ دور کر دے گا ف۱۶
اور اللہ تعالیٰ جن کو چاہے ان کو توبہ کی توفیق دے گا ف۱۷ اور
اللہ تعالیٰ جانتا ہے حکمت والا
۳۴ (مشرکو) کیا تم لوگوں نے حاجیوں کو پانی پلانا اور ادب والی
(کعبہ کی) مسجد کو آباد رکھنا اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر ایمان لانے
اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے کی طرح کر دیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک

ف۱ یا نہ خدا کا لحاظ رکھیں ۱۲ ف۲ جو عہد کا خیال نہیں کرتے ۱۲ ف۳ جن میں عہد پورا کرنے کا حکم ہے ۱۲ ف۴ مسلمان ہونے سے لوگوں کو منع کرنے لگے ۱۲ ف۵ کہتے ہیں آیت کیف وان یظہروا الآیۃ تمام مشرکوں کے حق میں تھی اور یہ خاص یہود کے باب میں ہے ۱۲ ف۶ شرک اور کفر اور عہد شکنی سے ۱۲ ف۷ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اس آیت نے نماز پڑھنے والوں کا خون حرام کر دیا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا تم کو نماز اور زکوٰۃ دونو کا حکم ہوا پھر جو زکوٰۃ نہ دے اسکی نماز بھی نہ ہوگی اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں ان لوگوں سے جہاد کیا جو نماز پڑھتے تھے لیکن زکوٰۃ نہیں دیتے تھے ۱۲ ف۸ شریعت کی توہین کریں یا پیغمبر کی یا قرآن کی ۱۲ ف۹ اپنی شرارت اور دین پر طعنہ مارنے اور عہد توڑنے سے ۱۲ ف۱۰ محض بے اعتبار ہیں ۱۲ ف۱۱ کفر کے سرداروں سے قریش کے کافر رئیس مراد ہیں جیسے ابوسفیان وغیرہ بعضوں نے کہا دیلم کے کافر بعضوں نے کہا یہ لوگ بعد کے زمانے میں آنیوالے تھے بعضوں نے کہا ایران اور روم کے کافر اس آیت سے یہ نکلا کہ اگر کوئی ذمی کافر عہد کو توڑ ڈالے اور دین پر ٹھٹھا لگا دے تو اسکو قتل کر ڈالیں گے ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے امام مالک رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا جہاں ذمی کافر نے دین پر طعنہ مارا تو وہ واجب القتل ہوگیا اور اسکا عہد ٹوٹ گیا ۱۲ ف۱۲ لیکن نکال نہ سکے آنحضرت خود چھپکر تشریف لیگئے ۱۲ ف۱۳ کہ تمہاری پناہ میں جو خزاعہ کا قبیلہ تھا اس پر حملہ کیا یا حملہ کرنیوالوں کی مدد کی یا بدر کے دن جب ان کا قافلہ بچ گیا تھا انکو چلا جانا تھا لیکن نہیں گئے اور خواہ مخواہ جنگ شروع کی ۱۲ ف۱۴ کیونکہ نفع نقصان اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ تم کو لڑنے کا حکم دیتا ہے اس لیے لڑنا ضرور ہے ۱۲ ف۱۵ جو قریش کی عہد شکنی سے انکو پیدا ہوا ہے ۱۲ ف۱۶ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے پانچ وعدے ان آیتوں میں فرمائے اور پانچوں پورے ہوئے فللہ الحمد ۱۲ ف۱۷ جب مکہ فتح ہوا تو کافروں کے سرداروں میں سے کتنے مسلمان ہوگئے جیسے عکرمہ بن ابی جہل اور ابوسفیان اور سہیل بن عمرو وغیرہ ۱۲

١٠	التوبة ٩	٢٣	

لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۘ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۞ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۞

٢٣ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۞ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۚ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۞ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِ

یہ برابر نہیں ہو سکتے اور اللہ تعالے بے انصاف لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا ف۱ جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی ف۲ اور اپنی جان اور مال سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا ان کا درجہ اللہ کے نزدیک بڑا ہے اور وہی لوگ کامیاب ہوں گے ف۳ ان کا مالک ان کو اپنی مہربانی اور رضامندی اور ایسے باغوں کی خوش خبری دیتا ہے جن میں ہمیشہ کا آرام ہے ف۴ ہمیشہ ہمیشہ ان باغوں میں رہیں گے بے شک اللہ تعالے کے پاس (بہت) بڑا ثواب (موجود) ہے

(۳۵) (اے پیغمبر ان مسلمانوں سے) کہہ دے اگر تمہارے باپ دادا بیٹے پوتے (نواسے) بھائی بی بیاں کنبے والے اور جو مال تم نے کمائے ہیں اور جس سوداگری کے خراب ہو جانے سے ڈرتے ہو اور جن مکانوں کو تم پسند کرتے ہو تم کو اللہ تعالے اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز ہیں تو جب تک اللہ تعالیٰ اپنا حکم بھیجے ف۵ پڑے رہو اور اللہ تعالیٰ گنہگاروں کو راہ پر نہیں لگاتا ف۶ اللہ تعالیٰ تو بہت سے معرکوں میں تمہاری مدد کر چکا ہے ف۷ اور حنین کے دن (بھی) ف۸ جب تم اپنے بہت ہونے پر اترا گئے تھے ف۹ پھر تمہارا بہت ہونا تمہارے کچھ کام نہ آیا ف۱۰ اور زمین اتنی بڑی لمبی چوڑی ہونے سے تم پر تنگ ہو گئی ف۱۱ پھر تم پیٹھ موڑ کر بھاگے پھر اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر اور مسلمانوں پر ف۱۲ اپنی تسلی اتاری اور ایسے لشکروں (فرشتوں) کو اتارا جن کو تم نے نہیں دیکھا اور کافروں کو عذاب کیا (ان کو مارا) اور کافروں کی یہی سزا ہے ف۱۳ پھر اس کے بعد جس کو اللہ تعالیٰ چاہے گا توبہ کی توفیق دے گا (وہ مسلمان

ف۱ مشرک یہ کہتے تھے کہ بیت اللہ کو آباد رکھنا اور حاجیوں کو پانی پلانا ایمان اور جہاد سے بہتر ہے اللہ تعالیٰ نے ان کا رد فرمایا کیونکہ ایمان تو اصل ہے بغیر اس کے کوئی نیکی کام کی نہیں اور ایمان کے بعد پھر جہاد سب سے بڑھ کر مشکل ہے اور سب سے زیادہ ثواب رکھتا ہے بعضوں نے کہا عباسؓ اور طلحہؓ اور علیؓ فخر کرنے لگے طلحہ نے کہا میرے پاس خانہ کعبہ کی کنجی ہے اور میں اگر چاہوں تو رات کو بھی کعبہ میں رہ سکتا ہوں عباسؓ نے کہا میں حاجیوں کو پانی پلاتا ہوں علیؓ نے کہا میں نہیں جانتا تم کیا کہتے ہو میں نے سب لوگوں سے پہلے چھ مہینے تک نماز پڑھی (یعنی سب سے پہلے مسلمان ہوا) اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اسوقت یہ آیت اتری اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ علیؓ کا مرتبہ ان سے زیادہ ہے یہ نیکیاں ایمان اور جہاد کے برابر نہیں ہو سکتیں ف۲ رسول کی رفاقت میں اپنا وطن اور گھر بار چھوڑا ف۳ اپنی مراد کو پہنچیں گے اس آیت سے مہاجرین کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی جن میں ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے معلوم ہوا یہ سب جنتی ہیں اور اپنی مراد کو پہنچنے والے ہیں اور جو ان لوگوں کو برا سمجھے وہ خود ملعون ہے نامراد ف۴ ایمان کے بدل رحمت اور ہجرت کے بدل جنت اور جہاد کے بدلے اپنی رضامندی سبحان اللہ جب خود مالک ان لوگوں سے راضی ہے اور اپنی رحمت ان پر اتارتا ہے اور جنت ان کے لیے طیار رکھتا ہے تو رافضی یا خارجی کس منہ سے ان کو برا کہتا ہے ف۵ اس کے ثواب کا خزانہ کم نہیں ہو سکتا ف۶ تمہارا عذاب اترے اور تمہارے بھی بھائی بیٹے ماں باپ گھر سوداگری کنبے والے سب ایک دم تباہ ہو جاویں ف۷ یعنے اگر تم ان چیزوں کی محبت میں رسول کے ساتھ ہجرت نہیں کرتے تو خیر مکہ ہی میں پڑے رہو اور اللہ تعالے کے عذاب کے منتظر رہو۔ آخر یہ عذاب آیا تمام مکے والے کافر قتل اور قید ہوئے ان کی تجارت اور جائداد سب تباہ ہو گئی ف۸ صحیح حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس جہاد کیے ان میں سے آٹھ میں لڑائی ہوئی اور سب لشکروں اور ٹکڑیوں کی تعداد ملا کر جو آپ نے لڑائی کے لیے بھیجیں ستر یا اسی تھیں باقی در ضمیمہ

پارہ	سورہ	رکوع		
			ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	ہو جائے گا) اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ف۱
۱۰	التوبۃ ۹	۴	٣٢ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝	٣٢ کتاب والے (یہود اور نصاریٰ) جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے ف۲ اور نہ پچھلے دن پر اور نہ جو اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا اس کو حرام جانتے ہیں ف۳ اور سچے دین کو نہیں مانتے (اسلام کو قبول نہیں کرتے) ان سے لڑو یہاں تک کہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں ف۴
〃	〃	۵	٣٣ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڏ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَاۗفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَاۗفَّةً ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝	(۳۳) جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین بنائے (تب ہی سے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی کتاب ف۵ میں (یا اس کے حکم سے) مہینوں کی گنتی بارہ مہینے ٹھیر گئی ف۶ ان میں چار ادب کے مہینے ہیں ف۷ یہی ف۸ سیدھا دین ہے تو ان (ادب کے مہینوں) میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو ف۹ اور مشرکوں سے سب ملکر لڑو جیسے وہ تم سے ملکر لڑتے ہیں ف۱۰ اور یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ (کی مدد) پرہیزگاروں کے ساتھ ہے
〃	〃	۵-۱	٣٤ اِنَّمَا النَّسِيْۗءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِـــُٔــوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ۭ زُيِّنَ لَهُمْ سُوْۗءُ اَعْمَالِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ۭ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا	٣٤ مہینہ کا سرکا دینا اور زیادہ کفر ہے ف۱۱ کافر اسکی وجہ سے گمراہ ہوتے ہیں ف۱۲ ایک سال تو اس مہینے میں لڑنا حلال کر لیتے ہیں اور ایک سال اس میں لڑنا حرام جانتے ہیں انکا مطلب یہ ہو کہ اللہ نے جو چار مہینے حرام کیے ہیں ان کی گنتی پوری کر لیں ف۱۳ پھر جس مہینے کو اللہ نے حرام کیا ہے اسکو حلال کر لیں ف۱۴ ان کو برے کام ان کو بھلے دکھائے گئے ہیں ف۱۵ اور اللہ کافر لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا مسلمانو تم کو کیا ہو گیا ہے جب تم سے کہا جاتا ہے اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) نکل کھڑے ہو تو زمین پر ڈھیر ہو جاتے ہو ف۱۶ کیا تم آخرت کے بدل دنیا ہی کی زندگی پر راضی ہو تو ف۱۷ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کا مزہ (بالکل)

ف۱ اس جنگ کے بعد بہت سے کافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے جنہوں نے مقابلہ کیا تھا اور اسلام قبول کیا آپ نے ان کے بال بچے تو مسلمانوں کو راضی کر کے واپس کر دیے لیکن مال واپس نہیں کیا وہ سب لڑنے والوں میں تقسیم ہو گیا ۱۲ ف۲ یہود معاذ اللہ اللہ تعالیٰ پر وہ باتیں جوڑتے ہیں جو اس کی شان کے لائق نہیں بعضے ان میں عزیر کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہتے ہیں نصاریٰ تو باپ بیٹا روح القدس تینوں کو خدا سمجھتے ہیں ۱۲ ف۳ یہود چربی گلا کر بیچتے ہیں اور نصاریٰ سور کھاتے ہیں ۱۲ ف۴ مجوس بھی یہود اور نصاریٰ کے طرح ہیں حدیث میں ہے کہ ان سے بھی اسی طرح چلو جیسے اہل کتاب سے چلتے ہو ۱۲ ف۵ یعنی قرآن یا لوح محفوظ ۱۲ ف۶ محرم، صفر، ربیع الاول، ربیع الآخر، جمادی الاولیٰ، جمادی الاخریٰ، رجب، شعبان، رمضان، شوال، ذوالقعدہ، ذوالحجہ، قمری سال کے یہی مہینے ہیں اور سال تین سو چوّن دن کا ہوتا ہے اور شمسی سال تین سو پینسٹھ دن اور ایک چوتھائی دن کا ہوتا ہے ۱۲ ف۷ رجب اور ذوالقعدہ اور ذوالحجہ اور محرم ان چار مہینوں میں عرب لڑائی کو حرام جانتے ۱۲ ف۸ یعنے ان چار مہینوں کا ادب کرنا اور سال بارہ مہینے کا ہونا ۱۲ ف۹ گناہ کر کے یا لڑائی کر کے بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ ان مہینوں میں اب بھی لڑائی حرام ہے ۱۲ ف۱۰ معلوم ہوا مشرکوں سے لڑنا ہر مسلمان پر فرض ہے ۱۲ ف۱۱ جیسے کافر کیا کرتے تھے مثلاً محرم میں ان کو لڑائی کی ضرورت ہوئی تو محرم کو صفر کر دیا اور محرم کو اس کے پیچھے ڈال دیا ۱۲ ف۱۲ غلطی میں پڑ جاتے ہیں ۱۲ ف۱۳ یعنے سال بھر میں چار مہینے ادب کے پورے ہو جاویں آگے پیچھے ہوئے تو کیا قباحت ہے ۱۲ ف۱۴ کیونکہ جب محرم کو انہوں نے پیچھے ہٹا دیا تو حقیقت میں محرم کو حلال کر لیا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ حرام تھا اب صفر کو وہ محرم سمجھتے تو یہ سال جو گذر چکا اسکو تیرہ مہینے کا کر لیتے اس کے بعد صفر کرتے جو در حقیقت ربیع الاول کا مہینہ ہوتا ۱۲ ف۱۵ شیطان نے یہ سوجھایا ہے ۱۲ ف۱۶ یعنے نکلنے میں دیر کرتے ہو جھکے جاتے ہو آگے پیچھے ہوتے ہو ڈھیلے ہو جاتے ہو جب آنحضرت مکہ اور طائف فتح کر کے بعد مدینہ میں آئے تو چند روز کے بعد تبوک کی لڑائی کا قصد کیا چند مسلمان گرمی کی شدت کی وجہ سے اس لڑائی میں جانے سے پس و پیش کرنے لگے اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۱۷ اگر ایسا ہے تو سخت غلطی کر رہے ہو کیونکہ الخ ۱۲

قَلِيلٌ ۝ إِلَّا تَنفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا
أَلِيمًا وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا
تَضُرُّوهُ شَيْئًا ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ
الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي
الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ
إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ۖ فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ
عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَ
جَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ ۗ وَكَلِمَةُ
اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝
انفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا
بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ
ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝
لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا
لَّاتَّبَعُوكَ وَلَٰكِن بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۚ
وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا
مَعَكُمْ يُهْلِكُونَ أَنفُسَهُمْ وَاللَّهُ
يَعْلَمُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ عَفَا اللَّهُ
عَنكَ لِمَ أَذِنتَ لَهُمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ
لَكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَتَعْلَمَ الْكَاذِبِينَ ۝
لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَ
الْيَوْمِ الْآخِرِ أَن يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ
وَأَنفُسِهِمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ ۝
إِنَّمَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

بے حقیقت ہی اور کچھ نہیں ف۱ اگر تم نہ نکلوگے تو تم کو ف۲ تکلیف کا عذاب کریگا اور تمہارے بدل دوسرے لوگوں کو ف۳ لے آئیگا ف۴ اور تم اسکا (یعنے اللہ تعالیٰ کا) کچھ بگاڑ نہ کرسکوگے ف۵ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ کرسکتا ہے اگر تم پیغمبر کی مدد نہ کرو ف۶ تو اللہ تعالیٰ (پہلے بھی اکیلا) اس کی مدد کرچکا ہے جب (مکہ کے) کافروں نے اس کو نکال دیا ف۷ صرف دو دم ف۸ جب دونو غار (ثور) میں (چھپے ہوئے) تھے جب پیغمبر اپنے ساتھی (ابوبکرؓ) سے کہہ رہا تھا غم مت کھا بیشک اللہ کی مدد ہمارے ساتھ ہے ف۹ آخر اللہ تعالیٰ نے اپنی تسلی پیغمبر پر اتاری اور (اپنے) پیغمبر کی ایسی فوجوں سے مدد کی جن کو تم نے نہیں دیکھا ف۱۰ اور کافروں کی بات (شرک) کو ہیٹا کردیا ف۱۱ اور اللہ کا سدا بول بالا ہے ف۱۲ اور اللہ زبردست ہے حکمتوالا ف۱۳ (مسلمانو) ہلکے ہو یا بھاری ف۱۴ نکل کھڑے ہو اور اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال سے جہاد کرو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو ف۱۵ (اے پیغمبر) اگر سہل سے کچھ فائدہ ملنے والا ہوتا ف۱۶ اور سفر بھی بیچ کا ف۱۷ تو ضرور یہ تیرے ساتھ ہو لیتے لیکن یہ کٹھن کی راہ انکو دور معلوم ہوئی اور ف۱۸ خدا کی قسمیں کھائیں گے اگر ہم سے ہوسکتا تو ہم ضرور تمہارے ساتھ نکل کھڑے ہوتے اپنی ف۱۹ جانوں کو آپ وبال میں ڈال رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے وہ بیشک جھوٹے ہیں (اے پیغمبر) اللہ تعالیٰ نے تجھ کو معاف کردیا تونے ان لوگوں کو ف۲۰ اجازت کیوں دی ف۲۱ جب تک سچے لوگ تجھ پر کھل جاتے۔ اور جھوٹوں کو بھی) تو جان لیتا ف۲۲ (اے پیغمبر) جو لوگ اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر یقین رکھتے ہیں وہ تو تجھ سے جہاد میں اپنی جان و مال کے ساتھ شریک نہ ہونے کی اجازت نہیں مانگتے ف۲۳ اور اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے تجھ سے وہی لوگ ف۲۴ اجازت

ف۱ یا بالکل معدوم ہے کیونکہ دنیا کا مزہ فانی ہے اور آخرت کا باقی فانی باقی کے مقابل معدوم کیطرح ہے اس آیت سے یہ نکلا کہ جہاد ہر وقت اور ہر حال میں فرض ہے گو گرمی کی شدت ہو یا برسات کی کثرت یا اور کوئی آفت ۱۲ ف۲ دنیا اور آخرت میں ۱۲ ف۳ اپنے پیغمبر کے ساتھ جانے کے لیے ۱۲ ف۴ یمن والوں کو یا فارس والوں کو یا اور لوگوں کو ۱۲ ف۵ یعنے نہ سمجھو کہ ہم اگر جہاد کو نہ نکلیں گے تو اللہ تعالیٰ کا کام بگڑ جاویگا اسکو کسی کی کچھ پرواہ نہیں ہے وہ اپنے پیغمبر کو ہزار طرح سے غالب کرسکتا ہے ۱۲ ف۶ تو اللہ تعالیٰ کو انکی کچھ پرواہ نہیں ۱۲ ف۷ یعنے نکالنے کے درپے تھے یا نکلنے کا سبب بنے ۱۲ ف۸ ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے ابوبکر صدیق رضی ۱۲ ف۹ ہوا یہ تھا کہ کافر ڈھونڈتے ڈھونڈتے اس غار پر آن پہونچے جس میں آپ اور ابوبکرؓ چھپے ہوئے تھے ابوبکر کو آپ کا رنج ہوا نہ اپنا اور کہنے لگے اگر میں مارا جاؤں تو ایک نفر ہوں آپ پر سے تصدق ہوا پر اگر آپ پر صدمہ ہوا تو ساری امت تباہ ہوگئی اور دین برباد ہوجاوے گا ۱۲ ف۱۰ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بھیجا انہوں نے مشرکوں کو وہاں سے ٹال دیا ان کی نگاہ آپ پر نہ پڑنے دی ۱۲ ف۱۱ یا جس بات کے لیے گھر سے نکلے تھے کہ آنحضرت کو ڈھونڈھ نکالیں گے ۱۲ ف۱۲ اسی کی بات ورہے گی سچا دین ہمیشہ غالب ہوگا ۱۲ ف۱۳ کس حکمت سے اپنے پیغمبر کو بچا کر مدینے پہونچا دیا مشرکوں سے ایک بال بیکا نہ ہوسکا ۱۲ ف۱۴ یعنے جوان ہو یا بوڑھے خوش ہو یا ناخوش مالدار ہو یا مفلس سوار ہو یا پیادہ مجرد ہو یا عیالدار ہتیار رکھتا ہو یا بے ہتیار تندرست ہو یا بیمار بیکار ہو یا کام کاج والے ۱۲ ف۱۵ اور جہاد کی فضیلت جانتے ہو ابن عباسؓ نے کہا اس آیت سے یہ آیت منسوخ ہوگئی وما کان المؤمنون لینفروا کافۃ ۱۲ ف۱۶ یعنے دنیا کا کچھ مال آسانی سے ملجانے کی امید ہوتی ۱۲ ف۱۷ بہت دور دراز نہ ہوتا جیسے تبوک جو مدینے سے دس منزل پر ہے شام کیطرف ۱۲ ف۱۸ جب تم تبوک سے لوٹ کر آؤگے تو ۱۲ ف۱۹ جھوٹی قسمیں کھا کر ۱۲ ف۲۰ گھر میں رہجانے کی ۱۲ ف۲۱ اسوقت تک ٹھیر جانا چاہیے تھا ۱۲ باقی در ضمیمہ

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ
قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ۝
وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً
وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ
وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝ لَوْ
خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا
وَّلَا اَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ
وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ
قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ
الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝
وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ
اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ط وَاِنَّ جَهَنَّمَ
لَمُحِيْطَةٌ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝ اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ
تَسُؤْهُمْ ج وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا
قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ
فَرِحُوْنَ ۝ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ
اللّٰهُ لَنَا ج هُوَ مَوْلٰىنَا ج وَعَلَى اللّٰهِ
فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ
بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ط وَنَحْنُ
نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ
مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا صلے فَتَرَبَّصُوْٓا
اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ۝
10 | التوبہ 9 | 7 | وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ط وَمَا

مانگتے ہیں جنکو خدا کا اور آخرت کا یقین نہیں اور ان کے دلوں میں شک
ہے اور وہ اپنے شک میں آگے پیچھے ہو رہے ہیں ف اور اگر یہ لوگ
(گھر سے) نکلنا چاہتے ہوتے ف تو اسکے لیے ضرور تیاری کرتے اور
مگر اللہ نے انکا (اپنی جگہ سے) اٹھنا اور حرکت کرنا برا جانا تو انکو
روک دیا اور پست ہمت بنا دیا ف اور (ان سے) کہا گیا ف جہاں اور
بیٹھنے والے ہیں تم بھی انکے ساتھ (اپنے گھروں میں) بیٹھے رہو اگر یہ لوگ تمہارے
ساتھ نکلتے بھی تو بس یہی ہوتا کہ تم میں خرابی بڑھا دیتے ف اور فساد کی نیت
سے تم میں گھوڑے دوڑاتے پھرتے ف اور (مشکل یہ ہوگی کہ) تم میں ایسے
لوگ بھی تھے جو انکی بات سن لیتے ف اور اللہ شریر لوگوں کو خوب جانتا
ہے اے پیغمبر یہ لوگ تو پہلے ہی فساد کرانا چاہتے تھے اور کئی کاموں
میں انہوں نے الٹ پلٹ کی یہاں تک کہ (خدا کا) سچا وعدہ ف آن پہنچا
اور اللہ کا بول بالا ہوا ف اور وہ ناراض رہے ف اور ان (منافقوں)
میں سے کوئی شخص بھی ہے جو کہتا ہے مجھے ف اجازت دیجیے اور گناہ میں نہ پھنسائیے
سنو یہ گناہ میں گر پڑے ف اور بیشک جہنم کافروں کو گھیرے ہوئے
ہے ف اگر اتفاق سے تجھ کو کوئی بھلائی پہنچے تو ان (منافقوں کو) برا
لگتا ہے اور اگر تجھ کو کوئی مصیبت پیش آئے ف تو کہنے لگتے ہیں ہم نے
تو پہلے ف سے بچاؤ کر لیا تھا ف اور ف خوشیاں مناتے اپنے گھروں کو
لوٹ جاتے ہیں (اے پیغمبر) کہدے ہمکو کوئی مصیبت پہنچ نہیں سکتی مگر جو اللہ نے
ہماری قسمت میں لکھدی ہے وہی ہمارا مالک ہے ف اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر
بھروسا کرنا چاہیے ف (اے پیغمبر) کہدے تم ہمارے لیے دو بھلائیوں میں سے ایک
بھلائی کے سوا اور کس بات کا انتظار نہیں کر سکتے ف اور ہم تو تمہارے لیے
منتظر ہیں کہ اللہ اپنے پاس سے تم پر کوئی عذاب بھیجے یا ہمارے ہاتھوں سے (تمکو عذاب کرے)
(قتل ہو جاؤ) تو انتظار کرتے رہو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہے ہیں
اور (یہ منافق) اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ بیشک وہ تم ہی میں سے

ف حیران ہیں کہ کیا کریں کبھی دل کہتا ہے بھائی چپ چلو شاید پیغمبر سچ کہتے ہوں اور قیامت میں ہم پکڑے جاویں کبھی دل میں آتا ہے ابھی یہ سب ڈھکوسلے ہیں چند روز ہیں دنیا ہی میں جیتا
ہے جانتک ہو سکے چین اور آرام سے گذار دو مرے بعد کچھ ہونا ہوانا نہیں ۱۲ ف یعنی انکے دل میں پہلے سے جہاد کا قصد ہوتا لیکن بعد کو سچ مچ کوئی عذر پیش آگیا ہوتا ۱۲ ف
خرچ لوگ سفر درد اسباب میں کچھ تو اتنا ہوتا ف اصل بات یہ ہوئی کہ وہ تو شاید نکلتے بھی ۱۲ ف کیونکہ انکا مسلمانوں کے ساتھ جانا زیادہ خوف ل تھا معلوم نہیں راہ میں کیا کیا
فساد کرتے جیسے آگے آتا ہے ۱۲ ف یعنی جیسے کہ ان سے کہدیا یا ایک نے دوسرے سے کہدیا یا قلم تقدیر نے ایسا لکھدیا ۱۲ ف سعد عنا تو ان عورتیں اچھے ہوتے ف یعنی کچھ
فائدہ تو نہ ہوتا البتہ خرابی بڑھ جاتی یعنے انکی شریک ہونے سے کوئی بات تم میں نہ بڑھتی مگر یہ ہوتا کہ تم میں خرابی جو تھی وہ پیدا ہو جاتی اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم میں پہلے سے بھی خرابی تھی انکے
شریک ہونے سے اور زیادہ ہو جاتی ۱۲ ف یا فساد کی نیت سے دوڑتے پھرتے چغلخوری کرتے ایک کو ایک سے لڑاتے یا جھوٹی باتیں بنا کر تمہاری ہمت پست کر دیتے کہتے بھائی دشمن بہت
زور آور ہے اس سے تم کہاں لڑ سکتے ہو ۱۲ ف سیدھے سادے ہو انکا کہنا یقین کر لیتے ۱۲ ف جب تم مکہ سے مدینہ میں آیا تھا ۱۲ ف تیری تباہی اور مدد کا ۱۲ ف اسکا حکم اور دین
اسلام غالب ہوا ۱۲ ف دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فتح اور اسلام کی ترقی کو ناپسند کرتے رہے ۱۲ ف گھر میں رہنے کی یعنے جہاد میں شریک نہ ہونے اور اللہ کی نافرمانی کے
گناہ میں ۱۲ ف کہیں نکلنے یا رہ جانیکا موقع انکو نہ ملیگا یہ آیت اس وقت اتری جب آنحضرت نے جد بن قیس منافق سے فرمایا روم کے کافروں سے لڑنا کیسا ہے وہ بولا
میری نسبت سب جورو میں ہیں اور میں جب روم کی عورتوں کو دیکھتا ہوں تو آپے سے باہر ہو جاتا ہوں تو مجھکو آپ معاف فرمائیے اور روم لیجا کر گناہ میں نہ پھنسائیے مردود نے اپنے
تئیں بڑا متقی اور پرہیزگار رہتا یا اور دل میں تو کفر اور نفاق بھرا ہوا تھا اللہ کا ذرا بھی ڈر نہ تھا لیکن ظاہر میں عورتوں کا حیا کیا ۱۲ باقی در ضمیمہ

		رکوع	سورۃ	پارہ
ہیں ف۱ حالانکہ وہ تم میں کے نہیں (مسلمان نہیں ہیں) بلکہ وہ ڈرپوک لوگ ہیں ف۲ اگر کہیں بچاؤ کی جگہ ف۳ یا غار یا سرنگ پالیں تو ف۴ رسی تڑا کر ادھر دوڑ پڑیں ف۵	هُمْ مِنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ۝ لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ۝			
۷۳ (اے پیغمبر) کافروں سے اور منافقوں سے جہاد کر ف۶ اور ان پر سختی کر اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بری جگہ جانے والے ہیں	۷۳ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ	۱۰	التوبة ۹	۱۰
۸۱ جو لوگ (منافق) پیچھے چھوڑ دیے گئے ف۷ وہ اللہ کے رسول کو چھوڑ کر بیٹھ رہنے سے بہت خوش ہوئے ف۸ اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان و مال سے جہاد کرنا برا سمجھا اور ف۹ کہنے لگے ایسی سخت گرمی میں (گھر سے) مت نکلو ف۹ کہہ دے دوزخ کی آگ کی گرمی اس سے (کہیں) زیادہ سخت ہے کاش ان لوگوں کو اتنی سوجھ ہوتی ف۱۰ خیر (دنیا میں) تھوڑا سا ہنس لیں (آخرت میں) ان کاموں کے بدل جو دنیا میں کرتے رہے بہت روئیں گے ف۱۱ تو اگر خدا تجھ کو ف۱۲ لوٹا کر ان (منافقوں) کے ایک گروہ کی طرف لیجائے ف۱۳ پھر وہ ف۱۴ تجھ سے نکلنے کی اجازت چاہیں تو (ان سے) کہہ دے تم میرے ساتھ کبھی ہرگز نہ نکلنا اور ہرگز میرے ساتھ ہو کر کسی دشمن سے نہ لڑنا تم تو پہلی ہی بار ف۱۵ بیٹھ رہنا پسند کر چکے تو اب بھی پیچھے رہنے والوں کے ساتھ (گھروں میں) بیٹھے رہو ف۱۶	۸۱ فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْۤا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ۝ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ۝	۱۱	"	"
۸۶ اور (اے پیغمبر) جب کوئی (قرآن کی) سورت اترتی ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ساتھ ہو کر جہاد کرو تو ان میں ف۱۷ جو مقدور والے ہیں ف۱۸ تجھ سے ف۱۹ اجازت مانگتے ہیں اور کہتے ہیں ہم کو (یہیں) چھوڑ دے ہم بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ رہیں ان کو یہی پسند آیا کہ گھر بیٹھنے والیوں (عورتوں) کے ساتھ (بیٹھے) رہیں اور ان کے دلوں پر مہر ہو گئی ف۲۰ تو وہ (کچھ) نہیں سمجھتے ف۲۱ لیکن پیغمبر اور جو لوگ اس کے ساتھ ایمان والے ہیں انہوں نے (تو) اللہ	۸۶ وَاِذَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا	۱۲-۱۱	"	"

ف۱ یعنی سچے مسلمان ہیں ۱۲ ف۲ ڈرتے ہیں کہ اگر اپنے تئیں مسلمان نہ کہیں گے تو کافروں کی طرح مسلمانوں کے ہاتھ سے سزا پاویں گے ۱۲ ف۳ قلعہ یا پہاڑ کی چوٹی ۱۲ ف۴ منہ زور گھوڑے کی طرح ۱۲ ف۵ تاکہ مسلمان اس کو پکڑ نہ سکیں ۱۲ ف۶ کافروں سے تو تلوار سے اور منافقوں کو نصیحت اور لعنت ملامت سے ۱۲ ف۷ یعنی جنگ تبوک میں آنحضرت کے ساتھ نہ گئے بلکہ اجازت لیکر اپنے گھروں میں رہ گئے ۱۲ ف۸ دوسرے لوگوں کو بھی بہکانے کی نیت سے ۱۲ ف۹ سفر نہ کرو اے پیغمبر ان منافقوں سے کہہ ف۱۰ تو ایسا کبھی نہ کرتے ۱۲ ف۱۱ دنیا میں اگر ساری عمر بھی آدمی ہنستا رہے تو آخرت کے مقابل میں کچھ نہیں وہاں ہمیشہ کا رونا اور دانت پیسنا ہوگا ۱۲ ف۱۲ صحت اور سلامتی کے ساتھ اس جہاد سے ۱۲ ف۱۳ جو جنگ تبوک میں نہیں نکلے تھے اور مدینہ میں پیچھے رہ گئے تھے ۱۲ ف۱۴ کسی دوسرے جہاد کے لئے ۱۲ ف۱۵ جنگ تبوک میں ۱۲ ف۱۶ یعنی ان لوگوں کے ساتھ جو بے عذر گھروں میں رہ گئے یا معذوروں کے ساتھ جیسے عورتیں بچے لولے لنگڑے اندھے ہیں یا ان لوگوں کے ساتھ جو پیغمبر کے مخالف ہیں ۱۲ ف۱۷ منافقوں میں ۱۲ ف۱۸ کھاتے پیتے خاصے تندرست مالدار ۱۲ ف۱۹ گھر میں رہ جانے کی ۱۲ ف۲۰ قرآن اور حدیث کا اثر نہیں ہوتا ان کے دلوں میں نہیں سماتا ۱۲ ف۲۱ کہ جہاد میں کیا فائدہ ہے ۱۲ ف۸ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کے لیے بیٹھ رہنے سے خوش ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے کے خلاف بیٹھ رہنے سے خوش ہوئے ۱۲

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ
الْخَيْرٰتُ ۡ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝
اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ
الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَجَاۗءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ
الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ
كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ سَيُصِيْبُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝
لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاۗءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا
عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ
اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ
مِنْ سَبِيْلٍ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَّلَا
عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ
لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۠ تَوَلَّوْا وَّ
اَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا
يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ۝ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى

کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کیا یہی لوگ ہیں جنکو بھلائیاں
ملیں گی ف۱ اور یہی مراد کو پہونچیں گے اللہ تعالی نے ان کے لیے باغ
تیار رکھے ہیں جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے
یہی بڑی کامیابی ہے ف۲ اور گاؤں والے (یعنی بنی غفار)
عذر کرتے ہوئے آئے کہ ان کو ف۳ اجازت مل جائے اور جن
لوگوں نے اللہ تعالی اور اس کے رسول سے جھوٹ بولا ف۴ وہ
بیٹھ رہے ف۵ ان میں جو کافر ہیں ف۶ ان کو دکھ کی مار پڑیگی
ف۷ جو لوگ کمزور ف۸ ہیں ان پر کوئی گناہ نہیں ف۹ اور نہ
بیماروں پر اور نہ ان پر جن کو خرچ نہیں ملتا ف۱۰ جب وہ اللہ
تعالی اور اس کے رسول کے خیرخواہ ہوں ف۱۱ (ایسے) نیک
لوگوں پر کوئی الزام نہیں اور اللہ تعالے بخشنے والا مہربان
ہے اور نہ ان لوگوں پر کچھ گناہ ہے جو تیرے پاس اس لیے
آتے ہیں کہ تو ان کو سواری دے ف۱۲ جب تو کہتا ہے میرے
پاس تو سواری نہیں جس پر میں تم کو چڑھا دوں تو خرچ نہ ملنے
کے غم میں وہ آنکھوں سے آنسو بہتے ہوئے لوٹ جاتے ہیں ف۱۳
الزام تو انہی لوگوں پر ہے جو مالدار ہو کر پھر تجھ سے ف۱۴ اجازت

الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَاۗءُ ۚ رَضُوْا چاہتے ہیں ف۱۵ ان لوگوں نے (گھر) بیٹھنے والیوں (عورتوں)

بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى
قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ يَعْتَذِرُوْنَ
اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ۭ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا
لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ۭ
وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ
اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ

کے ساتھ رہنا پسند کیا اور اللہ تعالی نے ان کے دلوں پر مہر کر دی وہ کچھ
نہیں جانتے ف۱۶ (مسلمانو) جب تم (جہاد سے) لوٹ کر ان (منافقوں)
کے پاس آؤ گے تو یہ تم سے بہانے بنائیں گے (اے پیغمبر) کہہ دے بہانے
مت بناؤ ہم تمہاری بات کبھی نہیں ماننے کے ہمکو تمہارے احوال
اللہ بتا چکا ہے اور آگے چلکر اللہ تعالی اور اسکا رسول (دونوں) تمہارے
کام دیکھینگے پھر (آخر) تم اس (خدا) کیطرف لوٹائے جاؤ گے جو چھپا اور
کھلا جانتا ہے وہ تم کو جتلائیگا جو تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے ف۱۷ (مسلمانو)

ف۱ دنیا میں عزت اور فتح اور لوٹ اور آخرت میں جنت اور وہاں کی نعمتیں بعضوں نے کہا بھلائیوں سے مراد حوریں ہیں ابن عباسؓ نے کہا اسکا معنے اللہ تو ہی جانتا ہے ۱۲ ف۲ دنیا کی زندگی اور راحت اس کے مقابلہ میں کچھ نہیں ۱۲ ف۳ گھروں میں رہنے کی ۱۲ ف۴ اسلام کا جھوٹا دعوی کیا ۱۲ ف۵ عذر کرتے کو بھی نہ آئے ۱۲ ف۶ اور صرف زبان سے اسلام کا دعوی کرتے ہیں ۱۲ ف۷ دنیا میں قید اور قتل ہونگے اور آخرت میں دوزخ کا عذاب ہوگا ۱۲ ف۸ معذور ہیں جیسے لنگڑے لولے اپاہج اندھے بوڑھے یا عورتیں بچے ۱۲ ف۹ اگر وہ جہاد میں نہ جاویں ۱۲ ف۱۰ جس سے جہاد کا سامان کریں ہتھیار سواری وغیرہ ۱۲ ف۱۱ یعنی دل سے اللہ اور رسول کی محبت رکھتے ہوں اور مسلمانوں سے الفت ۱۲ ف۱۲ تاکہ وہ جہاد میں جائیں ۱۲ ف۱۳ لفظی ترجمہ یوں ہے انکی آنکھیں آنسوؤں سے بہتی ہیں یعنی بہت روتے ہیں گویا معلوم ہوتا ہے کہ آنسوؤں کے دریا میں آنکھیں بہ رہی ہیں حدیث میں ہے کہ جن کو عذر ہے اور وہ جہاد میں شریک نہ ہو سکیں تو گویا مجاہدین کے ساتھ ہیں یعنے انکو جہاد کا ثواب ملیگا کہتے ہیں یہ لوگ سات انصاری آدمی تھے جو آنحضرت صلعم سے جوتیاں لینے آئے تھے اور سواری سے مراد جوتیاں پہنا دینا ہے سیرت ہشام میں ہے کہ ان میں سے دو کو حضرت عباسؓ نے اور تین کو حضرت عثمانؓ نے اور دو کو یامین بن عمرو نے سوار کرا دیا ف۱۴ جہاد میں نہ جانے کی ۱۲ ف۱۵ اور ان کو سواری اور راہ خرچ سب میسر ہے ۱۲ ف۱۶ گویا دیوانے بن گئے ہیں جہاد کی فضیلت اور اس کے ثواب اور اس کے فائدوں کو بالکل بھول گئے مجاہد رحمہ نے کہا یہ آیت منافقوں کے باب میں ہے گیارہویں رکوع میں بھی یہی مضمون تھا کچھ لفظوں میں فرق ہے فقط ۱۲ ف۱۷ کہتے ہیں یہ بہانہ کرنے والے منافق اسی پر کئی آدمی تھے ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیات	ترجمہ
			إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ ۖ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ ۖ إِنَّهُمْ رِجْسٌ ۖ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۖ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ۝	اب کوئی دن میں جب تم انکے پاس لوٹ جاؤگے تو تم سے اللہ کی قسمیں کھائینگے تاکہ تم ان سے در گذر کرو ف۱ اچھا تو تم ان سے الگ ہی رہو کیونکہ وہ گندے ناپاک ہیں اور جو وہ دنیا میں کرتے تھے اس کے بدل انکا ٹھکانا دوزخ ہے قسمیں اسیلئے کھائیں گے کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ تو اللہ تو ان شریر (بدکار) لوگوں سے راضی نہیں ہو سکتا ف۳
۱۱	التوبہ	۱۳	۴۲ وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ ۖ وَسَتُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ وَآخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللَّهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝	۴۲ اور کہہ دے تم (اچھے یا برے) عمل کرتے رہو آگے چلکر اللہ تعالی اور اس کا رسول اور مسلمان تمہارے عمل دیکھیں گے ف۴ اور تم خود قریب میں اس خدا کی طرف لوٹائے جاؤگے جو چھپا اور کھلا (سب) جانتا ہے وہ تم کو جو تم کرتے تھے جتلا دے گا ف۵ اور کچھ لوگ ایسے ہیں جنکا معاملہ اللہ کے حکم پر رکا ہے اللہ ان کو عذاب کرے یا معاف کرے اور اللہ جاننے والا ہے حکمت والا ف۶
〃	〃	۱۴	۴۴ إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ ۚ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝	۴۴ بیشک اللہ تعالی نے مسلمانوں سے انکی جان اور مال کو مول لے لیا ہے اس کے بدل انکو بہشت ملے گی وہ اللہ تعالی کی راہ میں ف۷ لڑتے ہیں پھر (کافروں کو) مارتے ہیں اور ف۸ مارے جاتے ہیں ف۹ اللہ تعالی کا یہ وعدہ پکا ہے اس نے ذمہ لے لیا ہے توریت اور انجیل اور قرآن میں ف۱۰ اور اللہ سے بڑھکر کون اپنے قول کا پورا کرنے والا ہے تو (مسلمانو) یہ جو سودا تم نے کیا ہے اس کی خوشی مناؤ اور یہی تو بڑی کامیابی ہے ف۱۱
〃	〃	۱۵	۴۵ مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنْفُسِهِمْ عَنْ نَفْسِهِ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَطَئُونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ	۴۵ مدینہ والوں کو اور جو انکے گرد اگرد گاؤں والے رہتے ہیں ف۱۲ یہ مناسب نہ تھا کہ اللہ کے پیغمبر کو چھوڑ کر پیچھے رہ جائیں اور اس کی جان کی فکر نہ کرکے اپنی جان بچانے کی فکر میں پڑ جائیں اسلئے کہ ان لوگوں ف۱۳ کو خدا کی راہ میں پیاس ہو تکلیف ہو بھوک ہو اس مقام پر چلیں جس سے کافر خفا ہوں ف۱۴ دشمن کو کچھ بھی نقصان پہنچائیں مگر ف۱۵ ہر ہر کے بدل ف۱۶ انکا نیک عمل (خدا کے پاس) لکھ لیا جاتا ہے ف۱۷ بے شک اللہ تو نیکوں کی محنت برباد نہیں کرتا اور (اسی طرح) جو کچھ

ف۱ انکے جہاد میں شریک نہ ہونے پر خفا نہ ہو ۔ ف۲ ابن عباسؓ نے کہا جب ہم مدینہ میں لوٹ کر آئے تو ہم کو حکم ہوا کہ ان منافقوں کے پاس نہ بیٹھیں نہ ان سے بات کریں ۔ ف۳ اے پیغمبر ان لوگوں سے ۔ ف۴ یعنی آخرت میں تمہارے سب اعمال کھل جاوینگے اور تمام مسلمانوں تک کو معلوم ہو جاوینگے اللہ تو اب بھی دیکھ رہا ہے مگر یہ وہ دیکھنا مراد ہے جو بدلہ دینے کے لیے ہوگا بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ تو دنیا ہی میں تمہارا بھانڈا پھوڑ دیگا اور تمہارے ہر کام سب پر کھل جاویں گے آدمی کیسا ہی چھپ کر گناہ کرے مگر ایک نہ ایک دن وہ کھل جاتا ہے حدیث میں ہے اگر تم میں سے کوئی ایک پتھر کے اندر جس میں کوئی سوراخ نہ ہو کوئی کام کرے تو بھی اللہ تعالی اسکا کام ایک نہ ایک دن لوگوں کو معلوم کرا دیگا یہ مضمون انجیل مقدس میں بھی ہے کہ کوئی چھپا ہوا ایسا نہیں جو کھولا نہ جائیگا ۔ ف۵ نیکی کو نیکی کا برے کو برائی کا بدلہ دیگا ۔ ف۶ جو لوگ جنگ تبوک میں شریک نہیں ہوئے وہ تین طرح کے تھے ایک تو منافق دوسرے ابو لبابہ اور انکے ساتھی جنہوں نے آنحضرت صلعم کے لوٹتے ہی معذرت کی اور مسجد کے ستون سے اپنے تئیں باندھ دیا انکا قصور جلدی سے معاف ہو گیا تیسرے کعب بن مالک اور انکے ساتھی انکا کوئی عذر معقول نہ تھا اللہ تعالی نے بھی انکو ڈھیل میں ڈالے رکھا پچاس دن تک وہ لوگ اس حال میں پڑے رہے کہ نہ کوئی ان سے بات کرتا نہ ان سے ملاقات کرتا آخر تنگ ہو گئے اس وقت الٰہی قصور معاف ہوا ۔ ف۷ جان اور مال کی پرواہ نہ کرکے ۔ ف۸ انکے ہاتھ سے ۔ ف۹ شہید ہوتے ہیں ۔ ف۱۰ یہ تینوں پکی اور معتبر دستاویزیں ہیں جو اللہ تعالی نے تحریر فرمادی ہیں تینوں میں اس وعدے کی مضبوطی کی گئی ہے حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت اتری تو ایک انصاری نے کہا کیا فائدہ کی خرید و فروخت ہے اور ہم نہ اسکو توڑینگے نہ توڑنا چاہیں گے ۔ ف۱۱ جامع البیان میں ہے کہ عبداللہ بن رواحہ اور انکے ساتھیوں نے عقبہ کی رات کو آنحضرت صلعم سے عرض کیا آپ جو چاہیے اپنے مالک کیلیے اور اپنے لیے شرط کر لیجیے آپ نے فرمایا میرے مالک کیلیے تو یہ شرط ہے کہ تم اسپر ایمان لاؤ اسکا شریک کسی کو نہ بناؤ اور میرے لیے یہ شرط ہے کہ جن چیزوں سے تم اپنی جانوں اور مالوں کو بچاتے ہو انسے مجھکو بھی بچاؤ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر ہمکو کیا ملیگا آپ نے فرمایا تمکو جنت ملیگی انہوں نے عرض کیا یہ سودا تو بڑے فائدہ کا ہے ہم کبھی اسکو نہ توڑیں گے نہ توڑنا چاہیں گے اس وقت یہ آیت اتری ۔ ف۱۲ [illegible]

پاره	سوره	رکوع	آیت	ترجمہ
			لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝ وَلَا يُنْفِقُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً وَّلَا كَبِيرَةً وَّلَا يَقْطَعُونَ وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ۝	اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں تھوڑا ہو یا بہت جو میدان چلیں ف۱ ان کے لیے لکھا جاتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے کاموں کا بہت اچھا بدلہ ان کو دے ف۲ اور یہ بھی مناسب نہیں کہ (ہر لڑائی میں) سب کے سب مسلمان نکل کھڑے ہوں ف۳ ایسا کیوں نہیں کرتے کہ ہر فرقے میں سے کچھ لوگ نکلیں تاکہ ف۴ وہ دین کی سمجھ حاصل کریں ف۵ اور جب ان کی قوم کے لوگ (جہاد سے) لوٹ کر آویں تو ان کو سنائیں ف۶ اس لیے کہ وہ ف۷ بچے رہیں ف۸ مسلمانو! تم (پہلے) آس پاس کے کافروں سے لڑو ف۹ اور ایسا کرو کہ کافر لوگوں کو تمہاری سختی (بہادری) معلوم ہو اور یہ سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ (کی مدد) پرہیزگاروں کے ساتھ ہے ف۱۰
۱۴	النحل	۶	۴۶ وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝	۴۶ اور جن لوگوں نے کافروں کا ظلم اٹھانے کے بعد اللہ کی راہ میں اپنا ملک چھوڑا ف۱۱ انکو ہم دنیا میں اچھا ٹھکانا دینگے ف۱۲ اور آخرت میں جو بدلہ ملنے والا ہے) وہ تو (کہیں) بڑھکر ہے کاش یہ کافر (اس بات کو) جانتے ہوتے (اپنا ملک چھوڑنے والے وہ لوگ ہیں) جنہوں نے ف۱۳ صبر کیا اور اپنے مالک پر بھروسا رکھتے ہیں
۱۴	؍؍	۸	۴۷ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَابَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ إِلٰى أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُونَ ۝	۴۷ اور اگر اللہ بندوں کو انکی نافرمانیوں پر (جھٹ) پکڑ لیا کرے تو ساری زمین پر ایک جاندار باقی نہ چھوڑے ف۱۴ مگر وہ ان کو ایک ٹھہرے ہوئے وعدے تک مہلت دیتا ہے ف۱۵ جب انکا وعدہ آن پہنچتا ہے تو ایک گھڑی آگے یا پیچھے نہیں ہو سکتی
؍؍	؍؍	۱۴	۴۸ ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوا ۙ إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝	۴۸ پھر جن لوگوں نے آفت میں پڑنے کے بعد (مشرکوں کی ایذائیں اٹھانے کے بعد) ہجرت کی ف۱۶ پھر جہاد کیا اور (تکلیفوں پر) صبر کیا تو تیرا مالک ان (امتحانوں) کے بعد ضرور بخشنے والا ہے رحمت کرنے والا ف۱۷
۱۷	الانبیاء	۳	۴۹ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۖ أَفَإِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ ۝ كُلُّ نَفْسٍ	۴۹ اور ہم نے تجھ سے پہلے کسی آدمی کے لیے (دنیا میں) ہمیشہ جینا نہیں کیا بھلا (اے نبی) پوچھنا چاہیے اگر تو مر جائے تو کیا یہ ہمیشہ (زندہ) رہیں گے

ف۱ یعنی سرزمین کو طے کریں ۱۲ ف۲ یا لکھے بہتر جیسے کام (یعنے جہاد) کا بدلہ انکو دے ۱۲ ف۳ ہوا یہ کہ جب اگلی آیتیں اتریں اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو جہاد سے بیٹھ رہے بہت نعمت ملامت کی تو اس کے بعد آنحضرت صلعم نے جو فوج بھیجنا چاہی تو سب کے سب مسلمان جانے لگے آنحضرت اکیلے رہجاتے تھے اور مدینہ بھی خالی ہوا جاتا تھا اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۴ جو لوگ نہیں نکلے اور مدینہ میں آنحضرت صلعم کی صحبت میں رہگئے ۱۲ ف۵ قرآن اور حدیث یاد کریں ۱۲ ف۶ سکھلاویں جو نئی باتیں اس مدت میں انہوں نے سیکھی تھیں ۱۲ ف۷ ان کاموں سے جو انکے بعد منع ہوئے بچے رہیں ۱۲ ف۸ جن لوگوں نے کہا کہ یہ آیت جہاد سے متعلق نہیں ہے بلکہ علم حاصل کرنے سے انہوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تمام مسلمانوں کو علم حاصل کرنے کے لیے نکلنا ضرور نہیں ہر فرقے میں سے تھوڑے تھوڑے لوگ کیوں نہیں نکلتے کہ وہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور جب اپنی قوم کے پاس لوٹ کر جا دیں تو انکو بھی جتلا دیں تاکہ وہ بھی بری باتوں سے بچے رہیں ۱۲ ف۹ جب ان سے فراغت ہو جاوے تو آگے بڑھو ایسا نہ کرو کہ پاس کے کافروں کو چھوڑ کر دور والوں پر چڑھ جاؤ ۱۲ ف۱۰ آنحضرت صلعم نے ایسا ہی کیا پہلے اپنی خاص قوم قریش کے کافروں سے لڑے پھر عرب کی دوسری قوموں سے پھر بنی قریظہ اور نضیر اور خیبر اور فدک کے اہل کتاب سے جو مدینہ کے گرد اگرد تھے جب ان سے بھی فارغ ہوئے تو ملک شام کا قصد کیا اور صحابہ کے زمانہ میں شام کا ملک فتح ہو گیا پھر ایران پر حملہ کیا گیا ۱۲ ف۱۱ مراد وہ مسلمان ہیں جو مکہ کے کافروں سے تنگ ہو کر حبش میں چلے گئے تھے جیسے حضرت عثمان رض اور جعفر بن ابیطالب رض وغیرہ ۱۲ ف۱۲ ایسا ہی ہوا مہاجرین یا تو غریب آوارہ وطن تھے یا اللہ تعالیٰ نے انکو حکومت اور دولت عنایت فرمائی ۱۲ ف۱۳ کافروں کی سختی پر یا ہجرت پر یا جہاد پر ۱۲ ف۱۴ گنہگار تو اپنے گناہوں کی وجہ سے ہلاک ہوں اور دوسرے بیگناہ یہاں تک کہ جانور بھی انکی نحوست سے حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا عذاب اترتا ہے تو اس میں سب پس جاتے ہیں پھر آخرت میں اپنی اپنی نیت کے موافق انکا حشر ہوگا ۱۲ ف۱۵ جب تک انکی عمر لکھی ہوئی ہے ۱۲ باقی در ضمیمہ

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۭ	ہر ایک (مخلوق) جاندار موت (کا مزہ) چکھے گا
۱۷	الحج ۲۲	۶	۳۹ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰي نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۝ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ۭ	۳۹ جن (مسلمانوں) سے کافر لڑتے ہیں ف۱ انکو بھی (لڑنے کی) اجازت ہے کیونکہ انپر ظلم ہو رہا ہے ف۲ اور بیشک اللہ انکی مدد کرنے پر قادر ہے ف۳ جو اپنے ملک سے (مکہ سے) یہ کہنے پر کہ ہمارا مالک اللہ ہے اور کوئی بات نہیں (نہ کسیکا خون کیا نہ ڈاکہ مارا) ناحق نکالے گئے
״	״	۸	۵۸ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝	۵۸ اور جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی (وطن چھوڑا) پھر وہ (اسی ہجرت کے زمانہ میں) مارے گئے یا اپنی موت سے مر گئے (بہرحال) میں اللہ انکو اچھی روزی دیگا ف۴ اور بے شک خدا تعالی ہی سب روزی دینے والوں میں بہتر روزی دینے والا ہے ف۵ وہ ضرور انکو ایسی جگہ لیجائیگا جسکو وہ پسند کرینگے ف۶ اور بیشک اللہ سب جانتا ہے بردبار ہے (جلدی عذاب نہیں کرتا)
۱۸	النور ۲۴	۷	۵۳ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَىِٕنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۭ	۵۳ اور (اے پیغمبر) ان منافقوں نے اللہ کی پکی قسمیں کھائیں کہ اگر تو انکو حکم کرے تو وہ جہاد کے لیے ضرور نکلیں گے
۲۰	العنکبوت ۲۹	۱	۵ مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاۗءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝	۵ جسکو اللہ سے ملنے کی امید ہو (اسکو چاہیئے کہ تیاری کرے) کیونکہ اللہ نے جو وقت (عذاب ثواب کا) مقرر کیا ہے وہ ضرور آنیوالا ہے اور اللہ تعالی (سب کچھ) سنتا جانتا ہے ف۷ اور جو کوئی (نیک کاموں میں) محنت اٹھاتا ہے وہ اپنے خود کے فائدہ کیلیے اٹھاتا ہے کیونکہ اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے ف
۲۱	الاحزاب ۳۳	۲	۱۰ اِذْ جَاۗءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَـنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝	۱۰ جب کافر تمہارے اوپر کیطرف اور تمہارے نیچے کی طرف سے آن پہونچے اور جب آنکھیں (ڈر کے مارے) پتھرا گئیں اور کلیجے حلق تک آگئے اور اللہ سے تم طرح طرح کے گمان کرنے لگے ف
״	״	۲	۱۶ قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝	۱۶ کہدے اگر تم مرنے یا مارے جانے سے بھاگو تو یہ بھاگنا کچھ تم کو فائدہ نہ دے گا اور (بالفرض بچ گئے تو) کچھ نہیں تھوڑا سا (دنیا کا) مزہ اور اٹھا لوگے ف۹
״	״	۳	۲۲ وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا	۲۲ اور جب (سچے) مسلمانوں نے (کافروں کی) فوجوں کو دیکھا تو گھبرائے

ف۱ یعنی مسلمانوں سے لڑنا چاہتے ہیں یا لڑنے کے قابل ہیں ف۲ یہ پہلی آیت ہے جو جہاد کی اجازت میں اتری ف۳ گو بالفعل یہ لوگ مظلوم ہیں یا اللہ تب بے لڑے بھی انکی مدد کر سکتا ہے مگر جو حکم اللہ دیا ہے اس میں کچھ مصلحت ہے ف۴ بہشت کے میوے اور وہاں کا پانی ف۵ کیونکہ وہ محض اپنے فضل اور کرم سے روزی دیتا ہے اسکو کوئی ہماری حاجت نہیں اس آیت سے مراد مہاجرین ہیں جنہوں نے مکہ سے ہجرت کی اور مدینہ میں آنحضرت کے پاس آگئے انکا یہ درجہ ہے کہ جو کوئی ان میں سے اپنی موت سے مر جائے اسکو بھی شہید کا اجر ملیگا بعضوں نے کہا مراد وہ لوگ ہیں جو اپنا گھر بار چھوڑ کر اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلیں ف۶ اسکو دیکھ کر خوش ہو جائیں گے کیونکہ سب خواہشیں وہاں موجود پائینگے ف۷ اسکو نہ کسی کی عبادت سے کچھ فائدہ ہے نہ کسی کے گناہ سے کوئی نقصان ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جو کوئی جہاد کرتا ہے وہ اپنے فائدہ کے لیے جہاد کرتا ہے ف بعضے کچے مسلمانوں کے دلوں میں بھی یہ خیال آگیا کہ اب مسلمان بچ نہیں سکتے اور دین اسلام مٹ جائیگا بعضوں نے کہا یہ خطاب منافقوں کیطرف ہے وہ کہنے لگے اب محمد اور انکے صحاب کی خیر نہیں ف۹ پھر آخر بھی مرنا ہے جاہے کہ بھاگ کر موت کے پنجے سے چھوٹ جاؤ یہ خیال محال ہے اگر بالفرض بچ گئے تو چند روز پہلے مرنے سے حال اور جی لو دنیا کا مزہ تھوڑا سا اور اٹھا لو مگر ایسی زندگی پر لعنت ہے جو بدنامی اور ذلت کے ساتھ گذرے عربی میں مثل مشہور ہے موت العز خیر من حیوۃ الذل یعنی عزت کے ساتھ مرنا ذلت کے ساتھ جینے سے بہت بہتر ہے ہمیشہ دنیا میں سب آدمی مرنیوالے ہیں تیری موت کا جو یہ انتظار کر رہے ہیں یہ لوگ بھی کیا وہ قیامت تک بیٹھے رہیں گے حدیث میں ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو ابو بکر صدیق آئے اور آپکو چوما پھر کہنے لگے ہائے میرے نبی ہائے میرے جانی دوست ہائے مرتضے برگزیدہ اسکے بعد یہ آیت پڑھی بعضوں نے اس آیت سے یہ دلیل لی ہے کہ خضر بھی گذر گئے امام بخاری کا یہی قول ہے ف اسکو ستی ہتی بھی اسکا علم معلوم ہے مطلب یہ ہے کہ جو کوئی مومن ہے اور آخرت پر یقین رکھتا ہے اسکو آخرت کا سامان تیار کرنا چاہیئے یہ وعدہ ٹل نہیں سکتا۔

ترجمہ	آیت	رکوع	سورہ	پارہ
تو نہیں (بلکہ) کہنے لگے یہ تو وہی ہے جس کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول سچا ہے اور (اس واقعہ نے) ان کو ایمان اور تابعداری کو اور بڑھا دیا ف ان ہی مسلمانوں میں کچھ مرد تو ایسے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے جو اقرار کیا تھا اس میں سچے اترے تو ان میں سے بعضے تو اپنا کام ف پورا کر چکے ف اور بعضے (ابھی) راہ دیکھ رہے ہیں اور ان لوگوں نے (اپنے اقرار کو) ذرا نہیں بدلا	هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ ز وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَّتَسْلِيمًا ۝ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ج فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ ز وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا ۝			
ف اور (اللہ کی قدرت دیکھو) اللہ تعالیٰ نے (ادھر تو) کافروں کو غصے میں بھرے ہوئے (خالی) پھیر دیا ان کو کچھ فائدہ نہ ملا ف اور (ادھر) اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے پھر لڑنے کی نوبت ہی نہیں آنے دی ف اور اللہ زور والا زبردست ہے اور اہل کتاب (بنی قریظہ کے یہودیوں) کو جنہوں نے (عہد شکنی کر کے) مشرکوں کی مدد کی تھی ان کے قلعوں سے اتار لایا اور انکے دلوں میں (تمہاری) دھاک بٹھا دی تم ان میں سے بعضوں کو قتل کرنے لگے اور بعضوں کو (عورتوں اور بچوں کو) قید ف اور اللہ نے تمکو ان کی زمین اور انکے گھروں اور ان کے مالوں کا وارث کر دیا اور اس ملک کا جہاں تم نے (ابھی تک) قدم ہی نہیں رکھا ف اور اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے۔	وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْرًا ط وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ ط وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيزًا ۝ وَأَنزَلَ الَّذِينَ ظَاهَرُوهُم مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِن صَيَاصِيهِمْ وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيقًا تَقْتُلُونَ وَتَأْسِرُونَ فَرِيقًا ۝ وَأَوْرَثَكُمْ أَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَأَرْضًا لَّمْ تَطَئُوهَا ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ۝	٣	الاحزاب	٢١
ف تو (مسلمانو) جب تم (لڑائی میں) کافروں سے بھڑ جاؤ انکی گردنیں اڑاؤ ف جب خوب انکو قتل کر چکو (انکا زور بالکل ٹوٹ جائے) تو اب ان کی مشکیں کس لو (ان کو قید کر لو) اس کے بعد یا احسان رکھ کر مفت چھوڑ دو یا کچھ بدلہ لیکر یہاں تک کہ (لڑائی موقوف ہو دشمن ہتیار رکھ دیں) ف یہ (ہمارا حکم ہے) اور اگر اللہ چاہتا تو (بغیر تمہارے لڑے) کافروں سے بدلہ لے لیتا مگر اسکو یہ منظور ہے کہ تمکو ایک دوسرے سے (لڑا کر) جانچے ف اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد میں) مارے گئے انکے (نیک) کام اللہ تعالیٰ ہرگز اکارت نہیں کریگا ف بلکہ ان کو راہ پر لگا دیگا اور انکا کام بنا دیگا اور انکو اس باغ میں لیجائیگا جو ان کو بتا دیگا ف مسلمانو اگر تم اللہ کو دین	فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ط حَتَّىٰ إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ق فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتَّىٰ تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ۛ ذَٰلِكَ ۛ وَلَوْ يَشَاءُ اللّٰهُ لَانتَصَرَ مِنْهُمْ وَلَٰكِن لِّيَبْلُوَ بَعْضَكُم بِبَعْضٍ ط وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَلَن يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝ سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ	١	محمد	٢٦

ف کہ اللہ تعالیٰ تم کو آزمائیگا پھر تمہاری مدد کریگا ۔ ف پہلے سے زیادہ آنحضرتؐ کے عاشق زار اور پروردگار کے اطاعت گذار بن گئے اس آیت سے اہلحدیث کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ ایمان گھٹتا اور بڑھتا ہے ف یہ اقرار لیلۃ العقبہ میں ہوا تھا اس رات کو مسلمانوں نے آنحضرت صلعم سے یہ عہد کیا تھا کہ اخیر دم تک آپکا ساتھ دینگے ۔ ف یا اپنی منت پوری کر چکے ۔ ف یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوئے جیسے حضرت حمزہ اور انس بن النضر جنگ احد میں انس بن مالک کہتے ہیں میرے چچا انس بن النضر جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے انکو اسکا بڑا رنج ہوا اور کہنے لگے انشاء اللہ تعالیٰ اب کوئی جنگ ہوگی تو اللہ تعالیٰ دیکھ لیگا میں کیا کرتا ہوں پھر احد کے دن سعد بن معاذ کو ملے سعد سے انہوں نے کہا کہاں جاتے ہو انہوں نے کہا احد پہاڑ کی طرف سے جہاں کافر جمع تھے مجھ کو جنت کی خوشبو آتی ہے اور کافروں پر حملہ کیا یہاں تک کہ شہید ہوئے انکے بدن پر اسی سے زیادہ تیر اور تلوار اور برچھے کے زخم تھے اور یہ آیت انہی کے باب میں اتری ۔ ف کچھ ہاتھ نہ آیا اور گرہ سے خرچ ہوا ۔ ف آندھی اور فرشتوں کو کافروں پر بھیجکر وہ بن لڑے ہی بھاگ گئے ۔ ف بنی قریظہ کے یہودیوں نے اپنے سر پر خود آفت مول لی ہوا یہ تھا کہ ان میں اور آنحضرتؐ میں عہد تھا کہ وہ آپکے دشمنوں کی مدد نہ کرینگے لیکن انہوں نے جب دیکھا کہ ابو سفیان بہت سی فوجیں مسلمانوں پر چڑھا لایا تو یہ سمجھے کہ اب مسلمانوں کا کام تمام ہو چکا اور عہد توڑ کر ابو سفیان کے ساتھ ہو گئے مسلمانوں کو ان مردود یہودیوں سے جو بغل کے گھونسے کی طرح مدینہ ہی میں رہتے تھے بہت تکلیف ہوئی لیکن صبر کے سوا اور کیا چارہ تھا جب ابو سفیان اور اسکے ساتھی سب بھاگ گئے تو بنی قریظہ اپنی گڑھیوں میں جا چھپے آنحضرت صلعم نے انکا محاصرہ کیا آخر مجبور ہو کر سعد بن معاذ کے فیصلہ پر راضی ہوئے اور کہنے لگے سعد نے یہ فیصلہ کیا کہ ان میں جو مرد ہیں وہ تو قتل کیے جائیں اور عورتیں اور بچے لونڈی غلام بنیں آنحضرت نے فرمایا تو نے وہ فیصلہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سے حکم دیا تھا کہتے ہیں اس جنگ کے بعد آنحضرت صلعم نے فرمایا اب ہم ان پر حملہ کرینگے وہ ہم پر حملہ نہ کر سکینگے اور یہ پیشین گوئی پوری ہوئی جنگ احزاب کے بعد پھر عرب کے مشرک مسلمانوں پر کوئی حملہ نہ کر سکے ۔ باقی در ضمیمہ

			اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝	کی مدد کروگے تو اللہ تعالیٰ بھی تمہاری مدد کرے گا اور (لڑائی میں) تمہارے پاؤں جما دے گا ف
۴۷	محمد	۳	۵۹ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ فَاَوْلٰى لَهُمْ ۝	۵۹ پھر جب کوئی پکی سورت (جو منسوخ نہ ہو) اترتی ہے اور اس میں جہاد کا حکم ہوتا ہے تو اے پیغمبر جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے وہ تجھ کو ایسا تکنے تکتے ہیں جیسے کوئی بیہوشی میں مرتے وقت تکتا ہے ف سخت افسوس ہے انپر
۴۸	الفتح	۱	۶۰ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ۝	۶۰ (اے پیغمبر یہ حدیبیہ کی صلح کیا ہے) ہمنے تجھ کو کھلم کھلا فتح دی فتح اس لیے کہ (تو اللہ تعالیٰ کافر کرے اور) اللہ تعالیٰ تیرے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے ف اور اپنا احسان تجھ پر پورا کرے ف اور تجھ کو (دین کے) سیدھے رستہ پر جمائے رکھے اور تیری پوری (زبردست) مدد کرے ف
″	″	۲-۱	۶۱ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ	۶۱ بیشک جو لوگ تجھ سے (اے پیغمبر حدیبیہ میں) بیعت کر رہے ہیں وہ (گویا) خدا سے بیعت کر رہے ہیں ف اللہ کا ہاتھ انکے ہاتھوں کے اوپر ہے ف پھر جو کوئی (اپنا اقرار) توڑے وہ اقرار توڑ کر اپنا آپ نقصان کریگا اور جو کوئی اس اقرار کو پورا کرے جو اس نے اللہ کے ساتھ باندھا اس کو اللہ تعالیٰ (بہت) بڑا نیگ (ثواب) دیگا ف (اے پیغمبر) اب وہ گاؤں والے جو اس سفر میں پیچھے رہ گئے ف یہ بہانہ کرینگے ہم اپنے مال اور بال بچوں میں پھنس گئے (تیرے ساتھ نہ چل سکے) تو ہمارا گناہ (اللہ تعالیٰ سے) بخشوا دے اپنی زبانوں سے وہ باتیں کرتے ہیں جو انکے دلوں میں نہیں ہیں ف کہہ دے (اس بہانے سے کیا فائدہ) بھلا اگر اللہ تم کو کوئی فائدہ پہونچانا چاہے یا کچھ نقصان دینا چاہے تو اس کے مقابلے میں تمہارے لیے کسی کا کچھ چل سکتا ہے ف نہیں اللہ کو تمہارے (سب) کاموں کی خبر ہے بات یہ ہے تم یہ سمجھے کہ اب پیغمبر اور مسلمان ہرگز اپنے گھروں کو کبھی لوٹ کر آنیوالے نہیں اور یہ بات تمہارے

ف تم پر کافروں کا کچھ رعب پڑیگا نہ تم میدان سے بھاگوگے ۱۲ ف لڑائی کے نام سے ڈر گئے اور جیسے کوئی سکتے کے عالم میں نگاہ کرتا ہے اس طرح تجھ کو دیکھنے لگے ۱۲ ف بعضوں نے کہا کہ مکہ کی فتح مراد ہے بعضوں نے کہا خیبر کی فتح لیکن صحیح یہی ہے کہ صلح حدیبیہ مراد ہے اور حضرت عمرؓ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا یہ صلح فتح ہے آپنے فرمایا قسم خدا کی یہ فتح ہے اس صلح میں گو بظاہر معلوم یہ ہوتا تھا کہ مسلمان دب کر ہے مگر درحقیقت اس میں مسلمانوں کی جیت تھی اس صلح کی بدولت بیعۃ الرضوان ہوئی اور اسی صلح کے زمانے میں مسلمانوں نے خیبر فتح کیا اور رومی ایرانیوں پر غالب ہوئے یہ بھی مسلمانوں کے لیے فال نیک تھی اور قصہ اسکا مشہور ہے ۱۲ ف بعضوں کے نزدیک پیغمبر صغیرہ گناہوں سے معصوم نہیں ہوتے بعضوں نے کہا وہ کام مراد ہیں جو درحقیقت عوام کے حق میں گناہ نہیں ہیں مگر پیغمبروں کی شان اعلیٰ ہونے سے انکے حق میں گناہ ہیں بعضوں نے کہا وہ امور مراد ہیں جو نبوت سے پہلے جاہلیت کے زمانے میں آپ سے سرزد ہوئے ۱۲ ف تیرے دین کو ساری دنیا میں پھیلا دے یا تجھ کو بہشت عطا فرمائے یا نبوت اور حکمت یا مکہ اور طائف اور خیبر تینوں کو فتح کرا دے ۱۲ ف جس کے بعد پھر تجھ کو کوئی ذلت نہ دے سکے ۱۲ ف مراد بیعۃ الرضوان ہے حضرت عثمانؓ مسلمانوں کی طرف سے مکہ کے کافروں کو سمجھانے گئے انکو دیر لگی لوگوں نے مشہور کر دیا کہ کافروں نے حضرت عثمانؓ کو مار ڈالا اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک درخت کے تلے صحابہؓ سے بیعت لی کہ سب کے سب لڑکر مر جائیں گے وہ درخت کیکر کا تھا کہتے ہیں حضرت عمرؓ کو اپنی خلافت میں خبر پہونچی کہ لوگ اس درخت کی زیارت کے لیے جایا کرتے ہیں آپ نے حکم دیا وہ کاٹ ڈالا گیا ۱۲ ف کیونکہ اللہ کے رسول سے اقرار کرنا گویا اللہ تعالیٰ سے اقرار کرنا ہے ۱۲

باقی در ضمیمہ

۲۷ | الفتح ۴۸ | ۳۰۲

قُلُوبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ وَكُنْتُمْ
قَوْمًا بُورًا ۱۲
۱۵ سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انْطَلَقْتُمْ
إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ
يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ ۚ قُلْ لَنْ
تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِنْ قَبْلُ
فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا ۚ بَلْ كَانُوا
لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۰ قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ
مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي
بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ
فَإِنْ تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا
وَإِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ
يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۰ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ
حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى
الْمَرِيضِ حَرَجٌ ۗ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ ۖ وَمَنْ يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا
أَلِيمًا ۰ لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ
إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ
مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ
وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ۰ وَمَغَانِمَ
كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا
حَكِيمًا ۰ وَعَدَكُمُ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً
تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هَٰذِهِ وَكَفَّ

دلوں میں کھب گئی ف۱ اور لگے برا گمان کرنے ف۲ اور (ایسی بدگمانی کر کے) تم لوگ خود تباہ ہوئے ف۳
۱۲ (مسلمانو) اب جب تم لوٹ (کا مال لینے کے لیے خیبر کو) جانے لگو گے تو یہ (گنوار) لوگ جو (حدیبیہ سے) پیچھے رہ گئے تھے کہیں گے ہم کو بھی اپنے ساتھ چلنے دو وہ اللہ تعالیٰ کی بات بدلنا چاہتے ہیں ف۴ (ان گنواروں سے) کہہ دو تم ہرگز ہمارے ساتھ مت چلو اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی سے ایسا فرما دیا ہے (کہ یہ لوٹ خاص ہمارا حصہ ہے) اب یوں کہیں گے تم ہم سے جلتے ہو ف۵ بات یہ ہے کہ ان کی سمجھ ہی کم ہے ف۶ (اے پیغمبر) ان پیچھے رہ جانے والے گنواروں سے کہہ دو اب وہ وقت قریب ہے جب تم ایسے لوگوں سے لڑنے کے لیے بلائے جاؤ گے جو بڑے لڑنے والے ہیں ف۷ یا تو تم کو (ان سے) لڑنا ہوگا یا وہ (بے لڑے) مسلمان ہو جائیں گے اس وقت اگر تم اللہ تعالیٰ کا کہنا مان لو گے تو تم کو اچھا نیگ (ثواب) دیگا اور اگر اس وقت بھی تم پھر گئے (جہاد سے جی چرایا) جیسے پہلے (حدیبیہ جاتے وقت) پھر چکے تو تم کو تکلیف کا عذاب دیگا ف۸ اندھے پر (جہاد کی) تکلیف نہیں اور نہ لنگڑے پر تکلیف ہے اور نہ بیمار پر تکلیف ہے ف۹ اور جو کوئی اللہ اور رسول کا کہنا مان لے تو اللہ اس کو ایسے باغوں میں لیجائیگا جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں اور جو کوئی نہ مانے اس کو تکلیف کا عذاب دیگا (اے پیغمبر) اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں سے راضی ہو چکا جب وہ (کیکر کے) درخت کے تلے (حدیبیہ میں) تجھ سے بیعت کر رہے تھے اللہ نے جان لیا جو (اخلاص) ان کے دلوں میں تھا ف۱۰ تو ان کے دلوں پر تسلی اتاری اور ایک نزدیک والی فتح ان کو انعام میں دی (یعنی خیبر کی فتح) اور بہت سی لوٹیں جو وہ حاصل کرینگے اور اللہ زبردست ہے حکمت والا ف۱۱ (مسلمانو) اللہ تم کو بہت سی لوٹیں دینے کا وعدہ فرماتا ہے جن کو تم حاصل کرو گے ف۱۲ اس وقت تو تم کو

ف۱ تم نے شیطان کے بہکانے سے اس کو مان لیا۔ ف۲ اتنے تھوڑے مسلمان اتنے بہت کافروں سے بچ کر کیسے آ سکتے ہیں۔ ف۳ اپنا ایمان برباد کیا اللہ تعالیٰ کے گناہگار ٹھیرے۔ ف۴ اللہ تعالیٰ نے اپنی عنایت سے ان مسلمانوں سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں گئے تھے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ ان کو بلا شرکت غیرے ایک لوٹ ملیگی جس سے بہت فائدہ ہوگا ان گنواروں نے یہ چاہا کہ ہم بھی ساتھ چلکر اس لوٹ میں شریک ہو جائیں۔ ف۵ حسد کرتے ہو لوٹ کا مال ہم کو لنا نہیں چاہتے۔ ف۶ اتنا نہیں سوچتے کہ حدیبیہ سے پیچھے رہجانیکی سزا میں اللہ تعالیٰ نے انکو خیبر کی لوٹ سے محروم کر دیا حسد کرنا مسلمانوں کا شیوہ نہیں۔ ف۷ بعضوں نے کہا ہے لڑنے والوں سے ہوازن اور ثقیف کے لوگ مراد ہیں جن سے حنین کے دن مقابلہ ہوا بعضوں نے کہا یمامہ کے لوگ جن کا سردار مسیلمہ کذاب تھا مگر اکثر مفسرین یہی کہتے ہیں کہ ایران اور روم کے کافر مراد ہیں یمامہ اور ایران اور روم سے جہاد ابو بکر صدیق کی خلافت میں ہوا اس آیت سے یہ بھی نکلا کہ انکی خلافت حق تھی اور جس نے انکا ساتھ دیا وہ اللہ تعالیٰ کا مطیع اور فرمانبردار رہا۔ ف۸ آنحضرت صلعم جہاد کے لیے نکلنے والے تھے اتنے میں ایک اندھا آیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ مجھ کو آپ کیا حکم دیتے ہیں میں اندھا ہوں اسوقت یہ آیت اتری۔ ان لوگوں میں سے جس کو جہاد کی طاقت نہ ہو وہ معذور ہے اگر گھر میں بیٹھا رہے تو اس کا گناہ نہ ہوگا۔ ف۱۰ سبھوں نے سچائی سے بیعت کی کہ آنحضرت صلعم کے ساتھ جان دیں گے۔ ف۱۱ صلح حدیبیہ سے آنحضرت صلعم فارغ ہو کر خیبر کی طرف متوجہ ہوئے اللہ تعالیٰ نے خیبر فتح کرا دیا مسلمانوں کو بہت سا مال ہاتھ آیا اور اس کے سوا وہاں باغات بھی ملے یہ ... ان مسلمانوں کو انعام دیا جنہوں نے حدیبیہ میں صدق دل اور حسن عقیدہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا اور آپ کے ساتھ درخت کے نیچے بیعت کی یہی بیعت الرضوان کہلاتی ہے اس بیعت میں چونکہ حضرت عثمان مکہ کو گئے ہوئے تھے آپ نے اپنا ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے ایک حدیث میں ہے جو لوگ بیعت الرضوان میں شامل تھے ان میں سے کوئی دوزخ میں نہ جائیگا اور رافضی ... ان ... کی عقل پر جو ایسے جان نثار کامل مومنوں کو جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہو چکا برا سمجھتے ہیں اور ان پر طعنے کرتے ہیں ... فتح ... ہوگے اور ...

أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُونَ آيَةً
لِّلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۝
وَأُخْرَىٰ لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ
اللَّهُ بِهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ۝
وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ
ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝ سُنَّةَ
اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَنْ
تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۝ وَهُوَ الَّذِي
كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ
بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ
عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۝
هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا
أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ
وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ أَنْ
تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌ
بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ لِّيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ
مَنْ يَشَاءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ
كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ إِذْ جَعَلَ
الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ
حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ
عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ
كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَ
أَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝

(حدیبیہ کی فتح دلادی یا) اور (ادہر مکہ کے کافر) لوگوں کا ہاتھ تم سے روک
دیا ف۲ اور اسلیے کہ یہ واقعہ مسلمانوں کیواسطے (خدا کی قدرت کی)
ایک نشانی ہو اور وہ (یعنی اللہ) تم کو سیدہی رستے پر چلائے ۔ ہے اور
ایک لوٹ اور ہے جو ابہی تمہارے ہاتھ نہیں آئی (حنین کی) مگر اللہ کے
قابو میں ہے اور اللہ سب کچہ کرسکتا ہے ف۳ اور اگر (مکہ کے) کافر
(حدیبیہ میں تم سے صلح نہ کرتے بلکہ) لڑتے تو (کیا ہوتا) پیٹہ پہیر کر بہاگتے
اس کے بعد نہ کوئی انکا حامی ہوتا نہ کوئی دوست اللہ کا یہی قانون
پہلے سے ہوتا چلا آیا ہے (کہ ہمیشہ حق والوں ہی کا غلبہ ہوتا ہے)
اور (اے پیغمبر) تو اللہ کا قانون بدلتا ہوا نہیں دیکہیگا اور وہی خدا
تو ہے جس نے (اے مسلمانو) عین مکہ کی سرحد میں تم کو کافروں پر فتح
دینے کے بعد کافروں کا ہاتھ تم پر سے روک دیا اور تمہارا ہاتھ ان پر سے
وہ تم کو مار سکے نہ تم انکو (صلح ہوگئی) ف۴ اور اللہ تمہارے (سب) کام کو
دیکہہ رہا ہے (یہ مکہ والے) وہی تو ہیں جنہوں نے کفر کیا اور ادب والی مسجد سے
تم کو روک دیا ف۵ اور قربانی کے جانوروں کو بہی تہما دیا وہ اپنی جگہہ (یعنی
حرم) میں نہ پہونچ سکے ف۶ اور اگر (مکہ میں اسوقت) چند مسلمان مرد اور
چند مسلمان عورتیں ایسی نہ ہوتیں جنکا حال تم کو معلوم نہ تہا تم ان کو
(بہی کافروں کے ساتہ) پیس ڈالتے پہر تمکو انکی طرف سے نادانستہ نقصان
پہنچ جاتا ف۷ اسلیے کہ جسکو وہ چاہے اپنی رحمت میں شریک کرے ف۸
اگر کہیں (یہ غریب مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں) الگ ہو جاتیں تو بیشک ہم
ان (مکہ کے) کافروں کو (تمہارے ہاتہ سے) تکلیف کا عذاب پہونچاتے ف۹ (اے
پیغمبر وہ وقت یاد کر) جب ان (مکہ کے) کافروں نے اپنے دلوں میں جاہلیت کی ضد
کی طرح ضد باندہ لی تہی ف۱۰ تو اللہ نے اپنی تسلی (اور تشفی) اپنے پیغمبر اور مسلمانوں
پر اتاری ف۱۱ اور ان کو پرہیزگاری کی بات پر جمائے رکہا (توحید پر) اور
یہی لوگ اس بات کے لائق اور سزاوار تہے اور اللہ سب کچہ جانتا ہے

ف۱ یہ سب اسلیے کہ تم خدا کا شکر کرو ۔۔ ف۲ ان سے صلح کرادی اگر صلح نہ ہوتی تو تم خیبر کو فتح نہ کرسکتے پیچہے سے دشمنوں کا ڈر رہتا ۔۔ ف۳ بعضوں نے کہا اس لوٹ سے مراد خیبر کی لوٹ ہے کیونکہ جس وقت یہ آیت اتری تہی اسوقت تک خیبر فتح نہیں ہوا تہا اس صورت میں اوپر کی آیت میں فتحًا قریبًا سے حدیبیہ کی فتح مراد ہوگی بعضوں نے کہا ہر ایک لوٹ مراد ہے جو مسلمان قیامت تک حاصل کرتے رہیں ۔۔ ف۴ کہتے ہیں آنحضرت صلعم جب مکہ کے قریب پہونچ گئے تو عکرمہ بن ابی جہل پانسو کافروں کی فوج لیکر لڑنے کو آئے مسلمانوں نے انکو تیروں سے مار کر بہگا دیا بعضوں نے کہا ستر یا اسی یا تیس ہتیار بند لوگ مکہ سے یہ قصد کرکے نکلے کہ دہوکا دیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کریں آپ نے انپر بددعا کی وہ سب گرفتار ہوئے پہر آپ نے انکا قصور معاف کردیا اور ان کو چہوڑ دیا کہتے ہیں سلمہ بن اکوع نے ان لوگوں کو گرفتار کرلیا اور آنحضرت صلعم کے پاس لیکر آئے ۔۔ ف۵ حالانکہ تم نے انکو بہت سمجہایا کہ ہم لڑنے نہیں آئے ہیں عمرہ کرکے چلے جائینگے ۔۔ ف۶ قربانی کے جانور حرم میں کسی مقام پر کاٹے جاتے ہیں اس سال مسلمان ستر اونٹ قربانی کے لیے لائے تہے کافروں نے انکو بہی روک دیا آخر یہ سب حدیبیہ ہی میں نحر کردیے گئے ۔۔ ف۷ انکے قتل کا گناہ تمپر پڑتا یا دیت دینا ہوتی یا ادہر کافر طعنہ کرتے کہ مسلمانوں نے مسلمانوں کو مار ڈالا ۔۔ ف۸ تو اللہ تم ضرور تم کو لڑنے کا حکم دیتا مگر اس نے یہ حکم نہیں دیا اس الخ ۔۔ ف۹ ہمکا فروں کے گروہ میں سے نکالکر مسلمانوں کی جماعت میں لائے کہتے ہیں اسوقت مکہ کے کافروں میں چند ایسے کمزور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں چہپی ہوئی تہیں جو اپنا اسلام ڈر کے مارے ظاہر نہیں کرسکتی تہیں نہ مسلمانوں کے پاس بہاگ آنیکا انکو موقع ملا تہا اگر لڑائی ہوتی تو آپ نے کے ساتہ گہن بہی پس جاتا پیچارے غریب مسلمان ناحق مارے جاتے اللہ نے جو لڑائی نہ ہونے دی اسمیں ایک یہ بہی بڑی مصلحت تہی ۔۔ ف۱۰ لڑائی کا حکم دیتے وہ مارے جاتے قید ہوتے ذلیل ہوتے ۔۔ ف۱۱ کہنے لگے ان لوگوں نے ہمارے بیٹے بہائیوں کو مارا اور پہر یہ ہمارے شہر میں آئیں بہلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے ۔۔

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
٢٦	٤٩ الحجرات	١	٦٣ وَإِن طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ۖ فَإِن بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ ۚ فَإِن فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا ۖ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝	٦٣ اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں ملاپ کرا دو ف پھر اگر ایک گروہ ان میں کا (سمجھانے پر بھی نہ مانے اور) دوسرے گروہ پر ظلم کرنے لگے تو جو گروہ ظلم کرنے لگے اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کا حکم مان لے پھر اگر وہ اللہ تعالیٰ کا حکم مان لے تو برابری کے ساتھ دونوں گروہوں میں ملاپ کرا دو ف اور انصاف کا خیال رکھو بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنیوالوں سے محبت رکھتا ہے ف
"	"	٢	٦٤ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ	٦٤ مومن تو وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور رسول پر (دل سے) یقین لائے پھر انکو ایمان کی باتوں میں کسی طرح کا شک نہیں رہا اور انہوں نے اپنی جان اور مال سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوشش کی ف
٢٧	٥٧ الحديد	١	٦٥ لَا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ أَنفَقُوا مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ	٦٥ جن لوگوں نے تم میں سے (مکہ) فتح ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کیا اور لڑے انکا درجہ ان لوگوں سے بڑا ہے جنہوں نے (مکہ) فتح ہونے کے بعد خرچ کیا اور لڑے ف اور اللہ تعالیٰ نے تو سب کو اچھا بدلہ (جنت) دینے کا وعدہ کر لیا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے خبردار ہے
٢٨	٥٩ الحشر	١	٦٦ هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِن دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ ۚ مَا ظَنَنتُمْ أَن يَخْرُجُوا ۖ وَظَنُّوا أَنَّهُم مَّانِعَتُهُمْ حُصُونُهُم مِّنَ اللَّهِ فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا ۖ وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ ۚ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُم بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ ۝ ق فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ ۝ وَلَوْلَا أَن كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ	٦٦ وہی خدا ہے جس نے اہل کتاب کے کافروں (بنی نضیر کے یہودیوں) کو پہلے حشر کے وقت انکے گھروں میں سے نکال باہر کیا ف (مسلمانو) تم تو سمجھتے تھے کہ یہ نہیں نکلیں گے (بڑے زوردار ہیں) اور وہ بھی یہ سمجھتے تھے کہ ان کے قلعے ان کو اللہ تعالیٰ (کے عذاب سے) بچا لیں گے لیکن اللہ تعالیٰ (کا حکم) ان پر ایسی جگہ سے آن پہونچا جدھر سے ان کو گمان بھی نہ تھا اور انکے دلوں میں (مسلمانوں کی) دہشت ڈال دی یہ حال ہو گیا کہ اپنے گھروں کو خود اپنے ہاتھوں اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے اجاڑنے لگے ف تو (عقل کی آنکھ والو اس واقعہ سے) عبرت لو ف اور اگر اللہ تعالیٰ نے (انکی قسمت میں) جلاوطن ہونا نہ لکھ دیا ہوتا تو دنیا میں ان پر (اور کوئی دوسرا) عذاب ف اتارتا اور آخرت میں تو

ف دونو کو سمجھا کر اور حق بات قبول کرنے کا کہکر کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبداللہ بن ابی منافق پاس ایک گدھے پر سوار ہو کر گئے وہ مردود اپنے تئیں بڑا نفیس اور خوشحال اور پاکیزہ سمجھتا تھا جب آپ اسکے پاس پہونچے تو کہنے لگا ذرا سرک کر بیٹھو قسم خدا کی تمہارے گدھے کی بدبو نے مجھکو پریشان کر دیا ہے پھر ایک انصاری شخص بولا قسم خدا کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گدھا تجھسے زیادہ خوشبودار ہے عبداللہ یہ سنکر غصے ہوا اور دونوں طرف کے لوگ لکڑی گھونسے جوتی سے لڑنے لگے اس وقت یہ آیت اتری ف یہ نہیں کہ غالب گروہ مغلوب گروہ پر ظلم کرے ف ابن عباسؓ نے کہا جو گروہ امام یا بادشاہ اسلام سے باغی ہو جائے اسکو اسی آیت کے روسے قتل اور حکم کی طرف بلانا چاہیے اگر نہ مانے تو اس سے لڑنا چاہیے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم قبول کرے ف جہاد کیا زکوۃ دی اور دوسرے فرض سب بجا لائے ف کیونکہ مکہ فتح ہونے سے پہلے مسلمان بہت مغلوب اور مفلس تھے اور کافروں کا زور زیادہ تھا انہوں نے ایسے سخت وقت میں اللہ اور اسکے رسول کی مدد کی اور مکہ فتح ہوئے بعد تو اسلام کو بہت غلبہ ہو گیا تھا کافروں کی کمر ٹوٹ گئی تھی اسلیے اسوقت لڑنا اور خرچ کرنا فضیلت میں اگلے لوگوں کے لڑنے اور خرچ کرنیکے برابر نہیں ہو سکتا ف بنی نضیر یہودیوں کی ایک قوم تھی جو مدینہ میں اس خیال سے آکر آباد ہوئی تھے کہ جب پیغمبر آخر الزمان ظاہر ہونگے تو انکے ساتھ ہو جاینگے مگر انکی قسمت میں ایمان نہ تھا انکے باپ دادا تو حق امید پر گزر گئے انکی اولاد نے جب پیغمبر ظاہر ہوئے تو آپ کی مخالفت کی عہد شکنی کی آخر آپ نے انکے اخراج اور جلاوطن کرنیکا حکم دیا انہوں نے پوچھا ہم کہاں جائیں آپ نے فرمایا محشر کی زمین کی طرف یعنی شام کے ملک میں جاؤ یہ پہلے حشر سے یہی مراد ہے کہ بنی نضیر کا یہ پہلا اخراج تھا جو آنحضرت صلعم کے زمانے میں ہوا پھر حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں انکو وہاں سے بھی نکالا یہ گویا دوسرا حشر ہوا ابن عباسؓ سے بسند صحیح یہ منقول ہے کہ شام کا ملک ہی محشر ہے ۔ باقی در ضمیمہ

۲۸ الحشر ۱

النَّارِ ٭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَ
رَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ٭ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ
اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ
اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ٭ وَمَآ اَفَآءَ
اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ
عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ
يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ٭ وَاللّٰهُ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٭ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ
عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ
وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى
وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ كَيْ لَا يَكُوْنَ
دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ٭
لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ
اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ
يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا
وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ اُولٰٓئِكَ
هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ٭ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ
وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ
هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ
حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى
اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ
وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ٭ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ

انکو بہرصورت) دوزخ کا عذاب ہونا ہے اس (عذاب کے اترنے) کی
وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اللہ تعالے اور اس کے رسول سے دشمنی
کی اور جو کوئی اللہ سے دشمنی کرے تو اللہ تعالے تو سخت عذاب
والا ہے ف (مسلمانو) تم نے (جو بنی نضیر کے) کھجور کے درخت
کاٹ ڈالے یا ان کو (ہاتھ نہ لگایا) اور) اپنی جڑوں پر کھڑا چھوڑ
دیا تو یہ سب خدا کے حکم سے تھا اور خدا کو یہ منظور تھا کہ نافرمانوں
کو ذلیل کرے ف اور خدا تعالی نے جو ان کا مال بن لڑے اپنے پیغمبر
کو دلا دیا تو تم نے (اے مسلمانو) نہ اسکے لیے گھوڑے دوڑائے نہ اونٹ
لیکن اللہ اپنے پیغمبروں کو جن پر چاہتا ہے قبضہ کرا دیتا ہے اور اللہ سب
کچھ کر سکتا ہے ف جو مال بستی والوں کا اللہ تعالے اپنے پیغمبر کو بن لڑے دلا
دے تو وہ اللہ کا (حق) ہے اور پیغمبر کا اور (پیغمبر کے) ناطے والوں کا اور
یتیموں کا اور محتاجوں کا اور مسافروں کا یہ حکم اسلیے (دیا ہے) ایسا
نہ ہو یہ مال جو بن لڑے ہاتھ آیا مالدار لوگ تم میں ہاتھوں ہاتھ لے لیں
ف اور ان مہاجرین محتاجوں کا بھی (حق) ہے جو اپنے گھر بار مال دولت
سے نکال دیے گئے وہ خدا کے فضل اور اسکی رضامندی کی تلاش میں ہیں
اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرنے میں یہی لوگ تو سچے (ایماندار)
ہیں ف اور ان (انصار) کا بھی (حق) ہے جنہوں نے مہاجرین سے پہلے
مدینہ میں اپنا ٹھکانا مقرر کیا اور ایمان لائے جو کوئی مسلمانوں میں سے
ان کے پاس ہجرت کر کے آتا تو اس سے محبت کرتے اور مہاجرین کو دولت
کے مال میں سے جو دیا جاوے اس سے انکے دلوں میں حسد نہیں ہوتا اور
(مہاجرین کو آرام پہونچانا) اپنے آرام پر مقدم رکھتے ہیں گو ان کو
تنگی ہی کیوں نہ ہو ف اور جو شخص اپنے نفس کی بخیلی اور لالچ سے بچا لیا گیا
تو ایسے ہی لوگ مراد کو پہونچیں گے اور ان لوگوں کا بھی حق ہے جو
مہاجرین اور انصار کے بعد (مسلمان ہو کر) آئے ف

ف۱ معلوم ہوا کہ رسول کی مخالفت کرنی اللہ تعالی کی مخالفت کرنی ہے اور جو کوئی اللہ تعالی کی مخالفت کرے اسکا کہیں ٹھکانا نہیں ۱۲ ف۲ جب آنحضرت مع فوج بنی نضیر کے مکانوں پر پہونچے تو بعضے مسلمانوں نے انکے کچھ کھجور کے درخت کاٹ ڈالے کچھ جلا دیے کہتے ہیں ایک درخت کاٹا ایک جلا دیا بنی نضیر کہنے لگے اے محمد تم اپنے تئیں پیغمبر کہتے ہو اور میوے کے درخت کاٹتے ہو کیا یہ فساد نہیں ہے انکا یہ کہنا مسلمانوں پر شاق گذرا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری اور مسلمانوں کو اطمینان دیا کہ تم پر کچھ گناہ نہیں ہوا جو ہوا وہ اللہ کے حکم سے ہوا کہتے ہیں جن لوگوں نے کاٹا انہوں نے اس نیت سے کاٹا کہ دشمن کو صدمہ ہو اور جنہوں نے چھوڑ دیا انہوں نے اس نیت سے چھوڑا کہ مسلمان اس سے فائدہ اٹھائیں گے دونوں کی نیت نیک تھی اسلیے اللہ تعالی نے کسی پر عتاب نہیں فرمایا ۱۲ ف۳ شریعت میں جو مال مسلمان لشکر کافروں سے حاصل کریں اسکو غنیمت کہتے ہیں اس پر چار حصے لڑنے والوں کے ہیں اور ایک حصہ اللہ اور اسکے رسول کا جیسے سورہ انفال میں گذر چکا اور جو مال بن لڑے ہاتھ آئے جیسے بنی نضیر کے باغات وغیرہ اسکو فے کہتے ہیں وہ خاص پیغمبر کا ہے اسمیں غازیوں کا حصہ نہیں حضرت عمرؓ نے کہا بنی نضیر کا مال فے تھا آنحضرت اس میں سے اپنے گھر والوں کا سال بھر کا خرچ نکال لیتے اور جو بچتا وہ ہتھیاروں اور جہاد کے سامان کے خریدنے میں صرف کرتے ف۴ پیغمبر کے ناطے والوں سے بنی ہاشم اور بنی مطلب مراد ہیں کیونکہ انپر زکوۃ حرام ہے تو اللہ تعالی نے انکو یہ دلایا فے کے پانچ حصے کیے جاتے ہیں چار حصے تو پیغمبر کے اور ایک حصے کا پانچواں حصہ یعنی پیغمبر کا اور چار حصے ان چار قسموں کے یعنی ناطے والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کے یا ایک حصہ اللہ تعالی کا وہ ثواب کے کاموں میں خرچ کیا جائے جیسے مسجدوں اور پلوں کی تعمیر میں ۱۲ ف۵ خدا کے فضل سے مراد دنیا کی روزی ہے ۱۲ ف۶ جنہوں نے اپنا گھر بار عیش آرام سب اللہ تعالی کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے چھوڑ دیا اور اس کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چلے آئے ۱۲ باقی در ضمیمہ

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۸	الحشر ۵۹	۳	۴۸ لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُّحَصَّنَةٍ أَوْ مِن وَرَاءِ جُدُرٍ ۚ بَأْسُهُم بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ ۚ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ ۝	۴۸ یہ یہودی اور منافق ملکر بھی، تم سے نہیں لڑ سکتے مگر ہاں محفوظ بستیوں یا دیواروں کی آڑ میں ف۱ وہ آپس میں رکٹے مرتے ہیں خوب لڑتے ہیں تو خیال کرتا ہے وہ ایک دل ہیں حالانکہ ان کے دل پھوٹ رہے ہیں کیوں کہ ان لوگوں کو عقل نہیں ف۲
	المتحنہ ۶۰	۲	۴۹ عَسَى اللَّهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً ۚ وَاللَّهُ قَدِيرٌ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ لَّا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝ إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ أَن تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ ۖ اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ ۖ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ ۖ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۖ وَآتُوهُم مَّا أَنفَقُوا ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَن تَنكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۚ وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْأَلُوا مَا	۴۹ عجب نہیں کہ کافر مسلمان ہو جائیں اور جن کافروں سے تم (مذہبی دشمنی) رکھتے ہو ان میں اور تم میں اللہ تعالیٰ دوستی کرا دے اور اللہ تعالیٰ بڑی قدرت والا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم والا ہے ف۳ جو لوگ (کافروں میں سے) دین پر تم سے نہیں لڑے اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے انہوں نے نکالا ان سے بھلائی اور انصاف کا برتاؤ کرنے سے اللہ تعالیٰ تم کو منع نہیں کرتا کیونکہ اللہ تو انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے ف۴ اللہ تو تم کو ان لوگوں کی دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جو دین پر تم سے لڑے (انہوں نے مذہبی جنگ کی) اور انہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نکال باہر کیا اور تمہارے نکالنے پر (تمہارے دشمنوں کی) مدد کی ف۵ اور جو لوگ ایسے لوگوں سے دوستی رکھیں وہ گناہگار ہیں مسلمانو جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں اپنا دیس چھوڑ کر ہجرت کر کے آئیں تو (پہلے) ان کو آزما لیا کرو ف۶ اللہ تو ہی خوب جانتا ہے کہ وہ ایماندار ہیں (یا نہیں اس لیے آزمانا ضرور ہے) پھر اگر تم سمجھ لو وہ (درحقیقت) ایمان دار ہیں تو ان کو کافروں کی طرف مت لوٹاؤ ایسی (مسلمان) عورتیں کافروں کیلیے حلال نہیں ہو سکتیں نہ کافر ایسی (مسلمان) عورتوں کے لیے حلال ہو سکتے ہیں ف۷ اور کافروں نے جو ان عورتوں پر خرچ کیا ہو (مہر) وہ ان کو دیدو اور اگر تم (اے مسلمانو) ایسی عورتوں کے مہر ادا کرو تو ان سے نکاح کر لینے میں تم پر

ف۱ جیسا مردوں کا قاعدہ ہوتا ہے میدان میں آنا پسند نہیں کرتے مکانوں اور قلعوں کا آسرا لیکر دور ہی سے ٹائیں ٹائیں فش کیا کرتے ہیں محفوظ بستیوں سے وہ گاؤں مراد ہیں جنکے گرد فصیل یا خندق ہوتی ہے یعنی گڑھے دار بستیاں ۱۲ ف۲ جو صفت اللہ نے اس آیت میں منافقوں کی اور یہودیوں کی بیان فرمائی وہ ہمارے زمانہ میں مسلمانوں کے حسب حال ہے اسقدر پھوٹ اور اختلاف ان میں ہے کہ ایک گھر کے لوگ بھی متفق نہیں اور یہی وجہ ہے کہ غیر قوموں کے محکوم اور غلام ہو رہے ہیں اللہ جل جلالہ نے نااتفاقی کی وجہ بھی بیان فرمادی یعنے بیعقلی اگر ان میں عقل ہوتی تو اتفاق کا فائدہ سمجھتے اور نفاق اور اختلاف کے پاس نہ پھٹکتے ۱۲ ف۳ جب اگلی آیتیں اتریں تو مسلمانوں نے اپنے ان عزیزوں سے جو کافر تھے بالکل قطع تعلق کیا اور انکے دشمن بنگئے اللہ تعالیٰ نے انکی تسلی کے لیے یہ آیت اتاری کہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے مایوس مت ہو امید رکھو شاید اللہ تعالیٰ انکو اسلام کی توفیق دے اور تمہارے جانی دشمن نہیں وہ تمہارے جانی دوست ہو جائیں یہ وعدہ اللہ تعالیٰ کا پورا ہوا ابوسفیان جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سخت دشمن تھا مسلمان ہو گیا اور مسلمانوں کا دوست بنگیا کہتے ہیں سب سے پہلے ابوسفیان ہی نے آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد مرتدوں کو قتل کیا اور جہاد کیا ۱۲ ف۴ اسماء بنت ابی بکر کی ماں قتیلہ یا راغبہ جو مشرکہ تھی اپنی بیٹی سے ملنے کے لیے آئی کچھ تحفے بھی لائی لیکن اسماء نے اس سے ملنے اور اسکو اپنے گھر میں آنے دینے میں تامل کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا بھیجا اس وقت یہ آیت اتری آپ نے فرمایا اپنی ماں سے مل اسکو گھر میں آنے دے اسکا تحفہ قبول کر لے ابن زید نے کہا یہ حکم ابتدا میں تھا کہ جن کافروں نے مسلمانوں کو نہیں ستایا ان سے لڑنا ضرور نہیں پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا قتادہ نے کہا اس آیت سے منسوخ ہے اذا فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموہم بعضوں نے کہا اس آیت میں لوگوں سے عورتیں اور بچے مراد ہیں ۱۲ ف۵ یا تمہارے دشمنوں سے تمہارے نکالنے کے لیے میل کیا ۱۲ باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			أَنفَقْتُمْ وَلْيَسْأَلُوا مَا أَنفَقُوا ذَٰلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۞ وَإِن فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُم مِّثْلَ مَا أَنفَقُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنتُم بِهِ مُؤْمِنُونَ ۞	کوئی گناہ نہیں ف اور کافر مشرک عورتوں سے علاقہ مت رکھو ف اور تم نے جو (مہر) خرچ کیا ہو وہ کافروں سے مانگ لو ف اور انہوں نے جو خرچ کیا ہے وہ تم سے مانگ لیں ف اللہ کا یہی حکم ہے جو حکم وہ تم کو دیتا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے حکمت والا اور اگر تمہاری کوئی عورت (اسلام سے پھر کر) کافروں میں جا ملے پھر تم (ان کافروں کو) سزا دو (انکا کچھ مال لوٹو) تو جن مسلمانوں کی عورتیں (مرتد ہو کر) چلی گئی ہیں انکا جتنا خرچ (ان عورتوں پر) ہوا ہے اتنا وہ ان کو ادا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان لائے ہو ف
۲۸	الصف ۶۱	۱	ف إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُم بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ ۞	ف اللہ ان لوگوں کو چاہتا ہے جو اس کی راہ میں اس طرح صف باندھ کر (مضبوطی سے) لڑتے ہیں جیسے سیسہ پلائی ہوئی دیوار ف
"	"	۲	ف يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۞ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۞ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۞ وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۞	ف مسلمانو کیا میں تم کو ایسی سوداگری بتاؤں جو تم کو (آخرت میں) تکلیف کے عذاب سے بچائے ف وہ یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ ف اور خدا تعالے کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو اگر تم سمجھو تو یہ تمہارے حق میں (تمام سوداگریوں سے) بہتر ہے ف اللہ تعالی تمہارے گناہ بخش دیگا ف اور تم کو (آخرت میں) ایسے باغوں میں لیجائیگا جنکے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں اور جنت العدن کے عمدہ عمدہ مکانوں میں ف یہی تو بڑی کامیابی ہے اور ایک دوسری نعمت دے گا جس کو تم (بہت) پسند کرتے ہو اللہ کی طرف سے (تم کو) مدد ملے گی اور اب نزدیک تمہاری فتح ہوگی ف اور (اے پیغمبر) مسلمانوں کو اسکی خوشخبری سنا دے ف
"	التحریم ۶۶	۲	ف يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۞	ف (اے پیغمبر) کافروں کے ساتھ (تلوار سے) اور منافقوں کے ساتھ (زبان سے) جہاد کرتا رہ اور ان سے سختی سے (گھرک جھڑک کر) پیش آ ف اور انکا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے

ف یعنے عدت گذر جانے کے بعد اور بعضوں کے نزدیک ایسی عورتوں پر عدت نہیں ہے ۱۲ ف یعنے اگر مرد مسلمان ہو جائے اور عورت اپنے شرک پر قائم رہے تو ایسی عورت کو چھوڑ دینا چاہیے اسکا رکھ چھوڑنا جائز نہیں جب یہ آیت اتری اس وقت حضرت عمرؓ کی دو بیبیاں مکہ میں مشرکہ تھیں حضرت عمرؓ نے انکو طلاق دیدیا البتہ اگر عورت یہودیہ ہو یا نصرانیہ تو اس کے رکھ چھوڑنے میں قباحت نہیں کیونکہ اہل کتاب عورتوں سے مسلمان کا نکاح درست ہے ۱۲ ف اگر وہ ان عورتوں کو اپنے پاس رکھنا چاہیں ۱۲ ف جب وہ عورتیں مسلمان ہو کر تمہارے پاس آجائیں ۱۲ ف اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اگر کافر تمہاری بھاگی ہوئی عورتوں کا مہر تم کو نہ دیں تو تم ایسا کرو کہ کافروں کا جو مال لوٹو اس میں سے انکے خاوندوں کا خرچ دیدو کہتے ہیں یہ حکم بعد میں منسوخ ہو گیا جب مکہ فتح ہوا اب نہ کافروں کو ان عورتوں کا مہر ادا کرنا لازم ہے جو مسلمان ہو کر آجائیں اور نہ ان خاوندوں کو جنکی عورتیں مرتد ہو کر کافروں کے پاس چلی جائیں بعضوں نے کہا یہ حکم منسوخ نہیں اب بھی باقی ہے ۱۲ ف اپنی جگہ سے ٹلتی نہیں اسیطرح یہ لوگ بھی میدان جنگ سے نہیں ہٹتے یا جیسے دیوار کی اینٹیں سب ملی ہوتی ہیں اسیطرح صف میں یہ لوگ ملکر کھڑے ہوتے ہیں ۱۲ ف عثمان بن مظعون نے کہا یا رسول اللہ کونسی سوداگری اللہ تعالی کو زیادہ پسند ہے وہ بتلائیے تو میں اسکو اختیار کروں اس وقت یہ آیت اتری۔ ابوہریرہؓ نے کہا صحابہ یہ کہتے تھے اگر ہم کو معلوم ہوتا کہ اللہ کو کونسا کام زیادہ پسند ہے تو ہم وہی کرتے تب یہ آیت اتری جب انکو یہ شکل معلوم ہوا تو وہ آیت اتری لم تقولون ما لا تفعلون ۱۲ ف ایمان لانے سے یہ غرض ہے کہ ایمان پر قائم رہو ۱۲ ف دنیا کی اور سوداگریوں میں تو تھوڑا سا نفع ملتا ہے اور اس سوداگری میں تو یہ ہوگا کہ اللہ تم تمہارے گناہ بخش دیگا ۱۲ ف حدیث میں ہے کہ شہید کے سب گناہ بخش دیے جاتے ہیں مگر قرضہ ۱۲ ف جنۃ العدن کا بیان اوپر گذر چکا ہے یعنے ہمیشہ رہنے کا مقام ۱۲ ف تم قریش پر غالب ہوگے مکہ فتح کر لوگے ۱۲ ف یہ جو فرمایا بہت پسند کرتے ہو یعنے دنیا کا فائدہ ہر کوئی زیادہ چاہتا ہے کیونکہ دنیا کو نقد سمجھتے ہیں اور آخرت کو ادھار شاید ہم کا ایمان دیکھا ہے بہ ہم بنا دیں دین دونوں کے فرق ہیں ۱۲ ف اس آیت سے صاف یہ ثابت ہوتا ہے کہ کافروں سے نرمی اور محبت کرنا اسلام کا شیوہ نہیں ہے ۱۲

			اَلْحُدُوْدُ وَالْقِصَاصُ وَالْقَتْلُ وَالدِّيَةُ	باب ۵ حدود اور قصاص اور قتل اور دیت کا بیان
۲	البقرة	۲۲	يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِى الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِىَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَىْءٌ فَاتِّبَاعٌ ۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَلَكُمْ فِى الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝	مسلمانو جو لوگ تم میں مارے ڈالے جائیں ان کا برابر کا بدلہ تم پر فرض ہے ف۱ آزاد کے بدلے آزاد ف۲ غلام کے بدلے غلام ف۳ عورت کے بدلے عورت ف۴ پھر جس خونی کو اسکے بھائی (مقتول کے وارث) کی طرف سے کچھ بھی معافی دیجائے ف۵ تو معاف کرنے والا دستور کے مطابق (یعنے بغیر سختی کے) قاتل سے خون بہا وصول کرے اور قاتل اچھے طور سے وارث کو دیت ادا کرے ف۶ یہ ف۷ آسانی ہے اور مہربانی ف۸ پھر اس کے بعد ف۹ جو کوئی زیادتی کرے (یعنے خونی کو مار ڈالے یا زخمی کرے) تو اس کو تکلیف کا عذاب ہوگا ف۱۰ عقلمندو قصاص کا قاعدہ تمہارے لیے زندگی ہے تاکہ تم (خونریزی سے) بچو ف۱۱
۴	النساء	۳	۳ وَالّٰتِىْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِى الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ۝ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝	۳ (مسلمانو) تمہاری عورتوں میں سے جو بدکاری کریں (اور خاوند دعوی کرے) تو چار مسلمان مردوں کی گواہی مانگو اگر وہ (چار گواہ) گواہی دیں ف۱۲ تو ایسی عورتوں کو گھروں میں قید رکھو یہاں تک کہ موت ان کا کام تمام کردے یا اللہ ان کے لیے کوئی دوسرا رستہ نکالے ف۱۳ اور ان دو مردوں کو جو تم میں سے بدکاری (یعنی اغلام) کریں ف۱۴ تنگ کرو ف۱۵ پھر اگر توبہ کریں اور نیکی پر لگ جائیں ف۱۶ تو ان کو چھوڑ دو (اب ان کو نہ ستاؤ) بے شک اللہ تعالی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ف۱۷
۵	”	۱۳	۳ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـئًا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـئًا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ	۳ اور مسلمان کو مسلمان کا خون کرنا درست نہیں مگر چوک اور بات ہے ف۱۸ اور جو مسلمان کو چوک سے مار ڈالے تو ایک مسلمان بردہ (مرد ہو یا عورت) آزاد کردے ف۱۹ اور جسکو مارا اسکے وارثوں کو

ف۱ یعنے قصاص جان کے بدل جان لینا ف۲ مارا جاوے ۔اس آیت سے اکثر علماء نے یہ دلیل لی ہے کہ آزاد غلام کے بدل نہ قتل کیا جاویگا ف۳ اسی طرح آزاد کے بدل غلام بالاتفاق ف۴ تو مرد عورت کے بدل قتل نہ کیا جاویگا لیکن اکثر علماء کے نزدیک قتل کیا جاویگا ۔ اسی طرح عورت مرد کے بدل بالاتفاق ف۵ یعنے کوئی حصہ قصاص کا عفو کردیا جاوے قلیل ہو یا کثیر مطلب یہ ہے کہ اگر کئی وارث ہوں اور ایک وارث بھی خون معاف کردے تو قصاص ساقط ہو جاویگا ف۶ یعنے خوش معاملگی کے ساتھ طرفین کو چلنا چاہیے وارث کو زیادہ تقاضا اور سختی نہ کرنی چاہیے اور قاتل کو احسان مان کر خوشی کے ساتھ پوری دیت دینا چاہیئے ف۷ عفو اور دیت کا حکم تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے آسانی ہے ف۸ اگلی امتوں یعنے یہود پر اللہ تعالی نے صرف قصاص کا حکم رکھا تھا اور عفو کا قاعدہ نہ تھا اور نصاری پر عفو کا حکم تھا قصاص نہ تھا امت محمدی پر اللہ جل جلالہ نے مہربانی اور آسانی رکھی کہ عفو اور دونوں کی اجازت دی ف۹ یعنے دیت پر راضی ہو جانے اور خون معاف کردینے کے بعد ف۱۰ آخرت میں یا دنیا میں اس طرح سے کہ زیادتی کرنے والے سے قصاص لیں گے اور دیت منظور نہ کریں گے ف۱۱ عجب فصیح و بلیغ جملہ ہے کہ بڑے بڑے عرب کے فصحا اور بلغا نے اسکی داد دی ہے یعنے قصاص بظاہر تو موت ہے مگر درحقیقت زندگی ہے کیونکہ پہلے ایک مارا جاتا تھا اور قاتل سے قصاص نہ ہوتا اس کے عوض میں ہزاروں خون ہوتے تھے اور پھر بھی سلسلہ ختم نہ ہوتا تھا ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ والوں کے خون کا پیاسا رہتا اور جب موقع ملتا خانہ جنگیاں ہوتی رہتیں قصاص کے ڈر سے کوئی خون بھی نہیں کریگا اور اگر کرے تو قصاص ہو جانے کے بعد دوسروں کے خون نہ ہونگے عرب میں ایک فصیح جملہ قدیم سے مشہور تھا القتل انفی للقتل یعنے قتل ہی سے قتل مٹتا ہے مگر اللہ تعالی نے فی القصاص حیوۃ کا جملہ اس سے سو درجہ بہتر اور مختصر ارشاد فرمایا جس پر ساری عربی دان عالم عش عش کرنے لگے مجھے ہنسی آتی ہے اس ہندی یا بیوقوف انگریز پر جو قرآن کے جملوں کو غیر فصیح قرار دیتا ہے ۔ کار بوزنہ نیست نجاری ۔ باقی در ضمیمہ

			إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَن يَصَّدَّقُوا ۚ فَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ وَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا ۝	دیت (خون بہا) دی مگر جب معاف کردیں اگر جس کو مارا وہ دشمن لوگوں میں کا ہو (یعنے کافروں کے ملک میں رہتا ہو) پر وہ خود مسلمان ہو ف تو ایک مسلمان بردہ آزاد کرے ف اور اگر جسکو مارا وہ ایسے لوگوں میں کا ہو جن سے تم نے عہد کیا ہے (مثلاً ذمی کافر ہو) تو جسکو مارا اسکے وارثوں کو دیت پہونچا دے اور ایک (مسلمان) بردہ آزاد کرے پھر جسکو (بردہ آزاد کرنے کا) مقدور نہ ہو اللہ تعالی سے اپنا قصور بخشوانے کو لگا تار دو مہینے کے روزے رکھے ف اور اللہ تعالی جو کیا ہے مارنیوالے کو خوب جانتا ہے حکمت والا ہے ف اور جو کوئی مسلمان کو جان کر (قصد کرکے) مار ڈالے تو اس کا بدلہ جہنم ہے وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اور اللہ تعالی کا غضب اس پر اترے گا اور اللہ تعالی کی پھٹکار اس پر پڑے گی اور اللہ تعالی نے اس کے لیے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے ف
۶	المائدة	۵	إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلَافٍ أَوْ يُنفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ۚ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن قَبْلِ أَن تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ ۖ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝	۴ جو لوگ اللہ تعالی اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں ف اور ملک میں دھندمچانے کو دوڑے پھرتے ہیں ان کی سزا یہی ہے کہ ایک ایک کرکے (مار ڈالے جائیں یا سولی دیئے جائیں یا ایک طرف کا ہاتھ دوسرے طرف کا پاؤں انکا کاٹا جائے ف یا قید کیے جائیں یا دیس نکالا ہو یہ تو دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں انکو بڑی مار پڑے گی ف مگر جو لوگ تمہارے ہاتھ میں آنے سے پہلے توبہ کرلیں (یعنے گرفتاری سے پہلے) تو جان رکھو کہ اللہ (تبارک و تعالے) بخشنے والا مہربان ہے ف
″	″	۶	وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ فَمَن تَابَ مِن	۵ چور مرد اور چور عورت دونو کے (داہنے) ہاتھ کاٹ ڈالو سزا ہے ان کے کام کی عذاب ہے اللہ تعالی کی طرف سے اور اللہ تعالی زبردست ہے حکمت والا ف پھر جو کوئی قصور کے

ف اس کو کافر سمجھ کر کسی مسلمان نے مار ڈالا ۱۲ ف دیت کا دینا ضرور نہیں ہے ۱۲ ف اگر ایک روزہ بھی بیچ میں ناغہ کرے تو پھر سرے سے دو مہینے روزے رکھے ۱۲ ف اس نے جو
سزا رکھی ہے اس میں سراسر حکمت ہے ۱۲ ف اس سے صاف نکلتا ہے کہ جو کوئی جانکر مسلمان کو مار ڈالے اس کی توبہ قبول نہیں ہے ابن عباس رضہ نے کہا یہ آیت اخیر میں اتری
اور کسی آیت سے منسوخ نہیں ہوئی ایک جماعت سلف کا یہی قول ہے اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ اسکی توبہ قبول ہوسکتی ہے اور اس آیت میں مراد وہ شخص ہے جس نے مسلمان
کو عمداً قتل کیا اور توبہ نہیں کی صحیح حدیث میں ہے مجھ سے بیعت کرو اس بات پر کہ شرک نہ کروگے زنا نہ کروگے ناحق خون نہ کروگے پھر اگر کسی سے یہ کام ہوگئے اور اللہ تعالی نے
چھپا لیا تو اللہ تعالے کو اختیار ہے چاہے اسکو معاف کرے چاہے عذاب کرے بعضوں نے کہا ہمیشہ جہنم میں رہنے سے یہ مراد ہے کہ بہت مدت تک اس میں رہے گا ۱۲ ف
یعنے مسلمانوں سے لڑتے ہیں مسافروں کو لوٹتے ہیں ۱۲ ف مثلاً داہنا ہاتھ بایاں پاؤں ۱۲ ف عرینہ ایک قبیلہ تھا وہاں کے چند لوگ مسلمان ہوکر مدینہ میں آئے اب
و ہوا نا موافق ہونے سے بیمار ہوگئے آنحضرت نے انکو اجازت دی کہ مدینہ سے باہر جاکر جہاں صدقہ کے جانور رہا کرتے ہیں رہیں اونٹ کا دودھ اور پیشاب پئیں
تو اچھے ہوجاویں گے وہ وہاں گئے اور تندرست ہوکر اس احسان کا یہ بدلہ کیا کہ مسلمان چرواہوں کو مار ڈالا اونٹوں کو بھگا لے گئے اسلام سے پھر گئے آنحضرت
نے سواروں کو دوڑا کر انکو پکڑ منگایا اس وقت حضرت جبرائیل یہ آیت لیکر آئے ۱۲ ف بعضوں نے کہا یہ آیت ان لٹیروں کے باب میں ہے جو کافر ہوں اور گرفتاری
سے پہلے مسلمان ہوجاویں اور توبہ کریں ۱۲ ف اس نے چور کی ایسی سزا رکھی ہے کہ پھر چوری نہ ہونے پاوے حدیث سے یہ ثابت ہے کہ چور کا داہنا ہاتھ پہونچے سے کاٹا جاوے اسی
طرح جو تہائی دینار یا پانچ درم سے کم کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جاوے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع		
			بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	بعد (یعنی چوری کر کے) توبہ کر لے اور اچھے کام کرنے لگے تو اللہ اسکو معاف کر دیگا بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ف۱
۶	المائدۃ ۵	۷	۲ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَاۤ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ	۲ اور ہمنے توریت میں انپر یہ فرض کیا کہ جان کو بدل جان (لیجائے) اور آنکھ کے بدل آنکھ (پھوڑی جائے) اور ناک کے بدل ناک (کاٹی جائے) اور کان کے بدل کان (تراشا جائے) اور دانت کے بدل دانت (اکھاڑا جائے) اور زخموں کے بدل (اگر ہوسکے) ویسے ہی زخم (لگائے جائیں) ف۲
۸	الانعام ۶	۱۹	۳ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ	۳ اور جس جان کا مار ڈالنا اللہ نے حرام کیا ہے اسکو مت مارو مگر حق پر ۳
۱۸	النور ۲۴	۱	۴ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِىْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِىْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝	۴ جو عورت زنا کرے اور جو مرد زنا کرے ف۴ تو ان دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو ف۵ اور اگر تم کو اللہ اور پچھلے دن پر یقین ہے تو اللہ تعالیٰ کا حکم چلانے میں (اس کے دین کی بات میں) ان دونوں پر رحم نہ کرنا اور جسوقت ان کو ف سزا دیجائے تو مسلمانوں کا ایک گروہ موجود رہے ف۶
״	״	״	۵ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	۵ اور جو لوگ مسلمان آزاد پاک دامن عورتوں کو زنا کی تہمت لگائیں پھر چار گواہ ف۸ نہ لاسکیں تو ان کو (تہمت کی سزا میں) اسی کوڑے لگاؤ اور پھر ساری عمر ان کی گواہی (کسی مقدمہ میں) مت مانو اور وہ خود بدکار ہیں ف۹ مگر جنہوں نے ایسا کیے پیچھے توبہ کی اور اچھی چال چلے ف۱۰ تو اللہ (تبارک و تعالیٰ) بخشنے والا مہربان ہے ف۱۱
״	״	۲	۶ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِىْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝	۶ جن لوگوں نے تم ہی میں سے ایک گروہ نے (حضرت عائشہ پر) تہمت ف۱۲ اٹھائی (مسلمانو) اس طوفان کو اپنے حق میں برا مت سمجھو بلکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہوا ف۱۳ اس گروہ میں سے ہر شخص نے جتنا گناہ سمیٹا اتنی سزا پائیگا اور جس نے ان میں سے اس طوفان کا بیڑا اٹھایا (بڑا حصہ لیا) اسکو سخت سزا ہوگی ف۱۴ مسلمانو تم کو

ف۱ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر چور توبہ کرے تو اسکا گناہ معاف ہوجاویگا یہ نہیں کہ اسکا ہاتھ نہ کاٹا جاویگا ۱۲ ف۲ یہودیوں کو توریت شریف میں جان کے بدل جان لینے کا اسی طرح دوسرے اعضا میں قصاص کا حکم دیا گیا تھا بڑے چھوٹے امیر غریب کا کوئی فرق نہ تھا لیکن انہوں نے یہ حکم بدل ڈالا تھا وہ بنی نضیر کا تو قصاص بنو قریظہ سے لیتے لیکن بنی قریظہ کا قصاص بنی نضیر سے نہ لیتے اللہ تعالیٰ نے تنبیہ کی کہ تم توریت کے خلاف چلتے ہو ۱۲ ف۳ جیسے قصاص یا زنا میں ۱۲ ف۴ بشرطیکہ محصن نہ ہوں یعنی انکا نکاح نہ ہوچکا ہو ۱۲ ف۵ کوڑے سے مراد شرعی درہ ہے پہلے زنا کے باب میں یہ حکم ہوا تھا کہ مرد اور عورت دونوں کو قید کر دو یہاں تک کہ توبہ کریں پھر یہ حکم اترا اور اگلا حکم منسوخ ہوگیا اور یہ حکم اس مرد اور عورت کے لیے ہے جو محصن نہ ہوں یعنے انکا نکاح صحیح نہ ہوچکا ہو اگر محصن مرد یا محصنہ عورت زنا کرے تو انکی سزا پتھروں سے مار ڈالنا ہے یہ حکم یعنے رجم (پتھروں سے مار ڈالنا) صحیح حدیثوں سے ثابت ہے اور اس باب میں ایک آیت بھی اتری تھی الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم لیکن اسکی تلاوت منسوخ ہو گئی پر عمل باقی ہے قیامت تک ۱۲ ف۶ یعنے زنا کرنے والے مرد اور عورت کو ۱۲ ف کم سے کم چار یا تین یا دو مسلمانوں کے سامنے سزا دیجائے یا ایک ہی مسلمان کے سامنے اس سے مطلب یہ ہے کہ زانی اور زانیہ کو ندامت ہو اور دوسرے مسلمانوں کو نصیحت ہو وہ ایسا کام نہ کریں ۱۲ ف۸ ایسے جنہوں نے اپنی آنکھ سے زنا کرتے دیکھا ہو ۱۲ ف۹ جب تو بن جانے بوجھے ایک مسلمان پاک دامن عورت کو بدنام کرتے ہیں انکی سزا یہی ہے کہ کوڑے کھائیں اور ساری عمر گواہی کے لائق نہ رہیں ۱۲ ف۱۰ اپنی عادت درست کرلی تہمت نہ لگانا چھوڑ دی ۱۲ ف۱۱ اب انکو بدکار نہ کہینگے لیکن گواہی ان کی قبول نہیں کی جاسکتی اور بعضوں نے کہا توبہ کے بعد پھر گواہی قبول ہونے لگے گی ۱۲ ف۱۲ عبد اللہ بن ابی اور زید بن رفاعہ اور حسان بن ثابت اور مسطح بن اثاثہ اور حمنہ بنت جحش نے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ
الْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ
اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ۔ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ
شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ
فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۔
وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ
فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ
اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۚ
اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ
بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ
وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ
اللّٰهِ عَظِيْمٌ ۔ وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ
قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا
سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ۔
يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۔ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ
الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ
يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِى الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِى الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ
وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۔

کیا ہو گیا جب تم نے یہ (زنا والی) بات سنی تھی تو ایمان دار
مردوں اور ایمان دار عورتوں کو اپنی ذات والوں پر نیک گمان
کرنا تھا اور یوں کہنا تھا یہ کھلا طوفان ہے ف۱ اگر یہ طوفان
اٹھانے والے سچے تھے تو کیوں اس پر چار گواہ نہ لائے (جیسے
شرع کا حکم ہے) پھر جب گواہ نہ لا سکے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک
خود وہی جھوٹے ٹھہرے اور اگر تم پر دنیا اور آخرت میں
اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا کرم نہ ہوتا تو اس بات کا کھوج
کرنے میں (یا اس کا چرچا کرنے میں) کوئی بڑا عذاب تم سے
چمٹ جاتا ف۲ جب تم اس کو زبان در زبان لانے لگے ف
اور بے سمجھے بوجھے (تحقیق کیے) منہ سے بکنے لگے اور تم
سمجھے یہ کوئی بڑی بات نہیں حالانکہ اللہ کے نزدیک تو وہ
بڑی تھی ف۴ اور تم نے ایسا کیوں نہیں کیا جب یہ (جھوٹی)
خبر سنی تھی تو کہہ دیا تھا ہم ایسی (بری بات) منہ سے نہیں
نکال سکتے سبحان اللہ یا اللہ! یہ بھاری طوفان ہے ف۵ (دیکھو)
اگر تم میں ایمان ہے تو اللہ تعالیٰ تم کو یہ نصیحت کرتا ہے کہ
پھر کبھی ایسا نہ کرنا (یا پھر ایسا کرنا تم پر حرام کرتا ہے) اور اللہ
تعالیٰ کھول کھول کر (اپنے احکام) تم سے بیان کرتا ہے اور
اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے حکمت والا ف بیشک جو لوگ یہ
چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں (بےحیائی) اور بدکاری کی فحش باتیں
پھیلیں ان کو دنیا اور آخرت (دونوں) میں تکلیف کا عذاب ہو گا
اور (چھپی غیب کی باتیں) اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے ف اور اگر اللہ کا
فضل اور اس کا کرم تم پر نہ ہوتا اور اللہ مہربان رحم والا نہ ہوتا تو تم تباہ ہو جاتے

۱۸ | النور ۲۴ | ۳ | اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ

جو لوگ پاک دامن بھولی مسلمان عورتوں پر (زنا کی) تہمت

ف۱ اپنی ذات والوں سے بھائی مسلمان مراد ہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہو انکو اپنے نفس پر قیاس کرکے دوسروں کے ساتھ بھی نیک گمان کرنا چاہیے تھا یعنی جیسے اپنا نفس آدمی زنا سے بچتے رہتے ہیں اور اسکو برا جانتے ہیں یہی گمان حضرت بی بی عائشہ رضی اور صفوان پر کرنا لازم تھا کہتے ہیں جب اس طوفان کا چرچا ہوا تو ابو ایوب کی بی بی نے ابو ایوب سے پوچھا کیا خبر اڑ رہی ہے انہوں نے کہا بی بی سچ بتا تو ایسا برا کام کرے گی اس نے کہا ہرگز نہیں تب ابو ایوب نے کہا پھر عائشہ رضی جو تجھ سے کہیں بہتر اور کہیں افضل ہیں وہ کیوں کرنے لگیں یہ سب جھوٹ اور بہتان ہے اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں انہی کی طرف اشارہ کیا یعنے ابو ایوب کی طرح سب مسلمانوں نے کیوں نہیں کہا کہتے ہیں صفوان بن معطل قسم کھاتے تھے کہ میں نے کسی عورت کا آج تک ایک بند نہیں کھولا اور آخر اللہ کی راہ میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ ۱۲ ف۲ جس کے سامنے حد قذف کی کوئی حقیقت نہ ہوتی ف۳ ایک نے سنا دوسرے سے کہہ دیا اس نے سنا تیسرے سے کہہ دیا، ف۴ یعنے مسلمان کا یہ طریق نہ تھا جو تم نے کیا کہ جو سنا وہ منہ سے ایک دیا دوسرے کو سنا دیا خصوصاً ایسے بڑے بہتان اور طوفان کی خبر جس کا منہ سے نکالنا خود ایک سخت گناہ ہے صحیح حدیث میں ہے کہ آدمی کے جھوٹے ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ جو (سیاہ سفید رطب یابس) سنے وہ بیان کر دے ۱۲ ف۵ اور جو شخص یہ بات کہتا تھا اسکو ڈانٹنا تھا کہ خبردار پھر ایسی بری بات منہ سے نہ نکالنا نہ اس کو دوسروں سے کہنا اور منہ در منہ اس کو پہنچانا ف۶ اس میں بھی اسکی حکمت تھی کہ ایک تہمت کھڑی کر دی اور لوگوں کو آزمایا کون سچا مسلمان ہے اور کون جھوٹا منافق ہے دوسرے حضرت عائشہ رضی کا مرتبہ بڑھانا اور قیامت تک ان کی طہارت کا پڑھا جانا منظور تھا سبحان اللہ یہ شرف کسی عورت کو حاصل نہیں ہوا کہ انکی بابت آیتیں اسکی فضیلت میں اتریں ۱۲ ف تو ایک واہی کے بک دینے سے تم کو یہ یقین کیونکر آیا کہ مسلمانوں میں ایسا برا کام ہوا ہے کیونکہ اس واہی نے خود تو نہیں دیکھا تھا صرف گمان سے کہتا تھا تو تم کو یہ خیال کرنا تھا اس کو غیب کی بات کیونکر معلوم ہوئی غیب کا علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے یا اللہ تعالیٰ چھپی باتیں جانتا ہے تو جس کے دل میں یہ نیت ہوگی کہ مسلمانوں میں فحش بات پھیلے اللہ تعالیٰ اسکو ضرور سزا دے گا ۱۲

پارہ	سورہ	آیت	آیت	ترجمہ
			الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۙ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝	لگاتے ہیں وہ دنیا اور آخرت میں ملعون ہیں اور ان کو قیامت کے دن بڑا عذاب ہوگا ف جس دن ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں (خود) ان کے خلاف ان کے اعمال کی گواہی دیں گے ف

اَلْوَصِيَّةُ ۵۶ — باب ۵۶ وصیت کا بیان

پارہ	سورہ	آیت	آیت	ترجمہ
۲	البقرۃ	۲۲	كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ۖ ۨ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝ فَمَنْ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَا اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ۚ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ	تم کو حکم دیا جاتا ہے جب کوئی تم میں سے مرنے لگے اگر کچھ مال چھوڑنے والا ہو ف تو ماں باپ اور عزیزوں کے لیے واجبی طور سے وصیت کر دے ف یہ ایک حق ہے پرہیزگاروں پر ف پھر جو کوئی وصیت سننے بعد اس کو بدل ڈالے (یعنی اس کی بیشی کرے) تو اسکا گناہ انہی لوگوں پر ہوگا جو بدلیں بے شک اللہ بہرہ مردی کی وصیت سنتا ہو جو کوئی وصیت بدلی اسکو جانتا ہے پھر جس کسی کو وصیت کرنیوالے کی خطا یا عمداً قصور معلوم ہوا اور وہ وارثوں اور موصی لہ میں صلح کرا دے تو وصیت بدلنے کا کچھ گناہ اس پر نہ ہوگا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے
۲	۔	۳۱	۔ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۖ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝	۔ اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور بی بیاں چھوڑ جائیں (یعنی مرنے لگیں) تو وہ اپنی بی بیوں کے لیے ایک سال تک انکو نہ نکالنے کی اور خرچ دینے کی وصیت کر جائیں اس پر بھی اگر وہ نکل کھڑی ہوں تو میت کے وارثو تم پر کچھ گناہ نہیں اسمیں جو وہ رواج کی موافق اپنے لیے کوئی کام کریں اور اللہ تو زبردست ہے حکمت والا ف

اَلْمِيْرَاثُ ۵۷ — باب ۵۷ ترکہ کا بیان

پارہ	سورہ	آیت	آیت	ترجمہ
۴	النساء	۱	لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۠ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ	جو ماں باپ اور ناطے والے چھوڑ مریں (یعنی مال و اسباب) اس میں مردوں کا حصہ ہے اسیطرح عورتوں کا بھی اس میں جو

ف بھولی سے یہ مراد ہے کہ زنا اور ایسے فحش کاموں سے وہ ناواقف ہیں کبھی انکے دل میں بھی ایسا خیال نہیں آتا بعضوں نے کہا یہ آیت عبداللہ بن ابی منافق سے خاص ہے بعضوں نے کہا جو آنحضرت صلعم کی بی بیوں کو تہمت لگائے اس کے حق میں یہ آیت ہے اور اسکی توبہ قبول نہیں اور جو دوسری مسلمان عورتوں کو تہمت لگائے اس کی توبہ قبول ہے جیسے اس سورت کے پہلے رکوع میں گزرا ف کہ وہ دنیا میں یہ یہ بری کام کیا کرتے تھے حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن کافر اپنے بری کاموں سے مکر جائیگا اور جھگڑا کریگا اللہ تعالیٰ فرماد یگا خاموش رہ پھر اسکی زبان اور ہاتھ اور پاؤں گواہی دینگے تب وہ دوزخ میں بھیجدیا جائیگا ۱۲ ف یعنی تھوڑا یا بہت اور بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ بہت مال چھوڑ جانیوالا یعنی سات سو اشرفی یا ایک ہزار اشرفی سے زیادہ اور بعضوں نے کہا یا نسو اشرفی سے زیادہ ایکہزار اشرفی تک ۱۲ ف یعنی پانچویں حصہ کی یا چوتھائی یا تہائی مال کی اکثر علماء اس آیت کو منسوخ کہتے ہیں آیت میراث اس کی ناسخ ہے اور حدیث صحیح میں ہے کہ وارث کیلیے وصیت درست نہیں اور بعضوں نے کہا یہ آیت منسوخ نہیں ہے اور مراد وہ ماں باپ ہیں جنکو کفر یا غلامی کی وجہ سے ترکہ میں حصہ نہیں مل سکتا اور عزیزوں سے وہ رشتہ دار مراد ہیں جو محروم ہوں بعضوں نے کہا وصیت کا فرض ہونا آیت میراث سے منسوخ ہوگیا لیکن استحباب باقی ہے واجبی طور سے یعنی عدل انصاف کے ساتھ تو تہائی مال سے زیادہ وصیت نہ کرے اور مالدار کو دلا کر محتاج کو چھوڑے یا ایسا نہ کرے ۱۲ ف یعنی وصیت کرنا مالدار پر واجب ہے لیکن آیت میراث سے وجوب منسوخ ہوگیا شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا کہ کفر کی رسم یہی تھی کہ سارا ترکہ اولاد کو دلاتے ماں باپ اور دوسری عزیزوں کو کچھ نہ ملتا تو شروع اسلام میں اللہ تعالیٰ نے ماں باپ اور دوسری ناطے والوں کے لیے یہ حکم دیا کہ مردہ موافق انکی حاجت کے ان پر وصیت کر جاوے ۱۲ ف اکثر علما کے نزدیک یہ حکم ابتدا اسلام میں اتنا تھا کہ مردہ مرتے وقت اپنے عزیزوں کو کہہ جاوے کہ ایک سال تک اسکی جورو کو نہ نکال دینا اور خرچ دیکر رہنا پھر یہ حکم منسوخ ہوگیا اس سے پہلے رکوع کی آیت سے جو گذر چکی اب وصیت کی ضرورت نہ رہی اور عورت کو چار مہینے دس دن عدت کرنا لازم ہوگیا اور اس مدت میں خاوند کے مال ہی سے اسکو خرچ دیا جاویگا خواہ اس نے وصیت کی ہو یا نہ کی ہو ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیات	ترجمہ
۴	النساء	۲	الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝ وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ ٢ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِىْۤ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ؕ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِىْ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ ۚ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ	ماں باپ اور ناطے والے چھوڑ دیں حصہ ہے تھوڑا ہو یا بہت (ہر ایک کا) حصہ مقرر ہے ف۱ اور جب ترکہ بٹ رہا ہو اور (وہ) ناطے والے (جن کو حصہ نہیں پہونچتا) اور یتیم اور محتاج (کچھ ملنے کی امید میں) آجائیں تو ان کو بھی اس میں سے کچھ دیا دو ف۲ اور نرمی سے ان سے بات کرو ف۳ ۲ اللہ تم کو تمہاری اولاد کے باب میں یہ حکم دیتا ہے ف۴ مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملیگا ف۵ اگر دو سے زیادہ عورتیں (یعنی بیٹیاں) ہوں (اور بیٹا کوئی نہ ہو) تو (بھی) ترکہ میں سے دو تہائی انکو ملیں گی ف۶ اور اگر ایک ہی بیٹی ہو ف۷ تو آدھا ترکہ اسکو ملیگا اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملیگا جب میت کی اولاد ہو اگر میت کی اولاد نہ ہو اور (صرف) ماں باپ اسکے وارث ہوں تو ماں کو ایک تہائی ملیگا (اور باقی سب باپ کو) لیکن اگر میت کے ایک سے زیادہ بھائی یا بہن ہوں تو ماں کو چھٹا حصہ ملیگا ف۸ یہ (سب حصے) میت کی وصیت کو جو اس نے کی تھی پورا کرنے اور قرض ادا کرنے کے بعد کیے جائیں گے ف۹ باپ دادا یا بیٹے پوتے تم کیا جانو کس سے تم کو زیادہ فائدہ پہونچنے والا ہے یہ اللہ کا مقرر کیا ہوا حصہ ہے ف۱۰ بیشک اللہ (سب) جانتا ہے حکمت والا ہے اور تمہاری بی بیاں جو (مال متاع) چھوڑ جائیں اس میں آدھا حصہ تمہارا ہے اگر ان کی اولاد (بیٹا یا بیٹی) نہ ہو اگر ان کی اولاد ہو تو تم کو چوتھائی حصہ انکے ترکے میں سے ملیگا مگر پہلے وہ وصیت پوری کیجاوے گی جو انہوں نے کی اور قرضہ ادا کیا جاوے گا اور تم جو (مال متاع) چھوڑ جاؤ اس میں سے چوتھائی حصہ تمہاری بی بیوں کا ہے اگر تم کو اولاد نہ ہو ف۱۲ اگر تم کو اولاد ہو تو تمہارے ترکے میں سے ان کو آٹھواں حصہ ملیگا ف۱۳ مگر پہلے وہ وصیت پوری

ف۱ یعنی اللہ نے مرد اور عورت ہر ایک کا حصہ ترکہ میں مقرر کر دیا ہے خواہ ترکہ تھوڑا ہو یا بہت عورتوں کا ذکر علیحدہ اسواسطے کیا کہ عرب لوگ جاہلیت کے زمانہ میں عورتوں کو ترکہ کا کوئی حصہ نہیں دیتے تھے بچوں کو صرف بڑے مرد سارا ترکہ بانٹ لیتے تھے ۱۲ ف۲ یعنی ترکہ بانٹنے سے پہلے تھوڑا بہت ان کو ساتھ بھی سلوک کر دو ۱۲ ف۳ بعضوں نے کہا یہ آیت منسوخ نہیں ہے اور یہ حکم مستحب ہے نہ وجوباً اور بعضوں نے کہا منسوخ ہے ترکہ کی آیت سے بعضوں نے کہا یہ سلوک کرنا وارثوں پر واجب ہے انکی خوشی کے موافق اور یہی قول ہے ابن عباس ۱۰ مجاہد رح اور ابوموسیٰ اور حسن رح اور زہری رح کا ۱۱ ف۴ یعنی ترکے میں ان کے حصوں کے بارہ میں اگر اولاد میں مرد اور عورت دونوں ہوں ۱۲ ف۵ مثلاً ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے تو کل مال کے تین حصے کریں دو حصے بیٹے کو اور ایک حصہ بیٹی کو دیں گے اگر نرا ایک بیٹا ہو تو حصہ داروں کے بعد جو بچے گا وہ سب لیگا اور کئی بیٹے ہوں تو وہ سب مساوی حصہ پاویں گے اگر دو بیٹیاں ہوں اور بیٹا نہ ہو تو دو تہائی مال انکو ملے گا ۱۲ ف۶ اللہ نے وہ صورت بیان نہیں فرمائی جب دو بیٹیاں ہوں اور بیٹا کوئی نہ ہو اکثر علماء کے نزدیک انکو دو تہائی ملیگی جیسے اوپر گذرا لیکن ابن عباس کے نزدیک انکو آدھا مال ملیگا ۱۲ ف۷ اس کے ساتھ بیٹا نہ ہو ۱۲ ف۸ اور باقی سب باپ کو کیونکہ بھائی بہن باپ کے ہوتے محروم ہیں مگر ماں کا حصہ کم کر دیتے ہیں ۱۲ ف۹ مگر تہائی مال سے زیادہ وصیت میں صرف نہ کیا جاویگا البتہ قرضہ سب سے پہلے ادا کرنا ضرور ہے اور اس کے بعد جو بچے گا اس کی تہائی میں وصیت پوری کریں گے باقی جو بچیگا وہ وارثوں میں تقسیم ہوگا اگر کچھ نہ بچے تو وارثوں کو کچھ نہ ملیگا مہر بھی قرضہ ہے تمام قرضوں کی طرح ۱۲ ف۱۰ اس میں دخل مت دو معقولات مت کرو ۱۲ ف۱۱ اپنے بندوں کی مصلحت ۱۲ ف۱۲ بیٹا یا بیٹی اگر ایک ہی بی بی ہو تو چوتھائی وہ اکیلی لیگی ورنہ سب بی بیوں کو چوتھائی برابر برابر بانٹ دیں گے ۱۲ ف۱۳ ایک بی بی ہو تو آٹھواں حصہ وہ اکیلی لیگی ورنہ سب بی بیوں کو یہی آٹھواں حصہ برابر برابر بانٹ دیا جاوے گا ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ	کی جائیگی جو تم نے کی اور قرضہ ادا کیا جائیگا۔ اور اگر کوئی مرد کلالہ ہو ف۱ یا کوئی عورت کلالہ ہو اور اس مرد (یا عورت) کا (اخیافی یعنے صرف ماں کیطرف سے) بھائی یا بہن ہو تو ہر ایک کو چھٹا حصہ ملیگا اگر کئی بھائی یا بہنیں (اخیافی) ہوں تو سب ایک تہائی میں شریک ہونگی ف۲ یہ (ساری تقسیم بھی) جو وصیت کی جائے اس کے پورا کرنے اور قرض ادا کرنیکے بعد ہوگی جب میت نے (کسیکو) نقصان پہونچانا نہ چاہا ہو ف۳ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے تحمل والا ف۴
۴	النساء	۳	۳ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا	۳ مسلمانو! تم کو درست نہیں کہ عورتوں کو (مال و اسباب کی طرح سمجھکر) زبردستی انکے مالک بنجاؤ ف۵
۵	〃	۵	۴ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا	۴ اور ماں باپ اور ناطے والے جو مال چھوڑ مریں ہم نے اس کے وارث ٹھیرا دیے ف۶ اور جن لوگوں سے تم نے قسمیں کھا کر قول کیا (انکو اپنا بھائی بنایا) ان کو انکا حصہ دیدو بیشک ہر چیز اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے
۶	〃	۲۴	۵ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ	۵ (اے پیغمبر) لوگ تجھ سے کلالہ کا حکم دریافت کرتے ہیں ف۷ کہدے اللہ تعالیٰ تمکو کلالہ کے باب میں یہ حکم دیتا ہے اگر کوئی آدمی مر جائے اسکی اولاد نہ ہو (نہ باپ) اور اسکی ایک (حقیقی یا علاتی) بہن ہو تو اسکو آدھا ترکہ ملیگا اور اگر وہ بہن مر جائے تو یہ بھائی اسکا وارث ہوگا (اسکا سارا مال لے لیگا) اگر اسکی اولاد نہ ہو (نہ باپ) اگر دو بہنیں ہوں ف۸ تو دونوں کو دو تہائی ترکہ ملیگا اور اگر ف۹ اسکے وارث بھائی بہن ہوں مرد اور عورت (ملے جلے) تو مرد کو دوہرا حصہ ملیگا اور عورت کو اکہرا (حصہ) اللہ تمہارے بہکنے کے لیے یا تمہارے بہکنے کو برا جانکر یہ حکم بیان کرتا ہے اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے ف۱۰
۱۰	الانفال	۱۰	وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ	اور ناطے رشتے والے ایک دوسرے کے وارث ہونے میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کی رو سے زیادہ حق دار ہیں ف۱۱ بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے ف۱۲
۲۱	الاحزاب	۱	وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ	۶ اور ناطے رشتے والے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے رو سے مسلمان اور

ف۱ یعنے نہ کوئی اس کا باپ دادا ہو نہ کوئی بیٹا پوتا ہو نہ باپ یہی تفسیر کلالہ کی صحیح ہے اور ائمہ اربعہ اور جمہور علما نے اسپر اجماع کیا ہے ف۲ اور برابر حصہ [illegible] مرد کو دوہرا حصہ ملے اور عورت کو اکہرا اسپر تمام علما کا اتفاق ہے بھائی بہن تین طرح کے ہوتے ہیں ایک حقیقی یعنے ایک باپ اور ایک ماں دوسرے علاتی یعنے ایک باپ دو ماں تیسرے اخیافی یعنے ایک ماں دو باپ تو یہاں اخیافی بھائی بہنیں مراد ہیں بلکہ بعضی قراتوں میں اسکی صراحت موجود ہے سعد بن ابی وقاص [illegible] من ام ہے اور حقیقی یا علاتی بھائی بہنوں کا حکم جدا ہے اس آیت سے یہ بھی نکلتا ہے کہ اخیافی بھائی اور بہن جب میت کلالہ ہو [illegible] محروم ہو جاتے ہیں مثلاً ایک عورت مر گئی اور خاوند اور ماں اور دو اخیافی بھائی اور کئی حقیقی بھائی [illegible] تو تہائی انکا حقیقی بھائیوں کو کچھ نہیں ملیگا اہلحدیث کا یہی قول ہے ف۳ یعنے کسی وارث کا حق کم یا تلف کرنے [illegible] قرضہ قبول کر لیوے یا جسکو حصہ پہنچ والا ہے اس کے لیے وصیت کرے یا تہائی مال سے زیادہ وصیت کرے تو ایسی وصیت [illegible] ہے کہ آدمی ستر برس نیک کام کرتا ہے پھر مرتے وقت وصیت میں ظلم کرتا ہے تو وہ دوزخ میں جاتا ہے [illegible] جاہلیت کے زمانہ میں دستور تھا جب کسی عورت کا خاوند مر جاتا تو جو اس کے مال کا وارث ہوتا وہ عورت کا بھی وارث [illegible] تھا چاہے تو بن مہر کے اسکو نکاح میں لاوے چاہے کسی اور سے اسکا نکاح کر دے اور مہر خود لے لیوے اور چاہے تو مرتے دم تک [illegible]

فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ۭ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝

مہاجروں سے زیادہ حق رکھتے ہیں (ترکہ پانیکا) ف ہاں یہ اور بات ہے کہ تم اپنے دوستوں سے کوئی سلوک کرو ف یہی حکم (اللہ تعالےٰ کی) کتاب (لوح محفوظ) میں لکھا ہوا ہے

اَلْقِصَصُ | قِصَصُ الْقُرْاٰنِ

قِصَّةُ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهَابِيْلَ وَقَابِيْلَ وَاِبْلِيْسَ

باب ۵۵ آدم علیہ السلام اور ہابیل اور قابیل اور ابلیس کا قصہ

البقرہ ۳

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاۗءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۭ قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاۗءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَي الْمَلٰۗىِٕكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِــُٔـوْنِىْ بِاَسْمَاۗءِ هٰٓؤُلَاۗءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَاۗىِٕهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَھُمْ بِاَسْمَاۗىِٕهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ

اور (اے پیغمبر) وہ وقت یاد کر جب تیرے مالک نے فرشتوں سے کہا میں زمین میں ایک نائب (یعنی خلیفہ اور قائم مقام) بنانے والا ہوں وہ بولے کیا تو ایسے شخص کو نائب بناوے گا جو زمین میں فساد کرے اور خون بہاوے اور ہم (فرشتے) تو تعریف کے ساتھ تیری پاکیزگی اور خوبی بیان کر رہے ہیں ف اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں جو جانتا ہوں تم نہیں جانتے ف اور اللہ نے آدمؑ کو ساری نام بتا دیے (یعنے ہر ایک چیز کے نام انکو معلوم ہو گئے) پھر ان چیزوں کو فرشتوں کے سامنے رکھا اور فرمایا اگر تم سچے ہو تو انکے نام بتاؤ ف فرشتوں نے عرض کیا تو پاک ہے ہم کیا جانیں ہم کو تو اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے ہم کو سکھلایا بیشک تو ہی بڑے علم والا ہے اور حکمت والا ف (اللہ نے) فرمایا آدم! فرشتوں کو ان چیزوں کے نام بتا دے آدم نے بتلا دیے تب اللہ نے (فرشتوں سے) فرمایا کیوں میں نے تم سے نہیں کہا تھا میں آسمانوں اور زمین کی غیب کی باتیں جانتا ہوں اور جو تم کھولتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو میں سب جانتا ہوں ف اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا

ف شروع اسلام میں آپ نے صحابہ میں بھائی چارہ کرا دیا تھا ایک کا ایک وارث ہوتا جب یہ آیت اتری تو ہر ایک کے وارث وہی ہونے لگے جو اس کے ناطے رشتے والے تھے اور دینی بھائی انکی وجہ سے محروم ہو گئے ۱۲ ف یعنے زندگی میں ان کو کچھ دیدو یا مرتے وقت انکے لیے وصیت کر جاؤ تو تہائی مال سے یہ وصیت جاری ہوگی جیسا اوپر میراث کی آیت میں گذر چکا ۱۲ ف یعنے سبحان اللہ وبحمدہ وسبحان الملک القدوس پڑھا کرتے ہیں کیا یہ کافی نہیں ہے ۱۲ ف یعنے میں وہ باتیں اور مصلحتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ہو ایسا ہوا تھا کہ زمین میں حضرت آدمؑ کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے جن آباد تھے انہوں نے فساد اور خونریزی شروع کی تب اللہ نے ایک لشکر فرشتوں کا انپر بھیجا اور ان کو مار کر سمندر کے جزیروں میں نکال دیا اس کے بعد فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں ایک اور نائب پیدا کرنے والا ہوں وہ جنوں کا حال تو دیکھ چکے تھے کہ کیسے کیسے فساد انہوں نے مچائے تھے ان ہی پر قیاس کر کے بولے کہ تو پھر ایسا نائب بناتا ہے جو فساد کرے اور خونریزی معلوم ہوا کہ علم غیب فرشتوں کو بھی نہیں ہے اللہ تعالےٰ نے جو فرشتوں سے فرمایا اس سے غرض مشورہ لینے کی نہیں تھی بلکہ اظہار منظور تھا اس امر کا جو ان کے دل میں تھا اور بعضوں نے کہا مشورہ کی تعلیم منظور تھی تاکہ بندے اپنے ارکان دولت سے صلاح لیا کریں اور ان کی رائے سن لیا کریں ۱۲ ف فرشتے اپنے تئیں اللہ کی ساری مخلوق میں افضل اور اعلےٰ جانتے تھے اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہوا کہ آدمؑ کی فضیلت انپر ظاہر کرے تو پہلے سب چیزوں کے نام جن کو فرشتے نہیں جانتے تھے آدمؑ کو معلوم کرا کے پھر فرشتوں سے یہ نام پوچھے ابن عباسؓ نے کہا اللہ نے دنیا کی سب چیزوں کے نام یہانتک کہ پیالہ اور پیالی کے نام حضرت آدمؑ کو تعلیم کیے ۱۲ ف غرض فرشتوں نے اپنی عاجزی اور نادانی کا اقرار کیا اور حق تعالےٰ کے علم اور کمال معرفت اور حکمت کا اظہار کیا ۱۲ ف اس آیت سے نکلا کہ علم غیب کا علم فرشتوں کو بھی نہ تھا جو مقرب ہیں بارگاہ الٰہی میں پھر ان دھوتی والے پنڈتوں اور نجومیوں پر اعتقاد رکھنا کہ وہ آیندہ کی بات جانتے ہیں صریح جہالت اور نادانی ہے ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع		
			اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ	آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے (شیطان کا لقب تھا)
			اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ڡ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ؁	اس نے نہ مانا اور شیخی میں آگیا وہ منکروں میں تھا وف اور
			وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ	ہم نے کہا آدم تو اپنی بی بی سمیت جنت میں رہ اور دونو (میاں
			الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۠	بی بی) فراغت کے ساتھ جہاں چاہو اس میں کھاؤ (پیو) مگر اس
			وَلَا تَقْرَبَا ھٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ؁	درخت کے پاس مت پھٹکو ایسا کرو گے تو گنہگاروں میں شریک
			فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا	ہوگے ف پھر ان دونو کو شیطان نے پھسلا کر وہاں سے
			مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۠ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ	ہٹا دیا اور جس مزے میں تھے اس میں سے نکلوا کر چھوڑا اور
			لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ	ہم نے حکم دیا تم سب اترجاؤ ایک دوسرے کے دشمن اور تم کو
			اِلٰى حِيْنٍ ؁ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ	ایک مدت تک زمین میں رہنا وہاں کے مزے اٹھانا ہے ف۳ پھر
			فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّهٗ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ؁	آدم نے اپنے مالک سے چند باتیں سیکھ لیں اور اللہ تعالیٰ نے اسکا
			قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ	قصور معاف کردیا بیشک وہ بڑا معاف کرنے والا مہربان ہے ف
			مِّنِّىْ ھُدًى فَمَنْ تَبِعَ ھُدَاىَ فَلَا	ہم نے حکم دیا تم سب کے سب یہاں سے اترو اب اگر میری ہدایت
			خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ ؁ وَ	(شریعت یا کتاب یا رسول) تم تک آئے تو اس پر چلنا جو میری
			الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ	ہدایت پر چلیں گے انکو نہ ڈر ہوگا نہ غم ف اور جو لوگ نافرمانی کرینگے
			اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا	اور ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے وہی دوزخی ہیں ہمیشہ دوزخ
			خٰلِدُوْنَ ؁	میں رہیں گے ف
۶	المائدۃ	۵	۳ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ	۳ اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کو آدم کے دونو بیٹوں (ہابیل اور
			اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا	قابیل) کا سچا قصہ سنا جب دونو نے نیاز چڑھائی پھر ایک کی (ہابیل
			وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ۭ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ۭ	کی) نیاز قبول ہوئی اور دوسرے (قابیل) کی قبول نہیں ہوئی قابیل
			قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ؁	(حسد سے جل گیا) کہنے لگا میں تو ضرور تیری جان لوں گا ہابیل
			لَىِٕنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا	نے کہا کیوں میرا کیا قصور ہے اللہ تعالے تو پرہیزگاروں کی
			بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّىْٓ	(نیاز) قبول کرتا ہے ف اگر تو مجھکو مار ڈالنے کے لیے اپنا ہاتھ مجھ پر چلائیگا تو
			اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ؁ اِنِّىْٓ اُرِيْدُ	میں تو تیرے (مارنے) کے لیے اپنا ہاتھ تجھ پر نہیں چلاؤنگا میں تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں
			اَنْ تَبُوْۗاَ بِاِثْمِيْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ	جو سارے جہان کا مالک ہے ف میں یہ چاہتا ہوں کہ تو میرا اور اپنا (دونو کا)

ف یعنے اللہ تعالیٰ نے روز ازل جو اس کے نام پر بدبختی اور شقاوت لکھدی تھی اور سجدہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک سجدہ تحیۃ اور تعظیم دوسرا سجدہ عبادت سجدہ تحیت اگلی امتوں میں سوا خدا کے اور لوگوں کو بھی جائز تھا چنانچہ فرشتوں نے آدم کو سجدہ تحیت کیا ۱۲ ف صحیح قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک درخت معین کردیا تھا جنت کے درختوں میں سے ہم کو کچھ علم نہیں کہ وہ کونسا درخت تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی صحیح حدیث میں بیان نہیں فرمایا اور اسی قول کو ترجیح دی ہے امام ابن جریر اور ابن کثیر اور جامع البیان والے اور تفسیر کبیر والے نے اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ انبیا سے بھی کبھی خطا سرزد ہوگئے ہیں اور جو لوگ انبیا کی عصمت کے مطلقاً قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ ترک اولیٰ ان سے سرزد ہوسکتا ہے واللہ اعلم ۱۲ ف۳ شیطان آدم اور حوا کے پاس گیا اور ان سے دوستی رچائی بعد اس کے قسم کھائی کہ میں تمہارا خیرخواہ ہوں اور یہ امید دی کہ اس درخت میں سے جس کے پاس جانا منع تھا کچھ کھاؤ تو تم کبھی نہ مرو گے ہمیشہ ہمیشہ اس باغ میں عیش کرو گے وہ دونو اس فریب دینے کے پھسلانے میں آگئے اور اس درخت میں سے کھایا کھاتے ہی بہشت کا لباس انکے بدن سے جدا ہوگیا اور برہنہ رہ گئے آخر اللہ تعالیٰ نے ان سب کو یعنے آدم اور حوا اور ابلیس اور سانپ کو جنت سے اتار کر زمین میں پھینکدیا آدم سرندیپ میں اترے اور حوا جدہ میں اور ابلیس ابلہ میں جو بصرہ کے اطراف میں ہے اور سانپ اصفہان میں ایک دوسرے کے دشمن یعنے اولاد آدم اور شیطان اور سانپ میں ہمیشہ عداوت اور دشمنی رہیگی ابوداؤد نے ابن عباس سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سانپ کو ڈر کر چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے ۱۲ ف وہ الفاظ یہ تھے ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین ۱۲ ف۵ یعنے آخرت میں عذاب کا ڈر نہ ہوگا اور دنیا میں ہرنیکا غم نہ ہوگا معلوم ہوا کہ پہلا حکم ہوتے ہی حضرت آدم نے استغفار کیا اور قصور معاف ہوگیا پر جنت سے نکالے جانے کا حکم بحال رہا ۱۲ ف یعنے جن لوگوں نے شریعت الٰہی کی پیروی کی وہ جنتی ہوئے اور جنہوں نے کفر کیا وہ دوزخی ہوئے ۱۲ باقی در ضمیمہ

أَصْحَابِ النَّارِ ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ
فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ
فَأَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِينَ فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا
يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ لِيُرِيَهُ كَيْفَ يُوَارِي
سَوْءَةَ أَخِيهِ ۚ قَالَ يَا وَيْلَتَا أَعَجَزْتُ
أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَٰذَا الْغُرَابِ فَأُوَارِيَ
سَوْءَةَ أَخِي ۖ فَأَصْبَحَ مِنَ
النَّادِمِينَ

گناہ سمیٹ لے اور دوزخیوں میں شریک ہوجائے اور ظالموں کی یہی سزا
ہے ف آخر قابیل کے نفس نے اس کو یہی سوجھایا کہ اپنے بھائی کو مار ڈالے
پھر اسکو مار ڈالا اور ٹوٹے والوں میں شریک ہوگیا ف پھر اللہ تعالیٰ نے
ایک کوا بھیجا وہ زمین کو کریدتا تھا (اور دوسرے مردے کوے کو اس میں چھپاتا
تھا) اس کو یہ بتلانے کو کہ اپنے بھائی کی لاش کیوں کر چھپائے اس وقت
قابیل کہنے لگا ہائے خرابی (اس کوے سے بھی گیا گذرا) مجھ سے اتنا
نہ ہوسکا کہ اس کوے کی طرح ہوتا اور اپنے بھائی کی لاش چھپا دیتا
پھر لگا پچھتانے ف

۸ الاعراف

وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ ثُمَّ
قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ
فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ لَمْ يَكُنْ مِنَ
السَّاجِدِينَ قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ
إِذْ أَمَرْتُكَ ۖ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ
خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ
قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَنْ
تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِينَ
قَالَ أَنْظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ قَالَ
إِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي
لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ
ثُمَّ لَآتِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ
خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ
وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ قَالَ اخْرُجْ
مِنْهَا مَذْءُومًا مَدْحُورًا ۖ لَمَنْ تَبِعَكَ
مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ أَجْمَعِينَ

اور ہم نے پہلے تم کو پیدا کیا پھر تمہاری شکل بنائی ف پھر ہم نے
فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس سجدہ
کرنے والوں میں نہ تھا (پروردگار نے) فرمایا اے ابلیس جب میں نے تجھ کو حکم دیا
تو کس چیز نے تجھ کو سجدہ کرنے سے باز رکھا وہ کہنے لگا میں آدم سے
بہتر ہوں مجھ کو تو نے آگ سے پیدا کیا اور آدم کو تو نے مٹی سے پیدا
کیا ف (پروردگار نے) فرمایا تو (یہاں سے) اتر جا یہ تیرے لیے ہونا نہیں
جو تو وہاں ف رہکر غرور کرے نکل جا تو ف ذلیل ہے ف ابلیس کہنے لگا
اس دن تک مجھے مہلت دے (یعنی زندہ رکھ) جس دن (مرنے
کے بعد سب) اٹھائے جائیں گے (حق تعالیٰ نے) فرمایا (جا
منظور) تو ان میں سے ہے جن کو (قیامت تک) مہلت دی گئی
ف (ابلیس نے کہا) جب تو نے مجھ کو بے راہ کر دیا ف میں بھی تیری
سیدھی راہ پر ان کی تاک میں بیٹھوں گا پھر ان کے آگے سے اور ان
کے پیچھے سے اور ان کی داہنی طرف سے اور ان کی بائیں طرف سے
انکے پاس آؤں گا ف اور تو اکثر آدمیوں کو شکرگذار (موحد) نہ پائیگا
(اللہ نے) فرمایا (ارے) مردود چل نکل یہاں سے ف جو آدمی تیری راہ پر
چلیں گے میں ضرور (ان سے اور تجھ سے) تم سب سے دوزخ کو بھر دوں گا

ف اس لیے کہ جو ناحق مارا جاوے وہ شہید ہوگا اس کے سارے گناہ ظالم کی گردن پر پڑیں گے جیسے حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن ظالم کی نیکیاں مظلوم کو دی جاوینگی اگر اس کی نیکیاں نہ ہوں تو مظلوم کی برائیاں اس پر ڈالی جاوینگی ۱۲ ف جنکی دنیا اور آخرت دونوں برباد ہوئے دنیا اس وجہ سے کہ بھائی سا شفیق اٹھ گیا ساری خدائی میں خوب مشہور ہوا منہ کالا ہوا آخرت تو ظاہر ہے ۱۲ ف اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت جب قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا تو اب گھبرایا کہ لاش کو کیا کرے وہ بو دینے اور سڑنے لگی آخر اللہ تعالیٰ نے اسکی تعلیم کے لیے دو کووں کو بھیجا وہ خوب لڑے ایک مر گیا دوسرے کوے نے چونچ سے زمین کھود کر اسکو اس میں دبا دیا قابیل نے یہ دیکھ کر لاش کا دفن کرنا سیکھا اور بھائی کو زمین میں گاڑا اس کے بعد قابیل بہت شرمندہ ہوا ۱۲ ف یعنی پہلے آدم کا پتلا کھڑا کیا پھر اسکی صورت بنائی ناک کان آنکھ وغیرہ یا پہلے تم کو نطفہ میں پیدا کیا پھر ماں کے پیٹ میں تمہاری شکل اور صورت بنائی یا پہلے آدم کو پیدا کیا پھر آدم کی پیٹھ میں تم سب کی صورتیں بنائیں ۱۲ ف اور آگ لطیف ہے نورانی مٹی کثیف ہے ظلمانی تو شیطان نے اپنے قیاس اور عقل پر عمل کیا اور خدا کے حکم کی تعمیل نہ کی اس مردود کو یہ نہ معلوم ہوا کہ حکم کے مقابل قیاس کرنا جائز نہیں ہے آخر جنت سے نکالا گیا اور اس پر خدا کا غضب اترا اور حاصل یہ ہے کہ جس مسئلہ میں آیت یا حدیث صحیح موجود ہو اور کوئی شخص آیت اور حدیث کو چھوڑ کر اس کے خلاف قیاس پر عمل کرے تو وہ ابلیس کا مقلد ہے اور قیامت کے دن اسکا حشر ابلیس ہی کے گروہ میں ہوگا معاذ اللہ ۱۲ ف اگر ایسی شیخی کرتا ہے ۱۲ ف آسمان سے یا جنت سے ۱۲ ف آسمان یا جنت میں ۱۲ ف ذلیلوں میں کا ایک ۱۲ ف اس مردود نے درحقیقت تین قصور کیے تھے ایک تو حکم الٰہی کا نہ ماننا دوسرے فرشتوں کی جماعت سے الگ ہو جانا تیسرے اپنے تئیں بڑا سمجھنا اور آدم علیہ السلام کو حقیر جاننا حالانکہ ہزاروں برس تک اس نے خدا کی بندگی کی تھی اور فرشتوں کا سردار اور معلم بن گیا تھا مگر ایک ذرا سے غرور و تکبر میں ساری محنت برباد ہوگئی ۱۲ باقی کو ضمیمہ

9 الاعراف ۲

وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ۝ وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ۝

اور اے آدم تو اور تیری بی بی (دونو) جنت میں رہو پھر جہاں سے چاہو (جنت کا میوہ) کھاؤ اور اس درخت کے پاس مت پھٹکو ف۱ تو گنہگاروں میں ہو جاؤ گے ف۲ پھر (میاں بی بی) دونو کو شیطان نے بہکایا (اس کا مطلب یہ تھا کہ ان کا ستر جو ڈھکا ہوا ہے ان دونو کو کھول دکھاوے ف۳ اور کہنے لگا تمہارے مالک نے جو تم کو اس درخت سے منع کیا ہے تو صرف اس لیے کہ اس سے تم دونوں کا فرشتے بن جانا (یا جنت میں) ہمیشہ رہنا برا سمجھا ف۴ اور ان سے قسمیں کھانے لگا میں بے شک تمہارا خیر خواہ ہوں۔ آخر دھوکا دیکر ان کو جھکا لیا جونہی انہوں نے وہ درخت چکھا ف۵ ان کے ستر (شرمگاہ) ان کو دکھائی دینے لگے ف۶ اور دونو (شرم سے) بہشت کے پتے اپنے اوپر چپکانے (جوڑنے لپیٹنے) لگے اور پروردگار نے ف۷ انکو آواز دی ف۸ کیا میں نے تم کو اس درخت (کے کھانے سے) منع نہیں کر دیا تھا اور تم سے نہیں کہدیا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے وہ دونو (آدم اور حوا) کہنے لگے مالک ہمارے ہم نے اپنے تئیں آپ تباہ کیا اور اگر تو ہم کو نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو بے شک ہم ٹوٹا پانے والوں میں ہوں گے (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا تم اترجاؤ تم میں ایک کا ایک دشمن رہے گا اور ایک وقت تک ف۹ تم کو زمین میں رہنا اور فائدہ اٹھانا ہے ف۱۰ فرمایا تم زمین ہی میں زندگی کاٹو گے اور وہیں مرو گے اور وہیں سے (دوبارہ حشر کے دن) نکالے جاؤ گے۔

۲۲ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ

۲۲ اور ف۱۱ جب تیرے مالک نے آدم کی اولاد سے ف۱۲ انکی پشت سے انکی اولاد نکالی اور خود ان کو انپر گواہ کیا ف۱۳ (اس نے فرمایا) کیا میں تمہارا مالک نہیں ہوں انہوں نے کہا بیشک ف۱۴ ہم اس بات کے گواہ ہیں ف۱۵ تم قیامت کے دن یوں کہنے لگو ہم تو اس بات سے (کہ تو ہمارا

ف۱ اگر ایسا کرو گے ۱۲ ف۲ اسکی تفسیر سورہ بقرہ کے چوتھے رکوع میں گذر چکی ہے ۱۲ ف۳ حسن نے کہا شیطان زمین میں تھا آدم کو بہکاتا تھا اور اس کے بہکانے کا اثر بہشت تک پہونچتا تھا اللہ تعالیٰ نے اسکو ایسی قوت دی تھی اور یہ قصہ جو مشہور ہے کہ شیطان سانپ کے پیٹ میں سما کر بہشت میں گیا اس کی سند صحیح نہیں ہے ۱۲ ف۴ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تمہارے مالک نے تم کو اس درخت سے منع نہیں کیا ہے مگر اسلیے ایسا نہ ہو کہ تم دونو فرشتے بن جاؤ یا ہمیشہ رہنے والوں میں سے ہو جاؤ اس مردود نے آدم اور حوا کو یوں بہکایا کہ اگر اس درخت میں سے ذرا بھی چکھو تو تم فرشتے ہو جاؤ گے پھر کھانے پینے کی تم کو احتیاج نہ رہیگی فرشتوں کی طرح ہر جگہ اڑتے پھرو گے ۱۲ ف۵ یعنے اسکا پھل کھائے ۱۲ ف۶ یعنی بہشتی پوشاک اتر گئی ف۷ یہ حال انکا دیکھ کر ۱۲ ف۸ اس آیت سے اور بہت سی آیتوں اور حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں آواز ہے اور فرشتے اور آدمی اسکی آواز سن سکتے ہیں اہلحدیث کا یہی مذہب ہے اور جہمیہ و معطلہ اور معتزلہ یہاں تک کہ پچھلے اہل کلام نے بھی اپنی عقائد کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اسکی کلام میں آواز اور حروف نہیں ہیں اور یہ غلط ہے اگر آواز نہ ہوتی تو حضرت موسیٰ نے کیا سنا اور صحیح حدیث میں ہے کہ فرشتے اسکی آواز سنتے ہیں اور قیامت کے دن وہ ایک آواز کرے گا جس کو نزدیک اور دور والے سب سنیں گے اور اگر حروف نہ ہوتے تو پھر اسکی آواز کو حضرت موسےٰ کیونکر سمجھ سکتے دوسرے اگر حروف نہ ہوں تو قرآن عربی زبان میں اور توریت عبرانی زبان میں اور انجیل سریانی زبان میں کیونکر ہو سکتے ہیں ساری کتابیں ایک ہی طرح ہوتیں امام احمد نے فرمایا کہ جو لوگ قرآن کے الفاظ کو مخلوق کہتے ہیں وہ جہمیہ سے بھی بدتر ہیں اہلحدیث کے نزدیک قرآن کے الفاظ اور معانی دونوں اللہ تعالیٰ کا کلام ہے ۱۲ ف۹ یعنے مرنے تک یا قیامت تک ۱۲ ف۱۰ یعنے کھانا پینا دنیا کی زندگی کے سامان اسکی تفسیر سورہ بقرہ کے چوتھے رکوع میں گذر چکی ہے ۱۲ ف۱۱ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ۱۲ ف۱۲ اے پیغمبر وہ وقت یاد کر ۱۲ ف۱۳ اور اسی طرح آدم سے ۱۲ باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورہ	رکوع	آیات	ترجمہ
۹	الاعراف	۲۴	هٰذَا غٰفِلِيْنَ ۙ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ ۵ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَىِٕنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَاۗءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝	مالک ہے ، بے خبر تھے یا یوں کہو کہ ہمارے باپ دادا نے پہلے شرک کیا اور ہم ان کے بعد انکی اولاد ہوئے کیا تو ہم کو اس کام کے بدلے میں ہلاک کرتا ہے جو خطا واروں نے کیا ف اور ف اسی طرح ہم آیتوں کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں ف اور ف تاکہ وہ ف لوٹ آئیں ف خدا وہی ہے جس نے تم کو ایک جان (آدم) سے پیدا کیا اور اس سے اسکا جوڑا نکالا ف تاکہ اسکا دل اس سے لگ جائے ف پھر جب آدم نے حوا کو ڈھانپ لیا ف اسکو ہلکا سا بوجھ معلوم ہوا وہ چلتی پھرتی رہی ف جب بوجھل ہوئی تو دونو نے ف اپنے مالک اللہ سے دعا کی اگر تو ہم کو اچھا پورا بچہ ف عنایت فرمائیگا تو ہم بے شک عمر تیرے شکر گذار ہوں گے جب اللہ نے انکو اچھا پورا بچہ دیا تو جو اللہ تعالیٰ نے انکو دیا تھا اس میں اللہ کے شریک بنانے لگے ف اور اللہ ان کے شرک سے برتر ہے ف
۱۴	الحجر	۳	۶ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اِنِّىْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝ فَسَجَدَ الْمَلٰۗىِٕكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۙ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ۝ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ۝ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۙ وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ قَالَ	ف اور ف جب تیرے مالک نے فرشتوں سے کہا میں کھنکھناتے کالے سڑے گارے سے ایک بشر پیدا کرنے والا ہوں جب میں اس کو پورا بنا چکوں اور اس میں اپنی جان پھونک دوں تو تم اس کی (تعظیم کے) لیے سجدے میں گر پڑنا ف تو ف سب فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے یہ نہ مانا کہ وہ سجدہ کرنے والوں میں شریک ہو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابلیس تو سجدہ کرنے والوں میں کیوں شریک نہیں ہوا (اور میرا حکم کیوں نہیں سنتا) وہ کہنے لگا میں تو ایک بشر کو جس کو تو نے کھنکھناتے کالے سڑے گارے سے بنایا سجدہ کرنے والا نہیں ف اللہ تعالیٰ نے فرمایا ف تو چل دور ہو جنت سے نکل جا ف تو مردود ہے ف اور قیامت کے دن تک تجھ پر پھٹکار ہے (اس کے بعد سخت عذاب بھی ہوگا) ابلیس نے کہا مالک میرے ف تو مجھ کو اس دن تک مہلت دے جس دن تک لوگ (قبروں سے) اٹھائے جائیں گے ف

ف یعنی ہمارے باپ دادوں نے وہی جرم تھے انہوں نے اسکی بنا ڈالی اب اس عذر کا ان کو موقع نہیں کیا ہر شخص سے توحید پر قائم رہنے کا عہد لیا اور جو نکہ دنیا میں وہ عہد بھول گیا تھا اس کے یاد دلانے کے لیے پیغمبروں کو بھیجا اور عقل دی ۲ ف جیسے ہم نے یہ مضمون تفصیل کے ساتھ بیان کیا ف اس میں بہت سے فائدے ہیں ف دوسری غرض یہ ہے ف ناحق کو چھوڑ دیں یا اس عہد کی طرف لوٹ آویں ۲ ف یعنی حوا کو آدم کی پسلی سے پیدا کیا ۲ ف کیونکہ وہ اسی کا ایک ٹکڑا تھی ۲ ف یعنے ان سے صحبت کی ۲ ف یا اس کو خبر نہ ہوا کہ حمل ہے یا نہیں یا آتی جاتی رہی یا اٹھتی بیٹھتی رہی ۲ ف یعنے آدم اور حوا ۲ ف جو لولا لنگڑا نہ ہو یا مردہ بچہ ۲ ف صحیح یا حسن حدیث میں ہے کہ جب حوا جنیں تو ابلیس انکے پاس آیا ان کا کوئی لڑکا زندہ نہیں رہتا تھا ابلیس نے کہا اسکا نام عبدالحارث رکھو تو یہ زندہ رہیگا حارث شیطان کا نام تھا لیکن حوا کو اسکی خبر نہ تھی انہوں نے اس بچے کا یہی نام رکھدیا یہ شیطان کے اشارے سے ہوا یہی صحیح مطلب ہے اس آیت کا اور جنہوں نے اسپر اعتراض کیا ہے انہوں نے غور نہیں کیا وہ کہتے ہیں کہ اس میں پیغمبروں کی طرف شرک کا گناہ منسوب ہوتا ہے جس سے پیغمبر پاک ہیں انکا جواب یہ ہے کہ یہ شرک حوا سے صادر ہوا نہ آدم سے اور حوا پیغمبر نہ تھیں ۲ ف یعنی قریش کے کافروں کے شرک سے یہ علیحدہ کلام ہے اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ آدم اور حوا کے شرک سے اللہ برتر ہے اگر یہ مراد ہوتی تو یشرکان ہوتا صیغہ تثنیہ کا ۲ ف اے پیغمبر وہ وقت یاد کر ۲ ف یہ سجدہ عبادت کا نہ تھا بلکہ صرف تحیت اور تعظیم کا اور اگلی شریعتوں میں یہ جائز تھا جیسے اوپر گذر چکا ۲ ف جب اللہ تعالیٰ نے اسکو بنایا اور اس میں جان پھونکی ۲ ف کیونکہ میں آگ سے بنایا گیا اور آگ مٹی سے بہتر ہے مردود نے ایک تو حکم کے مقابل قیاس کیا دوسرے قیاس بھی غلط یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ آگ مٹی سے بہتر ہے آگ کو بہت مدت چاہیے جب وہ مٹی ہے ۲ ف جب میرا حکم تو نہیں مانا اور اپنے عقل گنواری دوڑاتا ہے تو چل دور ہو ۲ ف یا اس مرتبہ سے جو تجھ کو دیا گیا ہے ۲ ف راندہ درگاہ ملعون خدا تعالیٰ کی رحمت سے محروم ۲ ف جیسے تو نے مجھ کو مردود ہی کر دیا تو اب ۲ ف مردود کا مطلب یہ تھا کہ کبھی اسکو موت نہ آئے کیونکہ حشر کے بعد پھر موت ہی نہیں بعض نے کہا مراد یہ ہے کہ دنیا کے تمام ہونے تک مجھکو مہلت دے ۲

فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۙ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۙ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ۝ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ۭ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ۝

پروردگار نے فرمایا اچھا تجھ کو ٹھیرے ہوئے وقت کے دن تک مہلت ہے ف۱ ف۲ کہنے لگا مالک میرے جیسے تونے مجھ کو بے راہ کر دیا ہے میں بھی ضرور انکو ف۳ زمین میں فریب سے بہکا کر دکھاؤنگا اور میں ضرور ان سب کو بے راہ کر دونگا ف۴ مگر انمیں جو تیرے مخلص بندے ہیں ف۵ اللہ نے فرمایا یہی تو سیدھی راہ ہے جو مجھ کو کرنا ہے ف۶ جو میرے (مخلص اور مقبول) بندے ہیں ان پر تیرا کچھ زور نہ چلیگا مگر جو تیری راہ چلیں گمراہوں میں سے (انپر تیرا بہکانا اثر نہ کریگا) اور ان سب لوگوں کے لیے (جو تیری راہ چلیں گے) جہنم کا وعدہ ہے اس کے سات دروازے ہیں (یعنی سات طبقے) ہر دروازے کے لیئے ایک فرقہ بٹا ہوا ہے ف۸

۱۵ بنی اسرائیل ۷

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ۝ قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ۡ لَىِٕنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاۗؤُكُمْ جَزَاۗءً مَّوْفُوْرًا ۝ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ۭ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ۝

ف۹ اور (وہ وقت یاد کر) جب ہمنے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو پھر سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے وہ کہنے لگا کیا میں ایسے شخص کو سجدہ کروں جس کو تونے مٹی سے بنایا کہنے لگا تبلا تو سہی تونے جو اس کو (آدم کو) مجھ پر بزرگی دی (تو کیوں بزرگی دی) اگر مجھ کو قیامت تک تو مہلت دے تو میں ضرور اسکی اولاد کی جڑ کاٹ ڈالونگا مگر تھوڑے اللہ تعالےٰ نے فرمایا چل (دور ہو) جو شخص ان میں سے تیری پیروی کریگا تو (اے شیطان تیری اور انکی) تم سب کی سزا جہنم ہے پوری سزا اور ان میں سے جسکو تو اپنی آواز سے پھسلا سکے پھسلا اور ان پر اپنے (لشکر کے) سوار اور پیادے چڑھا لا (ہر طرح سے انکو بہکا) اور مال اور اولاد میں انکا ساجھی (شریک) بنجا ف۱۰ اور ان سے (جھوٹے جھوٹے) وعدے کر ف۱۱ اور شیطان تو ان سے جو وعدہ کرتا ہے اس میں دغا ہی دغا ہے ف۱۲ جو میرے خاص بندے ہیں ان پر تیرا کچھ زور نہ چلے گا اور تیرا مالک بس ہے کام بنانے والا

۷ ۷

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي

اور ہمنے آدم کی اولاد کو (اور جانوروں پر) عزت دی ف۱۳ اور خشکی

ف۱ یعنی پہلا صور تک اسکے بعد شیطان بھی مریگا اور چالیس برس تک مرا رہیگا جبتک دوسرا صور پھونکا جاویگا اور سب لوگ دوبارہ زندہ ہونگے ۔ ف۲ پھر جب شیطان نے پروردگار سے وعدہ لے لیا کہ قیامت تک وہ زندہ رہیگا تو کہنے لگا الخ ۔ ف۳ یعنی آدم کی اولاد کو ۔ ف۴ گناہ یاد دنیا کے ساز و سامان ۔ ف۵ مردود نے بے ادبی پر کمر باندھی گو راہ دکھلانیوالا اور بے راہ کرنیوالا خدا ہی ہے مگر ادب والے بندے قصور کو اپنی طرف نسبت کرتے ہیں اور اچھی بات کو پروردگار کی طرف ۔ ف۶ جو چنے ہوئے ہیں انکو میں گمراہ نہ کر سکونگا ۔ ف۷ یعنے میری تقدیر یہی ہو اور ایسا ہی ہوگا جیسے تجھ کو پیدا کیا اور گمراہ بھی کیا کہ تو آدم کی اولاد کو بہکاوے اور انکو شرک اور کفر اور گناہ میں پھنساوے مگر جو میرے مقبول اور خاص بندے ہیں انپر تیرا زور کچھ نہ چلیگا ۔ ف۸ حضرت علیؓ نے فرمایا جہنم کے دروازے تلے اوپر ہیں یعنی جہنم کے سات طبقے ہیں جہنم لظی حطمہ سعیر سقر جحیم ہاویہ پہلے میں گنہگار مسلمان دوسرے میں یہود تیسرے میں نصاریٰ چوتھے میں صابئین پانچویں میں مجوس چھٹے میں مشرک ہندو بودہ وغیرہ ساتویں میں منافق رہیں گے جو سب سے نیچے کا طبقہ ہے ۔ ف۹ مال میں شیطان کی شرکت یہ ہے کہ حرام کھلا دیوے جیسے چوری ڈاکہ رشوت سود خواری یا حرام کاموں میں خرچ کیا جائے مثلاً گانے بجانے شراب خواری رنڈی بازی پتنگ بازی مرغ بازی وغیرہ میں اور اولاد میں شرکت یہ ہے کہ زنا سے اولاد پیدا ہو یا اولاد کا نام وہ رکھا جائے جو شرک ہے جیسے عبد الحارث عبد اللات عبد العزیٰ وغیرہ یا اولاد کو وہ پیشے سکھائے جائیں جو حرام ہیں مثلاً ناچنا گانا بجانا زناکاری وغیرہ ابن عباسؓ سے ایک شخص نے کہا میری عورت جاگی اسکی فرجگاہ میں آگ کا ایک شعلہ تھا انہوں نے کہا شیطان کا جماع ہے ۔ ف۱۰ کہ آخرت کوئی چیز نہیں صرف دنیا ہی کی زندگی ہے خوب عیش کر لو ۔ خدا بخشنے والا ہے گناہ اور ہو [illegible] کچھ ضرر نہیں ۔ ف۱۱ فریب ہی فریب ہے وعدہ کیا ہے دھوکے کی ٹٹی ہے معاذ اللہ ۔ ف۱۲ جو کوئی میرا ہو رہا پھر اسکا شیطان کچھ بگاڑ نہ سکیگا ۔ ف۱۳ انکی صورت اور شکل دوسرے جانوروں سے اچھی بنائی انکو کھانے پینے کے سامان عمدہ کیے وہ ہاتھ سے کھاتے ہیں دوسرے جانور منہ سے تا انکو عقل اور نطق اور تمیز دیا یا مردوں کو داڑھی دی عورتوں کو چوٹی یا تمام جانوروں کو انکا تابعدار بنایا ۔

الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَ
فَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا
٩ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ | ۷ | الکہف ۱۸ | ۱۷
فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ
عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ
اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ
لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ
وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا
١٠ وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ | ۶،۷ | طٰہٰ ۲۰ | ۱۶
فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا وَاِذْ قُلْنَا
لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا
اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا
عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا
مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ
فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا
فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ
قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ
وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ
لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ
عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَعَصٰٓى اٰدَمُ
رَبَّهٗ فَغَوٰى ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ
فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا
جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ
مِّنِّيْ هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا

اور تری میں انکو سواری دی ہے اور ستھرے کی چیزیں کھانے کو دیں
اور ہمنے انکو اپنی بہتیری مخلوقات پر بزرگی دی بڑی بزرگی ف
۹ اور اے پیغمبر وہ وقت یاد کر جب ہمنے فرشتوں سے کہا آدمؑ کو
سجدہ کرو پھر انہوں نے (سب نے) سجدہ کیا پر ابلیس نے (سجدہ نہیں
کیا) وہ جنات میں سے تھا ف تو اپنے مالک کے حکم سے باہر ہوا (نافرمانی
کی) کیا تم اسکو اور اسکی اولاد کو مجھ کو چھوڑ کر اپنا رفیق بناتے ہو ف
حالانکہ وہ (ابلیس اور اسکی اولاد) تمہارے دشمن ہیں ظالموں نے (خدا
کو چھوڑ کر) کیا برا بدلا لیا ف میں نے ان شیطانوں کو آسمانوں اور زمین
کا پیدا کرنا نہیں دکھلایا ف اور نہ خود انکا پیدا ہونا ف اور میں ان شیطانوں
(گمراہ کرنیوالوں) کو مددگار ۱۰ ہم (اس سے پہلے) آدمؑ کو حکم دے چکے ہیں (کہ گیہوں کے درخت کے قریب نہ جانا)
پھر وہ (ہمارے حکم کو) بھول گیا (اسکے خلاف کر لیا) اور ہم نے اس میں مضبوطی
نہ پائی ف ۹ اور اے پیغمبر جب ہمنے فرشتوں سے کہا آدمؑ کو سجدہ
کرو پھر انہوں نے (سب نے) سجدہ کیا مگر ابلیس (شیطان نے) نہ مانا
ف پھر ہمنے کہدیا آدمؑ یہ (ابلیس) تیرا اور تیری بی بی کا دشمن ہے
ایسا نہ ہو وہ تمکو جنت سے نکال باہر کرائے اور تو آفت میں پھنس جائے ف
یہاں بہشت میں تو تیرے لیے یہ (فائدہ) ہے نہ تو بھوکا رہتا ہے نہ ننگا ف۱۲ اور
اس میں نہ تو پیاسا ہوتا ہے اور نہ دھوپ میں جلتا ہے ف۱۳ پھر شیطان نے
اسکو بہکایا (آدمؑ کا دوست بنا اور قسم کھا کر) کہنے لگا آدم کیا میں تجھ کو
وہ درخت بتادوں جس (کے کھانے) سے ہمیشہ زندہ رہے اور وہ بادشاہت جو
کبھی ٹوٹے نہیں ف۱۴ آخر ف۱۵ انہوں نے اس درخت میں سے (کچھ) کھایا اسیوقت انکے
شرم کی چیزیں ان پر کھل گئیں ف۱۶ اور دونو بہشت (باغ) کے پتے (اپنا ستر چھپانے
کو) اپنے اوپر چپکانے لگے اور آدمؑ نے اپنے مالک کا فرمانہ سنا آخر بھٹک گیا
ف۱۷ پھر اسکے مالک نے اسکو سرفراز کیا اور اسکی توبہ قبول کی اور اسکو ہدایت
کی (جب آدم اور حوا نے اس درخت میں سے کھایا تو) اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم دونو
بہشت میں سے زمین پر اترو تم میں سے ایک دوسرے کا دشمن ہوگا ف۱۹ پھر اگر

ف خشکی میں گاڑی گھوڑے وغیرہ پر اور تری میں کشتی اور جہاز ۱۲ ف فرشتوں کے سوا اور تمام مخلوقات پر تو آدمی کو بہت بزرگی ہے اب فرشتوں پر بزرگی ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے اور آیت سے یہ نہیں نکلتا کہ فرشتوں کو آدمی پر بزرگی ہے بلکہ یہ نکلتا ہے کہ آدمی کی بزرگی فرشتوں پر بڑی نہیں ہے ۱۲ ف مگر عبادت کی وجہ سے فرشتوں کا استاد بن گیا تھا ۱۲ ف میری نافرمانی کرتے ہو اور اسکی اطاعت کرتے ہو ۱۲ ف شیطان کی اطاعت اختیار کی ۱۲ ف وہ اسوقت موجود نہ تھے نہ انکے بنانے میں شریک تھے ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ آسمان اور زمین کو اکیلے میں نے بنایا یہاں شیطانوں نے دیکھا بھی نہیں نہ اسمیں شریک تھے بلکہ جسوقت خود پیدا ہوئے ہیں تو ایک دوسرے کی پیدائش کو بھی دیکھ نہ سکے پھر خدا کے شریک کیسے ہو سکتے ہیں ۱۲ ف جنکا کام خلق کو گمراہ کرنا اور شرارت کرنا ہے اس قصہ کا تعلق اگلے مضمون سے یہ ہے کہ یہ لوگ جو دنیا کے مال و دولت پر فخر و غرور کرتے ہیں اور غریب مسلمانوں کو حقیر سمجھتے ہیں شیطان کے تابع ہیں شیطان نے بھی اسی طرح غرور کیا اور آدمؑ کو حقیر جانکر سجدہ نہ کیا آخر جنت سے نکالا گیا اور مردود ہوا ۱۲ ف شیطان کے بہکانے سے بہک گئے اور اللہ کے حکم کو بھلا دیا اسکا خیال نہ کیا ف اس نے آدمؑ کو سجدہ کرنے سے انکار کیا ۱۲ ف یہاں تو بیٹھے بیٹھے گذر ہوتی ہے بے محنت روٹی ملتی ہے بہشت سے اگر نکلا تو پھر یہ چین کہاں محنت مشقت پسینہ بہا کر کھیتی باڑی کرنا ہوگا جب کہیں روٹی ملیگی ۱۲ ف کھانے کو طرح طرح کے بہشتی میوے موجود ہیں پہننے کو وہ بہشتی لباس جو میلا ہی نہیں ہوتا ۱۲ ف اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ دنیا میں آدمی کو چار ہی باتیں ضروری ہیں ایک تو بھوک روکنے کے لیے کھانا دوسرے پیاس بجھانے کے لیے پانی تیسرے ستر ڈھانکنے کے لیے کپڑا چوتھے گرمی اور سردی سے بچنے کے لیے ایک جھونپڑا بس یہ چار چیزیں جب پروردگار عطا فرمائے تو اور چیزوں کی فکر نہ کرے وہ سب فضول ہیں ۱۲ باقی در صفحہ

			يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ۝	میری طرف سے تمہیں ہدایت آئے تو جو کوئی میری ہدایت پر چلا وہ دنیا میں بھٹکیگا اور نہ آخرت میں بدبخت ہوگا
۲۲	سبا	۳	۲۰ وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَمَا كَانَ لَهُ عَلَيْهِم مِّن سُلْطَانٍ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يُؤْمِنُ بِالْآخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِي شَكٍّ ۗ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ۝	۱۱ اور شیطان نے ف اپنا گمان ان سبا والوں پر سچ کر دکھایا وہ اسکے کہنے میں آ گئے مگر ایک گروہ ایمان والوں کا (شیطان کے شر سے بچ رہا) اور شیطان کا کچھ زور تو ان پر نہ تھا مگر ہمکو (خود یہ) دکھانا منظور تھا کہ کون آخرت پر ایمان لاتا ہے اور کون اسمیں شک کرتا رہتا ہے ف اور (اے پیغمبر) تیرا مالک ہر چیز پر نگہبان ہے
۲۳	یٰس ۲۶	۴	۱۲ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝ وَأَنِ اعْبُدُونِي ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ۝ وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا ۖ أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ۝	۱۲ (اے آدم کی اولاد کیا میں نے تم سے (پیغمبروں کے ذریعہ) نہیں کہہ دیا تھا کہ شیطان کو نہ پوجنا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور مجھ ہی کو پوجتے رہنا یہی (توحید کا) رستہ سیدھا ہے اور (یہ کہہ دینے پر بھی) شیطان نے تم میں سے بہت سی خلقت کو گمراہ کر دیا کیا تم کو عقل نہیں تھی ف
۲۴	صٓ ۳۸	۵	۱۳ إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِّن طِينٍ ۝ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ۝ فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ۝ إِلَّا إِبْلِيسَ اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ۝ قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۖ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ الْعَالِينَ ۝ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۖ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ ۝ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ۝ وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلٰى يَوْمِ الدِّينِ ۝ قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ۝ إِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ۝ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ	۱۳ جب تیرے مالک نے فرشتوں سے فرمایا میں کیچڑ سے ایک انسان بنانا چاہتا ہوں پھر جب میں اسکو تیار کر لوں اور اسمیں اپنی (پیدا کی ہوئی) جان پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدے میں گر پڑنا ف تو ساری فرشتوں نے سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے (سجدہ نہ کیا) وہ شیخی آ گیا اور منکر ہو بیٹھا ف پروردگار نے فرمایا ابلیس تونے اسکو کیوں سجدہ نہیں کیا جسکو میں نے اپنے (خاص) دونو ہاتھوں سے بنایا ف کیا تو شیخی میں آ گیا یا (حقیقت میں) تیرا درجہ بلند ہے ف ابلیس نے کہا (کیونکر سجدہ کروں) میں تو اس سے بہتر ہوں مجھ کو تونے آگ سے بنایا اور اسکو تونے کیچڑ سے بنایا ف پروردگار نے فرمایا پھر تو تو وہاں سے ف نکل کیونکہ تو مردود ہوا ف اور قیامت تک تجھ پر میری پھٹکار برستی رہے گی ف ابلیس نے کہا مالک میرے مجھکو اسدن تک مہلت دے (جب سب لوگ دوبارہ زندہ ہو کر) اٹھائے جائیں گے پروردگار نے فرمایا (جا) تجھ کو اسدن تک مہلت ہے جسکا وقت مقرر ہے ف وہ بولا تیری

ف۱ یا پیغمبر ہے یا پیر الکلام ۲ ف معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر چلنا دنیا اور آخرت دونو بنا لینا ہے ۳ ف آدم کی پیدائش کے بعد جو گمان کیا تھا کہ میں اسکی اولاد کو بھٹکا دونگا اس نے اپنا گمان الخ ۴ ف معلوم ہوا کہ آخرت میں شک کرنا کفر ہے اور جیسے آخرت کا انکار کرنے والے دوزخی ہیں ویسے ہی شک کرنیوالے بھی دوزخ کے کندے بنیں گے ۵ ف تم یہ سمجھو کہ جب شیطان تمہارا دشمن ہے تو اسکا کہنا کیوں مانیں حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن دوزخ میں سے ایک گردن نکلیگی وہ کہیگی اے آدمیو کیا میں نے تم سے نہیں کہہ دیا تھا کہ شیطان کو نہ پوجنا اخیر تک ۶ ف یعنی تعظیم اور ادب کا سلام بجا لانا اس آیت کی تفسیر اوپر کہیں بار گذر چکی ہے ۷ ف جب آدم کا پتلا تیار ہوا اور اس میں جان ڈالی گئی ۸ ف یا وہ (پہلے ہی سے اللہ تعالیٰ کے علم میں) منکروں میں سے تھا اللہ تعالیٰ نے اسکی قسمت میں کفر لکھ دیا تھا قسمت کا لکھا پورا ہوا ۹ ف اہل حدیث اللہ کے ہاتھوں کو ثابت کرتے ہیں اور انکی تاویل نہیں کرتے حدیث میں ہے کہ تین چیزوں کو اللہ نے اپنے ہاتھ سے بنایا آدم کا پتلا اپنے ہاتھ سے بنایا اور توریت کو اپنے ہاتھ سے لکھا اور فردوس میں درخت اپنے ہاتھ سے لگایا ۱۰ ف تو اس بہتر ہے [illegible] ۱۱ ف اور آگ مٹی سے درجہ میں زیادہ ہے آگ لطیف ہے اوپر کو جانا چاہتی ہے اور مٹی کثیف نیچے کو جانا چاہتی ہے ۱۲ ف وہاں سے یعنی بہشت سے یا آسمان سے یا ہماری بارگاہ سے یا اپنی نورانی خلقت سے ۱۳ ف کہتے ہیں شیطان پہلے سفید نورانی تھا جب سے نافرمانی کی کالا بدصورت ہو گیا ۱۴ ف پھر قیامت کے دن ہمیشہ کے لیے سخت عذاب میں گرفتار ہوگا ۱۵ ف یعنی صور پھونکے جانے تک

•			لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۙ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ قَالَ فَالْحَقُّ ز وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ۚ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝	عزت کی قسم اب تو میں سب آدمیوں کو گمراہ کردونگا مگر جو ان میں خالص تیرے بندے ہونگے ف۱ پروردگار نے فرمایا سچ تو یہ ہے کہ میں سچ ہی کہا کرتا ہوں میں بھی تجھ سے اور ان (آدمیوں میں سے) جو تیری راہ پر چلیں گے ان سب سے ضرور دوزخ کو بھر دونگا
۲۶	الحجرات ۴۹	۲	۱۳ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى	۱۳ لوگو ہم نے تم (سب) کو ایک مرد (آدمؑ) اور ایک عورت (حوا) سے بنایا ف۳

قِصَّةُ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ وَقَارُوْنَ وَطَالُوْتَ وَعُزَيْرٍ وَبَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ وَاَهْلِ الْكِتَابِ ۵۹

باب ۵۹ حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام اور قارون اور طالوت اور عزیر اور بنی اسرائیل اور اہل کتاب کے حالات اور صفات

۱	البقرۃ ۲	۵	۴۰ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ	۴۰ اے اسرائیل ف۳ (حضرت یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم) کی اولاد میرا وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کیا اور اپنا وہ اقرار پورا کرو جو تم نے مجھ سے کیا ہے میں بھی اپنا اقرار جو تم سے کیا ہے پورا کرونگا اور میرا ہی ڈر رکھو ف۴
۲	″	۶	۴۷ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ	۴۷ اسرائیل کے بیٹو میرے اس احسان کو یاد کرو جو میں تم پر کرچکا اور وہ جو میں نے تم کو ف۵ سارے جہان کے لوگوں پر بزرگی دی تھی ف۶ اور اس دن سے ڈرو جبکہ کوئی کسی کے کچھ کام نہ آویگا نہ اسکی سفارش سنی جاوے گی نہ بدلہ (یعنی روپیہ وغیرہ بطور فدیہ) کے منظور ہوگا نہ مدد ملیگی ف۷ اور (یاد کرو) جب ہم نے تم کو (یعنی تمہارے باپ دادوں کو) فرعون کے لوگوں سے نجات دی وہ تم کو بڑی تکلیف

ف۱ وہ شاید میرے بہکانے میں نہ آئیں ان سب آیتوں کی تفسیر اوپر کئی بار گذر چکی ہے ۱۲ ف۲ مجھے اول ہی سے یہ سب معلوم تھا اور یہ دوزخ تیرے راہ پر چلنے والوں کے لیے اور بہشت اپنے اچھے بندوں کے لیے تیار کر رکھی تھی ۱۲ ف۳ سب آدمؑ کی اولاد ہیں پھر نسب اور حسب پر فخر کرنا اور دوسرے اللہ کے بندوں کو ذلیل جاننا سخت نادانی ہے ۱۲ ف۳ اسرائیل کے معنے عبداللہ یہ لقب حضرت یعقوبؑ کا اور یہودیوں کی قوم ہے اللہ نے انکے باپ دادوں پر بڑے بڑے احسان کیے تھے ۱۲ ف۵ یعنی تمہارے باپ دادوں کو ۱۲ ف۶ یہود کہتے تھے کہ ہم کیسے ہی گناہ کریں کچھ فکر نہیں ہمارے باپ دادے پیغمبر تھے وہ ہم کو چھڑالیں گے اللہ نے انکا رد کیا اور فرمایا کہ قیامت کا دن ایسا ہولناک ہوگا کہ ہر ایک کو اپنی اپنی پڑی ہوگی اگر ایک بھائی مومن بھی ہو تو وہ کافر کے کچھ کام نہ آویگا اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ کافر کے لیے سفارش منظور نہ ہوگی اور مسلمان گناہگاروں کے لیے تو ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیاء اور شہداء سفارش کریں گے مگر اللہ جل جلالہ کے حکم اور مرضی سے اور حق تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ سفارش قبول ہوگی جیسے احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور معتزلہ نے اپنی شامت سے ان احادیث کا انکار کیا ہے ف۷ ان احسانات کا بیان اوپر گذر چکا ہے اللہ جل شانہ نے مکرر ان احسانات کو جتلایا تاکہ بنی اسرائیل شرمندہ ہوں اور اللہ سے ڈریں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت نہ کریں سارے جہان کے لوگوں پر بزرگی دینے سے مراد یہ ہے کہ انکے زمانہ میں جتنی قومیں تھیں ان سب میں بنی اسرائیل کو فضیلت تھی یہ نہیں کہ اگلی اور پچھلی سب قوموں پر فضیلت دی اور اس صورت میں امت محمدی علے صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے وہ افضل نہ ہونگے ۱۲

سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ
يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ
مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ
الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ
وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰى
اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ
مِنْ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ ثُمَّ عَفَوْنَا
عَنْكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝
وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ
لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى
لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ
بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ
فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
عِنْدَ بَارِئِكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ
التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ
نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ
الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ
مِّنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝
وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا
عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ
طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا
وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ وَاِذْ
قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا

دیتے تھے تمہارے بیٹوں کا تو گلا کاٹتے اور تمہاری عورتوں کو جیتا
چھوڑ دیتے (لونڈیاں بنانے کے لیے) اور یہ تمہارے پروردگار کا
ایک سخت امتحان تھا ف اور (یاد کرو) جب ہم نے تمہارے لیے سمندر
کو چیر دیا پھر تم کو تو بچا دیا اور فرعون کے لوگوں کو تمہارے دیکھتے
ہی دیکھتے ڈبو دیا ف۲ اور (یاد کرو) جب ہمنے موسیٰ سے چالیس رات
کا ٹھیرا کیا ف۳ تم اس کے گئے پیچھے بچھڑے کو لے بیٹھے (اسکو پوجنے
لگے) یہ تمہاری بے انصافی تھی اس پر بھی ہمنے تمہارا قصور معاف
کر دیا اسلیے کہ تم احسان مانو ف۵ اور (یاد کرو) جب ہمنے موسیٰ کو کتاب
(توریت شریف) دی اور فیصلہ کرنے والی شریعت اس لیے کہ
تم راہ پاؤ ف۶ اور (یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا بھائیو
تمنے بچھڑے کو پوجکر اپنے تئیں تباہ کیا اب اپنے خالق کی درگاہ
میں توبہ کرو اور اپنی جان کھوؤ (یعنی ایک دوسرے کے ہاتھ سے
قتل ہو جاؤ) پروردگار کے نزدیک یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اس
لیے اس نے یہ حکم فرمایا) پھر اللہ تعالیٰ نے تمہارا قصور معاف کر دیا بے
شک وہ بڑا معاف کرنیوالا مہربان ہے ف۸ اور (یاد کرو) جب تم نے
موسیٰ سے کہا اے موسیٰ ہم کبھی تیری بات ماننے والے نہیں (کہ
یہ کلام اللہ تعالیٰ کا ہے) جب تک کھلم کھلا ہم اللہ کو دیکھ نہ لیں پھر
تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے بجلی نے تم کو دبوچ لیا ف۹ پھر مرے پیچھے
ہمنے تم کو جلا اٹھایا اسلیے کہ تم احسان مانو اور ہمنے تم پر ابر کا سایہ
کیا اور من و سلویٰ اتارا (اور ہم نے کہا) وہ پاکیزہ چیزیں کھاؤ
جو ہم نے تم کو دیں اور انہوں نے ہمارا کچھ نہیں بگاڑا لیکن اپنا
ہی بگاڑ کرتے رہے ف اور (یاد کرو) ہم نے کہا اس گاؤں
میں جاؤ اور وہاں بافراغت جہاں چاہو کھاؤ اور دروازے

ف ذٰلکم سے مراد نجات دینا ہے یعنے اس عذاب سے جو اللہ تعالیٰ نے تم کو نجات دی اس میں تمہاری آزمایش منظور تھی کہ اسکی نعمت اور احسان کا شکر کرتے ہو یا نہیں اور بعضوں نے کہا ذلکم کا اشارہ اس عذاب کی طرف ہے جو فرعون کے لوگ بنی اسرائیل پر کرتے تھے یعنی بیٹوں کا مار ڈالنا بیٹیوں کو لونڈی بنانا تو اس میں سخت آزمایش تمہارے صبر کی منظور تھی اکثر مفسرین نے پہلے مطلب کو اختیار کیا ہے نجومیوں نے فرعون کو خبر دی تھی کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو اسکی سلطنت برباد کریگا فرعون نے بہت کچھ انتظام کیا اور کسی لڑکے کو زندہ نہ چھوڑا مگر ارادہ الٰہی فرعون کے باپ سے بھی نہیں رک سکتا تھا حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو پیدا کیا اور اسی کے گھر میں پرورش کیا حکمت قدرتہ ف۲ ہوا یہ کہ حضرت موسیٰ رات کو چھپ چھپاتے بنی اسرائیل کو لیکر نکل گئے فرعون کو جب خبر ہوئی تو مع لشکر انکے پیچھے روانہ ہوا صبحکو جا ملا بنی اسرائیل ڈر گئے ابھی سمندر سے پار نہیں ہوئے تھے حضرت موسیٰ نے اپنے عصا کو سمندر پر مارا اور بیچ میں سے چیر کر کئی ٹکڑے ہو گیا بنی اسرائیل کے رستوں سے پار ہو گئے فرعون بھی مع لشکر انہیں رستوں میں گھسا جب سارا فرعون کا لشکر دریا کے اندر آ گیا تو سب ٹکڑے بحکم الٰہی مل گئے اور فرعون اور اسکے ساتھی سب ڈوب گئے ف۳ ٹھیرا یہ تھا کہ حضرت موسیٰ چالیس رات تک کوہ طور پر آکر رہیں تو اللہ تعالیٰ انکو توریت دیگا موسیٰ وہاں گئے ف۵ اگرچہ فرقان قرآن مجید کا لقب ہے مگر توریت شریف کو بھی فرقان کہتے ہیں اللہ نے فرمایا ولقد اتینا موسیٰ وہارون الفرقان اصل معنے فرقان کے جدا کرنے والا اور مراد توریت ہے جس نے حق کو باطل سے جدا کر دیا اور بعضوں نے کہا فرقان سے مراد یہ ہے کہ بنی اسرائیل کو فرعون سے جدا کر دیا انکو پار کر دیا انکو ڈبو دیا شاہ عبد القادر صاحب نے فرقان کا ترجمہ یہ کیا ہے جیسے وہ حکم جن سے معاملے فیصل ہوں اور روا ناروا معلوم ہو اور بعضوں نے کہا فرقان سے مراد قرآن ہے ۱۲ منہ اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت نہ کرو ۱۲ باقی در ضمیمہ

میں سجدہ کرتے ہوئے گھسو اور مونہہ سے حطۃ کہتے جاؤ ہم تمہارے گناہ بخش دیں گے۔ اور نیکوں کو اور زیادہ ثواب دیں گے ف۱ پھر ان بے انصافوں نے بات بدل دی جو بتلائی گئی تھی وہ تو نہ کہی اور کچھ کہنے لگے آخر ہمنے اس نافرمانی کی سزا میں ان شریروں پر آسمان سے عذاب اتارا ف۲	مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ۚ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝			
۳ اور (یاد کرو) جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا ہم نے کہا اپنی لاٹھی پتھر پر مار (مارتے ہی) اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے ہر ایک خاندان نے اپنا گھاٹ پہچان لیا (ہم نے کہا) اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی روزی کھاؤ اور پیو اور ملک میں فساد مت پھیلاؤ ف۳ اور (یاد کرو) جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم سے ایک کھانے پر کبھی صبر نہ ہو سکیگا تو اپنے مالک سے دعا کر ہمارے لیے زمین کی پیداوار نکالے ساگ اور ککڑی اور گیہوں (یا لہسن) اور مسور اور پیاز موسیٰ (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) نے کہا تم بڑھیا (اعلیٰ) چیز کے بدلے گھٹیا لینا چاہتے ہو (اچھا تو جب تم ایسا کرو) مصر میں اتر پڑو وہاں جو تم مانگتے ہو وہ تم کو ملے گا۔ اور ذلت اور محتاجی ان پر ڈال دی گئی اور اللہ تعالیٰ کا غصہ لیکر لوٹے کیوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو نہیں مانتے تھے اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے تھے اس کے سوا وہ نافرمان تھے ف۴ اور حد سے زیادہ بڑھ جاتے تھے	۳ وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۭ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۭ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّاۗىِٕهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۭ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ۭ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ۭ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۤ وَبَاۗءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝	۷	البقرة	۱
۴ اور (یاد کرو) جب ہم نے تم سے (توریت پر عمل کرنیکا) اقرار لیا اور طور (پہاڑ) تمہارے سر پر لٹکا دیا (اور ہم نے کہا)	وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ۭ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا	۸	〃	〃

ف۱ گاؤں سے مراد بیت المقدس ہے ابن عباسؓ نے کہا اریحا ابن اثیر نے کہا بالغور بہرحال ان مقاموں میں اسوقت عمالقہ کی قوم حاکم تھی یہ واقعہ اسوقت ہوا جب حضرت موسیٰ اور ہارون مر گذر گئے تھے اور انکے قائم مقام حضرت یوشع پیغمبر ہوئے تھے وہ بنی اسرائیل کو ساتھ لیکر اس جنگل سے نکلے اور ایک شہر پر پہنچے حکم ہوا کہ سجدہ کرتے ہوئے اور حطۃ زبان سے کہتے ہوئے شہر میں داخل ہو۔ ف۲ حکم تو ہوا تھا کہ سجدہ کرتے ہوئے زبان سے حطۃ کہتے ہوئے اندر جاؤ انکو ٹھٹھا سوجھا چوتڑوں کے بل گھسٹتے ہوئے چلے اور زبان سے کہتے جاتے تھے حنطۃ فی شعرۃ یعنے گیہوں جو کے اندر اور بعضوں نے کہا اپنی عبرانی زبان میں کہنے لگے حطا سمقاثا یعنے لال گیہوں غرض اس بے ادبی اور نافرمانی پر پروردگار عالم کو غصہ آیا اور طاعون کا عذاب انپر بھیجا گیا ایک گھڑی میں ستر ہزار آدمی مر گئے امام مسلم نے نکالا کہ طاعون اسی عذاب کا بقیہ ہے جب کسی ملک میں آوے تو وہاں سے بھاگو نکلیں اور وہاں جاو بھی نہیں دوسری روایت میں ہے کہ جو مسلمان طاعون سے مرے وہ شہید ہے۔ ف۳ جسوقت بنی اسرائیل جنگل میں سرگردان تھے بھوک اور پیاس میں مبتلا ہوئے تو کھانے کو اللہ تعالیٰ نے من اور سلویٰ بھیجا اور پینے کے لیے موسیٰ کو حکم ہوا کہ اپنی عصا پتھر پر ماریں مارتے ہی اسمیں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اسرائیل یعنے حضرت یعقوبؑ کے بارہ بیٹے تھے اور ہر ایک بیٹے کی اولاد کا ایک خاندان تو سب بارہ خاندان تھے بارہ ہی چشمے اللہ تعالیٰ نے انکو عنایت فرمائے۔ ف۴ بنی اسرائیل کو بے محنت اس لق و دق جنگل میں من و سلویٰ ملا کرتا تھا شیریں کھانوں میں من سب سے افضل ہے اور نمکین میں پرندوں کا گوشت سب سے اعلیٰ ہے لیکن شامت نفس اور بدبختی سے نعمت کی قدر نہ کی اور لگے وہ چیزیں مانگنے جو حقیر اور ادنیٰ ہیں بقول شخصے سوجی کو تو عطر نہیں بھاتا اسکو تو چرسے کی بدبو ہونا چاہیے حکم ہوا کہ اچھا پھر کو لوٹ جاؤ جہاں پر تم غلام لونڈی تھے اور تمہارے بچے قتل ہوتے تھے یہ حکم بطریق تعجیز اور اہانت کے ہے کیونکہ مصر کا رستہ اگر انکو ملسکتا تو جنگل میں کیوں سرگردان رہتے اور بعضوں نے کہا مصر سے کوئی شہر مراد ہے یعنی کسی شہر میں جاؤ تو یہ چیزیں ملینگی جنگل میں یہ اشیا کہاں فوم سے گیہوں مراد ہے اکثر کا یہی قول ہے۔

مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ
مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَتُهُ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ وَ
لَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ
فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً
خٰسِئِيْنَ ۝ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ
يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً
لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ
اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ
قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ
اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ قَالُوا ادْعُ
لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ
يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ
عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ۝
قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ
قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ
فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ۝ قَالُوا
ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ
اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ؕ وَاِنَّآ اِنْ
شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ۝ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ
اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَ
لَا تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ
فِيْهَا ؕ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ؕ
فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝

مضبوط تھام لو وہ کتاب جو ہمنے تم کو دی اور جو اس میں لکھا ہے
وہ یاد کرو تم (عذاب سے) بچو رہو گے ف پھر تم سب ہوئے پیچھے
تم (اپنے اقرار سے) پھر گئے اگر اللہ کی عنایت اور مہربانی تم پر
نہ ہوتی تو خراب ہو چکے ہوتے ف اور جن لوگوں نے تم میں
سے ہفتہ کے دن زیادتی کی تھی ان کو تو جان چکے ہو ہم نے
ان سے کہا پھٹکارے ہوئے بندر بنجاؤ ف پھر ہمنے اس
واقعہ کو اس زمانہ والوں کے اور ان کے بعد آنیوالوں کے لیے
عبرت اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت بنایا اور (یاد کرو) جب
موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اللہ تعالیٰ کا حکم تم کو یہ ہے کہ ایک گائے
کاٹو انہوں نے کہا کیا ہم سے دل لگی کرتا ہے موسیٰ نے کہا میں
نادان بننے سے خدا تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں انہوں نے
کہا اچھا اپنے مالک سے دعا کر ہم کو بتلا دے وہ گائے کیسی ہے
موسیٰ نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ گائے نہ بوڑھی ہے نہ
بچھیا بیچ کی راس ہے اب جو حکم ہے بجا لاؤ انہوں نے کہا
اپنے مالک سے دعا کر اس کا رنگ کیا ہے ہم کو بتلا دے موسیٰ
نے کہا پروردگار فرماتا ہے وہ گائے ڈہڈہاتے زرد رنگ کی
ہے دیکھنے والوں کو بھلی لگتی ہے ف انہوں نے کہا اپنے مالک
سے دعا کر ہمکو بتلا دے وہ گائے کس قسم کی ہے ف (ایسی گائیں
تو بہت ہیں) ہمکو شبہ پڑ گیا ہے کون سی گائے مراد ہے اور
اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم ضرور (اس گائے کا) پتہ لگالیں گے ف
موسیٰ نے کہا اللہ تو فرماتا ہے وہ گائے نہ تو کمیری زمین جوتتی ہے
اور نہ کھیت کو پانی دیتی ہے (موٹھ چلاتی ہے) پورے
بدن کی بے داغ ہے انہوں نے کہا اب تو نے کہیں ٹھیک بات
کہی آخر انہوں نے اس گائے کو کاٹا اور امید نہ تھی کہ وہ کاٹیں گے ف

ف جنہم کے عذاب سے بچ سکتا ہوں سو طور وہ پہاڑ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام کیا تھا جب حضرت موسیٰ توریت شریف کو لے کر آئے تو بنی اسرائیل سے کہا اسکو تھاموا اور جو اس میں لکھا ہے اس پر عمل کرو انہوں نے کہا ہرگز نہیں جبتک اللہ تعالیٰ خود ہم سے کلام نہ کرے ہم سے کیا اس بے ادبی کی سزا میں ان پر عذاب اترا وہ مرگئے پھر جلائے گئے اور دوبارہ حکم ہوا کہ توریت شریف کو مضبوط سنبھالو اور اس پر عمل کرو لیکن انہوں نے پھر انکار کیا آخر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا انہوں نے ملک شام کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ کاٹ کر اکھیڑا جسکا طول تین میل تھا اور بنی اسرائیل بھی اتنی مسافت تک پھیلے ہوئے تھے اور سائبان کی طرح انکے سروں پر لٹکا دیا اور پیچھے سمندر کا پانی اور سامنے سے انگارے نے اب انسے کہا گیا کہ توریت پر عمل کرتے ہو یا نہیں اگر کرتے ہو تو مضبوط عہد و پیمان کرو ورنہ یہ پہاڑ ابھی گرتا ہے اور سب کچل کر پیسے جاتے ہیں تب بنی اسرائیل ڈرے اور سجدہ میں گر پڑے اللہ تعالیٰ کی اور توریت کو مضبوطی سے تھامنے اور اس پر عمل کرنیکا اقرار و اثق کیا ف یعنی بالکل برباد ہو جاتے مگر یہ خدا کی مہربانی ہے کہ باوجود عہد توڑنے کے اور طرح طرح کے گناہ کرنے کے تمہارا وجود ابتک باقی رکھا ف جسطرح مسلمانوں میں جمعہ اور عیسائیوں میں اتوار عبادت کا دن ہے یہودیوں میں ہفتے کا دن مقرر تھا انکو اس دن شکار وغیرہ دنیا کا کل کام کرنا منع تھا مگر ان کے خمیر میں تھی شرارت سو اس میں بھی حیلہ کرنے لگے دریا کے کنارے گڑھے کھودے اور نہریں نکالیں ہفتے کے دن مچھلیاں بیٹھ رہو کر تیں اور پانی کے ساتھ ان گڑھوں اور نہروں میں گھس جاتیں پھر اتوار کے دن انکو نکال لیتے اور بہانہ یہ کرتے کہ ہم نے ہفتہ کے دن شکار نہیں کیا آخر اللہ تعالیٰ نے انکو سزا دی وہ سب کے سب بندر بن گئے اور تیسرے دن مر گئے ف یعنی کاٹ ڈالتی تھی ف تعمیل حکم الٰہی کاٹ دینا تھی پوچھا تو اس میں یہ قید بڑہی کہ نہ تو بوڑھی ہو نہ بالکل بچھیا بیچ کی عمر ہو بچھیا سے یہ مراد ہے جو حتی نہ ہو نہ اسکو حمل ہوا ہو ف اب ایک اور قید بڑہی مطلب یہ ہے کہ اسکا رنگ زرد ہو اور زردی بھی کیسا ڈہڈہاتا یعنی خوب زرد یہانتک کہ سینگ اور کھر بھی زرد ہوں بعضے کہتے ہیں کہ اسکا رنگ گویا سورج کی کرن تھی جو دیکھتا پسند کرتا ایسی یہودیوں نے حکم کی تعمیل کی اور بہت اسحال کیا۔ باقی ضمیمہ

١ | البقرۃ | ٩

وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيهَا ۖ
وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ۝ فَقُلْنَا
اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا ۚ كَذٰلِكَ يُحْيِي اللَّهُ
الْمَوْتَىٰ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝
ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ
كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً ۚ وَإِنَّ مِنَ
الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ ۚ
وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ ۚ
وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۗ
وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝ أَفَتَطْمَعُونَ
أَنْ يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ
يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِنْ
بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ وَإِذَا
لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا ۚ
وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوا
أَتُحَدِّثُونَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ
لِيُحَاجُّوكُمْ بِهِ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۚ أَفَلَا
تَعْقِلُونَ ۝ أَوَلَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ
مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝ وَمِنْهُمْ
أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ
وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ۝ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ
يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ
يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا
بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا

اور (یاد کرو) جب تم نے ایک خون کیا اور ایک دوسرے پر دھرنے لگے ف
اور اللہ تعالیٰ نے وہ بات کھولنا چاہی جس کو تم چھپا رہے تھے آخر ہم نے
کہا (ایسا کرو) مردے پر اس گائے کا ایک ٹکڑا مار دو اللہ تعالیٰ
اسی طرح مردوں کو جلائیگا اور تم کو اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے
اسلیے کہ تم عقل پیدا کرو ف پھر اس کے بعد (یعنے اتنی نشانیاں
دیکھنے پر بھی) تمہارے دل پتھر کی طرح سخت ہوگئے یا اس سے
بھی زیادہ اور بعضا پتھر ایسا بھی ہوتا ہے جس سے ندیاں پھوٹ
نکلتی ہیں بعضا پھٹ جاتا ہے اس میں سے پانی جھرتا ہے (رستا
ہے) بعضا اللہ کے ڈر سے گر پڑتا ہے ف اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں
سے بیخبر نہیں ہے (مسلمانو) کیا تم کو توقع ہے کہ یہودی تمہاری
بات مان لینگے اور ایک فرقہ ان میں ایسا گذرا ہے جو اللہ تعالیٰ کا
کلام سنتا تھا اور سمجھ جانے کے بعد جان بوجھ کر بدل ڈالتا تھا ف
اور جب یہ یہودی مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کیا کہتے ہیں ہم مسلمان
ہیں اور جب اپنے لوگوں میں اکیلے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں
(مارے غضب) تم مسلمانوں کو وہ باتیں کیوں تبلا دیتے ہو ف
جو اللہ تعالیٰ نے (خاص) تم کو تبلائی ہیں کیا اس لیے (کہ
قیامت کے دن) تمہارے مالک کے پاس انکو ایک سند
ملے ارے تم کو عقل نہیں ف کیا یہ لوگ اتنا بھی نہیں جانتے
کہ اللہ تعالیٰ انکی چھپی اور کھلی دونوں باتیں جانتا ہے ف اور انمیں سے بعضے
ان پڑھ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کو نہیں جانتے پس آرزوئیں کرتے
اور اٹکلیں ف دوڑاتے رہتے ہیں ف ایسے لوگوں کی خرابی ہے
جو ایک کتاب اپنے ہاتھ سے لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے پاس
سے اتری ہے ان کا مطلب یہ ہے اسکو بیچ کر دنیا کا تھوڑا مول
کمائیں ہائے خرابی ان کی اس لکھائی پر وائے خرابی انکی

ف وہ کہتا اس نے مارا یہ کہتا اس نے مارا ف ایک شخص بنی اسرائیل میں لاولد تھا اور بہت مالدار اسکے بھتیجوں نے مال کے طمع سے اس کو مار ڈالا اور نعش رات کو لیجا کر ایک دوسرے شخص کے دروازے پر ڈالدی صبح کو جھگڑا ہوا حضرت موسیٰ کے پاس آئے آپ نے بحکم الٰہی یہ فرمایا کہ ایک گائے ذبح کرو ف یعنی اسوقت ایک مردے پر گائے کا ایک پارچہ مار کر جلا دیا اسی طرح قیامت میں سب مردوں کو زندہ کر دیگا تو یہ خطاب عرب کے کافروں کو ہے غرض وہ مردہ زندہ ہوا اور اس نے صاف بتا دیا کہ مجھ کو بھتیجوں نے مارا ہے وہ دونو قتل کیے گئے اور ترکے سے بھی محروم رہے ف یعنی اللہ نے تمکو اتنی بڑی بڑی نشانیاں اپنی قدرت کی دکھلائیں جیسے مردے کو جلانا دریا کو چیر دینا من و سلویٰ اتارنا اگر دوسری کوئی قوم ہوتی تو اس کے دل نرم ہو جاتے اور ڈر غالب ہوتا مگر تم سخت دل ہوگئے اور سخت بھی ایسے کہ پتھر سے زیادہ خدا کے کلام کا بھی کچھ اثر نہیں ہوتا اور پتھر پر اثر ہوتا ہے کبھی پھٹ جاتے ہیں اور اس میں سے نہریں اور چشمے پھوٹ نکلتے ہیں اور کبھی گر جاتے ہیں ف یعنی یہودیوں نے جب اتنے بڑے بڑے معجزے دیکھے تو انکا دل نہیں پگھلا اور توریت کو سمجھ بوجھ اس کے الفاظ یا معانی یا ترتیب میں تحریف کرتے اور حلال کو حرام حرام کو حلال کہتے حالانکہ وہ جانتے تھے کہ کلام الٰہی میں تحریف کرنا کتنا بڑا گناہ ہے تو وہ تمہاری بات سننے والے ہیں مطلب یہ ہے کہ انکے ایمان لانیکی توقع چھوڑ دو ف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف جو توریت میں مذکور ہیں ف یہ آیت یہود کے حق میں اتری ابن عباس نے کہا جو ان میں منافق تھے وہ خوشامد کے واسطے اپنی کتاب میں پیغمبر آخر الزمان کی باتیں مسلمانوں سے بیان کرتے اور کہتے کہ ہم بھی انپر یقین کرتے ہیں اور وہ سچے پیغمبر ہیں پھر جب یہ لوگ اپنے رئیسوں کے پاس جاتے جیسے کعب بن اشرف اور کعب بن اسد اور وہب بن یہودا تو وہ انکو ملامت کرتے کہ تم مسلمانوں کو یہ باتیں تبلا کر انکے ہاتھ میں سند دیتے ہو کہ وہ تم پر غالب آویں اور کہیں کہ خود یہود نے ہمارے پیغمبر کی تصدیق کی اور پھر ایمان نہ لائے اور مسلمانوں کو ایذا دی ف باقی در ضمیمہ

كَذَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ۝ وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ۭ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

اس کمائی پر ف اور کہتے ہیں کہ دوزخ کی آگ تو ہم کو چھوئے گی بھی نہیں مگر گنتی کے چند روز ف اے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم تو ان کے جواب میں کہہ کیا تم نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے کوئی اقرار لے لیا ہے کہ وہ اپنے اقرار کے خلاف نہیں کرے گا۔ یا تم اللہ تعالےٰ پر وہ باتیں جوڑتے ہو جو نہیں جانتے ف

1 البقرہ 10

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۣ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْـنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَاۗءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ۡ تَظٰھَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۭ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْھُمْ وَھُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ۭ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَاۗءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ۭ

۶ اور یاد کرو جب ہم نے بنی اسرائیل (تمہارے بزرگوں سے) پکا قول لیا ف اور ہم نے کہا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ سے سلوک کرو اور ناطے رشتے والوں سے اور یتیموں سے اور محتاجوں سے اور لوگوں کے ساتھ نرمی سے بات کرو اور درستی سے نماز ادا کرو اور زکوٰۃ نکالو پھر تم (اپنے قول سے) پھر گئے مگر تھوڑے (جو اپنے قول پر قائم رہے) اور تم بے پروا ہو ف اور یاد کرو جب ہم نے تم سے قول لیا اپنے خون نہ کرو ف اور اپنے لوگوں کو جلا وطن نہ کرو اور تم نے یہ قول منظور کیا اور تم خود اس کے گواہ ہو پھر تم وہی ہو جو اپنوں کا خون کرتے ہو اور ناحق زبردستی بعضے لوگوں کی مدد لیکر اپنے لوگوں میں سے ایک فرقہ کا دیس نکالا کرتے ہو (یعنے ایک فرقہ کو زبردستی اپنا مددگار بنا کر اپنی ذات والوں کو شہر بدر کرتے ہو) ف پھر جن لوگوں کا دیس نکالا کرتے ہو اگر وہ قید ہو کر تمہارے پاس آئیں تو تم چھڑائی (فدیہ) پھر کر ان کو چھوڑا لیتے ہو ف حالانکہ ان کا دیس سے نکالنا بھی تم پر حرام تھا کیا (اللہ کی) کتاب میں سے کچھ مانتے ہو کچھ نہیں مانتے پھر جو لوگ تم میں ایسا کریں ان کا بدلہ اور کیا ہے یہی کہ دنیا میں رسوا ہوں اور قیامت کے دن سخت عذاب میں لوٹ پڑیں۔ اور اللہ تعالےٰ تمہارے

ف ویل کا ترجمہ خرابی ہے اور ابن عباسؓ نے کہا ویل کہتے ہیں عذاب کی سختی کو اور ترمذی نے مرفوعاً نکالا کہ ویل ایک وادی ہے جہنم میں جس میں کافر چالیس برس تک گرتا جائیگا اور تہہ کو نہ پہنچے گا مطلب یہ ہے کہ یہودی اس بدلی ہوئی کتاب کو لکھ کر دعوی کرتے ہیں کہ یہ کتاب سچی اور منزل من اللہ ہے اور ایسا کرکے دنیا کا مال و متاع کماتے ہیں اور خدا سے نہیں ڈرتے ۱۲ ف ابن عباسؓ نے کہا یہود کہتے تھے کہ دنیا کی عمر سات ہزار برس کی ہے فی ہزار سال ایک دن ہم کو عذاب ہوگا تو سات دن کے بعد پھر عذاب اٹھ جاویگا تب اللہ تعالےٰ نے یہ آیت اتاری اور بخاری نے ابوہریرہؓ سے نکالا کہ آنحضرت صلعم نے خیبر میں یہود سے پوچھا دوزخ والے کون ہیں انہوں نے کہا ہم چند روز وہاں رہیں گے پھر تم ہماری جگہ آجاؤ گے آپ نے فرمایا دور ہو ہم تمہاری جگہ کبھی دوزخ میں نہیں جاویں گے ۱۲ ف وہ جو اوپر گذر چکا کہ توراۃ کو مضبوط لیے تھا سو ۱۲ ف بعضوں نے کہا وہ قول یہی ہے جسکا بیان اس آیت میں ہے یعنے اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجنا ماں باپ رشتہ دار اور یتیموں محتاجوں سے سلوک کرنا لوگوں سے نرمی کے ساتھ بات کرنا نماز درستی سے ادا کرنا زکوۃ دینا تم بے پرواہ ہو یعنے قول و قرار کا تم کو کچھ خیال نہیں جیسے تمہارے باپ دادا کو خیال نہ تھا ۱۲ ف آپس میں یا دوسروں کے وطن سے خون کریں گے بدلہ میں ۱۲ ف شاہ عبد القادر رحمۃ نے اسکا ترجمہ یوں کیا ہے اور نکال دیتے ہو اپنے ایک فرقہ کو ان کے وطن سے چڑھائی کرتے ہو ان پر گناہ اور ظلم سے ۱۲ ف اللہ تعالےٰ نے بنی اسرائیل سے چار عہد لیے تھے خون نہ کرنا جلا وطن نہ کرنا ظلم اور زیادتی پر مدد نہ کرنا قیدیوں کو فدیہ دیکر چھوڑا لینا لیکن انہوں نے سب کا سب کو چھوڑ دیا صرف فدیہ دینا تھام رکھا تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کیا کتاب اللہ میں سے کچھ مانتے ہو کچھ نہیں مانتے الخ ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع
۱	البقرۃ	۱۱

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝ أُولَٰئِكَ
الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ
فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ۝
وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَقَفَّيْنَا
مِنْ بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ
أَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ
أَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ
وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ ۝ وَقَالُوا قُلُوبُنَا
غُلْفٌ ۚ بَلْ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ
فَقَلِيلًا مَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَلَمَّا جَاءَهُمْ
كِتَابٌ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِمَا
مَعَهُمْ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ
عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ
مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ ۚ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى
الْكَافِرِينَ ۝ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ
أَنْ يَكْفُرُوا بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا أَنْ
يُنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ
مِنْ عِبَادِهِ ۖ فَبَاءُوا بِغَضَبٍ عَلَىٰ
غَضَبٍ ۚ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝
وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ
قَالُوا نُؤْمِنُ بِمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُونَ
بِمَا وَرَاءَهُ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا
لِمَا مَعَهُمْ ۗ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُونَ أَنْبِيَاءَ

کاموں سے بے خبر نہیں ہے ف یہی ہیں وہ لوگ جنہوں نے
آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی مول لی نہ ان کا عذاب ہلکا ہوگا
اور نہ ان کو مدد ملے گی ف
اور البتہ ہم نے موسیٰ کو کتاب دی (توریت شریف) اور اس
کے بعد پیغمبروں کا ہم نے تار باندھ دیا
کیا پھر ہر بار جب کوئی رسول ایسا حکم لیکر آیا جسکو تمہارا جی نہ چاہتا
تھا تو تم نے اکڑ فوں کی ف اور بعضوں کو جھٹلایا بعضوں کو قتل کیا
ف اور کہتے ہیں ہمارے دلوں پر غلاف چڑھا ہوا ہے ف نہیں یہ بات
نہیں ہے) بلکہ ان کے کفر کی وجہ سے اللہ نے ان پر لعنت کردی
ہے تو بہت کم ان میں ایمان لاتے ہیں ف اور جب خدا کی طرف سے ایک
کتاب ان کے پاس آئی یعنے قرآن شریف جو سچا بتاتی ہے اس
کتاب کو جو ان کے پاس تھی یعنے توریت شریف کی تصدیق کرتی
ہے) اور اس سے پہلے کافروں کے مقابلے میں اسکی مدد مانگا
کرتے تھے ف جب وہ چیز آگئی جس کو پہچان چکے تھے تو انکار کرنے
لگے اس کا خدا کی لعنت (پھٹکار) کافروں پر اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب
کا انکار کرکے بری بدلے پر انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا ف وہ
بھی ضد (حسد) سے (ضد اس بات پر آئی) کہ اللہ جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں
میں سے وحی اتارتا ہے اب کما یا انہوں نے غصہ پر غصہ اور کافروں
کو ذلت کا عذاب ہوگا ف ۹ اور جب ان سے کہا جاتا ہے اللہ نے جو
اتارا (قرآن) اس پر ایمان لاؤ تو کہتے ہیں ہم تو اسی پر ایمان لاتے
ہیں جو ہم پر اترا یعنے توریت شریف پر) اور اس کے سوا (یا اس کے
بعد جو اترا) اس کو نہیں مانتے حالانکہ قرآن برحق ہے ان کی کتاب
کو سچ بتاتا ہے (محمدؐ) کہہ دے اگر تم توریت پر ایمان لاتے

ف مدینہ میں یہود کی دو قومیں تھیں بنو قریظہ اور بنو نضیر تھی قریظہ نے انصار کے قبیلہ اوس سے معاہدہ کیا تھا اور بنی نضیر نے انصار کے قبیلہ خزرج سے اور ہر ایک فریق اپنے دوستوں کی مدد لیکر دوسرے کے ملک اور اموال کو خراب کرتا پھر جب مخالف فرقہ قید ہوتا تو فدیہ دیکر ان کو چھڑا لیتے سبب پوچھتے تو کہتے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے ہم کو فدیہ دیکر چھڑا لینے کا جب یہ پوچھتے کہ پھر تم ان سے لڑتے کیوں ہو کہتے کیا کریں اپنے دوستوں کو ذلیل نہیں کر سکتے جو سزا اللہ تعالیٰ نے ایسے بے ایمان بے حیا لوگوں کے لیے بیان فرمائی وہ پوری ہوئی بنو قریظہ کل قتل کیے گئے اور ان کے بچے اور عورتیں غلام لونڈی بنائے گئے اور بنو نضیر شام کے ملک کو جلاوطن ہو گئے اور جزیہ ان پر لگا یا گیا دنیا میں ذلیل و خوار ہوئے اور آخرت میں اہل النار ۱۲ ف یعنے آخرت کی بربادی کا کچھ خیال نہ کیا دنیا کی زندگی اور چند روزہ راحت اور عیش کو مقدم سمجھا اس آیت سے وہ مذہب باطل ہوتا ہے جو کہتے ہیں کہ آخر میں جہنم کا عذاب ہلکا ہو جاوے گا اور دوزخیوں کو تکلیف نہ رہے گی ۱۲ ف یعنے تکبر کیا اور شیخی میں آ گئے ۱۲ ف جھٹلایا حضرت عیسےٰ اور حضرت محمدؐ کو اور قتل کیا حضرت زکریا اور یحییٰ اور دوسرے پیغمبروں کو رسولوں کا تار لگا دیا یعنے پے در پے بھیجے بنی اسرائیل میں حضرت موسےٰ کے بعد رسالت کا سلسلہ جاری رہا بہت سے پیغمبر آئے جیسے یوشع اور شموئیل اور الیاس اور الیسع اور یونس اور زکریا اور یحییٰ اور شعیا اور ارمیا اور حزقیل اور داؤد اور سلیمان علیہم السلام اور سب کے آخر میں حضرت عیسیٰ آئے حضرت موسیٰ کو اس وقت انیس سو پچیس برس گذر چکے تھے عیسیٰ کا نام زبان سریانی میں یسوع ہے روح القدس سے جبرئیل مراد ہیں وہ حضرت عیسیٰ کی مدد کے لیے بھیجے گئے تھے صحیح حدیث میں ہے یا اللہ تو حسان کی مدد کر روح القدس سے جب حضرت عیسیٰ آسمان پر تشریف لے گئے اسوقت آپ کی عمر ۳۳ سال کی تھی ۱۲ ف یعنے سوائے اپنے دین کے اور کسی کی بات ہم پر اثر نہیں کر سکتی ۱۲ ف یعنے شاذ و نادر ہی یہودی اسلام لاتے ہیں جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ باقی تمام یہود مسلمانوں کے خلاف رہتے آخر تباہ و برباد ہوئے بعضوں نے کہا فقلیلا ما یؤمنون کا ترجمہ یہ ہے کہ وہ اسکی کتابیں سے بہت تھوڑی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور اکثر احکام کا انکار کرتے ہیں ۱۲ باقی در ضمیمہ

اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَ
لَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ
اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ
ظٰلِمُوْنَ ۝ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَ
رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ خُذُوْا مَآ
اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا قَالُوْا سَمِعْنَا
وَعَصَيْنَا وَاُشْرِبُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ
بِكُفْرِهِمْ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ قُلْ اِنْ كَانَتْ
لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً
مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًاۢ
بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ
وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ
وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا يَوَدُّ اَحَدُهُمْ
لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ
مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ
بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝

البقرۃ ۱۲ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ
مِّنْهُمْ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَ
لَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ
لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ
كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

تھے تو پھر کیوں (تمہارے بزرگوں نے) اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں کو قتل کیا ف
اور البتہ موسیٰ تمہارے پاس کھلی نشانیاں لیکر آیا (جیسے عصا اور ید بیضا
وغیرہ) پھر تم اس کے پیچھے بچھڑا لے بیٹھے (اور اس کو پوجنے لگے) یہ تمہاری
بے انصافی تھی ف اور (یاد کرو جب ہم نے تم سے (یعنے تمہارے بزرگوں
سے) اقرار لیا (توریت پر عمل کرنے کا) اور طور (پہاڑ) تمہارے سر پر لٹکایا
(اور ہم نے حکم دیا) وہ کتاب جو ہم نے تم کو دی مضبوط تھام لو اور اس
میں جو لکھا ہے وہ مان لو انہوں نے کہا ہم نے (کان سے) سن لیا لیکن
دل میں نہ مانا اور دل میں تو انکے کفر کی وجہ سے بچھڑے کی الفت رچ گئی
تھی (محمد) کہدے اگر تم ایمان رکھتے ہو (بالفرض) تو یہ ایمان تمکو بری
بات کی ہدایت دیتا ہے ف (محمد) کہدے اگر آخرت کا گھر خاص تمہارے
ہی لیے ہے اور لوگوں کے لیے نہیں ف تو پھر سچے ہو تو موت کی آرزو
کرو نہیں کرتے ف مگر جو (برے) کام وہ پہلے کر چکے ہیں انکی وجہ
سے موت کی آرزو کبھی نہیں کرنے کے اور اللہ ان بے انصافوں کو خوب جانتا
ہے ف اور (محمد) تو تو ان کو سب لوگوں سے بڑھ کر دنیا کی زندگی پر
ریجھے ہوئے پائیگا یہاں تک کہ مشرکوں سے بھی زیادہ ف ان میں کا
ایک ایک یہ چاہتا ہے کہ اس کی عمر ہزار برس کی ہو حالانکہ اتنی عمر
پانا بھی اسکو عذاب سے نہیں چھڑا سکتا اور اللہ تعالےٰ ان کے
کام کو دیکھ رہا ہے ف

کیا یہ یہودی (ایسے نہیں) ہر بار جب کوئی قول و قرار کرتے ہیں تو ایک فرقہ
ان میں کا اس قول و قرار کو رد کر دیتا ہے بلکہ اکثر ان میں بے ایمان
ہیں ف اور جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے انکے پاس ایک رسول آیا (یعنے
محمد) اس کتاب کو سچ بتاتا ہوا جو ان کے پاس ہے (یعنے توریت کو کیونکہ
توریت میں حضرت کی بشارت دیکھی تھی) تو اہل کتاب کے ایک گروہ نے اللہ
کی کتاب کو (یعنے توریت کو) پیٹھ پیچھے ڈالدیا جیسے ان کو خبر ہی نہیں تھی

ف یعنی بالفرض اگر مان لیں کہ تم توریت پر ایمان لائے ہو تو کیا معلوم ہوا کہ تمہارے بزرگوں نے پیغمبروں کو قتل کیا معلوم ہوا کہ تم نہ توریت پر ایمان لائے ہو نہ قرآن پر صرف جھوٹا دعویٰ کرتے ہو ایمان کا یعنے تمہارے بزرگوں کا یہ حال تھا باوجود کہ موسیٰ کے کیسے معجزے دیکھ چکے تھے لیکن ذرا وہ تمہاری نظر سے غائب ہوئے تو لگے تم خدا کو چھوڑ کر بچھڑے کو پوجنے معلوم ہوا کہ بے ایمانی اور شرک و کفر قدیم سے تمہارے خمیر میں پڑا ہوا ہے ف یعنی تمہارا ایمان تو نیکی اور بھلائی کیطرف آدمی کو بلاتا ہے اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو کہ تم توریت پر ایمان رکھتے ہو تو یہ عجیب ایمان ہے کہ شرک اور کفر کی طرف لیجاتا ہے یہ تمہارا باپ دادا کا حال تھا تم بھی اسی ترازو کے بٹے ہو انہوں نے بچھڑا بنایا اور ایمان کا دعویٰ کیا تم نے قرآن اور محمد کو جھٹلایا اور ایمان کا دعویٰ کرتے ہو ف یعنے جنت میں صرف یہودی ہی جائیں گے اور لوگ سب دوزخ میں رہیں گے یہود ایسا سمجھتے تھے ف کیونکہ مرتے ہی تمہارے اعتقاد کے موافق بہشت میں داخل ہو جاؤ گے اور دنیا کی جھنجھٹ سے چھٹکارا ہو جائیگا جسکو اس پر یقین ہو بہشت کا وہ موت کی آرزو کرتا ہے ف یعنی اگر یہودی موت کی آرزو کرتے اور زبان سے یہ دعویٰ کرتے کہ بہشت انہی کے لیے ہے اور تم نے انکا جھوٹ ثابت کر دیا ف یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ موت کی آرزو کرنا منع ہے پھر یہود کو کیوں حکم دیا گیا کہ موت کی آرزو کرو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ حکم بغرض الزام ہے نہ بغرض تعمیل مطلب یہ ہے کہ انکی غلط ایمانی اور دعویٰ کو کھولا جائے صحیح حدیث میں ہے کہ اگر موت کی آرزو کرتے تو اسی وقت مر جاتے ف کیونکہ شرک عذاب ثواب اور آخرت کے قائل نہیں اور یہود اپنی بداعمالی کی وجہ سے جانتے تھے کہ مرنے کے بعد ان پر آفت ہونا ہے ف یعنے عمر کتنی ہی دراز ہو پر آخر ایک دن مرنا ہے ف مطلب یہ ہے کہ توریت میں آنحضرت کی نشانیاں تو ان کو مل گئیں تھیں اور یہودی جو توریت کو خوب جانتے تھے آنحضرت کو پہچان گئے کہ یہ وہی نبی ہیں جنکی خوشخبری حضرت موسیٰ نے دی تھی مگر غضب یہ کیا کہ توریت ہی کو پس پشت ڈالدیا گویا اس سے واقف ہی نہ تھے باقی در ضمیمہ

١	البقرة	١٣	مد اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْــَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ‎۝ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ښ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ‎۝	ملا کیا تم بھی اپنے رسول سے ایسی خواہشیں کرنا چاہتے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام سے پہلے کی گئی تھیں ف اور جو ایمان کے بدل کفر لے وہ سیدھی راہ سے بھٹک گیا اہل کتاب میں سے بہت لوگ دل میں حسد رکھ کر یہ چاہتے ہیں کہ مسلمان ہونے کے بعد پھر تم کو کافر بنادیں حالانکہ حق بات ان پر کھل چکی ہے ف تو اس وقت تک جانے دو اور درگذر کرو جب تک کہ اللہ تبارک وتعالے (دوسرا کوئی) اپنا حکم بھیجے ف بے شک اللہ سبحانہ وتعالے سب کچھ کر سکتا ہے
٪	٪	٪	۱۱ وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ‎۝ بَلٰى ...	۱۱ (یہود) کہتے ہیں کہ یہود (کے سوا) اور نصاریٰ (کہتے ہیں کہ نصاریٰ) کے سوا کوئی جنت میں نہ جائیگا یہ انکی من مانی آرزوئیں ہیں ملا پیغمبر کہدے اگر سچے ہو تو اپنی سند لاؤ ف
٪	٪	۱۴	ملا وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۠ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ وَّھُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ‎۝	ملا اور یہود کہتے ہیں نصاریٰ کا دین کچھ نہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں یہود کا دین کچھ نہیں ف حالانکہ دونوں فرقے اللہ کی کتاب پڑھتے رہتے ہیں ف جاہل لوگ ایسی ہی باتیں کیا کرتے ہیں ف تو اللہ ان کا جھگڑا قیامت کے دن چکا دے گا ف
٪	٪	٪	وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ‎؁ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰھُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ‎۝	اور یہود اور نصاریٰ تجھ سے کبھی راضی نہیں ہونگے جب تک تو ان کے طریق پر نہ چلے کہدے اللہ کی راہ وہی سچی راہ ہے اور اگر علم آنے کے بعد تو ان کی خواہشوں پر چلے تو اللہ تعالیٰ سے تیرا حمایتی اور بچانے والا کوئی نہیں ہے ف جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے ف (توراۃ یا انجیل) اور وہ اس کو اس طرح سے پڑھتے ہیں جیسے پڑھنے کا حق ہے ف وہی قرآن پر ایمان لاتے ہیں ف اور جو کوئی قرآن کا انکار کریں وہ نقصان اٹھائیں گے
٪	٪	۱۵	يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ	۱۲ اسرائیل کی اولاد میرا وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کیا

ف یہ خطاب یہود کی طرف ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خواہش کی کہ ایک کتاب لیکر آؤ اسکو ہم پڑھیں اور عرب کے ملک میں نہریں جاری کردو تو ہم تمکو سچا نبی جانیں گے ف وہ جانتے ہیں کہ دین اسلام حق اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سچے پیغمبر ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ مسلمانوں کو دین حق اختیار کرنے کی وجہ سے جنت ملیگی لیکن چونکہ حسد اور عداوت رکھتے ہیں اسلیے تمہارا فائدہ انکو ناگوار ہے وہ چاہتے ہیں کہ دوبارہ تم کافر ہو جاؤ اور تمہاری آخرت تباہ ہو تب وہ دل میں خوش ہوں ف یعنے جہاد کا اور انکے قتل اور لونڈی غلام بنانے کا یا جزیہ مقرر کرنیکا یا جلاوطن کرنیکا ف یعنے کوئی دلیل پیش کرو زبانی دعووں سے کیا ہوتا ہے یہ صرف تمہارے خیالی پلاؤ ہیں انکی من مانی آرزوئیں یہ ہیں کہ مسلمانوں کی بہتری نہ ہو ان پر وحی نہ آوے مسلمانوں کو پھر کافر بنادیں جنت میں یا یہود جاوینگے (جیسے یہود کہتے ہیں) یا نصاریٰ (جیسے نصاریٰ کہتے ہیں) اور کوئی قوم نہ جاویگی ف نجران کے نصاریٰ اور مدینہ کے یہود کے باب میں اتری ان دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بحث کی اور ہر ایک دوسرے کے مذہب کو لغو اور باطل کہا ف یہود توراۃ شریف پڑھتے ہیں اس میں حضرت عیسیٰ کی بشارت موجود ہے اور نصاریٰ انجیل مقدس پڑھتے ہیں اس میں جا بجا موسیٰ اور ان کی شریعت کی تصدیق ہے ف یعنے عرب کے کافر یا یہود و نصاریٰ میں سے جو بے علم لوگ ہیں وہ بھی ایسی ہی لغو باتیں بکتے ہیں ف یعنے جس امر میں وہ اختلاف کر رہے ہیں اسکا فیصلہ قیامت کے دن ہوگا جو جھوٹا ہے اسکا جھوٹ کھل جائیگا اور دوزخ میں بھیجا جائیگا ف پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت المقدس کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے تو یہود اور نصاریٰ اس قدر آپ سے خوش تھے جب قبلہ کعبے کی طرف بدلا گیا تو یہ لوگ اور زیادہ مسلمانوں سے نفرت کرنے لگے اللہ نے اپنے پیغمبر کو تسلی دی کہ یہود اور نصاریٰ کی ناراضگی کی پرواہ نہ کرو ف جو کتاب اللہ کی اسکی راہ پر قائم رہو اور جو حکم دے اسپر عمل کرو بالفرض اگر یہود و نصاریٰ راضی ہوں اور اللہ ناراض ہو تو اسکے عذاب سے کوئی بچا نہیں سکتا ف باقی در ضمیمہ

			عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝	اور وہ جو میں نے سارے جہان میں تم کو بڑا کیا ف۱ اور اس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کچھ کام نہ آئیگا نہ اس کیطرف سے بدلہ منظور کیا جائیگا نہ سفارش کچھ فائدہ دے گی نہ مدد ملے گی ف۲
۱	البقرہ ۲	۱۶	ف۳ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ۗ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ۗ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝	ف۳ یہ ایک امت تھی جو گذر گئی (یعنے ابراہیم اور یعقوب اور ان کی اولاد کی) انکا کیا انکے لیے اور تمہارا کیا تمہارے لیے اور ان کے کیے کی تم سے پوچھ نہ ہوگی ف۴ اور (مسلمانوں سے) کہتے ہیں یہودی یا عیسائی بنجاؤ راہ پر آؤ (اے پیغمبر) کہدے نہیں ہم ابراہیم کے دین پر ہیں جو سیدھی راہ پر تھا اور مشرک نہ تھا ف۵
۴	〃	〃	ف۶ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝	ف۶ پھر اگر وہ (یعنے یہود اور نصاریٰ) تمہاری طرح ایمان لائیں تو راہ پا گئے اور اگر نہ مانیں تو ضد میں گرفتار ہیں (وہ زمانہ) قریب ہے کہ اللہ انکی شرارت سے تمکو بچا کر دیگا اور وہ انکی باتوں کو سنتا جانتا ہے ف۷
۵	〃	〃	ف۸ اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ۗ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ۗ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝	ف۸ کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اسکی اولاد یہ سب یہودی تھے یا نصرانی (اے پیغمبر) کہدے تم بڑے جاننے والے ہو یا خدا تعالےٰ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا کہ خدا تعالیٰ کی گواہی کو جو اس کے پاس ہو چھپالے ف۹ اور اللہ تعالےٰ تمہارے کاموں سے بیخبر نہیں ہے ف۱۰ یہ ایک امت تھی کہ گذر گئی (یعنے ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد) ان کا کیا ان کے لیے اور تمہارا کیا تمہارے لیے اور ان کے کیے کی تم سے پوچھ نہ ہوگی ف۱۱
۲	البقرہ ۲	۱۷	ف۱۲ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۖ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝	ف۱۲ جن لوگوں کو ہمنے کتاب دی وہ اس کو (یعنے قبلہ کے بدلنے کو یا حضرت محمد کو) ایسا پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو اور ایک فرقہ انمیں کا جان بوجھکر حق بات چھپاتا ہے ف۱۳ حق بات وہی ہے جو تیرا پروردگار فرمائے تو شک کرنیوالوں میں مت شریک ہو ف۱۴
۳	〃	۱۹	ف۱۵ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ	ف۱۵ جو ہمنے (اپنی قدرت کی) کھلی نشانیاں اور ہدایت کی باتیں

ف۱ اس آیت کی تفسیر پہلے گذر چکی ہے ف۲ اسکی بھی تفسیر پہلے گذر چکی ہے اور مطلب مکرر لانے سے یہ ہے کہ بنی اسرائیل کے جو حال بیان کیے جاتے تھے اب وہ ختم ہوتے ہیں تو آخر کلام پر پھر انکو تنبیہ کر دی گئی کہ خواب غفلت سے بیدار ہوں اور اپنے کاموں پر غور کریں ف۳ یہودی یہ سمجھتے تھے کہ ہم پیغمبروں کی اولاد میں انکے نیک اعمال سے ہم بچ جائیں گے اللہ تعالیٰ نے انکا رد کیا لاتزر وازرۃ وزر اخری کوئی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائیگا۔ کر دی خویش آمد پیش صحیح حدیث میں ہے کہ جب عمل خراب ہوگا تو نسب کچھ کام نہ آئیگی ف۴ بلکہ ایک طرف کا تنا بے ایکسا ہی خدا کا ہو رہا تھا حنیف کہتے ہیں اس شخص کو جو جھوٹے مذہبوں سے منہ موڑ کر سچے طریق پر آ گیا ہو صحیح حدیث میں ہے کہ میں سیدھی سہل شریعت دیکر بھیجا گیا ہوں دوسری روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا دین اللہ کو پسند ہے فرمایا سیدھا سادا سہل یہ جو فرمایا کہ ابراہیم مشرک نہ تھے اس میں رد ہوا یہود کے قول کا کہ عزیر اللہ کے بیٹے تھے اور نصاریٰ کے قول کا کہ حضرت عیسیٰ اللہ کے بیٹے تھے ف۷ انکے حال کو یہ وعدہ اللہ کا پورا ہوا بنو قریظہ قتل ہوئے اور بنی نضیر جلاوطن ہوئے ف۹ بنی اسرائیل توریت اور انکی کتابوں میں لکھے ہوئے تھے وہ خوب جانتے تھے کہ ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق اور یعقوب کا زمانہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ سے بہت پہلے تھا تو وہ یہودی یا نصرانی کیونکر ہو سکتے ہیں وہ سب مسلمان تھے لیکن اس بات کو چھپاتے تھے اور ان پیغمبروں کو اپنے طریق اور مذہب پر بتلاتے تھے بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ انہوں نے آنحضرت کی بشارت کو چھپایا جو انکی کتابوں میں موجود تھی ف۱۰ یعنی ایک نہ ایک دن تمکو اس بداعمالی کی سزا ملنے والی ہے ف۱۱ یہ آیت پہلے بھی گذر چکی ہے اور اسکو دوبارہ فرمایا اس سے مقصود تاکید اور تنبیہ ہے اہل کتاب کو کہ اپنے باپ دادا کی نیکی اور شرافت پر نہ بھولیں اللہ تعالیٰ اعمال کو دیکھتا ہے نہ نسب حسب کو سگ پسر نوح با بداں بنشست۔ خاندان نبوتش گم شد۔ ایک حدیث میں ہے آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا عمل کرو اس بھروسہ پر نہ رہنا کہ میں نبی کی بیٹی ہوں ۱۲ باقی در ضمیمہ

پارہ	سورہ	رکوع		
			وَالْهُدَىٰ مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ ۙ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ ۙ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝	اتاریں اور کتاب (توریت) میں لوگوں سے بیان کردیں اب اس کے بعد جو لوگ ان کو چھپاتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے اور سب لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں ف۱ مگر جنہوں نے توبہ کی اور نیک بن گئے اور کھول کر بیان کردیا تو ان کے قصور میں معاف کرتا ہوں اور میں بہت معاف کرنے والا مہربان ہوں ف۲
۲	البقرہ	۲۱	۲۱ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۙ أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ نَزَّلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِي الْكِتَابِ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۝	۲۱ اللہ تعالیٰ نے جو کتاب (توریت شریف) میں اتارا اس کو جو لوگ چھپاتے ہیں اور اس کے بدلے تھوڑا سا مول لیتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ کے سوا کچھ نہیں بھرتے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ ان سے بات کریگا نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کو تکلیف کا عذاب ہوگا ف۳ یہی لوگ ہیں جنہوں نے سچی راہ کے بدلے (دنیا میں) گمراہی مول لی اور (آخرت میں) بخشش کے بدلے تکلیف دوزخ کی آگ پر صبر کرنا ان ہی کا کام ہے ف۴ یہ عذاب انکو اس لیے ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب (توریت یا انجیل یا قرآن) سچی اتاری اور جن لوگوں نے اس میں اختلاف کیا وہ ضد میں (سچائی سے) دور پڑ گئے ہیں ف۵
۲	۲	۲۶	۲۱ سَلْ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَمْ آتَيْنَاهُم مِّنْ آيَةٍ بَيِّنَةٍ ۗ وَمَن يُبَدِّلْ نِعْمَةَ اللَّهِ مِن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝	۲۱ (اے پیغمبر) بنی اسرائیل سے پوچھ ہم نے ان کو کتنی کھلی نشانیاں دیں ف۶ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نعمت پہونچ جانے کے بعد اس کو بدل ڈالے تو اللہ تعالیٰ کا عذاب سخت ہے ف۷
۲	۲	۳۲	۲۲ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ۝	۲۲ (اے پیغمبر) کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا ف۸ جو موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے ہزاروں ہی آدمی تھے ف۹ اللہ تعالیٰ نے (راہ میں) ان سے فرمایا مرجاؤ (وہ مر گئے) پھر ان کو جلایا بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا فضل کرتا ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے ف۱۰
۲	۲	۲	۲۳ أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ مِن بَنِي إِسْرَائِيلَ مِن	۲۳ (اے پیغمبر) کیا تو نے موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل کے گروہ کو

ف۱ اس آیت سے یہ سمجھنا کہ حق بات چھپانے والا ... [illegible]

بَعْدِ مُوسَىٰ إِذْ قَالُوا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ
لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ قَالَ
هَلْ عَسَيْتُمْ إِن كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ
أَلَّا تُقَاتِلُوا ۖ قَالُوا وَمَا لَنَا أَلَّا نُقَاتِلَ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِن دِيَارِنَا
وَأَبْنَائِنَا ۖ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ
تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ
بِالظَّالِمِينَ ۝ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ
اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۚ
قَالُوا أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا
وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ
سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۚ قَالَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ
عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ
وَالْجِسْمِ ۖ وَاللَّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَن يَشَاءُ ۚ
وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ
إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَن يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ
فِيهِ سَكِينَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا
تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ
الْمَلَائِكَةُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ إِن
كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝

۲ | البقرة | ۲۴۹ | فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ قَالَ
إِنَّ اللَّهَ مُبْتَلِيكُم بِنَهَرٍ فَمَن شَرِبَ مِنْهُ
فَلَيْسَ مِنِّي وَمَن لَّمْ يَطْعَمْهُ فَإِنَّهُ مِنِّي
إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ ۝

نہیں دیکھا ف جنہوں نے اپنے پیغمبر سے کہا ایک شخص کو ہمارا بادشاہ
بنا دو جسکی رائے پر ہم چلیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑیں انہوں نے
کہا میں تو سمجھتا ہوں اگر تم پر لڑنا فرض ہو تو تم نہ لڑوگے اور اس
وقت بودے بن کر کے اللہ کے گناہ گار ہوگے یعنی اسرائیل نے کہا سبب
کیا جو ہم اسکی راہ میں نہ لڑیں ہم تو اپنے گھر بار بچوں میں سے نکال
گئے ف پھر جب لڑنا انپر فرض ہوا اور جہاد کا حکم آگیا تو سب پھر گئے
ف مگر کچھ تھوڑے لوگ رہ گئے ف اور اللہ نافرمانوں کو خوب جانتا
ہے ف اور ان کے پیغمبر نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ نے طالوت کو تمہارا
بادشاہ کیا وہ کہنے لگے طالوت ہمارا بادشاہ کیونکر ہوسکتا ہے
طالوت سے تو ہم زیادہ بادشاہت کے حقدار ہیں ف اور اس کو
مال و دولت کی فراغت بھی نہیں ف پیغمبر نے کہا اللہ تعالیٰ نے
اسکو تم پر پسند کیا ہے ف اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو
علم اور جسم کی کشایش (تم سے) زیادہ دی ہے ف اور تیسرے
یہ کہ اللہ تعالیٰ جسکو چاہتا ہے اپنی سلطنت دیتا ہے اور چوتھے
یہ کہ اللہ تعالیٰ بڑی کشایش والا ہے ف اور سب کچھ جانتا ہے ف
اور ان کے پیغمبر نے ان سے کہا طالوت کی بادشاہت کی نشانی یہ ہے
کہ تم کو وہ صندوق مل جائے جسمیں اللہ کیطرف سے تمہاری تسلی ہے
ف اور موسیٰ اور ہارون کی اولاد جو چھوڑ گئی ان کی بچی ہوئی
چیزیں ہیں فرشتے اس کو اٹھا کر لائیں گے ف اگر تم ایمان رکھتے ہو
تو اس میں ف تمہارے لیے (صاف) نشانی ہے
ف پھر جب طالوت فوجوں سمیت (اپنے مقام سے) نکلا تو کہنے
لگا اللہ تم کو (پانی کی) ایک نہر سے آزمائیگا جو کوئی اس میں سے
(منہ لگا کر یا پیٹ بھر کر) پی لے وہ میرا نہیں ف اور جو اس کو نہ
چکھے وہ میرا ہے مگر ایک چلو ہاتھ سے لیے (اور پی لے تو قباحت نہیں)

ف یعنی اُن قصے پر نظر نہیں ڈالی ہو ف شموئیل یا شمعون یا یوشع ہو ف یعنے دشمنوں نے ہماری ملک چھین لیے ہمارے بچوں کو لونڈی غلام بنا لیا ہم تو ضرور ان سے لڑیں گے ہو ف یعنی میدان جنگ سے چل دیے اور بھاگ گئے ف تین سو تیرہ آدمی اور جب جنگ کو گئے تھے اس وقت ستر ہزار تھے ہو ف شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا ہوسے کہ بعد موسیٰ بنی اسرائیل کا کام ایک مدت تک خوب رہا بعد بہ نیت بگڑی تو اللہ تعالیٰ نے دشمن کو انپر غالب کر دیا ایک کافر بادشاہ تھا جالوت جس نے بنی اسرائیل کے سب شہر چھین لیے اور بہت قید کیے بنی اسرائیل بھاگ کر بیت المقدس میں جمع ہوئے ہو ف اسلیے کہ بنی اسرائیل میں دو خاندان تھے ایک پیغمبری کا خاندان دوسرے بادشاہت کا تو پیغمبر لاوی بن یعقوب کی اولاد میں ہوئے تھے حضرت موسیٰ اور ہارون اسی خاندان کے تھے اور بادشاہ یہودا بن یعقوب کی نسل سے ہوا کرتے تھے حضرت داؤد اور سلیمان اسی خاندان کے تھے طالوت کو ان دونو خاندانوں سے کچھ علاقہ نہ تھا بلکہ قوم کا سقا یا موچی تھا ہو ف یعنے ایسا مالدار بھی نہیں ہے کہ دولت کی وجہ سے سلطنت کے کام چلا سکے بلکہ مفلس اور قلاش ہے ہو ف حکومت کرنے کے لیے ہو ف پیغمبر نے ان کے اعتراض کے جوابوں میں سے ایک یہ جواب دیا کہ طالوت کو میں نے نہیں نامزد کیا بلکہ اللہ نے اسکا انتخاب کیا ہے ہو ف طالوت کو مال اور دولت اور خاندانی شرافت بنی اسرائیل کی سی نہیں رکھتا تھا مگر علم میں سب سے زیادہ تھا اور تنومند اور طاقت ور دلیر جوان تھا ہو ف اسکا فضل بہت وسیع اور کشادہ ہے جس قوم پر اور جس شخص پر چاہتا ہے اپنا فضل کرتا ہے اور اسکو دولت اور حکومت دیتا ہے ہو ف کہ کون سلطنت کے لائق ہے ہو ف یعنی اس صندوق کا آنا بھی تمہاری تسلی کا سبب ہوگا اور تم طالوت کی بادشاہت پر راضی ہو جاؤ گے ہو ف کچھ بچی چیزیں یعنی کہتے ہیں حضرت موسیٰ کا عصا اور کفش اور تختیوں کے ٹکڑے تھے ہو ف یعنے صندوق کے اس طرح آ جانے میں ہو ف یعنے وہ میرا ساتھی اور میرے گروہ میں سے نہیں ہے کیونکہ اس نے میری بات نہ مانی ہو

فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۚ فَلَمَّا
جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ قَالُوا
لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ ۚ
قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلَاقُو اللَّهِ
كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً
كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ
وَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُوا
رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا
وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ فَهَزَمُوهُم
بِإِذْنِ اللَّهِ ط وَقَتَلَ دَاوُودُ جَالُوتَ وَ
آتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهُ
مِمَّا يَشَاءُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ
بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْأَرْضُ
وَلَٰكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝
٣ البقرہ ٣٥ ٢٦ أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَىٰ قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ
عَلَىٰ عُرُوشِهَا ۚ قَالَ أَنَّىٰ يُحْيِي هَٰذِهِ اللَّهُ
بَعْدَ مَوْتِهَا ۖ فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ
ثُمَّ بَعَثَهُ ۖ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۖ قَالَ لَبِثْتُ
يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۖ قَالَ بَل لَّبِثْتَ
مِائَةَ عَامٍ فَانظُرْ إِلَىٰ طَعَامِكَ
وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۖ وَانظُرْ إِلَىٰ
حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِّلنَّاسِ ۖ وَ
انظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنشِزُهَا ثُمَّ
نَكْسُوهَا لَحْمًا ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ

پھر سبھوں نے اس کا پانی پی لیا ف مگر تھوڑے لوگوں نے جب طالوت
اور اس کے ساتھ والے ایماندار نہر کے پار ہوئے تو کہنے لگے آج
ہمکو جالوت اور اس کی فوجوں سے لڑنے کی طاقت نہیں جن لوگوں
کو خدا سے ملنے کا یقین تھا انہوں نے کہا ف ایسا بہت ہوا ہے
کہ تھوڑی جماعت بڑی جماعت پر اللہ تعالی کے حکم سے غالب ہو گئی
ہے اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ف اور جب جالوت اور
اس کی فوجوں کے مقابل ہوئے تو کہنے لگے پروردگار ہمارے
اوپر صبر اتار دے اور ہمارے پاؤں (میدان جنگ میں) جما دے
اور کافروں کی قوم پر ہم کو فتح دے پھر اللہ کے حکم سے ان کو
(یعنے جالوت والوں کو) شکست دی اور داؤد نے جالوت کو مار
ڈالا ف اور خدا تعالے نے اسکو یعنے داود کو بادشاہت اور
پیغمبری دی اور جو چاہا وہ اس کو سکھلایا اور اگر اللہ بعضوں
کے ہاتھ سے بعضوں کو نہ روکے تو زمین (دنیا) بگڑ جائے
لیکن اللہ کا فضل تمام جہان پر ہے
٢٦ یا تو نے اس شخص (کے قصہ پر) نظر نہیں ڈالی جو ایک بستی
پر گذرا جس کے چھت گرے پڑے تھے ف ف اس نے کہا بھلا
اجڑنے کے بعد اللہ اسکو کیسے آباد کریگا اللہ نے اسکو سو برس تک
مردہ رکھا پھر جلا اٹھایا ف فرمایا تو کتنی دیر (یہاں) رہا کہنے
لگا ایک دن یا کچھ کم ایک دن فرمایا ف نہیں تو سو برس رہا اب
اپنے کھانے پینے کو دیکھ (ابتک) بگڑا تک نہیں اور اپنے
گدہے کو دیکھ اور یہ ہمنے اس واسطے کیا کہ تجھ کو لوگوں کے لیے
(اپنی قدرت کا) ایک نمونہ بنائیں ف اور ہڈیوں کو دیکھ
ہم ان کو کس طرح جلاتے ہیں (یا ابھارتے ہیں) اور ڈھانچہ
بناتے ہیں) پھر ان پر گوشت چڑہاتے ہیں جب اس پر یہ بات

ف اس میں گر پڑے اور منہ سے پینے لگے یا خوب جہک کر پی گئے ۔ ف یعنی بے ایماندار آپس میں یا جو نافرمان تھے اور بہت سا پانی پی گئے تھے ۔ ف یہ کیا بات ہے تم جالوت کا لشکر بہت اور ہماری تعداد کم دیکھکر ایسا کہتے ہو ۔ ف اوپر کی آیت میں یہ بیان تھا کہ طالوت کی بادشاہت کا نشان (انکو ملا) پھر جب انہوں نے یہ دیکھ لیا تو طالوت کے ساتھ ہوئے اور ستر ہزار یا اسی ہزار بنی اسرائیل کی فوج لیکے نکلے گرمی کا موسم تھا راہ میں بہت پیاس لگی اور طالوت سے پانی مانگا طالوت نے کہا اگر ایک نہر ملیگی لیکن اللہ تمہارا امتحان لیگا اس نہر کا پانی نہ پینا البتہ ایک ادہ چلو ہاتھ سے پی لو تو خیر یہ نہر اردن اور فلسطین کے بیچ میں تھی جب وہ نہر آئی تو بنی اسرائیل صبر نہ کر سکے اور بے اختیار اس پر گر کے جانوروں کی طرح منہ سے پینے لگے یا خوب جہک کر پی گئے مگر چند لوگوں نے جنکی تعداد تین سو تیرہ بیان کی جاتی ہے طالوت کا کہنا سنا اور اس نہر کا پانی نہ پیا ایک ہی چلو پیا انکی تو پیاس بجھ گئی اور جنہوں نے نافرمانی کی اور خوب پیا وہ نہر کے اس پار ہی بیٹھ گئے چلنے کی طاقت نہیں رہی اس پار جالوت اور اسکی فوجیں تھیں یہ تھوڑے آدمی یعنی تین سو تیرہ طالوت کے ساتھ آگے بڑھے تو آپس میں کہنے یا جو لوگ بڑھ گئے تھے انہوں نے ان لوگوں سے کہا جنہوں نے تھوڑے آدمی جالوت کی اتنی فوجوں سے کیونکر لڑ سکینگے پھر لڑنے کو ایسی لڑائی میں آنحضرت کے ساتھ بھی تین سو تیرہ ہی آدمی تھے طالوت کے ساتھیوں کی طرح ان تین سو تیرہ میں حضرت داؤد اور انکے باپ اور بیٹے اور چھ بھائی بھی تھے ۔ ف اللہ نے حضرت داؤد کو بادشاہت بھی دی اور نبوت بھی وہ اپنے سب بھائیوں میں چھوٹے اور ابھی بالغ بھی نہیں ہوئے تھے اور بیمار بھی تھے رنگ انکا زرد ہو گیا تھا بکریاں چرایا کرتے تھے لیکن انکی صرف کی ابتر ہوئی اور انہوں نے ایسی بہادری کا کام کیا کہ بڑے بڑے سپاہی دنگ ہو گئے ۔ ف دیواریں کھڑی تھیں ۔ ف یعنی بالکل اجاڑ تھی چھت و سیدہ ہوکے پہلے گرتے ہیں پھر دیواریں ۔ ف یہ تعجب سے کہا یعنے اتنا بڑا شہر جب ایسا اجاڑ ہو جاوے کہ آدمی کا نام اس میں نہ رہے تو پھر اسکا آباد ہونا بہت مشکل ہے ۔ باقی در صفحہ

۳ — آل عمران — ۳۰۲

لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝
اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۣ وَمَا اخْتَلَفَ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَھُمُ
الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَھُمْ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ
اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ فَاِنْ
حَاۗجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ
اتَّبَعَنِ ۭ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَ
الْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ۭ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ
اھْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ
الْبَلٰغُ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ اِنَّ
الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ
النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ
يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْھُمْ
بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ
حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ
وَمَا لَھُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ
اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ
اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَھُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى
فَرِيْقٌ مِّنْھُمْ وَھُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ ذٰلِكَ
بِاَنَّھُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا
مَّعْدُوْدٰتٍ ۠ وَغَرَّھُمْ فِيْ دِيْنِھِمْ
مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ فَكَيْفَ اِذَا
جَمَعْنٰھُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۣ وَوُفِّيَتْ
كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَھُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

کھل گئی تو کہنے لگا (اب) مجھکو پورا یقین ہے کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے
جو دین خدا تعالیٰ کو پسند ہے وہ اسلام ہے ف۱ اور اہل کتاب (یہود اور
نصاریٰ) نے جو (اس دین سے) مخالفت کی (یعنے اسلام کو قبول
نہیں کیا ف۲ تو حق بات معلوم ہوجانے کے بعد ف۳ ضد اور ضد سے
اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرے ف۴ تو اللہ تعالیٰ جلد
حساب لینے والا ہے ف۵ اب اگر وہ کٹ حجتی کریں ف۶ تو (صاف) کہدے
میں نے اور جس نے میرا ساتھ دیا ف۷ اپنا منہ اللہ کے لیے
رکھ دیا ف۸ اور اہل کتاب اور عرب کے جاہلوں سے پوچھ تم بھی اسلام
لاتے ہو (یا نہیں) اگر مسلمان ہوجائیں تو راہ پر لگ گئے اور جو نہ
مانیں تو تیرا کام (اللہ تعالیٰ کا حکم) پہنچا دینا ہے ف۹ اور اللہ تعالیٰ
(اپنے) بندوں کو دیکھ رہا ہے جو لوگ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے
ہیں اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے ہیں اور جو لوگ انصاف کی
بات کہیں اُن کو قتل کرتے ہیں اُن کو تکلیف والے عذاب کی خوش
خبری سُنا ف۱۰ یہی ہیں وہ لوگ جن کے (نیک) اعمال دنیا اور
آخرت میں اکارت ہوئے ف۱۱ اور اُنکے کوئی مددگار نہیں ہیں (جو
عذاب سے اُن کو بچائیں) (اے پیغمبر) تو نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا
جن کو (اللہ تعالیٰ کی) کتاب کا کچھ علم دیا گیا تھا ف۱۲ اُنکو اللہ کی کتاب
کے موافق فیصلہ کرنے کے لیے بلایا جاتا ہے تو ایک فرقہ اُن میں کا
پیٹھ موڑ کر چل دیتا ہے اور وہ (جان بوجھکر) تغافل کرتے ہیں ف۱۳
(ہر کتیں وہ) اس لیے (کرتے ہیں) کہ وہ کہتے ہیں ہمکو ہرگز (دوزخ
کی) آگ لگے ہی گی نہیں مگر گنتی کے کئی دن اور جو جھوٹی باتیں اُنھوں
نے دین میں بنا رکھی ہیں اُن پر بھول گئے ہیں پھر جس دن کے آنے میں
شک نہیں ف۱۴ اُس دن جب ہم اُنکو اکٹھا کرینگے تو اُنکا کیا حال ہوگا اور ہر
آدمی کو اُسکے کیے کا پورا بدلہ ملیگا اور کسیکا حق مارا نہیں جائیگا ۔

ف۱ خدا کی تابعداری اور اسکے سب حکموں کو دل و جان سے ماننا ۔ ف۲ یعنی کہ اس دین کی سچائی اُنکو معلوم نہیں ہوئی تھی ۔ ف۳ یعنی یہود اور نصاریٰ دونوں کو معلوم ہوگیا کہ اسلام سچا دین ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہی پیغمبر ہیں جنکی خوشخبری حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ نے دی تھی مگر آپس کی ضد اور ہٹ دھرمی کا خدا ستیاناس کرے اس ضد نے اُن کو اسلام قبول کرنے سے باز رکھا یا ایک فرقہ یہ چاہتا تھا کہ میں سب کا سردار بنا رہوں اسلام لانے سے یہ سرداری جاتی رہتی ۔ ف۴ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابعداری کرنا پڑتی ہو ف۵ جیسے یہود اور نصاریٰ نے کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارتوں کی آیتیں جو اُنکی کتاب میں تھیں نہ مانیں ۔ ف۶ اُنکو اعمال کا بدلہ بہت اُنکو ملنے والا ہے ایسا ہی ہوا اہل کتاب کو اس انکار کی سزا ملی اور جیسا انجیل مقدس میں کہا گیا تھا ہمارے پیغمبر صلعم نے لوہے کے کوڑوں (یعنے تلواروں) سے اُنکو درست کیا ۔ ف۶ اور اسلام کو نہ مانیں اور تکرار نکالیں ۔ ف۷ یعنی مومنوں نے ف۸ یعنے جس نے میری پیروی کی اس نے بھی ایسا ہی کیا یعنے میں اور میرے ساتھی سبھوں نے اللہ کی تابعداری اختیار کی اور اُس کے سامنے سر جھکا دیا ۔ ف۹ باقی راہ پر لانا یہ خدا کا کام ہے ۔ ف۱۰ ہر چند آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بنی اسرائیل نے یہ کام نہیں کیے تھے مگر چونکہ اُنکے باپ دادا ہمیشہ ایسا کرتے رہے اور وہ اُنکے کاموں پر راضی اور خوش تھے تو گویا خود اُنہوں نے بھی یہ کام کیے حدیث میں ہے کہ بنی اسرائیل نے تینتالیس پیغمبروں کو ایک ہی دن صبح کے وقت قتل کیا پھر ایک سو ستر آدمی اُنمیں سے کھڑے ہوئے جو اللہ سے ڈرتے تھے اور اُنکو نصیحت کی اچھی بات کا حکم کیا اور بری بات سے منع کیا اُنہوں نے اُنکو بھی شام کے وقت تک سب کو قتل کیا ابو عبیدہ نے آنحضرت سے پوچھا قیامت کے دن کس کو سخت ترین عذاب ہوگا فرمایا جس نے پیغمبر کو قتل کیا یا اچھی بات لینے والے اور بری بات سے منع کرنیوالے کو ۔ ف۱۱ دنیا میں اسطرح کہ اعمال کا عذاب ہرا کیا یعنی اللہ سے دور ہوئے قتل ہوئے اور آخرت میں ہمیشہ کے لیے دوزخی ہونگے کفر اور پیغمبروں کو قتل کرنے کی وجہ سے ۔ ف۱۲ یا بہت علم دیا گیا تھا ۔ (باقی در صفحہ آئندہ)

پارہ	سورۃ	رکوع		
۳	آل عمران	۷	وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۔ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۔ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔	کتاب والوں کا ایک گروہ چاہتا ہے کہ تم کو گمراہ کردیں وہ اپنے تئیں آپ گمراہ (خراب) کرتے ہیں مگر سمجھتے نہیں ف۱ اے کتاب والو اللہ سبحانہ وتعالی کی آیتوں کا کیوں انکار کرتے ہو ف۲ اور تم جانتے ہو ف۳ اے کتاب والو تم حق کو ناحق کے ساتھ گڈمڈ کیوں کرتے ہو ف۴ اور جان بوجھ کر حق بات (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں) کو چھپاتے ہو
۳	آل عمران	۸	وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۔ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۔ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۔ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۔ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ	اور کتاب والوں میں سے ایک گروہ نے (اپنے لوگوں سے) کہا (ایسا کرو) صبح کو تم جاکر مسلمانوں پر جو کتاب اتری ہے ف۵ ایمان لاؤ اور شام کے وقت منکر ہوجاؤ (اپنے دین میں آجاؤ اسلام سے پھر جاؤ) شاید (اس تدبیر سے) مسلمان بھی (اپنے دین سے) پھر جائیں ف۶ اور سوا اپنے دین والوں کے دوسرے کی بات نہ مانو ف۷ (اے پیغمبر) کہدے ہدایت تو وہی ہے اللہ کی ہدایت ف۸ (ایسا نہ ہو) کہ دوسرے کسیکو وہ بات حاصل ہوجائے جو تمکو حاصل ہے ف۹ یا وہ دنیا کے دن تمھارے رب کے پاس تم سے بحث کریں ف۱۰ (اے پیغمبر) کہدے فضل کرنا اللہ کے اختیار میں ہے جس پر وہ چاہتا ہے فضل کرتا ہے ف۱۱ اور اللہ تم کنجایش والا خبردار ہے جس کو چاہتا ہے اپنی مہربانی کے لیے خاص کرتا ہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے ف۱۲ اور کتاب والوں میں کوئی تو ایسا ہے کہ اگر چاندی سونے کے ڈھیر اس کے پاس امانت رکھانے تو وہ (مانگنے کے ساتھ ہی) ادا کردے ف۱۳ اور کوئی ان میں ایسا ہے کہ اگر ایک اشرفی اس کے پاس امانت رکھائے تو پھر تجھ کو نہ دے مگر جب سر اس کے سر پر کھڑا رہے ف۱۴ یہ (برے اعمال اسلیے رکھتے ہیں) وہ (صاف صاف) کہتے ہیں کہ جاہلوں کا ف۱۵ مال (لیں) تو ہم پر کوئی گناہ نہ ہوگا اور جان بوجھ کر اللہ تعالی پر جھوٹ باندھتے ہیں کیوں نہیں (ایسا ضرور گناہ ہے) جو شخص اپنا اقرار

ف۱ بنو قریظہ اور بنو نضیر کے یہودیوں نے معاذ اور حذیفہ اور عمار بن یاسر وغیرہ صحابہ کو بہکانا چاہا کہ وہ یہودی ہوجاویں تب یہ آیت اتری یعنی انکو بہکانے سے جو لوگ سچے اور پکے مسلمان ہیں بہکنے والے نہیں وہ خود گنہگار ہونگے اور اپنی عاقبت خراب کرینگے ۔ ف۲ جو حضرت محمدؐ کی خوشخبریاں توراۃ اور انجیل اور اگلی کتابوں میں آئی ہیں سو دل میں یہ باتیں صحیح ہیں اور حضرت محمدؐ وہی نبی ہیں جنکی خوشخبری اگلی کتابوں میں دیگئی تھی ۔ ف۳ یعنی توریت اور انجیل میں تحریف کیوں کرتے ہو اپنی طرف سے کچھ باتیں ترکا اللہ تعالی کے کلام میں ملا دیتے ہو یا ایمان کے ساتھ کفر کو کیوں ملاتے ہو ۔ ف۴ یعنی قرآن پر مکر اور فریب سے ۔ ف۵ یہود کے رئیسوں نے ایک منصوبہ گانٹھا انہوں نے لوگوں سے کہا صبح کو تم جاکر بڑی خوشی سے اسلام کا اقرار کرلو اور شام ہوتے ہی پھر جاؤ تو جو لوگ کہ مسلمان ہیں وہ بھی یہ حالت دیکھکر شاید ڈانواں ڈول ہوجاویں اور یہ خیال کریں کہ اسلام کے دین میں جو نہ ہو کچھ دال میں کالا ہے کہ لوگ اسمیں شریک ہوتے ہیں پھر الٹے جلد پھر جاتے ہیں مگر اس سے پھر جاتے ہیں اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کو یہود کے اس منصوبہ سے آگاہ کردیا اور آپکی خبر سے مسلمانوں کو اطلاع دیدی ۔ ف۶ کیونکہ سوا تمہارے کوئی دوسرا ہدایت پر نہیں ہے ۔ ف۷ تو وہ جسکو چاہے ہدایت کرے یہ کیا معنی کہ یہود کے سوا اور لوگ ہدایت پر نہ ہوں کیا نہ ہو ۔ ف۸ یعنی دوسرے کسیکو بھی وہ بات حاصل ہوجاوے الخ ۔ ف۹ یعنی جب تم اپنے دین والوں کے سوا اوروں کی بات مانوگے اور انکے دین میں شریک ہوگے تو وہ تم سے وہ علم حاصل کرلینگے جو آج تک یہودیوں ہی کو بتاتے اوروں کو نہ بتاتے ہو ۔ ف۱۰ تم ہی سے اگلی کتابوں کی باتیں سیکھ لینگے اور قیامت کے دن تم پر بحث میں غالب ہونگے یہ دعا ہے عرض کرینگے کہ خود یہودیوں نے ان باتوں کا اقرار کیا تھا ۔ ف۱۱ جسکو ہدایت دیتا ہے اور علم عطا فرماتا ہے تمہارے مکر سے کیا ہوتا ہے ۔ ف۱۲ تمکو اے یہودیو یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ ہمارے سوا کسی کو علم نہیں حاصل ہونیکا یا ہم اپنے لوگوں کو اسلام لانے سے روکدینگے تو مسلمانوں کا غلبہ نہ ہوگا ۔ ف۱۳ جیسے عبداللہ بن سلام سے ایک شخص نے بارہ سو اوقیہ سونا امانت رکھایا تو انہوں نے ادا کردیا ۔ ف۱۴ اور تقاضے کے بعد ٹھکانا کہیں دم کردی تو شاید ادا کرے جیسے فنحاص ایک یہودی تھا ایک اشرفی کسی نے اسکے پاس امانت رکھائی وہ مکر گیا ۔ ف۱۵ عرب کے لوگوں یعنی جو اہل کتاب نہ تھے ۔

يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتَابِ لِتَحْسَبُوهُ مِنَ الْكِتَابِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ ۝ وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝

پورا کرے اور ڈرتا رہے (شرک اور بدعملی سے) پرہیز کرے تو اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں سے محبت رکھتا ہے ۝ جو لوگ اپنے اقرار کے بدلے جو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا اور اپنی قسموں کے بدلے ف ایک ذرا سا مول لیتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور اللہ تعالیٰ اُن سے بات تک نہیں کریگا نہ قیامت کے دن اُن پر رحمت کی نگاہ ڈالے گا نہ گناہوں سے اُن کو پاک کریگا اور اُنکو تکلیف کا عذاب ہوگا ف اور کتاب والوں میں ایک فرقہ ہے جو توریت کو زبان مروڑ کر پڑھتا ہے اس لیے کہ تم سمجھو توریت پڑھ رہا ہے اور وہ توریت کی عبارت نہیں ہے ف اور کہتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے اترا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے نہیں (اترا بلکہ اُن کا بنایا ہوا ہے) اور جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں ف کوئی آدمی ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ اسکو کتاب اور حکمت اور پیغمبری سے سرفراز کرے پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے خدا کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ ف ہاں یوں کہیگا اللہ والے بن جاؤ ف کیونکہ تم اللہ کی کتاب پڑھاتے اور پڑھتے رہے ف اور یہ وہ کبھی نہیں کہیگا کہ فرشتوں یا پیغمبروں کو تم خدا بنا لو (جیسے تمہارے ... نے بنا لیا) بھلا یہ کوئی بات ہے کہ مسلمان ہو چکنے کے بعد وہ کہے کافر ہو جاؤ ف

۳ | آل عمران | ۹

أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ۝

کیا اللہ تعالیٰ کے دین (اسلام) کے سوا اور کوئی دین ڈھونڈھتے ہیں جب تو (اس سے) منحرف ہو رہے ہیں) اور آسمان اور زمین والے خوشی سے یا زور سے سب اُسی کے تابعدار ہیں اور اُسی کی طرف سب کو لوٹنا ہے ف

۴ | " | ۱۰

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ آمَنَ تَبْغُونَهَا عِوَجًا وَأَنْتُمْ شُهَدَاءُ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

(اے پیغمبر) کہدے کتاب والو جو کوئی ایمان لایا (یا لانیکا قصد رکھتا ہے) تم جان بوجھ کر اُسکو اللہ تعالیٰ کی راہ سے کیوں روکتے ہو تم اُس میں کجی نکالتے ہو ف اور اللہ تمہارے کاموں سے بیخبر نہیں ہے (اُس کو سب معلوم ہے) مسلمانو اگر تم کتاب والوں میں سے کسی

ف ۱ کہ اسکو سب پیغمبر و نبی ایمان لائیں گے ف ۲ قسم کھائی تھی کہ جب نبی آخر الزمان ظاہر ہونگے تو انکی خبر کیے ہونگے ... یعنی دنیا کا مال اٹھا رہے ف ۳ صحیح میں اشعث بن قیس سے روایت ہے میری اور ایک یہودی کی شرکت میں ایک زمین تھی وہ یہودی مکر گیا تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا آپ نے فرمایا گواہ ہیں میں نے عرض کیا گواہ تو نہیں ہیں آپ نے یہودی سے فرمایا اچھا تو قسم کھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو قسم کھا کر میرا حق مار لیگا تب یہ آیت اتری ف ۴ ... تراشی ہوئی ہے ... جو توریت کی عبارت سلیم نکو ف ۵ معاذاللہ ... یہ آیت ہوا اور نصاریٰ دونوں کے باب میں اتری انہوں نے توریت اور انجیل میں تحریف کر دی اور اللہ کی کتابوں میں وہ مضمون بڑھا دیے جو ان میں نہ تھے ... اور ... فراموش کر کے ف ۶ یہ آیت یہود کے باب میں اتری وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے آپ کیا چاہتے ہیں ہم آپ کی پرستش کریں جیسے نصاریٰ حضرت عیسیٰ کی کرتے ہیں آپ نے فرمایا معاذاللہ میں نے اسلیے تم کو نہیں بلایا کہ میں اپنے تئیں پجواؤں بعضوں نے کہا یہ آیت نصاریٰ کے باب میں ہے وہ سمجھتے تھے کہ حضرت عیسیٰ نے خود اپنے تئیں خدا کہا اور اپنی پرستش کا حکم کیا ف ۷ یعنی خدا پرست یا لوگوں کو تعلیم و تربیت کرنیوالے یا عالم باعمل ف ۸ تو جیسے ... تم اس رستے عالم باعمل تھے اب بھی ویسے ہی بنے رہو ف ۹ مراد یہ ہے کہ خدا اور اس کے ملنے کے بعد یہ کہنا کہ کافر ہو جاؤ ... یہودی بھی مسلمان نہیں ہوتے تھے مگر ایک خدا کو مانتے تھے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تہمت جوڑی کہ آپ اپنے تئیں پجوانا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اسکا رد کیا کہ نبی کی یہ شان نہیں ف ۱۰ توحید اسلام اور شرک سے بیزار ... ف ۱۱ زمین والوں سے مراد ہیں اللہ زمین والوں سے مسلمان اور حدیث میں ہے آسمان میں فرشتوں نے ... اطاعت کی زمین میں انصار اور عبد القیس کے لوگوں نے خوشی سے ... بعض لوگ تو دل کی خوشی سے مسلمان ہوئے بعض زور سے قتل یا قید ...

(باقی در حاشیہ)

إِن تُطِيعُوا فَرِيقًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ يَرُدُّوكُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كَافِرِينَ ۝ وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنتُمْ تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ آيَاتُ اللَّهِ وَفِيكُمْ رَسُولُهُ ۗ وَمَن يَعْتَصِم بِاللَّهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝

گروہ کا کہنا سنوگے تو وہ ایمان لائے پیچھے پھر تم کو کافر بنا دینگے ف۱ اور تم کیونکر کافر بنوگے حالانکہ اللہ تعالیٰ کی آیتیں تم کو پڑھکر سنائی جاتی ہیں اور اس کا پیغمبر تم میں موجود ہے (یعنے حضرت محمدؐ) اور جو کوئی اللہ کی پناہ لے (اُس کے دین اور شریعت کو مضبوطی کے ساتھ تھامے) وہ سیدھے رستے پر لگ گیا ف۲

۴ آل عمران ۳

وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُم ۚ مِّنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ لَن يَضُرُّوكُمْ إِلَّا أَذًى ۖ وَإِن يُقَاتِلُوكُمْ يُوَلُّوكُمُ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنصَرُونَ ۝ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَ مَا ثُقِفُوا إِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللَّهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ الْأَنبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۚ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ۝ لَيْسُوا سَوَاءً ۗ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ ۝ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَأُولَٰئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ وَمَا يَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَن يُكْفَرُوهُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ ۝

اگر (تمھاری طرح) کتاب والے (یہود اور نصاریٰ بھی) ایمان لاتے تو اُنکے حق میں (اس دنیا کی حکومت اور دولت سے) بہتر ہوتا اُنمیں تھوڑے تو ایماندار ہیں اور اکثر نافرمان ہیں ف۳ وہ (یعنے یہود) ستانے کے سوا اور کوئی تمہارا بڑا نقصان نہیں کرسکتے ف۴ اور اگر تم سے لڑینگے تو بھاگتے ہی بن پڑیگی ف۵ اور اُنکو (آیندہ کبھی) فتح نصیب نہ ہوگی ف۶ اُنکی قسمت میں ذلت ہی جہاں دیکھیے ف۷ مگر جب اللہ کی پناہ میں آجائیں ف۸ یا لوگوں کی پناہ میں اور خدا تعالیٰ کے غضب میں پڑ گئے اور محتاجی اُنکو لگ گئی (یعنے جزیہ دینا پڑا مفلس ہو گئے یا ذلیل و خوار ہیے) (سب خرابیاں) اس وجہ سے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے (جیسے رجم کی آیت کا) اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے رہے ف۹ اس وجہ سے کہ وہ نافرمان تھے اور حد سے زیادہ بڑھ گئے تھے ف۱۰ سب کتاب والے برابر نہیں ہیں (یعنے سب ایک طرح کے نہیں ہیں) اُن میں بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ کے حکم پر قائم ہیں ف۱۱ اللہ کی آیتوں کو رات کے وقت پڑھتے ہیں اور سجدے کرتے ہیں ف۱۲ وہ اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لاتے ہیں اور اچھے کام کرنے کو کہتے ہیں اور برے کاموں سے منع کرتے ہیں اور نیک کاموں کو جلد بجا لاتے ہیں ف۱۳ اور یہی لوگ نیک بخت ہیں (اللہ کے نزدیک اُنکا شمار صالحین میں ہے) اور جو نیکی وہ کرینگے ہرگز یہ نہ ہوگا کہ اُس کے ثواب سے محروم رہیں گے اور اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو جانتا ہے ف۱۴

ف۱ شاہ عبد القادر صاحب نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کے شبہوں کا جواب دیکر مسلمانوں کو فرمایا کہ تم بات مت سنو یہی علاج ہے نہیں تو شبہے سنتے سنتے اپنی راہ سے بہک جاؤ گے اب بھی مسلمان کو چاہیے کہ شبہے والوں کی بات نہ سنے اس میں دین کی سلامتی ہے اور جھگڑنے سے شبہے بڑھتے ہیں ۱۲ ف۲ یعنے یہودی تو یہ چاہتے ہیں کہ تم کو کافر بنا دیں مگر قرآن تم لوگوں میں اترتا رہتا ہے اور نبی تم میں موجود ہیں ان باتوں کے ساتھ عقل سے بعید ہے کہ تم پھر کافر ہو جاؤ اور اللہ اور نبی کو چھوڑ کر دشمنوں کی بات مان لو ۱۲ ف۳ یعنے کافر ہیں اللہ تعالیٰ کی شریعت اور اُسکے رسول کا انکار کرتے ہیں تھوڑے ایماندار ہیں جیسے عبد اللہ بن سلام وغیرہ کہتے ہیں یہود نے صحابہ سے کہا کہ اللہ کی قسم ہم سب سے افضل ہیں اور ہمارا دین سب دینوں سے بہتر ہے تب یہ آیت اتری ۱۲ ف۴ بڑا نقصان جنگ ہے اور ستانا یہ ہے کہ پیٹھ پیچھے گالیاں دیں چغلخوری کریں مسلمانوں کے دلوں میں شبہے ڈالیں آیتوں پر طعن کریں رسول اللہ پر اعتراض کریں ۱۲ ف۵ یعنے مسلمانوں پر وہ کبھی غالب نہ ہونگے بلکہ ہمیشہ ہر جنگ میں شکست دینگے اس آیت میں بڑا معجزہ ہے قرآن شریف کا کہ اللہ تعالیٰ نے جیسی خبر دی تھی ویسا ہی ہوا یہود کو مسلمانوں پر اس کے بعد کبھی کوئی فتح نہیں ہوئی ۱۲ ف۶ یعنے اللہ نے اُنکی تقدیر میں ذلت و خواری لکھ دی ہے جہاں ہیں مسلمانوں کے ملک میں یا نصاریٰ کی حکومت میں ہر جگہ رعایا ہیں کہیں بادشاہ یا رئیس نہیں ہیں ۱۲ ف۷ اللہ تعالیٰ کی پناہ یہ ہے کہ مسلمان ہو جائیں لوگوں کی پناہ یہ ہے کہ اُن سے عہد و پیمان کریں جزیہ دینا قبول کریں ۱۲ ف۸ یعنی اُن کے باپ دادا نے قتل کیا اور یہ اُنکو اچھا کہتے ہیں اُنکے کاموں سے راضی ہیں تو یہ بھی قاتل ہیں ۱۲ ف۹ تو نافرمانی اور گناہ کا یہ اثر ہوا کہ کفر کرنے اور پیغمبروں کو مارنے اور کفر اور پیغمبروں کے قتل کا یہ نتیجہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا غضب اترا ذلیل اور محتاج ہو گئے حکومت اور ریاست چھین گئی ۱۲ ف۱۰ یہ سیدھی راہ پر ہیں یا نماز میں کھڑے ہیں ۱۲ ف۱۱ یعنے تہجد یا عشا کی نماز میں قرآن پڑھتے ہیں اور بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو رات کے وقت نماز میں پڑھتے ہیں اور سجدے سے نماز مراد لی ہے کیونکہ سجدہ میں قرآن کا پڑھنا جائز نہیں مطلب یہ ہے کہ وہ مسلمان ہو گئے ہیں اور عشاء یا تہجد کی نماز میں قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں کیونکہ یہودیوں کے دین میں سجدہ نہیں ہے یا یہ آیت اُس وقت اتری جب یہودیوں نے کہا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ لوگ ایمان لائے ہیں جو تمام یہودیوں میں خراب اور کمینے ہیں جیسے عبد اللہ بن سلام وغیرہ اللہ نے اُنکا رد کیا اور فرمایا یہ لوگ تو اہل حق پر قائم اور اللہ کی عبادت میں مصروف ہیں ۱۲

(باقی در ضمیمہ)

۴	اٰلِ عمران	۱۹	لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝	۳۳ البتہ اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کی بات سن لی جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ محتاج ہے اور ہم مالدار ہیں ف ہم اُنکی اس بات کو اور پیغمبروں کے ناحق قتل کرنے کو اب لکھ رکھیں گے اور (قیامت کے دن) سزا میں کہیں گے جلانے والا عذاب چکھو ف
〃	〃	۰	اَلَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَاۤ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ۗ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝	۳۴ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے کہا بیشک اللہ نے ہم سے کہہ رکھا ہو کہ ہم کسی پیغمبر کو نہ مانیں (یعنے سچا پیغمبر نہ جانیں) جبتک وہ ایسی نیاز ہمکو نہ دکھلائے جس کو آگ (آسمان سے) آکر کھا جاوے ف (اے پیغمبر انکے جواب میں) کہدے تمہارے پاس تو کئی پیغمبر مجھ سے پہلے کھلی نشانیاں اور یہ نشانی بھی جو تمنے کہی ہے لیکر آئے جیسے حضرت یحییٰ حضرت شعیا وغیرہ) پھر اگر تم سچے تھے ف تو اُن کو مار کیوں ڈالا
〃	〃	۰	وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۡ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۗ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ۝	۳۵ اور اے پیغمبر وہ وقت یاد کر جب اللہ تعالیٰ نے کتاب والوں سے (انکے پیغمبروں کے ذریعہ سے) عہد لیا کہ تم اُس کتاب کو (جو تم کو دی گئی) لوگوں سے (صاف صاف) بیان کر دینا اور چھپانا نہیں پھر انہوں نے اس عہد کو پیٹھ پیچھے پھینکدیا ف اور اسکے بدل تھوڑا مول لینے لگے ف کیا ہی برا مول لے رہے ہیں
〃	〃	۲۰	وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۗ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝	۳۶ اور کتاب والوں میں بھی بعضے لوگ ایسے ہیں جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور اُس پر جو تم پر اترا (یعنے قرآن پر) اور جو ان پر اترا (یعنے توریت اور انجیل پر) اللہ سے ڈرتے رہتے ہیں اللہ کی آیتوں پر تھوڑا مول نہیں لیتے (انکو چھپاتے نہیں نہ اُن میں دنیا کی طمع سے تحریف کرتے ہیں) انہی لوگوں کا اُنکے پروردگار کے پاس انکا اجر ملیگا ف بیشک اللہ تعالیٰ جلد حساب کرنیوالا ہے ف
۵	النّسآء	۰	اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ۝ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ۗ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ۝ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا	۳۷ (اے پیغمبر) کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب (توراۃ) کا ایک حصہ دیا گیا تھا وہ (ہدایت کے بدل) گمراہی مول لیتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی گمراہ ہو جاؤ ف اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے (اُس نے بتا دیا تو اُن سے بچے رہو) اور اللہ تعالیٰ بس ہے حامی اور اللہ تعالیٰ بس ہے مددگار ف (یہ دشمن تمہارے) یہودیوں میں سے (یا یہودیوں میں) بعضے ایسے بھی ہیں جو لفظوں کو اپنے مقاموں سے بدلدیتے

ف جب یہ آیت اتری اللہ تعالیٰ کو کون قرض حسنہ دیتا ہے تو یہودی مردود کہنے لگے اللہ تعالیٰ محتاج ہے اور ہم مالدار ہیں جب تو ہم سے قرض مانگتا ہے اس وقت یہ آیت اتری ف یعنی دوزخ کا عذاب جو جلانے والا اور تکلیف دینے والا ہے ف بنی اسرائیل کے بعضے پیغمبروں کو یہ معجزہ دیا گیا تھا کہ انکی اُمت کے لوگ جو قربانی اور نذر و نیاز نکالتے تھے وہ کرتے تو وہ میدان میں رکھ دی جاتی پھر پیغمبر دعا کرتے اگر آسمان سے آگ اتر کر اسکو جلا دیتی تو یہ سمجھتے کہ نیاز اللہ کی درگاہ میں قبول ہوئی حضرت یحییٰ اور حضرت شعیا علیہم السلام پیغمبروں کے وقت میں ایسا ہوا یہودی ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی یہی نشانی مانگتے تھے اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا کہ اُس نے ایسا فرما دیا ہے کہ تم کسی نبی کو اس وقت تک ماننا جب تک یہ نشانی دکھلا نہ دے حالانکہ اللہ نے کہیں ایسا نہیں فرمایا تھا بلکہ ہر ایک نبی کو اپنے وقت کے مناسب جدا جدا معجزے اور نشان دیے گئے یہ آگ کا اترنا حضرت عیسیٰ نے بھی نہیں دکھلایا ف آسمان سے آگ اتر کر نیاز کو جلا دینا ف اس ہونے میں کچھ بھی وہ نشان لیکر آئے ہم اسکو مانیں گے ف یہود اور نصاریٰ ف اسکا کچھ خیال نہ کیا فراغت سے کتاب کو چھپا رکھا اسکے مضمون بدل دیئے ف دنیا کے ذریعے سے حقیقت فائدہ کے لیے کتاب میں تحریف کرنے لگے ف حدیث میں ہے کہ جب نجاشی حبش کا بادشاہ مر گیا آپ نے فرمایا اُس پر نماز پڑھو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک حبشی غلام پر ہم نماز پڑھیں تب یہ آیت اتری نجاشی گو ظاہر میں نصرانی تھا مگر دل سے مسلمان ہو گیا تھا بہت شوق سے قرآن سنتا تھا اور روتا تھا مسلمانوں کو بڑی خاطر سے اپنے ملک میں جگہ دی تھی ف یعنی قیامت کے دن میں ساری دنیا کا حساب لیگا ف یہ خطاب ہے تمام مومنوں کو یعنے خود تو گمراہ ہوئے ہیں تم کو بھی بہکا کر گمراہ کرنا چاہتے ہیں ف جب وہ حامی اور مددگار ہے تو تم کو کسی کی دشمنی سے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا اُسی پر بھروسا کرو اور اُس کے سوا کسی کو نہ حامی بناؤ نہ اُس سے مدد چاہو

وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَ
طَعْنًا فِي الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا
وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا
لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ
فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا
لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا
فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا
لَعَنَّاۤ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ
مَفْعُوْلًا ۝
۵ النساء ۷ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ
يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ اُنْظُرْ
كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَكَفٰى
بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝
۸ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ
يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ
لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰۤؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ
اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ۝
اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا
يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ۝ اَمْ يَحْسُدُوْنَ
النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ
فَقَدْ اٰتَيْنَاۤ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ
وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ

دیتے ہیں ف۱ اور زبانوں کو مروڑ کر اور دین پر طعنہ کرنے کو کہتے ہیں ہم نے
سنا اور نہ مانا ف۲ اور سنو تم کو کوئی نہ سناوے ف۳ اور راعنا ف۴ اور اگر وہ (ان
لفظوں کے بدل) یوں کہتے ہمنے سنا اور مان لیا (سنا اور نہ مانا
کے بدل) اور سنو (سنو تمکو کوئی نہ سناوے کے بدل) اور انظرنا (راعنا
کے بدل) تو یہ انکے حق میں بہتر اور درست ہوتا ف۵ مگر انپر تو کفر کی وجہ
سے اللہ نے پھٹکار کر دی ہے وہ ایمان نہیں لانے کے مگر تھوڑا سا ف۶
کتاب والو (یہود) یو ہمنے جو (قرآن) اتارا اسپر ایمان لاؤ وہ اس کتاب
کو سچ بتاتا ہے جو تمہارے پاس ہے (یعنے تورات کو) اس سے پہلے کہ
ہم کو بیٹ کر گدی طرح (صاف سپاٹ) کر دیں ف۷ یا انپر پھٹکار کریں جیسے ہفتے
والوں پر پھٹکار کی تھی ف۸ اور خدا کا حکم تو ہو کر رہے گا ف۹
(اے پیغمبر) کیا تونے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے تئیں آپ پاک (اور
مقدس) کہتے ہیں (یہ سب غلط ہے) بلکہ اللہ جسکو چاہتا ہے پاک (اور
مقدس) کرتا ہے ف۱۰ اور ایک تاگے برابر بھی انپر ظلم نہ ہوگا (اے پیغمبر) دیکھ اللہ پر کیسا
جھوٹ باندھتے ہیں اور یہی (یعنے یہ جھوٹ) کھلا گناہ ہونیکے لئے بس کرتا ہے
(اے پیغمبر) کیا تونے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنکو (اللہ تعالیٰ کی) کتاب
کا ایک حصہ ملا وہ بت اور شیطان کو ماننے لگے اور کافروں
(مکے کے مشرکوں) کو کہتے ہیں کہ مسلمانوں سے تو یہ زیادہ ٹھیک
راہ پر ہیں ف۱۲ انہیں لوگوں پر اللہ نے پھٹکار کی ہے اور جس کو اللہ
پھٹکارے اسکا کوئی مددگار تو نہ پاوے گا (جو اسکو عذاب سے بچاوے)
بھلا انکے پاس سلطنت کا کوئی حصہ ہے اگر ہو تو لوگوں کو کھجور
کی گٹھلی کے شگاف کے برابر نہ دیں ف۱۳ یا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل
سے لوگوں کو دیا ف۱۴ اسپر جلتے ہیں ف۱۵ تو (یہ کوئی نئی بات نہیں) ہمنے
ابراہیم کی اولاد (داؤد اور سلیمان) کو کتاب اور پیغمبری دی
تھی اور ہم نے ان کو بڑی سلطنت بھی دی تھی ف۱۶ پھر ان میں سے ف۱۷

ف۱ یعنی ایک لفظ کو نکال کر اسکی جگہ دوسرا لفظ رکھ دیتے ہیں یہ تحریف لفظی ہے امام شوکانی نے کہا کہ تورات میں بعض مقامات میں تحریف لفظی بھی ہوئی ہے جیسے اس مقام پر کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم سے فرمایا اپنے بڑے اکلوتے بیٹے کو ذبح کر اسحاق کو اسحاق کا لفظ یہود نے بڑھا دیا ہے پھر اسکی دس دلیلیں بیان کیں ہیں ف۲ سنا تو پکار کر کہتے اور نہ مانا آہستہ سے کہتے دین پر طعنہ کرنے کو یعنے یہودی کہتے تھے اگر یہ سچے پیغمبر ہوتے تو ہمارے دل کی چوری انکو معلوم ہو جاتی ایسا ہی ہوا کہ اللہ نے انکی شرارت اور بدنفسی پر اپنے پیغمبر کو مطلع کر دیا ف۳ تم کو کوئی نہ سناوے اسکے ایک اچھے معنے ہو سکتے ہیں کہ خدا تم کو ایسی حکومت اور طاقت دے کہ تم کو کوئی شخص بری بات نہ سنا سکے لیکن برے معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ خدا کرے تم بہرے ہو جاؤ یا مر جاؤ کوئی تم کو کچھ نہ سنا سکے یہود مردود اس لفظ کو بولکر برے معنے مراد لیتے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوستے اور ظاہر میں یہ حیلہ کرتے کہ ہماری مراد اچھے معنے ہے ف۴ اسکا بیان پہلے بقرہ کے بارہویں رکوع کی آیت میں گذر چکا ہے ظاہر میں راعنا کا معنے یہ تھا کہ ہماری بات سنو لیکن یہود اسکو ایسا مروڑ کر کہتے راعینا ہو جاتا جو گالی ہے ف۵ انظرنا کے بھی معنے یہی ہیں کہ ہمکو سمجھ لیجئے دو جلدی نہ کرو پھر اسکو چھوڑ کر راعنا کا لفظ بولنا جس میں گالی نکلتی ہے یہ شرارت اور ایسی ترکیب کیا کرتے جو عقلمندوں کے نزدیک نہایت مذموم اور بزدلی اور نامردی کی دلیل ہے ف۶ یعنے ایک آدھ کتاب کو مانینگے یا ایک آدھ رسول کو باقی سب کتابوں اور پیغمبروں کا انکار کرینگے جیسے یہود کہتے تھے کہ صرف تورات کو وہ بھی نہ پوری طرح سے کچھ مانتے تھے اور انجیل اور قرآن شریف دونوں کا انکار کرتے ف۷ منہ کو سپاٹ یعنی ناک آنکھ سب خط سب مٹ دیں اور وہ گدی کی طرح یکساں ایک برابر ہو جاوے ف۸ اللہ تعالیٰ نے انکو بندر بنا دیا جیسے سورہ بقرہ کے ساتویں رکوع کی آیت میں گذر چکا ہے ہفتہ والوں سے وہی لوگ مراد ہیں جنکو ہفتے کے دن شکار کرنے کی ممانعت ہوئی تھی سورہ اعراف میں بھی انکا مفصل ذکر آویگا انشاءاللہ تعالیٰ ف۹ وہ کسی کے روکے رکنے والا نہیں ف۱۰ مراد یہودی لوگ ہیں جو اپنے تئیں اسکا بیٹا اور محبوب کہتے تھے ف۱۱ کعب بن اشرف اور اسکے ساتھی یہودی ۱۲ (باقی در صفحہ)

		مُلْكًا عَظِيْمًا ۝ فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ۭ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ۝	کوئی تو اس پر ف ایمان لایا۔ اور کوئی اس پر ایمان لانے سے رک رہا (یا لوگوں کو روک دیا) اُس کو دوزخ کی دہکتی آگ بس کافی ہے
۰	النساء ۴	۱۸ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ۭ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝	ف۲ نہ تمہاری آرزو سے ہو سکتا ہے ف۳ نہ کتاب والوں (یہود اور نصاری) کی آرزو سے (بلکہ) جو کوئی برا کام کریگا اسکی سزا پائیگا (مسلمان ہو یا یہودی ہو یا نصرانی) اور اللہ کو سوا اسکو کوئی حمایتی ملے گا نہ مددگار
۵	"	۱۹ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ۝	اور ہم نے اُن لوگوں کو جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی ف۴ اور خود تم کو بھی یہ حکم دیا ہے کہ اللہ تعالی سے ڈرتے رہو ف۵ اور اگر کفر کروگے تو (خدا تعالی کو کچھ پرواہ نہیں) اللہ تعالی ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اسی بے نیاز ہے ف۶ خوبیوں والا ف۷
۶	"	۲۰ يَسْــَٔــلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَاۗءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝	ف۸ (اے پیغمبر) کتاب والے (یہود) تجھ سے (ایک نشانی) مانگتے ہیں کہ تو آسمان سے اُنپر ایک (آسمانی خط کی لکھی لکھائی) کتاب اتار لائے (تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں) ان لوگوں نے (یعنے انکے باپ دادوں نے) موسیٰ سے اس سے بھی بڑی نشانی چاہی کہنے لگے اللہ تعالی کو سامنے لاکر ہم کو دکھا آخر ان کی شرارت پر بجلی نے اُن کو آدبوچا ف۹ پھر ایسی کھلی نشانیاں انکے پاس آجانے پر بھی وہ بچھڑا لے بیٹھے (اُس کو پوجنے لگے) ف۱۰ ہم نے اس سے بھی درگذر کی اور موسیٰ کو کھلم کھلا (ان پر) غلبہ دیا ف۱۱ اور ہم نے اُن کا قول لینے کے لئے ف۱۲ طور پہاڑ کو ان پر (یعنے انکے سروں پر) اونچا کیا اور سائبان کی طرح اُنپر چھا گیا اور ہم نے اُن سے کہا کہ (بستی کے) دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے (جھکے ہوئے) جاؤ اور ہم نے ان سے کہا کہ ہفتہ کے دن زیادتی نہ کرو (شکار نہ کرو) اور ہم نے اُن سے پکا قول لیا ف۱۳ تو انہوں نے جو اپنا اقرار توڑا اور اللہ کی آیتوں کا انکار کیا اور پیغمبروں کو ناحق قتل کیا اور کہنے لگے ہمارے دل غلاف چڑھے ہوئے ہیں ف۱۴ حالانکہ ف۱۵ اللہ نے کفر کی وجہ سے اُنپر مہر کردی ف۱۶ وہ ایمان نہ لائینگے مگر تھوڑے ف۱۶

ف۱ یعنی اس دین پر یا محمدی پیغمبر پر یا ابراہیم اور داؤد اور سلیمان پر ۔ ف۲ سلطنت پر کہ داؤد اور سلیمان بنی اسرائیل میں سے تھے اور سب بنی اسرائیل انپر ایمان نہیں لائے کوئی لایا کوئی نہ لایا تو تم کو کیا رنج ہے اگر بنی اسرائیل تم پر ایمان نہ لاویں کیونکہ تم تو بنی اسرائیل میں سے نہیں ہو یہ ایسے شریر لوگ ہیں کہ اپنی قوم کے پیغمبروں پر بھی ایمان نہیں لائے ۔ ف۳ مطلب یہ ہوا کہ جیسا تم چاہتے ہو ویسا اللہ تعالی کا قرب حاصل ہونا ۔ ف۴ یعنے یہود اور نصاری کو ۔ ف۵ اسکو ایک جانو اور اسکا حکم مانو اور اس کے عذاب اور غصہ سے ڈرتے رہو ۔ ف۶ اسکو کسی کی کچھ حاجت نہیں ۔ ف۷ کوئی اسکی تعریف کرے یا نہ کرے سب طرح وہ تعریف کے لائق ہے ۔ ف۸ یہود کو آنحضرتؐ پر ایمان لانا تو منظور نہ تھا مگر کٹ حجتی اور شرارت کی راہ سے ایک نئی بات نکالتے آپ سے درخواست کرنے لگے کہ اگر تم سچے پیغمبر ہو تو آسمان پر چڑھ جاؤ اور وہاں سے ایک کتاب لیکر آؤ جس میں تمہاری تصدیق لکھی ہو تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری کہ اس قوم کا یہی حال ہے یہ کوئی ایسی بڑی بات نہیں حضرت موسیٰ سے انکے باپ دادا نے اس سے بڑی بات کی درخواست کی تھی کہ اللہ کو سامنے لاکر دکھا دیں آخر اللہ کا غضب اترا اور بجلی گر کر سب ہلاک ہوگئے گو آخرت میں اللہ تعالی اپنا دیدار مومنوں کو کرا دیگا جیسے صحیح حدیثوں سے ثابت ہے مگر دنیا میں اسکا دیکھنا ان آنکھوں سے جائز نہیں خود حضرت موسیٰ نہ دیکھ سکے تو یہ لوگ کیسے دیکھ سکتے ۔ ف۹ معجزے عصا اور ید بیضا سمندر کا پھٹ جانا اور یہی خدا کی قدرت کی ایک بڑی نشانی دیکھ چکے تھے کہ بجلی گر کر مرگئے پھر حضرت موسیٰ کی دعا سے زندہ ہوئے ۔ ف۱۰ یہاں تک کہ حضرت موسیٰ کے فرمانے سے وہ اپنے قتل پر مستعد ہوئے اور بہت سے قتل ہوگئے یہ قصہ اوپر سورہ بقرہ کے چھٹے رکوع میں گذر چکا ہے ۔ ف۱۱ کہ وہ ضرور تورات پر عمل کرینگے ۔ ف۱۲ اقرار کریں کہ ہم جو کچھ تورات میں ہے اسکے احکام پر قائم رہینگے اور اقرار کے خلاف کیا ۔ ف۱۳ مگر اس اقرار کا انہوں نے خلاف کیا تو اب جو کہتے ہیں کہ اگر آسمان سے تو کتاب اتار لاوے تو ہم ایمان لاوینگے اسکا کیا اعتبار ہے اس آیت میں جو جو باتیں مذکور ہیں انکا مفصل حال سورہ بقرہ کے چھٹے اور آٹھویں رکوع میں گذر چکا ہے ۔ (باقی در ضمیمہ)

۶ | النساء | ۲۲

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا
عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۙ وَّاَخْذِهِمُ
الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ
النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ
مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ
فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ
وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ
وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ
سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

۲۳ تو یہودیوں کی شرارت کی وجہ سے ہم نے اُن پر چند پاکیزہ چیزیں ف۲ جو پہلے
حلال تھیں حرام کر دیں اور اس وجہ سے بھی کہ وہ خدا کی راہ سے (لوگوں
کو) بہت روکتے تھے ف۳ اور اُن کے سود کھانے کی وجہ سے حالانکہ
سود کھانا اُن کو منع ہوا تھا اور لوگوں کا مال ناحق کھا جانے کی وجہ
سے اور جو اُن میں کافر ہیں اُن کے لیے ہم نے تکلیف کا عذاب تیار
رکھا ہے ف۴ لیکن جو اُن میں (یہودیوں میں) پکے عالم ہیں ف۵ اور
ایماندار ف۶ وہ اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں جو تجھ پر اتری (قرآن پر)
اور اُس کتاب پر جو تجھ سے پہلے اتری (تورات اور انجیل وغیرہ پر) اور
ف۷ درستی سے نماز ادا کرنے والے اور زکوٰۃ دینے والے اور اللہ
تعالیٰ اور پچھلے دن پر ایمان لانے والے یہی وہ لوگ ہیں جن کو
ہم بڑا ثواب دینے والے ہیں ف۸

۶ | المائدۃ | ۳

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۚ
وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ
اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ
وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ
وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا
حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ
وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ
فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ ۝ فَبِمَا نَقْضِهِمْ
مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ
قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ
وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ
تَطَّلِعُ عَلٰي خَاۗىِٕنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا

۲۴ اور اللہ تعالیٰ (مسلمانو تم سے پہلے) بنی اسرائیل سے اقرار لے چکا ہے
اور ہم نے اُن میں بارہ نقیب (سردار) مقرر کیے تھے ف۹ اور اللہ نے بنی
اسرائیل سے فرمایا میں قسم ہے تمہارے ساتھ ہوں ف۱۰ اگر تم نماز کو درستی
سے ادا کرو گے اور زکوٰۃ دیا کرو گے اور میرے پیغمبروں پر ایمان لاؤ گے
(جو پیغمبر میں بھیجوں) اور اُن کی عزت کرتے رہو گے ف۱۱ اور اللہ کو قرض حسن
دیتے رہو گے ف۱۲ تو میں ضرور تمہارے گناہ تم پر سے اتار دوں گا (معاف کر
دوں گا) اور تم کو (آخرت میں) اُن باغوں میں لے جاؤں گا جن کے تلے نہریں
بہ رہی ہیں پھر جو کوئی ایسا (پکا) اقرار کر کے تم میں سے پلٹ جائے
تو وہ سیدھے رستے سے بہک گیا پھر اُن لوگوں نے جو اپنا اقرار توڑا
اسی وجہ سے ہم نے اُن کو پھٹکار دیا اور اُن کے دل سخت کر دیے ف۱۳ وہ (تورات
شریف کے) لفظوں کو اپنے ٹھکانے سے بدل دیتے ہیں ف۱۴ اور جو نصیحت
اُن کو کی گئی تھی اُس میں سے ایک حصہ بھلا بیٹھے ف۱۵ اور چند آدمیوں کے
سوا ف۱۶ ہمیشہ ایک نہ ایک اُن کی چوری تجھ کو معلوم ہوتی رہے گی

ف۱ مثلاً چربی اور بعض اونٹ کا گوشت ہوگا دینی کی خواہش ۔ ف۲ جن کا بیان سورۂ انعام میں آئے گا ۔ ف۳ نہ آپ ایمان لاتے نہ اوروں کو ایمان لانے دیتے ۔ ف۴ لیکن جو ایمان لے آوینگے اُن کو اللہ عذاب سے بچا دیگا ناحق مال کھا جانا جیسے رشوت جوا دغا و فریب سے ۔ ف۵ جیسے دلیل پر عمل کرنے والے اگلی لکیر کے فقیر ۔ ف۶ ایسی یہودیوں میں سے یا صحابہ مراد ہیں ۔ ف۷ وہ پکے عالم اور ایماندار کیسے عمدہ لوگ ہیں ۔ ف۸ پہلے اُن لوگوں کی یہ صفت بیان کی کہ وہ قرآن اور اگلی کتابوں سب پر ایمان لاتے ہیں پھر یہ بیان کیا کہ اللہ اور پچھلے دن پر بھی ایمان لاتے ہیں حالانکہ اللہ پر ایمان لانا سب سے مقدم ہے اسکی یہ وجہ ہے کہ اس آیت میں اور اس سے پہلی کی آیتوں میں یہی ذکر ہو رہا ہے کہ یہود اور نصاریٰ ایک کتاب اور ایک پیغمبر کو مانتے ہیں دوسری کو نہیں مانتے تو تمام کتابوں پر ایمان لانا یہی عمدہ ہے آیت کا ابن مسعود نے یوں پڑھا ہے والمقیمون الصلوٰۃ تو ترجمہ صاف ہوگا یعنی اور ایمان دار وہ تو ایمان لاتے ہیں اس کتاب پر جو تجھ پر اتری اور اس کتاب پر جو تجھ سے پہلے اتری اور درستی سے ادا کرنے والے نماز کے اور زکوٰۃ دینے والے اخیر تک اور جن لوگوں نے والمقیمین پڑھا ہے وہ کہتے ہیں یہی فصیح ہے جیسے سیبویہ نے کہا ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور ایماندار وہ تو ایمان لاتے ہیں اس کتاب پر جو تجھ پر اتری اور اس کتاب پر جو تجھ سے پہلے اتری اور درستی سے نماز ادا کرنے پر یعنی نماز کو فرض ہونے پر بھی ایمان رکھتے ہیں ۔ ف۹ بنی اسرائیل میں بارہ خاندان تھے ہر خاندان والوں کے اوپر ایک ایک نقیب مقرر ہوا جو اپنے لوگوں کی طرف سے اس بات کا ضامن تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرینگے بعضوں نے کہا حضرت موسیٰ جب شام کے قریب پہنچے تو ان بارہ شخصوں کو جنگی کافروں کا جاسوس بنایا کہ اُن کی پوری خبر لاویں ان لوگوں نے آ کر کافروں کی زور و قوت کا حال سب سے کہہ دیا حالانکہ حضرت موسیٰ نے ہر کسی کو حکم کیا تھا کہ صرف مجھ سے اکیلے میں جو حال ہے وہ بیان کرنا بنی اسرائیل سے نہ کہنا نتیجہ یہ ہوا کہ بنی اسرائیل ہمت ہار گئے اور حضرت موسیٰ سے کہنے لگے تم اور تمہارا پروردگار دونوں جا کر اُن کافروں سے لڑو ہم میں تو اُن سے لڑنے کی طاقت نہیں ہے ۔ ف۱۰ یعنی تمہاری مدد کروں گا ۔ ف۱۱ یا اُن کی مدد کرتے رہو گے ۔ ف۱۲ یعنی نیک کاموں میں پیسہ خرچ کرو گے ۔ (باقی در ضمیمہ)

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۞ وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللَّهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ۞ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِّمَّا كُنتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ قَدْ جَاءَكُم مِّنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ ۞ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ	تو (بالفعل) اُن کا قصور معاف کر اور اُن سے درگذر کر ف کیونکہ اللہ تو نیکوں سے محبت رکھتا ہے ف اور جو لوگ کہتے ہیں ہم نصاریٰ ہیں ف اُن سے (بھی) ہم نے اقرار لیا تھا (جیسے بنی اسرائیل سے لیا تھا) پھر جو نصیحت اُن کو کی گئی تھی اُس کا ایک حصہ وہ بھی بھلا بیٹھے آخر (اسکی سزا یہ ہوئی) ہم نے اُن میں قیامت تک عداوت اور دشمنی ڈالدی اور آخر (قیامت میں) اللہ اُن کو جو کچھ وہ (دنیا میں) کرتے رہے بتلا دیگا ف کتاب والو تمہارے پاس ہمارا رسول (محمد) آیا ہے بہت سی باتیں کتاب (تورات اور انجیل) کی جو تم چھپاتے تھے اُن کو کھول کر بیان کرتا ہے ف اور بہت سی باتیں چھوڑ بھی دیتا ہے ف بیشک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے پاس نور آیا ہے ف اور قرآن جو بیان کرنے والا ہے ف اللہ تعالیٰ اس (پیغمبر) اس نور یا کتاب سے، اُن لوگوں کو جو اُس کی مرضی پر چلتے ہیں (دوزخ سے) بچاؤ کی راہیں دکھلاتا ہے اور اندھیرے (کفر سے) اُن کو نکال کر اپنے حکم سے اجالے (اسلام) میں لاتا ہے اور اُن کو (شریعت کا) سیدھا رستہ ف بتلاتا ہے
٦	المائدۃ	٣	١٨ وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ ۚ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُم بِذُنُوبِكُم ۖ بَلْ أَنتُم بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ۚ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ	١٨ اور یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں ہم خدا تعالیٰ کے بیٹے اور اس کے چہیتے (پیارے) ہیں (اے پیغمبر) کہدے پھر تمہارے گناہوں کے بدلے تم کو عذاب کیوں کرتا ہے ف تم نہ بیٹے ہو نہ چہیتے جو آدمی اُس نے پیدا کیے ہیں اُنہی میں سے تم بھی آدمی ہو وہ جسکو چاہے بخشدے جس کو چاہے عذاب دے
		٧	١٩ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَىٰ فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ أَن تَقُولُوا مَا جَاءَنَا مِن بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ ۖ فَقَدْ جَاءَكُم بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ	١٩ کتاب والو! ہمارا رسول (محمد) تمہارے پاس اُس وقت آیا جب پیغمبروں کا توڑا پڑ گیا تھا ف وہ دین کی باتیں تم سے بیان کرتا ہے ایسا نہ ہو تم کہنے لگو ف ہمارے پاس تو کوئی خوشخبری سنانے والا نہیں آیا نہ ڈرانے والا سو اب تو تمہارے پاس خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا آچکا ف اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے

ف اس لیے کہ جہاد کا حکم نہیں تھا پھر جہاد کی آیت سے یہ منسوخ ہو گئی۔ ف جو قصور معاف کر دیتے ہیں۔ ف حقیقت میں وہ نصاریٰ نہیں ہیں انہوں نے دین کو بدل ڈالا ہے۔ ف آپس میں یا اُن میں اور یہود میں۔ ف اللہ کا فرمانا سچ ہوا نصاریٰ اور یہود میں تو اب تک عداوت اور دشمنی چلی جاتی ہے یہاں تک کہ یہود نصاریٰ کے ملکوں سے بھاگ کر مسلمانوں کے زیر سایہ پناہ لیتے ہیں اور خود نصاریٰ بھی کئی فرقے ہو گئے اور ایک دوسرے کے دشمن اور خون کے پیاسے ہیں مگر اس زمانہ میں نصاریٰ نے ایک عقلمندی اختیار کرلی ہے کہ مسلمانوں کے مقابلہ میں وہ سب ایک ہو جاتے ہیں یا اللہ مسلمانوں کی بھی آنکھ کھولدے کہ وہ نصاریٰ اور مشرکین کے مقابلہ میں سب ملکر ایک ہو جائیں یا ارحم الراحمین۔ ف یعنی حضرت محمد یا دین اسلام۔ ف جس میں نہ افراط ہے نہ تفریط۔ ف کیونکہ کوئی اپنے پیاری کو عذاب نہیں کرتا نہ باپ اپنے بیٹے کو۔ ف یعنی مدت سے کوئی رسول ہم نے نہیں بھیجا تھا حضرت عیسیٰ کو چھ سو برس گذر چکے تھے انکے اور حضرت محمد ﷺ کے درمیان کوئی رسول نہیں آیا ابن عباسؓ نے کہا حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ میں پانسو برس کا فاصلہ تھا لیکن رسولوں کا توڑا نہیں ہوا تھا ایک ہزار رسول بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰ کے بعد آئے۔ ف یا اسلیے کہ تم یہ نہ کہو۔ ف یعنی حضرت محمد ﷺ اب تمہارا کوئی عذر خدا کے پاس باقی نہیں رہا۔ ف جیسے رجم کی آیت۔ ف تو انوں کا قصہ جو بندر ہو گئے تھے۔ ف جن کو تم نے چھپایا تھا اور اُن کے بیان کی ضرورت نہیں پایا یا بہت سے قصور تمہارے معاف کر دیتا ہے۔ ف یعنی دین کے احکام صاف صاف کھول کر بیان کرتا ہے۔

۶	المائدۃ	۴	وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ۝ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۬ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ وَاَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝ قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝	۲۴ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا بھائیو اللہ تعالیٰ نے جو تم پر احسان کیا اسکو یاد کرو اُس نے تم ہی میں کئی نبی پیدا کیے ف۱ اور تم کو (غلامی سے) بادشاہ بنا دیا ف۲ اور تم کو وہ دیا جو دنیا جہان میں کسی کو نہیں دیا ف۳ بھائیو پاک زمین (شام کے ملک یا بیت المقدس یا کوہ طور) میں داخل ہو جاؤ جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھدی ہے ف۴ اور پیٹھ موڑ کر مت پھرو ف۵ پھر الٹے نقصان میں آجاؤ ف۶ وہ کہنے لگے اے موسیٰ وہاں تو بڑے زبردست سخت لوگ رہتے ہیں (یعنے لمبے چوڑے بڑے تن و توش کے) اور ہم تو ہرگز وہاں جانے والے نہیں جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں اگر وہ وہاں سے نکل جائیں تو بے شک ہم داخل ہونگے ف۷ دو آدمی جو خدا سے ڈرتے تھے (یوشع اور کالب) اور خدا تعالیٰ نے اُنپر فضل کیا تھا ف۸ کہنے لگے (ایکبارگی حملہ کرکے) اُنکے دروازے میں گھس پڑو ف۹ جہاں تم دروازے کے اندر گھس گئے پھر تم ہی غالب ہو گئے اور اگر تم کو ایمان ہے تو اللہ پر بھروسا رکھو ف۱۰ کہنے لگے اے موسیٰ ہم تو ہرگز وہاں نہیں جانیکے جبتک وہ لوگ (عمالقہ) وہاں ہیں تو (ایسا کرو) تم جاؤ اور تمہارا پروردگار دونوں لڑو ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے ف۱۱ موسیٰ نے دعا کی پروردگار میرا زور اپنی جان پر چلتا ہے یا اپنے بھائی (ہارون) پر ف۱۲ تو ہمارا ساتھ اس نافرمان قوم سے چھڑا دے ف۱۳ پروردگار نے فرمایا اچھا (انکی سزا یہ ہے) چالیس برس تک اُس ملک میں (بیت المقدس میں) جانا ان کو نصیب نہ ہوگا جنگل میں حیران پھرتے رہیں گے (کسی طرف رستہ نہ ملیگا) تو ایسے نافرمان لوگوں کا رنج مت کر ف۱۴
۵	”	”	مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ	۳۲ اسی وجہ سے ف۱۵ ہمنے بنی اسرائیل کو یہ حکم دیا ف۱۶ کہ جو کوئی بے خون کیے یا ملک میں بے فساد کیے کسی کو (ناحق) مار ڈالے اُس نے گویا سب آدمیوں کو مار ڈالا ف۱۷ اور جس نے ایک کو جلایا

ف۱ جب حضرت موسیٰ اپنے ساتھ کوہ طور پر لیگئے تھے وہ سب نبی ہو گئے یا اللہ نے حضرت موسیٰ کو آئندہ کی خبر کردی کہ انکے بعد بنی اسرائیل میں لگاتار پیغمبر آتے رہینگے ایسا ہی ہوا حضرت عیسیٰ تک برابر ایک کے بعد ایک بلکہ دو دو تین تین پیغمبر ایک ساتھ بھی بنی اسرائیل میں آتے رہے اگرچہ اور قوموں میں بھی اللہ نے پیغمبر بھیجے مگر بنی اسرائیل میں بہت بھیجے ف۲ فرعون کے وقت میں جب بنی اسرائیل مصر میں تھے بڑی ذلت اور خواری سے عمر بسر کرتے اور غلاموں کی طرح فرعون کی قوم یعنے قبطیوں کی خدمتگاری بجالاتے ف۳ سمندر پھٹنا من و سلویٰ اترنا تمہارے دشمنوں کو دم بھر میں تباہ کر دینا ف۴ یعنے وہاں کی حکومت تمہاری قسمت میں لکھی ہے ف۵ یعنے دشمنوں کے مقابلہ سے ڈر کر مت لوٹو سیرا کہنا مانو ف۶ دنیا اور آخرت دونوں برباد کرو ہوا یہ تھا کہ حضرت ابراہیم جب اپنا ملک چھوڑ کر شام کے ملک میں آ کر رہے تھے تو اللہ نے انکو بشارت دی تھی کہ اس ملک میں تیری اولاد بہت پھیلاؤنگا اور یہاں کی حکومت انہیں کو دونگا جب بنی اسرائیل فرعون سے رہائی پاکر مصر سے چلے ف۷ ابن جریر نے روایت کیا ابن عباسؓ سے اللہ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ ان زبردست لوگوں کے ملک میں داخل ہو وہ بنی اسرائیل کو ساتھ لیکر چلے یہاں تک کہ قریب اترے پہلے انہوں نے بارہ جاسوس بھیجے وہ انکا زور اور قوت دیکھ کر آئے حضرت موسیٰ نے ان سے کہا یہ حال کسی سے نہ کہنا مگر انہوں نے اپنے عزیزوں سے کہدیا خبر مشہور ہو گئی صرف دو شخصوں نے یعنے یوشع اور کالب نے یہ حال پوشیدہ رکھا اللہ نے انہیں دو شخصوں کا ذکر آگے کی آیت میں کیا ف۸ انکو ایمان دیا تھا یا راز چھپانے کی توفیق دی تھی ف۹ اور کہیں نکلنے کا رستہ نہ دو یعنے گھیر لو آخر مجبور ہو کر خود بخود شہر چھوڑ دینے پر راضی ہو جاوینگے ف۱۰ وہ کمزوروں کو زبردستوں پر غالب کرتا ہے ف۱۱ آنحضرت جب مدینہ میں تشریف لائے تو انصار نے یہ اقرار کیا تھا کہ اگر کوئی شخص مدینہ میں چڑھ کر آپ پر آویگا تو ہم آپکے ساتھ ہو کر اس سے لڑینگے پھر بدر کی لڑائی ٹھہری جو مدینہ سے کئی منزل کے فاصلہ پر ہوئی آنحضرت کو تردد ہوا کہ دیکھئے انصار کا ساتھ دینا ہی ہوا اُنکو ساتھ لیکر مدینہ سے باہر جا کر لڑنے میں عذر کرتے ہیں انصار نے جب یہ تردد دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپکے ساتھ ہیں آپ کا اگر حکم ہو سمندر میں کود جائیں تو ہم کود جائیں

۶	المائدہ	۹	وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ۚ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ بَعْدَ ذَٰلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ ۝

وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ
جَمِيعًا ۚ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ
ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ بَعْدَ ذَٰلِكَ فِي الْأَرْضِ
لَمُسْرِفُونَ ۝
۵۹ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ هَلْ تَنْقِمُونَ مِنَّا
إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَ
مَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ وَأَنَّ أَكْثَرَكُمْ
فَاسِقُونَ ۝ قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِنْ
ذَٰلِكَ مَثُوبَةً عِنْدَ اللَّهِ ۚ مَنْ لَعَنَهُ اللَّهُ
وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ
وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ ۚ أُولَٰئِكَ
شَرٌّ مَكَانًا وَأَضَلُّ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ۝
وَإِذَا جَاءُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَقَدْ دَخَلُوا
بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوا بِهِ ۚ وَاللَّهُ أَعْلَمُ
بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ ۝ وَتَرَىٰ كَثِيرًا
مِنْهُمْ يُسَارِعُونَ فِي الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ ۝ لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ
وَالْأَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ وَأَكْلِهِمُ
السُّحْتَ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ۝
وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ ۚ
غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا ۘ
بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ
يَشَاءُ ۚ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَا أُنْزِلَ

تو گویا سب آدمیوں کو جلایا ف۱ اور البتہ ہمارے
رسول اُن کے پاس ف۲ کھلی نشانیاں لے کر آئے
اس پر بھی اُن میں بہتیرے حد سے بڑھے ہوئے
ہیں ف۳
۵۹ (اے پیغمبر) کہہ دے کتاب والو تم ہم میں کچھ نہیں مگر یہی عیب
نکالتے ہو نا کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور جو ہم پر اترا (یعنی قرآن مجید
پر) اور جو ہم سے پہلے اترا اُس پر ف۴ ایمان لائے ف۵ اور یہی کہ تم میں
اکثر فاسق (نافرمان) ہیں ف۶ (اے پیغمبر) کہہ دے میں تم کو وہ دین
والے بتلاؤں جنکو اللہ تعالیٰ کے پاس سے برا بدلہ ملنے والا ہے
ف۷ جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ف۸ اور ان پر غصے ہوا اور ان
میں سے کتنوں کو بندر اور سور بنا دیا ف۹ اور جنہوں نے شیطان
(بچھڑے) کو پوجا ف۱۰ یہی لوگ درجے میں بدتر ہیں اور سیدھی راہ
سے بہت بھٹکے ہوئے اور یہ لوگ جب تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے
ہیں ہم ایمان لائے حالانکہ جب آئے تھے اُس وقت بھی کافر تھے
اور جب گئے اُس وقت بھی کافر اور اللہ خوب جانتا ہے جو وہ چھپائے
ہوئے تھے اور (اے پیغمبر) تو ان میں سے بہتیروں کو دیکھتا ہے
وہ جھوٹ بولنے (یا شرک کرنے) اور ظلم اور زیادتی کرنے اور
حرام مال کھا جانے پر دوڑے پڑتے ہیں بیشک برے کام کرتے
ہیں اُنکے مشائخ اور مولوی جھوٹ بولنے اور حرام کا مال کھانے
سے انکو منع کیوں نہیں کرتے بیشک برا کرتے ہیں ف۱۲ اور یہودی
کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ (ان دنوں) تنگ ہے ف۱۳ انہی کے ہاتھ تنگ
ہیں ف۱۴ اور وہ ایسا (بے ادبی کا کلمہ) کہنے پر پھٹکارے گئے ف۱۵ نہیں
اُس کے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں ف۱۶ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے
(اے پیغمبر) جو تیرے پروردگار کی طرف سے تجھ پر اترا ہے (یعنے

ف۱ جلانے سے یہ مطلب ہے کہ کسی کا ناحق خون نہیں کیا ۱۲ ف۲ یعنی بنی اسرائیل کے پاس ۱۲ ف۳ لوگوں پر ظلم اور دست درازی کرتے ہیں ناحق خون کرتے ہیں کھلے کھلے معجزے دیکھ کر بھی اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے پیغمبر کو قتل کرتے ہیں ایمان والوں کو ستاتے ہیں ۱۲ ف۴ یعنے توریت اور انجیل اور زبور اور اگلی کتابوں پر ۱۲ ف۵ اور سب پیغمبروں کو اور ان کی کتابوں کو سچا سمجھتے ہیں ۱۲ ف۶ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار نہیں یہ کلام طعن کے طور پر ہے جیسے کہتے ہیں آپ میں یہ عیب ہے تو یہی کہ وہ سچ بات کہتے ہیں یہودیوں نے آنحضرت صلعم سے پوچھا تم کن کن پیغمبروں پر ایمان لاتے ہو آپ نے سورہ بقرہ کے سولھویں رکوع کی آیت قولوا آمنا الآیہ اور سورہ آل عمران کے نویں رکوع کی آیت قل ... کے موافق یہ فرمایا کہ ہم اللہ پر اور جو ہم پر اترا اور جو ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر اترا اور جو موسیٰ اور عیسیٰ اور دوسرے پیغمبروں کو پروردگار کی طرف سے دیا گیا سب پر ایمان لاتے ہیں یہودیوں نے جب عیسیٰ کا نام سنا تو کہنے لگے خدا کی قسم تمہارے دین سے بدتر کوئی دین نہیں ہے اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۷ یا وہ دین بتلاؤں جس کا بدلہ اللہ کے پاس اس دین سے جس کو تم برا سمجھتے ہو بدتر ہے ۱۲ ف۸ یا ان لوگوں کا دین جن پر اللہ نے لعنت کی ۱۲ ف۹ ہفتہ کے دن بے حرمتی کرنے والوں کو بندر اور مائدہ والوں کو سور بنا دیا ۱۲ ف۱۰ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور انہیں سے کتنوں کو بندر اور سور اور شیطان کا پوجنے والا یا شیطان کا غلام بنا دیا یا شیطان کے پوجنے والے یا شیطان کے غلام بنا دیے عبد الطاغوت کو جو بعض قاریوں نے پڑھا ہے لیکن مشہور قرات یہی ہے عَبَدَ الطَّاغُوتَ اور عُبُدَ الطاغوت ابن عباس نے عُبُدَ الطاغوت پڑھا ہے ۱۲ ف۱۱ وہ اپنے دل میں کفر و نفاق ۱۲ ف۱۲ جو زبان کو بند کر لیا اور برے کاموں سے منع کرنا چھوڑ دیا ایسے مشائخ اور مولوی گناہ کرنے والوں سے زیادہ پیٹیں گے اور آخرت میں خوب مار کھائیں گے ۱۲ ف۱۳ یہودی لوگ بڑے مالدار اور اچھے حال میں تھے پیغمبر کو ستانے اور قرآن کو جھٹلانے کی نحوست سے ان پر قحط آیا محتاج ہو گئے تو معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کو بخیل کہنے لگے ۱۲ ف۱۴ وہ خود بخیل ہیں یا ان کے ہاتھ تنگ ہوں بعد عذاب کے گردن سے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ وَ
أَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ
إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا
لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ ۚ وَيَسْعَوْنَ فِي
الْأَرْضِ فَسَادًا ۚ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ۝
وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُوا وَاتَّقَوْا
لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأَدْخَلْنَاهُمْ
جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝ وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ
وَالْإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِم مِّن
رَّبِّهِمْ لَأَكَلُوا مِن فَوْقِهِمْ وَ
مِن تَحْتِ أَرْجُلِهِم ۚ مِّنْهُمْ أُمَّةٌ
مُّقْتَصِدَةٌ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ سَاءَ مَا
يَعْمَلُونَ ۝

قرآن) وہ ان میں سے ف بہتیروں کی شرارت اور کفر کو ضرور بڑھا دیگا
اور ہم نے اُن میں ف قیامت تک بیر اور کینہ ڈالدیا ہے (اُن میں
کبھی اتفاق نہیں ہو سکتا) جب وہ (مسلمانوں سے) لڑنے کے
لیے آگ سلگاتے ہیں ف۳ اللہ تعالیٰ اُس کو بجھا دیتا ہے اور
ملک میں فساد کے لیئے دوڑے پھرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ
فسادیوں کو نہیں چاہتا اور اگر کتاب والے ف (قرآن پر)
ایمان لاتے اور خدا تعالیٰ سے ڈرتے ف تو ہم اُن کے (اگلے)
گناہ اتار دیتے (معاف کر دیتے) اور ضرور اُن کو ف نعمت
کے باغوں میں لیجاتے ف اور اگر وہ تورات اور انجیل اور اور
کتابوں کو جو اُن کے پروردگار کی طرف سے اُن پر اتریں قائم
رکھتے ف تو (سر کے) اوپر اور پاؤں کے نیچے دونو طرف سے
کھاتے ف ایک گروہ تو اُن میں سیدھا ہے ف اور اکثر اُن
میں بدکار ہیں ف۱۱

٦ | المائدة | ١٠

ف قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ حَتَّىٰ
تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ
إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ ۗ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم
مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّ
كُفْرًا ۖ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝

ف (اے پیغمبر) کہدے کتاب والو جب تک تم تورات اور انجیل کو اور
جو کتابیں تمہارے پروردگار کی طرف سے اتریں اُن کو قائم
نہ کرو گے (اُنپر عمل نہ کرو گے) اُس وقت تک تمہارا دین کچھ بھی نہیں (اے
پیغمبر) اللہ کہ جو قرآن مجید اترا تیرے پروردگار کی طرف سے وہ انمیں (اہل کتاب میں)
سے بہتیروں کی شرارت اور کفر کو بڑھا دیگا تو کافر لوگوں کا رنج نہ کر ف

// | // | //

ف لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَ
أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ رُسُلًا ۖ كُلَّمَا جَاءَهُمْ
رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنفُسُهُمْ فَرِيقًا
كَذَّبُوا وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ ۝ وَحَسِبُوا
أَلَّا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَعَمُوا وَصَمُّوا ثُمَّ
تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوا وَصَمُّوا

ف ہم تو ان بنی اسرائیل سے عہد لے چکے ہیں ف۱۳ اور ہم نے اُن کی
طرف کئی رسول بھیجے ہر بار جب کوئی رسول اُنکے پاس ایسا حکم لیکر
آیا جو اُن کے دل نہیں چاہتے تھے تو بعضوں کو جھٹلایا اور
بعضوں کو مار ڈالا ف۱۴ اور سمجھے کہ کوئی بلا نہیں آئیگی ف۱۵ تو
اندھے اور بہرے ہو گئے ف۱۶ پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کا قصور معاف
کر دیا ف پھر بہتیرے اُن میں کے اندھے اور بہرے

ف۱ یعنی یہود اور نصاریٰ میں سو ف۲ یعنی یہودیوں میں آپس میں ۱۲ ف۳ سامان کرتے ہیں ۱۲ ف۴ ان سب قصوروں پر بھی ۱۲ ف۵ یا گناہوں سے بچتے ہیں ۱۲ ف۶ مسلمانوں کے ساتھ ۱۲ ف۷ یعنی بہشت میں ف۸ یعنی اُنپر عمل کرتے رہتے اُن میں تحریف نہ کرتے ف۹ اوپر سے پانی برستا نیچے سے غلہ اور میوہ پیدا ہوتا یا بن محنت مشقت اُنکو روزی ملتی یا بہت روزی ملتی جیسے کہتے ہیں فلانا سر تا پا نعمت اللہ اور ہے ف۱۰ بیچ کے راہ پر ہے جو آنحضرت اور قرآن پر ایمان لایا جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ ف۱۱ برے کام کر رہے ہیں جیسے کعب بن اشرف وغیرہ تھے ایک حدیث میں ہے کہ موسیٰ کی امت کے اکہتر گروہ ہو گئے اور عیسیٰ کی امت کے بہتر گروہ ہوئے اور میری امت کے تہتر گروہ ہونگے اُن میں سے سب دوزخی ہونگے مگر ایک جنتی لوگوں نے عرض کیا وہ جنتی کون لوگ ہونگے آپ نے فرمایا جماعت حضرت علی نے یہ حدیث کو روایت کرتے تو اس کے ساتھ یہ آیت پڑھتے ولو ان اہل الکتاب آمنوا واتقوا اخیر تک ف۱۲ جنکی قسمت میں اللہ تعالیٰ نے تباہی رکھی ہے وہ ضرور تباہ ہونگے ف۱۳ کہ توحید اور شریعت پر قائم رہنا اور جو پیغمبر آوے اسکو ماننا ف۱۴ جیسے حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ کو ف۱۵ یعنی ہم کیسے ہی گناہ کریں پیغمبروں کو ماریں ہم پر عذاب نہیں اتریگا کیونکہ ہم اللہ کے بیٹے اور چہیتے ہیں یا ہمارے باپ دادا اور بزرگوں کے پاس سفارش کر کے عذاب آنے نہ دینگے یا ہم کو بچا لینگے ف۱۶ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو خود دیکھتے اور غور کرتے نہ دوسرے کی بات سنتے یہ واقعہ حضرت شعیاء کے وقت میں ہوا یہود نے توراۃ پر عمل کرنا چھوڑ دیا تھا آخر حضرت شعیاء کو بھی مار ڈالا ف۱۷ بخت نصر ظالم بادشاہ کی قید سے چھٹکر آئے تھے اور ہوا ف۱۸ اگرچہ قرآن شرارت اور کفر کا مٹانے والا ہے مگر جو بخت دشمنی کرے اور حسد میں مبتلا ہو جیسے یہود اور نصاریٰ اُنکی شرارت اور کفر کو اور زیادہ بڑھاتا ہے جیسا جیسا قرآن اترتا جاتا تھا وہ اُسکا انکار کرتے جاتے تھے تو کفر روز بروز بڑھتا جاتا تھا غضب کیا یہود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عربوں کے حسد سے قرآن کا انکار کیا ورنہ وہ خوب جانتے تھے کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سچے پیغمبر ہیں ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
			كَثِيرٌ مِّنْهُمْ ۚ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ۝	ہو گئے ف۱ اور اللہ تعالیٰ ان کے کاموں کو دیکھ رہا ہے
۶	المائدۃ	۱۰	۷۷ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِن قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَن سَوَاءِ السَّبِيلِ ۝	۷۷ (اے پیغمبر) کہہ دو کہ کتاب والو ناحق بات کہہ کر اپنے دین میں حد سے مت بڑھو ف۲ اور ان لوگوں (اپنے باپ دادوں) کے خیال پر نہ چلو جو (تم سے) پہلے گمراہ ہو چکے اور بہتیروں کو گمراہ کر گئے اور سیدھے رستہ سے بھٹک گئے ف۳
۶	″	۷	۷۸ لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۚ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ۝ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَن مُّنكَرٍ فَعَلُوهُ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝ تَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنفُسُهُمْ أَن سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ ۝ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ۝ لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا ۖ وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُم مَّوَدَّةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۝ وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا	۷۸ بنی اسرائیل کے کافروں پر داؤد اور عیسیٰ کی زبان سے پھٹکار پڑ چکی ہے ف۴ (یہ پھٹکار) اس لیے (پڑی) کہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے بڑھ جاتے تھے بری بات کر بیٹھتے تو اُس سے ایک دوسرے کو منع نہ کرتے ف۵ بے شک برا کام کرتے تھے ف۶ (اے پیغمبر) تو ان میں سے (اہل کتاب میں سے) بہتیرے ایسے دیکھے گا جو کافروں سے دوستی کرتے ہیں ف۷ انہوں نے اپنے لئے بری طیاری کی ہے وہ کیا جس سے اللہ تعالیٰ اُن پر غصے ہوا اور آخرت میں ہمیشہ عذاب میں ہوں گے اور اگر وہ اللہ تعالیٰ اور پیغمبر (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان لائے ہوتے تو کافروں کو دوست نہ بناتے لیکن بہتیرے اُن میں نافرمان ہیں ف۸ (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو سب لوگوں میں مسلمانوں کا سخت دشمن یہود اور مشرکوں کو پائے گا اور دوستی (کی راہ) میں مسلمانوں سے نزدیک اُن لوگوں کو پائے گا جو اپنے تئیں نصاریٰ کہتے ہیں ف۹ اس کی وجہ یہ ہے کہ نصاریٰ میں مولوی اور مشائخ ہیں (یعنے عالم بھی ان میں ہیں اور درویش بھی) اور وہ غرور نہیں کرتے ف۱۰ اور جب (اس کلام کو) سنتے ہیں جو پیغمبر (حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم) پر اترا (یعنے قرآن شریف کو) تو دیکھتا ہے حق بات کو پہچان کر ف۱۱

ف۱ ادھر تو زکریا اور یحییٰ علیہ السلام کو مار ڈالا اور حضرت عیسیٰ کو مارنے کے پیچھے پڑے ۔ ف۲ یہ یہود اور نصاریٰ دونوں کو نصیحت ہے یہود حد سے بڑھ گئے حضرت مسیح کو معاذ اللہ جھوٹا کہنے لگے اُن کی پیغمبری سے بھی انکار کرنے لگے نصاریٰ بھی حد سے بڑھ گئے حضرت مسیح کو خدا بنا دیا ۔ ف۳ پہلے فرمایا گمراہ ہو چکے پھر فرمایا سیدھے رستہ سے بھٹک گئے دونوں کا معنے ظاہر میں ایک ہی ہے لیکن بعضوں نے کہا پہلی گمراہی سے یہ مطلب ہے کہ جس بات کو عقل سلیم نہیں مانتی اسکے قائل ہوئے اور دوسرے سے یہ مطلب ہے کہ جس بات سے شریعت نے منع کیا اسکو کرنے لگے ۔ ف۴ یعنے زبور اور انجیل میں انہیں لعنت کی گئی ہے بعضوں نے کہا ایلہ کے یہودی بندر ہو گئے حضرت داؤد کے فرمانے سے اور نصاریٰ مائدہ والے سور ہو گئے حضرت عیسیٰ کے فرمانے سے ۔ ف۵ یعنے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو بالکل انہوں نے چھوڑ دیا تھا جب کوئی قوم ایسا کرتی ہے تو اللہ کا عذاب گناہ کرنے والوں پر اور خاموش رہنے والوں پر یکساں اترتا ہے جیسے ہفتہ کی بیحرمتی بعضوں نے کی تھی بعضے خاموش رہے منع نہ کیا اللہ نے سب کو بندر بنا دیا ۔ ف۶ جو بری بات سے منع نہ کرتے تھے ۔ ف۷ جیسے کعب بن اشرف وغیرہ یہودی جو مکہ کے مشرکوں سے دوستی کرتے اور مسلمانوں سے دشمنی کرتے ۔ ف۸ یعنے اگر ایمان ہوتا تو کافروں کی دوستی کیوں کرتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کی دوستی سے منع کیا ہے بعضوں نے کہا پیغمبر سے اگلے پیغمبر حضرت موسیٰ یا حضرت عیسیٰ مراد ہیں یعنے وہ اپنے پیغمبر پر بھی ٹھیک طرح ایمان نہیں لائے کیونکہ ہر پیغمبر نے مشرکوں کی دوستی سے منع کیا ہے ۔ ف۹ ان میں بیدینی کی طرح سختدلی اور بیرحمی نہیں ہے ۔ ف۱۰ جیسے یہود اور مشرک غرور میں بھنستے ہیں بعض علماء نے کہا عموماً نصاریٰ مسلمانوں کے لیے یہود اور مشرکوں سے بہتر ہیں اس میں علم ہے علم ایسی ہی چیز ہے جب کسی قوم میں علم آیا تو غرور اور جہالت میں کمی ہو گئی ۔ ف۱۱ اصل میں آنسو بہتے ہیں آنکھیں نہیں بہتیں لیکن مبالغہ کے طور پر یوں کہتے ہیں کہ آنکھیں بہہ نکلیں یعنے بہت روئے ہیں ابن زبیر نے کہا یہ آیت نجاشی اور اس کے لوگوں کے باب میں اتری ۔

			مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ۝ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ أَنْ يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ ۝	اُن کی آنکھیں آنسوؤں سے اُبل کر بہتی ہیں ف۱ کہتے ہیں مالک ہمارے ہم ایمان لائے تو ہم کو گواہوں میں لکھ لے ف۲ اور ہمکو کیا ہوا ہے ف۳ جو ہم اللہ پر اور جو حق بات ہم تک پہونچی ہے اُس پر (یعنی قرآن پر) ایمان ف۴ لائیں اور اس بات کی خواہش نہ کریں کہ ہمارا مالک ہمکو نیک بخت لوگوں کے ساتھ ف۵ داخل کرے ف۶
۷	الانعام	۲	۵۳ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمُ ۘ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝	۵۳ جن لوگوں کو ہمنے کتاب دی ف۷ وہ تو اس پیغمبر کو اس طرح پہچانتے ہیں ف۸ جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کو نقصان پہونچایا ف۹ وہ ایمان نہ لائیں گے ف۱۰
״	״	۱۱	۵۵ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِذْ قَالُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٍ مِنْ شَيْءٍ ۗ قُلْ مَنْ أَنْزَلَ الْكِتَابَ الَّذِي جَاءَ بِهِ مُوسَىٰ نُورًا وَهُدًى لِلنَّاسِ ۖ تَجْعَلُونَهُ قَرَاطِيسَ تُبْدُونَهَا وَتُخْفُونَ كَثِيرًا ۖ وَعُلِّمْتُمْ مَا لَمْ تَعْلَمُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ ۖ قُلِ اللَّهُ ۖ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ ۝	۵۵ اور ان لوگوں ف۱۱ نے اللہ تعالیٰ کو جیسا پہچاننا چاہیے تھا ویسا نہیں پہچانا ف۱۲ جب (ضد میں) کہنے لگے اللہ نے کسی آدمی پر کچھ نہیں اتارا ف۱۳ (اے پیغمبر) کہدے جس کتاب کو موسیٰ لیکر آیا تھا اُس میں لوگوں کے لیے روشنی اور ہدایت تھی اُسکو کس نے اتارا تھا ف۱۴ تم نے اُس کے کئی ورق (الگ الگ) بنا رکھے ہیں جنکو تم بتلاتے ہو اور بہت سے چھپا رکھتے ہو ف۱۵ اور تم کو ف۱۶ وہ باتیں سکھائی گئیں جنکو نہ تم جانتے تھے نہ تمہارے باپ دادا ف۱۷ (اے پیغمبر) کہدے اللہ ہی نے وہ کتاب اتاری تھی پھر اُن کو اپنی غلط باتوں میں کھیلنے دے ف۱
۸	״	۱۸	۵۶ وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ ۖ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا أَوِ الْحَوَايَا أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۚ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ۝	۵۶ اور یہودیوں پر ہم نے ہر ناخون والا جانور ف۱۸ حرام کردیا تھا اور گائے اور بکری کی چربی بھی اُن پر حرام کردی تھی ف۱۹ مگر جو چربی پیٹھ پر لگی ہو ف۲۰ یا آنتوں میں یا ہڈی سے مل گئی ہو ف۲۱ یہ ف۲۲ اُن کی شرارت کی سزا ہم نے ان کو دی تھی اور ہم سچے ہیں ف۲۳
״	״	۱۹	۵۷ ثُمَّ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ تَمَامًا عَلَى الَّذِي أَحْسَنَ وَتَفْصِيلًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَعَلَّهُمْ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ۝	۵۷ پھر ف۲۴ ہم نے موسیٰ کو کتاب (توریت) دی نیکی کرنے والے پر پورا فضل کرنے کو ف۲۵ اور ہر چیز کا پورا بیان کرنے کو ف۲۶ اور (لوگوں کو) راہ دکھانے کو اور مہربانی کو ف۲۷ اسلیے کہ وہ اپنے مالک سے ملنے پر ف۲۸ یقین لائیں
۹	الاعراف		۵۸ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَظَلَمُوا بِهَا ۖ فَانْظُرْ	۵۸ پھر ان (پیغمبروں) کے بعد ف۲۹ ہمنے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دیکر فرعون اور اُسکی (قوم کے) سرداروں کی طرف بھیجا انھوں نے ان نشانیوں کو

ف۱ یا حق باتوں میں سے کچھ پہچان کر اگر سب پہچانتے تو کتنا روتے ۲ف یعنی حضرت محمدؐ کی امت میں جو اگلی امتوں پر گواہی دیگی یا حضرت محمدؐ کے ماننے والوں میں ۳ف یعنی کیا وجہ ہے ۴ف یعنی سلامتی کے ساتھ یا اگلے پیغمبروں اور مومنین کے ساتھ جنت میں ۵ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہمکو کیا ہوا جو ہم اللہ پر اور جو حق بات ہم تک آئی اسپر ایمان نہ لاویں اور یہ توقع رکھیں کہ ہمارا مالک نیکوں کے ساتھ ہمکو بہشت میں لیجاوے یعنی یہ تو نہیں ہے کہ اللہ اور اُس کے کلام پر ایمان نہ لاویں اور بہشت میں جانے کی توقع رکھیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہمکو کیا ہوا ہے جو ہم اللہ پر اور جو حق بات ہم تک آئی اسپر ایمان نہ لاویں حالانکہ ہم یہ آرزو رکھتے ہیں کہ ہمارا مالک ہمکو نیک بختوں کے ساتھ بہشت میں لیجاوے یعنی جب ہمکو نیکوں کے ساتھ بہشت میں جانے کی آرزو ہے تو ہم ضرور اللہ اور اُسکے کلام پر ایمان لاویں گے ۶ف یعنی یہود اور نصاریٰ کو ۷ف کیونکہ اگلی کتابوں میں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ کی نشانیاں بتلائی تھیں اور اگلے پیغمبروں نے جو آپ کی بشارتیں دی تھیں وہ سب انکو معلوم ہیں غرض انکو پورا یقین ہے کہ وہ پیغمبر یہی ہیں مگر حسد اور عداوت سے آپ کی پیغمبری کی گواہی نہیں دیتے ۸ف ہلاکت میں ڈالا آنحضرت صلعم کو نہ مان کر ۹ف نقصان یہ کہ ہر شخص کے لیے دو ٹھکانے بنائے گئے ہیں ایک بہشت میں ایک دوزخ میں انھوں نے کفر کرکے اپنا بہشت کا مکان کھو دیا اور دوزخ میں بستر لگایا ۱۰ف یعنی قریش کے کافروں یا یہودیوں نے ۱۱ف یا جیسی اُسکی بڑائی کرنا چاہیے تھی ویسی نہیں کی ۱۲ف یعنی نبوت کا انکار کرنے لگے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت پر خیال نہیں کیا اسکو پورا اختیار ہے جس آدمی پر چاہے وحی اتارے کہتے ہیں یہ آیت قریش کے کافروں میں اتری وہ توریت شریف کو یہودیوں سے سنتے اسکو مانتے اور کہتے اگر ہم پر ایسی کوئی کتاب اترتی تو ہم ان سے زیادہ راہ پر ہوتے بعضوں نے کہا یہود کے باب میں اتری انھوں نے کہا اے محمدؐ کیا اللہ نے تمپر کوئی کتاب اتاری آپ نے فرمایا ہاں یہود کہنے لگے قسم خدا کی اللہ تعالیٰ نے آسمان سے کوئی کتاب نہیں اتاری ۱۳ف یعنی اسلیے اور اس میں قرآن اترنے کا انکار کیوں کرتے ہو حالانکہ توریت کا اترنا مانتے ہو اگر یہ آیت قریش کے کافروں میں اتری ہو تو الزام اس طرح ہوگا کہ وہ توریت کو یہودیوں سے سنتے اور اسکو مانتے تھے یعنی تصدیق

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَقَالَ
مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ۝ حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى
اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ
فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ قَالَ اِنْ
كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ
مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ
ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝ۚ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ
بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ
اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ۝ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ
مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ۝
قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي
الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۝ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ
سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ۝ وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا
اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ۝
قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ قَالُوْا
يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ
نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ۝ قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا
سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ
وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ۝ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى
مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ
مَا يَاْفِكُوْنَ ۝ۚ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ۚ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ
وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ۝ۚ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ

ع

نہ مانا تو (اے پیغمبر) دیکھ فسادیوں کا کیا انجام ہوا ف۱ اور موسیٰ نے کہا اے
فرعون میں اُس کا بھیجا ہوا (تیرے پاس آیا) ہوں جو سارے جہان کا مالک
ہے اس لائق ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ پر کوئی بات نہ کہوں مگر جو سچ ہے ف۲
میں تمہارے مالک کی طرف سے تمہارے پاس نشانی لیکر آیا ہوں تو بنی اسرائیل
کو میرے ساتھ کر دے ف۳ فرعون نے کہا اگر تو کوئی نشانی لیکر آیا ہے۔
تو وہ کہاں ہے سچا ہے تو لا موسیٰ نے اپنی لکڑی ڈالدی وہ اُسی
وقت ایک کھلا اژدہا بن گئی ف۴ اور اپنا ہاتھ ف۵ نکالا تو دیکھنے
والوں کو اُسی وقت (سفید چمکتا ہوا) دکھلائی دیا ف۶ فرعون کی قوم
کے سردار کہنے لگے یہ تو بیشک بڑا ایک جادوگر ہے ف۷ تمہارے ملک سے
تم کو نکالنا چاہتا ہے ف۸ تو اب کیا صلاح دیتے ف۹ ہو ف۱۰ سب نے کہا
موسیٰ اور اُس کے بھائی کو ابھی رہنے دے ف۱۱ اور بستیوں میں نقیبوں
کو روانہ کر ف۱۲ وہ ہر ایک پکے (ماہر) جادوگر کو تیرے پاس لے آئیں
اور جادوگر فرعون کے پاس حاضر ہوئے کہنے لگے اگر ہم (موسیٰ
پر) غالب ہوئے تو ہم کو (سرکار سے) انعام تو ضرور ملے گا ف۱۳
فرعون نے کہا ہاں ہاں اور تم بے شک مصاحبوں میں شریک
ہو گے ف۱۴ جادوگروں نے کہا موسیٰ یا تو تم (پہلے اپنی
لکڑی) ڈالو اور یا ہم ف۱۵ (پہلے) ڈالیں ف۱۶ موسیٰ نے کہا ف۱۷
تم ہی ڈالو ف۱۸ جب جادوگروں نے ف ڈالا تو لوگوں کی آنکھوں پر جادو
کر دیا اور ان کو ڈرا دیا اور ف۱۹ اور بڑا جادو بنا کر لے آئے ف۲۰ اور ہم نے
موسیٰ کو وحی بھیجی تو بھی اپنی لکڑی ڈال (انہوں نے ڈالی) وہ لکڑی (اژدہا
بنکر) جادوگروں کے سارے سوانگ کو نگلنے لگی آخر جو سچی بات تھی وہ
ہو رہی ف۲۱ اور جادوگروں کا کیا کرایا سب ہوا ہوا ف۲۲ اور فرعون
اور اُس کے ساتھی اُسی جگہ ہار دیے اور ذلیل ہو کر شہر کو
لوٹ گئے اور جادوگروں کو (جیسے) کسی نے سجدہ میں ڈال

ف۱ جب سب کے سب تباہ ہو گئے دولت اور حکومت خاک میں ملگئی ۔ ف۲ کیونکہ میں اللہ کا رسول ہوں اور رسول کا کام یہی ہے کہ بھیجنے والے نے جو فرمایا ہے وہ پہنچا دے اپنی طرف سے کوئی بات نہ بڑھا دے ۔ ف۳ وہ اپنے
قدیمی ملک یعنی شام کے ملک میں چلے جاویں اور تیری قید سے آزاد ہوں ۔ ف۴ اژدہا بڑا سانپ اور دوسری آیت میں جان کا لفظ ہے جو چھوٹے سانپ کو کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ تن و توش میں تو وہ اژدہے کی
مثال تھی اور چال کی اور تیزی میں چھوٹے باریک سانپ کی طرح ۔ ف۵ گریبان میں سے یا بغل کے نیچے سے ۔ ف۶ اسکو دیکھ کر چکا چوند ہو کر لوگ گر پڑے حالانکہ حضرت موسیٰ گندمی رنگ تھے ۔ ف۷ یعنی اپنے
فن کا بڑا ماہر اور بڑا کاریگر ہے سورۂ شعرا میں یوں ہے کہ فرعون نے یہ کہا اور یہاں یہ ہے کہ اسکی قوم کے سرداروں نے کہا شاید دونوں نے کہا ہو یا فرعون نے پہلے یہ اظہار کیا ہو پھر سرداروں نے بھی
اسی کے موافق کہنے لگے یا فرعون کے ایسا کہنے سے سرداروں نے اسکا کلام قبطیوں سے نقل کیا ۔ ف۸ یعنی تمہاری سلطنت خود لینا چاہتا ۔ ف۹ یہ فرعون کے سرداروں نے تمام قبطیوں سے
پوچھا یا فرعون کا کلام ہے اُس نے اپنے سرداروں کی رائے لی جیسے بادشاہ کا دستور ہوتا ہے کہ اپنے وزیروں اور امیروں کی رائے لیتا ہے ۔ ف۱۰ جب مشورہ ہو چکا تو الخ ۔ ف۱۱ یعنے ان کا
مقدمہ ملتوی ڈال کہ چند روز کیلئے ملتوی کر دو یا انکو قید رکھ یا ابھی انکو امید وار رکھ یعنی صاف جواب نہ دے ۔ ف۱۲ شاہ عبد القادر صاحب نے یوں ترجمہ کیا ہے اور بھیج پرگنوں میں نقیب
شاہ رفیع الدین صاحب نے یوں کیا ہے اور بھیج بیچ شہروں کے اکٹھا کرنیوالے ۔ ف۱۳ کیونکہ انکو یقین تھا کہ جب بادشاہ نے بلایا ہے اور اتنا بڑا کام لینا چاہتا ہے تو انعام تو ضرور سرفراز
ہوگا ۔ ف۱۴ کلبی نے کہا فرعون نے اُن سے یہ وعدہ کیا کہ تم سب درباریوں سے پہلے میرے پاس آیا کرنا اور سب کے بعد جایا کرنا ۔ ف۱۵ پھر موسیٰ اور ہارون بلائے گئے اور جادوگروں سے مقابلہ کرنے کی
ٹھیری مقابلہ کے لیے عید کا دن مقرر ہوا سارے شہر کے لوگوں کو ایک میدان میں جمع ہونے کی دعوت دی گئی اور فرعون بھی مع اپنے سرداروں اور جادوگروں کے اور سارے سامان کے وہاں آیا موسیٰ اور ہارون
بھی آگئے ۔۔ (باقی در ضمیمہ)

نجِدِیْنَ ﴿۱۲۰﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۱﴾
رَبِّ مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ
قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ
مَّكَرْتُمُوْهُ فِی الْمَدِیْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ
اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ لَاُقَطِّعَنَّ
اَیْدِیَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ
لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۲۴﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰی
رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ
اَنْ اٰمَنَّا بِاٰیٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ۚ
۱۴ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ ﴿۱۲۶﴾
وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ
مُوْسٰی وَقَوْمَهٗ لِیُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ
وَیَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ۚ قَالَ سَنُقَتِّلُ
اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْیٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا
فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهِ
اسْتَعِیْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ
لِلّٰهِ ۙ یُوْرِثُهَا مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۖ
وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۲۸﴾ قَالُوْٓا اُوْذِیْنَا
مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِیَنَا وَمِنْ بَعْدِ مَا
جِئْتَنَا ۚ قَالَ عَسٰی رَبُّكُمْ اَنْ یُّهْلِكَ
عَدُوَّكُمْ وَیَسْتَخْلِفَكُمْ فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرَ
ع كَیْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ
بِالسِّنِیْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ
یَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ

و یا ف۱ اور بول اٹھے ہم تو سارے جہان کے مالک پر ایمان لائے جو
موسیٰ اور ہارون کا مالک ہے فرعون نے کہا تم موسے کے خدا پر
ایمان لائے اور ابھی میں نے تم کو ف۲ اجازت نہیں دی ضرور یہ ایک مشورہ
ہے جو تم نے اس شہر میں گانٹھا ہے اسلیے کہ شہر والوں کو (قبطیوں کو)
اس میں سے نکال باہر کرو ف۳ خیر اب ف۴ تم کو معلوم ہو جائیگا ف۵ میں ضرور
تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے ف۶ سیدھے کٹواؤں گا پھر تم سب کو سولی
پر چڑھاؤں گا۔ جادوگر کہنے لگے ف۷ ہم تو (بہر حال ایک دن) اپنے
مالک کے پاس لوٹ جانے والے ہیں ف۸ اور تو ہم پر قصور کیا رکھتا
ہے یہی نا ف۹ کہ جب ہمارے پاس ہمارے مالک کی نشانیاں آگئیں
تو ہم انپر ایمان لائے مالک ہمارے ہم کو صبر عنایت فرما ف۱۰
اور مسلمان ہی پیدا دنیا سے) اٹھا ف۱۱ اور فرعون کی قوم کے سردار
کہنے لگے ف۱۲ کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم (یعنی اسرائیل) کو یونہی
خالی چھوڑ دے گا کہ وہ ملک میں فساد مچاتے پھریں ف۱۳ اور موسے
کا گروہ تجھ کو اور تیرے (بنائے ہوئے) بتوں اور خداؤں کو چھوڑ بیٹھے فرعون
نے کہا ف۱۴ اب ہم اُن کے بیٹوں کو ف۱۵ مار ڈالیں گے اور اُن کی عورتوں کو
جیتا رہنے دینگے اور ہم تو (ہر طرح سے) اُنپر غالب ہیں موسیٰ نے اپنی قوم کو
کہا اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو سارا ملک (یا مصر کا ملک) اللہ کا ہے وہ
اپنے بندوں میں جسکو چاہے دیتا ہے اور آخرت (خاص) پرہیزگاروں
کے لیے ہو وہ ف۱۶ کہنے لگے تیرے آنے (پیدا ہونے) سے پہلے بھی ہم
تکلیف میں ہے اور تیرے آئے بعد بھی ف۱۷ موسیٰ نے کہا ف۱۸ وہ وقت قریب
ہے کہ تمہارا مالک تمہارے دشمن کو تباہ کر دے اور تم کو انکا جانشین بنا کر
پھر دیکھے تم کیسے کام کرتے ہو ف۱۹ اور ہم نے فرعون کے لوگوں کو
قحطوں اور پیداوار (کی کمی) کی سزا دی اسلیے کہ وہ ہوشیار
ہوں ف۲۰ تو جب اُنپر کوئی نعمت آتی ف۲۱ تو کہتے یہ ہمارا حق ہے ف۲

ف۱ یعنی اس طرح بے اختیار ہو کر گر جیسے کسی نے ہمکو دھکیل دیا یا اللہ نے ان کے دل میں ڈالدیا کہ موسیٰ کا کام جادو نہیں ہے بلکہ اللہ کی طرف سے ہے اور وہ شرمندہ ہو کر گر پڑے ف۲ ایمان لانے کی ف۳ ادھم زر سے شہر
کے حاکم بنجاؤ ف۴ جو تمہارے لیے ہوتا ہے وہ تم کو الزام ف۵ بعضوں نے کہا شہر والوں سے بنی اسرائیل مراد ہیں ان پر یہ منصوبہ اسلیے کہ تھا ہر کہ بنی اسرائیل کو ہماری ہاتھوں سے نکال لیجاؤ ف۶ یعنی
ایک طرف کا ہاتھ دوسری طرف کا پاؤں ف۷ ہم کو اسکی کچھ پرواہ نہیں ف۸ یعنی جان ہوت ضرور آئیگی پھر اسی طرح لکھی ہے تو آنے کی پرواہ نہیں بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ آخر ہم کو اللہ تجھ کو خدا
کے پاس لوٹ جانا ہے تو ہمارا تیرا انصاف وہاں ہو جائیگا اگر تو ہمپر ظلم کریگا تو ضرور وہاں بدلا پائیگا ف۹ یا تو ہم میں عیب کیا نکالتا ہے یا تو ہم سے کیوں بیر کرتا ہے اسی وجہ کو نام اخر ف
یا صبر کے دہانے ہمپر کھولدے یا صبر ہمپر ڈالدے ف۱۰ بات یہ ہے کہ فن والے کو جب اسکا فن والا پہچان لیتا ہے دوسرا نہیں پہچان سکتا یہ لوگ جادو کے فن میں بہت کامل تھے انہوں
نے حضرت موسیٰ کے کام کو دیکھا تو اسی وقت سمجھ گئے کہ یہ جادو نہیں ہے اور اللہ نے انکو بھی نیک توفیق دینا منظور تھا انکے دل میں ایمان سما گیا اور سچا یا ہی لیا کہ جان تک کی پرواہ نہ
کی قتل ہو گئے مگر ایمان پر قائم رہے سبحان اللہ یہ مالک کا دین ہے جسکو چاہے سرفراز فرمادے۔ ابن عباس نے کہا صبح کو جادوگر تھے شام کو شہید دین ہوئے اصل ہونے بعضے کہتے ہیں کہ فرعون انکو
قتل نہ کر سکا اور اللہ نے انکو بچا دیا ہو ف۱۲ جادوگروں کو تو سزا مل گئی مگر ف۱۳ مصر میں دو ند سب کردیں اور دو گروہ ایک تو موسیٰ کے دین پر اور ایک تیرا گروہ ہوگا نہیں اُن کا
بند و بست کریں گے ف۱۵ جو پیدا ہوں ف۱۶ یعنی بنی اسرائیل ف۱۷ تکلیف میں ہے فرعون اور اسکی قوم سے ہمکو سدا تکلیف ہو رہی یا مطلق ہے کہ تیرے پیغمبر ہونے سے
پہلے بھی ہم تکلیف میں رہے فرعون کے لوگ اُن کو محنت کے کام کراتے تھے جیسے بیگار ہو تا اینٹیں بنانا اور تیرے پیغمبر ہونے کے بعد تو اب اور زیادہ تکلیف ہوئی کہ اولاد کے مارنے کی دھمکی
دی گئی ہے ف۱۸ کیوں گھبرائے ہو ف۱۹ اسکا شکر کرتے ہو اسکے حکم بجا لاتے ہو یا تم بھی نافرمانی اور ناشکری کرنے لگتے ہو ۱۲ (باقی در صفحہ)

قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ
يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَاۤ اِنَّمَا
طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ
لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ
لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝
فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ
وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ
مُّفَصَّلٰتٍ ۫ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا
مُّجْرِمِيْنَ ۝ وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ
قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ
عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ
لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۚ
فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰۤى اَجَلٍ هُمْ
بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ۝ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ
فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ۝ وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ
الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ
الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ
وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْۤ
اِسْرَآءِيْلَ ۙ بِمَا صَبَرُوْا ؕ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ
يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا
يَعْرِشُوْنَ ۝ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ
الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰۤى
اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَاۤ

اور اگر اُن پر کوئی آفت آتی ف۱ تو موسیٰ اور اُن کے ساتھیوں کی شومی
بتلاتے ف۲ سنو اُنکی شومی ف۳ خدا کی طرف سے ہے لیکن اُن میں کے اکثر
لوگ (اصل حال) نہیں جانتے ف۴ اور (موسیٰ سے) کہنے لگے تو کوئی سی
نشانی ہمارے سامنے لا کر ہم پر جادو چلائے تو بھی ہم ماننے والے نہیں
پھر ہم نے اُن پر طوفان (بھیجا) اور ٹڈیاں (بھیجیں) اور جوئیں (بھیجیں)
اور مینڈک (بھیجے) اور خون (بھیجا) کھلی کھلی نشانیاں اس پر بھی
وہ اکڑے رہے اور یہ لوگ (بڑے) شریر لوگ تھے ۔ اور
جب ف۵ اُن پر طاعون آیا ف۶ کہنے لگے اے موسیٰ اپنے
مالک سے اس وعدے کے آسرے پر جو اُس نے تجھ سے کیا ہے
دعا کر ف۷ اگر تو ہم سے اس عذاب کو ٹال دے تو ہم ضرور (بالضرور)
تجھ پر ایمان لائیں گے اور بنی اسرائیل کو تیرے ساتھ روانہ کر دینگے
پھر جب ہم نے اُن کا عذاب اُس وقت تک ٹال دیا جہاں تک کہ وہ
پہونچنے والے تھے ف۸ تو وہ فوراً لگے اپنا اقرار توڑنے ف۹ آخر ہم نے
ان سے بدلہ لیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلانے اور اُن کی پرواہ
نہ کرنے کی سزا میں ہم نے اُن کو سمندر میں ڈبو دیا اور ہم نے اُن
لوگوں کو جو کمزور گنے جاتے تھے ف۱۰ اُس ملک کے پورب
اور پچھم کا مالک بنا دیا جس میں ہم نے برکت دی تھی ف۱۱ اور
(اے پیغمبر) بنی اسرائیل نے جو ف۱۲ صبر کیا تو اللہ تعالے
کا نیک کلمہ اُن پر پورا ہوا ف۱۳ اور فرعون اور اُس کی قوم والے
جو جو عمارتیں بنواتے اور باغات ف۱۴ چڑھاتے وہ سب ہم
نے غارت کر دیے ف۱۵ اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر (بحر
قلزم) کے پار اتارا ف۱۶ تو وہ کچھ لوگوں پر سے ہو کر گذرے جو
اپنے بتوں پر جمے بیٹھے تھے ف۱۷ بنی اسرائیل نے کہا
اے موسیٰ جیسے ان لوگوں کے پاس بت ہیں ایسا ہی ایک بت

ف۱ جیسے قحط اور مہنگائی یا بدہوائی ۔ ف۲ کہتے اُنکی نحوست سے یہ آفت ہم پر آئی ۔ ف۳ اور بھلائی سب ۔ ف۴ کہ خیر و شر سب کا مالک خداوند کریم ہے اُس نے جو تقدیر میں لکھ دیا ہے وہ ضرور ہوگا کسی کی نحوست اور شومی سے کیا ہوتا ہے ۔ ف۵ ان پانچوں عذابوں کے بعد ۔ ف۶ چھٹا عذاب ایک دن میں ستر ہزار آدمی مر گئے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور جب اُن پر کوئی عذاب آیا یعنے ان پانچوں عذابوں میں سے کوئی عذاب جس کا بیان اوپر ہوا صحیح حدیث میں ہے کہ طاعون اُس قہر کا عذاب ہے جو بنی اسرائیل پر یا تم سے پہلے ایک امت پر بھیجا گیا تھا تو جس ملک میں طاعون ہو وہاں جاؤ بھی نہیں اور اگر جہاں تم ہو وہاں طاعون آوے تو بھاگو بھی نہیں ۔ ف۷ کہ تو جب دعا کریگا تو وہ قبول کرے گا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اُس عہدہ کے وسیلے جو تجھ کو ملا ہے یعنے اپنی پیغمبری کی طفیل سے ۔ ف۸ جہاں تک ان کو جانا تھا اور جتنا رہنا اُنکی تقدیر میں لکھا تھا یعنے ڈوبنے اور ہلاکت کے وقت تک ۔ ف۹ ایمان نہ لائے نہ بنی اسرائیل کو چھوڑا ۔ ف۱۰ یعنے بنی اسرائیل کو جو فرعون کے زمانہ میں بالکل ناتوان اور غریب تھے ۔ ف۱۱ یعنے بڑے آباد اور زرخیز ملک تمام شام اور مصر کا ملک ہو چکے بنی اسرائیل فرعون کی ہلاکت کے بعد مدتوں حاکم رہے بعضوں نے کہا ساری دنیا مراد ہے کیونکہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کی سلطنت تمام دنیا میں پھیل گئی تھی اور وہ بنی اسرائیل ہی میں سے تھے ۔ ف۱۲ فرعون کے ظلم پر ۔ ف۱۳ یعنے اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا تھا کہ میں کمزوروں پر احسان کرنا اور انکو حکومت دینا چاہتا ہوں ۔ ف۱۴ ٹٹیوں اور چھتریوں پر ۔ ف۱۵ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور فرعون اور اُس کی قوم والے جو بناتے تھے اور اونچے اونچے محل اٹھاتے تھے وہ سب ہم نے تباہ اور برباد کر دیے ۔ ف۱۶ عاشورہ کے دن حضرت موسیٰ نے اس دن شکر کا روزہ رکھا ۔ ف۱۷ انکا پوجا کر رہے تھے کہتے ہیں یہ بت گائے کی مورتیں تھیں جو تانبے سے انھوں نے بنائی تھیں اور یہ لوگ لخم اور جذام کے قبیلے کے تھے جو سمندر کے کنارے آباد تھے ۔

إِلَٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ ۚ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ
تَجْهَلُونَ ۝ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيهِ
وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ قَالَ أَغَيْرَ اللَّهِ
أَبْغِيكُمْ إِلَٰهًا وَهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝
وَإِذْ أَنجَيْنَاكُم مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ
سُوءَ الْعَذَابِ ۖ يُقَتِّلُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ
نِسَاءَكُمْ ۚ وَفِي ذَٰلِكُم بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ
عَظِيمٌ ۝ وَوَاعَدْنَا مُوسَىٰ ثَلَاثِينَ لَيْلَةً
وَأَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ
لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوسَىٰ لِأَخِيهِ هَارُونَ اخْلُفْنِي
فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ
الْمُفْسِدِينَ ۝ وَلَمَّا جَاءَ مُوسَىٰ لِمِيقَاتِنَا
وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنظُرْ إِلَيْكَ ۚ
قَالَ لَن تَرَانِي وَلَٰكِنِ انظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ
اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي ۚ فَلَمَّا تَجَلَّىٰ
رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَىٰ صَعِقًا ۚ
فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ
وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ ۝ قَالَ يَا مُوسَىٰ إِنِّي
اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِي وَبِكَلَامِي
فَخُذْ مَا آتَيْتُكَ وَكُن مِّنَ الشَّاكِرِينَ ۝ وَ
كَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِن كُلِّ شَيْءٍ
مَّوْعِظَةً وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ فَخُذْهَا
بِقُوَّةٍ وَأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوا
بِأَحْسَنِهَا ۚ سَأُرِيكُمْ دَارَ الْفَاسِقِينَ ۝

ع

ہمارے لیے بھی بنادے موسیٰ نے کہا تم تو جاہل ہو ف۱ بیشک یہ لوگ جس دین پر
ہیں وہ تباہ ہونیوالا ہے ف۲ اور جو کام یہ لوگ کر رہے ہیں وہ بھی لغو ہے
موسیٰ نے کہا کیا میں خدا کے سوا تمہارے لیے اور کوئی معبود ڈھونڈھ نکالوں
اور اُسی نے تم کو سارے جہان پر بزرگی دی اور ف۳ جب ہم نے تم کو
فرعون کے لوگوں سے چھوڑایا وہ تم کو سخت تکلیف دیتے تھے تمہارے
بیٹوں کو تو (چن چن کر) مار ڈالتے اور تمہاری عورتوں کو جیتا چھوڑ
دیتے اور اس میں تمہارے مالک کا تم پر بڑا احسان ہوا اور ہم نے موسیٰ سے
تیس رات کا وعدہ کیا اور دس راتوں سے اس وعدے کو پورا کیا تو موسے
کے مالک کا وعدہ چالیس رات کا پورا ہو گیا۔ اور موسے ف۴ اپنے
بھائی ہارون سے کہہ گیا تو میری قوم میں میرا خلیفہ (قائم مقام) رہ
اور اچھی طرح ف۵ کام چلا اور فسادیوں کے رستے پر مت چل اور جب
موسیٰ ہمارے ف۶ وقت پر (کوہ طور پر) آیا اور موسےٰ کے مالک نے اُس
سے باتیں کیں ف۷ تو موسےٰ نے کہا مالک میرے (اپنے تئیں) مجھ کو
دکھا میں تجھ کو (ایک نظر) دیکھوں مالک نے فرمایا تو مجھ کو ف۸ ہرگز
نہ دیکھ سکیگا لیکن اُس پہاڑ کی طرف دیکھ اگر وہ اپنی جگہ تھما رہا
تو تو بھی مجھکو آیندہ دیکھ سکیگا پھر جب موسیٰ کے مالک نے پہاڑ پر
تجلی کی تو اُسکو چکنا چور کر دیا ف۹ اور موسیٰ بیہوش گر پڑا جب ہوش
میں آیا تو کہنے لگا تو پاک ہے میں تیری درگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور میں ف۱۰
سب سے پہلے یقین لاتا ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ میں نے تجھ کو اپنی پیغمبری
اور (بے واسطہ) ہمکلامی سے لوگوں پر بزرگی دی ف۱۱ تو جو میں نے تجھ کو دیا وہ
لیلے ف۱۲ اور (خدا کا) شکر کرتا رہ اور ہم نے ف۱۳ تختیوں میں موسیٰ کے لیے ہر
قسم کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل لکھدی تھی تو ف۱۴ ان تختیوں کو زور سے سنبھال
اور اپنی قوم سے کہدے کہ انمیں جو اچھی باتیں ہیں اُنپر عمل کریں اور یہ بھی کہدے
کہ میں تم کو اب نافرمان لوگوں کا ٹھکانا دکھاتا ہوں ف۱۵ جو لوگ

ف۱ بنی اسرائیل تو جاہل تھے اور برسوں حضرت موسیٰ کی صحبت اٹھا چکے تھے انہوں نے جو یہ خواہش کی کہ ایک بت ہمکو بھی بنوا دے اس سے یہ غرض نہ تھی کہ وہ شرک کرینگے بلکہ انکا یہ مطلب تھا کہ اس کے ذریعہ سے ہم اسکو سامنے رکھکر اللہ تعالیٰ کا دھیان کرینگے جیسے اس زمانہ کے اکثر بت پرست جو ذرا علم رکھتے ہیں یہی کہتے ہیں کہ ہم پوجا تو اللہ تعالیٰ ہی کی کرتے ہیں مگر انسانی طبیعت کا خاصہ یہ ہے کہ وہ ایک محسوس چیز پر زیادہ مائل ہوتی ہے اسلیے بت کو سامنے رکھکر خدا کا دھیان کرتے ہیں صحیح حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک لڑائی میں تشریف لیگئے وہاں مسلمانوں نے ایک بیری کا درخت دیکھا اور آنحضرت سے خواہش کی کہ جیسے کافروں نے ایک درخت مقرر کیا ہے جسکو وہ ذات انواط کہتے اور اسپر اپنے کپڑے اور ہتیار لٹکاتے اور اسکے گرد جمے رہتے ہمارے لیے بھی آپ اس درخت کو ذات انواط مقرر فرما دیجیے آپ نے فرمایا اللہ اکبر یہ تو وہی مثال ہوئی جیسے بنی اسرائیل نے موسیٰ سے کہا تھا ہمکو بھی ایک بت بنوا دے جیسے ان لوگوں کے بت ہیں قسم اسکی تم بھی اگلی امتوں کی راہوں پر چلوگے مصری روایت میں ہے برابر برابر اگر وہ کسی سوراخ میں گھسے ہیں تم بھی گھسوگے ف۲ اللہ تعالیٰ تمکو برباد کر دیگا ف۳ اے بنی اسرائیل وہ وقت یاد کرو ف۴ طور پہاڑ کو جاتے وقت ف۵ میل جول اور محبت کے ساتھ ف۶ مقرر کیے ہوئے ف۷ بلا واسطہ خود اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام کیا اور جہاں ہمارا معتزلہ اور جہمیہ اپنی عادت کے موافق اس آیت کی بھی تاویل کی ہے وہ کہتا ہے کہ کلام کرنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی چیز میں بات کرنے کی طاقت پیدا کر دی اور یہ محض غلط ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو موسیٰ کی فضیلت کیا ہوئی ان سے پہلے بھی وہ جن لوگوں سے بات کرتے رہتے تھے ان سب میں اللہ تعالیٰ ہی نے بات کرنے کی طاقت پیدا کی تھی دوسرے ہم سب لوگ بھی موسیٰ کے برابر ہو جاتے ہیں کیونکہ ہم جن جن سے بات کرتے ہیں اُن سب کو اللہ ہی نے بات کرنے کی طاقت دی ہے صحیح مذہب محدثین اور سلف صالحین اور صحابہ اور تابعین کا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب اور جس وقت چاہے اور جس زبان میں چاہے بات کرتا ہے اور اسکے کلام میں آواز اور حروف دونوں ہیں اور اسکے بندے اور فرشتے اسکا کلام سنتے ہیں بعد دوسروں کو سناتے اور پہنچاتے ہیں اور یہ کلام اللہ کا اسطرح نہیں جیسے منکر سمجھتے ہیں کہ وہ مخلوق ہے یعنی کسی چیز میں وہ کلام پیدا کر دیتا ہے بلکہ یہ کلام خاص اسکی صفت ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کا لحاظ ہے غیر مخلوق ہے حنفیہ اسی اعتقاد پر ہمکو اور سب مسلمانوں کو مرتے تک قائم رکھے (نبی وحیدہم)

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ
فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ وَاِنْ يَّرَوْا
كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا
سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ
وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ
سَبِيْلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ
هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ع
وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ
حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ
اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ
سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝
وَلَمَّا سُقِطَ فِيْۤ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ ربع
قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا
وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝
وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ
اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْۢ
بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى
الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗۤ
اِلَيْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ
اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ۖ
فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ وَلَا
تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قَالَ رَبِّ

ناحق زمین میں اکڑتے پھرتے ہیں اُن کو میں اپنی آیتوں سے ف۱ پھیر دونگا
ف۲ اور ف۳ اگر وہ (دنیا جہان کے) سب معجزے دیکھیں تو بھی نہ
ایمان نہ لائیں اور اگر ہدایت کا رستہ دیکھہ پائیں تو اُس پر نہ چلیں
اور اگر گمراہی کا رستہ دیکھہ پائیں تو اُس پہ چلنے لگیں یہ ف۴ اس
وجہ سے ہے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور اُن کی کچھ پرواہ
نہ کی اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو اور آخرت کا دن آنے کو
جھٹلایا اُن کا کیا کرایا سب اکارت ہوا اُن کو وہی بدلہ
ملے گا جیسے کام کرتے تھے ف۵ ف۶ ف۷ اور موسیٰ کی قوم
نے اُس کے پیچھے اپنے زیوروں کا (گلاکر) ایک بچھڑا بنا لیا
ایک بدن ف۸ آواز بھی گائے کی ف۹ اُن لوگوں نے
اتنا بھی نہ سمجھا کہ نہ تو وہ اُن سے بات کرتا ہے نہ اُن کو سیدھا
رستہ بتا سکتا ہے ف۱۰ یہ لوگ (صریح) ظلم ف۱۱ کرکے بچھڑا
لے بیٹھے ف۱۲ اور جب (اُن کے منہ) ہاتھوں پر آن پڑے اور
سمجھ گئے کہ اُنہوں نے غلطی کی ف۱۳ تو کہنے لگے اگر ہمارا مالک ہم
پر رحم نہ کرے گا اور (ہمارے گناہ) نہ بخشے گا تو بے شک
ہم تباہ ہو جائیں گے اور جب موسیٰ (یہ خبر سنکر) غصہ میں
بھرا ہوا رنج کرتا ہوا اپنی قوم کی طرف لوٹا تو کہنے لگا تم
نے میرے پیچھے یہ کیا بری حرکت کی کیا تم اپنے مالک کے وعدے
سے بھی شتابی کر بیٹھے ف۱۴ ف۱۵ اور تختیاں ف۱۶ ڈالدیں
ف۱۷ اور اپنے بھائی (ہارون) کا سر پکڑکر کھینچنے لگا ف۱۸
ف۱۹ ہارون کہنے لگا اے میری ماں جائے بھائی ان
لوگوں نے مجھ کو کمزور سمجھا اور قریب تھا کہ مجھ کو مار ڈالیں ف۲۰
تو ف۲۱ دشمنوں کو مجھ پر مت ہنسا اور ان گناہ گاروں کے
ساتھ مجھ کو مت سان ف۲۲ ف۲۳ موسیٰ نے کہا مالک میرے

ف۱ یا اپنی قدرت کی نشانیوں سے ۱۲ ف۲ یعنی وہ قرآن کو اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو سمجھ نہ سکیں گے یا میری قدرت کی نشانیوں میں غور کرنیکی اُنکو توفیق نہ ہوگی اُنکے دل ادھر سے پھیر دونگا ۱۲ ف۳ ایسے دل پھیر دونگا
ہوئے کہ دونوں کا پھیرنا ۱۲ ف۴ یا جو اُنکے کاموں کا بدلہ ہے ۱۲ ف۵ یعنی کفر کی حالت میں اگر کوئی نیک کام بھی کیے مثلاً خیرات وغیرہ اور خاتمہ کفر پر ہوا تو وہ سب کام گئے گذرے صحیح حدیث سے ثابت ہے
کہ اگر کافر مسلمان ہو جاوے تو کفر کے وقت کی نیکیاں بھی اُسکی قائم رہینگی ۱۲ ف۶ موسیٰ تو طور پہاڑ پر گئے ہوئے تھے ۱۲ ف۸ جیسے گائے کا بدن ہوتا ہے گوشت اور خون کا ۱۲ ف۹ بنی اسرائیل کی عورتوں
نے مصر سے بھاگتے وقت قبطیوں کا زیور مانگ لیا تھا وہ اُنہی کے پاس رہا قبطی تو سب تباہ ہو گئے ۱۲ ف۱۰ یعنی بچھڑا خدا کیسے ہو سکتا ہے بالفرض اس بچھڑے میں جان بھی ہو اور گائے
کی سی آواز بھی کرے تو جیسے اور سچ موچ کے گائیں اور بچھڑے ہیں وہ بھی اسی طرح ایک جانور ہوگا خدا ہونے کے لیے تو بڑے بڑے کمال اور ہنر لازم ہیں بلا کم سے کم اتنا تو ہو کہ خدا بات
کرے کسیکو سیدھی راہ بتا دے ۱۲ ف۱۱ اور بے انصافی ۱۲ ف۱۲ اگر انصاف کرتے تو کبھی بچھڑے کو خدا نہ بناتے اُنہوں نے بڑا ظلم کیا ظلم یہی ہے کہ کسی چیز کو بیموقع رکھنا اس سے زیادہ
کونسا ظلم ہوگا کہ ایک ذلیل جانور کو خدا کی جگہ پر رکھیے اور اپنے اصلی مالک کو جس میں سب طرح کی قدرت ہے اور صدہا اُسکے احسان ہیں اُسکو بھولجاوے ۱۲ ف۱۳ سیدھی راہ
سے بہک گئے ۱۲ ف۱۴ چالیس راتیں بھی پوری نہ ہونے دیں ۱۲ ف۱۵ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کیا تم نے اتنی جلدی اپنے مالک کا غصہ حاصل کر لیا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے
کہ کیا تم اتنی جلدی بچھڑا پوجنے لگے تمہارے مالک کا حکم آنے سے پہلے ۱۲ ف۱۶ مارے غصہ کے ایک طرف ۱۲ ف۱۷ ابن عباسؓ نے کہا وہ ٹوٹ گئیں چھ حصے اللہ تعالیٰ نے اٹھا لیے اور ایک
حصہ رہ گیا مجاہد نے کہا اُس میں جتنی آیندہ کی خبریں تھیں وہ سب اٹھ گئیں اور نصیحت اور حکم باقی رہ گئے ابن جریر نے کہا نو تختیوں میں سے دو اٹھ گئیں اور سات رہ
گئیں ۱۲ ف۱۸ یعنی اُنکے بال اور ڈاڑھی کو ۱۲ ف۱۹ غصہ سے نہ یہ کہ موسیٰ نے ہارون کی ذلت چاہی کیونکہ ہارون بڑے بھائی تھے ۱۲ باقی در صفحہ

۱۹ع

اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ ۖ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ ۝ وَالَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا مِن بَعْدِهَا وَآمَنُوا إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ وَلَمَّا سَكَتَ عَن مُّوسَى الْغَضَبُ أَخَذَ الْأَلْوَاحَ ۖ وَفِي نُسْخَتِهَا هُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ ۝ وَاخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِّمِيقَاتِنَا ۖ فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُم مِّن قَبْلُ وَإِيَّايَ ۖ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا ۖ إِنْ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَن تَشَاءُ وَتَهْدِي مَن تَشَاءُ ۖ أَنتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۖ وَأَنتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ ۝ وَاكْتُبْ لَنَا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ ۚ قَالَ عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ ۖ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۚ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُم بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ ۝

مجھکو اور میرے بھائی کو بخشدے ف۱ اور ہم کو اپنی رحمت میں شریک کرلے اور تو سب رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے ف۲ بے شک جو لوگ بچھڑا لے بیٹھے ف۳ ان پر انکے مالک کا اب غضب اترے گا اور دنیا ہی کی زندگی میں اب ذلیل ہونگے اور ہم جھوٹ باندھنے والوں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں اور جن لوگوں نے برے کام کیے اور پھر ان کے بعد توبہ کی اور ایمان لائے تو بے شک تیرا مالک توبہ کے بعد ف۴ البتہ بخشنے والا مہربان ہے اور جب موسےٰ کا غصہ دب گیا تو اس نے تختیاں اٹھالیں ف۵ اور ان میں جو لکھا تھا وہ ہدایت اور رحمت تھی ان لوگوں کے لیے جو اپنے مالک سے ڈرتے ہیں ف۶ اور موسیٰ نے ہمارے وعدے پر لانے کے لیے اپنی قوم میں سے ستر مردوں کو چنا ف۷ جب لرزے (یا بجلی) نے ان کو آدبایا ف۸ تو موسےٰ نے عرض کی مالک میرے اگر تو چاہتا تو ان کو مجھ سمیت پہلے ہی ہلاک کردیتا ف۹ کیا ہم میں سے چند بے وقوفوں نے جو ایک حرکت کی تو اس کی سزا میں ہمکو ہلاک کرتا ہے ف۱۰ یہ سب کچھ نہیں تیری آزمایش ہے تو جسکو چاہتا ہے اس آزمایش سے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے راہ پر لگاتا ہے (بہرحال) تو ہی ہمارا سنبھالنے والا ف۱۱ ہے تو ہمارے قصور معاف کر اور ہم پر رحم کر اور سب بخشنے والوں میں سے تو بہتر بخشنے والا ہے اور اس دنیا میں ہمارے لیے بھلائی لکھدے ف۱۲ اور آخرت میں بھی ف۱۳ ہم تو تیری طرف رجوع ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا عذاب جو ہے تو جس پر میں چاہتا ہوں اس پر اتارتا ہوں ف۱۴ اور میری مہربانی تو ہر چیز پر ہے ف۱۵ اب میں اپنی مہربانی ان لوگوں کے لیے لکھدوں گا جو ف۱۶ بچے رہتے ہیں اور (فرض) زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر یقین لاتے ہیں ف۱۷

ف۱ حضرت موسیٰ نے اس بےادبی کی بخشش چاہی جو انہوں نے غصہ کی حالت میں ہارون پر کی یا تختیوں کو ڈالدینے کی اور ہارون کو اس دعا میں شریک کرلیا تاکہ وہ راضی ہو جائیں اور دشمنوں میں انکی عزت رہے دوسرے یہ وجہ ہے کہ شاید ہارون نے بھی لوگوں کو ڈرانے اور سمجھانے میں کوئی قصور ہوا ہو ۱۱ ف۲ حق تعالیٰ نے فرمایا ۱۲ ف۳ انکو پوجنے لگے ۱۲ ف۴ یا ان گناہوں کے بعد جن سے توبہ کی ہے ۱۲ ف۵ جنکو غصہ میں ایک طرف پٹخ دیا تھا ۱۲ ف۶ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے (ان تختیوں کی ایک دوسری نقل تیار کی گئی کیونکہ وہ ٹوٹ گئیں تھیں) اس نقل میں جو لکھا تھا وہ ہدایت اور رحمت تھی ان لوگوں کے لیے جو اپنے مالک کے سامنے کانپتے ہیں (یا خالص اپنے مالک کی رضامندی کے واسطے اس سے ڈرتے ہیں) ۱۲ ف۷ بارہ خاندان تھے ہر ایک میں سے چھ چھ چنے تو بہتر ہوئے حکم تھا ستر کا موسیٰ نے فرمایا جو رہجاوے دیکا اسکو بھی وہی ثواب ملیگا جو جانے والے کو ملیگا تب یوشع بن نون اور کالب بن یوفنا ٹھہر گئے باقی ستر حضرت موسیٰ کے ساتھ گئے ۱۲ ف۸ ہوا یہ کہ ان لوگوں نے یہ دعا کی یا اللہ وہ ہمکو دے جو تو نے ہم سے پہلے کسی کو نہ دیا ہو نہ ہمارے بعد کسی کو دیوے پروردگار کو یہ ناگوار ہوا یا انہوں نے جب اللہ تعالیٰ کا کلام سنا موسیٰ سے کہنے لگے ہم تو ہرگز نہ مانتے جب تک کھلم کھلا اللہ تعالیٰ کو نہ دیکھ لیں آخر بجلی گری یا زلزلہ ہوا وہ مر گئے ۱۲ ف۹ نبیں نکلنے سے پہلے تاکہ بنی اسرائیل کو انکی ہلاکت اپنی آنکھ سے دیکھ لیتے اور مجھ پر یہ تہمت لگانے کا انکو موقع نہ ملتا کہ موسیٰ نے انکو مارڈالا ۱۲ ف۱۰ بیٹے کچھ پوچھا اور لوگوں سے صرف یہ قصور ہوا کہ منع نہ کرسکے تو ان کو کیوں ہلاک کرتا ہے یا یہ لوگ بیوقوف تھے جو ایسی بددعا کر بیٹھے انکی وجہ سے ساری بنی اسرائیل کو کیوں ہلاک کرنا چاہتا ہے کیونکہ جب یہ مر پڑے رہیں گے تو بنی اسرائیل مجھ پر تہمت دہرینگے اور مجھ کو مار ڈالیں گے یا ستا دینگے ہر طرح سے سب تباہ ہونگے ۱۲ ف۱۱ کام بنانے والا وارث ۱۲ ف۱۲ مثلاً تندرستی المعارف ۱۲ ف۱۳ مثلاً جنت اور وہاں کی نعمتیں ۱۲ باقی در ضمیمہ

۹ | الاعراف | ۲۰۲-

وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰىٓ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ
وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ۝ وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ
اَسْبَاطًا اُمَمًا ۭ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى
اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ
الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ
عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۭ
وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ
الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۭ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا
رَزَقْنٰكُمْ ۭ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ
اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ
شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ
سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ۭ سَنَزِيْدُ
الْمُحْسِنِيْنَ ۝ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ
فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاۗءِ بِمَا
كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝ ع وَسْـَٔــلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ
الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ
فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ
سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ
لَا تَاْتِيْهِمْ ڔ كَذٰلِكَ ڔ نَبْلُوْهُمْ بِمَا
كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ
لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا ۨ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ
مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى

ع ۲۰ / ۱

اور موسیٰ کی قوم میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو سچی بات بتاتے ہیں اور سچائی کے ساتھ انصاف کرتے ہیں ف۱ اور ہم نے بنی اسرائیل کے ٹکڑے کیے بارہ قبیلے ف۲ بارہ گروہ اور جب موسیٰ کی قوم نے اس سے پانی مانگا ف۳ تو ہمنے موسیٰ کو حکم دیا اپنی لکڑی پتھر پر مار تو بس بارہ چشمے اس میں سے پھوٹ نکلے ہر قبیلے نے اپنا گھاٹ (پانی لینے کا مقام) معلوم کر لیا اور ف۴ ہم نے ان پر ابر کا سایہ کیا اور ان پر من و سلوی اتارا اور ہم نے ان سے کہا جو مزے کے کھانے ہم نے تم کو دیے ہیں وہ کھاؤ اور انہوں نے ف۵ ہمارا کچھ نہیں بگاڑا بلکہ اپنا نقصان آپ کرتے رہے ف۶ اور جب ان سے کہا گیا اس گاؤں ف۷ میں جا کر رہو اور وہاں کی چیزیں ف۸ جہاں چاہو کھاؤ اور حطہ کہو اور دروازے میں جھک کر جاؤ ہم تمہارے گناہ بخش دینگے ف۹ نیکوں کو اور زیادہ (نعمتیں) ہم دینگے ف۱۰ تو جو لوگ ان میں ظالم تھے ف۱۱ انہوں نے اس بات کو چھوڑ کر جو ان کو بتلائی گئی تھی کچھ اور کہنا شروع کیا ف۱۲ آخر ہم نے انکی شرارت کی سزا میں ان پر آسمان سے عذاب اتارا ف۱۳ اور (اے پیغمبرؐ) ان یہودیوں سے اس گاؤں کا حال تو پوچھ جو سمندر کے کنارے پر (آباد) تھا ف۱۴ جب (ان کے باپ دادا) ہفتہ کے دن (خدا کی) نافرمانی کرتے تھے ف۱۵ جب ان کا ہفتہ کا دن ہوتا تو مچھلیاں ف۱۶ انکے سامنے آ جاتیں ف۱۷ اور جس دن ہفتہ نہ ہوتا ف۱۸ تو نہ آتیں انکی گناہوں کے سبب سے ہم انکو اس طرح آزمانے لگے ف۱۹ اور جب گاؤں والوں میں سے ایک گروہ نے ف۲۰ کہا جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہلاک کرنے والا یا سخت عذاب کرنے والا ہے ان کو تم کیوں سمجھاتے ہو ف۲۱ انہوں نے جواب دیا اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے اوپر سے الزام اتارنے کو اور شاید وہ لوگ (سمجھانے سے)

ف۱ مراد وہ یہودی ہیں جو توریت پر قائم رہے اور انہوں نے اس میں تحریف نہیں کی یا جو یہودی آنحضرت صلعم پر ایمان لائے جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ بعضوں نے کہا چین کے پرے کچھ لوگ ہیں مراد وہ ہیں ابن عباسؓ نے کہا موسیٰ نے کہا پروردگار میں ایک گروہ ایسا دیکھتا ہوں جنکی انجیلیں انکے دلوں میں ہیں پروردگار نے فرمایا یہ ایک امت ہے جو تیرے بعد ہوگی احمدؐ کی امت موسیٰ نے کہا میں ایک گروہ دیکھتا ہوں جو پانچ نمازیں (ہر روز) پڑھتے ہیں وہ انکے گناہ اتار دیتی ہیں پروردگار نے فرمایا یہ امت تیرے بعد ہوگی احمدؐ کی امت موسیٰ نے کہا میں ایک گروہ دیکھتا ہوں جو اپنے مالوں کی زکوٰۃ نکالتے ہیں پھر وہ زکوٰۃ انہی تک لوٹ آتی ہے انکو کہاتے ہیں پروردگار نے فرمایا یہ امت تیرے بعد ہوگی احمدؐ کی امت موسیٰ نے عرض کیا پروردگار مجھ کو بھی احمدؐ کی امت میں کر سبحان اللہ ہمارے پیغمبرؐ کا مرتبہ اس سے سمجھ لینا چاہیے کہ حضرت موسیٰ جیسے پیغمبر یہ آرزو کرتے ہیں کہ آپ کی امت میں ہوں صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ واتباعہ اجمعین ۱۲ ف۲ یعنی بارہ دادوں کے پوتے ۱۲ ف۳ جنگل میں جسکا قصہ سورۂ بقرہ میں گذر چکا ۱۲ ف۴ اس جنگل میں جہاں دھوپ کی شدت تھی ۱۲ ف۵ نافرمانی کرکے ۱۲ ف۶ اس آیت کی پوری تفسیر سورۂ بقرہ کے چھٹے اور ساتویں رکوع میں گذر چکی ہے اور من اور سلوی کے معنے بھی بیان ہو چکے ہیں ۱۲ ف۷ بیت المقدس یا اریحا ۱۲ ف۸ جو اس گاؤں میں پیدا ہوتی ہیں ۱۲ ف۹ نہیں صرف گناہ نہیں بخشے جائیں گے بلکہ اجر بھی ۱۲ ف۱۰ اس آیت کی تفسیر بھی سورۂ بقرہ کے چھٹے رکوع میں گذر چکی ہے اور حطہ کے معنے بیان ہو چکے ہیں یعنی گناہ اتریں اور قصور معاف ہوں ۱۲ ف۱۱ بے انصاف شریر گنہگار ۱۲ ف۱۲ کہنے لگے حنطۃ فی شعیرۃ ۱۲ ف۱۳ ایک تو حطہ کے بدل حنطہ کہنے لگے دوسرے سجدہ کے بدل سرین پر گھسٹتے ہوئے جسکے عذاب یہ اترا کہ طاعون آیا ایکدن میں ستر ہزار مر گئے اس آیت کی تفسیر بھی سورۂ بقرہ کے چھٹے رکوع میں گذر چکی ہے ۱۲ ف۱۴ اسکا نام ایلہ یا مدین یا ایلیا تھا ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا
بِهِ أَنجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَ
أَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ
بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۝ فَلَمَّا عَتَوْا عَن مَّا
نُهُوا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً
خَاسِئِينَ ۝ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ
عَلَيْهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَن يَسُومُهُمْ سُوءَ
الْعَذَابِ ۗ إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ ۖ
وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ وَقَطَّعْنَاهُمْ فِي الْأَرْضِ
أُمَمًا ۖ مِّنْهُمُ الصَّالِحُونَ وَمِنْهُمْ دُونَ ذَٰلِكَ ۖ
وَبَلَوْنَاهُم بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُونَ ۝ فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ
وَرِثُوا الْكِتَابَ يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَٰذَا
الْأَدْنَىٰ وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا وَإِن
يَأْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهُ يَأْخُذُوهُ ۚ أَلَمْ
يُؤْخَذْ عَلَيْهِم مِّيثَاقُ الْكِتَابِ أَن
لَّا يَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوا
مَا فِيهِ ۗ وَالدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ
يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ وَالَّذِينَ
يُمَسِّكُونَ بِالْكِتَابِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ إِنَّا
لَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِينَ ۝ وَإِذْ نَتَقْنَا
الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَأَنَّهُ ظُلَّةٌ وَظَنُّوا أَنَّهُ
وَاقِعٌ بِهِمْ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ
وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝

بات تمہارے مالک کے سامنے عذر ہو جائے اور شاید یہ بچ جائیں۔ پھر جب بھول گئے جو اُن کو سمجھایا گیا تھا تو ہم نے بری کام سے منع کرنیوالوں کو ف۱ بچا لیا اور جن لوگوں نے گناہ کیا تھا اُنکو اُنکی نافرمانی کے بدلے سخت عذاب میں پھانس لیا ف۲ پھر جب وہ منع کیے ہوئے کام میں حد سے بڑھ گئے ف۳ ہمنے حکم دیدیا دھتکارے ہوئے بندر بنجاؤ ف۴ اور ف۵ جب تیرے مالک نے ف۶ جتلا دیا ف۷ کہ وہ ضرور قیامت تک اُن پر ایسے لوگوں کو حاکم کریگا جو اُنکو بری تکلیفیں دیتے رہیں گے ف۸ بیشک تیرا مالک جلد سزا دینے والا ہے اور بیشک وہ بخشنے والا مہربان بھی ہے ف۹ اور ہمنے بنی اسرائیل کے ٹکڑے کرکے ساری زمین میں اُنکے گروہ گروہ کردیے ف۱۰ کچھ تو اُن میں سے نیک ہیں ف۱۱ اور کچھ اور طرح کے ف۱۲ اور ہم نے اُنکو اچھے اور برے (دونوں طرح) سے آزمایا ف۱۳ اس لیے کہ وہ ہماری طرف رجوع ہوں ف۱۴ پھر اُن کے بعد نالائق اولاد اُن کی جگہ پر توریت کو وارث بنے پر تو دنیا کے اِس (ذلیل دنیا) کا سامان لینے لگے ف۱۵ اور کہتے ہیں کہ ہماری مغفرت ہوجائے گی ف۱۶ اور اگر دوبارہ بھی (دنیا کا) سامان پھر آئے تو لے لیویں ف۱۷ کیا اِن لوگوں سے توریت کا اقرار نہیں لیا گیا ف۱۸ کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی بات نہ لگائینگے مگر وہی جو سچ ہے ف۱۹ حالانکہ ان لوگوں نے جو اُس میں لکھا ہے وہ پڑھ لیا ہے ف۲۰ اور پرہیزگاروں کے لیے ف۲۱ آخرت کا گھر (کہیں) بہتر ہے کیا تم کو عقل نہیں اور ف۲۲ جو لوگ توریت کو مضبوط پکڑے ہوئے ہیں ف۲۳ اور نماز کو درستی سے ادا کرتے رہتے ہیں تو ہم ایسے نیک لوگوں کا ثواب کھونے والے نہیں اور ف۲۴ جب ہم نے طور پہاڑ کو (اکھیڑ کر) اُن کے اوپر چھتری کی طرح کھڑا کردیا اور وہ سمجھے اب اُن پر گرتا ہے ف۲۵ جو کتاب ہم نے تم کو دی ہے اُس کو زور سے سنبھالو اُس میں جو حکم لکھے ہیں اُن پر عمل کرو ف۲۶ تاکہ تم پرہیزگار بنو ف۲۷

ف۱ اور جو لوگ خاموش تھے اُنکو بھی ۱۲ ف۲ بعضے کہتے ہیں صرف وہی گروہ بچا جو منع کرتا تھا اور جو گروہ خاموش رہا وہ بھی گنہگاروں کے ساتھ عذاب میں پھنس گیا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ بری بات سے منع کرنا ہر شخص کو لازم ہے جہانتک اُسکی طاقت ہو ۱۲ ف۳ اور منع کرنیوالوں کی ایک نہ سنی ۱۲ ف۴ حقیقت میں وہ بندر کی صورت ہوگئے اور تین دن بعد سب مرگئے اُنکی نسل نہیں رہی یہی صحیح ہے بعضوں نے کہا جوان تو بندر ہوگئے اور بوڑھے سور ہوگئے ۱۲ ف۵ اے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ وقت یاد کر ۱۲ ف۶ بنی اسرائیل کو ۱۲ ف۷ یا فیصلہ کرلیا اور حکم دیدیا ۱۲ ف۸ اُن سے جزیہ لینگے اُنکو ذلیل سمجھیں گے اُنکی عورتوں کو لونڈیاں بنائیں گے ۱۲ ف۹ بعضوں نے کہا اِس آیت سے مراد بخت نصر بادشاہ کا تسلط ہے جسنے بنی اسرائیل کو قتل اور قید کیا بیت المقدس کو اجاڑا ۱۲ ف۱۰ ہر ملک میں تھوڑے تھوڑے یہودی موجود ہیں ۱۲ ف۱۱ جو وہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ۱۲ ف۱۲ یعنے نیک نہیں ہیں منکر یا دہریہ بدکار ہیں ۱۲ ف۱۳ کبھی سکھ دیا کبھی دکھ کبھی راحت کبھی رنج کبھی نعمت کبھی بلا ۱۲ ف۱۴ اور اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور توریت شریف کے حکموں پر عمل کریں ۱۲ ف۱۵ رشوت کھاکر خدا کے احکام بدلنے لگے ۱۲ ف۱۶ کچھ غم نہیں بعضوں نے کہا مراد وہ لوگ ہیں جو قرآن کے غلط معنے لوگوں کو بتا کر دنیا کا فائدہ حاصل کریں ۱۲ ف۱۷ یعنے گناہ کرتے جاتے ہیں اور خدا سے نہیں ڈرتے حالانکہ جانتے ہیں کہ یہ گناہ ہے لیکن اگر پھر کوئی رشوت لیکر آوے تو پھر لے لیں ۱۲ ف۱۸ یعنے جو اقرار توریت میں لکھا گیا ہے ۱۲ ف۱۹ جو اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے ۱۲ ف۲۰ باوجود اسکے جان بوجھکر اللہ تعالیٰ پر یہ جھوٹ باندھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمکو بخشدیگا ۱۲ ف۲۱ اِس دنیا کے دون کے سامان سے ۱۲ ف۲۲ بنی اسرائیل میں سے ۱۲ ف۲۳ اور آنحضرت پر بھی ایمان لائے یا مسلمانوں میں سے جو قرآن شریف مضبوط تھامے ہوئے ہیں ۱۲ ف۲۴ اے پیغمبر بنی اسرائیل کو وہ وقت یاد دلا ۱۲ ف۲۵ اور سب کے سب دب کر مرجاتے پھر ہمنے حکم دیا ۱۲ ف۲۶ یا جو اُس میں لکھا ہے اسکو یاد کرتے رہو بھولو نہیں ۱۲ ف۲۷ سورہ بقرہ کے آٹھویں رکوع کی تفسیر میں اسکا قصہ گذر چکا ہے ۱۲

۹	الاعراف	۲۲	وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ	اور سنا اے پیغمبر ان یہودیوں کو اُس شخص کا قصہ جسکو ہم نے اپنی آیتوں کا علم دیا تھا ف اُس نے کینچلی اتار دی ف پھر شیطان اُس کے پیچھے لگا تو گمراہوں میں جا ملا ف اور اگر ہم چاہتے تو ان آیتوں کی وجہ سے اُسکا رتبہ بلند کرتے ف مگر اُس نے زمین پر گرنا چاہا ف اور اپنی خواہش پر چلا
۱۰	الانفال	۷	كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ	۶۱ جیسے فرعون کے لوگوں اور اُن سے پہلے لوگوں کی گت ہوئی انہوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا پھر اللہ نے اُن کے گناہوں کے بدلے اُنکو پکڑ لیا بیشک اللہ زور آور ہے سخت عذاب والا
〃	〃	〃	۶۲ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝	۶۲ (اس قوم کی گت) ایسی ہوئی ہے جیسے فرعون والوں کی گت اور اُن سے پہلے لوگوں کی انہوں نے اپنے مالک کی آیتوں کو جھٹلایا پھر ہم نے اُن کو اُن کے گناہوں کی سزا میں ہلاک کر ڈالا اور فرعون والوں کو ڈبو دیا اور سب کے سب گنہگار تھے
۱۱	یونس	۸	۶۳ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ۝ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ	۶۳ پھر ان (پیغمبروں) کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فرعون اور اُس کے لوگوں (یا سرداروں) کی طرف اپنی نشانیاں دیکر بھیجا وہ اکڑ بیٹھے اور وہ نافرمان لوگ تھے پھر جب ہمارے پاس سے سچی بات اُن کو پہنچی ف کہنے لگے بیشک یہ تو کھلا جادو ہے موسیٰ نے کہا تم سچی بات کو جب وہ تمہارے پاس آئی (جادو کہتے ہو) بھلا یہ کیا جادو ہے اور جادوگر تو (کبھی) کامیاب نہیں ہوتے ف وہ کہنے لگے کیا تو ہمارے پاس اسلئے آیا ہے کہ جس (طریقہ) پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا اُس سے ہم کو پھیر دے اور تم دونو (بھائیوں) کو ملک کی سرداری ملجائے اور ہم تو تم دونو کی (بات) ماننے والے نہیں ف اور فرعون نے کہا ف جو پکا (اپنے فن کا کامل) جادوگر ہو اُس کو میرے پاس لیکر آؤ جب جادوگر آن موجود ہوئے تو موسیٰ نے اُن سے کہا جو تم کو ڈالنا ہے وہ ڈالو ف جب انہوں نے ف ڈالیں موسیٰ نے کہا

ف اور یہ علم کینچلی کیطرح اسپر لپٹا ہوا تھا ف کافر ہو گیا اور سب بھول گیا ف آیتوں کا علم تھا کہ اسکو اللہ کی کتابیں یاد تھیں اور اسم اعظم بھی معلوم تھا جو دعا کرتا اسم اعظم کی برکت سے قبول ہوتی کہتے ہیں یہ بنی اسرائیل میں ایک عابد زاہد شخص تھا ف یا اس کفر سے پہلے اسکو دنیا سے اٹھا لیتے ف یعنی دنیا کا فائدہ قبول کیا ف قریش کے کافروں کی وہی گت ہوئی ف عصا اور ید بیضا وغیرہ ف تو سچ پہچان کر تم جادو کیوں کہلاتے ہو ف اکثر دنیا کے کتوں کا قاعدہ ہوتا ہے کہ جب انکو خدا کی طرف توجہ دلاؤ تو وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری ریاست اور سرداری چھین لینے کی انکو فکر ہے اور اپنے شیطانی نفس پر قیاس کر کے سب کی نسبت یہی خیال کرتے ہیں کہ دنیا کمانا اور حکومت اور سلطنت حاصل کرنا انکو مقصود ہے فرعون کے لوگوں نے بھی حضرت موسیٰ اور ہارون کی نسبت یہی خیال کیا ف اپنے لوگوں کو حکم دیا ف اپنا جادو اگر دکھلاتے ہو تو دکھلاؤ تمہارا انجام خراب ہے ف اپنی لاٹھیاں اور رسیاں ف بعضوں نے کہا اسکا نام بلعم بن باعورا تھا اور تمہارے ... [illegible] ... وہاں کے لوگوں نے اس سے یہ خواہش کی کہ حضرت موسیٰ کیلیے بد دعا کرے جب وہ بد دعا کرنے کو تیار ہوا تو اسکی زبان پر ... [illegible] ... کہا میں کیا کروں میری زبان میرے بس میں نہیں ... [illegible] ... بعضوں نے کہا یہ امیہ بن ابی الصلت تھا کہ وہ اگلی کتابیں پڑھا ہوا تھا اور خوب جانتا تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے پیغمبر ہیں لیکن حسد سے آپکے خلاف ہو گیا بعضوں نے کہا ابو عامر بن صیفی بعضوں نے کہا کوئی اور شخص بعضوں نے کہا قریش کے کافر بعضوں نے کہا یہود اور نصاریٰ ہیں۔

مُوسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللّٰهَ
سَيُبْطِلُهُ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ
الْمُفْسِدِينَ ۝ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهِ
وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ۝ فَمَا آمَنَ
لِمُوسٰى إِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهِ عَلٰى
خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَإِيْهِمْ أَنْ
يَّفْتِنَهُمْ وَإِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي
الْأَرْضِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الْمُسْرِفِينَ ۝
وَقَالَ مُوسٰى يٰقَوْمِ إِنْ كُنْتُمْ
آمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوا إِنْ
كُنْتُمْ مُّسْلِمِينَ ۝ فَقَالُوا عَلَى اللّٰهِ
تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ
الظّٰلِمِينَ ۝ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ
الْقَوْمِ الْكٰفِرِينَ ۝ وَأَوْحَيْنَا إِلٰى مُوسٰى
وَأَخِيهِ أَنْ تَبَوَّآ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوتًا
وَّاجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً وَّأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ
وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَقَالَ مُوسٰى رَبَّنَا إِنَّكَ
آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُ زِينَةً وَّأَمْوَالًا
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوا عَنْ
سَبِيلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰى أَمْوَالِهِمْ
وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا
حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۝ قَالَ قَدْ
أُجِيبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيمَا وَلَا
تَتَّبِعَانِّ سَبِيلَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝

یہ جو تم لے کر آئے وہ تو جادو ہے ف۱ بیشک اللہ تعالیٰ اسکو ابھی ملیامیٹ کر دیگا کیونکہ اللہ تعالیٰ شریر لوگوں کا کام بننے نہیں دیتا اور اپنے فرمانے سے ف۲ اللہ تو حق بات کو حق کر دکھائیگا گو نافرمان لوگ برا مانا کریں ف۳ پھر موسیٰ پر صرف اُسی کی قوم میں سے ف۴ چند نوجوان لوگ ایمان لائے وہ بھی فرعون اور اس کے سرداروں سے ڈرتے ڈرتے کہ کہیں اُن کو آفت میں نہ ڈالے ف۵ اور فرعون (مصر کے) ملک میں (بڑا) زبردست اور حد سے زیادہ بڑھ گیا تھا ف۶ اور موسیٰ نے (اپنے لوگوں سے) کہا بھائیو اگر تم کو اللہ تعالیٰ پر یقین ہے تو اُس پر بھروسا رکھو جب تم اُس کے تابعدار ہو ف۷ اُنہوں نے کہا ہم نے اللہ تعالیٰ پر بھروسا کیا ف۸ مالک ہمارے ہمکو ان ظالم لوگوں کے ظلم کا نشانہ مت بنا ف۹ اور اپنی رحمت سے ہم کو کافر لوگوں (کے پنجے) سے نجات دے اور ہم نے موسیٰ اور اُس کے بھائی ہارون کو وحی بھیجی تم دونوں اپنی قوم کے لیے مصر میں گھر بنالو اور اپنے گھروں ہی کو مسجد کر لو ف۱۰ اور نماز درستی سے ادا کرتے رہو اور ایمان والوں کو خوش خبری سناؤ ف۱۱

اور موسیٰ نے دعا کی مالک ہمارے تو ہی نے فرعون اور اُس کی (قوم کے) سرداروں کو دنیا کی زندگی میں زینت کا سامان ف۱۲ اور مال و دولت دے رکھا ہے مالک ہمارے یہ اس لیے دیا ہے کہ وہ تیری راہ سے بہکاویں ف۱۳ مالک ہمارے اُن کے مالوں کو ملیامیٹ کر دے ف۱۴ اور اُنکے دلوں کو سخت کر دے وہ ایمان نہ لائیں جبتک تکلیف کا عذاب (ڈوبنا) نہ دیکھیں ف۱۵ اللہ نے فرمایا تم دونوں (بھائیوں) کی دعا قبول ہو گئی ف۱۶ تو صبر کیے رہو ف۱۷ اور نادانوں کی راہ مت چلو ف۱۸ اور ہم نے بنی اسرائیل کو

ف۱ جسکی کوئی حقیقت نہیں صرف ملمع سازی اور نظر بندی ہے ۱۲ ف۲ جو اُس نے فرمایا ہے کہ دین حق کو غالب کر دونگا ۱۲ ف۳ ہر زمانے میں ایسا ہی ہوا کیا کہ سچے دین کے خلاف بڑے بڑے لوگ کھڑے ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ نے سچ کو سچ ہی رکھا اور جھوٹ کو بالکل ملیامیٹ اور ستیاناس کر دیا اسکا نام تک باقی نہ رکھا دیکھو حضرت عیسیٰ کے خلاف تمام یہودی اور حضرت محمد کے خلاف اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب اور امام حسین کے خلاف یزید اور ابن زیاد اٹھ کھڑے ہوئے اور کیا کچھ ستایا مگر حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد کا دین پھیل کر ہی رہا اور آج تک قائم ہے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی اور یزید اور ابن زیاد کا پیرو ایک متنفس بھی نہیں ۱۲ ف۴ یعنے بنی اسرائیل میں سے ۱۲ ف۵ یہ ذکر شروع زمانہ کا ہے جب موسیٰ نئے نئے آئے تھے بعد کو تو قارون کے سوا ساری بنی اسرائیل حضرت موسیٰ پر ایمان لے آئے تھے ۱۲ ف۶ اُن لوگوں کا ڈر بیجا تھا ۱۲ ف۷ تو اُس کے حکم اور قضا پر راضی رہو وہ جب چاہیگا اُسوقت تمکو اس عذاب سے نجات دیگا ۱۲ ف۸ اور اُسی کو ڈھال کرنے ۱۲ ف۹ یعنی ان ظالموں کو ہم پر مسلط مت کر کہ وہ ہم پر اپنا ظلم چلائے رہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہم کو عذاب مت کر ورنہ یہ ظالم لوگ اور گمراہ ہو جائینگے کہیں گے اگر یہ سچے دین پر ہوتے تو ان پر عذاب کیوں اترتا ۱۲ ف۱۰ یا گھروں کا رخ قبلے کیطرف رکھو یا گھروں کو ایکدوسرے کے مقابل بناؤ کہتے ہیں فرعون نے اُنکو مسجد میں نماز پڑھنے سے منع کیا تو حکم ہوا گھروں کو ہی مسجد بنا لو ۱۲ ف۱۱ کہ ایک دن میں فرعون تباہ ہونیوالا ہے ف۱۲ جیسے سواریاں لباس ہتیار وغیرہ ۱۲ ف۱۳ کیونکہ اسی سے ہکانیوالا ہے اور وہی راہ پر لگانیوالا ہے ف۱۴ تباہ اور برباد کر دے ۱۲ ف۱۵ اب سوف کا ایمان کچھ فائدہ نہ دیگا یہ دعا حضرت موسیٰ نے کی حضرت ہارون آمین کہتے جاتے تھے حضرت موسیٰ نے یہ دعا اس وقت کی جب سمجھاتے سمجھاتے اُنکو مایوسی ہو گئی اور معلوم ہو گیا کہ فرعون اور اُس کے سردار کبھی ایمان لانیوالے نہیں جیسے حضرت نوح نے جب بہ مجبوری اپنی قوم کے لیے بددعا کی تھی پیغمبروں کی بددعا بھی بحکم الٰہی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا ۱۲ ف۱۶ وہ ایمان نہ لاویں اور آخر اپنے کفر اور شرارت کی شامت میں پیغمبر کی بددعا سے ہلاک اور برباد ہوں ۱۲ ف۱۷ باقی در ضمیمہ

ترجمہ	آیت			
پار اتار دیا پھر فرعون اور اسکا لشکر ف شرارت اور زیادتی کے لیے ف انکے	وَجَاوَزْنَا بِبَنِيٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْبَحْرَ			
پیچھے لگا ف۳ جب ڈوبنے لگا ف۴ تو کہا اب میں ایمان لایا جس خدا پر	فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا			
بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں وہی سچا خدا ہے اور میں (اس کے) تابعداروں	وَّعَدْوًا حَتّٰٓي اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ			
میں سے ہوں ف۵ کیا اب (ایمان لایا) اور پہلے ف۶ نافرمانی کرتا	قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ			
رہا اور تو فسادیوں میں کا ایک (رہی) فسادی تھا ف۸ تو آج تیرے	اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَاۗءِيْلَ وَاَنَا مِنَ			
لاشے کو ہم ف۹ بچا لیں گے ف۱۰ اس لیے کہ جو لوگ تیرے بعد رہ	الْمُسْلِمِيْنَ ۝ اٰۗلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ			
گئے ان کے لیے تو نشانی ہو ف۱۱ اور البتہ بہت سے لوگ ہماری نشانیوں	وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ			
سے غافل ہیں ف۱۲ اور ہم نے بنی اسرائیل کو ف۱۳ ایک اچھے ٹھکانے	بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ۝			
پر جگہ دی اور کھانے کو عمدہ چیزیں عنایت کیں پھر	وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا			
انہوں نے اس وقت ف۱۴ اختلاف کیا جب	لَغٰفِلُوْنَ ۝ وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ		ركوع ١٤	
ان کے پاس آچکا ف بے شک تیرا مالک قیامت کے	مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ			
دن ان کا فیصلہ کردے	فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰي جَاۗءَهُمُ الْعِلْمُ ۭ اِنَّ			
گا جن باتوں میں وہ اختلاف	رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا			
کرتے رہے ف۱۵	كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝			
اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب ف۱۶ اسکو راہ دکھانیوالی اور رحمت ہو چکی ہو	وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۝	٢	هود	١٢
اور ہم موسیٰ کو اپنی نشانیاں اور کھلا معجزہ دیکر فرعون اور اسکے سرداروں	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰي بِاٰيٰتِنَا وَ	٩	″	٠
کی طرف بھیج چکے ہیں ف۱۷ لیکن انہوں نے فرعون کا کہنا سنا اور	سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ			
فرعون کی چال ٹھیک نہ تھی ف۱۸ وہ قیامت کے دن آگے آگے	فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ			
اپنی قوم کو لیے ہوئے دوزخ میں ان کو پہنچا دے گا ف۱۹ اور برا	بِرَشِيْدٍ ۝ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ			
گھاٹ ہے جس پر یہ لوگ پہنچیں گے ف۲۰ اور یہاں لعنت ان	النَّارَ ۭ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ۝ وَاُتْبِعُوْا			
کے پیچھے لگ گئی اور قیامت کے دن (بھی) ف۲۱ برا انعام ہے	فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ بِئْسَ			
جو ان لوگوں کو دیا گیا ف۲۲ یہ چند خبریں ہیں بستیوں	الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ۝ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ			
کی جو ہم تجھ سے بیان کرتے ہیں ان میں کچھ بستیاں تو اب تک	الْقُرٰي نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَاۗىِٕمٌ			
قائم ہیں اور کچھ مٹ گئیں ف۲۳	وَّحَصِيْدٌ ۝			

ف یعنی دریا میں ایک لاکھ صرف مشکی گھوڑے تھے باقی اور رنگ کے گھوڑے ف یعنی بنی اسرائیل کو ستانے اور انپر ظلم کرنے کے لیے ف اور جو راہیں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے لیے سمندر میں کھول دی
تھیں ان میں گھس پڑا ف اللہ تعالیٰ نے سمندر کو ملا دیا ف مگر اللہ کا عذاب اترے بعد پھر توبہ قبول نہیں ہوسکتی اسی طرح جب موت کا خرانٹا شروع ہو جاوے ف اسوقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا
حضرت جبرئیل نے یا میکائیل نے ف ساری عمر جب ایمان اور توبہ کا وقت تھا ف نہ آپ ایمان لاتا تھا نہ دوسروں کو ایمان لانے دیتا تھا فساد کی حد ہو گئی کہ لگا خدائی کا دعوی کرنے
اور خدا کے بھیجے کو ستانے ف دریا میں ڈوب جانے اور مچھلیوں کے کھا جانے سے ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اسلیے کہ جو شخص تیرے بعد تیرا جانشین ہو اس کے لیے تو
ایک نشانی ہو کہتے ہیں بنی اسرائیل کو یقین نہ آیا کہ فرعون بھی ڈوب گیا اللہ نے اسکی لاش سمندر سے نکلوا کر ایک اونچے ٹیلے پر ڈال دیا سب نے اپنی آنکھوں سے اسکو مردہ دیکھا
تب ان کو یقین آیا اور عبرت ہوئی کہ جو شخص اتنی مدت تک اس زور کے ساتھ بادشاہت کرتا رہا یہاں تک کہ خدائی کا دعوی کرنے لگا وہ اس بیکسی اور ذلت کے ساتھ ننگا دھڑنگا
پڑا ہوا ہے سبحان اللہ کبریٰ قدرت جل شانہ ف ان میں غور نہیں کرتے اگر غور کریں تو معلوم ہو جائے کہ انسان کی کیا بساط اور کیا حقیقت ہے پہلے ناپاک نطفہ تھا پھر
بکھرا ہوا مردار ہوگا وہ کس منہ سے خدائی کا دعوی کرتا ہے ف شام یا مصر کے ملک میں ف دین کی باتوں میں ف اللہ تعالیٰ کی کتاب توریت ، ترجمہ کی خلاف
کا ہمکو موقع نہیں ملتا ف وہاں جو حق ہے وہ کھل جاویگا اور ناحق کہنے والے کو خوب سزا ملے گی ف توریت شریف ف کھلے معجزے سے عصا مراد ہے اور
نشانیوں سے دوسری نو نشانیاں ف وہ پکا شریر اور گمراہ تھا ف وہاں بھی دوزخیوں کا سردار ہوگا اس آیت سے اس شخص کا رد ہوتا ہے جو کہتا ہے کہ فرعون ایمان
لے آیا اور آخرت میں اسکو نجات ہوگی ف باقی در ضمیمہ

پارہ	سورۃ	آیت		
۱۲	هود ۱۱	۱۱۰	۶۶ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝	۶۶ اور ہمنے موسیٰ کو کتاب دی تھی پھر لوگ اُسمیں اختلاف کرنے لگے ف۱ اور اگر تیرے مالک کی ایک بات پہلے نہ ہو چکی ہوتی ف۲ تو انکا فیصلہ ہو جاتا اور یہ لوگ قرآن (مجید) میں شک کرتے ہیں جو انکا دل نہیں جمنے دیتا ف۳
۱۳	الرعد ۱۳	۵	۶۷ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ	۶۷ اور جن لوگوں کو ہمنے (پہلے) کتاب ف۴ دی تھی (اور وہ تجھ پر ایمان بھی لائے) وہ جو تجھ پر اترا اُس سے خوش ہوتے ہیں ف۵ اور ان گروہوں ف۶ میں ایسے بھی ہیں جو قرآن کی بعضی باتوں کو نہیں مانتے ف۷
〃	ابراهيم ۱۴	۱ و ۲	۶۸ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝ وَقَالَ مُوْسٰۤى اِنْ تَكْفُرُوْۤا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ (ع ۱۳)	۶۸ اور ہم موسیٰ کو اپنی (نو) نشانیاں دیکر بھیج چکے ہیں ف۸ کہ اپنی قوم کو (کفر کے) اندھیروں سے نکالکر (ایمان کی) روشنی میں لا اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ف۹ انکو یاد دلا ف۱۰ کیونکہ اُن میں ف۱۱ ہر ایک صبر اور شکر کرنیوالے کیلیے نشانیاں ہیں ف۱۲ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اللہ نے جو تم پر احسان کیا ہے اسکو یاد کرو جب اس نے فرعون کے لوگوں سے تم کو نجات دی وہ تم کو سخت تکلیف دیا کرتے تھے ف۱۳ اور تمہارے بیٹوں کو کاٹ ڈالتے اور بیٹیوں کو جیتا چھوڑ دیتے ف۱۴ اور اس معاملہ میں تمہارے مالک کی طرف سے تم پر بڑا احسان ہوا ف۱۵ اور جب تمہارے مالک نے تم کو جتلا دیا اگر تم شکر کروگے تو میں تم کو اور زیادہ (نعمتیں) دونگا اور اگر ناشکری کروگے ف۱۶ تو (یہ سمجھ رکھو) کہ میرا عذاب سخت ہے اور موسیٰ نے (یہ بھی) کہا اے بنی اسرائیل اگر تم اور ساری زمین پر جتنے لوگ ہیں (سب ملکر) ناشکری کرنے لگیں تو بھی اللہ بیشک (۵۵) بے نیاز اور (سراسر) تعریف کے لائق ہے ف۱۷
۱۴	النحل ۱۶	۱۵	۶۹ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝	۶۹ اور ہمنے یہودیوں پر وہ چیزیں جو ہم تجھ سے پہلے (سورۂ انعام کے سترھویں رکوع میں) بیان کر چکے ہیں (انکی شرارت اور سرکشی کیوجہ سے) حرام کر دی تھیں اور ہمنے اُن پر ظلم نہیں کیا تھا وہ خود اپنے پر آپ ظلم کرتے تھے ف۱۸
〃	〃	۱۶	۷۰ اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ	۷۰ ہفتہ کا دن تو اُنہی لوگوں کے لیے مقرر ہوا تھا جنہوں نے اُس میں

ف۱ کسی نے مانا کسی نے نہ مانا اسی طرح قرآن میں بھی اگر لوگ اختلاف کرتے ہیں تو رنجیدہ مت ہو۔ ف۲ کہ قیامت ہی میں پوری سزا ملے گی۔ ف۳ یا جس نے انکو تردد میں ڈالدیا ہے۔ ف۴ توریت اور انجیل۔ ف۵ کیونکہ توریت اور انجیل اور اگلی کتابوں کی اس سے تصدیق ہوتی ہے۔ ف۶ یہود اور نصاریٰ۔ ف۷ یا بعضی باتوں سے ناخوش ہوتے ہیں یہود اور نصاریٰ قرآن کی ان باتوں کو نہ مانتے جو انکی شریعت کے خلاف اتریں۔ ف۸ جنکو حکم دیا تھا۔ ف۹ یا اللہ کے دن یعنی واقعات اسکی قدرت کے جو گذر چکے ہیں۔ ف۱۰ نو نشانیاں حضرت موسیٰ کی یہ تھیں طوفان۔ ٹڈیاں۔ جوئیں۔ مینڈک۔ خون۔ عصا۔ ید بیضا۔ قحط۔ پیداوار کی کمی اور تورات کی نعمتیں یہ تھیں فرعون سے نجات دلوانا فرعون کو مع لشکر ڈبا دینا اور واقعات سے مراد وہ عذاب جو اگلی امتوں پر آئے تھے جیسے عاد اور ثمود وغیرہ۔ ف۱۱ یعنی اُن نعمتوں میں جو بنی اسرائیل کو دی گئی تھیں یا اُن عذابوں میں جو اگلی امتوں پر آئے تھے۔ ف۱۲ وہ ان سے عبرت لیتے ہیں اور انکو تسلی ہوتی ہے۔ ف۱۳ بڑی بڑی محنت اور مشقت کے کام تم سے کراتے تھے۔ ف۱۴ اُن سے کسی نے کہدیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہونے والا ہے جو فرعون کی سلطنت مٹا دیگا۔ ف۱۵ ایسے سخت ظلم اور عذاب سے چھٹکارا ملا یا اس میں تمہارے مالک کی طرف سے تمہاری سخت آزمائش تھی کہ کیسی مصیبت میں صبر کرتے ہو ف۱۶ ایمانداری اور پرہیزگاری چھوڑ دوگے۔ ف۱۷ اسکی ذات اور صفات میں تمام خوبیاں بھری ہوئی ہیں وہ ہر طرح حمد و ثنا کا مستحق ہے خواہ کوئی اسکی تعریف کرے یا نہ کرے اللہ کو کسی کی حاجت نہیں۔ ف۱۸ مطلب یہ کہ یہود پر جو کوئی چیزیں اور زیادہ حرام ہوئی تھیں وہ انکی شرارت کی سزا تھی اور مسلمانوں پر جو چیزیں حرام ہوئی ہیں وہ اللہ کی عنایت اور مہربانی ہے کیونکہ اُن چیزوں کے کھانے میں نقصان ہے۔

اخْتَلَفُوا فِيهِ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝

اختلاف کیا تھا اور (اے پیغمبر) تیرا مالک قیامت کے دن جن باتوں میں وہ اختلاف
کر رہے ہیں انکا فیصلہ کر دے گا

۱۵ بنی اسرائیل ۱ وَآتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى
لِبَنِي إِسْرَائِيلَ أَلَّا تَتَّخِذُوا مِنْ دُونِي
وَكِيلًا ۝ ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ
إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا ۝ وَقَضَيْنَا
إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ
فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا
كَبِيرًا ۝ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا
عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا
خِلَالَ الدِّيَارِ ۚ وَكَانَ وَعْدًا
مَفْعُولًا ۝ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ
وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ
أَكْثَرَ نَفِيرًا ۝ إِنْ أَحْسَنْتُمْ
أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ ۖ وَإِنْ أَسَأْتُمْ
فَلَهَا ۚ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ
لِيَسُوءُوا وُجُوهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ
كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَلِيُتَبِّرُوا مَا
عَلَوْا تَتْبِيرًا ۝ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يَرْحَمَكُمْ ۚ
وَإِنْ عُدْتُمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ
لِلْكَافِرِينَ حَصِيرًا ۝ (ربع)

ف اور ہمنے موسیٰ کو کتاب دی ف اور اُس کتاب کو بنی اسرائیل کے لیے ہدایت
بنایا (اور ہمنے اُن سے کہدیا) کہ ہمارے سوا کسی کو اپنے کام نہ سونپو ف
تم اُن لوگوں کی نسل ہو جنکو ہمنے نوح کے ساتھ سوار کر لیا تھا ف وہ (یعنی
نوح) حق ماننے والا بندہ تھا اور ہم نے بنی اسرائیل سے اس کتاب (توریت)
میں صاف کہدیا تھا کہ تم دو بار ملک میں (یعنی شام کے ملک میں) فساد
مچاؤگے ف اور (دونوں بار لوگوں پر) بڑی چڑہائی کروگے ف تو جب پہلے
فساد (کے بدلے لینے) کا وقت آن پہنچا ف ہمنے اپنے کئی بندوں کو جو بہت
جنگی تھے (بڑے لڑنے والے) تم پر بھیجا وہ (تمہارے) شہروں کے بیچ میں پھیل گئے
ف اور یہ وعدہ (ضرور) پورا ہونیوالا تھا ف پھر ہمنے تم کو (سو برس کے بعد)
انپر غلبہ دیا (تمہارے دن پھرے) ف اور ہمنے مال اور بیٹوں سے تمکو زور بخشا ف
اور تمہارا جتھا (پہلے سے بھی) بڑھا دیا ف اگر تم اچھا کروگے تو اپنے لیے اچھا کروگے
(تمہارا ہی بھلا ہوگا) اور جو برا کروگے تو اپنے لیے برا کروگے ف پھر جب دوسرے
وعدے کی (سزا) کا وقت آن پہنچا تو ہم نے دوسرے بندوں کو تم پر بھیجا ف
کہ (مارتے مارتے) تمہارے منہ بگاڑ دیں (تم اداس ہو جاؤ) اور پہلی بار کی
طرح پھر مسجد میں گھس جائیں ف اور جس چیز پر قابو پائیں اسکو برباد کریں
(اب بھی اے بنی اسرائیل اگر تم توبہ کرو تو) اللہ تعالیٰ کی مہربانی کی امید ہے ف اور
اگر تم پھر ویسی ہی شرارتیں کروگے (اور محمد کو ستاؤگے) تو ہم
پھر وہی (عذاب) کریں گے ف اور ہمنے کافروں کے لیے جہنم کو قید خانہ
بنایا ہے (ان کا بچھونا)

۱۲ 〃 〃 وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ
فَاسْأَلْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُمْ فَقَالَ
لَهُ فِرْعَوْنُ إِنِّي لَأَظُنُّكَ يَا مُوسَىٰ

ف اور ہم موسیٰ کو تو کھلی نشانیاں دے چکے ہیں تو (اے پیغمبر) بنی اسرائیل
سے پوچھ لے جب موسیٰ ان کے پاس ف آیا تو فرعون اس سے کہنے لگا میں تو سمجھتا
ہوں اے موسیٰ کسی نے تجھ پر جادو کر دیا ہے ف موسیٰ نے جواب دیا

بعض علماء نے ترجمہ کی تعظیم کا حکم دیا انہوں نے اس سے اختلاف کیا اور کہا ہم اس دن کی تعظیم کرنا چاہتے ہیں جس دن اللہ تعالیٰ خلقت بنانے سے فارغ ہوا ہے وہ ہفتہ کا دن ہے آخر اللہ تعالیٰ نے ہفتہ کا حکم دیا اور ان پر سختی کی گئی کہ ہفتہ کو شکار نہ کریں اور اس آیت کا تعلق اگلے مضمون سے یہ ہے کہ یہودی ہفتہ کی تعظیم کو حضرت ابراہیم کا دین سمجھتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہفتہ کی تعظیم ابراہیم کے لیے مقرر نہیں ہوئی تھی بلکہ انکے بہت بعد بنی اسرائیل کے لیے صحیح حدیث میں ہے کہ ہم دنیا میں اخیر میں آئے لیکن قیامت کے دن سب سے آگے ہونگے اور اللہ نے اہل کتاب پر جمعہ کی تعظیم فرض کی تھی لیکن یہود نے ہفتہ اختیار کر لیا اور نصاریٰ نے اتوار ۱۲ ف کہ وہ طور پر بلا کر وہاں انکو باتیں بھی کہیں یہ ہی حضرت موسیٰ کا معراج تھا ف یا کسی کو اپنا کارساز نہ بناؤ ۱۲ ف تو تم نوح کی چال چلو اللہ کے سوا کسی اور پر بھروسا نہ کرو بنی اسرائیل بھی حضرت نوح کی اولاد میں سے تھے حدیث میں ہے کہ نوح کے ساتھ انکے چار بیٹے کشتی میں تھے سام اور حام اور یافث اور کوثر اور انہی کی اولاد میں یہ سب لوگ ہیں ۱۲ ف پہلی بار انہوں نے توریت کے حکموں کے خلاف کیا پھر حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ کو قتل کیا ۱۲ ف ستاؤ گے ظلم اور بیداد کروگے ۱۲ ف جو اللہ تعالیٰ نے اپنے علم میں ٹھیرا دیا تھا ۱۲ ف یا اتر پڑے تم کو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر قتل کرنے اور لوٹنے اور قید کرنے کو بعضوں نے کہا کہ یہ لوگ بخت نصر بادشاہ کے لوگ تھے بعضوں نے کہا جالوت اور اسکے لشکر والے بعضوں نے کہا بابل کے لوگ بعضوں نے کہا بابل کے ۱۲ ف قضاء مبرم تھی جو رک نہیں سکتی ۱۲ ف طالوت بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اور حضرت داؤد نے جالوت کو قتل کیا ۱۲ ف پھر تم دیسی ہی ہوگئے جیسے پہلے تھے ۱۲ ف یا تمہارا جتھا دشمن سے بھی زیادہ کر دیا ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تم نے جو اسوقت اچھا کام کیے تو اپنے لیے کیے یعنی انکا فائدہ تمہیں نے اٹھایا اور جو برے کام کیے وہ بھی اپنے لیے یعنی انکی سزا تمہیں کو ہوگی اور کہا ہے کہ یہ آیت بنی اسرائیل کو خطاب ہے جو اگلے زمانہ میں تھے ۱۲ ف رومی لوگ بنی اسرائیل پر غالب ہوئے اور بیت المقدس کو اجاڑ دیا انکو قتل اور قید کیا اور جو بچ گئے وہ قیصر روم کی رعیت بنکر رہے ۱۲ ف یا انپر اسوقت ہوا جب یہودیوں کے بادشاہ ہیرودس نے حضرت یحییٰ کو ناحق قتل کیا اور انکا سر

١٥ | الكهف ١٨ | ٩

مَثْبُوْرًا ۝ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ
هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ
وَاِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ۝
فَاَرَادَ اَنْ یَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ
فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِیْعًا ۝ وَّقُلْنَا
مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اسْكُنُوا
الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ
جِئْنَا بِكُمْ لَفِیْفًا ۝
٦٠ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ
حَتّٰۤی اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ اَوْ اَمْضِیَ حُقُبًا ۝
فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَیْنِهِمَا نَسِیَا حُوْتَهُمَا
فَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ سَرَبًا ۝ فَلَمَّا جَاوَزَا
قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا ۫ لَقَدْ لَقِیْنَا
مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ۝ قَالَ اَرَءَیْتَ
اِذْ اَوَیْنَآ اِلَی الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ
الْحُوْتَ ۫ وَمَآ اَنْسٰىنِیْهُ اِلَّا الشَّیْطٰنُ
اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ ۖ
عَجَبًا ۝ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ فَارْتَدَّا
عَلٰۤی اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ۝ فَوَجَدَا عَبْدًا
مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَیْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا
وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۝ قَالَ لَهٗ
مُوْسٰی هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰۤی اَنْ تُعَلِّمَنِ
مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۝ قَالَ اِنَّكَ لَنْ
تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ۝ وَكَیْفَ تَصْبِرُ

تو (خوب) جان چکا ہے کہ ان نشانیوں کو آسمان اور زمین کے مالک نے غور کرنے کے لیے اتارا ہے ف اور میں تو سمجھتا ہوں اے فرعون تو تباہ ہونے والا ہے ف پھر فرعون نے چاہا کہ بنی اسرائیل کو (مصر کے) ملک سے اکھیڑ دے (نکال دے یا مار ڈالے) آخر ہم نے اس کو اور اس کے ساتھ والوں کو ڈبو دیا اور فرعون کے ڈبوے پیچھے ہم نے بنی اسرائیل سے کہہ دیا (اب) تم اس ملک میں بسو پھر جب قیامت کا وعدہ آ لگے گا تو ہم سب کو سمیٹ کر (یا لپیٹ کر) لے آئیں گے ف
٦٠ اور (اے پیغمبر وہ وقت یاد کر) جب موسیٰ نے اپنے خادم (یوشع بن نون) سے کہا میں تو نہیں ٹھیرونگا سفر کیے جاؤنگا جب تک وہاں نہ پہونچوں جہاں دو سمندر ملتے ہیں یا برسوں چلتا ہی رہونگا ف جب یہ دونوں ان دو سمندروں کے ملنے کی جگہ پر پہونچے تو وہ دونوں اپنی مچھلی کو بھول گئے ف اس نے ایک ہی بار سمندر کی راہ لی اس کو سرنگ کی طرح بنا لیا ف پھر جب (اس مقام سے جہاں دو سمندر ملتے ہیں) آگے بڑھ گئے تو موسیٰ نے اپنے خادم (یوشع) سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ ہم نے اپنے اس سفر سے بڑی تکان اٹھائی ف خادم نے کہا تو نے دیکھا (عجیب بات ہوئی) جب ہم اس پتھر کے پاس ٹھیرے ف تو میں مچھلی (کا قصہ کہنا) بھول گیا اور شیطان نے مجھے بھلا دیا کہ تجھ سے اس کا ذکر کرتا اور مچھلی نے عجیب طرح سے اپنے لیے دریا میں جا نکلا رستہ کر لیا موسیٰ نے کہا یہی تو ہمارا مطلب ف تھا آخر اپنے قدم پہچانتے پھر الٹے پھرے پھر ان دونوں نے (وہاں پہونچکر) ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ (خضر) کو پایا ف ہم نے اس کو اپنی خاص مہربانی دی تھی اور ہم نے اسکو اپنے پاس سے علم سکھایا تھا موسیٰ نے اس سے کہا کیا میں تیرے ساتھ رہ سکتا ہوں اس شرط پر کہ جو بہتر علم تجھ کو سکھایا گیا ہے وہ مجھ کو تو سکھلائے خضر نے کہا تجھ سے میرے ساتھ ہرگز صبر ہو سکیگا ف اور بات یہ ہے جس چیز کی تجھ کو پوری خبر ہی

ف لگ انکو دیکھکر اپنے مالک کی قدرت اور وحدانیت مان لیں ۱۲ ف تیری بربادی کے دن نزدیک آ گئے تو اپنے مالک حقیقی سے پھر گیا ۱۲ ف اچھے برے مومن اور کافر سب حشر کے میدان میں اکٹھا کریں گے ۱۲ ف بحر فارس اور بحر روم ۱۲ ف ہوا یہ تھا کہ حضرت موسیٰ ایک بار کھڑے ہو کر بنی اسرائیل کو وعظ سنا رہے تھے اتنے میں ایک شخص نے انکو پوچھا کہ اس زمانے میں سب سے زیادہ علم والا کون آدمی ہے انہوں نے کہا میں ہوں اللہ تعالیٰ کو یہ ناگوار ہوا انکو چاہیے تھا یوں کہنا کہ اللہ کو معلوم ہے آخر اللہ تعالیٰ نے انکو وحی بھیجی کہ جہاں دو سمندر ملے ہیں وہاں ایک میرا بندہ ہے جو تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے حضرت موسیٰ نے عرض کیا میں کیونکر اس بندے تک پہونچوں حکم ہوا ایک مچھلی اپنے ساتھ رکھ جس جگہ یہ مچھلی غائب ہو جائے وہاں اس بندے سے ملاقات ہوگی ۱۲ ف موسیٰ تو یہ بھول گئے کہ مچھلی یوشع سے نہیں مانگی اور یوشع اسکا قصہ موسیٰ سے کہنا بھول گئے ۱۲ ف کہتے ہیں وہاں پہونچکر حضرت موسیٰ سو رہے اور یوشع وضو کرنے لگے زنبیل میں مچھلی تھی وہ خود بخود تڑپی اور پانی میں چلدی وہاں پانی اس پر ایک طاق کی طرح بن گیا یوشع کو نہایت تعجب ہوا انہوں نے قصد کیا کہ جب حضرت موسیٰ جاگیں تو انسے یہ حال بیان کریں جب وہ جاگے تو دونوں آگے چل کھڑے ہوئے یوشع مچھلی کا قصہ بیان کرنا بھول گئے ۱۲ ف کہتے ہیں تکان اسوقت معلوم ہوئی جب اس مقام سے آگے بڑھے ۱۲ ف جہاں دو سمندر ملے ہیں وہاں کنارے پر ایک پتھر تھا اسی مقام پر حضرت خضر کا ملنا ٹھیرا تھا ۱۲ ف ہم اسی فکر میں تھے کہ مچھلی کہاں گم ہو جاتی ہے وہیں خضر سے ملاقات ہوگی ف کہتے ہیں جب حضرت موسیٰ انکے پاس پہونچے وہ ایک کپڑا اوڑھے ہوئے تھے حضرت موسیٰ نے انکو سلام کیا انہوں نے پوچھا تمہارے ملک میں سلام کہاں سے آیا ۱۲ ف تو پیغمبر ہے شریعت کے خلاف جو بات دیکھے گا اس پر اعتراض کرے گا ۱۲

ع ۲۱

عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ۝ قَالَ سَتَجِدُنِیْۤ
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَاۤ اَعْصِیْ لَكَ اَمْرًا ۝
قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْــَٔلْنِیْ
عَنْ شَیْءٍ حَتّٰۤى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ۝
فَانْطَلَقَا حَتّٰۤى اِذَا رَكِبَا فِی السَّفِیْنَةِ
خَرَقَهَا ؕ قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ
لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا اِمْرًا ۝ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ
اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ۝ قَالَ لَا
تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ وَلَا تُرْهِقْنِیْ
مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا ۝ فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰۤى
اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلْتَ
نَفْسًا زَكِیَّةًۢ بِغَیْرِ نَفْسٍ ؕ لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا
نُّكْرًا ۝ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ
مَعِیَ صَبْرًا ۝ قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَیْءٍۭ
بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِیْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ
لَّدُنِّیْ عُذْرًا ۝ فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰۤى اِذَاۤ
اَتَیَاۤ اَهْلَ قَرْیَةِ ِۨ اسْتَطْعَمَاۤ اَهْلَهَا فَاَبَوْا
اَنْ یُّضَیِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِیْهَا جِدَارًا یُّرِیْدُ
اَنْ یَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ
عَلَیْهِ اَجْرًا ۝ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَ
بَیْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِیْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ
عَّلَیْهِ صَبْرًا ۝ اَمَّا السَّفِیْنَةُ فَكَانَتْ
لِمَسٰكِیْنَ یَعْمَلُوْنَ فِی الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ
اَنْ اَعِیْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ

اسپر تو کیونکر صبر کرسکتا ہے ف۱ موسیٰ نے کہا انشاء اللہ تو مجھ کو صبر کرنے والا پائیگا
اور میں کسی کام میں تیری نافرمانی نہیں کرونگا خضر نے کہا اچھا اگر میرے ساتھ
رہتا ہے تو اُس وقت تک کوئی بات مجھ سے نہ پوچھ جب تک میں خود اُسکا ذکر تجھ سے
شروع نکروں ف۲ اور دونوں ساتھ ملکر چلے ف۳ جب کشتی میں سوار ہوگئے تو
خضر نے کشتی کو پھاڑ ڈالا (اُسکا ایک تختہ نکال ڈالا) موسیٰ کہہ بیٹھا تو نے کیا
اسلیے کشتی کو پھاڑ ڈالا کہ کشتی والوں کو ڈبو دے ف۴ یہ تو تو نے بڑا سخت (خلاف
مروت کے خلاف) کام کیا خضر نے کہا میں نے نہیں کہا تھا کہ تو میرے ساتھ
ہرگز صبر نہیں کرسکیگا موسیٰ نے کہا بھول چوک کی مجھ کو مت پکڑ میری گرفت
نکر اور میرے کام کو مشکل میں نہ ڈال ف۵ خیر یہ بات گئی گذری پھر دونوں کشتی
سے اتر کر کنارے پر چلے راہ میں جب انکو ایک لڑکا ف۶ ملا تو خضر نے اُسکو
مار ڈالا ف۷ موسیٰ سے نہ رہا گیا کہنے لگا تو نے ایک معصوم جان کو مار ڈالا (وہ
بھی ناحق کسی جان کے بدلے نہیں تو نے بڑا خراب کام کیا ف۸ خضر نے کہا میں نے
کہا تجھ سے نہیں کہدیا تھا کہ تو میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کرسکیگا موسیٰ نے (شرمندہ
ہو کر) کہا اگر میں اس کے بعد تجھ سے کچھ پوچھوں (تجھ پر کچھ اعتراض کروں)
تو مجھ کو اپنے ساتھ نہ رکھ تجھ کو میری طرف سے (پورا) عذر ملگیا ف۹ خیر پھر دونوں
چلے رہے چلتے چلتے جب ایک گاؤں والوں پاس پہنچے تو اُن سے
کھانا مانگا (دونو بھوکے تھے) انہوں نے اُنکی مہمانی کرنے سے انکار کیا
(کھانا تک نہ کھلایا) پھر دونوں نے اُس گاؤں میں ایک دیوار دیکھی جو گرا ہی
چاہتی تھی (جھک گئی تھی) خضر نے اُسکو سیدھا کردیا ف موسیٰ (سے
نہ رہا گیا) کہا اچھا اگر تو چاہتا تو اس دیوار اٹھانیکی (ان گاؤں والوں
سے) مزدوری لے سکتا تھا ف خضر نے کہا (بس میرا تیرا ساتھ ہوچکا) اس بات
نے مجھ کو اور تجھ کو جدا کردیا جن باتوں پر تجھ سے صبر نہ ہوسکا اب میں انکی حقیقت
تجھ سے بیان کیے دیتا ہوں وہ کشتی تو چند محتاجوں کی تھی جو سمندر میں مزدوری
کرتے تھے ف میں نے چاہا کہ اسکو عیبدار کردوں (اسلیے ایک تختہ نکال ڈالا) کیونکہ اُنکے

ف۱ حق تعالیٰ نے تجھ کو ظاہر شریعت کا علم دیا ہے تیرے کام ایسے ہیں کہ ظاہر میں شرع کے خلاف معلوم ہوتے ہیں جب باطن کا علم کسی کو ہو تو وہ عین مصلحت ہیں اور شریعت کے خلاف نہیں ہیں کیونکہ حکم الٰہی کے موافق کیے جاتے ہیں ۱۲ ف۲ حضرت موسیٰ نے یہ شرط منظور کرلی ۱۲ ف۳ چلتے چلتے دریا پر پہنچے جیسے پار جانا تھا اتنے میں ایک کشتی نمود ہوئی اور کشتی والوں نے حضرت خضر کو پہچان کر بے کرایہ لیے انکو چڑھا لیا ۱۲ ف۴ اور انہوں نے ہم پر احسان کیا ہمکو مفت سوار کیا ۱۲ ف۵ حدیث میں ہے کہ یہ اعتراض حضرت موسیٰ کا واقعی بھول چوک سے تھا انکو وہ شرط یاد نہ رہی ۱۲ ف۶ جو بہت خوبصورت تھا اور لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا ۱۲ ف۷ اسکا سر اکھیڑ لیا یا ذبح کر ڈالا یا پتھر سے کچل دیا ۱۲ ف۸ پہلا کام سے بھی بدتر کیونکہ کشتی کا تختہ تو پھر جوڑ سکتے ہیں مگر گئی ہوئی جان پھر کہاں سے آ سکتی ہے کہتے ہیں اس لڑکے کا نام شمعون تھا نجدہ حروری نے جو خارجی تھا ابن عباسؓ کو لکھا آپ نے لڑکوں کا مار ڈالنا کیسا ہے انہوں نے جواب دیا اگر تو خضر ہے اور یہ جانتا ہے کہ کون لڑکا مومن ہوگا کون کافر تو مار لیکن تو خضر نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لڑکوں کے قتل سے منع کیا ہے اُن سے الگ رہو ۱۲ ف۹ میرا ساتھ چھوڑنے کے لیے حدیث میں ہے اللہ رحم کرے موسیٰ پر اگر صبر کرتے تو عجیب عجیب باتیں دیکھتے ۱۲ ف ایسا ہاتھ پھیرا وہ سیدھی ہوگئی بعضوں نے کہا گرا کر بنائی بعضوں نے کہا کچھ سہارا لگا دیا ۱۲ ف انہوں نے تو ہمکو کھانا تک نہ کھلایا پھر انکا کام مفت کرنا کیا ضرور تھا خود ہمکو کھانا پینا بھی ضرور تھا ۱۲ ف انکی جائداد اس کشتی کے سوا اور کچھ نہ تھی لوگوں کو کرایہ پر سوار کرتے اسی سے اپنا گذر چلاتے ۱۲ ف اسکا نام ولید تھا یا جلندی یا ہرقد یا کوئی اور نام ۱۲

يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا ۝ وَأَمَّا الْغُلَامُ
فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِينَا أَنْ
يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۝ فَأَرَدْنَا
أَنْ يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً
وَأَقْرَبَ رُحْمًا ۝ وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ
لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ
تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا
فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَ
يَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِنْ
رَبِّكَ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ذَٰلِكَ
تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ۝

کے کیطرف ایک بادشاہ تھا ظالم جو ہر ایک کشتی زبردستی پکڑ لیتا ہے اور
وہ لڑکا تو اُسکے ماں باپ دونو ایماندار تھے ہم ڈر گئے (ایسا نہ ہو بیلڑکا بڑا ہو کر
اپنے ماں باپ کو بھی شرارت اور کفر میں ڈھانپ لے) ف تو ہم نے یہ چاہا کہ اُن کا
مالک اس لڑکے کے بدل (ایسا لڑکا) اُنکو دے جو پاکیزگی میں اس سے بہتر ہو
اور (اپنے ماں باپ پر) اس سے زیادہ مہربان ہو ف اب دیوار کا قصہ سنو وہ
شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی (اُنکا باپ مر گیا تھا) اور اس کے تلے اُنکا خزانہ
(گڑا ہوا) تھا ف اور اُنکا باپ (یا دادا) نیک بخت شخص تھا ف تو تیرے
مالک نے یہ چاہا کہ وہ دونو یتیم جوان ہو جائیں اور اپنا خزانہ (جوان ہو کر)
نکال لیں ف یہ تیرے مالک کی اُن پر مہربانی ہے اور میں نے اپنے اختیار سے
یہ نہیں کیا (بلکہ اُس مالک حقیقی کے حکم سے کیا) یہ اصل حقیقت ہے اُن باتوں
کی جس پر تو صبر نہ کر سکا

۱۶	مریم ۱۹	۴	

۵۱ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوسَىٰ إِنَّهُ كَانَ
مُخْلَصًا وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا ۝ وَنَادَيْنَاهُ
مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا ۝
وَوَهَبْنَا لَهُ مِنْ رَحْمَتِنَا أَخَاهُ هَارُونَ
نَبِيًّا ۝

۵۱ (اور اے پیغمبر) قرآن میں موسیٰ کا ذکر کر وہ ہمارا خاص بندہ اور وہ خدا کا
بھیجا ہوا لوگوں کو اسکا پیغام سنانیوالا تھا ف اور ہمنے اسکو طور پہاڑ پر
داہنی طرف سے (یا برکتوالی کنارے سے) پکارا ف اور ہمنے اسکو بھید کہنے کو نزدیک
بلایا ف اور ف ہمنے اپنی مہربانی سے اُسکو (یعنے اُسکی مدد کے لیے) اس کے
بھائی ہارون کو پیغمبر بنا دیا ف

۱۶	طٰہٰ ۲۰	۴	۹–۱۴

۹ وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ ۝ إِذْ
رَأَىٰ نَارًا فَقَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي
آنَسْتُ نَارًا لَعَلِّي آتِيكُمْ مِنْهَا بِقَبَسٍ
أَوْ أَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۝ فَلَمَّا
أَتَاهَا نُودِيَ يَا مُوسَىٰ ۝ إِنِّي أَنَا رَبُّكَ
فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ
الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝ وَأَنَا اخْتَرْتُكَ
فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحَىٰ ۝ إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا

۹ (اور اے پیغمبر) کیا تجھ کو موسیٰ کا قصہ نہیں پہونچا ف جب اُس نے (جنگل میں) رات
کو اندھیری (وقت) آگ دیکھی تو اپنی بی بی (صفورا) سے کہا تم (ذرا) ٹھیر جاؤ
مجھکو آگ دکھائی دیتی ہے شاید ہو سکا تو میں تمہارے لیے ایک چنگاری لیکر آؤں یا (اگر چنگاری
نہ ملے تو) اس آگ پر کوئی رستہ بتانیوالا پاؤں ف پھر جب موسیٰ وہاں (اس
آگ پاس) آیا اسکو آواز آئی اے موسیٰ ف میں تیرا مالک ہوں تو اپنی جوتیاں
اتار ڈال کیونکہ اسوقت تو پاک میدان طویٰ میں ہے ف اور دیکھ میں نے پیغمبری کے لیے
تجھ کو اور لوگوں میں سے چن لیا ہے تو جو حکم ہو اُسکو دل لگا کر سنتا رہ بیشک میں
ہی اللہ تعالیٰ ہوں میرے سوا کوئی سچا خدا نہیں تو میرا ہی

والا جب کشتی وہاں پہونچی تو اُس نے اسکو بھی پکڑنا چاہا اسکو دیکھا تو ٹوٹی ہوئی ہے اسلیے اُس نے چھوڑ دیا چلو غریبوں کی روزی بچ گئی ورنہ فاقوں سے مر جاتے حضرت خضر نے جو تختہ پھوڑا تھا
وہ پیچھے پانی کیطرف کا نہ تھا بلکہ اوپر کیجانب دیوار کی طرف کا وہ بھی اُس وقت توڑا جب کشتی کنارے کے قریب پہونچی اسلیے ڈوبنے کا کوئی ڈر نہ رہا ف اسکی قسمت میں تو کفر لکھا تھا
اور خوب صورت بھی تھا حضرت خضر یہ ڈرے کہ اگر یہ لڑکا جوان ہوا تو مبادا اولاد کی محبت بری ہوتی ہے اس کے ماں باپ بھی کفر میں اُسکے شریک ہو جائیں اور اسلیے اُسکو مار ڈالا
حسن کم جان پاک ۔ اور یہ ماننا کہ الہٰی تھا تو حضرت خضر پر کوئی گناہ نہ ہوا ۔ دگر خون بفتوی (بربری) ہدایت ف بعضوں نے کہا اس لڑکے کے بدل اللہ تعالیٰ نے اُنکو
ایک اور لڑکا دیا جو نیک بخت اور پرہیزگار اور ماں باپ کا مطیع اور فرمانبردار تھا ف حدیث میں ہے کہ اگلی امتوں کے لیے خزانے گاڑنا درست تھا اور یہ خزانہ سونے چاندی
کا تھا ف تو اسکی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اُسکی اولاد پر بھی رحم کیا اُنکو تباہی سے بچا یا کہتے ہیں یہ دادا اُن کا ساتویں پشت یا دسویں پشت کا دادا تھا اور جولاہے کا
پیشہ کرتا تھا ف اگر ابھی دیوار گر پڑتی تو دوسرے لوگ اُنکا خزانہ لے جاتے ف مجاہد نے کہا رسول وہ جو کسی قوم کیطرف بھیجا جائے اور اُسپر کتاب اترے اور نبی وہ جسپر کتاب
کلام اترے گو وہ کسی کیطرف نہ بھیجا جائے ف جب حضرت موسیٰ مدین سے مصر کو آ رہے تھے تو یہ آواز اُنکی داہنی طرف سے ہوئی کیونکہ وہ طور جو بیت المقدس کے پاس ہے مصر سے
آنیوالے کی داہنی طرف پڑتا ہے اور وہی طور مراد ہے سوئیس کا طور مراد نہیں ہے وہ بائیں طرف پڑتا ہے ف یا ہمنے اسکو بلند کر کے نزدیک بلایا ف ابن عباس اور بعض
تابعین سے بھی منقول ہے کہ اللہ نے حضرت موسیٰ کو آسمان پر اٹھا لیا انہوں نے قلم چلنے کی آواز سنی جو لوح محفوظ پر چل رہا ہے ف ہارون حضرت موسیٰ سے بڑے تھے مگر
پیغمبر حضرت موسیٰ کی دعا سے ہوئے انہوں نے دعا کی میرے عزیزوں میں سے کسی کو میرا وزیر بنا ۔ (باقی دو ضمیمہ)

إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي ۙ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ
لِذِكْرِي ۚ إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيهَا
لِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَىٰ ۚ فَلَا
يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهَا
وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَتَرْدَىٰ ۚ وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ
يَا مُوسَىٰ ۚ قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ
عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَ
لِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ ۚ
قَالَ أَلْقِهَا يَا مُوسَىٰ ۚ فَأَلْقَاهَا
فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ ۚ قَالَ
خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ۖ سَنُعِيدُهَا
سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ ۚ وَاضْمُمْ يَدَكَ
إِلَىٰ جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ
غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرَىٰ ۙ لِنُرِيَكَ مِنْ
آيَاتِنَا الْكُبْرَى ۚ اذْهَبْ إِلَىٰ
فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ۚ قَالَ رَبِّ ع ١٠
اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۙ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي
وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي ۙ يَفْقَهُوا
قَوْلِي ۙ وَاجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِنْ أَهْلِي ۙ
هَارُونَ أَخِي ۙ اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ۙ
وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي ۙ كَيْ
نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا ۙ وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ۙ
إِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيرًا ۚ قَالَ قَدْ
أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يَا مُوسَىٰ ۚ وَلَقَدْ

پوجا کر اور میری ہی یاد کے لیے نماز درستی سے پڑھا کر ف۱ بیشک قیامت (ایک دن ضرور) آنے والی ہے میں اس کو چھپایا چاہتا ہوں (یعنے اُس کے وقت کو) اس لیے کہ ہر شخص کو اس کے کام کا بدلہ ملے تو ف۲ اُس (پر ایمان لانے) سے تجھ کو وہ شخص (کہیں) روک نہ دے جو (خود) اُس پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی خواہش پر چلتا ہے پھر تو تباہ ف۳ ہوا اور اے موسیٰ تیرے داہنے ہاتھ میں یہ کیا چیز ہے ف۴ موسیٰ نے عرض کیا یہ میری لاٹھی ہے میں اس پر ٹیکا دیتا ہوں اور اسی سے اپنی بکریوں پر (اُن کے چارہ کے لیے) پتے جھاڑتا ہوں اور اس سے میں اور بھی کام لیتا ہوں ف۵ اللہ نے فرمایا اے موسیٰ اس لاٹھی کو زمین پر ڈال دے موسیٰ نے اُسے ڈالدیا وہ فوراً سانپ بن گئی جو دوڑنے لگا ف۶ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسے پکڑ لے اور ڈر نہیں ہم ابھی اس کو اگلی صورت پر کیے دیتے ہیں ف۷ ف۸ ف۹ اور اپنا ہاتھ بغل کے نیچے لیجا (پھر نکال) وہ سفید (نورانی) بے عیب ہو کر نکلے گا یہ ایک اور نشانی ہے ف۱۰ (ہم نے یہ نشانیاں تجھے اس لیے دیں) کہ ہم تجھ کو بڑی بڑی نشانیاں دکھلائیں ف۱۱ (اے موسیٰ اب تو) فرعون کے پاس جا اُس نے سر اٹھایا ہے ف۱۲ موسیٰ نے عرض کیا خداوند (میں جانے کو حاضر ہوں پر) میرا سینہ کھولدے ف۱۳ اور میرا کام (پیغمبری کا حق ادا کرنا) مجھ پر آسان کر دے اور میری زبان میں جو گرہ ہے وہ کھولدے وہ میری بات سمجھیں اور میرے گھر والوں میں سے ایک کو میرا وزیر بنا دے ف۱۴ ہارون کو جو میرا بھائی ہے اُس سے میری پیٹھ مضبوط کر دے اور اُس کو میرے کام (پیغمبری) میں شریک کر دے اس لیے کہ ہم (دونوں ملکر) خوب تیری تعریف کریں اور خوب تیری یاد کریں ف۱۵ تو تو (پہلے بھی) ہمارا حال اب جانتا تھا ف۱۶ اللہ نے فرمایا اے موسےٰ جو تو نے مانگا وہ تجھ کو مل چکا ف۱۷ اور ہم تو (پہلے بھی) ایک بار اور تجھ پر احسان

ف۱ یعنے جب میری یاد آوے اُسوقت نماز پڑھ لے صحیح حدیث میں ہے جو کوئی تم میں سے سو جاوے یا نماز بھول جاوے تو جب یاد آوے اُسوقت پڑھ لے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میری یاد آوے اُسوقت نماز پڑھ ۱۲ ف۲ اگر قیامت کا وقت معلوم ہوتا تو ہر شخص اطمینان سے گناہ کرتا یہ سمجھ کر کہ ابھی قیامت میں بہت دیر ہے توبہ کر لیں گے اللہ نے اُسکو بالکل پوشیدہ رکھا یہاں تک کہ پیغمبر کو بھی نہیں بتایا ۱۲ ف۳ تیری آخرت برباد ہو ۱۲ اللہ نے حضرت موسیٰ کو نصیحت کی کہ بے ایمانوں سے جو آخرت کے منکر ہیں اور اپنی خواہش پر چلتے ہیں الگ رہو اُنکی صحبت میں نہ بیٹھو ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو بھی گمراہ کر دیں اور تمہاری آخرت خراب ہو ۱۲ ف۴ اللہ تو کو تو سب معلوم تھا مگر اسلیے پوچھا کہ موسیٰ کی زبان سے اقرار کرائے کہ وہ لکڑی ہے پھر خدا کی قدرت اُس میں ظاہر ہو اُسکو موسیٰ خوب سمجھیں دوسرے اللہ تعالیٰ کو حضرت موسیٰ سے کچھ باتیں کرنا منظور ہو تاکہ اُنکا دل کھلے اور اُنکی جھجک نکل جائے ۱۲ ف۵ چلتے وقت ٹیک لگاتا ہوں جانور کو مارتا ہوں اور رات کو اس سے ٹٹولتا ہوں اور دھوپ کے وقت کپڑا لٹکا لیتا ہوں پانی بھرتا ہوں ۱۲ ف۶ ایک درخت کی طرف گئی اُسکو کھا گئی پھر ایک پتھر نگل گئی موسیٰ ڈر گئے ۱۲ ف۷ یعنے پکڑتے ہی پھر لاٹھی کی لاٹھی ہو جائیگی ۱۲ ف۸ کہتے ہیں حضرت موسیٰ پھر بھی ڈرتے رہے دوسری بار پھر حکم ہوا پکڑ لے تب بھی ڈرتے رہے تیسری بار پھر حکم ہوا اور فرمایا تو ڈر نہیں اطمینان سے رہ جب حضرت موسیٰ نے اسکو ہاتھ سے تھاما پھر لاٹھی ہو گیا ۱۲ ف۹ ایک نشانی عصا اور دوسری ید بیضا عیب سے مراد یہ ہے کہ اگر یہ ہاتھ برص کی بیماری سے جیسے کوڑھ میں بھی ہاتھ سفید ہو جاتا ہے مگر وہ بیماری ہے اور یہ علیحدہ بات ہے ۱۲ ف۱۰ یعنے آگے چلکر اللہ طرح طرح کی قدرتیں اپنے ملک کی دکھلائیگا جیسے فرعون کا ڈوبنا فرعون کا ڈوب جانا ۱۲ ف۱۲ بڑی شرارت اور سرکشی پکڑ باندھی ہے خدائی کا دعوی کرتا ہے ۱۲ ف۱۳ میں پیغمبری کا بوجھ اٹھانے کے لائق ہو جاؤں ۱۲ ف۱۴ یعنے میرا مددگار جو اس بوجھ کے اٹھانے میں میرا شریک رہے ۱۲ باقی بر صفحہ

مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرٰىٓ ۙ إِذْ أَوْحَيْنَآ
إِلٰىٓ أُمِّكَ مَا يُوحٰىٓ ۙ أَنِ اقْذِفِيهِ فِي
التَّابُوتِ فَاقْذِفِيهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ
الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّي وَ
عَدُوٌّ لَّهُ ۚ وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً
مِّنِّي ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيٓ ۚ إِذْ تَمْشِيٓ
أُخْتُكَ فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَن
يَكْفُلُهُ ۖ فَرَجَعْنٰكَ إِلٰىٓ أُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ
عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۚ وَقَتَلْتَ نَفْسًا
فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ
فُتُونًا ۚ فَلَبِثْتَ سِنِينَ فِيٓ أَهْلِ
مَدْيَنَ ۙ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ
يّٰمُوسٰى ۝ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي ۚ
اذْهَبْ أَنْتَ وَأَخُوكَ بِاٰيٰتِي وَلَا
تَنِيَا فِي ذِكْرِي ۚ اذْهَبَآ إِلٰى فِرْعَوْنَ
إِنَّهُ طَغٰى ۚ فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا
لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشٰى ۝ قَالَا رَبَّنَآ
إِنَّنَا نَخَافُ أَن يَفْرُطَ عَلَيْنَآ أَوْ أَن
يَطْغٰى ۝ قَالَ لَا تَخَافَآ إِنَّنِي مَعَكُمَآ
أَسْمَعُ وَأَرٰى ۝ فَأْتِيٰهُ فَقُولَآ إِنَّا رَسُولَا
رَبِّكَ فَأَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيٓ إِسْرٰٓءِيلَ
وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۖ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ
مِّن رَّبِّكَ ۖ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ
الْهُدٰى ۝ إِنَّا قَدْ أُوحِيَ إِلَيْنَآ أَنَّ

کرچکے ہیں جب ہمنے تیری ماں کو وہ بات بتلائی جو آگے بیان ہوتی ہے ف۱
وہ یہ) کہ موسیٰ کو ایک صندوق میں ڈالدے پھر اُس صندوق کو دریا میں ڈالدے
(اور اللہ کی قدرت دیکھ) دریا اُس صندوق کو بحکم الٰہی کنارے پر ڈالدے
(وہاں) ایک شخص جو میرا دشمن ہے اور اُسکا بھی) دشمن ہے یعنے
فرعون) اُسکو لیگا ف۲ اور میں نے اے موسیٰ تجھ پر اپنی طرف سے پیار
ڈالدیا تھا ف۳ اور (مطلب یہ تھا) کہ تو میری آنکھ کے سامنے پرورش
پائے ف۴ جب تیری (سگی) بہن (مریم تیری خبر لینے کو) جارہی تھی ف۵ اور آسیہ
اور فرعون سے) کہنے لگی میں تم کو ایسی انا بتاؤں جو اس بچے کو اچھی طرح
پالے) تو ہمنے تجھ کو تیری ماں پاس پہنچادیا اس لیے کہ اُسکی آنکھ ٹھنڈی ہو
اور وہ (تیری جدائی کا) رنج نہ کرے اور (جب تو بڑا ہوا) تو نے ایک شخص
کو مار ڈالا ف۶ پھر ہمنے اُس غم سے تجھ کو چھڑالیا (مدین میں تجھ کو بھگادیا)
اور ہمنے تجھ کو خوب آزمایا پھر تو کئی برس تک (دس برس تک) مدین والوں
میں رہا ف۷ اب تو اے موسیٰ (عمر کی) حد کو پہونچکر (ہمارے پاس) آیا اور میں نے
تجھے (خاص) اپنے (کام کے) لیے طیار کیا (یعنے پیغمبری کے لیے) تو اور
تیرا بھائی (دونوں ملکر) میری نشانیاں لیکر (فرعون کے پاس) جاؤ اور میری
یاد میں سستی نہ کرنا ف۸ دونوں فرعون پاس جاؤ کیونکہ اُس نے سر اٹھا
رکھا ہے ف۹ پھر اُس سے نرمی سے بات کرو شاید وہ (حق بات) مان لے یا (خیر
نہ مانے تو) ہمکو خدا کا ڈر ہی پیدا ہو ف۱۰ وہ دونوں ف۱۱ عرض کرنے لگے مالک ہمارے
ہمکو ڈر ہے فرعون ظالم بادشاہ ہے کہیں) ہمکو جلدی سے سزا دے بیٹھے یا جوش میں آجائے
ف۱۲ اللہ نے فرمایا مت ڈرو کیونکہ میں تمہارے ساتھ ہوں (سب) سنتا ہوں اور
دیکھتا ہوں ف۱۳ تو تم دونوں (ملکر) اُسکے پاس جاؤ اُس سے کہو ہم تیرے مالک کے بھیجے ہوئے
ہیں بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ کردے ف۱۴ اور انکو مت ستا ہم ایک نشانی تیرے
مالک کی لیکر تیرے پاس آئے ہیں ف۱۵ اور (خدا کے عذاب سے) وہی بچیگا جو سیدھے
رستے پر چلیگا ف۱٦ ہمکو (خدا کی طرف سے) یہ وحی آئی ہے کہ جو شخص (ہمکو) جھٹلائے

ف۱ یا وہ بات بتلائی جو بن بتلائے معلوم نہیں ہوسکتی حضرت موسیٰ کی ماں کا نام یوحانذ تھا بتلانے سے مراد یا دل میں ڈالنا ہے یا خواب میں سنانا ۱۲ ف۲ جب حضرت موسیٰ پیدا ہوئے تو فرعون کا یہ ظلمی حکم جاری تھا کہ بنی اسرائیل کا جو لڑکا پیدا ہو وہ مار ڈالا جائے اُنکی ماں ڈریں آخر انہوں نے بالہام الٰہی یہ تدبیر کی کہ بچے کو ایک تابوت میں ڈالکر وہ تابوت دریا نیل میں بہا دیا اُس نیل سے ایک نہر فرعون کے باغ میں گئی تھی یہ صندوق بہتے بہتے اُس نہر میں گیا اور فرعون کے باغ میں پہونچا اُسکی بی بی آسیہ نے اُس صندوق کو نکلوایا دیکھا تو اُس میں ایک بچہ ہے آسیہ نے اُسکو پال لیا اور فرعون نے بھی اُسکو دیکھا تو اُسکو پیار آگیا اپنا بیٹا بنا کر اُسکی پرورش کی ۱۲ ف۳ جو کوئی تجھ کو دیکھتا اُسکا دل نرم ہو جاتا اور تجھ سے محبت کرنے لگتا ہے ف۴ کیونکہ یہ ہمگاری کی ایک خاص صفت جو اہلحدیث اسکی تاویل نہیں کرتے اور اسکو اپنے ظاہری معنیں پر رکھتے ہیں ۱۲ ف۵ ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے فرعون کے گھر پہونچی وہاں دیکھا کہ آسیہ فرعون کی بی بی حضرت موسیٰ کو لیے بیٹھی ہے اور اُنکے لیے انا کی تلاش ہو رہی ہے جو انا آتی ہے حضرت موسیٰ اُسکا دودھ نہیں پیتے اور روتے ہیں ۱۲ ف۶ جو قوم فرعون کا تھا ف۷ اپنی جان کے ڈر سے بھاگ گئے ۱۲ ف۸ حضرت شعیب کے مکان میں ۱۲ ف۹ عبادت اور ذکر الٰہی کے لیے ہر وقت مستعد رہنا یا مطلب یہ ہے کہ خدا کے حکم پہونچانے میں تقصیر نہ کرنا ۱۲ ف۱۰ خدائی کا دعوے کرتا ہے خدا کے بندوں پر طرح طرح کے ظلم توڑتا ہے ۱۲ ف۱۱ اور آئندہ ایسے سخت ظلموں سے باز رہے اگر تم کہو کہ آئندہ کی سب باتیں معلوم ہیں اللہ کو خوب معلوم تھا کہ فرعون ایمان لانے والا نہیں پھر شاید کے لیا معنے ہونگے اسکا جواب یہ دیا ہے کہ شاید موسیٰ اور ہارون کے علم سے متعلق ہے یعنے تم یہ امید رکھکر کہ شاید وہ مان جائے یا ڈر جائے اسکو نرمی سے نصیحت کرو باقی ہوگا تو وہی جو اللہ کو منظور ہے ۱۲ ف۱۲ یعنے موسیٰ اور ہارون ۱۲ ف۱۳ اور زیادہ شرارت اور سرکشی پر کمر باندھے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝
قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ۝ قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ
اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ۝ قَالَ
فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ۝ قَالَ
عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ
رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ۝ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ
مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا
بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ۝
كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ۚ اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ۝ مِنْهَا
خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَ
مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ۝
وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ
وَاَبٰى ۝ قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ
اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ۝
فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ
بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ
نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ۝ قَالَ
مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ
يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ۝ فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ
فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ۝ قَالَ لَهُمْ
مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ
كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ

اور (ہمارا کہنا) نہ مانے اسکو عذاب ہوگا ف۱ فرعون نے کہا موسیٰ یہ تو کہو
تمہارا مالک کون ہے موسیٰ نے کہا ہمارا مالک وہ ہے جس نے ہر چیز کو ایک
(خاص) صورت دی (حواس کے مناسب) پھر اس کو زندگی بسر کرنے
کا) رستہ بتلایا ف۲ فرعون نے کہا اچھا اگلے لوگوں کا کیا حال ہونا
ہے ف۳ موسیٰ نے کہا ان کا حال میرے مالک کے پاس ایک کتاب (لوح محفوظ)
میں (لکھا ہوا) ہے ف۴ میرا مالک تو بھٹکتا ہے نہ بھولتا ہے ف۵ اسی نے تمہارے
لیے زمین کو بچھونا بنایا اور تمہارے (چلنے کے) لیے اس میں راہیں نکالیں
اور آسمان سے پانی برسایا پھر (ہم ہی نے) اس میں سے طرح طرح کئی
قسم کی سبزی نکالی تم بھی (ان میں سے) کھاؤ اور اپنے جانوروں کو بھی
ان میں چراؤ بیشک عقلمندوں کے لیے اس میں (ہماری قدرت
کی) نشانیاں ہیں ف۶ ہم نے تم کو اسی (زمین) سے پیدا کیا ف۷
اور اسی میں (مرنے کے بعد) پھر لیجائیں گے ف۸ اور اسی سے
تم کو دوسری بار (قیامت کے دن) نکالیں گے ف۹ اور ہم نے
تو فرعون کو اپنی سب نشانیاں دکھلائیں لیکن اس نے جھٹلایا
اور نہ مانا (کہنے لگا یہ جادو ہے) کہنے لگا موسیٰ کیا تو ہمارے
پاس اس لیے آیا ہے کہ ہم کو اپنے جادو (کے زور) سے ہمارے
ملک سے نکال باہر کرے ف۱۰ تو ہم بھی ضرور ویسا ہی جادو (تیرے
جادو کی طرح) تجھ کو بتلائیں گے (تیرے سامنے لائیں گے) لیکن ہمارے
اور اپنے درمیان ایک وعدہ (وقت اور مقام) مقرر کردے نہ ہم
اس کے خلاف کریں نہ تو ایک صاف میدان ہو ف۱۱ موسیٰ نے
کہا (اچھا) عید کا دن (ہمارا) تمہارا وعدہ ہے اور دن چڑھے
(سب) لوگ جمع ہو جائیں ف۱۲ یہ سنکر فرعون لوٹا اور اپنے داؤں
اکٹھا کیے ف۱۳ پھر (وعدہ کے مقام پر) آن موجود ہوا (جادوگروں کو
ساتھ لایا) موسیٰ نے ف۱۴ کہا کیوں تمہاری شامت آئی ہے اس پر جھوٹ مت

ف۱ دنیا میں تباہ اور آخرت میں ہلاک ۔ ف غرض موسیٰ اور ہارون دونوں مل کر فرعون کے پاس گئے اور اللہ کا پیام پہونچا دیا ۔ ف۲ پرندے کا بچہ چگنے لگتا ہے چارپایہ کا بچہ دودھ پینے لگتا ہے مچھلی کا بچہ تیرنے لگتا ہے ۔ ف۴ یعنے انکے اعمال سب لکھے ہوئے ہیں قیامت کے دن انکو بدلا ملیگا ۔ ف۵ یعنے باوجودیکہ اس نے کتاب میں سب لکھ چھوڑا ہے مگر وہ کتاب کا محتاج نہیں اسکو ایک ایک رتی سب یاد اور محفوظ ہے اس کے علم میں نہ غلطی ہوسکتی ہے نہ بھول چوک ۔ ف۶ اگر معاذ اللہ ایسا نہ ہوتا جیسے نیچری بیدین سمجھتے ہیں تو زمین میں یا تو کچھ پیدا ہی نہ ہوتا یا پیدا ہوتا تو بھی ایک طرح کا اناج یا پھل یا ترکاری پھر عجب نہیں زندگی ایک چیز کو کھاتے کھاتے دوبھر ہو جاتی یہ اسکی قدرت نہیں تو کیا ہے کہ ایک ہی ہوا ایک ہی پانی ایک ہی قسم زمین کی پھر ہر درخت کا پھل جداگانہ اور ہر ایک کا مزہ الگ الگ کوئی گرم کوئی سرد کوئی تر کوئی خشک کوئی ملین کوئی قابض کہ ہر ایک موقع پر آدمی کو تکلیف نہ ہو اور اپنی ضرورت پوری کرے ۔ ف۷ آدم علیہ السلام کا پتلا مٹی سے بنایا گیا ۔ ف۸ اگر آدمی جل جائے یا غرق ہو جائے جب بھی اسکے اجزا مٹی میں شریک ہو جاتے ہیں ۔ ف۹ حدیث میں ہے کہ حضرت ام کلثوم کو جب قبر میں رکھا تو آنحضرت نے یہی آیت پڑھی مٹی دیتے وقت اس آیت کا پڑھنا مستحب ہے ۔ ف۱۰ اور خود بادشاہ بن بیٹھے ۔ ف۱۱ والے یا ایک بیچا بیچ مقام ہو جو نہ ہم سے دور ہو نہ تجھ سے ۔ ف۱۲ لفظی ترجمہ یہ ہے کہ ہمارا تمہارا وعدہ وہ دن ہے جس دن لوگ آراستہ ہوتے ہیں کہتے ہیں یہ دن ان کی عید کا تھا بعضوں نے کہا یہ دن عاشورہ کا دن تھا ۔ ف۱۳ جادوگروں کو بلوایا انکو خطاب کیا انعام دینے کا وعدہ کیا ۔ ف۱۴ ان جادوگروں کو ایک بار سمجھانا مناسب سمجھا ۔ ف۳ وہ بہشت میں یا دوزخ حالانکہ وہ بت پرستی کیا کرتے تھے فرعون کی غرض یہ پوچھنے سے یہ تھی کہ موسیٰ صاف انکو دوزخی کہدیں تو لوگ بگڑ جائیں کہ ہمارے باپ دادا کو دوزخی بتاتے ہیں حضرت موسیٰ نے ایسا گول جواب دیا کہ فرعون کا مطلب حاصل نہ ہوسکا ۔

مِنَ افْتَرٰى ۝ فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ
بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ۝ قَالُوْٓا
اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ
يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا
وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ۝
فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ
وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ۝
قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ
اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ۝ قَالَ بَلْ
اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ
يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى
فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ۝
قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ۝
وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ
مَا صَنَعُوْا ۭ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ
سٰحِرٍ ۭ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ
اَتٰى ۝ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا
قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ۝
قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۭ
اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ
فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ
خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ
النَّخْلِ ۡ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ
عَذَابًا وَّاَبْقٰى ۝ قَالُوْا لَنْ

جوڑو ف وہ عذاب بھیجکر تم کو غارت کر دیگا اور (دیکھو) جس نے خدا تعالیٰ
پر جھوٹ باندھا وہ تباہ ہو چکا ف۲ پھر وہ (جادوگر) آپس میں لگے جھگڑنے
اور چپکے چپکے کانا پھوسی کرنے ف۳ (اخیر انہوں نے مشورہ کر کے) کہا بیشک
یہ دونو جادوگر ہیں وہ چاہتے ہیں اپنے جادو (کے زور) سے تم کو تمہارے
ملک سے نکال باہر کریں اور تمہارا جو عمدہ طریق ہے اسکو میٹ دیں تم بھی سب
ملکر داؤں کرو ف۴ پھر پرا باندھکر (سامنے) آؤ ف۵ اور آج جو جیتا اس نے
مراد پائی ف۶ جادوگر کہنے لگے موسیٰ یا تو تم (اپنی لاٹھی پہلے) ڈالو اور یا ہم
پہلے (اپنی لاٹھیاں) ڈالیں ف۷ موسیٰ نے کہا نہیں تم ہی (پہلے ڈالو)
(انہوں نے اپنا کرتب کیا) تو موسیٰ کو انکے جادو سے ایسا معلوم ہوا
ف۸ کہ انکی رسیاں اور لاٹھیاں (سانپ بنکر) دوڑ رہی ہیں ف۹
موسیٰ اپنے دل ہی دل میں سہم گیا ف۱۰ اور اس نے وحی کا انتظار کیا ہم نے
(وحی کے ذریعہ سے) فرمایا مت ڈر بیشک تو ہی ور رہیگا (تو ان سب
پر غالب آئیگا) اور جو (عصا) تیرے اپنے ہاتھ میں ہے اسکو ڈال دے
(خدا کی قدرت دیکھ) کہ انہوں نے جو ڈھونگ کیا ہے اس کو ہڑپ کر جائے
انہوں نے جو کچھ بنایا ہے اسکی حقیقت کچھ نہیں) جادو کا تماشا ہے ف۱۱
اور جادوگر جہاں جائے بامراد نہیں ہوتا ف۱۲ پھر (یہ حال دیکھتے ہی)
جادوگر سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے ہم تو ہارونؑ اور موسےٰؑ کے
مالک پر ایمان لائے ف۱۳ فرعون بولا (واہ اچھے رہے) تم اس پر ایمان
لائے اور ابھی میں نے تم کو اذن ہی نہیں دیا ف۱۴ بیشک وہ (یعنے
موسےٰ) تمہارا گرو ہے جس نے تم کو جادو سکھلایا ہے ف۱۵ تو میں
ضرور تمہارے ہاتھ پیر الٹے سیدھے کاٹ ڈالونگا اور تم کو کھجور کے
ڈھنڈوں (تنوں) پر سولی چڑھاؤں گا ف۱۶ اور تم اب ضرور اچھی طرح
جان لوگے کہ ہم (دونو) میں سے ف۱۷ کس کی مار سخت ہے اور دیر تک
رہتی ہے ف۱۸ انہوں نے کہا ہم تجھ کو ان دلیلوں سے جو ہمارے

ف۱ اسکے کاموں کو جادو نہ کہو ۱۲ ف۲ اس کے کام کو فروغ نہیں ہو سکتا سچے پیغمبر کی یہ ایک بڑی نشانی ہے کہ حق تعالیٰ کی مدد اس کے ساتھ ہوتی ہے روز بروز اس کے دین کو ترقی ہوتی جاتی ہے کسی دشمن کے مٹائے وہ دین نہیں مٹتا اور جھوٹے آدمی کے کام کو بقا نہیں ۱۲ ف۳ کسی کی رائے ہوئی کہ موسےٰ جادوگر ہیں اور ہمارا ان پر غالب ہونا کسی نے کہا وہ جادوگر معلوم نہیں ہوتے اور ہمارا ان پر غالب ہونا مشکل ہے ۱۲ ف۴ یا موسیٰ اور ہارون نے جو منصوبہ باندھا ہے اس کے توڑنے کی مضبوط تدبیر کرو ۱۲ ف۵ قطار کی قطار ایک ہی بار جس میں سب دیکھنے والے ڈر جائیں ۱۲ ف۶ آج جو ور رہا وہی جیت گیا بازی لے گیا منہ مانگی مراد پائی ۱۲ ف۷ جادوگروں نے حضرت موسیٰ کا ادب کیا کہتے ہیں اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انکو ایمان کی توفیق دی ۱۲ ف۸ یعنے دکھائی دیا حقیقت میں کچھ نہ تھا ایک شعبدہ تھا ۱۲ ف۹ کہتے ہیں انہوں نے اندر پارہ بھر دیا تھا دھوپ کی گرمی سے وہ ہلنے لگیں ۱۲ ف۱۰ ان کو یہ خیال ہوا کہ مبادا میرے عصا ڈالنے سے پہلے لوگ ان جادوگروں کے معتقد ہو جائیں یا اب لوگ میری عصا پر کیا اعتقاد کرینگے جب اتنی بہت سی عصائیں سانپ بن گئیں ۱۲ ف۱۱ یہ بازی گری شعبدہ بازی اور نظر بازی ۱۲ ف۱۲ اس حکم کے آنے پر حضرت موسیٰ نے اپنی عصا پھینکی وہ ایک خونخوار اژدہا بنکر جتنی لاٹھیاں اور رسیاں میدان میں جادوگروں نے پھیلائی تھیں انکو ایک نوالہ کر گئی پھر فرعون اور اسکے لوگوں کی طرف چلی انہوں نے غل مچایا حضرت موسیٰ نے اسکو ہاتھ سے تھاما تو پھر عصا ہو گئی ۱۲ ف۱۳ یہ جادوگر بہتر یا چار سو یا نو سو یا بارہ ہزار یا چودہ ہزار تھے بیل بھی ان میں سو بعضوں کی رائے یہ تھی کہ حضرت موسیٰ جادوگر معلوم نہیں ہوتے جب انہوں نے یہ صاف معجزہ دیکھا تو ان کو یقین ہو گیا کہ حضرت موسیٰ اللہ کے پیغمبر ہیں کوئی جادوگر کا باپ بھی یہ نہیں کر سکتا کہ ایک تنکہ کو معدوم کر دے اتنی لاٹھیاں اور رسیاں جو ایک دم میں نیست ہو گئیں تو وہ سمجھ گئے کہ یہ بندہ کا کام نہیں ہے فعل الٰہی ہے ۱۲ باقی در صفحہ

نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ
وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ
اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا
اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ
اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ وَ
اللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ
مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ لَا يَمُوْتُ
فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا
قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ
الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى جَنّٰتُ عَدْنٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى
وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ
بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا
فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَّا تَخٰفُ دَرَكًا
وَّلَا تَخْشٰى فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ
فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ وَ
اَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى يٰبَنِيْٓ
اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ
وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ
وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى كُلُوْا
مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا
فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ وَمَنْ
يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى

پاس آئیں اور اس خدا سے جس نے ہم کو پیدا کیا بڑھکر سمجھنے والے نہیں جو تجھے کرنا ہے وہ کرگذر (سولی دے یا قتل کر) تیرا زور بس دنیا کی زندگی پر چل سکتا ہے ف۱ ہم تو اپنے مالک پر یقین کر چکے اسلیے کہ وہ ہمارے قصور (اور اس گناہ) کو جو تو نے زبردستی ہم سے جادو کرایا بخش دے ف۲ اور اللہ تعالیٰ رکی دین اسکا ثواب تیرے مال اور دولت سے بہتر ہے اور (اس کا عذاب بھی تیرے عذاب سے زیادہ) دیرپا ہے ف۳ بے شک جو کوئی (مرتے وقت) کافر رہکر اپنے مالک کے سامنے حاضر ہوگا اس کے لیے دوزخ ہے نہ وہاں مریگا ف۴ اور نہ جیے گا ف۵ اور جو کوئی ایمان رکھ کر اس کے سامنے حاضر ہوگا وہ (دنیا میں) نیک کام (بھی) کر چکا ہے تو ایسے لوگوں کو بلند درجے ملیں ف۶ گے ہمیشہ رہنے کے باغ ان کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں وہ سدا ان میں رہیں گے اور جو کوئی (کفر اور گناہوں کی نجاست سے) پاک رہے اس کا یہی بدلہ ہے اور ہم نے موسیٰ کو وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو راتوں رات مصر سے نکال لیجا پھر سمندر میں انکے لیے (لاٹھی مار کر) سوکھا رستہ بنا نہ تجھے (فرعون کے) آپکڑنیکا ڈر ہوگا نہ (سمندر میں ڈوب جانیکا) خوف ف۷ (جب بنی اسرائیل رات کو مصر سے چل کھڑے ہوئے) تو فرعون (خبر پاکر) اپنے لشکر سمیت انکے پیچھے لگا پھر سمندر نے انکو جیسا کچھ گھیر لیا ویسا گھیرا ف۸ اور فرعون نے اپنی قوم کو بہکایا راہ پر نہیں لگایا ف۹ ای بنی اسرائیل ہم نے تم کو تمھارے دشمن (فرعون) سے نجات دلائی اور (توریت شریف دینے کے لیے) تم سے طور پہاڑ کا داہنا جانب مقرر کیا اور ہم نے تم پر ف۱۰ من اور سلویٰ اتارا ف۱۱ اور کہدیا کہ جو پاکیزہ روزی ہم نے تم کو دی ہے اس میں سے کھاؤ ف۱۲ اور اس میں حد سے بڑھو ف۱۳ نہیں تو میرا غضب تم پر اُتریگا اور جس پر میرا غضب اترا وہ (دوزخ میں) گر چکا اور (یہ بھی میری صفت ہے) بے شک جو کوئی

ف۱ تو یہی کر سکتا ہے ناکہ دنیا کی چند روزہ زندگی کا خاتمہ کردے اسکی ہم کو پرواہ نہیں ہے ۱۲ ف۲ تیرا عذاب تو ایک دم بھر کا ہے جان نکل جانے کے بعد پھر تو کچھ نہیں کر سکتا اسکا عذاب تو معاذ اللہ کبھی ختم نہیں ہو سکتا ۱۲ ف۳ کہ چلو چھٹی ہوئی ۱۲ ف۴ جیسے جینا چاہیے یعنی آرام کے ساتھ ۱۲ ف۵ بلکہ سسکتا رہے گا صحیح حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑھا پھر یہ آیت سنائی اور فرمایا دوزخ والے جو ہیں (یعنے کافر) وہ تو نہ اس میں مرینگے نہ جئیں گے لیکن جو لوگ دوزخ والے نہیں ہیں (یعنے گنہگار مسلمان) ان کو دوزخ کی آگ ایک بار کچھ ماردے گی جلکر کوئلہ ہو جائیں گے پھر انکے سفارشی پیغمبر اور صالحین کھڑے ہونگے (جب انکو خبر ہوگی) اور سفارش کریں گے انکی سفارش قبول ہوگی وہ نہر الحیوۃ پر لائی جائیں گے پھر اس میں نہا کر اسطرح ترہیں گے جیسے دانہ جو بہیا کے بہاؤ میں آجاتا ہے کیچڑ کوڑے میں (وہ کس زور سے بڑھتا ہے) ف۶ معلوم ہوا بلند درجہ ملنے کے لیے ایمان کے ساتھ نیک اعمال بھی شرط ہیں لیکن صرف ایمان تو وہ نجات کے لیے کافی ہے یعنے مومن ہمیشہ کے لیے دوزخ میں نہ رہے گا کبھی نہ کبھی وہاں سے نکالا جائیگا اور جنت میں داخل ہوگا ۱۲ ف۷ یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے ۱۲ ف۸ یعنے غرغر کرکے پانی کا ریلا انپر ایسا آیا کہ سب کے سب ڈوب گئے ایک بھی نہ بچا ۱۲ ف۹ زبان سے تو کہتا تھا کہ میں تم کو ہدایت کا رستہ بتلاتا ہوں لیکن درحقیقت گمراہ کرتا تھا ۱۲ ف۱۰ جنگل میں جہاں کچھ کھانے کو نہیں ملتا تھا ۱۲ ف۱۱ اسکی تفسیر اوپر گذر چکی ہے ۱۲ ف۱۲ یعنے حلال طرح مزے دار کھانے ۱۲ ف۱۳ اسراف نہ کرو نہ ناشکری یا کل کے لیے سمیٹ کر رکھو ۱۲ ف کہتے ہیں فرعون نے جادوگروں کو موسیٰ کا مقابلہ کرنے کے لیے مجبور کیا تھا ورنہ ان کا دل نہیں چاہتا تھا انھوں نے جب سویا دیکھا تھا کہ موسیٰ کی عصا رات کو انکی حفاظت کرتی رہتی ہے تو وہ سمجھ گئے تھے کہ یہ جادو نہیں ہے

وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ
صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی ۝ وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ
قَوْمِكَ يٰمُوْسٰی ۝ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓی
اَثَرِیْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰی ۝
قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ
وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِیُّ ۝ فَرَجَعَ مُوْسٰٓی
اِلٰی قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۝ قَالَ
يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا
حَسَنًا ۝ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ
اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ
غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِیْ ۝
قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا
وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ
الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَی
السَّامِرِیُّ ۝ فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا
جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ
اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰی ۝ فَنَسِیَ ۝
اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۝
وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۝
وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ
يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۝ وَاِنَّ رَبَّكُمُ
الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِیْ وَاَطِيْعُوْٓا
اَمْرِیْ ۝ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ
عٰكِفِيْنَ حَتّٰی يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰی ۝

(گناہوں سے) توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک کام کرے پھر راہ پر لگا رہے تو میں اسکو بہت بخشنے والا ہوں ف۱ اے موسیٰ تو اپنی قوم کو چھوڑ کر جلدی کیوں آگیا ف۲ موسیٰ نے عرض کیا وہ میرے پیچھے آرہے ہیں اور مالک میں جلد تیرے پاس حاضر ہوگیا کہ تو خوش ہوجائے پروردگار نے فرمایا ہمنے تو تیرے آنے پیچھے تیری قوم کو آزمایا اور سامری نے انکو بہکا دیا ف۳ (یہ سنتے ہی) موسیٰ (توریت لیکر) غصہ میں بھرا ہوا افسوس کرتا ہوا اپنی قوم کی طرف لوٹا ف۴ کہنے لگا بھائیو تم سے تمہارے مالک نے اچھا وعدہ (توریت شریف دینے کا) نہیں کیا تھا ف۵ کیا تم پر ایسی بڑی مدت گذر گئی ف۶ یا تم نے یہ چاہا کہ تمہارے مالک کا غضب تم پر اترے اور اس وجہ سے تم نے (اپنے) وعدے کا خلاف کیا جو مجھ سے کیا تھا ف۷ وہ کہنے لگے ہمنے اپنے اختیار سے تیرا وعدہ خلاف نہیں کیا بلکہ ہوا یہ کہ فرعون والوں کے زیور کے بوجھے (مصر سے بھاگتے وقت) ہم پر لاد دیے گئے تھے تو (ہارون کی صلاح سے) ہم نے ان کو (آگ میں) ڈال دیا اسی طرح سامری نے بھی ڈالا پھر سامری نے لوگوں کے لیے ایک بچھڑا (بنا کر) نکالا ایک دھڑ جو (بچھڑے کی طرح) آواز کرتا تھا ف۸ تو ف۹ کہنے لگے یہی تمہارا خدا ہے اور موسیٰ کا خدا لیکن موسیٰ بھول گیا ف۱۰ کیا ان کو یہ بھی نہیں سوجھا تھا کہ بچھڑا ان کی بات کا جواب تک نہیں دیتا اور نہ ان کے برے بھلے کا اختیار رکھتا ہے ف۱۱ اور ہارون نے (موسیٰ کے لوٹنے سے) پہلے ہی ان سے کہہ دیا (دیکھو) بھائیو تم اس بچھڑے کی وجہ سے بلا میں پڑ گئے ف۱۲ اور تمھارا مالک تو رحمان ہے تو میری راہ پر چلو اور میرا کہا مانو انہوں نے جواب دیا ہم تو برابر (بچھڑے کی پوجا) پر جمے رہیں گے جب تک موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے پاس لوٹ کر آئے ف۱۳ موسیٰ ف۱۴ کہنے لگا ہارون کیا سبب جب تو نے دیکھا تھا وہ بہک گئے

ف۱ یعنے مرتے تک ایمان اور نیک عمل پر قائم رہے ۱۲ ف۲ اور جب موسیٰ توریت لینے کے لیے ستر آدمیوں کو ساتھ لیکر طور پہاڑ کی طرف چلے تو اپنے ساتھیوں کو پیچھے چھوڑ کر خود آگے بڑھ آئے ہمنے کہا ای موسیٰ ۱۲ الخ ف۳ حضرت موسیٰ پروردگار کے دیدار کے شوق میں اپنے ساتھیوں سے آگے بڑھ گئے اور ان سے پہلے کوہ طور پر پہونچ گئے اور تفسیر یہ تھا کہ ستر آدمیوں کو اپنے ساتھ لیکر آئیں تب پروردگار نے یہ پوچھا ف۴ لا یہ کہ بنی اسرائیل میں سے حضرت موسیٰ ستر آدمیوں کو چنکر اپنے ساتھ کوہ طور پر لیگئے باقی کو وہیں چھوڑ گئے ہارون کو اپنا خلیفہ کر گئے سامری مردود نے سب کو بہکا دیا صرف بارہ ہزار آدمی اس کے دام میں نہ آئے کہتے ہیں سامری منافق تھا ظاہر میں حضرت موسیٰ پر ایمان لایا تھا اور دل میں کافر تھا ف۵ کہتے ہیں جب بنی اسرائیل کے نزدیک پہونچے تو چیخنے چلانے کی آواز سنی وہ بچھڑے کے گرد ناچ رہے تھے حضرت موسیٰ نے فرمایا یہ گمراہی کی آواز ہے ف۶ اور اسی کام کے لیے گیا ہوا تھا تمہے اتنا بھی صبر نہ ہوسکا تم مجھ کو تو آ لینے دیا ہوتا ف۷ کہ تم مجھ کو بھول گئے اتنا زمانہ گذر گیا ف۸ کہ ہم تمہارے آنے تک اپنے طریقہ پر قائم رہتے اور ہارون کی اطاعت کرتے رہیں گے ۱۲ ف۹ کہتے ہیں سامری نے پہلے سب زیور گلا کر بچھڑے کی مورت بنائی پھر اسکے منہ میں وہ خاک ڈالی اس کے اثر سے وہ سچ مچ کا بچھڑا ہوگیا اور آواز کرنے لگا دھڑ سے یہی مراد ہے کہ گوشت پوست ہوگیا ف۱۰ سامری اور اس کے ساتھی جو گمراہ تھے ۱۲ ف۱۱ اور خدا کو یہاں چھوڑ کر کوہ طور پر چلا گیا ف۱۲ یا اللہ کا کلام ہے اور ان کی بے عقلی ظاہر کرنا منظور ہے جن بے وقوفوں نے بچھڑے کو خدا سمجھ کر اسکا پوجا کیا ان کو اتنی عقل بھی نہ آئی کہ خدائی کی شان تو یہ ہے کہ سب سے زیادہ عقل ہو سب سے زیادہ زور آور اور قوت ہو برا بھلا جو چاہے وہ کر سکے بچھڑا تو بات کا جواب تک بھی نہیں دے سکتا پھر یہ خدا کیونکر ہوسکتا ہے ۱۲ باقی در ضمیمہ

			قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ۙ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ۭ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّىْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۠ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۭ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا	تو اسی وقت (میرے پاس کیوں نہ چلا آیا ف۱ تو میرے حکم کے خلاف چلا ف۲ ہارونؑ نے کہا میری ماں کے جنے ف۳ میری داڑھی اور سر (کے بال) نہ پکڑ میں ڈرا کہیں تو یہ کہہ بیٹھے تو نے بنی اسرائیل میں پھوٹ ڈالدی اور میری بات کا لحاظ نہ رکھا ف۴ موسیٰ نے کہا سامری تو نے یہ کیا کیا کہنے لگا میں نے وہ دیکھا جو اوروں نے نہیں دیکھا میں نے (اللہ تعالے کے) بھیجے ہوئے (فرشتے) کے پاؤں کے تلے سے ایک خاک کی مٹھی اٹھالی ف۵ اس کو میں نے (ڈھلے ہوئے بچھڑے میں) ڈالدیا اور میرے جی نے مجھ کو یہی صلاح دی ف۶ موسےٰ نے کہا چل دور ہو (تیری سزا یہ ہے) جب تک تو دنیا میں زندہ ہے یوں کہتا رہے گا (دیکھ مجھ کو کہیں) چھونا نہیں ف۷ اور اس کے سوا تیرے لیے آخرت میں ایک (عذاب کا) وعدہ ہے جو تجھ پر سے ٹلنے والا نہیں اور اب اپنے خدا (بچھڑے) کو دیکھ جسکو تو (برابر) پوجتا رہا ہم اسکو جلا (کر خاک کر) دینگے پھر اس (خاک) کو دریا میں (اڑا کر) بکھیر دیں گے (تاکہ اسکا پتہ اور نشان بھی نہ رہے) ف۸ تمہارا (سچا) خدا وہ اللہ ہے جسکے سوا کوئی پوجا کے لائق نہیں اسکے علم میں ہر چیز سما گئی ہے
۱۷	الانبیاء	۴	۴۸ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَاۗءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ	۴۸ اور ہم نے موسیٰؑ اور ہارونؑ کو وہ کتاب (توریت شریف) دی جو (حق اور باطل کو) جدا کرنے والی اور روشنی اور نصیحت ہے پرہیزگاروں کے لیے جو بن دیکھے اپنے مالک سے ڈرتے ہیں اور وہ قیامت کا خوف رکھتے ہیں ف۹
۱۸	المؤمنون	۳	۴۵ ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ڏ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ	۴۵ پھر ہم نے موسیٰؑ اور اس کے بھائی ہارون کو اپنی نشانیاں اور کھلی سند (عصا) دیکر فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا پر وہ شیخی (گھمنڈ) میں آ گئے اور تھے ہی گھمنڈی لوگ ف۱ کہنے لگے کیا ہم اپنے جیسے دو آدمیوں کو مان لیں ف۲ اور ان کی (ساری)

ف۱ تو نے مجھ کو خبر کیوں نہ کی چپکا یہاں بیٹھا رہا اور لوگ گمراہ ہو گئے یا تو نے میرا طریقہ کیوں نہیں اختیار کیا ان کو مار پیٹ کر درست بنا تا شرک سے باز رکھتا ۔ ف۲ میں کہہ گیا تھا کہ میرا خلیفہ بنکر رہ اور حق پر جما رہ اور بدکاروں کے طریق پر مت چل تو بدکاروں کو دیکھ کر خاموش رہ گیا انہی میں بیٹھا رہا ۔ ف۳ حالانکہ وہ سگے بھائی تھے مگر ماں کا ذکر اسلیے کیا کہ موسیٰ کو رحم آجائے ۔ ف۴ یعنے اگر میں دیکر جلدی سے تمہارے پاس چلا آتا تو جو لوگ بچھڑے سے الگ رہے ہیں وہ بھی میرے ساتھ چلے آتے اور کچھ لوگ یہاں سامری کے ساتھ رہ جاتے مجھے یہ ڈر ہوا تم یہ دیکھ کر یوں نہ کہو کہ تو نے بنی اسرائیل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے میرے واپس آنے تک تو ٹھیرا کیوں نہ رہا ۔ ف۵ یعنے ان کے گھوڑے کے پاؤں کے تلے سے ۔ ف۶ حضرت جبرئیل کو سامری نے اس وقت دیکھا تھا جب وہ فرعون کو ڈبونے آئے تھے اور اس کے منہ میں کیچڑ ٹھونس رہے تھے اس ڈر سے کہ کہیں پروردگار کو پھر اسکو گڑگڑانے پر رحم نہ آجائے ۔ ف۷ ساری دنیا سے تجھ کو الگ رہنا پڑیگا جہاں کسی نے تجھ کو چھوا یا تو نے کسی کو چھوا دونوں کو بخار آیا اللہ نے سامری کو یہ عذاب دیا جیسا اس نے بنی اسرائیل میں کھلبلی ڈالی ویسے ہی اسکو یہ سزا ملی کہ ساری عمر تنہائی میں سب سے علیحدہ اور جنگل میں پڑا ہو کر رہے سید علامہ نے کہا اس آیت سے یہ نکلا کہ بدعتی اور کفر والوں سے علیحدہ اور دور رہنا چاہیے ۔ ف۸ اللہ کے سوا جو جھوٹے معبود ہیں بت وغیرہ ان کے ساتھ یہی کرنا چاہیے کہ توڑ پھوڑ کر جلا کر راکھ کر دیے جائیں پھر راکھ بھی اس طرح پھیلا دی جائے کہ ان کا نشان تک باقی نہ رہے یہ طریقہ حضرت موسیٰ اور حضرت محمد علیہما السلام کا اور مبارک ہیں وہ لوگ جنہوں نے دنیا میں اللہ کی توحید جاری کی اور کفر اور شرک کو مٹایا بیشک وہ دنیا میں پیغمبروں کے قائم مقام ہیں اور بہشت میں انکے ساتھ ہونگے ۔ ف۹ کہ ہمارے اعمال کا اسدن محاسبہ ہوگا اچھے برے کا جواب دینا ہوگا ۔

(باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورہ	رکوع	آیات	ترجمہ
			مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ۚ فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ۝ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝	قوم تو ہماری غلام ہے ف پھر ان دونوں (موسیٰ اور ہارون) کو ان لوگوں ف نے جھٹلایا آخر تباہ ہوئے (فرعون سمیت سمندر میں ڈوب مرے) اور ہم نے موسیٰ کو کتاب (توریت شریف) اس لیے دی تھی کہ ان کو ہدایت ہو ف۳
۱۹	الفرقان ۲۵	۴	۳۵ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ۝ۚ فَقُلْنَا اذْهَبَاۤ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ۝ؕ	۳۵ اور ہم (اس سے پہلے) موسیٰ کو کتاب (توریت شریف) دے چکے ہیں اور اس کے بھائی ہارون کو اس کا وزیر بنا کر اس کے ساتھ کر دیا تھا پھر ہم نے ان سے کہا تھا دونوں (ملکر) ان لوگوں کے پاس جاؤ جنہوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلا رکھا ہے ف۴ تب ہم نے ان کو (جڑ سے) اکھاڑ کر پھینک دیا ف۵
〃	الشعراء ۲۶	۲ و ۳	۱۰ وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰۤى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ۙ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝ؕ وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ۝ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝ۚ قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَاۤ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ۝ فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ۙ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۝ؕ قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ۝ۙ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ قَالَ فَعَلْتُهَاۤ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝ؕ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝	۱۰ اور اے پیغمبر (وہ وقت یاد کر) جب تیرے مالک نے موسیٰ کو پکارا گناہ گار لوگوں پاس جا (فرعون اور اسکی قوم کے پاس) کیا وہ (ہماری عذاب اور غضب سے) نہیں ڈرتے موسیٰ نے عرض کیا مالک میرے مجھ کو ڈر ہے کہیں وہ مجھ کو جھٹلائیں اور میرا جی رک جائے اور میری زبان بند ہو جائے ف تو ہارون کو (بھی میرے ساتھ) پیغمبر بنا دے ف اور ان کا ایک قصور بھی کیا ہوا ف تو میں ڈرتا ہوں کہیں وہ مجھ کو (اس خون کے بدل) مار ڈالیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہرگز نہیں ف۹ تو تم دونو میری نشانیاں لیکر جاؤ ہم خود تمہارے ساتھ (جو گفتگو ہوگی) سکو سن رہے ہیں ف۱۰ اور دونوں فرعون کے پاس پہونچو اور کہو ہم اسکے بھیجے ہوئے ہیں جو سارا جہان کا مالک ہے (ہم اس لیے آئے ہیں) کہ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ روانہ کر دے اور انکو آیندہ مت ستا فرعون نے کہا (موسیٰ) تو تو وہی ہے نا جسکو ہم نے بچہ سا پالا پوسا اور تو اپنی عمر کے کئی برس ہم میں رہ چکا ہے ف۱۱ اور تو نے ایک حرکت بھی کی تھی جو کی ف۱۲ اور تو ناشکروں ف۱۳ میں سے ہے موسیٰ نے کہا میں نے (بیشک) وہ حرکت کی تھی مگر جب میں نادان تھا ف۱۴ پھر جب میں تم سے ف۱۵ ڈرا تو میں تمہارے پاس سے بھاگ نکلا ف۱۶ (تو) پھر میرے مالک نے مجھ کو سمجھ عنایت فرمائی اور پیغمبروں میں مجھکو

ف اول تو موسیٰ اور ہارون ہماری طرح ایک آدمی ہیں کوئی فوقیت ان میں معلوم نہیں ہوتی دوسرے خیر اگر ہماری قوم کے ہوں یعنے قبط میں سے ہوتے تو مضائقہ نہ تھا وہ تو بنی اسرائیل کی قوم میں سے ہیں جو غلاموں کی طرح ہماری خدمتگذار رہے ہ ف فرعون والوں نے ف۳ یعنے موسیٰ کی قوم بنی اسرائیل ف۴ یعنے فرعون اور اسکی قوم والوں کے پاس آخر سید دونوں ان کے پاس گئے اور بہت کچھ سمجھایا پر انہوں نے کسی طرح نہ ماننا تھا نہ مانا ف۵ انکی سلطنت غارت ہوگئی جان بھی گئی نام و نشان تک نہ رہا ف یا مالک میری مجھکو ڈر ہے وہ مجھ کو جھٹلائیں اور میرا سینہ بات کرنے میں رکتا ہے اور میری زبان نہیں چلتی کیونکہ حضرت موسیٰ ہکلے تھے اور ہکلا آدمی کا سینہ بات کر نیوقت رکتا ہے زبان بھی اکثر بند ہو جاتی ہے ف مجھے زور حاصل ہوگا ایک سے دو بھلے دوسری بات کرنے میں آسانی ہوگی جہاں میں رک جاؤنگا تو ہارون کہہ نکلیں گے ف ان کا ایک خون مجھ پر ہے حضرت موسیٰ نے ایک قبطی کو مار ڈالا تھا ف۹ وہ تجھ کو مار نہ سکیں گے ف۱۰ دیکھتے ہیں ہر طرح تمہارے نگہبان ہیں اللہ تو عرش معلیٰ پر ہے اور یہ سب کے ساتھ بالعلم بھی ہے اسکی ایک ادنیٰ مخلوق جیسے چاند اور سورج آسمان پر ہیں لیکن ہر ایک مسافر کے ساتھ رہتے ہیں تو خالق کا کیا کہنا سب علمانے معیت کی تاویل کی ہے یعنے علم اور قدرت اور مدد سے ساتھ ہونا مراد ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ کوئی اہل تجسم کے ساتھ ہونے سے یہ نہ سمجھے کہ معاذاللہ وہ ہر مکان یا ہر جا ہے میں ہے جیسے جہمیہ کا اعتقاد ہے خذلہم اللہ ف۱۱ کیا ہم تجھ سے واقف نہیں ہیں تو کوئی نیا آدمی تھوڑے ہے تو پیغمبر کب سے بنکر آیا پہلے تو تو نے کوئی ایسی بات کبھی منہ سے نکلی نہیں نکالی تھی کہتے ہیں حضرت موسیٰ اٹھارہ یا تیس یا چالیس برس کی عمر تک فرعون کے پاس رہ چکے تھے ف۱۲ یعنے اس قدر احسان کے سوا جو تجھ پر کیا ایک یہ بات بھی ہے کہ تو ایک بڑا قصور کرکے یہاں سے چلدیا تھا فرعون نے یاس لیے یاد دلایا کہ موسیٰ شرمندہ ہوں باقی در ضمیمہ

وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنْ عَبَّدْتَّ
بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ ۝ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ
الْعٰلَمِيْنَ ۝ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ
وَمَا بَيْنَهُمَا ۝ إِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝
قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ أَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ۝ قَالَ
رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْأَوَّلِيْنَ ۝
قَالَ إِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ
لَمَجْنُوْنٌ ۝ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
وَمَا بَيْنَهُمَا ۝ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝
قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ إِلٰهًا غَيْرِيْ
لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ۝ قَالَ
أَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ۝ قَالَ
فَأْتِ بِهٖٓ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝
فَأَلْقٰى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝
وَنَزَعَ يَدَهٗ فَإِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۝
قَالَ لِلْمَلَإِ حَوْلَهٗٓ إِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ
يُّرِيْدُ أَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ أَرْضِكُمْ
بِسِحْرِهٖ ۝ فَمَاذَا تَأْمُرُوْنَ ۝ قَالُوْٓا
أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ
حٰشِرِيْنَ ۝ يَأْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ۝
فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝
وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ أَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ۝
لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ إِنْ كَانُوْا هُمُ
الْغٰلِبِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا

شریک کیا ف اور کیا یہی احسان ہے جو تو مجھ پر جتاتا ہے کہ تو نے (سلری) بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے ف۲ فرعون نے کہا یہ تو ہوا اب یہ بتا) سارے جہان کا مالک کیا شے ف۳ موسیٰ نے کہا وہی جو آسمان اور زمین اور جو ان دونو کے بیچ میں ہے انکا مالک اگر تم ف۴ مانو فرعون اپنے گرد بیٹھے والوں سے کہنے لگا سنتے ہو ف۵ موسیٰ نے (پھر یوں) کہا تمہارا مالک اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا مالک فرعون نے (غصے ہوکر) کہا (صاحبو) تمہارا پیغمبر جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے پاگل ہے موسیٰ نے کہا پورب اور پچھم اور جو ان دونو کے بیچ میں ہے ان کا مالک اگر تم کو عقل ہے فرعون نے کہا (دیکھ موسیٰ) اگر تو نے میرے سوا اور کسی کو خدا مانا تو ضرور میں تجھے قید کردوں گا موسیٰ نے کہا اور جو میں تجھ کو ایک کھلی دلیل بتلاؤں فرعون نے کہا اچھا بتلا وہ دلیل کیا ہے۔ اگر تو سچا ہے اسی وقت موسیٰ نے اپنی لاٹھی ڈالدی ایک ہی ایکا وہ کھلا اژدہا بن گئی ف۶ اور ہاتھ جو (گریبان یا بغل میں ڈال کر) باہر نکالا تو ایک ہی ایکا دیکھنے والوں کو سفید (چمکتا) معلوم ہوا ف۷ (اب) فرعون اپنے سرداروں سے جو اس کے گرد بیٹھے تھے (کیا) کہنے لگا یہ ایک کامل جادوگر ہے (اپنے فن کا استاد) ف۸ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم کو اپنے جادو کے زور سے تمہارے ملک سے نکال باہر کرے ف۹ تو اب کیا صلاح دیتے ہو انہوں نے کہا (صلاح یہ ہے) اس کو اور اس کے بھائی کو (ذرا) ڈھیل ف۱۰ دے اور شہروں میں نقیب بھیجدے وہ ہر ایک استاد جادوگر کو تیرے پاس لے آئیں آخر جو دن جو وقت ٹھیرا تھا اس پر جادوگر اکٹھا کیے گئے اور لوگوں سے کہدیا گیا کیا تم (اتنا بڑا تماشا دیکھنے کو) جمع ہوتے ہو شاید یہ جادوگر غالب ہوں تو ہم انکے کہے پر چلیں گے ف۱۱ پھر جب جادوگر آئے تو فرعون سے کہنے لگے بھلا اگر ہم (در رہے تو ہم کو

ف فرعون مردود نے حضرت موسیٰ پر گویا یہ الزام قائم کیا کہ انکے ہاتھ سے خون ہوگیا ہے ایسا شخص پیغمبری کے لائق کب ہوسکتا ہے حضرت موسیٰ نے جواب دیا کہ وہ خون درحقیقت خون نہ تھا کیوں کہ میں نے قتل کے ارادے سے نہیں مارا تھا بلکہ ایک زبردست ایک زبردست کو مارے ڈالتا تھا میں نے ظالم کو ظلم سے باز رکھنے کے لیے ایک گھونسہ لگایا اتفاق سے وہ مر گیا اول تو یہ فعل کوئی گناہ نہیں ہے دوسرے پیغمبری مجھ کو اس کے بعد ملی ہے اور خداوند کریم کو اختیار ہے کہ اپنے جس بندہ کو چاہے سرفراز فرمائے اس میں کسیکا کیا اجارہ ہے ۱۲ ف۲ جو میری قوم اور میرے بھائی برادر ہیں اور ایک مجھ کو پالا پرورش کیا اس سے کیا ہوتا ہے ایک شخص احسان تو قومی تباہی کے مقابل محض لغو ہے اسکو احسان نہیں کہہ سکتے ۱۲ ف۳ یعنی اسکی حقیقت بیان کر وہ کیا چیز ہے کیا شے ہے فرعون درحقیقت دہری اور نیچری تھا وہ خدا کا منکر تھا اس نے تمام مصریوں کو یہ سمجھا رکھا تھا کہ میں ہی خدا ہوں اور وہ سب بیوقوف اسی کو پوجتے تھے چونکہ خدا کی حقیقت کوئی نہیں بیان کرسکتا اسلیے لاچار ہوکر حضرت موسیٰ نے اس کی صفتیں بیان کیں ۱۲ ف۴ اگر تم میں ایمان اور یقین کی صلاحیت ہے تو تم اس کی مخلوقات کو دیکھ کر اسکا یقین کروگے بس خدا کا پہچاننا یہی ہے باقی اسکی حقیقت کہ وہ کیا شے ہے اور کیسا ہے یہ تو آدمی کی سمجھ سے باہر ہے خدا تو خدا ایک خدا کی اسکی مخلوق کی تو کوئی حقیقت پہچان نے مثلاً جان کی کہ وہ کیا شے ہے کیسی ہے کسی کو معلوم نہیں ہوسکتی ۱۲ ف۵ موسیٰ کیا کہہ رہے ہیں تو اس سے رب العالمین کی حقیقت پوچھتا ہوں اسکے جواب میں وہی کہتا ہے جو پہلے کہہ چکا تھا کہ وہ سارے جہان کا مالک ہے صرف پہلے ذرا گول کہا تھا اب ہمکو کھول کر کہتا ہے ۱۲ ف۶ اژدہا یہ نہیں کہ نظر بندی اور شعبدہ بازی ہے جیسے جادوگر شعبدہ باز لوگ کرتے ہیں کہتے ہیں وہ لاٹھی اتنا بڑا اژدہا ہوگئی کہ آسمان تک اسکا منہ معلوم ہوتا تھا اور فرعون کی طرف چلی اسکی ہوش اڑ گئی موسیٰ کو قسمیں دینے لگا اس کو پکڑو پھر موسیٰ نے پکڑ لیا پھر لاٹھی کی لاٹھی ۱۲ باقی در ضمیمہ

لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ
الْغٰلِبِيْنَ ۝ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا
لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى اَلْقُوْا
مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝ فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ
وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا
لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ
فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ۝ فَاُلْقِيَ
السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۝ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ۝ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝
قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ
اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ
فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ
وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ
اَجْمَعِيْنَ ۝ قَالُوْا لَا ضَيْرَ اِنَّآ اِلٰى
رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا
رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝
وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ
اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۝ فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ
فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۝ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ
لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ۝ وَاِنَّهُمْ لَنَا
لَغَآئِظُوْنَ ۝ وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ۝
فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝
وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝ كَذٰلِكَ
وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ فَاَتْبَعُوْهُمْ

فرعون سے کہنے لگے (اگر) ہم غالب ہوئے تو کیا ہم کو کچھ انعام بھی ملیگا (کچھ سرکار سے انعام بھی ملیگا یا نہیں) فرعون نے کہا ہاں ضرور اور تم ورر ہے تو بادشاہ کے) مقرب بھی بنجاؤگے ف۱ موسےٰ نے جادوگروں سے کہا جو کچھ تم کو ڈالنا ہو وہ ڈالدو ف۲ پھر انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں اور کہنے لگے فرعون کی عزت کی قسم بیشک ضرور ہم ہی ور رہیں گے ف۳ پھر موسیٰ نے اپنی لاٹھی ڈالی تو وہ ایک ہی ایکا جادوگروں نے جو سوانگ بنایا تھا اس کو نگلنے لگی ف۴ جادوگر یہ دیکھکر سجدہ میں گر پڑے ف۵ کہنے لگے ہم تو سارے جہان کے مالک پر ایمان لائے جو موسیٰ اور ہارون کا خدا ہے ف۶ فرعون نے کہا یہ تم نے کیا کیا) تم میرے اذن دینے سے پہلے ہی موسیٰ پر ایمان لے آئے ہو نہ ہو (بات یہ ہے) کہ موسےٰ تم سب کا بڑا ہے اسی نے تم سب کو جادو سکھلایا ہے ف۷ خیر تم کو اب آگے چلکر معلوم ہوگا (تمہارا نتیجہ کیا ہوتا ہے) میں تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے سیدھے کاٹوں گا اور تم سب کو سولی دونگا وہ کہنے لگے پھر (ہمارا) کیا بگڑیگا آخر ہم کو (ایک دن) اپنے مالک کے پاس لوٹ جانا ہے ف۸ ہم کو تو امید ہے کہ ہمارا مالک گناہ بخشدیگا کیونکہ ہم (سب سے) پہلے ایمان لائے ف۹ اور ہم نے (ایک مدت کے بعد جب فرعون نے کسی طرح نہ مانا) موسیٰ کو حکم دیا میرے بندوں کو لیکر راتوں رات (مصر سے) نکل جا کیونکہ (دشمن) تمہارا پیچھا کرینگے ف۱۰ ف۱۱ تو فرعون نے (فوج جمع کرنیکے لیے) شہروں میں نقیب بھیجے (اور کہا) یہ بنی اسرائیل تھوڑی سی جماعت ہیں اور انہوں نے ہم کو غصہ دلایا ہے ف۱۲ اور ہم سب (کیل کانٹے سے مستعد ہیں ف۱۳ آخر ہمنے انکو (مصر کے) باغوں اور چشموں سے اور خزانوں سے اور عزت کے محلوں سے نکالا ف۱۴ اس طرح ہمنے ان کو نکالا اور یہ سب چیزیں بنی اسرائیل کو دلائیں ف۱۵ تو (ہوا یہ کہ) فرعون کے لوگوں نے سورج نکلتے بنی اسرائیل

ف۱ یعنی انعام تو ضرور ہی ملیگا اسکے سوا ایک بڑا درجہ بھی حاصل ہوگا کہ بادشاہ کے مصاحب ہو جاؤگے ۱۲ ف۲ پہلے جادوگروں نے حضرت موسیٰ سے کہا تم پہلے ڈالتے ہو یا ہم ڈالیں اسکے جواب میں حضرت موسیٰ نے یہ کہا اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ حضرت موسیٰ نے انکو جادو کرنیکا حکم دیا کیونکہ جادو کرنا گناہ ہے اور پیغمبر گناہ کا حکم نہیں دے سکتے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اگر تم کسی طرح نہیں مانتے اور مقابلہ کرنا ہی چاہتے ہو تو تم جانو تمہارا کام اپنے دل کی ہوس نکال لو ۱۲ ف۳ انہوں نے قسم کھائی کہ ہم ہی جیتیں گے کیونکہ وہ سمجھتے تھے ایک جادوگر نے بہت سے جادوگروں پر وہ بھی ہے فن کے استاد کیونکر غالب ہو سکتا ہے چونکہ حضرت موسیٰ نے ایک لکڑی کو اژدہا بنا کر دکھایا تھا انہوں نے صدہا لاٹھیاں اور رسیاں اسکے مقابلہ کے لیے ڈالیں جو دیکھنے والوں کو سانپ معلوم ہوتی تھیں ۱۲ ف۴ تمام رسیاں اور لاٹھیاں اسکے پیٹ میں جانے لگیں اور غائب دم بھر میں میدان صاف جادوگر حیرت میں رہ گئے انکو یقین ہوگیا کہ یہ جادو نہیں جادوگر کے باپ سے بھی کوئی شے غائب نہیں ہو سکتی یہ اللہ عز وجل ہی کا کام ہے ۱۲ ف۵ انکو معلوم ہوگیا کہ موسیٰ کا کام جادو نہیں ہے بلکہ فعل خداوندی ہے خدا کے مقابلہ میں بندہ کیا کر سکتا ہے انکے دل پر ایسا اثر ہوا کہ بے اختیار سجدہ میں گر پڑے ۱۲ ف۶ یا ان سے کہا کہ فرعون بھی یا تینے نہیں خدا کا سا ناسمجھ ہے اور تم سب استاد اور شاگردوں نے سازش کر کے یہ جال پھیلایا کہ لوگوں کے دکھلانے کے لیے استاد سے ہار گئے تاکہ سب لوگ استاد کے معتقد بن جائیں اور میری بادشاہت چھین لو ف۸ ایک دن ضرور مرنا ہے تو اگر ظلم سے ہم کو مارے گا تو اور ہمارا فائدہ ہے شہادت کا درجہ ملیگا صبر کا ثواب لوٹینگے ۱۲ ف۹ اس [illegible] اور بہت لوگ ایمان لائے کہتے ہیں چھ لاکھ ستر ہزار آدمی اسی دن ایمان لائے ۱۲ ف۱۰ تو تم پہلے سے نکل جاؤ دشمن تم کو اس وقت پائیں جب تم [illegible] (باقی برصفحہ ا)

مُشْرِقِيْنَ ۝ فَلَمَّا تَرَاۤءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰۤى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ۝ قَالَ كَلَّا اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ۝ فَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ۝ وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ۝ وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ۝ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۝ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖۤ اِنِّيْۤ اٰنَسْتُ نَارًا ۝ سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝ فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ۝ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ يٰمُوْسٰۤى اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَاَلْقِ عَصَاكَ ۝ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۝ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۝ اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ	کو جا ملا یا جب دونوں جتھے اتنے نزدیک ہوئے کہ) ایک دوسرے کو دکھائی دینے لگے اس وقت موسیٰ کے ساتھی کہنے لگے اب تو ہم پکڑے گئے واقعی (موسیٰ) نے کہا واہ یہ نہیں ہو سکتا میرا مالک میرے ساتھ ہے وہ ضرور کوئی .. صورت مجھ کو بتلائے گا اسی وقت ہم نے موسیٰ کو وحی بھیجی کہ اپنی لاٹھی سمندر پر مار (موسیٰ نے ماری مارتے ہی) وہ پھٹ گیا اور (پانی کا) ہر ٹکڑا ایک بڑے پہاڑ کی طرح بن گیا اور وہاں ہم دوسروں کو بھی (یعنی فرعون اور اسکی قوم والوں کو) نزدیک لے آئے اور ہم نے موسیٰ اور اسکے ساتھیوں کو تو بچا دیا پھر دوسرے لوگوں (یعنی فرعون اور اسکے لشکر) کو ڈبو دیا اس واقعہ میں (خدا کی قدرت کی) نشانی ہے اور فرعون والے اکثر ایمان دار نہ تھے اور (اے پیغمبر) تیرا مالک بیشک زبردست رحم والا ہے (وہ وقت یاد کر) جب موسیٰ نے (سفر میں ٹھنڈی رات میں) اپنی بی بی سے کہا مجھ کو (دور سے کچھ) آگ سی معلوم ہوتی ہے میں جاتا ہوں وہاں سے اب (رستے کی) کچھ خبر لاتا ہوں (رستہ بھول گئے تھے اندھیری رات) یا (اگر رستے کا پتہ نہ لگے) تو خیر میں ایک انگار سلگا کر تاپنے کے لئے تمہارے پاس لاتا ہوں جب اس آگ کے پاس پہنچا تو اسکو آواز آئی مبارک ہے وہ جو آگ میں ہے اور جو اسکے گرد ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے جو سارے جہان کا مالک ہے اے موسیٰ (یہ آگ نہیں ہے) میں اللہ ہوں زبردست حکمت والا اور اپنی لاٹھی (نیچے) ڈالدے (موسیٰ نے لاٹھی ڈالدی) جب دیکھا کہ وہ سانپ کی طرح پھلپھلا رہی ہے (ہل رہی ہے) تو پیٹھ موڑ کر بھاگا اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) موسیٰ ڈر نہیں میرے پاس رہ کر پیغمبر نہیں ڈرا کرتے مگر جس پیغمبر نے کوئی قصور کیا (یعنی صغیرہ گناہ کیا) پھر برائی کے بعد بدل کر بھلائی کی تو میں بخشنے والا مہربان ہوں اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان کے اندر لے جا (پھر نکال) وہ سفید نورانی ہو کر بے روگ نکلے گا نو نشانیوں میں (سے ہیں) جو تجھ کو	۱ النمل	۱۹

... نہیں سکتے ہو ف کہتے ہیں جب موسیٰ بنی اسرائیل کو لیکر نکلے تو راہ بھول گئے بنی اسرائیل نے کہا اسکا سبب یہ ہے کہ حضرت یوسف مرتے وقت ہمارے باپ ... [illegible] ... حضرت موسیٰ نے ایک بڑھیا کو بتانے ... تابوت پایا اور اپنے ساتھ لیا اسکی برکت ... بنی اسرائیل کے بارہ خاندان تھے ہر خاندان کے لئے ایک رستہ ... [illegible]

سُوْٓءٍ فِیْ تِسْعِ اٰیٰتٍ اِلٰی فِرْعَوْنَ
وَقَوْمِهٖ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ
فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰیٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا
هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ وَجَحَدُوْا
بِهَا وَاسْتَیْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا
وَّعُلُوًّا فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُفْسِدِیْنَ ۝

ڈیگر فرعون اور اسکی قوم کی طرف بھیجا جاتا ہے) کیونکہ وہ نافرمان
لوگ ہیں پھر جب انکے پاس ہماری صاف صاف نشانیاں آئیں تو
کہنے لگے یہ تو کھلا جادو ہے اور انکے دلوں میں تو ان نشانیوں کا
یقین آ گیا (کہ وہ حق ہیں خداوند تعالیٰ کی طرف سے ہیں) پر
(زبان سے) ہیکڑی اور شیخی کے مارے انکار کرتے رہے پھر (اے
پیغمبر) ... دیکھ لے ان فسادیوں کا انجام کیسا
(خراب) ہوا

٢٠ القصص

نَتْلُوْا عَلَیْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰی وَفِرْعَوْنَ
بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ اِنَّ فِرْعَوْنَ
عَلَا فِی الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا
شِیَعًا یَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ
یُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَیَسْتَحْیٖ نِسَآءَهُمْ
اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ وَنُرِیْدُ
اَنْ نَّمُنَّ عَلَی الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا
فِی الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّ
نَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِیْنَ ۝ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ
فِی الْاَرْضِ وَنُرِیَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ
وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَحْذَرُوْنَ
وَاَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اُمِّ مُوْسٰٓی اَنْ اَرْضِعِیْهِ
فَاِذَا خِفْتِ عَلَیْهِ فَاَلْقِیْهِ فِی الْیَمِّ
وَلَا تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنِیْ اِنَّا رَآدُّوْهُ
اِلَیْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ
فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِیَكُوْنَ لَهُمْ
عَدُوًّا وَّحَزَنًا اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ

(اے پیغمبر) ہم ایماندار لوگوں کے (فائدہ کے) لیے تجھ کو موسیٰ اور فرعون کا
سچا قصہ سناتے ہیں فرعون جو مصر کا بادشاہ تھا ملک میں بڑھ
چڑھ رہا تھا (بڑا مغرور ہو گیا تھا) اُسنے وہاں کے لوگوں کے (الگ الگ)
حصے کر دئے تھے اُن میں سے ایک حصے (بنی اسرائیل) کو کمزور سمجھ کر
(یہ ظلم اُنپر توڑتا کہ) اُنکے بیٹوں کو کاٹ ڈالتا اور بیٹیوں کو زندہ
چھوڑ دیتا بیشک وہ (بڑا) فسادی تھا فرعون کا تو یہ خیال تھا
اور ہم یہ چاہتے تھے کہ جو لوگ ملک میں کمزور ہیں (بنی اسرائیل)
اُنپر احسان کریں اور انکو سردار بنائیں اور اُنہی کو (بادشاہت کا)
وارث ٹھیرائیں اور اُنہی کو ملک میں جمائیں اور فرعون اور اسکے
(وزیر) ہامان اور انکی فوجوں کو بنی اسرائیل کے ہاتھوں سے وہ بات
دکھلائیں جسکا انکو ڈر تھا اور ہمنے موسیٰ کی ماں (یوخاند) کو وحی
بھیجی تو اسکو دودھ پلاتی رہ پھر جب تجھ کو اسکا ڈر پیدا ہو کہ
فرعون کو خبر ہو جائیگی) تو (ایک صندوق میں بند کر کے) اسکو دریا
(نیل میں) ڈالدے اور ڈر نہیں نہ رنج کر ہم (عنقریب) اسکو تیرے پاس
لے آئینگے اور اسکو پیغمبر بنائینگے (موسیٰ کی ماں نے اُن کو صندوق
میں رکھ کر دریا میں ڈالدیا) تو فرعون کے گھر والوں نے اسکو
اٹھا لیا (ان کو خبر نہ تھی) کہ وہ (آگے چل کر)

ف میرے حکم سے منحرف ہو گئے ہیں ۱۲ ف یعنے فرعون اور اسکی قوم کے ۱۲ ف سب کے سب ڈوب کر مر گئے نام و نشان نہ رہا انکا مال اور اسباب گھر بار اُن لوگوں کو ملا جنکو غلام بنا کر رکھا تھا یعنے بنی اسرائیل ۱۲ ف اُس سے کسی نجومی نے کہدیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو تیری بادشاہت چھین لیگا اُسنے یہ حکم دیا کہ بنی اسرائیل کے یہاں جو لڑکا پیدا ہو وہ مار ڈالا جائے لڑکی پیدا ہو تو چھوڑ دی جائے مردود کو اتنی عقل نہ آئی کہ نجومی یا سچا ہے یا جھوٹا اگر سچا ہے تو ضرور یہ لڑکا بڑا ہوگا اور اسکا ملک چھین لیگا اگر جھوٹا ہے تو اتنے آدمیوں کا ناحق خون لینا کیا فائدہ ۱۲ ف تمام دنیا داراسی بلا میں مبتلا ہیں ہزار طرح کے منصوبے باندھتے ہیں لیکن یہ نہیں جانتے کہ کچھ کیے سے کیا ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ چاہے وہی ہوگا حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عادت یہ ہے کہ ایک قوم کو چڑھاتا ہے دوسری قوم کو اُتارتا ہے اس وقت فرعون کے لوگ یعنے قبطی بہت چڑھے ہوئے تھے بنی اسرائیل انکے ہاتھوں میں غلام لونڈی خدمتگاروں کی طرح پیسے ہوئے تھے قبطیوں کو کبھی گمان بھی نہ تھا کہ ایسے ذلیل مزدوری پیشہ لوگ اُن پر غالب ہو جائینگے یا اُنکی سلطنت چھین لینگے لیکن اللہ تعالیٰ نے کس طرح اپنا ارادہ پورا کیا ۱۲ ف وہ بھی ڈرتے تھے کہیں نجومی کا کہنا سچ نہ نکلے اور بنی اسرائیل ہمارے مال کے وارث نہ ہو جائیں اللہ تعالیٰ نے ڈوبتے وقت انکو یہ آنکھوں سے دکھلا دیا اُنہوں نے دیکھ لیا بنی اسرائیل تو سب بچ گئے اور ہم مرتے ہیں اب ہمارا سارا کارخانہ انہی کا ہے ... ڈالدیا یا اُن کو خواب پڑا یا کسی فرشتے کے ذریعہ سے کہلا بھیجا ۱۲ ف چار مہینے یا تین مہینے یا آٹھ مہینے تک ۱۲ ف نو نشانیوں کا بیان اوپر ہو چکا ہے بعضوں نے اسکا ترجمہ یوں کیا ہے کہ یہ دو نشان اور نو نشانیوں کے ساتھ تجھ کو دیکر فرعون اور اسکی قوم کی طرف بھیجا جاتا ہے تو سب گیارہ ہوئیں ۱۲

وَجُنُودَهُمَا كَانُوا خَاطِئِينَ ۝ وَقَالَتِ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّي وَلَكَ ۖ لَا تَقْتُلُوهُ عَسَىٰ أَن يَنفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ وَأَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوسَىٰ فَارِغًا ۖ إِن كَادَتْ لَتُبْدِي بِهِ لَوْلَا أَن رَّبَطْنَا عَلَىٰ قَلْبِهَا لِتَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَقَالَتْ لِأُخْتِهِ قُصِّيهِ ۖ فَبَصُرَتْ بِهِ عَن جُنُبٍ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِن قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ ۝ فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَاسْتَوَىٰ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينِ غَفْلَةٍ مِّنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هَٰذَا مِن شِيعَتِهِ وَهَٰذَا مِنْ عَدُوِّهِ ۖ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِن شِيعَتِهِ

انکا دشمن اور رنج دینے والا ہوگا کیونکہ فرعون اور ہامان اور انکے پیادے (لشکر والے) قصوروار تھے اور فرعون کی جورو (آسیہ بنت مزاحم) اپنے خاوند سے کہنے لگی یہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے (پیارا بچہ ہے) اسکو قتل نہ کرو شاید بڑا ہو کر ہمارے کام آئے (ہمارے لئے مبارک ہو) یا ہم اسکو بیٹا بنالیں اور ان لوگوں کو انجام کی خبر نہ تھی اور موسیٰ کی ماں کا دل صبر سے خالی ہو گیا وہ تو قریب تھی موسیٰ کا حال کھولدے (کہ وہ میرا بیٹا ہے) اگر ہم نے اسکا ایمان قائم رکھنے کے لئے اُسکے دل پر گرہ نہ باندھ دی ہوتی اور (صندوق کو دریا میں ڈالتے وقت) موسیٰ کی ماں نے موسیٰ کی بہن (مریم) سے کہا اسکے پیچھے پیچھے جا (دیکھ وہ بہکر کہاں جاتا ہے) وہ اجنبی (کوری) بنکر اسکو دیکھتی رہی اور فرعون کے لوگوں کو یہ خبر نہ تھی اور ہم نے تو پہلے یہ تدبیر کر رکھی تھی کہ موسیٰ پر (سوا اپنی ماں کے) دوسری دودھ گویا حرام کر دئے تھے موسیٰ کی بہن (یہ حال دیکھکر) کہنے لگی میں تم کو ایک گھر والے بتاؤں جو اس بچہ کو (اچھی طرح) تمہارے لئے پالینگے اور وہ بچے کی بھلائی چاہینگے پھر ہم نے موسیٰ کو اُسکی ماں کے پاس پہنچا دیا اسلئے کہ اُسکی آنکھ (اپنے بیٹے کو دیکھکر) ٹھنڈی ہو اور اسکو اپنے بچے کی جدائی کا رنج نہ رہے اور وہ سمجھے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے مگر (دنیا میں) اکثر لوگ یہ نہیں جانتے اور جب موسیٰ اپنی جوانی پر آیا اور ہوش سنبھالا (چالیس برس کا ہوا) تو ہم نے اُس کو حکمت اور سمجھ عنایت فرمائی اور نیکوں کو ہم (اُن کی نیکی کا) ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اور (ایسا ہوا کہ (ایک دن) موسیٰ جب شہر والے بے خبر تھے شہر میں گیا دیکھا تو وہاں دو آدمی لڑ رہے ہیں ایک تو اُس کی قوم (بنی اسرائیل) کا تھا اور دوسرا اُس کے دشمن (گروہ) میں کا (قبطی) پھر جو موسیٰ کا ہم قوم تھا اُس نے

ف اور حضرت موسیٰ انکے قصوروں کی سزا تھی انہی کے ہاتھوں وہ تباہ ہوئے ۱۲ ف کہ یہی لڑکا ہماری تباہی کا سبب ہوگا ۱۲ ف بیٹے کی جدائی میں ایسی بےقرار ہوئیں کہ موسیٰ کے سوا اور کسی چیز کا خیال نہ رہا ۱۲ ف یعنے اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ اُنسے فرمایا تھا کہ میں موسیٰ کو بچا لونگا اس وعدے پر وہ یقین کئے بیٹھی رہیں اور اللہ نے انکا دل اس یقین اور ایمان پر مضبوط رکھا اور نہ وہ موسیٰ کی جدائی میں ایسی ہوش باختہ ہوگئیں تھیں کہ سارا حال کھولدینے کے قریب تھیں ابن عباسؓ نے کہا ہائے بیٹا ہائے بیٹا کہہ رہی تھیں ۱۲ ف کہ اس صندوق کے ساتھ بچے کی بہن بھی آرہی ہے ۱۲ ف جب موسیٰ صندوق میں سے نکالے گئے اور فرعون نے انکا پالنا چاہا تو انا کی تلاش ہونے لگی ۱۲ ف جو انا آتی موسیٰ اُسکی چھاتی منہ میں نہ لیتے اور روتے ۱۲ ف کہتے ہیں فرعون کے لوگوں نے پوچھا وہ کون گھر والے ہیں موسیٰ کی بہن نے کہا میری ماں ہے انہوں نے کہا اسکو دودھ کہاں سے آیا وہ بولی میرے بھائی ہارون کا دودھ ہے وہ موسیٰ سے ایک سال پہلے پیدا ہوگئے تھے اور اس سال بچوں کے مارنے کا حکم فرعون نے نہیں دیا تھا آخر موسیٰ کی ماں آئیں انہوں نے جوں ہی چھاتی منہ میں دی موسیٰ خوشی سے پینے لگے فرعون کی بی بی بہت خوش ہوئی اور ایک اشرفی روزانہ موسیٰ کی ماں کو ملنے لگی ۱۲ ف جو تو نے فرمایا تھا ہم موسیٰ کو تیرے پاس لے آئینگے ۱۲ ف اور ذرا سا بچہ بچ گیا تو یہ ایمان ہو جائے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کے وعدے پر یقین ہمیشہ رہتا حالانکہ اُسکا وعدہ خلاف ہو یہ نہیں ہو سکتا ضرور ایک نہ ایک دن پورا ہوگا آدمی کو صبر اور تحمل لازم ہے ۱۲ ف اشارہ ہے کہ تیس برس تک جوانی ہے ۱۲ ف اُن کو دنیا اور آخرت میں سرفراز کرتے ہیں کہتے ہیں اکثر پیغمبر چالیس برس سے کم عمر میں پیغمبر نہیں ہوئے ۱۲ ف دوپہر کے وقت یا رات کو یا عید کے دن جب وہ کھیل کود میں مشغول تھے ۱۲

اُس شخص کے مقابلے پر جو موسیٰ کا دشمن تھا غرض موسیٰ سمجھے مدد چاہی
موسیٰ نے اُس قبطی کو ایک مکا (گھونسہ) لگایا اور اس کا کام
تمام کر دیا کہنے لگا یہ تو شیطانی حرکت ہوئی بیشک شیطان آدمی
کا کھلم کھلا بہکانے والا دشمن ہے موسیٰ نے دعا کی مالک میرے میں نے
اپنی جان پر ستم کیا تو میرا قصور معاف کر دے پھر مالک نے اُسکا قصور
معاف کر دیا بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے موسیٰ نے عرض کیا
مالک میرے تو نے جو مجھ پر احسان کیا کہ میرا قصور بخش دیا تو آئندہ
میں کبھی مجرموں کی مدد نہ کروں گا صبح کو ڈرتے ڈرتے انتظار کی
حالت میں شہر میں گیا دیکھا تو وہی شخص جس نے کل موسیٰ
سے مدد مانگی تھی (پھر) اُسکی دہائی دے رہا ہے موسیٰ نے کہا تو
کھلا بدمعاش ہے جب موسیٰ نے اُس پر ہاتھ ڈالنا چاہا جو اُن
دونوں کا دشمن تھا (یعنے اس دوسرے قبطی پر) تو بنی اسرائیل
کا شخص کہنے لگا موسیٰ کیا تو نے کل جیسے ایک شخص کو مار ڈالا
مجھ کو بھی چاہتا ہے مار ڈالے (معلوم ہوتا ہے) بس تو یہی چاہتا
ہے کہ ملک بھر میں زور زبردستی (مار دھاڑ) کرتا پھرے اور تو
بھلا آدمی بنکر رہنا نہیں چاہتا اور ایک شخص شہر کے پرے
سرے سے دوڑتا آیا اور موسیٰ سے کہنے لگا دربار والے تیرے
مار ڈالنے کا مشورہ کر رہے ہیں تو (خدا کے واسطے) شہر سے نکل جا
میں تیرا بھلا چاہتا ہوں یہ سنتے ہی موسیٰ شہر سے نکل
بھاگا (قدم قدم پر) سوچتا ہوا دعا کرنے لگا مالک میرے مجھ کو
ان ظالم لوگوں سے بچا دے اور جب موسیٰ نے مدین کا رخ کیا
تو کہنے لگا مجھ کو امید ہے کہ میرا مالک مجھ کو سیدھا رستہ
دکھلائیگا (اور میں امن کے ساتھ مدین پہونچ جاؤں گا) اور
جب موسیٰ مدین کے کنوئیں پر پہنچا وہاں لوگوں

عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ فَوَكَزَهُ مُوسَىٰ
فَقَضَىٰ عَلَيْهِ قَالَ هَٰذَا مِنْ عَمَلِ
الشَّيْطَانِ إِنَّهُ عَدُوٌّ مُضِلٌّ مُبِينٌ ۝
قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي
فَغَفَرَ لَهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ
قَالَ رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ
أَكُونَ ظَهِيرًا لِلْمُجْرِمِينَ فَأَصْبَحَ
فِي الْمَدِينَةِ خَائِفًا يَتَرَقَّبُ فَإِذَا
الَّذِي اسْتَنْصَرَهُ بِالْأَمْسِ يَسْتَصْرِخُهُ
قَالَ لَهُ مُوسَىٰ إِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُبِينٌ
فَلَمَّا أَنْ أَرَادَ أَنْ يَبْطِشَ بِالَّذِي
هُوَ عَدُوٌّ لَهُمَا قَالَ يَا مُوسَىٰ أَتُرِيدُ
أَنْ تَقْتُلَنِي كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا
بِالْأَمْسِ إِنْ تُرِيدُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ
جَبَّارًا فِي الْأَرْضِ وَمَا تُرِيدُ أَنْ
تَكُونَ مِنَ الْمُصْلِحِينَ وَجَاءَ رَجُلٌ
مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَسْعَىٰ قَالَ يَا مُوسَىٰ
إِنَّ الْمَلَأَ يَأْتَمِرُونَ بِكَ لِيَقْتُلُوكَ
فَاخْرُجْ إِنِّي لَكَ مِنَ النَّاصِحِينَ ۝
فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ قَالَ
رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝
وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ
عَسَىٰ رَبِّي أَنْ يَهْدِيَنِي سَوَاءَ
السَّبِيلِ ۝ وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ

ف وہ قبطی فرعون کا باورچی تھا اُسکا نام فاتون یا فلیتون تھا وہ بنی اسرائیل کے ایک شخص کو زبردستی بیگار کے طور پر لکڑیاں کا گٹھا لے چلنے کے لئے مجبور کر رہا تھا موسیٰ نے اُسکو دیکھ کر اُسنے مدد چاہی ۱۲ ف حضرت موسیٰ نہایت طاقتور تھے انہوں نے قتل کی نیت سے نہیں بلکہ ظالم کو ظلم سے باز رکھنے کے لئے ایک گھونسا لگایا اتفاق سے وہ مر گیا یہ کوئی گناہ نہ تھا مگر اُسپر بھی نادم ہوئے ۱۲ ف یعنے مجھ سے نادانستہ ایک خون ہو گیا ۱۲ ف گو عوام کے حق میں یہ کوئی قصور نہ تھا مگر پیغمبروں کی شان بڑی ہے اُنکے شان کے لحاظ سے یہ احتیاطی بھی ایک گناہ قرار پائی ۱۲ ف ہر چند بنی اسرائیل کا وہ شخص جسکی موسیٰ نے مدد کی تھی مجرم نہ تھا بلکہ مظلوم تھا مگر اُس کی مدد کی وجہ سے ایک جرم یعنے قتل سرزد ہوا اسلئے گویا وہ مجرم ہوا اپنے جرم کا سبب بنا ابن عباس نے کہا حضرت موسیٰ کو انشاء اللہ کہنا تھا انہوں نے نہیں کہا اسلئے دوسرے دن پھر اسی بلا میں پھنسے ۱۲ ف غرض رات تو جاگتے یوں گذری دوسرے دن صبح کو ۱۲ ف دیکھئے کیا ہوتا ہے کہاں پکڑا جاتا ہوں ۱۲ ف اب ایک اور قبطی سے لڑ رہا ہے اور موسیٰ کی مدد چاہتا ہے ۱۲ ف ہر روز ایک سے لڑتا ہے اور میرے ہاتھ سے خون کرانا چاہتا ہے ۱۲ ف یعنے موسیٰ کا اور بنی اسرائیل کے اُس شخص کا ۱۲ ف ہوا یہ کہ حضرت موسیٰ چلے تو بنی اسرائیل کے شخص پر بگڑے ہوئے اور کہا تو بڑا بدمعاش ہے پھر دوسرے قبطی پر جو ظلم کر رہا تھا ہاتھ ڈالنا چاہا لیکن بنی اسرائیل کا شخص سمجھا کہ موسیٰ مجھ کو مارنا چاہتے ہیں اور اُسنے کل کا راز کھول دیا اُسوقت تک سوائے موسیٰ اور اس بنی اسرائیل کے شخص کے اور کسی کو شہر میں معلوم نہ تھا کہ اس قبطی کا قاتل کون ہے اور قاتل کی تلاش ہو رہی تھی جب اُس دوسرے قبطی نے بنی اسرائیل کے شخص سے یہ حال سنا تو وہ جھگڑا چھوڑ کر ایک دم بھاگ گیا اور فرعون کو جا کر خبر کی کہ اُس قبطی کو موسیٰ نے قتل کیا ہے وہاں سے موسیٰ کی گرفتاری کا حکم صادر ہوا ۱۲ ف موسیٰ اپنے راز کھل جانے سے فکر میں ہو گئے اتنے میں ایک شخص آیا ۱۲ ف جس کا نام حزقیل تھا یا شمعون یا طالوت یا سمعان وہ ایماندار تھا ۱۲ باقی در ضمیمہ

وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ
وَوَجَدَ مِن دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ
قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّىٰ
يُصْدِرَ الرِّعَاءُ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ
فَسَقَىٰ لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّىٰ إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ
رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ
فَجَاءَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَى
اسْتِحْيَاءٍ قَالَتْ إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ
لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا فَلَمَّا
جَاءَهُ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا
تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ
قَالَتْ إِحْدَاهُمَا يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ
إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ
قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى
ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلَىٰ أَن تَأْجُرَنِي
ثَمَانِيَ حِجَجٍ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْرًا
فَمِنْ عِندِكَ وَمَا أُرِيدُ أَنْ
أَشُقَّ عَلَيْكَ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ
اللَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ قَالَ ذَٰلِكَ بَيْنِي
وَبَيْنَكَ أَيَّمَا الْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ
فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ وَاللَّهُ عَلَىٰ مَا
نَقُولُ وَكِيلٌ فَلَمَّا قَضَىٰ مُوسَى الْأَجَلَ
وَسَارَ بِأَهْلِهِ آنَسَ مِن جَانِبِ الطُّورِ
نَارًا قَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ

کی ایک بھیڑ دیکھی جو اپنے جانوروں کو) پانی پلا رہی ہیں اور دو
عورتوں کو دیکھا جو لوگوں سے الگ ف۱ روک رہی ہیں ف۲ موسیٰ نے (اُن
عورتوں سے) کہا تم کیا کر رہی ہو (پانی کیوں نہیں پلاتیں) وہ کہنے
لگیں ف۳ ہم اسوقت تک پانی نہیں پلاتیں جبتک سب چرواہے پانی
پلا کر لوٹ نہ جائیں ف۴ اور ہمارا باپ بوڑھا پھونس ہے ف۵ موسیٰ نے ف۶ اُنکے
جانوروں کو پانی پلایا ف۷ پھر ایک طرف (درخت کے) سایہ میں ہٹ
گیا ف۸ اور دعا کرنے لگا الٰہی (اسوقت) جو کوئی نعمت تو مجھ پر اُتارے
میں اُسکا محتاج ہوں ف۹ (کیا دیکھتے ہیں) اُن دو عورتوں میں سے
ایک ف۱۰ شرماتی چلی آرہی ہے اُسنے (موسیٰ سے) کہا میرے باپ نے تجھ کو
بلایا ہے تو نے جو ہماری (بکریوں) کو (ہم پر رحم کر کے) پانی پلایا
اُسکی مزدوری دینے کو جب موسیٰ اُسکے پاس پہنچا اور سارا قصہ اُسکو
کہہ سنایا تو وہ بولا اب کچھ ڈر نہیں (یہاں فرعون کی حکومت نہیں)
تو ظالم لوگوں سے بچ گیا اُن دونوں عورتوں میں سے ایک کہنے لگی (جو
موسیٰ کو لیکر آئی تھی) باوا اُسکو نوکر رکھ لے بہتر نوکر جو تو رکھنا
چاہے وہی ہے جو زوردار امانتدار ہو ف۱۱ شعیب نے کہا (اے موسیٰ) میں
یہ چاہتا ہوں کہ اِن دونو میری بیٹیوں میں سے ایک کو تجھ سے اس
(مہر) پر بیاہ دوں کہ تو آٹھ برس تک میری خدمت کرے پھر اگر تو
دس برس پورے کر دے تو یہ تیرا احسان ہے (کچھ میرا زور نہیں) اور میں
تجھکو تکلیف دینا نہیں چاہتا ف۱۲ انشاء اللہ تعالیٰ تو دیکھیگا میں کیسا بھلا
آدمی ہوں موسیٰ نے کہا اچھا یہی میرا تیرا اقرار ہے اِن دونو مدتوں سے
جو میں پوری کر دوں تو مجھ پر کچھ زیادتی نہیں ہو سکتی ف۱۳ اور جو ہم کہہ
رہے ہیں اللہ اسکا گواہ ہے (کوئی اپنے قول سے پھرنے نہیں) پھر جب
موسیٰ نے (خدمت کی) مدت پوری کر دی (دس برس گذر گئے) اور اپنی
بی بی (صفورا) کو لیکر (مصر کی طرف) چلا ف۱۴ تو طور (پہاڑ) کی

ف۱ یا ایک نعیب میں اپنی بکریوں کو ۱۲ ف۲ ایسا نہ ہو وہ پانی پینے کے لئے گھس جائیں یا لوگوں کی بکریوں میں مل جائیں ۱۲ ف۳ ہم بیچاری عورتیں ہیں ڈول کھینچنے کی طاقت نہیں ۱۲ ف۴
اور ہجوم چھٹ نہ جائے اُسوقت بچا بچایا پانی اپنی بکریوں کو پلا لیتی ہیں ۱۲ ف۵ اُس میں یہ طاقت نہیں کہ وہ بکریوں کے ساتھ آئے اور ڈول نکالے پانی پلائے۔ یہ دونوں بیبیاں
حضرت شعیب پیغمبر کی صاحبزادیاں تھیں اور عرب میں اسکا رواج ہے کہ عورتیں جانوروں کو چرانے کے لئے باہر نکلتی ہیں یہ کوئی عیب نہیں ۱۲ ف۶ اُن بیچاری عورتوں پر رحم آیا
باوجودیکہ کئی دن کے بھوکے تھے ۱۲ ف۷ وہ ڈول جسکو دس آدمی ملکر کھینچتے تھے اکیلے کھینچ کر پانی نکالا ۱۲ ف۸ ببول کا درخت تھا یا موز کا ۱۲ ف۹ حضرت موسیٰ یا تو فرعون بادشاہ
کے پاس رہتے تھے وہاں طرح طرح کے کھانے کھاتے تھے ہر شے موجود تھی یا اس طرح یکہ و تنہا بے یار بے انیس جنگل کھانے کو کچھ ساتھ نہ تھا بھوک کی شدت سے پیٹ پیٹھ سے لگ گیا تھا جب
بالکل صبر نہ ہو سکا تو اُسوقت دعا کی وہ بھی کیسے ادب و لحاظ کے ساتھ سبحان اللہ پروردگار کی عجب شان ہے جو بندے محبوب ہوتے ہیں اُنہی پر طرح طرح کی آفتیں اور مصیبتیں
اُتارتا ہے اور اُن کو تمنا ہے اور اُنسے دعا کراتا ہے پھر خود ہی قبول کرتا ہے دعا کئے کچھ دیر نہ گذری تھی کہ مدد آ پہنچی ۱۲ ف۱۰ صفورا یا اُن کی چھوٹی بہن صفرا یا لیا ۱۲ ف۱۱ اور
یہ صفتیں اُس شخص میں موجود ہیں زور تو ایسا ہے کہ دس آدمی جس کام کو نہ کر سکیں اُسنے اکیلے کر لیا امانتداری اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ جوان عورت پر اپنی نظر نہ ڈالی اور اُسکی دل
اُسنے کہا میرے پیچھے ہو ۱۲ ف۱۲ کہ خواہ مخواہ دس سال پوری کرے یا سخت محنت کا کام بتلاؤں ۱۲ ف۱۳ تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ابھی اور خدمت کرو میری خوشی کی بات ہے آٹھ برس کے
بعد اور دو برس خدمت کروں آٹھ برس خدمت ہو اپنی بی بی کو لیکر جلد دوں کہتے ہیں جب عہد ہو چکا تو حضرت شعیب نے اپنی ایک بیٹی سے کہا موسیٰ کو ایک عصا دو
اُسنے وہی عصا اٹھا دی جسکو حضرت آدم جنت سے لیکر آئے تھے اور وہ ملتے ملتے بہشت حضرت شعیب تک پہنچی تھی ۱۲ ف۱۴ اپنی ماں اور بھائی سے ملنے کو راہ میں طور پہاڑ ۱۲

نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ
جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ
فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ
الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ
الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ
الْعٰلَمِيْنَ وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ فَلَمَّا
رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا
وَّلَمْ يُعَقِّبْ يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ وَلَا
تَخَفْ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ
اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ
بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ
جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ
مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ قَالَ
رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ
اَنْ يَّقْتُلُوْنِ وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ
اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً
يُّصَدِّقُنِيْٓ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ
قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَ
نَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ
اِلَيْكُمَا بِاٰيٰتِنَآ اَنْتُمَا وَمَنِ
اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ فَلَمَّا جَآءَهُمْ
مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ
اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا

طرف سے آگ دیکھی اپنی بی بی سے کہنے لگا تم یہیں ٹھہر جاؤ مجھے آگ
دکھائی دیتی ہے (میں جاتا ہوں) شاید وہاں پہنچکر رستے کی خبر
تم تک لاؤں یا (خیر رستے کا پتہ نہ لگے تو) آگ کی ایک چنگاری لے آؤں
تم تاپو (ذرا سردی کم ہو) تو جب موسیٰ آگ پاس پہنچا تو اُس مبارک
جگہ میں میدان کے داہنے کنارے ایک درخت اُسکو آواز آئی اے
موسیٰ میں اللہ ہوں ساری جہان کا مالک اور یہ بھی آواز آئی کہ
اپنی لاٹھی (زمین پر) ڈالدے (موسیٰ نے ڈالدی) جب دیکھا وہ سانپ
کی طرح پھنپھنا رہی ہے تو پیٹھ موڑکر بھاگا اور پیچھے پھر کر بھی نہ
دیکھا (پھر آواز آئی) موسیٰ آگے آ اور ڈر نہیں بیفکر رہ (تجھے کوئی صدمہ
نہیں پہنچنے کا) اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال وہ سفید (نورانی)
ہوکر نکلے گا بن روگ (کوئی عارضہ نہ ہوگا) اور ڈر دور ہونیکے لئے
اپنا بازو اپنی طرف سکیڑ لے یہ دو نشانیاں ہیں تیرے مالک کی
طرف سے فرعون اور اُسکے درباریوں کے پاس پہنچ کر دکھلا تجھ کو ملیں
بیشک وہ نافرمان لوگ ہیں موسیٰ نے عرض کیا مالک میری میں نے
اُن میں کا ایک آدمی مار ڈالا ہے تو مجھ کو ڈر لگتا ہے کہیں وہ مجھ کو
(اُسکے بدل) مار نہ ڈالیں اور بھائی میرا ہارون اُسکی زبان مجھ سے
زیادہ صاف ہے تو اُسکو میری ساتھ بھیجدے (اُسکو بھی پیغمبر
بنادے) وہ میرا مددگار رہکر میری بات سچ کرتا رہیگا کیونکہ مجھ کو
ڈر ہے اگر میں اکیلا جاؤں گا) وہ مجھ کو جھٹلائینگے اللہ تعالیٰ نے
فرمایا (اچھا) ہم تیری بازو کو تیرے بھائی سے زور دینگے (اُسکو تیرا
قوت بازو بنائینگے) اور تم دونوں کی (دشمنوں کے مقابلہ میں) جیت
رکھینگے وہ تم کو نقصان نہ پہنچا سکیں گے (جاؤ خوش ہو جاؤ)
ہماری نشانیوں کے سبب سے تم اور تمہارے ساتھی ہی غالب رہینگے
پھر جب موسیٰ ہماری کھلی نشانیاں لیکر اُنکے پاس پہونچا تو
کہنے لگے یہ تو بس جادو ہے جو بٹ لیا گیا ہے (خدا کی طرف سے نہیں ہے) اور ہمنے تو اپنے اگلے باپ

ف رستہ بھول گئے تھے رات اندھیری تھی ۱۲ ف موسیٰ ع کو پاس جاکر معلوم ہوا کہ یہ آگ نہیں ہے کیونکہ درخت سبز اور ترو تازہ اسپر آگ کیسے رہ سکتی ہے وہ نور الٰہی تھا موسیٰ ع آواز سنتے ہی اور وہاں کا موقعہ دیکھتے ہی سمجھ گئے کہ یہ آواز پروردگار کی ہے ۱۲ ف یہ سنکر حضرت موسیٰ لوٹے اور پھر اپنے مقام پر آ کھڑے ہوئے حکم ہوا کہ عصا کو پھر تھام لے تھاما تو لکڑی کی لکڑی ۱۲ ف یعنے جب تیری عصا ایک اژدہا بنے اور تجھ کو ڈر معلوم ہو تو اپنا بازو اپنے بدن سے ملالے تیرا ڈر جاتا رہیگا۔ ابن عباس رض نے کہا اگر کسی شخص کو ڈر پیدا ہو اور وہ اپنا ہاتھ اپنے دل پر رکھے تو ڈر کم ہو جاتا ہے ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ میری زبان میں لکنت ہے تقریر صاف نہیں ہے میں بحث میں اچھی طرح دلیل بیان نہ کرسکوں گا۔ اگر ہارون میرے ساتھ ہونگے تو وہ میری دلیل کو خوش تقریری سے خوب سمجھا دینگے میری بات سچ کرنے سے یہی مراد ہے ۱۲

بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَقَالَ
مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى
مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ
الدَّارِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝
وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا
عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ
لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ
صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ
مُوْسٰى ۙ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝
وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ
بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا
يُرْجَعُوْنَ ۝ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ
فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۝
وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ
وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ وَ
اَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ
وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ۝
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ
بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى
بَصَاۗىِٕرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً
لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ وَمَا كُنْتَ
بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى
الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝

دادوں کے وقت میں یہ نہیں سنا اور موسیٰ نے یہ جواب دیا کہ میرا مالک خوب جانتا ہے کون اُسکے پاس سے ہدایت کی بات لیکر آیا ہے اور کسکا انجام بخیر ہوگا کیونکہ ظالم پنپ نہیں سکتے اور فرعون نے (اپنے درباریوں سے) کہا اے سردارو مجھے تو معلوم نہیں کہ میرے سوا کوئی تمہارا خدا ہے تو (سنا) ہامان تو ایسا کر بجاوا لگا میرے لئے مٹی (کی اینٹیں) پکوا اور ایک محل میرے لئے تیار کر (میں اُس پر چڑھوں) تو شاید موسیٰ کے خدا کو جھانک لوں اور میں تو سمجھتا ہوں موسیٰ جھوٹا ہے اور فرعون اور اُسکے لشکر والے ناحق ملک میں غرور کرنے لگے اور سمجھے کہ اُن کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا نہیں آخر ہم نے اُس کو اور اُسکے لشکر والوں کو گانٹھ لیا اور سمندر میں پھینک دیا تو (اے پیغمبر) دیکھ تو سہی ظالم لوگوں کا انجام کیسا (خراب) ہوا اور (دنیا میں) ہمنے اُنکو سردار بنایا جو (لوگوں کو) دوزخ کی طرف بلاتے تھے اور قیامت کے دن اُن کی کوئی مدد نہ کرے گا اور ہم نے اس دنیا میں پھٹکار اُن کے ساتھ لگا دی (ہر کوئی اُن پر لعنت کرتا ہے) اور قیامت کے دن وہ بدتر ہوں گے (کالے منہ نیلی آنکھیں بدشکل صورت) اور ہم نے تو موسیٰ کو اُس وقت کتاب (توراۃ شریف) دی جب کئی امتوں کو اُس سے پہلے تباہ کر چکے تھے یہ کتاب لوگوں کو راہ سوجھانے والی اور ہدایت اور رحمت تھی اسلئے (دی گئی تھی) کہ وہ نصیحت لیں اور (اے پیغمبر) جب ہم نے موسیٰ کو حکم بھیجا (اسکو پیغمبر بنایا) تو (طور پہاڑ کے) پچھم کی طرف (جہاں ہم نے موسیٰ سے باتیں کیں) موجود نہ تھا اور نہ تو نے یہ واقعہ اپنی آنکھ سے دیکھا اور بات یہ ہے کہ ہم نے (موسیٰ

تو کیا حضرت ... پیغمبر بنکر آیا ہو یا کسی نے ایسا جادو دکھلایا ہو ۱۲ ف۲ مطلب یہ ہے کہ تم جو مجھے جھوٹا جادوگر بتلاتے ہو اسکا حال اللہ تعالیٰ ہی کو خوب معلوم ہے کہ میں اسکا سچا پیغمبر ہوں یا نہیں اور میں ہدایت کی بات اُسکے پاس سے لیکر آیا ہوں یا نہیں اور میں یہ بھی کہدیتا ہوں کہ تم جو اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کو جھٹلاتے ہو اور ظلم کرتے ہو تو ظالموں کو کبھی فلاح نہ ہوگی تم ایکدن ضرور تباہ ہوگے یا اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ کو فلاح نہ ہوگی اور نہ میرا انجام بخیر ہوگا کیونکہ ظالم جھوٹوں کا انجام ہمیشہ خراب ہوتا ہے ۱۲ ف۳ فرعون کا تو دعویٰ ... خدا ... کا منکر تھا ہر چیز کو خدا سمجھتا تھا جیسے اس زمانہ میں بعضے ملحد دین کا اعتقاد ہے کہ خدا اور بندہ دونوں ایک ہیں اور غیریت کا انکار کرتے ہیں کہتے ہیں جب فرعون نے یہ کہا تو حضرت جبرئیل نے پروردگار سے اسکو ہلاک کرنیکی اجازت چاہی حکم ہوا ابھی وقت نہیں آیا پھر جب اُسنے انا ربکم الاعلیٰ کہا تو فرمایا کہ اب اسکی ہلاکت کا وقت آن پہنچا ان دونوں قولوں میں چالیس برس کا تفاوت تھا ... آسمان میں ہے تمام پیغمبر حضرت آدم سے لیکر حضرت محمد تک یہی فرماتے آئے کہ حقتعالیٰ اوپر ہے یعنے آسمان پر اپنے عرش پر اور صحابہ اور ائمہ دین اور تبع تابعین بھی اسی اعتقاد پر تھے یہاں تک کہ ایک گمراہ شخص ترمذ میں پیدا ہوا جسکا نام جہم بن صفوان تھا اس مردود نے یہ اعتقاد پھیلایا کہ اللہ تعالیٰ آسمان پر نہیں ہے بلکہ ہر جگہ ہے اور عرش اور فرش سب کی نسبت اسکی ذات سے یکساں ہے آخر اس زمانہ کے پیشواؤں نے اُسکے کفر کا فتویٰ دیا اور وہ مارا گیا ۱۲ ف۴ مر کر خاک ہو گئے پھر حشر ہونا حساب نہ کتاب ... سمجھ کر انہوں نے خوب ہنسی مچائی ... خدا نے اُنکو بالکل بھلا دیا ۱۲ ف۵ کمبخت ایکبارگی سب ڈوب کر مر گئے کسی کو بات کرنیکی مہلت نہ ملی نہ اپنے گھربار کا کچھ بندوبست ... لوگوں کو شرک اور کفر کرتے تھے جسکا انجام دوزخ ہے ۱۲ ف۶ صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے توراۃ اُترنے کے بعد پھر کسی قوم کو آسمان کے عذاب سے تباہ نہیں کیا البتہ ایک بستی کے لوگ جو ہفتہ کے دن شکار کرتے بندر بنائے گئے تھے ۱۲ ف۷ اللہ تعالیٰ کے بتلانے سے تجھ کو یہ سب حال معلوم ہوا کیونکہ تو پڑھا ہوا بھی نہیں تھا کہ کتابوں میں دیکھ کر معلوم کر لیتا ۱۲

اردو ترجمہ	آیات	رکوع	سورۃ	پارہ
کے بعد کئی امتیں پیدا کیں اُن پر لمبی مدتیں گذر گئیں ف۱ اور تو مدین والوں میں نہیں رہا تھا (جیسے موسیٰ رہا تھا) کہ اُن کو ہماری آیتیں پڑھ کر سناتا (ان سے سیکھ لیتا) بلکہ ہم کو یہ منظور تھا کہ تجھ کو پیغمبر بنا کر بھیجیں ف۲ اور جب ہم نے (موسے کو) آواز دی تھی اُس وقت بھی تو طور پہاڑ کی طرف موجود نہ تھا لیکن تیرے مالک کی مہربانی ہے (کہ تجھ کو پیغمبر بنا کر بھیجا) اسلئے کہ تو (عرب کی) اُن لوگوں کو (خدا کے عذاب سے) ڈرائے جنکے پاس تجھ سے پہلے کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) نہیں آیا تاکہ اُن کو نصیحت ہو ف۳	وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝			
جن لوگوں کو ہم نے پہلے کتاب دی تھی وہ قرآن پر بھی ایمان لاتے ہیں ف۴ اور جب اُن کو قرآن (پڑھکر) سنایا جاتا ہے تو کہتے ہیں کچھ شک نہیں یہ ہمارے مالک کی طرف سے (اترا) ہے ہم تو (اسکے اترنے سے) پہلے ہی (اللہ تعالےٰ کے) تابعدار تھے ف۵ اُن لوگوں کو اُن کی مضبوطی کے بدلے ف۶ دوہرا ثواب دیا جائیگا اور یہ لوگ برائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں ف۷ اور ہمارا دیا خرچ کرتے ہیں اور جب کوئی لغو بات (جیسے مشرکوں کی گالی گلوچ) سنتے ہیں تو انجان ہو جاتے ہیں ف۸ اور کہتے ہیں (اچھا بھائی تم جانو) ہمارے کئے ہمارے سامنے آئینگے اور تمہارے کئے تمہارے سامنے (اچھا بھائی) سلام ہم جاہلوں کو منہ نہیں لگاتے ف۹	اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۡ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۡ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ۝	۶	القصص ۲۸	۲۰
قارون موسیٰ کی قوم (بنی اسرائیل) میں سے تھا ف۱۰ پھر لگا اُنپر بڑائی کرنے (یا ظلم کرنے) اور ہمنے اُسکو (دولت کے) اتنے خزانے دئے تھے کہ اُسکے کئی زبردست (ہٹے کٹے) آدمیوں کو اُسکی کنجیاں اُٹھانا مشکل ہوتا ایک بار اُسکی قوم والوں نے اس سے کہا (اتنا) مت اترا کیونکہ اترانے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا اور جو اللہ تعالےٰ نے تجھے دے رکھا ہے	اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ ۤ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ۝ وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ	۸	؍؍	؍؍

ف۱ شریعت کے احکام اُنہوں نے بدل ڈالے اب ایک نئے پیغمبر کی ضرورت ہوئی ۱۲ ف۲ تو ہمنے اگلے پیغمبروں اور امتوں کے حالات وحی کے ذریعہ سے تجھ کو سنائے ۱۲ ف۳ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے تھے اُنکے بعد جتنے پیغمبر آئے وہ بھی بنی اسرائیل ہی میں سے پیدا ہوئے عرب کے لوگوں میں سے حضرت اسمٰعیل کے بعد کوئی پیغمبر نہیں آیا بجز ان حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ۱۲ ف۴ مراد وہ لوگ ہیں جو یہودیوں میں سے مسلمان ہوگئے تھے جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ یا وہ نصاریٰ جو نجاشی بادشاہ کے پاس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آگئے تھے یا وہ نصاریٰ جو نجران یا شام سے آگئے تھے ۱۲ ف۵ اُنکے پیغمبروں اور اُنکی کتابوں کو مانتے تھے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کا انتظار کر رہے تھے جنکی خوشخبری اگلی کتابوں میں ہم پڑھ چکے تھے اُنکی پیغمبری کا ہم کو یقین تھا ۱۲ ف۶ جو اگلی اور پچھلی کتاب پر قائم رہے ۱۲ ف۷ اگر کوئی گناہ اُن سے سرزد ہو جاتا ہے تو اسکے بعد کوئی نیک کام کرتے ہیں جس سے وہ گناہ مٹ جاتا ہے ۱۲ ف۸ اسکا خیال نہیں کرتے اور جواب میں اُنکی طرح تو تو میں میں نہیں کرتے ۱۲ ف۹ یہ سلام تحیت کا نہیں ہے جو مسلمانوں کو آپس میں کیا جاتا ہے بلکہ رخصت اور ترک ملاقات کا ۱۲ ف۱۰ کہتے ہیں قارون حضرت موسیٰ کا چچازاد بھائی تھا بعضوں نے کہا خالہ زاد بھائی نہایت خوبصورت تھا اسکو منور بھی کہتے تھے بعضوں نے کہا بنی اسرائیل میں اس سے زیادہ توریت کا کوئی قاری نہ تھا پھر موسیٰ کے دین سے پھر گیا اور سامری کی طرح منافق بن گیا ۱۲ ف۱۱ یعنے نیک عمل کرتا رہ دنیا میں سے بس یہی چیز کام آئیگی باقی سب پڑا رہ جائیگا جب لاد چلیگا بنجارہ ف۱۲ یا بخیلی مت کر کیونکہ اللہ تعالےٰ بخیلوں کو پسند نہیں کرتا یا ظلم مت کر کیونکہ اللہ تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتا کہتے ہیں قارون فرعون کی طرف سے ایک ملک کا حاکم ہوگیا تھا وہاں رعیت پر بہت ظلم کیا کرتا ۱۲

الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا
وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ
وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ قَالَ
اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ ؕ
اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ
قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ
مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ؕ وَلَا
يُسْئَلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝
فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ؕ
قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ
قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝
وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ
ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ
صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ۝
فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۫ قف
فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ۝
وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ
يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ
يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ ج
لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ
وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝

اس میں سے پچھلے گھر (آخرت) کا سامان کر (خیرات دے) اور دنیا میں جو تیرا حصہ ہے اس کو مت بھول ف۱ اور جیسے اللہ تعالیٰ نے تجھ پر احسان کیا ہے تو بھی اللہ تعالیٰ کے بندوں کے ساتھ (احسان کر ف۲ اور ملک میں فساد مت مچا کیونکہ اللہ تعالیٰ دھندہ مچانیوالوں کو پسند نہیں کرتا قارون نے جواب دیا کہ میں نے یہ پیسہ اپنے عقل کے زور سے کمایا ہے ف۳ کیا اسکو یہ نہیں معلوم ہوا کہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ایسی قوموں کو تباہ کر دیا جو اس سے زیادہ زور آور تھا اور اس سے زیادہ پونجی رکھتی تھیں ف۴ اور گنہگاروں سے ان کے گناہ پوچھے نہ جائیں گے ف۵ آخر ایک روز ایسا ہوا قارون اپنا جلوس ف۶ لیکر اپنے لوگوں پر نکلا ف۷ جو لوگ دنیا کی زندگی چاہتے تھے (ایمان والوں میں سے یا کافر) کہنے لگے کاش ہمکو بھی یہ سامان ملتا جو قارون کو ملا ہے (بیشک) وہ بڑا صاحب نصیبہ (قسمت والا) اور جنکو (خدا کے پاس سے) علم ملا تھا وہ (ان آرزو کرنے والوں) سے کہنے لگے ارے کمبختو اللہ تعالیٰ کے پاس جو ایمان دار نیک کام کرنے والوں کو ثواب ملیگا وہ اس سے (کہیں) بہتر ہے (وہ باقی ہے نہ فانی) اور یہ ثواب انہی کو ملے گا جو (دنیا کی تنگی اور مصیبت پر) صبر کرتے ہیں ف۸ پھر ہم نے (خود) قارون اور اس کے گھر کو (خزانوں سمیت) زمین میں دھنسا دیا اور کوئی گروہ ایسا نہ تھا جو خدا کے مقابلہ میں اسکی مدد کرتا اور نہ آپ اپنی مدد کر سکا ف۹ اور ایسا ہوا کہ صبح کو (دوسرے روز) جو لوگ ابھی کل اس کا سا (مالدار) ہونا چاہتے تھے یوں کہنے لگے ہائے افسوس (ہم نے بھی کیا آرزو کی تھی) اللہ تعالیٰ تو اپنے جس بندے کو چاہتا ہے فراغت سے روزی دیتا ہے ف۱۰ اگر اللہ کا ہم پر احسان نہ ہوتا تو (قارون کی طرح) ہمکو بھی دھنسا دیتا ف۱۱ ہائے افسوس کافر کبھی (اپنی) نہیں سکتے ف۱۲

ف۱ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے دنیا میں جو تیرا حصہ ہے یعنی کوئی مت بھول لیتے دنیا میں جو تیرے ساتھ جانے والا ہے اسکا خیال رکھ وہ کیا ہے وہی کفن کا کپڑا اور دو گز زمین باقی سب چھوڑ جائیگا ۱۲ ف۲ صحیح حدیث میں ہے احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کو اس طرح پوجے جیسے اسکو دیکھ رہا ہے اگر یہ نہ ہو سکے تو اتنا ہی سہی کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو دیکھ رہا ہے ۱۲ ف۳ مردود نے اللہ کے احسان کا انکار کیا ۱۲ ف۴ ہنر بکار ناید چو بخت بد باشد ۔ مطلب یہ ہے کہ اگلی کئی قومیں اور حکومتیں اور کئی شخص قارون سے بھی زیادہ مالدار اور زور آور گذر چکے ہیں پھر جب تباہی کا وقت آیا تو عقل کہاں گئی انسان کو یہ سمجھنا چاہیے کہ جو کچھ مال دولت اس کے پاس ہے وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت ہے اس کا شکر کرنا واجب ہے یہ کہنا کہ ہم نے اپنی لیاقت اور تدبیر سے دولت کمائی ہے بڑی ناشکری ہے ایک دم کے دم میں ساری دولت خاک میں ملجاتی ہے اور پھر عقل اور تدبیر کچھ کام نہیں آتی ۱۲ ف۵ یعنی ان کو پوچھ کر تھوڑی سزا دیجائیگی بلکہ فرشتے ان کی صورت دیکھکر سمجھ لیں گے کہ یہ گنہگار ہیں اور دوزخ میں دھکیل دیں گے بعضوں نے کہا پوچھ تو ان سے ہوگی مگر ایسی پوچھ نہ ہوگی جس میں معافی کی توقع ہو بلکہ ذلیل کرنے اور سزا دینے کے لیے ۱۲ ف۶ سواری کا سامان خدمتگار گھوڑے خچر وغیرہ ۱۲ ف۷ کہتے ہیں اسکی سواری میں چار ہزار خچر ساتھ تھے اور بہت سے گھوڑے سونے چاندی اور ریشم سے آراستہ ۱۲ ف۸ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں آخرت کو اپنا اصل رہنے کا مقام جانتے ہیں اور دنیا میں جس طرح ہو سکا تو زندگی کے چند روز گذار دیتے ہیں شکوہ اور شکایت کا کوئی لفظ زبان پر نہیں لاتے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
۲۰	العنکبوت	۴	[۸۴] وَقَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مُوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانُوا سَابِقِينَ ۝ فَكُلًّا أَخَذْنَا بِذَنْبِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُمْ مَنْ خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ وَمِنْهُمْ مَنْ أَغْرَقْنَا وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝	[۸۴] اور قارون اور فرعون اور ہامان (کو بھی ہمنے برباد کیا) اور ان کے پاس موسیٰ کھلی نشانیاں لیکر آیا پر وہ ملک میں اکڑتے ہی رہے (اللہ تعالی کو نہ مانا) اور ہم سے (بچکر) آگے نجا سکے ف۱ تو ہم نے (ان لوگوں میں سے جن کا ذکر اوپر ہوا) ہر ایک کو اس کے قصور کی سزا میں پکڑ لیا ان میں سے بعضوں پر تو ہم نے پتھراؤ کیا (لوط کی قوم پر) اور بعضوں کو چنگھاڑ نے آ دبایا (ثمود اور مدین والوں کو) اور بعضوں کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا (قارون اور اس کے ساتھیوں کو) اور بعضوں کو ہم نے (پانی میں) ڈبو دیا ف۲ اور (بات یہ ہے) کہ اللہ تعالی ایسا (کیوں) ظلم کرنے لگا تھا (کہ ناحق ان کو برباد کرتا) مگر وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ف۳
؍	؍	۵	[۸۵] وَكَذَٰلِكَ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ ۚ فَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۖ وَمِنْ هَٰؤُلَاءِ مَنْ يُؤْمِنُ بِهِ ۚ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الْكَافِرُونَ ۝	[۸۵] اور (اے پیغمبر جیسے ہمنے اگلے پیغمبروں پر کتابیں اتاریں) اسی طرح تجھ پر بھی ہمنے کتاب اتاری پھر جن لوگوں کو ہمنے کتاب دی تھی ف۴ وہ تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور ان (مکہ والوں مشرکوں) میں سے بھی بعضے ایمان لاتے ہیں اور ہماری آیتوں کو وہی نہیں مانتے جو (ان اہل کتاب اور مشرکوں میں) ہٹ دھرم ہیں ف۵
۲۱	السجدۃ (۳۲)	۳	[۸۶] وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ ۖ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ ۝	[۸۶] اور ہم نے موسیٰ کو کتاب (توراة شریف) دی تھی تو (اے پیغمبر) تو اسکو ملنے میں شک نہ کر ف۶ اور ہمنے توراة کو بنی اسرائیل کے لیے ہدایت کیا اور جب بنی اسرائیل کے لوگوں نے (کافروں کی ایذا دہی پر) صبر کیا تو ہم نے ان کو (دین کا) پیشوا بنایا ف۷ اور ہمارے حکم سے ایمان کا رستہ بتلاتے تھے اور ہماری آیتوں کا یقین رکھتے تھے
۲۱	الاحزاب (۳۳)	۳	[۸۷] وَأَنْزَلَ الَّذِينَ ظَاهَرُوهُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ صَيَاصِيهِمْ ۝	[۸۷] اور اہل کتاب (بنی قریظہ کے یہودیوں) کو جنہوں نے (عہد شکنی کر کے) مشرکوں کی مدد کی تھی (انکو قلعوں سے اتار لایا
۲۲	؍	۹	[۸۸] يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا ۚ وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا ۝	[۸۸] مسلمانو! تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جنہوں نے موسیٰ کو ستایا پھر اللہ تعالی نے اسکو اس (عیب) سے جو وہ کہتے تھے پاک کر دکھایا اور اللہ تعالی کے نزدیک موسیٰ عزت دار تھا ف۸

ف۱ ہمنے انکو پکڑ لیا اور مار ڈالا ۱۲ ف۲ نوح علیہ السلام کی قوم اور فرعون اور اسکے ساتھیوں کو ۱۲ ف۳ طرح طرح کے گناہ اور شرک میں مبتلا تھے اللہ نے پیغمبروں کو سمجھانے کے لیے بھیجا انکی بات نہ سنی ۱۲ ف۴ یہود اور نصاریٰ میں سے ۱۲ ف۵ ان میں نصاریٰ کی تو بہتیں بیشتر کفر پر اڑے ہوئے ہیں مراد کعب بن اشرف وغیرہ ہیں یہودیوں میں سے اور ابوجہل وغیرہ مشرکوں میں سے جو خواہ مخواہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت اور مخالفت پر تلے ہوئے تھے ۱۲ ف۶ ایک روز تیری ملاقات موسیٰ کے ساتھ ضرور ہوگی یہ وعدہ اللہ تعالی کا پورا ہوا شب معراج میں آسمان پر یا بیت المقدس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موسیٰ علیہ السلام سے ملے بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے موسیٰ کو ہمنے کتاب دی لیکن لوگوں نے اسکو جھٹلایا اور ستایا تو بھی اس میں شک نہ کر تجھ کو بھی لوگ ضرور ستائیں گے اور جھٹلائیں گے بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے موسیٰ کو ہمنے کتاب دی تو بھی شک مت کر تجھ کو بھی کتاب ملیگی یعنی قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے معراج کی رات میں حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کو دیکھا ایک حدیث میں ہے میں نے موسیٰ کو دیکھا وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے ۱۲ ف۷ معلوم ہوا کہ صبر کا بدلہ یہ ہے کہ آدمی کو سرداری ملتی ہے ۱۲ ف۸ یہ آیت اس وقت اتری جب مسلمانوں نے آنحضرت کو ستایا زید بن محمد کہا کرتے تھے بعضوں نے کہا آپ نے ایک بار لوٹ کا مال تقسیم کیا ایک شخص کہنے لگا اس تقسیم میں خدا کی رضامندی مقصود نہ تھی آپ نے فرمایا اللہ تعالی موسیٰ پر رحم کرے وہ مجھ سے زیادہ ستائے گئے مگر انہوں نے صبر کیا موسیٰ پر لوگوں نے یہ طوفان جوڑا کہ انکو فتق کا عارضہ ہے یا برص ہے جب تو وہ چھپ کر نہاتے ہیں ایک روز پتھر پر کپڑے رکھکر نہانے لگے اللہ تعالی کے حکم سے وہ پتھر کپڑے لیکر بھاگا حضرت موسیٰ اس کے پیچھے دوڑے بنی اسرائیل نے دیکھ لیا کہ ان میں کوئی عیب نہیں ہے بعضوں نے کہا یہ طوفان جوڑا کہ انہوں نے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو مار ڈالا ۱۲

۳۷	والصّٰفّٰت	۴	وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰی مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ ۚ وَنَجَّیْنٰھُمَا وَقَوْمَھُمَا مِنَ الْکَرْبِ الْعَظِیْمِ ۚ وَنَصَرْنٰھُمْ فَکَانُوْا ھُمُ الْغٰلِبِیْنَ ۚ وَاٰتَیْنٰھُمَا الْکِتٰبَ الْمُسْتَبِیْنَ ۚ وَھَدَیْنٰھُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۚ وَتَرَکْنَا عَلَیْھِمَا فِی الْاٰخِرِیْنَ ۙ سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ ۔ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۔ اِنَّھُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ۔	اور ہم موسیٰ اور ہارون پر بھی (انکو پیغمبری دیکر) احسان کر چکے ہیں اور انکو اور انکی قوم (بنی اسرائیل) کو ہم نے بڑی سختی سے بچاو یا ف۱ اور ہم نے انکی مدد کی تو (یا تو وہ مغلوب تھے) پھر وہی غالب بن گئے ف۲ اور ہم نے ان دونوں کو کھلی کتاب دی ف۳ اور ہم نے ان دونوں کو سیدھے رستے پر لگایا اور ان دونوں کا ذکر خیر پچھلے لوگوں میں ہم نے باقی رکھا ف۴ (سب کہتے ہیں) سلام ہے موسیٰ اور ہارون پر ہم نیکیوں کو بیشک ایسا ہی بدلا دیتے ہیں (جیسے موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو دیا) بے شک وہ دونوں ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھے۔
۴۰	المؤمن	۳	۹ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ۙ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَھَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ کَذَّابٌ ۔ فَلَمَّا جَآءَھُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ وَاسْتَحْیُوْا نِسَآءَھُمْ ؕ وَمَا کَیْدُ الْکٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ۔ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِیْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰی وَلْیَدْعُ رَبَّہٗ ۚ اِنِّیْٓ اَخَافُ اَنْ یُّبَدِّلَ دِیْنَکُمْ اَوْ اَنْ یُّظْھِرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ ۔ وَقَالَ مُوْسٰٓی اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّکُمْ مِّنْ کُلِّ مُتَکَبِّرٍ لَّا یُؤْمِنُ بِیَوْمِ الْحِسَابِ ۔ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَکْتُمُ اِیْمَانَہٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ	اور ہم تو موسیٰ کو اپنی نشانیاں اور کھلی دلیل (تورات شریف) دیکر فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف بھیج چکے ہیں انہوں نے (موسیٰ کو) جھوٹا جادوگر بتلایا ف۵ جب موسیٰ ہمارے یہاں سے سچا دین لیکر ان کے پاس پہونچا تو وہ کہنے لگے جو لوگ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ایمان لائے ہیں ان کے بیٹوں کو تو مار ڈالو اور جو عورت ذات ہوں انکو جیتا چھوڑ دو ف۶ اور (یہ نہ سمجھے) کہ کافروں کا کوئی داؤں ہو مٹ پٹ پڑے گا (غلط ہوگا) اور جب فرعون (کی ایک نہ چلی تو کہنے لگا مجھے چھوڑ دو میں موسیٰ کو قتل کروں ف۷ اور موسیٰ اپنے مالک کو پکارے ف۸ مجھ کو یہ اندیشہ ہے کہیں موسیٰ تمہارے دین کو بدل دے یا ملک میں کوئی فساد کھڑا کردے ف۹ اور موسیٰ نے (جب فرعون کی یہ دھمکی سنی تو) کہا میں تو ہر مغرور سے جس کو حساب کے دن کا یقین نہیں اپنے مالک اور تمہارے (سچے) مالک کی پناہ لیتا ہوں ف۱۰ اور فرعون کے رشتہ داروں میں ایک مرد ایماندار تھا (لیکن ظاہر میں فرعون سے) اپنا ایمان چھپاتا تھا یوں کہنے لگا ف۱۱ (بھلا یہ کونسا انصاف ہے)

ف۱ فرعون کے ظلموں سے۔ ف۲ اور فرعون اور اسکی قوم کے لوگ قبطی جو غالب تھے مغلوب ہوگئے۔ ف۳ تورات شریف جس میں صاف صاف خدا کے حکم موجود تھے۔ ف۴ یہود اور نصاریٰ اور مسلمان سب انکو مانتے ہیں۔ ف۵ حالانکہ فرعون اور ہامان نے موسیٰ کو جھٹلایا تھا لیکن چونکہ قارون کا بھی خاتمہ کفر پر ہوا انکو بھی جھٹلانیوالوں میں شریک کردیا۔ ف۶ اسطرح سے چند روز میں انکی نسل فنا ہو جائیگی اور انکا دین بھی مٹ جائیگا۔ ف۷ کہتے ہیں فرعون کے درباری فرعون کو منع کرتے تھے کہ موسیٰ کو قتل نہ کر ایسا نہ ہو کہ کوئی عذاب اترے بعضوں نے کہا فرعون ہی خود حضرت موسیٰ کے قتل سے ڈرتا تھا مگر ظاہر میں اپنی بہادری جتلانے کے لیے یہ بہانا کیا کہ میرے درباری انکو قتل کی رائے نہیں دیتے۔ ف۸ وہ جس نے اسکو بھیجا ہے وہ اسکی مدد کرتا ہے یا نہیں۔ ف۹ بیدین ملحد لوگ شرک مٹنے اور توحید پھیلانے کو بھی فساد سمجھتے ہیں حالانکہ توحید پھیلانا درحقیقت فساد کو مٹانا ہے۔ ف۱۰ حساب کے دن سے قیامت کا دن مراد ہے یعنی جسکو عاقبت کا ڈر نہیں اس سے میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں حضرت موسیٰ نے فرعون کا نام نہیں لیا نام لینے سے کیا فائدہ مطلب ادا کردیا۔ ف۱۱ کہتے ہیں یہ مرد قبطی تھا فرعون کا چچازاد بھائی حضرت موسیٰ کے ساتھ ڈوبنے سے بچ گیا اسی نے حضرت موسیٰ کو آنکر یہ خبر دی تھی کہ درباری لوگ تجھ کو مار ڈالنا چاہتے ہیں تو بھاگ جا بعضوں نے کہا یہ بنی اسرائیل کا ایک شخص تھا اسکا نام حبیب یا شمعان یا حزقیل یا جبرائیل تھا اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ اگر جان کا ڈر ہو تو آدمی اپنا ایمان چھپا سکتا ہے یعنی تقیہ کرسکتا ہے عمار بن یاسر نے بھی مشرکوں کے ڈر سے تقیہ کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکا ذکر کیا آپ نے عذر مانا اگر پھر ایسا موقع ان پڑے تو پھر کر۔ ف۱۲ ... چلنے والا نہیں اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں ...

رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاِنْ يَّكُ
كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ
وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ
الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ
مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۔ يٰقَوْمِ
لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي
الْاَرْضِ ۡ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ
اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ۭ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ
اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ
اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۔ وَقَالَ الَّذِيْٓ
اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ
مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ۙ مِثْلَ دَاْبِ
قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ
مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا
لِّلْعِبَادِ ۔ وَيٰقَوْمِ اِنِّىْٓ اَخَافُ
عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۔ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ
مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ
عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا
لَهٗ مِنْ هَادٍ ۔ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ
مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ
شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَا
هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ
رَسُوْلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ

تم ایک شخص کو اتنی بات پر قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا مالک
خدا ہے حالانکہ وہ تمہارے مالک کی طرف سے تمہارے پاس نشانیاں
بھی لیکر آیا ہے ف اور اگر (بالفرض) وہ جھوٹا ہو تو اس کے جھوٹ کا
وبال اسی پر پڑے گا اور اگر (کہیں) وہ سچا ہوا تو پھر تو وہ جس عذاب
کا تم سے وعدہ کرتا ہے اسمیں سے کچھ نہ کچھ تو تم پر ضرور آن پڑیگا ف بے
شک جو بے لحاظ حد سے بڑھ جانے والا (جھوٹا) ہوتا ہے اللہ تعالیٰ
اسکو (کبھی) راہ پر نہیں لاتا ف بھائیو آج تو تمہارا راج ہے اور ملک
میں تم غالب ہو (تمہارا ہی بول بالا ہے) لیکن (کل کو) اگر اللہ تعالیٰ کا
عذاب ہم پر آن موجود ہوا تو ہماری کون مدد کرےگا ف فرعون کہنے
لگا (دیکھو) میں تو تم کو وہی (بات) سمجھاتا ہوں جو میں (مناسب
سمجھتا ہوں (موسیٰ کو قتل کرو) اور میں تم کو وہی راہ بتلاتا ہوں
جس میں (تمہاری) بہتری ہے ف اور وہ شخص جو (دل میں)
ایمان لاچکا تھا (پھر) بولا بھائیو میں ڈرتا ہوں (کہیں) تم کو
اگلی امتوں کا سا برا دن (نصیب) نہ ہو جیسے نوح کی قوم اور
عاد اور ثمود اور ان کے بعد والوں کا حال ہوا ف اور اللہ تعالیٰ بندوں
پر ظلم کرنا نہیں چاہتا ف اور بھائیو میں ڈرتا ہوں ہانک پکار (قیامت)
کے دن تمہارا کیا حال ہوگا ف جس دن تم پیٹھ موڑ کر (حشر کے میدان
سے) بھاگوگے اس دن اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے کوئی تمہارا
بچانے والا نہ ہوگا اور جس کو اللہ تعالیٰ بھٹکا دے اس کو کوئی
راہ پر نہیں لاسکتا اور تمہارے پاس (موسیٰ سے) پہلے
یوسف پیغمبر نشانیاں لیکر آچکا ہے ف پھر وہ جو تمہارے پاس
لیکر آیا تھا (دین کی باتیں) اس میں تم شک ہی کرتے رہے جب وہ
مرگیا تو تم کہنے لگے ف اب اس کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی پیغمبر ہرگز
نہیں بھیجنے کا ف جو لوگ حد سے بڑھ گئے ہیں اور شک میں

ف اس کا دعویٰ بے دلیل بھی نہیں ہے اسپر اسکو مارنا کونسا انصاف ہے جب عقبہ ابن معیط ملعون نے کپڑا پیچھے سے ڈالکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گلا گھونٹا آپ نماز پڑھ رہے تھے تو ابوبکر صدیق دوڑ آئے اور عقبہ کو دھکیل دیا اور یہی آیت پڑھی اتقتلون رجلا اخیر تک ۱۲ ف حالانکہ وہ شخص مومن تھا اور مومن کو پیغمبر کے سچے ہونے میں شک نہیں ہوتا مگر جن کو وہ سمجھا رہا تھا وہ مومن نہ تھے تو اس طرح سے سمجھایا حقیقت میں بیدینوں کے قائل کرنیکا یہ عمدہ طریق ہے فرض کیا کہ آخرت میں عذاب ثواب کچھ نہیں تو مومن کا کوئی نقصان نہیں اور اگر ہوا تو پھر کافروں کی مٹی خراب ہے۔ اسلیے احتیاط اور دوراندیشی اسی میں ہے کہ اگر کوئی دلیل بھی نہ ہو تب بھی آخرت کو مان لیا جائے اور برے کاموں سے پرہیز کیا جائے ۱۲ ف اس کا کام اور مقصد اللہ تعالیٰ پورا نہیں ہونے دیتا اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر موسیٰ جھوٹا ہے تو خود بخود اسکا جھوٹ کھل جائیگا ناحق خون کرنے سے کیا فائدہ اور جو وہ سچا ہے اور تم لوگ بے لحاظ جھوٹے ہو تو تم تباہ ہوگے اور موسیٰ کا ضرور غلبہ ہوگا ۱۲ ف اسی میں خیر ہے کہ موسیٰ کو قتل نہ کرو بڑا منہ در حوالہ اللہ کو منظور دہ ہوگا ۱۲ ف اب آئندہ تمہارا اختیار ہے مانو نہ مانو ۱۲ ف انہوں نے تمہاری طرح اپنے پیغمبر کو جھٹلایا اسکو مارنے اور ستانے کے درپے ہوئے آخر اپنے عذاب اترا سب کے سب تباہ ہوگئے ۱۲ ف کہ بے قصور انکو تباہ کردے بلکہ وہ قصوروار قصور کیے جاتے ہیں اور پروردگار درگذر کرتا جاتا ہے جب حد سے بڑھ جاتے ہیں اس وقت عذاب اترتا ہے ۱۲ ف قیامت کے دن جنتی دوزخیوں کو دوزخی جنتیوں کو چیلے گرو کو گرو چیلوں کو پکاریں گے اسلیے اسکو ہانک پکار کا دن کہا ۱۲ ف حضرت یوسف نے مصر والوں کو بہت سمجھایا انہوں نے دین کی باتوں میں انکا کہنا نہ مانا گو بادشاہ نے ان کا علم و فہم دیکھکر اپنا وزیر کردیا تھا ۱۲ ف یوسف علیہ السلام کا جھگڑا تو مٹ گیا ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ جب تک یوسف زندہ رہے انکی پیغمبری سے انکار کرتے رہے انکے مرے بعد اور زیادہ کفر میں بڑھ گئے کہنے لگے اب آئندہ کوئی پیغمبر ہی نہیں آنیکا ۱۲

مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ ۝ الَّذِينَ
يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ
سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ ۖ كَبُرَ مَقْتًا عِندَ
اللَّهِ وَعِندَ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ كَذَٰلِكَ
يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ
جَبَّارٍ ۝ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا هَامَانُ
ابْنِ لِي صَرْحًا لَّعَلِّي أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ
أَسْبَابَ السَّمَاوَاتِ فَأَطَّلِعَ إِلَىٰ إِلَٰهِ
مُوسَىٰ وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ كَاذِبًا ۚ
وَكَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوءُ
عَمَلِهِ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيلِ ۚ وَمَا
كَيْدُ فِرْعَوْنَ إِلَّا فِي تَبَابٍ ۝
وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُونِ
أَهْدِكُمْ سَبِيلَ الرَّشَادِ ۝ يَا قَوْمِ
إِنَّمَا هَٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ز
وَإِنَّ الْآخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۝
مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزَىٰ
إِلَّا مِثْلَهَا ۖ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا
مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ
مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ
يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝
وَيَا قَوْمِ مَا لِي أَدْعُوكُمْ إِلَى النَّجَاةِ
وَتَدْعُونَنِي إِلَى النَّارِ ۝ تَدْعُونَنِي
لِأَكْفُرَ بِاللَّهِ وَأُشْرِكَ بِهِ مَا

شبہے میں انکو اللہ تعالیٰ اسی طرح بھٹکا دیتا ہے ان کے پاس کوئی سند
تو نہیں آئی اور خدا تعالیٰ کی آیتوں میں جھگڑے نکالتے ہیں اللہ تعالیٰ
کے نزدیک اور ایمان والوں کے نزدیک انکے یہ جھگڑے بہت برے
ہیں جو کوئی غرور والا اینٹھو ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر اسی طرح
مہر لگا دیتا ہے ف۱ اور فرعون نے (اپنے وزیر ہامان سے) کہا ہامان
تو میرے لیے ایک اونچا محل بنا شاید میں ان رستوں تک جا
پہونچوں جو آسمان کے رستے ہیں پھر موسیٰ کے خدا کو جھانک
کر دیکھوں ف۲ اور میں تو اسکو جھوٹا سمجھتا ہوں ف۳ اور اسی طرح فرعون
کو اس کے برے کام بھلے کر دکھائے گئے تھے ف۴ اور (سیدھی
راہ (توحید) سے وہ روک دیا گیا تھا اور فرعون کا داؤں خراب ہونے
ہی والا تھا ف۵ اور وہ شخص جو (دل میں) ایماندار تھا کہنے لگا
بھائیو! میرے کہنے پر چلو میں تم کو ٹھیک رستہ بتلاؤں گا۔
بھائیو! یہ دنیا کی زندگی (چند روز کا) مزہ ہے اور ہمیشہ رہنے
کا گھر تو آخرت ہی ہے ف۶ جو برا کام کریگا اس کو ویسا ہی بدلہ
ملے گا۔ اور جو کوئی مرد یا عورت اچھا کام کرے ایمان کے ساتھ
تو ایسے ہی لوگ بہشت میں جائیں گے وہاں بیحساب روزی
پائیں گے اور بھائیو تبلاؤ تو سہی (یہ کیا بات ہے) میں
تو تم کو (دوزخ کی آگ سے) چھڑانا چاہتا ہوں اور تم مجھ
کو دوزخ کی طرف بلا رہے ہو ف۷ تم مجھے اس
لیے بلاتے ہو کہ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا
انکار کروں۔ اور جس کو میں نہیں جانتا اس
کو خدا تبارک و تعالیٰ کا شریک بناؤں
ف۸ اور میں تم کو اس خدا تبارک و تعالیٰ کی
طرف بلاتا ہوں جو زبردست ہے بڑی بخشش

ف۱ یہ اشارہ ہے فرعون کی طرف وہ بھی مغرور اینٹھو تھا مہر لگا دینے سے مطلب یہ ہے کہ حق بات اس کے دل پر اثر نہیں کرتی ۱۲ ف۲ یعنے موسیٰ جو کہتا ہے کہ میرا خدا آسمان پر ہے ہو یا اسکا کہنا جھوٹ ہے آسمان پر کوئی خدا نہیں اگر ہے تو اس اونچے محل سے ضرور دکھلائی دیگا جو آسمان پر خدا ہونے کے منکر ہیں وہ بھی فرعون کے ہم مشرب ہیں باقی تمام اہلحدیث اور امام سب اسپر متفق ہیں کہ پروردگار عالم آسمان کے اوپر اپنے عرش پر ہے امام ابوالحسن اشعری جو اہل سنت کے پیشوا ہیں فرماتے ہیں کہ فرعون نے موسیٰ کی اسی بات کو جھٹلایا کہ انکا خدا تعالیٰ آسمان پر ہے ۱۲ ف۳ شیطان نے اسکی نظر میں برے کام یعنے شرک اور کفر اس واسطے اچھے کر دکھائے تھے ۱۲ ف۴ کیونکہ وہ تھا مکار وہ چاہتا تھا کہ لوگوں کو سچے خدا کا پوجا نہ کرنے دے اپنا پوجا کراتا رہے ایسے شخص کی تدبیر چل نہیں سکتی بلکہ ضرور ذلیل اور خوار ہوتا ہے اور اسکا جھوٹ اور فریب کھل جاتا ہے ف۵ بزرگوں کا قول ہے کہ اگر دنیا سونے کی ہوتی اور آخرت مٹی کی تب بھی آخرت بہتر ہوتی کیونکہ آخرت باقی ہے اور دنیا فانی ہے ۱۲ ف۶ میں تمکو توحید کی طرف بلاتا ہوں کہ تم کو جنت ملے دوزخ سے نجات ہو اور تم مجھے شرک میں پھنسانا چاہتے ہو جسکا انجام دوزخ ہے ۱۲ ف۷ یعنے جسکا شریک ہونے کی کوئی دلیل مجھ کو معلوم نہیں اسکو خدا تعالیٰ کا شریک بناؤں ۱۲ ف۸ فرعون تو مصر کا بادشاہ تھا وہ اتنا نادان نہیں ہو سکتا کہ محل پر چڑھ کر آسمان تک پہونچ جانے کی امید رکھے مگر یہ اس نے مسخرہ پن سے کہا اپنی قوم کے نادانوں کو تسلی دینے کے لیے کہ اگر موسیٰ علیہ السلام کا خدا آسمان پر ہے جیسے موسیٰ کہتا ہے تو شاید اس اونچے محل سے نظر پڑے بعضوں نے کہا فرعون خود بھی نادان تھا ۱۲

نمبر	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
			لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ۝ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۭ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْۗءُ الْعَذَابِ ۝ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۣ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝	والا بے شک تم جس کی طرف مجھ کو بلاتے ہو وہ جھوٹے معبود کی طرف وہ نہ دنیا میں (کسی کو) بلا سکتا ہے ف۱ اور نہ آخرت میں اور بے شک ہم کو (مرے پیچھے) اللہ تبارک و تعالیٰ کے پاس لوٹ کر جانا ہے اور بے شک جو لوگ حد سے بڑھ گئے ہیں ف۲ وہ دوزخی ہیں خیر اب جو میں تم سے کہہ رہا ہوں آگے چلکر اس کو یاد کرو گے ف۳ اور میں تو اپنا معاملہ خدا کے سپرد کرتا ہوں بے شک وہ (اپنے) بندوں کو دیکھ رہا ہے ف۴ آخر اللہ تعالیٰ نے اس ایماندار شخص کو تو ان کے بُرے مکروں سے بچا لیا ف۵ اور فرعون والوں پر بُرا عذاب الٹ پڑا ف۶ (ڈوبے تو سمندر میں لیکن) صبح اور شام ان کو (دوزخ کی) آگ دکھائی جاتی ہے ف۷ ف۸ اور جس دن قیامت برپا ہوگی ف۹ فرعون والوں کو سخت سے سخت عذاب میں لیجاؤ ف۱۰
۲۴	المؤمن	۶	۹۱ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ ۝ هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝	۹۱ اور ہم موسےٰ کو راہ دکھانے والی (کتاب) دے چکے ہیں اور بنی اسرائیل کو کتاب (توریت شریف) کا جو عقلمندوں کے لیے ہدایت اور نصیحت ہے وارث کر چکے ہیں۔
۰	حم السجدہ ۴۱	۶	۹۲ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝	۹۲ اور ہم تو اس قرآن سے پہلے موسیٰ کو کتاب دے چکے ہیں۔ پھر اس میں اختلاف ہوا ف۱ اور اگر تیرا مالک ایک بات نہ فرما چکا ہوتا ف۲ تو اب تک کب کا ان کا فیصلہ ہو چکا ہوتا (سب تباہ ہو جاتے) اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان کو قرآن میں شک در شک ہے ف۳
۲۵	الزخرف ۴۳	۵	۹۳ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ فَقَالَ اِنِّىْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ۝	۹۳ اور ہم تو موسیٰ کو اپنی نشانیاں دیکر فرعون اور اسکے سرداروں کی طرف بھیج چکے ہیں تو موسےٰ نے کہا میں اس کا بھیجا ہوا ہوں جو سارے جہان کا مالک ہے جب موسیٰ ہماری نشانیاں لے کر ان کے پاس پہونچا دیکھا تو وہ ہنسی میں اڑاتے ہیں ف۴ اور

علیاً نہ دنیا میں کسی کی دعا قبول کر سکتا ہے ۱۲ ف۲ کفر اور شرک میں بڑھ گئے ہیں ۱۲ ف۳ کسینی ہم کو نصیحت کی تھی ۱۲ ف۴ وہ خوب جانتا ہے کہ کون حق پر ہے اور کون ناحق پر ۱۲ ف۵ حضرت موسیٰ کے ساتھ وہ دریا سے پار ہو گیا ۱۲ ف۶ انکی بُری گت ہوئی سب کے سب سمندر میں ڈوب گئے ۱۲ ف۷ صحیحین میں حدیث ہے جب آدمی مرجاتا ہے تو صبح اور شام اسکا ٹھکانا اسکو بتلا دیا جاتا ہے بہشتی ہے تو بہشت میں دوزخی ہے تو دوزخ میں اور اس سے کہا جاتا ہے یہ قیامت میں جی اٹھنے کے بعد تیرا ٹھکانا ہے اس آیت سے قبر کا عذاب ثابت ہوتا ہے اور دوسری آیت اغرقوا فادخلوا نارا کا یہی مضمون ہے جو نوح علیہ السلام کی قوم میں وارد ہوئی ہے اور عذاب قبر کے باب میں اتنی حدیثیں وارد ہیں کہ انکا مضمون متواتر ہو گیا ہے اور امام سیوطی نے شرح الصدور میں انکو جمع کیا ہے اب جو کوئی عذاب قبر کا انکار کرے وہ بدعتی گمراہ ہے بلکہ اسپر کفر کا خوف ہے ۱۲ ف۸ یہ عذاب تو ان کے گڑنے سے قیامت تک ہوتا رہیگا ۱۲ ف۹ اسدن ہم فرشتوں کو حکم دینگے ۱۲ ف۱۰ حدیث میں ہے جو مسلمان ہو یا کافر جو کوئی نیکی کرے اسکو بدلا ملتا ہے لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ کافر کو کیا بدلا ملتا ہے آپ نے فرمایا اسکو دنیا میں دولت ملتی ہے تندرستی عطا ہوتی ہے اولاد عنایت ہوتی ہے پھر لوگوں نے عرض کیا آخرت میں اسکو کیا بدلہ ملیگا۔ آپ نے فرمایا آخرت کا عذاب بھی کوئی ہلکا کوئی سخت پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ویوم تقوم الساعۃ ادخلوا آل فرعون اشد العذاب صحیح حدیث میں ہے کہ سب سے ہلکا عذاب قیامت کے دن ابوطالب کو ہوگا انکو آگ کی دو جوتیاں پہنائی جائینگی جس سے انکا بھیجا پکتا رہے گا ۱۲ ف۱ کسی نے مانا کسی نے نہ مانا ایسا ہی قرآن کو بھی کوئی مانتے ہیں کوئی نہیں مانتے تو رنج کیوں کرتا ہے ۱۲ ف۲ حضرت موسیٰ اور انکے معجزوں پر ٹھٹھے مارنے ۱۲ ف۲ کہ قیامت میں انکا فیصلہ ہوگا ۱۲ ف۳ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں یہودیوں کو توریت میں شک در شک ہے مینے ایک شک تو اس میں کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اگر نہ ہو تو اس میں بھی شک ہے کیونکہ ایسا عمدہ کلام ایک ان پڑھ شخص کیونکر بنا سکتا ہے ۱۲

وَمَا نُرِيهِم مِّنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ
مِنْ أُخْتِهَا ۖ وَأَخَذْنَاهُم بِالْعَذَابِ
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ وَقَالُوا يَا أَيُّهَ
السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ
عِندَكَ إِنَّنَا لَمُهْتَدُونَ ۝ فَلَمَّا
كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِذَا
هُمْ يَنكُثُونَ ۝ وَنَادَىٰ فِرْعَوْنُ
فِي قَوْمِهِ قَالَ يَا قَوْمِ أَلَيْسَ لِي مُلْكُ
مِصْرَ وَهَٰذِهِ الْأَنْهَارُ تَجْرِي مِن
تَحْتِي ۖ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۝ أَمْ أَنَا
خَيْرٌ مِّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ مَهِينٌ
وَلَا يَكَادُ يُبِينُ ۝ فَلَوْلَا أُلْقِيَ عَلَيْهِ
أَسْوِرَةٌ مِّن ذَهَبٍ أَوْ جَاءَ مَعَهُ
الْمَلَائِكَةُ مُقْتَرِنِينَ ۝ فَاسْتَخَفَّ
قَوْمَهُ فَأَطَاعُوهُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا
قَوْمًا فَاسِقِينَ ۝ فَلَمَّا آسَفُونَا
انتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ ۝
فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا لِّلْآخِرِينَ ۝
۹۴ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ
وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ۝ أَنْ
أَدُّوا إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ ۖ إِنِّي لَكُمْ
رَسُولٌ أَمِينٌ ۝ وَأَن لَّا تَعْلُوا
عَلَى اللَّهِ ۖ إِنِّي آتِيكُم بِسُلْطَانٍ
مُّبِينٍ ۝ وَإِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي

۲۵ | ۴۴ الدخان | ا و ۲

ہم ان کو جو نشانی دکھلاتے تھے وہ پہلی نشانی سے (جس کو وہ
دیکھ چکے تھے) بڑھ کر ہوتی اور ہم نے ان کو عذاب میں دھر لیا
گا نٹھا اس لیے کہ وہ (اپنے کفر سے) باز آئیں ف ۱ اور جب ان پر
عذاب آتا تو کہتے او جادوگر تیرے مالک نے جس طرح تجھ سے عہد
کیا ہے ف۲ ہمارے لیے دعا کر (اگر عذاب اٹھ جائے گا تو) ہم بیشک
راہ پر آجائیں گے پھر جب ہم ان پر سے عذاب اٹھا لیتے تو وہ
اسی وقت اپنا اقرار توڑ ڈالتے ف۳ اور فرعون نے اپنے لوگوں
میں یہ منادی کرائی بھائیو کیا مصر کا بادشاہ میں نہیں ہوں
اور (تم دیکھتے ہو) نہریں میرے (محل کے) تلے پڑی بہ رہی ہیں
کیا تم کو سوجھتا نہیں ف۴ میں اس شخص سے (موسےٰ سے) جو
ذلیل (آدمی) ہے برابر بات نہیں کر سکتا (ان کی زبان میں
لکنت تھی کہیں) بہتر ہوں ف۵ (اگر وہ سچ مچ خدا کا بھیجا ہوا
ہے) تو اس پر سونے کے کنگن (آسمان سے) کیوں نہیں ڈالے
گئے یا خیر فرشتوں کو تو اکٹھا ہو کر اس کے ساتھ آنا تھا
ف۶ آخر فرعون نے (ایسی ایسی باتیں بنا کر) اپنی قوم کو پھسلا لیا (اُلو بنا لیا)
انہوں نے اسکا کہنا مان لیا (موسیٰ کا کہنا نہ سنا) بیشک وہ نافرمان (شریر)
لوگ تھے جب انہوں نے ہم کو غصہ دلایا ف۷ تو ہم نے ان سے بدلہ لیا ان سبکو
(سمندر میں) ڈبو دیا ف۸ اور ہم نے ان کو گئے گذرے کر دیا اور پچھلوں کے لیے عبرت بنا دیا
۹۴ اور ان (عرب کے کافروں) سے پہلے ہم فرعون کی قوم والوں کو جانچ چکے
ہیں اور انکے پاس عزت والا پیغمبر (موسےٰ) آچکا ہے (اس نے کہا) اللہ
تعالیٰ کے بندوں کو میرے حوالے کر دو میں (خدا کا) بھیجا ہوا اعتباری
تمہارے پاس آیا ہوں اور اللہ سے مت اینٹھو (شرارت نہ کرو) میں تم کو
ایک کھلی دلیل بتلاتا ہوں اور تم مجھ پر پتھراؤ کرو اس سے میں اپنے مالک
اور تمہارے مالک کی پناہ مانگتا ہوں ف۹ اور اگر تم میرا

ف۱ کہیں قحط پڑا کہیں طوفان کہیں ٹڈیاں کہیں جوئیں کہیں مینڈک کہیں خون یہ سب آفتیں ایک کے بعد ایک اس لیے آئیں کہ خواب غفلت سے بیدار ہوں شرک سے توبہ کریں سچے خدا کی طرف رجوع ہوں ۱۲ ف۲ کہ جب لوگ ایمان لے آئیں گے تو میں عذاب اٹھا لوں گا ۱۲ ف۳ موسیٰ کی ایک نہ سنتے اسی کفر پر قائم رہتے ۱۲ ف۴ موسیٰ ؑ ایک فقیر محتاج آدمی ہے اور میں اتنا بڑا بادشاہ سارے مصر کا حاکم میرے پاس پانی کی یہ کثرت ہے کہ مکان کے تلے نہریں بہ رہی ہیں ۱۲ ف۵ تو میرا کہا تم کو ماننا چاہیے یا اسکا ۱۲ ف۶ قبطیوں میں یہ رسم تھی کہ ان میں عزت والے مالدار لوگ ہاتھ میں سونے کے کنگن یا کڑے پہنا کرتے مطلب یہ ہے کہ نہ تو موسے علیہ السلام مالدار ہے اور نہ تجھ زور رکھتا ہے اگر فرشتوں کی فوج ساتھ ہوتی تو خیر زر نہیں زور ہی ہوتا ۱۲ ف۷ ہمارے پیغمبر کو جھٹلایا کسی طرح شرارت سے باز نہ آئے ۱۲ ف۸ یعنے آنیوالی قوموں کے لیے انکا واقعہ ایک عبرتناک قصہ رکھا حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو جو وہ چاہے عنایت کرے اور وہ گناہوں میں مصروف ہو تو یہ اللہ کا استدراج (یعنے مکر) ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ طاوس نے کہا میں عبداللہ کے پاس تھا ناگہانی موت کا ذکر آیا انہوں نے کہا مومن پر یہ تخفیف ہے اور کافروں کے لیے یہ حسرت ہے ۱۲ ف۹ فرعون نے حضرت موسےٰ کو ڈرایا کہ میں تجھ کو سنگسار کر ڈالوں گا یا گالیاں دونگا اسوقت حضرت موسیٰ ؑ نے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی ۱۲

وَرَبِّكُمْ أَنْ تَرْجُمُونِ ۝ وَإِنْ لَمْ تُؤْمِنُوا لِي فَاعْتَزِلُونِ ۝ فَدَعَا رَبَّهُ أَنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ مُجْرِمُونَ ۝ فَأَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا إِنَّكُمْ مُتَّبَعُونَ ۝ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۖ إِنَّهُمْ جُنْدٌ مُغْرَقُونَ ۝ كَمْ تَرَكُوا مِنْ جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝ وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ۝ وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ ۝ كَذَٰلِكَ ۖ وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا آخَرِينَ ۝ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ ۝ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝ مِنْ فِرْعَوْنَ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا مِنَ الْمُسْرِفِينَ ۝ وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝ وَآتَيْنَاهُمْ مِنَ الْآيَاتِ مَا فِيهِ بَلَاءٌ مُبِينٌ ۝

کہا نہیں مانتے تو خیر، مجھ سے الگ تو رہو ف آخر موسیٰ نے اپنے مالک سے دعا کی (پروردگار) یہ لوگ (بڑے) شریر لوگ ہیں (ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے کہدیا) تو راتوں رات میرے بندوں کو لیکر چلدے کیونکہ (فرعون کے لوگ) تمہارا پیچھا کریں گے (تو تم آگے بڑھ جاؤ) اور سمندر کو تھما ہوا چھوڑ دے ف کیونکہ یہ (فرعون کا) لشکر ڈبایا جائے گا ف یہ (فرعون کے) لوگ کتنے ہی باغ اور چشمے اور کھیت اور عمدہ مکانات اور آرام کے سامان جن میں مزے اڑاتے تھے چھوڑ مرے اس طرح (ہم نے ان کو نکالا) اور دوسرے لوگوں کو اس (سب سامان) کا وارث کر دیا ف اور ان پر نہ آسمان رویا نہ زمین روئی ف اور نہ ان کو (ذرا بھی) مہلت ملی ف اور ہم بنی اسرائیل کو فرعون کے ذلت دینے والے عذاب سے نجات دے چکے ہیں ف بے شک وہ اینٹھو (مغرور) حد سے بڑھا ہوا تھا۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو (ان کے زمانے میں) جان بوجھکر سارے جہان کے لوگوں پر بزرگی دی تھی اور ہم نے ان کو ایسی نشانیاں دی تھیں جن میں کھلا ہوا احسان تھا ف

٢٥ الجاثیہ ٤٥ ٢

٩٥ وَلَقَدْ آتَيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝ وَآتَيْنَاهُمْ بَيِّنَاتٍ مِنَ الْأَمْرِ ۖ فَمَا اخْتَلَفُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا

٩٥ اور ہم بنی اسرائیل کو کتاب (تورات شریف) اور حکمت اور نبوت دے چکے ہیں ف اور ہم نے ان کے کھانے کو عمدہ عمدہ چیزیں دیں ف اور (اپنے زمانے میں) ان کو سارے جہان کے لوگوں پر بزرگی دی ف اور دین کی باتیں کھولکر ان سے بیان کر دیں انہوں نے (حق بات کو) جان بوجھکر اس کے بعد آپس کی ضد سے اختلاف کیا بے شک (اے پیغمبر) تیرا مالک قیامت کے دن جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے رہے ان کا فیصلہ

ف یعنی میرے قتل کے درپے کیوں ہوتے ہو مجھے پڑا رہنے دو ۱۲ ف جب حضرت موسیٰ بنی اسرائیل سمیت سمندر سے پار ہو گئے تو انہوں نے یہ چاہا کہ اپنی عصا دوبارہ سمندر پر ماریں تاکہ سمندر مل جائے اور فرعون کے لوگ انکا پیچھا نہ کر سکیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ ابھی سمندر کو اسی حال پر رہنے دو ۱۲ ف آخر ایسا ہی ہوا فرعون لشکر سمیت اس میں گھسا اور جب سب سمندر میں آ گئے اس وقت سمندر مل گیا تمام ڈوب گئے ۱۲ ف جس ملک میں وہ غلامی کرتے تھے وہیں ساری جائداد کے مالک بن بیٹھے ۱۲ ف یعنے آسمان اور زمین کے لوگوں میں سے کسی نے ان کی تباہی پر افسوس نہیں کیا سدی نے کہا جب امام حسین رض شہید ہوئے تو آسمان ان پر رویا کئی دنوں تک سرخ رہا حدیث میں ہے کہ ہر ایک بندے کے آسمان پر دو دروازے ہیں ایک میں سے اسکا عمل چڑھتا ہے دوسرے میں سے اسکی روزی اترتی ہے جب وہ مر جاتا ہے تو دونوں دروازے اس پر روتے ہیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اور فرمایا کہ فرعون والوں نے کوئی نیک کام نہیں کیا تھا کہ انکے مرنے پر آسمان ان پر روتا ابن عباس نے کہا مومن کے لیے زمین چالیس دن تک روتی ہے ایک حدیث میں ہے کہ جو کوئی مسلمان مسافرت میں مر جاتا ہے اور وہاں اس پر رونے والا کوئی نہیں ہوتا تو آسمان اور زمین اس پر روتے ہیں اور کافر پر نہیں روتے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ۱۲ ف کہ توبہ کر لیتے بلکہ فوراً ان کو ڈبو دیے گئے ۱۲ ف وہ ذلت کا عذاب یہ تھا کہ فرعون بنی اسرائیل کے لڑکوں کو مار ڈالتا اور لڑکیوں کو لونڈیاں بناتا ۱۲ ف جیسے من اور سلویٰ وغیرہ یا انکے ایمان کی کڑی آزمائش تھی ۱۲ ف ان میں بہت سے پیغمبر گذرے ہیں ۱۲ ف من اور سلویٰ وغیرہ ۱۲ ف ابن عباس نے کہا اس زمانے میں بنی اسرائیل سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی قوم عزت والی نہ تھی ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۔	کرے گا ف
۲۶	الاحقاف ۴۶	۲	۹۶ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ	۹۶ حالانکہ قرآن سے پہلے موسیٰ کی کتاب اتر چکی ہے جو پیروی کے لائق اور رحمت تھی
"	"	۴	۹۷ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى	۹۷ ہم ایک کتاب سنکر آئے ہیں جو موسیٰ کے بعد اتری ہے ف
۲۷	الذّٰریٰت ۵۱	۲	۹۸ وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۔ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۔ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ۭ	۹۸ اور موسیٰ (پیغمبر) میں بھی ہمنے اپنی قدرت کی نشانی (چھوڑی) جب ہمنے اسکو کھلا ہوا معجزہ دیکر فرعون کی طرف بھیجا اُس نے اپنے لشکر سمیت منہ پھیر لیا (موسیٰ کا کہنا نہ سنا) اور کہنے لگا موسیٰ جادوگر ہے یا باولا ہے آخر ہمنے اس کو اس کے لشکر سمیت دھر پکڑا اور سمندر میں پھینک مارا اور وہ تھا ہی ملامت کے قابل ف
"	القمر ۵۴	۳	۹۹ وَلَقَدْ جَاۗءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۔ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ۔	۹۹ اور فرعون والوں (کے پاس) بھی ڈرانے والے (پیغمبر) آچکے انہوں نے ہماری سب نشانیوں کو جھٹلایا آخر ہمنے انکو اس طرح سے دھر پکڑا جیسے کوئی زبردست طاقت والا (ایک کمزور دشمن کو) پکڑتا ہے ف
"	الحدید ۵۷	۴	۱۰۰ لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۔	۱۰۰ اسلیے کہ کتاب والے (جو ایمان نہیں لائے) یہ سمجھ لیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل پر انکی کچھ نہیں چلتی اور فضل اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ جس کو چاہتا ہے سرفراز فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے ف
۲۸	الصف ۶۱	۱	۱۰۱ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۔	۱۰۱ اور (اے پیغمبر ان لوگوں کو وہ وقت یاد دلا) جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا بھائیو تم مجھ کو کیوں ستاتے ہو حالانکہ تم کو یقین ہو چکا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا تمہارے پاس آیا ہوں ف پھر جب وہ لوگ (موسیٰ کی قوم والے) ٹیڑھی چال چلے اللہ تعالیٰ نے بھی انکے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا ف اور اللہ بدکاروں کو راہ پر نہیں لگاتا ف
"	الجمعۃ ۶۲	۱	۱۰۲ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَاۗءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔	۱۰۲ (اے پیغمبر یہودیوں سے) کہدے یہودیو تم جو یہ سمجھتے ہو کہ سب لوگوں کو چھوڑ کر ہم ہی اللہ کے چہیتے (پیارے) ہیں اگر تم سچے ہو تو بھلا موت کی آرزو کرو ف اور یہ لوگ (یہودی) اپنے ان (برے) کاموں

ف۱ کہتے ہیں حق بات سے مراد حضرت یوشع کی نبوت ہے یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت بنی اسرائیل خوب پہچان گئے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہی پیغمبر ہیں جن کے آنے کی حضرت موسیٰ نے بشارت دی تھی مگر حسد اور عداوت اور ضد اور نفسانیت سے آپ کے مخالف بن گئے اور دنیا اور آخرت دونوں تباہ کیں ۱۲ ف انہوں نے انجیل مقدس کا ذکر نہیں کیا شاید اس لیے کہ انجیل کوئی علیحدہ کتاب نہیں ہے اس میں یہی حکم دیا گیا ہے کہ موسیٰ کی شریعت پر چلو کچھ اخلاقی نصیحتیں زیادہ ہیں کچھ مثالیں ۱۲ ف کمبخت خدائی کا دعوی کرتا تھا غریب بنی اسرائیل پر کیا کیا ظلم توڑتا تھا ۱۲ ف دم بھر میں اس کی نکال دیتا ہے ۱۲ ف اگر انکی کچھ چلتی ہوتی تو وہ بھی ایمان لاکر دوہرا ثواب حاصل کرتے ۱۲ ف تو چاہیے تھا مجھ کو آرام دیتا میری تعظیم کرتا نہ کہ ستاتا ۱۲ ف انکی سمجھ الٹی کر دی حق بات سے پھر گئے ۱۲ ف اس قصہ کا تعلق اگلے مضمون سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کو تسلی دی کہ تم جو جہاد کا حکم اتارا اور یہ لوگ اس حکم کے بجالانے میں پس و پیش کرتے ہیں تو اس سے رنجیدہ مت ہو حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ بھی اسی قسم کی تکلیفیں اپنی قوم والوں سے اٹھا چکے ہیں ۱۲ ف جب جانے کیونکہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کا چہیتا ہوگا وہ دنیا کی جھنجھٹ کو کیوں پسند کرنے لگا وہ تو دل سے یہی چاہے گا کہ کسی طرح دنیا سے چھٹے اور خدا تعالیٰ کے پاس جا کر مزے اڑائے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
			وَلَا يَتَمَنَّوْنَهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ	کی وجہ سے جو وہ کر چکے ہیں کبھی موت کی آرزو کرنے والے نہیں اور اللہ تعالیٰ گنہگاروں کو خوب جانتا ہے
۲۹	الحاقۃ ۶۹	۱	۱۰۳ وَجَاءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهُ وَالْمُؤْتَفِكَاتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝ فَعَصَوْا رَسُولَ رَبِّهِمْ فَأَخَذَهُمْ أَخْذَةً رَابِيَةً ۝	۱۰۳ اور فرعون اور اس سے پہلے کے لوگ اور الٹی ہوئی بستیوں والے (لوط کی قوم) نے گناہ کیے اور اپنے مالک کے پیغمبر کا کہنا نہ سنا آخر اس نے ان کو بھی سخت پکڑا
۲۹	المزمل ۷۳	۱	۱۰۴ إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ۝ فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا ۝	۱۰۴ (لوگو) جیسا پیغمبر ہم نے فرعون کی طرف بھیجا تھا ویسا ہی تمہارے پاس بھی ایک پیغمبر (یعنے حضرت محمدؐ کو) بھیجا ہے جو (قیامت کے دن) تم پر گواہی دیگا ف۱ تو فرعون نے اپنے پیغمبر کا کہنا نہ مانا آخر ہم نے اسکو بڑے وبال میں دھر پکڑا ف۲
۳۰	النازعات ۷۹	۱	۱۰۵ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ ۝ إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝ اذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ۝ فَقُلْ هَلْ لَكَ إِلَىٰ أَنْ تَزَكَّىٰ ۝ وَأَهْدِيَكَ إِلَىٰ رَبِّكَ فَتَخْشَىٰ ۝ فَأَرَاهُ الْآيَةَ الْكُبْرَىٰ ۝ فَكَذَّبَ وَعَصَىٰ ۝ ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعَىٰ ۝ فَحَشَرَ فَنَادَىٰ ۝ فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ ۝ فَأَخَذَهُ اللَّهُ نَكَالَ الْآخِرَةِ وَالْأُولَىٰ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِمَنْ يَخْشَىٰ ۝	۱۰۵ (اے پیغمبر) کیا تو نے موسیٰ کا قصہ سنا ہے ف۳ جب ان کو اس کے مالک نے طوی کے میدان میں آواز دی ف۴ (اے موسیٰ) فرعون کے پاس جا اس نے بہت سر اٹھا رکھا ہے ف۵ اس سے کہہ کیا تو یہ چاہتا ہے کہ سنور جائے ف۶ اور میں تجھ کو تیرے مالک (کی توحید) کا رستہ بتلاؤں پھر تو اس سے ڈرنے لگے ف۷ موسیٰؑ (گیا اور جا کر فرعون کو سمجھایا موسیٰؑ نے) اس کو بڑی نشانی (بھی) دکھلائی ف۸ لیکن اس نے (موسیٰؑ کو) جھٹلایا اور نہ مانا پھر مونہہ پھیر کر لگا (فساد کی) کوشش کرنے ف۹ اور لوگوں کو جمع کرکے ان کو پکار کر کہنے لگا میں تمہارا سب سے بڑا خدا ہوں ف۱۰ آخر اللہ تعالیٰ نے اس کو آخرت اور دنیا دونوں کے عذاب میں دھر پکڑا ف۱۱ بیشک جو شخص خدا سے ڈرتا ہے وہ اس قصہ سے نصیحت لیگا
۳۰	البروج ۸۵	۱	۱۰۶ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ۝ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ۝	۱۰۶ (اے پیغمبر) تجھ کو کیا اگلی (کافر) فوجوں فرعون اور ثمود کا قصہ پہونچا ہے ف۱۲
۳۰	الاعلیٰ ۸۷	۱	۱۰۷ إِنَّ هَٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ۝ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ ۝	۱۰۷ یہ مضمون اگلی (آسمانی) کتابوں میں یعنے ابراہیمؑ اور موسےؑ کے صحیفوں میں (بھی) موجود ہے ف۱۳
۳۰	الفجر ۸۹	۱	۱۰۸ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ۝ الَّذِينَ	۱۰۸ اور فرعون کے ساتھ (کیا کیا) جو میخوں والا تھا (فوجوں اور

ف۱ حضرت موسیٰؑ نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دی ہے اسمیں یہی فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ تمہارے بھائیوں میں سے میری طرح کا ایک پیغمبر پیدا کریگا یعنے صاحب شریعت اور صاحب کتاب جیسے حضرت موسیٰؑ کی شریعت میں بھی جہاد تھا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی جہاد کا حکم ہوا ف۲ ڈبو کر چھوڑا اس میں قریش کے کافروں کو تنبیہ ہے کہ تم بھی اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہنا نہیں مانتے تمہارا بھی ایکدن وہی حال ہونا ہے جو فرعون بیعون کا ہوا ف۳ اس سے غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دینا ہے کہ کافروں کی تکذیب اور انکار پر گھبرائیں نہیں موسیٰ علیہ السلام کو بھی یہی حالت پیش آچکا ہے ف۴ طوی اس میدان کا نام ہے جو مدینہ اور مصر کے بیچ میں ہے ف۵ خدائی کا دعوی کرنے لگا ہے ف۶ کفر اور شرک کی پلیدی سے پاک صاف ہو جائے ابن عباس نے کہا یعنے لا الہ الا اللہ کہدے ف۷ بندگان خدا پر ظلم چھوڑ دے عدل و انصاف کرنے لگے ف۸ عصا یا یدبیضا ف۹ ایسی تدبیروں کی فکر کرنے لگا جس سے موسیٰؑ کو زک ہو اور لوگ ان کا کہنا نہ سنیں ف۱۰ بتوں کو چھوٹا خدا اقرار دیا اور اپنے تئیں بڑا مانے جہالت اور سرکشی ف۱۱ آخرت میں دوزخ کا کندہ ہوگا اور دنیا میں ڈوب کر مرا اس آیت سے ان لوگوں کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں کہ فرعون پاک صاف ہو کر مرا ف۱۲ ضرور پہونچا ہے پیر کیوں گھبراتا ہے اللہ نے جیسا ان فوجوں کو غارت کر دیا مکہ کے کافروں کو بھی تباہ کریگا فرعون سے مراد فرعون اور اس کے ساتھ والے ہیں ف۱۳ ایک حدیث میں ہے کہ یہ سورت ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں سے لی گئی ہے یا ان کے صحیفوں میں موجود ہے ابوذرؓ نے کہا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں کتنی کتابیں اتاریں آپ نے فرمایا ایک سو چار کتابیں ف۱۴

			ملحوا فی البلاد ﴿١١﴾ فاکثروا فیھا الفساد ﴿١٢﴾ فصب علیھم ربک سوط عذاب ﴿١٣﴾	سرکشی کی (اا) ان لوگوں نے دنیا کے شہروں میں ہند مچا رکھا تھا اور ان میں بہت فساد پھیلا رکھا تھا ف۱ آخر ڈالے پیغمبر تیرے مالک نے ان پر عذاب کا کوڑا جھٹکا دیا ف۲
۳۰	البینۃ ۹۸	۱	۴ وما تفرق الذین اوتوا الکتب الا من بعد ما جاءتھم البینۃ ﴿٤﴾	اور کتاب والوں (جو پھوٹ گئے) کوئی اس پیغمبر پر ایمان لائے کوئی نہ لائے) تو یہ پھوٹ انہوں نے دلیل پہونچ جانے کے بعد ضد اور حسد سے کی ف۳
			قصۃ اسرائیل یعقوب ۶۰	باب ۶۰ حضرت یعقوب کا قصہ
۱	البقرۃ ۲	۱۶	۱ ام کنتم شھداء اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیہ ما تعبدون من بعدی قالوا نعبد الھک واله ابائک ابرھیم واسمعیل واسحق الھا واحدا ﴿١٣٣﴾ ونحن له مسلمون۔	۱ بھلا (یہودیو) کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب علیہ السلام مرنے لگے جب انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا تم میرے بعد کس کو پوجو گے انہوں نے کہا ہم تیرے اور تیرے باپ دادوں ابراہیمؑ اور اسمٰعیل اور اسحاق کے خدا کو پوجیں گے ایک ہی خدا ہے اور ہم اس کے فرماں بردار ہیں ف۴
			۶۱ قصۃ عیسٰی ومریم و زکریا ویحیی والرد علی النصارٰی	باب ۶۱ حضرت عیسےٰ اور مریم اور زکریا اور یحییٰ علیہم السلام کا ذکر اور نصاریٰ کا رد
۱	البقرۃ	۱۱	۱ واتینا عیسی ابن مریم البینت وایدنه بروح القدس	۱ اور ہمنے عیسیٰ بن مریمؑ کو کھلی نشانیاں دیں ف۵ اور اسکو ہمنے روح القدس سے مدد دی ف۶
۳	″	۳۳	۲ واتینا عیسی ابن مریم البینت وایدنه بروح	۲ اور ہم نے مریم علیہا السلام کے بیٹے عیسےٰ علیہ السلام کو کھلی کھلی نشانیاں دیں ف

ف۱ کفر اور گناہ ۱۲ ف۲ کوئی آندھی سے ہلاک ہوئے کوئی چنگھاڑ سے کوئی ڈبوئے گئے یہ دنیا کے عذاب تھے جو آخرت کے عذاب کے سامنے ایک کوڑے کی مار کیطرح ہلکے ہیں ۱۲ ف۳ یہ کہ واقعی ان کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیغمبری میں کوئی شبہ تھا وہ تو سب نشانیاں جو اگلی کتابوں میں آپ کا بیان کی گئی تھیں خوب جانتے تھے اور ان کے دل میں پورا یقین ہو گیا تھا کہ اخیر زمانہ کے پیغمبر جنکے آنیکا وعدہ اگلے پیغمبروں نے فرمایا تھا آپ ہی ہیں مگر حسد اور عناد کی مٹی خراب ہو اس حسد نے انکو کہیں کا نہ رکھا اور آپس میں پھوٹ پڑ گئی۔ بعضوں نے آپ کو مانا بعضوں نے نہ مانا ۱۲ ف۴ اسمٰعیل علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے چچا تھے مگر چچا بھی مثل باپ کی ہے یہ آیت اسوقت اتری جب یہودیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا آپ کو معلوم نہیں کہ یعقوب علیہ السلام نے مرتے وقت وصیت کی یہودی رہنے کی ۱۲ ف۵ مردے کو جلانا مادرزاد اندھے کو آنکھ دینا کوڑھی کو اچھا کر دینا ۱۲ ف۶ جبرائیل علیہ السلام سے یا اسم اعظم سے یا انجیل پاک سے ۱۲ ف مردے کو جلا دینا کوڑھی کو اچھا کر دینا اندھے مادرزاد کی آنکھیں روشن کر دینا ۱۲

٣ | اٰلِ عمران | ٤

الْقُدُسِ ط
٣٥ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّيْ
نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ
مِنِّيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝
فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ
وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا
وَضَعَتْ ۭ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ
وَاِنِّيْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَاِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا
بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝
فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّ
اَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا
زَكَرِيَّا ۭ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا
الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ
قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۭ قَالَتْ
هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ
مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ هُنَالِكَ
دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ
هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ
اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ ۝ فَنَادَتْهُ
الْمَلٰۗىِٕكَةُ وَهُوَ قَاۗىِٕمٌ يُّصَلِّيْ فِي
الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى
مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا
وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝
قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّ

اور روح القدس (جبرئیل) سے اسکی مدد کی ف
٣٥ (اے پیغمبر وہ وقت یاد کر) جب عمران کی بی بی (حنہ بنت فاقوذ)
نے (پروردگار سے) عرض کیا میرے مالک جو (بچہ) میرے پیٹ میں ہے
میں نے اس کو آزاد کر کے ف تیری نذر کر دیا اب میری یہ نذر قبول کر بے
شک تو سنتا جانتا ہے ف پھر (ایسا ہوا) اس نے بیٹی جنی تو کہنے لگی
مالک یہ تو میں نے بیٹی جنی اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا تھا جو وہ جنی تھی ف
اور بیٹا (جو اسکی مراد تھی) اس بیٹی کے برابر نہ تھا ف کہنے لگی میں نے
اس کا نام مریم رکھا اور اسکو اور اسکی اولاد کو مردود شیطان (کے
شر سے) تیری پناہ میں دیتی ہوں ف پھر اس کے مالک نے مریم کو
اچھی طرح (خوشی سے) قبول کر لیا اور خاص طور پر اسکو بڑھایا
ف اور اس کو زکریا کے سپرد کیا ف جب زکریا مریم کے پاس
حجرے میں جاتا تو وہاں کھانا (بن فصل کا میوہ) موجود پاتا ایک
دن زکریا نے پوچھا اے مریم یہ کھانا تیرے پاس کہاں سے آتا
ہے ف مریم نے جواب دیا اللہ تعالیٰ کے پاس سے آتا ہے بے شک اللہ
تعالیٰ جسکو چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے ف اسی جگہ (یا اسی
وقت جب حضرت) زکریا نے (یہ کرامت دیکھی تو) اپنے پروردگار
سے دعا کی ف مالک میرے مجھ کو بھی اپنی درگاہ سے نیک (اور
پاکیزہ) اولاد عنایت کر ف بے شک تو دعا سنتا ہے (اور قبول
کرتا ہے) پھر فرشتوں نے زکریا کو آواز دی وہ محراب میں کھڑا
نماز پڑھ رہا تھا بیشک خدا تعالیٰ تجھ کو (ایک فرزند) یحییٰ کی خوش
خبری دیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے کلمہ (عیسیٰ) کی تصدیق کریگا
اور (اپنی قوم کا) پیشوا ہوگا (حلیم اور بردبار) اور عورتوں سے
کچھ سروکار نہ رکھے گا اور پیغمبر ہوگا نیک بندہ زکریا نے
عرض کیا مالک میرا لڑکا کہاں سے ہوگا بڑھاپے نے تو مجھ کو

ف وہ ہمیشہ انکے ساتھ رہتے تھے [illegible] ف شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا اس امت میں دستور تھا کہ بعضے لڑکوں کو ماں باپ
اپنے حق سے آزاد کرتے تھے پھر تمام عمر ان کو دنیا کے کاموں میں نہ لگاتے وہ ہمیشہ گرجا میں رہتے اور دین کی خدمت اور مجاوری کرتے نصاریٰ میں اب بھی اسکا رواج ہے [illegible] اور عورتوں کو
نہ [illegible] ابن عباس نے کہا عمران کی بی بی نے یہ منت کی کہ انکا بچہ ہمیشہ گرجا میں رہے اور وہاں عبادت کیا کرے ف ایک قرات یوں ہے اور اللہ تو خوب جانتا ہے جو میں جنی اس صورت میں
یہ جملہ عمران کی بی بی کا کلام ہے ف یہ بیٹی لاکھوں بیٹوں سے افضل تھی حدیث میں ہے کہ حضرت مریم تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہیں انکے پیٹ سے اللہ تعالیٰ نے ایسے برگزیدہ پیغمبر کو پیدا کیا
یعنے حضرت عیسیٰ کو جنکا نام قیامت تک روشن رہیگا ف حق تعالیٰ نے عمران کی بی بی کی دعا قبول فرمائی حدیث میں ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسکو ہاتھ لگاتا ہے وہ [illegible]
ہوا پیدا ہوتا ہے مگر مریم اور انکے بیٹے (حضرت عیسیٰ) کو شیطان نے نہیں چھوا [illegible] ف یعنے اچھی شکل اور اچھی صورت کے ساتھ اور اپنی معرفت اور عبادت
میں مصروف کیا [illegible] حضرت مریم ایک دن میں اتنی بڑھتی تھیں جتنا دوسرا ایک سال میں بڑھتا ہے ف زکریا پیغمبر تھے حضرت سلیمان کی اولاد میں جب حضرت مریم کی ماں انکو بیت
المقدس کے مجاوروں کے پاس لیکر گئیں تو پہلے انہوں نے عذر کیا کہ لڑکی کو رکھنے کا دستور نہیں اگر ہوتا تو ہم قبول کرتے حضرت مریم کی والدہ نے اپنا خواب ان سے بیان کیا کہ حق تعالیٰ نے
اس لڑکی کو قبول فرمایا [illegible] کا حکم دیا ہے تب انہوں نے منظور کیا [illegible] حضرت مریم بڑی شریف زادی تھیں [illegible] ہر ایک کہتا تھا میں اس لڑکی کو پالونگا [illegible]
نے کہا میں زیادہ حقدار ہوں [illegible] آخر حضرت زکریا [illegible] جانب [illegible] حضرت زکریا
[illegible]

۳ | آل عمران | ۵

قَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ
كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۝ قَالَ
رَبِّ اجْعَلْ لِّيْۤ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا
تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ
وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ
وَالْاِبْكَارِ ۝
۱۳ وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ
اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ
عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ
لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ
الرّٰكِعِيْنَ ۝ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ
نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ
اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ
مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ
اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ
يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ
مِّنْهُ ۖۗ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ
مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۙ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ
فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝
قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّ
لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ
اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰۤى
اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝

لے ڈالا اور میری عورت بانجھ فرمایا اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسی طرح
جو چاہے سو کرتا ہے ف۱ زکریا نے عرض کیا مالک میرے لیے ایک
نشانی مقرر کر دے ف۲ فرمایا نشانی یہ ہے کہ تو تین دن تک لوگوں
سے (دنیا کی بات) نہ کرے گا مگر اشارے سے (ہاتھ یا ابرو کے)
ف۳ اور (ان دنوں میں) اللہ تعالیٰ کی یاد بہت کر اور صبح اور شام
نماز پڑھتا رہ
۱۳ اور اے پیغمبر وہ وقت یاد کر جب فرشتوں نے کہا اے مریم
بے شک اللہ تعالیٰ نے تجھ کو پسند کیا ف۴ اور تجھ کو پاک کیا اور سارے جہان
کی عورتوں میں تجھ کو چن لیا (بیٹے کی پیدائش کے لیے خاص کیا)
اے مریم اپنے پروردگار کے سامنے (دیر تک باادب سے) کھڑی
رہ اور سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر ف۵ یہ
غیب کی خبریں ہیں جو ہم تجھ کو بھیجتے ہیں ف۶ اور تو ان کے پاس
اس وقت نہ تھا جب وہ اپنے اپنے قلم ڈال رہے تھے کون مریم کو
پالے پوسے تو اس وقت ان کے پاس تھا جب وہ جھگڑ رہے تھے ف۷ اے
پیغمبر وہ وقت یاد کر جب فرشتوں نے کہا اے مریم اللہ تجھ کو اپنے
ایک کلمہ کی خوشخبری دیتا ہے اس کا نام مسیح ہو گا ف۸ عیسیٰ بن
مریم دنیا اور آخرت میں بڑے مرتبے والا اور مقرب بندوں میں
سے اور (دودھ پیتے میں) ماں کی گود میں (یا جھولے میں) اور
بڑا ہو کر لوگوں سے بات کرے گا اور نیک بندوں میں سے ہو گا ف۹
مریم نے عرض کیا مالک میرا بچہ کیسے ہو گا مجھ کو تو کسی مرد نے ہاتھ
تک نہیں لگایا فرمایا اسی طرح اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے
ف۱۰ وہ جب کسی کام کا حکم دیتا ہے تو فرما دیتا ہے ہو جا وہ ہو جاتا
ہے ف۱۱ اور اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو ف۱۲ لکھنا (یا آسمانی
کتابیں) اور حکمت (عقل و فہم) اور توریت اور انجیل

ف۱ حضرت زکریا ۹۹ یا ۹۲ یا ایک سو بیس برس کے تھے ان کی جورو اٹھانوے برس کی تھیں اس پر بانجھ بھی پہلے انکو تعجب ہوا کہ ایسی حالت میں اولاد کیسے ہو گی اور گو فرزند کی خوشخبری انکو حضرت جبرائیل نے دی تھی لیکن حضرت زکریا نے پھر توجہ اپنے مالک ہی کی طرف کی اور اسی سے عرض کیا۔ ف۲ جس سے میں پہچان لوں کہ حمل رہ گیا ۱۲ ف۳ مطلب یہ ہے کہ خدا کی قدرت سے جب تیری بی بی کو حمل رہیگا تو تیری زبان دنیا کی باتوں سے بند ہو جائیگی اگر تو دنیا کی کوئی بات کرنا چاہے گا تو ہاتھ یا ابرو کے اشارے سے کر سکیگا البتہ ذکر الٰہی کے لیے زبان کھلی رہیگی ف۴ شیطانی خیالات اور وسوسوں یا حیض و نفاس یا گناہ یا مرد کی صحبت سے ۱۲ ف۵ یعنی جماعت کے ساتھ نماز پڑھا کر جیسے ہیں جب حضرت مریم کو یہ حکم ہوا تو آپ نماز میں اتنی دیر تک کھڑی رہیں کہ پاؤں سوج گئے اور ان میں سے پیپ اور لہو نکلا ایک حدیث میں ہے کہ سب سے بہتر عورت مریم اور خدیجہ ہیں ۱۲ ف۶ یعنی وحی سے تجھ کو یہ خبریں معلوم ہوتی ہیں اور کسی سے بزرگوں نے جب حضرت مریم کی ماں کا خواب سنا تو سب چاہنے لگے کہ ہم مریم کو پالیں اس میں جھگڑا ہوا آخر فیصلہ یوں قرار پایا کہ اپنے اپنے قلم جس سے توریت لکھتے تھے دریا میں پھینکو جس کا قلم نہ بہے اور تھم جاوے وہ مریم کو پالے سب نے اپنے قلم دریا میں ڈال دیا وہ سب بہ گئے حضرت زکریا کا قلم اپنی جگہ پر ٹھہر رہا جب مریم کا پالنا انکے متعلق کیا گیا ف۸ حضرت عیسیٰ اللہ تعالیٰ کا کلمہ یعنی اس کے حکم سے بن باپ کے پیدا ہوئے دنیا اور آخرت میں مرتبے والے ہیں دنیا میں پیغمبری کا مرتبہ اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے مقرب رہیں گے حضرت عیسیٰ کو مسیح فرمایا کیونکہ وہ ساری عمر زمین میں پھرا کیے ایک جگہ نہیں رہے یا اس لیے کہ وہ جس پر ہاتھ پھیر دیتے اچھا ہو جاتا ۱۲

باقی در ضمیمہ

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ
التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَرَسُوْلًا
اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّيْ قَدْ
جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّيْٓ
اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ
الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا
بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ
وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ
وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ
وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ
يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ
بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَ
جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۣ قف
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۔ اِنَّ اللّٰهَ
رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا
صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۔ فَلَمَّآ اَحَسَّ
عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ
اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ
نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ
وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۔ رَبَّنَآ
اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ
فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۔ وَمَكَرُوْا

سکھلاوے گا ف۱ وہ بنی اسرائیل کی طرف (اللہ کا) رسول ہوگا
ف۲ میں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانی لیکر
آیا ہوں میں مٹی کا ایک پتلا چڑیا کی شکل پر بناتا ہوں پھر اس پر پھونک
مارتا ہوں اور خدائی قدرت سے اڑنے لگتا ہے اور اللہ تعالے
کے حکم سے مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو بھلا چنگا کر دیتا ہوں
اور مردے کو جلا دیتا ہوں اور تم جو کھا کر آؤ اور جو اپنے گھر
میں رکھ چھوڑو وہ سب میں تم کو بتا دیتا ہوں اگر تم
میں ایمان ہے تو یہ بڑی نشانی ہے تمہارے لیے ف۳ اور توریت
کو جو مجھ سے پہلے اتری تھی سچ بتاتا ہوں اور میں اس
لیے آیا کہ بعضی چیزیں جو ف۴ تم پر حرام ہوگئی تھیں ان
کو (خدا کے حکم سے) تم پر حلال کر دوں اور میں تمہارے
مالک کی طرف سے تمہارے پاس نشانی لیکر آیا ہوں ف۵ تو
اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو ف۶ بے شک اللہ تعالے
میرا مالک ہے اور تمہارا بھی مالک ہے اسی کا پوجا
کرو یہی سیدھا رستہ ہے ف۷ جب حضرت عیسی
علیہ السلام نے دیکھا یہودی (کسی طرح) نہیں مانتے
(اور ان کے قتل پر مستعد ہیں)، تو کہنے لگا اللہ
تعالی کی راہ میں کون میرا مددگار ہوتا ہے حواری کہنے
لگے ہم اللہ تعالے کے مددگار ہیں اللہ پر ایمان
لائے۔ اور تو گواہ رہ کہ ہم (اس کے) تابعدار
ہیں ف۸ مالک ہمارے جو کتاب تو نے اتاری
(یعنے انجیل شریف) اس پر ہم ایمان لائے
اور تیرے رسول (یعنے حضرت عیسے) کے ہم تابع ہوئے تو
ہمکو ان لوگوں میں لکھ لے جو گواہ ہیں ف۹ اور انہوں نے ف۱۰ داؤں کیا

ف۱ حضرت عیسے نہایت خوشنویس تھے اور اللہ تعالی نے اپنی قدرت کاملہ سے ان کو تمام اگلی آسمانی کتابیں جیسے توریت و زبور و حضرت شعیا کے صحیفے وغیرہ گویا حفظ کرا دیئے تھے
جب بڑے بڑے یہودی مولویوں سے بحث ہوتی تو آپ انہی کی کتابوں سے انکو قائل کر دیتے وہ حیران اور لاجواب ہو جاتے ۔ ف۲ بنی اسرائیل کے پچھلے رسول ہوتے تھے
اور اخیر رسول عیسیٰ ہوئے وہ کہیگا میں تمہارے پاس الخ ۔ ف۳ ابن عباس رض نے کہا حضرت عیسیٰ نے چار مردوں کو جلایا عازر کو اور ایک بڑھیا کے بیٹے کو اور
عاشر کی بیٹی کو اور سام بن نوح کو اور سب زندہ رہے اور انکی اولاد ہوئی سوا سام کے ۔ ف۴ تمہاری شرارت کی وجہ سے ۔ ف۵ میرا دعوی بے دلیل نہیں ہے ۔ ف۶ یہودیوں
پر اللہ تعالی نے چربی حرام کر دی تھی اسیطرح اونٹ کا گوشت اللہ تعالی نے حضرت عیسیٰ کو بھیجکر یہ سختیاں ان پر سے اٹھا لینا چاہا ۔ باقی اکثر باتوں میں حضرت عیسیٰ توریت
شریف پر چلتے تھے ۔ ف۷ اب تک انجیل میں یہ مضمون موجود ہے حضرت عیسیٰ نے فرمایا اللہ تو میرا بھی مالک ہے اور تمہارا بھی مالک ہے اور کئی جگہ صاف صاف بیان
فرما دیا ہے کہ اللہ تعالی ایک ہے اسکا کوئی شریک نہیں ہے اور تمام پیغمبروں نے حضرت آدم ع سے لیکر حضرت محمد ص تک اس امر پر اتفاق کیا ہے ۔ ف۸ حواری کے
معنے مددگار ۔ اصل میں یہ لوگ مچھلی پکڑنے والے تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے فرمایا میرے ساتھ ہو جاؤ میں تم کو آدمیوں کا شکار کرنا بتلا دوں [illegible]
وغیرہ چھوڑ کر ساتھ ہو لیے ۔ ف۹ تیری وحدانیت کے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیغمبری کے ۔ ف۱۰ یعنے یہودیوں نے جو حضرت عیسیٰ کے دشمن تھے ۔

۳ آلِ عمران ۶

وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۔
ش اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ
وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ
اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ
فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ
تَخْتَلِفُوْنَ ۔ فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ
مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۔ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ
اُجُوْرَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ
الظّٰلِمِيْنَ ۔ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ
مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۔
اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ
اٰدَمَ ۭ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ
لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۔ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ
فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۔ فَمَنْ
حَاۗجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَكَ
مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ
اَبْنَاۗءَنَا وَاَبْنَاۗءَكُمْ وَنِسَاۗءَنَا
وَنِسَاۗءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۣ
ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ

ف اور اللہ نے (بھی) داؤں کیا اور اللہ سب سے بہتر داؤں کرنے والا ہے ف۲ ش اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ میں تجھے (وقت پر اپنی موت سے ماروں گا (یہ یہودی تجھے نہیں مار سکتے) اور اپنے پاس تجھ کو اٹھا لونگا اور کافروں (کی گندی صحبت سے) پاک کردوں گا ف۳ اور جن لوگوں نے تیری پیروی کی ہے میں ان کو (تیرے) نہ ماننے والوں (یعنے یہود) پر قیامت تک غالب رکھوں گا پھر تم سب کو ہمارے پاس لوٹ آنا ہے ف۴ میں جن باتوں میں تم (دنیا میں) اختلاف کرتے تھے ان کا فیصلہ کردوں گا پھر جن لوگوں نے تجھ کو نہ مانا ان کو میں دنیا اور آخرت میں سخت عذاب کرونگا اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا ف اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے ان کو (قیامت کے دن) پوری مزدوری ملے گی اور اللہ تعالےٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتا (تو خود کاہے کو ظلم کرنے لگا) یہ آیتیں اور حکمت بھری باتیں ہم تجھ کو پڑھ کر سناتے ہیں بے شک عیسیٰ (علیہ السلام) کی مثال اللہ کے نزدیک ایسی ہے جیسے آدم ؑ کی (بلکہ) اس سے بھی کم) اللہ تعالےٰ نے آدم ؑ کا پتلہ مٹی سے بنایا پھر اس سے کہا آدم ہوجا وہ آدم بن گیا یہ بات (یعنے عیسیٰ ؑ کا بن باپ خدا کے حکم سے پیدا ہونا) حق ہے تیرے مالک کی طرف سے تو شک کرنے والوں میں مت ہو پھر جب تجھ کو عیسیٰ کا حال معلوم ہوچکا اب بھی کوئی تجھ سے اس کے بارے میں جھگڑے تو کہہ دے آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنی ذاتوں سے شریک ہوں تم اپنی ذاتوں سے پھر خدا تعالےٰ کے سامنے گڑگڑائیں (روئیں اور عاجزی

ہے یہودیوں نے یہ چاہا کہ جب ایک بار رات کو آپ کو پکڑ لیں اور قتل کریں چنانچہ اسی لیے یہودا اسکریوطی کو بلایا اور رات کو کئی سو آدمی لاٹھیاں اور تلواریں لیکر گئے۔ ف۲ اللہ تعالیٰ کی شان بہت بڑی ہے داؤں اور مکر اس کی شان کے لائق نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ ان کے داؤں کا الٹا بدلہ دیا کہ یہ بھی یاد کریں گے اور مجازاً داؤں کے بدل کو بھی داؤں کہدیا جیسے سورہ بقرہ کے دوسرے رکوع میں گذرا ف۳ انجیل شریف میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو معلوم ہوگیا تھا کہ وہ ظالم یہودیوں کے ہاتھ میں گرفتار ہونگے اور ان کے ہاتھ قتل ہونگے تو آپ نے بڑی عاجزی کے ساتھ دعا کی شروع کی اے خدا اگر ہوسکے تو یہ پیالہ مجھ سے پھیر دے حقتعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور آپ کو تسلی دی کہ تم اطمینان رکھو تم اپنی موت سے مروگے یہودی تمہارا کچھ نہیں کرسکتے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے زندہ اور صحیح سلامت آسمان پر بلا لیا صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ آپ قیامت کے قریب پھر آسمان سے اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے [illegible] بعض سات برس کہتے ہیں بعض چالیس برس زندہ رہیں گے پھر اپنی موت سے مرینگے اور مسلمان آپ کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے غرض اہل اسلام میں سے کوئی اس بات کا قائل نہیں ہوا کہ حضرت عیسیٰ مر گئے اور صحیح حدیثیں جن پر تمام مسلمانوں نے اتفاق کیا ہے اس پر دلالت کرتی ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں اور قیامت کے قریب بیت المقدس میں اتریں گے ایک طرف ان کے جبرئیل ہونگے اور دوسری طرف میکائیل اور دجال کو [illegible] کے پاس اس کو قتل کریں گے اور اگر متوفیک کا معنے یہی [illegible] تب بھی یہ نہیں ثابت ہوتا کہ حضرت عیسیٰ مر گئے کیونکہ اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے [illegible] [illegible] البتہ اگر [illegible] تو یہ مطلب نکالا [illegible] آسمان پر اٹھا لئے جانے سے پہلے ہوا [illegible] اور افسوس ہے ان لوگوں پر جو احادیث صحیحہ اور مسلمانوں کے [illegible] [illegible] حضرت عیسیٰ [illegible] مسلمان کیا [illegible] بالاتفاق اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ [illegible] [illegible] [illegible]

پارہ	سورۃ	رکوع		
			عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝	سے دعا کریں اور جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت بھیجیں ف بیشک یہی قصے ف سچ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور بے شک اللہ تعالیٰ ہی زبردست ہے حکمت والا ف اسپر بھی اگر یہ نہ مانیں ت تو اللہ تعالیٰ (دین) بگاڑنے والوں کو خوب جانتا ہے
٦	النساء	٢٢	ك بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۝ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝	ك حالانکہ ف اللہ تعالیٰ نے کفر کی وجہ سے انپر مہر کردی ف وہ ایمان نہ لائیں گے مگر تھوڑے ث اور اسوجہ سے بھی ہمنے ان پر لعنت کی کہ انہوں نے انکار کیا (حضرت عیسیٰ کا) اور بی بی مریم پر بڑا طوفان جوڑا ف اور کہنے لگے ہم نے مسیح عیسی بن مریم کو جو (اپنی ہمیں اللہ تعالیٰ کا رسول (کہتا) تھا مار ڈالا ف حالانکہ نہ اس کو مار ڈالا نہ سولی دی لیکن ان کو شبہ پڑگیا ف اور جو لوگ اس میں (عیسے کے مقدمہ میں) اختلاف کر رہے تھے وہ خود شک میں تھے ف ان کو کوئی یقین نہ تھا ف مگر اٹکل پر چلتے تھے (یا چلتے ہیں) اور (سچی بات تو یہ ہے) کہ ان یہودیوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا یہ یقین ہے ف بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسکو اپنے پاس اٹھا لیا ف اور اللہ تعالیٰ زبردست ہے حکمت والا اور کوئی کتاب والا ایسا نہیں جو عیسےؑ کے مرنے سے پہلے اسپر ایمان لائے ف اور عیسی قیامت کے دن انپر گواہ ہوگا
″	″	٢٣	ك يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۡ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ڟ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ۭ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ	ك کتاب والو! دین (کی باتوں) میں حد سے نہ بڑھو ف اور اللہ تعالیٰ پر وہی بات کہو جو سچ ہے سچ تو یہی ہے کہ مریم کا بیٹا عیسے مسیح اللہ تعالیٰ کا پیغمبر تھا اور اسکا کلام تھا جو مریم تک اس نے پہونچا دیا ف اور اسکی روح تھا ف تو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لاؤ اور تین خدا نہ کہو ف اس سے باز آؤ یہ تمہارے حق میں بہتر ہوگا ف
٦	″	٢٤	ك لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ	ك عیسی مسیح اللہ کا بندہ ہونے سے کبھی برا نہیں ماننے کا

ف اسکو مباہلہ کہتے ہیں جبکوئی شخص کج بحثی سے باز نہ آوے اور کسی طرح نہ مانے تو یہ آخری طریقہ ہے ہوا یہ تھا کہ نجران کے نصاری حضرت عیسیؑ کے مقدمہ میں بحث کرتے رہے اور حق بات کو نہ سنا کوئی کہتا تھا وہ خدا ہیں کوئی کہتا تھا خدا کے فرزند ہیں کوئی کہتا تھا تین میں کے ایک ہیں (عیسی اس زمانہ کے نصاری کہتے ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجبور ہوکر ان سے کہا اچھا اگر کل ہم تم اپنی عورتوں اور اولاد سمیت ایک میدان میں نکلیں اور مباہلہ کریں سچ اور جھوٹ کھل جاویگا کیونکہ جھوٹے پر اللہ تعالیٰ کا عذاب اتریگا نصاری بھی اسپر راضی ہوگئے دوسرے دن آپ صلعم حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہ اور دونو شاہزادوں امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کو لیکر نکلے نصاری ڈر گئے اور مباہلہ کیلیے نہ آئے آنحضرت نے فرمایا قسم خدا کی اگر وہ آتے تو آسمان سے انپر آگ برستی جابرؓ نے کہا اپنی ذاتوں سے مراد آنحضرت صلعم اور حضرت علی ہیں اور بیٹوں سے امام حسنؓ اور حسینؓ ہیں گو وہ نواسے تھے مگر آنحضرت صلعم نے انکو اپنا بیٹا فرمایا ایک روایت میں ہے کہ جب آنحضرت صلعم نکلے تو نصاری کہنے لگے ہم مشورہ کرلیں پھر انمیں ایک بوڑھا شخص تھا اس نے کہا خدا کے واسطے مباہلہ مت کرو جس قوم نے پیغمبر سے مباہلہ کیا وہ تباہ ہوگئی ان میں کا چھوٹا بڑا کوئی نہ رہا اور میں دیکھ رہا ہوں یہ منہ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی اہل بیت اگر پہاڑ کیلیے دعا کریں تو وہ ٹل جاویگا آخر وہ جزیہ پر راضی ہوگئے ۔ ف جو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ اور مریم کے بیان کیے ہیں ف یعنے پیغمبر نے جسکو تسلیم کیا ہے اور کسی نے اسمیں اختلاف نہیں کیا اسی طرح ہر ایک آسمانی کتاب میں جگہ جگہ اسکا ذکر موجود ہے ف اور توحید الہی کو تسلیم نہ کریں ف خلاف ولاف کرنے سے یعنے عہد کو توڑنے سے ف ان پر لعنت کردی ف یعنے بہت تھوڑے جیسے چند لوگ ایمان لاویں تو لاویں اکثر کافر رہینگے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انپر لعنت کردی ہے ایسا ہی ہوا عبداللہ بن سلام اور انکے چند ساتھیوں کے سوا تمام یہودی آنحضرت کے مخالف رہے ف کہنے لگے معاذ اللہ حضرت مریم نے زنا کرایا اور اسوجہ سے انکو منگیتر یوسف نجار نے انکو چھوڑ دیا بعض یہ کہنے لگے کہ خود یوسف نے ان سے زنا کی اور حضرت عیسیٰ اسی کے بیٹے ہیں ف باقی در صفحہ

پارہ	سورہ	رکوع		
			عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ۝	اور (نہ خدا کے) نزدیک والے فرشتے (برا مانیں گے) اور جو خدا کی بندگی میں شرم کرے (اس سے کنیلٹے) اور اپنے تئیں بڑا سمجھے تو خدا ان سب کو اپنے پاس اکٹھا کرنے والا ہے
٦	المآئدۃ	٣	۹ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ	۹ بے شک وہ لوگ تو کافر ہو گئے جو کہتے ہیں مریم کا بیٹا مسیح وہی خدا ہے ف (اے پیغمبر) کہدے اگر اللہ تعالےٰ مریم کے بیٹے مسیح اور اس کی ماں اور زمین پر جتنے لوگ ہیں سب کو تباہ کرنا چاہے تو اس کے سامنے کس کی کچھ چل سکتی ہے ف۲
״	״	״	۱۰ وَقَفَّيْنَا عَلٰٓي اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ؕ	۱۰ پھر بعد کو ہم نے اُن ہی پیغمبروں کے ف۳ قدم بقدم مریم کے بیٹے عیسٰیؑ کو بھیجا وہ تورات کو سچ بتاتا تھا جو اس کے پہلے آئی تھی اور ہم نے اس کو انجیل دی جس میں ہدایت اور روشنی ہے اور اگلی کتاب توریت کو سچ بتاتی ہے اور (خدا تعالےٰ سے) ڈرنے والوں کو راہ دکھلاتی ہے اور نصیحت کرتی ہے ف۴
״	״	۱۰	۱۱ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ؕ	۱۱ بے شک وہ لوگ تو کافر ہو چکے جو کہتے ہیں مریم کا بیٹا مسیح وہی خدا ہے اور مسیح (مریم کے بیٹے) نے (خود یوں) کہا ہے اے بنی اسرائیل اللہ تعالےٰ کو پوجو جو میرا بھی مالک ہے اور تمہارا بھی مالک ہے ف۵
״	״	״	۱۲ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ	۱۲ بے شک وہ لوگ تو کافر ہو چکے جو کہتے ہیں اللہ تین میں کا ایک ہے ف۶ حالانکہ ایک خدا کے سوا اور کوئی سچا معبود نہیں ہے اور اگر ایسا کہنے سے یہ لوگ باز نہ آئیں گے ف۷ تو ان میں سے (اہل کتاب میں سے) جو (تین خدا کہکر) کافر ہوئے انکو تکلیف کا عذاب ہوگا ف۸ کیا ف۹ خدا کے آگے (تثلیث سے) توبہ نہیں کرتے اور اپنا گناہ اس سے نہیں بخشواتے

ف نصاریٰ میں ایک یعقوبیہ اور ملکانیہ فرقہ ہے وہی یہی کہتا ہے بعضوں نے کہا کل نصاریٰ اس کے قائل ہیں کیونکہ وہ حضرت عیسےٰ کو خدا کا جز بتلاتے ہیں کہتے ہیں کہ باپ بیٹا روح القدس تینوں ملکر خدا ہیں اس آیت سے ان لوگوں کو سبق لینا چاہیے جو ہر چیز کو معاذ اللہ خدا کہتے ہیں اور عابد اور معبود اور خدا اور مخلوق میں فرق نہیں کرتے گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی ما عتراب و رب الارباب ۱۲ ف۲ کسی کی کچھ نہیں چل سکتی وہ مالک ہے اس کو سب قدرت ہے جو چاہے سو کرے سب اس کے غلام اور بندے ہیں مجال نہیں کہ اسکی مرضی کے خلاف چوں کر سکیں اگر وہ چاہے تو ایک آن میں سب کو فنا کر دے اگر عیسیٰ خدا ہوتے تو کم سے کم اپنے تئیں تو بچا سکتے اسکے بعد اپنی ماں کو تو بچا سکتے کیونکہ ان تمام لوگوں سے زیادہ عزیز ہوتی ہے پھر جو اپنے تئیں نہ بچا سکے نہ اپنی ماں کو وہ اور لوگوں کو کیا بچا وے گا اور وہ خدا کیونکر ہوگا ۱۲ ف۳ جو بنی اسرائیل میں آئے تھے ۱۲ ف۴ یعنے برے کاموں سے انکو روکتی ہے اب تک انجیل میں یہ اثر باقی ہے گو نصاریٰ نے اس میں بہت کچھ تحریف اور تبدیل کر دی ہے ۱۲ ف۵ چنانچہ مشہور انجیل یوحنا کے بیسویں باب کی ۱۷ آیت میں یہ ہے کہ میرے بھائیوں کے پاس جا اور ان سے کہو کہ میں اوپر اپنے باپ اور تمہارے باپ پاس اور اپنے خدا اور تمہارے خدا پاس جاتا ہوں دوسری آیت میں ہے کہ ایک خدا واحد برحق ہے ۱۲ ف۶ جیسے اس وقت کے نصاریٰ یہی کہتے ہیں ۱۲ ف۷ اور توحید اختیار نہ کریں گے جسکے لیے تمام پیغمبروں نے ایک ان نصیحت کی ہے ۱۲ ف۸ شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا نصاریٰ میں دو قول ہیں بعضے کہتے ہیں اللہ یہی ہے جو حضرت مسیح کی صورت لیکر دنیا میں آیا تھا اور بعضے کہتے ہیں تین جز ہو گیا ایک اللہ ایک روح القدس ایک مسیح یہ دونوں قول صریح کفر ہیں لکھے ۱۲ ف۹ اس قدر ڈرانے پر بھی ۱۲

۷ المائدۃ ۱۵

رَّحِيمٌ ۔ مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۚ وَأُمُّهُ
صِدِّيقَةٌ ۖ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ۗ
انْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ
انْظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۔ قُلْ أَتَعْبُدُونَ
مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا
وَلَا نَفْعًا ۚ وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
۱۳ إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ
نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَالِدَتِكَ ۔ إِذْ
أَيَّدْتُكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ
النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۖ وَإِذْ عَلَّمْتُكَ
الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ ۖ
وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ
بِإِذْنِي فَتَنْفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا
بِإِذْنِي ۖ وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ
بِإِذْنِي ۖ وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِي ۖ
وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَنْكَ
إِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالَ الَّذِينَ
كَفَرُوا مِنْهُمْ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ
مُبِينٌ ۔ وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ
أَنْ آمِنُوا بِي وَبِرَسُولِي ۖ قَالُوا آمَنَّا
وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ ۔ إِذْ قَالَ
الْحَوَارِيُّونَ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ
يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ يُنَزِّلَ عَلَيْنَا

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۱ مریم کا بیٹا مسیح فقط ایک پیغمبر تھا ف۲ اس سے پہلے کئی پیغمبر گذر چکے ہیں ف۳ اور اسکی ماں (مریم) بڑی ایماندار تھی دونوں کھانا کھاتے تھے ف۴ (اے پیغمبر) دیکھ ہم کس طرح ان سے دلیلیں بیان کرتے ہیں پھر دیکھ ف۵ وہ کیسے پھرے جاتے ہیں ف۶ (اے پیغمبر) کہہ دے کیا تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسے کو پوجتے ہو جو تمہارے برے کا مالک نہیں نہ بھلے کا اور اللہ تعالیٰ ہی سنتا جانتا ہے ف۷

۱۳ جس دن اللہ تعالیٰ فرما دے گا اے مریم کے بیٹے عیسیٰ میں نے جو (دنیا میں) تجھ پر اور تیری ماں پر احسان کیا تھا وہ یاد کر جب میں نے روح القدس سے تیری مدد کی تھی ف۹ تو لوگوں سے گود میں رہ کر اور بڑے ہو کر (ایک ساں) باتیں کرتا اور جب میں نے تجھ کو کتابت (لکھائی) اور حکمت اور توریت اور انجیل سکھلائی ف۱۰ اور جب تو میرے حکم سے چڑیا کی ایک مورت مٹی سے بناتا پھر اس میں پھونک مارتا تو وہ (سچ مچ) میرے حکم سے چڑیا ہو جاتی اور مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو میرے حکم سے چنگا کر دیتا اور جب تو میرے حکم سے مردوں کو (قبر سے زندہ) نکال دیتا ف۱۱ اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے روکا (وہ تجھ کو قتل نہ کر سکے) جب تو ان کے پاس معجزے لیکر آیا پھر جو ان میں کافر تھے وہ کہنے لگے یہ تو کچھ نہیں مگر کھلا جادو ہے ف۱۲ اور جب میں نے حواریوں کے دل میں ڈالا کہ مجھ پر اور میرے پیغمبر پر ایمان لاؤ وہ کہنے لگے ہم ایمان لائے اور گواہ رہو کہ ہم حکمبردار ہیں ف۱۳ (اے پیغمبر یاد کر) جب حواریوں نے مریم کے بیٹے عیسیٰ سے کہا کیا تیرے پروردگار سے یہ ہو سکتا ہے کہ ہم پر آسمان سے کھانے کا ایک خوان اتارے عیسیٰ نے

ف۱ اگر توبہ کریں اور اپنے قصور پر نادم ہوں تو گویا کہ بہت سخت ہی پر استغفار کی تجدید دیگا ف۲ جیسا اور پیغمبر نہ خدا ہے ف۳ اور انہوں نے بھی ایسے معجزے دکھلائے جو انسانی طاقت سے خارج ہیں پھر کیا وہ خدا ہو گئے اسی طرح حضرت مسیح بھی خدا نہیں ہو سکتے ف۴ یا نبی تھی یا ولی ہے ف۵ اور پیشاب پاخانہ کرتے تھے مطلب یہ ہے کہ دونوں بشری اور انسانی حاجتیں رکھتے تھے اور خدا تو وہ ہے جو کسی چیز کا محتاج نہ ہو ف۶ ایسی روشن دلیلیں سننے پر بھی ف۷ تو دوسرا امر یعنے ایسی روشن دلیلوں کو سنکر بھی حق بات نہ ماننا پہلے امر یعنے روشن دلیلوں کو بیان کرنے سے بھی زیادہ عجیب ہے ف۸ اس کے سوا کسی میں یہ طاقت نہیں کہ ہر چیز کو چھوٹی یا بڑی دور یا نزدیک دیکھ لیوے یا ہر شخص کی فریاد اور پکار سن لیوے حضرت مسیح میں بھی یہ طاقت نہ تھی وہ بھی اور بندوں کی طرح بہت سی باتوں میں مجبور تھے چنانچہ خود انجیل میں ہے کہ جس شب کی صبح کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پکڑے جانیوالے تھے اس شب میں بڑی عاجزی اور گھبراہٹ سے اللہ سے دعا کرتے رہے اور بار بار یہ عرض کرتے تھے خداوندا اگر ہو سکے تو یہ تکلیف مجھ پر سے ٹال دے پھر جو کوئی اپنے تئیں نہ بچا سکتا ہو وہ دوسرے کے برے یا بھلے کا کب اختیار رکھیگا ف۹ یعنی حضرت جبرئیل کو ہر وقت تیرے ساتھ کر دیا تھا بعضوں نے کہا روح القدس سے وہ پاک روح مراد ہے جو عیسیٰ میں تھی ف۱۰ حضرت عیسیٰ کا یہ ایک بڑا معجزہ تھا کہ شیرخوار بالکل کمسن ماں کی گود میں تھے اس وقت بھی کمال دانائی اور سہولت کے ساتھ لوگوں سے باتیں کرتے اور بڑے ہو کر بھی اسی طرح کرتے رہے ابن عباس نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو تیس برس کی عمر میں پیغمبری دی اور تیس مہینے تک وہ لوگوں کو نصیحت کرتے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے انکو اٹھا لیا اب جب وہ زمین میں اتریں گے تو اس وقت ادھیڑ ہوں گے ابو موسیٰ اشعری کی روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا قیامت کے دن سب پیغمبر بلائے جاوینگے اور حضرت عیسیٰ اور اُنکی ماں بھی سو ان پر احسان بیان فرما کر ان سے پوچھیگا کیا تم نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو خدا بنا لینا اسکو چھوڑ کر وہ کہینگے ہرگز نہیں پھر نصاریٰ بلائے جاوینگے اور ان سے پوچھا جاویگا وہ کہینگے ہاں حضرت عیسیٰ نے ایسا کہا تھا کہ میں خدا ہوں پھر حضرت عیسیٰ ان سے بحث کرینگے اور کتنے میں انکو قائل کر کے دوزخ میں لیجاوینگے ف۱۱ حکمت سے مراد سمجھ اور دانائی ہے بعضوں نے کہا حکمت کو علم [illegible] بعضوں نے کہا سمجھی بات ۔ باقی در صفحہ

مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ قَالُوْا نُرِيْدُ
اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا
وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ
عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ قَالَ عِيْسَى
ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا
مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا
لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَ
ارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝
قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ
فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ
عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝
ع المآئدۃ ۱۶ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ
ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَ
اُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ
سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا
لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ
عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ
مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ
الْغُيُوْبِ ۝ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ
اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَ
رَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا
مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ
اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَاَنْتَ

کہا اللہ تعالیٰ سے ڈرو اگر تم میں ایمان ہے ف وہ کہنے لگے ف۲ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس خوان سے کھائیں ف۳ اور ہمارے دل تسلی پائیں اور ہم کو پورا یقین ہوجائے جو تو نے ہم سے کہا تھا وہ سچ ہے ف۴ اور ہم اس نشانی پر گواہ رہیں ف۵ (اس وقت) مریم کے بیٹے عیسیٰ نے (دعا کی) کہا یا اللہ مالک ہمارے آسمان سے کھانے کا ایک خوان ہم پر اتار جو ہمارے اگلوں اور پچھلوں کی عید ہو ف۶ اور تیری (قدرت کی) ایک نشانی ہو اور ہم کو روزی دے تو بہتر روزی دینے والا ہے ف۷ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں (اتارنے کو تو) یہ خوان تم پر اتاروں گا ف۸ لیکن پھر جو کوئی تم میں سے ناشکری کرے گا ف۹ تو اس کو ایسا عذاب دوں گا کہ ویسا عذاب سارے جہان میں کسی کو نہیں دینے کا ف۱۰

ف۱۱ اور (اے پیغمبر وہ وقت بھی یاد کر) جب (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ فرمائے گا مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا تو نے لوگوں سے یہ کہا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو بھی اللہ تعالیٰ کے سوا خدا بنا لو وہ کہے گا تو پاک ہے ف۱۲ مجھ سے کہیں یہ ہو سکتا ہے کہ میں وہ بات کہوں جو ناحق ہے ف۱۳ اگر میں نے یہ بات کہی ہوگی تو تجھ کو ضرور معلوم ہوگی ف۱۴ تو تو میرے دل تک کی بات جانتا ہے ف اور (البتہ) میں تیرے دل کی بات نہیں جانتا ف۱۵ بے شک تو ہی غیب کی باتیں خوب جانتا ہے ف۱۶ میں نے تو ان سے وہی کہا تھا جو تو نے مجھے حکم دیا تھا اور کچھ نہیں یعنی اللہ تعالیٰ کو پوجو جو میرا مالک ہے اور تمہارا بھی مالک ہے اور جب تک میں ان میں رہا ان کا حال دیکھتا رہا پھر جب تو نے مجھ کو اپنے پاس اٹھا لیا (آسمان پر بلا لیا) تو تو ہی ان کا نگہبان ف۱۷ رہا اور سب

ف ایسی بے ادبی کی بات مت کرو وہ کیا ہے جو اللہ سے نہیں ہو سکتا وہ سب کچھ کر سکتا ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب تم خدا پر ایمان لا چکے تو اب اس سے نشانی مانگنا کیا ضرور ہے کیا تم کو اللہ تعالیٰ پر یقین نہیں ہے ۔ ف۲ خدا کی قدرت میں کوئی شبہ نہیں ہے نہ اس کا امتحان منظور ہے ہم الخ ۔ ف۳ کیونکہ ہم بھوکے ہیں یا برکت کے لیے کچھ کھاویں ۔ ف۴ یعنے تم سچے رسول ہو اگرچہ ہم کو یقین پہلے سے بھی تھا مگر ایسی بڑی نشانی دیکھنے سے یقین اور بڑھ جائیگا ۔ ف۵ جو تمہاری پیغمبری کی بڑی دلیل ہے یا دوسرے بنی اسرائیل کے سامنے جو یہاں موجود نہیں ہیں اس معجزے کی گواہی دیں ۔ ف۶ یعنے ہمارے زمانہ کے لوگ اور آئندہ زمانہ کے سب خوش ہوں یا اول سے لیکر اخیر تک سب کھالیں اتنا بڑا خوان ہو سب کو خوشی ہو یا اس کے اترنے کا دن عید کا دن ہو کہتے ہیں اتوار کو یہ خوان اترا اور اتوار نصاریٰ کی عید ہے ۔ ف۷ سوا تیرے کوئی روزی دینے والا نہیں حضرت عیسیٰ نے اس عاجزی اور خوبی کے ساتھ دعا مانگی کہ فوراً قبول ہوگئی ۔ ف۸ اور اتنی کھلی نشانی اپنی قدرت کی دکھلاؤنگا ۔ ف۹ اور یہ اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ خوان اترا اور یہی حق ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ضرور پورا ہوتا ہے مجاہد نے کہا خوان نہیں اترا اللہ تعالیٰ کے ڈرانے سے وہ ڈر گئے اور اپنی خواہش سے باز آئے اور صحیح یہ ہے کہ خوان اترا ابن عباس نے کہا اس خوان میں ایک مچھلی اور چند روٹیاں تھیں عبداللہ بن عمرؓ نے کہا سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت کے دن مائدہ والے ناشکروں کو ہوگا اور فرعون کی قوم اور منافقوں کو ۔ ف۱۲ تیرا کوئی شریک نہیں ایک ہی نہیں دو کہاں سے ہو نگے ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ میں وہ بات کہوں جس کے کہنے کا مجھ کو کوئی حق نہیں ہے یعنے میں تیرا بندہ تو نے اپنا پیغام دینے کے لیے دنیا میں بھیجا بندہ کی مجال ہے کہ خدا بن بیٹھے ۔ ف۱۳ کیونکہ تجھ پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں سکتی ۔ ف۱۴ تو زبان سے نکالی ہوئی بات کو کیونکر نہ جانیگا ۔ ف۱۵ حضرت عیسیٰ پہلے تو انکار کرینگے کہ میں نے ایسی ناواجبی بات کیونکر کہہ سکتا ہوں پھر اور زیادہ عاجزی کرنے کو بالفرض اگر مجھ سے یہ قصور ہوا ہو تب بھی تجھ کو سب معلوم ہے اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ اللہ پر نفس کا اطلاق کر سکتے ہیں ۔ ف۱۶ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تو میرا غیب جانتا ہے میں تیرا غیب نہیں جانتا ۔ باقی در ضمیمہ

۱۶	مریم ۱۹	۱	عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَھِیْدٌ ۞ اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُکَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَھُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۞ کٓھٰیٰعٓصٓ ۞ ذِکْرُ رَحْمَتِ رَبِّکَ عَبْدَہٗ زَکَرِیَّا ۞ اِذْ نَادٰی رَبَّہٗ نِدَآءً خَفِیًّا ۞ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَھَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا وَّلَمْ اَکُنْ بِدُعَآئِکَ رَبِّ شَقِیًّا ۞ وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَکَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا ۙ یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْہُ رَبِّ رَضِیًّا ۞ یٰزَکَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمِ ۨاسْمُہٗ یَحْیٰی ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّہٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا ۞ قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّکَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْکِبَرِ عِتِیًّا ۞ قَالَ کَذٰلِکَ ۚ قَالَ رَبُّکَ ھُوَ عَلَیَّ ھَیِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُکَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَکُ شَیْـًٔا ۞ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْۤ اٰیَۃً ۚ قَالَ اٰیَتُکَ اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا ۞ فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِہٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤی اِلَیْھِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُکْرَۃً وَّعَشِیًّا ۞ یٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ ۚ وَاٰتَیْنٰہُ الْحُکْمَ صَبِیًّا ۙ

جنہوں تیرے سامنے ہیں ف۱ اگر تو ان کو عذاب دے ف۲ تو وہ تیرے بندے ہیں ف۳ اور اگر تو ان کو بخش دے تو ف۴ بے شک تو زبردست ہے حکمت والا

ف۵ (اے پیغمبر) یہ بیان ہے اس مہربانی کا جو تیرے مالک نے اپنے بندے زکریا پر کی جب اس نے اپنے مالک کو دبی آواز سے پکارا کہنے لگا مالک میرے میری ہڈیاں بودی ہو گئیں (کمزور جیسی بڑھاپے میں ہو جاتی ہیں) اور (بڑھاپے کی) سفیدی سے سر چمکنے لگا ف۶ اور میں تجھ کو پکار کر (کبھی) محروم نہیں رہا ف۷ اور مجھ کو اپنے بعد اپنے بھائی بندوں سے اندیشہ ہے ف۸ اور میری بی بی بانجھ ہے تو اپنے کرم سے مجھ کو ایک فرزند عطا فرما جو میرا وارث ہو اور یعقوب کی اولاد کا بھی وارث ہو اور اس کو اے مالک چہیتا بنا ف۹ اللہ نے اسکی دعا تیرہ برس بعد قبول کی اور فرمایا اے زکریا ہم تجھ کو ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں اس کا نام یحییٰ ہوگا یہ نام ہم نے اس سے پہلے کسی کا نہیں رکھا ف۱۰ زکریا نے عرض کیا مالک میرے مجھ کو لڑکا کیونکر ہوگا اور میری بی بی بانجھ ہے اور میں بوڑھا پھونس ہو گیا ہوں ف۱۱ (اس فرشتے نے جو خوشخبری دینے آیا تھا) کہا (ہاں) اللہ پاک نے فرمایا یوں ہی ہوگا ف۱۲ تیرا مالک فرماتا ہے تم دونوں کو اولاد دینا تو مجھ کو آسان ہے اور اس سے پہلے میں نے تجھ کو پیدا کر دیا جب تو کچھ نہ تھا (معدوم) تھا ف۱۳ زکریا نے عرض کیا مالک میرے ایک نشانی میرے لیے مقرر کر دے ف۱۴ فرمایا نشانی یہ ہے کہ تو تین راتوں تک اچھا بھلا رہ کر لوگوں سے بات چیت نہ کر سکیگا ف۱۵ پھر زکریا (عادت کے موافق) حجرے سے (جس میں عبادت کیا کرتے تھے) اپنے لوگوں پاس نکلا (بات نہ کر سکا) تو اشارے سے ان کو کہنے لگا صبح اور شام (خدا تعالیٰ کی) عبادت کرو ف۱۶ اے یحییٰ توریت شریف کو مضبوطی سے تھامے رہ (اس کے حکموں پر

ف۱ تجھ کو سب چیزوں کی خبر ہے ۱۲ ف۲ یعنی جو ان میں کافر ہیں انکو ۱۲ ف۳ تو جو چاہے وہ کر سکتا ہے تیری ملک ہیں ف۴ یعنی جو ان میں موحد ہیں انکو تو تجھ پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتا ۱۲ ف۵ نجاشی بادشاہ حبش پہلے نصرانی تھا جعفر بن ابی طالب سے کہا تم کو کچھ قرآن یاد ہے جو حضرت محمد پر اترا انہوں نے کہا ہاں پھر جعفر نے سورہ مریم شروع کی نجاشی رونے لگا یہاں تک کہ اسکی داڑھی تر ہو گئی اور جتنے پادری اس کے پاس بیٹھے تھے وہ بھی سب رو دیے پھر نجاشی نے کہا یہ کلام اور جو کلام حضرت عیسیٰ لیکر آئے دونوں ایک ہی محراب سے نکلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں سوا حضرت مریم کے کسی عورت کا نام قرآن شریف میں نہیں آیا حضرت مریم کا تیس مقاموں میں ذکر ہے ۱۲ فتح البیان ف۶ یعنی بال بالکل سفید ہو گئے ۱۲ ف۷ ہمیشہ تو نے میری دعا قبول فرمائی تو اب کی بار بھی مجھ کو طمع پیدا ہوئی کہ تجھ سے دعا کروں ۱۲ ف۸ وہ اس لائق معلوم نہیں ہوتے کہ پیغمبری کا حق ادا کریں دین کو پھیلائیں ۱۲ ف۹ اپنا مقبول اور سب خلائق کا مقبول ۱۲ ف۱۰ یعنی اس سے پہلے کوئی شخص یحییٰ نام کا نہیں گزرا یحییٰ کے معنے زندہ رہے جیسے ہندوستان میں جیونا یا جیون نام رکھتے ہیں اور عرب میں عایش اور عائشہ اور یعیش کے بھی یہی معنے ہیں ۱۲ ف۱۱ ہاتھ پاؤں سوکھی لکڑی کی طرح مرجھا گئے ہیں کھال پر جھریاں آگئی ہیں حضرت زکریا نے خود ہی تو پروردگار سے فرزند مانگا جب فرزند کی خوشخبری دی گئی تو اس طرح تعجب کرنے لگے اس سے یہ غرض تھی کہ اس مالک کی پوری قدرت ظاہر ہو یا اس پوچھنے سے انکی غرض یہ تھی کہ یہ معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ کس طرح لڑکا دے گا آیا جنے اسی طرح جیسے سب عورتوں کو بچہ پیدا ہوتا ہے یا کوئی دوسری طرح سے کیونکہ اسکو سب طرح کی قدرت ہے ۱۲ باقی ضمیمہ

وَحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا ۙ وَّبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ۝ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝

۱۶ مریم ۱۹ ۲

۱۶ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۝ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۫ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝ قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۝ قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ۝ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ۝ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ۝ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ۝ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ۝ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ۝ وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۝ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ

عقل کیا رہ) اور ہمنے اسکو بچپنی ہی میں سمجھ دی تھی ولا اور اپنے پاس سے رحمدلی (لوگوں پر شفقت) اور مہربانی ۱۲ اور ستھرائی ف اور وہ پرہیزگار تھا ف اور اپنے ماں باپ کا تابعدار اور سرکش اور (ماں باپ کا) نافرمان نہ تھا ف اور اس پر خدا کی امان ہے جس دن وہ پیدا ہوا اور جس دن وہ مرنے والا تھا اور جس دن پھر دوبارہ جی کر اٹھیگا ف

۱۶ (اے پیغمبر) قرآن میں مریم کا قصہ بیان کر جب وہ (اپنے لوگوں سے) الگ ہو کر (مسجد میں) پورب کی طرف ایک جگہ جا بیٹھی ف تو اس نے ان کی طرف سے آڑ کر لی ف پھر ہمنے اپنی روح (حضرت جبریل یا خود حضرت عیسیٰ کی روح) کو اس کے پاس بھیجا وہ اچھے خاصے پورے آدمی کی شکل بنکر اس کے سامنے آگیا ف وہ کہنے لگی میں تجھ سے خدا کی پناہ چاہتی ہوں اگر تو (خدا سے) ڈرتا ہے ۱۱ وہ کہنے لگا میں تو تیرے مالک کا بھیجا ہوا ہوں اسلیے (آیا ہوں) کہ تجھ کو ایک پاک لڑکا دوں ف مریم کہنے لگی مجھ کو لڑکا کیونکر ہوگا اور کسی مرد نے مجھ کو چھوا تک نہیں (مجھ سے نکاح نہیں کیا) اور میں بدکار بھی نہیں ہوں ف (کہ چھپا چرا کر میں نے یہ کام کیا ہو) وہ بولا یوں ہی ہوگا (صحبت کی ضرورت نہیں) تیرا مالک فرماتا ہے بن باپ کے لڑکا پیدا کرنا مجھ پر آسان ہے ۱۳ اور اس سے مطلب یہ ہے کہ ہم لوگوں کے لیے اس لڑکے کو (اپنی قدرت کی) نشانی بناویں اور اپنی طرف سے (بندوں پر) رحم کریں اور یہ بات (روز ازل میں) ٹھیر چکی ہے ف ۱۵ تو لڑکے کا حمل اسکو رہگیا ف پھر وہ پیٹ لیے ہوئے ایک دور مکان میں چلی گئی ف پھر درد اسکو ایک کھجور کی جڑ میں (اس پر ٹیکا دینے کو) لے گیا وہ کہنے لگی کاش میں اس مصیبت سے پہلے ہی مر جاتی ف ۱۹ اور (مر کر دنیا سے) بھولی بسری ہو جاتی (کوئی میرا ذکر تک نہ کرتا) پھر نیچے کی طرف سے اسکو فرشتے نے آواز دی (یا خود حضرت عیسیٰ نے) رنج کیوں کرتی ہے (دیکھ تو) تیرے مالک نے تیرے تلے ایک سوتا کر دیا ہے ف اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف جھٹکا (خدا کی قدرت سے) تجھ پر تازی پکی کھجوریں گر پڑیں گی ف تو مزے سے کھجوریں کھا اور (چشمے کا میٹھا پانی پی) اور (بیٹے کو دیکھ کر) آنکھ ٹھنڈی کر (یا آرام سے سو جا) پھر اگر تو کوئی آدمی دیکھے

ف وہ تورات شریف پڑھنے پڑھانے لگے ف یعنی گناہوں سے بچے رہنا یا صدقہ دینا ف اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ کو ہر گناہ سے بچایا تھا حدیث میں ہے کہ نہ انہوں نے گناہ کیا نہ گناہ کا قصد کیا رات دن اللہ کے ڈر سے روتے رہتے یہاں تک کہ گالوں پر آنسوؤں کے نشان بن گئے تھے ف یعنی خود سر اور مغرور ف کہ ماں باپ کو کچھ نہ سمجھے اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرے ف آدمی کے لیے یہی تین وقت بڑے ڈر اور دہشت کے ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان تینوں میں انکو محفوظ اور اپنی امان میں کر لیا ف عبادت کے لیے یا اس وجہ سے کہ انکو حیض آگیا تھا یہ حیض نہانے کے لیے یا سر میں سے جوئیں نکالنے کے لیے ف اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہوا کہ حضرت مریم کو آزمائے کہ انکی عفت اور پاکدامنی کیسی ہے ف جب پردے کے اندر یہ صورت دکھلائی دی تو مریم گھبرا گئیں کہ غیر مرد کہاں سے آگیا ف یعنی اگر تو ایمان رکھتا ہے یا اگر تو پرہیزگار ہے تب بھی خدا کا واسطہ دیتی ہوں کہ میرے سامنے سے ہٹ جا یا مجھے مت ہاتھ لگا ف یعنی وہ اولاد دینے والا پروردگار ہے مگر وہ ذریعہ ہے ف یعنی لڑکا یا حلال سے پیدا ہوتا ہے یا حرام سے میں تو بالکل کنواری ہوں میرے یہاں لڑکا کہاں سے ہوگا۔ ف یعنی بن باپ اور بن ماں کے میں پیدا کر سکتا ہوں ف جیسا اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں لکھوا دیا تھا ویسا ہی ہوگا وہاں کا لکھا بدل نہیں سکتا ف اس کے بعد فرشتہ نے قریب آ کر ان کے گریبان میں پھونک ماری ف اس وقت حضرت مریم کی عمر تیرہ یا دس یا سولہ برس کی تھی ف بیت اللحم میں جو آبادی سے دور تھا انکو ڈر تھا لوگوں کے طعن تشنیع کا کہتے ہیں حمل کی مدت سات یا آٹھ یا نو مہینے تھی بعضوں نے کہا ایک ہی گھڑی میں سب کچھ ہو گیا حمل بھی ہوا اور حضرت عیسیٰ پیدا بھی ہوگئے ف ایک تو درد اور تکلیف دوسرے لوگوں میں رسوائی کا ڈر ف جو تمام بنی اسرائیل پر سرداری کریگا ف وہ درخت سوکھا خشک تھا یہ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسری قدرت دکھائی کہ ہاتھ کے لگاتے ہی وہ ہرا ہو گیا اور کھجوریں بھی لگ گئیں پک بھی گئیں ف

أَحَدًا فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا
فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنسِيًّا ۝ فَأَتَتْ
بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ ۖ قَالُوا يَا مَرْيَمُ
لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ۝ يَا أُخْتَ
هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ
وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا ۝ فَأَشَارَتْ
إِلَيْهِ ۖ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَن كَانَ
فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ۝ قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ
آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ۝ وَ
جَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنتُ وَ
أَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا
دُمْتُ حَيًّا ۝ وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ
يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا ۝ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ
يَوْمَ وُلِدتُّ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ
أُبْعَثُ حَيًّا ۝ ذَٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ
قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ۝

پارہ	سورۃ	رکوع
۱۷	الانبیاء ۲۱	۶

وَزَكَرِيَّا إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِي
فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ ۝
فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ يَحْيَىٰ
وَأَصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا
يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا
رَغَبًا وَرَهَبًا ۖ وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ ۝
وَالَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا

ف۱ تو اس سے کہہ دے میں نے اللہ تعالیٰ کی منت کا روزہ رکھا ہے تو میں آج
کسی آدمی سے بات نہیں کر سکتی ف۲ پھر مریم لڑکے کو گود میں لیے ہوئے
اپنے لوگوں کے پاس آئی وہ کہنے لگے مریم یہ تو نے کیا غضب
کیا ف۳ ای ہارون کی بہن ف۴ تیرا باپ کچھ برا آدمی (بدکار)
نہ تھا اور نہ تیری ماں بدکار تھی ف۵ مریم نے عیسیٰ کی طرف
اشارہ کیا (اس سے پوچھو جو کچھ پوچھتے ہو) وہ کہنے لگے بھلا
ہم بچے سے کیا بات کریں گے جو گود میں ہے (یا کھٹولے میں)
بچہ (رہ سنتے ہی) بول اٹھا میں اسکا بندہ ہوں ف۶ اس نے
مجھ کو کتاب دی (انجیل مقدس) اور مجھ کو پیغمبر بنایا ف۷ اور
میں جہاں رہوں اس نے مجھ کو برکت والا بنایا ف۸ اور جب تک
میں (دنیا میں) زندہ رہوں اس نے مجھ کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ
دینے (یا دل صاف کرنے) کا حکم دیا ہے اور اپنی ماں کا تابعدار
(بنایا) اور اس نے مجھ کو مکرا نالائق نہیں بنایا اور مجھ پر خدا تبارک
و تعالیٰ کی امان ہے جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مرونگا
اور جس دن پھر جلا کر اٹھایا جاؤں گا ف۹ عیسیٰ مریم کے بیٹے کی یہ
حقیقت ہے سچی بات جس میں وہ جھگڑا کرتے ہیں ف۱۰

ف۱ اور (اے پیغمبر) زکریا (نبی) کا قصہ یاد کر جب اس نے اپنے
مالک کو پکارا مالک میرے مجھکو (دنیا میں) نگوڑا نا تھا (بے
اولاد) مت چھوڑ اور (یوں تو) تو سب وارثوں سے بہتر ہے ف۱ پھر
ہمنے اسکی دعا قبول کرلی اور یحییٰ اسکو عنایت کیا اور اسکی بی بی کو
چنگا بھلا کر دیا ف۲ یہ ف۳ نیک کاموں میں جلدی کرتے تھے اور ہمکو توقع لو
ڈر رکھکر پکارتے تھے اور ہمارے سامنے گڑگڑاتے (عاجزی کرتے) رہتے
تھے اور (اے پیغمبر) وہ عورت ف۱۴ جس نے اپنی عصمت قائم رکھی

ف۱ اور وہ بچہ پوچھے تو بولے کہاں سے آیا اور یہ کیا ماجرا ہے ۱۲ ف۲ حالانکہ یہ کہنا بھی ایک بات ہو مگر شاید اس کی شریعت میں اتنی بات کہنے میں کچھ حرج نہ ہوگا۔ روزے سے مراد یہی ہے
کہ بات نہ کرنے کا روزہ اگلی شریعت میں چپ کا روزہ کہلاتا تھا یعنے سارے دن کسی آدمی سے بات نہ کرے البتہ فرشتوں سے بات کر سکتا ہے اور خداوند کریم سے دعا کر سکتا ہے ۱۲ ف۳
تیرا کوئی خاوند نہیں ہے اور تو لڑکا جنے پھر اس کو سب لوگوں میں لیکر آئی اب لوگ کیا کہیں گے ہماری ناک تو نے کٹا دی ساری عزت حرمت برباد کر دی ۱۲ ف۴ ہارون حضرت موسیٰ کے
بھائی تھے مراد یہ ہے کہ تو تو ہارون کی طرح عابد اور پرہیزگار رہتی گویا ہارون کی بہن تھی تو نے یہ کیا غضب ڈھایا ۱۲ ف۵ یعنے تیرے خاندان میں ماں اور باپ دونو نیک گذرے
ہیں پھر تو نے یہ برے کام کہاں سے سیکھے ۱۲ ف۶ حضرت عیسیٰ نے پیدا ہوتے ہی اللہ کی بندگی کا اقرار کیا اور اس عمر میں جو بات کی اس سے سب لوگوں کا شبہ دفع کر دیا کہ وہ حرام
سے پیدا ہوئے ہیں کیونکہ حرامی بچے میں یہ فضیلت کہاں سے آئی کہ اس عمر میں اللہ کو پہچانے اور نبوت کا دعوی کرے کسی حلالی بچے کو بھی نصیب نہیں ہوتا ۱۲ ف۷ مطلب یہ ہے کہ بڑا
ہو کر میں پیغمبر ہونگا مجھ پر انجیل اترے گی بعضوں نے کہا اس نے مجھ کو کتاب دی اسکا مطلب یہ ہے کہ توریت شریف مجھ کو سکھلا دی ۱۲ ف۸ یعنے نیک باتیں سکھلانیوالا ۱۲ ف۹ خدا کی
امان ہے یعنے ان وقتوں میں کوئی ڈر اور دہول مجھ کو نہ ہوگا ۱۲ ف۱۰ یہود کہتے ہیں یہ نعوذ باللہ حرام سے پیدا ہوئے تھے یا یوسف نجار کے بیٹے تھے اور نصاریٰ کہتے ہیں وہ
خدا کے اکلوتے بیٹے تھے ۱۲ ف۱۱ اگر مجھ کو اولاد نہ ہی دیگا تب بھی تو میرے بعد دین کا کچھ انتظام ضرور کرے گا ۱۲ ف۱۲ ان کا بانجھ پنا جاتا رہا یا ان کے اخلاق اچھے ہوگئے ۱۲ ف۱۳
سب پیغمبر جن کا اوپر ذکر ہوا یا زکریا اور یحییٰ اور ان کے گھر والے ۱۲ ف۱۴ یعنے بی بی مریم کو یاد کر۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			فِيهَا مِن رُّوحِنَا وَجَعَلْنَاهَا وَابْنَهَا آيَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝ إِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ ۝	(اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھا) پھر ہمنے اپنی روح اس میں پھونک دی ف۱ اور ہمنے اس کو اور اسکے فرزند (عیسیٰ) کو سارے جہان کے لیے نشانی بنایا (مسلمانو!) تمھارا یہ مذہب ہر وہی ایک مذہب ف۲ اور میں تمھارا مالک ہوں مجھ کو ہی پوجو (اور کسی کی پرستش نہ کرو)
۱۰	المؤمنون ۲۳	۳	۱۸ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ ۝	۱۸ اور ہم نے مریم کے بیٹے (عیسیٰ) اور اس کی ماں (مریم) کو (اپنی قدرت کی) نشانی بنایا اور ان کو ایک ٹیلے پر جگہ دی جو ٹھیرنے کے لائق اور وہاں کا پانی صاف تھا ف۳
۲۵	الزخرف ۴۳	۶	۱۹ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ۝ وَقَالُوا أَآلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ ۚ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ ۝ وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنكُم مَّلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ ۝ وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ۝ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطَانُ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝ وَلَمَّا جَاءَ عِيسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُم بِالْحِكْمَةِ وَلِأُبَيِّنَ لَكُم بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝ إِنَّ اللَّهَ هُوَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ	۱۹ اور جب مریم کے بیٹے (عیسیٰ مسیح) کا حال بیان کیا گیا تو تیری قوم کے لوگ (خوشی کے مارے) چلا اٹھے اور کہنے لگے کیا ہمارے دیوتا اچھے ہیں یا عیسیٰ ف۴ یہ بات انہوں نے صرف جھگڑے کے لیے تجھ سے بیان کی بات یہ ہے کہ وہ بڑے جھگڑالو لوگ ہیں ف۵ عیسیٰ تو ہمارا ایک بندہ تھا جس پر ہم نے (اپنا) فضل کیا تھا اور کچھ نہیں اور بنی اسرائیل کے لیے اس کو ہم نے (اپنی قدرت کا) ایک نمونہ بنایا تھا اور اگر ہم چاہیں تو تم میں سے فرشتے پیدا کر دیں جو زمین میں تمھاری جگہ رہیں اور بے شک عیسیٰ (کا اترنا) قیامت کی ایک نشانی ہے تو (اے پیغمبر لوگوں سے کہدے) تم قیامت میں شک مت کرو اور میرے کہنے پر چلو یہی سیدھا رستہ ہے ف۶ اور شیطان ایسا نہ ہو تم کو (اس رستے سے) روک دے بے شک وہ تمھارا کھلا دشمن ہے اور جب عیسیٰ (بنی اسرائیل کے پاس) معجزے لیکر آیا تو کہنے لگا (لوگو) میں تمھارے پاس نبوت لیکر آیا ہوں اور میرا مطلب یہ بھی ہے کہ بعضی باتیں جن میں تم اختلاف کر رہے ہو تم کو سمجھا دوں ف۷ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرا کہا مانو بیشک اللہ وہی میرا مالک ہے اور تمھارا بھی مالک ہے اسی کو پوجتے رہو یہی (توحید) سیدھا رستہ ہے پھر جب

ف۱ اسکو کرتے کے گریبان میں حضرت جبرئیل نے پھونکا سو اسی سے حمل رہ گیا ۔ ف۲ اسلام کا جو تمام پیغمبروں کا مذہب تھا اسلام کے اصول اور عقائد میں سب پیغمبر شریک ہیں کچھ اختلاف نہیں ہے ف۳ یا وہاں چشمے بہ رہے تھے جب حضرت عیسیٰ پیدا ہونیکو تھے تو نجومیوں نے اسوقت کے ظالم بادشاہ ہیرودوس سے کہا کہ بنی اسرائیل کا بادشاہ پیدا ہونیوالا ہے اور اس نے سب بچوں میں تلاش شروع کی حضرت مریم اسکے ڈر سے حضرت عیسیٰ کو مصر کے ملک میں لیکر چلی گئیں اور ایک بلند چشمہ دار گاؤں میں جا کر رہیں جسکو رملہ کہتے تھے حضرت عیسیٰ وہیں جوان ہوئے اور جب ہیرودوس مر گیا تو حضرت مریم انکو لیکر اپنے ملک میں آگئیں بعضوں نے کہا ٹیلے سے دمشق کی زمین مراد ہے بعضوں نے کہا بیت المقدس کیونکہ وہاں کی زمین سب مقاموں سے اونچی ہے ۱۲ ف۴ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کیا ہمارے دیوتا اچھے ہیں یا محمد صاحب جب یہ آیت اتری انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم یعنے تم اور جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو دوزخ کے ایندھن بنیں گے تو ابن الزبعری نے کہا اے محمد ایسی تیرے مطلب کیا ہیں نصاریٰ عیسیٰ مسیح کو پوجتے ہیں اور یہود عزیر کو اور بنی ملیح فرشتوں کو اگر یہ سب دوزخ کا ایندھن بنیں گے تو ہمارے معبود بھی انکے ساتھ رہیں ہم راضی ہیں آنحضرت صلعم نے تھوڑی دیر تک سکوت فرمایا قریش کے کافر کھلکھلانے اور چلانے لگے کہ ابن الزبعری جیت گیا اور حضرت محمد کو خاموش کر دیا اسوقت یہ آیت اتری اور وہ آیت ان الذین سبقت لہم منا الحسنیٰ اخیر تک جو سورۃ انبیاء میں گذر چکی ہیں ۱۲ ف۵ یعنے اس تقریر سے حق بات ظاہر کرنا انکو منظور نہ تھا بلکہ صرف ایک جھگڑا انکا ان جیسے بیوقوفوں کی عادت ہوتی ہے کہ اچھی خاصی بات کو بگاڑ کر اس میں خواہ مخواہ ایک میں میخ نکالتے ہیں اور تم کا مطلب اس آیت سے یہ تھا کہ مشرک جن بتوں یا پتھروں یا جھاڑوں یا پہاڑوں کو پوجتے ہیں وہ اور ان کے پوجنے والے سب دوزخ میں جلائے جائیں گے ۱۲ ف۶ جو میں تم کو بتلاتا ہوں یعنے توحید کا رستہ ۱۲ ف۷ جیسے قیامت میں یہودی اختلاف کر رہے تھے بعضے قیامت کے قائل ہی نہ تھے ۱۲

			مُسْتَقِيمٌ ۝ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝	(عیسیٰ نے ان کو یہ نصیحتیں سنائیں) بنی اسرائیل کے آپس میں پھوٹ کر کئی گروہ ہوگئے ف۱ تو جن لوگوں نے ظلم کیا ف۲ وہ تکلیف والے دن کے عذاب سے خراب ہونگے ف۳
۲۷	الحدید	۴	۲۷ قَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَرَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝	۲۷ اور (ان سب کے) پیچھے عیسیٰ کو بھیجا جو مریم کا بیٹا تھا اور اسکو ہمنے انجیل دی اور جو لوگ اس کے تابع ہوئے انکے دلوں میں ہمنے نرمی اور مہربانی رکھی ف۴ اور ان لوگوں نے درویشی نکال لی ف۵ ہمنے یہ حکم ان کو نہیں دیا تھا مگر انہوں نے (خود) اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کو (یہ نکال لی) پھر جیسا چاہیے تھا ویسا اس کو نباہ نہ سکے ف۶ پھر جو لوگ ان میں ایماندار رہے (توحید پر قائم رہے) ان کو تو ہمنے ان کا ثواب عنایت فرمایا اور ان میں بہتیرے بے ایمان ہیں ف۷
۲۸	الصف ۶۱	۱	۶ وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝	۶ اور (اے پیغمبر وہ وقت یاد دلا) جب عیسیٰ نے جو مریم کا بیٹا تھا (بنی اسرائیل سے) کہا اے بنی اسرائیل میں اللہ کا بھیجا ہوا تمہارے پاس آیا ہوں مجھ سے پہلے جو توریت شریف اتر چکی ہے اس کو سچ بتاتا ہوں اور (تم کو) ایک پیغمبر کی خوشخبری دیتا ہوں جو میرے بعد آئیگا اس کا نام احمد ہوگا ف۸ پھر جب وہ (یعنی عیسیٰ) انکے پاس کھلی کھلی نشانیاں لیکر آیا تو کہنے لگے یہ تو صریح جادو ہے
۲۸	″	۲	۱۴ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰي عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ۝	۱۴ مسلمانو! اللہ کے (دین کے) مددگار بنے رہو ف۹ جیسے عیسیٰ مریم کے بیٹے نے حواریوں سے کہا اللہ کی طرف ہوکر کون میری مدد کرتا ہے حواریوں نے کہا ہم (حاضر ہیں) اللہ تعالیٰ کے (دین کی) مدد کرنے کو پھر بنی اسرائیل کا ایک گروہ تو ایمان لایا اور ایک گروہ کافر رہا ف۱۰ پھر ہمنے (حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجکر) ایمان والوں کی ان کے دشمنوں پر مدد کی وہ غالب ہوگئے ف۱۱

ف۱ بعضوں نے تو حضرت عیسیٰ کو سچا پیغمبر مانا بعضوں نے مبالغہ کرکے انکو خدا کا بیٹا بنا دیا بعضوں نے کہا وہ جھوٹے مکار ہیں ف۲ حضرت عیسیٰ کا کہنا نہ مانا یا شرک اور کفر میں گرفتار رہے ف۳ تکلیف والے دن سے قیامت کا دن مراد ہے ف۴ یعنے حواریین حضرت عیسیٰ کے آپس میں ایک دوسرے پر نرم دلی اور مہربانی سے پیش آتے تھے اسی طرح جو انکے تابع ہوئے اور دوسرے لوگوں پر بھی ترس اور رحم کھاتے تھے ف۵ دنیا کا چھوڑ دینا اور شادی نہ کرنا اور خلقت سے الگ جنگل ویرانوں میں رہنا ف۶ اس آیت میں اللہ نے نصاریٰ کی دو برائیاں بیان کیں ایک تو دین میں نئی بات نکالنا جسکو بدعت کہتے ہیں ہماری شریعت میں بھی یہ نہایت مذموم ہے حدیث میں ہے ہر بدعت گمراہی ہے ف۷ حدیث میں ہے کہ جو لوگ نصاریٰ میں ایماندار تھے [illegible] بادشاہوں سے جو تثلیث کے حامی تھے لڑے اور بعضے انکے ظلم سے مارے گئے اور بعضے جنگلوں میں بھاگ کر درویش بنگئے انہی کا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر فرمایا [illegible] لیکن جب ہمارے پیغمبر ظاہر ہوئے تو آپ پر ایمان لائے [illegible] اسلام میں درویشی [illegible] نہیں ہے اور اس امت کی درویشی اللہ کی راہ میں جہاد [illegible] تعریف کی گئی [illegible] احمد مذکور تھا [illegible] موجودہ انجیلوں میں نہیں [illegible] موجودہ انجیلیں اصل انجیل نہیں ہیں بلکہ نصاریٰ کے [illegible]

[illegible]

نمبر	سورۃ	رکوع	قِصَّةُ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَهَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَسَبَا	باب ٦٢ حضرت داود اور سلیمان اور اور ہاروت اور ماروت اور سبا کے حالات
١	البقرۃ	١٢	١ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۚ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۚ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۚ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۚ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۚ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ۚ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝	١ اور سلیمان (علیہ السلام) کی بادشاہت میں شیطان جو پڑھا کرتے تھے اس کی پیروی کرنے لگے حالانکہ سلیمان علیہ السلام کافر نہ تھا مگر البتہ شیاطین کافر تھے جو لوگوں کو جادو سکھلاتے تھے اور وہ باتیں جو شہر بابل میں ف ١ دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اتاری گئیں تھیں اور وہ دونوں (یعنی ہاروت اور ماروت) کسی کو (جادو) نہیں سکھلاتے جب تک یہ نہیں کہہ لیتے ہم آزمائش میں ف ٢ ف ٣ اس پر بھی ف ٤ وہ ان سے ایسی باتیں سیکھتے ہیں جن کی وجہ سے جورو خصم میں جدائی کرا دیں ف ٥ حالانکہ بے حکم خدا کے یہ جادو سے کسی کا بگاڑ نہیں کر سکتے ف اور ایسی باتیں سیکھتے ہیں جن میں فائدہ کچھ نہیں نقصان ہی نقصان ہے ف ٦ اور البتہ یہودیوں کو یہ معلوم ہے کہ جو کوئی جادو خریدے (ایمان دے کر) وہ آخرت میں بے نصیب ہے بیشک اگر وہ سمجھتے ہوتے تو برا بدلہ ہے جس کے عوض انہوں نے جانوں کو بیچ ڈالا ف اور اگر وہ (حضرت محمد پر) ایمان لاتے اور ف پرہیز کرتے اور انکو سمجھ ہوتی تو اللہ کے پاس جو ثواب ملتا وہ ان کے حق میں بہتر تھا۔
١٧	٢١ الانبیاء	٦	٢ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِى الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ	٢ اور (اے پیغمبر) داود اور سلیمان (ع) کو یاد کر جب دونوں ایک کھیت کا فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کیوقت

ف ١ بابل ایک شہر تھا ملک عراق میں اب اس کے قریب شہر کوفہ آباد ہے ۔ ف ٢ یعنی اس تعلیم سے ہم کو لوگوں کا ایمان آزمانے کیلئے مقرر کیا ہے انکا فرمت بن [illegible] ف ٣ اس سے صاف نکلتا ہے کہ سحر کا سیکھنا ہی کفر ہے جیسے امام احمد کا مذہب ہے اور صحیح حدیث میں ہے کہ جو کوئی نجومی یا جادوگر کے پاس جاوے اور اسکو سچا جانے تو کافر ہو گیا ۔ ف ٤ جو لوگ اپنا ایمان جانا پسند کرتے ہیں ۔ ف ٥ یعنی بغض کا عمل ان سے حاصل کرتے ہیں معلوم ہوا کہ سحر کا یہ بھی اثر ہوتا ہے کہ دو آدمیوں میں دشمنی یا دوستی ہو جاوے ۔ ف ٦ اس سے زیادہ نقصان کیا ہوگا ایمان تشریف لیجاتا ہے اور جادوگر کا ہر شخص دشمن ہو جاتا ہے جہاں جاتا ہے مار کھاتا ہے ولا یفلح الساحر حیث اتی ۔ ف پہلے یہ فرمایا کہ یہودی [illegible] پھر فرمایا اگر جانتے ہوتے ان دونوں لفظوں میں بظاہر اختلاف معلوم ہوتا ہے لیکن درحقیقت اختلاف نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ علم [illegible] جب ایک شخص جانتا ہے کہ یہ بات بری ہے اور پھر اسکو کرتا ہے تو گویا وہ نہیں جانتا ۔ ف جادو سیکھنے سے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کو بالائے طاق [illegible] سحر پر عمل کرنا جیسے جادو چلانا کفر ہے اس لیے فرمایا کہ وہ کافر تھے جیسے ساحر تھے امام احمد کے نزدیک سحر کا سیکھنا بھی کفر ہے خواہ اس کے اعتقاد [illegible] ساحر کے عمل کو رد کرنے کے لیے سیکھے اور امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک جادو کا چلانا کفر ہے اور امام شافعی کے نزدیک [illegible] ہے [illegible] تو کفر ہے ورنہ اس سے دلیل لی ہے ان لوگوں نے جو کہتے ہیں سحر کی کوئی تاثیر نہیں ہے اہلحدیث یہ کہتے ہیں کہ حکم خدا کی تو ہر چیز میں [illegible] جلا نہیں سکتے حالانکہ انکا اثر جلانے کا اثر اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے ایسا ہی سحر کو بھی سمجھنا چاہیے ۔

۱۹	النمل	۳۹۲	

وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ۙ فَفَهَّمْنٰهَا
سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ؗ
وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَ
الطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ
لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ
فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ۝ وَلِسُلَيْمٰنَ
الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى
الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا
بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ۝ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ
مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا
دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ۝ۙ
۳ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ
وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ
مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ
دَاوٗدَ وَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ
الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ؕ
اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ۝
وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ
الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ
يُوْزَعُوْنَ ۝ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى
وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ
ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا
يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ
لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا

چر پڑی تھیں اور ہم ان کے فیصلہ کو دیکھ رہے تھے ف۱ پھر ہم نے اس (مقدمہ) کا ٹھیک فیصلہ سلیمانؑ کو سمجھا دیا ف۲ اور ہم نے ہر ایک کو فیصلہ کرنیکی سمجھ دی تھی اور علم دیا تھا اور ہمنے پہاڑوں اور پرندوں کو داؤد کے حکم میں کر دیا تھا وہ اس کے ساتھ تسبیح کیا کرتے اور ہم ہی نے یہ (سب) کیا تھا اور ہم ہی نے داؤد کو تمہارے لیے ایک پہناوا بنانا سکھلایا کہ جنگ میں ایک دوسرے کی مار سے تمکو بچاوے (یعنے زرہ بنانا) تو کیا تم (اس نعمت کا) شکر کرو گے (یا نہیں) اور ہم نے زور کی ہوا سلیمان کیلیے (تابع کردی تھی) وہ اس کے حکم سے اس ملک کیطرف چلتی تھی جہاں ہمنے برکت رکھی ہو ف۵ اور ہمکو سب چیزوں کی خبر ہے اور بعضے شیطان ف۶ تو اس کے واسطے (جواہرات نکالنے کو سمندر میں) غوطے لگاتے اور اس کے سوا دوسرے کام بھی کرتے ف۷ اور ہم ہی (ان شیطانوں کے) نگہبان تھے

۳ اور ہم داؤد اور سلیمان (پیغمبروں) کو علم دے چکے ہیں ف۸ اور ان دونوں نے (خوش ہوکر یوں) کہا اللہ کا شکر جس نے ہمکو اپنے بہت سے ایماندار بندوں پر بڑھ چڑھکر رکھا ف۹ اور سلیمانؑ داؤد کا وارث ہوا ف۱۰ اور کہنے لگا لوگو ہم کو (خدا کی طرف سے) پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے ف۱۱ اور ہمکو ہر طرح کا سامان دیا گیا ہے ف۱۲ بیشک یہ (خدا کا ہم پر) کھلا ہوا فضل ہے اور سلیمان کا جتنا لشکر تھا جنوں اور آدمیوں اور پرندوں کا (وہ سب) اس کے (دیکھنے اور داخلہ کے) لیے اکٹھا کیا گیا ف۱۵ اور ان کی قطاریں لگائی گئیں ف۱۶ (اس ترتیب اور انتظام سے لشکر چلا) جب وادی نمل (چیونٹیوں کے میدان) ف۱۷ میں پہونچے تو ایک (لنگڑی) چیونٹی نے کہا چیونٹیو اپنے بلوں میں گھس جاؤ کہیں تم کو سلیمان اور اس کے لشکر والے بیخبری میں کچل نہ ڈالیں سلیمانؑ چیونٹی کے اس کہنے پر مسکرا کر ہنس دیا (کہ اتنا چھوٹا جانور اور ایسی سمجھ کی بات) اور کہنے لگا مالک میرے مجھ کو (بھی) اس کا پابند کردے کہ میں تیری

ف۱ یا فیصلہ کیوقت ہم حاضر تھے ۱۲ ف۲ ہوا یہ تھا کہ کسی کی بکریاں رات کو وقت دوسرے کے کھیت یا انگور کے باغ میں گھس پڑیں اور اسکو خراب کردیا حضرت داؤدؑ نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ بکریاں باغ یا کھیت والے کو دلائی جائیں حضرت سلیمان نے کہا یوں فیصلہ ہونا چاہیے کہ باغ یا کھیت بکری والے کو اور بکریاں باغ یا کھیت والے کے حوالے ہوں اور دونوں ایک دوسرے کا مال اپنے پاس رکھیں لیکن بکری والا باغ یا کھیت میں محنت کرے اور باغ یا کھیت والا بکریوں کے دودھ اور نسل اور بالوں سے فائدہ اٹھاتا رہے جب پھر باغ یا کھیت ویسا ہی ہوجائے جیسا پہلے تھا تو بکریاں بکری والے کو اور کھیت یا باغ اس کے مالک کو دیدیا جائے حضرت داؤد نے اسی فیصلہ کو پسند کیا اور اپنا فیصلہ منسوخ کیا ۱۲ ف۳ دونوں نے اپنی رائے سے حکم دیا تھا لیکن اللہ کو حضرت سلیمانؑ کی رائے پسند آئی۔ بخاری اور مسلم نے روایت کیا کہ دو عورتیں ایک بچہ میں لڑتی آئیں ہر ایک کہتی تھی یہ میرا بچہ ہے حضرت داؤدؑ نے وہ بچہ اس عورت کو دلا دیا جو عمر میں بڑی تھی حضرت سلیمانؑ نے یہ حکم دیا کہ ایک چھری لاؤ میں بچہ کو دو ٹکڑے کرکے دونوں کو بانٹ دونگا یہ سنکر بڑی عورت خاموش ہو رہی اور چھوٹی بولی اللہ تم پر رحم کرے جانے دو وہ بچہ اسی کا ہے یعنی بڑی عورت کا اسی کو دیدو تب حضرت سلیمان نے وہ بچہ چھوٹی کو دلا دیا ۱۲ ف۴ داؤدؑ اور سلیمانؑ دونوں میں سے ۱۲ ف۵ یعنے شام کے ملک کی طرف ۱۲ ف۶ حضرت سلیمان کا ایک تخت تھا اس پر چالیس ہزار کرسیاں بچھتی تھیں اور آدمی اور جن کے رئیس ان پر بیٹھتے تھے اور پرندے پروں سے ان پر سایہ کرتے تھے پھر ہوا اسکو اڑا لے جاتی جب وہ چاہتے تو تیز چلتی اور جب چاہتے دھیمی چلتی صبح کو ایک مہینہ کی راہ طے کرتی اور شام کو ایک مہینہ کی راہ جیسے دوسری آیت میں ہے ۱۲ ف۷ کافر جن جنکو دیو بھی کہتے ہیں اس کے تابعدار تھے ۱۲ ف۸ جیسے عمارت بنانا برتن ڈھالنا ۱۲

باقی در ضمیمہ

وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ
الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ
أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي
بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ۝
وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى
الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ ۝
لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ
لَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ
مُبِينٍ ۝ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ
أَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَجِئْتُكَ
مِن سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ ۝ إِنِّي وَجَدتُّ
امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِن كُلِّ
شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ ۝ وَجَدتُّهَا
وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِن دُونِ
اللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ
فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ ۝
أَلَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ
الْخَبْءَ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ
مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ۝ اللَّهُ
لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝
قَالَ سَنَنظُرُ أَصَدَقْتَ أَمْ كُنتَ
مِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ اذْهَب
بِّكِتَابِي هَٰذَا فَأَلْقِهْ
إِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانظُرْ

ان نعمتوں کا شکر کروں جو تو نے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو عنایت
فرمائیں اور میں (ہمیشہ باقی عمر میں) نیک کام کرتا رہوں جس سے
تو خوش ہو اور (آخرت میں) اپنی رحمت سے مجھے نیک بندوں
میں شامل کرے ف۱ اور سلیمانؑ نے پرندوں کا جائزہ لیا (ان کا داخلہ
دیکھا) تو کہنے لگا کیا بات ہے ہدہد نہیں دکھائی دیتا ف۲ یا (حقیقت
میں) غائب ہو (غیر حاضر) ف۳ میں اسکو ضرور سخت سزا دونگا یا اسے
کاٹ ہی ڈالوں گا نہیں تو کوئی معقول وجہ میرے سامنے پیش
کرے (کہ اس وجہ سے غیر حاضر رہا) تو بہت دیر نہیں گذری کہ ہدہد
آگیا اور کہنے لگا میں نے وہ بات معلوم کی ہے جو تجھ کو (بھی) معلوم
نہیں ہے اور میں شہر سبا ف۴ سے ایک تحقیق (یقینی) خبر لیکر تیرے
پاس آیا ہوں میں نے ایک عورت ف۵ کو دیکھا وہ انکی رانی ہے ف۶ اور
ہر طرح کا سامان (سلطنت کا) اس کے پاس موجود ہے اور اسکے پاس
ایک بڑا (شاہی) تخت ہے ف۷ میں نے دیکھا وہ عورت (جو انکی رانی ہے) اور
اسکی قوم کے لوگ اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہیں (آفتاب پرست
ہیں) اور شیطان نے انکے کام ان کی نظر میں اچھے کر دکھائے ہیں ف۸
اور سیدھی راہ (یعنے توحید) سے ان کو باز رکھا ہے ان کو کچھ سمجھ
رہی نہیں ہے ف۹ (کمبخت ان کو کیا ہوا ہے) اللہ کو کیوں نہیں سجدہ
کرتے جو آسمان اور زمین میں چھپی چیزیں باہر نکال لاتا ہے ف۱۰
اور تمہارا چھپا اور تمہارا کھلا (سب) جانتا ہے ف۱۱ اللہ ہی سچا
معبود ہے اسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ بڑے تخت (عرش کا) مالک
ہے ف۱۲ سلیمان نے کہا اچھا ہم دیکھتے ہیں تو سچ کہتا ہے یا تو بھی جھوٹوں
میں کا ایک (جھوٹا) ہے میرا یہ خط لیجا اور ان لوگوں پر ڈالدے
پھر وہاں سے ہٹ جا دیکھتا رہ وہ کیا جواب دیتے ہیں ف۱۳ ف۱۴
بلقیس نے (اپنے درباریوں سے) کہا سردارو میرے

ف۱ یا اللہ ہم کو بھی اپنے پیارے پیغمبر حضرت سلیمانؑ کی دعا میں شامل کرے ہم بھی تیری بلند بارگاہ میں بڑی عاجزی اور ادب کے ساتھ یہی عرض کرتے ہیں ۱۲ ف۲ کیا دوسرے پرندوں میں چھپ گیا ہے نظر نہیں آتا ۱۲ ف۳ کہتے ہیں سفر میں ایک ہدہد بھی اور پرندوں کے ساتھ حضرت سلیمانؑ کے ہمراہ رہتا اسکا کام یہ تھا کہ پانی کی خبر لاتا یا یہ بتلاتا کہ کنوئیں سے یہاں اتنی دور پر پانی نکلیگا ایک بار جو حضرت سلیمانؑ کو سفر میں اسکی ضرورت ہوئی تو ہدہد کو دریافت کیا معلوم ہوا وہ غیر حاضر ہے انکو غصہ آیا فرمانے لگے میں اسکو ۱۲ ف۴ سبا یمن کے ملک میں تھا صنعا سے تین دن کا رستہ سبا ایک شہر کے بنانیوالے کا نام تھا یا ایک عورت کا جو اس بستی میں رہتی تھی پھر اس کے نام سے وہ بستی مشہور ہو گئی ۱۲ ف۵ بلقیس شراحیل بادشاہ کی بیٹی ۱۲ ف۶ ملکہ ہے ایک حدیث میں ہے کہ اسکی ماں یا اسکا باپ جن تھا ۱۲ ف۷ کہتے ہیں یہ تخت اسی گز لمبا اور چالیس گز چوڑا اور تیس ہاتھ زمین سے اونچا تھا اور اسپر موتی اور یاقوت اور زمرد جڑے ہوئے تھے ابن عباسؓ نے کہا یہ تخت سونے کا تھا اس کے پائے جواہرات کے نہایت عمدہ کاریگری سے بنایا گیا تھا بہت بیش بہا تھا اس تخت پر سات حجرے تھے ہر حجرے میں ایک دروازہ جو بند رہتا ۱۲ ف۸ وہ سورج پرستی کو بڑا ثواب جانتے ہیں ۱۲ ف۹ جو غور کریں کہ سورج اس پاک پروردگار کی ایک مخلوق ہے اور پوجا تو اسکا کرنا چاہیے جو سبکا خالق ہے ۱۲ ف۱۰ مثلاً آسمان سے پانی برساتا ہے زمین کے اندر سے دانہ اُگاتا ہے پیٹ میں سے بچہ پیدا کرتا ہے ۱۲ ف۱۱ مطلب یہ ہے کہ اس خدا کو پوجنا چاہیے جو قدرت اور علم رکھے سورج میں تو نہ علم ہے نہ قدرت وہ ایک جسم ہے اور جسموں کی طرح ۱۲ ف۱۲ اس کے عرش کے سامنے سارا آسمان کوئی چیز نہیں سورج کی کیا حقیقت ہے ۱۲ ف۱۳ جو باتیں آپس میں کریں سنتا رہ اور مجھ سے آکر بیان کر ۱۲ ف۱۴ ہدہد نے وہ خط لے جا کر انکی رانی بلقیس کی گود میں ڈالدیا اور آپ الگ ہو کر ان کی گفتگو سننے لگا ۱۲

مَاذَا يَرْجِعُونَ ۝ قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّیْٓ
اُلْقِیَ اِلَیَّ كِتٰبٌ كَرِیْمٌ ۝ اِنَّهٗ
مِنْ سُلَیْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ ۝ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَاْتُوْنِیْ
مُسْلِمِیْنَ ۝ قَالَتْ یٰٓاَیُّهَا الْمَلَؤُا
اَفْتُوْنِیْ فِیْٓ اَمْرِیْ ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً
اَمْرًا حَتّٰی تَشْهَدُوْنِ ۝ قَالُوْا نَحْنُ
اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِیْدٍ ۙ وَّ
الْاَمْرُ اِلَیْكِ فَانْظُرِیْ مَاذَا
تَاْمُرِیْنَ ۝ قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ
اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً اَفْسَدُوْهَا
وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ
وَكَذٰلِكَ یَفْعَلُوْنَ ۝ وَاِنِّیْ مُرْسِلَةٌ
اِلَیْهِمْ بِهَدِیَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ یَرْجِعُ
الْمُرْسَلُوْنَ ۝ فَلَمَّا جَآءَ سُلَیْمٰنَ
قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ ۫ فَمَآ اٰتٰىنِۦَ
اللّٰهُ خَیْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ
بِهَدِیَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ۝ اِرْجِعْ
اِلَیْهِمْ فَلَنَاْتِیَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا
قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ
اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝ قَالَ یٰٓاَیُّهَا
الْمَلَؤُا اَیُّكُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ
اَنْ یَّاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ۝ قَالَ عِفْرِیْتٌ
مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ

پاس ایک خط ڈالا گیا ہے جو عزت والا ہے وہ خط سلیمان کی طرف سے ہے اور عبارت اس کی یہ ہے شروع اللہ کے نام سے جو بہت رحم والا ہے مہربان ف۱ (بسم اللہ کے بعد مطلب یہ ہے) مجھ پر زور مت چلاؤ اور تابعدار بنکر میرے پاس حاضر ہو (خط کا مضمون سنا کر) بلقیس کہنے لگی سردارو اب اس معاملہ میں اپنی رائے مجھ سے بیان کرو ف۲ میں تو کسی معاملہ کا آخیر فیصلہ اس وقت تک نہیں کرتی جب تک تم لوگ حاضر نہ ہو (اور اپنی رائے بیان نہ کرو) انہوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ زور دار ہیں ف۳ اور بڑے لڑنے والے ہیں ف۴ پھر تیرا اختیار ہے جو چاہے سمجھ کر حکم دے ف۵ بلقیس نے کہا (میں یہ سوچتی ہوں) بادشاہ جب کسی شہر میں (لڑائی کر کے) گھستے ہیں تو شہر کو خراب کر دیتے ہیں ف۶ اور وہاں کے عزت دار لوگوں کو بےعزت بنا دیتے ہیں (اور بادشاہوں کا یہی قاعدہ ہے) ایسا ہی کرتے ہیں ف۷ اور میں (ایسا کرتی ہوں) کچھ تحفہ ان کو بھیجتی ہوں ف۸ پھر دیکھتی ہوں وہ جو تحفہ لیکر جاتے ہیں کیا جواب لاتے ہیں ف۹ جب بلقیس کا ایلچی سلیمانؑ پاس پہونچا تو سلیمان نے کہا کیا تم لوگ مال و دولت سے میری مدد کرنا چاہتے ہو اللہ تعالیٰ نے جو مجھ کو دے رکھا ہے (پیغمبری) وہ اس سے (کہیں) بہتر ہے جو تم کو دیا ہے ف۱۰ بلکہ تم ہی اپنے تحفہ پر خوش رہو تو اپنے لوگوں پاس لوٹ جا تو ہم ضرور ایسا لشکر لیکر ان پر آئیں گے جس کا مقابلہ ان سے نہو سکیگا اور ہم ذلت کے ساتھ ان کو رسوا کر کے وہاں سے نکالدیں گے ف۱۱ سلیمانؑ نے (اپنے درباریوں سے) کہا سردارو تم میں کوئی ایسا ہے یہ لوگ جو تابعدار بن کر آرہے ہیں انکے مجھ تک پہونچنے سے پہلے بلقیس کا تخت ف۱۲ میرے پاس اٹھا لائے (ایسے) جنوں میں سے ایک دیو (راکھس) بولا میں اسکو تیرے پاس لا سکتا ہوں اس سے

ف۱ حدیث میں ہے کہ پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خط کے شروع میں باسمک اللہم لکھا کرتے جب یہ آیت اتری تو ہر خط کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتے اور اخیر میں السلام علی من اتبع الہدیٰ ۱۲ ف۲ کہتے ہیں تین سو بارہ سردار اس کے ملک میں تھے سب کی رائے اس نے پوچھی ۱۲ ف۳ ہمارا شمار بھی بہت ہے اور طاقت بھی خوب رکھتے ہیں ف۴ اگر تو لڑنا چاہتی ہے تو ہم حاضر ہیں دبنے والے نہیں ۱۲ ف۵ ہم سر و چشم تعمیل کرنے کو حاضر ہیں ۱۲ ف۶ لوٹ مار ہنگامہ مچاتے ہیں ف۷ پہلے بلقیس نے اپنے سرداروں کی رائے پوچھی جب انہوں نے اسی کی رائے پر رکھدیا تو بلقیس نے لڑنا مناسب نہ جانا کس لیے کہ جنگ دو سردار دو رہے یہ کہ اگر جنگ ہوئی اور دشمن کا لشکر شہر میں آگیا تو ایسا عمدہ شہر جیسا اس زمانہ میں شہر سبا تھا تباہ ہو جائیگا کیونکہ بادشاہوں کی عادت ہے جب دشمن کا شہر فتح کرتے ہیں تو لوٹ کھسوٹ تاراج کیا کرتے ہیں اکثر عمارتوں کو جلا کر خاک کر دیتے ہیں شہر کے نامی گرامی امیروں کو ذلیل کرتے ہیں ۱۲ ف۸ یعنی حضرت سلیمان اور ان کے لشکر والوں کو ۱۲ ف۹ بلقیس نے یہ سوچا کہ اگر سلیمان دنیا کے بادشاہوں کی طرح ایک بادشاہ ہیں تو تحفہ تحائف سے خوش ہو جائیں گے پھر ان سے لڑنا کچھ مشکل نہیں اور جو اللہ کے پیغمبر ہیں تو وہ تحفہ قبول نہیں کرنے کے اس صورت میں انکی اطاعت کرنا بہتر ہوگا کہتے ہیں بلقیس نے سونے کی چند اینٹیں تحفہ بھیجیں جب یہ ایلچی حضرت سلیمان کے دربار تک پہونچے تو دیکھا تو وہاں سونے کا فرش ہے وہ شرمندہ ہوئے ۱۲ ف۱۰ میں دنیا کے تحفہ تحائف سے خوش نہیں ہوتا ۱۲ ف۱۱ کہتے ہیں جب ایلچی یہ پیام لیکر واپس ہوا اور تحفہ بھی پھیر لیا گیا تو بلقیس سے سب حال حضرت سلیمان کا جو اس نے دیکھا تھا بیان کیا وہ ڈر گئی اور سمجھ گئی کہ حضرت سلیمان اللہ کے پیغمبر ہیں ان سے لڑنا ناممکن ہے آخر حکم کی اطاعت کی اور حضرت سلیمان کی طرف روانہ ہوئی ادھر ۱۲ ف۱۲ جس کو وہ اپنے ملک میں چھوڑ کر آرہی ہے ۱۲

			مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّیْ عَلَیْهِ لَقَوِیٌّ اَمِیْنٌ ۝	پہلے کہ تو اپنی جگہ سے اٹھے اور میں اسکو اٹھا لانیکا زور رکھتا ہوں امانتدار
			قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا	ہوں ف۲ وہ شخص جو اللہ کی کتاب کا علم رکھتا تھا ف۳ بول اٹھا میں
			اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ	اس تخت کو تیرے پلک جھپکنے سے پہلے ف۴ تیرے پاس منگوائے دیتا ہوں
			فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا	ف۵ جب سلیمانؑ نے دیکھا تخت اس کے سامنے دھرا ہوا ہے تو
			مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ۫ لِیَبْلُوَنِیْۤ ءَاَشْكُرُ	کہنے لگا (یہ تخت کا اتنے جلد اس طرح چلا آنا) میرے مالک کا احسان
			اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ	ہے اسلیے کہ مجھ کو آزمائے میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں
			لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ	اور جو کوئی شکر کرے گا وہ اپنی ہی بھلائی کے لیے شکر کریگا ف۶
			كَرِیْمٌ ۝ قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ	اور جو کوئی ناشکری کرے تو میرا مالک بے پرواہ کرم والا ف۷ ہے سلیمان نے
			اَتَهْتَدِیْۤ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِیْنَ	کہا (ایسا کرو) اس کے تخت کی صورت (ذرا) بدلدو ف۸ دیکھیں وہ (اپنا تخت)
			لَا یَهْتَدُوْنَ ۝ فَلَمَّا جَآءَتْ قِیْلَ	پہچانتی ہے یا ان لوگوں میں شامل ہوتی ہے جو (اپنی چیز تک) نہیں
			اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ؕ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ	پہچان سکتے ف۹ پھر جب بلقیس (سلیمان کے پاس) آن پہونچی
			وَاُوْتِیْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا	تو اس سے پوچھا گیا تیرا تخت بھی ایسا ہی ہے وہ بولی یہ تو گویا وہی
			مُسْلِمِیْنَ ۝ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ	ہے ف۱۰ اور ہم کو اس سے پہلے ہی معلوم ہو گیا تھا اور ہم تو (اسی
			تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهَا كَانَتْ	وقت سے) تابعدار بن گئے تھے اور وہ جو اللہ کے سوا اور چیزوں کو
			مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِیْنَ ۝ قِیْلَ لَهَا ادْخُلِی	پوجتی تھی اسی نے اسکو (خدا تعالی کی عبادت سے) روک رکھا تھا
			الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً	کیونکہ وہ کافر لوگوں میں سے تھی ف۱۱ (جب یہ سب گفتگو ہو چکی تو)
			وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَیْهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ	بلقیس سے کہا گیا چل محل کے اندر چل اس نے محل کو جو دیکھا ف۱۲ تو سمجھی
			مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِیْرَ ؕ۬ قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ	گہرا پانی ہے (کپڑا) اٹھایا اور اپنی پنڈلیاں کھولدیں ف۱۳ سلیمان نے کہا ف۱۴
			ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَیْمٰنَ لِلّٰهِ	ایک محل ہے جو گھونٹ کر آئینوں سے بنایا گیا ہے ف۱۵ بلقیس نے کہا ف۱۶ اے میرے خدا میں نے
			رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝	اپنی جان پر ظلم کیا ف۱۷ اور (اب) میں سلیمان کے ساتھ ہو کر اللہ رب العلمین کی تابعدار ہوئی ف۱۸
۲۲	السبا ۳۴	۲۰	وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؕ یٰجِبَالُ	اور ہم داود (پیغمبر) کو بزرگی دے چکے ہیں ف۱۹ پہاڑو تم داود کے ساتھ تسبیح
			اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَالطَّیْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَ ۙ	کیا کرو اور پرندو اور ہم نے لوہا اسکے لیے نرم کر دیا تھا ف۲۰ (اسکو حکم دیا تھا)
			اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِی السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا	پوری بدن کی زرہیں بنا اور کڑیاں اندازے سے جوڑ ف۲۱ اور نیک کام کرتے رہو
			صَالِحًا ؕ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝ وَلِسُلَیْمٰنَ	کیونکہ میں تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہوں ف۲۲ اور سلیمان (پیغمبر) کیلیے ہم نے

ف۱ یعنی دربار برخاست کرو صبح سے دوپہر تک دربار ہوتا تھا ۱۲ ف۲ اسکا جواہر وغیرہ کچھ چراؤنگا نہیں حضرت سلیمانؑ نے اس کے جواب میں فرمایا نہیں تو میں تو چاہتا ہوں اس سے بھی جلدی کوئی یہ تخت لا آئے ۱۲ ف۳ آصف بن برخیا انکا وزیر یا منشی بعضوں نے کہا اسم اعظم کا اسکو علم تھا ۱۲ ف۴ یا تیری نگاہ تجھ تک لوٹ آئے اس سے پہلے ۱۲ ف۵ نگاہ لوٹ آنے سے پہلے اسکا یہ مطلب ہے کہ تم آسمان کی طرف دیکھو پھر وہاں سے لوٹ کر نیچے نگاہ ڈالو تو یہ تخت تمہارے سامنے رکھا ہوگا بعضے کہتے ہیں اسم اعظم کے زور سے وہ عرش زمین کے نیچے نیچے آکر دفعۃً حضرت سلیمانؑ کے سامنے ابھر آیا ابن عباسؓ اور مجاہد سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ ف۶ اسکو اور نعمتیں ملینگی ناشکری کرنے سے جو نعمت ملی ہے وہ بھی چھن جاتی ہے ۱۲ ف۷ اس کو کسی کے شکر کی پرواہ نہیں اور کرم ایسا ہے کہ ناشکروں کو بھی ہزاروں نعمتیں دیتا ہے ۱۲ ف۸ اسکی کچھ چیزیں آگے پیچھے تلے اوپر کردو جنوں نے حضرت سلیمان سے کہدیا تھا کہ بلقیس دیوانی ہے اور اس کہنے سے ان کا مطلب یہ تھا کہ حضرت سلیمان اس سے نکاح نہ کریں اور اولاد نہ پیدا ہو ورنہ انکو حضرت سلیمان کے بیٹے کا بھی تابعدار رہنا ہوگا تو انہوں نے بلقیس کی عقل کو آزمانا چاہا انہوں نے یہ بھی کہدیا تھا کہ بلقیس کے پاؤں گدھے کے سے ہیں نہایت بدشکل ہیں ۱۲ ف۹ محض بیوقوف اور بیولا ہوتے ہیں ۱۲ ف۱۰ بلقیس بڑی عقلمند عورت تھی اس نے پہچان تو لیا کہ یہ وہی تخت ہے مگر چونکہ اس سے پوچھا یوں گیا تھا تیرا تخت بھی ایسا ہی ہے تو اس نے جواب میں بھی گول کہا گو یا ہو بہو وہی ہے اگر یوں پوچھتے کیا یہ تیرا تخت ہے تو وہ کہتی ہاں ۱۲ ف۱۱ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور سلیمان نے بلقیس کو اللہ تعالی کے سوا اور چیزوں کے پوجنے سے روک دیا وہ کافر لوگوں میں سے تھی اس صورت میں یہ جملہ اللہ کا کلام ہوگا اور اگلے ترجمہ پر بلقیس کا ۱۲ ف۱۲ وہاں آئینہ کا فرش تھا نیچے پانی بہ رہا تھا اور مچھلیاں تیر رہی تھیں ۱۲ (باقی در ضمیمہ ۱۲)

الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ
وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ؕ وَمِنَ الْجِنِّ
مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ
وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ
عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝ يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ
مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ
كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ
دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ
الشَّكُوْرُ ۝ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ
مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ
تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ
الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ
مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۝ لَقَدْ
كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ
جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ۬ كُلُوْا مِنْ
رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ
طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ۝ فَاَعْرَضُوْا
فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ
بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ
وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ۝
ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَهَلْ
نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ۝ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ
وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا
قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ؕ

ہوا کو تابعدار کر دیا تھا وہ صبح کو ایک مہینہ کی راہ لیجاتی اور شام کو ایک
مہینہ کی راہ لیجاتی ف۱ اور ہمنے اس کے لیے تانبے کا ایک چشمہ بہادیا تھا ف۲
اور جنوں میں سے بھی کئی جن اسکے سامنے کام کرتے تھے اسکے مالک کے حکم سے
اور ہمنے کہدیا تھا جو کوئی جن ہمارے حکم سے پھر لگا ہم اسکو دوزخ کے
عذاب کا مزہ چکھائینگے ف۳ یہ جنات اسکے لیے عالیشان عمارتیں بناتے تھے
(یا مسجدیں) اور مورتیں ف۴ اور حوض کیطرح (بڑی بڑی) پیالے
اور جمی ہوئی دیگیں ف۵ (اور ہمنے یہ حکم دیا) اے داؤد کی اولاد (اللہ تعالی کا)
شکر مانکر (نیک) عمل کرتے رہو اور میرے بندوں میں شکر کرنیوالے
کم ہیں پھر جب سلیمان پر ہمنے موت کا حکم دیا ف۶ اسکی موت جنوں کو کسی نے
نہیں بتلائی مگر زمین کے کیڑے (دیمک) نے وہ اسکی لکڑی کھا رہا تھا
جب (لکڑی کھوکھلی ہوگئی اور) سلیمان گر پڑا اسوقت جنوں کو
معلوم ہوا اگر وہ غیب کی بات جانتے ہوتے تو (ایک مدت تک) ذلت
کی محنت میں نہ پڑے رہتے ف۸ بیشک سبا والوں کیلیے اپنی ہی بستی میں نشانی
(موجود) تھی ف۹ (بستی کے داہنے اور بائیں دو باغ تھے ف۱۰ انہیں مالک کی
دی ہوئی) روزی کھاؤ اور اسکا شکر بجالاؤ (سبحان اللہ کیا کہنا) ایسا
پاکیزہ شہر اور مالک (مہربان) بخشنے والا ف۱۱ انہوں نے (ہمارا فرمانا) نہ
سنا ف۱۲ ہمنے (باندھ اور کٹہ) توڑکر زور کا نالہ ان پر چھوڑ دیا ف۱۳ اور ان دو
(عمدہ) باغوں کو بدلکر دو باغ ایسے کردیے جنمیں بدمزہ میوے اور
جھاؤ کے درخت اور تھوڑے سے بیری کے درخت رہگئے ف۱۴ انکی ناشکری
پر ہمنے انکو یہ سزا دی اور ہم انہی کو سزا دیتے ہیں جو ناشکری ہیں
اور ہمنے ان میں اور ان بستیوں کے بیچ میں جہاں ہمنے برکت
رکھی تھی ف۱۵ کئی کھلے ف۱۶ گاؤں (آباد) کر رکھے تھے ف۱۷ اور انمیں (سفر
کرنیکو) منزلیں مقرر کر دی تھیں ف۱۸ اور ف۱۹ ان گاؤں میں بے کھٹکے
رات دن چلتے رہو ف۲۰ (ان کی شامت جو آئی) تو کہنے لگے

ف۱ تو ایکدن میں دو مہینہ کی راہ طے کرتی حسن نے کہا حضرت سلیمان صبح کو دمشق سے چلتے اور دوپہر اصطخر میں آرام کرتے اور ان دونوں ملکوں میں ایک مہینہ کی راہ ہے پھر شام کو اصطخر سے چلتے تو رات کو کابل یا بابل میں رہتے وہ بھی ایک مہینہ کی راہ ہے ۱۲ ف۲ وہ کان کے پانی کی طرح نکلتا ۱۲ ف۳ سلیمان کی اطاعت نہ کریگا ۱۲ ف۴ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہم اسکو آگ کے عذاب کا مزہ چکھائینگے کہتے ہیں ان جنوں پر اللہ تعالی نے ایک فرشتہ مقرر کر دیا تھا آگ کا کوڑا اس کے ہاتھ میں رہتا جو کوئی جن حضرت سلیمان کی نافرمانی کرتا یہ فرشتہ اسکو کوڑا مار کر جلادیتا ۱۲ ف۵ پیغمبروں اور فرشتوں اور علما اور نیک بندوں کی حضرت سلیمان کی شریعت میں مورتیں بنانا جائز تھا یہ مورتیں مسجدوں اور اچھے مقاموں میں رکھی جاتیں تاکہ لوگ ان کو دیکھ کر عبادت میں زیادہ کوشش کریں ف۶ جو ایک ہی جگہ رکھی رہتیں کیونکہ انکا اٹھانا اور لیجانا مشکل تھا ۱۲ ف۷ تو وہ لکڑی ٹیک کر کھڑا رہ گیا لوگ سمجھتے رہے وہ زندہ ہے ۱۲ ف۸ حضرت سلیمان کے وقت میں جنوں کو یہ دعوی تھا کہ وہ آیندہ کی باتیں بتا سکتے ہیں اور بعضے لوگ بھی ان کی نسبت یہی اعتقاد رکھتے تھے جب حضرت سلیمان کی لاٹھی کو دیمک چاٹ گئی اور ایک مدت کے بعد آپ گر پڑے تو جنوں کو معلوم ہوا کہ حضرت سلیمان بہت دنوں پہلے مرچکے تھے اور انکو افسوس ہوا کہ اگر پہلے ہی ہم کو انکی موت کی خبر ہو جاتی تو اتنی مدت تک سخت مزدوری محنت کے عذاب میں کیوں مبتلا رہتے اور ان کو یہ بھی کھل گیا کہ غیب کا علم ہمکو نہیں ہے لوگوں کو بھی معلوم ہوگیا کہ جنوں کا دعوی غیب دانی کا غلط تھا ۱۲ ف۹ حدیث میں ہے کہ سبا ایک شخص کا نام تھا عرب میں اسکی دس اولاد ہوئیں چھ تو یمن کے ملک میں رہے اور چار شام کے ملک میں چلے گئے ۱۲ ف۱۰ وہاں نہ مکھی تھی نہ مچھر ہمنے سبا والوں سے کہلا بھیجا ۱۲ ف۱۱ گویا دنیا اور آخرت دونوں بخشے کہ دنیا میں مزے مزے کے میوے اڑاؤ چین کرو اور آخرت میں پروردگار سے مغفرت کی امید رکھو ۱۲ باقی در ضمیمہ ۱۲

سِيرُوا فِيهَا لَيَالِيَ وَأَيَّامًا آمِنِينَ ۝ فَقَالُوا
رَبَّنَا بَعِّدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا وَظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ
فَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ وَمَزَّقْنَاهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۚ
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ۝

٢٣ صٓ ٢

۞ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُودَ ذَا الْأَيْدِ ۖ إِنَّهُ
أَوَّابٌ ۝ إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ
بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ۝ وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً ۖ
كُلٌّ لَّهُ أَوَّابٌ ۝ وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ
وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ۝
وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا
الْمِحْرَابَ ۝ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ
مِنْهُمْ ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ خَصْمَانِ بَغَىٰ
بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُم بَيْنَنَا
بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ
الصِّرَاطِ ۝ إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ
وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ
فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ ۝
قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ
إِلَىٰ نِعَاجِهِ ۖ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ
لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ ۗ
وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ
رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ ۩ ۝ فَغَفَرْنَا
لَهُ ذَٰلِكَ ۖ وَإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ

مالک ہمارے ف ہمارے سفر کی منزلیں (دور دور) کر دے اور اپنی جانوں پر ظلم کرنے لگے آخر ہم نے انکو ملیٹ کر کہانیاں بنا دیا اور بالکل چیر پھاڑ ڈالا (ان کی دھجیاں اڑا دیں ف) جو صبر اور شکر کرتا ہے اسکے لئے البتہ اس قصے میں نشانیاں ہیں ف

اور ہمارے بندے داؤد (پیغمبر) کو یاد کر جو زور والا تھا ف کیونکہ وہ (اللہ کی طرف) بہت رجوع رہتا تھا ف ہمنے پہاڑوں کو اسکا تابعدار بنا دیا تھا وہ سورج ڈھلے اور سورج نکلے اس کے ساتھ تسبیح کرتے ف اور پرندوں کو بھی (اسکا تابعدار کر دیا تھا) وہ جمع ہو کر سب اسکی طرف رجوع رہتے ف اور اسکی سلطنت کو ہمنے مضبوط کر دیا تھا اور ہمنے اسکو تدبیر دی تھی ف اور جھگڑا چکانیوالی بات ف اور (اے پیغمبر) کیا ان جھگڑنیوالوں کی بھی خبر تجھ کو پہونچی ہے جو دیوار پھاند کر داؤد کے عبادتخانے میں آ گئے ف (جب بیوقت بے اجازت) داؤد پاس گھس آئے وہ انکو دیکھکر گھبرا گیا انہوں نے کہا مت ڈر ہم دونوں میں جھگڑا ہے ہم میں سے ایک نے دوسرے پر ظلم کیا تو انصاف سے ہمارا فیصلہ کر دے اور بے انصافی نہ کر اور ہمکو سیدھی راہ بتلا دے ف یہ دوسرا فریق (میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں (ایک کم سو) اور میرے پاس ایک ہی دنبی ہے اب وہ کہتا ہے تو (اپنی) وہ (ایک دنبی) بھی میرے حوالے کر دے اور بات چیت کرنے میں وہ مجھ کو دبا بیٹھا ہے ف داؤد نے کہا بیشک یہ تجھ پر ظلم کرتا ہے جو تیری ایک دنبی مانگ کر اپنی (ننانویں) دنبیوں میں ملانا چاہتا ہے ف اور اکثر ساجھی ایک دوسرے پر زیادتی کرتے رہتے ہیں ف مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کرتے ہیں (وہ ایسا نہیں کرتے) اور ایسے لوگ بہت کم ہیں اور داؤد کو خیال آیا (کہ یہ مقدمہ نہ تھا بلکہ) ہمنے ان کو آزمایا تھا ف اسی وقت اسنے اپنے مالک سے معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑا اور (خدا کی طرف) رجوع ہو گیا آخر ہم نے

ف پاس پاس گاؤں ہیں سفر کا مزہ نہیں آتا ف ہماری منزلیں کٹھن کر دے رستے میں آبادی کا نام نہ ہو بالکل جنگل ویران ہو جب تقدیر کی خرابی ہوتی ہے تو عقل الٹی ہی اوندھی ہو جاتی ہے ف ناشکر نہ رکھ اور ناشکری میں پڑ گئے ف سبا کے لوگ سب متفرق ہو گئے ان میں سے اوس اور خزرج مدینے میں آ کر رہے اور غسان شام کو چلے گئے اور ازد عمان کو اور خزاعہ تہامہ کو اللہ نے انکا ملک ویران کر دیا جیسے انہوں نے خواہش کی تھی جنگل ہی جنگل ہو گیا ف کہ ایک ایسا آباد ملک کسقدر جلد تباہ ہو گیا۔ صبر کرتا ہے یعنی گناہوں سے اپنے تئیں روکتا ہے شکر کرتا ہے یعنی اللہ تعالی کے حکم بجا لاتا ہے ایسے ہی لوگوں کو نصیحت اور عبرت ہوتی ہے ف عبادت کی طاقت بہت رکھتا تھا چنانچہ آپ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے یہ بہت مشکل ہے کیونکہ نہ روزے کی عادت پڑتی ہے نہ افطار کی اللہ نے پیغمبر کو تسلی دی کہ حضرت داؤد پر بھی طالوت کی حکومت میں بہت تکلیف گذری تم بھی ان کا قصہ یاد کر کے صبر کرو ف اور یہی سبب تھا ان کے زوردار ہونیکا حدیث میں ہے کہ آواب وہ جو تنہائی میں اپنے گناہ یاد کر کے اللہ سے بخشش چاہے ابن عباسؓ نے کہا اواب یعنی یقین رکھنے والا ف اشراق سے وہی وقت مراد ہے جب سورج نکلکر خوب چمکنے لگتا ہے ف اس کے فرمانبردار رہتے یا تسبیح کے وقت جواب دیتے رہتے ف حکمت اور دانائی ملک کے انتظام کی عقل یا پیغمبری ف بحث سنکر فیصلہ کرنے کا طریقہ ف حضرت داؤد نے اپنے دنوں کو یوں تقسیم کیا تھا ایک دن عبادت کا ایک دن مقدمے فیصل کرنیکا ایک دن سلطنت کے خاص کاموں کا ایک دن وعظ اور نصیحت کا عبادت کے دن حضرت داؤد عبادت میں مصروف تھے دو فرشتے (جبرائیل اور میکائیل) دو آدمیوں کی صورت میں جھگڑتے آئے اور ان کے پاس جانا چاہا چوکیداروں نے روکا وہ دیوار کود کر اندر پہونچ گئے حضرت داؤد ڈرے کہیں یہ دشمن نہ ہوں انکے قتل کرنے کو آئے ہوں ف (باقی در ضمیمہ)

وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۔ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ	اسکا یہ قصور معاف کر دیا اور بیشک داؤد کے لیے ہمارے پاس نزدیکی کا درجہ ہے اور اچھا ٹھکانا داؤد ہم نے تجھ کو زمین کا حاکم بنایا ہے تو لوگوں کا فیصلہ انصاف سے کیا کر اور نفس کی خواہش پر مت چل ایسا نہ ہو وہ تجھ کو خدا کے (ٹھیک) رستے سے بہکا دے بیشک جو لوگ اللہ کی راہ سے بہک جاتے ہیں ف۱ انکو سخت سزا ملیگی اسوجہ سے کہ وہ حساب کا دن بھول گئے ف۲
۳ ص ۳۸ ۲۳ — وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ؕ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۙ فَقَالَ اِنِّيْۤ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۥ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ؕ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ۔ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۔ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ۙ وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ۙ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ۔ هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۔ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۔	اور ہم نے داؤد کو سلیمان (بیٹا) عنایت کیا اچھا بندہ وہ (خدا کی طرف) بہت رجوع رہنے والا تھا جب سورج ڈھلے پر اصیل عمدہ گھوڑے اس کے سامنے لائے گئے ف۳ تو کہنے لگا میں نے مال (گھوڑوں) کی محبت اللہ تعالی کی یاد سے زیادہ چاہی یہاں تک کہ سورج پردے میں چھپ گیا (ڈوب گیا) ان گھوڑوں کو پھر میرے سامنے لاؤ تو ان کی ٹانگیں اور گردنیں کاٹنا شروع کیں ف۴ اور ہم نے سلیمان کو ایک بلا میں پھانسا اور اسکی کرسی پر ایک (دوسرا) دھڑ ڈال دیا پھر وہ (خدا کی طرف) رجوع ہوا ف۵ کہنے لگا مالک میرے مجھ کو بخش دے اور ایسی بادشاہت دے جو میرے بعد کسی کو حاصل نہ ہو بے شک تو ہی بڑا دینے والا ہے ہم نے (اس کی دعا قبول کی) ہوا کو اس کے اختیار میں کر دیا جہاں وہ پہنچنا چاہتا اس کے حکم سے دھیمی دھیمی چلتی ف۶ اور شیطانوں کو (بھی) جتنے ان میں معمار اور غوطہ خور تھے (سب اس کے اختیار میں کر دیے) ف۷ اور دوسرے شیطانوں کو بھی جو طوق زنجیروں میں جکڑے رہتے ف۸ (اور ہم نے سلیمان سے کہا) یہ ہماری بے حساب دین ہے تو (لوگوں کو اس میں سے) دے یا رکھ چھوڑ ف۹ اور بے شک سلیمان کے لیے ہمارے پاس نزدیکی کا درجہ ہے اور اچھا ٹھکانا ف۱۰

ف۱ اور نفس کی خواہش پر چلنے لگتے ہیں ۱۲ ف۲ یعنے قیامت کا دن جس دن حاکم سے بڑی پرسش ہوگی اور اگر اس نے کسی مقدمہ میں انصاف کے خلاف فیصلہ کیا ہوگا تو اسکو سخت سزا دیجائے گی ۱۲ ف۳ کہتے ہیں یہ ایک ہزار گھوڑے تھے یا بیس ہزار گھوڑے ۱۲ ف۴ غصہ سے کہ ان گھوڑوں نے مجھ کو اللہ تعالی کی یاد سے غافل کر دیا حضرت سلیمان کو اللہ کیطرف سے ایسا ہی حکم ہوا ہوگا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ان کو ذبح کر ڈالا اور ان کا گوشت اللہ تعالیٰ کی راہ میں تصدق کر دیا اللہ تعالیٰ نے ان گھوڑوں کے بدل ہوا کو ان کے تابع کر دیا ۱۲ ف۵ یہ دوبارہ تخت پر بیٹھا دوسرا دھڑ سے ایک شیطان مراد ہے جسکا نام صخر تھا ہوا یہ تھا کہ حضرت سلیمان جب حاجت کو جاتے وقت اپنی انگشتری جسکی تاثیر سے جن اور دیو سب انکے تابع تھے اپنی بی بی کو دے گئے صخر حضرت سلیمان کی صورت بنکر وہ انگوٹھی انکی بی بی سے لیگیا اور اسکو پہنکر بادشاہت کی کرسی پر بیٹھکر انکی حکومت کرنے لگا حضرت سلیمان ڈر کے مارے کہیں چھپ کر مردانہ ڈال چھپ گئے چالیس دن کے بعد پھر وہ انگوٹھی حضرت سلیمان کے ہاتھ آئی اور وہ دوبارہ تخت سلطنت پر بیٹھے اور صخر کو سمندر میں قید کیا بعضوں نے کہا ایک بار سلیمان یوں کہہ بیٹھے کہ میری ستر بیبیاں ہیں میں آج شب کو ہر ایک کے پاس جاؤنگا تو ستر لڑکے پیدا ہونگے اور اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کریں گے انشاء اللہ کہنا بھول گئے کسی بی بی کو حمل نہ رہا ایک بی بی جنی تو وہ بھی کچا بچہ لوگوں نے وہ دھڑ لاکر انکی کرسی پر ڈال دیا یہی آپ کا لڑکا ہے اسوقت ان کو تنبیہ ہوئی کہ ان شاءاللہ نہ کہنے کی یہ سزا ملی اور وہ اللہ کیطرف رجوع ہو کر ۱۲ ف۶ اور سا گر تخت کو اسی طرف اٹھا کر لیجاتی دھیمی سے یہ غرض ہے کہ زور سے آندھی کی طرح نہیں چلتی جس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ۱۲ ف۷ معمار تو عمارتیں بناتے اور غوطہ خور موتی اور جواہر دریا میں سے نکالتے ۱۲ ف۸ جب ان میں سے کوئی ایمان لاتا تو اسکو چھوڑ دیتے ۱۲ ف۹ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہماری دہش ہے اسمیں سے دے یا رکھ چھوڑ جتنی چاہے کچھ حساب نہیں یہ اللہ کی دوسری مہربانی تھی کہ انکا حساب کتاب بھی معاف کر دیا گیا تھا ۱۲ ف۱۰ یعنے بہشت ۱۲

قِصَّةُ اِبْرَاهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ الْكَعْبَةِ

باب ۶۳
حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل اور کعبے کے حالات

البقرۃ ۱۵

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ۭ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ۭ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ۭ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ۭ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ۭ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّاۗىِٕفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ۭ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

اور (یاد کرو) جب ابراہیم کو اُسکے پروردگار نے (کئی) باتون ف۱ مین آزمایا آخر اُن باتون کو پورا کیا پروردگار نے فرمایا مین تجھکو لوگون کا سردار بناؤنگا (کہ قیامت تک لوگ تیری پیروی کرین) ابراہیم نے کہا اور میری اولاد کو فرمایا جو ظالم (بے انصاف) ہین ان تک ف۲ اقرار نہ پہونچیگا ف۳ اور (یاد کرو) جب ہمنے خانہ کعبہ کو لوگون کے لوٹ کر آنیکی (یا ثواب کی) اور امن کی جگہ ٹہیرائی ف۴ اور لوگونکو حکم دیا کہ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنا ف۵ لو اور ہمنے ابراہیم اور اسمٰعیل کو حکم کیا کہ میرے گہر کو طواف ف۶ اور اعتکاف اور رکوع اور سجدہ کرنیوالونکے لیے پاک رکھو ف۷ اور (یاد کرو) جب ابراہیم نے اپنے مالک سے عرض کیا پروردگار اسجگہ کو ایک امن کا شہر بنا دے اور وہان کے رہنے والونمین سے جو اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان لائین انکو میوے کہانیکو دے (اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا اور) فرمایا کافر کو بھی مین چند روز تک فائدہ اُٹھانے دونگا پہر اُسکو دوزخ کے عذاب کیطرف کھینچ لاؤنگا اور وہ بُرا ٹھکانا ہے ف۸ اور (یاد کرو) جب ابراہیم خانہ کعبہ کے پایوں کو اونچا کر رہا تھا (یعنے دیوارین بنا رہا تھا) اور اُسکے ساتھ اسمٰعیل بھی (دونو نے کہا) پروردگار ہماری یہ خدمت ہماری قبول فرما لے تو دعا کو سنتا ہے (دل کی نیت کو) جانتا ہے ف۹ پروردگار ہمارے اور ہم کو اپنا تابعدار کردے اور ہماری اولاد مین سے ایک گروہ پیدا کر جو تیرا تابعدار رہو۔ اور ہم کو حج کے طریقے بتلا دے ف۱۰ اور ہمارے قصور معاف کردے بے شک تو بڑا معاف کرنے والا مہربان ہے ف۹

ف۱ یعنے مین تیری اولاد کو بھی سرداری دونگا اسکا اقرار کرتا ہون بشرطیکہ وہ نیک ہون جو تیری اولاد مین بدکار اور ظالم ہونگے وہ اس قرار سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے اُن کو سرداری نہین ملیگی ۱۲ ف۲ لوگون کے لوٹ کر آنے کی یعنے حاجی لوگ ہان آتے ہین پہر جاتے ہین پہر آتے ہین تو خانہ کعبہ مرجع خلائق ہے جو ایک بار آتا ہے دوبارہ جانا چاہتا ہے کہ دوبارہ آوے ف۳ امن کی جگہ اسلئے کہ مشرک لوگ بھی مکہ والونکو نہ ستاتے تھے اس پاس والونکو نکو ایذا دیتے ۱۲ ف۴ مقام ابراہیم ایک پتھر ہے جسپر وہ کھڑے ہو کر کعبے کی دیوار اٹھاتے تھے اب اس مقام پر ایک گنبد بنا ہوا ہے لوگ اکثر طواف کا دوگانہ وہین ادا کرتے ہین یا ساری مسجد حرام مراد ہے حضرت عمر رض نے عرض کیا تھا یا رسول اللہ یہ مقام ہے ہمارے باپ ابراہیم کا ہم اسکو نماز کی جگہ بنا دین تب یہ آیت اتری ۱۲ ف۵ بتون سے یا نجاست سے یا کفار سے یا جھوٹ اور فریب اور زنا بازی سے یا جنب اور حائض سے ۱۲ ف۶ عاکفین کا ترجمہ اعتکاف کرنیوالے ۱۲ ف۷ صحیح حدیث مین ہے کہ ابراہیم ع نے مکہ کو حرام کیا اور مین مدینہ کو حرام کرتا ہون ف۸ دنو پہاڑون کے بیچ ف۹ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم ع کی دعا کو قبول کیا اور باوجودیکہ مکہ کا مقام بالکل ویران اور اجاڑ تھا اور وہان کی زمین شور کوئی چیز پیدا نہین ہوتی تھی لیکن وہان شہر بس گیا اور دور دور سے سب قسم کے میوے اور ترکاریان آنے لگین ۱۲ ف قسطلانی نے کہا کعبہ دس بار بنایا گیا اول فرشتون نے بنایا دوسرے آدم علیہ السلام نے تیسرے شیث علیہ السلام نے وہ طوفان نوح مین گر گیا چوتھے ابراہیم ع نے پانچوین قوم عمالقہ نے چھٹے جرہم نے ساتوین قصی بن کلاب نے جو دادا ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آٹھوین قریش نے نوین عبداللہ بن زبیر نے دسوین حجاج بن یوسف نے مین کہتا ہون کہ گیارہوین سلطان مراد نے اور اب تک وہی بنا قائم ہے ۱۲ ف۱۰ حج کے ارکان اور آداب یا قربانی کرنیکے مقام یا عبادات کے طریقے ۱۲ (باقی دوسرے صفحہ)

(باقی دوسرے صفحہ)

			رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝	پروردگار ہمارے اس گروہ میں انہی میں سے ایک پیغمبر بھیج جو تیری آیتیں پڑھکر انکو سنائے اور کتاب (قرآن شریف) اور حکمت (حدیث شریف) انکو سکھلائے اور شرک سے انکو پاک کرے بیشک تو ہی بڑا زبردست ہے حکمت والا ف
١	البقرة ٢	١٦	وَمَن يَرْغَبُ عَن مِّلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَن سَفِهَ نَفْسَهُ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ۝ إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ وَوَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ۝	اور ابراہیم کے طریق سے وہی نفرت کریگا جو احمق ہوگا اور ہم نے اس کو دنیا میں چن لیا (اسکو پیغمبری عنایت فرمائی) اور آخرت میں وہ نیک ہے جب پروردگار نے اس سے فرمایا اسلام پر مضبوط ہوجا تو کہنے لگا میں اللہ کا تابعدار بن گیا جو سارے جہان کا مالک ہے۔ اور ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے بیٹوں (اسمعیل اور اسحاق کو) اور یعقوب نے بھی اپنے (بارہ) بیٹوں کو اسی دین کی وصیت کی بیٹا اللہ تعالے نے تمہارے لئے یہ دین (یعنے اسلام) پسند کیا ہے تو (مرتے وقت) مسلمان ہی مرنا
″	″	″	وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوا قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝	اور (یہود و نصاریٰ مسلمانوں سے) کہتے ہیں یہودی یا عیسائی بن جاؤ راہ پر آؤ اے پیغمبر کہدے نہیں ہم ابراہیم کے دین پر ہیں جو سیدھی راہ پر تھا اور وہ مشرک نہ تھا ف
٣	″	٣٥	أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ أَنْ آتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ قَالَ أَنَا أُحْيِي وَأُمِيتُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝	اے پیغمبر کیا تو نے اس شخص (کے قصے) پر نظر نہیں ڈالی جو اسکے کہ خدا نے اسکو بادشاہت دی تھی ابراہیم سے اسکے پروردگار کی بابت جھگڑا جب ابراہیم نے کہا میرا پروردگار تو وہی ہے جو جلاتا اور مارتا ہے اسنے کہا میں بھی جلاتا اور مارتا ہوں ابراہیم نے کہا اچھا اللہ تو سورج کو پورب سے نکالتا ہے (اگر تو خدا ہے) تو اسکو پچھم کیطرف سے لا یہ سنکر وہ کافر (نمرود مردود) ہکا بکا (یعنے حیران و خاموش) رہگیا اور اللہ بے انصاف لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا
″	″	″	إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِن قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ	اور اے پیغمبر یاد کر جب ابراہیم نے کہا پروردگار مجھکو (آنکھ سے) دکھلا دے کیونکر مردوں کو جلائیگا (خدا نے) فرمایا تجھ کو یقین نہیں ابراہیم نے کہا کیوں نہیں لیکن اسلئے کہ میرے دل کو تسلی ہوجائے فرمایا اچھا تو چار پرندے

ف انہیں میں سے ایک پیغمبر بھیج یعنے انہی کی قوم میں سے یہ دعا ہے نبی عربی یعنے پیغمبر آخر الزمان علیہ الصلوۃ والسلام کے لیے اسی لیے آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں دعا ہوں ابراہیم کی۔ حکمت سے مراد حدیث شریف ہے اور کتاب سے مراد قرآن شریف آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں پر عمل کرنے کی تاکید فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ میرے بعد کوئی غرور سے ایسا نہ کہے کہ میں اللہ کی کتاب میں یہ حکم نہیں پاتا سن لو مجھکو کتاب بھی ملی ہے اور اسکے ساتھ اسکا جوڑ بھی اسی طرح کی ہے یعنے حدیث شریف جس شخص نے حدیث شریف سے منہ موڑا اسنے اللہ کی کتاب کو بھی چھوڑ دیا کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے ما اتکم الرسول فخذوہ اور ہمکو قرآن اور حدیث دونوں آن حضرت سے پہونچے ہیں ۱۲ ف یا خالص اللہ کا فرمانبردار بن جا۔ یا اپنے سب کام اللہ تعالے پر چھوڑ دے ۱۲ ف یعنے اسلام پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہو یہاں تک کہ موت آوے مرو تو اسی دین پر ۱۲ ف بلکہ ایک طرف کا تھا یعنے ایک ہی خدا کا ہو رہا تھا حنیف کہتے ہیں اس شخص کو جو جھوٹے مذہبوں سے منہ موڑ کر سچے طریق پر آگیا ہو صحیح حدیث میں ہے کہ میں سیدھی سہل شریعت دیکر بھیجا گیا۔ دوسری روایت میں ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا دین اللہ کو پسند ہے فرمایا سیدھا سادہ سہل۔ یہ جو فرمایا کہ ابراہیم مشرک نہ تھے اس میں رد ہوا یہود کے قول کا کہ عزیر اللہ کے بیٹے تھے اور نصاریٰ کے قول کا کہ حضرت عیسےٰ اللہ کے بیٹے تھے ۱۲ ف یہ شخص نمرود بن کوش بن کنعان بن سام بن نوح تھا بعضوں نے کہا نمرود بن فالخ بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح اللہ تعالے نے اسکو بڑی بادشاہت دی تھی سب سے پہلے اسنے تاج اپنے سر پر رکھا اور غرور سے پھول گیا خدائی کا دعوے کرنے لگا حضرت ابراہیم کو اللہ نے پیغمبر بنا کر اسکی ہدایت کے لیے بھیجا ۱۲ - (باقی در ضمیمہ ۱۲)

			اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝	لے پہر اُنکو اپنے ساتہہ ہلا لے پہر ہر پہاڑ پر اُنکا ایک ایک ٹکڑا رکہدے پہر اُنکو (اللہ کا نام لیکر) بلا وہ لپکتی ہوئی تیرے پاس چلے آئینگے اور یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ زبردست ہے حکمت والا ف
۳	آلِ عمران	۷	يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْ بَعْدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝	(اَے کتاب والو) ابراہیم کے مقدمہ میں کیوں جھگڑتے ہو اور توریت (جس سے یہود کی ابتدا ہے) اور انجیل (جس سے نصاریٰ کی ابتدا ہے) دونوں ابراہیم کے بعد اتریں کیا تمکو عقل نہیں سنو (بیوقوف) لوگو تمنے ان باتوں میں جھگڑا کیا جنکو (صحیح یا غلط) کچھ نہ کچھ جانتے تھے اب ان باتوں میں کیوں جھگڑتے ہو جنکا تمہیں مطلق علم نہیں (جیسے ابراہیم کا مقدمہ) اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ابراہیم تو نہ یہودی تہا نہ نصرانی تہا وہ تو ایک لگا مسلمان تہا (یعنی ایک طرف اللہ کا تابعدار) اور مشرک نہ تہا سب لوگوں میں ابراہیمؑ سے زیادہ خصوصیت رکہنے والے (یعنے زیادہ مشابہ) تو وہ لوگ تہے جنہوں نے اُسکی پیروی کی اور یہ پیغمبرؐ اور ایمان والے (مسلمان) اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کا مددگار ہے ف
۴		۱	۱۰ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ	کہدے اللہ نے سچ فرمایا (کہ ابراہیم پر یہ چیزیں حرام نہیں ہوئی تہیں) تو ابراہیم کی راہ پر چلو جو ایک لگا تہا (یعنے خالص خدا کی طرف کا) اور وہ مشرک نہ تہا بیشک سب سے پہلی جوگہر لوگوں کی (عبادت کیلئے) بنایا گیا وہی ہے جو مکہ میں ہے (یعنے کعبہ شریف) برکتوالا اور سارے جہان کو ہدایت کرنیوالا اُسمیں (یعنے خانہ کعبہ میں اللہ کی قدرت کی) کئی کہلی نشانیاں ہیں (اُنمیں سے ایک) مقام ابراہیمؑ ہے اور جو شخص اسکے اندر آئے اسکو امن مل جاتا ہے
۵	النساء	۱۸	وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ۝	اور کسکا دین اُس شخص سے اچھا ہوسکتا ہے جسنے اپنا منہ اللہ کیسامنے جھکا دیا اور نیکی میں لگ گیا اور ابراہیم کے رستہ پر چلا جو ایک لگا تہا اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا سچا دوست بنایا ف
۷	المائدہ	۱۳	جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ	اللہ تعالیٰ نے کعبے کو جو عزت والا گہر ہے لوگوں کا گذارہ بنایا (کلا سیطرح)

ف مطلب یہ ہے کہ اُنکو اپنے سے ہلا لے تاکہ زندہ ہونے کے بعد تمکو یقین ہو کہ وہی پرندہیں جن کو تمنے ذبح کیا تہا ورنہ ایک شبہ رہجاتا کہ ان پرندوں کی روح تو فنا ہوگئی مگر اللہ تعالیٰ نے ایک دوسری روح اُنکے جسموں میں ڈالدی۔ ۱۲ ف حضرت ابراہیمؑ نے ایک پہاڑ پر چار وں کے سر رکہے اور ایک پہاڑ پر چاروں کے پر ایک پر دھڑ رکہے پاؤں ۱۲ ف یعنے بالاکی دچست اچھی طرح تیزی کے ساتھ اُڑتے ہوئے یہ نہیں کہ لڑکہڑاتے پڑتے لنگڑاتے ۱۲ ف اسکی حکمت انسان کیا سمجھے گا تقول بعضے لوگ ایک قطرہ خون اور ایک مرغ اور مرداریہ ہو حاضر ابن عباسؓ نے کہا ابراہیمؑ نے سات پہاڑوں پر انکے ٹکڑے رکہے اور انکے سر اپنے ہاتہہ میں تہام لیے پہر انکو آواز دی تو ایک ٹکڑا دوسرے ٹکڑے سے آ ملا اور ایک پر دوسرے پر سے اُڑ کر ملنے لگا یہانتک کہ پرند پورا جڑ گیا۔ لیکن سر نہ تہا پہر وہاں سے اُڑکر آئے اپنے سر دار سے جڑ گئے جو ابراہیمؑ کے ہاتہہ میں تہے سبحان اللہ جلت قدرتہ ۱۲ ف جیسے توریت یا انجیل کے مضمون ۱۲ ف بلکہ موحد خداپرست آیت میں اشارہ ہے یہود اور نصاریٰ کو اپنے تئیں اہل کتاب کہتے ہیں مگر حقیقت میں مشرک ہیں مولویوں کا جنہوں نے خدا کا بیٹا کہا ہے اور عزیر یا حضرت عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ کا فرزند کہتے ہیں ۱۲ ف یعنے اُن کی امت میں تہے ۱۲ ف یعنے حضرت محمد صاحب کی اولاد میں ہیں اور بہت احکام انکی شریعت کے ابراہیمؑ کی شرع سے ملتے ہیں ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ اگر تم ابراہیم کو اپنا اس سے کہ یہودی یا نصرانی کہتے ہو کہ ان کی شریعت تمہاری شریعت سے ملتی جلتی ہے تو یہ بھی غلط ہے شریعت محمدی شریعت ابراہیمی سے بہت ملتی ہے تو مسلمانوں کو تم سے زیادہ کہنے کا حق ہے کہ ابراہیمؑ ہمارے طریق پر تہے ۱۲ ف تم تو شرک کرتے ہو اور مسلمان تو برہم ابراہیمؑ کی طرح ایک خدا پر ہیں اعتراض کرتے ہیں کہ وہ ابراہیمؑ کی راہ پر نہیں ہیں ۱۲

(باقی در ضمیمہ)

۷ | الانعام ۹

قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ
وَالْقَلَآئِدَ ۚ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ
يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَ
اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝
وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ
اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ
فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ
اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَنَّ
عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ
فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۝
فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ
فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ
لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ۝ فَلَمَّا
رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ
اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ
مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ
فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ۚ قَالَ
اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۚ وَلَآ
اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْئًا ۚ
وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝
وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ
اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ

ادب والے مہینے کو اور (اسیطرح) نیاز کے جانور کو اور (اسیطرح) لٹکن والے جانور کو یہ اسلئے کہ تم سمجھ لو جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اس کو اللہ تعالےٰ جانتا ہے اور اللہ تعالےٰ ہر چیز کو جانتا ہے ف

اور (اے پیغمبر وہ وقت یاد کر) جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا کیا تو بتوں کو خدا بناتا ہے (انکی پوجا کرتا ہے) میں تو تجھکو اور تیری قوم کو کھلا گمراہ سمجھتا ہوں اور اسیطرح ہم ابراہیم کو آسمان اور زمین کی بڑی چیزیں دکھلانے لگے اور تاکہ وہ (پوری) یقین والوں میں سے ہو جائے تو جب رات کی اندھیری اسپر چھا گئی اس نے ایک تارا دیکھا اور کہنے لگا یہ میرا مالک ہے جب وہ تارا ڈوب گیا تو کہنے لگا ڈوبنے والوں کو میں پسند نہیں کرتا پھر جب چاند کو دیکھا جگمگاتا ہوا کہنے لگا یہ میرا مالک ہے پھر جب وہ (بھی) ڈوب گیا تو کہنے لگا اگر میرا مالک مجھکو راہ پر نہ لگائے گا تو میں بھی ضرور گمراہ لوگوں میں ہو جاؤنگا پھر جب سورج کو دیکھا جھلکتا ہوا (بہت چمکتا ہوا) کہنے لگا یہ میرا مالک ہے یہ سب سے بڑا ہے پھر جب وہ (بھی) ڈوب گیا تو کہنے لگا بھائیو نکلیں تو ان چیزوں سے بیزار ہوں الگ ہوں جنکو تم (خدا کیساتھ) شریک مانتے ہو میں تو ایک ہی کا ہو کر (ایک بگا ہو کر) اپنا منہ اسکی طرف کر لیا جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرک نہیں ہوں اور اسکی قوم اس سے جھگڑنے لگی ابراہیم نے کہا کیا تم اللہ (کی وحدانیت) میں مجھ سے جھگڑتے ہو وہ تو مجھ کو راہ پر لگا چکا اور جنکو تم اسکا شریک سمجھتے ہو میں انسے نہیں ڈرتا ہاں اگر میرا مالک کچھ چاہے میرے مالک کا علم سب چیزوں سما گئی ہے کیا تم غور نہیں کرتے اور جنکو تم (خدا کا) شریک بناتے ہو میں انسے کیوں ڈرنے لگا حالانکہ تم اللہ کے

ف ذی قعدہ اور ذی حجہ اور محرم اور رجب کو لوگ ان میں اس کے ساتھ سوداگری کرتے ہیں ۱۲ ف کوئی اسکو لوٹتا نہیں اور آسکے گوشت سے فقیر مسکین پیٹ بھرتے ہیں ۱۲ ف یہ بھی نیاز کا جانور ہے جسکے گلے میں نشان کے لئے جوتا یا دسترخوان یا اور کوئی چیز لٹکا دیتے ہیں پھر اسکو کوئی نہیں لوٹتا ۱۲ ف جو اللہ نے ان چیزوں کو عزت والا اور امن بنایا یا غیب کی باتیں اس سورت میں بیان کیں ۱۲ ف یہی سمجھ لو کہ آسمان اور زمین کیا ۱۲ ف تو جو حکم اسنے دیے ہیں انہیں پر چلنے میں تمہارا فائدہ ہے اور تمہارا بچاؤ ہے ۱۲ ف توریت شریف میں ابراہیم کے باپ کا نام تارخ لکھا ہے اور اکثر مورخین بھی یہی کہتے ہیں تو شاید تارخ نام ہوگا اور آزر لقب ہوگا آزر کے معنے مدد کرنیوالا ۱۲ ف جیسے ابراہیم کو ہمنے یہ سمجھ دی ۱۲ ف یا آسمان زمین کی بادشاہت ۱۲ آسمان اور زمین کا انتظام ف آسمان کی بڑی چیزیں سورج اور چاند اور تارے اور زمین کی بڑی چیزیں جہاڑ پہاڑ دریا سمندر وغیرہ ۱۲ ف تاکہ وہ ان چیزوں سے حق کے لئے وجود پر دلیل لے ۱۲ ف یعنے عین الیقین بلکہ حاصل ہو جسکا درجہ علم الیقین سے بھی زیادہ ہے ۱۲ ف ہوا یہ تھا کہ حضرت ابراہیم کو ان کی ماں نے شہر سے باہر بھاگ کر کے ایک غار میں پرورش کیا تھا اور ان کے باپ سے بھی چھپایا تھا اس وقت کا بادشاہ سب بچوں کو مروا ڈالتا تھا نجومیوں نے اس سے کہہ دیا تھا کہ ایک بچہ ایسا پیدا ہونے والا ہے جو تیری بادشاہت کو تباہ کریگا جب ابراہیم بڑے ہوئے تو غار سے باہر نکلے اور سورج ڈوب گیا تھا رات کی اندھیری آ رہی تھی ایک چمکتا تارا مشتری یا زہرہ کو دیکھا اوسی کو خدا سمجھے اُن کے بچپنے کا زمانہ تھا اور دنیا سے بالکل ناواقف تھے ۱۲ ف خدا ایسا ہونا چاہیے جو ہمیشہ ایک حال میں رہے ف دیکھنے میں وہ تارے سے بڑا اور زیادہ چمکدار تھا ۱۲ ف جو اصلی مالک اور سچا خدا ہے ۱۲ (باقی تو ضیح ۱۲)

پارہ	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			سُلْطٰنًا فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ	سانہ اُن چیزوں کو شریک کرنے سے نہیں ڈرتے جنکی اللہ نے کوئی دلیل نہیں اُتاری تو دیکھو دونوں طرف میں کسکو زیادہ خاطر جمع رہنا چاہیے اگر تم کو علم ہے
٧	الانعام	٨٣	وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ	اور یہ ہماری (بتلائی ہوئی) دلیل تھی جو ہمنے ابراہیم کو اُسکی قوم کے مقابلہ میں بتلائی ہم جسکو چاہیں اُسکے درجے بلند کردیتے ہیں اے پیغمبر بیشک تیرا مالک حکمت والا ہے جاننے والا ف
٨	؍	٢٠	قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ	اے پیغمبر کہدے مجھ کو تو میرے مالک نے سیدھا رستہ دکھلایا ٹھیک دین ابراہیم کا طریق جو ایک ہی طرف کا ہو رہا تھا اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا ف
١١	التوبۃ	١١٤	وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ	اور ابراہیم نے جو اپنے باپ کے لئے مغفرت کی دعا مانگی تھی تو کچھ نہیں مگر ایک وعدے (کیوجہ) سے جو اسنے اپنے باپ سے کیا تھا پھر جب ابراہیم کو یہ کھل گیا کہ اُسکا باپ خدا کا دشمن ہے تو وہ اُس سے الگ ہو گیا بے شک ابراہیم بڑا نرم دل بردبار تھا ف
١٢	ھود	٧	وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ فَلَمَّا رَآٰ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى	اور ہماری بھیجے ہوئے (فرشتے) ابراہیم کے پاس خوشخبری لیکر آچکے ہیں (فرشتوں نے) کہا سلام ابراہیم نے جواب دیا سلام پھر کچھ دیر نہیں ہوئی کہ ابراہیم ایک بھنا ہوا بچھڑا لیکر آیا جب ابراہیم نے دیکھا وہ اپنی ہاتھ اُسکی طرف نہیں بڑھاتے تو برا مانا اور دل ہی دل میں ڈر گیا انہوں نے کہا مت ڈر ہم لوط کی قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں اور اسکی بی بی کھڑی تھی وہ ہنس دی تو ہمنے اسکو خوشخبری دی اسحاق کی اور اسحاق کے بعد (اسحاق کے بیٹے) یعقوب کی وہ کہنے لگی واوئی نوج میں کیا جنوں گی میں بوڑھی اور میرا خاوند (بھی) بوڑھا (پھونس) یہ تو عجیب کی بات ہے فرشتے کہنے لگے کیا تو خدا کی قدرت پر تعجب کرتی ہے اے گھر والو تم پر خدا کی رحمت اور برکت ہے وہ سراہا گیا ہے بڑا احسان کرنیوالا پھر جب ابراہیم کے دل سے ڈر جاتا رہا اور (اولاد کی) خوش خبری ملی

ف اور تم جاہل نہیں ہو تو سمجھ سکتے ہو کہ مشرکوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے کیونکہ اس کو ہر طرح کی قدرت ہے اور موحد لوگوں کو کوئی ڈر نہیں ان کا بت کیا بگاڑ سکتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے خود ہی جواب دیا اور فرمایا الذین آمنوا الآیۃ ۱۲ ف یعنی چونکہ ابراہیم ع نے اپنی جان کا کچھ ڈر نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کی اور اُس کی راہ میں کوشش کی تو ہم نے بھی اُن پر بڑے بڑے احسان کئے اُن کو اسحٰق ع سا بیٹا اور یعقوب ع سا پوتا دیا معلوم ہوا کہ نیک بخت بیٹا یا پوتا حق تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے ۱۲ ف یعنی خدا کی طرف کا ۱۲ ف جیسے قریش کے کافر کہتے ہیں ۱۲ ف یعنی ابراہیم ع نے اپنے باپ سے استغفار کا وعدہ کر لیا تھا جیسے اس آیت میں ہے لاستغفرن لک تو وعدے کو پورا کرنے کے لیے انہوں نے دعا کی ۱۲ ف بیزار ہو گیا محبت چھوڑ دی ۱۲ ف یا بہت رونیوالا آہ کرنیوالا یا بہت دعا کرنیوالا یا بہت اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے والا یا بہت توبہ کرنیوالا یا بہت تسبیح کرنیوالا یا بہت مہربان ۱۲ ف کوئی سختی کرتا تو آپ نرمی کرتے چنانچہ اُنکے باپ نے اُن سے کہا میں تجھ کو پتھر دل سے مار ڈالوں گا انہوں نے جواب دیا تم سلامت رہو میں تمہارے لیے دعا کرونگا جب اُن کو کوئی ستاتا تو فرماتے اللہ تعالیٰ تجھکو ہدایت کرے ۱۲ ف یہ فرشتے حضرت لوط کی قوم پر عذاب اتارنے کیلئے آئے تھے راہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر سے گذرے انہوں نے سمجھا مسافر ہیں اور انکی مہمانی کرنا چاہی کہتے ہیں تین فرشتے تھے جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام۔ بعضوں نے کہا نو تھے ۱۲ ف خوشخبری یہ تھی کہ ابراہیم علیہ السلام کی بی بی سارہ کو لڑکا پیدا ہونے کی۔ بعضوں نے کہا لوط علیہ السلام کی قوم کی تباہی کی ۱۲ ف ان کے کھانے کے لئے ۱۲ ف اور کھانا شروع نہیں کرتے ۱۲ ف یا انکو نیا اور اجنبی سمجھا ۱۲ ف کیونکہ اس زمانہ کا دستور یہ تھا کہ جو نیا شخص دشمن آتا اور کھانا نہ کھاوے تو سمجھتے کوئی بری خبر لایا ہے یا برے ارادے سے آیا ہے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۴	الحجر ۱۵	۴	وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ۝ قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝ قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ۝ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ۝ قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ۝ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝ قَالُوْا اِنَّا اُرْسِلْنَا اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ۝ اِلَّا اٰلَ لُوْطٍ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَا اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝	اور ابراہیمؑ کے مہمانوں کا حال انکو سنا جب وہ ابراہیمؑ کے پاس آ پہنچے تو سلام کیا ابراہیمؑ نے کہا ہمکو تو تم سے ڈر معلوم ہوتا ہے ف وہ کہنے لگے نہیں ڈر نہیں ہم تو تجھ کو ایک علم والے لڑکے کی خوش خبری سناتے ہیں ابراہیم نے کہا (واہ) کیا خوشخبری مجھکو سناتے ہو میں تو بوڑھا ہو چکا اب کاہیکی خوشخبری دیتے ہو ف انہوں نے کہا (نہیں) ہمکو سچی خوشخبری سناتے ہیں تو اللہ تع کی رحمت سے نا امید نہ ہو ف ابراہیم نے کہا اللہ تع کی رحمت سے تو وہی جو گمراہ ہیں اور کون نا امید ہوتے ہیں ف ابراہیم نے کہا خیر یہ تو ہوا اب یہ بتلاؤ تم کس کام پر بھیجے گئے ہو ف وہ کہنے لگے ہم تو کچھ گنہگار لوگوں کیطرف (انپر عذاب اتارنے کو) بھیجے گئے ہیں مگر (حضرت) لوط علیہ السلام کے خاندان کو ہم بالکل بچا دیں گے ف مگر ان کی بی بی ہمنے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ وہ پیچھے رہجانے والوں میں ہے ف
۱۴	النحل ۱۶	۱۶	اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ اجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ وَاٰتَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ ثُمَّ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝	بیشک ابراہیمؑ (لوگوں کا) پیشوا تھا خدا کا تابعدار بندہ ایکطرف والا (ایک بگا) اور وہ مشرک نہ تھا ف خدا کی نعمتوں کا شکرگذار خدا نے اسکو چن لیا تھا اور سیدھی راہ (توحید کی) سوجھائی تھی ف اور ہمنے اسکو دنیا میں بھلائی دی تھی (عزت اور آبرو آل اولاد) اور آخرت میں (بھی) وہ بیشک (ہمارے) نیک بندوں میں ہے ف پھر (بڑی فضیلت ابراہیم کی یہ ہے) کہ ہمنے تجھکو حکم دیا ایک طرف والے ابراہیم کے دین پر چلنے کا ف اور وہ مشرک نہیں تھا ف
۱۶	مریم ۱۹	۳	وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ	اور (اے پیغمبر) قرآن میں ابراہیمؑ کا ذکر کر وہ بڑا سچا تھا پیغمبر تھا جب اسنے اپنے باپ (آزر) سے کہا باوا تو اسکو کیوں پوجتا ہے جو نہ سنتا ہے اور نہ دیکھتا ہے اور نہ تیرے کچھ کام آ سکتا ہے ف

ف یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے کہ حضرت جبرائیل ع اور میکائیل ع خوبصورت لڑکوں کی شکل بنکر پہلے حضرت ابراہیم ع کے پاس آئے تھے پھر حضرت لوط ع کے پاس گئے ۱۲ ف جواب دیا پھر جب کھانا لائے انہوں نے نہ کھایا تب گھبرائے اور کہا الخ ۱۲ ف معلوم نہیں تم کون لوگ ہو کہاں سے آگئے ہو بے اجازت ڈراتے ہوئے گھس آئے پھر کہا نہیں نہیں کہا ف اس عمر میں بیٹا کہیں اولاد ہوتی ہے ۱۲ ف اللہ تعالیٰ میں بڑی قدرت ہے ۱۲ ف یعنے دنیا کا دستور دیکھکر تعجب کیا کہ اس عمر میں لڑکا کیونکر ہوگا اللہ تع کی رحمت یا اسکی قدرت میں کسکو شک ہے ۱۲ ف ابراہیم یہ سمجھ گئے کہ یہ کسی بڑے کام کے لیئے آئے ہیں اگر صرف فرزند کی خوشخبری کے لیئے آئے ہوتے تو ایک فرشتہ بھیجنا بس تھا ۱۲ ف ان میں سے کوئی عذاب میں گرفتار نہ ہوگا ۱۲ ف یعنے ان کافروں میں جو عذاب سے ہلاک ہونگے یہ اللہ تع کا کلام ہے بعضوں نے کہا فرشتوں کا کلام ہے چونکہ وہ خدا کیطرف سے آئے تھے اسلیئے انہوں نے خدا کے فیصلہ کو اپنا فیصلہ کہہ دیا ۱۲ ف جیسے قریش اس کو فخر سمجھتے ہیں ۱۲ ف انہوں نے خود دعا کی تھی ... اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی ۱۲ ف حالانکہ تو تمام پیغمبروں کا سردار ہے ۱۲ ف ورنہ تجھکو اگلے طریق کی پیروی کا کیوں حکم ہوتا ابراہیم کے دین سے اسلام مراد ہے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت سی باتوں میں حکم تھا اگلے طریق ... تو چھوٹا ختنہ کرنا تینوں سے لڑنا کرنا حج کرنا نکاح وغیرہ ۱۲ ف ... دفع کر سکتا ہے یا فائدہ پہنچا سکتا ہے ۱۲

			وَلَا يُغْنِي عَنكَ شَيْئًا ۝ يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ۝ يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ عَصِيًّا ۝ يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَن يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا ۝ قَالَ أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ ۖ لَئِن لَّمْ تَنتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ ۖ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا ۝ قَالَ سَلَامٌ عَلَيْكَ ۖ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي ۖ إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا ۝ وَ أَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَأَدْعُو رَبِّي عَسَىٰ أَن لَا أَكُونَ بِدُعَاءِ رَبِّي شَقِيًّا ۝ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۖ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ۝ وَوَهَبْنَا لَهُم مِّن رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ۝	باوا مجھ کو وہ علم آچکا ہے جو تجھ کو نہیں ملا (گو میں عمر میں تجھ سے چھوٹا ہوں) تو میرے کہنے پہ چل میں تجھ کو سیدھا رستہ بتا دونگا (توحید اور ایمان کا رستہ) باوا شیطان کو مت پوج (اسکا کہا مت مان) کیونکہ شیطان مالک کا مخالف ہے ف۱ باوا میں ڈرتا ہوں کہیں (تیرے شرک اور کفر کی وجہ سے خدا کی طرف سے کوئی عذاب تجھ کو لگ جائے پھر تو (دوزخ میں) شیطان کا رفیق بنجائے (اسکا باپ غصے ہو) کہنے لگا ابراہیم کیا تو میرے معبودوں سے پھر بیٹھنے والا ہے (انکو چھوڑ دینے والا ہے) اگر تو (ایسی باتوں سے) باز نہ آئے تو میں تجھ کو سنگسار (یا تجھ پر گالیوں کی بوچھار) کرونگا اور (جا) ایک مدت تک مجھ سے دور رہ ف۲ ابراہیم نے (نرمی کی اور) کہا تو سلامت رہے ف۳ میں اب تیرے لئے اپنے مالک سے بخشش چاہونگا کیونکہ وہ مجھ پر بہت مہربان ہے ف۴ اور میں تم سے اور جنکو تم خدا کے سوا پکارتے ہو انسے الگ ہٹتا ہوں ف۵ اور اپنے مالک کو (بس اسی کو) پکارتا ہوں مجھے امید ہے کہ اپنے مالک کو پکار کر بے نصیب نہ ہونگا ف۶ پھر جب ابراہیم انسے اور جنکو وہ اللہ کے سوا پوجتے تھے (یعنی بتوں کو) انسے الگ ہو گیا (اور اکیلا رہ گیا) تو ہمنے اسکو اسحاق (بیٹا) اور یعقوب (پوتا) دیا ف۷ اور ہر ایک کو (ان دونوں میں سے) ہمنے پیغمبر بنایا اور ہمنے اپنی رحمت کا حصہ انکو دیا ف۸ اور (سب سے بڑھ کر یہ نعمت دی) سچی زبان انکے لئے بلند کر دی ف۹
۱۶	مریم ۱۹	۴	وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ۝ وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِندَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا ۝	اور (اے پیغمبر) قرآن میں اسمٰعیل کا ذکر کر وہ وعدے کا سچا تھا ف۱۰ اور وہ اللہ کا بھیجا ہوا اسکا پیغام (لوگوں کو) سنانیوالا تھا اور اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم کرتا اور وہ اپنے مالک کا پیارا تھا ف۱۱
۱۷	الانبیاء ۲۱	۵	وَلَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ رُشْدَهُ مِن	اور ہمنے ابراہیم کو اس سے پہلے اسکے (حصہ کی) دانائی عطا

ف۱ اور جب تو شیطان کا کہنا سنیگا تو ہی خدا کا مخالف اور نافرمان بن جائیگا ۱۲ ف۲ یا اپنے تئیں مجھ سے بچا کر رکھ ۱۲ ف۳ یا اچھا سلام جیسے کسی سے ملاقات ترک کرتے وقت کہتے ہیں ۱۲ ف۴ تو شاید تیرے باب میں میری دعا قبول فرمالے ۱۲ ف۵ تنہا رہ کر دین اور دین والوں کو ترک کرتا ہوں ۱۲ ف۶ وہ میری دعا قبول فرمائیگا تمہاری طرح میں بے نصیب رہونگا کہ بتوں کو پکارتے ہو جن سے خاک فائدہ نہیں ۱۲ ف۷ کہ اسکا دل ان میں لگا رہے اور تنہائی سے نہ گھبرائے ۱۲ ف۸ پیغمبری اور بادشاہی کی دولت اور حکومت ۱۲ ف۹ ہمیشہ انکا ذکر خیر ہر ایک کی زبان پر جاری ہے ۱۲ ف۱۰ اگرچہ اور سب پیغمبر بھی وعدے کے سچے تھے مگر حضرت اسمعیل علیہ السلام کو وعدے کا بہت خیال رہتا تھا کہتے ہیں انہوں نے ایک شخص سے وعدہ کیا کہ میں اس مقام پر تجھ سے ملونگا تو ایک برس تک وہاں پڑے رہے اسکا انتظار کیا کئے انہوں نے [illegible] باپ سے وعدہ کیا کہ ذبح کے وقت صبر کرونگا ایسا ہی کیا چھری کے تلے لیٹ گئے چوں نہ کی بلکہ باپ سے کہا تو یہ کہا کہ میرے ہاتھ پاؤں خوب باندھ دینا چھری کو خوب تیز کر لینا اپنی آنکھوں پر پٹی چڑھا لینا ایسا نہ ہو میرا چہرہ دیکھ کر تم کو رحم آجائے سبحان اللہ اچھوں کے اچھے ہی پیدا ہوتے ہیں باپ تو اللہ کے خلیل [illegible] کیا جو کسی بشر سے ہونا مشکل ہے ۱۲ ف۱۱ مولانا و مرشدنا حضرت فضل الرحمٰن صاحب قدس سرہ کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی تو ایک چیخ ماری اور بیہوش ہو گئے سبحان اس سے بڑھ کر کون سا شرف ہوگا کہ غلام اپنے مالک کا پیارا ہو جائے بس عزت اور آبرو کی حد ہو گئی صدقے اس مالک کے ۱۲ ف۱۲ [illegible] قرآن شریف اترنے سے پہلے یا اس کے جوان ہونے سے پہلے ۱۲۔

قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ
وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ
لَهَا عٰكِفُوْنَ ۝ قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا
عٰبِدِيْنَ ۝ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ
وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ قَالُوْٓا
اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ۝ قَالَ
بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ
فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ
مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ
اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝
فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ
لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ۝ قَالُوْا
مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ
الظّٰلِمِيْنَ ۝ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ
يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ۝ قَالُوْا فَاْتُوْا
بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ
يَشْهَدُوْنَ ۝ قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ
هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝ قَالَ
بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا
فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ۝
فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ
اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى
رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ
يَنْطِقُوْنَ ۝ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ

فرمائی اور ہم اس کا حال جانتے تھے (کہ وہ پیغمبری کے لائق ہے) جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا یہ مورتیں جن (کے پوجنے) پر تم جمے بیٹھے ہو کیا چیزیں ہیں ف۱ وہ کہنے لگے ہم نے تو اپنے باپ دادوں کو انہی کا پوجا کرتے ہوئے پایا ف۲ ابراہیمؑ نے کہا تم اور تمہارے باپ دادا کھلی گمراہی میں تھے ف۳ وہ کہنے لگے کیا تو سچ سچ (یہ بات) ہم سے کہتا ہے یا دل لگی کرتا ہے ابراہیمؑ نے کہا بلکہ تمہارا خدا وہ ہے جو آسمان اور زمین کا مالک ہے جس نے ان کو پیدا کیا اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں (کہ وہی ایک خدا تمہارا خدا ہے جس نے آسمان اور زمین کو بنایا) اور خدا کی قسم جب تم پیٹھ موڑ کر چل دو گے تو میں تمہارے بتوں سے ضرور ایک چال چلونگا ف۴ پھر ابراہیمؑ نے ان (سب) بتوں کو (توڑ کر) ٹکڑے ٹکڑے کر دیا مگر ان کے بڑے بت کو (چھوڑ دیا) اس لیے کہ وہ اس کی طرف رجوع ہوں ف۵ ف۶ کہنے لگے ہمارے دیوتاؤں کے ساتھ کس نے یہ کیا ف۷ بے شک جس نے یہ کام کیا وہ (بڑا) ظالم ہے (ان میں سے کسی نے) کہا ہم نے ایک نوجوان سے جس کو ابراہیمؑ پکارتے ہیں سنا ان کا ذکر کر رہا تھا کہنے لگے (ایسا ہے) تو اس نوجوان کو سب کے سامنے لاؤ تاکہ لوگ (اس کا بیان سنیں اور) گواہ ہو جائیں انہوں نے پوچھا ابراہیمؑ کیا تو نے ہمارے دیوتاؤں کے ساتھ ایسا کیا ہے ف۸ ابراہیم علیہ السلام نے کہا نہیں یہ کام ان میں کے بڑے (بت) نے کیا ہے اگر وہ بولتے ہوں تو ان سے پوچھ دیکھو ف۹ آخر وہ لوگ اپنے دلوں میں (کچھ) سوچے اور (آپس میں) کہنے لگے تم خود ظالم ہو پھر اپنے سروں پر اوندھے ہو گئے ف۱۰ تو تو جانتا ہے یہ (بت) بات نہیں کرتے (پھر ان سے کیا پوچھیں) ابراہیم (علیہ السلام) نے ف۱۱

ف۱ کس کام کی ہیں ان سے فائدہ ہی کیا انمیں تو جان تک نہیں ہے ۱۲ ف۲ جب کچھ دلیل بیان نہ کر سکے تو تقلید کی رسی تھامی جسکو بڑا دو بوا الانہا تھا ہے بسید علامہ نے کہا مقلدین کا بھی یہی حال ہے جب کوئی قرآن اور حدیث کا عالم انکو ملامت کرتا ہے کہ تم حدیث کو چھوڑ کر رائے پر کیوں چلتے ہو تو یہی عذر پیش کرتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا اس مسئلہ فلانے امام کے قول پر چلتے رہے ہم بھی اسی پر چلتے ہیں ۱۲ ف۳ صریح غلطی میں تھے اور ایسی بیجان چیزوں کو پوجتے تھے تم کو انکی غلطی پر چلنا کیا ضرور ہے ۱۲ ف۴ چال چلونگا یعنے انکا اچھا علاج کرونگا انکو توڑ پھوڑ کر برابر کر دونگا ۱۲ ف۵ اس سے پوچھیں کہ ان بتوں کو کس نے توڑا کیونکہ انکی عادت تھی کہ مشکل وقتوں میں اس بڑے بت سے فریاد کرتے کہتے ہیں عید کا دن آیا تو ابراہیم کی قوم کے لوگ شہر کے باہر جانے لگے انہوں نے ابراہیمؑ سے کہا تم بھی چلو ابراہیمؑ نے کہا میں بیمار ہوں پھر وہ سب چلدیے ابراہیمؑ رہ گئے انہوں نے موقع خالی پاکر ایک تبر لیا اور سب بتوں کو توڑ پھوڑ کر وہ تبر بڑے بت کے گلے میں لٹکا دیا اسکو چھوڑ دیا اور خاموش بیٹھ رہے صحیح حدیث میں ہے کہ ابراہیمؑ نے عمر بھر میں تین بار جھوٹ بولے ایک یہ کہ اپنے تئیں بیمار کہا اور بیمار نہ تھے دوسرے یہ کہ بتوں کو انہوں نے توڑا تھا اور کہا کہ بڑے بت نے توڑا ہے تیسرے سارہ اپنی بی بی کو بہن کہا ایک ظالم بادشاہ کے سامنے جو لوگوں کی بی بیاں چھین لیتا اور یہ تینوں جھوٹ اللہ کے واسطے بولے ۱۲ ف۶ جب وہ عید سے لوٹ آئے اور بتوں کو دیکھا ٹوٹے پڑے ہیں تو کہنے لگے ۱۲ ف۷ انکو توڑ پھوڑ ڈالا ۱۲ ف۸ انکو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ۱۲ ف۹ یہ انکے قائل کرنے کے لیے حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ جب یہ دیوتا ہیں تو کیا بات ہی نہیں کرتے ان سے پوچھ دیکھو اور مطلب یہ تھا کہ جب وہ یوں کہیں یہ تو بات ہی نہیں کر سکتے اسوقت انکو شرمائیں کہ پھر ایسی بے زبان بے حرکت مورتوں کو تم نے خدا کیوں بنایا لاحول و لاقوۃ الا باللہ ۱۲ ف۱۰ یعنے پھر شرارت اور کفر پکر باندھی اور لگے جواب سوال کرنے یا شرمندگی سے اپنے سر جھکا لیے پھر کہنے لگے تو تو الخ ۱۲ ف۱۱ جب ان کی زبان سے قبول لیا کہ وہ بات نہیں کرتے ۱۲

دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا وَّ
لَا يَضُرُّكُمْ ۝ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا
تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا
تَعْقِلُوْنَ ۝ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا
اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝ قُلْنَا
يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓي
اِبْرٰهِيْمَ ۝ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا
فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ۝ وَنَجَّيْنٰهُ
وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا
فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ۝ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ۭ
وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا
صٰلِحِيْنَ ۝ وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً
يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ
فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ
وَاِيْتَاۗءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا
عٰبِدِيْنَ ۝

کہا کیا تم اللہ تعالیٰ کے سوا ایسی چیزوں کو پوجتے ہو جو نہ کچھ تمہارا بھلا کرسکتی ہیں نہ برا کرسکتی ہیں تف ہے (تھو ہے) تم پر اور ان چیزوں پر جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجتے ہو کیا تم کو عقل نہیں ف۱ کہنے لگے اگر تم کچھ کرنا چاہتے ہو تو ابراہیم کو آگ میں جلا ڈالو اور اپنے دیوتاؤں کی پشتی کرو ان کا بدلہ لو ف۲ ہم نے (آگ سے) کہا آگ ابراہیم پر ٹھنڈک اور آرام ہو جا ف۳ اور انہوں نے ابراہیم کو ستانا چاہا ہم نے انہی کو تباہ کیا ف۴ اور ہم نے ابراہیم اور (ان کے بھتیجے) لوط کو ف۵ نجات دیکر اس سرزمین میں پہنچایا جس میں ہم نے سارے جہان کے لیے برکت رکھی ہے ف۶ اور ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو (ان کی دعا پر) اسحاق دیا (بیٹا) اور (گھاتے میں) یعقوب (پوتا) ف۷ اور سب کو نیک بخت کیا ف۸ اور ہم نے ان (چاروں) کو پیشوا بنایا اور ہمارے حکم سے (لوگوں کو) ہدایت کرتے تھے اور ہم نے ان کو نیک کام کرنے اور نماز درستی سے ادا کرنے اور زکوٰۃ دینے کی وحی بھیجی اور وہ خاص ہمارے پوجنے والے تھے

17 الحج ۴

۲۶ وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ
اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ
لِلطَّاۗىِٕفِيْنَ وَالْقَاۗىِٕمِيْنَ وَالرُّكَّعِ
السُّجُوْدِ ۝

۲۶ اور (اے پیغمبر) جب ہم نے ابراہیم علیہ السلام کے لیے خانہ کعبہ کی جائے مقرر کر دی ف۹ اور اس کو حکم بھیجا کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا اور میرا (یہ) گھر طواف کرنیوالوں اور (نماز میں) کھڑے ہونیوالوں اور رکوع سجدہ کرنیوالوں کے لیے صاف ستھرا رکھنا

〃 〃 ۱۰

۷۸ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ
فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ۭ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ
اِبْرٰهِيْمَ ۭ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ڏ مِنْ قَبْلُ
وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا

۷۸ اس نے تم کو تمام دنیا کے لوگوں میں (اپنے دین اور پیغمبر کی مدد کے لیے) چن لیا اور تم پر دین میں کوئی مشکل نہیں رکھی ف۱۰ یہ دین تمہارے باپ ابراہیم کا دین ہے ف۱۱ اسی نے پہلے سے (قرآن اترنے سے پہلے) تمہارا نام مسلمان رکھا ف۱۲ اور اس (قرآن) میں بھی اسلیے کہ

ف۱ ابراہیم کے ایسا کہنے سے وہ سمجھ گئے کہ یہ سب کام ابراہیم ہی نے کیا ہے اور جب دلیل اور بحث میں عاجز ہوئے تو ایذا رسانی پر مستعد ہوئے جیسے جاہلوں کا قاعدہ ہے ۱۲ ف۲ پھر سب کی رائے یہی ٹھیری کہ ایک میدان میں آگ جلائی جائے بہت سی لکڑیاں وہاں اکٹھا کیں اور آگ روشن کی اور ابراہیم کو ایک جھولے میں بٹھا کر اس آگ میں ڈالدیا تو وہ سات دن یا چالیس دن یا پچاس دن تک اس آگ ہی میں رہے اسوقت انکی عمر سولہ یا چھبیس برس کی تھی ۱۲ ف۳ یہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ٹھنڈک کے بعد آرام کا لفظ فرمایا ورنہ آگ برف کی طرح ٹھنڈی ہو کر ابراہیم کو تکلیف پہونچاتی کہتے ہیں جب ابراہیم کو آگ میں ڈالنے لگے تو حضرت جبریل آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے اے ابراہیم تم ہم سے کچھ کام کو ابراہیم نے فرمایا مجھ کو تم سے کوئی کام نہیں انہوں نے کہا تو پھر اپنے پروردگار سے دعا کرو ابراہیم نے کہا وہ میرا حال خوب جانتا ہے یہی کافی ہے آخر اللہ نے آگ کو خود حکم دیا کہ ٹھنڈی اور راحت ہو جا ابراہیم ایسے آرام کے ساتھ اس میں رہے کہ ہمیشہ فرمایا کرتے وہ دن کیا آرام کے دن تھے جب میں آگ میں رہا تھا ۱۲ ف۴ اول تو شرمندہ ہوئے کہ اتنی بہت آگ سلگائی مگر ابراہیم کا بال بیکا نہ ہوا صرف جو مشکیں انہوں نے کسی تھیں وہی جل گئیں دوسرے ان پر عذاب اترا مچھر آن پہونچا اور نمرود اور اس کی قوم کو ہلاک کیا ۱۲ ف۵ عراق سے جہاں کا حاکم نمرود تھا ۱۲ ف۶ مراد شام کا ملک ہے وہاں بہت سے پیغمبر پیدا ہوئے جنکی تعلیم کا اثر سارے جہان میں پھیلا ۱۲ ف۷ انہوں نے صرف بیٹا مانگا تھا اللہ نے وہ دیا اور پوتا اور زیادہ اپنی طرف سے ۱۲ ف۸ یعنی ابراہیم اور لوط اور اسحاق اور یعقوب سب نیک تھے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر تھے ۱۲ ف۹ کہتے ہیں خانہ کعبہ کو اسی مقام پر جہاں اب ہے پہلے آدم نے بنایا تھا پھر شیث نے بنایا پھر طوفان میں پٹ گیا حضرت ابراہیم کو اللہ نے اس مقام کو اس طرح بتلایا کہ ایک ہوا آئی اس نے ایک مقام پر جیسے جھاڑو دیتے ہیں اسطرح کوڑا کچرا صاف کیا انہوں نے دیکھا تو اسکی بنیاد وہاں معلوم ہوئی اسی بنیاد پر کعبہ کو از سر نو بنایا ۱۲ باقی در ضمیمہ

عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۱۰ ع

١٩ — الشعراء ۵

۲۳ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ۘ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ۔ قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ۙ اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ۔ قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ۔ قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۙ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ۫ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ۙ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ۙ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۙ وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ۙ وَالَّذِيْٓ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓــَٔتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ۔ رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۙ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۙ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ۙ وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۙ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ۙ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۙ اِلَّا مَنْ

رسول (قیامت کے دن) تم پر گواہ ہوں اور تم (دوسرے) لوگوں (امتوں) پر گواہ ہو (اسکا بیان سورہ بقرہ میں گذر چکا ہے)

۲۳ اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کو ابراہیم کا قصہ سنا جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تم کس کو پوجتے ہو ف انہوں نے کہا ہم بت پوجتے ہیں انہی کے سامنے پڑے رہتے ہیں تب ابراہیم نے پوچھا جب تم (انکو) پکارتے ہو تو کیا وہ تمہاری سنتے ہیں یا اگر تم انکی پوجا کرو تو تم کو کچھ فائدہ پہونچا سکتے ہیں (یا اگر نہ کرو تو) کچھ نقصان پہنچا سکتے ہیں ف۳ کہنے لگے ف۴ بات یہ ہے کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو یہی کرتے ہوئے پایا ف۵ ابراہیم نے کہا کچھ سمجھے جنکو تم اور تمہارے اگلے باپ دادا پوجتے آئے وہ (سب) میرے مخالف (دشمن) ہیں (یعنے میں انکا دشمن ہوں) مگر وہ جو ساری جہان کا مالک ہے ف۶ جس نے مجھ کو پیدا کیا پھر وہی مجھ کو (دین اور دنیا کی) سمجھ دیتا ہے ف۷ اور وہ جو مجھ کو کھلاتا اور پلاتا ہے اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو وہی مجھ کو چنگا (تندرست) کرتا ہے ف۸ اور وہ مجھ کو (ایکدن) مارے گا پھر (حشر کے دن) جلائیگا اور وہ جس سے مجھ کو یہ امید ہے کہ انصاف کے دن میرا قصور معاف کرے گا ف۹ مالک میرے مجھ کو سمجھ عنایت فرما (یا نبوت) اور نیک بندوں سے مجھ کو ملا دے (آخرت میں ان کے ساتھ رکھ) اور آنے والے لوگوں میں میرا ذکر خیر باقی رکھ ف۱۰ اور آرام کے باغ (یعنے جنت) کے جو وارث ہیں ان میں مجھ کو بھی کر دے ف۱۱ اور میرے باپ کو بخش دے وہ گمراہوں میں سے تھا (مشرکوں میں سے) اور جس دن لوگ جلا کر اٹھائے جائیں گے مجھ کو ذلیل مت کر ف۱۲ جس دن نہ مال کچھ کام آئے نہ بیٹے (کچھ کام آئیں گے) مگر ہاں جو پاک دل لے کر خدا کے سامنے حاضر ہوگا (تو اس کے

ف اس نے خدا کا پیام تم کو پہونچا دیا یا تم میں سے کون اچھا ہے کون برا ۱۲ ف ابراہیم جانتے تھے کہ وہ بتوں کو پوجتے ہیں لیکن ان پر حجت قائم کرنے کے لیے پہلے ان سے قبولوا لیا کہ وہ بتوں کو پوجتے ہیں ۱۲ ف۳ مطلب یہ کہ تمہارا کچھ برا بھلا بھی انکے اختیار میں ہے یا نہیں اگر نہیں ہے تو ان کے پوجنے سے کیا فائدہ بلکہ سراسر نقصان ہے ف۴ نہ وہ سنتے ہیں نہ ہمارا بھلا برا کر سکتے ہیں ۱۲ ف۵ جب کچھ دلیل بیان نہ کر سکے تو تقلید کا سہارا لیا۔ خازن نے کہا اس آیت میں دین میں تقلید کرنے کی صاف برائی نکلتی ہے اور دلیل پر عمل کرنے کی تعریف ۱۲ ف۶ وہی میرا دوست اور مربی اور مالک ہے باقی اس کے سوا جتنے معبود ہیں وہ سب میرے دشمن ہیں ۱۲ ف۷ حضرت ابراہیم نے یہاں خداوند کریم کی وہ صفتیں بیان کیں جن سے معلوم ہو کہ پوجا کے لائق اسی کی ذات ہے ۱۲ ف۸ ادب کی راہ سے بیماری کو اپنی طرف نسبت دی اور یوں نہیں کہا جب وہ بیمار کرتا ہے ۱۲ ف۹ یہاں تک اس پاک پروردگار کی صفتیں بیان ہو گئیں مطلب یہ ہے کہ آدمی کو شروع سے لیکر بہشت میں جانے تک اتنی ضرورتیں ہیں پیدا کرنا سمجھ دینا کھلانا پلانا بیماری سے چنگا کرنا پھر مارنا پھر جلانا قیامت کے دن گناہ معاف کرنا یہ کل کام اللہ تعالیٰ کرتا ہے دوسرے کسی کو ان میں دخل نہیں ہے پھر اور کسی کا پوجا کرنا زا گدھا پن ہے حالانکہ پیغمبر گناہ سے معصوم ہیں مگر حضرت ابراہیم نے عاجزی کی راہ سے اپنے تئیں گناہگار قرار دیا ۱۲ ف۱۰ قیامت تک لوگ میرا نام نیکی سے لیتے رہیں اور بہتری سے مجھ کو یاد کرتے رہیں ایسا ہی ہوا حضرت ابراہیم کا نام اب تک نیکی سے لیا جاتا ہے خصوصاً مسلمانوں میں تو ہر نماز میں انکا نام درود شریف میں لیا جاتا ہے ۱۲ ف۱۱ اگلی آیت میں دنیا کی بہبودی چاہی یعنے ہمیشہ نیک نام قائم رہے اور اس میں آخرت کی بہبودی مبارک ہیں وہ لوگ جو دنیا میں نیک نام رہے اور آخرت میں بہشتی ہوئے یہی سعادت عظمیٰ ہے یا اللہ ہم کو بھی اپنے فضل سے نصیب کر ۱۲ ف۱۲ یا اسی کی سیوا کرتے رہتے ہیں ۱۲ باقی در ضمیمہ

			اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ؕ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۙ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ۙ وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۙ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ؕ فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغٰوٗنَ ۙ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ؕ قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ۙ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ۙ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ۝ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝	دل کی پاکی اس کے کام آئے گی ف١ اور بہشت پرہیزگاروں کے نزدیک لائی جائے گی اور گمراہوں پر دوزخ کھول دی جائے گی (ان کو دکھائی دینے لگے گی) اور ان سے کہا جائے گا اب خدا کے سوا جن کو تم پوجتے تھے وہ کہاں ہیں تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا خود اپنے تئیں بچا سکتے ہیں ف٢ پھر وہ (جھوٹے معبود) اور گمراہ لوگ (جو انکو پوجتے تھے) اور شیطان کے لشکر سب کے سب اوندھے منہ اس میں گرا دیے جائیں گے گمراہ کہیں گے جب وہ اپنے معبودوں سے جھگڑ رہے ہوں گے قسم خدا کی ہم تو (دنیا میں) صاف گمراہی میں تھے جب ہم تم کو سارے جہان کے مالک کے برابر سمجھتے تھے ف٣ اور ہم کو تو کسی اور نے نہیں گنہگاروں نے بہکا دیا ف٤ تو اب نہ کوئی ہماری سفارش کرنے والا ہے نہ کوئی دلسوز دوست ف٥ ف٦ تو کاش ہمکو ایکبار (اور دنیا میں) جانا ملے ہم بھی ایمانداروں میں شامل ہوں بیشک اس میں (یعنے ابراہیم کے قصے میں) نشانی ہے ف٧ اور ابراہیم کی قوم کے لوگ اکثر ایمان لانیوالے نہیں تھے ف٨ اور (اے پیغمبر) تیرا مالک بیشک زبردست ہے رحم والا
٣٠	العنکبوت ٢٥	٢	٢٤ وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝	٢٤ اور ابراہیم کو بھی بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا اللہ کو پوجو اور اس سے ڈرو اگر تم سمجھو تو یہ (ایمان لانا) تمہارے لیے (دنیا اور آخرت میں) بہتر ہے
ر	ر	٣	٢٥ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ	٢٥ پھر ابراہیم کی قوم نے (ان باتوں کا) کچھ جواب تو نہ دیا یہی کہا اس کو مار ڈالو یا جلا دو (اور اسکو آگ میں ڈالدیا) اللہ تعالیٰ نے اس کو آگ سے بچا دیا (آگ ٹھنڈی ہوگئی) بیشک اس میں (ابراہیم کے آگ سے بچ جانے میں) ایماندار لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں ف٩ اور ابراہیم نے (جب آگ سے باہر آیا) کہا تم تو بس خدا کے سوا جو دنیا و بتوں کو مانتے ہو تو دنیا کی زندگی میں اپنی دوستی قائم رکھنے کو

ف ١ یا جو پاک دل لیکر خدا کے سامنے حاضر ہوگا اسکا مال اور اولاد اس کے کام آئیگا پاک دل سے یہ مراد ہے کہ شرک نہ ہو یعنے شرک کی نجاست سے پاک ہو بعضوں نے کہا سنت کا تابع ہو اور بدعت سے محفوظ ہو بعضوں نے کہا برے اخلاق جیسے حسد اور بغض اور نفاق سے پاک ہو ١٢ ف ٢ یا تمہارا بدلہ کسی سے لے سکتے ہیں ١٢ ف ٣ خدا کے برابر سمجھنا یہ ہے کہ جو کام یا عبادت خاص خدا کے لیے کی جاتی ہے وہ دوسرے کے لیے کرے مثلاً کسی اور کو سجدہ کرنے یا اس کے نام کی منت ماننے یا اس کے نام کا روزہ رکھے یا جو صفتیں خاص خدا کی ہیں جیسے ہر چیز کا علم یا ہر جگہ سے سن لینا یا ہر مصیبت زدہ کی مدد کرنا یا بیمار کو چنگا کرنا اولاد دینا مالدار کرنا روٹی رزق دینا ان میں سے کوئی صفت کسی اور کے لیے ثابت کرے صحیح حدیث میں ہے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کہا جو آپ چاہیں اور اللہ چاہے آپ نے فرمایا تو نے مجھ کو خدا کے برابر کر دیا یوں کہہ جو اللہ تعالیٰ چاہے پھر اسکا رسول چاہے ١٢ ف ٤ گنہگار سے مراد شیطان ہیں بعضوں نے کہا ان کے گورو پیر مرشد سردار ١٢ ف ٥ یا جانی دوست یا رشتہ دار دوست ١٢ ف ٦ صدیق کے معنے دوست حمیم وہ دوست جو اپنے دوست کی ایذا ہی سے گرم ہو یعنے اس کے لیے ایذا دینے والے پر غصہ کرے یعنے سچا دلی دوست ١٢ ف ٧ عبرت ہے غور کرنیوالوں کے لیے ١٢ ف ٨ یا ان قریش کے لوگوں میں اکثر ایسے ہیں جو ایمان نہ لائیں گے ١٢ ف ٩ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ اور پانی بھی اس وقت اپنا اثر دکھاتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو اگر اللہ تعالیٰ بچانا چاہے تو نہ آگ کچھ کر سکتی ہے نہ پانی ١٢

پارہ	سورہ	رکوع		
			الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۡ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝	ف۱ پھر قیامت کے دن (تمہارا یہ حال ہونا ہے) ایک کو ایک نہ مانے گا اور ایک پر ایک لعنت کرے گا ف۲ اور آخر تمہارا ٹھکانا دوزخ ہوگا اور کوئی تمہاری مدد نہ کرے گا۔ تو لوط اس پر ایمان لایا اور ابراہیم نے کہا میں تو وطن چھوڑ کر اپنے مالک کی طرف (جہاں اس کو منظور ہو) نکل جاؤں گا بیشک وہی زبردست ہے حکمت والا ف۳ اور ہمنے (وطن چھوڑنے کے بعد) اس کو اسحاق (بیٹا) اور یعقوب (پوتا) دیا اور اس کی اولاد میں پیغمبری اور (اللہ تعالیٰ کی) کتابیں اترنا قائم رکھا اور ہمنے اس کو دنیا میں بھی اس کی نیکیوں کا بدلہ دیا اور آخرت میں تو وہ نیک بندوں میں ہے ف۴
۲۰	العنکبوت ۲۹	۴	۳۱ وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْۤا اِنَّا مُهْلِكُوْۤا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ؕ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ۫ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۫ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝	۲۶ اور ایسا ہوا کہ جب ہمارے فرشتے ابراہیم کو لڑکا پیدا ہونے کی خوشخبری دینے آئے تو انہوں نے ذکر کیا ہم (خدا کے حکم سے) اس بستی (سدوم) والوں کو تباہ کرینگے یہ بستی والے (بڑے) شریر ہیں ابراہیم نے کہا اس بستی میں تو لوط (بھی) رہتا ہے (تم اس کو کیسے تباہ کروگے) انہوں نے کہا ہم کو خوب معلوم ہے جو لوگ اس بستی میں ہیں ہم لوط اور اس کے گھر والوں کو بچا دینگے ایک اسکی جورو البتہ رہنے والوں میں رہ جائے گی ف۵
۲۳	والصّٰفّٰت ۳۷	۳	۸۳ وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ۝ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ۝ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ۝ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ۝ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ۝ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ۝ فَرَاغَ اِلٰۤى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝ مَا لَكُمْ	۳۷ اور نوح ہی کے راہ پر چلنے والوں میں ایک ابراہیم بھی تھا ف۶ جب اپنے مالک کے پاس پاک دل لیکر آیا ف۷ جب اس نے اپنے باپ (آزر) اور اپنی قوم کے لوگوں سے کہا تم کن چیزوں کو پوجتے ہو ف۸ کیا اللہ کو چھوڑ کر تم ان جھوٹے خداؤں کے پیچھے لگے ہو تم نے خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے کیا سمجھ رکھا ہے ف۹ تو ف۱۰ اس نے ستاروں کو ایک بلاد دیکھا ف۱۱ پھر کہنے لگا میں (شاید) بیمار ہو جاؤں گا ف۱۲ وہ اس کو چھوڑ کر پیٹھ موڑ کر چل دیے ف۱۳ اور ابراہیم علیہ السلام چپکے سے ان کے بتوں میں جا گھسا اور (ٹھٹھے کے طور پر) ان سے کہنے لگا تم ف۱۴

ف۱ تم سمجھتے ہو کہ اگر ہم دیوتاؤں کا پوجا چھوڑ دیں گے تو بھائی برادری والے سب الگ ہو جائیں گے دوستی محبت کا رشتہ کٹ جاویگا ذات سے باہر ہو جائیں گے ۱۲ ف۲ دنیا کی ساری دوستی اور برادری وہاں کٹ جائیگی جب خدا تعالیٰ کا عذاب دیکھیں گے تو ہر ایک دوسرے کو ملامت کریگا چیلے گوروں سے کہیں گے تمنے ہم کو بہکایا تباہ کیا تیرے خدا کی سنوار گرو چیلوں سے پھٹکار کرینگے ۱۲ ف۳ کہتے ہیں سب سے پہلے ابراہیم ہی نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی اس وقت انکی عمر پچھتر سال کی تھی قتادہ نے کہا انہوں نے کوثا سے جو بابل کے ملک میں تھا حران کو ہجرت کی وہاں سے فلسطین کو جو شام کے ملک میں تھا حدیث میں ہے کہ مسلمانوں میں سب سے پہلے حضرت عثمان رضی نے ہجرت کی جو اپنے گھر والوں کو لیکر حبش کے ملک میں چلے گئے اور ابراہیم اور لوط کے بعد انہوں نے ہی ہجرت کی ۱۲ ف۴ دنیا میں یہ بدلہ دیا کہ صاحب اولاد کیا انکے خاندان میں برابر پیغمبری چلتی رہی حضرت موسیٰ اور عیسیٰ اور داؤد اور سلیمان اور زکریا اور یحییٰ تمام بنی اسرائیل کے پیغمبر انہی کی اولاد میں سے ہوئے خاص حضرت ابراہیم کے بیٹے اسحاق پیغمبر ہوئے پھر انکے بعد یعقوب پھر ان کے بعد یوسف حضرت ابراہیم کے دوسرے بیٹے حضرت اسمعیل بھی پیغمبر ہوئے جن کی اولاد میں عرب لوگ ہیں آخری زمانے کے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت اسمعیل کی اولاد میں سے پیدا ہوئے قیامت تک حضرت ابراہیم کا ذکر خیر باقی رکھا تمام امتیں یعنی یہود اور نصاریٰ اور مسلمان سب انکو مانتے ہیں ۱۲ ف۵ عذاب والوں میں شریک ہو جائے گی ۱۲ ف۶ حضرت ابراہیم ہود اور صالح کے بعد تھے کہتے ہیں حضرت ابراہیم اور نوح میں دو ہزار ایک سو چالیس برس کا فاصلہ تھا ۱۲ ف۷ جو شرک اور کفر اور ہر طرح کے عیب سے پاک تھا ۱۲ ف۸ یعنی یہ بت وغیرہ کیا چیز ہیں ۱۲ ف۹ وہ کیا تم کو بن سزا دیے چھوڑ دے گا ۱۲ ف۱۰ ایسا ہوا اس کی قوم کے لوگ میلے میں جانے لگے ابراہیم سے بھی چلنے کو کہا ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

لَا تَنْطِقُوْنَ ۝ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا ۢ
بِالْيَمِيْنِ ۝ فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ۝ قَالَ
اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ
وَمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا
فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ۝ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا
فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ۝ وَقَالَ اِنِّيْ
ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ ۔۔۔ سَيَهْدِيْنِ ۝ رَبِّ
هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ فَبَشَّرْنٰهُ
بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ۝ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ
قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ
اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ۭ قَالَ
يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۡ سَتَجِدُنِيْٓ
اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ فَلَمَّآ
اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۝ وَنَادَيْنٰهُ
اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ
اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي
الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰۗـؤُا
الْمُبِيْنُ ۝ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۝
وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝
سَلٰمٌ عَلٰٓي اِبْرٰهِيْمَ ۝ كَذٰلِكَ نَجْزِي
الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝
وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ
الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓي
اِسْحٰقَ ۭ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّ

کھاتے کیوں نہیں ف۱ تم کو کیا ہوا ہی بولتے کیوں نہیں پھر ان پر پل پڑا اور داہنے
ہاتھ سے مارنے لگا ف۲ لوگ دوڑتے ہوئے اس کے پاس آ پہونچے ف۳ ابراہیمؑ نے
کہا کیا تم ان چیزوں کو پوجتے ہو جنکو تم (خود) تراشتے ہو حالانکہ تم کو اور
جن چیزوں کو تم بناتے ہو ف۴ اللہ نے پیدا کیا ہے ف۵ وہ لوگ کہنے لگے
ابراہیم کے لیے ایک عمارت بناؤ ف۶ پھر اس کو دہکتی آگ میں ڈالدو ف۷
غرض انہوں نے ابراہیم پر داؤں چلانا چاہا ہم نے انہی کو نیچا دکھایا ف۸
اور ابراہیمؑ نے (آگ سے نکلکر) یہ کہا اب میں اپنے مالک کی طرف چلا جاتا
ہوں ف۹ وہ مجھ کو ضرور (رہنے کا ٹھکانا) بتلائیگا ف۱۰ مالک میرے مجھ کو ایک
(بیٹا) دے جو نیک ہو تو ہم نے ایک تحمل والے لڑکے کی اسکو خوشخبری دی ف۱۱
جب وہ لڑکا اس لائق ہوا کہ ابراہیم کے ساتھ دوڑ سکے تو ابراہیمؑ نے کہا بیٹا
میں خواب میں دیکھتا ہوں (جیسے) تجھ کو ذبح کر رہا ہوں ف۱۲ تو بھی سوچکر دیکھ
تیری کیا رائے ہے لڑکے نے کہا ابا جان (اللہ تعالیٰ کا) حکم تجھ کو ہوا ہے اس کو
(فورًا) بجا لا تو دیکھیگا اللہ نے چاہا میں ضرور صبر کرونگا ف۱۳ جب باپ اور بیٹا
دونو مستعد ہوگئے اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل (اوندھا) پچھاڑا
اور ہمنے ابراہیم کو پکارا ای ابراہیم تو نے (اپنا) خواب سچا کر دکھایا ہم
نیکوں کو (انکی نیکی کا) ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں بیشک یہ کھلی آزمایش
تھی اور ہم نے اس لڑکے کے صدقے میں ایک بڑی قربانی دی ف۱۵
اور ابراہیم کا ذکر خیر ہم نے پچھلے لوگوں میں باقی رکھا (ہر
شخص یہی کہتا ہے) سلام ہے ابراہیم پر ہم نیکوں کو ایسا ہی
بدلہ دیتے ہیں (جیسے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیا) بے
شک وہ ہمارے ایمان دار بندوں میں سے تھا اور ہم نے اس کو
(ایک دوسرے لڑکے) اسحاق کی خوشخبری دی جو پیغمبر ہوگا
نیک بختوں میں سے ف۱۶ اور ہم نے ابراہیم اور اس کے فرزند
اسحاق پر برکت اتاری ف۱۷ اور ان دونوں کی اولاد میں کوئی

ف۱ ابراہیمؑ کی قوم والے لوگ اچھے اچھے کھانے پکاکر بتوں کے سامنے رکھ جاتے ۱۲ ف۲ اور توڑ پھوڑ کر ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ایک شخص دیکھ رہا تھا اس نے جاکر لوگوں کو خبر کر دی ۱۲ ف۳ اور دریافت شروع کی جب انکو بخوبی معلوم ہوگیا کہ ابراہیمؑ نے توڑا ہے اور ابراہیم بھی سمجھ گئے کہ یہ حال کھل گیا ۱۲ ف۴ یا جو کام تم کرتے ہو انکو الخ ف۵ اس آیت سے اہلحدیث کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ بندہ اور بندے کے تمام افعال اللہ ہی کے پیدا کیے ہوئے ہیں کیونکہ پیدا کرنیوالا یعنے خالق اس کے سوا کوئی نہیں ہے اور معتزلہ کہتے ہیں کہ بندہ کو اللہ نے پیدا کیا لیکن بندے کے افعال کا پیدا کرنیوالا خود بندہ ہے ۱۲ ف۶ اس میں لکڑیاں بھر کر آگ لگاؤ ۱۲ ف۷ کہتے ہیں انہوں نے ایک چار دیواری اٹھائی جسکا لنباؤ تیس گز اور عرض بیس گز تھا ور اس میں خوب لکڑیاں بھریں اور آگ لگادی جب آگ روشن ہوگئی تو ابراہیمؑ کا اس میں ڈالنا مشکل ہوگیا آخر ایک جھولے میں بٹھا کر ابراہیمؑ کو اس میں پھینکدیا ۱۲ ف۸ اللہ نے آگ ٹھنڈی کر دی فرشتوں نے آہستگی کے ساتھ ابراہیمؑ کو لیکر اس چار دیواری میں اتار دیا انکا بال بیکا نہیں ہوا اور جب ابراہیمؑ وہاں سے صحیح اور سالم باہر آئے تو ڈالنے والے بہت ذلیل اور شرمندہ ہوئے ۱۲ ف۹ ان کافروں کے ملک سے ہجرت کرتا ہوں اور شام کے ملک کو روانہ ہوئے ۱۲ ف۱۰ جب شام کے ملک کو پہونچے تو ابراہیمؑ نے یہ دعا کی ۱۲ ف۱۱ اکثر مفسرین کے نزدیک اس سے اسمٰعیلؑ مراد ہیں اور وہی صحیح ہے ۱۲ ف۱۲ اور پیغمبروں کا خواب وحی الٰہی ہے تین رات برابر حضرت ابراہیمؑ نے یہی خواب دیکھا ۱۲ ف۱۳ یہ رائے لینے کا کیا موقع ہے ۱۲ ف۱۴ حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسمٰعیلؑ کا امتحان کیا کہ دیکھیں انکا خیال کیا ہے آیا وہ اللہ کی رضامندی کو مقدم رکھتے ہیں یا جان بچانے کو وہ اپنے باپ سے بھی زیادہ مضبوط اور صابر نکلے اور باپ سے یہ کہا کہ سوچنے کی کیا بات ہے اللہ تعالیٰ کا حکم فورًا بجا لاؤ سچ ہے اچھوں کے اچھے ہی پیدا ہوتے ہیں ۱۲ باقی در ضمیمہ

پارہ	سورہ	رکوع	آیات	ترجمہ
			ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ مُبِينٌ ۔	تو نیک ہیں کوئی اپنی جان پر کھلا ستم کرنے والا (بدکار) ہے
۲۳	صٓ ۳۸	۴	۴۵ وَاذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ۔ إِنَّا أَخْلَصْنَاهُم بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ۔ وَإِنَّهُمْ عِندَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ ۔ وَاذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ ۔	۴۵ اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کو یاد کر جو ہاتھ اور آنکھیں دونوں رکھتے تھے ف ہم نے ان کو خالص آخرت کی یاد کے لیے چن لیا تھا ف اور وہ ہمارے پاس چنے ہوئے نیک بندوں میں سے تھے اور (اے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اسمٰعیل اور الیسع اور ذوالکفل (پیغمبروں) کو یاد کر اور یہ سب اچھے لوگوں میں سے تھے ف
۲۵	الزخرف ۴۳	۳	۲۹ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ إِنَّنِي بَرَاءٌ مِّمَّا تَعْبُدُونَ ۔ إِلَّا الَّذِي فَطَرَنِي فَإِنَّهُ سَيَهْدِينِ ۔ وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۔	۲۹ اور (اے پیغمبر) وہ وقت یاد کر جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم والوں سے کہا میں تو جنکو تم پوجتے ہو ان سے بیزار ہوں مگر اس (خدا) سے جس نے مجھ کو پیدا کیا وہ مجھ کو ضرور ٹھیک رستہ بتلائیگا اور ابراہیم نے (یا اللہ نے) اس (کلمہ توحید کے) کلمہ کو ابراہیم کی اولاد میں باقی رکھا تاکہ وہ اللہ کیطرف رجوع رہیں ف
۲۶	الذٰریٰت ۵۱	۲	۳۰ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ ۔ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا ۖ قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ ۔ فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ ۔ فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ۔ فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ وَبَشَّرُوهُ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ۔ فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوزٌ عَقِيمٌ ۔ قَالُوا كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ۔ قَالَ فَمَا	۳۰ (اے پیغمبر) کیا تو نے ابراہیم کے عزت دار مہمانوں کا قصہ سنا ہے ف جب وہ ابراہیم پاس پہونچے تو کہنے لگے سلام ابراہیم نے بھی جواب دیا سلام (اور دل میں کہا) یہ لوگ تو کچھ نئے قسم کے معلوم ہوتے ہیں ف پھر اپنے گھر جاکر ایک (بھنا ہوا) موٹا بچھڑا لیکر آیا وہ ان کے سامنے رکھا (انہوں نے کھانے میں تامل کیا) ابراہیم نے کہا تم کھاتے کیوں نہیں تب تو ابراہیم کا دل ان سے دہل گیا (ڈر گیا ف) انہوں نے (یہ حال دیکھکر) کہا ڈر نہیں ف اور انہوں نے ایک علم والے لڑکے کی اس کو خوشخبری سنائی ف یہ سنکر اس کی بی بی (سارہ) آگے بڑھی اور منہ پیٹ کر کہنے لگی (اے لوگو مجھے بیٹا ہوگا میں تو) بوڑھی (دوسرے) بانجھ (ہوں) انہوں نے کہا (تو تعجب کیا کرتی ہے) تیرے مالک نے ایسا ہی فرمایا ہے بیشک وہ تو بڑا حکمت والا ہے جاننے والا

ف۱ ہاتھ سے مراد عبادت کی طاقت یا لوگوں سے احسان کرنیکی عادت ہے اور آنکھوں سے مراد یہ ہے کہ اللہ کو پہچانتے تھے اور دین کی عقل رکھتے تھے ۱۲ ف۲ دنیا کا انکو بالکل خیال نہ تھا ہر وقت آخرت ہی کی انکو فکر رہتی ۱۲ ف۳ الیسع کو حضرت الیاس نے بنی اسرائیل پر خلیفہ کیا تھا پھر اللہ نے انکو پیغمبری دی اور ذوالکفل الیسع کے چچا زاد بھائی تھے ۱۲ ف۴ مطلب یہ ہے کہ ابراہیم نے توحید کو اس طرح مضبوط کر دیا کہ باپ مرتے وقت اپنے بیٹوں کو اسکی وصیت کرتا اور عقب سے گذر جاتا اور انکے خاندان میں مدت تک یہ توحید قائم رہی اس قصے سے بھی تقلید کا باطل کرنا منظور ہے اللہ نے ان مشرکوں کو یوں الزام دیا کہ تم تقلید کو جائز سمجھتے ہو یا حرام اگر حرام ہے تو پھر اپنے باپ دادا کی تقلید کیوں کرتے ہو اگر جائز ہے تو تمہارے جد اعلا ابراہیم ہو تھے وہ موحد تھے تم کو بھی موحد بننا چاہیے دوسرے یہ کہ ابراہیم نے تمہارے بڑے دادا نے بھی باپ دادا کی تقلید چھوڑ دی اور دلیل کی پیروی اختیار کی اگر باپ دادا کی تقلید کوئی اچھی چیز ہوتی تو ابراہیم اسکو کیوں چھوڑ دیتے ۱۲ ف۵ عزت دار مہمانوں سے وہ فرشتے مراد ہیں جو حضرت ابراہیم کے پاس خوبصورت لڑکوں کے بھیس میں آئے تھے اور یہ فرشتے جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل تھے انکا قصہ اوپر گذر چکا ہے ۱۲ ف۶ کسی اور دیس کے لگے کیونکہ انکی وضع اور انکا طرز کلام اور برتاؤ اس ملک والوں سے نرالا معلوم ہوا جہاں حضرت ابراہیم رہتے تھے ۱۲ ف۷ اول سے وہ نئے قسم کے لوگ معلوم ہوتے تھے جب کھانے سے بھی انہوں نے انکار کیا تو ابراہیم ڈر گئے ہو یہ لوگ کسی برے ارادے سے آئے ہیں عربوں کا قاعدہ ہے کہ جس شخص کو مارنے یا لوٹنے کے لیے جاتے ہیں اس کے یہاں کھانا نہیں کھاتے ۱۲ ف۸ ہم اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں ۱۲ ف۹ یعنی حضرت اسحاق کی مجاہد نے کہا اسمعیل کی مگر یہ صحیح نہیں ہے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۔ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ۙ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ۙ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ۔ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۚ وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۚ	(جب یہ باتیں ہو چکیں تو) ابراہیمؑ نے پوچھا (بھلا یہ تو بتلاؤ) تم جو بھیجے گئے ہو تو کس کام کے لیے وہ کہنے لگے ہم کچھ گنہگار لوگوں کی طرف بھیجے گئے ہیں ف۱ ان پر مٹی کی اینٹیں (کھنگر) برسانے کو جن پر تیرے مالک کے پاس حد سے بڑھ جانے والوں کے لیے نشان پڑ چکا ہے ف۲ آخر اس بستی میں جتنے ایمان دار تھے انکو تو ہم نے نکال لیا وہاں ایک ہی گھر مسلمانوں کا ہم نے پایا ف۳ اور اس بستی میں ہم نے ان لوگوں کے لیے جو تکلیف کے عذاب سے ڈرتے ہیں ایک نشانی چھوڑ دی ف۴
۲۸	الممتحنۃ	۱	۳۱ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ	۳۱ (مسلمانو) تم کو ابراہیم اور اس کے ساتھ والوں کی اچھی خصلت کی پیروی کرنا تھی جب انہوں نے اپنی قوم والوں سے (جو مشرک تھے) کہہ دیا ہم کو تم سے اور جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو ان سے کوئی علاقہ نہیں ہے (ہم تم سے اور ان سے بالکل الگ ہیں) ہم تمہارے دین کو نہیں مانتے اور ہم میں اور تم میں کھلم کھلا ہمیشہ عداوت اور دشمنی رہے گی جب تک تم اکیلے (سچے) خدا پر ایمان نہ لاؤگے ف۵ مگر ہاں ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے یہہ کہا تھا کہ میں تیرے لیے بخشش مانگوں گا اور میں اللہ کے سامنے تیری بھلائی کا کوئی اختیار نہیں رکھتا ف۶
،،	،،	،،	۳۲ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۔	۳۲ (مسلمانو) جو کوئی اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہو ف۷ اسکو ان لوگوں کی اچھی خصلت کی پیروی کرنا چاہیے اور جو کوئی ان لوگوں کی پیروی سے (منہ پھیر کے اللہ کا فرقوں سے دوستی) کیا تو اللہ تو بے پرواہ ہے خوبیوں والا
۳۰	الاعلیٰ	۱	۳۳ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۙ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۔	۳۳ یہ مضمون ف۸ اگلی (آسمانی) کتابوں میں یعنے ابراہیمؑ اور موسےٰ کے صحیفوں میں (بھی) موجود ہے ف۹

ف۱ یعنے لوط کی قوم کی طرف ۔ ف۲ ان پر سفید اور سیاہ یا سفید اور سرخ دھاریاں ہیں یا ہر ایک اینٹ پر اس شخص کا نام لکھا ہے جو اس سے مارا جائیگا حد سے بڑھ جانے والے لوط کی قوم کے لوگ تھے اللہ نے مرد کو اپنی شہوت نکالنے کے لیے عورت دی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی حد سے بڑھ گئے تھے عورتوں کو چھوڑ کر فطرت کے خلاف کام کیا کرتے تھے ۱۲ ف۳ صرف لوط اور ان کی بیٹیوں کا سعید بن جبیرؓ نے کہا کل تیرہ مسلمان تھے ۔ ف۴ وہ کالی اینٹیں یا انکے مکانوں کے کھنڈر یا کالا بدبودار پانی ۱۲ ف۵ جہاں اکیلے سچے خدا پر ایمان لائے پھر کوئی دشمنی نہ رہی بلکہ محبت ہوگئی مطلب یہ ہے کہ ابراہیمؑ اور ان کے ساتھ والے ایسا غدار مشرکوں سے الگ ہوگئے تھے تم کو بھی اسیطرح ان سے کوئی تعلق نہ رکھنا چاہیے ۔ ف۶ اس وعدے کا ابراہیمؑ نے وعدہ کر لیا تھا اور وعدہ پورا کرنا ضرور ہے پھر جب انکو معلوم ہوگیا کہ ان کا باپ اللہ کا مخالف اللہ دشمن ہے تو اسی وقت اس سے الگ ہو گئے جیسے اور دیگر جگہ فرمایا خواہ مخواہ زبردستی تجھ کو بخشوا لوں ۔ ف۷ یعنے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتا ہو اور قیامت کو مانتا ہو ۔ ف۸ دنیا کا فانی ہونا اور آخرت کا بہتر اور زیادہ پائدار ہونا ف۹ ایک حدیث میں ہے کہ یہ سورت ابراہیمؑ اور موسےٰ کے صحیفوں سے لی گئی ہے یا ان کے صحیفوں میں موجود ہے ۔ ابوذرؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ نے دنیا میں کتنی کتابیں اتاریں آپ نے فرمایا ایک سو چار کتابیں ۱۲

باب ۶۴ حضرت نوح علیہ السلام کے حالات	قِصَّۃُ نُوحٍ ۶۴			
۱ قسم اللہ کی ہم نے ف۱ نوح علیہ السلام کو اس کی قوم کی طرف بھیجا ف۲ اس نے کہا بھائیو اللہ کو پوجو اس کے سوا کوئی تمہارا سچا معبود نہیں ف۳ مجھ کو تم پر بڑے دن کے عذاب ف۴ کا ڈر ہے اس کی قوم کے سردار کہنے لگے ہم تو بیشک سمجھتے ہیں تو کھلی گمراہی میں ہے ف۵ نوحؑ نے کہا بھائیو میں تو گمراہ نہیں ہوں ف۶ البتہ اسکا بھیجا ہوا ہوں جو ساری جہان کا مالک ہے میں تمکو اپنے مالک کے پیغام پہنچاتا ہوں اور تمہاری بھلائی چاہتا ہوں ف۷ اور اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ف۸ کیا تم کو اس بات پر تعجب ہوا کہ تمہارے مالک کا ارشاد تم ہی میں سے ایک مرد کی زبان پر تم کو پہونچا اس لیے کہ وہ تم کو (اس کے عذاب سے) ڈرائے اور اس لیے تاکہ تم (گناہوں سے) بچو اور اس لیے کہ تم پر رحم ہو ف۹ آخر ان لوگوں نے ف۱۰ اس کو جھٹلایا تو ہمنے اس کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ کشتی میں (بیٹھے) تھے بچا لیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ان کو ڈبو دیا کیونکہ وہ اندھے لوگ تھے ف۱۱	۱ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِی الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ۝	۸	الاعراف	۸
۲ اور (اے پیغمبر) انکو نوحؑ کا قصہ سُنا جب اس نے اپنی قوم سے کہا بھائیو اگر تم میں) میرا رہنا اور خدا کی آیتیں پڑھکر سنانا تم کو بھاری لگتا ہے ف۱۲ تو مینے اللہ پر بھروسا کیا تم اپنے شریکوں کے ساتھ ملکر ایک بات ٹھیرا لو ف۱۳ پھر اس بات کو چھپا و نہیں ف۱۴ جو کچھ کرنا ہے وہ کر ڈالو ف۱۵ اور مجھکو (ذرا بھی) مہلت نہ دو ف۱۶ پھر اگر تم ف۱۷ منہ پھیر لو تو میں تم سے کچھ مزدوری تو مانگتا نہ تھا ف۱۸ میری مزدوری تو خدا ہی	۲ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِیْ وَتَذْكِيْرِیْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْۤا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْۤا اِلَیَّ وَ	″	یونس	۱۱

ف۱ ابن الملک بن متوشلخ ۱۲ ف۲ حضرت نوح علیہ السلام ٹرہی تھے چالیس یا پچاس برس کی عمر میں پیغمبر ہوئے بعضوں نے کہا اڑہائی سو برس کی بعضوں نے کہا سو برس کی عمر میں اور حضرت آدمؑ کے بعد صاحب شریعت یہی پیغمبر ہوئے انکو نوحؑ اسلیے کہتے ہیں کہ برسوں اپنے اوپر روتے رہے کہتے ہیں انکا اصلی نام عبدالغفار تھا رونے کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے اپنی قوم پر بد دعا کی۔۔ تھی یا اپنے بیٹے کے بچاؤ کے لیے مالک سے دوبارہ عرض کیا تھا ۱۲ ف۳ اگر تم اوروں کو پوجوگے تو الخ ۱۲ ف۴ یعنے قیامت کے دن کا یا طوفان کے دن کا ۱۲ ف۵ کہ اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ کر ہم کو بھی ایک نئے دین میں کھینچنا چاہتا ہے ۱۲ ف۶ مجھ میں گمراہی کی کونسی بات ہے ۱۲ ف۷ تمہارا سچا خیر خواہ ہوں ۱۲ ف۸ کیونکہ مجھ پر وحی آتی ہے تم پر وحی نہیں آتی ۱۲ ف۹ یعنے پیغمبر جو تمہاری قوم میں سے آیا تو اسکو خدا کا فضل سمجھنا چاہیے اگر غیر قوم کا آدمی ہوتا تم اوسکی زبان نہ سمجھتے وہ تمہاری نہ سمجھتا اس میں تعجب کا کیا موقع ہے ۱۲ ف۱۰ یعنی نوحؑ کی قوم نے ۱۲ ف۱۱ یعنے دل کے اندھے انکی ہدایت کی امید نہ تھی ۱۲ ف۱۲ گران گذرتا ہے شاق ہوتا ہے ۱۲ ف۱۳ میرے مار ڈالنے کی تدبیر کرلو ۱۲ ف۱۴ یا گول گول مت رکھو صاف اچھی طرح سے مجھ سے دشمنی کرو میرے مار ڈالنے کی فکر کرو ۱۲ ف۱۵ مجھ کو نقصان پہونچانے میں ہرگز نہ چوکو ۱۲ ف۱۶ شریکوں سے مراد بت ہیں جنکو نوحؑ کی قوم کے لوگ خدا کا شریک سمجھتے تھے حضرت نوحؑ کو پروردگار عالم پر ایسا بھروسا تھا کہ اپنی قوم کے لوگوں سے انکو ذرا بھی ڈر نہ رہا اور علانیہ ان کو دشمنی اور ایذا پہونچانے کی اجازت دیدی ۱۲ ف۱۷ میری بات ماننے سے ۱۲ ف۱۸ کہ میرا نقصان ہو ۱۲

لَا تُنْظِرُوْنِ ۝ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا
سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ اَجْرِيَ
اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ
مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ
وَمَنْ مَّعَهٗ فِى الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ
خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُنْذَرِيْنَ ۝ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ
رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا
كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ
عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ۝

پر ہے ف۱ اور مجھ کو حکم ہوا ہے کہ فرمان برداروں میں شریک ہوں
آخر لوگوں نے اس کو جھٹلایا پھر ہم نے اس کو اور اس کے ساتھ
جو مومن کشتی میں سوار تھے ان کو بچا دیا اور جن لوگوں نے
ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ان کو ڈبو دیا اور نوح علیہ السلام
کے ساتھیوں کو ان کا جانشین کر دیا ف۲ تو دیکھ جن کو ڈرایا
گیا تھا ان کا کیا انجام ہوا ف۳ پھر نوح علیہ السلام کے
بعد ہم نے کئی پیغمبر اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجے وہ ان کے
پاس کھلی نشانیاں (معجزے) لے کر آئے لیکن
جن باتوں کو پہلے جھٹلا چکے تھے وہ ان پر ایمان
لانے والے نہ تھے ف۴ ہم حد سے
بڑھنے والوں کے دلوں پر اسی طرح ف۵ مہر
کر دیتے ہیں ف۶

۱۲ | هود ۱۱ | ۲۵ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖۤ ۟
اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اَنْ لَّا
تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّىْۤ اَخَافُ
عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝ فَقَالَ
الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ
قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا
وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ
هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِىَ الرَّاْىِ ۚ
وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۭ
بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ۝ قَالَ
يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى
بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّىْ وَاٰتٰىنِىْ رَحْمَةً

۲۵۔ اور بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا (اس نے
کہا) میں تم کو صاف صاف ڈرانے والا ہوں یہ کہ اللہ تعالےٰ
کے سوا اور کسی کو نہ پوجو کیوں کہ میں ڈرتا ہوں تم کو تکلیف
کے دن (قیامت) کا عذاب نہ ہو تو اس کی قوم کے سردار
جو کافر تھے (نوح سے) کہنے لگے ہم تو یہی دیکھتے ہیں تو
ہماری طرح ایک آدمی ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں صرف ان
ہی لوگوں نے تیری پیروی کی ہے جو ہم میں رذالے
ہیں ف۸ وہ بھی اوپر کی عقل سے ف۹ اور ہم تو تم کو ف۱۰
کسی بات میں اپنے سے زیادہ نہیں پاتے بلکہ تم کو
جھوٹا سمجھتے ہیں ف۱۱ نوح علیہ السلام نے کہا بھائیو بتلاؤ
تو سہی اگر میں اپنے مالک کی طرف سے جو دلیل آئی اس پر قائم
ہوا اور اس نے اپنی مہربانی سے مجھ کو سرفراز کیا ف۱۲ اور تم سے

ف۱ وہی میرا ثواب دینے والا ہے۔ ف۲ انکا مال و ملک سب ان مومنوں کے ہاتھ آیا۔ ف۳ کیسے تباہ اور برباد ہو گئے اسی طرح تیرے جھٹلانے والے بھی عنقریب تباہ ہوں گے اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے اپنے پیغمبر کو تسلی دی۔ ف۴ یعنے پیغمبر آنے سے پیشتر یا معجزہ دکھلانے سے پیشتر جن باتوں کو جھٹلاتے تھے مثلاً نبوت یا قیامت وغیرہ کو اسی طرح بعد میں بھی جھٹلاتے رہے یا جیسے ان سے پہلے نوح کی قوم والے جن باتوں کو جھٹلا چکے تھے انہوں نے بھی ان کو جھٹلایا یہ اور وہ دونوں کافر دونوں ایک ہی مزاج اور طبیعت کے تھے اور بعضوں نے کہا پہلے جھٹلا چکنے سے مطلب یہ ہے کہ جب عہد الست لیا گیا تھا اس وقت ان کافروں کی روحوں نے جھٹلایا تھا۔ ف۵ جیسے ان لوگوں کے دلوں پر مہر کر دی تھی۔ ف۶ تو حق بات ان کے دلوں میں سما نہیں سکتی۔ ف۷ خدا کے عذاب سے۔ ف۸ نیچ قوم کے جیسے دھنیے جولاہے موچی چمار وغیرہ۔ ف۹ بن سوچے سمجھے تیرے ساتھ ہو گئے ہیں یا ظاہر میں تم کو دھوکا دینے کو دل سے تیرے شریک نہیں ہیں وہ بیوقوف یہ نہ سمجھے کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک ذات اور نسب اور شرافت میں حلال پیشہ کرنے سے کچھ فرق نہیں آتا اور ہمیشہ پیغمبروں کی پیروی پہلے پہلے غریب لوگوں ہی نے کی ہے اور خدا تعالےٰ کے نزدیک ان کی عزت دنیا کے کتوں سے بہت زیادہ ہے جو اپنے عہدے اور مال اور دولت پر مغرور رہتے ہیں۔ ف۱۰ اے نوح علیہ السلام اور نوح علیہ السلام کے تابعدارو۔ ف۱۱ اس دعوی میں کہ نوح اللہ تعالےٰ کے پیغمبر ہیں۔ ف۱۲ پیغمبری دی۔

مِّنْ عِندِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ۭ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا
وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ۝ وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔــلُكُمْ
عَلَيْهِ مَالًا ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي اللّٰهِ
وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّهُمْ
مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا
تَجْهَلُوْنَ ۝ وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ
مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝
وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَاۗىِٕنُ
اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ
اِنِّىْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ
اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ۭ
اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ښ اِنِّىْٓ
اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قَالُوْا يٰنُوْحُ
قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا
فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝
قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَاۗءَ
وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ وَلَا يَنْفَعُكُمْ
نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ
كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ۭ هُوَ
رَبُّكُمْ ۣ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ
افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ
اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ۝
وَاُوْحِيَ اِلٰي نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ
قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ

وہ چھپی ہے ف تو کیا ہم زبردستی تم نہیں چاہتے مگر اس کو تمہارے
گلے چپیک سکتے ہیں ف اور بھائیو میں تم سے اس پر کچھ روپیہ نہیں
مانگتا میری مزدوری تو بس اللہ ہی پر ہے اور میں ایمان داروں کو اپنے
پاس سے نکال نہیں سکتا ف وہ آخر اپنے مالک سے ملنے والے
ہیں ف اور میں تو سمجھتا ہوں کہ تم لوگ جہالت کرتے ہو ف اور
بھائیو اگر میں ان لوگوں کو (بے قصور) نکال دونگا تو اللہ تعالے
کے سامنے ف کون میری مدد کو کھڑا ہوگا کیا تم سوچتے نہیں
اور میں تم سے یہ دعوی نہیں کرتا کہ خدائی خزانے میرے پاس
ہیں ف اور نہ میں غیب کی بات جانتا ہوں اور نہ میں اپنے
تئیں فرشتہ کہتا ہوں ف اور جو لوگ تمہاری آنکھوں میں
حقیر ہیں میں یہ نہیں کہتا کہ اللہ تعالی ان پر اپنا فضل نہیں کرنے
کا اللہ تعالے خوب جانتا ہے ان کے دلوں میں
کیا ہے اگر ایسی باتیں میں کروں تو میں بھی ظالموں میں
شریک ہو جاؤں گا وہ کہنے لگے اے نوح تو نے ہم سے بحث
کی اور بہت بحث کی ف اگر تو سچا ہے تو جس (عذاب) کا ہم سے
وعدہ کرتا ہے اس کو لیکر آ نوح نے کہا اللہ اگر چاہے گا تو وہ عذاب
تم پر لے آئے گا اور تم (اللہ تعالی کو) ہرا نہیں سکتے ف اور میں تمہاری
بھلائی بھی کرنا چاہوں تو میری نصیحت تم کو کچھ فائدہ نہ دیگی
اگر اللہ تعالی تم کو گمراہ کرنا چاہتا ہے وہی تمہارا مالک ہے
اور اسی کے پاس تم کو لوٹ جانا ہے کیا وہ ف کہتے ہیں
کہ نوح نے یہ (سب) جھوٹ بنا لیا ف اے نوح کہدے اگر
میں نے یہ جھوٹ باندھا ہے (اللہ پر) تو میرے گناہ کا وبال مجھ پر
ہوگا اور تم جو گناہ کرتے ہو ف اس سے مجھ کو غرض نہیں ف اور
نوح کو وحی بھیجی گئی کہ تیری قوم میں سے جو لوگ ایمان لا چکے بس

ف یعنی تم پر وہ دلیل نہ کھلی اور تم اللہ کی سیدھی راہ کو نہ سمجھے ف مطلب یہ ہو کہ ہمارا کلام تم کو سمجھانے کا ہے اور خدا کا رستہ جسکا ثبوت عقل سلیم اور نبوت دونوں سے ہوا ہے وہ صاف ہے مگر جنکی قسمت میں اللہ تعالی نے ایمان نہیں لکھا ہے انکی سمجھ میں نہیں آتا تو ہم زبردستی تمکو اس راہ پر لا نہیں سکتے خصوصاً اس حال میں جب تم اسکو برا جانتے ہو یہ تو اللہ تعالی ہی کر سکتا ہو ف سمجھانا اور نصیحت کرنے ف جیسے تم چاہتے ہو کہ جن لوگوں نے میری پیروی کی ہے وہ نیچ قوم کے لوگ ہیں میں ان کو اپنی صحبت سے الگ کر دوں ف اگر میں ان کو نکال دوں ستاؤں تو وہ مالک کے پاس اپنا انصاف چاہیں گے اسوقت میں کیا جواب دونگا ف بھلا یہ بھی کوئی بات ہے کہ فلاں شخص نیچ قوم کا ہے فلاں شخص کم ذات ہے اللہ کے نزدیک اسی کی عزت ہے جو ایماندار اور پرہیزگار ہو بے ایمان اور بدکار کتنے ہی شریف خاندان کا ہو اللہ کے نزدیک جوہڑے اور چمار سے بھی بدتر ہے ف جب وہ میرے اوپر غصہ کرے گا ف میں مال و دولت میں سب سے زیادہ ہوں ف ان لوگوں نے کہا تھا کہ ہم تم کو کسی بات میں اپنے سے زیادہ نہیں پاتے تو حضرت نوح نے جواب دیا کہ بیشک سچ ہے کچھ خدائی خزانے میرے قبضہ میں نہیں ہیں کہ میں سب سے بڑا ہو جاؤں انہوں نے کہا تھا کہ جو لوگ تمہارے ساتھ ہوئے ہیں یہ اوپری ظاہر کر دل سے تمہارے دوست نہیں ہیں حضرت نوح نے جواب دیا کہ دل کا حال اللہ ہی جانتا ہے غیب کا علم مجھکو نہیں ہے انہوں نے کہا تھا کہ تم ہماری طرح آدمی ہو حضرت نوح نے جواب دیا کہ بیشک میں آدمی ہوں فرشتہ نہیں ہوں ف اب ہمارے پاس کوئی جواب نہیں ہے ف اس سے بھاگ کر کہیں بچ نہیں سکتے ف یعنی نوح کی قوم والے ف کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں اور اللہ تعالی نے یہ حکم دیے ہیں ف کہ سچ کو جھوٹ کہتے ہو ف اسکا وبال تم پر پڑے گا مقاتل نے کہا ترجمہ یوں ہے کیا یہ مکہ کے کافر کہتے ہیں کہ محمد نے یہ قرآن جھوٹ بنا لیا ہے اے محمد کہدے اگر میں جھوٹ بنا لیا ہے تو میرے گناہ کا وبال مجھ پر پڑیگا اور تمہارے گناہ سے میں الگ رہونگا۔

بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ
بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ
فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝
وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ ۟ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ
مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ۭ قَالَ
اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ
كَمَا تَسْخَرُوْنَ ۭ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ
مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ
عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝ حَتّٰٓى اِذَا
جَاۗءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا
احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ
وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ
عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ ۭ وَمَآ
اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝ وَقَالَ
ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْــرٖ۪ىهَا
وَمُرْسٰىهَا ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۣ
وَنَادٰي نُوْحُۨ ابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ
مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا
تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ قَالَ سَاٰوِيْٓ
اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَاۗءِ ۭ قَالَ
لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا
مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ
فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ۝ وَقِيْلَ

اب انکے سوا اور کوئی ایمان نہ لائیگا تو ان کے کاموں پر رنج مت کر
ف اور ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہمارے حکم کے موافق کشتی
تیار کر ف اور ظالموں کے مقدمہ میں مجھ سے مت بول وہ ضرور ڈوبینگے
اور وہ (یعنے نوح) کشتی بنانے لگا اور جب اس پر اسکی قوم کا ایک
گروہ گذرتا تو اس سے ٹھٹھا کرتا ف نوح نے (ان سے) کہا ف اگر تم ہمپر
(آج) ٹھٹھے مارتے ہو تو (کل) ہم تمپر ٹھٹھے مارینگے جیسے
تم ٹھٹھے مارتے ہو ف اب قریب ہیں تم کو معلوم ہو جائے گا
کس پر رسوائی کا عذاب (دنیا میں) آتا ہے اور ہمیشہ کا عذاب
کس پر اترتا ہے ف یہانتک کہ جب ہمارا حکم آن پہونچا اور تنور
نے جوش مارا ف ہمنے کہدیا ہر قسم کے جانوروں کا دو دو جوڑا (ایک
نر ایک مادہ) اور اپنے گھر والوں کو ان کے سوا جن کے لیے (ہلاکت
کا) حکم ہو چکا ف اور ایمان داروں کو (اپنے ساتھ) کشتی میں
سوار کر لے اور تھوڑے ہی سے آدمی اس پر ایمان لائے
تھے ف اور نوح نے ف کہا کشتی چلتے وقت اور ٹھیرتے وقت اللہ کا
نام لیکر اس میں سوار ہو جاؤ بے شک میرا مالک بخشنے والا مہربان
ہے اور وہ (کشتی) پہاڑوں کی سی موجوں میں ان کو لیے ہوئے
جا رہی تھی اور نوح نے اپنے بیٹے (کنعان) کو آواز دی وہ
کشتی سے الگ تھا بیٹا ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں
کے ساتھ مت رہ ف وہ کہنے لگا میں ابھی کسی پہاڑ
پر ہو رہتا ہوں جو پانی سے مجھ کو بچا لے گا نوح نے کہا
آج اللہ تعالے کے عذاب سے کوئی بچا نہیں سکتا مگر
جس پر اللہ تعالی ہی رحم کرے (وہ ہی بچ سکتا ہے) اور
ف۱۲ موج دونوں کے بیچ میں آن پڑی اور وہ بھی ان میں شریک
ہوا جو ڈبو دیے گئے اور ف۱۳ حکم دیا گیا اے زمین اپنا پانی

ف جب حضرت نوح کو اسپاک کیطرف سے یہ وحی پہونچی اس وقت وہ نا امید ہو گئے اور انہوں نے اپنی قوم کے لیے بد دعا کی بلکہ ساری زمین کے کافروں کے لیے۔ ف۲ حضرت نوح کو معلوم نہ تھا کشتی کیونکر بنا دیں اللہ نے انکو وحی بھیجی کہ مرغ کے سینہ کی طرح بناؤ یہ جو فرمایا ہماری آنکھوں کے سامنے اس سے اہلحدیث کے مذہب کی تائید ہوتی ہے کہ اللہ تعالے کے ہاتھ میں اور آنکھیں ہیں لیکن انکی حقیقت کوئی نہیں جانتا یعنے کیفیت ف۳ یا اسکی قوم کے سردار جب اس کے پاس ہو کر نکلتے تو اس پر ٹھٹھا مارتے وہ کہتے اے نوح پہلے تو تو پیغمبر تھا اب بڑھئی بنگیا کہتے ہیں حضرت نوح نے یہ کشتی جنگل میں بنانا شروع کی جہاں پانی والی کچھ نہ تھا اسکی قوم کے لوگوں نے کبھی کشتی نہیں دیکھی تھی جب اس نئی چیز کو دیکھتے تو اسپر ہنستے اور کہتے یہ کیا چیز ہے اور اس سے فائدہ ہی کیا ہے ف اس میں اسپر سوار ہو کر پانی پر چلیں گا ان کو تعجب ہوا کہ پانی کہاں ہے اور ٹھٹھے مارنے لگے آخر انہوں نے کہا اگر تم ہمپر الخ ف یعنے کل جب اللہ تعالے کا عذاب اتریگا اس وقت قدر عافیت معلوم ہوگی اور جیسے تم اس وقت ہمکو احمق بناتے ہو اور ہمپر ہنستے ہو تم ہمکو احمق بناویں گے اور تمپر ہنسیں گے ف یعنے آخرت میں دوزخ کا عذاب ف تنور سے مراد سطح زمین ہے یعنی آسمان سے بھی پانی اور پرسے بھی برسنا شروع ہوا اور زمین کے اندر سے بھی پانی پھوٹ نکلا بعضوں نے کہا یہ تنور روٹی پکانے کا تنور تھا پتھر کا جس میں حضرت حوا روٹیاں لگاتی تھیں وہی حضرت نوح کو ملا تھا ف یعنے وہ اہل کی بی بی اور کنعان کا بیٹا ف اسی آدمی یا بہتر یا آٹھ یا دس ان میں سام اور حام اور یافث حضرت نوح کے تینوں بیٹے اور ان کی بی بیاں بھی تھیں جانوروں میں سے ایک ایک جوڑا حضرت نوح کو کشتی میں رکھ لینے کا حکم ہوا مراد وہ جانور ہیں جنکا نر اور مادہ ملنے سے بچہ پیدا ہوتا ہے نہ وہ جانور جو خود بخود زمین سے پیدا ہو جاتے ہیں باقی سب جانوروں کو بھی اللہ تعالے نے آدمیوں کی شامت کی وجہ سے غرق کر دیا یا العیاذ باللہ ف۱۲ کشتی میں چڑھنے والوں سے کہا الخ باقی در ضمیمہ

پارہ	سورۃ	رکوع		
			یٰاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَكِ وَیٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَغِیْضَ الْمَآءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِیِّ وَقِیْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِیْنَ ۝ قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّیْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْۤ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ قِیْلَ یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ بَرَكٰتٍ عَلَیْكَ وَعَلٰۤى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ یَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَاۤ اِلَیْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَاۤ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛؕ فَاصْبِرْ ۛؕ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝	چوس لے اور اے آسمان کھلجا (برسنا موقوف کر) اور پانی اتر گیا اور کام پورا ہو گیا ف۱ اور کشتی جودی (پہاڑ) پر جا کر ٹھیری اور حکم ہوا کہ بے انصاف لوگ ف۲ دھتکارے گئے ف۳ اور نوح ؑ نے اپنے مالک کو پکارا اور کہا مالک (آخر) میرا بیٹا میرے ہی گھر والوں میں ہے ف۴ اور تیرا وعدہ بیشک سچا ہے اور سب حاکموں میں تو بڑا حاکم ہے ف۵ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے نوح وہ تیرے گھر والوں میں سے نہیں ہے اس کے گن اچھے نہیں ف۶ پھر جو بات تجھ کو معلوم نہیں ف۷ وہ مجھ سے مت مانگ میں تجھ کو نادانوں میں شریک ہونے سے ڈراتا ہوں نوح ؑ نے عرض کیا مالک میں ایسی بات پوچھنے سے جس کی حقیقت میں نہیں جانتا تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور اگر تو مجھ کو نہ بخشے ف۸ اور مجھ پر رحم نہ کرے تو میں تباہ ہو جاؤں گا ف۹ کہا گیا اے نوح ہماری طرف سے سلامتی کے ساتھ (کشتی سے) اتر ف۱۰ اور تجھ پر اور تیرے ساتھ والوں سے جو گروہ پیدا ہونگے ان پر برکتوں ف۱۱ کے ساتھ اور کچھ گروہ ایسے بھی (پیدا ہوں گے) جن کو ہم ف۱۳ مزہ لینے دیں گے پھر ان کو ہماری طرف سے تکلیف کا عذاب پہونچے گا ف۱۴ یہ غیب کی خبریں ہیں جن کو ہم ف۱۵ تجھ کو بھیجتے ہیں اس سے پہلے ف۱۶ نہ تو ان کو جانتا تھا نہ تیری قوم والے تو ف۱۷ صبر کیے رہ ف۱۸ بے شک جو پرہیزگار ہیں انہی کا انجام اچھا ہوتا ہے ف۱۹
۱۷	الانبیاء ۲۱	۶	۷۶ وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّیْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ۝ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ	۷۶ اور (اے پیغمبر) نوح ؑ کا قصہ یاد کر جب اس نے اس سے پہلے (خدا کو) پکارا (اپنی قوم پر بد دعا کی) پھر ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اس کو اور اس کے ساتھ والوں کو بڑی سختی سے نجات دی ف۲۰ اور ہم نے ان لوگوں کے مقابل جنہوں نے ہماری آیتوں کو

ف۱ تمام کافر ہلاک ہوگئے ۱۲ ف۲ اللہ کی بارگاہ سے ۱۲ ف۳ جودی ایک پہاڑ ہے موصل کے قریب بعضوں نے کہا شام میں ہے کہتے ہیں دسویں رجب کو حضرت نوح کشتی میں بیٹھے اور دسویں محرم کو طوفان ختم ہوا اور کشتی پہاڑ پر تھم گئی چھ مہینے تک یہ آفت رہی زمین کا ایک جاندار نہ بچا ۱۲ ف۴ اور تو نے مجھ کو اور میرے گھر والوں کو بچا دینے کا وعدہ کیا تھا ۱۲ ف۵ تیرا حکم ٹوٹ نہیں سکتا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے سب حاکموں میں تو زیادہ انصاف کرنیوالا ہے یا سب حاکموں سے تو زیادہ علم رکھتا ہے اور تیرا حکم سب سے بہتر ہے ۱۲ ف۶ یا اس نے برا کام کیا مطلب یہ ہے کہ وہ کافر ہے کافر کو مسلمان سے خصوصا پیغمبر سے کوئی تعلق نہیں ابن عباس نے کہا ترجمہ یوں ہے تیرا یہ کام یعنے اس کے لیے دعا کرنا اچھا نہیں ہے ۱۲ ف۷ جسکی حقیقت تو نہیں جانتا ۱۲ ف۸ میرا یہ قصور معاف نہ کرے ۱۲ ف۹ حضرت نوح کا یہ کام کوئی گناہ نہ تھا وہ یہ سمجھے کہ بیٹا گو کافر ہو جب بھی گھر والوں میں داخل ہے اور یہ سمجھکر انہوں نے دعا کی گویا اجتہاد میں ان سے غلطی ہوئی مگر پیغمبروں کی شان ہے انکے لیے ایسی غلطی بھی ایک گناہ سمجھی گئی اور حضرت نوح علیہ السلام نے اسکی معافی چاہی ۱۲ ف۱۰ پروردگار کی طرف سے ف۱۱ اللہ کہا نے پینے کی فکر نہ کر اللہ تعالی دینے والا ہے ۱۲ ف۱۲ کہتے ہیں حضرت نوح طوفان کے بعد جب کشتی سے اترے تو انکے ساتھ والے تھوڑی مدت میں سب مر گئے ان میں سے کسی کی نسل نہیں چلی صرف حضرت نوح کی تینوں بیٹوں یعنے سام اور حام اور یافث کی نسل دنیا میں پھیلی اسی لیے حضرت نوح کو آدم ثانی کہتے ہیں اب دنیا میں جتنے لوگ ہیں وہ حضرت نوح ہی کی اولاد ہیں حضرت نوح اور حضرت آدم میں ایک ہزار برس کا فاصلہ تھا ۱۲ ف۱۳ چند روزہ دنیا کا ۱۲ ف۱۴ اس سے مراد کافر ہیں اور پہلے گروہوں سے مومن۔ مطلب یہ ہے کہ تیری نسل سے مومن اور کافر دونوں پیدا ہونگے ۱۲ ف۱۵ وحی کے ذریعہ سے ۱۲ ف۱۶ یعنے قرآن اترنے سے پہلے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

۱۸	المؤمنون ۲۳	۲	كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۚ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝ فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝ فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَ قُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ۝	جھٹلایا تھا نوح کی مدد کی بیشک وہ برے لوگ تھے تو ہمنے ان سبکو ڈبو دیا ف۱ اور ہم نے نوح کو اسکی قوم کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا (انہوں نے اپنی قوم سے) کہا لوگو اللہ تعالیٰ کو پوجو اس کے سوا کوئی تمہارا سچا معبود نہیں کیا تم (اسکے عذاب سے) نہیں ڈرتے اس کی قوم کے سردار جو کافر تھے (دوسروں سے) کہنے لگے یہ ہے کیا تم جیسا ایک آدمی ہے بس اس کا مطلب یہ ہے (کسی طرح) تمہارا بڑا بن جائے ف۲ اور اگر (واقعی) اللہ تعالیٰ (کسی کو پیغمبر بنا کر بھیجنا) چاہتا تو فرشتے اتارتا ف۳ ہم نے تو ایسی بات اپنے اگلے باپ دادوں میں بھی (کبھی ہوتی ہوئی) نہیں سنی ف۴ اس مرد (یعنے نوح ع) کو اور کچھ نہیں جنون ہوگیا ہے تو ایک وقت تک اس کی راہ دیکھو ف۵ نوح نے (سیکڑوں برس سمجھانے کے بعد جب مایوس ہوگئے تو) دعا کی پروردگار میری مدد کر کیوں کہ انہوں نے مجھ کو جھوٹا بنایا (اب وہ راہ پر آنے والے نہیں) آخر ہم نے اس کو حکم بھیجا ہماری آنکھوں کے سامنے اور جیسے ہم بتائیں ایک کشتی بنا ف۶ پھر جب ہمارا حکم ف۷ آن پہونچے اور تنور ابلنے لگے تو اس میں ہر جانور کا جوڑا یعنے دو دو (اس (ایک نر ایک مادہ) ف۸ بٹھالے اور اپنے لوگوں کو بھی ف۹ مگر ان میں سے جسکی بابت آگے ہی سے حکم ہوچکا ہے ف۱۰ (اسکو رہنے دے) اور ان ظالموں کے مقدمے میں ہمسے (کچھ) نہ کہنا ف۱۱ وہ تو ضرور ڈوبینگے ف۱۲ پھر جب تو اور تیرے ساتھ والے کشتی پر سوار ہوجائیں تو یوں کہہ اللہ کا شکر جس نے ہمکو ظالم لوگوں سے چھڑایا (انکی صحبت سے نجات دی) اور (یوں) دعا کر مالک میرے مجھ کو (اس کشتی میں یا اس کشتی سے زمین پر) برکت کا اتارنا اتاریو اور تو سب اتارنیوالوں میں اچھا اتارنے والا ہے ف۱۳ بیشک اس میں (نوح کے حالات میں) نشانیاں ہیں اور ہم تو جانچنے والے ہیں ف۱۴
۱۹	الفرقان ۲۵	۴	وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ	اور نوح کی قوم نے بھی جب پیغمبروں کو جھٹلایا ف۱۵ ہم نے ان کو ڈبو دیا

ف۱ ان میں سے کوئی باقی نہ رہا یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے ف۲ تم سب اسکی اطاعت کرو ف۳ اس کے یہاں فرشتوں کی کیا کمی تھی جو آدمی کو اس نے اپنا ایلچی کیا ف۴ کہا ایک خدا ہی کا پوجا ہوا دیکھا ہوتا جیسا نہ ہو
جیسے کہتے ہیں بلکہ ہمارے باپ دادا ہمیشہ خدا کے سوا اوروں کا بھی پوجا کرتے آئے ہیں یا ہمنے اپنے باپ دادوں سے بھی کبھی یہ نہیں سنا کہ کوئی آدمی اللہ کا رسول بنکر آیا ہو ف۵
آپ ہی ہمکتے ہمکتے یا تو مرجائیگا یا اسکا جنون کم ہوجائیگا عقل آجائیگی ف۶ کہتے ہیں دو برس میں حضرت نوح نے یہ کشتی بنائی اسکی لمبائی تین سو ہاتھ اور چوڑائی پچاس ہاتھ تھی اور
بلندی تیس ہاتھ اور اس میں تین درجے تھے نیچے کے درجہ میں درندے جانور اور کیڑے مکوڑے اور بیچ کے درجہ میں چوپائے جانور اور اوپر کے درجہ میں آدمی سوار ہوئے تھے ف۷ عذاب
کا یا کشتی پر سوار ہوجانیکا ف۸ یعنے ایک جوڑا ہر جانور کا ایک نر اور ایک مادہ اس کشتی میں سوار کرلے تنور اور کشتی کا مفصل قصہ سورہ ہود میں گذر چکا ہے ف۹ جو تجھ پر
ایمان لائے ہیں یا اپنے گھر والوں کو بھی بٹھالے ف۱۰ اس کی قسمت میں ہلاک ہونا اور ڈوبنا اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے یعنے نوح کی بی بی اور ایک بیٹا ہو ف۱۱ انکی سفارش نہ کیجیو کہ ہم ان
کو بچادیں ف۱۲ بچ نہیں سکتے قطعی حکم ہوچکا ہے ف۱۳ برکت کے اتارنے سے یہ مطلب ہے کہ کوئی آفت نہ آئے انکی نسل میں برکت ہو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح کو دو دعائیں
سکھلائیں ایک کشتی پر چڑھتے وقت الحمد للہ الذی نجانا من القوم الظالمین دوسرے کشتی سے اترتے وقت رب انزلنی منزلا مبارکا وانت خیر المنزلین ف۱۴ نوح کی قوم کو جانچا جیسے
انہوں نے کسی طرح نہ سنا تو ان کو ڈبو دیا اسی طرح ہر قوم کا امتحان کرینگے پیغمبروں کو بھیجیں گے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور ہم تو ضرور نوح کی قوم پر عذاب بھیجنے والے تھے
ف۱۵ کیونکہ ایک پیغمبر کا جھٹلانا گویا سب کا جھٹلانا ہے۔ حدیث میں ہے کہ پیغمبر سب علاتی بھائی ہیں باپ ایک مائیں الگ الگ

نمبر	سورة	رکوع	آیات	ترجمہ
			أَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ۚ وَ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۚ	اور انکو لوگوں کے لیے (اپنی قدرت کی) ایک نشانی (اور عبرت) بنا دیا اور ہمنے گناہگاروں (مشرکوں) کیلیے تکلیف کا عذاب تیار کر رکھا ہے
۱۹	الشعراء ۲۶	۶	۷ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ِۨ الْمُرْسَلِيْنَ ۚ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۚ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۚ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۭ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ۭ قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۚ اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰي رَبِّيْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ۚ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۭ قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ۭ قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ۚ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۚ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۚ	۷ نوح کی قوم نے (بھی) پیغمبروں کو جھٹلایا ف جب انکو بھائی نوح نے ان سے کہا کیا تم (خدا سے) نہیں ڈرتے ف۲ میں تمہارا سچا (امانت دار) پیغمبر ہوں ف۳ تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو اور میں تم سے اس نصیحت کرنے کی کوئی نیگ (اجرت مزدوری) نہیں مانگتا میرا نیگ تو بس اسی پر ہے جو سارے جہان کا مالک ہے تو اللہ تعالی سے ڈرو اور میرا کہا مانو ف۴ وہ کہنے لگے کیا ہم تیری بات مان لیں اور تیرے ساتھ والے تو رزالے ہیں ف۵ نوح نے کہا میں کیا جانوں وہ کیا پیشہ کرتے ہیں ف۶ ان باتوں کا حساب میرا مالک ہی لیگا کاش تم کو اتنی سمجھ ہوتی۔ اور یہ نہیں ہو سکتا کہ ایماندار لوگوں کو میں دھتا بتلاؤں ف۷ میں تو کھلم کھلا (صاف صاف) ڈرانے والا ہوں ف۸ وہ کہنے لگے نوح اگر تو (ایسی باتوں سے) باز نہ آئیگا ف۹ تو بے شک ہم پتھروں سے تجھ کو مار ڈالیں گے ف۱۰ آخر (مجبور ہو کر) نوح نے دعا کی مالک میرے میری قوم نے مجھ کو جھٹلایا ف۱۱ تو میرا ان کا اچھی طرح فیصلہ کر دے ف۱۲ اور مجھ کو اور میرے ساتھ والے ایمان داروں کو بچا لے تب ہمنے نوح اور اس کے ساتھیوں کو بھری ہوئی کشتی میں (بٹھا کر ڈوبنے سے) بچا لیا اس کے بعد باقی لوگوں کو (جو کافر تھے) ڈبو دیا بے شک اس واقعے میں (حقتعالی کی قدرت کی) نشانی ہے اور نوح کی قوم کے لوگ اکثر ایمان لانے والے نہ تھے اور بے شک تیرا مالک زبردست ہے رحم والا
۲۰	العنکبوت ۲۹	۲	۸ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰي قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ	۸ اور ہم نوح کو اسکی قوم کی طرف بھیج چکے ہیں وہ پچاس کم ہزار برس تک انہیں رہا (انکو سمجھایا کیا لیکن انہوں نے نہ مانا)

ف حالانکہ انہوں نے صرف ایک پیغمبر حضرت نوح علیہ السلام کو جھٹلایا تھا مگر ایک پیغمبر کا جھٹلانا گویا سب پیغمبروں کو جھٹلانا ہے ۱۲ ف۲ جو بتوں کو پوجتے ہو اور اللہ تعالی کے رسول کا کہنا نہیں مانتے ۱۲ ف۳ تم پہلے سے جانتے ہو کہ میں جھوٹا آدمی نہیں ہوں ۱۲ ف۴ دوبارہ پھر تاکید کی ۱۲ ف۵ تمام کمینے روٹیوں کے محتاج غریب لوگ دھنیے جولاہے موچی چمار تیرے ساتھ ہو گئے ہم کو شرم آتی ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ ہم بھی تیرے تابعداروں میں شامل ہوں۔ صحیح حدیث میں ہے کہ پیغمبروں کے تابعدار پہلے ایسے ہی غریب لوگ ہوتے ہیں جونکہ مالدار اپنی امیری کے نشے میں پھولے ہوتے ہیں وہ پیغمبر کا کہنا کسی طرح بستی پر نہیں آتے۔ فتح البیان میں ہے مسلمان کو رذالہ نہیں کہنا چاہیے گو وہ کتنا ہی غریب ہو اور کیسی ہی ذات کا ہو ۱۲ ف۶ مجھے تو اللہ تعالی کا رستہ بتلانے سے غرض ہے انکے پیشہ اور حرفت سے کیا مطلب کوئی پیشہ ہی کریں جو شرع کے رو سے حرام نہیں ہے اور خدا کے حکم پر چلیں تو وہ کروڑ درجہ ان مغرور مالداروں سے افضل ہیں جو خدا کی نافرمانی پر تلے ہوئے ہیں حدیث میں ہے کہ میری امت کے محتاج لوگ مالداروں سے پانسو برس پہلے بہشت میں داخل ہو جائیں گے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے میں کیا جانوں انکے دلوں میں کیا ہے میں تو ظاہر کو دیکھتا ہوں ظاہر میں وہ ایمان لائے تو میں نے انکو قبول کر لیا اب تم جو کہتے ہو وہ دل سے ایمان نہیں لائے ہیں یا تم سے تمہارے ساتھ ہو گئے اسکا علم اللہ ہی کو ہے ۱۲ ف۷ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مومنوں کو اپنے پاس سے دھکے دیکر نکال باہر کروں جیسے تم چاہتے ہو ۱۲ ف۸ خدا کے عذاب اور اسکے غضب سے تم کو ڈراتا ہوں میری یہی خدمت ہے اور باتوں سے مجھ کو کوئی مطلب نہیں ہے کہ ذالوں کو کیوں رکھا یہ کیوں کیا وہ کیوں کیا ۱۲ ف۹ نصیحت کرنا اور ہمارے معبودوں کو برا کہنا نہ چھوڑے گا تو بے شک ۱۲ ف۱۰ یا تجھ پر گالیوں کی بوچھاڑ کریں گے ۱۲ ف۱۱ اب وہ کسی طرح ماننے والے نہیں ۱۲ ف۱۲ یعنی ان پر اپنا عذاب اتار ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
			عَلَمًا فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝	آخر طوفان نے انکو آدبایا اور وہ (خود) قصوروار تھے ف اور ہمنے نوح کو بچادیا اور جو اسکے ساتھ کشتی میں سوار تھے اور ہم نے اس کشتی کو سارے جہان کے لیے ایک نشانی بنایا ف۲
۲۳	والصّٰفّٰت ۳۷	۳	۹ وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ۝ وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝	۹ اور نوح نے بھی ف۳ ہمکو پکار چکا ہے اور ہم خوب فریاد سننے والے ہیں ف۴ اور ہم نے اسکو اور اس کے گھر والوں کو بڑی مصیبت سے بچایا ف۵ اور ہم نے (دنیا میں) نوح کی اولاد کو ہی باقی رکھا ف۶ اور اس کا ذکر خیر ہمنے پچھلے لوگوں میں قائم رکھا ف۷ سارے جہان والے یہی کہتے ہیں نوح پر سلام ف۸ ہم نیکوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں (جیسے نوح کو دیا) ف۹ بیشک وہ ہمارے ایمان دار بندوں میں سے تھا پھر دوسروں کو (جو کافر تھے) ہم نے ڈبو دیا
〃	صٓ ۳۸	۱	۱۰ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ۝ وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ ۝ اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ ۝ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ۝	۱۰ ان (کافروں سے) پہلے نوح کی قوم والوں نے اور عاد نے اور فرعون نے جو میخوں والا تھا اور ثمود نے اور لوط کی قوم والوں نے اور بن کے رہنے والوں نے (پیغمبروں کو جھٹلایا یہی وہ جتھے ہیں (جنہوں نے شکست پائی ف۱۰) ان سب نے پیغمبروں کو جھٹلایا آخر ان پر میرا عذاب اترنا ضرور ہوگیا۔
۲۴	المؤمن ۴۰	۱	۱۱ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْ بَعْدِهِمْ ۪ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝	۱۱ ان (مکہ کے کافروں) سے پہلے نوح کی قوم نے اور انکے بعد اور قوموں نے بھی اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا ف۱۱ اور ہر ایک قوم نے اپنے پیغمبر کو پکڑ لینا (مار ڈالنا) چاہا اور سچے دین کو مٹانے کے لیے جھوٹے جھگڑے نکالے ف۱۲ آخر میں نے ان کو دھر پکڑا تو میری سزا کیسی (سخت) ہوئی ف۱۳
۲۵	الشوریٰ ۴۲	۲	۱۲ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَ	۱۲ (لوگو) اس خدا نے تمہارے لیے وہ دین ٹھیرایا جس دین پر نوح (پیغمبر) کو چلنے کا حکم دیا اور جس دین کا حکم ہمنے تجھ کو (اے محمد) دیا اور جس دین کا ہم نے ابراہیم ع اور موسے ع اور

ف۱ کہتے ہیں حضرت نوح ع چالیس برس کی عمر میں پیغمبر ہوئے اور پچاس کم ہزار برس تک اپنی قوم کے لوگوں کو سمجھاتے رہے پھر طوفان کے بعد ساٹھ برس اور جیے عکرمہ رحمہ اللہ نے کہا انکی عمر ایک ہزار سات سو برس کی ہوئی بعضوں نے کہا دو ہزار دو سو چالیس برس کی ۱۲ ف۲ وہ مدت تک جودی پہاڑ پر پڑی رہی لوگ اسکو دیکھتے تھے اور عبرت لیتے تھے ۱۲ ف۳ جب اپنی قوم سے ناامید ہوا تو مدد کے لیے ہم کو پکار چکا ہے ۱۲ ف۴ ہم نے انکی دعا قبول کرلی ۱۲ ف۵ مصیبت یہی تھی کہ قوم کے لوگ انکو ستاتے تھے طرح طرح کی تکلیفیں دیتے تھے کہتے ہیں حضرت نوح کو پتھروں سے اس قدر مارتے کہ وہ لہولہان ہوکر بے ہوش ہوجاتے پھر ہوش میں آتے تو نصیحت کرتے ہزار برس تک یہی کرتے رہے ۱۲ ف۶ اسیواسطے انکو آدم ثانی کہتے ہیں کافر تو سب طوفان میں ڈوب گئے نوح ع کے ساتھ جو چند ایماندار کشتی میں سوار تھے وہ بھی لاولد گذر گئے ۱۲ ف۷ ہر ایک پیغمبر علیہ السلام نے اپنے زمانہ میں انکی تعریف بیان کی ہے ۱۲ ف۸ کہتے ہیں جو کوئی اس آیت کو تین بار پڑھ کر اپنے اوپر پھونک لے اس کو کوئی جانور نقصان نہیں پہونچاوے گا ۱۲ ف۹ کہ دنیا میں بھی انکو بچا لیتے ہیں اور مرنے کے بعد انکا نام نیک قائم رکھتے ہیں ۱۲ ف۱۰ فرعون کسیکو سزا دیتا تو چومیخا کرکے اسی لیے اس کو میخوں والا کہا بن والوں سے شعیب کی قوم مراد ہے اسکی تفسیر سورہ شعرا میں گذر چکی ہے ۱۲ ف۱۱ جیسے عاد اور ثمود وغیرہ نے ۱۲ ف۱۲ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور سچے دین کو ڈگمگانے یا لڑکھڑانے یا پھسلا دینے کے لیے جھوٹی باتوں کی سند لیکر جھگڑے مطلب یہ ہے کہ پیغمبر سچی بات یعنے توحید بیان کرتے تھے ان کافروں نے شرک کو جو جھوٹی بات ہے پیش کرکے یہ چاہا کہ توحید ڈگمگا جائے اسکا پاؤں جمنے نہ پائے ۱۲ ف۱۳ انکا نام ونشان تک نہ رہا ۱۲

			عِيسَىٰ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ	عیسیٰ پیغمبر علیہ السلام کو حکم دیا دین کو قائم رکھو اور اس میں پھوٹ نہ ڈالو ف
۲۷	الذاریٰت ۵۱	۲	۱۳ وَقَوْمَ نُوحٍ مِّن قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ	۱۳ اور عاد و ثمود سے پہلے ہم نوح کی قوم کو (تباہ کر چکے تھے) بے شک وہ نافرمان لوگ تھے
۲۷	النجم ۵۳	۳	۱۴ وَقَوْمَ نُوحٍ مِّن قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا هُمْ أَظْلَمَ وَأَطْغَىٰ	۱۴ اور ان سے پہلے نوح کی قوم والوں کو بھی بے شک وہ بڑے ظالم اور بڑے شریر تھے ف
۲۷	القمر ۵۴	۱	۱۵ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانتَصِرْ فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ وَحَمَلْنَاهُ عَلَىٰ ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِّمَن كَانَ كُفِرَ وَلَقَد تَّرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ	۱۵ ان سے پہلے نوح کی قوم والوں نے ہمارے بندے (نوح) کو جھٹلایا اور کہنے لگے یہ باولا ہے اور اسکو ڈانٹ بتائی آخر اس نے اپنے مالک کو پکارا (ان کے ہاتھ سے) عاجز ہوں اب تو ہی ان سے (میرا) بدلہ لے ہمنے (اسکی دعا پر) آسمان کے دہانے کھول دیے موسلا دھار پانی برسنے لگا ف اور (ادھر) زمین کے سوتے بہا دیے تو دونوں پانی ایک کام کے لیے مل گئے جو ٹھہر چکا تھا ف اور ہمنے نوح کو اس کشتی پر سوار کر لیا جو (لکڑی کے) تختوں اور کیلوں سے بنی تھی وہ ہماری آنکھوں کے سامنے (پانی پر) بہا تیر رہی تھی یہ بدلہ تھا اس شخص کا جسکی انہوں نے ناقدری کی ف اور ہم نے اس واقعہ کو ایک نشانی بنا چھوڑا تو ہے کوئی نصیحت لینے والا تو میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا سخت تھا
۲۹	الحاقۃ ۶۹		۱۶ إِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَاءُ حَمَلْنَاكُمْ فِي الْجَارِيَةِ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ	۱۶ ہمنے (نوح کے زمانہ میں) جب پانی حد سے بڑھ گیا تمکو کشتی پر سوار کر لیا اس لیے کہ اس واقعہ کو تمہارے لیے یادگار بنائیں اور جو کان اسکو یاد رکھنے کے قابل ہے وہ یاد رکھے ف
۲۹	نوح ۷۱	۱-۲	۱۷ إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ يَغْفِرْ لَكُم	۱۷ ہمنے نوح کو اسکی قوم کی طرف بھیجا (اسکو حکم دیا) اپنی قوم کو ڈرا اس سے پہلے کہ انپر تکلیف کا عذاب آن پہونچے ف نوح نے اپنی قوم سے کہا بھائیو میں تم کو (اللہ کے عذاب سے) کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں کہ تم اللہ کو پوجو اور اس سے ڈرتے رہو اور میرا کہا مانو (اگر ایسا کرو گے تو) وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے گا جو تم نے کفر کی

ف مطلب یہ ہے کہ اسلام کا دین وہی ہے جو اگلے پیغمبروں نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کا تھا یہ سب پیغمبر ایمان کے اصول اور عقائد میں متفق تھے خدا کی توحید اور اس کی کتابوں اور فرشتوں اور قیامت کو سب مانتے تھے دین کے قائم رکھنے کے یہ معنی ہیں کہ دین کے ارکان کی حفاظت کرو ان کو احتیاط کے ساتھ بجا لاؤ ۱۲ ف حضرت نوح ان کو مار مار کر اتنا مارتے کہ وہ بیہوش ہو جاتے اور کسی کو ان کی وعظ سننے نہ دیتے ۱۲ ف جھوٹا کہ پیغمبری کا دعویٰ کرے ۱۲ ف چالیس دن برابر برستا رہا ۱۲ ف وہ کام کیا تھا ان کا ہلاک کرنا ڈبو دینا ۱۲ ف یعنی حضرت نوح کا بدلہ ہم نے ان کافروں سے لیا جن کی ذات گرامی فرد ان کے لیے ایک نعمت تھی مگر انہوں نے اس کی قدر نہ کی ناشکری کی ۱۲ ف یعنی کان والا شخص یاد رکھے کشتی میں جب یہ آیت اتری تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی یاد رکھنے والا کان علی ہوں حضرت علی فرماتے ہیں آپ کی دعا سے میں کوئی بات نہیں بھولا جو میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی تھی ۱۲ ف حضرت نوح پہلے پیغمبر ہیں جنکو مشرکوں کے ڈرانے کا حکم ہوا کیونکہ ان سے پہلے پیغمبروں کے زمانے میں لوگ موحد رہے تکلیف کے عذاب سے دوزخ کا عذاب مراد ہے یا طوفان کا ۱۲

مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلٰٓى أَجَلٍ
مُّسَمًّى ۭ إِنَّ أَجَلَ اللّٰهِ إِذَا جَآءَ
لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝
قَالَ رَبِّ إِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا
وَّنَهَارًا ۝ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْٓ إِلَّا
فِرَارًا ۝ وَإِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ
لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا أَصَابِعَهُمْ فِيْٓ
اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ
وَأَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝
ثُمَّ إِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝ ثُمَّ إِنِّيْٓ
أَعْلَنْتُ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا ۝
فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۭ إِنَّهٗ كَانَ
غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ
مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ
وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ
وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ أَنْهٰرًا ۝ مَا لَكُمْ
لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۝ وَقَدْ
خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا ۝ أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ
خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۝
وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ
الشَّمْسَ سِرَاجًا ۝ وَاللّٰهُ أَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ
الْأَرْضِ نَبَاتًا ۝ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ
فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا ۝ وَاللّٰهُ
جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ بِسَاطًا ۝

حالت میں کیوں) اور تمکو مقررہ عدت تک (موت تک) مہلت دے گا (آرام سے زندگی گذار وگے) کیونکہ خدا کا وعدہ (عذاب) جب آن پہونچتا ہے تو پھر کسی کے ٹالے ٹل نہیں سکتا کاش تم یہ بات سمجھتے ہوتے ف۲ نوح ؑ نے دعا کی مالک میرے میں نے اپنی قوم کو رات دن (ایمان کی طرف) بلایا پھر میرے بلانے سے وہ اور زیادہ بھاگتے گئے ف۳ اور ہر بار جب میں نے ان کو (ایمان کیطرف) بلایا اسی لیے کہ تو ان کے گناہ بخشے تو انہوں نے (میری بات نہ سننے کو) اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں اور (میرا چہرہ نہ دکھائی دینے کو) انہوں نے اپنے کپڑے اوڑھ لیے ف۴ اور (اپنی ہٹ پر قائم رہے ف۵ اور بہت غروری ہوگئے ف۶ پھر میں نے ان کو (آواز سے) پکار کر بلایا پھر (کبھی) ان کو کھلم کھلا سمجھایا اور (کبھی) چھپ چھپا کر ف۷ میں نے یہ کہا اپنے مالک سے بخشش مانگو بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے ف۸ آسمان سے موسلا دھار مینہ تم پر برسائیگا اور تمہارے مال اور اولاد میں بڑھتی کریگا اور تم کو باغ دے گا اور نہریں عنایت کرے گا ف۹ تم کو کیا ہوگیا تم خدا کی عظمت سے نہیں ڈرتے ف۱۰ حالانکہ اس نے تمکو طرح طرح پر پیدا کیا ف۱۱ کیا تم نہیں دیکھتے اللہ تعالے نے سات آسمان تہ برتہ (ایک کے اوپر ایک) بنائے ہیں اور ان میں چاند رکھا روشنی کے لیے اور سورج کو (جلتا ہوا) چراغ بنایا ف۱۲ اور اللہ سبحانہ و تعالے ہی نے تم کو زمین سے اگایا ف۱۳ پھر اسی میں تم کو لوٹا کر لے جائے گا (خاک ہو جاؤگے) اور (قیامت کے دن اسی زمین سے) تم کو نکال کھڑا کرے گا۔ اور اللہ تعالے ہی نے زمین کو تمہارے لیے بچھونا بنایا اس لیے کہ اس کے کھلے رستوں میں (جدھر جاہو) چلو پھرو ف۱۴ (جب اس پر بھی نوح کی قوم نے نہ مانا تو) نوح ؑ

ف یا تمہارے گناہ بخشدیگا ۱۲ ف جب نوح ایک مدت تک اپنی قوم کو سمجھاتے رہے اور انہوں نے نہ مانا تو دعا کی الٰہی ف ایمان سے انکو اور زیادہ نفرت ہوگئی الٹا اثر ہوا ف یا اپنی بے صبری و دشمنی پیکر باندھی ف کفر اور شرک ذ چھوڑا ف گھمنڈ میں رگے اکڑ بیٹھے ف یعنی پوشیدہ اور ظاہر ہر طرح سمجھایا مطلب یہ ہے کہ کوئی دقیقہ انکے سمجھانے میں باقی نہ رکھا ف وہ تمہارے گناہ بخش دیگا اور آسمان سے الخ ف استغفار کا یہی اثر ہے کہ مال دولت اولاد میں برکت ہوتی ہے امام حسن بصری رح سے ایک شخص نے قحط کا شکوہ کیا [illegible]
[illegible]

		لِتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۝ قَالَ نُوحٌ رَّبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا مَن لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَوَلَدُهُ إِلَّا خَسَارًا ۝ وَمَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا ۝ وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا ۙ وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ۝ وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا ۖ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا ۝ مِّمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ أَنصَارًا ۝ وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ۝ إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝ رَّبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ نف ۝ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ۝	علیہ السلام نے دعا کی مالک میرے وہ میرا کہنا نہیں مانتے اور ان کا کہنا سنتے ہیں جنکے مال اور اولاد نے ان کو (فائدہ تو نہ دیا) الٹا نقصان پہونچایا ف اور انہوں نے (میرے ساتھ) بڑا داؤں کیا ف اور (آپس میں ایک دوسرے سے) کہنے لگا اپنے دیوتاؤں کو نہ چھوڑنا اور نہ ود اور نہ سواع اور نہ یغوث اور یعوق اور نسر کو ف اور ان لوگوں (بتوں یا رئیسوں) نے بہتیروں کو گمراہ کر ڈالا اور پروردگار ایسا کر کہ یہ ظالم اور زیادہ گمراہ ہوں (آخر) اپنے گناہوں کی وجہ سے نوح کی قوم والے ڈبو دیے گئے پھر آگ میں ڈالے گئے ف اور خدا کے سوا ان کو کوئی مدد کرنے والا نہ ملا (جو خدا تعالے کے عذاب سے ان کو بچاے) اور نوح علیہ الصلوۃ والسلام نے (یہ بھی بد) دعا کی مالک میرے زمین پر ان کافروں میں سے ایک چلنے والا (یا بسنے والا) بھی نہ چھوڑ ف کیونکہ اگر تو ان کو چھوڑ دے گا تو تیرے بندوں کو بہکائیں گے اور ان کی جو اولاد ہوگی وہ بھی بدکار سخت ناشکری ہی ہوگی ف مالک میرے مجھ کو بخشدے اور میرے ماں باپ کو اور جو کوئی ایمان لا کر میرے گھر میں آئے اس کو ف اور (تمام) ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کو اور ظالموں (مشرکوں) کی تباہی (روز بروز) بڑھاتا جا ف
		قِصَّةُ هُودٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۶۵	باب ۶۵ حضرت ہود کے حالات اور قوم عاد کا بیان
۰	الاعراف	۹	۱ وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۗ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۚ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝ قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ	۱ اور ہمنے عاد ف کی قوم کیطرف ہود کو بھیجا ف اس نے کہا بھائیو اللہ کو پوجو اس کے سوا کوئی تمہارا سچا معبود نہیں کیا تم (اس کے عذاب سے) نہیں ڈرتے اس کی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے

ف مطلب یہ ہر کہ یا اپنے رئیسوں اور امیروں مالداروں کے تابع ہیں میرا کہنا نہیں سنتے اور امیروں اور مالداروں کو انکے مال اور اولاد نے غارت کردیا خدا کو بھول گئے اور انکی وجہ سے دوسرے لوگ بھی ہدایت سے محروم رہے تو مال انکے حق میں وبال ہوا ۔ ف داؤں یہ تھا کہ یہ مالدار لوگ غریبوں کو حضرت نوح کے ستانے کے لیے اکساتے تھے ۔ ف کہتے ہیں یہ سب لوگ حضرت نوح کے زمانہ سے پہلے نیک لوگ تھے جب مر گئے بعد شیطان نے بہکایا کہ انکی مورتیں بنا کر عبادت کے وقت رکھ لیا کرو تو تمہارا جی عبادت میں خوب لگیگا انہوں نے ایسا ہی کیا جب یہ لوگ مر گئے تو انکی اولاد کو یوں بہکایا کہ تمہارے باپ دادا ان مورتوں کو پوجا کرتے تھے تم بھی انکو پوجا کرو اس طرح انکا پوجا شروع ہو گیا صحیحین میں ہے کہ ام حبیبہ اور ام سلمہ نے ایک گرجا کا آنحضرت سے ذکر کیا جسکو انہوں نے حبش میں دیکھا تھا اس میں مورتیں رکھی تھیں آنحضرت نے فرمایا ان لوگوں کا قاعدہ تھا جب کوئی نیک آدمی انمیں مر جاتا تو اسکی قبر پر مسجد بنا لیتے اور مسجد میں مورتیں رکھتے یہ لوگ قیامت کے دن اللہ کے سامنے سب سے بری مخلوق ہوں گے ۔ ف مرتے ہی انکو عذاب شروع ہوا اور قبر کا عذاب ہے ۔ ف سب کو ہلاک کر دے یہ حضرت نوح نے اسوقت بد دعا کی جب انکو معلوم ہو گیا کہ اب ان کافروں میں سے کوئی ایمان نہیں لائیگا اور انکی ایمان لانے سے ناامید ہو گئے ۔ ف حضرت نوح کو ساڑھے نو سو برس تک ان لوگوں میں رہنے سے انکو خوب تجربہ ہو گیا تھا کہ انکی اولاد بھی نالائق اور کافر ہی ہوگی ۔ ف میرے گھر میں اگر پناہ لے یا میری مسجد یا میری کشتی میں ۔ ف یہ دعا قبول ہوئی اور سب مشرک اور کافر ہلاک ہوئے انکے ساتھ انکی اولاد بھی اپنے ماں باپ کی شامت اعمال سے تباہ ہوئی ۔ اصل میں جلال کا یہی کارخانہ چلا آیا ہے جب کوئی عام عذاب آتا ہے تو چھوٹے بڑے قصوروار بے قصور سب تباہ ہو جاتے ہیں لیکن آخرت کا عذاب انہی کو ہوگا جو قصوروار ہیں اور یہ عدل کے خلاف نہیں ہے کیونکہ سب اسکی ملک ہیں اور وہ اپنی حکمت خوب جانتا ہے ۔ ف ابن عوص بن ارم بن سام بن نوح ۔ ف ابن عبداللہ بن رباح بن خلود بن عاد بن عوص ۔ ف اصل کہا شام کے بیٹے تھے حضرت نوح کے آٹھ سو برس بعد پیغمبر ہوئے اور چار سو چونسٹھ سال زندہ رہے عاد ایک زبردست قوم تھی جو یمن سے لیکر شام تک آباد تھی ۔

كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ
سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ
قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ
رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اُبَلِّغُكُمْ
رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ۝
اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ؕ
وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ
بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ
بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ
وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ
اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ
مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ قَالَ قَدْ وَقَعَ
عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ
اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ
اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ
بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ
مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝ فَاَنْجَيْنٰهُ
وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ
قَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝

۱۳ هُوْد ۵ — وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ
يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ

ہم تو بے شبہ سمجھتے ہیں تو احمق ہے اور ہم بے شک خیال کرتے ہیں کہ تو جھوٹا ہے ف ہود نے کہا بھائیو میں احمق نہیں ہوں البتہ اس کا بھیجا ہوا ہوں جو سارے جہان کا مالک ہے میں تم کو اپنے مالک کے پیام پہونچاتا ہوں اور میں تمہارا خیر خواہ امانت دار (دوست) ہوں ف کیا تم کو اس بات پر تعجب ہوا کہ تمہارے مالک کا ارشاد تم ہی میں سے ایک مرد کی زبان پر تم کو پہونچا اس لیے کہ وہ تم کو (اس کے عذاب سے) ڈرائے اور ف تم یاد کرو جب نوح کی قوم کے بعد تم کو (ان کا) جانشین کیا اور بدن کا پھیلاؤ بھی تم کو زیادہ دیا ف تو اللہ تعالے کی نعمتوں کو یاد کرو تا کہ تمہارا بھلا ہو ف انہوں نے ف کہا کیا تو اس لیے ہمارے پاس آیا کہ ہم اکیلے ایک خدا کو پوجنے لگیں اور ہمارے باپ جن ف کو پوجتے تھے ان کو چھوڑ بیٹھیں اچھا اگر تو سچا ہے تو جس (عذاب) سے ہم کو ڈراتا ہے وہ لیکے آ ہود علیہ السلام نے کہا تمہارے مالک کا عذاب اور غصہ تو تم پر ہو چکا ف کیا تم مجھ سے ان ناموں میں جھگڑتے ہو ف جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے گھڑ لیے ہیں اللہ تعالے نے ان کی کوئی سند نہیں اتاری بھلا تو ٹھیرے رہو میں بھی تمہارے ساتھ ٹھیرا ہوں ف ۱۰ آخر ہم نے ہود کو اور اس کے ساتھ (ایمان) والوں کو اپنی مہربانی سے بچا لیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ان کی جڑ (یا پچھاڑی) کاٹ دی اور وہ کبھی ایمان لانے والے نہ تھے ف ۱۱

۲ اور عاد کی طرف ہم نے ہود کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا اس نے کہا بھائیو اللہ تعالیٰ ہی کو پوجو اس کے سوا کوئی تمہارا (سچا) خدا

ف جو کہتا ہو کہ میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں ۔ ف اس آیت سے یہ نکلا کہ ضرورت کے وقت آدمی اپنا حال اس طرح بیان کر سکتا ہے جس سے اس کی تعریف ثابت ہو اور یہ اس خودستائی میں داخل نہیں ہے جو منع ہے ۔ ف اللہ تعالیٰ کا وہ احسان ۔ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تم کو ان سے زیادہ ڈیل ڈول والا بنایا یا ان سے بھی زیادہ ہٹا کٹا بنایا کہتے ہیں کہ عاد کی قوم میں لمبا آدمی سو ہاتھ کا اور بونا ساٹھ ہاتھ کا ہوتا اور سر ایک گنبد کے برابر اور آنکھ اتنی بڑی کہ درندہ اس میں بچہ جنتے اسی طرح جیسے قتادہ نے کہا عاد کے لوگ بارہ ہاتھ لمبے ہوتے ابن عباس نے کہا اسی ہاتھ ابو ہریرہ نے کہا عاد کا ایک شخص پتھر کی ناٹ کو روک لیتا ہمارے زمانہ کے پانسو آدمی اس کو نہ اٹھا سکیں اور کوئی ان میں سے اپنا پاؤں زمین پر مارتا تو زمین میں گھس جاتا انکے وقت کے آثار کے ایک جنگل میں اس وقت کے دس آدمی بیٹھ جاتے یہ سب ضعیف حکایات ہیں جو اعتماد کے لائق نہیں ہیں ۔ ف یا تم مراد کو پہونچو ۔ ف یعنے ہود کی قوم نے ۔ ف معبودوں کو الخ ۔ ف یعنے اب کے آنے میں شک نہیں ۔ ف جو نام ہی نام ہیں حقیقت کچھ نہیں ۔ ف عذاب کا انتظار کرتے رہو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں ۔ ف نام ہی نام ہیں یعنے صرف خیالی اور بناوٹی معبود ہیں جنکو مشرکوں نے خدائی کارخانہ میں شریک سمجھا ہے ان کا وجود ہی نہیں مثلاً کہتے ہیں کہ ایک معبود دیوتا ہے ایک ..... کی آب فلانی یہ سب فرضی نام ہیں ۔ ف ۱۱ یعنے ان سے امید نہ رہی تھی کہ وہ کبھی اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کو مانیں گے اور اس کا حکم قبول کریں گے آخر عذاب اترا اور انکو فنا کر دیا انپر آندھی بھیجی وہ ایسی زور کی چلی کہ مکانات گر گئے اور بہت سے آندھی میں اڑ کر پست سے دیگر مر گئے اس وقت حضرت ہود چند ایماندار کو اپنے ساتھ لیے ہوئے ایک احاطہ میں تھے اللہ کے حکم سے آندھی نے انکو نہیں ستایا ابو ہریرہ نے کہا حضرت ہود چار سو بہتر برس زندہ رہے حضرت علی نے کہا حضرت ہود کی قبر ملک حضر موت میں ہے سرخ ٹیلے کے پاس وہاں بیر کا درخت ہے ۱۲

اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ۝
يٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ
اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝
وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ
يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ
قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ۝
قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ
بِتَارِكِيْۤ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ
لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ
بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّيْۤ اُشْهِدُ
اللّٰهَ وَاشْهَدُوْۤا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا
تُشْرِكُوْنَ ۝ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا
ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ۝ اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى
اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ
اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ
مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَيَسْتَخْلِفُ
رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ
شَيْـًٔا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
حَفِيْظٌ ۝ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا
هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ
مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝
وَتِلْكَ عَادٌ ۟ۙ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ
وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ كُلِّ

نہیں ہے تم ف۱ تو کچھ نہیں مگر جھوٹ باندھتے ہو بھائیو میں تم سے
کوئی مزدوری نہیں مانگتا میری مزدوری تو اسی (خدا) پر ہے
جس نے مجھ کو پیدا کیا تم کو عقل نہیں ف۲ اور اے بھائیو اپنے
مالک سے ف۳ بخشش چاہو پھر اسکی درگاہ میں ف۴ توبہ کرو ف۵ وہ تم پر آسمان
کے دھاری چھوڑ دیگا ف۶ اور تمہارے زور پر اور زیادہ زور دیگا ف۷
اور مشرک بنکر منہ مت پھیرو وہ لگے کہنے اے ہود تو کوئی نشانی
ہمارے پاس نہیں لایا ف۸ اور ہم تو تیرے کہنے سے اپنے
معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں اور نہ ہم تیری بات ماننے
والے ہیں ہم تو بس یہی کہتے ہیں کہ ہمارے کسی معبود کی ف۹ تجھ پر
مار پڑ گئی ہے ف۱۰ ہود نے جواب دیا میں اللہ تعالیٰ کو گواہ کرتا ہوں
اور تم بھی گواہ رہو کہ خدا کے سوا جن کو تم خدا کا شریک سمجھتے
ہو میں ان سے بیزار ہوں ف۱۱ تو تم سب ملکر ف۱۲ میری فکر کرو ف۱۳
اور مجھ کو دم نہ لینے دو ف۱۴ میں تو اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرتا ہوں جو
میرا مالک ہے اور تمہارا (بھی) مالک ہے کوئی جان دار ایسا نہیں
جس کی پیشانی (چوٹی) اس کے ہاتھ میں نہ ہو ف۱۵ بے شک میرا
مالک سیدھے رستہ پر ہے ف۱۶ پھر اگر تم پھر رہو ف۱۷ (تو پھرے رہو)
میں نے تو تم کو وہ حکم پہونچا دیا جو میرے ہاتھ بھیجا گیا تھا اور میرا مالک
ف۱۸ ایک دوسری قوم کو تمہاری جگہ قائم کرے گا اور تم
اس کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکو گے بیشک میرا مالک ہر چیز کا نگہبان
ہے ف۱۹ اور جب ہمارا عذاب آن پہونچا تو ہم نے ہود کو اور اس کے
ساتھ کے ایمان والوں کو اپنی مہربانی سے بچا دیا اور سخت عذاب
سے ف۲۰ ان کو چھڑا دیا اور یہ عاد کے لوگ تھے ف۲۱ جنہوں نے
اپنے مالک کی تو آیتوں کا انکار کیا اور اس کے پیغمبروں کی نافرمانی
کی ف۲۲ اور ہر ایک ظالم سرکش کا کہا مان لیا

ف۱ اللہ تعالیٰ کے سوا جو اوروں کو خدا سمجھتے ہو ۱۲ ف۲ کہ جو شخص سچے دل سے نصیحت کرتا ہے وہ مزدوری نہیں چاہتا ۱۲ ف۳ اپنے گذشتہ گناہوں کی ۱۲ ف۴ آیندہ گناہ کرنے سے ۱۲ ف۵
خوب زور کا مینہ برسائیگا ۱۲ ف۶ عاد کے لوگ باغات اور کھیتی رکھتے تھے شام اور یمن کے بیچ میں تھے تین سال سے انپر بارش کی کمی تھی قحط ہو رہا تھا حضرت ہودؑ نے کہا اگر ایمان
لاؤ اور توبہ کرو تو قحط جاتا رہیگا خوب برسات ہوگی ۱۲ ف۷ جب سے ہم تجھ کو سچا سمجھیں ۱۲ ف۸ جسکو تو برا سمجھتا ہے ۱۲ ف۹ اس نے تجھ کو دیوانہ بنا دیا ہے کہ ایسی بہکی بہکی باتیں کرتا ہے ۱۲
ف۱۰ اور ہر وقت ان کے برا کہنے کو تیار ۱۲ ف۱۱ تم اور تمہارے معبود ۱۲ ف۱۲ جو نقصان پہونچا سکو پہونچا دو ۱۲ ف۱۳ ہود کی قوم نے بیوقوفی سے یہ گمان کیا کہ ان کو بتوں میں سے کسی
نے ہود کو دیوانہ کر دیا ہے حضرت ہودؑ نے فرمایا اگر تمہارا یہ خیال ہے تو سب بت اور تم بھی ملکر میری تباہی کی کوشش کرو اور ذرا بھی مہلت نہ لینے دو دیکھوں تو میرا کیا بگاڑ سکتے
ہیں میں پہلے سے زیادہ اب اور کہتا ہوں جھوٹے معبودوں کو برا کہونگا ۱۲ ف۱۴ سب اس کے حکم میں ہیں ۱۲ ف۱۵ یعنے باوجودیکہ سب کی چوٹی اس کے ہاتھ میں ہے جو چاہے سو کر سکتا ہے
مگر وہ ظلم نہیں کرتا ہمیشہ عدل و انصاف پر قائم ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے بیشک میرا مالک تم کو سیدھی رستہ کیطرف بلاتا ہے ۱۲ ف۱۶ اور جو میں کہتا ہوں اسکو نہ مانو تو
میرا کیا بگاڑ لوگے ۱۲ ف۱۷ جب تم کسی طرح نہ مانوگے تو تم کو تباہ کر کے ۱۲ ف۱۸ سب اسی کی حفاظت میں ہیں تو اسکا کیا بگاڑ سکتے ہیں یا تم میرا کیا بگاڑ سکتے ہو جب خدا میرا نگہبان ہے
فی الحقیقت آخرت کے عذاب سے بھی ۱۲ ف۱۹ جنکی نشانیاں ابتک موجود ہیں ۱۲ ف۲۰ کیونکہ ایک پیغمبر کی نافرمانی تمام پیغمبروں کی نافرمانی ہے ۱۲ منہ یا بخشش چاہو ایمان لاکر اور توبہ کرو
اسکی عبادت اور اطاعت کر کے ۱۲ منہ اور زیادتی پر ارزانی ہوگی یا عزت اور دراز دستی ترقی ہوگی یا مال اور اولاد کی فراوانی ہوگی کہتے ہیں تیس برس سے انکی عورتیں
بانجھ ہو گئیں تھیں امام حسن علیہ الرحمۃ نے فرمایا جو شخص بہت استغفار کرے گا اسکی اولاد زیادہ ہوگی ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع		
			جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ اَلَآ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۗ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ۝	ف۱ اور اس دنیا میں پھٹکار ان کے پیچھے لگ گئی ف۲ اور قیامت کے دن بھی ف۳ سن لو عاد نے اپنے مالک کو نہ مانا ف۴ سن لو عاد جو ہود کی قوم والے تھے ف۵ دھتکارے گئے
۱۹	الفرقان ۲۵	۴	۳ وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ۝ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۡ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ۝	۳ اور اسی طرح ہمنے عاد اور ثمود اور کنوئیں والوں کو اور انکے بیچ میں اور بہت قوموں کو تباہ کر دیا ف۶ اور ہمنے ہر ایک قوم کو مثالیں بیان کرکے سمجھا (لیکن وہ نہ سمجھے) اور ہم نے سبکو کھپا کر ستیاناس کر دیا
״	الشعراء ۲۶	۷	۴ كَذَّبَتْ عَادُ ِۨ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ۝ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ۝ وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ۝ وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ قَالُوْا سَوَاۗءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ۝ اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ	۴ عاد کی قوم نے (بھی) پیغمبروں کو جھٹلایا ف۷ جب ان کے بھائی ہود نے ان سے کہا کیا تم (خدا سے) نہیں ڈرتے میں تمہارا سچا امانتدار پیغمبر ہوں تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرا کہا مانو اور میں تم سے اس (نصیحت کرنے) پر کوئی نیگ نہیں مانگتا میرا نیگ تو بس اسی پر ہے جو سارے جہان کا مالک ہے کیا تم ہر ٹیلے (یا ناکے) پر ایک مکان بنا کر کھیل کرتے ہو ف۸ اور ایسی عمارتیں ٹھونکتے ہو گویا تم (دنیا میں) ہمیشہ رہو گے ف۹ اور جب تم (کسی پر) ہاتھ ڈالتے ہو تو بے رحمی کے ساتھ ہاتھ ڈالتے ہو ف۱۰ تو خدا تعالیٰ سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ اور اس خدا سے ڈرو جس نے تم کو وہ نعمتیں دیں جو تم کو معلوم ہیں تم کو چوپائے جانور عنایت کیے اور بیٹے اور باغ اور چشمے مجھے ڈر ہے کہیں تم کو بڑے دن کا عذاب نہ ہو ف۱۱ وہ کہنے لگے تو ہم کو نصیحت کرے یا نہ کرے ہم کو تو سب برابر ہے ف۱۲ یہ تو اگلے لوگوں کا طرز ہے اور کچھ نہیں ف۱۳ اور عذاب ہم پر نہیں آئیگا آخر انہوں نے ہود کو جھٹلایا پھر ہمنے (اسکی سزا میں) انکو تباہ کر ڈالا بے شک اس میں (ہود علیہ السلام کے قصے میں) نشانی ہے ف۱۴ اور ان میں

ف۱ یعنی اپنی قوم کے سرداروں کا جو مغرور اور خدا تعالیٰ کے مخالف تھے ۱۲ ف۲ ہر پیغمبر ان پر لعنت کرتا رہا ۱۲ ف۳ سب کے سامنے خدا کی پھٹکار ان پر پڑیگی ۱۲ ف۴ یا اس کی ناشکری کی ۱۲ ف۵ خدا کی رحمت دربار سے ۱۲ ف۶ کنوئیں والوں سے الفاظ کیے لوگ مراد ہیں وہاں ایک کنواں تھا اس پر انکے پیغمبر حبیب نجار انکو سمجھایا کرتے تھے تو ان مردودوں نے انکو مار کر اسی کنوئیں میں ڈالدیا بعضوں نے کہا ایک کچا کنواں تھا مشرک وہاں بتوں کی پرستش کیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے اس کنوئیں کو دھنسا دیا وہ سب مر کر رہ گئے ۱۲ ف۷ عاد اس قوم کے بزرگ دادا کا نام تھا وہ سام بن نوح کی اولاد میں تھا ۱۲ ف۸ کبوتر بازی یا لوگوں کو ستاتے ہو ان پر مسخرا پن کرتے ہو ۱۲ ف۹ عاد کی قوم پتھر تراش کر بڑی کاریگری سے عمارتیں بناتے گویا قیامت تک کا سامان کرتے زندگی تو چند روزہ تھا پھر یہ ہوس اب بھی بعض بیوقوفوں کو سمائی ہے کہ اپنی یادگار رکھنے کے لیے کوئی محل یا عمارت یا گنبد یا برج بناتے ہیں اور اتنا نہیں سمجھتے کہ آخر یہ بھی ایک مدت کے بعد فنا ہوجائیں گے رہو نام اسکا باقی ہو کام کرو جو آخرت میں تمہارے کام آئے اگر سو دو سو برس تک بالفرض دنیا میں تمہارا نام بھی رہا تو تم کو کیا فائدہ تم تو اس عالم میں ہوگئے سعدی حاری کہ عالم زلزلو ماند نامے۔ بہ اندکے غور بکن نام چہ خواہد بودن ۱۲ ف۱۰ جیسے ظالموں کا قاعدہ ہے ذرا سا کسی سے رنج ہوگیا تو اسکی جان لینے کے فکر میں ہوگئے ۱۲ ف۱۱ یعنی قیامت کا عذاب یا قیامت دنیا دونوں کا عذاب ۱۲ ف۱۲ ان مردودوں نے حضرت ہود علیہ السلام کی نصیحت کو بے حقیقت سمجھا اور حقیر جانا گویا ہمکو اسکی کوئی پرواہ ہی نہیں ہے ۱۲ ف۱۳ وہ ایسے ہی لوگوں کو ڈرایا کرتے تھے اور بہشت اور دوزخ کے ڈھکوسلے سنایا کرتے تھے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے یہ اگلے لوگوں کی جھوٹی باتیں ہیں ہمارے زمانہ میں بھی الحمد بدین لوگ ایمانداروں کی شکل دیکھکر یہی کہتے ہیں یہ اولڈ فیشن کے لوگ ہیں ہم نئے پرانی طرز کے ۱۲ ف۱۴ خدا کی قدرت کی کہ ایسی زبردست قوم کو سات دن کی آندھی میں برباد کر دیا ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۞ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۞	اکثر لوگ ایمان لانے والے نہ تھے اور بے شک تیرا مالک زبردست ہے رحم والا
۲۰	العنکبوت ۲۹	۴	۵۔ وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۫ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ۞	۵۔ اور عاد اور ثمود کی قوموں کو بھی ہم نے تباہ کیا اور انکی (اجڑی) گھر آپ لوگو شام کے رستہ میں دکھائی دیتے ہیں اور شیطان نے (دکیا کیا) انکو (بری) کاموں کو انہیں اچھا کر دکھایا اور (اس فریب سے) ان کو (سچی توحید کی) راہ سے روکا یا اور وہ (اپنے خلاص) ہوشیار لوگ تھے ف۱
۲۴	حٰم السجدۃ ۴۱	۲	۶۔ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ۞ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۞ فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۞ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِىْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْىِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ۞	۶۔ پھر اگر (اے پیغمبر) اتنی نشانیاں بتانے پر بھی) وہ (کافر) دہیان نہ کریں (توان سے) کہہ دے میں تم کو اس کڑاکے (عذاب) سے ڈراتا ہوں جیسا کڑاکا عاد اور ثمود پر آیا جب ان کے آگے سے اور ان کے پیچھے ف۲ سے ان کے پاس پیغمبر آئے اور ان کو سمجھایا) کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کسی کو مت پوجو انہوں نے جواب دیا ف۳ اگر ہمارا مالک (کسی کو اپنی طرف سے بھیجنا چاہتا) تو فرشتوں کو اتارتا ف۴ خیر ہم تو جو تم دے کر بھیجے گئے ہو اس کو نہیں مانتے ف۵ تو عاد نے تو یہ کیا کہ ناحق ملک میں لگے شیخی کرنے اور کہنے لگے بل بوتے میں ہم سے بڑھ کر کون ہے ف۶ کیا ان کو یہ نہ سوجھا کہ جس اللہ نے ان کو پیدا کیا وہ بل بوتے میں ان سے (کہیں) بڑھ کر ہے اور وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے آخر ہم نے ان پر کئی منحوس دنوں میں زور کی آندھی چلائی ف۷ اس لیے کہ ہم دنیا کی زندگی میں ان کو ذلت کا عذاب چکھائیں اور بے شک آخرت کا عذاب تو زیادہ ذلت کا ہے اور (وہاں) ان کو مدد بھی نہیں ملنے کی
۲۶	الاحقاف ۴۶	۳	۸۔ وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ؕ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّىْٓ	۸۔ اور (اے پیغمبر) عاد کے بھائی (ہود) کو یاد کر جب اس نے اپنی قوم کو احقاف میں ڈرایا ف۸ اور اس سے پہلے اور اس کے بعد کئی ڈرانے والے (پیغمبر) گذر چکے ف۹ (اس نے کہا) اللہ تعالےٰ کے سوا

ف۱ عقل اور صنعت والے لیکن شیطان نے انکی عقل پر پردہ ڈالدیا بیوقوف بن گئے دین کی سچی راہ نہ سمجھ سکے ہمارے زمانہ میں نصاریٰ کا یہی حال ہے دنیا کے کاموں میں بڑے ہوشیار بڑی تدبیر والے پرورین میں محض بیوقوف ایک انسان کو جو ہماری طرح کھاتا پیتا تھا خدا سمجھنے لگے اور اب تک ہٹ دھرمی سے اسی پر قائم ہیں ۱۲ ف۲ یعنی دور اور نزدیک یا ہر ایک تدبیر اور موقع ۱۲ ف۳ تم اللہ تعالےٰ کے بھیجے ہوئے نہیں ہو ۱۲ ف۴ کیا اس کے پاس فرشتوں کی کمی تھی کہ آدمی کو بھیجا ۱۲ ف۵ یعنے تمہارے نزدیک جس دین کو سمجھتے ہو کہ اللہ تعالےٰ نے تم کو یہ دیکر بھیجا ہے ہم اسکو نہیں مانتے ۱۲ ف۶ کوئی ہمارا بال بیکا نہیں کر سکتا ۱۲ ف۷ وہ منحوس دن چار شنبہ سے لیکر دوسرے چار شنبہ تک تھے سات راتیں اور آٹھ دن برابر اپنے زور کی آندھی چلی کہ مکانات گر گئے لوگ اڑ گئے سب ہلاک ہو گئے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہم نے ان پر بڑی سنسناتی آندھی چلائی تھی سخت مصیبت کے دنوں تک ۱۲ ف۸ احقاف کی تفسیر اوپر گذر چکی ہے ۱۲ ف۹ ہود سے پہلے آدمؑ اور شیثؑ اور ادریسؑ اور نوحؑ آ چکے تھے اور ان کے بعد تو بہت سے پیغمبر آئے جیسے صالحؑ اور ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ وغیرہ ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۝ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۭ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ۭ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۝ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝	کسی کو نہ پوجو میں ڈرتا ہوں تم کو (کہیں) بڑے دن کا عذاب نہ ہو ف۱ انہوں نے (جواب میں) کہا کیا تو اس لیے ہمارے پاس آیا ہے کہ ہم کو ہمارے دیوتاؤں سے پھیر دے اگر تو سچا ہے تو جس (عذاب) کا ہم سے وعدہ کرتا ہے وہ ہم پر لے آ ہود نے کہا (عذاب آنیکا) علم تو اسی کو ہے ف۲ اور میں تو جو پیغام دے کر بھیجا گیا ہوں وہ تم کو پہونچا دیتا ہوں مگر میں دیکھتا ہوں تم لوگ جہالت کر رہے ہو ف۳ (آخر ان پر عذاب آن پہونچا) جب انہوں نے ایک ابر دیکھا جو ان کے میدانوں پر امنڈا آرہا تھا تو کہنے لگے یہ ابر ہم پر برستا معلوم ہوتا ہے ف۴ بلکہ (وہ عذاب) ہے جس کی تم جلدی مچا رہے تھے آندھی ہے جس میں تکلیف کا عذاب ہے یہ آندھی اپنے مالک کے حکم سے ہر چیز کو برباد کر دے گی ف۵ پھر (ایسا ہی ہوا) وہ لوگ ایسے (تباہ) ہوگئے کہ ان کے گھروں کے سوا اور کچھ نظر ہی نہیں آتا تھا ف۶ ہم گنہگاروں کو ایسے ہی سزا دیتے ہیں ف۷ اور ہم نے عاد کو لوگوں کو وہ مقدور دیا تھا جو تم کو (اے مکے کے کافرو) نہیں دیا ف۸ اور ہم نے انکو کان اور آنکھیں اور دل (سب) دیے تھے لیکن چونکہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے تو ان کے کان اور آنکھیں اور دل کچھ ان کے کام نہ آئے اور جس (عذاب) کا وہ ٹھٹھا اڑاتے تھے وہی انپر الٹ پڑا ۔
۲۷	الذّٰریٰت ۵۱	۲	وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ۝ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ۝	ف۸ اور عاد کی قوم میں (بھی ہم نے نشانی چھوڑی) جب ان پر برباد کرنے والی آندھی بھیجی جس چیز پر وہ آندھی پہونچتی اسکو باقی نہ چھوڑتی چورا کر ڈالتی ف۹
؍؍	النجم ۵۳	۳	۹ وَاَنَّهٗٓ اَهْلَكَ عَادَا ِۨ الْاُوْلٰى ۝	اور ۹ یہ کہ اسی نے پہلے عاد کی قوم کو تباہ کیا ف۱۰
؍؍	القمر ۵۴	۱	۱۱ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ	۱۱ عاد کی قوم والوں نے بھی (پیغمبر کو) جھٹلایا پھر میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا (سخت) ہوا ہم نے ان پر کڑکڑاتی ٹھنڈی آندھی

ف۱ یعنے قیامت کے دن کا اس کو بڑا دن کہا اس لیے کہ سخت مصیبت کا دن ہوگا ۱۲ ف۲ وہی جانتا ہے کب عذاب اتریگا میں کیوں جلدی کروں ۱۲ ف۳ اچھی بات کو تو قبول نہیں کرتے الٹے عذاب کی جلدی مچاتے ہو ۱۲ ف۴ بہت خوش ہوئے مدت سے قحط پڑ رہا تھا ہود نے کہا نہیں نہیں یہ برسات کا ابر نہیں ہے ۱۲ ف۵ صحیحین میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے جب ابر نمود ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک چہرے پر فکر معلوم ہوتی میں نے اسکی وجہ پوچھی آپ نے فرمایا اے عائشہ ایک امت پر اسی ابر سے عذاب آچکا ہے مجھے کیا اطمینان ہے شاید اس میں اللہ تعالیٰ کا عذاب ہو ۱۲ ف۶ گھر رہ گئے گھر والے چل بسے ۱۲ ف۷ ان کا نام و نشان تک نہیں چھوڑتے کہتے ہیں ایسے زور سے آندھی چلی کہ سب ریتے میں دب گئے آٹھ روز تک اسی میں دبے رہے پھر ہوا نے ان کو اڑا کر سمندر میں پھینکدیا ۱۲ ف۸ مال اور زور اور عمر سب میں بہت زیادہ تھے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور ہم نے عاد کے لوگوں کو وہ طاقت دی تھی جو اگر تم کو دیں تو تم بہت شرارت کرو ۱۲ ف۹ یعنے جس چیز پر لگتی وہ بوسیدہ ہڈی کی طرح چورا چورا ہوجاتی عقیم اصل میں بانجھ عورت کو کہتے ہیں یہاں وہ ہوا مراد ہے جس سے فائدہ تو کچھ نہ ہو الٹی بربادی ہو ۱۲ ف۱۰ جن کی طرف حضرت ہود بھیجے گئے تھے دوسرا عاد عاد ارم ہے جنکا ذکر سورہ فجر میں آئے گا ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ۙ تَنْزِعُ النَّاسَ ۙ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ۝ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۝	آندھی ۱۰ ایسے منحوس دن میں بھیجی جسکی نحوست (انکو مرنے تک) قائم رہی ف وہ آندھی لوگوں کو اسطرح (اکھیڑ کر) پھینکتی گویا وہ اکھیڑے ہوئے کھجور کے درختوں کی جڑیں ہیں ف تو میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا (سخت) ہوا
۲۹	الحاقۃ ۶۹	۱	وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۙ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ ۙ حُسُومًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَىٰ ۙ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝ فَهَلْ تَرَىٰ لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ ۝	اور عاد بہت ٹھنڈی زناٹے کی آندھی سے تباہ کیے گئے ف برابر سات راتیں اور آٹھ دن (یا سات راتیں اور آٹھ منحوس دن) ان پر ہوا چلائی ف تو اگر اس وقت تو ہوتا تو دیکھتا وہ لوگ اس آندھی میں اس طرح مرے ہوئے پڑے تھے جیسے کھجور کے کھوکھل ڈھنٹ (بوتے ف) پھر اب تو دیکھتا ہے ان میں سے کوئی بچ رہا ف
۳۰	الفجر ۸۹	۱	أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۙ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۙ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۙ	کیا تو نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ تیرے مالک نے عاد ارم کے لوگوں کے ساتھ کیا کیا جو بڑے قد آور تھے انکے برابر (دنیا کے شہروں میں کوئی نہیں پیدا ہوا
			قِصَّةُ صَالِحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ	**باب ۶۶ حضرت صالح کے حالات اور قوم ثمود کا بیان**
۸	الاعراف	۱۰	وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۗ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ قَدْ جَاءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۖ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً ۖ فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ ۖ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَاذْكُرُوا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ عَادٍ وَبَوَّأَكُمْ فِي الْأَرْضِ تَتَّخِذُونَ مِنْ سُهُولِهَا قُصُورًا وَتَنْحِتُونَ الْجِبَالَ	اور ہم نے ثمود کی قوم کی طرف ف صالح ف کو بھیجا ف اس نے کہا بھائیو اللہ کو پوجو اس کے سوا کوئی تمہارا سچا معبود نہیں ہے تمہارے پاس تو ایک نشانی (بھی) تمہارے مالک کی طرف سے آچکی یہ خدا کی اونٹنی تمہارے لیے ایک نشانی ہے ف تو اس کو چھٹا پھرنے دو اللہ تعالیٰ کی زمین میں کھاتی رہے (چرتی رہے) اور برائی سے اس کو نہ ہاتھ لگاؤ پھر دکھ کا عذاب تم کو آن پکڑے ف اور یاد کرو جب تم کو عاد کے بعد (انکا) جانشین بنایا اور تم کو زمین میں بسایا تم اسکی نرم مٹی سے (اینٹیں بنا کر) محل کھڑے کرتے ہو اور پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو ف تو اللہ تعالیٰ

ف یا زور کی آندھی جس میں سے آواز نکلتی تھی ۱۲ ف کہتے ہیں وہ دن شوال کا آخری چارشنبہ تھا دوسرے چارشنبہ تک ایسی ہی آندھی چلتی رہی یعنے آٹھ دن سات راتیں برابر جیسے سورہ حاقہ میں ہے حدیث میں ہے کہ یوم نحس مستمر چارشنبہ کا ہے دوسری روایت میں ہے صحابہؓ نے پوچھا کیوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسی دن فرعون کو ڈبویا اور عاد اور ثمود کو اسی دن ہلاک کیا شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا نحوست کا دن انہی عاد کی قوم والوں پر تھا یہ نہیں کہ ہمیشہ کو ۱۲ ف آندھی انکو زمین سے اس طرح اٹھا کر پھینکتی جیسے کوئی درخت کو جڑ سے اکھیڑ کر پھینکے ۔ مجاہد نے کہا آندھی انکو اٹھا کر سر کے بل پھینکتی اور سر تن سے جدا ہو جاتے فقط دھڑ رہجاتے جیسے درختوں کی جڑیں بعضوں نے کہا جب آندھی نے زور کیا تو انہوں نے گڑھے کھود لیے اور ایک دوسرے کو مضبوط تھام کر کھڑے ہوئے ۔ لیکن آندھی کی تھی قہر الٰہی تھا اس نے ان گڑھوں میں سے ان کو اکھیڑ کر ایسا پھینکا جیسے کوئی درخت کو جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دے ۱۲ ف صرصر کے معنے بہت سرد بعضوں نے کہا جس میں سے آواز نکلے ۔ مجاہد نے کہا سخت زہریلی عاتیہ کے معنے حد سے بڑھ جانے والی یعنے زناٹے کی تیز آندھی بعضوں نے کہا عاتیہ کے معنے نافرمان یہ ہوا بے حکم الٰہی فرشتوں کے کہنے سے باہر ہو گئی ایک حدیث میں ہے کہ انگوٹھی برابر ہوا چھوڑنے کا فرشتوں کو حکم ہوا تھا لیکن ہوا نے فرشتوں کی ایک نہ سنی اور ہر طرف سے نکل پڑی اسی لیے اس کو نافرمان کہا ۱۲ ف یہ دن جاڑے کے تھے اسپر ایسے ٹھنڈے زناٹے کی آندھی معاذ اللہ ۱۲ ف یعنے جڑیں جسکو فارسی میں تنہ کہتے ہیں یہ عاد کے لوگ بڑے قد آور تھے اسلیے ان کے دھڑ جو سر سے الگ تھے کھجور کے کھوکھل ڈھنڈوں کی طرح زمین پر پڑے ہوئے دکھائی دیتے تھے حدیث میں ہے کہ عاد پر تو پچھیا ہوا چلی تھی اور محمد کو صبا یعنے پوربی ہوا سے مدد ملی ۱۲ ف ایک آدمی بھی نہیں بچا کہتے ہیں آٹھ دن تک جب آندھی چلا کی سب مر گئے آٹھویں دن شام کو ہوا کو حکم ہوا ہوا نے انکی لاشیں اڑا کر سمندر میں پھینک دیں ۱۲ باقی در ضمیمہ

بُيُوتًا ۚ فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا
فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۝ قَالَ
الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِن قَوْمِهِ
لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِمَنْ آمَنَ مِنْهُمْ
أَتَعْلَمُونَ أَنَّ صَالِحًا مُّرْسَلٌ مِّن
رَّبِّهِ ۚ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلَ بِهِ
مُؤْمِنُونَ ۝ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا
إِنَّا بِالَّذِي آمَنتُم بِهِ كَافِرُونَ ۝
فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ
رَبِّهِمْ وَقَالُوا يَا صَالِحُ ائْتِنَا بِمَا
تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝
فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا
فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ۝ فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ
وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ
رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُحِبُّونَ
النَّاصِحِينَ ۝

کی نعمتوں کو یاد کرو اور ملک میں دھندیت مچاؤ ف۱ صالح علیہ
السلام کی قوم میں جو سردار متکبر تھے وہ ان لوگوں سے جو
غریبوں میں ایمان لائے تھے پوچھنے لگے کیا تم کو معلوم ہے کہ صالح
اپنے پروردگار کا بھیجا ہوا ہے انہوں نے کہا بے شک صالح جو
دیکر بھیجا گیا ہے ہم کو تو اس پر یقین ہے ف۲ وہ متکبر کہنے
لگے ہم تو جس پر تم ایمان لائے ہو اس کو نہیں مانتے آخر
انہوں نے اونٹنی کاٹ ڈالی ف۳ اور اپنے پروردگار کے
حکم کو نہ مانا اور ف۴ کہنے لگے صالح اگر تو پیغمبر ہے تو وہ
(عذاب) ہم پر لے کر آنا جس کا ہم کو ڈراوا دکھاتا تھا
ف۵ پھر زلزلے (بھونچال) نے (نیچے سے) آدبایا ف۶
صبح کو اپنے گھر میں اوندھے (مرے) پڑے تھے تو حضرت
صالح علیہ السلام نے ان سے منہ پھیر لیا ف۷ اور
کہنے لگا بھائیو میں نے تو تم کو اپنے مالک
کا پیغام پہونچا دیا۔ اور تمہاری خیر خواہی
کی لیکن تم خیر خواہوں کو پسند نہیں
کرتے

۱۲ هود ۱۱ ۶

۳ وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۚ قَالَ
يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ
غَيْرُهُ ۖ هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ
وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ
تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ ۝
قَالُوا يَا صَالِحُ قَدْ كُنتَ فِينَا مَرْجُوًّا
قَبْلَ هَٰذَا ۖ أَتَنْهَانَا أَن نَّعْبُدَ مَا
يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَإِنَّنَا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا

۳ اور ثمود کی (قوم کی) طرف ہم نے ان کے بھائی صالح (پیغمبر)
کو بھیجا اس نے کہا بھائیو اللہ تعالیٰ کو پوجو اس کے سوا تمہارا
کوئی سچا خدا نہیں ہے اسی نے تم کو زمین سے نکالا ف۸ اور
زمین میں بسایا تو اس کی بخشش چاہو پھر اس کی درگاہ
میں توبہ کرو بے شک میرا مالک نزدیک ہے (سب کی سنتا
ہے) دعا قبول کرتا ہے کہنے لگے صالح تو تو اس ف۹ سے پہلے ہونہار
سمجھا جاتا تھا ف۱۰ بھلا تو ہم کو ان چیزوں کے پوجنے سے منع
کرتا ہے جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے آئے اور ہم کو تو اس رستے

ف۱ فساد نہ پھیلاؤ خلق اللہ کو یا اللہ کی اونٹنی کو مت ستاؤ ۱۲ ف۲ یعنے صالح کی پیغمبری تو ہر شخص کو معلوم ہے ہم کو تو اس پر بھی پورا یقین ہے جو حکم کہ صالح لیکے پروردگار کی طرف سے بھیکر لائے ہیں یہ صالح کی قوم کے سرداروں کا پوچھنا طنز کے طور پر تھا ۱۲ ف۳ کاٹنے والا ایک شخص تھا ان میں جسکا نام قدار بن سالف تھا وہ سرخ رنگ نیلی آنکھ والا تھا زنا کی اولاد تھا سے اس مردود نے پہلا اپنی قوم کے سب لوگوں کی مرضی لی یہاں تک کہ عورتوں اور بچوں کی بھی جب سب نے کہا ہم اس اونٹنی کے قتل سے راضی ہیں اس وقت اس نے تلوار سے اسکو مارا بعضے کہتے ہیں نحر کیا بعضے کہتے ہیں اس کے پاؤں کاٹے پھر ذبح کیا اسکا بچہ بھاگا اور اسی پتھر میں چھپ گیا جہاں سے اسکی ماں نکلی تھی وہ پتھر کھل گیا اس میں سما گیا بعضے کہتے ہیں بچہ کو بھی پکڑ کر مار ڈالا۔ ہوا یہ تھا کہ اس قوم میں پانی کی کمی تھی حضرت صالح نے حکم دیا تھا کہ ایک روز یہ اونٹنی پانی پیا کرے ایک روز تم اپنے جانوروں کو پلایا کرو اس پر یہ خفا ہوئے اور اونٹنی کو مار ڈالا ۱۲ ف۴ اونٹنی کو مار کر ڈھیٹ پن سے ۱۲ ف۵ کہتا تھا اس اونٹنی کو ہاتھ نہ لگانا ورنہ تم کو کڑا عذاب آن پکڑے گا ۱۲ ف۶ اوپر سے کڑک شروع ہوئی ۱۲ ف۷ جب عذاب اتر چکا یا عذاب اترنے کا وقت ہوا ۱۲ ف۸ تم تو خوشامد خوروں جھوٹوں کے آشنا ہو جو شخص سچی بات کہے وہ تمہارا دوست نہیں یہ ہماری صالح کی قوم میں کیا اب ملک ہر قوم کے بڑے آدمیوں اور سرداروں میں پھیلی ہوئی ہے ۱۲ ف۹ کیونکہ آدم مٹی سے بنے تھے ۱۲ ف۱۰ پیغمبری کے دعوی سے ۱۲ ف۱۱ لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ تو بڑا عقل مند ہوگا ۱۲

تَدْعُونَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ۔ قَالَ يَٰقَوْمِ
أَرَءَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن
رَّبِّي وَءَاتَىٰنِي مِنْهُ رَحْمَةً فَمَن يَنصُرُنِي
مِنَ ٱللَّهِ إِنْ عَصَيْتُهُۥ فَمَا تَزِيدُونَنِي
غَيْرَ تَخْسِيرٍ ۔ وَيَٰقَوْمِ هَٰذِهِۦ نَاقَةُ
ٱللَّهِ لَكُمْ ءَايَةً فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي
أَرْضِ ٱللَّهِ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوٓءٍ
فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيبٌ ۔
فَعَقَرُوهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ
ثَلَٰثَةَ أَيَّامٍ ذَٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ
مَكْذُوبٍ ۔ فَلَمَّا جَآءَ أَمْرُنَا
نَجَّيْنَا صَٰلِحًا وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا مَعَهُۥ
بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ۔
إِنَّ رَبَّكَ هُوَ ٱلْقَوِيُّ ٱلْعَزِيزُ ۔
وَأَخَذَ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا ٱلصَّيْحَةُ
فَأَصْبَحُوا فِي دِيَٰرِهِمْ جَٰثِمِينَ ۔
كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَآ ۗ أَلَآ إِنَّ ثَمُودَا۟
كَفَرُوا رَبَّهُمْ ۗ أَلَا بُعْدًا لِّثَمُودَ ۔
۱۴ الحجر ۶ ۳؎ وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَٰبُ ٱلْحِجْرِ ٱلْمُرْسَلِينَ ۔
وَءَاتَيْنَٰهُمْ ءَايَٰتِنَا فَكَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ۔
وَكَانُوا يَنْحِتُونَ مِنَ ٱلْجِبَالِ بُيُوتًا
ءَامِنِينَ ۔ فَأَخَذَتْهُمُ ٱلصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ ۔
فَمَآ أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا
يَكْسِبُونَ ۔

میں شک ہی جدہر تو بلاتا ہے ف۱ اس پر دل نہیں جمتا ف۲ صالح نے کہا بھائیو
بتلاؤ تو سہی اگر مجھ کو میرے مالک کی طرف سے ایک کھلی سند مل گئی ہو
اور اس نے مجھ کو اپنی مہربانی ف۳ سے سرفراز کیا ہو پھر میں اسکی
نافرمانی کروں تو مجھ کو خدا سے ف۴ کون بچائیگا تو تم سے یہی فائدہ
ہے کہ مجھ کو اور نقصان دینا چاہتے ہو ف۵ اور بھائیو یہ خدا
کی اونٹنی تمہارے لیے ایک نشانی ہے ف۶ تو اس کو چھٹا رہنے
دو وہ اللہ کی زمین میں چرتی پھرے اور اس کو مت ستاؤ نہیں
تو جلدی سے تم کو عذاب آ لگے گا ف۷ (آخر) انہوں نے ف۸ اس اونٹنی کو
زخمی کیا ف۹ تب صالح نے کہا تین دن اور اپنے گھروں میں چین
کر لو ف۱۰ یہ وہ وعدہ ہے (خدا کا) جو جھوٹ نہیں ہو سکتا پھر جب
ہمارا عذاب آن پہونچا تو ہم نے صالح اور اس کے ساتھ کے
ایمان داروں کو اپنی مہربانی سے بچا دیا اور اس دن کی رسوائی
سے (ان کو محفوظ رکھا ف۱۱) بے شک تیرا مالک طاقت
والا ہے زبردست اور (جو تھے دن) ظالموں کو چنگھاڑ
(زور کی چیخ) نے دبا لیا تو اپنے گھروں میں (مر کر) اوندھے
پڑے رہ گئے (اور ایسے مر مٹے) گویا وہاں بسے ہی نہ تھے
سن لو ثمود کے لوگوں نے اپنے مالک کو نہ مانا سن لو ثمود کے
لوگ ف۱۲ راندے گئے

۳؎ اور (اسی طرح) حجر کے رہنے والے بھی پیغمبروں کو جھٹلا چکے ہیں
ف۱۳ اور ہم نے ان کو اپنی نشانیاں دیں ف۱۴ پھر بھی انہوں نے انپر
کچھ خیال نہ کیا ف۱۵ اور وہ پہاڑوں کو تراش کر ایسے گھر بناتے تھے
جن میں انکو ڈر نہ رہتا ف۱۶ آخر صبح کے وقت ان کو چنگھاڑ نے
آدبایا پھر جو کچھ وہ کرتے تھے (یعنے مضبوط گھر کھیتی بال دونت
وغیرہ) کچھ ان کے کام نہ آیا۔

ف۱ یعنے توحید میں ۔۔ ف۲ معاذ اللہ کیسا الٹا بے وقوف تھے کہ شرک پر تو دل جمتا تھا جس کی کوئی سند نہیں اور توحید جو سیدھا اور سچا رستہ اور جس کی ہزاروں دلیلیں موجود میں اس
پر دل نہیں ٹھیرتا تھا یہ ساری خرابی باپ دادا کی تقلید سے پیدا ہوتی ہے تقلید کی دھن ایسی سما جاتی ہے کہ انسان انسانیت سے گذر جاتا ہے ۔۔ ف۳ نبوت اور پیغمبری ۔۔ ف۴
یعنے اس کے عذاب سے ۔۔ ف۵ چاہتے ہو کہ میں دو نو جہان سے جاؤں اور آفت میں پھنس جاؤں ۔۔ ف۶ اسکی قدرت کی کہ پتھر میں سے خود بخود نکل آئی ۔۔ ف۷ ایسا ہی ہوا کہ
اونٹنی کو جب انہوں نے مارا اس کے چوتھے دن ہی عذاب آیا ۔۔ ف۸ یعنے صالح کی قوم کے لوگوں نے صالح کا کہنا نہ سنا اور اس اونٹنی کو زخمی کیا ۔۔ ف۹ اسکی کونچیں کاٹ
ڈالیں ۔۔ ف۱۰ اس کے بعد سب ہلاک ہو گئے ۔۔ ف۱۱ یعنے عذاب سے ۔۔ ف۱۲ انپر مالک کی درگاہ سے ۔۔ ف۱۳ حجر ایک بستی تھی مدینہ اور شام کے درمیان وہاں ثمود کی قوم رہتی
تھی ۔۔ ف۱۴ جیسے اونٹنی جس کا قصہ اوپر گذر چکا ۔۔ ف۱۵ ان نشانیوں کو بھی دیکھ کر انہوں نے اپنے پیغمبر کو نہ مانا ۔۔ ف۱۶ کہ گرینگا یا اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈر نہ رہتا تھا سمجھتے
تھے ہمارے گھر ایسے محفوظ ہیں کہ آندھی یا پانی کا انپر اثر نہیں ہو سکتا ۔۔

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۹	الشعراء	۸	كَذَّبَتْ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ ۚ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صَالِحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۚ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۚ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۚ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۚ أَتُتْرَكُونَ فِي مَا هَاهُنَا آمِنِينَ ۚ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۚ وَزُرُوعٍ وَنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيمٌ ۚ وَتَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا فَارِهِينَ ۚ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۚ وَلَا تُطِيعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ ۚ الَّذِينَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ۚ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ۚ مَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا فَأْتِ بِآيَةٍ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۚ قَالَ هَٰذِهِ نَاقَةٌ لَهَا شِرْبٌ وَلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَعْلُومٍ ۚ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۚ فَعَقَرُوهَا فَأَصْبَحُوا نَادِمِينَ ۚ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۚ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۚ	ثمود کی قوم نے (بھی) پیغمبروں کو جھٹلایا جب ان کے بھائی صالح نے ان سے کہا کیا تم (خدا تعالیٰ سے) نہیں ڈرتے میں تمہارا سچا پیغمبر امانت دار ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرا کہا مانو اور میں اس (نصیحت کرنے) پر تم سے کچھ نیگ نہیں چاہتا میرا نیگ تو بس اسی پر ہے جو سارے جہان کا مالک ہے کیا تم (یہ سمجھتے ہو کہ) جو (چیزیں) یہاں (دنیا میں) ہیں باغ اور چشمے اور کھیت اور کھجور کے درخت جن کے گابھے نازک ف۱ ان میں (ہمیشہ) چین سے چھوڑ دیے جاؤ گے اور فراغت سے پہاڑوں میں تراش کر گھر بناتے رہو ف۲ گے ف۳ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرا کہا مانو اور جو لوگ حد سے بڑھ گئے ہیں ملک میں دھند مچاتے ہیں اور سنوارتے نہیں انکا کہنا مت سنو ف۴ وہ کہنے لگے (صالح) تجھ پر کسی نے جادو کر دیا ہے ف۵ تو ہماری طرح ایک آدمی ہے اور کچھ نہیں۔ اگر سچا ہے تو کوئی نشانی بتلا (جس سے ہم جانیں کہ تو سچا پیغمبر ہے) صالح علیہ السلام نے کہا (لو) یہ اونٹنی (خدا تعالیٰ کی بڑی نشانی ہے) ایک دن (بستی کا) پانی یہ پیئے ایک دن تمہارا مقرر ہے تم پیو اور اپنے جانوروں کو پلاؤ) اور (دیکھو خیال رکھو) کہیں اس کو ستانا نہیں پھر بڑے دن کا عذاب تم کو آدبوچے ف۶ آخر انہوں نے (نہ مانا) اونٹنی کو زخمی کیا ف۷ پھر شرمندہ ہوئے ف۸ پھر عذاب نے ان کو آدبوچا بیشک اس واقعہ میں (خدا کی قدرت کی) نشانی ہے ف۹ اور صالح کی قوم کے لوگ اکثر ایمان لانے والے نہ تھے اور بیشک تیرا مالک زبردست ہے رحم والا۔
۱۹	النمل	۴	وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا	اور ہم ثمود کی قوم کی طرف صالح کو بھیج چکے ہیں (انہوں نے

ف۱ اور ملائم یا جنگی گیلیں بوجھ سے تنکی اور ٹوٹی پڑتی ہیں ۱۲ ف۲ کبھی موت نہیں آنے کی یا کوئی آفت نہیں پڑنے کی ۱۲ ف۳ یہ خیال تمہارا غلط ہے آفت کی گھڑی اور موت سر پر کھڑی ہے ۱۲ ف۴ وہ نو آدمی تھے مفسد جنہوں نے اونٹنی کو مارنے کی فکر کی۔ دھند مچانا یہ ہے کہ شریعت اور قانون کی اطاعت نہ کرنا لوٹ مار غارت بلکہ یا مذہب پر نار سب سے بڑا دھند یہ ہے کہ شرک اور کفر پھیلانا اللہ واحد اور برحق کی عبادت چھوڑ کر بت پرستی اور قبر پرستی کرنا ایمانداروں کو ستانا ۱۲ ف۵ تیری عقل جاتی رہی ہے یا تو بھی ہماری طرح پیٹ رکھتا ہے یعنی کھاتا پیتا ہے ۱۲ ف۶ بڑے دن سے وہ دن مراد ہے جس دن صالحؑ کی قوم پر عذاب اترا تھا ۱۲ ف۷ زخمی کرنے والا ان میں کا ایک شخص تھا قدار اس مردود نے تلوار سے اسکی کونچیں کاٹ ڈالیں ۱۲ ف۸ جب عذاب نمودار ہونے لگا ان کے رنگ زرد ہوگئے پھر لال پھر کالے ۱۲ ف۹ پتھر میں سے خود بخود اونٹنی کا نکلنا پھر اس کے مارنے والوں کا جو حال ہوا ۱۲

نمبر	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
			اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ۰ قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْ لَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۰ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ؕ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ۰ وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ۰ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۰ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۰ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۰ فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۰ وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۰	نے کہا، اللہ تعالیٰ کو پوجو پھر وہ یکایک (صالح کے سمجھاتے ہی) دو گروہ ہو کر جھگڑنے لگے ف صالح نے (جھٹلانے والے گروہ سے) کہا بھائیو تم بھلائی سے پہلے برائی کی کیوں جلدی مچاتے ہو ف تم اللہ تعالیٰ سے بخشش کیوں نہیں مانگتے کہ تم پر رحم ہو (اور عذاب سے بچو) کہنے لگے ہمنے تو تجھ کو اور تیرے ساتھ والوں کو منحوس قدم پایا ف صالح نے کہا (نحوست وحوست واہیات ہے) تمہاری بری قسمت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے بات یہ ہے کہ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) تم لوگوں کو آزمائش ہو رہی ہے ف اور اس شہر میں نو آدمی ایسے تھے جو ملک میں فساد مچاتے تھے اور سنوارنے کی نیت نہ رکھتے تھے ف انہوں نے کہا (آؤ جی) سب مل کر اللہ تعالیٰ کی قسم کھاؤ ف ہم رات کو صالح اور اس کے گھر والوں پر چھاپہ ماریں گے (شبخون کریں گے) پھر جب دریافت ہوگی تو (اس کے وارث سے کہدیں گے ہم تو صالح کے گھر والے جب مارے گئے اس وقت موجود ہی نہ تھے اور ہم سچ کہتے ہیں اور انہوں نے ایک داؤں کیا اور ہمنے بھی ایک داؤں کیا اور ان کو ہمارا داؤں معلوم ہی نہ تھا ف پھر (اے پیغمبر) دیکھ لے انکے داؤں کا کیا انجام ہوا ہمنے ان (نو) کو اور انکی قوم سب کو تباہ کر دیا ف تو یہ انکے گھر ہیں جو انکے گناہ کی وجہ سے خالی (ویران) پڑے ہیں بیشک اس (واقعہ) میں جاننے والوں کے لیے (خدا کی قدرت کی) نشانی ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور (خدا سے) ڈرتے تھے انکو ہمنے بچا دیا ف
۲۴	حٰم السجدہ	۲	وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۚ وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۰	اور ثمود کو ہم نے راہ بتلادی لیکن انہوں نے سیدھا رستہ چھوڑ کر گمراہی پسند کی ف آخر ان کے (برے) کاموں کی وجہ سے ذلت کے مہلک عذاب نے انکو پکڑ لیا اور جو لوگ ایمان دار اور پرہیزگار تھے ان کو ہم نے بچا دیا ف
۲۶	الذٰریٰت	۲	وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى	اور ثمود کی قوم میں بھی نشانی چھوڑی (جب انہوں نے اونٹنی کو زخمی کیا اور)

ف ایک گروہ تو غریب لوگوں کا جو صالح پر ایمان لائے تھے دوسرا گروہ بڑے آدمیوں کا جو صالح سے منحرف تھے۔ ف صالح اپنی قوم سے کہتے تھے تم ایمان لاؤ تو اللہ تعالیٰ دین اور دنیا کی بھلائی تم کو دیگا ورنہ عذاب اتریگا انکی قوم کو چاہیے تھا کہ ایمان لاتے اور بھلائی کے لیے جلدی کوشش کرتے وہ تو نہ کیا الٹے برائی کی جلدی کرتے اور کہنے لگے عذاب کہاں ہے جلدی ہم پر اتار۔ ف انپر قحط آیا تو صالح اور ایمانداروں کی نحوست سمجھنے لگے۔ ف وہ بلائیں بھیجکر تم کو خواب غفلت سے بیدار کرتا ہے تاکہ شرک اور کفر چھوڑ دو اور اسکی طرف رجوع ہو بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے بات یہ ہے کہ یہ عذاب تم لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے ہے قرطبی نے کہا دنیا کے انتظام اور تدبیر کو بگاڑنیوالا نحوست کے اعتقاد سے زیادہ کوئی چیز نہیں ہے جو لوگ ایسے ضعیف الاعتقاد ہوتے ہیں انکا کوئی کام نہیں بنتا اور جو شخص یہ سمجھے کہ گائے کا پکارنا یا کوے کا آواز دینا یا کسی کا چھینکنا یا کانے کا یا عورت کا سامنے سے آنا یا کتے کا رونا یا الو کا بولنا یا بلی کا سامنے سے گذرنا منحوس ہے تو وہ جاہل ہے صحیح حدیث میں ہے کہ بدشگون لینا شرک ہے اور اسلام میں بدشگونی نہیں ہے عرب کے لوگ جاہلیت کے زمانہ میں ایسے ہی خیالات میں مبتلا تھے سفر کرتے وقت جانور کو اڑاتے اگر وہ داہنی طرف اڑتا تو مبارک سمجھتے ورنہ منحوس اور سب واہی باتوں کو اسلام نے مٹا دیا۔ ف یہ قدار ملعون کے ساتھی تھے جس نے اونٹنی کو زخمی کیا۔ ف یا انہوں نے ملکر اللہ کی قسم کھائی۔ ف ہمکو انکا داؤں معلوم تھا پھر وہ کیا جیت سکتے تھے ہوا یہ کہ جب یہ نو مردود شخص اونٹنی کو زخمی کر کے صالح اور انکے گھر والوں کو مارنے کیلئے نکلے تو رستہ ہی میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بھیجا انہوں نے پتھروں سے ان سب کو کچل ڈالا اللہ تعالیٰ کے داؤں سے ان کی تدبیر مراد ہے اور عرب کا قاعدہ ہے کہ ایک چیز کے جوڑ کو بھی اسی کا نام دیدیتے ہیں جیسے اوپر کئی بار گذر چکا ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بھی مشرکوں نے یہی چاہا تھا لیکن اللہ نے انکا منصوبہ چلنے نہ دیا اور یہ قصہ اوپر سورہ انفال میں گذر چکا ہے۔ ف وہ تو پہلوں سے کھیلے گئے تھے سو انکی قوم والے چیخ مارنے سے ہلاک ہوئے جیسا اوپر گذر چکا ہے۔ ف۹ صالح اور انکو بکر حضرموت کی طرف چلے گئے وہیں انتقال کیے۔ ف ۱۰ ایمان کو چھوڑ کر کفر اختیار کر لیا۔ ف۱۱

پارہ	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
۲۷	النجم ۵۳	۳	حِيْنٍ فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ وَثَمُوْدَا فَمَآ اَبْقٰى	انکو کہدیا گیا ایک وقت تک زندگی کا مزہ اٹھا لو (یعنی تین دن تک) غرض انہوں نے اپنے مالک کا حکم نہ مانا آخر بجلی نے انکو دیکھتے ہی دیکھتے ان کو دبوچ لیا پھر عذاب آجانے پر کھڑے بھی نہ ہو سکے (بھاگنا کیسا) اور نہ (ہمارے عذاب کو) روک سکے اور ثمود کو بھی (اور ان دونوں میں سے کسی کو بھی) باقی نہ رکھا
〃	القمر ۵۴	۲	۹ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ	۹ ثمود کی قوم والوں نے بھی ڈرانیوالوں کو جھٹلایا کہنے لگے کیا ہم اپنے ہی میں سے ایک اکیلے آدمی کے کہنے پر چلیں ف۱ ایسا کریں تو ہم گمراہ اور بالکل ٹھہرے ف۲ (تعجب کی بات ہے) ہم (سب) ہوتے ساتے ایک اسی پر وحی اتری ف۳ نہیں ف۴ یہ بیہودہ جھوٹا ہے لپاٹیا ڈینگیا ف۵ (ہمنے صالح سے کہا) کل ان کو معلوم ہو جائیگا کون جھوٹا لپاٹیا ڈینگیا ہے ف۶ (انہوں نے جیسے فرمائش کی اسیطرح) ہم انکے آزمانے کو اونٹنی بھیجیں ف۷ گے تو بھی ان کو تکتا رہ اور (انکے ستانے پر) صبر کیے رہ اور ان کو جتلا دے کہ پانی ان میں (اور اونٹنی میں) بٹ گیا ہے ہر کوئی اپنے وقت پر پانی پینے آئے ف۸ انہوں نے کیا کیا اپنے ساتھی (قدار) کو بلایا اس نے (تلوار کا) ہاتھ چلایا اور (اونٹنی کو) زخمی کر ڈالا آخر میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا (سخت) نکلا ہم نے انپر ایک چیخ کا عذاب بھیجا (حضرت جبرئیل کی چنگھاڑ) وہ روندی ہوئی باڑ کی طرح ف۹ رہ گئے ف۱
۲۹	الحاقۃ ۶۹	۱	۱۰ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ	۱۰ پھر ثمود تو ایک چنگھاڑ (یا زلزلے) سے کھپائے گئے ف۱۱
۳۰	البروج ۸۵	۱	۱۱ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ	۱۱ (اے پیغمبر) تجھ کو کیا اگلی (کافر) فوجوں فرعون اور ثمود کا قصہ پہونچا ہے ف۱۲
〃	الفجر ۸۹	۱	۱۲ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ	۱۲ اور ثمود کے ساتھ کیا کیا جنہوں نے وادی القری میں ف۱۳ پہاڑ کو تراشا تھا ف۱۴
〃	الشمس ۹۱	۱	۱۳ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ	۱۳ ثمود کی قوم والوں نے اپنی شرارت سے (پیغمبر صالح کو) جھٹلایا جب ان میں بڑا بدبخت شخص اٹھ کھڑا ہوا ف۱۵ پھر اللہ کے پیغمبر (صالح نے) ان سے کہا اللہ کی اونٹنی کو چھوڑ دو اور اسکو اپنی باری میں پانی پینے دو ف۱۶ لیکن انہوں نے پیغمبر کو جھٹلایا اور اونٹنی کو مار ڈالا ف آخر ان کے مالک نے انکو

ف۱ یعنی پیغمبر حضرت صالح کی نسبت کہنے لگے کہ وہ ہماری طرح ایک آدمی ہیں ہماری ہی قوم کے ہم سب انکے تابعدار بن جائیں یہ نہیں ہو سکتا ۱۲ ف۲ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ایسا ہو تو ہم غلطی میں پڑے اور عذاب میں پھنس گئے ۱۲ ف۳ حالانکہ ہم میں اس سے بہتر لوگ موجود ہیں ۱۲ ف۴ وہ چاہتا ہے کہ سب سے بڑا بنجائے سب لوگ اسکی تابعداری کریں ۱۲ ف۵ کل سے مراد قریب زمانہ ہے یعنی جب انپر عذاب اتریگا یا قیامت کا دن ۱۲ ف۶ کہ اب بھی اللہ کا حکم مانتے ہیں یا نہیں ۱۲ ف۷ ایک دن سارا پانی اونٹنی پئے گی ایکدن وہ لیں ۱۲ ف۸ کچھ دنوں ایسا ہی کرتے رہے پھر تنگ آکر اونٹنی کو مار ڈالنا چاہا ۱۲ ف۹ بیہوش ہوکر ۱۲ ف۱۰ بالکل پامال ہو گئے عرب میں قاعدہ ہے کہ جانوروں کی حفاظت کے لیے سوکھی ٹہنیوں اور کانٹوں کی ایک باڑہ بنا لیتے ہیں چند روز میں جانور اسکو روند ڈالتے ہیں اور وہ بھوسی کیطرح اڑکر خاک ہو جاتی ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے وہ گلی ہوئی جلی ہڈیوں کی طرح ہو کر رہ گئے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے وہ دیواروں کی لونی کیطرح جو ہوا سے اڑتی ہے ہو گئے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے وہ سوکھی گھاس کیطرح ہو گئے جس کو بکریاں کھا جاتی ہیں ۱۲ ف۱۱ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اپنی شرارت کی وجہ سے تباہ کیے گئے۔ بعضوں نے کہا طاغیہ ثمود کا وہ شخص ہے جس نے اونٹنی کو زخمی کیا تھا اسکی وجہ سے ساری قوم تباہ ہوئی ۱۲ ف۱۲ ضرور پہونچا ہے پھر کیوں گھبراتا ہے اللہ نے جیسے ان فوجوں کو غارت کر دیا کے کافروں کو بھی تباہ کریگا فرعون سے مراد فرعون اور اس کے ساتھ والے ہیں ۱۲ ف۱۳ جو مدینہ کے نزدیک ہے شام کو جاتے ہوئے ۱۲ ف۱۴ کہتے ہیں سب لوگوں سے پہلے ثمود ہی نے پہاڑوں کو کاٹ کر مکان بنائے تھے ایک ہزار سات سو شہر انہوں نے آباد کیے تھے ۱۲ ف۱۵ بدذات کمبخت قدار بن سالف اس نے اونٹنی پر حملہ کیا اسکو زخمی کیا وہ قصہ اوپر کئی بار گذر چکا ہے ۱۲ ف۱۶ ایکدن تم اپنے جانوروں کو پانی پلاؤ ایک دن اسکو پینے دو ۱۲ باقی در ضمیمہ

			بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝	گناہ پر انکو الٹ مارا پھر انکو برابر کر دیا (یعنی سب کو غارت کر دیا) وہ (خدا) ہر گز نہیں ڈرتا اس کے انجام سے ف

قِصَّةُ لُوْطٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

باب حضرت لوطؑ کے حالات اور موتفکات کا بیان

نمبر	سورۃ	آیت	قرآن	ترجمہ
۸	الاعراف	۱۰	وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۝ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ڮ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۭ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝	۱۔ اور (اے پیغمبرؐ) لوطؑ کو یاد کر جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم وہ بے شرمی کا کام ف۲ کرتے ہو جو تم سے پہلے سارے جہان میں کسی نے نہیں کیا بیشک تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی خواہش بجھانے کو لگا کرتے ہو ف۳ بلکہ تم (جانوروں سے بھی) بڑھ گئے ہو ف۴ اور اس کی قوم نے بس یہی جواب دیا کہنے لگو لوطؑ اور اس کے لوگوں کو اپنی بستی سے باہر نکالو یہ لوگ پاکیزہ (اور مقدس) بننا چاہتے ہیں ف۵ پھر ہم نے لوطؑ اور اس کے گھر والوں کو بچا لیا مگر اس کی بی بی رہنے والوں میں رہ گئی ف۶ اور ہم نے ان پر پتھراؤ کیا پتھراؤ ف۷ تو (اے پیغمبرؐ) دیکھ گنہگاروں کا انجام کیا ہوا ف۸
۱۲	ھود	۷	۲۔ وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ۝ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ۭ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ۭ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ۝ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ۝ قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً	۲۔ اور جب ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) لوطؑ کے پاس پہنچے ف۹ تو اس کو ان کا آنا ناگوار گذرا اور دل میں رک گیا ف۱۰ اور کہنے لگا یہ تو بڑا سخت دن ہے ف۱۱ اور اس کی قوم کے لوگ ف۱۲ اس کے پاس دوڑتے آئے اور وہ پہلے ہی سے برے کام کیا کرتے تھے ف۱۳ لوطؑ نے کہا بھائیو ف۱۴ میری بیٹیاں موجود ہیں ف۱۵ وہ تمہارے لیے پاکیزہ ہیں تو خدا سے ڈرو اور میرے مہمانوں میں مجھ کو ذلیل نہ کرو کیا تم میں کوئی ایک بھی بھلا آدمی نہیں وہ (مردود) کہنے لگے تو تو جانتا ہے ہم کو تیری بیٹیوں کی کوئی خواہش نہیں ہے اور تو جانتا ہے ہم جو کرنا چاہتے ہیں ف۱۶ لوط علیہ السلام نے کہا کاش اگر مجھ کو کچھ زور ہوتا یا کسی زبردست کنبہ کا آسرا ہوتا

ف ان میں کا کوئی نہیں بچا نہ بڑا نہ چھوٹا صرف وہ لوگ بچ گئے جو حضرت صالحؑ پر ایمان لائے تھے ۱۲ ف یعنی انکی تباہی اور بربادی کی اللہ تعالیٰ کو ذرا بھی پرواہ نہیں ہوئی جیسے دنیا کے بادشاہ ایک کام کے کرنے میں اس کے انجام سے ڈرتے ہیں ۱۲ ف۱ لوطؑ ہاران بن تارخ کے بیٹے تھے اور ابراہیمؑ تارخ کے بیٹے تو لوطؑ ابراہیمؑ کے بھتیجے تھے اور دونوں بابل یعنی ملک عراق میں رہتے تھے پھر وہاں سے نکل کر شام کے ملک میں آ بسے ابراہیمؑ فلسطین میں اترے اور لوطؑ اردن میں اور اللہ تعالیٰ نے لوطؑ کو پیغمبری دیکر ایک شہر میں بھیجا جس کا نام سدوم تھا ۱۲ ف۲ لواطت اغلام لونڈے بازی ۱۲ ف۳ جانوروں کی طرح خواہش بجھانے کے سوا اور تم کو کوئی غرض نہیں ۱۲ ف۴ یعنے جانور بھی اپنی فطری عادت کے موافق خواہش پوری کرتے ہیں نر ہمیشہ مادہ پر چڑھتا ہے اور مادہ بھی اپنی جنس کی یہ نہیں کہ نر نر پر کودنے لگے یا دوسری جنس کے جانور پر تم ایک درجہ جانوروں سے بھی بڑھ گئے فطرت کے خلاف نر سے اپنی خواہش بجھانے لگے ۱۲ ف۵ ہم گنہگار ناپاک لوگوں میں انکا کیا کام مسخرہ پن سے یہ کہنے لگے ۱۲ ف۶ یعنے ان لوگوں میں رہ گئی جو حضرت لوطؑ کے ساتھ نہیں بھاگے تھے بلکہ اپنے ملک میں رہے انپر عذاب اترا وہ بھی انکے ساتھ مر گئی ۱۲ ف۷ پتھروں کا مینہ برسایا ۱۲ ف۸ مجاہد نے کہا حضرت جبرائیلؑ نے ان ساری بستیوں کو جن میں لوطؑ کی قوم بستی تھی اوکھاڑ ا اور آسمان تک لے گئے پھر الٹا کر پھینکدیا اوپر سے پتھر برسے ۱۲ ف۱۱ اور اس نے دیکھا وہ خوب صورت لڑکوں کی شکل میں ہیں ف۱۰ حضرت لوطؑ یہ ڈرے کہ یہ خوبصورت لڑکے ہیں اور میری قوم بدکار ہے وہ انکو ضرور ستاوینگے اور مجھ میں یہ زور نہیں کہ انکو بچاؤں ۱۲ ف۱۱ اپنے مہمانوں کی عزت بچانے کے لیے ساری قوم سے لڑنا پڑے گا ۱۲ ف۱۲ ان خوب صورت لڑکوں کا آنا سنکر ۱۲ ف۱۳ لونڈے بازی اور لواطت کے عادی تھے ان کو کچھ شرم تو رہی نہ تھی انہوں نے ان فرشتوں پر بھی ہاتھ چلانا چاہا اور حضرت لوطؑ ان کو روکنے لگے ۱۲ باقی در ضمیمہ

۱۴ الحجر ۵

اَوْ اٰوِیْٓ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ ۝ قَالُوْا یٰلُوْطُ
اِنَّا رُسُلُ رَبِّکَ لَنْ یَّصِلُوْٓا اِلَیْکَ فَاَسْرِ
بِاَھْلِکَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ وَلَا یَلْتَفِتْ
مِنْکُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَکَ ؕ اِنَّہٗ مُصِیْبُھَا
مَآ اَصَابَھُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَھُمُ الصُّبْحُ ؕ
اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ ۝ فَلَمَّا
جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِیَھَا سَافِلَھَا
وَاَمْطَرْنَا عَلَیْھَا حِجَارَۃً مِّنْ سِجِّیْلٍ ۙ
مَّنْضُوْدٍ ۙ مُّسَوَّمَۃً عِنْدَ رَبِّکَ ؕ وَمَا
ھِیَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ بِبَعِیْدٍ ۝
۳ فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ نِ الْمُرْسَلُوْنَ ۙ قَالَ
اِنَّکُمْ قَوْمٌ مُّنْکَرُوْنَ ۝ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰکَ
بِمَا کَانُوْا فِیْہِ یَمْتَرُوْنَ ۝ وَاَتَیْنٰکَ
بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ فَاَسْرِ بِاَھْلِکَ
بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَھُمْ وَلَا
یَلْتَفِتْ مِنْکُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَیْثُ
تُؤْمَرُوْنَ ۝ وَقَضَیْنَآ اِلَیْہِ ذٰلِکَ الْاَمْرَ
اَنَّ دَابِرَ ھٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِیْنَ ۝
وَجَآءَ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ
یَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ قَالَ اِنَّ ھٰٓؤُلَآءِ ضَیْفِیْ
فَلَا تَفْضَحُوْنِ ۙ وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَلَا
تُخْزُوْنِ ۝ قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْھَکَ عَنِ
الْعٰلَمِیْنَ ۝ قَالَ ھٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِیْٓ اِنْ
کُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ ۝ لَعَمْرُکَ اِنَّھُمْ

ف۱ ف۲ کہنے لگے لوطؑ ہم تیرے مالک کے بھیجے ہوئے (فرشتے) ہیں وہ ہرگز تیرے پاس تک پھٹک نہ سکیں گے تو اپنے گھر کے لوگوں کو لے کر کچھ رات رہے چل دے ف۳ اور تم میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے ف۴ مگر تیری جورو ف۵ اس کو بھی وہی عذاب ہوگا جو ان لوگوں کو ہوگا ف۶ ان (کی ہلاکت) کا وعدہ صبح کو ہے کیا صبح نزدیک نہیں ہے ف۷ پھر جب ہمارا عذاب آن پہونچا ف۸ ہم نے اس کے اوپر کا حصہ تلے کر ڈالا ف۹ اور ہم نے اس پر ف۱۰ کھنگر کے پتھر تہ بر تہ تیرے مالک کے پاس نشان کیے ہوئے ف۱۱ برسائے ف۱۲ اور ایسے پتھر ان ظالموں سے دور نہیں ہیں ف۱۳

۳ پھر جب بھیجے ہوئے (فرشتے) لوطؑ کے خاندان کے پاس آئے لوطؑ نے کہا تم تو بیگانے ف۱۴ ف۱۵ ہو وہ کہنے لگے ف۱۶ بلکہ جس (عذاب) میں یہ لوگ شک کرتے تھے ہم وہی (عذاب) لے کر آئے ہیں اور ہم ہونے والی بات لے کر تیرے پاس آئے ہیں ف۱۷ اور ہم سچے ہیں تو کچھ رات رہے اپنے گھر والوں کو لیکر (یہاں سے) چل دے اور تو ان کے پیچھے پیچھے چلیو ف۱۸ اور تم میں سے کوئی (پیچھے) مڑ کر نہ دیکھے ف۱۹ اور جہاں تم کو حکم ہے ف۲۰ وہیں سیدھے چلے جاؤ اور ہم نے لوطؑ کو اس بات کا فیصلہ کہلا بھیجا کہ صبح کو ان لوگوں کی جڑ بنیاد کٹ جائیگی ف۲۱ اور شہر (سدوم) والے لوگ ف۲۲ خوشیاں مناتے آئے (اور بدفعلی کا قصد کیا) لوطؑ نے کہا یہ میرے مہمان ہیں تو مجھ کو رسوا نہ کرو ف۲۳ اور خدا سے ڈرو مجھ کو فضیحت نہ کرو وہ کہنے لگے کیا ہم تجھ کو جہان کے لوگوں سے منع نہیں کر چکے ہیں ف۲۴ لوطؑ نے کہا اگر تم کو ایسا ہی کرنا ہے تو یہ میری بیٹیاں (حاضر) ہیں ف۲۵ (اے پیغمبرؐ) تیری

ف۱ تو میں اسوقت تم سے سمجھ لیتا ۱۲ ف۲ حضرت لوطؑ اپنی قوم میں زبردست کنبہ نہیں رکھتے تھے وہ پہلے حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ تھے پھر شام کے ملک میں ہجرت کی وہاں سے اللہ تعالیٰ نے ان کو سدوم بھیجا جہاں یہ بدکار لوگ بستے تھے حضرت لوطؑ ان میں ایک غریب پردیسی کی طرح رہتے تھے اور ہر راہ رہنے کہا اس کے بعد اللہ نے جتنے پیغمبروں کو بھیجا وہ کنبے والے تھے آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوطؑ پر رحم کرے وہ زبردست کنبے کی پناہ ڈھونڈتے تھے ۱۲ ف۳ یا رات کے اندھیرے میں نکل کھڑا ہو ۱۲ ف۴ اللہ کے عذاب کی آوازیں کان میں آئیں تو بھی ادھر نہ دیکھو چپکے بیٹھ موڑے ہوئے بھاگتے چلے جاؤ ۱۲ ف۵ وہ پیچھے مڑ کر دیکھے گی اسکی تقدیر میں یہ لکھا ہے ۱۲ ف۶ ایسا ہی ہوا حضرت لوطؑ اور انکے گھر والے چپکے کچھ رات رہے بستی سے چل دیے انکی بی بی بھی ساتھ تھی لیکن اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور اپنی قوم کی تباہی پر افسوس کرنے لگی ایک پتھر اس پر بھی آ کر گرا اور وہیں مر کر رہ گئی ۱۲ ف۷ یعنی بالکل قریب ہے ۱۲ ف۸ یا وہ وقت جو عذاب آنے کے لیے مقرر تھا ۱۲ ف۹ اور تلے کا اوپر حضرت جبریلؑ نے پہلے ساری بستی کو اٹھا کر آسمان تک اوپر لے گئے پھر الٹ کر پھینک دیا ۱۲ ف۱۰ الٹنے سے پہلے یا الٹتے وقت یا الٹنے کے بعد ۱۲ ف۱۱ یا نشان کیے ہوئے ۱۲ ف۱۲ سجیل اینٹ کا پتھر یا کھنگر۔ عکرمہ نے کہا مٹی پتھر ملا ہوا نشان کیے ہوئے یعنی انپر کوئی علامت کی گئی تھی بعضوں نے کہا ہر پتھر پر اس شخص کا نام لکھا تھا جو اس سے ہلاک کیا گیا ۱۲ ف۱۳ یعنی ظالموں اور مشرکوں پر اس قسم کا عذاب اترنا قیاس سے بعید نہیں ہے وہ ایسے ہی عذاب کے لائق ہیں ۱۲ ف۱۴ پردیسی اجنبی معلوم ہوتے ہو ۱۲ ف۱۵ اس ملک کے نہیں ہو اسلیے مجھکو تم سے خوف معلوم ہوتا ہے ۱۲ ف۱۶ نہیں ڈرنے کا کوئی سبب نہیں ہے ۱۲ ف۱۷ جسکو ہونے میں کوئی شک نہیں یعنے خدا تعالیٰ کا قطعی حکم ہے ۱۲ ف۱۸ تاکہ انکو دیکھتا رہے اور تجھے اطمینان رہے کوئی پیچھے رہ جانے کا ڈر نہ ہو ۱۲ ف۱۹ یا تم میں سے کوئی پیچھے نہ رہ جاوے ۱۲ ف۲۰ یعنے شام کی طرف یا مصر کی طرف یا اردن کی طرف ۱۲ باقی در ضمیمہ

			لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ ۝ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ ۝ وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُّقِيمٍ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝	زندگی کی قسم بیشک وہ اپنی مستی میں اندھے ہو رہے تھے پھر سورج نکلتے انکو چنگھاڑ نے آدبایا (حضرت جبریل نے ایک چیخ ماری جس سے) اس (بستی) کو الٹ کر اوپر تلے کر دیا اور (اوپر سے) ان پر کنکر کے پتھر برسائے بیشک اس (قصے) میں نشان لگانے والوں کو نشانیاں (ہیں) اور یہ بستی تو سیدھے رستہ پر ہے بیشک جو ایمان لائیں انکے لئے تو اس (قصے) میں (خدا کی قدرت کی) بڑی نشانی ہے۔
۱۵	الانبیاء	۵	وَلُوطًا آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَت تَّعْمَلُ الْخَبَائِثَ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَاسِقِينَ ۝ وَأَدْخَلْنَاهُ فِي رَحْمَتِنَا ۖ إِنَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝	اور لوط علیہ السلام کو ہم نے پیغمبری دی (یا سمجھ فیصلہ کرنے کی) اور علم دیا اور ہم نے اسکو بستی (سدوم) سے نجات دی جہاں کے لوگ ناپاک کام کیا کرتے تھے (لواطت) بیشک وہ بدکار لوگ تھے اور ہم نے اسکو اپنی رحمت میں (جنت میں) داخل کر لیا بیشک وہ نیک بندوں میں سے تھا۔
۱۶	الفرقان	۴	وَلَقَدْ أَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي أُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۚ أَفَلَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ نُشُورًا ۝	اور یہ کافر اس بستی پر ہو آئے ہیں جس پر برا مینہ برسایا گیا تھا یعنی سدوم پر جو لوط والوں کا شہر تھا کیا انہوں نے اسکو نہ دیکھا ہوگا بات یہ ہے کہ انکو مر کر پھر جی اٹھنے کی امید نہیں ہے
۱۷	الشعراء	۹	كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۝ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ ۝ وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُم مِّنْ أَزْوَاجِكُم ۚ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ۝ قَالُوا لَئِن لَّمْ تَنتَهِ يَا لُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ ۝ قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُم	لوط کی قوم نے (یعنی ملک والوں نے) پیغمبروں کو جھٹلایا جب انکے بھائی (یعنی ہموطن ہم شہر) لوط نے کہا کیا تم (خدا سے) نہیں ڈرتے میں تمہارا سچا (امانتدار) پیغمبر ہوں تو اللہ تعالی سے ڈرو اور میرا کہا مانو اور میں (اس نصیحت کرنے) پر تم سے کچھ نیگ نہیں مانگتا میرا نیگ تو بس اسی پر ہے جو سارے جہان کا مالک ہے (تم کو شرم نہیں آتی) تم جہان کے لونڈوں پر چڑھتے ہو (اور ان سے برا کام کرتے ہو) اور جو تمہارے مالک نے تمہارے لئے (اچھی پاکیزہ) بی بیاں پیدا کیں ہیں انکو چھوڑ بیٹھے ہو بات یہ ہے کہ تم لوگ (شرارتیں) حد سے بڑھ گئے ہو وہ کہنے لگے لوط (دیکھ سنبھل) اگر تو (اس نصیحت سے) باز نہ آئیگا تو بیشک بستی

ف۱ وہاں چار بستیاں تھیں جن میں چار لاکھ لڑنے والے مرد تھے حضرت جبرئیل نے چاروں کو آسمان تک اٹھا کر پھر الٹ کر وہاں سے پھینک دیا ۱۲ ف۲ یا غور کرنے والوں کو حق تعالی کی قدرت کی ۱۲ ف۳ جب قریش شام کے ملک کو جاتے ہیں تو یہ بستی راہ میں پڑتی ہے اب تک اسکے نشان موجود ہیں مگر انکو عبرت نہیں ہوتی ۱۲ ف۴ ضرور دیکھا ہوگا کیونکہ وہ شام کے راستہ پر واقع ہے اور قریش کے لوگ وہاں سوداگری کے لئے آتے جاتے رہتے ہیں ۱۲ ف۵ تو سب کچھ دیکھتے ہیں پر عبرت نہیں ہوتی آخرت کا یقین ہو تو عبرت ہو ۱۲ ف۶ لوط جس بستی میں جا کر رہے تھے اسکا نام سدوم تھا لوط اس قوم میں سے نہ تھے کیونکہ وہ حضرت ابراہیم کے بھتیجے تھے جو بابل کے رہنے والے تھے مگر اپنے شہر والوں کو بھی کبھی اپنی قوم کہتے ہیں ۱۲ ف۷ یہاں تک کہ فطرت کے خلاف بھی کرنے لگے ۱۲ ف۸ پھر ہم کو ایسی بازی سے منع کریگا ۱۲ ف۹ حضرت لوط کی بات نے انپر کچھ اثر نہ کیا حالانکہ اگر لوہے کی طرح کسی کا دل سخت ہو تو بھی اس نرم گفتگو سے ملائم اور شرمندہ ہو جاتا سچی بات یہی ہے اللہ تعالی کو توفیق اور ہدایت چاہئے اللہ تعالی نے اس آیت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات کی قسم کھائی اور سوائے آپ کے اور کسی کو یہ عزت حاصل نہیں ہوئی بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے قسم اسکی جو تیری زندگی کا خالق ہے بعضوں نے کہا یہ فرشتوں کا کلام ہے انہوں نے لوط علیہ الصلوۃ والسلام کی زندگی کی قسم کھائی سید علامہ نے کہا اللہ سبحانہ وتعالی کے سوا اور کسی کی قسم کھانا منع ہے اور صحیح حدیثیں اس کی ممانعت میں وارد ہوئی ہیں تو بندوں کو اللہ سبحانہ وتعالی کے سوا اور کسی کی قسم نہ کھانا چاہئے البتہ اللہ سبحانہ وتعالی کو اختیار ہے وہ جس چیز کی چاہتا ہے قسم کھاتا ہے ۱۲

			مِنَ الْعَالَمِينَ ۝ رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ۝ فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ۝ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ۝ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ۝ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا ۚ فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝	سے نکال باہر کیا جائیگا (لوط نے کہا) میں تمہارے اس کام سے بیزار ہوں (پھر دعا کی) اے مالک مجھکو اور میرے گھر والونکو انکے اس کام سے بچا دے آخر ہمنے لوط اور انکے گھر والونکو سبکو (عذاب سے) بچا دیا مگر ایک بڑھیا (لوط کی بی بی) رہنے والوں میں رہگئی اسکے بعد ہمنے دوسروں کو ہلاک کر مارا اور انپر (پتھروں کا) برساؤ کیا تو کیا برا برساؤ تھا انلوگوں کا جو (عذاب سے) ڈرائے گئے تھے (پر کمبخت نڈر رہے اور اپنا کام نہ چھوڑا) بیشک اس واقعہ میں قدرت کی نشانی ہے اور لوط کی قوم کے لوگ اکثر ایمان لانیوالے نہ تھے اور بیشک تیرا مالک
٢٩	النمل	٤	وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ ۝ أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِنْ دُونِ النِّسَاءِ ۚ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ۝ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِنْ قَرْيَتِكُمْ ۖ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ ۝ فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الْغَابِرِينَ ۝ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا ۖ فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ۝	اور (ای پیغمبر) لوط کو (یاد کر) اسنے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا تم جان بوجھ کر (یا ایک دوسرے کے سامنے) بیحیائی کا کام کرتے ہو تم اپنی عورتوں کو چھوڑ کر للچا کر (شہوت سے) مردوں (لڑکوں) پر گرتے ہو سچ یہ ہے کہ تم بڑے بیوقوف ہو پھر اسکی قوم نے کچھ جواب دیا بس کہنے لگے لوط کے گھر والوں کو اپنی بستی سے نکال باہر کرو کیونکہ وہ لوگ پاکیزہ (اور مقدس) بننا چاہتے ہیں آخر ہمنے لوط اور اسکے گھر والونکو (عذاب سے) بچالیا مگر اسکی بی بی جسکے حصے میں ہم نے رہ جانا رکھ دیا تھا تو اس کی قوم پر ہم نے پتھروں کا برساؤ کیا تو ان لوگوں کا برساؤ جو (عذاب سے) ڈرائے گئے تھے کیا برا برساؤ تھا۔
٣٠	العنکبوت	٣	وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ ۝ أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُونَ السَّبِيلَ ۝ وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمُ الْمُنْكَرَ ۖ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللَّهِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ قَالَ	اور لوط (کو ہمنے بھیجا) جب اسنے اپنی قوم والوں سے کہا تم تو ایسی بے شرمی کا کام کرتے ہو جو تم سے پہلے ساری جہان میں کسی نے نہیں کیا (لواطت اور لونڈے بازی) کیا تم (عورتوں کو چھوڑ کر) مردوں سے صحبت کرتے ہو اور رستہ لوٹتے ہو (مسافروں کو ستاتے ہو) اور اپنی مجلس میں برا کام کرتے ہو پھر اسکی قوم نے (ان باتوں کا) کوئی جواب نہیں دیا یہی کہنے لگے اگر تو سچا ہے تو اللہ تعالیٰ کا عذاب ہم پہ لے کر آ لوط نے (عاجز ہو کر) دعا کی یا میرے خدا ان

ف۱ اس کام کا سخت مخالف اور دشمن ہوں ۱۲ ف۲ وہ دوسرے بدکاروں کے ساتھ ہلاک ہوئی کیونکہ ان بدکاروں سے راضی تھی ۱۲ ف۳ کمبخت جانور بھی ایسا نہیں کرتے آدمی جیسے اشرف المخلوقات ہو کے ایسے ہی کبھی وہ جانوروں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے ف۴ آدمی زاد طرفہ معجونے ست + از فرشتہ سرشتہ وز حیوان + گر کند میل این شود کم ازاں + ور کند قصد آں شود بہ ازاں ۱۲ ف۵ ہم گنہگار رہ جائے نیک مقدس پھر ہمارے ساتھ کیوں رہیں یہ ایک تمسخر اور ٹھٹھا تھا ۱۲ ف۶ وہ گنہگاروں کے ساتھ ہلاک ہونا ۱۲ ف۷ غریبوں پر کنکریاں پھینکتے ہو راستے میں بیٹھکر مسافروں کو چھیڑتے ہو ۱۲ ف۸ مجلس میں گوز مارتے ہو علانیہ لواطت کرتے ہو یا کبوتر بازی کرتے ہو یا چوسر اور شطرنج کھیلتے ہو ایک پر ایک تھوکتے ہو یا ننگے ہو جاتے ہو اور سیٹی بجاتے ہو یا گالی گلوج وغیرہ ۱۲

			رَبِّ انْصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ ؏	(فرماتے تھے کہ) اے میرے رب مجھکو ان شریر لوگوں پر (غلبہ دیکر) میری مدد کر
	العنکبوت	۲	وَلَمَّا أَنْ جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالُوا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ إِنَّا مُنَجُّوكَ وَأَهْلَكَ إِلَّا امْرَأَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ۝ إِنَّا مُنْزِلُونَ عَلَى أَهْلِ هَذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۝ وَلَقَدْ تَرَكْنَا مِنْهَا آيَةً بَيِّنَةً لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝	اور جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس پہونچے تو وہ اُن کے کیلے سے ناخوش ہوا اور اُسکا دل تنگ ہو گیا اور فرشتے کہنے لگے تو ڈر نہیں اور رنج نہ کر ہم تجھکو اور تیرے گھر والوں کو عذاب سے بچا لینگے پر تیری جورو پیچھے رہنے والوں میں شریک ہے (وہ عذاب میں مبتلا ہوگی) ہم اس بستی والوں پر انکے بُرے کاموں کی سزا میں آسمان سے عذاب اتارینگے (پتھر برسائینگے) اور ہمنے عقلمند لوگوں کیلیے اس بستی میں سے ایک کھلا نشان چھوڑ دیا ہے ف
	والصّٰفّٰت	۴	وَإِنَّ لُوطًا لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ نَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ۝ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ۝ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ۝ وَإِنَّكُمْ لَتَمُرُّونَ عَلَيْهِمْ مُصْبِحِينَ ۝ وَبِاللَّيْلِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝	اور لوط بھی بیشک پیغمبروں میں سے تھا جب ہم نے اُسکو اور اُسکے گھر والے سبکو (عذاب سے) بچا دیا مگر ایک بڑھیا (لوط کی بی بی جو) بچانیوالوں میں (رہگئی تھی) پھر دوسرے (سب) لوگوں کو ہمنے تباہ کر دیا اور تم تو صبح کو اور کبھی رات کو اُنپر سے گذرتے رہتے ہو کیا تم کو عقل نہیں ف
۲۷	النجم	۲	وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَىٰ ۝ فَغَشَّاهَا مَا غَشَّىٰ ۝	اور لوطؑ کی بستیوں (موتفکہ) کو بھی اُسی نے الٹ مارا پھر اُنپر جو چھانا تھا وہ آچھائی ف
۔	القمر	۶	كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالنُّذُرِ ۝ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّا آلَ لُوطٍ نَجَّيْنَاهُمْ بِسَحَرٍ ۝ نِعْمَةً مِنْ عِنْدِنَا كَذَٰلِكَ نَجْزِي مَنْ شَكَرَ ۝ وَلَقَدْ أَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ۝ وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ عَنْ ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ۝ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُسْتَقِرٌّ ۝ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ۝	لوط کی قوم والوں نے بھی ڈرانے والوں (پیغمبروں) کو جھٹلایا ہمنے اُنپر پتھراؤ کیا مگر لوط کے لوگوں پر (جو ایماندار تھے) احسان کرکے ہمنے صبح سویرے ہی اُنکو (وہاں سے نکالکر) بچا دیا جو لوگ (ہماری نعمتوں کا) شکر کرتے ہیں ہم اُنکو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ف اور لوطؑ نے (عذاب آنے سے پہلے ہی) اُنکو ہماری پکڑ سے ڈرایا تھا مگر وہ ڈرانے میں لگے شک کرنے اور (اتنا یہ کیا) کہ لوط کے مہمانوں کو اُس سے مانگا (اُنسے بُرا کام کرنیکو) ہمنے اُنکی آنکھوں کو اندھا کر دیا اور ہمنے کہا اب میری عذاب اور ڈرانیکا مزہ چکھو اور اُنکو سویرے ہی اُنپر وہ عذاب آ پہونچا جو ٹل نہیں سکتا تھا ہمنے کہا اب میرے عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو۔

ف حضرت لوط علیہ السلام سمجھے کہ یہ انسان ہیں اور ایسے خوب صورت تو میری قوم والے جنکو کمبخت لواطت کی عادت پڑی ہے ایسے خوب صورتوں کو کب چھوڑینگے ... میں بچانا سکوں گا ۱۲ ف ہم اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں انسان نہیں ہیں ۱۲ ف انکے گھر ہوئے مکان اور جست یا وہ پتھر جو آسمان سے برسے تھے۔ مجاہد نے کہا ایک کالا پانی جو ابتک اس زمین پر موجود ہے ۱۲ ف شام کے ملک کو جاتے آتے اُنپر گذرتے تھے ہو ف لوط کی قوم کی بستیاں سدوم وغیرہ ملک شام کو جاتے وقت راہ میں پڑتی ہیں ابتک اُنکے نشان نظر آتے ہیں ۱۲ ف ان کا قصہ اوپر گذر چکا ہے ۱۲ ف ایک تو الٹا گئیں دوسرے اوپر سے پتھر برسائے گئے ۱۲ ف آفت ... کہتے ہیں ۱۲ ف اُن کو لوط کے ڈرانے کا یقین نہ آیا ۱۲ ف یہ وہاں حضرت جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل تھے جو خوب صورت لڑکوں کی صورت میں حضرت لوط کے پاس گئے تھے انکا قصہ اوپر کئی بار گذر چکا ہے ۱۲ ف یا اُن کی آنکھوں پر جبرائیل نے پر پھیر دی ہیٹ کر برابر کر دیا ۱۲

۸ الاعراف	**قِصّۃ شُعَیب عَلَیہِ السَّلَام**	**باب ۶۸** **حضرت شعیب علیہ السلام کے حالات**
	وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۗ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ فَ أَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝ وَلَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوعِدُونَ وَ تَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِهِ وَتَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوا إِذْ كُنتُمْ قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمْ ۖ وَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ۝ وَ إِن كَانَ طَائِفَةٌ مِّنكُمْ آمَنُوا بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ وَطَائِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوا فَاصْبِرُوا حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا ۚ وَ هُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ۝ قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِن قَوْمِهِ لَنُخْرِجَنَّكَ يَا شُعَيْبُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ مِن قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا ۚ قَالَ أَوَلَوْ كُنَّا كَارِهِينَ ۝ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا إِنْ عُدْنَا	اور بھیجا ہم نے مدین والوں کی طرف شعیبؑ کو بھی جو اُنکا بھائی تھا اُس نے کہا بھائیو اللہ کو پوجو اُسکے سوا کوئی تمہارا سچا معبود نہیں تمہارے پاس تو تمہارے مالک کی طرف سے ایک نشانی آچکی سو تم ناپ تول پوری کرو اور لوگوں کو اُنکی چیزوں میں نقصان نہ دو اور جب سنور گیا ہے تو اب اُسمیں خرابی مت مچاؤ اگر تم ایماندار ہو تو ان باتوں پر عمل کرنا تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اور ہر رستے پر بیٹھ کر جو (لوگوں کو) ڈراتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے اُس پر ایمان لانے والے کو روکتے ہو اور اُس کو ٹیڑھا کرنا چاہتے ہو تو (آئندہ) اس طرح مت بیٹھو اور خیال کرو تم کتنے تھوڑے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تم کو بہت کر دیا اور (یہ بھی) دیکھو کہ فسادیوں کا انجام کیسا ہوا۔ اور اگر تم میں سے ایک گروہ کو اُس کا یقین ہے جو میں دیکر بھیجا گیا اور ایک گروہ کو اُس پر یقین نہیں ہے تو صبر کرو یہاں تک کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمارے (اور تمہارے) درمیان فیصلہ کر دے اور وہ سب فیصلہ کرنے والوں میں بہتر ہے اُس کی قوم کے سردار متکبر کہنے لگے شعیب ہم تجھ کو اور جو تیرے ساتھ ایمان لائے اُن سب کو اپنی بستی سے ضرور نکال باہر کر دینگے یا تم پھر ہمارے دین میں آجاؤ گے شعیبؑ نے کہا بھلا اگر ہم (اُسکو) برا سمجھتے ہوں جب اللہ نے ہمکو تمہارے (غلط) دین سے نجات دی اگر پھر ہم تمہارے

ف جو ایک شہر تھا ... شعیب میکائیل کو بیٹا وہ یشجب کا وہ مدین کا وہ ابراہیم کا بیٹا تھا اور مدین الے ہی سب مین کی اولاد میں تھے شعیب نبی کے بھائی ... قرآن میں سکا ذکر نہیں ہے کہتے ہیں شعیب جب کسی پہاڑ پر چڑھنا چاہتے تو جھک جاتا ۱۲ ف قریب ہے قیمت گھٹا کر یا اور کسی تدبیر سے ... محصول لیتے تھے ... ف اسکی تفسیر ... رکوع میں گذر چکی ہے ۱۲ ف یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ کو ۱۲ ف اس میں عیب نکالنا چاہتے ہو ... ف شعیب کی قوم کے بدمعاش ... راستے پر بیٹھتے اور جو آدمی شعیب کے پاس دین کی باتوں کو سیکھنے کے لیے آتا اُسکو ڈراتے دھمکاتے ... مکار ہے اُسکے پاس مت جاؤ بعضوں نے کہا وہ راہزنی ... اُسکا مال لوٹ لیتے بعضوں نے کہا ... محصول لیتے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ دین کے راہ ہو پھر اسطرح مت بیٹھو یعنے لوگوں کو ایمان لانے سے مت روکو ... ف تمہاری نسل ... اللہ تعالیٰ نے تمکو مالدار کر دیا ۱۲ ف ... تباہ اور برباد ہو گئی ... اس شریعت کا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو دی گئی ہے ۱۲ ف یعنی ... لوگ جنکو یقین نہیں ہے ... جن کو یقین ہے یعنی مومنو ۱۲ ... مطلب یہ ہے کہ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور ہوگی یا تو پھر ہمارے دین میں آجانا یا بستی سے نکالے جانا ۱۲ ف ... تم ہمکو اپنے مذہب میں ... مطلب یہ ہے کہ تمہارا یہ خیال غلط ہے کہ دو کاموں میں سے ایک کام ضرور ہوگا یا تو پھر تمہارے دین میں مل جانا یا نکالے جانا دین میں ملنا تو ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ جب ہمارا ... تمہارا دین ... نہیں کہہ سکتے البتہ نکالے جانا ہو سکتا ہے اگر تم زبردستی سے نکالو گے تو نکل جائینگے ...

			فِیْ مِلَّتِکُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰنَا اللّٰہُ مِنْھَا ؕ وَمَا یَکُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِیْھَآ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا کُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ ۝ وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَوْمِہٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَیْبًا اِنَّکُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝ فَاَخَذَتْھُمُ الرَّجْفَۃُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِھِمْ جٰثِمِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا شُعَیْبًا کَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْھَا ۛ اَلَّذِیْنَ کَذَّبُوْا شُعَیْبًا کَانُوْا ھُمُ الْخٰسِرِیْنَ ۝ فَتَوَلّٰی عَنْھُمْ وَقَالَ یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُکُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَنَصَحْتُ لَکُمْ ۚ فَکَیْفَ اٰسٰی عَلٰی قَوْمٍ کٰفِرِیْنَ ۝	دین میں آجائیں تو ہم نے اللہ پر جھوٹ باندھا ف اور ہم سے تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ تمہارے دین میں پھر آجائیں۔ ہاں مگر خدا کی مرضی ہو جو ہمارا مالک ہے ف ہمارے مالک کا علم سب چیز کو گھیرے ہوئے ہے ف اللہ تعالیٰ ہی پر ہمارا بھروسہ ہے مالک ہمارے ہمارا اور ہماری قوم کا انصاف سے فیصلہ کردے ف اور تو سب فیصلہ کرنے والوں میں بہتر ہے اور اسکی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے (قسم خدا کی) اگر شعیب کے کہنے پر چلے تو بیشک جب تم برباد ہوئے ف آخر زلزلے (بھونچال) نے انکو آ دبایا صبح کو اپنے گھر میں اوندھے (مرے) پڑے تھے ف جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا (وہ ایسے مرے) گویا اپنے گھروں میں (کبھی) رہے ہی نہ تھے جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا وہی برباد ہوئے ف تو شعیب نے ان سے منہ پھیر لیا اور کہنے لگا بھائیو میں نے تو تم کو اپنے مالک کے پیغام پہونچا دئے اور تمہاری خیر خواہی کی ف تو ایسے کافر لوگوں کا میں کیا غم کھاؤں ف
۴۷	ھود	۸	وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ؕ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ اِنِّیْٓ اَرٰىکُمْ بِخَیْرٍ وَّاِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ مُّحِیْطٍ ۝ وَیٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَھُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ۝ بَقِیَّتُ اللّٰہِ	اور ہم نے مدین قوم کی طرف اُس کے بھائی شعیب کو بھیجا اُس نے کہا بھائیو اللہ تعالیٰ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی سچا خدا نہیں ہے اور ماپ اور تول میں فرق نہ کرو (گھٹاؤ نہیں) میں تو دیکھتا ہوں تم آسودہ ہو ف اور مجھ کو تم پر ایسے دن کے عذاب کا ڈر ہے جو (تم سب کو) گھیر لیگا ف اور بھائیو ماپ اور تول انصاف سے پوری کرو اور لوگوں کو (سودا سلف میں) انکی چیزیں کم نہ دو اور ملک میں فساد مچاتے مت پھرو (ہر ایک کا حق ادا کر کے) جو اللہ تعالیٰ (حلال

ف بیشک اس کا خلاف ہوگا ۱۲ ف یعنے جب پھر تمہارے دین میں آگئے تو معلوم ہوا کہ اب تک جو ہم نبوت کا دعوی کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کیطرف سے تمکو پیغام سناتے تھے یہ سب اللہ تعالیٰ پر ایک جھوٹا بہتان تھا معاذ اللہ ۱۲ ف تو یہ اور بات ہے ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ دل اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں تو ظاہر میں تو یہ محال ہے کہ ہم پھر کافر ہو جائیں مگر خدا کی مرضی تو دوسری بات ہے وہ دم بھر میں دلکو پھیر سکتا ہے اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت محال سے متعلق ہو سکتی ہے اور تمام پیغمبروں نے کفر سے پناہ مانگی ہے اسیطرح خاتمہ کی خرابی سے ۱۲ ف وہ سب کچھ پہلے ہی سے جانتا ہے ۱۲ ف اگر وہ عذاب کے لائق ہوں تو انپر عذاب نازل کر ... ۱۲ ف تمہاری آمدنی کم ہو جاویگی ماپ تول میں جو کماتے ہو وہ جاتا رہیگا ۱۲ ف قتادہ نے کہا ایکہ والے تو سائبان کے عذاب سے ہلاک ہوئے جس کا ذکر آگے آویگا اور مدین والے چیخ کی آواز سے جو حضرت جبرائیل نے کی اور اس آیت میں جو رجفہ مذکور ہے اس سے چیخ ہی مراد ہے یا زلزلہ اور شاید پہلے آواز ہوئی ہو پھر زلزلہ ہوا ہو ... وہ ہلاک ہوئے ہوں ۱۲ ف اور جو اپنا ایمان لائے تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے بچا دیا ۱۲ ف جب شعیب کی قوم تباہ ہوگئی یا تباہ ہونے کو تھی ۱۲ ف لیکن تم نے میری نصیحت نہ سنی ۱۲ ف یعنے ہر چند وہ میرے عزیز تھے اور اپنے عزیز دل اور قوم والوں کی تباہی کا رنج ہر ایک آدمی کو ہوتا ہے مگر جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کو نہ مانا اور اسکے پیغمبر کو جھٹلایا تو ان کی تباہی اچھی ہوئی سو ہمسے مجھ کو رنج نہ کرنا چاہیے ۱۲ ف مدین ایک قبیلہ کا نام ہے یا ایک شہر کا تبوک کے قریب بحر قلزم کے کنارے پر ۱۲ ف اچھے خاصے خوشحال ہو پھر ایسی دغا بازی کرنے کی کیا ضرورت ہے ۱۲ ف اگر تم اس حرکت سے باز نہ آوگے تو ۱۲ ف یعنے آخرت کا عذاب جس سے کوئی نہ بچیگا یا دنیا میں جو عذاب شعیب کی قوم پر اترا ۱۲ ف نہ زیادہ لو نہ کم دو ۱۲

خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۚ وَمَا
أَنَا عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ ۞ قَالُوا يَا شُعَيْبُ
أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَن نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ
آبَاؤُنَا أَوْ أَن نَّفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا
نَشَاءُ ۖ إِنَّكَ لَأَنتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ ۞
قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ
بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَرَزَقَنِي مِنْهُ رِزْقًا
حَسَنًا ۚ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَىٰ
مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ ۚ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ
مَا اسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ ۚ
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۞ وَيَا قَوْمِ
لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَن يُصِيبَكُم
مِّثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ
هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ ۚ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ
مِّنكُم بِبَعِيدٍ ۞ وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ
ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ ۞
قَالُوا يَا شُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِّمَّا
تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرَاكَ فِينَا ضَعِيفًا ۖ
وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ ۖ وَمَا
أَنتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ ۞ قَالَ يَا قَوْمِ
أَرَهْطِي أَعَزُّ عَلَيْكُم مِّنَ اللَّهِ
وَاتَّخَذْتُمُوهُ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۖ
إِنَّ رَبِّي بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ۞ وَيَا قَوْمِ
اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۖ

سے) بچ جائے وہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایماندار ہو اور میں
تمہارے اوپر کچھ نگہبان تو ہوں نہیں وہ کہنے لگے اے شعیب کیا تیری
نماز نے تجھے یہ سکھلایا کہ ہم ان (بتوں) کو چھوڑ بیٹھیں جنکو
ہمارے باپ دادا پوجتے رہے یا اپنے مال میں جو ہم چاہیں وہ
نہ کریں تو تو بڑا بردبار اور نیک چلن تھا شعیب نے کہا بھائیو
بھلا بتلاؤ تو سہی اگر میں اپنے مالک کی طرف سے ایک کھلی
سند رکھتا ہوں اور اس نے مجھ کو اپنے (فضل) سے حلال
روزی دی اور میں یہ نہیں چاہتا کہ تم کو تو ایک کام سے
منع کروں پھر خود اسکو کرنے لگوں میں تو چاہتا ہوں جہانتک
مجھ سے ہو سکے تم کو سنوار دوں اور اللہ ہی نے مجھکو یہ توفیق دی
ہے اسی پر میں بھروسا کرتا ہوں اور اسی کی طرف اپنا دل
لگاتا ہوں اور بھائیو کہیں میرے ساتھ ضد کرنا تم کو اس
(آفت) میں نہ ڈالدے جو آفت نوح کی قوم پر پڑی (وہ سب
ڈوب گئے) یا ہود کی قوم پر یا صالح کی قوم پر اور
لوط کی قوم بھی تم سے دور نہیں اور اپنے مالک سے بخشش
مانگو پھر اسکی درگاہ میں توبہ کرو بیشک میرا مالک مہربان
ہے بہت محبت کرنیوالا وہ کہنے لگے شعیب جو تو کہتا ہے اس
میں سے بہت باتیں تو ہماری سمجھ میں نہیں آتیں اور
ہم دیکھتے ہیں تو ہم لوگوں میں کمزور ہے اور جو تیرے کنبے کے
لوگ نہ ہوتے تو ہم (کبکے) تجھے پتھراؤ کر چکے ہوتے اور تو
ہماری سامنے کوئی چیز نہیں شعیب نے کہا بھائیو کیا تم کو خدا سے
زیادہ میرے کنبے کا خیال ہے اور خدا کو تو تمنے اپنی پیٹھ پیچھے ڈالدیا خیر
میرے مالک کا علم تمہارے کاموں کو گھیرے ہوئے ہے اور بھائیو جہا
تم اپنی جگہ جو کرتے ہو کرتے رہو میں بھی کر رہا ہوں آگے چلکر

ف دغا بازی اور حرام مال سے ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اللہ تعہ کی اطاعت تمہارے لیے بہتر ہے بعضوں نے کہا اسکی دی ہوئی روزی بعضوں نے کہا اسکا ثواب ۱۲ ف کہ
ہر وقت تمہارے اعمال کو دیکھتا رہوں یا بُرے کاموں کا تمکو مزہ چکھاتا رہوں میں تو اللہ تعہ کا پیام پہونچا دینے والا اور تمہارا خیرخواہ ہوں ۱۲ ف جسطرح تصرف ہمکو
منظور ہو ۱۲ ف دوسرے کے حکم پر چلیں ۱۲ ف اور پھر ایسی نادانی کی باتیں کرتا ہے یا تو ایسا کہاں کا عقلمند ۱۲ ف استہزا ہے یعنے بیوقوف گمراہ ہی کہتے ہیں حضرت شعیبؑ نے
انکو سکہ توڑنے سے منع کیا تو کہنے لگے ہمارا مال ہے ہم جو چاہیں کریں توڑیں یا جلائیں یا پھینکدیں تجہ سے کیا غرض وہ بے رحم دل اور ترس کھانیوالے استہزا
بن کر آتے تھے کہ راہ سے حضرت شعیبؑ کو کہا ۱۲ ف تو کیا مجھکو یہ سزاوار ہے کہ میں اسکا حکم تمکو نہ پہونچاؤں۔ حضرت شعیبؑ بہت مالدار اور امیر تھے ۱۲ ف اور نہ
نفع میں کمالوں جیسے حیلہ بازوں کی عادت ہوتی ہے کہ ڈرا دھمکا کر اوروں کو تو ایک کام سے روک دیتے ہیں پھر خود اسکو کر کے خوب نفع کماتے ہیں ۱۲ ف یہ نہیں کہ
تمکو چھوڑا دوں اچھی بات پر لگا دوں اتفاق اور تہذیب پھیلاؤں ۱۲ ف کہ میں تمہارا ہادی اور مرشد بنا ہوں ۱۲ ف وہ آندھی سے تباہ ہو گئے ۱۲ ف وہ چنگھاڑ
سے سب مر گئے ۱۲ ف یعنے انکا ملک تم سے دور نہیں ہے ۱۲ ف کہ آئندہ گناہ نہ کریگے ۱۲ ف مؤمنو پھر جلد توبہ کریں ۱۲ ف یہ انہوں نے تحقیر کے طور پر کہا جیسے کسی
کہتے ہیں کیا کہا کچھ سمجھ میں نہیں آیا یعنے واہیات بکتا ہے ۱۲ ف نہ تیرے پاس فوج ہے نہ لشکر نہ کچھ ایسا کر دو بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ تم ناتوان اور ضعیف ہو
کیونکہ حضرت شعیبؑ اخیر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ حدیث ہے کہ حضرت شعیبؑ اللہ تعہ کی محبت میں اتنا روئے کہ انکی بینائی جاتی رہی ۱۲ ف جنکا ہمکو خیال ہے
کیونکہ وہ ہمارے دین میں ہیں ۱۲ ف پتھروں سے مار چکے ہوتے یا گالی گلوچ کر چکے ہوتے ۱۲ ف نہ ہمارے دل میں تیری کچھ عزت نہیں ہم کچھ تیرا خیال ہے جو تیری ہلاکت کا
ف ذرا بھی اس سے نہیں ڈرتے ۱۲ ف کوئی کام تمہارا اس سے پوشیدہ نہیں ہے ۱۲ ف شرک اور کفر بے ایمانی دغا بازی تاپ تول میں کمی ۱۲ ف جو کرتا ہوں ۱۲

نمبر	سورۃ		آیات	ترجمہ
			سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ	تم جان لوگے سوالی کا عذاب کس پر آتا ہے اور کون جھوٹا ہے اور (وقت کے) منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں اور جب ہمارا حکم آن پہونچا تو ہمنے شعیب اور اسکے ساتھ والے ایمان داروں کو تو اپنی مہربانی سے بچادیا اور گنا ہگاروں کو چنگھاڑنے آدبا پھر اپنے گھروں میں ڈھیر پڑے رہگئے (مرگئے) اور ایسے مرمٹے گویا کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے سن لو مدین کے لوگ بھی اسیطرح دھتکارے گئے جیسے ثمود کے لوگ
۱۴	الحجر	٥	وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ	اور (لوط کی قوم کے) بن میں رہنے والے (بھی) شریر تھے آخر ہمنے اُن سے بدلہ لیا اور یہ دونوں بڑے رستے پر ہیں (کھلی سڑک پر)
۱۵	الشعراء		كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْــَٔيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا	بن کے رہنے والوں نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا جب شعیب نے اُن سے کہا کیا تم (خدا سے) نہیں ڈرتے میں تمہارا سچا (امانت دار) پیغمبر ہوں تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو اور میں اس (نصیحت کرنے) پر تم سے کچھ نیگ نہیں مانگتا میرا نیگ تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا مالک ہے ماپ پورا کردیا کرو اور کم مت دو اور سیدھی ڈنڈی رکھکر تولو اور لوگوں کو اُنکی (خریدی) چیزیں کم نہ دو اور ملک میں دھند مچاتے مت پھرو اور اس خدا سے ڈرو جس نے تم کو اور اگلی خلقت کو پیدا کیا وہ کہنے لگے تجھ پر تو کسی نے جادو کردیا ہے اور کچھ نہیں اور تو تو ہمارے جیسا ایک آدمی ہے اور ہم تو تجھ کو ضرور جھوٹا ہی سمجھتے ہیں۔ اور اگر تو سچا ہے بھلا آسمان سے ایک ڈوہ (ٹکڑا) تو ہم پر گرادے شعیب علیہ الصلوۃ والسلام نے کہا جو (گناہ کی باتیں) تم

ف یعنی یا تم وہ مردود حضرت شعیب کو جھوٹا کہتے تھے ۱۲ ف اسکا وقت آگیا ۱۲ ف ایسی زور کی آواز ہوئی کہ معاذ اللہ ۱۲ ف کہتے ہیں دو امتوں پر ایک ہی طرح کا عذاب نہیں آیا مگر صالح ع اور شعیب کی قوم پر ایک ہی عذاب ہوا یعنے چنگھاڑ بعضوں نے کہا صالح ع کی قوم پر چنگھاڑ ہوئی نیچے سے چیخ اور شعیب کی قوم پر اوپر سے ۱۲ ف یعنے جھاڑی میں مراد شعیب کی قوم ہے جو مدین میں آباد تھی ۱۲ ف انہوں نے حضرت شعیب کو جھٹلایا اور بری حرکتوں سے کسیطرح باز نہ آئے ۱۲ ف یعنے لوط کی قوم اور شعیب کی قوم کی بستیاں ۱۲ ف جو تم سے بڑھکر زور دار تھے لیکن گناہوں کی وجہ سے تباہ ہو گئے ۱۲ ف تیری عقل جاتی رہی ہے اور تو بھی ہماری طرح ایک مخلوق ہے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع		
			كِسَفًا مِّنَ السَّمَاءِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ قَالَ رَبِّيْٓ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَأَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۭ إِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝	کر رہے ہو میرا مالک خوب جانتا ہے آخر انہوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا پھر سایہ بان کے دن کا عذاب اُن پر آ لگا بیشک یہ ایک بڑے دن کا عذاب تھا[۱] بے شک اس (واقعہ) میں (خدا تعالےٰ کی قدرت کی) ایک نشانی ہے اور شعیب علیہ السلام کی قوم کے لوگ اکثر ایمان لانے والے نہ تھے اور بے شک تیرا مالک زبردست ہے رحم والا۔
۲۰	العنکبوت	۴	وَإِلٰى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝	اور (ہم نے) مدین والوں کی طرف اُن کے بھائی شعیبؑ (پیغمبر) کو بھیجا اُس نے کہا بھائیو اللہ تعالےٰ کو پوجو اور آخرت کے دن کا خیال رکھو اور ملک میں اتنا بہت دھند (اندھیر) مت مچاؤ انہوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا آخر بھونچال نے اُن آ دبایا تو اپنے گھروں میں (مر کر) اوندھے رہ گئے۔

قِصَّةُ أَيُّوْبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ[۶۹] — باب[۶۹] حضرت ایوبؑ کا قصہ

پارہ	سورۃ	رکوع		
۱۷	الانبیاء[۲۱]	۶	وَأَيُّوْبَ إِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ أَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ أَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ۝	اور (اے پیغمبر) ایوب (پیغمبر کو یاد کر) جب اُس نے اپنے مالک کو پکارا مجھے سخت تکلیف لگ گئی ہے اور تو سارے رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے تو ہم نے اسکی دعا قبول کر لی اور جو دُکھ اُسکو (لگ گیا) تھا وہ دور کر دیا اور اُسکے گھر والے (جو پہلے تھے وہ) اُسکو دیے اور اتنے ہی اور یہ ہماری طرف سے اُس پر مہربانی تھی اور عبادت کرنیوالوں کیلئے نصیحت تھی۔
۲۳	صٓ[۳۸]	۴	وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ أَيُّوْبَ ۘ إِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ أَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ	اور (اے پیغمبر) ہمارے بندے ایوب (پیغمبر) کو یاد کر جب اُس نے اپنے مالک سے فریاد کی مجھ کو شیطان نے دھکا مارا ہے اور

ف وہ کیا تم کو جھوٹے کا ضرور بدلہ دیگا ۱۲ ف ابر سایہ بان کی شکل پر نمودار ہوا اُس میں سے آگ برسی سب ہلاک ہوگئے ۱۲ ف ابن عباسؓ نے کہا پہلے سات دن تک اُنپر لو اور گرم ہوا چلتی رہی اُنکے بدن پک گئے اور پانی کنوؤں اور چشموں میں سوکھ گیا پھر جنگل میں نکلے وہاں دھوپ کی شدت نیچے سے زمین ایسی گرم تھی کہ پاؤں کی کھال نکل گئی پھر ایک کالا ابر سایہ بان کی شکل میں نمودار ہوا وہ خوشی خوشی اُسکے سائے میں آ گئے اور سب وہاں اکٹھے ہوئے اسوقت ابر میں سے آگ برسنا شروع ہوئی سب جل گئے ابن عباسؓ نے کہا جو کوئی اور کچھ تفسیر کرے وہ جھوٹا ہے ۱۲ ف سبحان اللہ حضرت ایوبؑ کا ادب تین برس یا سات برس یا اٹھارہ برس ایسی سخت مصیبت میں رہے کہ دوسرا آدمی ایک دن بھی اُس پر صبر نہیں کر سکتا بڑے امیر مالدار صاحب اولاد تھے حق تعالےٰ نے آزمانے کے لیے مال بھی لے لیا اولاد بھی گئی صرف ایک بیوی رہ گئی غلام لونڈی پاس نہ رہا بیماری ایسی آئی کہ سارے بدن میں کوڑھ ہو گیا کیڑے پڑ گئے بستی والوں نے گھن سے بستی کے باہر نکال دیا لیکن ایک کلمہ ناشکری کا نہ نکالا صبر کیے رہے لاچار ہو کر ایک عرصے کے بعد دعا بھی کی تو اس ادب سے یوں نہیں کہا صاف کہ مجھ کو اچھا کر دے یا ایسا کر دے یا ویسا کر دے بلکہ اپنی تکلیف بیان کی اور اسکے رحم و کرم کا اظہار کیا اب مالک کا اختیار ہے ۱۲ ف دعا کرتے ہی دریائے رحم و کرم جوش میں آیا ۱۲ ف دل کا مطلب معلوم تھا گو صاف انہوں نے نہیں کہا تھا ۱۲ ف سارا بدن چاندی کی طرح صاف ہو گیا ۱۲ ف بعضوں نے کہا اللہ نے انکو بھی زندہ کر دیا اور اتنے ہی بال بچے اور عنایت فرمائے یا مطلب یہ ہے کہ جتنے بال بچے اُن کے پہلے تھے اتنے ہی پیدا ہوئے پھر اتنے ہی پیدا ہوئے تو دونے ہوگئے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ پہلے کے بال بچے اُنکے جنت میں ہیں اور دنیا میں اللہ تعالےٰ نے اتنے ہی اور دیے ۱۲ ف مصیبت کے وقت حضرت ایوبؑ کی مصیبت کو یاد کریں اور ہر طرح صبر اختیار کریں ۱۲ ف اٹھارہ برس تکلیف اٹھا کر اپنے مالک سے الخ ۱۲

			وَعَذَابٍ ۝ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ۝ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ۝ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ۭ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ۝	عذاب میں ڈالدیا ہے ف۱ اپنا پاؤں (زمین پر) مار ف۲ یہ ٹھنڈا پانی (تیرے) نہانے اور پینے کے لیے ہے ف۳ اور ہم نے اس کے گھر والے اس کو دیے اور اتنے ہی اور یہ ہماری طرف سے (ہیں) مہربانی تھی اور عقلمندوں کے لیے نصیحت تھی ف۴ اور ف۵ اپنے ہاتھ میں سو سینکوں کا ایک مٹھا لے پھر (اپنی جورو کو) اس سے مار دے اور قسم جھوٹی نہ کر ف۶ بے شک ہم نے اس کو صبر کرنے والا پایا اچھا بندہ تھا وہ (خدا کی طرف) بہت رجوع رہنے والا تھا ف۷
			قِصَّةُ اِدْرِيْسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ	**باب حضرت ادریس علیہ السلام کا ذکر**
۱۶	مریم ۱۹	۴	وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ۡ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۝	ف۸ اور (اے پیغمبر) قرآن میں ادریس کا ذکر کر وہ بڑا سچا تھا (اور) نبی تھا اور ہم نے اس کو بلند جگہ اٹھا لیا ف۹
			قِصَّةُ اِلْيَاسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ	**باب حضرت الیاس کا ذکر**
۲۳	والصّٰفّٰت	۴	وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ۝ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰۤى اِلْ يَاسِيْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝	ف۱۰ اور بیشک الیاس بھی پیغمبروں میں سے تھا ف۱۱ جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم لوگ (خدا سے) نہیں ڈرتے کیا تم بعل کو پکارتے ہو ف۱۲ اور سب سے بہتر پیدا کرنے والے کو چھوڑ بیٹھے ہو اللہ تعالیٰ کو جو تمہارا مالک ہے اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا بھی مالک تھا اور الیاس کی قوم والوں نے اس کو جھٹلایا بے شک وہ (قیامت کے دن عذاب میں) پکڑے آئیں گے مگر جو اللہ تعالیٰ کے خالص بندے تھے ف۱۳ اور ہم نے الیاس کا ذکر خیر پچھلے لوگوں میں باقی رکھا ف۱۴ (سب کہتے ہیں) الیاس پر سلام ف۱۵ ہم نیکوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں بیشک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھا

ف۱ یہ حضرت ایوب نے کمال ادب سے کہا کہ تکلیف اور بیماری کو شیطان کی طرف نسبت دی بعضوں نے کہا شیطان نے چونکہ اس آفت کا سبب پڑا تھا اسلیے یہ کہا کہ مجھ کو شیطان نے عذاب میں ڈالدیا ہے ہوا یہ کہ شیطان کے بہکانے سے ایک یاران کو اپنے مال و دولت پر غرور پیدا ہوا بعضوں نے کہا ایک مصیبت زدہ کی انہوں نے خبر نہ لی ۱۲ ف۲ ہم نے اسکی دعا قبول کی اور اسکو حکم دیا اپنا الخ ۱۲ ف۳ اس نے مارا وہاں ایک چشمہ پانی کا پھوٹ نکلا ہم نے فرمایا یہ الخ ۱۲ ف۴ یعنے نہا بھی اسی پانی سے اور پی بھی اس سے تو اچھا ہو جائیگا ۱۲ ف۵ کہ دوسرے لوگ بھی حضرت ایوب کی طرح ہلا اور مصیبت پر صبر کریں اور اللہ تعالیٰ کی مدد اور مہربانی کے متوقع رہیں کہتے ہیں اللہ نے انکی تھوڑی دنوں میں انکے گھر اور لوگ جو مر گئے تھے پھر جلا دیا ۱۲ ف۶ ہم نے اسکی قسم پوری ہونے کے لیے یہ کہا کہ اپنے ہاتھ میں الخ ف کہتے ہیں انکی بی بی ایک روز معمول سے زیادہ دیر کو روٹی لائی انکو اسکی نسبت گمان پیدا ہوا اور قسم کھالی کہ تجھ کو سو لکڑیاں ماروں گا ف۷ سبحان اللہ حضرت ایوب کا صبر ایسا تھا کہ آجتک انکا نام ضرب المثل ہے یا تو ایسے بڑے امیر تھے یا ایک ہی بار ایسی غریبی آئی غریب بھی تو غریبی بال بچے سب مر گئے خود بیمار پڑے بیماری بھی ایسی خراب سارا بدن سڑ گیا کوئی خبر لینے والا بجز ایک بی بی کے نہ رہا ایسی سخت مصیبتوں پر بھی اٹھارہ برس تک اف نہ کی پھر دعا بھی کی تو اس ادب سے ۱۲ ف۸ ف۹ چوتھے آسمان پر یا دوسرے آسمان پر یا جنت میں پہونچا دیا یا نبوت سے سرفراز کیا ۱۲ ف۱۰ کہتے ہیں الیاس حضرت ادریس کا نام تھا بعضوں نے کہا وہ بنی اسرائیل میں ایک پیغمبر تھے حضرت ہارون کی اولاد میں اللہ تعالیٰ نے انکو بعلبک والوں کی طرف بھیجا تھا بعلبک ایک شہر تھا وہاں کے لوگ ایک بت کو پوجتے تھے جسکا نام بعل تھا ۱۲ ف۱۱ جو ایک بت تھا یا عورت تھی ۱۲ ف۱۲ انہوں نے الیاس کو نہیں جھٹلایا ۱۲ ف۱۳ یہود اور نصاریٰ اور مسلمان سب انکو مانتے ہیں ۱۲ ف۱۴ الیاسین بھی حضرت الیاس کا نام ہے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
			## قِصَّةُ اَصْحٰبِ الْاُخْدُوْدِ ۲	## باب ۲ خندق والوں کا قصہ
۳۰	البروج ۸۵	۱	۱ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۙ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۙ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۙ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ؕ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ؕ	(ریہ مکہ کے کافر ضرور ایکدن تباہ ہونگے جیسے) کھائیاں کھودنیوالے تباہ ہوئے جن میں آگ تھی بہت ایندھن والی ف۱ جب کھائی کھودنیوالے (خندق کے کنارے کنارے کرسیاں لگا کر) وہاں بیٹھے ہوئے تھے اور ایمانداروں پر جو (ظلم) وہ کر رہے تھے اسکا تماشا اپنی آنکھوں سے) دیکھ رہے تھے ف۲ اور ایمانداروں سے صرف اتنی بات پر چڑ رہے تھے کہ وہ زبردست خوبیوں والے خدا پر ایمان لائے تھے جس کی آسمان اور زمین میں بادشاہت ہے اور ہر چیز اللہ تعالے کے سامنے ہے
			## قِصَّةُ اَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۳	## باب ۳ اصحاب الفیل کا قصہ
۳۰	الفیل ۱۰۵	۱	۱ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ؕ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۙ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۙ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ	۱ (اے پیغمبر) کیا تو نے اس واقعہ پر نظر نہیں کی تیرے مالک نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا (سلوک) کیا ف۳ ان کی انکی ساری تدبیر خاک میں نہیں ملا دی اور انپر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیجے وہ ان پر کھنگر کی پتھریاں مارتے تھے ف۴ پھر انکو کھائے ہوئے بھس کی طرح کر دیا ف۵
			## قِصَّةُ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۴	## باب ۴ حضرت یوسف کا قصہ
۱۲	یوسف ۱۲		۱ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ۔ قَالَ	(اے پیغمبر وہ وقت یاد کر جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا ابا میں نے (خواب میں) دیکھا کہ گیارہ تارے اور سورج اور چاند مجھ کو سجدہ کر رہے ہیں ف۶ یعقوب نے کہا بیٹا (کہیں) اپنا

ف۱ یا آگ تھی جو شعلے مار رہی تھی اختلاف ہے کہ یہ کون لوگ تھے لیکن اس پر اتفاق ہے کہ کافر لوگوں نے اگلے زمانہ میں کچھ ایمانداروں سے کہا کہ تم اپنے دین سے پھر جاؤ انہوں نے نہ مانا تو خندقیں کھودیں ان میں آگ سلگائی اور ان غریب ایمانداروں کو ان میں جھونک دیا ۱۲ ف۲ کہتے ہیں یہ ایمان دار ستر آدمی تھے اللہ تعالے نے آگ میں گرنے سے پہلے ان کی جان قبض کر لی اور بہشت میں بھجوا دیا اور خندق کی آگ ایسی بھڑکی کہ ان تماشا دیکھنے والوں کو اس نے دم بھر میں جلا کر بھسم کر دیا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے یہ لوگ قیامت کے دن جو ظلم انہوں نے ایمانداروں پر کیا اسکی گواہی دیں گے یا یہ لوگ اپنے بادشاہ کے سامنے ایمان داروں کے ساتھ جو کر رہے تھے اس کے گواہ تھے یعنے اس بات کے کہ ہمنے بادشاہ کا حکم بجا لایا اور ایمانداروں کو اپنے سامنے خندق میں دھکیل کر جلا دیا ۱۲ ف۳ جس سال یہ واقعہ ہوا اسی سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے کہتے ہیں ابرہہ یمن کا بادشاہ تیرہ ہاتھی لیکر کعبے کو ڈھانے کے لیے آیا تھا اس نے اپنے ملک میں ایک کعبہ بنایا تھا وہ چاہتا تھا کہ حاجی سب یہیں آیا کریں قریش کے ایک شخص نے وہاں پہونچ کر نجاست ڈالدی اسکو غصہ آیا اور اس نے قسم کھائی کہ میں کعبہ کو گرا دونگا ۱۲ ف۴ کہتے ہیں جب یہ لوگ مکہ کے قریب پہونچے تو عبد المطلب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا جو اس وقت قریش کے سردار تھے باہر نکلے اور ان سے ملکر کہا تم نے یہاں کیوں تکلیف کی اگر ہم کو تم بلاتے تو ہم تمہارے پاس حاضر ہوتے انہوں نے کہا ہم کعبہ کو ڈھانے کو لیے آئے ہیں عبد المطلب نے انکو بہت سمجھایا کہ اس ارادے سے باز آؤ انہوں نے نہ مانا آخر عبد المطلب ایک پہاڑ پر بیٹھ رہے اور انہوں نے کہا بہتر یہی ہے کہ میں اپنی آنکھ سے کعبے کی تباہی نہ دیکھوں اتنے میں سمندر کی طرف سے ایک تاریکی نمود ہوئی دیکھا تو کالے کالے پرندوں کے جھنڈ آ رہے ہیں انہوں نے ان لوگوں پر کنکریاں پھینکنی شروع کیں جس پر ایک کنکری گرتی وہ بھسم ہو کر رہ جاتا کہتے ہیں ہر پرند کے پاس تین تین کنکریاں تھیں دو دونوں پاؤں میں اور ایک چونچ میں ۱۲ باقی در صفحہ

يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ
فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ
لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ وَكَذٰلِكَ
يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ
الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ
وَعَلٰٓي اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓي
اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ۭ
اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ لَقَدْ كَانَ
فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ۝
اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى
اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ۭ اِنَّ اَبَانَا
لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِ ۝ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ
اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ
اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا
صٰلِحِيْنَ ۝ قَالَ قَاۗىِٕلٌ مِّنْهُمْ لَا
تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ
الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ
كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا لَكَ
لَا تَاْمَنَّا عَلٰي يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ۝
اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ
وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ قَالَ اِنِّىْ لَيَحْزُنُنِيْٓ
اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ
الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ۝ قَالُوْا
لَىِٕنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ

یہ خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا ف۱ پھر تیری (خرابی کے) لیے کوئی
فریب کی چال کر بیٹھیں کیونکہ شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے ف۲
اور ایسے ہی ف۳ وہ (اپنے بندوں میں سے) تجھ کو چن لے گا اور
خوابوں کی تعبیر تجھ کو سکھلائیگا اور جس طرح اس نے اپنا احسان
تیرے دو دادوں ابراہیم علیہ السلام اور اسحاق علیہ
السلام پر اگلے زمانہ میں پورا کیا ف۴ ایسے ہی وہ اپنا
احسان تجھ پر اور یعقوب کی اولاد پر پورا کریگا ف۵ بے
شک تیرا مالک خوب جانتا ہے ف۶ حکمت والا یوسف اور اس
کے بھائیوں میں ف۷ نشانیاں ہیں پوچھنے والوں کے لیے
ف۸ جب یوسف کے بھائیوں نے کہا ف۹ یوسف اور اس
کے بھائی کو ہمارا باپ ہم سے زیادہ چاہتا ہے حالانکہ ہم جوان
مضبوط ہیں بیشک ہمارا باپ ضرور کھلی غلطی کر رہا ہے
یوسف کو مار ڈالو یا کسی ملک میں (لیجا کر) پھینک آؤ تو تمہارے
باپ کا رخ تمہاری ہی طرف رہیگا اور یوسف کے ف۱۰ بعد
پھر تم لوگ اچھے ہو گے ف۱۱ ان میں سے ایک کہنے والا ف۱۲ کہنے
لگا اگر تم کو کچھ کرنا ہے تو ایسا کرو، یوسف کو جان سے نہ مارو
اس کو اندھیرے کنوئیں میں ڈال دو ف۱۳ کوئی راہی چلتا (مسافر)
اس کو نکال لیگا ف۱۴ ف۱۵ کہا باوا تو یوسف کے لیے ہم پر بھروسا
کیوں نہیں کرتا اور ہم تو اس کی بھلائی چاہتے ہیں ف۱۶ کل اسکو
ہمارے ساتھ کر دے ف۱۷ وہ (بھی) کچھ کھائے پئے کھیلے
کودیگا اور ہم اس کے نگہبان رہیں گے یعقوب نے کہا ف۱۸ تم اسکو
(کہیں) لیجاؤ تو مجھے رنج ہوتا ہے ف۱۹ اور ف مجھ کو ڈر ہے تم
غافل ہو جاؤ اور بھیڑیا (لانڈگا) اسکو کھا لے ف۲۰ وہ کہنے لگا
اگر یوسف کو ہم اتنے بہت ہوتے ہوئے بھیڑیا کھا

ف۱ ایسا نہ ہو وہ اسکی تعبیر سمجھ جاویں اور حسد کرنے لگیں ۱۲ ف۲ یعنی گو وہ تیرے بڑے بھائی ہیں اور ایماندار ہیں مگر شیطان ہر آدمی کے پیچھے لگا رہتا ہے کچھ عجب نہیں انکو حسد میں بہا نس دے اور وہ تیری ہلاکت کی تدبیر کریں ۱۲ ف۳ جیسے حق تعالیٰ نے تجھے اس خواب سے سرفراز کیا ۱۲ ف۴ انکو پیغمبری عطا فرمائی ۱۲ ف۵ تجھ کو بھی پیغمبری ملے گی اور تیرے بعد بنی اسرائیل میں سیکڑوں پیغمبر پیدا ہونگے ۱۲ ف۶ کون اس کے بندوں میں سرفرازی کے لائق ہے ۱۲ ف۷ یعنی ان کے قصہ میں اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں ۱۲ ف۸ جو یوسف کا قصہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہتے ہیں مکہ کے کافروں نے یہود سے کہا تم کوئی ایسی بات بتاؤ جو ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھیں اگر وہ ذکر کریں تو ہم سمجھ لیں کہ وہ سچے پیغمبر ہیں انہوں نے کہا یہ پوچھو کہ ابراہیم تو شام کے ملک میں تھے یہ پیغمبر کی اولاد مصر کیسے پہونچی اور یوسف کا قصہ پوچھو اس وقت یہ سورت اتری ۱۲ ف۹ آپس میں ایک دوسرے سے ۱۲ ف۱۰ بنیامین کو ۱۲ ف۱۱ باپ کی نظر میں عزیز ہو جائے رات دن جو حسد میں تکلیف ہوتی ہے وہ جاتی رہے گی ۱۲ ف۱۲ یہودا یا روبیل یا شمعون ۱۲ ف۱۳ یعنے سکو تہ میں جہاں بالکل اندھیرا ہے یہ کنواں بیت المقدس کے نزدیک تھا راستہ میں قافلے آتے جاتے تھے اور لوگ اسمیں سے پانی لیا کرتے تھے ف۱۴ اور ایسا خوبصورت لڑکا پاکر خوش ہوگا اپنے ملک میں لیجا دیگا یوسف کی جان کی جان بچ گئی اور تمہارا مطلب حاصل ہو گا ف۱۵ جب یہ صلاح ہو چکی تو سب بیٹے ملکر ۱۲ ف۱۶ حضرت یعقوب کو پہلے ہی سے معلوم تھا کہ لڑکے دل یوسف سے صاف نہیں ہیں وہ کبھی یوسف کو انکے اوپر نہیں چھوڑتے تھے اپنی آنکھوں کے سامنے سے جدا نہیں ہونے دیتے تھے ۱۲ ف۱۷ ہم جنگل کی سیر کرینگے ۱۲ ف۱۸ پہلی بات یہ ہے کہ ۱۲ ف۱۹ یوسف کی جدائی کا متحمل نہیں ہوں ۱۲ ف دوسری بات یہ ہے کہ ۱۲ ف۲۰ بعض کہتے ہیں کہ حضرت یعقوب نے ان بھائیوں کو بھیڑیا قرار دیا اور مطلب یہ تھا کہ تم بھیڑیا ... تو تم ہو ... فی الحقیقت اس جنگل میں بھیڑیے بہت تھے ۱۲

عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝ فَلَمَّا
ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ
فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ
لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ
لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ
عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ۝ قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا
ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ
عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ
وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ
وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ۭ
قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ
فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ
عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝ وَجَآءَتْ
سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى
دَلْوَهٗ ۭ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ۭ
وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ
دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ
مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ۝ وَقَالَ الَّذِي
اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖٓ اَكْرِمِيْ
مَثْوٰىهُ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ
وَلَدًا ۭ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ
فِي الْاَرْضِ ۡ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ

جائے تو پھر ہم کسی کام کے ہی نہیں ف۱ خیر ف۲ جب وہ یوسف کو لے
گئے اور (راہ میں) سب نے یہ ٹھیرالیا کہ اس کو اندھیرے کنوئیں میں
ڈالدیں ف۳ اور ہم نے (اسی وقت) یوسف ؑ کو وحی بھیجی تو ضرور
ان کو اس (برے) کام پر جتلائے گا اور وہ بے خبر ہوں گے
ف۴ اور اندھیرے ہوتے پر (یعنے رات کو) روتے ہوئے
اپنے باپ پاس آکے ف۵ کہنے لگے باوا ہم (شرط کے طور پر)
دوڑنے لگے اور یوسف ؑ کو ہم نے اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا
اتنے میں ف۶ بھیڑیا اس کو کھا گیا اور ہم سچے بھی ہوں تو تجھ
کو ہماری بات کا یقین نہ آئے اور یوسف ؑ کے کرتے پر جھوٹ
موٹ کا خون بھی لگا لائے ف۷ یعقوب ؑ نے کہا ف۸ بلکہ تمہارے
دلوں نے ایک بات بنا لی ہے خیر میں عمدہ صبر کرتا ہوں اور تم
جو باتیں بناتے ہو ان پر اللہ تعالیٰ ہی کی مدد چاہتا ہوں ف۹
اور ایک قافلہ ف۱۰ آیا انہوں نے اپنا بہشتی ف۱۱ بھیجا اس
نے جونہی اپنا ڈول ڈالا بہشتی کہنے لگا واہ واہ یہ تو لڑکا ہے
اور بہشتیوں نے اس کو دولت سمجھ کر قافلہ والوں سے
چھپایا ف۱۳ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا تھا جو وہ کر رہے
تھے ف۱۴ اور یوسف ؑ کے بھائیوں نے ف۱۵ اس کو بہت کم
قیمت گنتی کے روپیوں پر بیچ ڈالا ف۱۶ اور وہ ف۱۷ اس
کی خواہش نہیں کرتے تھے اور جس شخص نے مصر والوں
میں سے اس کو خریدا ف۱۸ اس نے اپنی جورو ف۱۹ (زلیخا)
سے کہا اس کو اچھی طرح ف۲۰ رکھ شاید یہ (کسی دن) ہمارے
کام آئے یا ہم اسکو اپنا بیٹا بنا لیں ف۲۱ اور اسی طرح ہم
نے یوسف ؑ کو مصر کے ملک میں جما یا ف۲۲ اور مطلب یہ تھا کہ اسکو

ف۱ پھر ہمارا زور کس دن کام آئیگا ہم دس آدمی ہیں مضبوط جوان اور تھا بھی ایسا ہی حضرت یوسف کے بھائی بہت زور آور قوی جوان تھے ان میں کا ایک شیر کو مار ڈالنے کے لیے کافی تھا بھیڑیا کیا چیز ہے ۱۲ ف۲ حضرت یعقوب یہ سنکر خاموش ہو رہے اور یوسف کو ان کے ساتھ کر دیا ۱۲ ف۳ تو انہوں نے ایسا ہی کیا ۱۲ ف۴ تجھ کو پہچانتے نہ ہونگے اس وقت کیسے نادم ہونگے ہائے یہ ندامت اگر حق میں اس گناہ سے کہیں بہتر ہوگی یہ قصہ آگے آویگا ۱۲ ف۵ مکاری کا رونا تھا کہ باپ سچا سمجھیں ۱۲ ف۶ اگر کیا دیکھتے ہیں کہ بھیڑیا الخ ۱۲ ف۷ مگر کرتا صحیح اور سالم تھا یعنی پھٹا نہ تھا حضرت یعقوب سمجھ گئے کہ یہ سب انکی کارسازی اور مکاری ہے ۱۲ ف۸ بھیڑیے نے ہرگز یوسف کو نہیں کھایا ۱۲ ف۹ عمدہ صبر یہ ہے کہ آدمی کسی سے گلا اور شکوہ نہ کرے حق تعالیٰ کی تقدیر پر رضا کر رہے یہ مضمون حدیث کا ہے ۱۲ ف۱۰ اللہ تعالیٰ تمہارا فریب کھولے گا ۱۲ ف۱۱ اس کنوئیں کے پاس ۱۲ ف۱۲ پانی لانے کے لیے ۱۲ ف۱۳ ان سے یہ نہیں کہا کہ یہ لڑکا ہم کو کنوئیں میں سے ملا بلکہ یوں کہا کہ اس کنوئیں کے مالکوں نے ہم کو یہ لڑکا اس لیے دیا ہے کہ مصر میں جا کر بیچ لاویں یا قافلہ والوں سے بالکل اس کا ذکر ہی نہیں کیا ۱۲ ف۱۴ قافلہ والے یا یوسف کے بھائی ۱۲ ف۱۵ یا بہشتیوں نے ۱۲ ف۱۶ یا قافلہ والوں نے اسکو کم قیمت چند روپیوں کے بدل خرید لیا ۱۲ ف۱۷ یعنے بہشتی یا یوسف ؑ کے بھائی یا قافلہ والے ۱۲ ف۱۸ یعنے قافلہ والے یوسف کو مصر میں لیکر گئے اور وہاں کے وزیر کے ہاتھ جسکا نام قطفیر تھا اور عزیز خطاب تھا انکو بیچا کہتے ہیں بیس اشرفی اور دو جوڑے کپڑوں اور جوتوں کے بدل عزیز نے ان کو مول لیا ۱۲ ف۱۹ اس کا نام قطفیر اور لقب عزیز تھا وہ ریان بن ولید بادشاہ مصر کا وزیر تھا یہ ریان اس فرعون کا دادا تھا جس نے حضرت موسیٰ سے مقابلہ کیا تھا ۱۲ ف۲۰ آبرو اور آرام کے ساتھ ۱۲ ف۲۱ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ شاید ہم کو یہ فائدہ دے یعنے اور زیادہ قیمت سے ہم اس کو بیچ ڈالیں۔ اس عزیز کی کوئی اولاد نہ تھی اس نے حضرت یوسف ؑ کی خوبصورتی اور عقلمندی کو دیکھ کر یہ بھی تجویز کیا کہ میں اسکو بیٹا بنا لوں تو بھی ہو سکتا ہے ۱۲ ف۲۲ جیسے ہم نے اسکو اس کے بھائیوں کے ہاتھ سے بچایا ۱۲

الْاَحَادِيْثِ ؕ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَمَّا بَلَغَ
اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ
نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِىْ هُوَ
فِىْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ
وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ
اِنَّهٗ رَبِّىْۤ اَحْسَنَ مَثْوَاىَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ
الظّٰلِمُوْنَ ۝ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَ
هَمَّ بِهَا لَوْلَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ
كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ
وَالْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا
الْمُخْلَصِيْنَ ۝ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ
وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا
سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ؕ قَالَتْ مَا
جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا
اِلَّاۤ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝
قَالَ هِىَ رَاوَدَتْنِىْ عَنْ نَّفْسِىْ وَ
شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ
اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ
فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝
وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ
فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝
فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ

خوابوں کی تعبیر دینا سکھلائیں اور اللہ زبردست ہے جو کام چاہتا ہے
پورا کرتا ہے ف مگر اکثر لوگ نہیں جانتے ف اور جب یوسف ؑ
اپنی جوانی کو پہونچا ف تو ہم نے اس کو حکومت دی ف اور علم دیا
اور ہم نیکوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں اور ف جس عورت کے
گھر میں وہ رہتا تھا ف اس نے اپنی خواہش اس کی ذات سے
بجھانا چاہی ف اور دروازے (مکان کے سب) بند کر دیے ف
اور کہنے لگی لے آجا ف یوسف ؑ نے کہا اس برے کام سے اللہ کی
پناہ وہ تو میرا مالک ہے ف اس نے مجھ کو اچھی طرح عزت سے
رکھا ف کیونکہ نمک حرام لوگ (کبھی) نہیں پنپ سکتے اور ہوا
یہ کہ زلیخا نے یوسف کا قصد کیا ف اور یوسف ؑ نے زلیخا کا قصد کیا
اگر وہ اپنے مالک کی نشانی نہ دیکھتا ف اسی طرح ف تاکہ ہم برائی
اور بدکاری سے اس کو دور رکھیں بیشک وہ ہمارے چنے ہوئے
بندوں میں سے تھا ف اور دونوں بھاگتے ہوئے دروازے
کی طرف چلے اور زلیخا نے یوسف ؑ کا کرتہ ف پیچھے سے چاک
کر دیا اور دونوں نے دروازے پر عورت کے خاوند کو پایا کہنے
لگی جو شخص تیری بی بی کے ساتھ برا کام کرنا چاہے اس
کی یہی سزا ہے کہ قید ہو یا تکلیف کی مار پڑے یوسف ؑ
نے کہا اس عورت نے خود مجھ سے اپنی خواہش بجھانا چاہی
ف اور زلیخا کے لوگوں میں سے ف ایک گواہ نے گواہی
دی ف اگر یوسف ؑ کا کرتہ سامنے سے چاک ہے تب تو عورت
سچی ہے اور یوسف ؑ جھوٹا ہے ف اور اگر اس کا کرتہ پیچھے
سے چاک ہے تو عورت جھوٹی ہے اور یوسف ؑ سچا ہے ف
جب خاوند نے دیکھا کہ یوسف (علیہ السلام) کا کرتہ پیچھے سے

ف کوئی اس کے ارادے اور حکم کو روک نہیں سکتا ۱۲ ف یعنی کافر اور مشرک وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ کے سوا دوسروں کا بھی زور چلتا ہے ۱۲ ف تینتیس سال کے ہوئے یا پچیس سال کے یا چالیس سال کے ۱۲ ف یا حکمت اور دانائی یعنی نبوت ۱۲ ف جب یوسف جوان ہوا تو ۱۲ ف یعنی زلیخا کے ۱۲ ف یعنی صحبت کی طلبگار ہوئی ۱۲ ف سات دروازے تھے ۱۲ ف یا چالی سے آ ۱۲ ف یعنی جس نے خریدا ۱۲ ف میں اس کے گھر میں ایسی خیانت کروں یہ نہیں ہو سکتا ۱۲ ف یعنی اس کے ساتھ بدکاری کرنیکا ف یعنی یوسف کے دل میں بھی شیطان نے خطرہ ڈالا کہ برا کام کر لو اور یہ خطرہ ہونا کوئی گناہ نہیں ہے تاکہ پیغمبری کے خلاف ہو اگر دل کا خیال بھی آدمی میں نہ رہے تو پھر گناہ سے بچنے کا ثواب ہی کیا ہوگا ثواب تو اسی میں ہے کہ آدمی کے دل میں شہوت پیدا ہو اور نفس خواہش کرے پھر خدا کے ڈر سے نفس کو روکے اور اس کی خواہش پوری نہ ہونے دے ۱۲ ف تو بیشک زلیخا سے صحبت کر بیٹھتا اس نشانی میں علماء سلف نے اختلاف کیا ہے کہ وہ کیا تھی بعضوں نے کہا انہوں نے یہ آواز سنی یوسف تیرا نام تو پیغمبروں میں ہے اور جاہل نادانوں کے کام کرتا ہے بعضوں نے کہا یعقوب اپنے باپ کی صورت دیوار پر دکھلائی دی وہ انگلی دانتوں میں لیے تھے قتادہ اور اکثر مفسرین اور حسن اور سعید بن جبیر اور مجاہد اور عکرمہ اور ضحاک نے یہی کہا ہے ۱۲ ف یعنی یوسف کے دل کو مضبوط کیا ۱۲ ف یعنی پیغمبروں میں سے ۱۲ ف پکڑ پایا اس کو پیچھے سے کرتا ف اور میں بھاگا اس نے پیچھے سے پیر اکرتہ پکڑ پایا اس کو چاک کر ڈالا اب خاوند کو تردد ہوا کہ زلیخا یہ کہتی ہے یوسف یہ کہتا ہے کس کی بات سچ مانے ف یعنی اس کے علاقہ داروں میں سے ۱۲ ف یعنی یہ رائے ظاہر کی ۱۲ ف آگے یوسف بالجبر اس سے صحبت کرنا چاہی ہوگی چونکہ عورت راضی نہ تھی اس نے مزاحمت کی اور سامنے سے کرتہ چیر ڈالا ۱۲ ف کہ یوسف بھاگا اور عورت اسکے پیچھے پڑی تھی اللہ تعالیٰ نے یہ گواہی اس سے دلوائی تاکہ زلیخا اچھی طرح شرمندہ ہو اور حضرت یوسف کی بیگناہی اور طہارت خوب کھلے اور حدیث میں ہے کہ وہ شیرخوار جھولے میں تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اسکو بولنے کی قدرت دی ۔ ابن عباس نے کہا ایک بچہ تھا اسکو اللہ نے زبان دی ۱۲

قَالَ إِنَّهُ مِن كَيْدِكُنَّ إِنَّ كَيْدَكُنَّ
عَظِيمٌ ۝ يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا ۚ
وَاسْتَغْفِرِي لِذَنبِكِ ۖ إِنَّكِ كُنتِ
مِنَ الْخَاطِئِينَ ۝ وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ
امْرَأَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَن
نَّفْسِهِ ۖ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۖ إِنَّا لَنَرَاهَا
فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ
أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ
مُتَّكَأً وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ
سِكِّينًا وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۖ
فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ
أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَٰذَا
بَشَرًا إِنْ هَٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ ۝
قَالَتْ فَذَٰلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ ۖ
وَلَقَدْ رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ ۖ
وَلَئِن لَّمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ وَ
لَيَكُونًا مِّنَ الصَّاغِرِينَ ۝ قَالَ رَبِّ
السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ ۖ
وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ
إِلَيْهِنَّ وَأَكُن مِّنَ الْجَاهِلِينَ ۝
فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ
كَيْدَهُنَّ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝
ثُمَّ بَدَا لَهُم مِّن بَعْدِ مَا رَأَوُا
الْآيَاتِ لَيَسْجُنُنَّهُ حَتَّىٰ حِينٍ ۝

پھٹا ہو تو وہ کہنے لگا یہ تمہارا ہی چلتر ہے ف۱ بیشک عورتوں کا چلتر غضب کا ہوتا ہے ف۲ یوسف تو اس کا کچھ خیال نہ کر ف۳ (اور زلیخا) تو اپنا گناہ بخشوا بے شک تو گنہگار تھی ف۴ اور شہر میں عورتوں نے چرچا کیا کہ عزیز کی عورت اپنے غلام سے خواہش کرانا چاہتی ہے اس کی محبت میں دیوانی ہو گئی ہے ہم تو سمجھتی ہیں وہ صاف بہک گئی ہے ف۶ جب زلیخا نے ان عورتوں کے طعنے سنے ف۷ تو زلیخا نے ان کو بلا بھیجا (مہمان بلایا) اور ایک محفل کی طیاری کی ف۸ اور ان میں سے ہر ایک عورت کو ایک ایک چھری دی ف۹ اور یوسف علیہ السلام سے کہا اب ان کے سامنے نکل ف۱۰ جب عورتوں نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو ف۱۱ سہم گئیں اور ف۱۲ اپنے ہاتھ کاٹ لیے ف۱۳ اور (بے اختیار) بول اٹھیں حاشا للہ ف۱۴ یہ آدمی کا ہے کو ہے یہ تو ایک نیک فرشتہ ہے ف۱۵ زلیخا نے کہا یہی تو وہ (غلام) ہے جس (کی محبت) میں تم مجھ پر طعنے مارتی تھیں اور سچ تو یہ ہے کہ میں ہی نے اس کی خواہش کی اس نے نہ مانا اور (خیر) اگر (اب بھی) میرے کہے پر نہ چلے گا تو ضرور قید ہو گا۔ اور ضرور ذلیل ہو گا ف۱۶ یوسف علیہ السلام نے دعا کی مالک میرے جو کام یہ عورتیں مجھ سے کرانا چاہتی ہیں اس سے تو قید میں رہنا مجھے پسند ہے ف۱۷ اور اگر تو ان کا چلتر مجھ سے نہ روکے گا ف۱۸ تو میں ف۱۹ ان (عورتوں) کی طرف پھسل جاؤں گا ف۲۰ اور نادان بن جاؤں گا ف۲۱ تو مالک نے اسکی دعا قبول کی اور ان عورتوں کا چلتر اس پر سے روک دیا ف۲۲ بے شک وہ سب کی سنتا جانتا ہے پھر ان لوگوں کو اتنی نشانیاں دیکھنے پر بھی یہی سوجھا کہ یوسف کو ایک مدت تک قید رکھیں ۔ اور

ف۱ زلیخا اور اس کے ساتھ والیوں سے ۱۲ ف۲ بعضے عورتوں کے فریب کو چرتر کہتے ہیں عرف میں چلتر ۱۲ ف۳ کہ قصور تو خود کریں چہ اور دوسرے پر رکھدیں ایک بزرگ کہتے ہیں میں شیطان سے زیادہ عورت سے ڈرتا ہوں اللہ تعالیٰ نے شیطان کو فرمایا کہ اسکا مکر کمزور ہے اور عورت کے لیے فرمایا کہ اسکا مکر بڑا ہے ۱۲ ف۴ یہ بات جانے دے خاموش رہ کہ لوگوں میں نہ پھیلے ۱۲ ف۵ بس اتنا ہی کہہ کر چپ ہو رہا اگر کوئی دوسرا باغیرت خاوند ہوتا تو زلیخا کی اچھی طرح مرمت کرتا ۱۲ ف۶ بھلا غلام میاں کے سامنے یا کیا خوبصورت ہوگا کہ اس کے عشق میں دیوانی ہو رہی ہے ۱۲ ف۷ وہ جو پیٹھ پیچھے زلیخا کو کہتی تھیں ف۸ جس میں فرش فروش تکیے لگے تھے اور میوے سامنے رکھے گئے جو کاٹ کر کھائے جاتے تھے ف۹ میوہ یا ترنج کاٹ کر کھانے کے لیے ۱۲ ف۱۰ ذرا اپنی شکل انکو دکھا دے ف۱۱ حسن و جمال اور نبوت کے رعب سے ۱۲ ف۱۲ دہشت میں ترنج کے بدل ف۱۳ چھری ہاتھ پر چلاتی تھیں چل گئی کہ سب ہاتھ زخمی ہو گئے ۱۲ ف۱۴ سبحان اللہ خالق تیری قدرت ۱۲ ف۱۵ آدمی کی شکل میں حدیث میں ہے کہ یوسف اور انکی ماں کو دنیا کا آدھا حسن ملا اور آدھا باقی دنیا کو ۱۲ ف۱۶ زلیخا نے اس راز کو کہ اس نے خود خواہش کی تھی عورتوں میں خود فاش کر دیا کیونکہ عورتیں آپس میں عورتوں سے وہ باتیں کرتی ہیں جو مرد و غیرہ کھولنا نہیں چاہتیں سب ملک کی عورتوں میں یہی رسم ہے جب حضرت یوسف نے زلیخا کی یہ گفتگو سنی تو انکو یقین ہو گیا کہ اب زلیخا اس ارادہ سے باز نہ آویگی اور اپنے خاوند سے جو اسکو بہت چاہتا ہے اور اسکی بہت سنتا ہو کہہ کر مجھکو ضرور ستاویگی تا چار ہو کر خداوند کریم کی درگاہ میں یہ دعا کی ف۱۷ چاہا تو صرف زلیخا نے تھا مگر دوسری عورتوں نے بھی حضرت یوسف کو ترغیب دی کہ زلیخا کا کہا مان لیں ۱۲ ف۱۹ مجھ کو عفت اور پاکدامنی پر مضبوط نہ رکھیگا ۱۲ ف۲۰ نفس اور شیطان کے فریب میں آکر ۱۲ ف۲۱ انکا کہا مان لونگا ۱۲ ف۲۲ سبحان اللہ کوئی دعا کا ڈھنگ حضرت یوسف سے سیکھے آخر پیغمبر تھے اپنے تئیں بالکل عاجز اور گنہگار طرف مائل قرار دیا اور طہارت اور پاکدامنی کا دعویٰ نہیں کیا فرمایا وہ خدا کی طرف سے ہے ۱۲ ف۲۳ حضرت یوسف بچ رہے کسی عورت کے دام میں نہ آئے ۱۲

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ
قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ
خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ
اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ
الطَّيْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا
نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا
طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ
قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ
رَبِّيْ ؕ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝
وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ
وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَآ
اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ
مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝
يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ
خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ؕ
مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً
سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ
اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا
لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؕ
ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ
اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ

اور یوسف علیہ السلام کے ساتھ قید خانہ میں دو غلام اور گئے ف۱
ایک نے کہا (جو ساقی تھا) میں (خواب میں) یہ دیکھتا ہوں جیسے
شراب نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے کہا (جو نان بائی تھا) میں
دیکھتا ہوں اپنے سر پر روٹیاں لادے ہوں پرندے اس میں
سے کھا رہے ہیں یوسف ؑ ان خوابوں کی تعبیر ہم کو بتلا دو
کیوں کہ ہم دیکھتے ہیں تو نیک آدمی ہے یوسف ؑ نے کہا ف۲
میں تو تم سے جو کھانا تم کو (بادشاہ سے) ملتا ہے ف۳ اس کا سب
حال ف۴ اس کے آنے سے پیشتر بیان کر سکتا ہوں ف۵ یہ وہ علم
ہے جو میرے مالک نے مجھ کو سکھلایا ف۶ میں نے ان لوگوں کا
طریق چھوڑ دیا جو اللہ پر یقین نہیں رکھتے ف۷ اور آخرت کو بھی
وہ نہیں مانتے ف۸ اور میں اپنے باپ دادوں کے طریق پر چلتا
ہوں ابراہیم ؑ اور اسحاق ؑ اور یعقوب ؑ کے ف۹ ہمارا یہ کام نہیں
ف۱۰ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک کریں ف۱۱ یہ (ایمان
اور توحید) اللہ کا فضل ہے ہم پر اور لوگوں پر لیکن اکثر آدمی (اس
کے فضل کا) شکر نہیں کرتے ف۱۲ اے قید یو جدا جدا مالک
اچھے یا ایک (مالک) اللہ تعالیٰ اکیلا زبردست ف۱۳ تم لوگ
اللہ کے سوا جن کو پوجتے ہو وہ نرے نام ہیں ف۱۴ جو تم نے
اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں اللہ تعالیٰ نے تو ان
کے پوجنے کی کوئی سند نہیں اتاری اللہ تعالیٰ کے سوا کسی
کی حکومت نہیں ہے ف۱۵ اس نے تو یہ حکم دیا ہے
کہ سوا اس کے کسی کو نہ پوجو یہی ف۱۶ سیدھا رستہ ہے
مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔
اے قیدیو ف۱۷ تم میں سے ایک تو ف۱۸ اپنے صاحب کو
شراب پلائے گا ف۱۹

ف۱ ان میں کا ایک ساقی تھا اور ایک نان پز دونوں پر یہ جرم لگایا گیا کہ انہوں نے بادشاہ کے شراب یا روٹی میں زہر ملایا ہے دونوں نے انکار کیا بادشاہ نے پہلے ساقی سے کہا تو یہ شراب پی جا وہ پی گیا اس کو کچھ نقصان نہ ہوا پھر نان پز سے کہا تو یہ روٹی کھا جا اس نے نہ کھائی آخر وہ روٹی ایک جانور کو کھلائی گئی وہ زہر کے اثر سے مر گیا بادشاہ نے دونوں کو قید خانے بھیج دیا یوسف بھی وہاں گئے ان دونوں نے یوسف سے پوچھا تم کونسا علم جانتے ہو انہوں نے کہا میں خواب کی تعبیر کا علم جانتا ہوں تب انہوں نے اپنا اپنا خواب بیان کیا۔ ف۲ خواب کی تعبیر کیا چیز ہے۔ ف۳ یا تمہارے گھر سے آتا ہے۔ ف۴ کہ وہ کس قسم کا کھانا ہے کیا پکتا ہے۔ ف۵ یہ معجزہ حضرت یوسف کو اسی قسم کا دیا گیا تھا جیسے حضرت عیسیٰ کو وہ بتلا دیتے تھے کہ آج تم نے فلاں قسم کا کھانا کھایا اور فلاں قسم کا کھانا تمہارے گھر میں موجود ہے۔ ف۶ اور اس کی وجہ یہ ہوئی کہ۔ ف۷ یعنی اس کی توحید پر۔ ف۸ حضرت یوسف کا مطلب اس ساری تمہید بیان کرنے سے یہ تھا کہ قیدیوں کو ہدایت ہو اور شاید انہیں سے کوئی شرک سے توبہ کرے۔ موحد بندہ اور سچے اچھے لوگ جہاں جاتے ہیں بیکار نہیں رہتے ہر جگہ ان کے فیض جاری رہتے ہیں حضرت مجدد کو جہانگیر بادشاہ نے بعض احمق مولویوں کے کہنے سے قید کیا تو آپ نے قیدخانہ میں جا کر قیدیوں کو تعلیم تلقین شروع کی وہاں جماعت سے نماز ہونے لگی اور بہت سے قیدی آپ کی صحبت کے اثر سے ولایت کے درجہ کو پہونچے۔ ف۹ جو سب کے سب پیغمبر اور ٹھیک راہ پر تھے۔ ف۱۰ یا ہم سے یہ نہیں ہو سکتا۔ ف۱۱ آدمی ہو یا فرشتہ یا جن یا بت یا پتھر یا جھاڑ یا پہاڑ یا قبر یا چلہ یا شدہ۔ ف۱۲ ذری سی دنیا کی تکلیف ہو جاتی ہے تو اپنے تئیں بدقسمت سمجھنے لگتے ہیں مشرک اور بد عقیدوں کو صاحب قسمت جانتے ہیں حالانکہ ایماندار موحد آدمی کو کیسی ہی دنیا کی مصیبت ہو لیکن خوش اور خدا کا شکر گذار رہنا چاہیے کہ اس نے اپنے فضل سے شرک اور بدعت سے بچایا۔ ف۱۳ وہ دونوں قیدی بت پرست تھے۔ ف۱۴ جن کی حقیقت کچھ نہیں۔ ف۱۵ اسی کا قول سند ہو سکتا ہے۔ ف۱۶ یعنی ایک خدا کو صرف پوجنا۔ ف۱۷ یا قید خانے کے رفیقو۔ ف۱۸ جو ساقی ہے چھوٹ کر۔ ف۱۹ پھر اپنی قدیم خدمت پر مقرر ہو جائے گا۔

وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ
مِنْ رَّاْسِهٖ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ
تَسْتَفْتِيٰنِ ۝ وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ
نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ
فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ
فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ۝ وَقَالَ الْمَلِكُ
اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ
يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ
خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ
اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا
تَعْبُرُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ
وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ
وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ
اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ
يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ
بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ
سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ
وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ اِلَى
النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ قَالَ
تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا فَمَا
حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ
اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ۝ ثُمَّ
يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ
يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا

اور دوسرا جو ہے وہ سولی دیا جائے گا پھر پرندے اس کے سر میں سے
کھائیں گے جس بات کو تم دونوں دریافت کرتے تھے اس کا فیصلہ
(خدا کے پاس سے) ہو چکا ف۱ اور جس کو یوسف علیہ السلام
نے سمجھا کہ وہ چھوٹنے والا ہے ف۲ اس سے کہا اپنے صاحب
کے پاس میرا ذکر کرنا ف۳ لیکن شیطان نے اس کو بھلا دیا کہ
اپنے صاحب سے اس کا ذکر کرے آخر کئی برس تک یوسف
علیہ السلام قیدخانہ میں پڑا رہا ف۴ اور بادشاہ ف۵ نے کہا میں
(خواب میں) دیکھتا ہوں کہ سات گائیں موٹی تازی ہیں ان کو سات
گائیں دبلی سوکھی کھائے جاتی ہیں اور سات بالیاں سبز ہیں
اور باقی (سات) سوکھی ہیں ف۶ درباریو اگر تم خواب کی
تعبیر دینا جانتے ہو تو میری اس خواب کی کی تعبیر بیان کرو
وہ کہنے لگے یہ تو پریشان خوابوں کی گچھے ہیں اور ایسے
پریشان خوابوں کی تعبیر ہم کو نہیں معلوم ف۷ اور ف۸ جوان دو
قیدیوں میں سے چھوٹ گیا تھا اس نے کہا اور ایک مدت کے
بعد اس کو خیال آیا میں تم کو اس کی تعبیر بتاتا ہوں مجھ کو بھیجو
تو بھیجا ف۹ اے ف۱۰ یوسف تو بڑا سچا آدمی ہے ف۱۱ ہم کو بتلا سات
موٹی تازی گائیں ہیں جن کو سات دبلی سوکھی گائیں کھائے جاتی
ہیں اور سات بالیاں (اناج کی) ہری ہیں اور باقی (سات)
سوکھی شاید میں (درباری) لوگوں تک پھر پہونچ سکوں
اور ف۱۲ (بادشاہ کا حال) ان کو معلوم ہو ف۱۳ یوسف علیہ السلام
نے کہہ دیا تم معمول سے سات برس تک کھیتی کرو گے ف۱۴
پھر جب فصل کاٹو تو اناج کو بالیوں ہی میں رہنے دو
مگر تھوڑا سا اپنے کھانے کے موافق نکال لو ف۱۵ تو
ان سات برسوں کے بعد

ف۱ یعنی یہ قضائے ربانی ہے جو رک نہیں سکتی کہتے ہیں جب حضرت یوسف نے یہ تعبیر بیان کی تو وہ کہنے لگے ہم نے کوئی خواب نہیں دیکھا تھا صرف دل لگی کے لیے تم سے پوچھا تب حضرت یوسف نے فرمایا اب کیا ہوتا ہے جو تعبیر میں نے بیان کی وہی خدا کا فیصلہ ہے اور تمہارے لیے یہی ہونا ہے حضرت یوسف نے یہی فرما دیا تھا کہ تین دن میں یہ تعبیر ظاہر ہو گی ایسا ہی ہوا ۱۲ ف۲ یعنی ساقی کو ۱۲ ف۳ کہ ایک غلام مدت سے ناحق قیدخانہ میں پڑا ہوا ہے اس کا کوئی قصور نہیں خواب کی تعبیر ایسی بیان کرتا ہے کہ واہ ۱۲ ف۴ سات برس تک یا بارہ برس تک یا چودہ برس تک یا پانچ برس تک بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے لیکن شیطان نے یوسف کو بھلا دیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی یاد کرے یعنی اللہ پر بھروسا کرنے کے بدل انہوں نے ایک آدمی سے مدد چاہی اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی برس تک قید جھیلنا پڑی ۱۲ ف۵ ریان بن ولید نے دربار میں ۱۲ ف۶ اور سوکھی بالیاں ہری بالیوں پر لپٹ گئی ہیں یہاں تک کہ ہری بالیاں انکے اندر چھپ گئی ہیں یہ خواب سات برس کے بعد بادشاہ مصر نے دیکھا اور درباریوں سے کہا درباریو اگر الخ ۱۲ ف۷ اتفاق سے وہاں بادشاہ کا وہ ساقی بھی موجود تھا ۱۲ ف۸ یعنی قیدخانے تک جانے کی اجازت دو ۱۲ ف۹ بادشاہ نے اسکو اجازت دی اور وہ سات برس کے بعد قیدخانے میں آیا اور یوسف سے کہنے لگا ای یوسف الخ ۱۲ ف۱۰ یا خواب کی تعبیر بہت سچی دیتا ہے بھلا اس خواب کی تو تعبیر ۱۲ ف۱۱ وہ سمجھیں کہ ایسے ذی علم لائق شخص کا یوں قید کرنا بڑا ظلم ہے اور تجھ کو رہائی ملے ۱۲ ف۱۲ یا سات برس لگاتار یعنی پے درپے کھیتی کرو گے ۱۲ ف۱۳ اس میں یہ فائدہ تھا کہ غلہ کو کیڑا نہ کھاوے دوسرے اس کے چھلکے وغیرہ جانوروں کے چارے کے لیے محفوظ رہیں ۱۲ منہ
بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے یہ اڑتے خواب ہیں اور ہم ایسے خوابوں کی تعبیر نہیں جانتے ۱۲

مِمَّا تُحْصِنُونَ ۝ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ
عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ۝
وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهٖ ۚ
فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلٰى
رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي
قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ
عَلِيمٌ ۝ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدْتُنَّ
يُوسُفَ عَنْ نَفْسِهٖ ۚ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ
مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ ۚ قَالَتِ
امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ
أَنَا رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهٖ وَإِنَّهُ لَمِنَ
الصَّادِقِينَ ۝ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ
أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي
كَيْدَ الْخَائِنِينَ ۝ وَمَا أُبَرِّئُ
نَفْسِي ۚ إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ
إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي ۚ إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ
رَحِيمٌ ۝ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي
بِهٖ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي ۚ فَلَمَّا
كَلَّمَهُ قَالَ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا
مَكِينٌ أَمِينٌ ۝ قَالَ اجْعَلْنِي عَلٰى
خَزَائِنِ الْأَرْضِ ۚ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ ۝
وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ
يَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ ۚ نُصِيبُ
بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَشَاءُ وَلَا نُضِيعُ

ایسے سات برس آئیں گے جن میں قحط ہوگا جو کچھ تم نے ان برسوں کے لیے
آگے سے رکھ چھوڑا تھا اس کو چٹ کر جائیں ف۱ گے مگر تھوڑا سا بچا رکھو گے
ف۲ پھر ان کے بعد ایک سال ایسا آئے گا جس میں لوگوں کے لیے
برسات (اچھی) ہوگی ف۳ اور اس سال میں بھی (خوب) نچوڑیں گے ف۴ بادشاہ
نے ف۵ کہا یوسف کو میرے پاس لے آؤ جب بادشاہ کا بھیجا ہوا شخص
یوسف کے پاس آیا ف۶ اس نے کہا اپنے مالک کے پاس لوٹ جا اور اس
سے پوچھ ان عورتوں کا کیا قصہ ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ
لیے تھے بیشک میرا خدا ان کا حیلہ (خوب) جانتا ہے ف۷ بادشاہ ف۸
نے کہا (سچ کہو) تمہارا کیا حال گذرا جب تم نے یوسف کی ذات سے
اپنی خواہش بجھانا چاہی ف۹ وہ کہنے لگیں حاشا للہ ہم کو اس کی کوئی
برائی معلوم ہی نہیں ہوئی ف۱۰ عزیز کی بی بی کہنے لگی اب حق ف۱۱ بات
تو کھل گئی ف۱۲ میں نے خود اس کی ذات سے اپنی خواہش بجھانا چاہی
تھی اور بیشک وہ سچا ہے ف۱۳ ف۱۴ یہ سب جھگڑا اس لیے کیا کہ عزیز ف۱۵
جان لے کہ میں نے پیٹھ پیچھے اس کی چوری نہیں کی اور چوروں کا مکر
استعمال چلنے نہیں دیتا اور ف۱۶ میں اپنے نفس کو برائیوں سے پاک
نہیں کہتا بیشک نفس تو برے کام کے لیے ابھارتا ہے مگر جب
میرا مالک رحم کرے بیشک میرا مالک بخشنے والا مہربان ہے اور بادشاہ
نے کہا اس کو میرے پاس لے آؤ میں اس کو ف۱۷ خاص اپنے کام
پر رکھوں گا جب بادشاہ نے یوسف سے گفتگو کی تو کہنے لگا
آج سے تو ہمارے پاس (بڑے) مرتبے والا ہے امانت دار یوسف
نے کہا مجھ کو ملک ف۱۸ کے خزانوں کے انتظام پر مقرر کر دیجیے
میں ان کی حفاظت کر سکتا ہوں اور ف۱۹ خبردار ہوں ف۲۰ اور ہم
نے اسی طرح سے (مصر کے) ملک میں یوسف کو جمایا ف۲۱ وہ جہاں
چاہتا تھا ف۲۲ اس ملک میں رہتا تھا ہم ف۲۳ جس پر چاہتے ہیں اپنی رحمت

ف۱ یعنی تم چٹ کر جاؤ گے سب تمام کر دو گے ۱۲ ف۲ سبحان اللہ ایسی صاف تعبیر دینا پیغمبر کے سوا دوسرے کسی سے نہیں ہو سکتا حدیث میں ہے حضرت یوسف علیہ السلام کی صبر اور ہمت پر تعجب آتا ہے اور
آنحضرت صلعم فرماتے ہیں اگر میں انکے بدل ہوتا تو جب تک قید سے نکلنے کی شرط نہ کر لیتا ایسی تعبیر نہ بتلاتا اسیطرح میرے پاس اگر بادشاہ کا بھیجا ہوا شخص بلانے کو آتا تو میں دوسرا فقرہ
مگر یوسف نے اسکو لوٹا دیا ۱۲ ف۳ یا الکا رنج سب جاتا رہیگا ۱۲ ف۴ یعنی انگور تیل زیتون وغیرہ جو چیزیں نچوڑی جاتی ہیں وہ کثرت سے پیدا ہونگی ۱۲ ف۵ یہ ساقی یہ تعبیر سنا گیا اور
درباریوں اور بادشاہ سے بیان کی انکو حضرت یوسف کے علم پر تعجب ہوا ۱۲ ف۶ اسکے بلانے کو تو وہ گیا اور ۱۲ ف۷ حضرت یوسف نے جو جانے میں جلدی نہ کی یہ بڑی دانائی کی انہوں
نے بادشاہ پر پہلے یہ ثابت کر دیا کہ میں بے قصور قید کیا گیا تھا تاکہ آیندہ لوگ ان کو بری نگاہ سے نہ دیکھیں اور زلیخا کا ذکر نہ کیا اس خیال سے کہ عزیز کو ناگوار نہ ہو دوسرے اس لیے
ایسا نہ ہو کہ وہ کوئی اور حیلہ نکالے ۱۲ ف۸ بادشاہ نے اس مقدمہ کی دریافت خود کی اور زلیخا اور جن عورتوں کو اس نے مہمان بلایا تھا سب کو بلا بھیجا ۱۲ ف۹ کیا تم نے یوسف
میں کوئی برائی دیکھی اس نے تم پر بد نظر ڈالی یا بد فعلی کرنا چاہی یا کیا ۱۲ ف۱۰ اس نے چار سے آنکھ تک نہ ملائی حالانکہ ہم سب نے اس کو لبھانا چاہا اصل میں بادشاہ نے یہ سوال زلیخا سے
کیا مگر چونکہ وہ وزیر کی بی بی تھی اس لیے اسکی عزت رکھی اور روئے سخن اور عورتوں کیطرف کیا ۱۲ ف۱۱ چھپانے سے کیا فائدہ ۱۲ ف۱۲ زلیخا کا مکر و فریب عورتوں کے اظہار سے معلوم
ہو گیا اور زلیخا اس پر اور شرمندہ ہوئی کہ باوجود یکہ اس نے حضرت یوسف کو اتنا ستایا قید کرایا ذلیل کیا پر انکی لیاقت اور شرافت دیکھیے کہ بادشاہ سے اسکا نام تک نہ لیا اور دوسری
عورتوں کا ذکر کیا ۱۲ ف۱۳ میں جھوٹی تھی اپنے قصور کا اقرار کرتی ہوں ۱۲ ف۱۴ غرض عورتوں کا یہ ماجرا جو گذرا بادشاہ کے بھیجے ہوئے شخص نے پھر قید خانے جا کر یوسف سے بیان کیا وہ خوش ہوئے
اور کہنے لگے یہ سب جھگڑا اس لیے کیا ۱۲ ف۱۵ زلیخا کا خاوند اچھی طرح ۱۲ ف۱۶ یوسف نے یہی کہا ۱۲ ف۱۷ عزیز کے پاس سے نکال کر ۱۲ ف۱۸ سب روپیہ اور غلوں کے ۱۲ باقی در حاشیہ

اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ
خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝
وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ
فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝ وَلَمَّا
جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِيْ
بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ۚ اَلَا تَرَوْنَ
اَنِّيْٓ اُوْفِي الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۝
فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ
عِنْدِيْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ۝ قَالُوْا سَنُرَاوِدُ
عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ۝ وَقَالَ
لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ
رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا
اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ فَلَمَّا
رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا
الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا
لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا
كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ۭ
فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۠ وَّهُوَ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِيْنَ ۝ وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ
وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ۭ
قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ۭ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا
رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ
اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ۭ ذٰلِكَ
كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ۝ قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ

پہونچاتے ہیں اور نیکوں کی محنت ہم برباد نہیں ہونے دیتے ف اور ایماندار
اور پرہیزگار لوگوں کے لیے آخرت کا ثواب ف بہتر ہے۔ اور ف یوسف
کے بھائی ف آ۔ اس کے پاس (مصر میں) آئے یوسف نے انکو پہچان لیا
اور انہوں نے یوسف کو نہ پہچانا اور جب یوسف نے ان (کے سفر) کا
سامان طیار کر دیا تو کہنے لگا ف اپنے باپ کے بھائی کو بھی لیکر آئیو کیا
تم نہیں دیکھتے میں کیسی پوری ناپ (غلہ) دیتا ہوں اور میں ف سب
سے اچھی طرح اتارتا ہوں ف پھر اگر تم اس کو نہ لاؤ تو میرے پاس
تم کو کچھ غلہ نہ ملیگا ف اور نہ میرے پاس پھٹکنا ف ۹ وہ کہنے لگے ہم جاتے
ہی اس کی باپ سے خواہش کرینگے ف اور ہم ضرور کرینگے ف ۱۰ اور
یوسف نے ف اپنے غلاموں سے کہا یہ جو پونجی (ساتھ) لائے
تھے ف ۱۳ وہ (پھر) ان کے سامان میں رکھدو اس لیے کہ جب یہ لوٹ کر
اپنے گھر پہونچیں تو اپنی پونجی پہچان کر شاید پھر آئیں ف ۱۴ پھر جب
وہ لوٹ کر اپنے باپ پاس پہونچے تو کہنے لگے باوا ف ۱۵ غلہ کا لانا اب
بند ہو گیا بھائی کو ہمارے ساتھ بھیجدیجیے ہم غلہ (پھر) لاتے
ہیں اور ہم اس کے نگہبان ہیں ف ۱۶ باپ نے کہا کیا میں اس پر بھی
تمہارا ایسا ہی بھروسا کروں جیسا پہلے اس کے بھائی پر تمہارا بھروسا
کر چکا ہوں ف ۱۷ اللہ تعالے بہتر نگہبان ہے اور وہ سارے رحم
کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے ف ۱۸ اور جب انہوں
نے ف ۱۹ اپنا سامان کھولا دیکھا تو ان کی پونجی اسی میں ہے جو ان
کو لوٹا دی گئی کہنے لگے باوا ہمیں اور کیا چاہیے یہ پونجی بھی
ہے جو ہمکو پھیر دی گئی ہے ف اور اپنے گھر والوں کے لیے غلہ
لائیں گے اور اپنے بھائی کی خبرداری کریں گے اور ف ۲۱ ایک
اونٹ بھر غلہ اور لائیں گے اب کے جو لائے ہیں وہ تھوڑا سا غلہ
ہے باپ نے کہا میں تو ہرگز اس کو تمہارے ساتھ بھیجنے والا

ف دنیا اور آخرت دونوں میں انکو نیکی کا مزہ ملتا ہے ۔ ف دنیا کے فائدے کے علاوہ ۔ ف جب تمام اطراف کے ملکوں میں قحط پڑا تو ف جو شام کے ملک کنعان میں رہتے تھے غلہ مول لینے کے لیے
ف اپنے اگر تم لاؤ تو ف مہمانوں کو ۔ ف کہتے ہیں جب حضرت یوسف نے ان سے کہا تم جاسوس تو نہیں ہو انہوں نے کہا معاذاللہ حضرت یوسف نے کہا ہمیں کیونکر یقین آوے کوئی تمہارا
جان پہچان یہاں ہے انہوں نے کہا ہم دور کے رہنے والے ہیں ہم کو یہاں کون پہچانتا ہے تب حضرت یوسف نے کہا اچھا تم دسوں میں سے ایک شخص کو ہمارے پاس گروی رکھ جاؤ
باقی نو آدمی غلہ لیکر اپنے ملک میں جاؤ اور اپنے باپ سے خط لکھوا کر لاؤ تو مجھے یقین ہوگا کہ تم جاسوس نہیں ہو سب بھائیوں نے قرعہ ڈالا تو شمعون کے نام پڑا یا وہ حضرت یوسف کے
پاس رہ گیا باقی نو بھائی غلہ لیکر اپنے باپ کے پاس گئے ۔ ف میں کوئی معاملہ تم سے نہ کرونگا ۔ ف ۹ میرے ملک ہی میں نہ آنا یا میرے پاس نہ اترنا کیونکہ میں سمجھونگا کہ تم جھوٹے ہو ف ۱۰
کہ اس بھائی کو ہمارے ساتھ روانہ کر دیں ۔ ف ہم سے جس طرح بنے گا اور جہاں تک ہم سے ہو سکیگا اسکے ساتھ لانیکی کوشش کرینگے ۔ ف ۱۲ بھائیوں کے چلتے وقت ۔ ف ۱۳ جس کے بدل غلہ خریدا
تھا روپیہ تھے یا چمڑا یا جوتے ۔ ف ۱۴ کیونکہ انکو پھر اپنی پونجی اپنے پاس دیکھکر دوبارہ غلہ لانیکی لالچ ہوگی ۔ دوسرے شاید انکے پاس راہ خرچ نہ ہو اور بے پیسے پاس دوبارہ نہ آسکیں تیسرے
جب یہ اپنی پونجی پھر پہنچا پاس کریں گے تو میرے پاس آنیکا بیحد شوق پیدا ہوگا کہ ایسا سخی رئیس دیکھنے میں نہیں آیا جب تک رہے خاطر داری ہوا ہمارا پھر غلہ پورا تولکر دیا پھر قیمت بھی
واپس کر دی ۔ ف ۱۵ اگر تم بھائی کو ہمارے ساتھ نہ کرو تو ۔ ف ۱۶ آپ اندیشہ نہ کیجیے ۔ ف ۱۷ تم جب یوسف کو لے گئے تھے جب بھی یہی کہہ کر لے گئے تھے کہ ہم اسکے نگہبان ہیں پھر اچھی نگہبانی
کی کہ آجتک یوسف کا پتہ نہیں ایسے ہی تم اس بھائی کی بھی نگہبانی کروگے ۔ ف ۱۸ صاحب مدگذرا ۔ ف کہتے ہیں حضرت یعقوب نے یوسف کو لیجاتے وقت انکو اللہ کی نگہبانی میں نہیں
دیا تو اس مصیبت میں پڑے اور جب بنیامین کو لے ہو فرمایا تو پروردگار عالم نے ارشاد فرمایا قسم میری عزت اور بزرگی کی میں تیرے دونوں بیٹوں کو تجھ سے ملا دونگا ۔ ف ۱۹ یوسف کے بھائیوں نے ۔ باقی در ضمیمہ

حتی تؤتون موثقا من اللہ لتأتنني
بہ الا ان یحاط بکم فلما اتوہ
موثقہم قال اللہ علی ما نقول
وکیل ۝ وقال یبنی لا تدخلوا
من باب واحد وادخلوا من
ابواب متفرقۃ وما اغنی
عنکم من اللہ من شیء ان الحکم
الا للہ علیہ توکلت وعلیہ
فلیتوکل المتوکلون ۝ ولما دخلوا
من حیث امرہم ابوہم ما کان
یغنی عنہم من اللہ من شیء الا
حاجۃ فی نفس یعقوب قضہا
وانہ لذو علم لما علمنہ ولکن
اکثر الناس لا یعلمون ۝ ولما
دخلوا علی یوسف اوی
الیہ اخاہ قال انی انا اخوک
فلا تبتئس بما کانوا یعملون ۝
فلما جہزہم بجہازہم جعل
السقایۃ فی رحل اخیہ ثم
اذن مؤذن ایتہا العیر انکم
لسارقون ۝ قالوا واقبلوا علیہم
ماذا تفقدون ۝ قالوا نفقد
صواع الملک ولمن جاء بہ حمل
بعیر وانا بہ زعیم ۝ قالوا تاللہ

نہیں جب تک تم خدا کی قسم کھا کر مجھ سے عہد نہ کرو کہ تم ضرور اس کو لیکر
میرے پاس آؤ گے ہاں اگر تم سب مارے جاؤ تو یہ اور بات ہے جب
انہوں نے یہ عہد کر لیا تو باپ نے کہا جو ہم کہہ رہے ہیں اللہ اس
پر گواہ ہے اور یعقوب ف۱ نے تو کہا اے میرے بیٹو ف۲ ایک ہی
دروازے سے سب جاؤ ف۳ بلکہ الگ الگ دروازوں میں سے جانا اور
میں اسکے حکم کو تم سے ذرا بھی ٹال نہیں سکتا ف۴ حکم تو بس اسی کا
چلتا ہے ف۵ اسی پر میں نے بھروسا کیا ہے اور بھروسا کرنیوالوں
کو اسی پر بھروسا کرنا چاہیے اور جب وہ (مصر میں) اسی طرح ف۶ جیسے
باپ نے انکو حکم دیا تھا داخل ہوئے تو اللہ تعالیٰ کے سامنے تو یہ تدبیر
کچھ ان کو کام نہ آ سکتی تھی وہ تو یعقوب کے دل کی بس ایک آرزو
تھی جو اس نے پوری کر لی ف اور بے شک یعقوب کو جو ہم نے
سکھلایا وہ اس کو جانتا تھا ف۹ لیکن اکثر آدمی یہ نہیں جانتے
ف۱۰ اور جب وہ ف۱۱ یوسف پاس پہونچے تو اس نے اپنے بھائی کو
اپنے پاس اتارا ف۱۲ اور ف۱۳ کہا میں تیرا سگا بھائی ہوں تو یہ
لوگ جو (آج تک تیرے ساتھ) کرتے رہے اسکا رنج مت کر ف۱۴
پھر جب یوسف نے ان کا سامان (سفر کا) طیار کر دیا تو (پانی
پینے کا) کٹورہ ف۱۵ اپنے بھائی کے سامان میں رکھوا دیا
پھر ایک پکارنے والے نے پکارا قافلہ والو تم
بے شک چور ہو ف۱۶ ان لوگوں نے پکارنے والوں کی طرف
رخ کیا اور پوچھا کیوں کیا چیز تمہاری گم ہے انہوں نے
کہا ہم کو بادشاہ کا کٹورہ ف۱۷ نہیں ملتا اور جو شخص اس
کو لیکر آئے اس کو ایک اونٹ بھر غلہ (انعام) ملے گا
اور میں اس کا ضامن ہوں ف۱۸ یوسف کے بھائی کہنے
لگے قسم خدا کی تم تو جان چکے ہو ف۱۹ ہم اس لیے

ف۱ جب سب پھر چلنے لگے ۔ ف۲ جب تم مصر میں پہونچو تو شہر میں ۔ ف۳ ایسا نہ ہو کہ تم کو نظر لگ جائے ۔ ف۴ بہت صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ نظر لگ جاتی ہے اور اس سے آدمی کو نقصان پہونچتا ہے اور جس نے اسکا انکار کیا ہے وہ بیوقوف ہے ہوا یہ تھا کہ یعقوب کے سب بیٹے حسین اور خوبصورت اور قوی جوان تھے اور پھر ماشاء اللہ گیارہ بھائی انہوں نے یہ خیال کیا کہ اگر سب ملکر ایک ہی دروازے سے جاویں تو ضرور لوگوں کی نظر پڑے گی ۔ ف جو تقدیر میں ہے وہ تو ضرور ہوگا مگر آدمی کا یہ کام ہے کہ ہوشیار رہے اور جہاں تک ممکن ہے خرابی سے بچتا رہے ۔ ف اور کسی کا نہیں چلتا ۔ ف جدا جدا دروازوں سے ۔ ف اولاد کی مامتا ہر ایک کو ہوتی ہے ۔ ف۹ کہ آدمی کی تدبیر سے کوئی چیز رک نہیں سکتی ۔ ف۱۰ وہ تدبیروں پر نازاں رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ تقدیر سے کچھ نہیں ہوتا عجب طرح طرح کی کھکھیڑیں اٹھاتے ہیں اور ساری سامان جمع ہونے پر بھی مطلب حاصل نہیں ہوتا اس وقت ہوشیار ہوتے ہیں ۔ ف۱۱ یوسف کے بھائی دوبارہ ۔ ف۱۲ حضرت یوسف نے دو دو بھائیوں کو ایک ایک جگہ ٹھیرایا بنیامین اکیلے رہ گئے تو ان کو اپنے پاس اتار لیا اور کھانے میں بھی اپنے ساتھ شریک کر لیا ۔ ف۱۳ دوسرے بھائیوں سے چھپا کر اس سے ۔ ف۱۴ جو کچھ انہوں نے تجھ کو ستایا تکلیف دی اب اسکا غم نہ کھا تو اپنے سگے بھائی پاس پہونچ گیا ۔ ف۱۵ جو چاندی یا سونے کا تھا اس سے غلہ ماپتے تھے ۔ ف۱۶ چور تو تھے ہی انہوں نے حضرت یوسف کو باپ سے چھپا کر بیچ ڈالا تھا ۔ ف۱۷ جس سے غلہ ماپتے تھے ۔ ف۱۸ یہ پکارنے والے نے کہا ۔ ف۱۹ ہم دو بار تمہارے پاس رہ چکے ہیں ف وہ سب سن رہا ہے دیکھ رہا ہے یا اسی کے ہاتھ میں اسکا پورا کرنا ہے انسان کو یہی چاہیے کہ دنیا کے قاعدے کے مطابق سب طرح کی مضبوطی کرلے پھر اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسا کرے ۔

لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِى الْاَرْضِ
وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ۞ قَالُوْا فَمَا
جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ۞ قَالُوْا
جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِىْ رَحْلِهٖ فَهُوَ
جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ ۞
فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ
ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ
كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ
لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِىْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ
اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ
نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِىْ عِلْمٍ
عَلِيْمٌ ۞ قَالُوْۤا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ
سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا
يُوْسُفُ فِىْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ
قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
بِمَا تَصِفُوْنَ ۞ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ
اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا
مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰٮكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۞
قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ
وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا
لَّظٰلِمُوْنَ ۞ فَلَمَّا اسْتَيْــئَسُوْا مِنْهُ
خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ
تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ
مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا

نہیں آئے ہیں کہ مصر میں فساد مچائیں ف۱ اور نہ ہم چور ہیں ف۲ بادشاہی
لوگ کہنے لگے بھلا اگر تم جھوٹے نکلے تو چور کی کیا سزا ہے یوسف
علیہ السلام کے بھائی کہنے لگے چوری کی سزا تو یہ ہے کہ جس
کے سامان میں یہ کٹورہ ملے وہی اس کے بدلے دیدیا جائے
ف۳ ہم ظالموں کو یہی سزا دیتے ہیں ف۴ پھر یوسف علیہ
السلام نے اپنے بھائی کی خرجی سے پہلے دوسروں کی خرجیاں
دیکھنی شروع کیں بعد اس کے وہ کٹورہ اپنے بھائی
کی خرجی سے نکلوایا ہم نے اسی طرح سے یوسف علیہ السلام کو
تدبیر ف۵ بتائی وہ دین کے (بادشاہ کے قانون کے رو سے
اپنے بھائی کو رکھ نہیں سکتا تھا ف۶ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ف۷
ہم جس کے چاہتے ہیں اس کے درجے بلند کرتے ہیں اور ہر
ایک عالم سے بڑھ کر دوسرا عالم ہے ف۸ ف۹ یوسف علیہ
السلام کے بھائی کہنے لگے اگر اس نے چوری کی (تو کچھ
تعجب نہیں) اس کے بھائی نے بھی پہلے چوری کی ہے
ف۱۰ یوسف علیہ السلام نے اس بات کو اپنے دل میں چھپا لیا
اور ان سے کچھ نہ کھولا کہا تم تو (یوسف سے) بدتر ہوا ور
اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو تم ف۱۱ بیان کرتے ہو ف۱۲
کہنے لگے اے عزیز (مصر کے وزیر) اس بنیامین کا
ایک باپ ہے بہت بوڑھا ف۱۳ تو ہم میں سے (اس کے بدل)
ایک کو تو رکھ لے ہم دیکھتے ہیں تو احسان کیا کرتا ہے ف۱۴ یوسف
علیہ السلام نے کہا اللہ کی پناہ کہ ہم کسی کو (ناحق) پکڑ رکھیں مگر جس
کے پاس ہم نے اپنی چیز پائی ف۱۵ ایسا کریں تو ہم ظالم ٹھیرے ف۱۶ جب
یہ لوگ یوسف سے نا امید ہوگئے ف۱۷ تو الگ ہو کر مصلحت کرنے لگے ان میں
جو بڑا تھا ف۱۸ کہنے لگا کیا تم کو معلوم نہیں تمہارے باپ نے تم سے

ف۱ ... چکاری کریں ف۱ کبھی ہم نے چوری کی ہے کہتے ہیں جب یہ لوگ پہلی بار مصر میں آئے تھے تو اس وقت بھی لوگ انکی پرہیزگاری کی تعریف کرتے رہے دوبارہ بھی آئے تو ایسے ہی ہے یہاں تک
... جانوروں کا منہ باندھ دیتے تھے کہ ایسا نہ ہو کسی کا کھیت چر جاویں ف۳ جس کا کٹورہ ہو اسکا غلام بنا دیں ف۴ حضرت یعقوب کے خاندان میں چوری کی یہی سزا مقرر تھی کہ وہ ایک
... جس کے چوری کرے اسکا غلام رہے پھر چھوڑ دیا جاوے ف۵ بنیامین کے رکھ لینے کی ف۶ کیونکہ مصر میں یہ قانون تھا کہ چور کو مار پڑے وہ دونا جرمانہ دے لیکن غلام نہیں ہو سکتا تھا
ف۷ تو اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا کہ یوسف کا بھائی انکے پاس رہ جاوے اور یوسف کو یہ تدبیر سکھلائی کہ انہوں نے چوری کی سزا خود بھی انہی سے پوچھی اور جو انہوں نے بیان کی اسپر عمل کیا ف۸
ہر ایک عالم سے بڑھ کر دوسرا عالم ہے یہاں تک کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سب سے بڑھ کر عالم اور دانا ہے اور وہ سب کے اوپر ہے ف۹ جب بنیامین کی خرجی سے کٹورہ نکلا تو ف۱۰ جھوٹے نے
... پیغمبر کہیں چوری کرتے ہیں ہوا یہ تھا کہ حضرت یوسفؑ کے نانا ایک بت کو پوجا کرتے حضرت یوسفؑ نے اسکو چپکے سے اڑا لیا اور توڑ کر پھینکدیا یا انکی پھوپھی انکو پرورش کرتی تھیں
... تو حضرت یعقوبؑ نے لینا چاہا پھوپھی نے اپنی کمر کا پٹکا ان کی کمر سے باندھ دیا اور پھر چوری کا الزام لگا کر ایک برس کے لیے اور انکو اپنے پاس رکھ لیا ف۱۱ اپنے بھائی کی چوری ف۱۲
... چوری نہ تھی تم ہی خوب یہ چھپا دینے سے ظالم ہو ف۱۳ وہ اسکو بہت چاہتا ہے اسکی جدائی پر صبر نہیں کر سکتا ف۱۴ ہم پر بھی تو نے بہت احسان کیا ہے لطف اور کرم ہم میں سے ایک کو
رکھ لے اور اسکو جانے دے ف۱۵ اسی کو ہم پکڑ رکھینگے ف۱۶ اور ظلم ہم نہیں کر سکتے حضرت یوسف نے ایسے لفظ کہے جو جھوٹ نہ تھے یوں کہا کہ جس کے پاس ہم نے اپنی چیز پائی اور یہ نہ کہا کہ جو
چور ہے کیونکہ حقیقت میں بنیامین نے چوری نہیں کی تھی یہ حیلہ تھا حضرت یوسف کا یہ حیلہ اللہ کے حکم سے حضرت یوسفؑ نے کیا تو اس میں کوئی گناہ نہ ہوا ف۱۷ ان سے بہت عاجزی کی
بنیامین کو چھوڑ دو ہم میں سے کسی کو رکھ لو لیکن انہوں نے کسی طرح نہ مانا ف۱۸ عمر میں بڑے یا عقل میں بڑے یہودا یا سرداری میں بڑے شمعون۔

فَرَّطْتُمْ فِي يُوسُفَ ۚ فَلَنْ أَبْرَحَ
الْأَرْضَ حَتَّىٰ يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ
اللَّهُ لِي ۖ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ۝ ارْجِعُوا
إِلَىٰ أَبِيكُمْ فَقُولُوا يَا أَبَانَا إِنَّ ابْنَكَ
سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَا إِلَّا بِمَا عَلِمْنَا
وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَافِظِينَ ۝ وَ
اسْأَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا وَ
الْعِيرَ الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا ۖ وَإِنَّا
لَصَادِقُونَ ۝ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ
لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ
عَسَى اللَّهُ أَن يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا ۚ
إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝
وَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا أَسَفَىٰ عَلَىٰ يُوسُفَ
وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ
كَظِيمٌ ۝ قَالُوا تَاللَّهِ تَفْتَأُ تَذْكُرُ
يُوسُفَ حَتَّىٰ تَكُونَ حَرَضًا أَوْ تَكُونَ
مِنَ الْهَالِكِينَ ۝ قَالَ إِنَّمَا أَشْكُو
بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ وَأَعْلَمُ مِنَ
اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ يَا بَنِيَّ اذْهَبُوا
فَتَحَسَّسُوا مِن يُوسُفَ وَأَخِيهِ وَلَا
تَيْأَسُوا مِن رَّوْحِ اللَّهِ ۖ إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ
مِن رَّوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ ۝
فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ
مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ

خدا کی قسم دیکر پکا اقرار کرلیا تھا ف۱ اور پہلے تم یوسفؑ کے باب میں ایک قصور کر چکے ہو ف۲ تو میں تو جب تک میرا باپ مجھ کو اجازت نہ دے یا اللہ تعالیٰ اور کوئی تدبیر نہ نکالے اس ملک سے سرکنے والا نہیں اور اللہ تعالے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ف۳ تم اپنے باپ پاس لوٹ جاؤ اور اس سے کہو بابا تیرے بیٹے نے چوری کی اور ہم نے تو (اس پر) وہی گواہی دی جو ہم نے یقین کیا ف۴ اور ہم کو آیندہ ہونے والی بات کیا معلوم تھی ف۵ اور ف۶ اس بستی والوں سے پوچھ لے جہاں ہم تھے اور اس قافلہ والوں سے جس میں ہم آئے ہیں اور ہم بالکل سچے ہیں ف۷ یعقوبؑ نے کہا ف۸ بلکہ تمہارے دلوں نے ایک بات بنا لی ہے ف۹ تو میں عمدہ صبر کرونگا مجھ کو تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب ف۱۰ کو میرے پاس لے آئیگا ف۱۱ بیشک وہ جاننے والا ہے حکمت والا اور یعقوبؑ نے ان کیطرف سے منہ پھیر لیا اور ف۱۲ کہنے لگا ہائے یوسفؑ اور غم کے مارے اس کی دونوں آنکھوں پر سفیدی چڑھ گئی ف۱۳ اور وہ ف۱۴ گھٹتا رہا ف۱۵ یوسف کے بھائی کہنے لگے (بابا وا) اللہ تعالیٰ کی قسم تو یوسف ہی کی یاد میں لگا رہے گا یہاں تک کہ تو گل گل کر مرجونا (مرنے کے قریب) ہو جائیگا یا مر جائیگا یعقوبؑ نے کہا میں (کیا کروں) اپنے دل کا درد ف۱۶ اور غم اللہ تعالیٰ ہی پر کھولتا ہوں ف۱۷ اور میں اللہ کے فضل سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ف۱۸ بیٹا جاؤ پھر یوسفؑ اور اس کے بھائی کا پتہ لگاؤ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا امید نہ ہو سکی رحمت سے وہی لوگ نا امید ہوتے ہیں جو کافر ہیں پھر جب یوسفؑ کے پاس پہونچے تو کہنے لگے ای عزیز ف۱۹ ہم پر اور ہمارے گھر والوں پر (قحط کی) مصیبت پڑی ہے اور ہم تھوڑی سی پونجی ف۲۰ لیکر (غلہ خریدنے کو)

ف۱ کہ جس طرح ہے بنیامین کو بے ساختہ لیتے آنا ۱۲ ف۲ اور والد کو کتنا رنج ہو چکا ہے اب پھر اگر رنجیدہ ہو جائے تو نہیں رہ سکتا ۱۲ ف۳ اس کو بہت غصہ آئی کہ میں اپنے باپ کو اب کیونکر منہ دکھلاؤں گا ۱۲ ف۴ کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ چوری کا کٹورا اس کے سامان سے نکلا تب ہم نے مان لیا کہ بیشک وہ چور ہے ۱۲ ف۵ کہ بنیامین مصر جا کر چوری کریگا ورنہ ہم اس کو ساتھ کیوں لاتے ۱۲ ف۶ اگر تم کو ہمارا اعتبار نہ آئے تو ۱۲ ف۷ آخر بڑے بھائی کے کہنے سے باقی بھائی کنعان کو لوٹ گئے اور باپ سے یہ سب بیان کیا ۱۲ ف۸ بنیامین نے کبھی چوری نہ کی ہوگی ۱۲ ف۹ جو کہتے ہو کہ بنیامین نے چوری کی حقیقت میں یہ بنی بات تھی یا مراد یہ ہے کہ تم نے جو یوسف کے مقدمہ میں کہا تھا وہ ایک بنی بات تھی ۱۲ ف۱۰ یعنی یوسف اور بنیامین اور بڑے بھائی کو جو شرمندگی کے مارے مصر ہی میں رہ گیا تھا ۱۲ ف۱۱ مجھ سے ملا دیگا ۱۲ ف۱۲ یوسف کو یاد کرکے ۱۲ ف۱۳ اندھے ہو گئے بینائی جاتی رہی ۱۲ ف۱۴ اندر ہی اندر دل میں ۱۲ ف۱۵ بوڑھے باپ کا نور بصر یوسف کا سا مہ جبین جب سے آنکھوں کے سامنے سے دور ہوا اتنا وہ رنج کیا کم تھا کہ بنیامین اسکا سگا بھائی بھی جسکو دیکھ کر کسی قدر تسکین ہوتی تھی وہ بھی غائب ہو گیا اس حالت میں حضرت یعقوب ہی کا جگر تھا کہ اسی برس تک یوسف کی جدائی پر صبر کیے رہے اور زبان سے کوئی حرف شکوہ اور شکایت کا نہ نکالا دل میں رنج کرنا منع نہیں ہے نہ نبوت کی شان کے خلاف ہے یا نہ کہ آنکھوں سے رونا بھی منع نہیں ہے بلکہ یہ انسان کی فطرتی بات ہے اولاد کی محبت اللہ نے ماں باپ کے دل میں ڈالدی ہے اگر کسی کو اولاد کا رنج نہ ہو تو اسکی انسانیت میں فرق ہے ۱۲ ف۱۶ جس کو چھپا نہیں سکتا جسکا ضبط نہیں ہو سکتا ۱۲ ف۱۷ تم سے یا اور لوگوں سے تو نہیں کہتا ۱۲ ف۱۸ کہتے ہیں اسی برس حضرت یعقوب یوسف کی جدائی میں روتے رہے حالانکہ اس زمانہ میں ساری زمین پر ان سے بڑھ کر کوئی بندہ اللہ تعالے کا مقبول نہ تھا یہ پروردگار کا امتحان تھا جو اپنے مقبول بندوں کا کیا کرتا ہے ۱۲ ف۱۹ مصر کے وزیر ... ف۲۰ کچھ کھوٹے روپے یا چمڑہ یا گھی وغیرہ ۱۲

مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ
عَلَيْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ
قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ
وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ۝ قَالُوْٓا
ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ
وَهٰذَآ اَخِيْ ؗ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ
مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ
اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ
اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِئِيْنَ ۝ قَالَ
لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ اللّٰهُ
لَكُمْ ؗ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ اِذْهَبُوْا
بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ
اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ
اَجْمَعِيْنَ ۝ وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ
قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ
لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ۝ قَالُوْا تَاللّٰهِ
اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ۝ فَلَمَّآ
اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ
فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚۙ
اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝
قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ
اِنَّا كُنَّا خٰطِئِيْنَ ۝ قَالَ سَوْفَ
اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ
الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ فَلَمَّا دَخَلُوْا

آئے ہیں تو ہم کو پوری ماپ غلہ دلوا دے اور ہم کو خیرات دے ف۱ کیونکہ اللہ تعالیٰ خیرات کرنے والوں کو (اچھا) بدلہ دیتا ہے ف۲ یوسف نے کہا کیا تم کو معلوم نہیں جو تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ (سلوک) کیا جب تم جاہل تھے ف۳ وہ کہنے لگے ف۴ کیا تو ہی یوسف ہے یوسف نے کہا ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرا (سگا) بھائی ہے اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا اس لیے کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور صبر کرے تو اللہ تعالیٰ (ایسے) نیک لوگوں کا حق برباد نہیں کرتا کہنے لگے خدا کی قسم بے شک اللہ تعالیٰ نے تجھ کو ہم پر بزرگی دی ہے اور بے شک ہم گنہگار (خطاوار) تھے یوسف نے کہا ف۵ آج میں تم پر کوئی الزام نہیں لگاتا ف۶ اللہ تم کو بخشے اور وہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے یہ میرا کرتہ ف۷ لیجاؤ اور اس کو میرے باپ کے منہ پر ڈالدو وہ (سب چیزیں) دیکھنے لگیگا (پھر بینائی آجائیگی) اور اپنے سب گھر والوں کو میرے پاس لے آؤ ف۸ اور جب قافلہ (مصر سے) نکلا تو ان کے باپ نے ف۹ کہا میں یوسف کی خوشبو سونگھ رہا ہوں ف۱۰ اگر تم مجھ کو یہ نہ کہو کہ بوڑھا سٹھیا گیا ہے ف۱۱ وہ کہنے لگے خدا کی قسم تو تو اسی اپنی پرانے خبط میں ہے ف۱۲ پھر جب خوشخبری دینے والا ف۱۳ آن پہونچا ف۱۴ تو کرتہ یعقوب کے منہ پر ڈالدیا جس طرح پہلے دیکھتا تھا دیکھنے لگا ف۱۵ یعقوب نے کہا (کیوں) بیٹے تم سے نہیں کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے میں وہ باتیں جانتا ہوں جن کو تم نہیں جانتے ف۱۶ ف۱۷ کہنے لگے بابا ہمارے گناہ (اللہ تعالیٰ سے) بخشوا ف۱۸ بیشک ہم گنہگار تھے یعقوب نے کہا ٹھیرو میں تمہارے لیے اپنے مالک سے بخشش چاہوں گا بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے پھر جب یوسف

ف۱ کیونکہ یہ لوگ بھی اس لائق نہیں کہ کوئی غلہ کے بدل اسکو قبول کرے ۱۲ ف۲ یہ ان بھائیوں نے بڑی عاجزی سے کہا اور رونے اور گڑگڑانے لگے حضرت یوسف کے رحم اور کرم اور محبت برادرانہ کو جوش آیا انہوں نے چہرے پر سے نقاب اٹھا دی ۱۲ ف۳ شیطان نے تم کو حسد میں پھنسا دیا تھا تم جاہل بن گئے تھے اللہ کا ڈر بھلا دیا تھا یا تم کو یہ خبر نہ تھی کہ یوسف اور اس کے بھائی کو اللہ کتنا بڑا درجہ دینے والا ہے اب اس وحی کا ظہور ہوا جو اس سورت کے دوسرے رکوع میں بیان کی گئی تھی لتنبئنهم تو ان کو ان کا کام جتلا دیگا اور انکو خبر نہ ہوگی یوسف کے ساتھ انکی بدسلوکی اور پرگندہ جیسی یوسف کے بھائی کے ساتھ بدسلوکی یہ تھی کہ جب یوسف علیہ السلام غائب ہوگئے تھے تو حضرت یعقوب انکے بھائی بنیامین کو بہت چاہنے لگے تھے یہ سب بھائی ان سے بھی حسد کرنے لگے انکو ستاتے رہتے ۱۲ ف۴ جب یوسف کا چہرہ دیکھا اور انکی باتوں سے بھی سمجھ گئے ۱۲ ف۵ جب تم اپنے قصور کا اقرار کرتے ہو اور معافی چاہتے ہو تو الخ ۱۲ ف۶ میں نے تو اپنا حق معاف کر دیا اب اللہ کا گناہ رہا ۱۲ ف۷ کہتے ہیں یہ وہی جنت کا کرتہ تھا جو اللہ نے حضرت ابراہیم کو پہنایا تھا جب وہ آگ میں ڈالے گئے تھے ابراہیم سے اسحاق کو ملا اسحاق سے یعقوب کو اور یعقوب نے اسکو لپیٹ کر یوسف کے بازو میں باندھ دیا تھا یا ان کی گردن میں لٹکا دیا تھا تاکہ ان کو نظر نہ لگے ۱۲ ف۸ جو ستر یا ترانوے آدمی تھے ۱۲ ف۹ جو کنعان میں تھا منزلوں کے فاصلے پر اپنے گھر والوں سے ۱۲ ف۱۰ یعنی اس جنت کے کرتے کی کہتے ہیں آٹھ دن یا دس دن کی راہ یا اسی فرسخ سے انکو اسکی مہک آئی ۱۲ ف۱۱ دیوانہ ہوگیا ہے عقل میں فتور آگیا ہے تو میری بات سچ جانوگے ۱۲ ف۱۲ یوسف کی محبت میں غرق ہے تجھے ہر طرف یوسف ہی نظر آتا ہے ۱۲ ف۱۳ یہودا قافلہ سے آگے بڑھ کر ۱۲ ف۱۴ جب قافلہ کنعان کے قریب پہونچا تو یہودا نے دوسرے بھائیوں سے کہا مجھے یہ کرتہ لیکر آگے جانے دو میں باپ کو خوش کروں جیسے میں نے اس دن رنجیدہ کیا تھا جب یوسف کے کرتے میں خون لتھیڑ کر لایا تھا ۱۲

باقی در ضمیمہ

عَلٰی یُوْسُفَ اٰوٰۤی اِلَیْهِ اَبَوَیْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ ؕ وَرَفَعَ اَبَوَیْهِ عَلَی الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ یٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ مِنْ قَبْلُ ؗ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّیْ حَقًّا ؕ وَقَدْ اَحْسَنَ بِیْۤ اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّیْطٰنُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِخْوَتِیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۝ رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۫ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۝

سے ملے تو اس نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہنے لگا خدا چاہے تو اب مصر میں بے کھٹکے داخل ہو اور یوسف علیہ السلام نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھلایا اور سب ف نے یوسف کو سجدہ کیا ف اور یوسف ع نے کہا ابا جو خواب میں نے پہلے دیکھا تھا اس کی یہ تعبیر ہے اللہ تعالیٰ نے (آج) اسکو سچ کر دکھایا اور (اس کے سوا) مجھ پر یہ احسان کیا کہ مجھ کو قید خانے سے نکالا ف اور شیطان نے جو مجھ میں اور میرے بھائیوں میں فساد ڈالدیا اس کے بعد گاؤں سے تم سب کو لایا (اور مجھ سے ملایا) بیشک اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے بار یکی سے اس کو پورا کرتا ہے ف کیونکہ وہ جانتا ہے حکمت والا۔ مالک میرے تو نے مجھ کو حکومت سے کچھ دیا ف اور خوابوں کی تعبیر بھی کچھ سکھلائی اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی میرا والی ہے ف دنیا اور آخرت میں مجھ کو اپنا تابعدار رکھ کر دنیا سے اٹھالے اور نیک بندوں سے مجھ کو ملا دے ف

قِصَّةُ یُوْنُسَ عَلَیْهِ السَّلَامُ

باب حضرت یونس علیہ السلام کا قصہ

۱۱ — یونس — ۱۰

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْیَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَاۤ اِیْمَانُهَاۤ اِلَّا قَوْمَ یُوْنُسَ ؕ لَمَّاۤ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْیِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰی حِیْنٍ ۝

پھر کیوں کوئی بستی والے ف ایمان نہ لائے کہ انکا ایمان انکو فائدہ دیتا ف لیکن یونس کی قوم والے جب ایمان لائے ف تو ہم نے دنیا کی زندگی میں رسوائی کا عذاب ان سے دور کر دیا اور ایک وقت تک انکو (زندگی کا) مزہ لینے دیا ف

۱۷ — الانبیاء — ۶

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا

اور مچھلی والے کو ف جب وہ خفا ہو کر (اپنی قوم کے پاس سے) چلدیا وہ

ف ماں باپ اور بھائیوں نے ہوف ان کی شریعت میں تحیت کا سجدہ جائز تھا جامع البیان میں ہے کہ تحیۃ کا سجدہ حضرت آدم سے لیکر حضرت عیسیٰ کے زمانے تک جائز رہا ہماری شریعت میں حرام ہوا۔ معاذ نے شام سے آکر آنحضرت کو سجدہ کیا آپ نے فرمایا معاذ یہ کیا کرتا ہے انہوں نے کہا میں نے شام میں دیکھا وہ لوگ اپنے اپنے بزرگوں کو سجدہ کرتے ہیں آپ نے فرمایا ایسا مت کر ایک روایت میں ہے اگر میں کسی بندے کو حکم کرتا دوسرے بندے کو سجدہ کرنیکا تو عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ ف اور کنوئیں سے نکالنے کا احسان بیان نہیں کیا تاکہ بھائیوں کو شرمندگی نہ ہو انکا قصور تو حضرت یوسف معاف کر چکے تھے۔ ف یا بڑی عنایت اور مہربانی سے بندوں کے مطلب بر لاتا ہے۔ ف یعنی مصر کی حکومت ساری زمین کی حکومت تو چار بادشاہوں کو ملی ہے دو مسلمان تھے سکندر اور سلیمان اور دو کافر تھے بخت نصر اور شداد سید علامہ نے کہا اب پانچویں حضرت عیسیٰ ہونگے جنکو قیامت کے قریب ساری دنیا کی حکومت ملیگی۔ ف سب کاموں کا بنانیوالا کارساز۔ ف یعنی ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب سے یا تمام نیک بہشتی لوگ مراد ہیں عکرمہ نے کہا اس دعا کے بعد وہ ایک ہفتہ بھی نہیں جیئے جب مر گئے تو وہیں مصر کے ملک میں دفن ہوئے حضرت موسیٰ نے انکا تابوت نکالا اور شام میں لاکر ان کے باپ دادا کے پاس دفن کیا حضرت یعقوب جب مرنے لگے تو انہوں نے حضرت یوسف کو وصیت کی کہ مجھ کو شام کے ملک میں لیجا کر میرے باپ کے پاس دفن کرنا حضرت یوسف نے ایسا ہی کیا خود انکا جنازہ لیکر شام کے ملک کو گئے اور دفن کر کے پھر مصر لوٹ آئے۔ ف عذاب اترنے سے پہلے۔ ف عذاب سے بچ جاتے۔ ف عذاب اترنے سے پہلے اسکی نشانیاں دیکھکر یا عذاب اترتے ہی۔ ف یعنی موت تک انکو مہلت دی حضرت یونس کی قوم نینوا شہر میں تھی جو موصل کے قریب ہے انہوں نے جب پیغمبر کا کہنا نہ مانا تو وہ یہ کہکر چلے گئے کہ تین دن میں تم پر عذاب اتریگا جب عذاب کا نقشہ انہوں نے دیکھا تو اللہ کے سامنے رونے پیٹنے لگے اور توبہ کی اللہ نے عذاب دفع کر دیا حضرت یونس کو انکی خبر ہوئی تو بہت غصہ ہوئے کہتے ہیں کہ ان پر عذاب ایک میل پر آگیا تھا اور سارے آسمان پر کالا دھواں سا چھا گیا تھا انہوں نے یہ کہنا شروع کیا یا حی حین لا حی یا حی محیی الموتی و یا حی لا الٰہ الا انت بعضے کہتے ہیں یہ دعا کی یا اللہ تم ہمارے گناہ گو بہت ہیں لیکن تیری شان بڑی ہے تو ہمارے ساتھ وہ کر جو تیرے لائق ہے یعنی رحم کر اور وہ نہ کر جیسے لائق ہم ہیں۔

نمبر	سورت	رکوع	آیات	ترجمہ
			فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۚ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـنْجِى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝	سمجھا کہ ہم اسکو تنگ نہ کرینگے ف تب (وہ اپنے قصور کا قائل ہوا) اور اندھیروں میں پکارا تھا (اے خدا) تیرے سوا کوئی سچا خدا نہیں تو پاک ہے بیشک میں قصوروار تھا ف۲ ہمنے اسکی دعا قبول کی اور اسکو غم سے نجات دی ف۳ اور ہم ایمان والوں کو اسی طرح بچا لیتے ہیں ف۴
۲۳	والصّٰفّٰت	۵	۳ وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ؕ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۙ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ۚ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ۝ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ۙ لَلَبِثَ فِىْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۚ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ۚ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ۚ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ۚ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۝	۳ اور بے شک یونس بھی پیغمبروں میں سے تھا جب بھاگ کر بھری ہوئی کشتی کے پاس پہنچا ف ۶ پھر قرعہ ڈالا تین بار (یونس کے نام پر نکلا) تو وہ ہار گیا ف پھر مچھلی اسکو نگل گئی اور وہ (اپنے تئیں) ملامت کر رہا تھا ف پھر اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں نہ ہوتا ف۹ تو جس دن لوگ (دوبارہ زندہ ہوکر) اٹھائے جائینگے وہ اسی کے پیٹ میں رہتا ف۱۰ آخر ہمنے اس کو چٹیل میدان میں ف۱۱ ڈالدیا اور وہ ف۱۲ بیمار ہو گیا تھا اور اُس پر (سایہ کے لیے) ہمنے ایک کدو کا درخت اگا دیا اور ہمنے یونس کو لاکھ بلکہ ف۱۳ زیادہ آدمیوں کیطرف بھیجا تھا (جب انپر عذاب اترا تو) تو وہ ایمان لے آئے ہمنے انکو ایک مدت تک (دنیا کے) مزے اٹھانے دیے
۲۹	القلم	۲	۴ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ؕ لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ۝ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝	۴ اور مچھلی والے (یعنی یونس پیغمبر) کی طرح (جلدبازی مت) بن جیسا کہ (خدا کو) پکارا اور وہ غصے (یا رنج) میں بھرا ہوا تھا ف۱۴ اگر اس کے مالک کا فضل اسکو نہ سنبھالتا تو ایک چٹیل میدان میں برے حالوں پھینکدیا جاتا (وہاں بھوکوں مرجاتا ف۱۵) آخر پروردگار نے اسکو سرفراز کیا اور نیک بندوں میں اسکو شریک کرلیا ف۱۶

قِصَّةُ اَصْحٰبِ الْكَهْفِ

باب ۶ اصحاب کہف کا قصہ

نمبر	سورت	رکوع	آیات	ترجمہ
۱۵	الکہف	[illegible]	۱ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۝	۱ (اے پیغمبر) کیا تو یہ سمجھا کہ غار اور تختے والے ہمارے (قدرت کی) نشانیوں میں سے ایک عجیب نشانی ...

ف یعنی یونس پیغمبر کو یاد کر۔ ف۲ یا اسکو عذاب لگ گئے ف۳ ہوا یہ تھا کہ حضرت یونس نے اللہ تعالیٰ کے وعدے کے موافق اپنی قوم کو جب کسیطرح انہوں نے نہ مانا یہ سنا دیا کہ فلاں وقت اللہ تعالیٰ کا عذاب تم پر آئیگا
اور یہ کہکر حضرت یونس اس بستی سے نکل گئے جب عذاب نمودار ہوا تو انکی قوم والوں کو یونس کی سچائی معلوم ہوئی اور انکی تلاش کی لیکن نہ پایا آخر سب بستی والے ملکر ایک میدان میں نکلے
بارگاہ الٰہی میں رونا پیٹنا عاجزی کرنا شروع کیا وہ ارحم الراحمین ہے اسکو رحم آگیا اور عذاب اٹھا دیا گیا اس کے بعد حضرت یونس اس بستی کی طرف آئے دیکھا تو بستی اسیطرح آباد ہے
لوگ خوش و خرم ہیں انہوں نے یہ خیال کیا کہ اب میں ان لوگوں میں کیا منہ لیکر جاؤں پہلے تو وہ مجھ کو جھوٹا سمجھتے تھے میری بات نہ مانتے تھے اب تو اور زیادہ دغاباز کہینگے اور [illegible]
میں خفا ہوکر دوسرے ملک کو چلدیئے راہ میں ایک کشتی ملی اس پر سوار ہوئے کشتی پر کچھ آفت آئی وہ رک گئی ناخداؤں نے کہا کوئی بھاگا ہوا غلام اس میں سوار ہے وہ نکل جائے تو [illegible]
قرعہ ڈالا تو وہ حضرت یونس کے نام پر نکلا انکو دریا میں دھکیل دیا اور ایک مچھلی نے ان کو نگل لیا اس وقت وہ سمجھے کہ بھاگا ہوا غلام میں ہی تھا جو اپنے مالک کے حکم بغیر [illegible]
انہوں نے توبہ کی اور یہ دعا پڑھی لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ف۷ مچھلی نے کنارے پر انکو صحیح و سالم اگل دیا کہتے ہیں چالیس دن تک اس کے پیٹ میں رہے
انکا رنج اور غم دور کردیتے ہیں ف۸ گو اس میں جگہ نہ تھی مگر کشتی والوں نے حضرت یونس کو سوار کرلیا ف۹ دریا میں طوفان آیا کشتی ڈوبنے لگی لوگوں نے کہا قرعہ ڈالو جسکا نام نکلے
کو دریا میں ڈالدو ف۱۰ اور کشتی والوں نے انکو دریا میں پھینکدیا کہتے ہیں کشتی چلتی چلتی رک گئی ملاحوں نے کہا کوئی غلام اپنے مالک کے پاس سے بھاگ کر اس کشتی میں [illegible]
نہیں نکالا جائیگا کشتی اٹکی رہیگی سب کی صلاح یہ ہوئی کہ قرعہ ڈالو جسکا نام نکلے اسکو دریا میں دھکیل دیں تین بار قرعہ حضرت یونس کے نام پر نکلا وہ خود دریا میں کود پڑے [illegible]
مالک کے حکم سے رنجیدہ ہوکر بھاگا اور پھر بغیر مالک کے حکم کے کشتی پر چڑھ بیٹھا ہوا یہ تھا کہ حضرت یونس کی دعا پر اللہ تعالیٰ نے انکی قوم پر عذاب اتارا پھر انکے رونے پیٹنے پر عذاب اٹھا لیا حضرت یونس کو
اس پر رنج ہوا اور خفا ہوکر اس ملک سے بھاگ نکلے راہ میں یہ واقعہ ہوا ف۱۱ یعنی اللہ تعالیٰ کے یاد کرنیوالوں میں تسبیح یہ کلمہ پڑھا لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین (ابن کثیر)

إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا
رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَ
هَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ۝ فَضَرَبْنَا
عَلَى آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَدًا
ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ الْحِزْبَيْنِ
أَحْصَى لِمَا لَبِثُوا أَمَدًا ۝ نَحْنُ
نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُمْ بِالْحَقِّ ۝
إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ
هُدًى ۝ وَرَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ
إِذْ قَامُوا فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ لَنْ نَدْعُوَ مِنْ دُونِهِ إِلَٰهًا
لَقَدْ قُلْنَا إِذًا شَطَطًا ۝ هَٰؤُلَاءِ قَوْمُنَا
اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً ۝ لَوْلَا
يَأْتُونَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطَانٍ بَيِّنٍ فَمَنْ
أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۝
وَإِذِ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ
إِلَّا اللَّهَ فَأْوُوا إِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ
لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيُهَيِّئْ
لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ مِرْفَقًا ۝ وَتَرَى
الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ تَزَاوَرُ عَنْ
كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَتْ
تَقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي
فَجْوَةٍ مِنْهُ ۝ ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ ۝
مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۝ وَ

تھی ف جب ان جوانوں نے (ایک پہاڑ کی) غار (کھوہ) میں پناہ لی ف۲ پھر دعا کرنے لگے مالک ہمارے ہمکو اپنی خاص رحمت عنایت فرما اور ہمارا کام اچھی طرح سے بنا دے ف۳ بہ تو ہمنے انکے کان تھپک دیے (انکو سلا دیا) کئی برس تک (سوتے رہے) پھر ہمنے انکو (جگا) اٹھایا ف۴ اس لیے کہ دیکھیں انکے دونوں فرقوں میں سے کس فرقے کو ان کے (غار میں) رہنے کی مدت خوب یاد ہے ف۵ ہم تجھ سے ان کا ٹھیک قصہ بیان کرتے ہیں یہ لوگ (اصحاب کہف چند جوان شخص تھے جو اپنے مالک پر ایمان لائے تھے اور ہم نے انکو اور زیادہ ہدایت دی ف۶ اور ہم نے انکے دلوں کو مضبوط کر دیا ف۷ تو وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمارا مالک تو وہی ہے جو آسمان اور زمین کا مالک ہے ہم تو ہرگز اس کے سوا دوسرے کسی خدا کو پکارنے والے نہیں اگر ہم ایسا کریں تو ہم نے بڑی کفر کی بات کہی ف۸ یہ ہماری قوم کے لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کے سوا اور معبود (بھی) بنا رکھے ہیں (اگر یہ سچے ہیں) تو ان کے معبود ہونے پر کوئی کھلی سند کیوں نہیں لاتے ف۹ پھر اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۱۰ اور جب تم ان سے (اپنی قوم کے لوگوں سے) اور جن کو وہ خدا کے سوا پوجتے ہیں ان سے الگ ہوگئے تو غار میں پناہ لو تمہارا مالک اپنی رحمت تم پر پھیلا دیگا اور تمہارا کام آرام سے بنا دے گا ف۱۱ اور ایسی جگہ جا کر لیٹے اگر تو ان کو دیکھے تو دیکھے گا کہ سورج جب نکلتا ہے تو انکی غار سے داہنی طرف کترا جاتا ہے (ان پر دھوپ نہیں آتی) اور جب ڈوبنے لگتا ہے تو ان سے بائیں طرف کترا جاتا ہے اور وہ غار میں (تنگ جگہ پر نہیں ہیں بلکہ) کشادہ جگہ میں ہیں ف۱۲ یہ بھی خدا کی قدرت کی نشانیوں میں سے (ایک نشانی)

ف۱ مراد اصحاب کہف ہیں رقیم سے مراد تختی ہے پتھر یا سیسے کی جس میں انکے نام لکھے ہیں وہ غار کے دروازہ پر لگی ہے ۱۲ ف۲ یہ سات شخص تھے روم والے ان کے شہر کا نام افسوس یا طرسوس تھا جنہوں نے حضرت عیسیٰ کا دین قبول کیا تھا اس ملک کا بادشاہ دقیانوس نامی انکا دشمن ہوگیا یہ ایک پہاڑ میں جا کر چھپ رہے ۱۲ ف۳ ہمکو اپنے مقصد میں آسانی کے ساتھ کامیاب کر دے ۱۲ ف۴ تین سو نو برس قمری تک وہ سوتے رہے ہیں جب جاگے تو ان میں دو گروہ ہو گئے ایک گروہ کہتا تھا کہ ہم ایک دن یا دن سے کچھ کم سوئے اور دوسرے گروہ کا قول اللہ تعالیٰ نے بیان نہیں فرمایا۔ بعضوں نے کہا دو فرقوں سے مراد مومنین اور کافرین ہیں جو اصحاب کہف کے رہنے کی مدت میں اختلاف کرتے تھے۔ بعضوں نے کہا اصحاب کہف کی بستی والے ان میں دو فرقے ہو گئے تھے کوئی کہتا تھا ابھی سوتے ہیں کوئی کہتا تھا نہیں اتنی مدت سے سو رہے ہیں ۱۲ ف۵ کا بیچ دین پر ایسے مضبوط رہے کہ شہر چھوڑ دینا قبول کیا پر دین حق کا چھوڑنا گوارا نہ کیا ۱۲ ف۶ جب دقیانوس بادشاہ نے ان کو دھمکایا کہ پھر مشرک بن جاؤ نہیں تو قتل کیے جاؤ گے ۱۲ ف۷ یا بڑی بیجا یا بڑی غلط بات کہی ۱۲ ف۸ جب سند نہیں رکھتے تو انکا دعویٰ جھوٹا ہے ۱۲ ف۹ اسکا کوئی شریک نہیں وہ اکیلا ہے کیکن اسکے شریک ٹھہرائے ۱۲ ف۱۰ کوئی نہ کوئی تدبیر بچاؤ کی شکل نکال دے گا ۱۲ ف۱۱ یہ صلاح کر کے وہ غار میں جا چھپے ۱۲ ف۱۲ اچھی طرح ہوا آتی ہے اور سایہ رہتا ہے ۱۲ ف۱۳ مقصد انکا یہ تھا کہ کافروں کی ایذا دہی سے بچ جائیں اور اپنا دین سنبھالے رہیں کافر یہ کہتے تھے کہ وہ پھر مشرک بن جائیں اور ان کے قتل کے فکر میں تھے ۱۲ ف۱۴ ایک مدت ایسا ہوا مغرب تک کے بعد وہ باتیں کر رہے تھے ۱۲ منہ

مَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ۝
وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖ وَّ
نُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ
الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ
بِالْوَصِيْدِ ۭ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ
مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ۝
وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَاۗءَلُوْا بَيْنَهُمْ ۭ
قَالَ قَاۗىِٕلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۭ قَالُوْا
لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۭ قَالُوْا
رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ۭ فَابْعَثُوْٓا
اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ
فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ
بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ
بِكُمْ اَحَدًا ۝ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا
عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ
فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ۝
وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا
اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ
لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ
بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ
بُنْيَانًا ۭ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ۭ قَالَ
الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓي اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ
عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ۝ سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ
رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ

ہے جسکو اللہ نہ راہ پر لگائے وہی راہ پاتا ہے اور جسکو وہ بھٹکا دے بہکا
کوئی کام بنانے والا راہ پر لانے والا تو نہ پائے گا اور تو ان کو دیکھیگا
تو) سمجھے گا وہ جاگ رہے ہیں حالانکہ وہ سو رہے ہیں اور ہم داہنے
اور بائیں (سال میں ایک یا دو بار) ان کے کروٹ بدلتے ہیں ف۱ اور
ان کا کتا چوکھٹ پر اپنی بائیں پسارے پڑا ہے ف۲ اگر تو ان کو
جھانک کر دیکھے تو الٹے پاؤں بھاگ کھڑا ہو اور تجھ میں انکی دہشت
بھر جائے ف۳ اور ف۴ ایسے ہی ہمنے انکو ایک بار جگایا اسلیے کہ آپس
میں پوچھ گچھ کریں ف۵ ان میں سے ایک کہنے والا کہنے لگا (بھائیو) تم (یہاں)
کتنی دیر رہے ہوگے انہوں نے کہا دن بھر رہے ہوں گے یا دن
سے کچھ کم ف۶ کہنے لگے ف۷ تمہارا مالک خوب جانتا ہے جتنی دیر تم یہاں
رہے خیر (اب یہ قصہ جانے دو) تمہارے پاس جو یہ روپیہ ہے وہ تم
میں سے کسی کو دیکر شہر کو بھیجو ف۸ وہ (وہاں) جاکر دیکھے کس کے پاس
اچھا کھانا ملتا ہے ف۹ تو اس میں سے کچھ کھانا تمہارے پاس لیکر آوے
اور چپ چاپ رہے ف۱۰ اور کسی کو تمہاری خبر نہ ہونے دے کیونکہ اگر وہ
تمہاری خبر پالیں گے (تم تک پہونچ جائیں گے) تو پتھروں سے تم کو
مار ڈالیں گے یا تم کو زبردستی اپنے دین میں دوبارہ شریک کرلیں گے
اور ایسا ہوا (یعنے پھر مشرک بنگئے تو) تم کو کبھی بھلائی نہ ہوگی ف۱۲
اور اسی طرح ہمنے انکی خبر کھولدی ف۱۳ اسلیئے کہ ان کو یقین آجائے
کہ اللہ کا وعدہ (مر کر پھر جی اٹھنا) سچا ہے اور قیامت (کے آنے)
میں شک نہیں ف۱۴ جب وہ (یعنے شہر والے) اپنے (دین کے) مقدمے
میں جھگڑ رہے تھے ف۱۵ تو انہوں نے کہا ان لوگوں پر ف۱۶ ایک عمارت
بنا دو (جو انکی یادگار رہے) انکا مالک انکا حال خوب جانتا ہے ف۱۷ جو لوگ
(اسوقت) انکے مقدمے میں غالب تھے انہوں نے کہا ہم تو انپر ف۱۸ ایک
مسجد بنالینگے اب تو یہ لوگ کہیں گے کہ (غار والے) تین تھے چوتھا

ف۱ اسلیے کہ انکے بدن کو مٹی نہ کھا جائے گو اللہ تعالی کو قدرت ہے کہ بے کروٹ بدلے بھی انکے بدن کو خاک ہو جانے سے محفوظ رکھے مگر اس نے دنیا میں ہر چیز کو سبب لگا دیے ہیں اور خود اسباب کے پردے میں ہر ایک کام کرتا ہے اس میں بڑے بڑے بھید ہیں اگر ظاہر میں سبب کا ذریعہ نہ ہوتا تو سب مومن ہو جاتے اور کوئی کافر باقی نہیں رہتا اور منظور تو یہ ہے کہ دنیا میں دین اور کفر دونوں رہیں اور بہشت اور دوزخ دونوں آباد ہوں ف۲ کہتے ہیں اسکا نام قطمیر یا ریان یا صہبان ہے وہ غار کے باہر چوکھٹ پر پڑا ہوا ہے چوکھٹ سے مراد غار کے باہر کا حصہ ہے جو غار سے ملا ہوا ہے بعضوں نے کہا جس وقت یہ لوگ شہر سے بھاگ نکلے تو یہ کتا انکے ساتھ ہو لیا وہ ڈرے کہ کہیں یہ آواز کرے اور لوگ ہمارا پتہ لگا لیں اسکو مار پیٹا ہنکایا لیکن وہ ساتھ نہیں چھوڑتا تھا آخر اللہ تعالی نے اسکو زبان دی وہ کہنے لگا میں بھی اللہ تعالی کا بندہ ہوں تم اللہ تعالی کو چاہتے ہو میں تم سے محبت رکھتا ہوں تم سو جاؤ میں تمہاری نگہبانی کروں گا ۱۲ ف۳ اللہ تعالی نے انکی ہیبت ایسی رکھی ہے کہ جو کوئی انکو دیکھ پائے وہ ڈر کے مارے بھاگ کھڑا ہو اور اس طرح سے ان کی حفاظت کی ہے ۱۲ ف۴ جیسے ہم نے یہ سب کام کیے کہ غار میں انکو سلایا کتے کو انکی نگہبانی کے لیے مقرر کیا انکا بدن گلنے سڑنے سے محفوظ رکھا ۱۲ ف۵ اور ہم انکی باتیں سنیں اور اللہ کی قدرت خدا ان کو معلوم ہو جائے ۱۲ ف۶ کیونکہ وہ سورج نکلتے اس غار میں گئے تھے اور ان کی آنکھ جب کھلی اسوقت سورج ڈوب رہا تھا وہ سمجھے کہ یہ وہی دن ہے جس دن صبح کو ہم سوئے تھے ۱۲ ف۷ پھر کچھ سوچ کر اپنا حال دیکھا کہ ناخون بڑھ گئے ہیں بال بڑھ گئے ہیں تو کہنے لگے الخ ۱۲ ف۸ افسوس کہ جسکو اب طرسوس کہتے ہیں ۱۲ ف۹ یعنے حلال طیب یا پاکیزہ کھانا کیونکہ انکے وقت میں اس شہر میں بیان کرتے تھے اور کافر بت پرستی کرتے تھے ۱۲ ف۱۰ ہوشیاری اور نرمی سے برتاؤ کرے کسی سے جھگڑا نہ نکالے ۱۲ ف۱۱ یعنے تمہاری قوم کے لوگ ۱۲ ف۱۲ دنیا اور آخرت دونوں تباہ ہونگے ۱۲ ف۱۳ انکی قوم کو ان کا حال معلوم ہوگیا ۱۲ باقی در صفحہ

آیت	سورۃ	رکوع		
			سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ قُلْ رَّبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِم مَّا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً ظَاهِرًا وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِم مِّنْهُمْ أَحَدًا ۝	انکا کتا اور (بعضے) کہیں گے پانچ تھے چھٹا ان کا کتا بن دیکھے تکے چلاتے ہیں ۵ اور (بعضے) کہیں گے سات تھے آٹھواں انکا کتا ۵ (ان لوگوں سے) کہدو میرا مالک انکی گنتی خوب جانتا ہے اور ان (غار والوں) کو تھوڑے ہی لوگ جانتے ہیں ف اور ان کے مقدمے میں (لوگوں سے) جھگڑا نہ کر مگر اوپرے (سرسری) جھگڑا ف اور نہ انکے مقدمے میں ان لوگوں میں سے کسی سے کچھ پوچھ ف
۱۵	الکھف	۴	وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا ۝ قُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا ۝	اور یہ غار والے اپنی غار میں تین سو برس (سوتے) رہے اور نو برس اوپر ف کہدے (کہ) اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے وہ کتنی مدت سوتے رہے ف
			قِصَّةُ ذِي الْقَرْنَيْنِ وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ	بابُ ذی القرنین اور یاجوج اور ماجوج کا قصہ
۱۶	۔۔	۱۱	وَيَسْأَلُونَكَ عَن ذِي الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُم مِّنْهُ ذِكْرًا ۝ إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِن كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۝ فَأَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَوَجَدَ عِندَهَا قَوْمًا ۝ قُلْنَا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِمَّا أَن تُعَذِّبَ وَإِمَّا أَن تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا ۝ قَالَ أَمَّا مَن ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ	اور (اے پیغمبر) یہ لوگ تجھ سے ذوالقرنین کا حال پوچھتے ہیں ف کہدے میں اب تم کو اسکا کچھ ذکر سناتا ہوں ہم نے اسکو زمین میں جما یا تھا (حکومت دی تھی اور ہر طرح کا سامان اسکو دیا تھا آخر اس نے ایک سامان کیا جب (چلتے چلتے) سورج ڈوبنے کے مقام ف پر پہونچا دیکھا تو سورج کالے کیچڑ کی گنڈ میں ڈوبتا ہے ف اور وہاں اس نے کچھ لوگ پائے (جو بالکل وحشی اور برہنہ رہتے تھے) ہم نے کہا اے ذوالقرنین (تجھے ہم نے اختیار دیا ہے) یا تو ان کو عذاب دے یا ان سے اچھا سلوک کر ف اس نے عرض کیا جو کوئی (ان میں سے) شرارت کرے گا (انبیاء ان کی بات نہ مانے گا) اس کو ہم ابھی

ف یعنی کہ وہ کس قسم کے لوگ تھے ان کے نام کیا تھے یہاں کی گنتی کیا تھی ۱۲ ف جتنا خدا نے تجھ پر اتارا وہ ان کو سنا دے زیادہ کدو کہ نہ کر ان کو سوت کہہ ۱۲ ف پہلے اہل کتاب سے بحث نہ کر سکے ۱۲ ف کیوں کہ ان کو کچھ معلوم نہیں ہے صرف اٹکل کچو باتیں بناتے ہیں ۱۲ ف اصل میں وہ تین سو شمسی برس سوتے رہے شمسی سال قمری سال سے ملاؤ تو ہر سو برس میں تین برس کا فرق ہو جاتا ہے ۱۲ ف اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل کتاب جو ان کے سونے کی مدت میں اختلاف کرتے ہیں کوئی تین سو برس کہتا ہے کوئی تین سو نو کوئی دو سو تو کہدے الخ ۱۲ ف توجب خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ تین سو نو قمری برس سوتے رہے اب اختلاف کی کیا ضرورت ہے ۱۲ ف قریش نے یہود کے کہنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتحان لیا اصحاب کہف کا قصہ پوچھا اور ذوالقرنین کا اور روح کی حقیقت دریافت کی تب یہ سورت اتری ذوالقرنین لقب ہے سکندر بادشاہ کا جو مقدونیہ کا رہنے والا فیلبس کا بیٹا تھا اسکا وزیر ارسطو حکیم تھا بعضوں نے کہا ذوالقرنین ایک اور بڑا بادشاہ تھا ابراہیم کے زمانے میں ذوالقرنین اسکو اس لیے کہتے ہیں کہ وہ مشرق اور مغرب دونوں طرف کے ملکوں میں پھر آیا تھا یا اس کے سر پر دو چوٹیاں تھیں ۱۲ ف ایک رستے کے پیچھے لگا پہلے مغرب پہنچنے کا ملک اس نے دیکھنا چاہا ۱۲ ف یعنی مغرب کی اخیر آبادی تک ۱۲ ف یا گرم چشمے میں ڈوبتا ہے ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ چلتے چلتے مغرب کی طرف اس مقام تک پہونچا جہاں آبادی ختم ہے اور دیکھنے میں اس کو ایسا معلوم ہوا جیسے ایک کالے کیچڑ کا چشمہ ہے اس میں سورج ڈوب جاتا ہے ۱۲ ف وہ لوگ کافر تھے اللہ تعالیٰ نے ذوالقرنین کو وحی بھیجی کہ تم چاہو تو ان کو قتل کرو چاہو تو نرمی سے ان کو سمجھا کر ہدایت پر لاؤ اس سے معلوم ہوا کہ ذوالقرنین پیغمبر تھے بعضوں نے کہا ولی تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو الہام کیا ۵ اٹکل پچو باتیں بنانے میں جیسے کوئی بن دیکھے نشانہ لگائے ۱۲ ف پہلا اور دوسرا قول اہل کتاب کا تھا اور تیسرا قول مومنوں کا ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یہی صحیح ہے کہ وہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کتا ۱۲

تُرَدُّ إِلَىٰ رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا نُّكْرًا ۝
وَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ
جَزَاءً الْحُسْنَىٰ ۚ وَسَنَقُولُ
لَهُ مِنْ أَمْرِنَا يُسْرًا ۝ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ۝
حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا
تَطْلُعُ عَلَىٰ قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَل لَّهُم مِّن
دُونِهَا سِتْرًا ۝ كَذَٰلِكَ ۖ وَقَدْ
أَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ۝ ثُمَّ أَتْبَعَ
سَبَبًا ۝ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ
وَجَدَ مِن دُونِهِمَا قَوْمًا لَّا يَكَادُونَ
يَفْقَهُونَ قَوْلًا ۝ قَالُوا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ
إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ
فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا
عَلَىٰ أَن تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ۝
قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ
فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۝ آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ ۖ
حَتَّىٰ إِذَا سَاوَىٰ بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ
قَالَ انفُخُوا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَعَلَهُ نَارًا
قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ۝
فَمَا اسْطَاعُوا أَن يَظْهَرُوهُ وَمَا
اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا ۝ قَالَ هَٰذَا رَحْمَةٌ
مِّن رَّبِّي ۖ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ
دَكَّاءَ ۖ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا ۝

سزا دیگا ف پھر آخرت میں) اپنے مالک کے پاس لوٹایا جائے گا تو وہ اس کو
بری طرح عذاب دیگا اور جو کوئی ایمان لائیگا اور اچھے کام کرے گا
اس کو خدا کے پاس اچھا بدلہ ملیگا (بہشت ہاتھ آئیگی) اور ہم (دنیا
میں بھی) اس کو اپنے حکموں میں سے آسان حکم دیں گے ف۲ پھر
اس نے ایک سامان کیا (پورب کے سفر کی طیاری کی) یہاں تک
کہ اس مقام پر پہونچا جہاں سے سورج نکلتا ہے ف۳ دیکھا تو
سورج ایسے لوگوں پر نکلتا ہے جن کے لیے ہم نے سورج سے
کوئی آڑ ہی نہیں رکھی ف۴ ایسا ہی اس نے وہاں بھی کیا ف۵
اور ہم کو خوب معلوم ہے جو سامان اس کے پاس تھا ف۶ پھر
نے ایک سامان کیا ف۷ جب چلتے چلتے (دونوں پہاڑوں کے
بیچ میں پہنچا ف۸ وہاں اس طرف پہاڑوں کے ادہر) ایسے لوگوں
کو دیکھا جو (دوسرے ملک والوں کی) بات ہی نہیں سمجھتے ف۹
وہ کہنے لگے ف۱۰ اے ذوالقرنین (اس گھاٹی کے پرے) یاجوج اور
ماجوج (دو قوم کے لوگ) ملک میں فساد مچاتے ہیں ف۱۱ تو کیا ہم
تیرے لیے کچھ چندہ جمع کریں ف۱۲ اس شرط پر کہ ہمارے اور ان کے
بیچ میں تو ایک روک کردے ف۱۳ ذوالقرنین نے کہا مجھ کو جو میرے
مالک نے مقدور دیا ہے وہ (تمہارے چندے سے) بڑھ کر ف۱۴ ہے
تو محنت مزدوری سے میری مدد کرو ف۱۵ میں تمہارے اور ان میں ایک مضبوط
آڑ کردونگا لوہے کے تختے مجھ کو لا دو ف۱۶ جب وہ لوگ ... دیوار کو برابر کر چکا تو ... کو
حکم دیا ... آگ پھونکو جب وہ (لال انگارا) ہو گئی تو حکم دیا اب تانبا لاؤ گھلا کر ...
انڈیل دونگا ف۱۷ پھر (وہ ایسی اونچی اور مضبوط بنی کہ نہ اس پر یاجوج ماجوج) چڑھ سکے اور
نہ اس میں سوراخ کر سکے ف۱۸ ذوالقرنین نے کہا یہ میرے مالک (خداوند کریم) کی مہربانی ہے ف۱۹
پھر جب میرے مالک کا وعدہ آئیگا ف۲۰ تو اس کو گرا کر صاف زمین کے برابر کر دیگا اور
میرے مالک کا وعدہ سچا ہے ف۲۱

... دنیا ہی میں وہ قتل کیا جائے گا ۱۲ ف۲ سخت حکموں کا بار اس پر نہ ڈالیں گے ۱۲ ف۳ یعنی اس مقام پر جہاں مشرق میں آبادی کی انتہا ہے ۱۲ ف۴ نہ ان کا گھر ہے نہ خیمہ نہ ڈیرہ دن کو دھوپ
میں پڑے رہتے ہیں سکندر ذوالقرنین پہلے مغرب کی طرف گیا یعنی یورپ کے آخری حصہ دنیا تک پھر مشرق کو گیا یعنی چین کے آخری حصہ تک جو ایشیا میں ہے ۱۲ ف۵ یعنی
جیسا مغرب والوں کے لیے اس نے کہا تھا ایسا ہی مشرق والوں کے لیے بھی کہا کہ ایمان دار پر آسانی کریں گے اور کافر شریر کو سزا دیں گے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے
کہ ذوالقرنین کا حال ایسا ہی ہے جو بیان ہوا ۱۲ ف۶ یا جو حال اس کا گذرا کیونکہ ہم ہی نے اس کو پیدا کیا تھا اور ہم ہی نے اس کو سب سامان دیے تھے تاریخ والوں سے زیادہ
ہم اس کا صحیح حال جانتے ہیں ۱۲ ف۷ مشرق اور مغرب کے بیچ میں شمال یعنی اتر کی طرف چلا ۱۲ ف۸ جہاں ترکوں کا ملک ختم ہوتا ہے بعضوں نے کہا آرمینیا اور آذربیجان
کی طرف اب وہاں روس کا ملک ہے ۱۲ ف۹ سوا اپنی زبان کے دوسری زبانوں سے بالکل ناواقف ہیں اور اتنی لیاقت نہیں رکھتے کہ دوسری زبانیں سیکھیں ۱۲ ف۱۰
سکندر سب زبانیں سمجھتا تھا یا کوئی ترجمان تھا ۱۲ ف۱۱ ہم کو آکر لوٹتے اور ستاتے ہیں ۱۲ ف۱۲ یا کچھ محصول خلیہ ... جو ہمیشہ تجھ کو ادا کیا کریں ۱۲ ف۱۳ کہ وہ ہمارے
ملک میں نہ آسکیں دو طرف تو دو اونچے پہاڑ تھے ان پر وہ چڑھ نہ سکتے تھے بیچ میں گھاٹی تھی یاجوج اور ماجوج اسی میں سے آکر ان غریبوں کو ستاتے انہوں نے
یہ چاہا کہ اگر یہ گھاٹی سکندر بند کردے تو ان کو امن حاصل ہو ۱۲ ف۱۴ بہتر ہے البتہ اگر تم میری مدد کرنا چاہتے ہو ۱۲ ف۱۵ ہاتھ پاؤں سے شریک ہو روپیہ
کی مدد کی مجھ کو ضرورت نہیں ہے ۱۲ باقی در ضمیمہ

نمبر	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
			وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۙ وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضَا ۙ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ؕ	اور اس دن یاجوج اور ماجوج کو ایک دوسرے میں لہریں مارتے ہوئے چھوڑ دیں گے ف۱۳ اور صور پھونکا جائے گا پھر ہم ان کو حشر کے میدان میں جوڑ کر اکٹھا کر دیں گے اور دوزخ کو اس دن کافروں کے سامنے لائیں گے ف۱ جن کی آنکھوں پر میری یاد سے پردہ پڑا ہوا تھا ف۲ اور وہ ہمارا کلام سن بھی نہیں سکتے تھے ف۳
۱۷	الانبیاء ۲۱	۷	حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ○	جبتک یاجوج ماجوج ف۴ ذوالقرنین کی روک سے کھول دیئے جائیں یعنی قیامت قائم ہو حرام (ناممکن) ہے ف۵ اور وہ ہر ٹیلے سے دوڑ پڑیں گے ف۶
			قِصَّةُ اَصْحٰبِ الْقَرْيَةِ	باب ۲۸ اصحاب القریہ کا قصہ
۲۲	یٰسٓ ۳۶	۲	وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ○ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ○ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ○ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ○ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ○ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ	اور (اے پیغمبر) ان لوگوں سے گاؤں والوں کا قصہ بیان کر جب ان کے پاس (اللہ تعالیٰ کے) پیغمبر آئے ف۷ جب ہم نے ان کی طرف دو پیغمبر بھیجے انہوں نے دونوں کو جھٹلایا تو ہم نے تیسرے پیغمبر کو مدد کے لیے بھیجا ان تینوں نے (ملکر) یہ کہا ہم تمہارے پاس خدا کی طرف سے بھیجے گئے ہیں ف۸ وہ کہنے لگے تم تو ہماری طرح ایک آدمی ہو اور اللہ نے کوئی کتاب نہیں اتاری تم تو بس نرے جھوٹے ہو پیغمبروں نے کہا ہمارا مالک جانتا ہے ہم بے شک تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں اور ہمارا کام اور کچھ نہیں صرف کھولکر تم کو سنا دینا ہے وہ کہنے لگے تمہارا آنا تو ہم پر منحوس ہوا ف۹ تم اگر باز نہ آؤ گے تو ہم تم کو پتھروں سے مار ڈالیں گے ف۱۰ اور ہماری طرف سے تم کو سخت تکلیف پہونچے گی پیغمبروں نے کہا تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے ف۱۱ تم کو جو نصیحت کی گئی (تو لگے نصیحت کرنے والے ہی کو منحوس کہنے) بات

ف۱ ان کو دکھانے کے لیے کہ یہی تمہارا ٹھکانا ہے ۱۲ ف۲ یعنے ہماری نشانیاں دیکھنے سے یا قرآن میں غور کرنے سے ۱۲ ف۳ ان کے کانوں میں بھی گرانی ہوگئی تھی ۱۲ ف۴ وہ بہروں سے بدتر ہوگئے تھے بہرہ بھی جب خوب چیخو تو کچھ سن لیتا ہے ۱۲ ف۵ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور جس بستی کو ہم نے تباہ کر دیا اس بستی والوں کو (قیامت کے دن ہمارے سامنے) لوٹ کر آنا ضرور ہے ۱۲ ف۶ مطلب یہ ہے کہ یہ بستی والے پھر دنیا میں نہیں آسکتے یہاں تک کہ یاجوج اور ماجوج نکل پڑیں اور قیامت قائم ہو اس وقت یہ لوگ بھی حشر کے لیے زندہ کیے جائیں گے ۱۲ ف۷ ہر ٹیلے اور ہر بلندی سے نکل پڑیں گے ۱۲ ف۸ یا حضرت عیسیٰ کے بھیجے ہوئے اس گاؤں کا نام انطاکیہ تھا جو روم کے ملک میں ہے ۱۲ ف۹ کہتے ہیں پہلے دو پیغمبروں کا نام یوحنا اور شمعون تھا اور تیسرے کا نام شلوم تھا ابن عباس نے کہا حضرت عیسیٰ کے بعد یہ لوگ جو حواریین میں سے تھے اللہ نے ان کو پیغمبری عطا فرمائی تھی انکے بعد پیغمبر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک کوئی پیغمبر نہیں ہوا ۱۲ ف۱۰ تین سال تک ان پر سخت قحط پڑا اور ان میں سے جن لوگوں نے پیغمبروں سے گستاخی کی تھی وہ جذام میں مبتلا ہوئے اپنے اعمال کو نہ دیکھا پیغمبروں کو منحوس ٹھہرانے لگے ۱۲ ف۱۱ یا گالیوں کی بوچھار کریں گے ۱۲ ف۱۲ تمہاری شامت اعمال ہے تم کہیں بھی رہو وہاں نحوست پہنچے گی ۱۲ ف۱۳ یعنے اس قدر کثرت سے نکلیں گے جیسے پانی کی لہریں یہ وقت ہوگا جب دجال حضرت عیسیٰ کے ہاتھوں ہلاک ہوگا حضرت عیسیٰ یاجوج اور ماجوج کے ڈر سے مومنوں کو اپنے ساتھ لیکر طور پہاڑ میں چھپ جائیں گے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اس دن ہم خلقت کو یعنے آدمیوں کو جنوں کو ایک میں ایک ملا دیں گے کیونکہ سب حیران ہوں گے اور قیامت سے سہمے ہوئے ۱۲

مُسْرِفُوْنَ ۔ وَجَاۗءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ
رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ
اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔــلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ
مُّهْتَدُوْنَ ۔ وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ
فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۔ ءَاَتَّخِذُ
مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ
لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـــًٔا وَّلَا
يُنْقِذُوْنِ ۔ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنٍ ۔ اِنِّىْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ
قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۔ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ
يَعْلَمُوْنَ ۔ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ
مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ۔ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰي قَوْمِهٖ
مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَمَا كُنَّا
مُنْزِلِيْنَ ۔ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً
فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ۔ يٰحَسْرَةً عَلَي
الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا
بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۔

یہ ہے کہ تم لوگ حد سے بڑھ گئے ہو ف اور شہر کے پرلے سرے سے ایک مرد دوڑتا
ہوا آیا ف کہنے لگا بھائیو پیغمبروں کا کہنا مانو ان لوگوں کا کہنا مانو جو
جو تم سے کچھ نیگ نہیں مانگتے اور وہ ٹھیک رستے پر ہیں اور مجھے کیا
(کچھ جنون) ہوا ہے میں اس (خدا) کو نہ پوجوں جس نے مجھ کو پیدا کیا اور
اسی کے پاس تم سب کو لوٹ کر جانا ہے ف۳ کیا میں اس کے سوا دوسروں
کو بھی خدا بنا لوں اور ان کا حال تو یہ ہے کہ اگر خدا مجھ کو کوئی دکھ
(تکلیف) دینا چاہے تو انکی سفارش (بھی) میرے کچھ کام نہ
آئے اور نہ وہ خود مجھ کو (اس دکھ سے) چھڑا سکیں ف۴ اگر ایسا کروں
تو بے شک صریح نادان ہوں میں تو تمہارے مالک پر ایمان لایا
ہوں تم سن رکھو ف۵ اس سے کہا گیا (حق تعالے نے فرمایا)
بہشت میں داخل ہو وہ (اس وقت بھی) کہنے لگا کاش میری
قوم کو یہ معلوم ہو جاتا کہ میرے مالک نے مجھ کو بخش دیا اور عزت
داروں میں مجھ کو شریک کیا اور اس کے مرنے کے بعد ہم نے اس
کی قوم پر آسمان سے (فرشتوں کی) کوئی فوج نہیں اتاری اور
نہ ہم کو ضرورت تھی ف۶ بس ایک چنگھاڑ کی دیر تھی وہ اسی دم بجھ
کر (مر کر) رہ گئے ف ہائے افسوس ہے بندوں پر جب ان کے
پاس (اللہ کی طرف سے) کوئی پیغمبر آیا تو اس سے ٹھٹھا کرنے لگے

اَلْمُتَفَرِّقَاتُ

ذَمُّ الدُّنْيَا وَفَضْلُ الْاٰخِرَةِ — باب ۹ دنیا کی مذمت اور آخرت کی تعریف کا بیان

۴	آل عمران	۲	زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَاۗءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ	لوگ مزوں کی محبت میں بہکائے گئے ہیں جیسے بی بیاں اور بیٹے اور سونے چاندی کے ڈھیر لگے ہوئے ف اور گھوڑے

ف اتنا نہیں سمجھتے کہ برے کام خود کرتے ہو اور منحوس دوسروں کو کہتے ہو جو برے کاموں کو منع کرنے میں یہ خوب ٹھیری ۱۲ ف۲ اس کا نام حبیب ابن مری یا حبیب بن اسرائیل تھا وہ ریشم
کرتا تھا یا تیر بھی یاد ہو لی یا موچی تھا بعضوں نے کہا جولاہا تھا ریشمی کپڑے بنا کرتا تھا وہ شہر کے قریب ایک غار میں عبادت کیا کرتا جب اس نے پیغمبروں کا قصہ سنا تو دوڑتا
شہر میں آیا ۔ قرطبی نے کہا وہ ان لوگوں میں سے ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آپ کے ظہور سے پہلے ایمان لائے تھے ۱۲ ف۳ ہماری ابتدا اور انتہا دونوں اسی کے ہاتھ
میں ہیں تو ایسے مالک کو چھوڑ دوں دوسروں کا پوجا کروں یہ بڑی نادانی ہے ۱۲ ف۴ مطلب یہ ہے کہ انکو کوئی اختیار نہیں نہ تو خود اتنا زور ہے کہ خدا کے برخلاف مجھ کو مصیبت
سے بچا سکیں نہ اتنی وجاہت رکھتے ہیں کہ خدا پر زور ڈال کر سفارش کر کے مجھ کو بچا لیں اس آیت سے اس سفارش کی نفی نہیں ہوتی جو قیامت میں پیغمبر یا نیک بندے کرینگے
کیونکہ وہ سفارش زور کی سفارش نہیں ہے اللہ تعالے پر کسی کا زور نہیں چلتا وہ سفارش ایسی ہے جیسے کوئی عاجز بندہ اپنے مالک کی مرضی پاکر ادب کے ساتھ کچھ عرض کرتا
ہے اور مالک محض رحم کر کے اپنے غلام کی التجا قبول کر لیتا ہے ۱۲ ف۵ اور گواہ رہو کہتے ہیں جب حبیب نے یہ کہا تو اسکی قوم کے لوگ اس پر لپکے اور پاؤں سے اسکو کچلا
یہاں تک کہ اسکی آنتیں نکل پڑیں اور وہ مر گیا حسن نے کہا اس کو مار کر شہر کی دیوار پر لٹکا یا بعضوں نے کہا اللہ تعالے نے اسکو آسمان پر اٹھا لیا ۱۲ ف۶ فرشتوں کی
فوج تو خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کے لیے اللہ تعالے نے اتاری باقی جتنی قومیں تباہ ہوئیں ان کے لیے فوج نہیں آئی کوئی ہوا سے تباہ ہوئی کوئی زلزلے سے
کوئی چنگھاڑ سے ۱۲ ف۷ حضرت جبرائیل نے شہر کے دروازے پر کھڑے ہو کر ایک آواز کی وہ سب مر گئے کہتے ہیں انطاکیہ کا بادشاہ اور وہاں کے لوگ تو سب سے پہلے حضرت
عیسی پر ایمان لائے تھے تو ہلاک وہ لوگ ہوئے ہونگے جو ایمان نہیں لائے تھے بعضوں نے کہا کسی اور بستی کا ذکر ہے اور یہ پیغمبر صادق اور صدوق اور شکوم
تھے کیونکہ توریت اترنے کے بعد پر کسی قوم پر عذاب نازل نہیں ہوا ۱۲ باقی در ضمیمہ

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ ۝	پورے بدن کے ف اور مویشی (گائے بیل بھینس بکریاں) اور کھیت یہ سب دنیا کی (چند روزہ) زندگی کے مزے ہیں اور اچھا ٹھکانا تو اللہ ہی کے پاس ہے ف (اے پیغمبر) کہہ دے کیا میں تم کو ان (دنیاوی فانی مزوں سے) بہتر مزہ بتلاؤں جو لوگ پرہیزگار ہیں (یعنے شرک سے بچے ہیں) ان کو اپنے پروردگار کے پاس باغ ملیں گے جن کے تلے نہریں بہ رہی ہیں (وہ) ہمیشہ ان میں رہیں گے اور ستھری بی بیاں ف اور (سب سے بڑی نعمت) اللہ جل جلالہٗ کی رضامندی ف (ملے گی) اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ بندوں کو دیکھ رہا ہے ف
۵	النساء	۱۹	۲ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝	۲ جو کوئی دنیا کا فائدہ چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ کے پاس دنیا اور آخرت دونوں کا فائدہ ہے ف اور اللہ تعالیٰ سنتا دیکھتا ہو (اس پر کوئی بات پوشیدہ نہیں)
۷	الانعام	۴	۳ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝	۳ اور دنیا کی زندگی کچھ نہیں مگر کھیل اور دل بہلانا ف اور البتہ پرہیزگاروں کے لیے آخرت کا گھر بہتر ہے کیا تم کو عقل نہیں ف
۹	الانفال	۲۱	۴ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝	۴ اور پرہیزگاروں کے لیے آخرت کا گھر ف (کہیں) بہتر ہے کیا تم کو عقل نہیں
۱۰	التوبۃ	۶	۵ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝	۵ دنیا کی زندگی کا مزہ (بالکل) بے حقیقت ہے اور کچھ نہیں ف
۱۲	ھود	۲	۶ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝	۶ جو لوگ دنیا کی زندگی اور رونق چاہتے ہوں تو ہم ان کے کاموں کا بدل دنیا ہی میں ان کو پورا بھر دیں گے اور وہ دنیا میں گھاٹا نہ اٹھائیں گے ان لوگوں کے لیے آخرت میں دوزخ کے سوا اور کچھ نہیں اور دنیا میں جو (اچھے کام) کیے تھے وہ (سب) اکارت ہوئے۔ اور ان کا کیا کرایا سب ہوا ہو گیا

ف یا ان کے لگے ہوئی یا ٹوٹے تازی یا جنگل میں چرتے ہوں ۱۲ ف وہیں ہمیشہ رہنا ہے یعنی بالفرض یہ سب چیزیں ملیں تو بھی عقلمند آدمی کا یہ کام نہیں کہ ان پر فریفتہ ہو جاوے اور خدا کو بھول جاوے کب تک نہرے اوڑاوگے آخر مرنا ہے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے پاس رہنا ہے وہاں کی فکر سب پر مقدم ہے۔ ف پاکیزہ انکو حیض نہ آوے گا نہ نفاس نہ منی نہ رینٹ وغیرہ قبیح چیزیں ۱۲ ف سبحان اللہ اس نعمت اور سرفرازی پر ساری دنیا اور آخرت کی نعمتیں تصدق ہیں ہمارا مالک اگر ہم سے راضی ہو جاوے تو پھر ہم کو کچھ نہیں چاہیے صحیحین کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ جنتیوں کو پکاریگا اے جنت والو وہ عرض کرینگے حاضر اے ہمارے مالک سب بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے ارشاد ہوگا تم خوش ہوئے عرض کریں گے اب بھی خوش نہ ہونگے تو نے وہ عنایت فرمایا جو کسی بندہ کو نہیں دیا ارشاد ہوگا اب میں اس سے بڑھکر تم کو دوں عرض کرینگے اب ان نعمتوں سے بڑھکر اور کونسی نعمت ہوگی ارشاد ہوگا میں اپنی رضامندی تم پر اتارتا ہوں اب کبھی تم سے ناراض نہ ہونگا ۱۲ ف کون بندہ دنیا کے مزوں میں غرق ہو کر اپنے مالک سے غافل ہو گیا ہے اور کون بندہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے میں مصروف ہے پھر ایک کو اس کے اعمال کے موافق بدلہ دیگا ۱۲ ف تو آخرت کا فائدہ نہ چاہنا اور دنیا کے فائدے پر قناعت کرنا بڑی کم ہمتی ہے ابن جریر نے کہا یہ بھی منافقین کے حق میں ہے ۱۲ ف جیسے بچوں کا کھیل اور تماشا تھوڑی دیر میں ختم ہو جاتا ہے اسی طرح دنیا کی زندگی گذر جاتی ہے اور ایک دم موت سر پر آن کھڑی ہوتی ہے ۱۲ ف یعنے جو لوگ شرک اور کفر سے پرہیز کرتے ہیں اور گناہوں سے بچتے ہیں دنیا کے کھیل کود میں غرق نہیں ہو جاتے ان کے عیش اور آرام کے لیے آخرت کا گھر طیار ہے جو دنیا کے گھر سے کہیں بہتر ہے ۱۲ ف اس دنیا کے دون کے سامان سے ۱۲ ف یا بالکل معدوم ہے کیونکہ دنیا کا مزہ فانی ہے اور آخرت کا باقی فانی باقی کے مقابل معدوم کی طرح ہے اس آیت کے رو سے یہ نکلا کہ جہاد ہر وقت اور ہر حال میں فرض ہے گو گرمی کی شدت ہو یا برسات کی کثرت یا اور کوئی آفت ۔

پارہ	سورة	رکوع		
۱۳	یوسف ۱۲	۱۲	وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ اتَّقَوْا ۝	اور اسمیں شک نہیں کہ پرہیزگاروں کے لیے ف آخرت کا گھر بہتر ہے
۱۳	الرعد ۱۳	۳	وَفَرِحُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مَتَاعٌ ۝	اور یہ لوگ (مکہ کے کافر) دنیا کی زندگی پر پھولے ہوئے ہیں اور دنیا کی زندگی آخرت کے سامنے کچھ نہیں مگر بے حقیقت ف
۱۵	بنی اسرائیل ۱۷	۲	مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ نُرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُومًا مَدْحُورًا ۝ وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُورًا ۝ كُلًّا نُمِدُّ هَٰؤُلَاءِ وَهَٰؤُلَاءِ مِنْ عَطَاءِ رَبِّكَ ۚ وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا ۝ انْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ وَلَلْآخِرَةُ أَكْبَرُ دَرَجَاتٍ وَأَكْبَرُ تَفْضِيلًا ۝	ف۹ اور جو شخص دنیا کی بھلائی چاہتا ہو تو جتنا ہم چاہتے ہیں اسکو جلدی سے دنیا میں دیتے ہیں پھر آخرت میں تو ہم نے اس کے لیے دوزخ ٹھیرا رکھی ہے جس میں برے حالوں مردود ہوکر اس کو جانا ہے اور جو شخص آخرت کی بھلائی چاہتا ہو اور اسی کے لیے جیسی کوشش کرنا چاہیے ویسی کوشش کرے اور ایمان دار ہو تو ایسے لوگوں کی کوشش قبول ہوگی ف۳ ف۴ اور ہر ایک کو ہم تیرے پروردگار کی بخشش سے مدد دیتے ہیں ف۵ اور تیرے مالک کی بخشش (کسی پر) بند نہیں ہے ف۶ (اے پیغمبر) دیکھ تو سہی ہم نے (دنیا میں) ایک کو دوسرے پر کیسا بڑھا دیا ہے ف۷ اور آخرت تو بیشک (دنیا سے) کئی درجہ بڑی ہے اور وہاں کی بڑائی بہت بڑی ف۸
۱۵	الکہف ۱۸	۶	الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا ۝	مال اور مرد بیٹے دنیا کی زندگی کی رونق ہیں اور رہنے والی نیکیاں ثواب اور امید کے لیے تیرے مالک کے نزدیک (دنیا کے مال اور اولاد سے کہیں) بہتر ہیں ف۹
۲۰	القصص ۲۸	۶	وَمَا أُوتِيتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝	اور (لوگو) تمکو جو کچھ ملا ہے وہ دنیا کی (چند روزہ) زندگی کا سامان اور اسی کی بہار (رونق) ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس جو ملنے والا ہے (اگر تم ایمان لاؤ) وہ کہیں بہتر اور پائدار ہے کیا تمکو عقل نہیں ف۱۰
۲۱	العنکبوت ۲۹	۷	۱۱ وَمَا هَٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ وَلَعِبٌ ۚ وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝	ف۱۱ اور یہ دنیا کی زندگی کیا ہے کچھ بھی نہیں مگر بہلاوا اور کھیل کود اور (اگر سچ پوچھو تو) آخرت کا ہی گھر زندگی ہے ف۱۲ کاش یہ لوگ بات کو جانتے ہوتے ۔
۲۴	المومن ۴۰	۵	۱۳ إِنَّمَا هَٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ	ف۱۳ یہ دنیا کی زندگی (چند روز کا) مزہ ہے اور (ہمیشہ) رہنے کا

ف۱ جو شرک سے بچتے ہیں ۱۲ ف۲ یا ایک ذرا سا ناشتا ابن عباس رض نے کہا چرواہا جب اونٹوں اور بکریوں کو چرانے نکلتا تو گھر والوں سے کچھ ناشتا مانگتا وہ روٹی کا ایک ٹکڑا یا مٹھی بھر کھجور اسکو دیدیتے اللہ نے دنیا کی یہی مثال بیان کی صحیح حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم (دونوں جہان کے سردار) ایک بوریے پر آرام فرما رہے تھے آپ کی مبارک پسلی میں بوریے کا نشان پڑ گیا تھا ہم نے عرض کیا ہم آپ کے لیے ایک بچھونا بنا دیں آپ نے فرمایا کیا کرنا ہے میں تو دنیا میں اس طرح سے ہوں جیسے کوئی راہ چلتا سوار (سفر میں) کسی درخت کے تلے ٹھہر جاتا ہے پھر وہاں سے چل دیتا ہے ۱۲ ف۳ یا اسکا دوگنا تگنا ثواب ملیگا ۱۲ ف۴ دنیا چاہنے والے اور آخرت چاہنے والے ۱۲ ف۵ مطیع اور گنہگار دونوں کو پرورش کرتے ہیں دنیا کی نعمتوں سے سرفراز کرتے ہیں ۱۲ ف۶ کہ صرف نیکوں ہی کو پہونچے بلکہ دنیا میں اسکی بخشش سے ہر ایک سرفراز ہوتا ہے ۱۲ ف۷ کوئی مالدار ہے کوئی مفلس کوئی خوب صورت ہے کوئی بدصورت کوئی چالاک چست ہے کوئی ناتوان بیمار ۱۲ ف۸ صحیحین میں ہے کہ جنت میں بڑے درجہ والے علیین والوں کو ایسا دیکھیں گے جیسے تم اس تارے کو دیکھتے ہو جو آسمان کے کنارے میں ڈوب رہا ہو ۱۲ ف۹ رہنے والی نیکیاں تمام اعمال صالحہ جنکا ثواب ابدالآباد کا ہیش ہے ابن عباس نے کہا سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر ہے ایک حدیث میں ہے رہنے والی نیکیاں بہت کرو لوگوں نے پوچھا وہ کیا ہیں آپ نے فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوة الا باللہ دوسری حدیث میں ہے کہ یہ سپر ہیں دوزخ کی ۱۲ ف۱۰ کہ فانی کو اختیار کرتے ہو اور باقی کا خیال نہیں کرتے اس سے زیادہ بیوقوفی اور کیا ہوگی ۱۲ ف۱۱ اصل زندگی وہی ہے جو قائم اور باقی ہے اور دنیا کی زندگی نقش برآب ہے ایک حباب ہے اور اس کے ساتھ ہزاروں آفتیں اور بیماریاں لگی ہوئی ہیں حدیث میں ہے کیا تعجب کی بات ہے آخرت تو زندگی کا گھر ہے اور آدمی فریب کے گھر (یعنے دنیا) کی زندگی کے لیے کوشش کرتا ہے کاش یہ لوگ ذرا اس بات کو جانتے ہوتے ۱۲

			وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ	گھر تو آخرت ہی ہے ف
۲۵	الشوریٰ	۳	۱۳ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ	۱۳ جو کوئی (نیک عمل کرکے) آخرت کی کھیتی چاہے ہم اس کی کھیتی اور بڑھائیں گے
			حَرْثِهٖ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ	ف اور جو کوئی دنیا کی کھیتی چاہے ف۲ ہم اس کو وہی دیں گے اور
			مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ۝	آخرت میں اسکا کچھ حصہ نہ رہے گا ف۳
۲۵	″	۴	۱۵ فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ	۱۵ تو اے لوگو جو کچھ تم کو ملا ہے وہ دنیا کی (چند روزہ) زندگانی کا سامان
			الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى	ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس جو (ثواب) ان لوگوں کے لیے ہے جو ایماندار ہیں
			لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝	اور اپنے مالک پر بھروسا رکھتے ہیں وہ بہتر اور زیادہ پائدار ہے ف۵
۲۵	الزخرف	۳	۱۶ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ	۱۶ اور یہ سب سامان کچھ نہیں مگر دنیا کی (چند روزہ) زندگانی کا مزہ ہے اور (ذاتی)
			الدُّنْيَا ۚ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ	آخرت (کی بھلائی) تو تیرے مالک کے پاس پرہیزگاروں ہی کیلیے ہے ف
۲۶	محمد	۴	۱۷ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ	۱۷ دنیا کی زندگی کچھ نہیں (چند روزہ) کھیل اور تماشا ہے اور اگر تم ایمان
			وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ	لاؤ گے اور (کفر اور گناہ سے) بچے رہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے نیک
			وَلَا يَسْــَٔـلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ۝	تم کو دیگا اور وہ تم لوگوں کے مال تم سے نہیں مانگے گا ف
۲۷	الحدید	۳	۱۸ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ	۱۸ (لوگو) یہ جان رکھو دنیا کی زندگی اور کچھ نہیں بس کھیل اور تماشا
			وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ	ہے اور بناؤ سنگار اور ایک دوسرے پر بڑائی جتانا اور ایک دوسرے
			فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ	سے زیادہ مال اور اولاد کی خواہش کرنا ف
″	″	″	۱۹ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّ	۱۹ اور آخرت میں (بروں کے لیے) سخت عذاب ہے اور اچھوں کے لیے
			مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ	اللہ تعالیٰ کی معافی اور رضامندی ہے اور دنیا کی زندگی تو دھوکے
			اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝	کا سامان ہے ف
۲۹	القیٰمۃ	۱	۲۰ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۙ	۲۰ نہیں نہیں (لوگو تم (آدمیوں کا قاعدہ ہے) جلد بازی پسند
			وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۭ	کرتے ہو اور انجام کا خیال نہیں کرتے
″	الدھر	۲	۲۱ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَ	۲۱ یہ کافر تو دنیا کو پسند کرتے ہیں اور (قیامت کے) سخت دن
			يَذَرُوْنَ وَرَاۗءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ۝	کو انہوں نے اپنی (پیٹھ) پیچھے چھوڑ دیا ہے ف۱۱
۳۰	الاعلیٰ	۱	۲۲ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝	۲۲ مگر تم لوگ دنیا کی زندگی کو مقدم رکھتے ہو حالانکہ آخرت (دنیا

ف۱ بزرگوں کا قول ہے کہ اگر دنیا سونے کی ہوتی اور آخرت مٹی کی تب بھی آخرت بہتر ہوتی کیونکہ آخرت باقی ہے اور دنیا فانی ہے ۱۲ ف۲ دس گنے سے سات سو گنے تک ثواب دیں گے ۱۲ ف۳ یہاں کا فائدہ مال متاع ۱۲ ف کیونکہ وہ نیک عمل سے آخرت کے ثواب کی نیت نہیں کرتا تھا بلکہ دنیا کا فائدہ چاہتا تھا وہ اللہ تعالیٰ نے دے دیا اب آخرت میں اسکو کچھ نہیں ملیگا بعضوں نے کہا یہ [illegible] محتاجی روک دونگا اللہ [illegible] ایسا نہ کریگا تو میں تجھ پر فکر میں ڈال دونگا اور تیری محتاجی دور نہیں کرونگا [illegible] آخرت کی کھیتی وہ نیک عمل جسکا ثواب باقی رہتا ہے ۱۲ ف۵ دنیا کا سامان [illegible] [illegible] کھیل [illegible] [illegible] زور قوت پر ناز پیدا ہوتا ہے پھر جب بڑھاپا آیا [illegible] کہاں اور اولاد میں [illegible] ایک گڑھے [illegible] ف۹ جو کوئی [illegible] کو آخرت کی سلامتی کمانے کا ذریعہ کرے تو سبحان اللہ [illegible] [illegible]

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۳۰	الضحیٰ ۹۳	۱	وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝	سے کہیں) بہتر اور زیادہ پائدار ہے ف۱ ۲۳ اور البتہ آخرت تیری ہے دنیا سے (کہیں) بہتر ہے ف۲

ذَمُّ التَّقْلِيْدِ

باب ۸ تعصب بیجا تقلید کی مذمت کا بیان

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲	البقرۃ	۲۱	۱۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُھُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَـيْـــًٔـا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝	۱۔ اور جب ان سے ف۳ کچھ کہو اللہ نے جو (حکم) اتارا ہے اس پر چلو تو کہتے ہیں نہیں ہم تو اس طریق پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے بزرگوں کو چلتے ہوئے پایا بھلا اگر ان کے بزرگ (باپ دادے) بے عقل اور گمراہ ہوں ف۴
۷	المآئدۃ	۱۴	۲۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَـيْـــًٔـا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝	۲۔ اور جب ان سے (یعنے ان کافروں سے) کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو اتارا (یعنے قرآن شریف) اس کی اور پیغمبر کی طرف آجاؤ ف۵ تو کہتے ہیں ہم کو وہی طریق بس ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا بھلا اگر ان کے باپ دادے نرے بےعلم اور گمراہ ہوں تب بھی یہ انہیں کی پیروی کریں گے ف۶
۸	الاعراف	۳	۳۔ وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۣ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ڛ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ۝	۳۔ اور جب یہ لوگ (یعنے مشرک) کوئی برا کام ف۷ کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہم نے اپنے بڑوں کو ایسا ہی کرتے پایا اور اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس کام کا حکم کیا ف۸ (اے پیغمبر) کہہ دے اللہ برے کام کا حکم نہیں دیتا کیا جو بات تم کو معلوم نہیں اسکو اللہ پر لگاتے ہو ف۹ (اے پیغمبر) کہہ دے میرے مالک نے تو انصاف کا ف۱۰ حکم دیا ہے ف۱۱ اور یہ کہ جہاں نماز پڑھو ف۱۲ منہ سیدھا کر لو ف۱۳ اور نرے اس کے تابعدار ہو کر اس کو پکارو ف۱۴ جیسے تم کو پہلے پیدا کیا ویسے ہی پھر (دوبارہ) پیدا ہو گے ف۱۵
۱۲	ھود ۱۱	۹	۴۔ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَاۗءِ ۭ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ	۴۔ تو یہ (مشرک) جن بتوں کو پوجتے ہیں تجھ کو ان سے شک نہ پیدا ہو ف۱۶ جیسے ان کے باپ دادا (بتوں کو) پوجتے رہے یہ بھی اسی طرح پوجتے ہیں اور ہم قیامت کے دن انکے عذاب کا حصہ انکو پورا پورا پہونچا دیں گے

ف۱ یہ آیت کافروں کے باب میں ہے بعضوں نے کہا مومن اور کافر سب کے باب میں ابن مسعودؓ نے یہ آیت پڑھی پھر کہا ہم نے دنیا کو اسلیے مقدم کیا کہ دنیا کی آرائش اور بہار زیب و زینت وہاں کا کھانا پینا وہاں کی عورتیں سب ہمارے سامنے آگئیں اور آخرت تو ہم سے غائب ہے تو ہم نے نقد کو اختیار کیا اور ادھار کو چھوڑ دیا ۔ ف۲ حدیث میں ہے کہ میری امت جو ملک فتح کریگی وہ مجھ کو دکھلائے گئے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ۔ ف۳ یعنے مشرکوں سے یا یہود سے ۔ ف۴ اس آیت میں مشرکین اور یہود کا ذکر ہے مگر الفاظ عام ہیں ان سب لوگوں کو شامل ہیں جو قرآن و حدیث کی بات نہ مانیں اور اپنے باپ دادا بزرگوں کی راہ اختیار کریں ۔ ف۵ یعنے قرآن و حدیث پر عمل کرو ۔ ف۶ تب بھی یہ انہیں کی پیروی کریں گے اور عقل اور دانائی کی بات نہ مانیں گے ۔ ف۷ جیسے شرک کرنا کعبہ کا طواف ننگے ہو کر کرنا ۔ ف۸ بڑوں کا کرنا تو سچ تھا مگر یہ امر کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا حکم دیا بالکل غلط اور بہتان تھا اسی کو اس آیت میں رد کیا اور بڑوں کی نسبت تو سورہ بقرہ میں گذر چکا کہ انکا کرنا کوئی سند نہیں کیونکہ بڑے بھی تمہاری طرح آدمی تھے بھلا اگر بےعقل یا بیوقوف ہوں تو تم بھی ویسے ہی ہو جاؤ گے ۔ ف۹ خصوص اس برے کام کا جس میں بےحیائی اور بےشرمی ہو ۔ ف۱۰ محض گمان سے کہتے ہو کہ جب ہمارے باپ دادا ایسا کرتے رہے تو اللہ تعالیٰ نے ضرور حکم دیا ہوگا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کیوں بےجانے بوجھے (بے سوچے سمجھے) اللہ پر جھوٹ جوڑتے ہو ۔ ف۱۱ خدا کی اطاعت کا حکم کیا اور گناہ سے منع کیا ۔ ف۱۲ یا بیچ کی راہ جس میں کمی زیادتی نہ ہو یعنے معتدل اور مستقیم ۔ ف۱۳ ابن عباسؓ نے کہا انصاف سے مراد لا الٰہ الا اللہ ہے ۔ ف۱۴ قبلہ کی طرف یعنے کعبہ کی طرف منہ کرو نماز میں یا جس وقت نماز پڑھو قبلہ کی طرف منہ کرو بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ہر سجدہ خالص خدا کی رضامندی کے لیے کرو بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب نماز کا وقت آجاوے تو جہاں ہو وہیں نماز پڑھ لو اپنی مسجد میں پہنچنے کا انتظار نہ کرو ۔ ف۱۵ یعنے اسی کی عبادت کرو اور عبادت میں کسی اور کو شریک مت کرو بعضوں نے کہا شریعت کے موافق اسکی عبادت کرو ۔ باقی در ضمیمہ

پارہ	سورۃ	رکوع		
۲۵	الزخرف	۲	غَيْرَ مَنْقُوصٍ ۝ وَكَذٰلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِنْ نَذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِمْ مُقْتَدُونَ ۝ قُلْ أَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِأَهْدَىٰ مِمَّا وَجَدْتُمْ عَلَيْهِ آبَاءَكُمْ ۖ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ ۝ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۖ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۝	کچھ کم نہ ہوگا ۵ اور (اے پیغمبر) اسیطرح ہمنے تجھ سے پہلے جب کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) بھیجا تو وہاں کے مالدار لوگ یہی کہنے لگے ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک دین پر پایا اور ہم تو انہی کے قدم بقدم چلیں گے پیغمبر نے (ان کے جواب میں) کہا کیا اگر میں تمکو اس سے بڑھ کر ٹھیک رستہ بتاؤں جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا ف انہوں نے کہا (کچھ بھی ہو) ہم تو جو تم دے کر بھیجے گئے ہو ف اسکو نہیں مانتے آخر ف ہم نے ان سے بدلہ لیا (سب کو تباہ کر دیا) تو (اے پیغمبر) دیکھ تو سہی (پیغمبروں کو) جھٹلانیوالوں کا انجام کیسا ہوا

التبشیر ۸۲ — باب ۸۲ بشارت اور خوشخبری کا بیان

پارہ	سورۃ	رکوع		
۱	البقرۃ	۳	۱ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ	۱ اور (اے پیغمبر) خوش خبری سُنا دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کے لیے باغ ہیں جن کے تلے نہریں بہ رہی ہیں۔
۲	″	۱۷	۲ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۝	۲ اور ف ایسے ہی ہمنے تمکو ایک بیچ بیچ کی امت بنایا ف تاکہ تم دوسرے لوگوں پر (قیامت کے دن) گواہ بنو اور پیغمبر (یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تمپر گواہ ہو ف
″	″	۱۹	۳ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ۝	۳ اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے ان کو جب کوئی مصیبت آپڑتی ہے تو کہنے لگتے ہیں ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف جانے والے ہیں ف ان ہی لوگوں پر اللہ تعالے کی بخشش اور مہربانی ہوگی اور وہی بہشت کا رستہ پائیں گے ف
۱۷	الحج	۵	۴ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ	۴ اور گڑگڑانے والوں کو خوشخبری دے جن کے دل اللہ تعالیٰ کا

ف تب بھی تم میری بات نہ مانو گے اور اپنے پرانے طریق پر چلا جاؤ گے۔ یہ تو حق بے وقوف کا کام ہے کہ اچھی چیز کو چھوڑ کر خواہ مخواہ بری چیز کو لئے رہے اور کسی کی بات نہ سنے شوکانی نے کہا ہم ہمارے زمانے میں مسلمان مقلدوں کا بھی یہی حال ہے انکو جب حدیث یا آیت سناؤ تو اپنے امام کے قول پر جمے رہتے ہیں اور کہتے کیا ہیں ہمارے امام حدیث قرآن کو تم سے زیادہ جانتے تھے ان کا جواب یہ ہے کہ اگر تمہارے امام مسعود سے کہ انکا زمانہ پہلا ہے حدیث یا قرآن زیادہ جانتے تھے تو تابعین اور صحابہ کا زمانہ ان سے بھی پہلے تھا پھر وہ تمہارے اماموں سے بھی زیادہ حدیث اور قرآن کو جانتے ہونگے تو انکی تقلید کیوں نہیں کرتے۔ ف یعنے اللہ تعالیٰ کا پیغام ہم کا دین۔ ف جب انہوں نے کسیطرح نہ مانا ہم نے ان سے ۱۲ ف سلف کو جیسے منکر تم کو قبل تباہ دیا یا جیسے ابراہیم کو حق پایا ہوت یعنے معتدل اللہ بہتر کہ نہ اس میں مبالغہ ہے نہ تقصیر نہ افراط نہ تفریط نہ غلو نہ تخفیف صحیح حدیث میں ہے کہ وسط سے مراد عدل ہے یعنے معتدل اور بہتر نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ کو بیا تنگ بڑھایا کہ ان کو خدا بنا دیا اور یہود نے انکو بیا تنگ گھٹایا کہ انکی پیغمبری سے بھی انکار کیا مسلمان بیچ بیچ میں ہیں حضرت عیسیٰ کو پیغمبر اور خدا کے مقبول اور پیارے بندے جانتے ہیں ۱۲ ف صحیح حدیث میں جسکو امام بخاری اور ترمذی اور نسائی وغیرہم نے روایت کیا اس آیت کی تفسیر موجود ہے یعنے قیامت کے دن نوح ملائے جائیں گے وہ کہیں گے حاضر ہوں اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیا تم نے میرا حکم پہونچا دیا وہ عرض کرینگے جی ہاں پھر انکی امت سے پوچھے گا کہ نوح نے میرا حکم تم کو پہونچایا تھا وہ کہیں گے ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا (یعنے پیغمبر) نہیں آیا تب اللہ تعالیٰ نوح سے فرماویگا تمہارا گواہ کون ہے وہ کہیں گے محمد اور انکی امت کے لوگ یہ گواہی دیں گے کہ نوح نے اللہ تعالیٰ کا پیغام اپنی امت کو پہونچا دیا اور حضرت محمد اپنی امت پر گواہی دیں گے کہ انکی گواہی سچ ہے ۱۲ ف یعنے دل اور زبان دونوں سے ایسا کہتے ہیں اور بیقراری اور اضطراب نہیں کرتے ثابت قدم رہتے ہیں اور زبان سے کوئی کلمہ بے ادبی یا ناشکری کا نہیں نکالتے ۱۲ ف صلوات کے معنے بعضوں نے عنایتیں اور رحمتیں کیا ہے پھر اس کے بعد رحمت کا ذکر کرنے سے تصور تاکید ہے یا یہ کہ ایک رحمت کے بعد دوسری رحمت۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالصّٰبِرِينَ عَلٰى مَا أَصَابَهُمْ وَالْمُقِيمِي الصَّلٰوةِ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ ۝	نام لیتے ہی ڈر جاتے ہیں اور جو مصیبت ان پر پڑے اس پر صبر کرتے ہیں اور نماز کو درستی سے ادا کرتے ہیں اور جو ہم نے ان کو اپنے فضل سے دیا ہے اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں ف۱
۱۸	الحج ۲۲	۵	۵ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ ۝	۵ اور (اے پیغمبر) نیکوں کو (بہشت کی) خوشخبری دے
۲۲	الاحزاب ۳۳	۶	وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيرًا ۝	۶ اور ایمان والوں کو یہ خوشخبری سنا ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑا فضل ہوگا ف۲
۲۳	الزمر ۳۹	۲	فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدٰهُمُ اللّٰهُ وَأُولٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝	۷ تو میرے ان بندوں کو خوشخبری سنا جو بات کو کان لگا کر سنتے ہیں پھر جو اچھی ہوتی ہے اس پر چلتے ہیں ف۳ یہی لوگ تو وہ ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے (سیدھی) راہ بتلائی ہے اور یہی لوگ تو عقل والے ہیں ف۴

الانذار ۸۲ — باب ۸۲ ڈراوا اور تحذیر کا بیان

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱	البقرۃ ۲	۳	۱ فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِينَ ۝	۱ تو اس آگ سے بچو جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں (بجائے لکڑیوں کے اس میں جلیں گے) وہ منکروں کے لیے تیار ہے ف۵
۳	؍؍	۳۸	۲ وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝	۲ اور اس دن سے ڈرو جب تمکو اللہ کے پاس لوٹ جانا ہوگا (یعنی موت کے یا قیامت کے دن سے) پھر ہر ایک شخص کو اس کے کاموں کا پورا بدلہ دیگا اور انکا حق نہ مارا جاوے گا ف۶
؍؍	آل عمران ۳	۲	۳ قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا سَتُغْلَبُونَ وَتُحْشَرُونَ إِلٰى جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝	۳ (اے پیغمبر) کافروں سے کہدے کہ کوئی دن میں تم مغلوب ہو جاؤ گے ف۷ اور (قیامت کے دن) دوزخ کی طرف ہانکے جاؤ گے اور وہ بری جگہ ہے ف۸
۴	؍؍	۱۴	۴ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِينَ	۴ اور اس آگ سے بچو جو کافروں کیلیے طیار ہوئی ہے ف۹
۱۶	مریم ۱۹	۲	۵ وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝	۵ اور ان (ظالموں کو) افسوس کے دن سے ڈرا جب کام تمام ہو جائیگا اور (اب تو) وہ غفلت میں ہیں اور ایمان نہیں لاتے ف۱۰ ف۱۱
۵	؍؍	۵	وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى	۶ اور تم میں سے کوئی ایسا نہیں جو دوزخ میں نہ جائے (یا دوزخ پر سے

ف۱ یعنے زکوۃ اور صدقہ دیتے ہیں ۱۲ ف۲ ہشت ملیگی جب یہ آیت اتری تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ اور معاذؓ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا لوگوں کو خوشخبری سنانا اور نفرت مت دلانا اور آسانی کرو سختی نہ کرو ۱۲ ف۳ اور بری بات پر توجہ نہیں کرتے ۱۲ ف۴ جب یہ آیت اتری تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم کیا کہ وہ منادی کرے جو کوئی مرے اس حال میں کہ شرک کرتا ہو وہ جنت میں جائیگا حضرت عمرؓ نے اسکو لوٹا دیا اور آنحضرتؐ سے عرض کیا میں ڈرا ایسا نہ ہو لوگ اس پر بھروسا کرلیں اور عمل کرنا چھوڑ دیں ۱۲ ف۵ ایندھن آدمی اور پتھر ہیں یعنے دوزخ میں جلائے جائینگے بعضوں نے کہا پتھروں سے مراد وہ بت ہیں جنکو کافر پوجتے تھے قیامت کے دن یہ اپنے پوجنے والوں سمیت دوزخ میں ڈالدیے جاوینگے جیسے فرمایا انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم اس آیت سے یہ بھی نکلا کہ دوزخ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ہے اور وہ موجود ہے اور ایسے ہی جنت بھی اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا ۱۲ ف۶ ابن عباسؓ نے کہا یہ اخیر آیت ہے قرآن کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری اس کے بعد آپ صرف اکاسی دن یا اکتیس دن یا نودن یا سات دن زندہ رہے ۱۲ ف۷ یعنے دنیا میں مسلمانوں کے ہاتھ سے ۱۲ ف۸ یعنے دوزخ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ بدر سے لوٹ کر آئے جس میں مسلمانوں کو مکہ کے کافروں پر پوری فتح ہوئی تھی تو آپنے یہودیوں کو ڈرایا کہ تمہارا بھی یہی حال ہونا ہے جو مکہ کے کافروں کا ہوا بہتر یہ ہے کہ اسلام قبول کرلو وہ شیخی میں آنکر کہنے لگے کہ مکہ کے کافر وحشی تھے لڑائی کے فنون سے واقف نہ تھے آپ ہم سے لڑینگے تو معلوم ہوگا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری جیسا اللہ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہودی لوگ ذلیل خوار ہوئے بہت سے قتل ہوئے کچھ لونڈی غلام بنائے گئے باقیماندہ ملک شام کو نکالدیے گئے ۱۲ (باقی ضمیمہ)

پارہ	سورہ	رکوع		
			رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۚ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا ۝	گذری) یہ تو تیرے مالک پر لازم ہے اس نے فیصلہ کر لیا ہے ف۱ پھر جو پرہیزگار ہیں (شرک اور کفر سے بچے رہیں) ان کو تو ہم دوزخ سے نکال لیں گے اور کافروں کو اسی پر گھٹنوں کے بل پڑا رہنے دیں گے ف۲
۱۷	الحج ۲۲	۱	۳ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ۝	۳ لوگو اپنے مالک کے عذاب سے ڈرو کیونکہ قیامت کا بھونچال ایک بڑی آفت ہو ف۴
۲۱	لقمان ۳۱	۴	۵ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِي وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۡ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝	۵ لوگو اپنے مالک سے ڈرو اور اس دن کا خوف رکھو جس دن باپ اپنی اولاد کے کام نہ آئیگا اور نہ کوئی اولاد اپنے باپ کے کچھ کام آئے گی ف۶ بے شک اللہ سبحانہ و تعالے کا وعدہ (قیامت کا دن) برحق ہے تو ایسا نہ ہو دنیا کی زندگی تم کو دھوکا دے اور شیطان تمہیں اللہ سبحانہ و تعالے سے غافل کر دے ف۷
۳۰	التکاثر ۱۰۲	۱	۸ اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝	۸ لوگو تم کو (مال اور اولاد) کے زیادہ ہونے کی خواہش نے (اللہ کی یاد سے) غافل کر دیا یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہونچے ف۹ یہ سمجھ لو آگے چل کر تم کو (اس غفلت کا نتیجہ) معلوم ہو جائیگا سمجھ لو اگر تم کو اپنا انجام یقیناً معلوم ہوتا تو کبھی ایسی غفلت میں نہ رہتے ف۱۰ تم (ایک روز) جہنم کو دیکھو گے پھر اس کو یقین کی آنکھ سے دیکھ لو گے پھر تم سے اس دن (دنیا کے) مزوں کی بھی پوچھ ہوگی ف۱۱

اَلْعَفْوُ وَالتَّوْبَةُ وَالْاِسْتِغْفَارُ

باب ۸۳ مغفرت اور توبہ اور استغفار کا بیان

پارہ	سورہ	رکوع		
۴	النساء ۴	۳	۱ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْۗءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰۗىِٕكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَلَيْسَتِ	۱ اللہ تو انہی کی توبہ قبول کرتا ہے جو نادانی سے برا کام کر بیٹھتے ہیں پھر جلدی سے (یعنی مرنے سے پیشتر) توبہ کر لیتے ہیں ف۲ تو اللہ ان کو معاف کر دیتا ہے اور اللہ جاننے والا ہے حکمت والا ف۳ اور ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں جو برے کام کرتے رہتے ہیں جب موت ان میں

ف۱ مطلب یہ ہے کہ پیغمبروں کے سوا اور سب لوگ مسلمان ہوں یا کافر ایک بار دوزخ میں ضرور جائیں گے پھر مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ اس کو ٹھنڈا کر دیگا اور وہ سلامتی کے ساتھ اس میں سے پار ہو جائیں گے ف۲ یعنی کافروں کو اسی میں چھوڑ دیگا پروردگار کا مطلب پرہیزگاروں کو دوزخ میں لیجانے سے یہ ہوگا کہ دوزخ کو ایک بار دیکھ لیں اس کے بعد بہشت کو جائیں تاکہ حق تعالیٰ کا شکر دل سے ادا کریں۔ قدر عافیت کسے داند کہ بمصیبتے گرفتار آید دوسرے یہ کہ دوزخیوں کو اور زیادہ رنج ہو مسلمانوں کو نجات پاتے دیکھیں اور اپنے حال پر رو دیں تیسرے یہ کہ بہشت کی لذت زیادہ حاصل ہو جیسے محنت اور تکلیف کے بعد آرام میں مزہ ملتا ہے ف۳ کہتے ہیں یہ بھونچال قیامت کے قریب رمضان کی پندرھویں کو ہوگا اس کے بعد سورج پچھم سے نکلیگا۔ بعضوں نے کہا یہ بھونچال پہلا صور پھونکنے کے وقت ہوگا بعضوں نے کہا قیامت کے بھونچال سے خود قیامت مراد ہے ف۴ یعنی ہر ایک کو اپنی فکر ہوگی نفسی نفسی کا وقت ہوگا ف۵ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں تم کو آرزوئیں دھوکا نہ دیں یعنی یہ امید کہ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے معاف کر دیگا اب تو عیش کر لو ف۶ یعنی مرتے دم تک اسی فکر میں رہے کہتے ہیں قریش کے دو خاندانوں نے ایک دوسرے پر فخر کیا یہاں تک کہ مردوں پر بھی ناز کرنے لگے اس وقت یہ سورت اتری ف۷ یعنی یقیناً معلوم ہوتا یعنی اس میں کوئی شک اور شبہ نہ رہتا اب تو لوگ آخرت کو زبان سے مانتے ہیں لیکن ان کو دل میں پورا یقین نہیں ف۸ صحت اور عافیت اور کھانے اور پینے اور جماع اور تمام لذتوں کی بازپرس ہوگی کہ ان کا شکر کیا ادا کیا۔ حدیث میں ہے کہ آپ نے صحابہ کے ساتھ تازی کھجور کھائی اور ٹھنڈا پانی پیا پھر فرمایا یہ دنیا کا مزہ ہے جس سے تم پوچھے جاؤ گے ایک روایت میں ہے کہ دنیا کا مزہ پیٹ بھر کر کھانا ٹھنڈا پانی پینا سایہ دار جگہ میں رہنا بدن کا درست ہونا میٹھی نیند سونا ہے ان سب چیزوں کو آنحضرت نے فرمایا کہ یہ وہ نعمتیں ہیں جنکی آخرت میں پوچھ ہوگی ف۹ یعنی نادم ہوتے ہیں اور عہد کرتے ہیں کہ اب ایسا نہ ہوگا ف۱ قتادہ نے کہا ہر گناہ نادانی ہی سے ہوتا ہے گو عمداً ہو ضحاک اور مجاہد نے کہا نادانی سے یہ مراد ہے کہ عمداً گناہ کرے عکرمہ نے کہا دنیا کے کام نادانی ہی سے ہوا کرتے ہیں ابو العالیہ نے کہا آنحضرت کے صحابہ کہا کرتے تھے جو گناہ بندہ کرے وہ نادانی سے ہے ۱۲

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝	سے کسی (کے سر) پر آن کھڑی ہوتی ہے تو کہنے لگتا ہے اب میں نے توبہ کی ف۱ اور نہ ان لوگوں کی جو کفر میں مرتے ہیں (اور اللہ تعالیٰ کا عذاب دیکھ کر مرے بعد توبہ کرتے ہیں) ان (دونوں قسم کے) لوگوں کے لیے تو ہم نے بڑی تکلیف کا عذاب تیار کیا ہے
۵	النساء	۵	۲ يُرِيدُ اللَّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ وَاللَّهُ يُرِيدُ أَن يَتُوبَ عَلَيْكُمْ قف وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَن تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا ۝ يُرِيدُ اللَّهُ أَن يُخَفِّفَ عَنكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْإِنسَانُ ضَعِيفًا ۝	۲ اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے اگلے (نیک) لوگوں کا رستہ تم سے بیان کردے اور تم کو اسی پر چلائے اور گناہ سے (نیکی کی طرف) پھیرا دے اور اللہ تعالیٰ بڑے علم والا ہے حکمت والا۔ اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ تو تم کو گناہ سے پھرانا (اور نیکی پر لگانا) چاہتا ہے اور جو لوگ مزوں پر لگے ہیں ف۲ وہ چاہتے ہیں کہ تم ایک طرف (خوب جھک پڑو ف۳ اللہ تعالیٰ تمہارا بوجھ ہلکا کرنا چاہتا ہے ف۴ اور آدمی پیدائش سے کمزور بنا ہے ف۵
۵	۔۔	۹	۳ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ۝	۳ اور اگر یہ لوگ جس وقت انہوں نے قصور کیا تھا تیرے پاس آن کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے اور پیغمبر بھی (یعنے تو بھی) انکے لیے معافی چاہتا تو بیشک وہ اللہ کو بڑا معاف کرنیوالا مہربان پاتے ف۶
۔۔	۔۔	۱۶	۴ وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝	۴ اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ ف۷ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ف۸
۔۔	۔۔	۵	۵ وَمَن يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝	۵ اور جو کوئی (دوسرے کے ساتھ) برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے ف۹ پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائیگا ف۱۰
۶	المائدہ	۶	۶ فَمَن تَابَ مِن بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝	۶ پھر جو کوئی قصور کے بعد (یعنے چوری کرکے) توبہ کرے اور اچھے کام کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف کردے گا بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ف۱۱

ف۱ ابوالعالیہ نے کہا مراد منافق لوگ ہیں اور ابن عباس نے کہا مشرک اور ثوری نے کہا مسلمان مراد ہیں جو موت سے پیشتر توبہ نہیں کرتے اور گناہ کرتے رہتے ہیں جب جان حلق تک آکر غرغر کرتی ہے اس وقت توبہ کرتے ہیں ۱۲ ف۲ شہوت پرست ہیں جیسے یہود اور نصاریٰ یا پارسی جو بہن اور بھانجی اور بھتیجی سے نکاح کرلیتے ہیں یا رنڈی باز ۱۲ ف۳ اور وہ جو اعتدال کی راہ درست ہے اس سے ٹل کر دور ہو جاؤ اکثر بدمعاش لوگوں کو یہی سمجھاتے ہیں کہ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے عیش کرلو اور خوب مزے اڑالو ان بیوقوفوں کو یہ معلوم نہیں ہے کہ شریعت کی جو راہ ہے اسی پر چلنے میں ساری عمر کا مزہ اور عیش ہے جو لوگ شریعت پر چلتے ہیں دونوں جہان میں خوش اور اچھے رہتے ہیں جو مزوں کے پیچھے اسی طرح لگ جاتے ہیں کہ حلال اور حرام کی قید اٹھا دیتے ہیں وہ دنیا میں چند ہی روز جیتے ہیں اور بدحال ہزاروں بیماریوں میں گرفتار اور مرنے کے ساتھ ہی عذاب الیم ۱۲ ف۴ سہل سہل حکم تم کو دیتا ہے مثلاً لونڈی سے بھی نکاح کی تم کو اجازت دی ۱۲ ف۵ وہ سخت احکام کا تحمل نہیں کرسکتا اپنی خواہش کو بالکل روک نہیں کرسکتا اسلیے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہر حکم میں آسانی رکھی اور شریعت کو ایسا بیچ کا رستہ کردیا کہ نہ دنیا کا عیش بالکل ہٹ جاوے نہ آدمی بالکل عیش میں غرق ہو کر خدا سے غافل ہو جاوے ۱۲ ف۶ آنحضرت صاحب دنیا میں تشریف رکھتے تھے تو گناہ کی معافی کا یہ بھی طریقہ اللہ نے بتلا دیا تھا کہ پیغمبر کے پاس حاضر ہوتے خود بھی استغفار کیا آپ سے بھی دعا کرائی کہ معاف ہو گیا اب جب پیغمبر صاحب دنیا سے تشریف لیگئے ہیں تو قرآن شریف موجود ہے اس آیت کو پڑھ کر اللہ تک استغفار کرے تو امید ہے کہ وہ اپنے فضل سے توبہ قبول کرلیگا ۱۲ ف۷ یعنی جو تو نے دوسرے بیقصور شخص کو مجرم بنانیکا اور مجرم کو بری کرنیکا قصد کیا تھا ۱۲ ف۸ پیغمبر گناہوں سے معصوم ہیں مگر بعضی باتیں عام لوگوں کے حق میں گناہ نہیں ہیں لیکن جلالت شان کی وجہ سے ان کے حق میں وہی گناہ گنی جاتی ہیں ان کو اس سے بھی استغفار کرنیکا حکم ہوتا ہے یہ مقدمہ ایسا ہی تھا اگر کوئی اور حاکم ایسا کرتا تو کچھ بیجا نہ ہوتا کیونکہ غیب کا علم خدا کو ہے عدالت کا قیاس یہی ہے کہ جس کے قبضہ سے چوری کا مال نکلے وہ چور سمجھا جاوے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
٧	الانعام	٦	۷ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ	۷ تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر یہ لکھ لیا ہے کہ وہ مہربانی کریگا (یعنے جو کوئی تم میں نادانی سے کوئی گناہ کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اپنی تئیں سنوار لے ف۱ تو وہ بخشنے والا مہربان ہے
٩	الاعراف	١٩	۸ وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ	۸ اور جن لوگوں نے برے کام کیے پھر ان کے بعد توبہ کی اور ایمان لائے تو بے شک تیرا مالک توبہ کے بعد ف۲ البتہ بخشنے والا مہربان ہے
٩	الانفال	٤	۹ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ	۹ اور اللہ ان کو عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ استغفار کرتے رہیں ف۳
١١	التوبة	١٣	۱۰ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ	۱۰ اور کچھ ایسے لوگ ہیں (جو منافق نہ تھے) انہوں نے اپنے قصور کا اقرار کیا ف۴ انہوں نے ایک اچھا کام کیا تو ایک برا ملا دیا ف۵ قریب ہے کہ اللہ تعالے ان کی توبہ قبول کرے بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۶
״	״	״	۱۱ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ	۱۱ کیا ان لوگوں کو اب تک معلوم نہیں کہ اللہ ہی تو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور خیرات بھی وہی لیتا ہے اور اللہ ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے
״	״	١٤	۱۲ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ	۱۲ پیغمبر کو نہیں چاہیے نہ ایمان والوں کو کہ مشرکوں کے لیے بخشش کی دعا مانگیں گو وہ ان کے رشتہ دار ہوں جب ان کو یہ معلوم ہو گیا کہ وہ (یعنے مشرک) دوزخی ہیں ف۷ اور ابراہیم نے جو اپنے باپ کے لیے مغفرت کی دعا مانگی تھی تو کچھ نہیں مگر ایک وعدے کی وجہ سے جو اس نے اپنے باپ سے کیا تھا ف۸ پھر جب ابراہیم کو یہ کھل گیا کہ اس کا باپ خدا تعالے کا دشمن ہے تو وہ اس سے الگ ف۱۰ ہو گیا بے شک ابراہیم بڑا نرم دل ف۱۱ بردبار تھا ف۱۲
״	״	١٤	۱۳ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ	۱۳ بے شک اللہ تعالے نے پیغمبر کو معاف کر دیا اور مہاجرین اور انصار کو بھی جنہوں نے سخت وقت میں پیغمبر کا ساتھ

ف۱ اپنے فضل و کرم سے ۔ ف۲ اپنی حالت درست کرنے نیک کام کرنے لگے ۔ ف۳ یا ان گناہوں کے بعد جن کو توبہ کی ہے ۔ ف۴ ہوا یہ کہ ابو جہل ہود نے اور وہ دشمن کا زمانہ گئے تو یہ کہا کہ اگر یہ قرآن سچ ہو تو ہم پر پتھر برسیں پھر شام کو شرمندہ ہوئے اور طواف کے وقت غفرانک غفرانک کہنے لگے ۔ ف۵ کہنے لگے ہم سے بیشک خطا ہوئی جو ہم جہاد میں شریک نہیں ہوئے ۔ ف۶ مثلاً پہلے جہاد کیا اب کے رہ گئے یا ایمان لائے نماز روزہ کیا یہ اچھا کام تھا برا یہ کیا کہ جہاد میں شریک نہیں ہوئے ۔ ف۷ یہ آیت ابو لبابہ اور ان کے ساتھیوں کے باب میں اتری وہ سچے مسلمان تھے لیکن تبوک کی لڑائی میں آپکے ساتھ نہ جا سکے جب آپ لوٹ کر آئے تو انہوں نے اپنے تئیں مسجد کے ستونوں سے باندھ دیا اور کہنے لگے جب تک آنحضرت خود ہم کو نہ کھولیں گے ہم یہیں بندھے رہیں گے آپ آتے جاتے پوچھتے یہ کون لوگ ہیں صحابہ نے عرض کیا یہ وہ لوگ ہیں جو آپ کے ساتھ جہاد میں نہیں گئے اب کہتے ہیں جب تک آپ انکو نہ کھولیں گے یہیں بندھے رہیں گے آپ نے فرمایا میں تو نہیں کھولوں گا جب تک اللہ تعالی ہی انکو نہ کھولیگا آخر یہ آیت اتری اور آپ نے انکو خود اپنے مبارک ہاتھوں سے کھولا ۔ ف۸ حضرت علی نے کہا جب ابو طالب مر گئے تو میں نے آنحضرت کو خبر کی آپ روئے کیونکہ ابو طالب آپکے حقیقی چچا تھے اور انہوں ہی نے آپکے دادا عبد المطلب کے گذر جانے پر آپ کی پرورش کی تھی اور جب تک جیتے رہے آپکی حمایت کرتے رہے اپنی اولاد سے زیادہ آپ کو چاہتے تھے پھر فرمایا جا انکو غسل دے اور کفن پہنا اور مٹی میں داب دے اللہ تعالی انکو بخشے اور ان پر رحم کرے میں نے ایسا ہی کیا اور آپ کئی دن تک انکے لیے مغفرت کی دعا کرتے رہے اور گھر سے نہ نکلے یہاں تک کہ یہ آیت اتری اس آیت سے یہ نکلا کہ مشرکوں سے دوستی نہ رکھنا چاہیے نہ انکے لیے دعا کرنا چاہیے ۔ ف۹ یعنے ابراہیم نے اپنے باپ سے استغفار کا وعدہ کر لیا تھا جیسے اس آیت میں ہے لاستغفرن لک تو وعدے کو پورا کرنے کے لیے انہوں نے دعا کی ۔ باقی در ضمیمہ

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝	دیا ف جب کہ ان میں سے ایک گروہ کے دل ڈگمگا گئے تھے ف پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو (دوبارہ) معاف کیا کیونکہ وہ ان پر بہت مہربان اور رحم کرنے والا ہے ف اور اللہ تعالیٰ نے تین شخصوں کو ف۲ جو ڈھیل میں ڈالدیے گئے تھے ف یہاں تک کہ جب زمین اتنی کشادہ ہوتے ساتھ ان پر تنگ ہوگئی اور ان کی جان ان پر دوبھر ہوگئی اور سمجھ گئے کہ اللہ تعالیٰ (کے عذاب یا غصے) سے کہیں پناہ نہیں مگر اسی کے پاس تب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان پر کرم کیا ف تاکہ وہ توبہ کریں بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بڑا توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے ف
۱۵	ھود ۱۱	۱	وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُم مَّتَاعًا حَسَنًا إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ ۖ وَإِن تَوَلَّوْا فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ ۝	ف اور یہ کہ تم اپنے مالک سے بخشش مانگو پھر اسکی درگاہ میں توبہ کرو وہ تم کو ایک مدت معین تک اچھی طرح (دنیا کے) مزے اٹھانے دیگا ف اور جس نے زیادہ عبادت کی ہے اس کو زیادہ اجر دیگا ف اور اگر تم منہ موڑو گے ف تو مجھ کو ڈر ہے تم پر بڑے دن کا عذاب نہ ہو ف۱۱
۱۶	النحل ۱۶	۱۵	ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝	ف پھر جن لوگوں نے نادانی سے برا کام کیا (ان پر شہوت غالب ہوئی) پھر اس کے بعد توبہ کی اور (اپنے تئیں) درست کرلیا پھر تو تیرا مالک ان کی طرف دار ہے تیرا مالک توبہ کے بعد ضرور بخشنے والا مہربان ہے ف۱۲
۱۷	طٰہٰ ۲۰	۴	وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ ۝	(اور یہ بھی میری صفت ہے) بیشک جو کوئی (گناہ ہو سے) توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک کام کرے پھر راہ پر لگا رہے ف۱۳ تو میں اسکو بہت بخشنے والا ہوں
۱۸	النور ۲۴	۴	وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝	اور مسلمانو تم سب ملکر اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں ف۱۴ توبہ کرو اس لئے کہ تم مراد کو پہونچو ف۱۵
۱۹	الفرقان ۲۵	۶	وَمَن تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ	اور جو کوئی (گناہ سے) توبہ کرے اور نیک کام کرے تو وہ اللہ

فل اور ساتھ ہی دیا تو ایسے وقت میں۔ ف بھی معاف کردیا۔ ف کعب بن مالک مرارہ بن ربیع ہلال بن امیہ جنکا قصہ اس سورت کی تیرھویں کو ع میں گذرچکا۔ ف کوئی ان سے بات نہ کرتا نہ اپنی صحبت میں آنے دیتا۔ ف یا ان کو توبہ کی توفیق دی۔ ف معلوم ہوا کہ توبہ بھی بدون ہوتا تھا۔ کا فضل ذکر ہے اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہے جیسے بعض گمراہ فرقوں کا خیال ہے۔ ف چین و آرام سے گزریگی روزی فراغت کو ساتھ ملیگی اس آیت سے صاف یہ نکلتا ہے کہ استغفار سے بلائیں دور ہوتی ہیں اور توبہ سے خدا کی مہربانی ایسی ہوتی ہے کہ انسان کی عمر چین سے گذرتی ہے روزی رزق میں برکت ہوتی ہے۔ ف یا جس کی نیکیاں برائیوں سے بڑھ جاوینگی اسکو جنت ملیگی ابن مسعودؓ نے کہا جو برائی کرے تو ایک ہی برائی اسکی لکھی جاویگی اور جو نیکی کرے تو اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاوینگی اب اگر کسی برائی کا بدلہ اسکو دنیا میں ہی بیماری یا تکلیف سے تو دس نیکیوں کا ثواب آخرت میں ملیگا ورنہ برائی کے بدل ایک نیکی کم ہو جاویگی تو نو نیکیاں رہینگی معاف کہیں سے کم سے۔ ف استغفار اور توبہ نہ کروگے تو دنیا کی آخرتیں الگ تو مجھ کو اسکا۔ ف یعنی قیامت کے دن کا وہ بہت سخت ہے دنیا تو جیسی بری طرح سے بھی گذر جاوے گی۔ ف اس آیت کی تفسیر سورہ نساء میں گذر چکی ہے۔ ف مرتے دم تک ایمان اور نیک عمل پر قائم رہے۔ ف بری باتوں سے جو جاہلیت کے زمانہ میں ہوا کرتی ہیں۔ ف دنیا اور آخرت میں تم کو فلاح ہو۔ ف وہ ایسے وقت میں اتنا لمبا سفر کرنے سے بہت گھبرا گئے تھے۔ ف جنگ تبوک کو غزوۃ العسرۃ بھی کہتے ہیں چونکہ یہ جہاد سو وقت ہوا جب مسلمانوں پر بہت تنگی تھی سواری اور کھانے پینے کی حضرت عمرؓ نے کہا ایک منزل میں تو پیاس کے مارے ہم یہ سمجھے کہ ہلاک ہو جاوینگے یہاں تک کہ آدمی اپنے اونٹ کو کاٹتا پھر اس کے پیٹ میں کی نجاست نچوڑ کر پیتا اور دل پر رکھتا تب ابوبکرؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ دعا فرمایئے آپؐ نے دعا کی خوب پانی برسا ایک گروہ کے دل ڈگمگا گئے تھے یعنی مسلمانوں میں سے بھی ایک گروہ نے پیچھے رہ جانے کا قصد کر لیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے انکو بچالیا اور وہ آنحضرتؐ کے ساتھ گئے۔

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			إِلَى اللَّهِ مَتَابًا ۝	تعالیٰ کیطرف پورا پھر آتا ہے ف
۲۵	الشوریٰ ۴۲	۳	۱۹ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُوا عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ۝	۱۹ اور وہی خدا تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور (ان کی) برائیاں معاف کر دیتا ہے اور جو تم کرتے ہو وہ جانتا ہے
۲۶	محمد ۴۷	۲	۲۰ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۝	۲۰ اور اپنے گناہ کی بخشش کے لیے اور ایمان دار مردوں اور ایمان والی عورتوں کے لیے دعا مانگتا رہ ف
۲۸	التحریم ۶۶	۲	۲۱ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا ۝	۲۱ مسلمانو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی درگاہ میں سچی توبہ کرو ف

الشَّفَاعَةُ ۸ — باب ۸ شفاعت کا بیان

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۳	البقرۃ ۲	۳۴	مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۝	۱ بغیر اس کے حکم کے کون اس کے پاس سفارش کر سکتا ہے ف
۵	النساء ۴	۱۱	۲ مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُقِيتًا ۝	۲ جو شخص اچھی بات کی سفارش کرے (خواہ وہ قبول ہو یا نہ ہو) اس کو اسکے ثواب میں سے (قیامت کے دن) ایک حصہ ملیگا اور جو شخص بری بات کی سفارش کرے اس کو ایک حصہ اس میں سے ملیگا ف اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا نگہبان ہے ف
۱۶	مریم ۱۹	۶	۳ لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ۝	۳ وہ کسی کی سفارش نہ کر سکیں گے مگر اس کی جس نے اللہ تعالیٰ سے اقرار کر لیا ہے ف
۱۶	طہ ۲۰	۶	۴ يَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ۝	۴ اس دن کسی کی شفاعت کام نہ آئے گی مگر جس کو رحمٰن (سفارش کرنے کی) اجازت دے ف اور اس کی بات پسند کرے ف
۱۷	الانبیاء ۲۱	۲	۵ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ وَهُمْ مِنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ ۝	۵ اور وہ فرشتے کسی کی سفارش نہیں کر سکتے مگر جس کے لیے خدا کی مرضی ہو ف اور وہ اسکی ہیبت سے کانپ رہے ہیں ف
۲۲	السبا ۳۴	۳	۶ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّىٰ إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ	۶ اور خدا تعالیٰ کے پاس سفارش کام نہیں آتی مگر جسکو وہ حکم دے ف جب انکے دل سے گھبراہٹ جاتی رہتی ہے تو (آپس میں) کہتے

ف جتنا دور ہو گیا تھا اتنا ہی نزدیک ہو جاتا ہے یا پھر اپنے اگلے درجہ پر پہونچ جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ توبہ وہی ہے جس سے گناہ سے ندامت ہو اور اس کے بعد نیک کام کرے ورنہ خالی زبان سے توبہ کرنا اور گناہ پر جمے رہنا درحقیقت توبہ نہیں ہے ۱۲ ف۲ بخشش کی دعا کرنا حالانکہ پیغمبر گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں مگر انکی شان اتنی بڑی ہوتی ہے کہ جو باتیں ہمارے حق میں گناہ نہیں وہ انکے حق میں گناہ سمجھی جاتی ہیں جیسے اوپر گذر چکا ہے ۱۲ ف۳ خالص دل سے یعنے پھر گناہ کی نیت نہ ہو حضرت عمرؓ نے کہا توبہ نصوح یہ ہے کہ جس برے کام سے توبہ کرے پھر اس کو نہ کرے ایک حدیث میں بھی یہی مضمون ہے سید علامہؒ نے کہا توبہ ہر ایک گناہ سے واجب ہے صغیرہ ہو یا کبیرہ فوراً بے تاخیر حدیث میں ہے کہ میں ہر روز سو بار توبہ کرتا ہوں ایک روایت میں ستر بار سے زیادہ ۱۲ ف۲ اس آیت سے پہلی آیت کا مطلب کھل گیا جس میں فرمایا تھا کہ اسدن سفارش نہ ہوگی یعنے بے حکم اور اجازت کے کسی کا مجال نہ ہوگی کہ اسکی جناب میں سفارش کرے البتہ اسکی مرضی پا کر جسکو وہ بچانا چاہے گا ایک بندہ اسکی سفارش کریں گے ۱۲ ف۵ یعنے اس کے وبال میں وہ بھی شریک ہوگا ۱۲ ف۶ اچھی بات کی سفارش مثلاً کسی غریب کی سفارش امیر سے کر دی اسکو کچھ مل گیا یہ بھی ثواب میں داخل ہوا بری بات کی سفارش مثلاً ایک ڈاکو فسادی کی سفارش کی وہ چھوٹ گیا اس نے پھر ڈاکہ مارا تو یہ بھی اسکے وبال میں پڑیگا ۱۲ ف۷ یعنے مومن بحلا الہ الا اللہ کہتا ہے یہی وہ عہد ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ایسا شخص اگر گنہگار ہو تو اس کے لیے سفارش کی امید ہے ۱۲ ف۸ اسکی سفارش کچھ کام آسکتی ہے یا اسدن کسی کو سفارش فائدہ نہ دیگی مگر جسکی سفارش کے لیے رحمٰن اجازت دے ۱۲ ف۹ معلوم ہوا کہ بغیر خدا کی اجازت کے کوئی سفارش نہ کر سکے گا اور یہ اجازت بھی اس شخص کے لیے ہوگی جسکی کوئی بات اسکو پسند کی ہو ابن عباسؓ نے کہا یعنے لا الہ الا اللہ کہا ہو صحیح حدیث میں ہے کہ سب سے زیادہ نصیبے والا میری سفارش کے لیے وہ ہوگا جس نے خلوص کے ساتھ اپنے دل سے لا الہ الا اللہ کہا ہو یعنے موحد ہو کیونکہ مشرک کی شفاعت قبول نہ ہوگی ۱۲ باقی در ضمیمہ

پارہ	سورہ	رکوع		
			قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ۚ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ	ہیں تمہارے مالک نے کیا حکم دیا (دوسرے) کہتے ہیں جو حق تھا وہی حکم دیا) اور وہ اونچا ہے بڑا ف
۲۴	الزمر ۳۹	۵	۲ قُلْ لِلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا ۖ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ	۲ (اے پیغمبر) کہدے سفارش تو ساری خدا کے اختیار میں ہے آسمان اور زمین (سب) میں اسی کا راج ہے پھر (مرنے کے بعد بھی) تم کو اسی کے پاس لوٹکر جانا ہے ف
۲۹	المدثر ۷۴	۲	۳ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ	۳ تو ان کو سفارش کرنے والوں کی سفارش فائدہ نہ دیگی ف

لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۸۵

باب ۸۵ کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیگا

پارہ	سورہ	رکوع		
۸	الانعام ۶	۲۰	۱ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ	۱ اور جو کوئی شخص برا کام کریگا تو اس کا وبال اسی پر پڑے گا اور کوئی شخص دوسرے کا بوجھ اپنے اوپر نہ لیگا پھر تم (سب) کو اپنے مالک کی طرف لوٹ جانا ہے وہ تم کو وہ باتیں بتلا دیگا جن میں تم اختلاف کرتے تھے ف
۱۴	النحل ۱۶	۳	۲ لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۙ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ	۲ آخر وہ اپنے (گناہوں کے) پورے بوجھ قیامت کے دن اٹھائینگے اور جن لوگوں کو بے جانے بوجھے گمراہ کرتے ہیں انکے کچھ بوجھ (اٹھائیں گے) ف سن لو کیا برا بوجھ اٹھا رہے ہیں
۱۵	بنی اسرائیل ۱۷	۲	۳ مَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ	۳ جو شخص سیدھے رستے پر چلا تو وہ اپنے ہی فائدے کے لیے سیدھے رستہ چلتا ہے اور جو شخص (رستے سے) بھٹک گیا ف تو اسکا وبال وہ بھگتنا ہوگا ف اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیگا
۲۲	السبا ۳۴	۳	۴ قُلْ لَا تُسْأَلُونَ عَمَّا أَجْرَمْنَا وَلَا نُسْأَلُ عَمَّا تَعْمَلُونَ	۴ کہدے ہمارے قصور تم سے نہ پوچھیں گے اور تمہارے کاموں کو ہم سے نہ پوچھیں گے
۲۲	فاطر ۳۵	۳	۵ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَإِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ	۵ اور (قیامت کے دن) کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائیگا ف اور (قیامت میں) جو بوجھ سے لدا ہوگا اگر وہ کسی کو گو اسکا ناطے والا ہی ہو اپنا بوجھ اٹھانے کے لیے بلائے تو اسکا ذرہ بوجھ اٹھانے والا نہیں

ف صحیح حدیث میں ہے جب اللہ تعالی آسمان پر کوئی حکم دیتا ہے تو فرشتے بازو ہلانے لگتے ہیں اس کے ارشاد پر عاجزی سے دوسری روایت میں ہے جب اللہ تعالی وحی بھیجنے کے لیے کوئی کلام فرماتا ہے تو آسمان والے فرشتے ایسی آواز سنتے ہیں جیسے لوہے کی زنجیر صاف چکنے پتھر پر چلائیں وہ بیہوش ہو جاتے ہیں اور بیہوش ہی رہتے ہیں یہاں تک کہ جبرئیل ان کے پاس آتے ہیں اس وقت انکو ہوش آتا ہے وہ کہتے ہیں اے جبرائیل تمہارے مالک نے کیا فرمایا وہ کہتے ہیں جو حق تھا تیسری روایت میں ہے ابن عباس نے کہا جب اللہ تعالی نے حضرت محمد کو وحی بھیجنا چاہا تو ان فرشتوں کو بلایا جو وحی لیجاتے ہیں دوسرے فرشتوں نے پروردگار کی آواز سنی جب انکے دل ٹھکانے ہوئے تو وحی لیجانے والے فرشتوں سے پوچھنے لگے تمہارے مالک نے کیا فرمایا انہوں نے کہا جو حق تھا وہی فرمایا ابن عباس نے کہا وحی کی آواز ایسی ہوتی ہے جیسے لوہے کو پتھر پر چلائیں یہ آواز سنتے ہی فرشتے سجدے میں گر پڑتے ہیں ۱۲ ف یعنی اسکے بے حکم کوئی کسی کی سفارش نہیں کر سکتا اور نہ اس کی سفارش کچھ کام آسکتی ہے اور اسکا حکم ہونے کے بعد سفارش کرنا یہ اور بات ہے گویا یہ سفارش ہی نہیں ہے بلکہ حکم کی تعمیل ہے جیسے کوئی غلام اپنے مالک کی مرضی پا کر اس کے اشارے سے کسی کی سفارش کرے وہ بھی ڈرتے ڈرتے بے انتہا عاجزی کے ساتھ ۱۲ ف کیونکہ وہ کفر پر مرے اور کافر کے لیے سفارش قبول نہ ہوگی اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ مومنوں کی سفارش فائدہ دیگی ۱۲ ف اس وقت کھل جائیگا کہ کونسا دین اور مذہب سچا تھا اور کون سا جھوٹا ۱۲ ف کیونکہ انکا کوئی گناہ معاف نہ ہوگا نہیں ۱۲ ف حدیث میں ہے کہ جو کوئی اچھی رسم قائم کرے (یعنی سنت کے موافق) اسکو اپنا ثواب ملیگا اور ان لوگوں کے ثواب میں سے بھی جو قیامت تک اس پر عمل کریں اور جو کوئی بری رسم قائم کرے (بدعت خلاف شرع) اس پر اپنا بھی وبال پڑے گا اور ان لوگوں کے وبال میں سے بھی جو قیامت تک اس پر عمل کریں ۱۲ ف اور بری کا موں میں پھنس گیا ۱۲ ف دوسرے کا کچھ نقصان نہ ہوگا ۱۲ (ہائی ورحیمیہ)

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
٢٣	الزمر	١	٧ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ؀	٧ (اور آخرت میں) کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائیگا پھر تم کو اپنے مالک کے پاس لوٹ جانا ہے جو تم (دنیا میں کرتے رہے) اسکا بدلہ دیگا وہ تم کو جتلا دیگا بے شک وہ تو دلوں (تک) کی بات جانتا ہے ف
٢٤	"	٤	٨ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ؀	٨ پھر جو کوئی راہ پر جائے تو اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو کوئی بہک جائے تو بہک کر اپنا ہی برا کرے گا اور تو کچھ ان کا ذمہ وار نہیں ہے ف٢
"	حٰم السجدة ٤١	٦	٣ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۚ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ؀	٣ جو کوئی اچھا کرے گا وہ اپنے ہی بھلے کے لیے اور جو کوئی برا کرے گا وہ اپنے ہی برے کے لیے اور تیرا مالک بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ف٣
٢٥	الجاثية ٤٥	٢	٩ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۡ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ؀	٩ جو کوئی اچھا کام کرتا ہے وہ اپنے ہی بھلے کے لیے کرتا ہے اور جو کوئی برا کام کرتا ہے اس کا وبال اسی پر پڑے گا پھر (آخر) تم کو اپنے مالک کے پاس لوٹ کر جانا ہے ف٤
٢٧	النجم ٥٣	٣	١٠ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ۙ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى ۙ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۙ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۙ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۠	١٠ کیا اسکو ان باتوں کی خبر نہیں پہونچی جو موسی کی (کتاب توریت) میں ہے اور ابراہیم کی (کتاب) میں اور وہ ابراہیم جس نے (اللہ کا) حق پورا ادا کیا (ان کتابوں میں یہ لکھا) ہے کوئی بوجھ اٹھانیوالا دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائیگا ف٥ اور یہ (بھی) لکھا ہے کہ آدمی کو اپنی ہی کوشش (ایمان) سے فائدہ ہوگا ف٦ اور اسکی کوشش آگے چلکر (قیامت کے دن اسکو) دکھائی جائے گی ف٧

وَزْنُ الْاَعْمَالِ ٨٦ — باب ٨٦ اعمال کا تولا جانا

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
٨	الاعراف	١	١ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ۨالْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ؀	١ اور اس دن ٹھیک تول ہوگی ف٨ پھر جن کی تولیں بھاری ہوئیں ف٩ وہی لوگ مراد پانے والے ہیں ١٠ اور جن کی تولیں ہلکی ہونگی ف١١

ف١ تمہاری ناشکری اس سے چھپنے والی نہیں۔ ف٢ اگر وہ حق بات کو نہ مانیں اور گمراہ رہیں تو تجھ سے مواخذہ نہ ہوگا۔ ف٣ بلکہ جو عذاب کے لائق ہے اسی کو عذاب کرتا ہے اس آیت کی تفسیر سورہ آل عمران میں گزر چکی ہے۔ ف٤ وہ ہر ایک کو اس کے کام کا بدلہ دیگا۔ ف٥ ابن عباسؓ نے کہا ابراہیم کے زمانہ میں لوگ ایک شخص کو دوسرے شخص کے قصور کے بدل پکڑا کرتے تھے اور سزا دیتے حضرت ابراہیم نے اس سے منع کیا اور اللہ تعالیٰ کا یہ حکم سنایا کہ کوئی شخص دوسرے کے قصور میں نہیں پکڑا جاسکتا اور اوپر سورہ انعام میں یہی بحث گذر چکی ہے۔ ف٦ ایک کا ایمان دوسرے کے کام نہیں آسکتا امام شافعی رحمہ نے اس آیت سے یہ نکالا ہے کہ قرآن پڑھنے کا ثواب مردے کو نہیں پہونچ سکتا اور اہلحدیث کا صحیح مذہب یہ ہے کہ ہر ایک قسم کی عبادت کا ثواب مردے کو پہونچ سکتا ہے۔ امام ہمام شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ نے فرمایا جو یہ سمجھے کہ آدمی کو دوسرے کے عمل سے فائدہ نہیں ہوتا اس نے اجماع کے خلاف کیا اور بہت سی آیتوں اور حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ مردے کو زندوں کی دعا سے فائدہ ہوتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے فائدہ ہوگا اور فرشتے مومنین کے لیے دعا اور استغفار کرتے ہیں اور ان سے مومنین کو فائدہ ہوتا ہے اور مومنین کی اولاد انکی طفیل سے بہشت میں جائیگی۔ اسیطرح اکیس دلیلیں بیان کیں پھر فرمایا کہ ہم دوسری آیات اور احادیث کے خلاف اس آیت کی تفسیر کیونکر کر سکتے ہیں۔ ف٧ قیامت کے دن اعمال کے ترازو میں اسکو دیکھ لیگا۔ ف٨ ہر ایک کے نامہ اعمال تولے جاوینگے جیسے صحیح حدیثوں سے ثابت ہے بعضوں نے کہا وہ عمل مجسم ہو کر تولے جاوینگے بعضوں نے کہا عمل کرنیوالے تولے جاوینگے بعضوں نے کہا تولنے سے مراد یہ ہے کہ اعمال کا فیصلہ ہوگا اور یہ تاویل ہے سلف کا طریقہ یہ ہے کہ وہ آیتوں کو اپنے ظاہری معنوں پر رکھتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور ایسی آیتوں کے ظاہری معنے چھوڑکر اور کچھ مراد لینا الحاد اور زندقہ ہے۔ ف٩ [illegible]

پارہ	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
			وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ	انہوں نے اپنے تئیں تباہ کیا یہ بدلہ ہے ہماری آیتیں جھٹلانے کا (یا نہ ماننے کا)
۱۸	المؤمنون ۲۳	۶	۲ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ۝	۲ پھر جن کے (نیکیوں کے) پلے بھاری ہوگئے تو وہ ہی لوگ بامراد ہوں گے اور جن کے (نیکیوں کے) پلے ہلکے ہوگئے ف تو یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے تئیں آپ تباہ کیا وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ف
۳۰	القارعۃ ۱۰۱	۱	۳ فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ۝ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ ۝ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ۝ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ ۝ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝	۳ پھر جس کی تولیں (نیک اعمال کی) بھاری نکلیں گی تو وہ چین سے گزران کرے گا اور جس کے (نیک اعمال کی) تولیں ہلکی نکلیں گی ف اسکا ٹھکانا ہاویہ ہوگا ف اور (اے پیغمبر) تو کیا جانے ہاویہ کیا ہے وہ دہکتی آگ ہے ف
			الجزاء ۸۷	**باب ۸۷ جزا اور بدلے کا بیان**
۲۰	القصص ۲۸	۹	۱ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا ۖ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝	۱ جو شخص (قیامت کے دن) ایک نیکی لیکر آئیگا اس کو اس سے بہتر بدلہ ملے گا ف اور جو برائی لے کر آئیگا تو جن لوگوں نے برے کام کیے ہیں ان کو اتنا ہی بدلہ ملے گا جیسا وہ دنیا میں کرتے رہے ف
۲۱	الروم ۳۰	۵	۲ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝	۲ لوگ جو برے کام کر رہے ہیں ف انکی وجہ سے خشکی اور تری میں خرابی پھیل گئی ہے ف اللہ تعالے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے کچھ کاموں کی سزا انکو دنیا ہی میں چکھائے کہ وہ ان برے کاموں سے باز آئیں ف
۲۱	الروم	۵	۳ مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِأَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُونَ ۝ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْ فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ۝	۳ اور جو شخص کفر کرے تو اپنے کفر کی سزا وہی پائیگا اور جو لوگ نیک کام کریں وہ اپنے لیے آپ (آخرت کی بھلائی کا) سامان کرینگے ف اس لیے کہ اللہ تعالی ایمان داروں کو نیک کام کرنیوالوں کو اپنے فضل سے (اچھا) بدلہ دیگا بیشک وہ کافروں کو پسند نہیں کرتا

ف اور برائیوں کے پلے بھاری آئے ۔ ف بڑی نیکی لا الہ الا اللہ ہے یہ ایک کلمہ ساری برائیوں سے بھاری اترے گا تو برائیاں انہی کی بھاری ہونگی جو شرک اور کفر میں گرفتار تھے ۔ ف برائیاں بھاری ہونگی ۔ ف ہاویہ دوزخ کے نیچے کا طبقہ ہے ۔ حدیث میں ہے جب کوئی مومن مرجاتا ہے تو دوسرے مومنوں کی روحیں اس سے ملتی ہیں اور پوچھتی ہیں فلاں آدمی کہاں ہے یا فلاں عورت کہاں ہے وہ کہتا ہے وہ تو مر گیا یا مر گئی اور کیا تمہارے پاس نہیں آیا یا نہیں آئی تب وہ کہتے ہیں شاید وہ اپنے ٹھکانے ہاویہ میں گیا یا گئی ۔ وہ لوگ باقی رہے جنکی تولیں برابر نکلیں گی یہ بھی آسانی کے ساتھ حساب کیے جائیں گے پھر بہشت میں جائیں گے ۔ ف دوزخ کی معاذ اللہ حدیث میں ہے وہ دنیا کی آگ سے انہتر حصے زیادہ گرم ہے ۔ ف دس سے لیکر سات سو نیکیوں تک کا ثواب ۔ ف یعنے ہر برائی کی سزا اتنی ہی ملے گی جتنی ایک برائی کی سزا ہے یہ اسکا فضل اور کرم ہے کہ نیکی میں بہت بڑھا کر ثواب دیتا ہے اور برائی کی سزا اتنی ہی رکھتا ہے ۔ ف شرک اور کفر اور گناہ ۔ ف قحط اور بیماری اور بارش کی کمی فصل کی خرابی طوفان زلزلے ۔ ف خشکی سے مراد کھلی زمین ہے جہاں لوگ بستے ہیں اور تری سے سمندر مراد ہے گناہوں کی وجہ سے دونوں جگہ آفتیں آتی ہیں ۔ ف یا قبر میں اپنے لیے آرام کی جگہ بنائیں گے ۔

۲۱	السجدۃ ۳۲	۲	فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝	۴ تو کسی کو معلوم نہیں انکے اچھے کاموں کے بدل جو آنکھوں کی ٹھنڈک انکے لیے چھپا کر (آخرت میں) رکھی گئی ہے ف
〃	الاحزاب ۳۳	۳	۵ لِيَجْزِيَ اللَّهُ الصَّادِقِينَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ إِن شَاءَ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝	۵ کہ اللہ تعالی سچوں کو انکی سچائی کا بدلا دے اور منافقوں کو چاہے سزا دے چاہے (جب وہ توبہ کریں) انکو معاف کر دے بیشک اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے
۲۲	السبا ۳۴	۱	۶ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝	۶ اس لیے کہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اللہ تعالی ان کو بدلہ دے انہی لوگوں کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے
〃	〃	۲	۷ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم بِمَا كَفَرُوا ۖ وَهَلْ نُجَازِي إِلَّا الْكَفُورَ ۝	۷ انکی ناشکری پر ہمنے ان کو یہ سزا دی اور ہم انہی کو سزا دیتے ہیں جو ناشکرے ہیں ف۲
〃	〃	۴	۸ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝	۸ جیسا وہ (دنیا میں) کرتے رہے ویسا ہی انکو بدلہ ملیگا
۲۳	یٰس ۳۶	۴	۹ وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝	۹ اور تم لوگوں کو ویسا ہی بدلہ ملیگا جیسا کرتے رہے
〃	والصّٰفّٰت ۳۷	۲	۱۰ وَمَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝	۱۰ اور تم کو وہی بدلہ ملیگا جیسے (کام دنیا میں کرتے رہے
۲۴	المؤمن ۴۰	۲	۱۱ الْيَوْمَ تُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۚ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝	۱۱ آج ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا آج ظلم نہ ہوگا بے شک اللہ تعالی جلد حساب کرنے والا ہے ف۳
〃	〃	۶	۱۲ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا ۖ	۱۲ جو کوئی برا کام کرے گا اس کو ویسا ہی بدلہ ملیگا
۲۵	الشوریٰ ۴۲	۴	۱۳ وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۖ فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۚ	۱۳ اور برائی کا بدلہ اتنی ہی برائی ہے اس پر بھی جو کوئی معاف کر دے اور ملاپ (صلح کرے) تو اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہے ف۴
〃	الجاثیہ ۴۵	۲	۱۴ وَخَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝	۱۴ اور اللہ تعالی نے آسمان اور زمین حکمت سے بنائے ہیں اور مطلب ہے کہ ہر شخص کو اس کے کیے کا بدلہ ملے اور ان پر ظلم نہ ہوگا
۲۷	النجم ۵۳	۳	۱۵ ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفَىٰ ۝	۱۵ پھر اسکو پورے سے پورا بدلہ ملے گا
〃	الرحمٰن ۵۵	۳	۱۶ هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ۝	۱۶ اچھے کام کیے تو اس کا بدلہ بھی اچھا ہی ملے گا اور کیا ف۵
۳	البیّنۃ ۹۸	۱	۱۷ جَزَاؤُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۝	۱۷ ان کا بدلہ انکے مالک کے پاس بیچا بیچ بہشت کے باغ ہیں جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے

ف۱ آنکھوں کی ٹھنڈک یعنے وہ وہ نعمتیں جنکو پا کر بہت خوش ہونگے ۱۲ ف۲ یعنے ایسی سخت سزا کہ بستی کی بستی سب تباہ ہو جائے کافروں اور ناشکروں ہی کو دی جاتی ہے ۱۲ ف۳ وہ سب کا حساب ایک ہی وقت میں لے لیگا ۱۲ ف۴ جس نے شروع میں برائی کی وہ ظالم ہے یا جو کسی برائی کے بدل اس سے زیادہ برائی کرے حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن منادی ہوگی اللہ تعالی کے ذمہ جن لوگوں کا ثواب ہے وہ کھڑے ہو جائیں پھر وہی لوگ کھڑے ہونگے جنہوں نے دنیا میں لوگوں کے قصور معاف کر دیے ۱۲ ف۵ شاہ عبد القادر صاحب نے یوں ترجمہ کیا ہے نیکی کا بدلہ نہیں ہے مگر نیکی حدیث شریف میں اسکی تفسیر یوں آئی ہے جسپہ ہمنے احسان کیا اسکو موحد بنایا اسکا بدلہ جنت ہے ابراہیم خواص نے کہا اسلام کا بدلہ نہیں ہے مگر دار السلام یعنے جنت ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع		
			اَلتَّكْلِيْفُ وَالْمُؤَاخَذَةُ ۸۸	باب۸۸ تکلیف اور مواخذہ کا بیان
۳	البقرۃ	۴۰	لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ	اللہ کسی شخص پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اتنا ہی جتنا وہ اٹھا سکے جو اس نے اچھا کام کیا اسی کو فائدہ ہوگا اور جو برا کام کیا اسکا وبال اسی پر پڑیگا
۲۲	فاطر	۵	وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ۝	۲ اور اگر اللہ لوگوں کو انکے کاموں پر (فوراً) پکڑ لیا کرے (سزا دے) تو زمین پر ایک جاندار بھی باقی نہ چھوڑے ف مگر اللہ ایک مقرر وقت تک ان کو ڈھیل دیتا ہے جب انکا وقت (موت کا) آن پہونچے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے ف
			اَلْاِمْهَالُ وَالْاِنْتِظَارُ ۸۹	باب۸۹ انتظار کرنے کا بیان
۲	البقرۃ	۲۵	۱ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِىْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِىَ الْاَمْرُ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝	۱ کیا یہ لوگ اس انتظار میں ہیں کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کے چھتر لگائے ہوئے فرشتوں کو ساتھ لیے ہوئے انکے پاس آجائے اور جو ہونا ہے وہ ہو جائے ف اور سب کام اللہ ہی کے سامنے پیش ہونگے ف
۸	الانعام	۱۶	۲ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝	(اے پیغمبر) کہدے بھائیو تم جو کرتے ہو وہ کرتے رہو ف میں بھی (جو کرنے کا ہے وہ) کر رہا ہوں ف آگے چلکر ف تم جان لوگے کس کا انجام اچھا ہوتا ہے ف بیشک ظالم نہیں بچنے (ان کو بھلائی اور کامیابی نہیں ہو سکتی)
؍؍	؍؍	۲۰	۳ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِىَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِىَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوْمَ يَاْتِىْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِىْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ	۳ یہ لوگ اور کچھ نہیں اسی کی راہ دیکھتے ہیں کہ فرشتے انکے پاس جان نکالنے کو موجود ہوں یا خود پروردگار آجائے ف یا تیرے پروردگار کی کچھ بڑی نشانیاں آجائیں ف جس دن تیرے مالک کی کچھ بڑی نشانیاں آجائیں گی تو جو شخص اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اس نے ایمان میں کوئی نیک کام نہ کیا ہو تو اسکا ایمان کوئی فائدہ نہ دیگا ف اے پیغمبر کہدے ف راہ دیکھتے رہو

ف اس جگہ سو اللہ تعالیٰ نے اس کو بعد کی پہلی آیت کو منسوخ فرما دیا کیونکہ دل اپنے اختیار میں نہیں ہے اس میں طرح طرح کے خیال اٹھتے ہیں ۱۲ ف جاندار سے آدمی مراد ہے یا آدمی کی شامت سے دوسرے بھی ہلاک ہوں ۱۲ ف وہ ہر ایک کو اسکے عمل کے موافق بدلہ دیگا ۔ یا اللہ تو رحم کر ہمیں اور ہمارے عملوں کو مت دیکھ اپنے فضل و کرم پر نظر فرما سے برس منگر بر کرم خویش نگر ۱۲ ف یعنی یہ سب ہلاک ہوں یا قیامت آجائے ۱۲ ف وہی نیکی بدی کا بدلہ دیگا ۔ حدیث میں ہے کہ اللہ قیامت کے دن سب اگلوں اور پچھلوں کو اکٹھا کریگا وہ سب کھڑے ہو نگے ان کی نگاہیں آسمان کو لگیں ہونگی حکم کے منتظر ہونگے اتنے میں اللہ بادلوں کے چھتر لگائے ہو عرش سے کرسی پر آئیگا عبداللہ بن عمر نے کہا جب اللہ اترے گا اسوقت بھی اس کے اور خلق کے بیچ میں ستر ہزار پردے نور اور ظلمت اور پانی کے ہونگے اور پانی میں سے ایسی آواز نکلیگی جس سے دل پھٹ جاوینگے ۱۲ ف مجھے تمہارے کفر کی کچھ پرواہ نہیں یا جو تم سے ہو سکے وہ کرو کچھ کمی نہ کرنا ۱۲ ف یہ ڈرانے کے طور پر فرمایا جیسے کوئی کسی پر غصہ ہو اور اسکو آیندہ سزا دینا چاہے تو کہتا ہے اچھا تم جو کرتے ہو کرو دیکھا جاویگا یہ مطلب نہیں کہ کفر اور شرک پر قائم رہو ۱۲ ف جب اللہ کا عذاب اتریگا یا قیامت کا دن ۱۲ ف کس کو دنیا میں غلبہ ملا اور آخرت میں بہشت ہاتھ آئی ۱۲ ف جیسے قیامت کے دن اپنے بندوں کا فیصلہ کرنے کے لیے آویگا ۱۲ ف مثلاً سورج کا پچھم سے نکلنا یہ تفسیر حدیث سے ثابت ہے دوسری حدیث میں ہے کہ جب تک سورج پچھم سے نہ نکلے قیامت نہ ہوگی اور جب ایسا ہوگا تو سب ایمان لاوینگے مگر اس وقت کا ایمان کچھ فائدہ نہ دیگا ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ سورج جب پچھم سے نکلیگا تو اس کے بعد کسیکا ایمان قبول نہوگا اسیطرح اس شخص کا نیک عمل بھی قبول نہوگا جس نے اس سے پہلے کوئی نیک عمل نہ کیا ہو البتہ جو لوگ پہلے سے ایمان کے ساتھ نیک اعمال بھی کرتے رہے ہیں انکے نیک عمل اس نشانی آنے کے بعد بھی قبول ہوتے رہیں گے اس آیت سے مرجیہ کا مذہب رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں نجات کے لیے صرف ایمان کافی ہے عمل کی ضرورت نہیں اور کہتے ہیں کہ مومن کبھی دوزخ میں نہ جاویگا گو وہ کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہو اور بہت سی آیتیں اور صحیح حدیثیں اس مذہب کو باطل کرتی ہیں ۱۲ ف ان تین باتوں میں سے کسی بات کی ۱۲

			قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝	ہم بھی راہ دیکھ رہے ہیں ف۱
۸	الاعراف	۶	۲۔ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝	۲۔ کیا اس کے ہو پڑنے کا ف۲ انتظار کر رہے ہیں جس دن وہ ہو پڑے گا تو جو لوگ اس کو بھولے بیٹھے تھے دنیا میں وہ کہنے لگیں گے بے شک ہمارے مالک کے پیغمبر سچی بات لیکر آئے تھے (سچ کہتے تھے) اب کوئی ہمارے سفارشی ہیں ف۳ جو ہماری سفارش کریں یا ف۴ ہم دنیا میں (لوٹا دیے جائیں تو جیسے ف۵ ہم کرتے تھے اب وہ نہ کریں گے وہ دوسرے (اچھے) کام کریں یہ لوگ تو اپنی جانیں تباہ کر چکے اور جتنی جھوٹی باتیں بناتے تھے وہ گئی گذریں ف۶
۱۰	التوبۃ	۷	۳۔ فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ۝	۳۔ تو انتظار کرتے رہو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہے ہیں
۱۱	یونس	۲	۴۔ وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ؕ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝	۴۔ اور جسطرح سو اللہ تعالیٰ انکی دعا بھلائی کی جلدی قبول کرتا ہے اگر برائی کی بھی اسیطرح جلدی سے قبول کرلے تو انکی عمر ہی پوری ہو جاوے ف۷ ف۸ اور جن لوگوں کو ہم سے ملنے کی امید نہیں ہے ف۹ انکو ہم انکی اپنی شرارت میں بھٹکتے ہوئے چھوڑ دیتے ہیں ف۱۰
۱۱	؍؍	؍؍	۵۔ فَانْتَظِرُوْٓا ۚ اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ	۵۔ تو انتظار کرتے رہو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں ف۱۱
؍؍	؍؍	۱۰	۶۔ فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝	۶۔ تو کیا یہ کافر بھی ویسے ہی عذابوں کے انتظار کر رہے ہیں جیسے ان سے پہلے لوگوں پر عذاب ہو چکے ہیں (اے پیغمبر) کہدے تو انتظار کرتے رہو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں ف۱۲
۱۲	ھود	۱۰	۹۔ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ۙ وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝	۹۔ اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان سے کہدے تم اپنی جگہ جو کرتے ہو کرے جاو ف۱۳ ہم بھی ف۱۴ کر رہے ہیں اور تم بھی ف۱۵ راہ دیکھتے رہو ہم بھی راہ دیکھ رہے ہیں ف۱۶
۱۴	النحل	۴	۱۰۔ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝	۱۰۔ یہ (کافر) کیا اسکی راہ دیکھتے ہیں کہ فرشتے انکے پاس (جان نکالنے کو) آموجود ہوں یا تیرے مالک کا عذاب (یا قیامت) آن پہونچے ان سے پہلے جو لوگ گذر چکے انہوں نے بھی ایسا ہی کیا ف۱۷ اور اللہ تعالیٰ نے ان پر (عذاب بھیجکر) ظلم نہیں کیا وہ اپنے پر آپ ظلم کرتے

ف۱ قیامت ہی میں ہمارا تمہارا فیصلہ ہو جائیگا ۱۲ ف۲ یعنے جو اس کتاب میں وعدہ ہے عذاب ثواب قیامت کا اس کے آنے کا ۱۲ ف۳ یعنے کاش کوئی ہمارے سفارشی ہوتے ۱۲ ف۴ اتنا ہی ہو کہ ہم الخ ف۵ جلد دنیا میں ہم الخ ۱۲ ف۶ یعنے شرک کی باتیں وہ سمجھتے تھے کہ یہ لوگ خدا کے پاس ہم کو بچا لیں گے اب انکا پتہ بھی نہ رہا سفارش تو کجا ۱۲ ف۷ لیکن ہم برائی کی دعا جلدی نہیں قبول کرتے ۱۲ ف۸ اللہ کا غضب اترے اور فوراً ہلاک ہو جاویں مطلب یہ ہے کہ اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے وہ جو اپنے یا دوسرے کی بھلائی کے لیے دعا کرتے ہیں تو اسکو تو قبول کر لیتا ہے لیکن غصے یا رنج کی حالت میں خود اپنے کو یا دوسرے کو جو کوستے ہیں تو اسکو قبول نہیں کرتا ۱۲ ف۹ وہ حشر نشر کے قائل نہیں ہیں ۱۲ ف۱۰ حدیث میں ہے کہ اپنی جان اور مال اور اولاد پر بددعا نہ کرو شاید وہ ایسا وقت ہو جس وقت دعا قبول ہو جاتی ہے ۱۲ ف۱۱ شاید اللہ تم کو کوئی نشانی اتار کر ہمارا تمہارا فیصلہ کردے ۱۲ ف۱۲ ہم تو جب کسی قوم کو ہلاک کرتے ہیں تو اس پر عذاب اتارتے ہیں ۱۲ ف۱۳ عنقریب تمکو سزا ہوگی ف۱۴ اپنی جگہ جو کر رہے ہیں وہ ۱۲ ف۱۵ خدا کے حکم کی ۱۲ ف۱۶ یا تم جو ہم پر آفت آنے کے منتظر ہو اسکا انتظار کرتے رہو ہم اسکے منتظر ہیں کہ اگلے کافروں کی طرح تم پر بھی خدا تعالیٰ کا عذاب اترے یا تم ہمارے انجام کی راہ دیکھتے رہو ہم تمہارا انجام دیکھ رہے ہیں ۱۲ ف۱۷ اللہ کے پیغمبروں کو جھٹلایا اور عذاب کے منتظر رہے

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝	تھے ف آخر جیسے بری کام کرتے تھے انہی کی برائیاں ان پر پڑیں (یعنی ان کا بدلہ ملا) اور جس (عذاب) پر ٹھٹھا مارتے تھے اسی نے انکو آگھیرا
۱۶	مریم ۱۹	۵	۱۱ قُلْ مَن كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَٰنُ مَدًّا ۚ	۱۱ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہدے جو گمراہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکو ڈھیلا چھوڑ دیتا ہے خوب ڈھیلا ف
״	طٰہٰ ۲۰	۸	۱۲ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ أَصْحَابُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدَىٰ ۝	۱۲ (اے پیغمبر ان سے) کہدے سب (اپنی اپنی جگہ) منتظر ہیں ف تم بھی انتظار کرتے رہو آگے چلکر (یا عنقریب) تم جان لوگے کہ سیدھے رستے والے کون لوگ ہیں اور راہ پانے والے کون لوگ ہیں ف
۱۸	المؤمنون ۲۳	۴	۱۳ أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُم بِهِ مِن مَّالٍ وَبَنِينَ ۝ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ ۚ بَل لَّا يَشْعُرُونَ ۝	۱۳ کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم جو ان کی مال اور اولاد سے مدد کرتے ہیں تو انکو بھلائی پہونچانے میں جلدی کرتے ہیں ہرگز نہیں ان لوگوں کو (ہمارا اصل مطلب) معلوم نہیں ف
۲۱	السجدۃ ۳۲	۳	۱۴ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانتَظِرْ إِنَّهُم مُّنتَظِرُونَ ۝	۱۴ تو (اے پیغمبر) ان کافروں کا کچھ خیال نہ کر ف اور راہ دیکھتا رہ (اللہ کی مدد کا منتظر رہ) وہ بھی راہ دیکھ رہے ہیں ف
۲۲	فاطر ۳۵	۵	۱۵ فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ ۚ فَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۖ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا ۝	۱۵ پھر اب وہ اسی اللہ کے برتاؤ کے منتظر ہیں جو اگلے کافروں کے ساتھ ہوتا رہا (عذاب اترا) تو ف اللہ تعالیٰ کا برتاؤ (اس کا طریقہ قاعدہ) تو ہرگز بدلتا ہوا نہ پائیگا اور تو ہرگز اللہ کا برتاؤ ٹلتا ہوا نہ پائے گا ف
۲۲	یٰس ۳۶	۳	۱۶ مَا يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ۝ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ۝	۱۶ یہ لوگ یہی انتظار کر رہے ہیں کہ وہ آپس میں جھگڑ رہے ہوں اور ایک چنگھاڑ (صور کی آواز) انکو ایکدم سے آدبوچے ف پھر تو وہ (کچھ) وصیت کر سکینگے اور نہ اپنے گھر والوں تک لوٹکر جا سکیں گے ف
״	صٓ ۳۸	۲	۱۷ وَمَا يَنظُرُ هَٰؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مَّا لَهَا مِن فَوَاقٍ ۝	۱۷ اور یہ (مکہ کے) کافر (صور کی) ایک چنگھاڑ کے منتظر ہیں جو (شروع ہونے کے بعد پھر) بیچ میں دم نہ لیگی ف
۲۵	الزخرف ۴۳	۶	۱۸ هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝	۱۸ کیا یہ لوگ اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ایک ہی ایکا قیامت ان پر آن پہونچے اور ان کو خبر نہ ہو
״	الدخان ۴۴	۳	۱۹ فَارْتَقِبْ إِنَّهُم مُّرْتَقِبُونَ ۝	۱۹ تو راہ دیکھتا رہ وہ بھی راہ دیکھ رہے ہیں ف
۲۶	محمد ۴۷	۲	۲۰ فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم	۲۰ تو (اے پیغمبر) یہ (مکہ کے) کافر کس بات کے منتظر ہیں بس

ف اپنے منہ سے خود کہتے ہم پر عذاب کیوں نہیں آتا ایسے برے کام کرتے جنکی سزا عذاب ہو ۱۲ ف اسکی عمر بھی بڑھاتا ہے پیسہ بھی خوب دیتا ہے تاکہ خدا سے بالکل غافل ہو جائے ۱۲ ف کہ زمانہ کی گردش کس پر پڑتی ہے اور کون تباہ ہوتا ہے ۱۲ ف ہم کہ تم مرتے ہی سب کھل جائیگا ۱۲ ف ہم انکو مال اور اولاد جو کثرت سے دیے جاتے ہیں اس سے یہ غرض ہے کہ اور زیادہ یہ بھولے جائیں ہماری یاد سے غافل ہو جائیں پھر ایک ہی ایکا ان کو سخت پکڑ لیں ۱۲ ف ان کی باتوں کی پرواہ نہ کر ۱۲ ف یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۱۲ ف اے پیغمبر ۱۲ ف جیسے یہ کسی طرح نہ مانیں گے تو اگلے کافروں کی طرح ان پر بھی عذاب اتریگا ۱۲ ف آپس میں جھگڑ رہے ہوں یعنی دنیا کے جھگڑوں میں مصروف ہوں مول تول خرید فروخت میں ۱۲ ف جہاں آواز سنیں گے وہیں مر کر رہ جائیں گے ۱۲ ف جب تک اسکو فنا نہ کرے گی لفظی ترجمہ تو یوں ہے اتنا بھی نہ ٹھیریگی جتنا دودھ دوہنے والا دوبارہ نچوڑنے میں بیچ میں ٹھیرتا ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ یہ چنگھاڑ اپنے مقرری وقت سے اتنی ہی آگے یا پیچھے نہ ہو گی ۱۲ ف یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کا منتظر رہ وہ بھی انتظار کر رہے ہیں جو اسکو منظور ہوگا وہ پردہ غیب سے ظاہر ہوگا کہتے ہیں یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۷	الطّور	۲	بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا ۚ فَأَنَّىٰ لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ ۞ قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُتَرَبِّصِينَ ۞	سیکار ستہ دیکھ رہے ہیں کہ ایک ہی ایکا قیامت ان رکے سر) پر آن کھڑی ہو تو قیامت کی بھی نشانیاں آچکی ہیں پھر جب قیامت خود ہی آن پڑیگی اسوقت سمجھنا انکو کیا سود مند ہوگا کہہ دے اچھا انتظار کرتے رہو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں ف
			قَتْلُ الْأَوْلَادِ ۹۰	**باب ۹۰ اولاد کو قتل کرنے کا بیان**
۸	الأنعام	۱۲	۱ وَكَذَٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ ۖ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ۞	۱ اور ف اسی طرح بہت مشرکوں کو انکے شریکوں نے ف اپنی اولاد کا مارنا اچھا بتایا ہے ف ان کو تباہ کرنے کے لیے اور ان کے دین میں میل کرنے کے لیے ف ف اور اگر اللہ چاہتا تو یہ مشرک اس کام ف کو نہ کرتے ف تو (اے پیغمبر) انکو اور انکے بہتانوں کو (اپنے حال پر) چھوڑ دے ف
″	″	″	۲ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ ۚ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ۞	۲ بیشک جن لوگوں نے خدا پر جھوٹ باندھکر جہالت کرکے نادانی سے اپنی اولاد کو مار ڈالا ف اور اللہ تعالیٰ نے جو رزق (روزی) انکو دیا اس کو حرام ٹھیرایا ف ۱۳ وہ گھاٹے میں پڑ گئے گمراہ ہوئے اور راہ پر نہیں آسکے
″	″	۱۹	۳ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُم مِّنْ إِمْلَاقٍ ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ ۖ	۳ اور اپنی اولاد کو محتاجی کے ڈر سے مار نہ ڈالو ف ۱۴ ہم (ہی) تم کو روزی دیتے ہیں اور انکو (بھی) دیں گے۔
			النَّجْوَىٰ ۹۱	**باب ۹۱ کانا پھوسی اور سرگوشی کا بیان**
۵	النساء	۱۷	۱ لَّا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ۚ	۱ اکثر ان کے صلاح اور مشورے میں بھلائی نہیں ہوتی ف مگر وہ صلاح جو خیرات دینے یا اچھے کام کرنے یا لوگوں میں ملاپ کرنے کے لیے کیجاوے وہ بے شک اچھی ہے ف ۱۶
۲۸	المجادلة	۲	۲ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوَىٰ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ	(۲) اے پیغمبر کیا تو نے ان لوگوں پر نظر نہیں ڈالی جنکو کانا پھوسی کرنے سے منع کیا گیا تھا ف ۱ لیکن جس کام سے منع کیا گیا تھا پھر

ف اور جب نشانیاں آچکیں تو قیامت کے آنے میں کیا شبہ باقی رہا سب سے بڑھ کر قیامت کی نشانی آنحضرت صلعم کا ظہور تھا وہ ہوچکا چاند پھٹ چکا دھواں آچکا بعضوں نے کہا نشانیوں سے مال کی کثرت اور سوداگری کی کثرت اور جھوٹی گواہی اور ناطہ توڑنا اور اچھے لوگوں کا کم ہونا اور برے لوگوں کا زیادہ ہونا مراد ہے ۱۲ ف اس وقت کا سمجھنا بے فائدہ ۱۲ ف تم میرے مرنے کے منتظر رہو میں تمہاری ہلاکت کا انتظار کر رہا ہوں دیکھو اللہ تعالیٰ کا عذاب کس پر اترتا ہے ۱۲ ف یعنی مشرک یہ برا کام کرتے ہیں ۱۲ ف جو بتوں کے پجاری ہیں یا دوست ہیں یا شیطانوں نے ۱۲ ف وہ بیٹیوں کو زندہ گاڑ دیتے یا یوں منت کرتے کہ اگر مجھ کو اتنے بیٹے پیدا ہوں تو ایک بیٹے کو فلاں بت کے نام پر کاٹوں گا ۱۲ ف یعنے جو باتیں دین میں نہیں تھیں ان کو دین میں شریک کرنے کو شبہ ڈالنے کے لیئے ۱۲ ف کیونکہ عرب کے لوگ پہلے حضرت ابراہیم کے طریق پر تھے لیکن شیطان نے بت پرستی اور اولاد کا مارنا اور بہت سی بری باتیں انکے دین میں شریک کرادیں اور ان کو تباہ کیا ۱۲ ف ۹ اولاد کے مار ڈالنے کھیت اور جانوروں میں حصہ لگانے ۱۲ ف یا اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو مشرکوں کے شریک ان کاموں کو ان کی نظر میں اچھا نہ کرسکتے ۱۲ ف ۱ وہ تیرا کچھ بگاڑ نہ کرسکیں گے عنقریب اللہ تعالیٰ ان کو سزا دیگا ۱۲ ف بیٹیوں کو یہ خیال کرکے کہ انکو کھلانا پلانا پڑے گا ان کی شادی بیاہ کرنا ہوگا ۱۲ ف جیسے مشرک بحیرہ اور سائبہ اور حام جانوروں کو حرام کہتے تھے ۱۲ ف ۱۴ جیسے جاہلیت کے زمانہ میں مشرک لوگ کرتے اور ہندوستان میں بھی بعضے کافر ایسا کرتے تھے بعضے صرف بیٹیوں کو مار ڈالتے اور کمتر ان کو پالکر کیا حاصل نری کمانے کے واسطے میں کمانے کو نہیں ۱۲ ف ۱۵ جب کوئی صلاح کرتے ہیں بری ہی بات کے لیے کرتے ہیں ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۡ وَاِذَا جَآءُوْكَ
حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ
فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا
نَقُوْلُ ۭ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ
فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ
وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ اِنَّمَا النَّجْوٰى
مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَلَيْسَ بِضَاۗرِّهِمْ شَـيْـــًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ
وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝
۲۸ | المجادلة ۵۸ | ۲ | يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ
الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ
صَدَقَةً ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ فَاِنْ
لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ
يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۭ
فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ
فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ وَاللّٰهُ
خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

وہی کرتے ہیں اور کانا پہوسی بہی کرتے ہیں تو گناہ اور ظلم اور پیغمبر
کی نافرمانی کے لیے اور جب تیرے پاس آتے ہیں تو (زبان دبا کر)
اس طرح سے سلام کرتے ہیں جس طرح اللہ نے تجھ پر سلام نہیں بہیجا
ف۱ اور اپنے دل میں کیا کہتے ہیں (اگر یہ سچے پیغمبر ہیں) تو اللہ ہماری
بات پر (سلام کہنے پر) ہم کو سزا کیوں نہیں دیتا ان کی (سزا کے
لیے) دوزخ بس کرتی ہے اسی میں گہسیں گے وہ برا ٹہکانا ف۲ ہے
مسلمانو تم کانا پہوسی کرو تو گناہ کی بات اور ظلم اور پیغمبر کی
نافرمانی کے لیے کانا پہوسی نہ کرو ہاں (اگر ضرورت ہو) تو نیک کام
کرنے یا بری بات سے بچنے کے لیے کانا پہوسی کرو اور اللہ تعالی
سے ڈرتے رہو جس کے پاس اکٹہا ہو کر تم کو جانا ہے ف۳ یہ کانا
پہوسی ف۴ شیطان کا کام ہے اس سے یہ مطلب ہے کہ مسلمان رنجیدہ
ہوں اپنے بھائیوں کے مارے جانے کی خبر سنکر رنجیدہ ہوں حالانکہ اس کانا پہوسی سے مسلمانوں کو کوئی نقصان
نہیں پہونچ سکتا جب تک خدا کا حکم نہ ہو اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بہروسا رکہنا چاہیے ف۵
مسلمانو جب تم پیغمبر کے کان میں کوئی بات کہنا چاہو تو کان میں
بات کرنے سے پہلے کچہ خیرات سامنے دہر لیا کرو یہ تمہارے حق میں
بہتر ہے اور اس سے دل صاف رہیں گے پہر اگر تم کو خیرات کا مقدور
نہ ہو تو اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے ف۶ (مسلمانو) کیا تم اس
حکم سے کہ پیغمبر کے کان میں کوئی بات کہنے سے پہلے خیرات
دہر لیا کرو ڈر گئے ف۷ تو خیر جب تم ایسا نہ کر سکے اور اللہ تعالی
نے تمہارا قصور معاف کر دیا تو (اتنا تو ضرور کرو کہ) نماز کو درستی
کے ساتہ ادا کرتے رہو اور زکوۃ دیتے رہو اور اللہ تعالے اور
اس کے رسول کا حکم مانتے رہو اور اللہ تعالی کو تمہارے (سب)
کاموں کی خبر ہے

ف۱ یہ مردود منافق اور یہودی کیا کرتے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے تو کہتے السام علیک سام کے معنی موت کے یعنی تم مرو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بہی انکے جواب میں صرف یوں فرماتے علیکم یعنی تم ہی مرو صحیحین میں ہے کہ ایک یہودی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب کو یوں ہی کہا السام علیکم آپ نے فرمایا جب کوئی اہل کتاب میں سے تم کو سلام کرے تو جواب میں صرف علیک کہو یا علیک ماقلت ۔ ف۲ اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے دل کی بات تبلادی اس سے زیادہ اور سچائی کی کیا نشانی ہوگی انکا یہ خیال کہ ہم پر فورًا عذاب کیوں نہیں اترتا ایک بیوقوفی کا خیال ہے اللہ نے ہر ایک کے عذاب کے لیے ایک وقت مقرر کر رکہا ہے حضرت موسیٰ نے فرعون کے لیے بددعا کی جسکا اثر چالیس برس کے بعد ظاہر ہوا بعضوں کے لیے اللہ تعالے نے دوزخ ہی کا عذاب کافی سمجہا ہے جیسے اس آیت میں ارشاد ہوا ۔ ف۳ کہتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب کوئی لشکر بہیجتے تو منافق کیا کرتے مسلمانوں کو رنج دینے کے لیے چپکے چپکے یوں کانا پہوسیاں کیا کرتے افسوس یہ لشکر والے سب مارڈالے گئے اس وقت اللہ تعالے نے یہ آیت اتاری صحیح حدیث میں ہے جب تم تین آدمی کہیں ہو تو دو ملکر کانا پہوسی نہ کریں کیونکہ اس میں تیسرے آدمی کو وہم پیدا ہوگا ۔ ف۴ جو گناہ اور ظلم اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ستانے کے لیے کی جاتی ہے ۔ ف۵ اسکی حفاظت بس کرتی ہے انکی جہوٹی خبریں اڑانے سے کیا ہوتا ہے ۔ ف۶ ایسے محتاج شخص پر خیرات نکالنا فرض نہیں ہے اور بے خیرات نکالے وہ پیغمبر کے کان میں کچہ کہہ سکتا ہے ہوا یہ کہ مالدار لوگوں نے آنحضرت سے بہت سرگوشیاں شروع کیں اور آپ پر یہ شاق گذرا تو اللہ تعالے نے ہر سرگوشی سے پہلے کچہ خیرات نکالنے کا حکم دیا لوگوں نے آپ ہی آپ سرگوشیاں کم کردیں مطلب حاصل ہوگیا ۔ دل صاف رہیں گے ہر کا یہ مطلب ہو کہ جب کوئی خیرات دیکر آنحضرت سے سرگوشی کرے گا تو دوسرے مسلمانوں کو وہم نہ پیدا ہوگا کہ وہ ان کی شکایت کرتا ہے کیونکہ ایسی فضول باتوں کے لیے کوئی اپنا روپیہ صرف کرنا نہیں چاہتا بلکہ کوئی دینی یا دنیاوی ضرورت ہوگی جس کے لیے سرگوشی کرنے میں قباحت نہیں ۔ ف۷ کہ ہمارا سارا مال اسی میں خرچ ہو جائے گا ۔

پارہ	سورۃ	رکوع	اِتِّبَاعُ الظَّنِّ ۹۲	باب ۹۲ گمان کا بیان
۸	الانعام	۱۴	۱ وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝	۱ اور (اے پیغمبر) اگر تو ان لوگوں کے کہنے پر چلے جو دنیا میں (یا مکہ میں) زیادہ ہیں تو وہ تجھ کو خدا کی راہ سے بہکا دیں گے ف۱ یہ لوگ صرف اپنے خیال پر چلتے ہیں اور کچھ نہیں بس اٹکلیں دوڑاتے ہیں ف۲
۸	؍؍	۱۸	۲ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ۝	۲ (اے پیغمبر) کہدے تمہارے پاس کوئی دلیل بھی ہے ف۳ تو ہمارے دکھانے کے لیے اس کو نکالو (پیش کرو) کچھ نہیں تم نرے گمان پر چلتے ہو اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہو ف۴
۱۱	یونس	۴	۳ وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝	۳ اور ان (مشرکوں) میں اکثر نرے گمان (اٹکل) پر چلتے ہیں ف۵ تو گمان کہیں یقین کا کام دے سکتا ہے ف۶ بیشک اللہ جانتا ہے جو وہ کر رہے ہیں ف۷
۱۱	؍؍	۷	۴ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝	۴ اور جن لوگوں کی یہ (مشرک) پیروی کرتے ہیں کہ اللہ کے سوا ان کو پکارتے ہیں وہ شریک نہیں ہیں ف۸ یہ شرک اور کچھ نہیں صرف گمان ف۹ کی پیروی کرتے ہیں اور کچھ نہیں مگر خیال دوڑاتے ہیں ف۱۰ ف
۲۶	الحجرات	۱	۵ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ	۵ مسلمانو (اپنے بھائی مسلمان کے ساتھ) بہت گمان کرنے سے بچے رہو کیونکہ بعض گمان گناہ ہے ف۱۱
۲۶	الذاریت	۱	۶ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝	۶ اٹکل کے تکے چلانے والے (کافر) تباہ ہوں (ملعون) جو غفلت میں (خدا کو) بھولے ہوئے ہیں ف۱۲
۲۷	النجم	۱	۷ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ	۷ یہ کافر بس گمان (اٹکل) پر چلتے ہیں اور جو ان کے دل میں آتا ہے وہ کرتے ہیں۔
۲۷	؍؍	۲	۸ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ۝	۸ وہ اور کچھ نہیں صرف اٹکل (گمان) پر چلتے ہیں اور گمان وہاں کچھ کام نہیں آتا جہاں پر یقین چاہیے ف۱۳
			اِيْفَاءُ الْكَيْلِ وَالْوَزْنِ ۹۳	باب ۹۳ ماپ تول پورا کرنے کا بیان

ف۱ اور گمراہی کیطرف لیجائیں گے معلوم ہوا کہ حق پر چلنے والے ہر زمانہ میں تھوڑے ہوتے ہیں اور اکثر افراد گمراہ بہت ۔ ف۲ نہ وہ عقل سلیم سے کام لیتے ہیں نہ خدا کے احکام کو ماتحت ہر جھول میں اگر یہ اسکو کرنے کا اکثر زمانہ والوں کا یہی قاعدہ ہے ہوا یہ تھا کہ کافروں نے آنحضرت صلعم سے بحث کی کہ تم مردار جانوروں کو کیوں حرام جانتے ہو وہ تو اللہ تعالیٰ کا مارا ہوا ہے اور جسکو تم مارتے ہو اپنے ذبح کرتے ہو اسکو حلال جانتے ہو اللہ تعالیٰ کا مارا نہیں کھاتے اپنا مارا ہوا کھاتے ہو اس وقت یہ آیت اور اس کے بعد کی آیتیں اتریں ۔ ف۳ اس کی کہ اللہ تعالیٰ ان کاموں سے راضی ہے اگر ہے تو الخ ۔ ف۴ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے تم کوئی دلیل پیش نہیں کر سکتے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تم نرا جھوٹ باندھتے ہو مطلب یہ ہے کہ اللہ کا ارادہ و مشیت اور بات ہے اور رضامندی دوسری بات ہے اللہ نہ مشرکوں سے راضی ہے نہ شرک سے راضی ہے یہ صحیح ہے کہ اگر اسکی مشیت ہوتی تو دنیا میں شرک اور کفر کا وجود ہی نہ رہتا مگر تمہارے لیے کچھ مفید نہیں ہے کیونکہ تم کو اس نے اپنی مشیت کا علم نہیں دیا تم کو ظاہر میں اختیار دیکر اچھی اور بری دو راہیں سوجھا دیں اور پیغمبروں کو بھیجکر یہ بتلا دیا کہ میں ان باتوں سے راضی ہوں اور ان باتوں سے ناراض ہوں اب اگر تم ایمان لاؤ اور اچھی راہ اختیار کی تو سمجھ لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہماری بھلائی کے لیے تھی اور اگر کفر اختیار کیا اور پیغمبروں کی نافرمانی کی تو یہ سمجھنا چاہیے کہ اسکی مشیت یہی تھی کہ ہم کو تکلیف ہو اور سخت عذاب میں پڑیں بہرحال ہوگا وہی جو وہ چاہے گا ۔ ف۵ ان کو دلیل سے غرض نہیں جو خیال میں آیا اس پر چلنے لگے ۔ ف۶ اور دین میں یقین کی ضرورت ہے آیا گمان کہیں اللہ کے عذاب کو روک سکتا ہے ۔ ف۷ نادانی اور حماقت کی باتیں ۔ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۸	الانعام	۱۹	وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ	اور ماپ اور تول کو انصاف سے پورا کرو
۳۰	التطفیف	۱	۲ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ	۲ ان لوگوں کی خرابی ہوگی جو ماپ تول ہیں کمی کرتے ہیں جب وہ لوگوں سے ماپ کرلیں تو پورا لیتے ہیں اور جب ان کو ماپ یا تول کردیں تو کم دیتے ہیں ف کیا ان لوگوں کو یقین نہیں کہ وہ مرکر پھر ایک بڑے (ہولناک) دن کے لیے اٹھائے جائیں گے جس دن لوگ ساری جہان کے مالک کے سامنے (اپنے اعمال کا حساب دینے کو) کھڑے ہوں گے ف
			تَضْعِيْفُ الْحَسَنَاتِ وَجَزَآءُ السَّيِّئَاتِ ۹۴	**باب ۹۴ نیکیوں کا دوچند سہ چند ثواب ملنا اور برائی کا بدلہ برابر برابر**
۳	البقرۃ	۳۶	۱ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ	۱ ان کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیاں نکلیں ہر بالی میں سو دانے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اس سے دونا دیتا ہے (یا اس سے زیادہ)
۸	الانعام	۲۰	۲ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ	۲ جو شخص (قیامت کے دن) ایک نیکی لیکر آئے گا اسکو دس ویسی ہی نیکیوں کا ثواب ملیگا ف اور جو کوئی ایک برائی لائیگا اس کو اتنی ہی (ایک ہی برائی کی) سزا ملیگی ف اور ان پر ظلم نہ ہوگا
۲۲	السبا	۵	فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا	۳ تو ایسے لوگوں کو انکے کاموں کا دوہرا ثواب ملیگا
۲۵	الشوریٰ	۳	۴ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ	۴ اور جو کوئی نیکی کمائے تو ہم اسکی خوبی اور بڑھا دینگے ف بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا قدر کرنے والا ہے
۲۷	الحدید	۲	۵ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ	(لوگو تم میں سے) کون ایسا ہے جو اللہ کو قرض دے اچھا قرضہ ف پھر اللہ اسکا دونا اس کو دیگا اور (اس کے علاوہ) اسکو بہتر نیگ ملیگا ف
"	"	"	اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ	بے شک جو مرد خیرات کرتے ہیں اور جو عورتیں خیرات کرتی ہیں اور جو لوگ

ف کہتے ہیں مدینہ میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو وہاں ایک شخص تھا ابو جہینہ وہ دو طرح کے ماپ رکھتا تھا ایک سے تو مال لیا کرتا اور دوسرے سے دیا کرتا اس وقت یہ آیت اتری حدیث میں ہے جو لوگ عہد شکنی کریں گے اللہ تعالیٰ ان پر دشمن کو غالب کردے گا اور جو لوگ ماپ تول میں فرق کریں گے ان پر قحط آئیگا پیداوار نہ ہوگی ف اور کانوں تک پسینہ میں ڈوبے ہوں گے جیسے حدیث میں ہے ایک روایت میں ہے لوگو اس دن تمہارا کیا حال ہوگا ہے جب اللہ تعالیٰ تم کو اس طرح سے اکٹھا کرے گا جیسے تیر ترکش میں اکٹھا کیے جاتے ہیں پچاس ہزار برس تک تمہاری طرف دیکھے گا بھی نہیں ایک روایت میں ہے مومن پر یہ دن ایسے آسانی سے گذر جائیگا جیسے شام کے وقت سے جب سورج ڈوبے کو ہوتا ہے غروب تک ابن مسعود رضی نے کہا چالیس برس لوگ کھڑے رہیں گے ایک روایت میں ہے ہزار برس تک انکو کوئی حکم نہیں ملیگا ابن عمر رضی نے یہ سورت پڑھی تو آواز سے رو دیے ہوف اور ابن مسعود نے کہا نیکی سے مراد لا الہ الا اللہ کہنا ہے حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت اتری تو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا لا الہ الا اللہ کہنا بھی نیکی ہے آپ نے فرمایا ہاں سب نیکیوں سے افضل ہے ۱۲ ف بشرطیکہ دنیا میں توبہ نہ کرلی ہو اگر توبہ کرلے یا اس کی نیکیاں برائیوں پر زیادہ ہوں یا اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے تو یہ بھی سزا نہ ہوگی ۱۲ ف دوگنا تگنا سات سو گنا تک ثواب دیں گے ۱۲ ف خوشی کے ساتھ خالص اسی کی رضا مندی کے لیے یعنے قرض حسنہ کہتے ہیں قرض حسنہ کے لیے دس باتیں ضرور ہیں ایک یہ کہ حلال مال میں سے دے دوسرا عمدہ اور بہتر مال دے تیسرے یہ کہ اپنے تئیں مال کی احتیاج ہو چوتھے یہ کہ اپنے سے زیادہ جسکو احتیاج ہو اسکو مقدم رکھے پانچویں جہاں تک ہو سکے چھپا کردے چھٹے احسان نہ جتلائے ساتویں خاص اللہ کے لیے دے نہ دکھانے کے لیے نہ نام کے لیے آٹھویں اپنے دیے ہوئے کو حقیر جانے نویں وہ مال دے جو سب سے زیادہ اسکو محبوب ہو دسویں فقیر کو اپنے سے درجہ میں کم نہ سمجھے ۱۲ ف دونے سے مراد دس گنا ہے سات سو گنے تک کہتے ہیں اللہ کی راہ میں بشرطیکہ خالص نیت سے دے تو دنیا ہی میں دونا عوض مال ملتا ہے اور آخرت میں ثواب اور جنت مزید براں حدیث میں ہے کہ کسی بندے کا مال صدقہ دینے سے کم نہیں ہوتا ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۸	التغابن ۶۴	۲	اَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ۝ ۲ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ؕ	اللہ تعالی کو اچھا قرضہ دیتے ہیں ان کو دونا ثواب ملے گا اور (اس کے علاوہ) ان کو اچھا نیگ دیا جائے گا (بہشت) ۲ اگر تم (اے مسلمانو) اللہ کو اچھا قرضہ دو گے ف تو اللہ تم کو دونا (بلکہ سات سو گنا تک) دیگا اور تمہارے گناہ بخش دیگا
			خِلْقَةُ الْاِنْسَانِ وَطَبْعُهٗ	**باب ۹۵ انسان کی فطرت اور طبیعت اور اسکی پیدائش کا بیان**
۵	النساء ۴	۵	وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا ۝	اور آدمی پیدائش سے کمزور بنا ہے ف
۱۱	یونس ۱۰	۲	۲ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآىِٕمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ یَدْعُنَاۤ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ كَذٰلِكَ زُیِّنَ لِلْمُسْرِفِیْنَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝	۲ اور جب آدمی کو کسی قسم کی تکلیف پہونچتی ہے تو پڑا یا بیٹھا یا کھڑا (ہر حال میں) ہم کو پکارتا ہے پھر جب ہم اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو وہی چال چلتا ہے جیسے کسی تکلیف میں جو اسکو پہونچی تھی ہمکو اس نے پکارا ہی نہ تھا ف ایسے ہی حد سے بڑھ جانے والوں کو انکے کام بھلے معلوم ہوتے ہیں ف
"	"	"	۳ وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّاۤ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ فِیْمَا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ۝	۳ اور (شروع میں) لوگ ایک ہی راہ پر تھے ف پھر جدا جدا (مذہب) ہو گئے اور اگر اللہ تعالی کی ایک بات آگے نہ ہو چکی ہوتی ف تو جن جن باتوں میں یہ اختلاف کرتے ہیں ان کا فیصلہ (کب کا) ہو گیا ہوتا ف
"	"	۳	۴ وَاِذَاۤ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِیْۤ اٰیَاتِنَا ؕ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ؕ اِنَّ رُسُلَنَا یَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ۝	۴ اور جب لوگوں کو تکلیف لگ جاتی ہے اس کے بعد ہم ان کو اپنی مہربانی (کا مزہ) چکھاتے ہیں ف تو ہماری آیتوں میں چالبازی کرنے لگتے ہیں ف (اے پیغمبر) کہدے اللہ کی چال بہت تیز ہے اور ہمارے فرشتے تمہاری چالیں سب لکھتے جاتے ہیں ف
۱۲	هود ۱۱	۲	۵ وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَیَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ۝ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ	۵ اور اگر ہم آدمی کو اپنی مہربانی (کا مزہ) چکھا کر پھر اسکو چھین لیتے ہیں تو وہ نا امید ناشکرا بنجاتا ہے ف اور اگر ہم اسکو اس تکلیف کے بعد جو اس پر آئی تھی پھر آرام (کا مزہ) چکھائیں تو کہنے لگتا

ف خوشدلی سے اسکی راہ میں خرچ کرو گے۔ ف وہ سخت احکام کا تحمل نہیں کر سکتا اپنی خواہش کو بالکل دور نہیں کر سکتا اس لیے اللہ تعالی نے اپنے فضل و کرم سے ہر حکم لمبی باتیں رکھی اور شریعت کو ایسا بیچ بیچ کا رستہ کر دیا کہ نہ دنیا کا عیش بالکل مٹ جاوے نہ آدمی بالکل عیش میں غرق ہو کر خدا سے غافل ہو جاوے۔ ف آدمی میں جیسے یہ خود غرضی ہے ویسے شیطان نے ان کو بہکا دیا ہے انکے برے کاموں کو انکی نظر میں اچھا کر دکھاتا ہے ابو الدرداء نے کہا خوشی اور چین کے وقت اللہ کو یاد کر وہ سختی اور تکلیف میں بھی تیری دعا قبول کرے گا۔ ف حضرت آدم کے زمانہ سے لیکر نوح کے زمانہ کے قریب تک سب موحد تھے۔ ف کہ قیامت ہی کے دن ہر ایک کو اس کے کیے کا بدلہ ملیگا۔ ف نا حق کہنے والوں پر فورا عذاب اترتا اور سب ہلاک ہو جاتے۔ ف آرام اور رحمت دیتے ہیں۔ ف جھٹلاتے ہیں طعنے مارتے ہیں۔ ف مطلب یہ ہے کہ اللہ اپنے بندوں کا امتحان لینے کے لیے ایک آفت جیسے قحط یا بیماری بھیجتا ہے اس وقت گڑگڑاتے ہیں عاجزی کرتے ہیں تو وہ آفت جا کر نعمت آتی ہے مثلا ارزانی آب و ہوا کی صحت جنکی قسمت میں ایمان نہیں ہے وہ اس نعمت کو زمانہ کی گردش کا معمولی اثر سمجھتے ہیں اور کسیطرح بھی اللہ کیطرف رجوع نہیں ہوتے بلکہ اور زیادہ شرارت پر مستعد ہوتے ہیں اللہ کی آیتوں کو جھٹلانے میں دینداروں سے ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں چالیں چلتے ہیں اللہ نے فرمایا کہ انکی چال کچھ کام نہیں آنے کی اللہ کی چال بہت تیز ہے۔ ف آدمی سے مراد ہر ایک آدمی ہے مومن ہو یا کافر بعضوں نے کہا کافر مراد ہے مطلب یہ ہے کہ آدمی کی فطرت میں ناشکری ہے ذری سی مصیبت جب آتی ہے تو اسکو اگلی نعمتوں کو بالکل بھول جاتا ہے۔

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ۭ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝	ہے اب سب دلدر مجھ سے دور ہوئے ف اور پھول کر مست بن جاتا ہے ف مگر ف جو صابر ہیں اور نیک کام کرتے ہیں ف ان ہی لوگوں کے واسطے بخشش اور بڑا اجر ہے
۱۳	ابراھیم ۱۴	۵	۷ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۝	۷ بے شک آدمی بڑا بے وفا ف بڑا ناشکرا ہے ف
۱۴	الحجر ۱۵	۳	۸ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝	۸ اور ہم نے آدمی کو (یعنے حضرت آدم کو) کھنکھناتے کالے سڑے گارے سے پیدا کیا ف
〃	النحل ۱۶	۱	۹ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝	۹ اس نے آدمی کو نطفے سے پیدا کیا (اس وقت کیسا کمزور تھا) پھر طاقت آتے ہی ایکدم سے وہ کھلا جھگڑالو بن گیا ف
۱۵	بنی اسرائیل ۱۷	۲	۱۰ وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاۗءَهٗ بِالْخَيْرِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ۝	۱۰ اور آدمی (رنج اور غصہ کی حالت میں) اسی طرح بددعا کرنے لگتا ہے جسطرح بھلائی کی دعا کرتا ہے ف اور آدمی بڑا جلد باز ہے ف
〃	〃	〃	۱۱ وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰۗىِٕرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۝ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ۭ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۝	۱۱ اور ہم نے ہر آدمی کی قسمت (برا بھلا جو ہونا ہے) اس کی گردن میں لٹکا دی ہے ف اور قیامت کے دن ہم اسکو ایک کتاب نکالکر دکھائیں گے جسکو وہ کھلی ہوئی پائیگا ف اپنے (عملوں کی) کتاب پڑھ لے آج تو خود اپنا حساب لینے کے لیے آپ ہی کافی ہے ف
〃	〃	۷	۱۲ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ۝	۱۲ اور آدمی بڑا ناشکرا ہے
〃	〃	۹	۱۳ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَي الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَــــُٔوْسًا ۝	۱۳ اور جب ہم آدمی کو کوئی نعمت دیتے ہیں تو (الٹا شکر نہیں کرتا) کورا ہو جاتا ہے اور کروٹ پھیر لیتا ہے ف اور جب اس پر مصیبت آتی ہے تو نا امید بن جاتا ہے ف
〃	〃	۱۱	۱۴ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۝	۱۴ اور آدمی بخیل ہے ف
〃	الکھف ۱۸	۸	۱۵ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ۝	۱۵ مگر بات یہ ہے کہ آدمی سب سے زیادہ جھگڑالو ہے ف
۱۶	مریم ۱۹	۵	۱۶ وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ۝ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَ	۱۶ اور آدمی (جو قیامت کا انکار کرتا ہے) کہتا ہے کیا جب میں مرجاؤں گا تو پھر (دوبارہ) جلا کر (قبر سے) نکالا جاؤں گا ف اس آدمی کو اتنا شعور نہیں کہ پہلے جب وہ کچھ نہ تھا ہم نے اس کو

ف تمام مصیبتیں اور سختیاں ختم ہوگئیں ۱۲ ف اترانے لگتا ہے اللہ کا شکر نہیں کرتا کہ اس نے تکلیف دور کی اور راحت عنایت فرمائی مطلب یہ ہے کہ تکلیف کی حالت میں ناشکری اور آرام کی حالت میں غفلت اور مستی یہ انسان کا خاصہ ہے ۱۲ ف اللہ تعالیٰ کے بندے ۱۲ ف وہ ایسا نہیں کرتے جب تکلیف آتی ہے تو صبر کرتے ہیں اور اسکی رحمت اور مہربانی سے ناامید نہیں ہوتے نعمت آتی ہے تو اس کا شکر کرنے میں اسکی یاد سے غافل نہیں ہوتے ۱۲ ف اللہ تعالیٰ کی ۱۲ ف یا بڑا بے انصاف ۱۲ ف ہر آن اور ہر لحظہ اللہ تعالیٰ کے ہزاروں احسان اس پر ہو رہے ہیں اور پھر ذرا سی تکلیف میں ناشکری کرنے لگتا ہے یا اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں کی شکر گذاری کرتا ہے ظلم سے یہی مراد ہے ۱۲ ف دکن کی زبان میں گاٹے کو عسل کہتے ہیں عربی زبان میں مٹی کو تراب کہتے ہیں جب اسکو پانی میں گوندھیں تو وہ طین ہے پھر جب اس میں بو آنے لگے تو وہ حما مسنون ہے پھر جب سوکھ کر کھنکھن بولنے لگے تو وہ صلصال ہے ۱۲ ف اللہ تعالیٰ کے مقدمے میں جھگڑنے لگا کہنے لگا ان ہڈیوں کو جو بوسیدہ ہوگئی ہیں کون زندہ کر سکتا ہے اور یہ غور نہیں کیا کہ ہڈی تو پھر بہتر ہے جب وہ خود پانی کا ایک قطرہ تھا تو اتنے بڑے تن و توش کا جوان کیسے بن گیا ذرا سا بیج اتنا بڑا درخت کیونکر ہوگیا ۱۲ ف اپنے تئیں یا اپنی اولاد یا عزیزوں کو کوستا ہے ۱۲ ف اسکو انجام کا حال معلوم نہیں جو اس کے دل میں آتا ہے اپنے مالک سے مانگنے لگتا ہے پروردگار عالم کا بڑا فضل و احسان ہے کہ ہر ایک دعا اسکی فوراً قبول نہیں ہوتی بلکہ جیسے مصلحت ہوتی ہے اس طرح عمل ہوتا ہے کہتے ہیں حضرت آدمؑ کے پتلے میں جب جان پڑی تو سر میں جان پڑتے ہی وہ دیکھنے لگے اور جلدی کرنے لگے اس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا وکان الانسان عجولا ۱۲ ف جو اس کے گلے کا ہار بن گئی ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر آدمی کی پیدائش سے پہلے ہی اسکی تقدیر لکھدی ہے کہ وہ کیا کریگا اور اسکا انجام کیا ہوگا وہ نیک ہوگا یا بد ابن اثیر نے لہا آیت میں طائر سے مراد اسکی قسمت کی کتاب ہے ۱۲ باقی در صفحہ

			لَمْ يَكُ شَيْئًا	پیدا کر دیا ف
۱۷	الانبیاء ۲۱	۳	١٦ خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ سَأُرِيكُمْ آيَاتِي فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ ۝	١٦ آدمی کی پیدائش میں جلد بازی ہے ف اب میں تم کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھلاتا ہوں تو مجھ سے جلدی نہ کرو ف
"	الحج ۲۲	۹	١٧ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُورٌ ۝	١٧ بے شک آدمی بڑا ناشکرا ہے ف
۱۸	المؤمنون ۲۳	۱	١٨ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَكِينٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ	١٨ اور ہم نے آدمی کو منی سے بنایا اور (آدم کو) مٹی سے ف پھر ہم نے اس منی (یا مٹی) کو نطفہ کر کے ایک محفوظ جگہ (یعنے رحم) میں رکھا پھر ہم اسی نطفہ کو خون کی پھٹکی کر دیتے ہیں (یعنے بستہ خون) پھر پھٹکی کو گوشت کا مچہ کر دیتے ہیں پھر مچہ میں ہڈیاں پیدا کرتے ہیں پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھاتے ہیں پھر ایک دوسری صورت بنا کر اس کو نکالتے ہیں ف (کیا کہنا) بڑی برکت والا ہے اللہ جو سب سے عمدہ بنانے والا ہے ف
۱۹	الفرقان ۲۵	۳	١٩ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا	١٩ اور شیطان تو آدمی کو (وقت پر) دغا دیتا ہے ف
۲۰	الروم ۳۰	۴	٢٠ وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا ۝ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ ۝	٢٠ اور لوگوں (کا یہ حال ہے ان) کو جب ہم (اپنی) مہربانی (کا مزہ) چکھاتے ہیں تو (خوشی میں) مست ہو جاتے ہیں (خدا کو بھول جاتے ہیں) اور اگر ان کے اعمال کی سزا میں ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو اسی وقت (اسکی رحمت سے) ناامید ہو جاتے ہیں ف
"	"	"	٢١ وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُمْ مِنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ۝	٢١ اور لوگوں (کا یہ حال ہے ان) کو جب کوئی تکلیف پہونچتی ہے تو اپنے مالک کی طرف رجوع ہو کر اسکو پکارتے ہیں پھر جب وہ اپنی مہربانی (کا مزہ) انکو چکھاتا ہے تو ایک گروہ ان میں کا اسی وقت شرک کرنے لگتا ہے
"	السجدۃ ۳۲	۱	٢٢ وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ طِينٍ ۝ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ ۝ ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ	٢٢ اور آدمی کی پیدائش گارے (کیچڑ) سے شروع کی ف پھر اسکی نسل نچڑے بے حقیقت پانی سے قائم رکھی ف پھر اسکو ٹھیک کیا (یعنے بنایا سب اعضا درست کیے) اور اس میں اپنی طرف سے جان پھونکی اور تم کو (سننے کے لیے) کان دیے اور (دیکھنے کے لیے)

ف۱ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب حادث ہے ایک زمانہ وہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی چیز کا وجود نہ تھا پھر یہ سب کہاں سے آگیا آخر اسی نے پیدا کیا جو ایسا قدرت والا ہو کہ نیست کو ہست کر دے اس کو دوبارہ اٹھا کھڑا کرنا کیا مشکل ہے حکیموں نے جو دو قاعدے بیان کیے ہیں کہ کوئی ہست نیست نہیں ہو سکتا نہ کوئی نیست ہست ہو سکتا ہے دونوں انکے دل کی تراشے ہوئے ہیں اور دونوں غلط ہیں البتہ اس قدر صحیح ہے کہ بندہ ایسا نہیں کر سکتے۔ ف جو بات اسے پسند ہے چاہتا ہے ابھی ہو جائے بعضوں نے کہا آدمی سے خود آدم مراد ہیں ابھی انکے سر میں جان پڑی تھی پاؤں میں نہیں انہوں نے اٹھنا چاہا تو گر پڑے اللہ نے فرمایا انسان جلد بازی سے بنا ہے بعضوں نے کہا یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں اتری بعضوں نے کہا قریش کے حق میں وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی جلدی کرتے تھے۔ ف قدرت کی نشانیوں سے کافروں کی تباہی اسلام کا غلبہ قیامت کا عذاب یا قیامت مراد ہے۔ ف اللہ تعالیٰ کے اس قدر احسان ہیں جو شمار نہیں ہو سکتے مگر آدمی احسان فراموشی کر کے خدا کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے اور بعضے تو خدا کو چھوڑ کر دوسرے کو معبود بناتے ہیں کمبخت ناشکر ہو۔ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہم نے انسان کو (یعنے آدم علیہ السلام کو) چھنی ہوئی مٹی سے بنایا۔ ف اس میں جان ڈالتے ہیں یا اس کے سر پر بال اگلتے ہیں یا اس کے قوی پورے کرتے ہیں اسکو جوان بناتے ہیں۔ ف اگرچہ اور لوگ بھی مورت بناتے ہیں پر اللہ کی بنائی ہوئی مورت سے انکو کیا نسبت وہ بیجان بیجا ندار اس میں کوئی کمال نہیں اس میں ہزاروں کمال اور ہنر بھرے ہوئے ہیں جن کے سمجھنے کے لیے عقل کام نہیں کرتی جو لوگ حیوان کی تشریح کا علم پڑھے ہیں انکو معلوم ہوگا کہ سر سے پیر تک خدا کی حکمت موجود ہے اور کوئی چیز اس نے بیکار نہیں پیدا کی آدمی کیا ہے ہزاروں کلوں کا مجموعہ ہے جو اپنا اپنا کام کر رہی ہیں کہیں چکی لگی ہے کہیں چلنی ہے کہیں پیسنے کی کل کہیں پوٹنے کی کہیں توڑنے کی کہیں جذب کرنیوالی کہیں پھینکنے والی کہیں اچھالنے والی کہیں تار دینے والی اگر کسی کل میں ذرا سی بھی خرابی آئے تو آدمی کی صحت میں فتور ہو جاتا ہے اگر یہ خرابی بڑھ گئی تو مر جاتا ہے کیا اس قسم کی ماں کیمیاں سوا خدا کے کوئی اور کر سکتا ہے ہرگز نہیں اور جو یہ سمجھتے ہیں کہ خود بخود یہ باتیں ہو رہی ہیں ان سے بڑھ کر بیوقوف جہان میں نہ ملیگا۔ باقی در ضمیمہ

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝	آنکھیں اور (سمجھنے کے لیے) دل دئیے اس پر بھی (تم بہت کم شکر کرتے ہو
۲۲	الاحزاب ۳۳	۹	۷۲ إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ ۚ إِنَّهُ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۝ لِيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝	۷۲ ہم نے آسمان اور زمین اور پہاڑوں کو (اپنی) امانت (دکھائی اور) ان سے پوچھا کیا تم اس کو اٹھاتے ہو) انہوں نے اس کا اٹھانا قبول نہ کیا ف اور اس کے اٹھانے سے ڈر گئے اور آدمی نے (جھٹ) اس کو اٹھا لیا بیشک آدمی نے بڑا ظلم کیا نادانی کی ف (آدمی نے یہ امانت) اس لیے (اٹھائی) کہ اللہ تعالی جو منافق مرد اور منافق عورتیں اور مشرک مرد اور مشرک عورتیں نکلیں ان کو عذاب دے اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں پر مہربانی کرے اور اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے
۲۳	یٰس ۳۶	۵	۷۷ أَوَلَمْ يَرَ الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝	۷۷ کیا آدمی نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو نطفے سے بنایا پھر (اتنا بڑا ہو کر) وہ (ہم ہی سے) کھلم کھلا جھگڑنے لگا ف
״	والصّٰفّٰت ۳۷	۱	۱۱ إِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝	۱۱ ہم نے انکو لیسدار کیچڑ سے بنایا ف
״	الزمر ۳۹	۱	۸ وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيْبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْا إِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ أَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهِ ۚ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖ إِنَّكَ مِنْ أَصْحٰبِ النَّارِ ۝	۸ اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہونچتی ہے ف تو دل سے اپنے مالک کی طرف رجوع ہو کر اسکو پکارتا ہے پھر جب وہ اپنی طرف سے اس کو کوئی نعمت دیتا ہے تو اس کو بھول جاتا ہے جس کو وہ اس (نعمت کے ملنے) سے پہلے پکارتا تھا ف اور اللہ کی راہ سے بہکا دینے کو اس کا برابر والا دوسروں کو ٹھہراتا ہے کہہ دے تو اپنی ناشکری میں چندروز مزے کر لے آخر تو دوزخیوں میں ہوگا ف
۲۴	״	۵	۴۹ فَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ إِنَّمَا أُوْتِيْتُهُ عَلٰى عِلْمٍ ۚ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝	پھر آدمی کا تو یہ حال ہے جب اس کو کوئی تکلیف پہونچتی ہے تو گڑگڑا کر ہم کو پکارتا ہے اس کے بعد جب کوئی نعمت ہم اسکو دیتے ہیں تو یوں کہتا ہے مجھے تو میرے علم (اور لیاقت) سے یہ نعمت ملی ف ہرگز نہیں وہ نعمت (اللہ تعالی کی) آزمائش ہے ف پر اکثر لوگ (اس بات کو) نہیں جانتے ف

ف اور کہا ہم میں اتنی طاقت نہیں ہے ۱۲ ف امانت سے مراد اللہ کے فرائض اور احکام مراد ہیں اللہ نے آسمان اور زمین اور پہاڑوں کو بولنے کی طاقت دی پھر ان سے پوچھا تم یہ سب کام بجا لاتے ہو اگر بجا لاؤگے تو تم کو ثواب ملے گا ورنہ عذاب ہوگا وہ ڈر گئے اور معافی مانگی لیکن آدم نے یہ قبول کر لیا اور قبول کرتے ہی تھوڑی دیر میں ان سے قصور سرزد ہوا بعضوں نے کہا امانت سے مال کی امانت مراد ہے بعضوں نے کہا شرمگاہ کی حفاظت .... برے کاموں سے بعضوں نے کہا عقل اور فہم بعضوں نے کہا عہد کا پورا کرنا ف وہ اپنی حقیقت بھول گیا ایک قطرہ ناپاک یا ایک مشت خاک اور لگا اس شہنشاہ مالک الملک کی قدرت میں جھگڑنے کہتے ہیں عاص بن وائل ایک گلی سڑی ہڈی اٹھا لایا اور ہاتھ سے ملکر اسکو چورا کر دیا پھر کہنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس کے بعد اللہ تم اسکو جلائیگا آپ نے فرمایا بیشک اللہ تعالی اسکو جلائیگا اور تجھے بھی مار کر پھر جلائیگا پھر دوزخ میں بھجوائیگا اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف یعنی نئے دادا آدم کو جب آدمی شروع میں خاک سے بنا تو خاک ہو کر پھر آدمی ہو سکتا ہے ۱۲ ف دکھ بیماری مفلسی مصیبت ۱۲ ف یعنی خدا تعالی کو بھلا دیتا ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے وہ اس تکلیف کو بھول جاتا ہے جسکو دور کرنے کے لیے خدا کو پکارتا تھا یعنی اب کبھی خیال ہی نہیں کرتا کہ مجھ پر ایک وقت ایسی سخت مصیبت آئی تھی اور پروردگار نے اسکو ٹال دیا تھا میں اسکا شکر کرتا ہوں ۱۲ ف مراد کافر لوگ ہیں ۱۲ ف یوں نہیں کہتا اللہ تعالی نے یہ محض اپنے فضل سے عنایت فرمائی ہے بلکہ یوں کہتا ہے ۱۲ ف یعنی اپنے قوت بازو سے یہ دولت کمائی ہے یا مجھے پہلے سے یہ معلوم تھا کہ مجھ کو یہ نعمت ضرور ملیگی یا اللہ کو معلوم تھا کہ میں اس نعمت کا مستحق ہوں اسلیے مجھ کو دی ۱۲ ف کہ وہ شکر کرتا ہے یا اپنے علم و لیاقت پر نازاں رہتا ہے ۱۲ ف کہ دولت اور نعمت اللہ تعالی کا امتحان ہے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع		
۲۵	حٰم السجدۃ	۶	لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ ؗ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـُٔوْسٌ قَنُوْطٌ ۝ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ ۙ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا ؗ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ۝	۲۸ آدمی بھلائی چاہنے سے کبھی سیر ہی نہیں ہوتا ف۱ اور اگر کہیں اسکو تکلیف پہونچی تو جھٹ (آس توڑ کر خدا کی رحمت سے) ناامید بن جاتا ہے ف۲ اگر کوئی تکلیف اسکو پہونچے بعد اگر ہم اپنی مہربانی (کا مزہ) اس کو چکھاتے ہیں تو کہا کرتا ہے یہ تو میرا حق تھا ف۳ اور میں تو نہیں سمجھتا کہ قیامت آئیگی اور اگر (بالفرض قیامت آئی اور) میں اپنے مالک کے پاس لوٹ گیا تو وہاں میرے لیے اچھا ہی اچھا ہے ف۴ خیر ہم کافروں کو انکے کرتوت ضرور جتا دینگے (کہ وہ اچھے تھے یا برے) اور ان کو ضرور سخت عذاب (کا مزہ) چکھائیں گے اور ہم جب آدمی پر اپنا فضل کرتے ہیں ف۵ تو ہمارا خیال ہی چھوڑ دیتا ہے اور اپنی کروٹ موڑ لیتا ہے ف۶ اور جب اسکو تکلیف پہونچتی ہے تو لمبی چوڑی دعا مانگتا ہے ف۷
”	الشوریٰ	۵	۲۹ وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ۝	۲۹ اور آدمی کا تو یہ حال ہے) جب ہم اسکو مہربانی (کا مزہ) چکھاتے ہیں تو پھول جاتا ہے (ہمکو بھول جاتا ہے) اور اگر اسکے کرتوت کے بدل کوئی مصیبت اس پر آتی ہے تو آدمی پورا ناشکر بنجاتا ہے ف۹
”	الزخرف	۱	۳۰ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ۝	۳۰ بے شک آدمی بڑا کھلم کھلا ناشکرا ہے ف۱۰
۲۷	النجم	۱	۳۱ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ۝	۳۱ کیا بھلا آدمی کو جو آرزو کرے وہ مل سکتی ہے ف۱۱
۲۹	المعارج	۱	۳۲ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۝ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۝ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۝ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۝ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا	۳۲ بے شک آدمی دل کا کچا بنایا گیا ہے جب اس پر کوئی مصیبت آتی ہے تو گھبرا اٹھتا ہے ف۱۲ اور جب دولت ملتی ہے تو بخیل ہو جاتا ہے مگر ایماندار نمازی جو ہمیشہ (بلاناغہ) نماز پڑھتے ہیں ف۱۳ اور جن کے مال میں مانگنے والے (فقیر) اور چپ رہنے والے (فقیر) دونوں کا ایک حصہ مقرر ہے ف۱۴ اور جو بدلے کے دن (قیامت) کا یقین رکھتے ہیں اور جو اپنے مالک کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں بے شک ان کے مالک کا عذاب ڈرنے کے لائق ہے اور جو اپنی شرمگاہ کو روکے رہتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا لونڈیوں سے ن

ف۱ یعنی مال و دولت کی خواہش سے ۔ ف۲ مانگے ہی جاتا ہے ۔ ف۳ ناشکری کے کلمے منہ سے نکالنے لگتا ہے بعضوں نے کہا یہ آیت اور اس کے بعد کی آیتیں کافروں کے حق میں ہیں اور آدمی سے ولید بن مغیرہ اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف قریش کے کافر مراد ہیں اور صحیح یہ ہے کہ ہم سب آدمی ہرگز بندوں کا یہی حال ہے اپنے مالک سے رات دن بھلائی مانگتے سو نہیں تھکتے اور ایک ذرا سی تکلیف میں گھبرا جاتے ہیں مگر جو پروردگار کے مقبول بندے ہیں وہ تکلیف سے زیادہ خوش ہوتے ہیں کیونکہ تکلیف خالص محبوب کی مراد ہے اور نعمت میں ہماری مراد بھی شامل ہے ۔ ف۴ یعنی میں اس نعمت کا مستحق اور سزاوار تھا ۔ ف۵ باوجودیکہ کفر اور شرک میں مبتلا ہے لیکن اپنے اعمال کو اچھا سمجھتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ اگر خدا کے پاس جانا ہوا تو اور زیادہ مجھ کو آرام ملیگا ۔ ف۶ اسکو سب طرح کا آرام دیتے ہیں ۔ ف۷ ہماری یاد بھی نہیں کرتا نہ ہماری طرف رخ کرتا ہے ۔ ف۸ اللہ تعالیٰ کے پناہ میں کیسے اتفاقا بوجی پن بندوں کے سامنے تو موا کے آشنا تھے اب خدا تعالیٰ سے بھی یہی برتاؤ کرنے لگے لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۔ ف۹ اللہ تعالیٰ کی دوسری سب نعمتیں بھول جاتا ہے اور اپنے کرتوت پر تو نظر نہیں ڈالتا اللہ تعالیٰ کی شکایت کرنے لگتا ہے ۔ ف۱۰ اپنے مالک کی شان اور عظمت کو نہیں سمجھتا ۔ ف۱۱ جیسے مشرک آرزو کرتے تھے کہ ہم خود پیغمبر ہو جائیں یا اسلام کا دین مٹ جائے پیغمبر مر جائیں ۔ ف۱۲ مصیبت آتی ہے یعنی محتاجی اور مفلسی ۔ ف۱۳ کوئی نماز ترک نہیں کرتے یا ادا پڑھتے ہیں یا قضا بعضوں نے کہا جو ہمیشہ وقت پر نماز پڑھتے ہیں بعضوں نے کہا جو نماز میں ادھر ادھر نگاہ نہیں کرتے ۔ ف۱۴ اس آیت کی تفسیر سورۂ مومنون اور والذاریات میں گذر چکی ہے ۔

پارہ	سورۃ	رکوع		
			مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُم بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۝ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُّكْرَمُونَ ۝	روکیں تو ان پر الزام نہیں پھر جو کوئی ان کے سوا اور کچھ چاہے تو ایسے ہی لوگ حد سے بڑھ جانے والے ہیں ف۱ اور جو اپنی امانت اور اقرار کا خیال رکھتے ہیں ف۲ اور جو اپنی گواہیوں پر جمے رہتے ہیں ف۳ اور جو اپنی نماز کی خبرداری رکھتے ہیں ف۴ یہی لوگ (بہشت کے) باغوں میں عزت سے رہیں گے
۲۹	القیٰمۃ	۱	۳۳ أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُ ۝ بَلَىٰ قَادِرِينَ عَلَىٰ أَن نُّسَوِّيَ بَنَانَهُ ۝ بَلْ يُرِيدُ الْإِنسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ ۝ يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ۝	۳۳ کیا آدمی (جو کافر ہے) یہ سمجھتا ہے کہ ہم (مرے بعد) اسکی ہڈیاں (جو گل سڑ گئی ہونگی) اکٹھا نہیں کر سکتے ف۵ کیوں نہیں ہم تو اسکی پور پور اپنے اپنے ٹھکانے پر بٹھا سکتے ہیں بات یہ ہے آدمی چاہتا ہے آیندہ بھی برے کام کرتا رہے (اور توبہ نہ کرے) ف۶ ڈھیٹ ہو کر پوچھتا ہے بھلا قیامت کب آئیگی ف۷
،،	،،	۱	۳۴ بَلِ الْإِنسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ ۝ وَلَوْ أَلْقَىٰ مَعَاذِيرَهُ ۝	۳۴ بلکہ آدمی اپنے اوپر آپ دلیل ہوگا ف۸ گو وہ (اپنی بے قصوری کے لیے) بہانے پیش کرے ف۹
،،	،،	۲	۳۵ أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَن يُتْرَكَ سُدًى ۝	۳۵ کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ وہ سستا چھوٹ جائیگا (اس سے کچھ باز پرس نہ ہوگی)
،،	الدھر	۱	۳۶ هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُن شَيْئًا مَّذْكُورًا ۝ إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ۝	۳۶ آدمی پر ایسا وقت بھی زمانے میں سے گذر چکا ہے جب وہ کوئی چیز نہ تھا جس کو ذکر کریں ف۱۰ ہم نے آدمی کو آزمانے کے لیے (عورت مرد کے) ملے ہوئے نطفے سے) پیدا کیا ف۱۱ اور اس کو سنتا دیکھتا بنایا
۳۰	عبس	۱	۳۷ قُتِلَ الْإِنسَانُ مَا أَكْفَرَهُ ۝ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ۝ مِن نُّطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ ۝ ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ ۝ ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ۝ ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنشَرَهُ ۝ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ ۝	۳۷ آدمی پر خدا کی مار وہ کیسا (سخت) ناشکرا ہے (جانتے ہو) اللہ نے اس کو کس چیز سے بنایا نطفے سے (اور کس سے) اسکو بنایا پھر اس کو ٹھیک کیا ف۱۲ پھر ماں کے پیٹ سے نکلنے کا رستہ اس پر آسان کیا ف۱۳ پھر اسکو (ایک مدت تک دنیا میں رکھکر) مار ڈالا پھر قبر میں لے گیا پھر جب چاہیگا اس کو جلا اٹھائیگا سچ یہ ہے کہ آدمی کو جو اللہ نے حکم دیا تھا وہ بجا نہیں لایا ف۱۴
۳۰	الانفطار	۱	۳۸ يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ	۳۸ اے آدمی ف۱۵ تجھ کو تیرے کرم والے مالک سے کس نے بہکا دیا ف۱۶ جس نے

ف۱ یعنی اپنی بی بی اور لونڈی کے سوا غیر عورت سے شہوت نکالنا چاہے یا اور کسی طریق سے وہ سب ناجائز ہے سید علمائے نے کہا اس آیت سے متعہ اور لواطت اور جانور سے فعل شنیعہ کرنے کی اور زنا کرنے کی اور جلق کی حرمت نکلتی ہے اور اوپر سورہ مومنون میں اس کی تفسیر گذر چکی ہے ف۲ یعنے امانت میں خیانت نہیں کرتے اور عہد کو پورا کرتے ہیں ف۳ سچی سچی گواہی ادا کرتے ہیں کسی کے ڈر سے یا طمع سے جھوٹ گواہی نہیں دیتے نہ کوئی بات چھپاتے ہیں ف۴ احتیاط کے ساتھ تمام شرائط اور ارکان ادا کرتے ہیں یا نماز کو قضا نہیں ہونے دیتے شروع بھی نماز سے کیا اور ختم بھی نماز پر کیا اس میں یہ اشارہ ہے کہ نماز سب کاموں میں اہم ہے ف۵ اسکا دوبارہ از سر نو بنا کر اس کو زندہ کھڑا نہیں کر سکتے ف۶ وہ کہتا ہے ابھی کیا ہے گناہ کر لو مرتے وقت توبہ کر لیں گے بہانا تک کہ موت آجاتی ہے اور توبہ نصیب نہیں ہوتی ف۷ یا یوں کہتا ہے ابھی قیامت ابھی کہاں گویا قیامت کو ایک ٹھٹھا مذاق سمجھتا ہے ف۸ یعنے اپنے اوپر آپ قیامت کے دن گواہی دیگا یعنے اس کے ہاتھ پاؤں اس کے اعمال بتلا دینگے ف۹ مگر کوئی بہانہ قیامت کے دن کام نہ آئیگا جیسے دوسری آیت میں ہے یوم لاینفع الظلمین معذرتھم ف۱۰ اکثر کافروں کا یہی اعتقاد ہے وہ سمجھتے ہیں کہ اور جانوروں کی طرح آدمی بھی ایک جانور ہے پیدا ہوتا ہے پھر مر جاتا ہے عذاب ثواب کوئی چیز نہیں اگر ان سے پوچھو پھر آدمی کیوں بنایا گیا تو کہتے ہیں ایسے ہی بیکار ف۱۱ آدمی سے مراد ہر ایک آدمی ہے پیدائش سے پہلے وہ کوئی چیز نہ تھا اسکا کوئی تذکرہ تک نہ کرتا تھا حضرت عمر نے یہ آیت سنکر فرمایا کاش آدمی اسی حال میں رہتا پیدا ہی نہ ہوتا ف۱۲ دیکھیں وہ نیک رہتا ہے یا بد ہو جاتا ہے ف۱۳ آنکھ ناک ہاتھ پاؤں درست کیے ف۱۴ حالانکہ وہ کس وقت محض بے سمجھ ہوتا ہے مگر ترکیب سے عمدگی کے ساتھ نکلتا ہے پہلے سر باہر نکلتا ہے پھر اور اعضا اخیر میں پاؤں کہتے ہیں رحم میں بچہ کا سر اوپر ہوتا ہے اور پاؤں نیچے پھر نکلتے وقت اسکے حکم سے الٹا جاتا ہے

باقی در ضمیمہ

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۙ فِي أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ ۞	تجھ کو بنایا اور بنایا بھی تو ٹھیک طور سے اور خوبصورتی کے ساتھ بنایا ف جس صورت میں اس نے چاہا تجھ کو جوڑ دیا ف
۳۰	الانشقاق ۸۴	۱	۳۹ يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ ۞	۳۹ اے آدم زاد تو محنت اٹھاتے اٹھاتے (اسی طرح) اپنے مالک کی طرف جا رہا ہے آخر (ایک دن) اس سے مل جائے گا ف
۳۰	الطارق	۱	۴۰ فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۞ خُلِقَ مِنْ مَّاءٍ دَافِقٍ ۞ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ۞	۴۰ آدمی کو سوچنا چاہیے وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ف وہ کود کر نکلنے والے پانی (یعنی منی سے) پیدا کیا گیا جو پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں کے بیچ میں سے ہو کر نکلتا ہے ف
،،	الفجر ۸۹	۱	۴۱ فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ ۞ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ۞ وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ ۞ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ۞	۴۱ لیکن آدمی کا یہ حال ہے جب اس کا مالک اس کو (چین آرام دیکر) آزماتا ہے دولت اور نعمت دیتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے مالک نے میری عزت کی اور جب وہ اس کو (دوسری طرح پر) آزماتا ہے اس کی روزی اس پر تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے مالک نے مجھ کو ذلیل کر دیا ف
،،	البلد ۹۰	۱	۴۲ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ ۞	۴۲ بیشک ہم نے آدمی کو (ایسا) بنایا ہے کہ سدا رنج اور مصیبت میں ہے ف
،،	التین ۹۵	۱	۴۳ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ۞ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ ۞	۴۳ بے شک ہم نے آدمی کو بہت اچھے ڈھانچے میں بنایا ف پھر ہم نے اس کو (بوڑھا کر کے) نیچوں سے نیچا پھینک دیا ف
،،	العلق ۹۶	۱	۴۴ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۞	۴۴ اسی نے آدمی کو (خون کی) پھٹکی سے۔
،،	،،	،،	۴۵ كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَىٰ ۞ أَنْ رَّآهُ اسْتَغْنَىٰ ۞	۴۵ سچ ہے کہ آدمی اپنے تئیں دولتمند سمجھ کر گمراہ بن جاتا ہے ف
۳۰	العادیات ۱۰۰	۱	۴۶ إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ ۞ وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ ۞ وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ۞	۴۶ بے شک آدمی اپنے مالک کا ناشکرا ہے اور وہ خود اس بات کا (اپنی ناشکری کا) گواہ ہے ف اور اس کو پیسے کی بڑی محبت ہے ف
،،	العصر ۱۰۳	۱	۴۷ وَالْعَصْرِ ۞ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۞ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۞	۴۷ عصر کے (وقت کی) قسم ف بیشک سب آدمی گھاٹے ہی میں پڑے ہوئے ہیں ف مگر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور ایک دوسرے کو حق پر چلنے کی نصیحت کرتے رہے اور (مصیبت میں) صبر کرنے کی کہتے رہے ف

ف اور اعتدال کے ساتھ یعنے تناسب الاعضاء نہیں کہ ایک پاؤں چھوٹا ہو ایک لمبا یا ایک آنکھ بڑی ہو ایک چھوٹی اس آیت میں ایک بڑی دلیل ہے اثبات الوہیت کی کیا معنے اگر خدا نہ ہوتا اور یہ ساری حرکت یہ سب چیزیں اتفاقی طور سے بن گئی ہوتیں تو اس حکمت اور اعتدال اور تناسب کے ساتھ کبھی نہ ہوتیں بلکہ بے جوڑ بھونڈی بد شکل ہوتیں فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ ف کسی ملک کے لوگ کالے ہیں کہیں کے گورے کہیں کے داڑھی والے ہیں کہیں کے بے ریش کہیں کے لوگ گول منہ کے ہیں کہیں کے لمبے کتابی منہ کے کہیں کے لوگ اونچی ناک والے ہیں کہیں کے چپٹی ناک والے کہیں کے لمبے قد والے کہیں کے ٹھگنے (گدڑے) کہیں کے کالی آنکھ والے ہیں کالے بال والے کہیں کے نیلی آنکھ بھورے بال والے عجب قدرت ہے ۔ ف ہر گروہ کا رنگ و بو سے دیگر ست ف یعنی اپنے مالک سے ۔ ف جب آدمی اپنے مبدا پر خیال کریگا تو سمجھ لیگا کہ جس قادر مطلق نے ایک قطرہ ناچیز سے اسکو بنا کر اتنا بڑا کیا وہ دوبارہ بھی جلا کر اٹھا سکتا ہے معاد پر اسکو یقین پیدا ہوگا۔ ف کہتے ہیں مرد کی منی پیٹھ کی ہڈیوں سے آتی ہے اور عورت کی سینے یعنے چھاتی کی ہڈیوں سے ہو کر لیکن پیدا دماغ میں ہوتی ہے۔ ف وہ تو کافر ہے ہمارے نزدیک عزت یہی ہے کہ دنیا کا مال آدمی کے پاس ہو اور ذلت یہی ہے کہ وہ مفلس ہو آخرت سے تو اسکو غرض ہی نہیں ہے ۔ ف حبیبو کہتے ہیں دنیا میں کون ایسا ہے جو سکھ میں ہو ایک نہ ایک رنج انسان پر ساری عمر لگا رہتا ہے پیدا ہوتے ہی آنول کاٹنے کی تکلیف پھر تو ڑ دل میں لپیٹنے کی پھر دودھ چھٹنے کی پھر دانت نکلنے کی پھر ختنے کی اور ہزاروں بیماریوں کی پھر استاد کی مار پیٹ اور پڑھنے کی پھر جورو بچوں کی پھر گھر بار مال دولت جائداد کی پھر بڑھاپے اور ضعف کی پھر موت کی لا حول ولا قوۃ آدمی کی زندگی کیا ہے ایک آفت ہے اور بچوں کی گٹھڑی ہے ۔ ف نہایت خوبصورت سیدھے قد والا۔ ایک شخص نے اپنی عورت سے کہا اگر تو چاند سے اچھی نہ ہو تو تجھ پر طلاق ہے لوگوں نے کہا طلاق پڑ گیا امام شافعی نے کہا نہیں پڑا کیونکہ اللہ فرماتا ہے ہم نے آدمی کو بہت اچھی شکل میں بنایا ہے (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	آیت	اَلْمُسَاوَاۃُ وَالْمُتَشَابَھَۃُ ۹۶	باب ۹۶ ایک کا دوسرے سے مقابلہ اور مشابہت اور برابری و ہمسری
۴	آلِ عمران ۳	۱۰	۱۔ اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝	۱۔ بھلا جو کوئی اللہ تعالیٰ کی خوشی پر چلا اور امانت میں خیانت نہ کرے وہ اس کی طرح ہوگا جو (چوری اور خیانت کرکے) اللہ کے غضب میں آگیا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہوا اور بری جگہ پہونچا اللہ تعالیٰ کے پاس لوگوں کے الگ الگ درجے ہیں اور اللہ تعالیٰ انکے کاموں کو دیکھ رہا ہے ف
۷	المائدۃ ۵	۱۳	۲۔ قُلْ لَّا يَسْتَوِى الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ	۲۔ (اے پیغمبر) کہدے گندا اور ستھرا ف برابر نہیں اگرچہ گندے کا بہت ہونا تم کو اچھا معلوم ہو ف اور عقل والو اللہ سے ڈرو تاکہ تم اپنی مراد کو پہونچو
۷	الانعام ۶	۵	۳۔ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۝	۳۔ (اے پیغمبر) کہدے کیا اندھا اور آنکھ والا ف برابر ہو سکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے
۸	〃	۱۵	۴۔ اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِىْ بِهٖ فِى النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِى الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝	۴۔ بھلا ایک شخص جو مردہ تھا ہم نے اس کو جلایا ف اور اسکو ہم نے روشنی دی وہ اس کو لیے ہوئے لوگوں میں چلتا پھرتا) ہے اس شخص کی طرح ہوگا جس کا حال یہ ہے کہ اندھیروں میں پڑا ہوا ہے وہاں سے نکل نہیں سکتا ف ف اسی طرح کافروں کے نزدیک انکے کام بھلے معلوم ہوتے ہیں
۱۱	التوبۃ ۹	۱۳	۵۔ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ	۵۔ بھلا جو شخص اللہ کے ڈر سے اسکی رضامندی کے لیے اپنی (عمارت کی) بنیاد رکھے وہ اچھا ہے یا جو ایک کھس پھس بیٹھے ہوئے کگار کے کنارے پر اپنی بنیاد رکھے پھر وہ کگار (دھڑام سے) اس کو ف دوزخ کی آگ میں لے گرے ف
۱۲	ھود ۱۱	۲	۶۔ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ	۶۔ کیا جو شخص اپنے مالک کی طرف سے ایک دلیل رکھتا ہو ف اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک گواہ بھی اسکو پہونچا ہو ف اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب ف اسکو راہ دکھانے والی اور رحمت ہو چکی

ف مطلب یہ ہے کہ عام لوگوں میں ایک ایماندار شخص اور چور برابر نہیں ہو سکتا ہر ایک کا درجہ جدا ہے تو پیغمبر جس کا درجہ سب لوگوں سے بلند ہے وہ ایسا برا کام کیونکر کر سکتا ہے ۱۲ ف یعنے حرام اور حلال یا کافر اور مسلمان یا گنہگار اور بیگناہ یا کھرا اور کھوٹا ۱۲ ف شاہ عبد القادر صاحب نے فرمایا شرع کے موافق تھوڑا مال بھی ملے تو وہ پاک اور بہتر ہے اور شرع کے خلاف جو مال ملے وہ گو بہت ہو پر ناپاک اور پلید ہے حدیث میں ہے کہ تھوڑا مال جو انسان کی ضروریات کو کافی ہو بہتر اس بہت مال سے ہے جو خدا سے غافل کر دے ۱۲ ف یعنے گمراہ اور راہ پانے والا یا مسلمان اور کافر یا عالم اور جاہل اور جو خدا کے حکم اور وحی پر چلتا ہے اسکو جدا ہوں کے برابر کیوں دیتے ہو ۱۲ ف یعنے کافر کو مسلمان بنایا یا نطفہ سے جو مردہ تھا زندہ آدمی نکالا ۱۲ ف یہ آیت حضرت حمزہ اور ابوجہل کے باب میں اتری اللہ تعالیٰ نے حمزہ کو ہدایت دی وہ اسلام سے مشرف ہوئے اور ابوجہل مردود کفر کی تاریکیوں میں پھنسا رہا اور حسنؓ نے کہا یہ آیت عام ہے ہر مومن اور کافر کو شامل ہے اور یہی حق ہے ۱۲ فتح ف جیسے مسلمانوں کی نظر میں ایمان بھلا معلوم ہوتا ہے ۱۲ ف یعنی عمارت کو ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے پھر وہ عمارت دھڑام سے اپنے بنانیوالے کو لیکر دوزخ کی آگ میں گر پڑے قرآن شریف میں شفا جرف ہار ہے شفا کہتے ہیں کنارے کو اور جرف وادی کا وہ جانب جسکی جڑ پانی بہا لیجاتا ہے اور وہ اوپر کھڑی رہتی ہے ایک ذرہ سے روک پر اور ہر وقت گرنے کے قریب ہوتی ہے بعضوں نے کہا جرف کھائی کو کہتے ہیں بعضوں نے کہا کچا کنواں ہار کے معنے گرنے والا بعضوں نے کہا جو اوپر سے پھٹ گیا ہو گرنے کے قریب ہو جامع البیان میں ہے کہ جب اس مسجد کی بنیاد گرائی گئی تو پائیں میں سے دھواں نکلا بعض صحابہ نے اپنی آنکھ سے دیکھا قتادہ نے کہا ابھی عمارت ختم نہیں ہوئی تھی کہ وہ آگ میں گر پڑی اور اب تک اس مقام پر مزبلہ ہے یعنے لوگ وہاں پھینکتے ہوتے ہیں ۱۲ ف یعنے عقل سلیم ۱۲ ف جبرئیل یا قرآن مجید یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ ف توریت شریف ۱۲ ف قرآن کی یا ہدایت اور کامل کی یا یقین کی ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ	ہوف ایسے لوگ ف وہی قرآن پر بھی ایمان لائیں گے ف اور ان (کافروں) کے فرقوں میں سے جو کوئی اسکو نہ مانے تو اس کے لیے دوزخ کا وعدہ ہے ف تو قرآن میں شک مت کر وہ سچ ہے بیشک تیرے مالک کی طرف سے ف اترا ہے، لیکن اکثر لوگوں کا یقین نہیں ف
۱۳	الرعد	۳	۵ اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ	۵ بھلا جو شخص یہ جانتا ہے کہ تیرے مالک کی طرف سے جو تجھ پر اترا وہ حق ہے اس پر ایمان لاتا ہے) وہ اس شخص کی طرح ہے جو (دل کا) اندھا ہے ف قرآن سے وہی لوگ نصیحت لیتے ہیں جو سمجھ دار ہیں
۱۴	النحل	۲	۸ اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ	۸ تو کیا جو (خدا اتنی بہت چیزیں پیدا کرے وہ اس کے برابر ہے جو کچھ نہیں پیدا کرتا ف کیا تم غور نہیں کرتے ف
۲۰	القصص	۷	۹ اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ	۹ بھلا سوچو تو جس شخص سے ہم نے ایک اچھا وعدہ (بہشت ملنے کا) کیا ہے اور وہ اس کو پانے والا ہے ف کیا وہ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جسکو ہم نے دنیا کی زندگی کے (چند روزہ) فائدے دیے پھر قیامت کے دن اسکو (جوابدہی کے لیے) پکڑا آتا ہے ف
۲۱	السجدۃ	۲	۱۰ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوٗنَ	۱۰ کیا ایماندار گناہگار کی طرح ہو جائے گا (یہ دونوں) برابر نہیں ہو سکتے ف
۲۲	فاطر	۷	۱۱ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ	۱۱ اور اس کی قدرت دیکھو) دو دریا ملے ہوئے ہیں لیکن) برابر نہیں ہیں ایک میٹھا خوب میٹھا اسکا پانی خوشگوار اور دوسرا کھاری کڑوا اور ہر ایک میں سے تم تازہ ف گوشت کھاتے ہو اور زیور (موتی مونگا) نکالتے ہو جسکو پہنتے ہو ف اور تو دیکھتا ہے جہاز ان میں (پانی) پھاڑتے ہوئے اسلیے کہ تم اسکا فضل تلاش کرو ف اور اس لیے کہ تم (اسکا) شکر بجالاؤ
"	"	۳	۱۲ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ	۱۲ اور اندھا اور انکھیارا برابر نہیں ہو سکتا (یعنی کافر اور مومن) اور نہ اندھیرا اور اجالا (یعنی کفر اور ایمان) اور نہ چھاؤں اور نہ دھوپ ف اور زندے اور مردے

ف ان لوگوں کی طرح ہوگا جو دنیا کی زندگی اور رونق چاہتے ہیں ہرگز نہیں ۱۲ ف جنکو اللہ نے عقل سلیم دی ہے اور خدا کا گواہ بھی انکو پہونچا اور توریت شریف پر ایمان لا چکے ہیں ۱۲ ف بعضوں نے کہا جو شخص اپنے مالک کی طرف سے ایک دلیل رکھتا ہو اس سے آنحضرت صلعم مراد ہیں اور دلیل سے مراد معجزہ ہے جو اللہ نے آپکو دیے اور گواہ سے مراد جبرئیل ہیں ۱۲ ف یعنے قرآن یا پیغمبر کو ۱۲ ف حدیث میں ہے کہ جس یہودی اور نصرانی کو میری خبر پہونچ جاوے پھر وہ ایمان نہ لاوے اس پر جو میں دیکر بھیجا گیا (یعنے قرآن پر) تو وہ دوزخی ہے ۱۲ ف پیغمبر کو قرآن میں شک نہیں ہو سکتا مراد دوسرے لوگ ہیں اور خطاب پیغمبر کی طرف ہے ۱۲ ف شیطان نے انکے دلوں میں طرح طرح شبہے ڈالدیے ہیں ۱۲ ف نہ علم رکھتا ہے نہ ایمان ۱۲ ف بعضوں نے کہا یہ آیت حمزہ اور ابوجہل کے حق میں اتری حمزہ ایمان لائے اور ابوجہل اندھے کا اندھا ہی رہا اللہ نے فرمایا یہ دو شخص برابر نہیں ہو سکتے جیسے پانی اور پیتل اور کندن سونا اور پیتل برابر نہیں ہے ۱۲ ف بلکہ خود اسکو بھی خدا نے پیدا کیا ہے تم کو کیا ہو گیا ہے ۱۲ ف اور بت کو جس نے ایک مکھی بھی نہیں بنائی بلکہ محض بے اختیار اور محتاج ہے اسکو خدا کے برابر کرتے ہو اس صورت میں اللہ جل جلالہ نے اپنے وجود اور وحدانیت پر ایسی فطری دلیلیں قائم کی ہیں کہ جو کسی کے اشارہ سے نہیں سکتیں اور عالم اور جاہل ہر ایک کو ان سے تسلی ہو جاتی ہے۔ معاذ اللہ اگر خدا نہ ہوتا تو زمین اور آسمان سورج چاند ستارے دریا حیوانات نباتات جمادات اس انتظام اور حکمت کے ساتھ کیونکر قائم رہتے اب یہ ہو نہ ہو تا کہ بناوٹ کا خدا ہے ۱۲ ف کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ خلاف نہیں ہو سکتا ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ دنیا کے مزے محض بے حقیقت ہیں موت سر پر کھڑی ہے یہ چند روزہ عیش کس کام کا اس کے بعد دائمی عذاب معاذ اللہ اس سے سو درجہ بہتر یہ ہے کہ دنیا کا عیش نہ سہی تکلیف ہی سے گذر جاتے کی پر آخرت کا چین ملے جہاں ہمیشہ رہنا ہے ۱۲

باقی در ضمیمہ

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			وَلَا الْاَمْوَاتُ	برابر نہیں ہیں ف
۲۳	والصّفّت ۳۷	۲	۱۳ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ	۱۳ بھلا یہ مہمانی بہتر ہے یا (کہ) سہنڈ (تھوہر) کا درخت ف
"	ص ۳۸	۳	۱۴ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ	۱۴ کیا جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے محنت مشقت اٹھا کر اچھے کام کیے انکو ہم ان لوگوں کیطرح کردیں گے جنہوں نے ملک میں دھند مچایا (فساد) کیا ہم پرہیزگاروں کو بدکاروں کی طرح کردیں گے ف
۲۳	الزمر ۳۹	۱	۱۵ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ	۱۵ بھلا جو شخص رات کی گھڑیوں میں عبادت میں لگا ہے کبھی سجدہ کر رہا ہے کبھی (نماز میں) کھڑا ہے آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے مالک کی مہربانی کی امید (بھی) رکھتا ہے ف (اے پیغمبر) کہہ دے کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے (دونوں) برابر ہوسکتے ہیں ف نصیحت وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں
"	"	۳	۱۶ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ	۱۶ کیا وہ شخص جسکا سینہ اللہ تعالی نے اسلام (قبول کرنے) کے لیے کھولدیا وہ اپنے مالک کی طرف سے (ایمان کی) روشنی رکھتا ہے ف۹
"	"	"	۱۷ اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	۱۷ کیا جو شخص قیامت کے دن برے عذاب کو اپنے منہ پر روکے گا ف۱۰
۲۴	المؤمن ۴۰	۶	۱۸ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ	۱۸ اور اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہوسکتا اور اسی طرح جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ اور گناہ گار برابر نہیں ہوسکتے تم بہت ہی کم سوچتے ہو
"	حم السجدہ ۴۱	۵	۱۹ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ	۱۹ اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہوسکتی ف۱۱
"	"	"	۲۰ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ	۲۰ بھلا جو کوئی دوزخ میں ڈالا جائے وہ بہتر ہے یا جو قیامت کے دن بے کھٹکے (امن سے) آئے (لوگو تم دنیا میں) جو چاہو سو کرلو وہ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے ف۱۲
۲۵	الجاثیہ ۴۵	۲	۲۱ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ	۲۱ کیا جن لوگوں نے برے کام کیے وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں کیطرح کردیں گے جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے دونوں کا جینا مرنا برابر کیا برا حکم

ف یعنی مومن اور کافر۔ ف عمدہ حسین عورتیں طرح طرح کے لیے کھانے صاف پاکیزہ شراب پینے کو۔ ف جس سے دوزخیوں کی ضیافت ہوگی۔ ف بھلا یہ کیونکر ہوسکتا ہے۔ ف شرک پھیلائے طرح طرح کے گناہ کیے۔ ف ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا دنیا کا ایک ذرا عقلمند بادشاہ بھی ایسا نہیں کرتا کہ خیرخواہ بدخواہ سب کو ایک لاٹھی ہانکے پھر خداوند کریم کی نسبت یہ گمان کرنا جو بڑا دانا اور باریک بین اور حکمت والا ہے نری نادانی اور بیوقوفی ہے۔ ف حدیث میں ہے کہ ایک شخص مرنے کے قریب تھا آنحضرتؐ اسکے پاس گئے آپ نے فرمایا تیرا کیا حال ہے وہ بولا مجھے اللہ کی رحمت کی امید ہے اور اپنے گناہوں کا ڈر ہے آپ نے فرمایا ایسے وقت میں جس بندے میں یہ دونوں باتیں ہونگی (خوف اور رجا) اللہ تعالی اسکو وہی دیگا جسکی اسکو امید ہے۔ ف یعنی عالم اور جاہل برابر نہیں ہوسکتے اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ علم کے لیے عمل ضرور ہے اور جو عالم عمل نہ کرے وہ گویا عالم نہیں ہے۔ ف اس شخص کے برابر ہے جسکے دل پر اللہ تعالی نے مہر لگا دی ہے اس میں اسلام سما ہی نہیں سکتا کہتے ہیں جسکا سینہ اللہ تعالی نے کھولدیا اس سے مراد حضرت ابوبکر صدیق ہیں ابن مسعود نے کہا آنحضرتؐ نے یہ آیت پڑھی ہم نے پوچھا سینہ کھلنے سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا جب ایمان کا نور دل میں سماتا ہے تو سینہ کشادہ اور وسیع ہو جاتا ہے ہم نے عرض کیا اسکی نشانی کیا ہے آپ نے فرمایا آخرت کی طرف دل کا رجوع ہونا اور دنیا سے نفرت اور موت آنے سے پہلے اسکی تیاری کرنا۔ ف کیونکہ ہاتھ بندھے ہونگے۔ اس کے برابر ہوسکتا ہے جو بیفکری سے چین کرتا ہوگا اتنی عبارت محذوف ہے آدمی کو اگر کوئی بلا آتی ہے تو پہلا اپنے ہاتھوں پر روکتا ہے دوزخیوں کے ہاتھ پاؤں تو بندھے ہونگے تو لاچار ہوکر منہ ہی کو عذاب کی سپر بنائیں گے۔ ف بھلائی کا نتیجہ ہمیشہ عمدہ ہے اور برائی کا برا۔ ف ہر ایک کام کا تم کو پورا بدلہ ملیگا یہ نہ سمجھنا کہ پروردگار ہمارے کاموں سے غافل ہے۔

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			سَاۤءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝	لگاتے ہیں ف
۲۶	محمد ۴۷	۲	۲۳ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْۤءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ ۝	۲۳ کیا جو لوگ اپنے مالک کی طرف سے ایک سند رکھکر اس پر چلتے ہیں ف وہ ان لوگوں کی طرح ہونگے جنکو برے کام انکو بھلے کرکے دکھائے گئے ہیں ف اور وہ اپنے دل کی خواہشوں پر چلتے ہیں ف
۰	۰	۰	۲۴ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِى النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ۝	۲۴ (ایسے بہشت کے رہنے والے) ان (دوزخیوں) کی طرح ہوسکتے ہیں جو ہمیشہ آگ میں پڑے (جلتے) رہیں گے اور جھلستا جلتا پانی انکو پلایا جائیگا جو ان کی آنتیں کاٹ دیگا ف
۲۸	الحشر ۵۹	۳	۲۴ لَا يَسْتَوِىْۤ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝	۲۴ دوزخ والے اور بہشت والے برابر نہیں ہو سکتے جو بہشت والے ہیں وہی مراد پائیں گے
۲۹	الملک ۶۷	۲	۲۵ اَفَمَنْ يَّمْشِىْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤى اَمَّنْ يَّمْشِىْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝	۲۵ بھلا جو کوئی اوندھا ہو کر منہ کے بل چلے وہ راہ پائے گا یا جو سیدھا صاف سڑک پر جا رہا ہو ف
۰	القلم ۶۸	۲	۲۶ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ۝ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ۝ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ۝ اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ۝ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ۝	۲۶ کیا ہم (اپنے) تابعدار بندوں (مسلمانوں) کو گنہگاروں کے برابر کردیں گے ف (لوگو) تم کو کیا ہو گیا ہے کیسا (بے تکا) حکم لگاتے ہو کیا تمہارے پاس کوئی (آسمانی) کتاب ہے اس میں تم (یہ) پڑھتے ہو جو تم چاہو وہ تم کو آخرت میں ملجائے گا یا تم نے ہم سے قسمیں لے رکھی ہیں جو قیامت تک چلینگی کہ جیسا تم اپنے لیے حکم لگاؤ گے وہی تمہارے لیے ہوگا (اے پیغمبر) ان سے پوچھ تو سہی انمیں کون اسکا ذمہ دار ہے ف

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			مَا اَقْسَمَ اللّٰهُ بِهٖ ۹۷	باب ۹۷ اللہ نے کن کن چیزوں کی قسم کھائی ہے ان کا بیان
۱۱	یونس ۱۰	۵	۱ قُلْ اِىْ وَرَبِّىْۤ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ۝	۱ کہدے ہاں ہاں بیشک میرے مالک کی قسم یہ سچ ہے
۱۴	الحجر ۱۵	۵	۲ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِىْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝	۲ (اے پیغمبر) تیری زندگی کی قسم بیشک وہ اپنی مستی میں دیوانے ہو رہے تھے
۲۳	والصّٰفّٰت ۳۷	۱	۳ وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝	۳ قسم ان (فرشتوں) کی جو قطار لگا کر صف باندھتے ہیں ف پھر ان (فرشتوں) کی جو (ابر کو) جھڑک کر ڈانٹتے ہیں ف پھر ان (فرشتوں) کی جو قرآن کی تلاوت کرتے ہیں

ف اگر ایسا ہو تو اس خدا اندکریم کے انتظام پر حرف آتا ہے نہیں اچھوں کا جینا اور مرنا دونوں اچھا اور بروں کا جینا بھی برا اور مرنا بھی برا ۱۲ ف مثلاً قرآن اور حدیث پر ۱۲ ف شیطان نے بہکا دیا ہے شرک اور کفر کو انکی نظر میں اچھا کر دیا ہے ۱۲ ف انکا مقصد کی بیہودہ ہوئی سند یعنے قرآن و حدیث سے کوئی غرض نہیں یہ آیت ان مقلدوں پر بھی صادق آتی ہے جو قرآن کی آیت یا صحیح حدیث دیکھکر بھی اس پر عمل نہیں کرتے ۱۲ ف صحیح حدیث میں ہے کہ بہشت میں دودھ اور پانی اور شہد اور شراب کے دریا ہیں جن میں سے ابھی نہریں نہیں نکالی گئی ہیں کعب نے کہا نیل کا دریا بہشت میں شہد کا دریا ہوگا اور دجلہ دودھ کا اور فرات شراب کا اور سیحون پانی کا ایک حدیث میں ہے کہ سیحون اور جیحون اور فرات اور نیل بہشت کی نہریں ہیں ۱۲ ف یہ مومن اور کافر کی تمثیل ہے کافر جھوٹے خیال اور دل کی تاریکیوں میں پھنسے ہوئے ہیں جیسے کوئی اندھا منہ کے بل چلے اسکو رستہ کہاں ملیگا اور مومن توحید کی سڑک پر سیدھا تنا ہوا جا رہا ہے وہ ضرور بالضرور منزل مقصود یعنے بہشت کو پہنچ جائیگا بعضوں نے کہا اوندھا سے اندھا مراد ہے وہ ٹکڑی ٹکڑی چلتے چلتے منہ کے بل گر پڑتا ہے ۱۲ ف مکہ کے کافر کہتے تھے اگر محمد کا کہنا سچ ہو اور ہم آخرت میں پھر زندہ ہوں تو وہاں بھی دنیا کا سا حال ہوگا جیسے ہم دنیا میں مال اور ثروت میں مسلمانوں سے زیادہ ہیں وہاں بھی زیادہ رہیں گے اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف کہ آخرت میں ان فوائد کو وہی ملیگا جو مسلمانوں کو یا اس سے بھی زیادہ ف حضرت لوط کی باتنے ان پر کچھ اثر نہ کیا حالانکہ اگر لوہے کی طرح کسی کا دل سخت ہو تو بھی اس نرم گفتگو سے ملائم اور شرمندہ ہو جائے یا یہ بات نہیں مانتے انکو تو جوتی اور لات چاہیے ۱۲ ف حدیث میں ہے کہ تم فرشتوں کی طرح کیوں نہیں صف باندھتے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ فرشتے کیونکر صف باندھتے ہیں فرمایا وہ پورا کرتے ہیں پہلی صفوں کو اور صف میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں ۱۲ ف ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجاتے ہیں یا لوگوں کو ڈانٹتے ہیں گناہ سے باز رہنے کے لیے بعضوں نے کہا مراد قرآن کی آیتیں ہیں جو لوگوں کو گناہوں سے ڈانٹتی ہیں ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۳	ص ۳۸	۱	۴ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ؕ	۴ قسم ہے قرآن کی جس میں نصیحت ہے ف
۲۵	الزخرف ۴۳	۸	۵ وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۘ	۵ اور پیغمبر کے یہ کہنے کی قسم پروردگار یہ وہ لوگ ہیں جو کبھی ایمان نہ لائیں گے ف۲
۲۶	ق ۵۰	۱	۶ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۚ	۶ قسم ہے قرآن کی جو بڑی شان والا ہے ف۳
۲۶	الذّٰریٰت ۵۱	۱	۷ وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۙ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۙ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۙ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۙ	۷ قسم ہے ان ہواؤں کی جو مٹی خاک اڑاتی ہیں ف۴ پھر ان (بادلوں) کی جو پانی کا بوجھ اٹھاتے ہیں پھر ان (کشتیوں) کی جو دریا میں بے تکان نرمی سے چلتی ہیں پھر ان (فرشتوں) کی جو سب چیزوں کی تقسیم کرتے ہیں ف۵
۲۶	۵۱	۱	۸ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۙ	۸ قسم ہے اس آسمان کی جس میں ستاروں کی گردش کے راستے ہیں
۲۶	۵۱	۱	۹ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ؑ	۹ تو آسمان اور زمین کے مالک کی قسم بیشک جن چیزوں کا تم سے وعدہ ہے وہ سچ ہیں (انمیں کوئی شبہ نہیں) جیسے تمہارا بات کرنا ف۶
۲۷	الطّور ۵۲	۱	۱۰ وَالطُّوْرِ ۙ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۙ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۙ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۙ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۙ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۙ	۱۰ قسم ہے طور (پہاڑ) کی ف۷ اور اس کتاب کی جو کھلے ہوئے کاغذ پر لکھی ہوئی ہے ف۸ اور آباد گھر کی ف۹ اور اونچے چھت (آسمان) کی ف۱۰ اور ابلتے دریا کی ف۱۱
۲۷	النّجم ۵۳	۱	۱۱ وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۙ	۱۱ تارے کی قسم جب وہ نیچے کو چلے ف۱۲
۲۷	الواقعۃ ۵۶	۳	۱۲ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ۙ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ۙ	۱۲ میں تاروں کے جہاں ڈوبتے ہیں انکی قسم کھاتا ہوں ف۱۳ اور تم سمجھو تو یہ بڑی قسم ہے ف۱۴
۲۹	القلم ۶۸	۱	۱۳ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۙ	۱۳ ن ف قلم کی قسم اور (فرشتوں کے) لکھنے کی قسم
۲۹	الحاقۃ ۶۹	۲	۱۴ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ۙ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ۙ	۱۴ تو میں ان چیزوں کی قسم کھاتا ہوں جنکو تم دیکھتے ہو ف۱۶ اور جن کو نہیں دیکھتے ف۱۷
۲۹	المعارج ۷۰	۲	۱۵ فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ	۱۵ تو میں پورب اور پچھموں کے مالک کی (یعنے اپنی) قسم کھاتا ہوں
۲۹	المدّثّر ۷۴	۲	۱۶ كَلَّا وَالْقَمَرِ ۙ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ۙ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ۙ	۱۶ سچ تو یہ ہے مجھے چاند کی قسم اور رات کی جب گذرنے لگے اور صبح کی جب روشن ہو جائے ۔
۲۹	القیٰمۃ ۷۵	۱	۱۷ لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ؕ	۱۷ میں قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہوں اور آدمی کے دل کی قسم کھاتا ہوں جو برے کام پر ملامت کیا کرتا ہے ف۱۹

ف یا جو بزرگی اور عظمت والا ہو کہ قرآن برحق ہم ہمارا اتارا ہوا ہے ۱۲ ف۲ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی دعا اور مناجات کی قسم کھائی اور فرمایا کہ یہ لوگ کبھی ایمان لانیوالے نہیں ۱۲ ف۳ تو سچا پیغمبر ہے لیکن یہ کمبخت کافر تجھ پر ایمان نہ لائے ۱۲ ف۴ یا قسم ہے ان ہواؤں کی جو ابر کو اڑا کر لاتی ہیں ۱۲ ف۵ ملکوں ملکوں ابر لیجاتی ہیں اور جسقدر پانی انکے حصہ میں ہوتا ہے وہ انپر برساتے ہیں ۱۲ ف۶ یعنے بہشت دوزخ قیامت وغیرہ ۱۲ ف۷ بولنا سچ ہے اس میں کوئی شبہ نہیں اسیطرح آخرت بھی اور جن چیزوں کا اللہ تعالیٰ نے آخرت میں وعدہ فرمایا ہے وہ سب یقینی ہیں ۱۲ ف۸ جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام کیا بعض حدیثوں میں ہے کہ طور جنت کا پہاڑ ہے ۱۲ ف۹ یعنے جو بڑی جگہ صاف کشادہ ورق پر مراد قرآن ہے یا لوح محفوظ یا توریت کی وہ تختیاں جو حضرت موسیٰ پر اتری تھیں بعضوں نے کہا ہر ایک آسمانی کتاب بعضوں نے کہا ہر کتاب بعضوں نے کہا مومنوں کا دل ۱۲ ف۱۰ جسا تویں آسمان پر کعبہ کے مقابل ہے حدیث میں ہے کہ ہر روز ستر ہزار فرشتے وہاں آتے ہیں جو قیامت تک پھر دوبارہ وہاں نہیں آتے بعضوں نے کہا خود کعبہ مراد ہے بعضوں نے کہا پہلا آسمان ۱۲ ف۱۱ بعضوں نے کہا عرش مراد ہے ۱۲ ف۱۲ جو عرش کے نیچے ہے جس میں سے مینہ اترتا ہے یا جوش مارتا ہے یا جلتے سمندر کی جیسے حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن سمندر آگ ہو جائیگا یا روکے گئے سمندر کی جیسے حدیث میں ہے کہ سمندر ہر روز تین بار لوگوں پر آنا چاہتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اسکو روکتا ہے ربیع نے کہا مسجور وہ سمندر ہے جس میں کھاری اور میٹھا پانی ملگیا ہو ۱۲ ف۱۳ یعنے ڈوب جائے ۱۲ ف۱۴ یہ وقت بہت مبارک ہے جو لوگ تہجد پڑھتے ہیں ان پر خدا کی رحمت اترتی ہے ۱۲ ف۱۵ تاروں کا ڈوبنا اور پھر نکلنا اسکی قدرت کی بڑی نشانی ہے اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے جس چیز کی چاہے قسم کھائے لیکن ہم لوگوں کو اللہ کے سوا دوسرے کسی کی قسم کھانا منع ہے جیسے اوپر گذر چکا ۱۲ ف۱۶ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے اسرار میں سے ہے جس کے معنے معلوم نہیں بعضوں نے کہا ن سے دوات مراد ہے کیونکہ آگے قلم کا ذکر ہے چونکہ قلم اور دوات بڑی فائدہ کی اور بڑے کام کی چیزیں ہیں اسلئے اللہ تعالیٰ نے انکی قسم کھائی بعضوں نے کہا نون ایک مچھلی ہے جس پر زمین ٹھیری ہوئی ہے یا نصرت بعضوں نے کہا نون قرآن کا نام ہے ۔

پارہ	سورۃ		آیت	ترجمہ
	المرسلٰت	۱	وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۙ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۙ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۙ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۙ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۙ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۙ	قسم ان ہواؤں کی جو ایک کے بعد ایک آتی ہیں پھر جھونکا دیکر زور سے چلتی ہیں اور بادلوں کو خوب پھیلا دیتی ہیں پھر انکو چیر کر جدا جدا کر دیتی ہیں ف پھر ان فرشتوں کی (جو آسمان سے پیغمبروں پر) وحی اتارتے ہیں الزام دینے کو (اللہ کی حجت تمام کرنے کو) یا ڈرانے کو
۳۰	النّٰزعٰت	۱	۱۹ وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ	قسم ان فرشتوں کی جو کافروں کی جانیں بدن میں ڈوب کر سختی سے نکالتے ہیں ف اور قسم ان فرشتوں کی جو مسلمانوں کی جانیں (گرہ کھولکر) آسانی سے نکال دیتے ہیں اور قسم ان فرشتوں کی جو آسمان زمین میں تیرتے پھرتے ہیں ف پھر قسم ان فرشتوں کی جو آگے بڑھ جاتے ہیں ف پھر ان فرشتوں کی قسم جو کام کا انتظام کرتے ہیں ف
۳۰	التکویر	۱	۲۰ فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۙ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۙ وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۙ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۙ	۲۰ تو میں ان تاروں کی قسم کھاتا ہوں جو دن کو (چھپ جاتے ہیں) جب جاتے ہیں چلتے پھرتے ہیں رات کو نمود ہوتے ہیں ف اور رات کی جب اسکی سیاہی چڑھتی آتی ہے اور صبح کی جب اسکی پو پھٹتی ہے
۳۰	الانشقاق	۱	۲۱ فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۙ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ	۲۱ میں تو شفق کی قسم کھاتا ہوں ف اور رات کی اور جن چیزوں پر رات چھا جاتی ہے انکی اور چاند کی جب (پندرھویں تاریخ) پورا ہو
۳۰	البروج	۱	۲۲ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۙ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۙ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۙ	۲۲ آسمان کی قسم جس میں برج ہیں ف اور اس دن کی قسم جسکا وعدہ ہے (یعنے قیامت کی) اور گواہ کی اور جسپر گواہی دے گا اسکی قسم ف
۳۰	الطارق	۱	۲۳ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۙ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۙ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۙ	۲۳ قسم ہے آسمان کی اور رات کو آنے والے کی اور تو کیا جانے رات کو آنیوالا کیا ہے (وہ) چمکتا ہوا تارا ہے ف
۳۰	۳۰	۲	۲۴ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۙ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۙ	۲۴ مینہ برسانے والے آسمان کی قسم اور زمین کی قسم جو پھٹ جاتی ہے ف
۳۰	الفجر	۱	۲۵ وَالْفَجْرِ ۙ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۙ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۙ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۚ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۭ	۲۵ صبح کی قسم ف اور (ذی حجہ کی) دس راتوں کی اور جفت اور طاق کی ف اور رات کی جب وہ گذرنے لگے عقلمند کے نزدیک تو ان چیزوں کی بھاری قسم ہے ف
۳۰	البلد	۱	۲۶ لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ	۲۶ (اے پیغمبر) میں اس شہر (یعنے مکہ) کی قسم کھاتا ہوں اور تو ایک دن اس شہر میں آزاد ہوگا اور باپ (یعنے آدم) اور اسکی اولاد کی قسم کھاتا ہوں ف

ف یعنے پانی ہو یا ہوا چلتی ہیں یا ان کو پھیلا دیتی ہیں ف ابر پھونک دیتی ہیں آسمان صاف نکل آتا ہے ف وہ نکلنا نہیں چاہتیں زبردستی انکو گھسیٹتی ہیں ف یعنے جلدی جلدی احکام بجا لاتے ہیں بعضوں نے کہا جو بدن میں تیر کر جانیں نکالتے ہیں ف جب وحی لاتے ہیں تو شیطانوں سے آگے نکل جاتے ہیں یا آدمی کے اچھے اعمال لیکر آگے نکلتے ہیں ف جو حکم ہوتا ہے اسکے موافق دنیا کا انتظام چلاتے ہیں ف شمار پانچ سیارے ہیں چاند اور سورج کے سوا یعنے عطارد زہرہ مشتری اور مریخ اور زحل بعضوں نے کہا سب تارے مراد ہیں ابن عباس نے کہا ستارے مراد ہیں شاہ عبد القادر نے یوں ترجمہ کیا ہے پیچھے ہٹ جانے سیدھے چلنے والے اور بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جو پیچھے کو ہٹتے ہیں ایک طرف کو چلتے چلتے الٹے پیچھے کو ہٹنے لگتے ہیں پھر دبک جاتے ہیں کہتے ہیں ان پانچ سیاروں کی یہ عجب بات ہے کہ سیدھے چلتے چلتے پیچھے کو ہٹنے لگتے ہیں اور کبھی غائب ہو جاتے ہیں ف شفق وہ سرخی ہے جو غروب کے بعد کچھ وقت تک آسمان کے کناروں میں رہتی ہے ف یعنے ستارے بعضوں نے کہا برج محل ہیں آسمان میں بعضوں نے کہا ستاروں کی بارہ منزلیں مراد ہیں یعنے حمل ثور جوزا سرطان اسد سنبلہ میزان عقرب قوس جدی دلو حوت تو مریخ کو حمل اور عقرب سے اور زہرہ کو ثور اور میزان سے اور عطارد کو جوزا اور سنبلہ سے اور چاند کو سرطان سے اور سورج کو اسد سے اور مشتری کو قوس اور حوت سے اور زحل کو جدی اور دلو سے تعلق ہے اور صحیح وہی ہے جو بیان ہوا والله اعلم [illegible] شکل پر نظر آتے ہیں ویسا ہی نام رکھدیا گیا حمل کی شکل بھیڑ کی [illegible] میزان ترازو کی اور سرطان کیکڑے کی اور اسد شیر کی اور قوس کمان کی اور دلو ڈول کی علی ہذا القیاس ابن مردویہ نے جابر سے نکالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا آسمان برج کیا ہیں آپ نے فرمایا ستارے ہیں ف یعنے عالم ہونے والے کی اور جس کے پاس حاضر ہوں اسکی قسم اس میں اختلاف ہے کہ شاہد اور مشہود سے کیا مراد ہے بعضوں نے کہا شاہد جمعہ ہے اور مشہود عرفہ یا شاہد عرفہ اور مشہود قیامت یا شاہد یوم النحر اور مشہود عرفہ باقی بعد [illegible]

۳۰	الشمس ۹۱	۱	۲۸ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ۝ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۝ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۝ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۝	۲۸ سورج کی اور اسکی روشنی (دھوپ) کی قسم اور چاند کی قسم جب سورج کے پیچھے نکلے ف۱ اور دن کی قسم جب وہ سورج کو روشن کرے ف۲ اور رات کی قسم جب وہ سورج کو ڈھانپ لے ف۳ اور آسمان کی قسم اور اسکی جس نے اسکو بنایا اور زمین کی قسم اور اسکی جس نے اسکو بچھایا اور (آدمی کی) جان کی اور جس نے اسکو بنایا اسکی پھر اسکی بری اور اچھی دونوں باتیں اسکو بتلا دیں ف۴
۳۰	اللیل ۹۲	۱	۲۸ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى ۝	۲۸ رات کی قسم جب وہ چھا جائے اور دن کی قسم جب وہ روشن ہو جائے اور اس (خدا) کی قسم جس نے نر اور مادہ بنائے
۳۰	الضحیٰ ۹۳	۱	۲۹ وَالضُّحٰى ۝ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝	۲۹ چاشت کے وقت کی قسم اور رات کی قسم جب وہ ڈھانپ لے
۳۰	التین ۹۵	۱	۳۰ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝	۳۰ قسم ہے انجیر کی ف۵ اور زیتون کی ف۶ اور طور سینین (پہاڑ) کی اور اس امن والے شہر (مکہ) کی،
۳۰	العٰدیٰت	۱	۳۱ وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝	۳۱ قسم ہے (غازیوں کے) دوڑنیوالے گھوڑوں کی جو دوڑنے میں آواز نکالتے ہیں ف۷ پھر ٹاپ مار کر پتھروں سے چنگاریاں اڑاتے ہیں ف۸ پھر صبح ہی صبح (دشمن پر) چھاپا مارتے ہیں ف۹ پھر اس وقت گرد اڑاتے ہیں پھر (دشمنوں کی) فوج میں اسی وقت جا گھستے ہیں ف۱۰
۳۰	والعصر ۱۰۳	۱	۳۲ وَالْعَصْرِ ۝	۳۲ عصر کے (وقت کی) قسم ف۱۱

باب ۹ کہاوتوں اور مثلوں کا بیان

الامثال ۹۸

۱	البقرۃ	۲	۱ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ۝ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝ اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِىْۤ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ	۱ انکی کہاوت (مثل) اس شخص کی سی ہے جس نے (اندھیرے جنگل میں رات کو) آگ سلگائی جب آس پاس روشنی پھیلی اور برا بھلا دکھلائی دینے لگا تو (ایکبارگی) اللہ تعالیٰ نے انکی روشنی سیٹ لی (اور انکی آگ کو بجھا دیا) اور اندھیری میں انکو چھوڑ دیا کچھ نہیں دیکھتے ف۱۲ بہرے گونگے اندھے ہیں وہ راہ پر آنے والے نہیں یا ایسی مثال ہے جیسے مینہ برس رہا ہو آسمان سے اس میں اندھیرے ہیں اور گرج اور بجلی مارے کڑک کے موت کے ڈر سے انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ

ف۱ یعنی سورج کے نکلنے کے بعد یہ غرہ (۲) مہینے میں ہوتا ہے یا سورج کے ڈوب جانے کے بعد یہ اخیر مہینے میں ہوتا ہے ۱۲ ف۲ یا تارے کو روشن کرے ۱۲ ف۳ یا زمین کو یا آسمان کے کناروں کو ۱۲ ف۴ اسکو عقل دی کچھ باتیں تو عقل سے سمجھ سکتا ہے بغیر بھیجے کچھ باتیں انکے بتلانے سے معلوم ہوئیں بعضوں نے کہا الہام سے یہ مراد ہے کہ بری اور اچھی دونوں باتیں اسکے دل میں خالق نے ڈالیں طاعت اور گناہ دونوں کی توفیق اسی کی طرف سے ہے اور دونوں اسی کی تقدیر سے ہیں حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اس آیت کو پڑھتے گو نماز میں ہوتے تو اس کے بعد یوں فرماتے اللہم آت نفسی تقویہا وزکہا انت خیر من زکاہا انت ولیہا ومولاہا ۱۲ ف۵ جو ایک مشہور میوہ ہے اسکا کھانا آدمی کے لیے بہت مفید ہے بلغم اور سمن بدن ہے اور بلغم کو دور کرتا ہے ۱۲ ف۶ جو ایک مشہور درخت اس کے پھلوں میں سے تیل نکلتا ہے اکثر لوگ اسکو لگا کر سالن کی طرح روٹی کے ساتھ کھاتے ہیں یہ تیل بھی بہت سی بیماریوں میں فائدہ دیتا ہے ۱۲ ف جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام کیا تھا سینین کے معنے مبارک یہ حبشی یا سریانی لفظ ہے ۱۲ ف۷ گھوڑا جب دوڑتا ہے تو اپنے ناک سے ایک فرفر کی سی آواز نکالتا ہے اسکو ضبح کہتے ہیں ۱۲ ف۸ گھوڑا جب رات کو پتھریلی زمین پر چلتا ہے تو اسکی ٹاپ سے چنگاریاں نکلتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں جیسے کوئی چقماق جھاڑ کر آگ سلگائے ۱۲ ف۹ لوٹتے ہیں غارت کرتے ہیں ۱۲ ف۱۰ دشمنوں کے بیچا بیچ میں سما جاتے ہیں ۱۲ ف۱۱ جیسے فجر کا وقت نہایت متبرک ہے ایسے ہی عصر کا وقت بھی ان دونوں وقتوں میں رات اور دن کے فرشتے جمع ہو جاتے ہیں جیسے اوپر گذر چکا حضرت علی اسکو یوں پڑھتے تھے والعصر ونوائب الدہر یعنے قسم زمانے کی اور زمانے کی آفتوں کی ۱۲ ف۱۲ منافقوں کی یہی مثال ہے کہ تھوڑی دیر کے لیے دنیا کی زندگی میں انہوں نے ایمان کی روشنی سے فائدہ لیا اپنی جان بچا لی لوٹ کے مال میں حصہ لیا لیکن یہ روشنی قائم نہ رہی مرتے ہی بجھ گئی اور وہ قبر کی اندھیری کوٹھڑی میں جا پھنسے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			الْمَوْتِ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌ بِالْكٰفِرِيْنَ ٥ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ط كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ لا وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ط وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٥	منکروں کو گھیرے ہوئے ہے ف۱ قریب ہے بجلی ان کی آنکھوں کو اچک لے ہر بار جب انپر چمکتی ہے تو اسکی روشنی میں چلتے ہیں اور جب اندھیرا ہو جاتا ہے کھڑے رہ جاتے ہیں اور اگر اللہ تعالی چاہے تو ان کے کان بہرے کر دے (بجلی کی کڑک سے) اور ان کی آنکھیں اندھی کر دے (بجلی کی چمک سے) بیشک اللہ تعالی سب کچھ کر سکتا ہے ف۲
	بقرہ	۳	۱۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ط فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ج وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا م يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا لا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ط	۱۔ اللہ تعالی نہیں شرماتا مچھر یا اس سے بڑھکر کسی چیز کی مثال بیان کرنے میں جو ایمان والے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ مثال ٹھیک ہے ان کے مالک کی طرف سے اور جو منکر ہیں وہ کہتے ہیں اللہ تعالی کو کیا غرض پڑی تھی ایسی مثال کی (بات یہ ہے) کہ اللہ تعالی گمراہ کرتا ہے اس سے (یعنی اس مثال سے) بہتیرو ں کو اور راہ پر لاتا ہے بہتوں کو
۲	″	۲۱	۲۔ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ط صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ٥	۲۔ اور ان کافروں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص ایسے (جانور) کے پیچھے چلائے جو صرف پکارنا اور چلانا سنتا ہے (لیکن مطلب و طلب خاک نہیں سمجھتا بس آواز اسکے کان میں جاتی ہے ف۳ (یہ کافر) بہرے گونگے اندھے ہیں اسلیے کچھ نہیں سمجھتے ف۴
۳	″	۳۶	۴۔ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ط وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ٥	۴۔ جو لوگ اپنے مال اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کرتے ہیں انکی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیاں نکلیں ہر بالی میں سو سو دانے اور اللہ تعالی جسکو چاہتا ہے اس سے دونا دیتا ہے (یا اس سے زیادہ) اور اللہ تعالی سمائی والا ہے جاننے والا ف۵
″	″	″	۵۔ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ	۵۔ اس شخص کیطرح جو لوگوں کو دکھانے کی نیت سے خرچ کرتا ہے اور اللہ تعالی اور پچھلے دن پر یقین نہیں (یعنے منافق ہے) تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے پتھر کی چٹان پر (تھوڑی سی) مٹی ہو پھر زور کا مینہ

ف۱ یعنی اس کے علم اور قدرت سے باہر نہیں جا سکتے ترمذی نے ابن عباس سے روایت کیا کہ یہودیوں نے آنحضرت سے پوچھا گرج کیا ہے آپنے فرمایا وہ ایک فرشتہ ہے جس کے ہاتھ میں آگ کے کوڑے ہیں اور بادل کو ہانک لیجاتا ہے ابر کو جہاں پر اسکی مرضی ہوتی ہے پھر انہوں نے کہا یہ آواز کیسی ہے آپنے فرمایا اس فرشتے کی جھڑک ہے اور کڑک اس آگ کا ایک ٹکڑا ہے جو کبھی زمین پر گرتا ہے بعض چیزوں کو جلا دیتا ہے بعض کو توڑ ڈالتا ہے بعض میں سے نفوذ کر کے پار چلا جاتا ہے اور انکو آسیب نہیں ہوتا ف۲ یہ دوسری مثال ہے منافقوں کی اور قرآن شریف کی مینہ قرآن شریف ہے جو آسمان سے یعنی اللہ تعالی کے پاس سے اترا ہے اس میں جو کفر کا ذکر ہے وہ اندھیرا ہے اور کفر کی جو سزا مذکور ہے وہ گرج ہے اور توحید کے دلائل مثل بجلی کے ہیں منافق لوگ جب قرآن سنتے ہیں تو دل میں سمجھ جاتے ہیں کہ کہیں ہمارا نام نہ کھولدیا جائے پھر جب توحید اور ایمان کے دلائل سنتے ہیں تو کان بند کر لیتے ہیں اس قصد سے کہ کہیں ایمان انکے دل میں جگہ کرلے انکے نزدیک یہ موت ہی ہے جلالین ف یہ مثال ہے قرآن شریف اور منافقوں کی کہ جب قرآن شریف انکے مطلب کے موافق اترتا ہے تو خوش ہو جاتے ہیں جیسے بجلی کی روشنی میں آدمی تھوڑی دور چل نکلتا ہے پھر جب کوئی حکم انکی مرضی کے خلاف اترتا ہے یا انکا نفاق کھولا جاتا ہے تو ٹھٹک کر کھڑے ہو جاتے ہیں جیسے زور کی بارش اور کڑک میں اندھیرا ہو تو راہ چلنے والا ڈر کر کھڑا رہ جاتا ہے ۱۲ ف۳ آنحضرت کو تشبیہ دی بلانیوالے اور چلانیوالے کے ساتھ اور کافروں کو ان جانوروں کے ساتھ جو فقط آواز سنتا ہے لیکن مطلب اور معنی کچھ نہیں سمجھتا یعنی ان کافروں کو سمجھانا ویسا ہے جیسے کوئی جنگل کے جانوروں کو بلا دے وہ آواز کے سوا کچھ نہیں سنتے یہ کافر بھی صرف تیری آواز سنتے ہیں مگر اپنے باپ دادا کی تقلید میں ایسے ڈوبے ہوئے ہیں کہ تیری کلام پر کچھ غور نہیں کرتے نہ اسکی مراد سمجھتے ہیں اکثر مفسرین نے اس آیت کی تفسیر یونہی کی ہے ۱۲ ف۴ کیونکہ عقل اور سمجھ کے دروازے آنکھ اور کان اور زبان ہیں جب یہ سب بند ہوں تو عقل آدمی کہاں سے آوے ف۵ سمائی والا ہے یعنی اسکا خزانہ بے حد اور بے حساب ہے گھٹتا نہیں کتنا ہی دیوے اور جاننے والا ہے انکی نیتوں کو ۱۲

فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا ۖ لَا
يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوا ۗ
وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۝
وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ
ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَتَثْبِيتًا مِّنْ
أَنفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ
فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَإِن لَّمْ يُصِبْهَا
وَابِلٌ فَطَلٌّ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝
أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَن تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ
وَأَعْنَابٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
لَهُ فِيهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَأَصَابَهُ
الْكِبَرُ وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ فَأَصَابَهَا
إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۗ كَذَٰلِكَ
يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ۝

پڑے اور اس کو صفا چٹ کر دے ویسے (قیامت کے دن یہاں) لوگوں
کو اپنی کمائی میں سے کچھ ہاتھ نہ لگے گا ف اور اللہ سبحانہ و تعالے
کافر (ناشکرے) لوگوں کو راہ پر نہیں لاتا ف اور جو لوگ خدا تعالی
کی رضامندی چاہنے کو دلوں میں ایمان رکھکر اپنے مالوں کو خرچ
کرتے ہیں ف ان کی مثال ایک باغ کی سی ہے جو ایک ٹیلے پر ہوا
(یعنے بلند زمین پر) وہاں زور کا مینہ پڑا تو دونا میوہ پیدا ہوا
اگر زور کا مینہ نہ پڑا تو پھوہار ف اور اللہ تعالے تمہارے
کاموں کو دیکھ رہا ہے کیا تم میں سے کوئی بھی یہ بات پسند
کرے گا کہ اس کا ایک باغ ہو کھجور اور انگور کا اس کے نیچے نہریں
بہ رہی ہوں اور ہر طرح کے میوے اس کو میسر ہوں اور بوڑھا ہو گیا
ہو اس کے چھوٹے چھوٹے بال بچے ہوں (یا ناتوان بچے اور
عورتیں) ایک دم اس باغ کو آگ بگولا مارے اور باغ جل جائے
اسی طرح اللہ تعالی اپنی آیتیں تم سے بیان کرتا ہے اس لیے کہ تم
غور کرو ف

۴ آل عمران ۱۲

مَثَلُ مَا يُنفِقُونَ فِي هَٰذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ
قَوْمٍ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْهُ ۚ وَمَا
ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِنْ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝

یہ لوگ (یعنے کافر) دنیا کی اس زندگی میں جو خرچ کرتے ہیں اس کے تلف ہونے کی
مثال ایسی ہے جیسے ہوا جس میں پالا ہو (یعنے سردی) وہ ان لوگوں
(بدکاروں) کی کھیت پر چلی جنہوں نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا اور اسکو (یعنے ساری
کھیت کو) غارت کر دیا اور اللہ نے انپر ظلم نہیں کیا وہ انپر اوپر آپ ظلم کرتے ہیں ف

۹ الاعراف ۲۲

فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِن تَحْمِلْ عَلَيْهِ
يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَث ۚ ذَٰلِكَ
مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ
فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝
سَاءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَذَّبُوا
بِآيَاتِنَا وَأَنفُسَهُمْ كَانُوا يَظْلِمُونَ ۝

ف تو اس کی مثال کتے کی طرح ہے اگر تو اس کو ڈانٹ کر نکالے ف تب
بھی زبان لٹکائے رہے یا اگر اس کو چھوڑ دے تب بھی زبان لٹکائے
رہے یہی مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو
(اے پیغمبر) یہ قصے ان کو سناؤ تاکہ وہ سوچیں ف جن لوگوں نے ہماری
آیتوں کو جھٹلایا اور (اس جھٹلانے سے) اپنا ہی بگاڑ کرتے
رہے ان کی مثال بری ہے

ف تو ایسے پتھر میں بھیا گنا محال ہے کیونکہ مٹی تو بہ گئی اب اگے گا کاہے میں سے ایسا ہی جو لوگ خیرات دیکر احسان جتاتے ہیں یا ستاتے ہیں یا دکھلانے کی نیت سے دیتے ہیں انکی خیرات قیامت کے دن مٹی کی طرح بہ جاویگی اور اسکا ثمرہ کچھ نہ ملیگا ۱۲ ف یعنے جو خیرات دنیا میں دی تھی وہ سب مٹ جاویگی اسکا ثواب کچھ نہ ملیگا ف معلوم ہوا کہ احسان جتانا یا دیکر اسکو ستانا طعنے مارنا کافروں کی خصلت ہے ۱۲ ف دلوں میں ایمان رکھکر یہ ترجمہ ہے تثبیتا لانفسھم کا یعنے منافق کو اندر اور تہ دل سے ایمان نہ تھا دکھانے کے لیے صرف کرتا تھا یہ لوگ دل سے مومن ہیں اور اللہ تعالی کی رضامندی کے لیے خرچ کرتے ہیں ف پھوہار ہی بس کرتی ہے بہر حال میں وہ درخت ہر سے بھرے رہتے ہیں اور میوہ دیتے ہیں طل کا ترجمہ بعضوں نے اوس کیا ہے یعنے شبنم جو رات کو گرتی ہے وہ بھی کافی ہے مطلب یہ ہے کہ ایمان دار آدمی کی خیرات بیکار نہیں جاویگی جو خدا کی رضامندی کے لیے دیجاوے اگر بہت سا مال دیا تو زور کے مینہ کی طرح بہت ثمرہ دیگا اگر تھوڑا دیا تو ہلکی پھوہار یا شبنم کی طرح وہ بھی کچھ نہ کچھ میوہ اگا دیگا ف شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا یہ مثال اللہ تعالی نے اس شخص کی بیان کی جو اپنی اچھی خیرات کو احسان جتا کر یا ستا کر خراب کرے جیسے بڑھاپے میں کسی کا ایک باغ ہو اسکے چھوٹے چھوٹے بال بچے سب اسی باغ سے پرورش پاتے ہوں ہر طرح کا میوہ اس میں سے کھاتے ہوں اور کوئی معاش نہ ہو اور دفعتہ یہ باغ ایک لہر لو کی ہوا سے جل بھن کر خاک ہوجاوے تو اسکو کس قدر افسوس اور رنج ہوگا ایسے ہی قیامت کے دن اس خیرات کرنیوالے کا حال ہوگا عین وقت پر خیرات اکارت جاویگی اور کچھ کام نہ دیگی ۱۲ ف ایسے ہی ابوسفیان اور ابوجہل نے جو کچھ خرچ کیا مومنوں کی ہوا نکلتے ہی وہ بدکاروں کے کھیت کی طرح سب غارت ہوگیا اسکا کچھ ثواب انکو نہیں ملیگا [illegible] شعد کی آواز کو یعنے اس ہوا میں گرم لگا تو وہ کھیت کو لگی سب جلکر خاک ہوگیا یہ جو فرمایا اللہ تعالی نے انپر ظلم نہیں کیا یعنے انکی خیرات جو سب مٹی ہو گئی اس میں انہی کا قصور ہے نہ وہ اللہ تعالی کی نافرمانی اور کفر کرتے نہ انکی نیکیاں برباد ہوتیں تو گویا انہوں نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا ۱۲ [illegible]

۔	یونس	۳	۸۔ اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَ ظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَاۤ اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝	۸ دنیا کی زندگی کی مثال ۹ ایسی ہے جیسے ہم نے آسمان سے پانی برسایا پھر زمین کا سبزہ اسکی وجہ سے (خوب) گھنا ہوا نکلا کچھ آدمیوں کے کھانے کا کچھ جانوروں کا ۲ یہاں تک کہ جب زمین نے اپنا سنگار پورا کرلیا ق اور وہاں کے رہنے والے سمجھے کہ اب کیا ہے لے ڈالا ۴ (ایک ہی ایکا) رات یا دن کو ہمارا عذاب اس پر آن پہونچا ہم نے کاٹ کر ۵ اس کو ایسا کردیا جیسے کل وہاں کھیت ہی نہ تھا ۶ ف۷ ایسے ہی ہم سوچنے والوں کے لیے اپنی آیتیں کھولکر بیان کرتے ہیں
۶	ھود	۲	۹۔ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ	۹ دونوں فرقوں ۸ کی مثال ایسی ہے جیسے اندھے بہرے اور دیکھتے سنتے کی کیا دونوں کا حال برابر ہے کیا تم غور نہیں کرتے ف۹
۱۳	الرعد	۲	۱۰۔ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ	۱۰ اسی نے آسمان سے مینہ برسایا پھر اپنے اندازے کے موافق نالے بہ نکلے ف پھر پھولا ہوا جھاگ بہیانے (پانی کے ریلے) اپنے اوپر اٹھالیا ف۱۱ اور جن چیزوں کو زیور یا دوسرے سامان بنانے کے لیے آگ میں تپاتے ہیں ان میں بھی پانی کی جھاگ کیطرح پھین (کھوٹ) نکلتا ہے اسی طرح اللہ تعالی حق اور باطل کی مثال بیان فرماتا ہے تو پھین جو باطل کیطرح ہے) وہ سوکھ سکھا کر مٹ جاتا ہے ف۱۲ اور جو لوگوں کے کام آتا ہے ف۱۳ وہ زمین میں قائم رہتا ہے اللہ تعالی (لوگوں کو سمجھانے کے لیے) ایسی مثالیں بیان فرماتا ہے
۶	ابراھیم ۱۴	۳	۱۱۔ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ نِ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝	۱۱ جن لوگوں نے اپنے مالک (خدا) کو نہ مانا انکے اعمال کا حال اس راکھ کیطرح ہے جیسے آندھی کے دن زور کی ہوا چلے ف۱۵ وہ جو انہوں نے (دنیا میں) کیا اس میں سے کچھ (آخرت میں) نہ پائیں گے یہی پرلے سرے کی تباہی ہے
۶	"	۴	۱۲۔ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ	۱۲ (اے پیغمبر) کیا تونے اس پر خیال نہیں کیا اللہ تعالی نے کلمہ طیبہ (اچھی بات) کی مثال کیسی بیان کی ایک پاکیزہ درخت کی سی جس کی جڑ مضبوط ہے

فـ۱ سکو پیشانی اور جلدی سے فنا ہو جانے میں ۔ ف۲ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے پھر زمین کی روئیدگی جسکو آدمی اور چارپائے کھاتے ہیں پانی کے ساتھ ملکر اسطرح گھر پانی کو جذب کرلیا اور وہ پھلی پھولی ہے ف۳ دلہن کیطرح بن سنور گئی ۔ ف۴ یعنے اب خوب اچھی طرح غلہ اور چارہ نکالیں گے پورا زر کریں گے ۔ ف۵ ساری کھیتی تباہ کرکے ۔ ف۶ پھر یعنے بنجر زمین تھی یہی مثال دنیا میں انسانی زندگی کی ہے روح پانی کیطرح آسمان سے اترتی ہے بدن اس سے ملکر خوب بڑھتا ہے جب جوانی پر آتا ہے علم و ہنر سیکھتا ہے اب امید ہوتی ہے کہ چند روز میں خوب ساونچا اڑائیں گے ایک ہی بار یکا موت آجاتی ہے اور ساری امیدیں خاک میں ملجاتی ہیں ۔ ف۷ جیسے ہم نے یہ مثال بیان کی ہے ۔ ف۸ مسلمان اور کافر دونوں ۔ ف۹ مسلمان دیکھتا سنتا ہے اور کافر اندھا بہرا ہے دونوں میں بڑا فرق ہے ۔ ف۱۰ بڑے نالے میں زیادہ پانی اور چھوٹے نالے میں کم پانی بہا ۔ ف۱۱ یہ ایک مثال ہے تمہیں حق اور باطل کی بیان کی حق اس پانی کی طرح ہے جو بہا میں سکتا ہے لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں آپ پیتے ہیں جانوروں کو پلاتے ہیں کھیتوں اور باغوں کو سینچتے ہیں لیکن جو پھین یا جھاگ اس پانی پر آجاتا ہے وہ باطل کی طرح ہے کسی کام نہیں آتا اور جلدی سے مٹ جاتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ پھین پانی کے اوپر آجاتا ہے اسیطرح کبھی باطل بھی حق کے اوپر غالب آجاتا ہے مگر یہ غلبہ تھوڑی دیر کا ہے اس کے بعد پھین کیطرح پھٹ بیٹھ جاتا ہے اور پانی قائم رہتا ہے یعنے حق اب دوسری مثال بیان فرماتا ہے ۔ ف۱۲ مثلاً سونا چاندی تانبا پیتل وغیرہ ۔ ف۱۳ یا بہا کر مٹ جاتا ہے ۔ ف۱۴ صاف پانی یا خالص دھات ہے ۔ ف۱۵ تو وہ راکھ سارا اڑا کر لے جائیگی اسکا ایک ذرہ بھی ہاتھ میں آنا مشکل ہے اسیطرح کافروں کے اچھے عمل جیسے خیرات وغیرہ سب بیکار ہیں ۔

پارہ	سورہ	رکوع		
			تُؤْتِیْ اُکُلَهَا کُلَّ حِیْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَیَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ۝ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِیْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِیْثَةِ ِۨاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ۝	اور شاخیں آسمان میں (یعنی اوپر کی طرف) ف اپنے مالک کے حکم سے ہر موسم پر میوہ دیتا ہے ف اور اللہ تعالیٰ لوگوں سے مثالیں اس لیے بیان کرتا ہے کہ وہ سوچیں سمجھیں اور کلمہ خبیثہ کی (ناپاک گندی بات شرک اور کفر کی) مثال اس پلید درخت کی سی ہے جو زمین کے اوپر ہی اوپر سے اوکھاڑ لیا جاتا ہے ف اس کا جماؤ ہی نہیں ف
۱۴	النحل	۷	۱۳ لِلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝	۱۳ جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے ف انہی کو ایسی بری باتیں مبارک رہیں ف اور اللہ تعالیٰ کی تو وہ صفت ہے جو سب سے عمدہ ف اور وہ زبردست ہے حکمت والا
″	″	۱۰	۱۴ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا یَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ یُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ؕ هَلْ یَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَیْنِ اَحَدُهُمَاۤ اَبْكَمُ لَا یَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰی مَوْلٰىهُ ۙ اَیْنَمَا یُوَجِّهْهُّ لَا یَاْتِ بِخَیْرٍ ؕ هَلْ یَسْتَوِیْ هُوَ ۙ وَمَنْ یَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝	۱۴ تو اللہ کے لیے (دنیا والوں کی طرح) مثالیں نہ بیان کرو ف اللہ جانتا ہے ف اور تم نہیں جانتے ف اللہ ایک مثال بیان کرتا ہے ایک شخص غلام ہے دوسرے (کے بس) کا مال جو کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا ف اور ایک شخص وہ ہے جس کو ہم نے اپنے پاس سے اچھی دولت دے رکھی ہے وہ چھپے اور کھلے اس میں سے خرچ کرتا رہتا ہے کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں ف شکر اللہ کا ف لیکن (بات یہ ہے) ان میں اکثر لوگ (ان باتوں کو) نہیں جانتے اور اللہ ایک اور مثال بیان کرتا ہے دو مرد ہیں ایک ان میں گونگا (جو بہرہ بھی ہوتا ہے) وہ (غلام ہے) کچھ نہیں کر سکتا اپنے مالک پر ایک بوجھ ہے جہاں کہیں وہ (یعنی مالک) اس کو بھیجتا ہے وہ کام بنا کر نہیں آتا کیا یہ (غلام) اور وہ عقلمند شخص برابر ہے جو سیدھی روش کھلاتا ہو اور آپ بھی سیدھی روش پر ہے
″	″	۱۵	۱۵ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْیَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَىِٕنَّةً یَّاْتِیْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا	۱۵ اور اللہ نے ایک بستی کی مثال بیان کی (مراد مکہ ہے) وہاں کے لوگ (ہر طرح) امن اور اطمینان سے تھے ہر طرف سے ان کی روزی فراغت کے ساتھ چلی آتی تھی پھر انہوں نے خدا کی نعمتوں کی ناشکری کی ف تو اللہ تعالیٰ نے ان کے کاموں کی سزا میں اس بستی کو بھوک اور خوف کا لباس

ف اچھی بات سے لا الٰہ الا اللہ مراد ہے۔ ف ایسی ہی نیک کلمہ ہی انسان کو بہشت کے میوے کھلائے گا بعضوں نے کہا اچھی بات سے ایمان مراد ہے۔ ف ان کا درخت بھی جس کی زمین میں بہت گہری جڑ ہوتی ہے اور اس کی برکتیں شاخوں کی طرح آسمان تک پہونچتی ہیں حدیث میں مومن کی مثال ایک درخت کی سی ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے لوگوں کا خیال جنگل کے درختوں کی طرف گیا عبد اللہ ابن عمرؓ کے دل میں آیا وہ کھجور کا درخت ہے لیکن شرم سے انہوں نے نہ کہا پھر آنحضرت صلے نے خود بتلا دیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ ہے اور پاکیزہ درخت مومن ہے۔ ف حدیث میں ہے کہ وہ اندرائن کا درخت ہے۔ ف زمین میں اس کی جڑ جمتی نہیں اوپر ہی اوپر رہتی ہے جب چاہا اوکھاڑ پھینکا۔ یا ایسے ہی شرک اور کفر کی بات ہے جس کی کوئی دلیل نہیں ذری ہی غور میں معلوم ہو جاتا ہے کہ محض واہیات ہے دل میں اس کا اثر تک نہیں رہتا نہ کافر کا کوئی عمل قبول ہوتا ہے ابن عباسؓ نے کہا کلمہ خبیثہ شرک کا کلمہ ہے اور پلید درخت مشرک ہے۔ ف جیسے یہ کافر جو فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے ہیں۔ ف بیٹی سے شرمانا اس کو جیتا گاڑنا جہالت اور کفر کی باتیں۔ ف تمام مخلوقات کی مشابہت سے پاک ہے۔ ف وہ مخلوقات کی مشابہت سے پاک ہے۔ ف کہ ان بتوں کے پوجنے میں تمہاری مٹی کیسی خراب ہوگی۔ ف جب تو شرک کرتے ہو یا اللہ تعالیٰ کے لیے ٹھیک مثال کیا ہے اور تم ٹھیک مثال دینا نہیں جانتے تم بے دقوفی سے اللہ کو دنیا کے بادشاہوں کی طرح سمجھے ہوئے ہو کہ دنیا کے بادشاہوں کو اپنے وزیروں اور امیروں کی بات سننا پڑتی ہے وہ ڈرتے ہیں کہیں یہ بد دل ہو جاویں تو بادشاہت میں خلل پڑے ایسے تم سمجھتے ہو کہ ہمارے معبود اور اولیا اور انبیا کی سفارش اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں اللہ قبول کرے گا ان کی سفارش اللہ تعالیٰ ضرور سنیگا اور وہ ہم کو بچا لیں گے یہ تمہاری بے عقلی ہے دنیا کے بادشاہ سب کام اپنے ہاتھ سے نہیں کر سکتے نہ رعیت کی فریاد خود سن سکتے ہیں اسلیے انکو وزیروں اور امیروں کی حاجت پڑتی ہے اللہ تمام کام خود کرتا ہے اور ایک ایک چیونٹی کی آواز خود سنتا ہے اس کو کسی مددگار کی ضرورت نہیں جب اس کو منظور ہے اس کو چاہے اپنی شاہانہ عنایت سے ان کی سفارش سنے یا اور بات ہے باقی ایک رتی برابر بھی کسی کا دباؤ اللہ پر نہیں ہے۔ باقی در ضمیمہ

پارہ	سورۃ	رکوع
۱۵	الکھف ۱۸	۵

يَصْنَعُونَ ۝

۱۷ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا
لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ وَحَفَفْنَاهُمَا
بِنَخْلٍ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ۝ كِلْتَا
الْجَنَّتَيْنِ آتَتْ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ
شَيْئًا ۝ وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا نَهَرًا ۝ وَكَانَ
لَهُ ثَمَرٌ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ
أَنَا أَكْثَرُ مِنكَ مَالًا وَأَعَزُّ نَفَرًا ۝ وَدَخَلَ
جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ قَالَ مَا
أَظُنُّ أَن تَبِيدَ هَٰذِهِ أَبَدًا ۝ وَمَا
أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن رُّدِدتُّ
إِلَىٰ رَبِّي لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنقَلَبًا ۝
قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَكَفَرْتَ
بِالَّذِي خَلَقَكَ مِن تُرَابٍ ثُمَّ مِن
نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلًا ۝ لَّٰكِنَّا هُوَ
اللَّهُ رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِرَبِّي أَحَدًا ۝ وَلَوْ
لَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ
اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ۚ إِن تَرَنِ أَنَا
أَقَلَّ مِنكَ مَالًا وَوَلَدًا ۝ فَعَسَىٰ
رَبِّي أَن يُؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّن جَنَّتِكَ
وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَاءِ
فَتُصْبِحَ صَعِيدًا زَلَقًا ۝ أَوْ يُصْبِحَ مَاؤُهَا
غَوْرًا فَلَن تَسْتَطِيعَ لَهُ طَلَبًا ۝ وَأُحِيطَ
بِثَمَرِهِ فَأَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلَىٰ مَا

کام کرتے رہا یا ف

۱۷ اور (اے پیغمبر) ان لوگوں سے ان دو آدمیوں کی نقل بیان کر ان میں سے
ایک کو ہم نے انگور کے دو باغ دیے تھے اور دونوں کے گرد اگرد کھجور
کے درخت تھے اور بیچ میں کھیتی وہ دونو باغوں نے (خوب) اپنا میوہ
دیا اور میوے میں کوئی کمی نہیں ہوئی اور باغوں کے بیچ میں ہم نے
ایک نہر بھی بہادی ف اور اس کے پاس پھل بھی تھے ف اب اپنے
ساتھی سے (دوسرے بھائی سے جو مومن تھا) بات کرتے کرتے بول اٹھا میں
مال و دولت اور عزت و آبرو کے جتھے میں تجھ سے (کہیں) بڑھ کر ہوں
ف اور (بھائی کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر) اپنے باغ میں گیا (وہاں پھرنے
اور اترانے کو لیے) کہنے لگا میں نہیں سمجھتا کہ یہ باغ کبھی ویران ہو
ف اور میں نہیں سمجھتا کہ قیامت آئیگی اور (اخیر بالفرض اگر آئی)
مجھ کو اپنے مالک کے پاس پھر جانا پڑا تو وہاں لوٹ کر اس سے بھی بہتر
(جگہ پاؤں) یا ؤنگا ف اسکا ساتھی (مومن) باتیں کرتے کرتے اس سے
کہنے لگا (یہ کیا بکتا ہے) کیا تو اس خدا (کی قدرت) سے منکر ہو گیا جس نے
تجھ کو ف مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے (منی کی ایک بوند سے) پھر پورا مرد وا
تجھ کو کر دیا ف لیکن میں تو یہی کہتا ہوں ف وہی (ایک) اللہ میرا مالک ہے ف
اور میں اپنے مالک کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا ف اور جب تو اپنے باغ میں
آیا تو نے یوں کیوں نہ کہا جو اللہ تعالیٰ چاہے وہ ہوتا ہے ف جو کچھ اختیار ہے
وہ اسی کا ہے ف اگر تو (اسوجہ سے غرور کرتا ہے کہ) مجھ کو مال اور اولاد میں
اپنے سے کم سمجھتا ہے تو عجب نہیں میرا مالک تیرے باغ سے بہتر باغ مجھ کو دے اور تیرے
باغ پر آسمان سے کوئی بلا (یا انگار) بھیجے پھر وہ چٹیل میدان بنجائے
ف یا اسکا پانی نیچے اتر جائے ف اور تو کسی طرح اسکو نہ پا سکے (پھر
پانی تیرے ہاتھ نہ آسکے) اور (مال ف تباہ ہو گیا پھر اس نے جو (پیسہ)
باغ میں خرچ کیا تھا اس پر دونوں ہاتھ ملتا رہ گیا۔ اور باغ کا یہ

ف یعنی بھوک اور خوف کو اپنا اوڑھنا دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ والوں کے لیے بد دعا فرمائی تھی کہ حضرت یوسف کے زمانہ میں جیسا قحط آیا تھا سات برس تک ایسا ہی قحط آوے اللہ تعالیٰ نے آپکی دعا قبول فرمائی اور مکہ والے ایسے سخت قحط میں گرفتار ہوئے کہ جلی ہوئی ہڈیاں اور مردار جانور تک کھانے لگے یہ تو بھوک کا لباس ہوا اب خوف کا لباس یہ اوڑھایا کہ مسلمانوں کی فوجوں نے پے در پے مکہ والوں پر حملے شروع کیے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کو فتح کرا دیا ۔ ف مالیخا یعنی ہر طرح کا سامان ان میں موجود تھا میوہ بھی اور غلہ بھی ف کہتے ہیں یہ بنی اسرائیل کے دو بھائی تھے ایک مومن تھا ایک کافر انکو ترکے میں بہت سا مال ملا ایک نے تو اللہ کی راہ میں خرچ کیا جو مومن تھا اور اسکا نام یہوذا یا یملیخا تھا اور دوسرے نے جائداد خریدی یہ باغ والا جو کافر تھا اسکا نام قطروس تھا بعضوں نے کہا یہ مکہ والوں میں سے تھے ۔ ف ہر وقت پانی ہی پانی پھر باغ کا کیا کہنا ۔ ف یا اسکے پاس مال ہی تھا یعنے باغ کی آمدنی سے ہر طرح کا سامان اس نے پیدا کیا ۔ ف اپنے بھائی پر اسنے شیخی جتائی تکبر کیا غرور کی راہ سے بڑا بول بولا کہ میرا مال دولت تجھ سے زیادہ ہوں اور عزت کے سامان یعنے نوکر چاکر لونڈی غلام مال بچے بھی تجھ سے زیادہ رکھتا ہوں یہ کلام اللہ جل جلالہ کو پسند نہ آیا ۔ ف پانی کی نہریاں عمدہ بھی باغ کے مالی عمدہ موجود ہیں میں ہمیشہ اسکی خبر گیری کرتا ہوں پھر یہ باغ کیونکر ویران ہو سکتا ہے ۔ ف یہ شخص شہر بعضا تھا قائل تھا پر قیامت کا منکر تھا غرور کی راہ سے کہنے لگا جب خدا نے مجھ کو دنیا میں ایسا امیر اور مالدار کیا ہے تو اگر قیامت صحیح بھی ہو میں تو قائل نہیں تو وہاں اس سے بڑھ کر امیر اور مالدار ہونگا ۔ اکثر ملحد اسی قسم کی باتیں بناتے ہیں اور بیہودہ کا رہے آرزو میں لگاتے ہیں ۔ ف پہلے شروع میں لیتے کہ تم کو ۔ ف اچھا بڑا ہٹا کٹا جوان کیا اب خدا تعالیٰ تجھ کو دوبارہ پیدا نہیں کر سکتا ۔ ف یہی اعتقاد رکھتا ہوں ۔ ف اللہ جو چاہے کر سکتا ہے ۔

				أَنْفَقَ فِيهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُشْرِكْ بِرَبِّي أَحَدًا ۝ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ فِئَةٌ يَنْصُرُونَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ۝ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلَّهِ الْحَقِّ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَخَيْرٌ عُقْبًا ۝	حال تھا کہ جو چیزیں بیکار پڑا تھا اسی میں ... اور کہتا جاتا تھا کاش میں نے اپنے مالک کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہوتا اور خدا کے سوا اس کو کوئی لوگ ایسے نہیں ملے جو اس کی مدد کرتے اس وقت میں مدد کرتے اور نہ وہ آپ بدلہ لے سکا ف ایسے وقت پر سچے خدا ہی کی حکومت چلتی ہے اور کسی سے کچھ نہیں ہو سکتا اسی کا ثواب بہت بہتر ہے اور اسی نے جو انجام (اپنی طاعت کا) مقرر کیا ہے وہ بھی بہتر ہے ف
۱۵	الکہف ۱۸	۶		۴۵ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ الرِّيَاحُ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُقْتَدِرًا ۝	۴۵ اور (ان کافروں سے) دنیا کی زندگی کی ایک مثال بیان کر (دنیا کی زندگی ایسی) پانی کی طرح ہے جس کو ہم نے آسمان سے برسایا پھر اس کی وجہ سے زمین کا سبزہ خوب گھن گیا (اچھی طرح ہرا بھرا ہو گیا) پھر چند ہی روز میں سوکھ کر چورا ہو گیا جسے ہوائیں اڑاتی پھرتی ہیں اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے ف
۱۷	الحج ۲۲	۱۰		۷۳ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَنْ يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ ۖ وَإِنْ يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَا يَسْتَنْقِذُوهُ مِنْهُ ۚ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ ۝ مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝	۷۳ لوگو (تمہارے سمجھانے کے لیے) ایک مثال بیان کی جاتی ہے دل لگا کر سنو جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو ف وہ ہرگز ایک مکھی نہیں بنا سکتے ف گو اس کے (بنانے کے) لیے سب کے سب اکٹھا ہو جائیں ف اور (بنانا تو کیا) اگر مکھی ان سے کچھ اچک لے (چھین لے جلدی) تو پھر اس سے وہ چیز چھڑا نہیں سکتے (وہ ہاتھ نہ آئے) کمال ہے چاہنے والا اور جس کو چاہتے ہیں دونوں بودے (کمزور) ف ان مشرکوں نے اللہ کا قدر جیسا کرنا چاہیے ویسا نہیں کیا ف بیشک اللہ تو طاقت والا زبردست ہے ف
۱۸	النور ۲۴	۵		۳۵ اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ۖ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ ۖ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۚ نُورٌ عَلَىٰ نُورٍ ۗ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ	۳۵ اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے ف اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق ہو طاق میں چراغ (روشن) ہو چراغ ایک شیشے میں ہو وہ شیشہ (ایسا صاف) ہو گویا چمکتا ہوا موتی (کی طرح) تارا ہے وہ چراغ ایک مبارک درخت زیتون کے تیل سے سلگایا جاتا ہے جس کا رخ نہ پورب کی طرف ہے (کہ شام کو اس پر دھوپ آئے) نہ پچھم کی طرف ف اس کا تیل ایسا بہت صاف ہے تو) قریب ہے کہ آگ چھوئے بغیر (آپ ہی آپ) سلگ پڑے (غرض ایک نور نہیں بلکہ) نور علیٰ نور ہے ف اور اللہ جس کو چاہتا ہے

ف اور بھائی کی نصیحت مان لیتا باغ میں جاتے وقت ماشاء اللہ کہا ہوتا تو یہ آفت نہ آتی ف خدا کے عذاب کو روک سکا ف جو وہ اپنے نیک بندوں کو دیگا دوسروں کے
ثواب سے اگر کوئی اور ثواب دے سکتا ف یہ مثال اللہ نے ان مغرور مشرکوں کو سمجھانے کے لیے بیان فرمائی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خواہش کرتے تھے کہ آپ غریب
مسلمانوں کو اپنے پاس نہ بٹھائیں مطلب یہ ہے کہ دنیا کے مال و دولت اور حسن و جمال کا کوئی اعتبار نہیں یہ سب عارضی چیزیں ہیں ایک ذرا سی آفت میں مال جاتا ہے جمال
تو تم مغرور کس بات پر ہو غریب مسلمان تو تم سے ہزار درجہ افضل ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان کی نعمت رکھی ہے جس کو زوال نہیں ہے ف دنیا کے مال و متاع اور جمال کا
سامان کا بھی یہی حال ہے چند روز کی بہار ہے پھر ہے نام اللہ کا نہ مال والے کا نشان دونوں خاک ہو گئے ف جیسے پانی برسا کر سوکھی زمین کو پھر تر و تازہ اور سبز
کر دیتا ہے اسی طرح تم کو بھی دوبارہ زندہ کر سکتا ہے ف بت یا اوتار یا جن یا شیطان یا اولیا وغیرہ ف جو خدا تعالیٰ کی مخلوقات میں بہت چھوٹا اور حقیر جانور ہے
وہ سب مل کر بھی نہیں بنا سکتے ف جانے دو بنانا تو بڑی بات ہے اور جسے پکارتے ہیں وہ خود مکھی سے بھی زیادہ کمزور اور عاجز ہیں ف
دا الوہیت کا بچا کر رکھا ہے اور جو چاہتے ہیں وہ بت دونوں عاجز ہیں ف اس کا شریک بودوں کمزوروں کو بنا دیا ف وہ جو چاہے وہ کر سکتا ہے کہاں لیسا قادر مطلق
زور والا خدا اور کہاں یہ بت بیچارے ف ہر چیز اسی کے نور سے روشن ہے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا وجود اسی کے وجود سے ہے اور خدا نہ ہوتا تو کچھ نہ ہوتا ف
مومن کے دل میں جو ایمان کا نور ہوتا ہے یہ اسی کی مثال ہے ابن مسعود اس آیت کو یوں پڑھتے تھے مثل نوره فی قلب المومن اور ابی بن کعب یوں پڑھتے تھے مثل نور المومن
ف اور قرآن کا ہے ف کہ صبح کو اس پر دھوپ نہ آئے ف باقی در ضمیمہ

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝	اپنا نور بتلاتا ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے (سمجھانے کے) لیے مثالیں بیان کرتا ہے ف اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے
۱۸	النور ۲۴	۵	۳۹ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۢ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَاۗءً ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـــًٔـا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ ۴۰ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ۭ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۭ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝	۳۹ اور کافروں کے (نیک) اعمال (جیسے خیرات وغیرہ) اس چمکتی ریتے کیطرح ہیں جو چٹیل میدان میں ہو پیاسا (جنگل میں دور سے) اس کو پانی سمجھتا ہے جب اس کے پاس آتا ہے تو اسے کچھ بھی نہیں پاتا ف۲ اور دیکھتا ہے تو گویا خدا تعالیٰ کو اپنے پاس پاتا ہے وہ اسکا حساب پورا چکا دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے ف۳ ۴۰ یا (انکے اعمال) گہرے سمندر کی اندھیروں کیطرح ہیں جسکو ایک موج نے ڈھانک رکھا ہے اسکے اوپر ایک اور موج ہے اسکے اوپر بادل (غرض) کئی اندھیرے ہیں ایک کے اوپر ایک ف۴ اگر کوئی اپنا ہاتھ نکالے (تو اسقدر اندھیرا ہے کہ) اسکو دیکھ نہ سکے اور جسکو اللہ نور (اپنی ہدایت کی) روشنی نہ دے اسکو روشنی کہاں ملیگی ف۵
۲۰	العنکبوت ۲۹	۴	۴۱ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَاۗءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ښ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۭ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝	۴۱ جن لوگوں نے خدا کے سوا دوسرے (دیوتا) سرپرست بنا رکھے ہیں ان کی مثال مکڑی کی ہے وہ بھی (اپنے نزدیک) ایک (مضبوط) گھر بناتی ہے ف۶ حالانکہ سب گھروں میں بودے سے بودا مکڑی کا گھر ہے کاش یہ لوگ سمجھتے ہوتے ف
۲۱	”	”	۴۳ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۝	۴۳ اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے (سمجھانے کے) لیے بیان کرتے ہیں اور جو علم والے ہیں وہی انکو سمجھتے ہیں ف
”	الروم ۳۰	۴	۲۸ ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ۭ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَاۗءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَاۗءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝	۲۸ اللہ تمہارے (سمجھانے کے) لیے خود تمہاری ایک مثال بیان فرماتا ہے (وہ یہ ہے) تمہارے جو غلام لونڈی ہیں کیا وہ (اس) مال دولت میں تمہارے شریک ہیں جو ہم نے تم کو دیا ہے تم (اور وہ) اس میں برابر ہو تم ان سے (برابر والے) لوگوں کیطرح ڈرتے ہو ف۹ جو لوگ عقل رکھتے ہیں ہم انکے سمجھنے کے لیے اپنی آیتیں یوں کھول کر بیان کرتے ہیں۔
۲۳	الزمر ۳۹	۳	۲۹ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَاۗءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ۭ	۲۹ اللہ ایک مثال بیان کرتا ہے ایک شخص (غلام) ہے اس میں کئی جھگڑالو ساجھی ہیں ف۱۰ اور ایک (دوسرا) شخص (غلام) ہے جو پورا ایک ہی شخص کا ہے ف۱۱

ف اور نور کے ساتھ کی یہ مثال تو ہوئی یعنی سلیمی ۱۲ ف۲ پانی والی کہ نہیں بنتی ہی رہتی جو پیاسے مارے تڑپ تڑپ کر مرجاتا ہے ۱۲ ف۳ کافر سمجھتا ہے کہ میرا نیک عمل مرتے وقت میرے کام آئیگا جب موت آگئی تو دیکھا ہے کہ وہ عمل کچھ کام نہ آیا اور اللہ تعالیٰ حساب لینے کو موجود ہے آخر دوزخ میں پھینک دیا جاتا ہے حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن کافر پیاسے اٹھیں گے اور دور سے انکو ریتی پانی کیطرح معلوم ہوگی وہ دوڑ کر جب وہاں پہونچیں گے تو پانی تو نہ ہوگا اللہ تعالیٰ حساب کے لیے سامنے ہوگا اور انکا حساب چکا دیگا ۱۲ ف۴ ابر کا اندھیرا موج کا اندھیرا سمندر کا اندھیرا ۱۲ ف۵ یہ ان کافروں کی مثال ہے جو کفر کے ساتھ تقلید کی بھی بیماری میں مبتلا ہیں اور پہلی مثال جہلی ریتی والی ان کافروں کی تھی جو خود بھی عقل رکھتے ہیں مقلد کافر تو کئی تاریکیوں میں پھنسا ہوا ہے کفر کی تاریکی جہالت کی تاریکی تقلید کی تاریکی ۱۲ ف۶ سمجھتی ہے کہ اس گھر میں محفوظ رہونگی ۱۲ ف۷ مکڑی کا گھر ایک ذرا سی ہوا سے ٹوٹ جاتا ہے اسیطرح انکے معبودوں کا آسرا بھی ہے بالکل بودا ۱۲ ف۸ وقت وہ کچھ کام نہیں آتے الٹا لیکار نا ہی نقصان ہے حدیث میں ہے کہ مکڑی شیطان ہے جو کوئی اسکو پائے مار ڈالے ایک حدیث میں ہے کہ مکڑی نے غار پر جالا تنا تھا اسکو مت مارو یعنی اس غار پر جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھاگ کر چھپے تھے حضرت علی سے منقول ہے کہ اپنے گھروں کو مکڑی کے جالوں سے صاف رکھو جالے گھر میں رہنے سے مفلسی آتی ہے ۱۲ ف۹ اور اللہ کا مقصود ہے وہ دریافت کر لیتے ہیں اس آیت سے عالموں کی بڑی فضیلت نکلی ۱۲ ف۱۰ یعنی جیسے تم کو اپنے بھائی برادر یا دوسرے لوگوں کا ڈر ہوتا ہے کہ میرا وہ سارا مال نہ بانٹ لیں ایسا غلام لونڈی کا ہوتا ہے نہیں ہرگز نہیں ان تینوں باتوں میں سے کوئی بات بھی غلام لونڈی میں نہیں ہے نہ وہ مال دولت میں تمہارے ساجھی ہیں نہ انکو جو تم ہاتھ لگا کر دو وہ کھاتے ہیں نہ وہ اور تم برابر ہو آزاد بھائی برادری کیطرح انکا کچھ ڈر ہوتا ہے پس جب تمہارے غلام لونڈی جو تمہاری طرح آدم کی اولاد ہیں اور کسی بات میں تم سے کم نہیں ہیں تمہارے برابر والے نہ ہو سکے تو اللہ تعالیٰ جو سب کا مالک اور خالق ہے اسکے غلام اور لونڈی اسکے برابر کیونکر ہو سکتے ہیں تمہارے جتنے معبود ہیں وہ سب پروردگار کی لونڈی غلام ہیں اسی کے پیدا کیے ہوئے ہیں ۱۲ باقی در ضمیمہ

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۚ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝	کیا یہ دونوں غلاموں کا حال برابر ہو سکتا ہے ف شکر خدا کا مگر ان میں اکثر لوگ نادان ہیں ف
۲۶	الفتح ۴۸	۴	۲۵ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۫ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۛۖ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝	۲۵ اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں (یعنے صحابہ رض) وہ کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحمدل ہیں ف تو ان کو دیکھتا ہو (کبھی) رکوع کر رہے ہیں کبھی سجدہ کر رہے ہیں ف اللہ کے فضل اور اسکی رضامندی کی فکر میں رہتے ہیں ف انکی نشانیاں انکے منہ پر ہیں یعنے سجدے کی نشانی ف یہ تو ان کا حال توریت شریف میں بیان ہوا ہے اور انجیل شریف میں ان کی مثال ایک کھیتی کی سی بیان کی گئی ہے جس نے (زمین سے) اپنی سوئی نکالی (سوکھہ یا پٹھا) پھر اسکو زوردار کیا وہ موٹی ہو گئی اب اپنی نال پر سیدھی کھڑی ہو گئی کسانوں کو بھلی لگنے لگی (اللہ تعالیٰ نے یہ) اس لیے (کیا) کہ کافر انکو دیکھہ کر جلیں ف ان لوگوں میں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان سے اللہ نے بخشش کا اور بڑی نیگ کا وعدہ کیا ہے ف
۲۷	الحدید ۵۷	۳	۲۶ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ؕ	اسکی مثال ایک مینہ کی سی ہے جسکی پیداوار نے کسانوں (کنبیوں) کو خوش کر دیا ف پھر (چندے روز میں کوئی آفت آتی ہے) وہ سوکھ جاتا ہے تو دیکھتا ہے وہ پیلا پڑ گیا اس کے بعد (بھس کیطرح) روندن بنجاتا ہے
۲۸	الحشر ۵۹	۲	۲۷ كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَاۤ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۝	۲۷ ان منافقوں کی مثال شیطان کی سی ہے وہ آدمی سے کہتا ہے کافر بنجا حب وہ کافر بنجاتا ہے (اور کوئی سخت وقت آتا ہے) تو کیا کہتا ہے (مجھ سے کیا واسطہ) میں تجھ سے الگ ہوں میں اللہ تعالیٰ (کے غضب سے) ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا مالک ہے ف پھر ان دونوں کا ف انجام یہ ہوا کہ دونوں ہمیشہ کے لیے دوزخ میں پڑے اور بدکاروں کی یہی سزا ہے
۲۹	الجمعۃ ۶۲	۱	۲۸ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝	۲۸ جن لوگوں کو توریت دی گئی (یعنے یہودی) اور انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا انکی مثال گدھے کی سی ہے جس پر کتابیں لدی ہوں ف جن لوگوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا انکی (ایسی ہی) بری مثال ہے ف اور اللہ تعالیٰ بے انصاف لوگوں (بدکاروں) کو راہ پر نہیں لگاتا ف

ف ہرگز نہیں ایک تو گویا بہشت میں ہے دوسرے کی زندگی تلخ ہے گو یا دوزخ میں جل رہا ہے ف کمبخت بیعقل اتنی سی بات بھی نہیں سمجھتے توحید کو چھوڑ کر جس میں سراسر آرام اور راحت اور اطمینان ہے شرک میں جا کر پھنستے ہیں اور اپنی جان بیٹھے بٹھائے آفت میں ڈالتے ہیں ف کافروں سے کبھی محبت نہیں کرتے ہمیشہ ان سے سختی کے ساتھ پیش آتے ہیں جیسے کہا صحابہ کا فروں پر ایسے سخت تھے کہ اپنے کپڑے یا بدن سے انکا لگنا پسند نہیں کرتے تھے اور مسلمانوں سے مصافحہ اور معانقہ کرتے تھے اور ہمارے زمانے میں مسلمانوں کو بھی یہ تاکید کرنا ضروری ہے ف یعنے اکثر نماز پڑھنے میں اپنا وقت گذارتے ہیں ف یعنے اخلاص کے ساتھ عبادت کرتے ہیں محض خدا کے لیے نہ لوگوں کے دکھلانے کو ف وہ کیا ہے نور عبادت جو انکی پیشانی پر نمایاں تھا اور جس کی وجہ سے وہ قیامت کے دن بھی پہچانے جائیں گے جیسے حدیث میں ہے یا خشوع اور خضوع اور تواضع یا رات کی بیداری سے چہرہ کی زردی ف بلکہ جل جل کر مریں جوں جوں اسلام کی کھیتی بڑھتی اور شاداب ہوتی جاتی تھی کافر حسد میں جل بھنکر خاک ہو رہے تھے جس دن حضرت عمر رض مسلمان ہوئے کافروں سے فرمایا اب اللہ تعالیٰ کا چھپ کر پوجنا ختم ہوا یعنے آج سے اللہ تعالیٰ کی عبادت علانیہ ہوا کریگی۔ امام مالک نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سے جو شخص جلے وہ بھی اس آیت میں داخل ہے ف بڑا نیک بخت ہے اس آیت سے صاف یہ نکلتا ہے کہ آنحضرت صلعم کے صحابہ بہشتی ہیں اور جو کوئی انکو برا سمجھے وہ خود مردود دوزخی ہے اس آیت میں کل حروف تہجی جمع ہیں اور اس میں یہ اشارہ ہے کہ صحابہ تمام فضائل اور کرامات کا مجموعہ ہیں اور یہ سب آنحضرت کی طفیل سے انکو حاصل ہوا اور بڑا بیوقوف ہے وہ شخص جو یہ سمجھے کہ آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد کل صحابہ آپ سے منحرف ہو گئے ازاد جار کیونکہ وہ آنحضرت صلعم کا مرتبہ نہیں پہچانتا اور انکے بزرگوں کے مرید جو آنحضرت صلعم کے ادنی میں ادنی پیروں کی وفات کے بعد منحرف نہیں ہوتے اور اپنے مرشد کا نور صحبت انکے دلوں سے محو نہیں ہوا لیکن آنحضرت صلعم کا فیضان صحبت اسقدر جلد مٹ گیا لعنۃ اللہ علی قائلہ ۔ باقی ازحمیہ

پارہ	سورۃ	رکوع		
۲۸	التحریم ۶۶	۲	۲۹ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَیْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَیْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ یُغْنِیَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا وَّقِیْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِیْنَ ۝ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَنَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ وَمَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِیْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِیْنَ ۝	۲۹ کافروں (کو سمجھانے) کے لیے اللہ تعالیٰ نوحؑ کی بی بی اور لوطؑ کی بی بی کی مثال بیان کرتا ہے یہ دونوں (عورتیں) ہمارے دو نیک بندوں کے نکاح میں تھیں (یعنی نوحؑ اور لوطؑ کے) پھر ان دونوں نے اپنے خاوندوں سے چوری کی ف۱ تو ان کے خاوند خدا کے سامنے کچھ انکے کام نہ آئے (حالانکہ وہ پیغمبر تھے) اور ان دونوں عورتوں کے لیے یہ حکم ہوا کہ دوزخ میں جانے والوں کے ساتھ تم بھی دوزخ میں جاؤ ف۲ اور (ایمانداروں کی تسلی کے لیے اللہ تعالیٰ نے) فرعون کی بی بی کی مثال دی جب اس نے یوں دعا کی مالک میرے میرے لیے بہشت میں ایک مکان بنا اور مجھ کو فرعون اور اس کے برے کاموں سے بچائے رکھ اور ظالم لوگوں سے نجات دے ف۳ اور (ایمانداروں کی تسلی کے لیے اللہ تعالیٰ نے) مریم کی (مثال دی) عمران کی بیٹی تھی اس نے اپنی عصمت بچائے رکھی (کسی مرد سے آلودہ نہیں ہوئی) پھر ہم نے اپنی (بنائی ہوئی) روح اس میں پھونک دی ف۴ اور اس نے اپنے مالک کی کلاموں اور کتابوں کو سچ مانا ف۵ اور وہ (ہمارے) فرمانبردار بندوں میں سے تھی ف۶
			ذِكْرُ اَبِیْ لَهَبٍ ۹۹	باب ۹۹ ابولہب کا حال
۳۰	اللهب ۱۱۱	۱	۱ تَبَّتْ یَدَاۤ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ؕ مَاۤ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ؕ سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۚ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۚ فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝	۱ ابولہب کے دونو ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ (خود بھی) ہلاک ہوا ف اس کا مال اور اسکی کمائی کچھ اس کے کام نہ آئی وہ عنقریب شعلہ مارتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا اور اسکی جورو بھی (ام جمیل سفیان کی بہن) جو لکڑیاں اٹھائے پھرتی ہے اسکی گردن میں چھال کی رسی ہے ف
			اَلْمَوْتُ ۱۰۰	باب ۱۰۰ موت کا بیان
۴	آل عمران ۳	۱۵	۱ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ	۱ اور کوئی شخص مر نہیں سکتا جبتک خدا تعالیٰ کا حکم نہ ہو اس نے لکھ رکھا ہے مقرر وقت پر ف اور جو کوئی دنیا میں (اپنے نیک اعمال کا) بدلہ چاہے

ف۱ ظاہر میں ایماندار تھیں اندر کافروں سے ملی رہیں نوح کی بی بی اپنے خاوند کو دیوانہ کہتی اور لوط کی بی بی کافروں کو خبر پہنچایا کرتی جو مہمان اترتا انکا حال بیان کر دیتی چوری سے مراد زناکاری نہیں ہے حدیث میں ہے کہ کسی پیغمبر کی بی بی نے زناکاری نہیں کی ۱۲ ف۲ اس مثال سے کافروں کو یہ بتلایا کہ کفر کے ساتھ کوئی نیکی کام نہیں آتی یہاں تک کہ پیغمبر کی قرابت بھی کچھ فائدہ نہیں دیتی بعضوں نے کہا اس مثال سے حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کو جتلانا منظور ہے کہ بری کاموں سے بچی رہیں پیغمبر کی بی بی ہونے پر بھروسا نہ کریں ۱۲ ف۳ کہتے ہیں فرعون کی بی بی آسیہ کے ایمان لانے کی خبر سنکر انکو جو میخ کیا انہوں نے اپنا گھر بہشت میں دیکھ لیا اور ہنس دیں فرعون نے کہا یہ دیوانی ہے اللہ تعالیٰ نے انکی روح قبض کر لی وہ سیدھی بہشت کو سدھاریں اس مثال سے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یوں تسلی دی کہ ایمان تمہاری نجات کے لیے کافی ہے گو تم کافروں کے ساتھ رہو انکے ہاتھ میں گرفتار رہو ۱۲ ف۴ ان کو حمل رہ گیا اور حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے ۱۲ ف۵ جو اگلے پیغمبروں یا حضرت عیسیٰ پر اتری تھیں ۱۲ ف۶ یا شریف اور نیک خاندان میں سے تھیں حدیث میں ہے کہ بہشت کی سب عورتوں میں سے افضل چار عورتیں ہیں خدیجہؓ اور فاطمہؓ اور آسیہ اور مریمؑ دوسری حدیث میں ہے کہ مردوں میں بہت کامل گذرے ہیں اور عورتوں میں کامل یہی ہیں آسیہ اور مریمؑ اور خدیجہؓ اور عائشہؓ کی فضیلت اور عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی دوسرے کھانوں پر ۱۲ ف دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے یعنی اسکی تدبیر کچھ چلنے نہ پائی اور ہر کام میں اسکو ناکامی ہوئی ۱۲ ف اس رسی میں کانٹے باندھ کر لایا کرتی ایک روز یہ رسی اسکے گلے میں اٹک گئی اور گھٹ کر مر گئی بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے قیامت کے دن اسکی گردن میں آگ کی رسی ہوگی ۱۲ ف تو لڑائی میں کم ہمتی کرنے سے آدمی بچ نہیں سکتا اور بہادری کرنے سے مر نہیں سکتا ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۭ وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ۝	توہم اسی میں سے اسکو دیں گے اور جو کوئی آخرت کا ثواب چاہے تو اس کو اسی میں سے دیں گے اور شکر کرنے والوں کو ہم جلد بدلہ دیں گے ف۱
۴	آل عمران	۱۹	۲۔ كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۭ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝	۲۔ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور قیامت ہی کے دن تم کو پورے پورے تمہارے اعمال کے بدلے دیئے جائیں گے پھر جو شخص دوزخ سے ہٹایا گیا ف۲ اور جنت میں اسکو لے گئے اس نے مراد پائی اور دنیا کی زندگی تو دغا کی پونجی ہے اور کچھ نہیں ف۳
۷	الانعام	۸	۳۔ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ۝	۳۔ یہانتک کہ جب تم میں سے کسی کی موت آتی ہے تو ہمارے فرشتے اس کی جان اٹھا لیتے ہیں اور وہ حکم میں کوتاہی نہیں کرتے ف۴
۷	"	۱۱	۴۔ وَلَوْ تَرٰٓي اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝	۴۔ کاش تو ان ظالموں کو اس وقت دیکھے جب موت کی سختیوں (سکرات) میں پڑے ہوں اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلائے (کہہ رہے ہوں) اپنی جانیں نکالو آج تم کو سزا ملیگی ذلت کا عذاب ہوگا ف۵ اس لیے کہ تم خدا تعالیٰ پر جھوٹ بولتے تھے ف۶ اور تم اس کی آیتوں پر اکڑ جاتے تھے ف۷
۸	الاعراف	۴	۵۔ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝	۵۔ اور ہر گروہ کی ف۸ ایک (مقرر) مدت ہے جب انکی مدت آگئی تو ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہیں نہ آگے بڑھ سکتے ہیں ف۹
۱۱	یونس	۵	۶۔ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۭ اِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝	۶۔ ہر قوم کی ایک میعاد (مقرر) ہے ف۱۰ جب انکا وقت آگیا تو ایک گھڑی آگے پیچھے نہیں ہو سکتے ف۱۱
۱۸	المؤمنون ۲۳	۱	۷۔ ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ۝	۷۔ پھر اس (سب) کے بعد تم کو مرنا ضرور ہے
۱۸	"	۶	۸۔ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۝ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ۭ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَاۗىِٕلُهَا ۭ وَمِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝	۸۔ یہانتک کہ جب ان میں سے کوئی مرنے لگے گا تو اس وقت (ڈر کر) دعا کریگا اے مالک مجھ کو پھر (دنیا میں) لوٹا دے شاید میں جس (دنیا کو چھوڑ آیا ہوں) اس (میں) پھر وہاں جاکر اچھے کام کروں ف۱۲ ہرگز نہیں یہ کہاں ہو سکتا ہے ف۱۳ یہ ایک بات ہے جو وہ کہیگا اور انکے مرے پیچھے ایک پردہ ہے ف۱۴ جس دن تک دوبارہ زندہ ہونگے (وہیں رہیں گے) ف۱۵
۲۱	العنکبوت ۲۹	۶	۹۔ كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۣ ثُمَّ	۹۔ ہر جاندار کو (ایک نہ ایک دن) موت کا مزہ چکھنا ہے پھر تم سب

ف۱ بعض صحابہ نے لوٹ کی طمع سے گھاٹی کو چھوڑ دیا اور عبداللہ بن جبیر کا کہنا نہ سنا جنکا قصہ اوپر گذرا اس آیت میں انکی طرف اشارہ کیا کہ جو کوئی دنیا کا فائدہ چاہے تو ہم وہی دیں گے اور جو کوئی آخرت کا ثواب چاہے یعنی جنت اسکو وہی دیں گے اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے لڑائی میں اور صبر کیا ۱۲ ف۲ پلصراط سے جو دوزخ کی پیٹھ پر ہے پار ہوگیا ۱۲ ف۳ جیسے کوئی ایک پرانی ناکاری خراب چیز پر رنگ روغن کرکے بازار میں لے اور کوئی بیوقوف خریدار اسکو عمدہ اور نئی سمجھ کر خرید لیوے تو کہینگے اس خریدار کو دغا ہوئی یہی حال دنیا کی زندگی کا ہے آدمی دھوکے میں آجاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ ہم کو دنیا میں بہت رہنا ہے اور اللہ کی یاد چھوڑ کر دنیا کے مزخرفات میں غرق ہو جاتا ہے ایک ہی ایکا موت سر پر آن کھڑی ہوتی ہے اس وقت معلوم ہوجاتا ہے کہ ہم کو دغا ہوئی اور ہم نے اپنی عمر عزیز بیکار ضائع کی ۱۲ ف۴ حکم پر ہر ایک کی جان قبض کرتے ہیں نہ اس سے پہلے نہ اس کے بعد ۱۲ ف۵ اس سے صاف عذاب قبر کا ثبوت ہوتا ہے ۱۲ ف۶ کہ فلاں فلاں خدا کے شریک ہیں یا فلاں خدا تعالیٰ کا بیٹا ہے یا پیغمبری کا جھوٹا دعویٰ کرتے تھے ف۷ غرور اور تکبر سے اللہ کے کلام پر ایمان نہیں لاتے تھے اللہ کے پیغمبر کو حقیر سمجھتے تھے اسکو ایذا دیتے تھے ۱۲ ف۸ تباہی کی جس نے اپنے پیغمبر کو جھٹلایا ۱۲ ف۹ اپنے مقرر وقت سے آگے بھی تباہ نہیں ہو سکتے نہ اس کے پیچھے ٹھہر سکتے ہیں اسی طرح ہر شخص کے مرنے کا وقت مقرر ہے جو آگے پیچھے نہیں ہو سکتا امام حسن بصری نے کہا لوگ بھی کیا بیوقوف ہیں کہتے ہیں یا اللہ اسکی عمر دراز کر حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لایستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون [illegible] جب زخمی کیے گئے تو کعب نے کہا اگر وہ دعا کریں تو اللہ [illegible] ہٹا دیگا لوگوں نے کہا اللہ تو فرماتا ہے لایستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے وما یعمر من معمر ولا ینقص من عمرہ الا فی کتاب اور حدیث میں ہے کہ ناطے والوں کے ساتھ نیکی کرنا عمر کو بڑھاتا ہے اس اختلاف میں یوں تطبیق ہو سکتی ہے کہ ایک تقدیر معلق ہے ایک غیر معلق معلق کی تاخیر ہو سکتی ہے اور غیر معلق کی نہیں ہو سکتی معلق کی مثال یہ ہے کہ تقدیر میں یہ ہے کہ اگر ناطے والوں کے ساتھ نیکی کی تو فلاں شخص کی عمر چالیس ہوگی ورنہ بیس ۱۲ سلفیہ باقی بعد صفحہ

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝	کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے (اور اپنے اعمال کا جواب دینا)
۲۱	السجدہ ۳۲	۱	۱۱ قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝	۱۱ کہہ دے (تمہارا بدن تو خاک میں مل جاتا ہے مگر) تمہاری جان موت کا (وہ) فرشتہ سمیٹ لیتا ہے جو تم پر تعینات ہے پھر تم کو اپنے مالک کے پاس جانا ہے ف
〃	الاحزاب ۳۳	۲	۱۶ قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ الآية	۱۶ کہہ دے اگر تم مرنے یا مارے جانے سے بھاگو تو یہ بھاگنا کچھ تم کو فائدہ نہ دیگا
۲۳	الزمر ۳۹	۳	۳۰ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝	۳۰ (اے پیغمبر) بیشک (ایکدن) تو مرنیوالا ہے اور وہ بھی (ایکدن) بیشک مریں گے ف
۲۴	〃	۵	۴۲ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝	۴۲ اللہ جانوں کو مرتے وقت (اپنے پاس) اٹھا لیتا ہے اور جو نہیں مریں انکو سوتے وقت اٹھا لیتا ہے) پھر جن پر موت کا حکم لگا چکا انکو تو اپنے پاس رکھ چھوڑتا ہے ف اور باقی جانوں کو جن پر موت کا حکم نہیں لگا ایک ٹھہرے ہوئے وعدے (موت) تک چھوڑ دیتا ہے ف بیشک اس میں غور کرنیوالوں کے لیے نشانیاں ہیں ف
۲۶	محمد ۴۷	۳	۲۷ فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ	۲۷ جب فرشتے انکی جانیں نکالتے وقت ان کے مونہہ اور پیٹھ پر مار لگائیں گے اس وقت ان کا کیا حال ہوگا ف
〃	ق ۵۰	۲	۱۹ وَجَاۗءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ۝	۱۹ (اور موت کی بیہوشی سب حقیقت کھولدیگی ف (اس وقت اس سے کہا جائیگا) یہ تو وہی ہے (یعنی موت جس سے تو ڈر کر) بھاگا پھرتا تھا
۲۷	الواقعہ ۵۶	۲	۶۰ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ عَلٰٓي اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝	۶۰ پھر ہم نے ہی تم میں (ہر ایک کی) موت کا وقت ٹھہرا دیا ف اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں کہ تمہاری طرح بدلکر دوسرے (لوگ) پیدا کریں اور تم کو ایسی جگہ اٹھا کھڑا کریں جسکو تم نہیں جانتے ف
۲۸	الجمعہ ۶۲	۱	۸ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	۸ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہہ دے تم جس موت سے بھاگتے ہو وہ تو ضرور تم پر آنیوالی ہے پھر تم کو اس (خدا) کے پاس لوٹ کر جانا ہے جو چھپی اور کھلی (سب) باتیں جانتا ہے وہ تمہارے کام جو تم (دنیا میں) کرتے رہے (ان کا بدلہ دیکر) تم کو جتلا دے گا
〃	المنافقون ۶۳	۲	۱۱ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَاۗءَ اَجَلُهَا	حالانکہ اللہ کسی کو مہلت دینے والا نہیں جب اسکی موت آن پہونچی
۲۹	نوح ۷۱	۱	۴ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَاۗءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ	۴ کیونکہ عذاب کا وعدہ (عذاب) جب آن پہونچتا ہے (کسی کے ٹالے) ٹل نہیں سکتا

ف مطلب یہ ہے کہ روح تو پہلے بھی اس مٹی کی چیز نہ تھی اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے اس خاک کے پتلے میں ڈالی تھی اور اسی روح کو اللہ ہی کا فرشتہ مرتے وقت قبض کر لیتا ہے قیامت میں بھی روح پھر خاک میں ڈالدی جائے گی اور تم اٹھ کر کھڑے ہو گے تو قیامت میں دوبارہ زندہ ہونا پہلی بار زندہ ہونے سے کچھ زیادہ عجیب نہیں ہے پھر اسکا انکار کیوں کرتے ہو ۱۲ ف کافر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت کا انتظار کرتے تھے اللہ نے فرمایا مرنے میں سب برابر ہیں تو بھی مریگا وہ بھی مریں گے پھر کسی کی موت کا انتظار کرنا نادانی ہے ۱۲ ف بدن میں پھر نہیں آنے پاتی ف وہ پھر اپنے بدن پر آ جاتی ہے سونیوالے جاگ اٹھتے ہیں ۱۲ ف سونے کو کہتے ہیں موت کا بھائی ہے سوتا آدمی جب اللہ کی قدرت سے ایکدم میں جاگ اٹھتا ہے تو مردے کو بھی جلانا اس کے نزدیک کیا مشکل ہے یہی جان لینا چاہیے کہ روحیں دو ہیں ایک روح حیوانی اور دوسری روح انسانی جسکو نفس ناطقہ کہتے ہیں سوتے میں نفس باہر چلا جاتا ہے لیکن روح حیوانی جو اسکی سواری ہے بدن میں قائم رہتی ہے مرتے وقت روح حیوانی بھی نکل جاتی ہے ابن عباس سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ ف کیسی بری گت بنے گی کہتے ہیں کافر کو مرتے وقت فرشتے لوہے کی گرزوں سے مارتے ہیں ۱۲ ف آخرت کی جن جن باتوں میں شبہ تھا انکو آدمی اپنی آنکھ سے دیکھ لیگا ۱۲ ف کوئی بچپنے میں مرتا ہے کوئی جوانی میں کوئی بڑھاپے میں ۱۲ ف یا تمہاری صورتیں بدل ڈالیں ۱۲ ف یعنی تم کو ادھر جہاں میں لیجائیں اور تمہاری جگہ یہاں دوسری مخلوق بسائیں ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۳۰	النصر ۱۱۰	۱	۱ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۙ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝	(اے پیغمبر) جب خدا کی مدد آن پہونچی اور (مکہ) فتح ہوگیا ف تو تونے لوگوں کو دیکھ لیا اللہ کے دین (یعنے اسلام) میں جوق جوق (جھنڈ جھنڈ) داخل ہو رہے ہیں ف تو تعریف کے ساتھ اپنے مالک کی پاکی بیان کر اور اس سے بخشش مانگ بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنیوالا ہے ف
۵	النساء ۴	۱۱	۱ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۝	تم جہاں ہو موت تم کو پکڑے گی ف گو کیسے ہی مضبوط قلعوں میں رہو ف

المتفرقات ۱۰۱ — باب منفرق باتیں

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲	البقرۃ ۲	۲۵	۱ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝	بعضا آدمی ایسا ہے جسکی باتیں تجھ کو دنیا کی زندگی میں بھلی لگتی ہیں (وہ بار بار) اپنے دل کی سچائی پر اللہ کو گواہ کرتا ہے حقیقت میں وہ سخت جھگڑالو ہے ف جب لوٹ کر جاتا ہے ف تو زمین میں (دھند مچانیکی) فساد پھیلانے کی کوشش کرتا ہے اور کھیتیاں اور جانیں برباد کرتا ہے اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا ف اور جب اس سے کہو ارے خدا سے ڈر تو شیخی میں آکر اور گناہ کرتا ہے ایسے شخص کے لیے جہنم بس ہے اور وہ بے شک برا مقام ہے ف
۵	النساء ۴	۵	۲ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَاۗىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ۝	اگر تم بڑے گناہوں سے بچتے رہو گے جو تم کو منع ہوئے ف تو ہم (چھوٹے یعنے صغیرہ) گناہ تم پر سے اتار دیں گے اور آبرو کی جگہ میں تم کو لیجائیں گے
۹	الانفال ۸	۴	۳ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝	مسلمانو اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تمہارے چھٹکارے کی صورت نکال دیگا ف اور تمہارے گناہ تم پر سے اتار دیگا اور تمکو بخش دیگا اور اللہ بڑے فضل والا ہے
۱۹	الشعراء ۲۶	۱۱	۴ وَالشُّعَرَاۗءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ۝	اور شاعر (خود گمراہ ہوتے ہیں اور) انکی پیروی وہی کرتے ہیں جو گمراہ ہیں ف

ف دشمن ذلیل اور خوار ہوگئے ۲ ف جو تیری آرزو تھی وہ اللہ تعالیٰ نے پوری کر دی تجھ کو دکھا دی حدیث میں ہے جب یہ سورت اتری تو آپ نے فرمایا یمن والے آئے انکے دل نرم ہیں ایمان یمن والوں کا اور فقہ بھی یمن والوں کی ہے اور حکمت بھی یمن والوں کی ہے ایک حدیث میں ہے اب تو لوگ فوج فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں اور قریب ہے کہ فوج فوج اس میں سے باہر نکلیں گے ۳ ف باوصف اتنے تقرب کے آپکو حکم ہوا کہ اللہ سے بخشش مانگ آپ ہمیشہ اللہ کی درگاہ میں عاجزی کرتے رہتے اور اپنے قصوروں کی معافی مانگتے حالانکہ اللہ نے آپکے اگلے اور پچھلے قصور معاف کر دیے تھے کہتے ہیں اس سورت کے بعد یہ آیت اتری الیوم اکملت لکم دینکم اخیر تک اس کے بعد اسی دن جیسے پھر کلالہ کی آیت اتری اس کے بعد پچاس دن جیسے پھر یہ آیت اتری واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ اس کے بعد سات دن یا اکیس دن جیسے پھر وفات پائی علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام الی یوم الدین ۱۲ ف یعنے موت کے پنجے میں ضرور گرفتار ہو گے ۱۲ ف یہ آیت ان منافقوں کے باب میں اتری جنہوں نے جنگ احد کے شہیدوں کو دیکھ کر کہا اگر یہ لوگ ہمارے پاس رہتے تو کبھی نہ مارے جاتے ۱۲ ف ایک منافق شخص تھا اخنس بن شریق وہ نہایت شیریں کلام تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکی چکنی چپڑی باتیں بھلی معلوم ہوتیں اور قسمیں کھاتا اللہ کو بات بات پر گواہ بناتا کہ وہ سچا مسلمان ہے دل سے مسلمانوں کا دوست ہے اللہ نے اپنے پیغمبر کو جتلا دیا کہ اسکی باتوں پر فریفتہ نہ ہو نامعقول بڑا سخت جھگڑالو ہے ایسا ہی ہوا کہ اسلام سے پھر کر مکہ میں چلا گیا اور جاتے جاتے مسلمانوں کے کھیت کو جلاتا اور جانوروں کو مارتا گیا ۲ ف یا اسکو حکومت ملتی ہے ۱۲ ف جانوں سے مراد انسان کی جانیں یعنے عورتوں اور بچوں کو قتل کرتا ہے اور بعضوں نے کہا جانوروں کو مارتا ہے ۱۲ ف عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ ایک آدمی اس سے کہو اللہ سے ڈر وہ جواب دے کہ اچھی تم اپنے تئیں سنبھالو تم مجھ پر حکومت کرتے ہو حضرت عمرؓ سے کسی نے کہا اللہ سے ڈرو انہوں نے اپنا منہ زمین پر رکھ دیا عاجزی سے اور ملک بن مغول سے بھی ایسا ہی منقول ہے ۱۲ باقی در ضمیمہ

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ۙ وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ۭ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ۝	کیا تونے نہیں دیکھا وہ (مضمون کے) ہر میدان میں سر مارتے پھرتے ہیں ف۱ اور (زبان سے) کہتے ہیں جو کرتے نہیں ف۲ مگر جو شاعر) ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور اللہ تعالیٰ کی یاد بہت کی ف۳ اور ان پر ظلم ہونے کے بعد انہوں نے بدلہ لیا ف۴ اور جن لوگوں نے ظلم کیا (شاعر ہوں یا اور کوئی) ان کو اب (عنقریب) معلوم ہو جائیگا وہ کہاں لوٹ کر جاتے ہیں (یا کونسی کروٹ بدلتے ہیں)
۲۰	القصص	۹	۵ اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَاۗدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ۭ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَاۗءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ	۵ (اے پیغمبر) جس نے تجھ پر قرآن اتارا وہ تجھ کو پھر اسی جگہ لیجائے گا جہاں سے تو آیا ف کہدے میرا مالک خوب جانتا ہے کون ہدایت کی بات لایا ہے (یعنے قرآن) اور کون کھلی گمراہی میں ہے ف
۲۱	الرّوم	۱	۶ الۗمّۗ ۚ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۙ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ۙ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ڛ	۶ نصاریٰ عرب کے قرب میں (یعنے شام یا اردن میں) دب گئے (پارسیوں نے دبا دیا) اور وہ دبے پیچھے ابھی چند سال میں غالب ہوں گے ف
۲۶	الذّٰریٰت	۱	۷ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۙ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ۭ	۷ تمہاری ایک بات نہیں ہے ف پیغمبر کی بات ماننے سے وہی باز رہتا ہے جو (روز اول) باز رکھا گیا ف۹
۳۰	اللّیل	۱	۸ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۭ	۸ بیشک تم لوگوں کی کوششیں جدا جدا ہیں
،،	الانشراح	۱	۹ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۭ	۹ بیشک تنگی کے ساتھ آسانی لگی ہوئی ہے بے شک تنگی کے ساتھ آسانی لگی ہوئی ہے
،،	القریش	۱	لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۙ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاۗءِ وَالصَّيْفِ ۚ	(اللہ نے اصحاب الفیل کو جو ہلاک کیا تو) اس لیئے کہ قریش کے لوگوں کو جاڑے اور گرمی کے سفر کی چاٹ لگا دے چاٹ ف
۱۵	بنی اسرائیل	۶	۱۱ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ ۝	۱۱ اور جو دکھاوا ہمنے تجھ کو دکھلایا وہ صرف اس لیے کہ لوگوں کی جانچ ہو ف۱۱

تمت

ف جب کسی کی تعریف پر آتے ہیں تو حد سے زیادہ تعریف کے پل باندہ دیتے ہیں اور جب کسی کی برائی پر آتے ہیں تو اس کو حد سے بدتر بنا دیتے ہیں کبھی ایک شخص کی برائی کرتے ہیں پھر اس سے کچھ مل گیا تو اسی کی تعریف کرنے لگتے ہیں غرض انکے کسی قول و فعل کی سند نہیں ہے بالکل خود غرض اور بندہ شکم ہیں ۱۲ ف۲ ہم ایسے بہادر اور ایسے سپاہی ہیں اور وقت پڑے تو بھاگتوں کے اگاڑی ۱۲ ف۳ کسی وقت شعر ہی کہے یہ نہیں کہ ہر وقت شعر گوئی ہی میں لگے ہیں نہ نماز کا خیال نہ خدا کی یاد کا خیال کہتے ہیں جب اگلی آیتیں شاعروں کی برائی پر اتریں تو عبداللہ بن رواحہ نے عرض کی یا رسول اللہ میں بھی شاعر ہوں اس وقت یہ آیت اتری سید علامہ نے کہا جو شعر ایسے کہی جائے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اس میں ہجو ہو اور مشرکوں اور کافروں اور گمراہوں جیسے رافضیوں اور خارجیوں کا رد ہو تو وہ جائز بلکہ ثواب ہے ۱۲ ف جیسے کسی نے ناحق اس کی برائی کی ان سے جواب دیا تو یہ جائز ہے بشرطیکہ زیادتی نہ کرے ۱۲ ف یہ آیت مدینہ میں اتری مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پھر تجھ کو مکہ میں پہنچائے گا اور مکہ فتح ہوگا یہ بشارت پوری ہوئی ۱۲ ف۶ مکہ کے مشرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہنے لگے تم بہک گئے ہو اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف ہوا یہ کہ ایرانی اور رومیوں میں جنگ ہوئی اتفاق سے ایرانی غالب آئے مکہ کے مشرک یہ خبر سنکر پھول گئے اور مسلمانوں پر فخر کرنے لگے کہ ایرانی ہماری طرح مشرک ہیں اور نصاریٰ تمہاری طرح اہل کتاب ہیں ایرانی غالب ہوئے تو یہ ہمارے لیے فال نیک ہے ہم بھی اسیطرح تم پر غالب ہونگے یہ مسلمانوں کو رنج ہوا اس وقت یہ آیت اتری اور جیسے اللہ تعالیٰ نے خبر دی تھی وہی ہوا کل سات برس کے عرصہ میں پھر رومی ایرانیوں پر غالب ہوئے۔ ابو سعید نے کہا بدر کے دن جب مسلمان مکہ کے کافروں پر غالب ہوئے اسی دن رومی ایرانیوں پر غالب آئے کیا اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے ۱۲ ف پیغمبر کو کبھی شاعر بتاتے ہو کبھی جادوگر کبھی کاہن کبھی دیوانہ ۱۲ ف۹ جسکی قسمت میں اللہ تعالیٰ نے روز ازل سے کفر اور نافرمانی لکھدی ہے ۱۲

(باقی در ضمیمہ)

بقیہ حواشی تبویب القرآن لضبط مضامین الفرقان از تفسیر وحیدی

ضمیمہ متعلق ص۱ ف تو تاروں کا ایک فائدہ یہ ہے دوسرا یہ ہے کہ ان سے زینت ہے پہلے آسمان کی اور حفاظت ہر ہر شیطان سرکش سے اس لئے سو جو کوئی تاروں کی تاثیر کا قائل ہو وہ کذاب اور مفتری ہے ۱۲ ف یعنے حضرت آدم علیہ السلام سے ۱۲ ف ٹھیرنے کی جگہ ماں کا پیٹ یا باپ کی پیٹھ یا زمین کی سطح یا قبر یا دنیا یا دوزخ اور بہشت اور سونپے جانے کی جگہ ماں کا پیٹ یا باپ کی پیٹھ یا قبر یا آخرت یا دنیا اور اکثر کا یہ قول ہے کہ ٹھیرنے کی جگہ سے ماں کا پیٹ یا دنیا مراد ہے اور سونپے جانے کی جگہ سے باپ کی پیٹھ یا قبر مراد ہے ۱۲ ف ان نشانیوں کا سمجھنا اور بھی نشانیوں سے مشکل ہے وہ آفاقی تھیں یہ نفسی ہیں اسی لئے یہاں سمجھ کا لفظ فرمایا اور وہاں علم کا ۱۲ ف۱۲ یا گوسے یا انگور کے یا موسے ۱۲ ف۱۳ یا ایک کے پتے دوسرے کے پتوں سے ملتے ہیں لیکن پھل نہیں ملتے

ضمیمہ متعلق ص۲ ف۱۵ اگرچہ یہ عذاب قیامت میں ہوگا مگر یہ چیز جو آنے والی ہے وہ قریب ہے یا دنیا کا عذاب مراد ہے کافروں کی تباہی مسلمانوں کے ہاتھ سے جو بہت جلد ہوئی مدینہ میں آتے ہی آنحضرت نے ... سال میں مکہ فتح کر لیا قریش کے کافر ذلیل ہوئے بڑے بڑے قتل کیے گئے نکالے گئے ۱۲ ف۱۶ ... سے ... کے بیج نکالتے ہیں ۱۲ ف انکو زندہ کریں گے یہ نشانیں ہم کھول کر بیان کرتے ہیں تاکہ تم سوچو ۱۲ ف۱۸ اور غور کرو کہ جس طرح سوکھی ہوئی زمین کو دم بھر میں زندہ کر دیا ویسے ہی مرے ہوئے آدمی کو بھی زندہ کر سکتا ہے

ضمیمہ متعلق ص۳ ف یا مرد اور عورت یا نر اور مادہ ... مقتدا اور شیعی اور ترشی ہیں ایک کو دوسرے پر فضیلت دیتے ہیں ۱۲ ف آدمی کو دیکھو ایک ہی ماں اور ایک ہی باپ ایک ہی ملک ایک ہی غذا ایک ہی ہوا پر دو لڑکے پیدا ہوتے ہیں ایک کند ذہن دوسرا ذہین ایک خوبصورت دوسرا بدشکل ایک نیک بخت دوسرا شرارت کا بھرا ہوا ۱۲

ضمیمہ متعلق ص۴ ف۱۸ مثلاً ٹیلے اونچی نیچی جگہ اور جنگل وغیرہ ۱۲ ف۱۹ جہاں خشکی نہیں ہے دریا ہے وہاں زمین کے نشان نام نہیں ملتے تو ستاروں کو دیکھ کر سفر کرتے ہیں اور قریش کے لوگ خشکی کے سفر میں بھی ستاروں سے راہ پہچانتے ہیں ۱۲ ف۲۰ سوداگری کرکے روپیہ پیدا کرو ف۲۱ اگر اسکی مہربانی نہ ہوتی تو سمندر میں جہاز نہ چل سکتے اور ساری سوداگری مٹ جاتی ایک ملک کا آدمی دوسرے ملک میں نہ جا سکتا ۱۲

ضمیمہ متعلق ص۵ ف۱۳ قرابت دو طرح کی ہوتی ہے ایک نسبی جیسے باپ بیٹا بیٹی دادا پوتا پوتی بھائی بہن چچا بھتیجا بھتیجی نانا نواسا نواسی پھوپھی خالہ ماموں وغیرہ دوسرے سببی جو نکاح کے رشتے سے پیدا ہوتی ہے جیسے سسرالی قرابت ۱۲ ف۱۴ یعنے ایک کو ایک کا قائم مقام بنا دیتے اگر رات کو کوئی عبادت فوت ہو جائے تو دن کو پڑھ لے اور جو دن کو فوت ہو جائے تو رات کو پڑھ لو ۱۲ ف اللہ تعالیٰ پر تو ہر چیز آسان ہے اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ فلاں چیز اس پر فلاں چیز سے زیادہ آسان ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ تمہاری نظر میں زیادہ آسان ہے کیونکہ دوبارہ بنانے کو پہلی بار بنانے سے تم لوگ آسان سمجھتے ہیں ۱۲ ف کوئی اس کے جوڑ کا نہیں وہ اکیلا ہے یا تمام عمدہ صفات کا مجموعہ ہے یہ بات کسی مخلوق میں نہیں ہے کہ اس ہی میں سب صفتیں پائی جاتی ہوں اور تمام کمالات کا مجموعہ ہو ۱۲

ضمیمہ متعلق ص۶ ف۱ یعنے جو لوگ یہ پوچھتے ہیں کہ زمین اور پہاڑ وغیرہ سب کتنے دن میں بنائے گئے ان کا جواب یہ ہے کہ ٹھیک چار دن میں بنائے گئے ۱۲ ف زمین اور وہاں کا سب سامان پیدا کرنے کے بعد ۱۲ ف۱۲ شیطان وہاں خبر جو ... سننے جا نہیں سکتے ۱۲

ضمیمہ متعلق ص۷ ف اس کو کسی کی کچھ پرواہ نہیں مگر یہ بھی بڑی مہربانی ہے کہ تمہاری قوم میں سے ایک پیغمبر بھیجا اس کا کلام تمہاری زبان میں اتارا ۱۲ ف بنی نضیر یہودیوں کی ایک قوم تھی جو مدینہ میں اس خیال سے آکر آباد ہوئے تھے کہ جب پیغمبر آخر الزمان ظاہر ہوں گے تو انکے ساتھ ہو جائیں گے مگر ان کی قسمت میں ایمان نہ تھا انکے باپ دادا تو اس امید سے آکر رہے تھے اور اولاد نے جب پیغمبر ظاہر ہوئے تو آپ کی مخالفت کی عہد شکنی کی آخر آپ نے ان کے اخراج اور جلا وطن کرنے کا حکم دیا انہوں نے پوچھا ہم کہاں جائیں آپ نے فرمایا محشر کی زمین کی طرف یعنے شام کے ملک میں جاؤ پہلے حشر سے یہ مراد ہے کہ بنی نضیر کا یہ پہلا اخراج تھا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ہوا پھر حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں انکو وہاں سے بھی نکالا یہ گویا دوسرا حشر ہوا۔ ابن عباسؓ اور بہت سلف سے یہ منقول ہے کہ شام کا ملک وہی محشر ہے ۱۲ ف۹ اسلام سب دینوں پر غالب ہے یعنے حجت اور دلیل سے کیونکہ اسلام ایک صاف سادہ دین ہے جو فطرت انسانی کے موافق ہے اور اس کے اصول بہت سادے ہیں اور آسان ہیں ہر آدمی کی سمجھ میں آجاتے ہیں ۱۲ ف۱۰ یعنے حضرت محمد تو عرب تھے اور انہوں نے بھی یہ نہیں کہا کہ عرب کے جتنے قبیلے ہیں آنحضرتؐ کو ان میں سے ہر ایک کے ساتھ کچھ نہ کچھ رشتہ داری تھی مگر بنی تغلب جو نصاریٰ تھے ۱۲

ضمیمہ متعلق ص۸ ف۱ اللہ تعالے کے عذاب ... اس کی نافرمانی سے جب اہل کتاب یعنے یہود و نصاریٰ نے آنحضرتؐ کی پیغمبری سے انکار کیا تو قریش کے کافر کہنے لگے اب تمہارا گواہ کون ہے اس وقت یہ آیت اتری حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت اتری تو آپ نے روم اور ایران اور حبش کے بادشاہوں کو خط بھیجے اور ان کو اسلام کی دعوت دی دوسری حدیث میں ہے کہ جس کو یہ قرآن پہنچا گویا اس نے مجھ کو دیکھا ۱۲

ضمیمہ متعلق ص۱۲ بقیۃ نمبر (۷) اور یہی وہ چیزیں جو انسان کی طاقت اور استطاعت سے خارج ہیں اور انسان ان کے کرنے سے عاجز ہے جیسے اولاد دینا روزی کی کشایش کرنا پانی برسانا گناہوں کا بخشنا عذاب سے بچانا ان سے تو کسی طرح کی مدد بندے سے نہیں مانگنی چاہیے بلکہ یہ امور خالص خداوند کریم سے طلب کرنی چاہیے اور جو اللہ تعالے کے خاص اور کامل بندے ہیں وہ پہلے قسم کے امور میں بھی حتی المقدور بندوں سے طالب امداد نہیں ہوتے اور ہر امر کا سوال خداوند کریم ہی سے کرتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے جب تو سوال کرے تو اللہ تعالی سے سوال کر اور جب تو مدد چاہے تو اللہ تعالے سے مدد چاہ ۱۲ ف۸ بیٹا تو برابر والا ہوتا ہے اپنے باپ کا خدا کے سب مخلوق اور غلام اور بندے ہیں پھر کوئی اس کا بیٹا کیسے ہو سکتا ہے صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا آدمی نے مجھ کو جھٹلایا اور گالی بھی دی جھٹلایا تو یہ کہ میں اسکو دوبارہ پیدا نہ کر سکوں گا (حشر نہ ہوگا) گالی یہ کہ میرے لیے جورو اور بیٹا تجویز کیا ۱۲ ف۹ بعضوان میں سے بت پرست ہیں جو ایک صورت بنا کر اسکا پوجا پاٹ کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ان بتوں کو بھی ہمارے نفع اور نقصان میں کوئی دخل ہے ان میں اکثر لوگ ایسے بھی ہیں کہ اگر ان سے پوچھو کہ آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا کون ہے تو پرمیشر یا نارائن نرانکار یا بھگوان یا رام یعنے خدا کو تبلاتے ہیں پھر جب یہ کہو کہ ان بتوں کی پوجا سے تم کو کیا فائدہ تو یہ جواب دیتے ہیں کہ خداوند کریم بڑا بادشاہ ہے اور یہ اس کے مقرب اور خاص الخاص بندوں کی مورتیں ہیں انکی ڈنڈوت اور تعظیم کرنے سے ہم کو اس بادشاہ کی بارگاہ تک رسائی ہو سکتی ہے ۱۲

ق

ضمیمہ متعلق ص۱۳ ف تمام مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ جو کوئی شرک کر کے مرے اسکی مغفرت نہ ہوگی اور یہود و نصاریٰ کا حکم بھی وہی ہے جو مشرکوں کا ہے کیونکہ وہ بھی شرک میں گرفتار ہیں نصاری حضرت عیسیٰ اور روح القدس کو اور یہود حضرت عزیر کو کارخانہ الوہیت میں شریک کرتے ہیں اسی طرح نام کے مسلمان جو ... گئے ہیں یا اولیا اور بزرگوں کے نام کا روزہ رکھتے ہیں انکی قبروں کی عبادت کرتے ہیں انکے نام پر جانور کاٹتے ہیں انکی نذر اور منت کرتے ہیں اٹھتے بیٹھتے ہر وقت انکو

اور سمجھیں انکو لیا اور مددگار سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالی چاہے
یا نہ چاہے وہ ہر ایک کام کو کرسکتے ہیں اور ہر ایک کی مراد
پوری کرسکتے ہیں جسکو چاہیں عذاب سے بچا سکتے ہیں انکا حکم
یہی مشرکوں کا ہے انکی مغفرت بھی کبھی نہ ہوگی اور ہمیشہ
ہمیشہ دوزخ ہی میں رہینگے ۔ ف جو کوئی مشرک مرا اسکی
مغفرت نہوگی ۔ ف بشرطیکہ موحد ہو اور جسکو چاہے
بخشے عذاب کرے اگر اس نے توبہ نہیں کی تھی ۔ ف کیونکہ
شرک سے بڑھکر اور کوئی گناہ نہیں ہے کہتے ہیں یہ آیت
بھی [illegible] کے باب میں اتری وہ مکہ میں چلدیا اور مشرک
کی حالت میں مرا ۔ ف یعنی بتوں کے سبب وہ عرب لوگ جن
بتوں کو پوجتے تھے جیسے لات منات عزی یہ سب انکی زبان
میں مادہ سمجھے جاتے تھے یعنی مؤنث اور عورت ۔ ف کیونکہ
شیطان ہی نے انکو بتوں کی پرستش پر لگایا ہے حقیقت
میں وہ شیطان پرست ہیں اور ظاہر میں بت پرست ۔
ف یعنی جس قدر بندے تیرے علم میں معین ہیں انکو میں
گمراہ بنا دونگا اور اپنی طرف کر لونگا قتادہ نے کہا شیطان
کہتا ہے ہزار میں سے نو سو ننانوے کو دوزخ بہیجونگا اور
ایک بہشت کو جاوے گا ۔

ضمیمہ متعلق ص۳۱ ف۱۰ حالانکہ اللہ تعالی ہر چیز کو
پہچانتا ہے اگر [illegible] ان کے شریک یا اس کے پاس
سفارشی ہوتے تو انکو بھی وہ ضرور پہچانتا ۔ ف نظر رحمت
یعنی [illegible] اللہ تعالی کے پاس ہماری سفارش
کریں گے جو وقت یہ آیت اتری کہ اگر انکا کچھ بھی درجہ یا مرتبہ ہوتا
تو اللہ کو ضرور معلوم ہوتا کیونکہ وہ ہر چیز کو جانتا ہے اور جب
اسکو معلوم نہیں تو ان چیزوں کا وجود ہی نہیں ہے ۔ ف
وہ پہلا کہ جواب دینگے تو ہی کہہ سکے

ضمیمہ متعلق ص۳۲ ف وہ سمجھنے لگے کہ اسی طرح بہت
سی چیزیں ان شریکوں کی بھی پیدا کی ہوئی ہیں تو وہ بھی
عبادت کے لائق ہیں یہ انکا ہر کافر و مشرک یعنی ان کا فرق
کی جبلات کو کن لیا اللہ کے ساتھ جنکو شریک ٹھیراتے ہیں
انہوں نے ایک چیونٹی بھی پیدا کی ہوتی تو جب یہ خیال کرسکتے تھے
کہ وہ بھی عبادت کے لائق ہیں انہوں نے تو کچھ بھی
بھی نہیں بنائی بلکہ خود انکو بھی اللہ ہی نے بنایا اور [illegible] انکا عاجز
اور لاچار ہونا [illegible] پھر انکو خدا کا شریک کس منہ سے ٹھیراتے ہیں
ف اسکا کوئی شریک نہیں ۔ ف بادشاہ سب پر غالب ہے کوئی اسکا مقابلہ
نہیں کرسکتا ۔ ف وہ تمہارے جھوٹے معبودوں کی طرح ہے اتنی
عبادت محدود ہے ۔ ف حالانکہ وہ زمین کی [illegible] جانتا ہے
تو اگر ان شریکوں کا کہیں وجود ہوتا تو ضرور اسکو معلوم ہوتے
ف جنکی حقیقت کچھ نہیں مثلا حبشی کو کوئی کافور کہدیا
اسیطرح یہ شریک جنکا وجود ہی نہیں یا ہے بھی تو ایک عاجز
بندے کی طرح انکو خدا کا شریک کہنا محض لغویات ہے ۔

ضمیمہ متعلق ص۲۷ تقریر ۱۰ ۔ کہتے ہیں عکرمہ بن ابی
جہل سمندر میں سوار تھے طوفان آیا ڈوبنے لگے انہوں نے
یہ منت مانی کہ اگر اللہ تعالی نے مجھ کو بچا دیا تو میں حضرت محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کر لونگا اللہ تعالی نے ان کو
بچا دیا انہوں نے اپنا اقرار پورا کیا اور صدق دل سے مسلمان
ہوگئے یہ آیت انہی کے بارہ میں اتری رضی اللہ تعالی عنہ ف
اپنے قول قرار کا بھی خیال نہیں کرتے بندہ غرض ہیں جب
غرض نکل گئی پھر اللہ کو بھی نہیں پوچھتے معاذ اللہ

ضمیمہ متعلق ص۲۹ ف جب بھی تم انکو اپنا سفارشی
سمجھے جاؤگے اس سے مراد بت ہیں وہ محض بیجان ہیں نہ
ان میں قدرت نہ عقل [illegible] کو سفارشی سمجھنا محض نادانی ہے
جو لوگ فرشتوں یا پیغمبروں یا بزرگوں کو اس طور پر اپنا
سفارشی سمجھیں کہ [illegible] اللہ کا حکم ہو
یا نہ ہو [illegible]

ضمیمہ متعلق ص۳۳ ف [illegible]
[illegible] سفارش نہ ہوگی یعنی بلا
حکم اور اجازت کسیکو مجال نہ ہوگی کہ [illegible] سفارش
کرے البتہ جسکی مرضی [illegible] وہ [illegible]
کی سفارش کرینگے ۔ ف اپنے [illegible] بندوں کو بتادیتا
ہے جیسے پیغمبروں کو [illegible] غیب کی اللہ کے بتلانے
سے معلوم ہوتی ہے مگر خود ان کو بے اللہ کے بتلائے غیب
کی کوئی بات معلوم نہیں ہوتی ۔ ف ایک حدیث میں
ہے کہ کرسی پر اللہ کے مبارک قدم ہیں اور عرش کرسی سے
بھی بڑا ہے اسکا اندازہ سوا اللہ کے کوئی نہیں کرسکتا دوسری
حدیث میں ہے کہ ساتوں آسمان کرسی کے سامنے ایسے ہیں جیسے ایک
چھلا ایک میدان میں پڑا ہو اور عرش کرسی سے اتنا بڑا ہے
[illegible] جیسے چھلا ہے ۔ ف۱۲ کیونکہ اسکی ذات منزہ ہے عرش
[illegible] اور بعضوں نے کہا اسکی شان بلند ہے اور اسکا
مرتبہ بڑا ہے ۔ امام ابن قیم رح نے کہا جو شخص سمجھتا ہے کہ
اللہ تعالی آسمانوں کے اوپر عرش پر نہیں ہے اور یہ کہ عرش
و فرش سب [illegible] برابر ہیں تو وہ اللہ کے ساتھ
عاطل گمان کرتا ہے ۔ اسکا خیال آیات اور احادیث کے
خلاف ہے [illegible]
بھی کوئی سفارش کرسکتا ہے [illegible]
کچھ لوگ [illegible]
ہے تو وہ غلطی پر ہے اور اسکا خیال بہت برا ہے ۔ ف۱۳
یعنی سب اسکی ملک ہیں اور آسمان اور زمین والے سب اس کے
بندے اور غلام ہیں

ضمیمہ متعلق ص۳۴ ف تو ایمان یہی ہے لعذاب کا
[illegible] اور لرزتا اور اسکی رحمت اور کرم کا امیدوار بھی
رہے خوف و رجا دونوں قائم رہیں ۔ ف تو وہی اکیلا سچا
خدا ہے اور عیسی اور اسکی ماں اور روح القدس یہ سب
اس کے بندے ہیں ۔ ف۹ یعنی گو پروردگار عالم آسمانوں
کے اوپر اپنے عرش پر ہے مگر [illegible] زمین کی [illegible]
دیکھ رہا ہے اور زمین والوں کے ہر ایک کام سے واقف
ہے جیسے امام شافعی اور امام مالک رح نے فرمایا اللہ تعالی آسمان پر ہے
لیکن اسکا حکم ہر جگہ ہے اور امام ابو حنیفہ رح نے فرمایا اللہ
تعالی آسمان پر ہے نہ زمین میں اور امام احمد رح نے فرمایا اللہ
آسمان پر ہے اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے اور تمام علماء سلف
اور اکابر اہل سنت اور صحابہ اور تابعین سب کا اعتقاد
یہی تھا کہ ذات الہی فوق العرش ہے اور زمین خلاف کے ہر جگہ
مگر جہمیہ اور معتزلہ اور منکرین صفات [illegible] اللہ تعالی
[illegible] اہل سنت [illegible] اسکا کوئی قائل نہیں ہوا
کہ ذات الہی ہر جگہ ہے یا ذات الہی عالم کے اندر زمین میں
بھی ہے جیسے ہمارے زمانے کے بعض گمراہوں کا اعتقاد ہے
۔ ف یعنی ان کی توحید ۔ ف۱۱ یعنی کس نے پیدا کیا
[illegible] جواب میں کہتے ہیں اللہ ف
[illegible] کافر بھی اسکو [illegible] کہ یہ سارا کارخانہ اللہ ہی
کا بنایا ہوا ہے وہی مالک ہے اور جب سب کارخانہ
اللہ ہی کا ہے وہی اس دنیا کو چلاتا ہے تو معلوم ہوا کہ
[illegible] بڑی قدرت اور طاقت ہے پھر تمہارا اتمام کردینا
یا تم پر عذاب اتارنا اسکو کیا مشکل ہے ۔ ف یعنی محض
اپنے فضل و کرم اور عنایت اور پرورش سے رحمت کا وعدہ
کرلیا ہے یہ نہیں کہ اس پر کسیکا زور ہے اور جب چاہے
اس عہد کو توڑ ڈالے اور اپنا غضب نازل کرے اس کو
پورا اختیار ہے کسی کی کچھ پروا نہیں ۔ ف یعنی زمین
پر رہتی ہیں یا تیرتی اور چلتی ہیں ۔ ف۱۵ انکی باتوں کو ۔
ف۱۶ کیونکہ وہ کھانے کا محتاج نہیں ہے ایسی باتوں سے
پاک ہے ۔ ف عرش معلی پر جو تمام مخلوقات سے بلند تر ہے
۔ ف اہلحدیث نے اللہ تعالی کو فوق الفوق اور فوق
[illegible] کہا ہے اور حدیث میں ہے کہ اللہ تعالی اپنے عرش
کے اوپر ہے اور اس کا عرش اس کے آسمانوں کے اوپر ہے

ضمیمہ متعلق ص۳۵ ف۱ یعنی تمہارے اعمال کا جواب
دہ اور محافظ نہیں ہوں کہ [illegible] تم کو بدلا دوں [illegible] تو
اللہ تعالی کی طرف سے صرف ڈرانے والا ہوں [illegible] اللہ
تعالی کا اختیار ہے ۔ ف۱۷ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا
ہے ہر کام کا ایک مقرر بدلہ ہے آنحضرت نے خبر
دی تھی کہ قریش کے کافر ذلیل ہونگے [illegible] جاویں گے
کافر اس پر ہنستے تھے اور کہتے تھے یہ خبر کہاں سچ
ہوئی اللہ تعالی نے فرمایا کہ ابھی اسکا وقت نہیں آیا
آخر اللہ تعالی کا فرمانا سچ ہوا اور بدر کے دن یہ کافر مارے
گئے قید ہوئے ذلیل و خوار ہوئے ۔ ف یعنی حشر
کے دن خلقت کو دوبارہ پیدا کرنا چاہیگا ۔ ف یعنی
دفعۃ یہ سب موجود ہوجائیں گے ۔ ف۱۹ دنیا کا کوئی
بادشاہ باقی نہ رہے گا ایک بار صور پھونکا جاویگا
تو ساری خلقت فنا ہوجاوے گی پھر دوبارہ پھونکا
جاوے گا تو سب پھر موجود ہوجاوے گی ۔

ضمیمہ متعلق ص۳۹ ف۱۴ جنوں اور آدمیوں

ہیں یا مومنوں یا کافروں میں ۱۲ ف۱۵ بہشت یا دوزخ میں ۱۲ ف۱۶ اس آیت سے یہ نکلا کہ جنوں میں بھی نیک جن بہشت میں جاویں گے اور بدکار جن دوزخ میں ۱۲ ف۱۷ اے گنہگارو دنیا سے ۱۲ ف۱۸ اپنے نیک اور مطیع بندوں میں سے ۱۲ ف۱۹ اللہ انکا قائم مقام تم کو کیا ایسا ہی تم کو تباہ کر کے وہ دوسروں کو تمہاری جگہ دے سکتا ہے اسکا رحم یہ ہے کہ جلدی عذاب نہیں کرتا بے پرواہی یہ ہے کہ بڑی بڑی آباد بستیوں اور ہوشیار قوموں کو دم بھر میں فنا کر دیتا ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۹ ف۱ حدیث میں یہ نام بیان ہوئے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو کوئی ان کو یاد کرے وہ جنت میں جاوے گا ۱۲ ف۲ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں بیدینی یہ ہے جیسے مشرک کیا کرتے کہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے کچھ کچھ ٹکڑے تراش کر اپنے بتوں کا نام رکھ لیتے جیسے اللہ سے لات اور عزیز سے عزے اور منان سے مناۃ یا اپنے دل سے اللہ کے نام گھڑ لیتے ۱۲ ف۱۲ جو عذاب ان لوگوں کو دیا گیا تو الخ ۱۲ ف۱۳ عزت یا حکومت یا دولت ۱۲ ف۱۴ یعنے اللہ تعالیٰ کی عادت اور سنت یوں جاری ہے کہ وہ کسی قوم پر جو اپنا احسان کرتا ہے تو پھر اس احسان میں اس وقت تک ردو بدل نہیں کرتا جب تک وہ قوم خود اپنے اعتقاد اور نیت یا اپنے اعمال اور اخلاق کو نہیں بدلتی جب وہ قوم اپنی نیت خراب کر لیتی ہے مثلاً بندگان خدا پر ظلم کی نیت کرتی ہے یا اپنے اعتقاد اور اعمال بدل ڈالتی ہے مثلاً ایمان کے بدل کفر اور نیکی کے بدل گناہ کرنے لگتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی اپنا احسان اس قوم سے اٹھا لیتا ہے اور ان پر عذاب نازل کرتا ہے فرعون کی قوم اور اسیطرح قریش کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی نعمتیں دیں تھیں لیکن جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کو جھٹلایا اس کے حکموں کو نہ مانا تو یہ سب نعمتیں چھن گئیں ۱۲ ف۱۵ تو اس کے بندے جیسے کام کرتے ہیں ویسا ہی انکو بدلہ بھی ملتا ہے ۱۲ ف۱۶ یعنے خود اللہ تعالیٰ نے کلام کیا جسکو حضرت موسیٰ نے سنا تو جو آواز حضرت موسیٰ نے سنی وہ اللہ تعالیٰ کی آواز تھی اس سے رد ہوا جہمیہ اور معتزلہ اور منکرین صفات کا جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے خود بات نہیں کی تھی بلکہ درخت میں بات کرنے کی طاقت پیدا کر دی تھی یا کسی فرشتے نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بات کی تھی ان بیوقوفوں کو اتنا معلوم نہیں کہ جو درخت میں بات کرنے کی قوت پیدا کر سکتا ہے وہ خود بات کرنے سے عاجز ہو سکتا ہے اور اگر درخت یا فرشتے نے بات کی ہوتی تو وہ یہ کیسے کہہ سکتا تھا اسکی کیا مجال تھی انی انا اللہ رب العالمین اور یہ خاص حضرت موسیٰ کو کلیم اللہ کا لقب کیوں دیا جاتا کیونکہ فرشتے کے ذریعہ سے تو اللہ تعالیٰ نے تمام پیغمبروں سے بات کی ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۳ ف۱۵ زمین میں ہر چیز اندازے سے پیدا کی ہے یعنے ہر ایک ملک میں جن جن چیزوں کی ضرورت تھی حقتعالیٰ نے اسی قسم کی چیزیں وہ بھی اعتدال کے ساتھ پیدا کیں ۱۲ ف۱۶ یعنے ہر چیز افراط سے موجود ہے ۱۲ ف۱۷ لوگوں کو اور تمام جانداروں کو ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۵ ف۱۳ یعنے جان جسکی وجہ کر آدمی زندہ ہے ۱۲ ف۱۴ اس کی حقیقت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اس نے اپنے بندوں کو نہیں بتلائی حکیموں نے روح کے باب میں بہت غور کیا مگر اس کی حقیقت اب تک نہیں کھلی اور ہر ایک نے اپنے خیال سے ایک ایک بات کہی ہے یہاں تک کہ اٹھارہ سو قول روح کے باب میں ہو گئے ہیں ۱۲ ف۱۵ اللہ تعالیٰ کا علم بہت وسیع ہے ۱۲ ف۱۶ یعنی منہ کے بل چلیں گے جیسے دنیا میں پاؤں کے بل چلتے ہیں صحیح حدیث میں اسکی صراحت ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۳ ف۱ یا اسکا حکم آسمان سے لیکر زمین تک چلتا ہے ۱۲ ف۲ اس کے حضور میں دنیا کے تمام معاملات اس دن پیش ہونگے۔ ایک آیت میں یوں ہے کہ وہ دن پچاس ہزار برس کا ہوگا مراد قیامت کا دن ہے اور یہ آیت اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ معاملات کی پیشی اس دن کے ایک حصہ میں ہوگی جو ہزار برس کا ہوگا بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ دنیا کے کام اس تک چڑھ جاتے ہیں یعنے فرشتے ایک دن میں اس تک پہنچ جاتے ہیں اگر آدمی لیکر چڑھے تو ہزار برس میں پہنچے کیونکہ آسمان تک زمین سے پانسو برس کی راہ ہے پھر آسمان کا دل پانسو برس کی راہ ہے۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۵ ف۱۳ ابن عباس سے بسند صحیح منقول ہے کہ زمینیں سات ہیں جیسے اوپر گذر چکا ہے ایک صحیح حدیث میں ہے جو کوئی بالشت بھر زمین ظلم سے چھین لیگا قیامت کے دن اسکو سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا ۱۲ ف۱۳ صحیحین میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو مٹھی میں لے لیگا اور آسمان کو داہنے ہاتھ میں لپیٹ لیگا پھر فرمائیگا میں بادشاہ ہوں اب زمین کے بادشاہ کہاں گئے ابن عمر کی روایت میں ہے اب کہاں ہیں زبردست بادشاہ کہاں ہیں تکبر کرنے والے کہاں ہیں زمین کے بادشاہ ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۹ ف۲ مخلوق کی خالق سے کیا بلحاظ سمت پروردگار کی ذات ایسی ہی ہے کہ کسی چیز سے اسکو مشابہت نہیں ہو سکتی ۱۲ ف۵ یعنے کوئی چیز اسکی سی نہیں اسکا یہ مطلب ہے کہ اس کی ذات اور صفات سے مشابہت نہیں ہو سکتی اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو صفتیں اس نے اپنے لیے ثابت کی ہیں مثلاً سننا دیکھنا ہم انکی نفی کریں کیونکہ ان صفات کا ثابت کرنا مشابہت کرنا نہیں ہے امام ترمذی فرماتے ہیں جب ہم یوں کہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہیں یا اللہ سنتا ہے یا دیکھتا ہے تو یہ تشبیہ نہیں ہے تشبیہ جب ہے کہ ہم یوں کہیں اللہ کا ہاتھ ہمارے ہاتھ کی طرح ہے یا اسکا سننا ہمارے سننے کی طرح ہے یا اسکا دیکھنا ہمارے دیکھنے کی طرح ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶۰ ف۲ جیسے حضرت موسیٰ سے اللہ تعالیٰ نے باتیں کیں تھیں حضرت موسیٰ آواز سنتے تھے لیکن اللہ کو نہیں دیکھتے تھے حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ستر ہزار پردوں کی آڑ میں ہے ۱۲ ف۱۳ اگر بے اندازہ پانی برساتا تو ساری زمین ڈوب جاتی نہ کھیتی ہوتی نہ باڑی ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶۵ ف۱۱ ابوداؤد اور ترمذی نے حضرت عباس سے نکالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سات آسمان ہیں ایک کے بعد ایک پھر ساتویں کے اوپر ایک دریا ہے اس کے اوپر آٹھ جنگلی بکریاں ہیں انکے کھروں اور گھٹنوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے بیچ میں (یہ فرشتے ہیں بصورت بکریوں کے) انکی پیٹھ پر عرش ہے عرش کا دل اتنا ہے جیسے ایک آسمان سے دوسرا آسمان اور عرش کے اوپر اللہ جل جلالہ ہے اور آدمیوں کے کوئی کام اس سے چھپے ہوئے نہیں ہیں ۱۲ ف۱۲ جیسے پانی بیج خزانہ مردہ وغیرہ ف۱۳ نباتات حیوانات معدنیات ۱۲ ف۱۴ فرشتے رحمت عذاب وغیرہ ۱۲ ف۱۵ اسکی بصر بھی ہر جگہ ہے پھر اس کا علم اور اس کی قدرت ۱۲ ف۱۶ بے اس کے حکم اور ارادے کے ایک پتہ ہل نہیں سکتا ایک ذرہ حرکت نہیں کر سکتا شاہ عبدالقادر صاحب نے یوں ترجمہ کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی تک سب کام پہونچتے ہیں ۱۲ ف۱ کلام کرنا تو بڑی چیز ہے دل میں وسوسہ گذرے اس سے بھی اللہ تعالیٰ واقف ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶۹ ف اسی کو خوب معلوم تم کتنی رات سوئے ہو اور کتنی رات عبادت کرتے ہو اس وقت لوگوں کے پاس گھڑیاں نہ تھیں بعض صحابہ اس خیال سے کہ معلوم نہیں کتنی رات گذری اور کتنی باقی ہے ساری رات نماز میں کھڑے رہتے یہانتک کہ انکے پاؤں سوج گئے ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھی مبارک پاؤں سوج گئے تب اللہ تعالیٰ کی مہربانی جوش میں آئی اور یہ حکم اترا ۱۲ ف۹ بے صدا اور چھپا یہ

اس کی فوجیں ہیں قریش کے کافروں کی کیا بساط ہے ۱۲
ف ایمان کی توفیق دینے والا وہی ہے ۱۲ ف امام ترمذی نے نکالا انس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی پھر کہا تمہارا مالک فرماتا ہے میں ہی اس لائق ہوں کہ مجھ سے ڈریں پھر سوا دوسرے کسی کو معبود نہ بنائیں پھر جو کوئی مجھ سے ڈریگا میرے سوا اور کسی کو معبود نہ بنائیگا تو میں اسکا بخشنے والا ہوں ابن عدی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ف جو ان ہو یا نبات یا جماد ۱۲
ف انتہائی غصہ کرتا ہے اور قدرت رکھ کر درگذر کرتا ہے اور فوراً عذاب نہیں اتارتا حدیث سے سری ٹہنی کی تسبیح کہنا اور قرآن سے پہاڑوں کی تسبیح کہنا ثابت ہے ایک حدیث میں ہے کہ صحابہ کھانے کی تسبیح سنتے ایک حدیث میں ہے کہ مکہ میں ایک پتھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا کرتا کنکریوں نے آپکے ہاتھ میں تسبیح کہی حدیث میں ہے کہ سبحان اللہ وہ کلمہ ہے جس سے خلق کو روزی ملتی ہے ایک حدیث میں ہے کہ مینڈک کو مت مارو وہ تسبیح کرتا ہے ۱۲ ف اسکا کوئی بیٹا بیٹی نہیں ہے ۱۲ ف بعض مشرک یہ سمجھتے تھے کہ اوتار اور فرشتے وغیرہ دنیا کے بادشاہوں کی طرح اسکی مدد کرتے ہیں ورنہ اس کی سلطنت سنبھلنا دشوار ہو جائے اللہ تعالی نے انکا رد فرمایا ۱۲ ف قتادہ نے کہا ہمنے سنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ آیت اپنے گھر والوں کو سکھاتے تھے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ف کہتے ہیں اس آیت میں اللہ تعالی نے پانچوں نمازوں کا ذکر فرمایا ہے صبح سے فجر کی نماز مراد ہے اور شام سے مغرب اور عشا کی اور تیسرے پہر سے عصر کی اور دوپہر سے ظہر کی بعضوں نے کہا اللہ تعالی کی یاد مراد ہے ان وقتوں میں ایک حدیث میں ہے تم جانتے ہو ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالی کے خلیل کیوں بنے وہ صبح اور شام یوں کہتے سبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون ولہ الحمد فی السموات والارض وعشیا وحین تظہرون ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ف انکی آزمایش یہ ہوگی کہ وہ سچے دل سے مسلمان ہیں یا نہیں اگر ایسا ہوا تو بہت سستے چھوٹ گئے نہیں اللہ انکا طرح طرح سے امتحان لیگا یہ آیت اسوقت اتری جب کچھ آدمیوں نے اپنے ملک میں رہ کر مسلمانوں کو لکھا کہ ہم بھی مسلمان ہیں مسلمانوں نے انکو جواب لکھا کہ تمہارا اسلام اس وقت تک قبول نہ ہوگا جبتک ہجرت نہ کرو وہ اپنے ملک سے چلے پھر کافر انکو لوٹا لے گئے جب انکو اس آیت کی خبر ہوئی تو دوبارہ نکلے کافر ان کے پیچھے پڑے انہوں نے کہا ہم ماریں گے

اور مریں گے آخر کچھ کافروں کے ہاتھ سے مارے گئے کچھ بچکر مسلمانوں میں آملے اس وقت یہ آیت اتری ثم ان ربک للذین ہاجروا من بعد ما فتنوا ثم جاہدوا وصبروا ان ربک من بعدہا لغفور رحیم ۱۲ ف کوئی آگ میں ڈالا گیا کوئی آرے سے چیرا گیا ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ف مکہ کے کافروں پر آنحضرت کی بد دعا سے ایسا سخت قحط آیا کہ مردار اور ہڈی تک کھا گئے یہ باغ والے ثقیف کے ایمان دار لوگ تھے انکا باغ کے میوے میں سے ایک حصہ اللہ تعالی کی راہ میں دیا کرتا تھا مرگیا بیٹوں نے بخیلی کی اور یہ چاہا کہ اللہ تعالی کی راہ میں کچھ نہ دیں صبح سویرے ہی فقیروں کو خبر بھی نہ ہو انکا اسکا میوہ توڑ لیں اللہ تعالی نے انکی نیت کی خرابی پر ایسی آفت بھیجی کہ سارا باغ ہی خراب ہوگیا بعضوں نے کہا یہ باغ صروان میں تھا اور صروان صنعا سے چند کوس کے فاصلے پر ہے ابن عباس نے کہا یہ باغ والے حبش کے ملک میں تھے انکا باپ مسکینوں کو باغ میں سے دیا کرتا تھا جب وہ مر گیا تو بیٹے کہنے لگے ہمارا باپ بیوقوف تھا جو اتنا میوہ فقیروں میں خرچ کر دیتا تھا اس بخیلی پر یہ نتیجہ یہ ہوا کہ باغ پر تباہی آئی کل میوہ برباد ہوگیا ۱۲ ف اس سرے سے اس سرے تک سارا باغ تباہ ہوگیا حدیث میں ہے کہ گناہ سے بچو بعضا گناہ ایسا ہوتا ہے کہ اسکی شامت سے آدمی علم کا دروازہ بھول جاتا ہے بعضے گناہ سے رات کی عبادت قضا ہو جاتی ہے بعضے گناہ سے رزق میں کمی آتی ہے جو اس کے لیے تیار کیا گیا تھا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اس آیت سے یہ بھی نکلتا ہے کہ جب کسی برے کام کا مصمم عزم ہو جائے تو اس پر مواخذہ ہوتا ہے ۱۲ ف سیوطی کا نام نور رہا ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے ایک لڑائی میں نماز کا قصد کیا دشمنوں نے یہ صلاح کی کہ جب آپ نماز میں مصروف ہوں تو ایک بارگی گر کر سب مسلمانوں کو قتل کر ڈالیں اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کو ان کے منصوبے سے خبردار کر دیا اور خوف کی نماز کی تدبیر بتائی بعضوں نے کہا آپ ایک لڑائی میں تشریف لے گئے تھے ایک میدان میں اترے صحابہ سب الگ الگ درختوں کے سایہ میں ٹھیرے آپ بھی ایک جنگلی درخت کے تلے سو رہے اور تلوار درخت سے لٹکا دی ایک گنوار آیا اور تلوار کو سونت کر آپ سے کہنے لگا اب میرے ہاتھ سے آپکو کون بچاویگا آپ نے فرمایا اللہ پھر اس گنوار نے یہی کہا آپ نے وہی جواب دیا آخر اس گنوار نے تلوار نیام میں کرلی پھر آپ نے اپنے اصحاب کو بلایا اور گنوار کا قصہ سنایا وہ گنوار آپکے پاس بیٹھا رہا آپنے اسکو کوئی سزا نہ دی ۱۲ ف جنکو حضرت موسی اپنے ساتھ کوہ طور پر لیگئے تھے وہ سب نبی تھے یا اللہ تعالی نے حضرت موسی کو آیندہ کی خبر کر دی کہ انکے بعد بنی اسرائیل میں لگاتار پیغمبر آتے رہیں گے ایسا ہی ہوا حضرت عیسی تک برابر ایک کے بعد ایک بلکہ دو دو تین تین پیغمبر ایک ساتھ بنی اسرائیل میں آتے رہے اگرچہ اور قوموں میں بھی اللہ تعالی نے پیغمبر بھیجے مگر بنی اسرائیل میں بہت بھیجے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ف جیسے مردہ کی طرح خشک تھی پانی برسنے سے تروتازہ اور زندہ ہوئی اسمیں غلہ اور میوہ اور چارا پیدا ہوا ۱۲ ف گائے بکری اونٹ ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ف جب غلام کو برابر کا حصہ دینا انکو پسند نہیں تو پھر پروردگار کے غلاموں کو پروردگار کے برابر کیسے کرتے ہیں اللہ تعالی نے مشرکوں کو اس مثال سے قائل کیا ۱۲ ف جب تو اللہ تعالی کی نمک حرامی کرکے اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہیں ف یعنے وہ بھی آدمی ہیں بعضوں نے کہا حوا کی پیدایش مراد ہے وہ آدم کی پسلی سے نکلی تھیں ۱۲ ف انکا پوجا کرتے ہیں حالانکہ وہ جھوٹے معبود ہیں ۱۲ ف جو سچا معبود ہے اور درحقیقت اس کے لاکھوں احسان ہیں ۱۲ ف بلکہ دیکھنے اور سننے پر بھی اچھی طرح قادر نہ تھے پیدا ہونے کے وقت بچہ کی نہ آنکھ ٹھیرتی ہے نہ کان جمتا ہے پھر دو تین روز کے بعد بچہ کی آنکھ ٹھیرنے لگتی ہے اور کان سے اچھی طرح سننے لگتا ہے ۱۲ ف اس کا حسن ہے یہ سب نعمتیں دیں اور اس کے سوا کسی کو نہ پوجو ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ف آسمانوں میں فرشتے چلتے رہتے ہیں اس لیے انکو رستہ فرمایا ۱۲ ف بلکہ رتی رتی ہر چیز ہمارے سامنے ہے مطلب یہ کہ یہ سات آسمان ہماری اور تمہارے بیچ میں ایسے حائل نہیں ہیں کہ ہمکو تمہاری خبر نہ ہو گو ہم عرش کے اوپر ہیں مگر ہماری نظر ہر جگہ یہاں تک کہ تحت الثری میں بھی کام کر رہی ہے حدیث میں ہے اس سے ایک آسمان دوسرے آسمان کو چھپا نہیں سکتا اور نہ پہاڑ اپنی تہ میں جو ہے نہ زمین ۱۲ ف اگر بے اندازہ برستا تو سب ڈوب جاتے یا بالکل کم برستا جو کھیتی کو کافی نہ ہوتا پیاس سے مر جاتے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ف کیونکہ موت کا مقرری وقت کسی کو معلوم نہیں ہے زندگی کا کیا بھروسہ انسان کو کم سے کم بھی اسمیں کرنیکی میں کوشش کرنا چاہیے ۱۲ ف کلدانی جنکا بادشاہ نمرود تھا ۱۲ ف یعنے جو بستیاں اللہ تعالی کے عذاب سے الٹ دی گئیں ۱۲ ف بے قصور عذاب نہیں کیا ۱۲ ف پیغمبروں کو جھٹلاتے تھے انکو ستاتے تھے آخر اللہ کا عذاب اترتا تھا یہ سب قصے اوپر بیان ہو چکے ہیں ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۹۴ ف۱۳ تو وہ کس شمار اور قطار میں ہیں ان سے زیادہ مالدار اور شان دار قومیں دم بھر میں تباہ ہو گئیں دنیا کے جاہ وجلال پر پھولنا اور مسلمانوں کو اپنے سے حقیر جاننا محض نادانی اور خدا تعالیٰ کے غضب کی نشانی ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۹۶ ف جو حق داروں کو خدا اور دو [illegible] حد کا ظلم کئے ہوئے خوش دل ہو کر ف۱۳ کہ بے گناہ نا حق کسی بستی کو تباہ کر دے [illegible] بستی میں پیغمبر [illegible] نے بستی والوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم یاد دلائے [illegible] عذاب سے ڈرایا جب انہوں نے کسی طرح [illegible] تو اس وقت عذاب [illegible] اللہ تعالیٰ کا کوئی فعل ظلم نہیں ہوسکتا کیونکہ [illegible] ظلم معلوم ہوتا ہے کہ بے قصور کسی کو تباہ کرنے تو فرمایا کہ ہم ایسا بھی نہیں کرتے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۰۱ ف۹ یہودیوں میں سے عبد اللہ بن صوریا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا حضرت عمر سے پوچھا وحی کون سا فرشتہ لاتا ہے انہوں نے کہا جبرائیل [illegible] کہا وہ تو ہمارا دشمن ہے ہمیشہ عذاب لاتا [illegible] دشمنوں کو ہم پر غالب کر گیا اگر میکائیل [illegible] تو ہم مان لیتے [illegible] یہ آیت اتری [illegible] جبرائیل [illegible] فرشتے کوئی کام اللہ کے حکم بغیر نہیں کرتے [illegible] جبرائیل نے کیا لیا قرآن اتارا [illegible] تمہاری [illegible] کی تصدیق اور ہدایت اور خوشخبری ہے ۱۲ ف۱۰ جبرائیل اور میکائیل سریانی لفظ ہیں جبر اور میک بندہ کو کہتے ہیں اور ایل اللہ کو یعنی اللہ کا بندہ ۱۲ ف۱۱ [illegible] اللہ تعالیٰ کے کلام کا انکار کرتے ہیں یا یہود ف۱۲ حکم پر ہر ایک کی جان قبض کرتے ہیں [illegible] کے بعد ۱۲ ف۱۳ یعنی فرشتے [illegible] قسم [illegible] ہیں ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۰۱ ف۹ جو لوگ اپنا ایمان جانا پسند کرتے ہیں ۱۲ ف۱۰ یعنی بعض کا عمل ان سے حاصل کرنے میں معلوم ہوا کہ سحر کا یہ بھی اثر ہوتا ہے کہ دو آدمیوں میں دشمنی یا دوستی ہو جاوے ۱۲ ف۱۱ اس [illegible] نقصان کیا ہوگا کہ ایمان تشریف لے جاتا ہے اور [illegible] ہر شخص دشمن ہوجاتا ہے جہاں [illegible] مار کیا [illegible] لفظ [illegible] ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۱۱ ف۱۸ وہ تمہارا دشمن ہے ف۱۹ جہاں ہر طرح کا چین اور آرام تھا کوئی فکر نہ تھی ف۲۰ یا اسکا شکر ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۱۲ ف۳ کہ حساب کتاب کہاں کا آخرت کہاں کی دنیا ہی کی زندگی ہے سب عیش کر لو ف۴ یہ سب تو تمہارے بہکانے کے لیے تم سے جھوٹا وعدہ کیا تھا ۱۲ ف۱۶ کہ زبردستی میں نے تم کو شرک اور کفر پر لگا دیا ہو ۱۲ ف۱۷ اور حق بات کا قرآن سنا ۱۲ ف۱۸ خود تم نے بیوقوفی کی اور میرا کہا مانا ۱۲ ف۱۹ یعنی دنیا میں ۱۲ ف۲۰ انکار کرتا ہوں بے شک خدا واحد لاشریک ہے ۱۲ ف۲۱ نہ تم عذاب سے بچا سکتے ہو نہ میں بچا سکتا ہوں ۱۲ ف۲۲ فرشتے جو کہ بیدار [illegible] کرتے ہیں ۱۲ ف۲۳ یعنی جنوں کے باپ یا شیطان ابلیس کی اولاد ۱۲ ف۲۴ اعوذ باللہ پڑھنے سے شیطان بھاگ جاتا ہے ۱۲ ف۲۵ اسکا دم بھر [illegible] ملتے ہیں ۱۲ ف۲۶ یا شیطان کے سر جیسے [illegible] بنتا ہے ۱۲ ف۲۷ مسیلمہ کذاب [illegible] جس نے پیغمبری کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا یا سطیح کاہن

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۱۳ ف۹ اور تم میں زور کہاں کہتے ہیں قیامت میں ہوگا آدمی اور جن بھاگنا چاہیں گے فرشتے انکو سب طرف سے گھیر لیں گے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اگر تم سے ہوسکتا ہے کہ آسمان اور زمین کے کناروں سے نکل کر موت سے بچ جاؤ تو اچھا بھاگو ۱۲ ف۱۰ اور سب طرف سے گھیر کر [illegible] حاضر ہونگے ۱۲ ف۱۱ ان سے شعلے نکلتے ہیں جو شیطانوں پر پھینک جاتے ہیں ۱۲ ف۱۲ کہتے ہیں یہ جن سات تھے یا نو [illegible] نصیبین کے رہنے والے تھے اور آنحضرت [illegible] کے [illegible] پڑھ رہے تھے [illegible] سنکر [illegible] آپ [illegible] قرآن [illegible] اور [illegible] کے [illegible] آسمان پر جانے سے [illegible] ہیں اسکا سبب [illegible] پیغمبر [illegible] ہوئے اور ان پر قرآن اترا ہے [illegible] حدیث میں ہے کہ آپ نے جنوں کو نہیں دیکھا [illegible] کہ آپ نے دیکھا اور دونوں [illegible] میں اختلاف نہیں کیونکہ یہ معاملہ کئی [illegible] ہوا اور اس آیت میں جس کا بیان ہے وہ پہلا معاملہ ہے اسکے بعد جن آپ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ کو [illegible] باہر جا کر انکو تعلیم کرنے کا حکم ہوا سید بلا عذر [illegible] نہایت [illegible] شریعت والے جنوں کے وجود کے قائل ہیں اور قرآن اور حدیث سے ان کا وجود ثابت ہے [illegible] بعض فلاسفیوں نے ان کے وجود کا انکار کیا ہے [illegible] کے انکار کا اعتبار نہیں ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۱۸ ف۱ [illegible] الفسھم فارسی [illegible] ترجمہ یہ ہوگا کہ ایک پیغمبر بھیجا ان کے شریف ترین خاندان سے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی ہاشم میں سے تھے اور بنی ہاشم تمام قریش میں افضل تھے اور قریش تمام عرب کے خاندانوں میں افضل تھے اور عرب تمام دنیا سے افضل تھے ابو طالب نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح حضرت خدیجہ سے کیا ایک خطبہ پڑھا اس میں یہ مضمون تھا شکر اس خدا کا جس نے ہم کو ابراہیم کی اولاد میں کیا پھر اسمعیل کی پھر معد کی پھر مضر کی اور میرا یہ بیٹا محمد اس کے برابر کوئی جوان نہیں ہو سکتا قسم خدا کی آیندہ اس سے کوئی بڑا کام ہونے والا ہے ابو طالب کی یہ پیشین گوئی صحیح نکلی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ کام کیا اور وہ نام پیدا کیا کہ دنیا میں کسی دوسرے شخص نے نہیں کیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۱۹ ف۱۵ اور تجھ پر قابو نہیں پا سکتے فرعون کو سنا [illegible] کا حکم سب کو سنا دے یا مطلب یہ ہو کہ تو اللہ تعالیٰ کا حکم سب کو سنا دے باقی راہ پر لانا یا نہ لانا یہ اللہ ہی کا اختیار ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۲۰ ف۱۶ یعنی قحط کے بدل خوب ارزانی کی اور بیماری کے بدل تندرستی پھیلائی ف۱۷ انکا شمار بھی زیادہ ہوگیا اور مال و دولت بھی خوب کمائی ۱۲ ف۱۸ ہم پر جو سختی اور مصیبت آئی تو ہمارے کاموں کی وجہ سے نہیں آئی تھی ۱۲ ف۱۹ سختی ہوئی ہے تو آرام بھی ہوا ہے ۱۲ ف۲۰ یعنی زمانہ کا مقتضیٰ ہے کبھی موسم عمدہ آتا ہے اور ہوا اچھی چلتی ہے تو ارزانی ہوتی ہے اور صحت پھیلتی ہے اور کبھی موسم خراب آتا ہے ہوا بگڑ جاتی ہے تو قحط ہوتا ہے بیماری پھیلتی ہے ہمارے اچھے یا برے اعمال کو اس میں کوئی دخل نہیں [illegible] دلیل یہ ہے کہ ہمارے باپ دادوں اور اگلے لوگوں پر بھی اسی طرح زمانہ گذرا ہے سختی اور راحت دونوں ہوتے ہیں مطلب یہ کہ شیطان نے انکو ایسا غافل کر دیا کہ کسی طرح بھی اللہ کی طرف رجوع نہیں ہوتے ۱۲ ف۲۱ اللہ تعالیٰ کے بطرف [illegible] ۱۲ ف۲۲ برے کاموں کفر اور شرک

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۲۳ ف۱۳ تو تم پیغمبر ہو اور ہم سب تمہارے تابعدار نہیں یہ نہیں ہو سکتا ۱۲ ف۱۴ یا کہ ان پیغمبروں سے نشانیاں لے لائیں نہیں مگر [illegible] ان [illegible] اور یہ کہنے لگے کہ جیسی نشانی ہم فرمائش کریں وہ دکھلاؤ ۱۲ ف۱۵ فرشتے یا جن نہیں ہیں ۱۲ ف۱۶ یعنی نبوت اللہ کا عطا اور احسان ہے اور اسکو اختیار ہے جس کو چاہتا ہے یہ مرتبہ عطا فرماتا ہے اس میں کسی کا اجارہ نہیں ہے بیشک پیغمبر بھی آدمی ہیں مگر آدمی آدمی میں بڑا فرق ہے ایک چمار کو بادشاہ سے کیا نسبت ہے سید علامہ نے کہا اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ نبوت اور پیغمبری اللہ تعالیٰ کی دین ہے آدمی کی ریاضت اور محنت سے نہیں حاصل ہوسکتی جیسے بعض جاہل حکیموں کا خیال ہے ۱۲ ف۱۷ پیغمبری سے سرافراز فرماتا ہے

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۲۴ ف۱۳ حدیث شریف میں ہے کہ آپ جب اس آیت پر پہونچے تو آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے آپ نے خیال فرمایا کہ مجھکو اپنی امت پر گواہی دینا ہوگا انکے اچھے برے کام سب بیان کرنا ہونگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی امت کا خیال اپنی اولاد بلکہ اپنی جان سے بھی زیادہ تھا سبحان اللہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم گنہگاروں سے اتنی محبت اور الفت ہو تو سخت بیحیائی ہے کہ ہم آنحضرت صلعم کا فرمانا نہ سنیں ۱۲ ف۱۴ جو ان کو ہدایت کا رستہ بتلاتا اور خدا کے حکم سناتا پھر اگر نہ مانیں تو البتہ انکو عذاب ہو سکتا ہے مراد دنیا اور آخرت دونوں جگہ کا عذاب ہے اور اکثر علما کا یہ قول ہے کہ مراد دنیا کا عذاب ہے اور آخرت کا عذاب کا ذکر تو ہوگا گو اسکو کسی پیغمبر کا دین نہ پہونچے ۱۲ ف۱۵ اور یہ بزرگی مال اور دولت کی وجہ سے نہیں تھی بلکہ ہر ایک علم اور لیاقت اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور مہربانی کی وجہ سے تھی ۱۲ ف۱۶ حالانکہ داود اپنے سب بھائیوں میں پست قد اور حقیر تھے اور لوگوں کی نظر میں بہت نہ جچتے تھے باپ کی نظر میں بھی کچھ قدر نہ تھی مگر حقتعالیٰ کی مصلحتیں وہی ہیں اور ہر ایک کی دل اور طبیعت اور دانائی حراقت کو وہ خوب جانتا ہے اس نے داود کو سب بھائیوں بلکہ سارے زمانے والوں پر فضیلت دی اور زبور کتاب انپر اتاری ایسے اللہ تعالیٰ نے قرآن حضرت محمد پر اتارا تو قریش انکی فضیلت میں کیوں شک کرتے ہیں ۱۲ ف۱۷ ان کو یہ شبہ ہوا کہ آدمی آدمی سب برابر ہیں ایک دوسرے سے کیوں بڑھ جانے لگا. اگر اللہ تعالیٰ پیغمبر ہی کو دیکر بھیجتا تو آدمی کے بدل کسی فرشتے ہی کو بھیجتا اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں کا شبہ دور کرنے کے لیے کہدے الخ

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۲۵ ف۱۱ اور کسی چیز کا میں دعویٰ نہیں کرتا ۱۲ ف۱۲ اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ رسول اور نبی میں فرق ہے کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل میں خیال آیا کہ اگر ایسی آیتیں نہ اتریں جن میں مشرکوں کے معبودوں کی برائی ہو تو بہتر ہے کیونکہ آپ کو اس کی بڑی حرص تھی کہ کسی طرح انکا دل اسلام کی طرف مائل ہو جائے ایک روز ایسا ہوا کہ آپ مشرکوں کی ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے اس وقت سورہ والنجم اتری آپ یہ سورت لوگوں کو سنانے لگے جب اس مقام پر پہونچے افرأیتم اللات والعزی ومناة الثالثة الاخری تو شیطان نے آپ کی زبان سے بے اختیار یہ نکلوا دیا تلک الغرانیق العلی وان شفاعتهن لترتجی یہ بڑے بڑے بت ہیں اور انکی شفاعت قبول ہونیکی امید ہے یہ سنتے ہی قریش کے لوگ خوش ہو گئے اور جب آپ سجدے کی آیت پر پہونچے تو مسلمان اور مشرک سب نے ایک ساتھ سجدہ کیا اور قریش کے لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ اب تو محمد ہمارے معبودوں کی تعریف کرنے لگے ہیں آخر حضرت جبرائیل اترے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یہ تم نے کیا پڑھ دیا ہے میں تو اللہ تعالیٰ کے پاس سے یہ نہیں لایا آنحضرت کمال غمگین ہوئے اور بہت ڈرے اس وقت یہ آیت اتری بعض اہلحدیث نے اس قصہ کو ضعیف کہا ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۲۷ بقیہ نمبر ۶ غرض قرآن کے ساتھ اور کسی اخلاقی کتاب کے پڑھانے کی ضرورت نہیں ہر ہر ایک اسلامی مدرسہ میں قرآن اور صحیح بخاری کی تعلیم لازم کر دینا چاہیے جب بچے ان دونو کتابوں سے فارغ ہو جائیں تو اب ان کو روٹی پیدا کرنے کے لیے کوئی ہنر جو زمانہ حال میں کارآمد ہے سکھانا چاہیے جیسے تجارت زراعت حرفت وغیرہ اگر ایسا کریں گے تو ان کے دین اور دنیا درست ہونگے اور اب جو تعلیم مسلمانوں میں رائج ہے اکثر شروع ہی سے منطق پڑھا پڑھا کر بچہ کو کج بحث کر دیتے ہیں اس سے نہ دنیا کا فائدہ ہے نہ دین کا ۱۲ ف۷ مگر ہم کو اسوقت یہ منظور نہ تھا کہ سارے جہان کی طرف تو نبی بھیجا جائے ف۸ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کچھ مال دے تو میں نہیں کہتا میری مزدوری یہی ہے کہ تو اپنے مالک کا تقرب حاصل کرے ف۹ یہ کہتے ہیں ہم تمہاری تعلیم کی کوئی مزدوری نہیں چاہتے مگر یہی کہ تم عزت پیدا کرو ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۲۸ ف۹ جیسے حضرت موسے سے اللہ تعالیٰ نے باتیں کیں حضرت موسیٰ آواز سنتے تھے لیکن اللہ کو نہیں دیکھتے تھے حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ستر ہزار پردوں کی آڑ میں ہے ۱۲ ف۱۰ یہی وحی کی ایک قسم ہے جو پیغمبروں سے خاص ہے ۱۲ ف۱۱ مسلمانوں ہم نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لیے بھیجا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ الخ ۱۲ ف۱۲ یا اس کی مدد کرو اور اسکو دشمنوں سے بچاؤ ۱۲ ف۱۳ صبح اور شام تسبیح اور تقدیس کیا کرو مراد فجر اور مغرب کی نماز ہے یا فجر اور عصر کی یا فجر اور ظہر کی ۱۲ ف۱۴ جیسا تم سمجھتے ہو ۱۲ ف۱۵ بلکہ جیسا خدا تعالیٰ کا حکم اسکو ہوتا ہے وہ تم کو سنا دیتا ہے ۱۲ ف۱۶ اہلحدیث کے نزدیک حدیث شریف بھی وحی ہے مگر اس میں اور قرآن میں فرق ہے کہ قرآن کی تلاوت نماز میں کیجاتی ہے اور حدیث شریف کی تلاوت نہیں کی جاتی باقی واجب الاتباع ہونے میں دونو برابر ہیں ... البتہ جن باتوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تصریح فرما دی ہے کہ یہ میں نے اپنی رائے سے کہا اور وہ دنیا سے متعلق ہوں جیسے کھجور کا پیوند نہ کرنا وغیرہ تو انکی پیروی کرنا لازم نہیں ہے ۱۲ ف۱۷ بعضوں نے کہا پڑھو نہ رواکے سے پروردگار مراد ہو ۱۲ ف۱۸ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی سنا کر حضرت جبرائیل آسمان کی طرف چلے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب حضرت جبرئیل آتے تو آدمی کی صورت میں آتے آپ نے ان سے یہ خواہش کی کہ اپنی اصلی صورت دکھلائیں تو انہوں نے دو بار دکھلائی ایک بار زمین میں اور ایک بار آسمان میں اور سوا ہمارے پیغمبر کے اور کسی پیغمبر نے انکو انکی اصلی صورت میں نہیں دیکھا ۱۲ ف۱۹ ابن مسعود نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار حضرت جبرئیل کو انکی اصلی صورت میں دیکھا ایک حدیث میں ہے آپ نے جبرائیل کو سدرة المنتہی پاس دیکھا انکے چھ سو پر تھے ۱۲ ف۲۰ مراد وہی جبرائیل ہیں ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۳۲ ف۶ کہ اگر کوئی عورت اپنا نفس تجھکو ہبہ کردے نہ مہر ٹھیرے نہ گواہ ہوں نہ ولی ہو تو وہ تجھ پر حلال ہے مگر دوسرے مسلمانوں کے لیے یہ حکم نہیں ہے ۱۲ ف۷ کہ عام مسلمانوں کا نکاح بغیر ولی اور گواہوں اور مہر کے نہیں ہو سکتا یا چار سے زیادہ نکاحی عورتیں نہیں رکھ سکتے ۱۲ ف۸ اس وجہ سے تیرے لیے ایک خاص حکم رکھا ۱۲ ف۹ سبحان اللہ اللہ جل جلالہ کو اپنے پیغمبر کی کس قدر خاطر داری منظور ہے ۱۲ ف۱۰ کہتے ہیں پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی اور مسلمانوں کی طرح باری باری ہر عورت کے پاس رہنا واجب تھا پھر اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا اور آپ کو اس آیت سے یہ اختیار ملگیا کہ جس عورت کے پاس چاہیں نہ جائیں گو اسکی باری ہو اور باری ٹال دیں اور جسکی باری نہ ہو اس کے پاس رہیں گویا یہ دوسری رعایت ہوئی آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بعضوں نے کہا یہ آیت ان عورتوں کے حق میں ہے جو اپنے تئیں آنحضرت کو بخشدیں ۱۲ ف۱۱ وہ جان لیں گی کہ آپ اپنی طرف سے ایسا نہیں کرتے بلکہ خدا نے آپکو اختیار دیا ہے ۱۲ ف۱۲ جس پر تو کچھ عنایت کرے گا وہ شکر گذار ہوگی کیونکہ اسکو معلوم ہے کہ تجھ پر یہ واجب نہیں ہے ۱۲ ف۱۳ یعنے دل آدمی کے اختیار میں نہیں ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک عورت سے زیادہ محبت ہوتی ہے جیسے ایک حدیث میں ہے کہ جہاں تک میرا اختیار ہے میں عورتوں میں برابر تقسیم کرتا ہوں لیکن اب جس میں میرا اختیار نہیں ہے اسکو تو بخشدے ۱۲ ف۱۴ یعنی اب جو نو عورتیں تیرے نکاح میں ہیں عائشہ اور حفصہ اور ام حبیبہ اور سودہ اور ام سلمہ اور صفیہ اور میمونہ اور زینب اور جویریہ رضی اللہ عنہم انہی پر قناعت کر اب نئی عورت سے نکاح نہیں کر سکتا کہتے ہیں یہ حکم اللہ تعالیٰ نے اسوقت دیا جب ان عورتوں نے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کیا ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۳۳

ف ۱ اوپر والی لوگوں سے فرشتے مراد ہیں انکا جھگڑنا یہ تھا جو آدم کی پیدایش کے وقت انہوں نے رائے دی کہ تو آدم کو کیوں بناتا ہے اسکی اولاد زمین میں فساد مچائے گی خون خرابہ کرے گی حسن یا صحیح حدیث میں ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا رات کو میرا مالک اچھی صورت میں میرے پاس آیا راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں خواب میں اور فرمایا اے محمد تو جانتا ہے اوپر والے کس بات میں جھگڑتے ہیں میں نے عرض کیا نہیں پھر مالک نے اپنا ہاتھ میرے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں رکھ دیا یہاں تک کہ اسکی ٹھنڈک میں نے اپنی دونوں چھاتیوں یا سینے میں پائی اس وقت جو کچھ زمین اور آسمانوں میں تھا مجھ کو معلوم ہو گیا پھر مالک نے فرمایا اے محمد تو جانتا ہے اوپر والے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں میں نے عرض کیا جی ہاں (یہ مالک کے ہاتھ رکھنے کی برکت تھی کہ آنحضرت صلعم پر آسمان زمین میں جو تھا وہ کھل گیا) وہ کفاروں میں جھگڑ رہے ہیں کفارے کیا ہیں نماز کے بعد دوسری نماز کی انتظار میں مسجدوں میں ٹھیرا رہنا جماعت کے لیے پاؤں سے چلکر جانا سختی کے وقت وضو پورا کرنا ۲ ف جو کچھ مجھے معلوم ہوا وہ وحی سے معلوم ہوا ۳ ف یعنی اللہ تعالی کا وہ کلام کہ میں دوزخ کو شیطان کے تابعداروں سے بھر دونگا ۹ ف کیونکہ معجزہ اللہ تعالی کا فعل ہے جو پیغمبر کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے اسی طرح کسی ولی کا یہ مقدور نہیں کہ بے حکم خدا کے کوئی کرامت دکھلا سکے ۱۰ ف دنیا کا یا قیامت کا عذاب ۱۱ ف جو اللہ کے پیغمبروں اور اسکی آیتوں کو جھٹلاتے تھے ۱۲ ف فرشتے یا جن نہیں ہیں ۱۳ ف پیغمبری سے سرفراز فرماتا ہے ۱۴ ف وہی اچھے برے کا فیصلہ کرے گا اور ثواب اور عذاب دیگا

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۳۴

ف آنحضرت صلعم کے پاس قریش کے سردار جمع ہوئے تھے آپ انکو سمجھا رہے تھے آپ کو خیال تھا کہ اگر یہ لوگ مان لیں گے تو اسلام کو بہت قوت ہو جائے گی اتنے میں عبداللہ بن ام مکتوم جو اندھے تھے آن پہونچے اور آنحضرت صلعم کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا انکو معلوم نہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے بڑے کام میں مشغول ہیں آپ کو انکا بیچ میں آجانا اور قطع کلام کرنا ناگوار ہوا اور آپ نے انکی طرف سے منہ پھیر لیا اس وقت یہ آیتیں اتریں کہتے ہیں اسکے بعد جب کبھی وہ آنحضرت صلعم کے پاس آتے آپ فرماتے مرحبا اور اپنی چادر انکے لیے بچھا دیتے اور فرماتے تم وہ ہو کہ تمہارے لیے میرے مالک نے مجھ پر عتاب فرمایا آنحضرت صلعم نے تیرہ مرتبہ انکو مدینہ کا حاکم بنایا جب آپ جہاد کرنے کو باہر تشریف لیگئے وہ مہاجرین اولین میں سے تھے قادسیہ میں شہید ہوئے زرہ پہنے ہوئے لڑائی کا جھنڈا لیے ہوئے رضی اللہ تعالی عنہ ف گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے ۹ ف تیرا کام خدا کے حکم پہونچا دینا ہے اگر سارے مالدار امیر لوگ تیرے خلاف رہیں تو تجھے کچھ پروا نہیں کرنا چاہیے انکی ہدایت کے لیے اتنی کدکی کیا ضرورت ہے ۱۱ ف سبحان اللہ وہ سارے کمبخت کافر رئیس عبداللہ بن ام مکتوم کی جوتی برابر بھی نہیں سمجھے گئے اور عبداللہ کو وہ شرف حاصل ہوا جو دنیا میں کسی کو نہیں ملا یعنے پروردگار نے انکا ذکر قرآن میں اتارا اور ان کے لیے اپنے حبیب پر خفگی فرمائی ۱۱ ف جیسا اوپر گذر چکا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا میں نے جبرائیل کو انکی اصلی صورت میں آسمان کے کنارے میں دیکھا ان کے چھ سو پر تھے ۱۲ ف بلکہ جو وحی آتی ہے سب کو سنا دیتے ہیں ۱۳ ف آنحضرت صلعم کے والد ماجد حضرت عبداللہ نے اس وقت انتقال کیا جب آپ پیٹ میں تھے دادا نے پالا جب وہ مر گئے تو چچا ابو طالب نے پالا پھر اللہ تعالی نے آپکا نکاح حضرت خدیجہ سے کرایا جو بہت مالدار اور خوبصورت تھیں

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۳۵

ف ۱ ضحاک نے کہا نافرمانی سے مراد یہاں شرک ہے ابن عباس نے کہا نافرمانی سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالی نے جو ہر وارث کے حصے مقرر کر دیے اس پر راضی نہ ہو اور اس کے حکم کا خلاف کرے کلبی نے کہا جب اللہ تعالے کے مقرر کیے ہوئے حصوں کا انکار کرے تو وہ کافر ہو گیا اب ہمیشہ دوزخ میں رہیگا حدیث میں ہے کہ فرائض یعنے ترکہ بانٹنے کا علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ اور ایک زمانہ ایسا آویگا کہ علم فرائض اٹھ جاویگا دو آدمی ترکے میں جھگڑا کریں گے اور فیصلہ کرنے والا نہ ملے گا

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۳۶

ف ۱ اس آیت سے بعض کم سمجھ لوگ یہ نکالتے ہیں کہ جس شہر یا بستی میں جو طریق مسلمانوں کا جاری ہو اسکا خلاف کرنا منع ہے اور اہلحدیث پر طعن کرتے ہیں کہ مسلمانوں کا رستہ ہندوستان میں یہ تھا کہ حنفی مذہب کی تقلید کیا کرتے تھے اہلحدیث نے اس طریق کو چھوڑ کر ایک نیا طریق نکالا حالانکہ آیت کا مطلب وہ خود نہیں سمجھتے اس آیت کے شروع میں یہ ہے کہ جو کوئی پیغمبر کا خلاف کرے اہلحدیث تو یہ کہتے ہیں کہ پیغمبر کے فرمانے پر چلو اور آپ کی سنت کے عاشق بنجاؤ تو انہی کا رستہ سچے مسلمانوں کا رستہ ہے

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۴۰

ف ۱ وہ ہر ایک کو اسکے اعمال کا بدلہ دیگا اس آیت میں اللہ تعالی نے کافروں کو مردوں سے تشبیہ دی ہے مردوں کا یہ حال ہوتا ہے کہ کتنا ہی انکو پکارو جواب نہیں دیتے جیسا اس کو پکارو جو بات نہیں سمجھتا مثلاً جانور ہے تو کافر گو کان رکھتے ہیں تیری آواز سنتے ہیں مگر جب اس میں غور نہیں کرتے سمجھ کر نہیں سنتے تو گویا سنتے ہی نہیں ۲ ف کفر پر دوڑے پڑتے ہیں یعنے موقع ملتے ہی کافر ہو جاتے ہیں یا کافروں کے شریک ہو جاتے ہیں اس آیت میں اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر سے یا ایہا الرسول کر کے خطاب کیا یہ بڑی عزت کا خطاب ہے جو سارے قرآن میں صرف دو جگہ ہے ایک اس آیت میں دوسری یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک میں اور یا ایہا النبی کئی مقاموں میں ہے ۳ ف اسکی مہربانی بہت پھیلی ہوئی ہے یہی کیا سمائی ہے جب تو تم پر عذاب نہیں اتارتا

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۴۴

ف آدم اور نوح میں گیارہ سو برس کا فاصلہ تھا اور نوح اور ادریس میں ہزار برس کا فاصلہ تھا نوح کے باپ کا نام لمک تھا ابراہیم آدم کے دو ہزار برس بعد ہوئے انکی عمر ایک سو پچھتر برس کی ہوئی اور حضرت اسمعیل کی عمر ایک سو تیس برس کی ہوئی اور اسحاق حضرت اسمعیل سے چودہ برس چھوٹے تھے اور ایک سو اسی برس جیے اور یعقوب ایک سو سینتالیس برس اور یوسف ایک سو بیس برس حضرت یوسف اور حضرت موسی میں چار سو برس کا فاصلہ تھا اور حضرت موسی اور حضرت ابراہیم میں پانسو پینسٹھ برس کا فاصلہ تھا ۸ ف یعنی ابراہیم سے پہلے ۹ ف یعنے حضرت موسی کے بڑے بھائی تھے ۱۰ ف بن آوش بن برکیا ۱۱ ف ابن اخطوب بن عجوز بعضوں نے الیسع الیاس کو سمجھا ہے یہ غلط ہے وہب نے کہا الیسع الیاس کے مصاحب تھے اور یہ دونوں حضرت عیسی اور یحیے اور زکریا کے زمانہ سے پہلے تھے ۱۲ ف یعنی اپنے اپنے زمانہ میں یہ جہان کے سب لوگوں سے افضل تھے اس آیت سے بعضوں نے یہ نکالا ہے کہ فرشتوں سے پیغمبر افضل ہیں ۱۳ ف جو ایمان دار تھے انکو بھی راہ پر لگایا اور بزرگی دی ۱۴ ف لوگوں میں سے انتخاب اور پسند کر لیا ۱۵ ف پیغمبر اور انکے باپ دادا اولاد بھائی جن کا ذکر اوپر ہوا ۱۶ ف کیونکہ شرک کے ساتھ کوئی عمل کیسا ہی عمدہ ہو قبول نہیں ہوتا ۱۷ ف یعنے قریش کے کافر مکہ والے ۱۸ ف یعنے کتاب اور شریعت اور پیغمبری کو

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۴۷

ف ۱ یعنے قرآن شریف اور شریعت کو دل سے مانتے ہیں اور اسکو سچا جانتے ہیں اسی طرح اگلی کتابوں جیسے توریت شریف اور انجیل شریف اور زبور شریف اور جو صحیفہ اگلے پیغمبروں پر اترے تھے ان سب کو سچا اور اللہ پاک کی طرف سے سمجھتے ہیں صحیح

حدیث میں ہے کہ توریت شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے لائی گئی تو آپ نے اسکو ادب سے تکیہ پر رکہا اور فرمایا کہ میں ایمان لایا تجہ پر اور اسپر جس نے تجہ کو اتارا چونکہ اگلی کتابوں میں یہود اور نصاریٰ نے کچہ تبدیل اور تحریف کردی ہے اور کچہ احکام انکے منسوخ ہوگئے ہیں اسلیے ان کتابوں پر ایمان لانا یہ ہے کہ انکا ادب کرے اور انکو اللہ پاک کا کلام سمجہے یہ ضرور نہیں کہ انکے ہر فقرے پر عمل کرے عمل اور اعتقاد کے لیے قرآن شریف ہے جسکا ایک لفظ یا ایک شوشہ بہی قیامت تک بدل نہیں سکتا اور اللہ پاک نے اسکی حفاظت کا ذمہ لیا ہے ۱۲ ف کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہے بلکہ آدمی کا بنایا ہوا ہے ۱۲ ف جس زمانہ میں قرآن مجید اترا اس وقت عرب میں فصاحت اور بلاغت اور شعر شاعری کا بہت چرچا تہا تو ایک امی (ان پڑہ) پیغمبر کا پکار پکار کر کہنا کہ قرآن کی ایک سورت بنا لاؤ اور ان سب کا عاجز رہنا بہت بڑی دلیل ہے قرآن کے حق اور منزل من اللہ ہونے کی بعضوں نے کہا من مثلہ کی ضمیر آنحضرت کی طرف پہری ہے یعنی آنحضرت کے سوا امی شخص سیکڑوں اور ہزاروں ہیں ان میں کو کسی سے کہو کہ ایک چہوٹی سی سورت ہی قرآن کی سورتوں اور وضع اور قسم کی بنا دے ۔ سورت قرآن کے ایک حصہ کو کہتے ہیں ۱۲ ف ۹ یہ جو فرمایا البتہ نہ کرسکو گے قرآن کا ایک بڑا معجزہ ہے کہ باوجود اسکے کہ صدہا برس گذر گئے اور عرب اور دوسرے ملکوں میں بڑے بڑے منشی اور شاعر اور ادیب گذرے لیکن قرآن کا مقابلہ کوئی نہ کرسکا اور اسکے جوڑ کی ایک چہوٹی سی سورت بہی نہ بنا سکا حالانکہ قرآن میں صرف اس مکان میں نہیں بلکہ سورہ قصص اور سورہ بنی اسرائیل اور سورہ ہود اور سورہ یونس میں بہی یہ کہا گیا کہ ایک ہی سورۃ بنا لاؤ اور یہی کہا گیا کہ اگر تمام آدمی اور جن اکٹہے ہوں جب بہی قرآن کا جوڑ نہیں لا سکتے ایندہن آدمی اور پتہر ہیں یعنے دوزخ میں یہ جلائے جائینگے بعضوں نے کہا پتہروں سے مراد وہ بت ہیں جنکو کافر پوجتے تہے قیامت کے دن یہ اپنے پوجنے والوں سمیت دوزخ میں ڈالدیے جاوینگے جیسے فرمایا انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم اس آیت سے یہی نکلا کہ دوزخ کو اللہ تعالیٰ بنا چکا ہے اور وہ موجود ہے اور ایسی ہی جنت بہی اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا ۱۲ ف ۱ عہد و پیمان کو توڑ ڈالتے ہیں ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۴۸ ف ۱۳ بعضوں نے و الراسخون فی العلم پر وقف کیا ہے تو ترجمہ یہ ہوگا کہ ان کی اصل حقیقت سوا اللہ تعالیٰ کے اور پکے عالموں کے کوئی نہیں جانتا ابن عباس نے کہا میں پکے عالموں میں سے ہوں اور انکی اصل حقیقت جانتا ہوں صبیغ ایک شخص تہا وہ متشابہ آیتوں میں بحث کیا کرتا تہا حضرت عمر نے اسکو مار کر لہولہان کردیا آخر بولا اے امیر المومنین بس کیجیے اب میری سر کا سودا جاتا رہا ۱۲ ف ۱۳ بلکہ جو جیسا کرے ویسا بدلہ پاویگا حاصل جو جو اور بخشش سو سو ۱۲ ف ۱۴ یعنی قرآن مجید ۱۲ ف ۱۵ یعنے اچہے کاموں کی راہ نمائی اور بری باتوں سے نصیحت انہی لوگوں کو ہوتی ہے جنکو خدا تعالیٰ کا ڈر ہے معمولی لوگ تو قصے کی طرح سن لیتے ہیں ۱۲ ف ۱۶ خدا کا کلام اور بشر کا کلام غور کے بعد صاف کہل جاتا ہے اتنی بڑی کتاب نہیں جیسے قرآن شریف ہر ایک سال عبارت کی فصاحت اور بلاغت اور شروع سے اخیر تک ایک جملہ بہی تہذیب کے خلاف نہ ہونا صاف کہہ رہا ہے کہ یہ مالک کا کلام ہے اسکے سوا قرآن میں جو جو پیشین گوئیاں کی جاتی تہیں وہ سب پوری ہوتی چلی جاتی تہیں یہ بشر کا کام نہیں کہ اسکی ہر ایک پیشین گوئی سچی ہی نکلے اگر قرآن بشر کا کلام ہوتا تو بہت سی پیشین گوئیاں غلط نکلتیں دوسرے کہیں عبارت رکیک ہوتی کہیں فصیح کہیں تو کوئی جملہ خلاف تہذیب ہوتا ہزاروں لاکہوں عرب لوگ اس وقت آنحضرت صلعم کے مخالف تہے اور شعر اور شاعری اور فصاحت و بلاغت کا دم بہرتے تہے مگر لاکہ جتن کیے ایک مختصر سی سورت بہی نہ بن سکی پہر اس سے زیادہ روشن اور عمدہ دلیل کیا ہوگی کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۵۳ ف ۱۳ کہ ابن حضرمی کا ایک غلام تہا جبر وہ رومی تہا نصرانی اور اگلی کتابوں سے واقف قریش کے کافر کہتے کہ اسی نے آنحضرت صلعم کو اگلے پیغمبروں کے قصے بتلا دیے ہیں ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۵۶ ف کہ ایسی کتاب سے منہ موڑتے ہو جس میں تمہارے دین اور دنیا کے فائدے بہرے ہوئے ہیں اور جسکی وجہ سے قیامت تک تمہاری عزت اور ناموری قائم رہے گی ۔ قریش کا نام جو اب تک باقی ہے وہ قرآن اور آنحضرت صلعم کے طفیل سے ورنہ انکو کوئی پوچہتا بہی نہ تہا ۱۲ ف اور توریت کو مانتے ہو یہ تمہاری صریح ہٹ دہرمی ہے ۱۲ ف جو اس سورت میں بیان ہوئیں ۱۲ ف یعنے گو قرآن میں صاف صاف دلیلیں ہیں ایمان اور توحید کی مگر ہدایت خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے بہت لوگ قرآن سنتے ہیں مگر راہ پر نہیں آتے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور ہم نے قرآن کو اسی طرح کہلی کہلی نشانیاں کرکے اوتارا اور اس لیے اتارا کہ جسکو اللہ تعالیٰ چاہے اسکے ذریعہ سے ہدایت دے ۱۲ ف ۹ جن کو دیکہ کر خدا کی پہچان ہوتی ہے ۱۲ ف ۱ اور جسکی قسمت میں اللہ نے ہدایت نہیں رکہی وہ لاکہوں نشانیاں دیکہتا ہے پر خدا کا قائل نہیں ہوتا ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۵۷ ف ۱۳ نئی نصیحت یعنے جو نیا حکم اترے ۱۲ ف ۴ معلوم ہوا کہ حضرت جبرائیل ؑ یہی قرآن لیکر آئے ہیں جو عربی زبان میں ہے اور قرآن کے لفظ اور معنے دونوں اللہ تعالیٰ کا کلام ہیں وحی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل پر اترتی تہی کیونکہ دل تمام اعضا کا سردار ہے ۱۲ ف ۵ ان کتابوں میں قرآن کی بشارت دی گئی ہے ۱۲ ف ۶ عبد اللہ بن سلام اور اسد اور اسید اور ثعلبہ اور ابن یامین ۱۲ ف ۷ کہ قرآن حق ہے اور حضرت محمد سچے پیغمبر ہیں ۱۲ ف ۸ اس وقت یوں کہتے کہ یہ ہماری سمجہ میں نہیں آتا غیر زبان میں ہے اگر ہماری زبان میں اترتا تو ہم ایمان لاتے ہوا یہ کہ بعضے کافر یہ کہنے لگے کہ قرآن عربی زبان میں ہے اور پیغمبر بہی عربی ہیں انہوں نے خود بنا لیا ہوگا اگر قرآن کسی اور ملک کی زبان میں اترتا تو بیشک ہمکو یقین آتا کہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اللہ تعالیٰ نے انکا رد کیا کہ جن کی قسمت میں ایمان نہیں ہے وہ ہر طرح ایک نہ ایک شبہ نکالتے رہیں گے اگر غیر زبان میں قرآن اترتا تو اس وقت یہ عذر کرتے کہ ہماری زبان میں نہیں ہے اس لیے ہماری سمجہ میں نہیں آتا ۔ اگر ہماری زبان میں اترتا تو ہم ایمان لاتے ۱۲ ف ۹ تہوڑی دیر عذاب میں تامل ہو ۱۲ ف ۱۰ شیطان کو دیکہو اور قرآن کو دیکہو شیطان تو قرآن کے نام سے بہاگتا ہے بہلا وہ قرآن کیونکر لاویگا ۔ دیو بگریزد ازاں قوم کہ قرآن خوانند ۱۲ ف ۱۱ مجال نہیں کہ آسمان پر جاویں اور اللہ تعالیٰ کی وحی سنیں ۱۲ ف ۱۲ کہلی کتاب یعنے جسکا مضمون صاف ہر ہر شخص کی سمجہ میں آجاتا ہے یا جس میں ہر بات کا کہلا بیان ہے تفصیل کے ساتہ ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۵۸ ف قرآن سے بڑہ کر اور کیا نشانی ہوگی جو قیامت تک قائم ہے کہتے ہیں بعضے مسلمان یہودیوں سے کچہ کتابیں لیکر آئے آنحضرت صلعم نے فرمایا یہ لوگ کیسے احمق ہیں اپنے پیغمبر کی کتاب کو تو نہیں دیکہتے اور دوسروں کی کتابوں پر توجہ کرتے ہیں اسوقت یہ آیت اتری ایک بار ام المومنین حفصہ نے حضرت یوسف کا قصہ جو اگلی کتابوں میں تہا لائیں اور آنحضرت کو سنانے لگیں آپ کا چہرہ بدلگیا اور آپ نے فرمایا قسم اسکی جسکے ہاتہ میں میری جان ہے اگر یوسف پیغمبر تمہارے پاس اسوقت آتے جب میں تم میں موجود ہوتا اور تم مجہ کو چہوڑ کر انکی پیروی کرتے تو گمراہ ہوجاتے ۔ ایک بار حضرت عمر توریت کے کچہ حصے لیکر آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کو سنا تا ہے تو آپ کے چہرہ کا رنگ بدل گیا عبد اللہ بن ثابت نے کہا افسوس تجھ پر اے عمر کیا تو آنحضرت کا چہرہ نہیں دیکھتا حضرت عمر رضہ نے یہ حال دیکھ کر اسی وقت کہا ہم اللہ جل جلالہ کے مالک ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور آپ کے پیغمبر ہونے پر خوش ہیں یہ سنکر آپ کا غصہ جاتا رہا پھر آپ نے فرمایا اگر موسی ع اس وقت آجائیں اور تم مجھ کو چھوڑ کر ان کی پیروی کرو تو گمراہ ہو جاؤ تمہارا نصیب سب پیغمبروں میں میں ہوں حضرت عمر رضہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پوچھا کیا میں توریت سیکھوں آپ نے فرمایا مت سیکھ لیکن اس پر ایمان رکھ کر وہ اللہ تعالی کی کتاب ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۶۳

ف۹ اور وہ بڑی آسانی اور خوشی اور رغبت کے ساتھ اللہ تعالی کی عبادت بجا لاتے ہیں قتادہ نے کہا اولیاء اللہ کی یہی صفت ہے کہ ڈر سے انکے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوں اور اللہ کی یاد میں انکا دل لگ جائے یہ نہیں کہ انکی عقل جاتی رہے یا انکو غش آجائے جیسے بدعتیوں کا حال ہوتا ہے اور یہ شیطان کی طرف سے ہے عبد اللہ بن عمر رضہ عراق کے ایک شخص پر سے گذرے جو بیہوش گرا ہوا تھا انہوں نے پوچھا اسکو کیا ہوا لوگوں نے کہا جب یہ قرآن سنتا ہے تو اسکا یہی حال ہو جاتا ہے عبد اللہ نے کہا ہم بھی اللہ تعالے سے ڈرتے ہیں مگر گرتے نہیں اور ایسے لوگوں کے پیٹ میں شیطان سما جاتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا یہ طریقہ نہ تھا ابن سیرین سے پوچھا کچھ لوگ قرآن سنکر گر جاتے ہیں انہوں نے کہا انکو ایک چھت پر بٹھاؤ پاؤں پھیلا کر اور قرآن سناؤ اگر وہ نیچے گر جائیں تب تو سچے ہیں ورنہ جھوٹے ۱۲ ف۱۰ یعنی دین کی ضروری باتیں سب قرآن میں موجود ہیں اور حدیث شریف سے اسکا مطلب خوب کھل جاتا ہے ہر ایک آدمی کو اپنا دین سنبھالنے کے لیے قرآن اور حدیث کافی ہے ۱۲ ف۱۱ یعنی مشکل مطلب جو سمجھ میں نہ آئے یا اس میں کوئی کجی نہیں ہے یعنی اختلاف کہ کہیں ایک حکم ہو کہیں اسکے خلاف دوسرا حکم ۱۲ ف۱۲ یا ہم ہی نے اس کو حقیقت میں اتارا ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۶۴

ف۱۲ اس کے کلام الہی ہونے میں مطلق شک نہیں ۱۲ ف۱۳ جسکے الفاظ اور مضامین تعجب کے لائق ہیں ۱۲ ف۱۴ کہ ہر ایک حرف پوری طرح پر نکلے اور جہاں پر ٹھیرنا چاہیے وہاں ٹھیر جائے جہاں سانس توڑنا چاہیے وہاں سانس توڑے انس سے پوچھا گیا آنحضرت ص قرآن کیوں کر پڑھتے تھے انہوں نے کہا آپ مد کے ساتھ پڑھتے تھے بسم اللہ کو مد کرتے الرحمن کو مد کرتے رحیم کو مد کرتے اسکو

نے کہا تمہاری نماز کہاں آنحضرت ص کی نماز کہاں آپ ایک ایک حرف کو الگ الگ صاف صاف پڑھتے تھے الحمد للہ رب العالمین پڑھتے اور ٹھیر جاتے پھر الرحمن الرحیم پڑھتے اور ٹھیر جاتے پھر مالک یوم الدین پڑھتے اور ٹھیر جاتے سیوطی علماء نے کہا ترتیل سے غرض یہ ہے کہ دل لگا کر پڑھے نہ یہ کہ فقط لفظوں کو خوب نکالے زبان اور منہ ٹیڑھا کرے یہ بدعت ہے جس کو جاہلوں نے نکالا ہے ۱۲ ف۱۵ توریت کو عبادت کرکے تکلیف اٹھانے کی عادت کرکے

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۶۶

ف۱ اے رب العالمین کوئی نہیں پھر تباہی تباہی ہے ہزار کریں کروڑ لاکھوں تدبیریں کریں زمین آسمان کے قلابے ملائیں جب خدا تعالی اپنی مدد اٹھا لیوے تو تم کو کبھی سرخروئی نہیں ہو سکتی یہی حال ہمارے زمانہ میں مسلمانوں کا ہو رہا ہے خدا تعالی کی مدد کا جو رستہ ہے اس پر تو بھولے سے بھی چلنے کا قصد نہیں کرتے یعنی ایمان اور اتباع سنت کا اور خیالی پلاؤ پکانے میں استاد ہو رہے ہیں کوئی کہتا ہے وضع اور لباس بدلو کوئی کہتا ہے دوکانداری اور سوداگری میں مصروف ہو بھلا ان ڈھکوسلوں سے کہیں مسلمان ترقی کر سکتے ہیں انکی آنکھوں پر غفلت کا پردہ پڑ گیا ہے یہ ان مسلمانوں کے حالات کیوں نہیں دیکھتے جنہوں نے چند ہی سال کے عرصہ میں روم وایران وعرب وہند وفارس وچین تک اسلام پھیلا دیا تھا ان میں کونسا وصف تھا جو ہم میں نہیں وہ یہی کہ وہ قرآن اور حدیث کے تابع تھے اور ہم اپنے ہوا و ہوس کے تابع ہیں ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۶۷

بقیہ نمبر ۹ اور ناتے والا بھی یا مسلمان بھی ہو غیر ہمسایہ جسکا مکان اپنے مکان سے ملا نہ ہو لیکن اپنے محلہ یا قرب وجوار میں ہو پاس بیٹھنے والا یعنی رفیق جو سفر میں ساتھ ہو یا جانی دوست یا بی بی یا ایک ساتھ پڑھنے والا سوداگری میں شریک اور مصاحب ایک حدیث میں ہے کہ لونڈی غلاموں کو وہی کھلاؤ جو تم کھاؤ اور وہی پہناؤ جو تم پہنو حضرت علی رضہ نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اخیر بات جو کی وہ یہ تھی نماز کا اور لونڈی غلاموں کا خیال رکھو ۱۲ ف۱۰ لوگوں پر اپنی بڑائی جتاتے ہیں تکبر اور خود پسندی کرتے ہیں ۱۲ ف۱۱ یعنی جس کی امانت ہے اوسی کو دو یہ نہیں کہ زید کی امانت عمرو کے حوالے کر دی اس آیت سے شرع کے بہت سے مسئلے نکلتے ہیں اور یہ تمام مسلمانوں کی طرف خطاب ہے یا حاکموں کی طرف اس میں اللہ تعالے کے حقوق اور لوگوں کے حقوق سب داخل ہیں خواہ امانت رکھنے والا نیک ہو یا بد جس کی امانت ہو اسی کو دیا دے گی ۱۲ ف۱۲ اگر تم نے اس سے

اچھا جواب دیا ہے تو ضرور اس کا بدلہ تم کو ملیگا اس سے اچھا سلام کر و مثلاً وہ کہے السلام علیکم تو تم کہو وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ مثلاً کہے تو تم اور بڑھا دو وبرکاتہ بھی کہو شروع میں سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا فرض ہے اور اگر جماعت میں سے ایک شخص جواب دیدے تو سب کی طرف سے کافی ہو جاتا ہے جیسے ابوداؤد کی حدیث میں ہے ۱۲ ف۱۳ دوسروں کو دغا دیکر یہ سمجھا وبال خود انہی پر پڑے گا گویا انہوں نے خود اپنے ساتھ دغا کی ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۶۸

ف۱۱ یعنے فجر اور عصر کی نماز پڑھتے ہیں یا دعا کرتے ہیں ۱۲ ف۱۲ یعنی خلوص سے صرف خدا کے طالب ہیں ۱۲ ف۱۳ یعنی ہر ایک اعمال کی جواب دہی جو داسی پر ہے مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں نے نہ تیرا کچھ بگاڑا نہ تونے ان کا کچھ بگاڑا پھر ان کے نکالنے کی کیا وجہ ہے خصوصاً اس صورت میں جب وہ عابد زاہد خالص خدا کے طلبگار ہیں ۱۲ ف۱۴ جب پروردگار عالم اپنے خاص حبیب کے لیے ایسا ارشاد فرما دے دوسرے آیت میں ہے اگر تو شرک کریگا تو تیرے سب اعمال اکارت ہو جاویں گے تو اور کسی بزرگ یا ولی یا امام کی کیا بساط ہے وہ شہنشاہ عالی جاہ ایسا ہی بے پرواہ ہے ۔ ابن ماجہ کی روایت میں ہے سعد بن ابی وقاص رضہ نے کہا کہ یہ آیت ہم چھ آدمیوں میں سے اور ابن مسعود رضہ اور صہیب رضہ اور عمار رضہ اور مقداد رضہ اور بلال رضہ کے باب میں اتری قریش کے کافروں میں سے اقرع اور عیینہ نے آپ سے تنہائی کی اور کہا کہ ہم کو ان غلاموں کے ساتھ بیٹھنے میں شرم معلوم ہوتی ہے جب ہم آپکے پاس آویں تو آپ ان کو اٹھا دیا کیجیے آپ نے فرمایا ہاں یہ ہو سکتا ہے ۱۲ ف۱۵ یعنے ایک فریق اپنا رشتہ دار یا دوست بھی ہو تو بھی جو فیصلہ کرو کسی کی بیجا رعایت نہ کرو ۱۲ ف۱۶ جن باتوں کا اللہ تعالے نے حکم دیا ہے ان پر چلو یا ہر اقرار کو پورا کرو ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۶۹

ف۹ جیسے بھائی بہن ماموں خالہ بھانجا بھتیجا وغیرہ ۱۲ ف۱۰ ناتے والے اگر محرم ہوں جن سے نکاح حرام ہے اور مفلس ہوں تو مالدار پر ان کا کھلانا پلانا امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک واجب ہے اور جو غیر محرم ہوں تو مستحب ہے باقی علما کے نزدیک صرف ماں باپ اور فروع کا نفقہ واجب ہے دوسروں کا مستحب ہے مطلب یہ ہے کہ سب ناتے والوں سے محبت اور اخلاق سے پیش آوے اگر مقدور ہو تو پیسہ سے بھی ان کے ساتھ سلوک کرے ۱۲

ف۱۳ انکو کھانا دو اور راہ خرچ وغیرہ اگر ہو سکے ف
کیونکہ اسکی خلاف شرع کام میں ایک پیسہ بھی خرچ
کرنا ف مال میں اسراف کرنا شیطان کی ایک
صفت ہے جب آدمی نے ایسا کیا تو وہ شیطان
کا بھائی بنا اور اسکا بھائی ٹھہرا ف۲۳ جو مرتبہ
اللہ تعالیٰ نے اسکو دیا تھا اسکی قدر نہ جانی اور اللہ
تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر یہ تھی کہ بیجا عمل میں خرچ اللہ تعالیٰ کی
ایک نعمت ہے اسراف کر کے اس کی بیقدری نکرو
اور شیطان کی طرح ناشکر نہ بنو ف۲۵ یعنی اگر
تیرے پاس دینے کو نہ ہو لیکن امید ہو
کہ آئندہ روپیہ پیسہ ملیگا اور ان سے چشم پوشی کی
صورت پڑے تو نرمی سے ان کو سمجھا دے کہ
بھائی ذرا ٹھہر جاؤ اب انشاء اللہ میرے پاس
آنے والا ہے تم کو دونگا یعنی ان پر خفا ہونے
گویا ان کو سخت جواب دو

ضمیمہ متعلق ص۱۷۱ ف ترمذی نے حدیث
کیا کہ اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے اور پاکیزہ ہی کو قبول
کرتا ہے ایک شخص اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتا
ہے اور کہتا ہے پروردگار پروردگار میری دعا
قبول فرما حالانکہ اسکا کھانا حرام پینا حرام کپڑا
حرام پھر اسکی دعا کیونکر قبول ہوگی ف۹ جو
مال ظلم کر لیا یعنی شرع نے اسکی اجازت نہ
دی ہو تو وہ بالکل ناحق ہے) گو دینے والا اپنی
خوشی سے دیوے مثلاً زنا کی خرچی رشوت نجومی
کی فیس شراب کی یا ستار ڈھولک وغیرہ باجوں
کی قیمت یا لاٹری یا جوے کی منفعت حاکموں
تک لیجانے سے مطلب یہ کہ ناحق مال کا دل کہا گر
پھر مقدمہ ایک حاکم تک لیجاؤ تاکہ حاکم فیصلہ
کر دے اور صاحب مال کو ہرا دے وہ بیچارہ
اپنا حق مانگ بھی نہ سکے شریح قاضی فرمایا کرتے
تھے کہ میں تیرے حق میں فیصلہ تو کرتا ہوں لیکن میں
سمجھتا ہوں کہ تو ناحق پر ہے گواہوں پر میں
حکم دیتا ہوں اور میرے حکم دینے سے کوئی چیز
جو حرام ہے حلال نہ ہو جاوے گی

ضمیمہ متعلق ص۱۷۱ ف۱۱ اگر حکم صاف
موجود ہو تو اختلاف کی کوئی وجہ نہ تھی
ف۱۲ یعنی یہود اور نصاریٰ کی طرح مت ہو جاؤ
جیسے ان میں کئی فرقے ہو گئے اور ایک دوسرے
کو کافر کہتا ہے حدیث میں ہے کہ یہود اکہتر فرقے ہو
گئے اور نصاریٰ بہتر اور میری امت کے تہتر
فرقے ہونگے یہ سب دوزخی ہیں مگر ایک فرقہ
جماعت ہے دوسری روایت میں ہے جس پر میں ہوں
اور میرے اصحاب ہیں

ضمیمہ متعلق ص۱۷۳ ف۱ یعنی حج کے ارکان کو
ادب اور احتیاط سے بجا لاؤ جن جن مقاموں پر ان
سے جو جو حکم دیا ہے ان پر عمل کرو یا جن چیزوں کو ان
کے احرام کیلئے انکو حلال مت سمجھو مثلاً احرام میں
شکار کرنا حرام کیا ہے اسکو حلال مت سمجھو ف۲
یعنی ذیقعدہ ذی الحجہ اور محرم اور رجب کا جسکا بیان
سورہ بقرہ کے ستائیسویں رکوع میں گذر چکا ہے ف۳
اونٹ ہو یا گائے یا بکری جو قربانی کیلئے مکہ
میں بھیجی جاوے ف۴ یعنی جانور کی خاص
نشانی تھی اس کے گلے میں جوتی وغیرہ کوئی چیز لٹکا
دیتے اسکو تقلید کہتے ہیں ف۵ فضل سے مراد
روزی ہے یعنی روزی کمانے کو مثلاً سوداگری
کی نیت سے جا رہے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا
مندی یعنی حج یا عمرہ بھی کرنا چاہتے ہوں گو
کافروں سے اللہ تعالیٰ رضامند نہیں ہو سکتا مگر
یہاں مراد یہ ہے کہ وہ اپنے نزدیک خدا تعالیٰ کی
رضامندی کے طالب ہوں ف۶ اب شکار
درست ہو گیا جیسے احرام سے پہلے درست تھا

ضمیمہ متعلق ص۱۷۵ ف۱ بالکل عیش میں نہ
پڑ جاؤ حرام حلال کی قید اٹھا کر ف۱۱ اگر کوئی
شخص حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر لے تو وہ حرام
نہ ہوگی اس پر کفارہ لازم ہوگا ف۱۲ یعنی دوبارہ
پھر تاکید فرمائی کہ حلال کمانے سے پرہیز کرنا اچھی
بات نہیں ہے روزی دینا اللہ کا کام ہے جسقدر
زیادہ دے بشرطیکہ حلال ہو سب کو بے تامل کھاوے
ف۱۳ جنکا کھولنا تم کو برا لگے کیونکہ بے ضرورت
پوچھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ اور مشکل
پڑ جاتی ہے ف۱۴ اور پیغمبر زندہ ہیں ف۱۵
پھر جب بیان کی جاوینگی تو تم کو بری لگیں گی یا
مشکل میں پڑو گے مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی حیات میں جب اللہ کی طرف سے
برابر وحی اترتی رہتی ہے بے ضرورت سوالات
مت کرو کیونکہ اگر کرو گے تو جواب اترے گا اس سے
معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے
بعد پوچھنے میں کوئی قباحت نہیں کیونکہ اس امر
کا ڈر نہیں ہے کہ وحی اترے اور پوچھنے کی وجہ
سے وہ چیز فرض یا حرام ہو جاوے ف۱۶ بعضوں
نے یوں ترجمہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں
کو (جنکا تم سے بیان نہیں کیا) معاف رکھا ہے
یعنی جو باتیں اللہ نے بیان نہیں فرمائیں تو یہ
اس کی معافی اور رحمت سمجھنا چاہیے بندوں کو
گنجائش ہے کہ اس بات کو کریں یا نہ کریں تو پوچھ پوچھ
کر اللہ کی معافیوں کو کم نکرو ف۱۷ ثمود نے تو ذبح کیا تھا

ہے پر جلدی سزا نہیں دیتا ف۱۵ بنی اسرائیل کا یہی حال
تھا ایک بات کو خواہ مخواہ کرید کر پوچھتے جب وہ بات
حرام ہو جاتی تو اسکو کرتے یا فرض ہو جاتی تو نہ کرتے
ہر حال میں گنہگار ہوتے اسی ساری آفت انکی بے
ضرورت پوچھنے سے آئی

ضمیمہ متعلق ص۱۷۶ ف۱ اور غور کرو کہ ان
حکموں میں دنیا اور دین کی ساری بھلائیاں بھری ہیں
ف۱۲ یعنی اس کا مال بڑھے اسکو قائم ہو تو مضائقہ
نہیں ف۱۳ یعنی ۲۵ برس کا یا اٹھارہ برس سے
لیکر تیس سال تک یا چالیس سال تک یا اٹھارہ سال
تک یا بیس سال تک یا ۳۰ سال تک ف۱۴ تول اور ناپ
پورا کرو اور تولنے کی کوشش کرے مگر کچھ غلطی ہو جاوے تو معاف
نہ ہوگا ف۱۵ یعنی ایک طرف اپنا رشتہ دار یا دوست بھی
ہو تو بھی جو فیصلہ کرو وہ انصاف سے کرو کسی کی بیجا حمایت
نہ کرو ف۱۶ جن باتوں کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے انکو بجا لاؤ
یا ہر اقرار کو پورا کرو ف۱۷ اور تم انکا خلاف کرنے سے
پرہیز کرو ف۱۸ حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ایک سیدھی لکیر کھینچی پھر اس کے داہنے
بائیں طرف کئی لکیریں کھینچیں بعد اس کے فرمایا یہ سیدھی لکیر
اللہ کی راہ ہے اور داہنے اور بائیں شیطان کی راہیں
ہیں پھر یہ آیت پڑھی ابن عباس نے کہا یہ تین آیتیں کبھی
منسوخ نہیں ہو سکتیں ہر پیغمبر اور ہر شریعت نے ان
باتوں کا حکم کیا ہے اور یہ قرآن کی جڑ ہیں جو کوئی انپر
چلے وہ بہشت میں جاوے گا اور جو انپر چلنا چھوڑ دے وہ
دوزخ میں جاوے گا

ضمیمہ متعلق ص۱۷۷ ف۱ حالانکہ یہ سورت تمامیہ
میں اتری اسپر بھی بعضوں نے کہا ہے کہ جب کہ
مسلمانوں کو ہجرت کا حکم ہوا تو بعض مسلمان کہنے لگے
کہ ہم اپنے اقارب کو کیونکر چھوڑیں اپنی تجارت اور سوداگری
کو کیسے خراب کریں اپنے مکانات کو کیسے اجاڑ دیں اس
وقت یہ آیت اتری

ضمیمہ متعلق ص۱۷۹ ف۱ یعنی لوگوں کے ساتھ
اچھا سلوک کرنے کا بعضوں نے کہا عدل سے کلمہ
توحید مراد ہے اور احسان سے فرضوں کا ادا کرنا بعضوں
نے کہا عدل سے فرض اور احسان سے نفل مراد ہیں
ف۱۸ فسق و فجور جیسے زنا لواطت وغیرہ ف۱۹ ابن
مسعود نے کہا یہ آیت تمام بھلی اور بری باتوں کو
شامل ہے اور عثمان بن مظعون اسی آیت کو سنکر
مسلمان ہوئے ف۲۰ یا اسکا خیال رکھو ف
کتنا ہی بہت مال ہو وہ ایک نہ ایک دن ختم ہو جاوے
گا ف۲۱ اس کو فنا اور زوال نہیں ہے ف۲۲
بہتر کاموں میں فرض واجب سنت مستحب سب
آگئے انہی کاموں کا ثواب ہوتا ہے سوا دوسرے کام مباح

بہت سا مال جمع کر رکھا ہو تو دونوں برابر ہیں کوئی ان میں بہتر نہیں ان کا ثواب نہیں ملتا۔

ضمیمہ متعلق صـ۱۹۰ ف۱ جس ہو رہی ہے یعنی یہودی اور ان لوگوں نے اصحاب کہف کا قصہ آپ کے امتحان کے لیے پوچھا تھا کہ اگر آپ سچے پیغمبر ہیں تو اس قصہ کو بیان کریں گے ورنہ بیان نہ کر سکیں گے۔ ف۲ یعنی ہمیشہ ہر وقت یعنی صبح اور عصر کی نماز پڑھتے ہیں ف۳ انکی صحبت لازم کرے انہی کے پاس بیٹھ عیینہ بن بدر اور اقرع بن حابس وغیرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے اگر آپ عمدہ جگہ میں بیٹھیں اور ان مفلس مسلمانوں کو جیسے جبوں سے بو آتی ہے یعنی سلمان اور ابوذر غریب مسلمانوں کو اپنے پاس سے دور کریں تو ہم آپ کے ساتھ بیٹھیں گے آپ سے باتیں کریں گے اسوقت یہ آیت اتری۔ ف۴ جو مال و دولت والے ہیں۔ ف۵ یعنی عمر تن دنیا میں مشغول ہے۔ ف۶ اوپر سورہ انعام میں گذر چکا ہے کہ سعد بن ابی وقاص اور بلال اور ابن مسعود اور خباب وغیرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں مشرکوں کے چند رئیس آئے اور انہوں نے یہ چاہا کہ آپ ان غریب مسلمانوں کو اپنے پاس سے ہٹا دیں آپ کے دل میں بھی کچھ خیال آیا اسوقت یہ آیت اتری ولا تطرد الذین یدعون ربهم بالغداة والعشی اخیر تک اس آیت میں تو یہ حکم تھا کہ ان غریب مسلمانوں کو اپنے پاس سے مت نکال اور اس میں اس سے بڑھ کر حکم ہوا کہ انہی کی صحبت میں بیٹھ اور انہی کے ساتھ بیٹھنے پر اپنے نفس کو مجبور کر۔ ف۷ یعنی عیینہ بن حصین اور اس کے ساتھیوں کو۔ ف۸ مجھ کو تمہاری کچھ پرواہ نہیں ہے میں اپنے شہنشاہ کے حکم کا تابع ہوں۔ ف۹ وہ جو کہتے ہیں جھوٹا ہے جادوگر ہے شاعر ہے کاہن ہے بعضوں نے کہا یہ آیت منسوخ ہے جہاد کی آیت سے۔

ضمیمہ متعلق صـ۱۹۱ ف۱۶ اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ لواطت اور جلق حرام ہے اور جلق کی حرمت میں اور بہت دلائل ہیں (جلق یعنے ذکر کو ہتھیلی سے دبا کر منی نکال ڈالنا)۔ ف۱۷ جب کوئی انکے پاس امانت رکھائے تو اس میں خیانت نہیں کرتے اسی طرح جب کسی سے اقرار کرتے ہیں تو اسکو پورا کرتے ہیں دغا بازی نہیں کرتے۔ ف۱۸ وقت پر ادا کرتے ہیں جماعت کے ساتھ اور ناغہ نہیں کرتے۔ ف۱۹ یعنے ٹھٹھا اور درگذر کرنا باقی سے مراد کافروں کو شک کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ اور یاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر طعنے مارنا کہتے ہیں کہ یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے اور

بعضوں نے کہا کافروں کے مقابل میں منسوخ ہے لیکن مسلمانوں میں آپس میں اسی پر عمل کرنا چاہیے عطا نے کہا بہت اچھا طریقہ برائی کے دفعیہ کا یہ ہے کہ جس نے برائی کی ہو اس کو سلام کرے انس نے کہا اچھا طریقہ یہ ہے کہ برائی کرنے والے سے کہے بھائی اگر تو جھوٹا ہے تو میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تیری خطا بخش دے اور جو تو سچا ہے (اور واقع میں مجھ میں عیب ہے) تو میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری یہ خطا بخش دے۔

ضمیمہ متعلق صـ۱۹۳ ف۸ یعنے ان کو احتلام نہیں ہوتا پندرہ برس کی عمر کو نہیں پہنچے۔ ف۹ اسماء بنت ابی مرثد ایک انصاری عورت تھی اسکا غلام ایسے وقت میں چلا آیا جب وہ کسی حاجت میں مصروف تھی اس وقت یہ آیت اتری ایک روایت میں ہے اسماء نے کہا یا رسول اللہ یہ کیا بری بات ہو کہ عورت اور اس کا خادم ایک کپڑے میں ہوتے ہیں اور غلام اسوقت بے خبر گھس آتا ہے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔ ف۱۰ کیونکہ رات کو آدمی ننگا کھلا رہتا ہے۔ ف۱۱ اکثر ان وقتوں میں آدمی کا ستر کھلا رہتا ہے۔ ابن عباس نے کہا اکثر لوگوں نے اس آیت پر عمل نہیں کیا ہے اور میں نے تو اس چھوٹی لڑکی کو جو میرے سامنے کھڑی ہے یہ حکم دیا ہے کہ ان وقتوں میں اجازت لیا کرے مطلب یہ ہے کہ ان تین وقتوں میں گھر کے بال بچے اور غلام لونڈی بھی اجازت لے کر آیا کریں اور باقی وقتوں میں اجازت لینے کی ضرورت نہیں لیکن جوان مردوں کو تو ہر وقت اجازت لے کر آنا چاہیے ابن مسعود نے کہا اپنی ماں کے پاس بھی ان وقتوں میں اجازت لیکر جا اسی طرح اپنے باپ اور بھائی بہن کے ساتھ بھی۔ ف۱۱ اگر ہر وقت اجازت لینا ضرور ہو تو کام کاج میں سخت ہرج پڑے۔ ف۱۲ یا جس طرح وہ لوگ اجازت لیتے ہیں جن کا ذکر پہلے گذرا یعنے اس سورت کے تیسرے رکوع میں یہی اجازت لیں۔ ف۱۳ جو تمہارے عزیز یا ہم مذہب دوست ہیں۔ ف۱۴ یا جب تم خالی گھروں میں گھسو تو اپنے تئیں آپ سلام کرو۔ یوں کہو السلام علینا من ربنا وعلی عباد اللہ الصالحین۔

ضمیمہ متعلق صـ۱۹۴ ف۱۸ اگر کوئی گناہ ان سے سرزد ہو جاتا ہے تو اس کے بعد کوئی نیک کام کرتے ہیں جس سے وہ گناہ مٹ جائے۔

ضمیمہ متعلق صـ۱۹۵ ف۸ قابلیت کی ہے مگر صرف اس قابلیت سے کام نہیں چلتا جب شرعی طور سے اسلام قبول نہ کرے اور یہی حق ہے۔ ف۹ توحید کی قابلیت ہر ایک آدمی میں ہے۔ ف۱۰ ہم اور افضل صدقہ ہے کیونکہ ... آیت کی ...

زکوٰۃ مدینہ میں فرض ہوئی اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ نماز نہ پڑھنے والے جس سے نکاح حرام ہے اگر وہ مسکین ہوں قرآن کو کھلانا پلانا فرض ہے حنفیہ کا یہی قول ہے اور امام شافعی کے نزدیک فرع اور اصول کا کھلانا پلانا فرض ہے۔ ف۱۱ تا رات یا شکم یا القم یا نان۔ ف۱۲ اس کے سوا کوئی گناہ نہیں وہ تو اس فساد سے بغاوت ہے اور باغیوں پر بادشاہ کبھی رحم نہیں کرتا۔

ضمیمہ متعلق صـ۱۹۱ ف۱ یعنے اپنے تئیں ایسا ذلیل اور خوار نہیں کر دیتے کہ جو چاہے ان کے مال اور جان پر ظلم کرے اور وہ ہمت ہار کر خاموش بیٹھے رہیں بلکہ ظالم کو سزا دیتے ہیں اس سے ظلم کا بدلہ لیتے ہیں۔ ف۲ جس نے شروع میں برائی کی وہ ظالم ہے یا جو کسی برائی کے بدلے اس سے زیادہ برائی کرے۔ ف۳ مظلوم کو جتنا اس پر ظلم ہوا اتنا ہی بدلہ لے کیونکہ یہ جائز ہے گو افضل یہی ہے کہ معاف کر دے۔ ف۴ لوگوں کی جان اور عزت پر دست درازی کرتے ہیں۔ ف۵ کہتے ہیں امام حسن بصری کی مجلس میں ایک شخص نے دوسرے کو گالی دی وہ پسینے پسینے ہو گیا پھر اٹھا اور یہ آیت پڑھی امام حسن نے فرمایا اس شخص نے اس آیت کو سمجھا اور اس پر عمل کیا جب اور لوگوں نے اس آیت کو بھلا دیا۔ ف۶ کیونکہ پاؤں خود تمہارے خلاف گواہی دیں گے۔

ضمیمہ متعلق صـ۱۹۳ ف۹ ان کو مار و توڑو اور وہ بے قصور ہوں۔ ف۱ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی مصطلق سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے ولید بن عقبہ کو بھیجا اس میں اور بنی مصطلق میں جاہلیت کے زمانے سے دشمنی چلی آتی تھی اس نے کیا کیا کہ رستہ سے لوٹ آیا اور جھوٹ موٹ ان کو نقصان پہنچانے کے لیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہہ دیا کہ بنی مصطلق والوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا بلکہ میرے قتل پر آمادہ ہوئے آپ نے یہ سن کر ایک لشکر بھیجا اس کے بعد بنی مصطلق کے قاصد آئے اور بیان کیا کہ ولید ان کے پاس آیا تک نہیں اس وقت یہ آیت اتری۔ ف۲ مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ اس لیے کسی کام میں جلدی نہ کرو بلکہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف رجوع ہو اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا ارشاد فرمائیں اسی پر عمل کرو۔

ضمیمہ متعلق صـ۱۹۴ ف۱ امتحان ... کہ

مستقیم جہاں بیت المقدس کا صخرہ ہے کہتے ہیں
وہ ساری زمین سے زیادہ نزدیک ہو آسمان سے
مردوں کو اس طرح سے پکارے گا اے گلی ہوئی ہڈیو
اور پارہ پارہ گوشت کے ٹکڑو اٹھو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے
اپنا فیصلہ کرا لو ۔ ف۳ صوفیہ کرام اس آیت کا
مطلب یوں فرماتے ہیں کہ ترک اور تجرید پیدا
کرو یعنی غیر خدا کا خیال چھوڑ دو اور خدا ہی کی
محبت میں غرق ہو جاؤ بعضوں نے کہا اس کے
معنی یہ ہیں کہ اسکی طاعت کی طرف بھاگنا ہوں
سے بھاگ کر اسکی پناہ لو یعنی اسکی درگاہ میں توبہ
کرو ۔ ف۳ انکی نہ ماننے سے تجھ پر کوئی الزام
نہیں تو نے اپنی خدمت ادا کر دی اللہ کا حکم ان
کو سنا دیا کہتے ہیں یہ آیت جہاد کی آیت سے
منسوخ ہے ۔ ف۵ جن کی قسمت میں اللہ تعالیٰ نے
ایمان لکھا ہے انکو نصیحت سے فائدہ ہوگا ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۹۵ ف۱ کہتے ہیں اس
سے مراد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں انہوں نے اس جنگ
میں تین سو اونٹ با ساز و سامان غازیوں کے
لیے دیے اور ہزار اشرفیاں لا کر آنحضرت صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے رکھیں آپ ان
اشرفیوں کو ہاتھ سے الٹتے جاتے تھے اور
فرماتے جاتے تھے اب عثمان کو کیسے ہی کام کریں
اسکو نقصان نہیں ہو سکتا ۔ ف۷ نیک سے مراد
بہشت ہے ۔ ف۱۶ مراد وہ اقرار ہے جو اللہ تعالیٰ
نے آدم کی اولاد کو انکی پشت سے نکال کر ان
سے لیا تھا جس کا حال اوپر گذر چکا ہے ۔ ف۱
قسم تو آدمی ہو اللہ تعالیٰ کی یاد اور قرآن کا
اثر نہیں ہوتا ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۹۶ ف صحیح میں ابو
ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنی محتاجی کا حال
بیان کیا آپ نے اپنی بی بیوں سے پچھوا بھیجا وہاں
کچھ نہ نکلا ابو طلحہ نے کہا یا رسول اللہ میں اس کو
لیجاتا ہوں اور کھلاتا ہوں ابو طلحہ اسکو اپنے
گھر لے آئے اور اپنی بی بی سے کہا یہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مہمان ہے اسکی خاطر کر اور کوئی
چیز اٹھا نہ رکھ انکی بی بی نے کہا قسم خدا کی میرے پاس
تو صرف بچوں کا کھانا ہے ابو طلحہ نے کہا اچھا اگر
جب بات ہو تو بچوں کو بن کھانا کھلائے سلا دے
سلا دو اور چراغ بجھا دے ہم دونوں بھی رات کو کچھ نہ
کھائیں گے اور آنحضرت صلعم کے مہمان کو کھلا دینگے انکی
بی بی نے ایسا ہی کیا پھر صبح کو وہ مہمان آنحضرت صلعم

کے پاس گیا ۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ خوش ہوا یا اللہ نے
تعجب کیا فلاں مرد اور فلاں عورت پر یعنی ابو طلحہ اور
انکی بی بی دونوں کے باب میں یہ آیت اتری ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۹۸ ف اللہ تعالیٰ کی یاد سے
پانچوں نمازیں مراد ہیں یا قرآن کی تلاوت یا حج اور
زکوٰۃ ایک حدیث میں ہے میری امت کے نیک بندے
وہ لوگ ہونگے جن کو سوداگری اور خرید اور فروخت
اللہ تعالیٰ کی یاد اور پانچوں نمازوں سے غافل نہ
کر سکے گی ۔ دوسری حدیث میں ہو کہ دنیا ملعون ہے
اور جو دنیا میں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر اللہ تعالیٰ
کا ذکر اور جو اسکی مانند ہو اور عالم اور طالب علم

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۰۰ ف۱ لفظی ترجمہ یوں
ہے تم کو مال کی بہت محبت ہو یا تم پیار کرتے ہو
مال کو جی بھر کر جیسے شاہ عبد القادر صاحب نے
کیا ہے ۔ ف۱۱ یعنی غلامی سے آزاد کر دینا یا قرض کے
پھندے سے چھڑا دینا حدیث صحیح میں ہے جو کوئی مسلمان
بردہ آزاد کرے اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے
آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو دوزخ سے آزاد کریگا
۔ ف۱۲ یعنی ایسی ہر یتیم کو کھانا کھلانا بڑا ثواب ہے
لیکن اگر ناتے دار بھی ہو تو اسکو کھانا کھلانا اور
زیادہ ثواب ہے ۔ بھوک کے دن یعنی جب لوگوں
کو کھانے کی احتیاج ہو اور کھانا نہ ملتا ہو مثلاً
قحط اور گرانی کے دنوں میں ۔ ف۱۳ جسکو کپڑا
بچھونا وغیرہ کچھ میسر نہ ہو اور مٹی پر پڑا ہو ۔ ف۱۴
یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم بجا لانے پر صبر کرنے کی اور
خلق خدا پر رحم کرنے کی لوگوں کو تاکید کرتے ہیں
مطلب یہ ہو کہ بردہ آزاد کرنا یا یتیم اور محتاج کو
کھانا کھلانا اسی وقت مفید ہوگا جب ایمان
کے ساتھ ہو کیونکہ ایمان کے بغیر کوئی نیکی قبول
نہیں ہو سکتی اللہ تعالیٰ نے بردہ آزاد کرنے اور یتیم
اور محتاج کو کھانا کھلانے کو ایک گھاٹی کے ساتھ
تشبیہ دی جیسے گھاٹی پر چڑھنا آدمی کو شاق ہوتا
ہے ویسا ہی ان نیک کاموں میں اپنا مال خرچ کرنا
بھی نفس پر گراں گذرتا ہے ۔ ف۱۵ اسی طرح مت
کرا امام بخاری نے نکالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میں اور یتیم کا پرورش کرنے والا دونوں بہشت
میں اتنے نزدیک ہونگے اور آپ نے بیچ کی انگلی اور کلمہ
کی انگلی کی طرف اشارہ کیا ۔ ف۱۶ اگر ہو سکے تو
دیوے ورنہ نرمی سے جواب دیوے حدیث میں ہے
سائل کا حق ہے اگرچہ گھوڑے پر سوار ہو کر آوے
۔ ف۱ دعا مانگ یا عبادت کر ۔ ف۱ اسی سے
اپنی حاجتیں مانگ اور ہر بات میں اسی پر بھروسہ

رکھ ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۰۱ ف۱ حکمت سے مراد قرآن
اور حدیث کا علم ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے یہ دیا تو
سمجھنا چاہیے کہ ایک بڑی دولت ملی ۔ اللہ تعالیٰ کا
شکر ہے کہ ہمارے زمانہ میں حدیث کی کتابوں کا ترجمہ
اردو میں اور قرآن کا ترجمہ بھی اردو فارسی سب
زبانوں میں ہو گیا ہے

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۰۲ ف۱ یعنی ایک نوع
جیسے انسان ایک نوع ہے اللہ تعالیٰ اسکو کھلاتا
پلاتا ہے اس کی خبر رکھتا ہے جیسے انسان کی خبر
رکھتا ہے ۔ ف۱ بعضوں نے کہا کتاب سے قرآن
مراد ہے یعنی قرآن میں ہر چیز کا ذکر ہے کسی کا صاف
صاف بیان ہے کسی کا گول گول بیان کیا ہے ۔
ف۳ اس آیت سے صاف یہ نکلتا ہے کہ جانوروں
کا بھی حشر ہوگا ۔ اور ایک جماعت علماء کا یہی قول
ہے اور حدیث میں ہے کہ بے سینگ کی بکری کا
بدلہ سینگ والی سے لیا جاوے گا ۔ اور فرمایا اللہ
تعالیٰ نے واذا الوحوش حشرت ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۰۵ ف۱ یعنی ایک شخص
دوسرے پر ظلم کرتا ہے اللہ تعالیٰ چند ہی روز اس ظالم
پر دوسرے ظالم کو حکومت دیتے ہیں وہ اس ظالم
سے بدلہ لیتا ہے ۔ ف۱۹ یعنی آدمیوں کے پاس
آدمی اور جنوں کے پاس جن اور بعضوں نے کہا
پیغمبر ہمیشہ آدمی ہی ہوا کئے اور جنوں کے پاس
پیغمبروں کی طرف سے ڈرانے والے گئے انہیں کو
پیغمبر کہا ۔ ف۱۹ پہلے تو وہ انکار کریں گے لیکن جب
انکے ہاتھ پاؤں گواہی دیں گے تو کہیں گے شہدنا الآیۃ
ف۲ کہ پیغمبر ہمارے پاس آئے تھے اور اللہ تعالیٰ
کا حکم ہم کو پہونچا دیا تھا ہم نے اپنے گناہ کا اقرار
کر لیا ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۰۶ ف۱ یعنی قیامت
کے دن ۔ ف۱ یعنی عابد اور معبود دونوں ایک
جگہ رہو ۔ معبود سے مراد بت ہیں یا فرشتے یا
شیطان ۔ ف۱۲ دوستی کا تعلق کاٹ دیں گے ۔
ف۱ اپنے پوجنے والوں سے ۔ ف۱ اللہ تعالیٰ
بتوں کو زبان دیگا وہ انکار کریں گے اگرچہ مشرکوں
نے دنیا میں ان کو پوجا تھا مگر وہ اس وجہ سے انکار
کریں گے کہ انکو اسکی کچھ خبر نہ تھی ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۰۹ ف۱ ہر چاروں طرف
سے دوزخ کی آگ ان کو گھیر لے گی

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۱۳ ف۱۳ بیلو تو برے کام کی محبت
دلاتا ہے یعنی جب آدمی وہ کام کر ڈالتا ہے اور اسکی مصیبت

ہیں مگر قیامت کے روز ان کا بہتان چھوڑ کر الگ ہو جاتا ہے یہ مثال ہے جس میں جنگی دیگر جا لو الگ پکڑی ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۱۴ ف۱۳ مکہ اپنی خواہش کو بوجتے تھے ان کے دل میں یہی سمایا کہ ہمکو پوجیں تو پوجنے لگے اس آیت میں شریکوں سے شیطان مراد ہیں جن کا شرک پیدا کیا کرتے ہیں قیامت میں وہ صاف ان مشرکوں سے الگ ہو جائیں گے اور کہیں گے ہم کو کیا تعلق انہوں نے خود اپنی مرضی سے ہم کو پوجا۔ بعضوں نے کہا مشرکوں کے رئیس اور پیر مرشد مراد ہیں ۔ ف۱۴ توحید پر قائم ہوتے تو آج اس بلا میں نہ پڑتے۔ ف۱۵ جب انکوں نے میرا حکم تم کو پہونچا دیا تھا ۔ ف۱۶ ایسا ہول ہوگا کہ نہ کوئی خود حجت بیان کر سکیں گے نہ کسی سے کچھ کہہ سکیں گے دم بخود ہو کر رہ جائینگے ہکا بکا ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۲۶ ف۱ جسکا ثواب یا عذاب مرے بعد بھی اسکے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے جیسا اوپر بیان ہو چکا ہے حذیفہ نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اچھا طریق قائم کرے اسکو اپنا ثواب اور ان لوگوں کا ثواب جو اس پر عمل کرینگے ملتا رہے گا اور ان لوگوں کے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی اور جو کوئی برا طریقہ نکالے اس پر اسکا عذاب اور ان لوگوں کا عذاب جو اس پر عمل کرتے رہیں گے اُن لوگوں کے عذاب کوئی کمی نہ ہوگی پھر یہ آیت پڑھی حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۳۴ ف۱ صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماویگا اے جنتیو میں تم کو ان نعمتوں سے بڑھکر ایک نعمت دیتا ہوں وہ عرض کریں گے اب ان سے بڑھکر کونسی نعمت ہوگی تب فرماویگا میں نے اپنی رضا مندی تم پر اتاری اب کبھی تم پر غصے نہ ہونگا سبحان اللہ تمام نعمتیں اسی کے تصدق میں ۱۲ ف۱۰ دنیا کو کیا بیان کیا اسکی سب نعمتیں فانی ہیں ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۳۶ ف۱ انکو خوشی اور روشنی بہت ہے یعنی آخرت میں یا دنیا اور قیامت دونوں میں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں غرق اور اسکی اطاعت میں سرگرم ہیں انکو دنیا کی آفتیں اور مصیبتیں شاید حقیقت معلوم ہوتی ہیں وہ کہتے ہیں ہر چہ از دوست میرسد نیکوست سعید بن جبیر نے کہا اللہ تعالیٰ کے ولی وہ ہیں جنکو دیکھنے سے خدا یاد آوے ابن عباس نے بھی یہی کہا ہے۔ ف۱۵ یعنی اعتقاد کو درست کیا قرآن اور حدیث کے موافق ۔ ف۱۶ یعنی اعمال صالح کرتے رہے اور گناہوں سے بچتے رہے اللہ تعالیٰ نے خود اولیا کا بیان فرمایا اس سے صاف نکلا کہ جس شخص کا اعتقاد صحیح نہ ہو یا وہ اعمال صالح کا پابند نہ ہو فسق و فجور میں مبتلا ہو وہ اللہ تعالیٰ کا ولی نہیں ہو سکتا ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۴۰ ف۳ فردوس جنت کا اعلیٰ اور بیچ کا طبقہ ہے چونکہ فردوس نیک اعمال کے بدلے ملیگا گویا اس کے وارث ہوئے اور اوپر حدیث گذر چکی ہے کہ ہر شخص کے لیے دو مکان بنا دیے گئے ایک جنت میں ایک دوزخ میں جب کافر ہمیشہ کے لیے دوزخ میں بند کر دیے جائینگے تو ان کے مکان جو جنت میں رہیں گے مسلمان انکے وارث ہونگے۔ ف۱۲ یا اپنے مالک کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۴۲ ف۱ یعنی نیک اور خدا ترس اور مطیع ہوں ۔ ف۱۴ تاکہ سب پرہیزگار ہماری راہ پر چلیں ان کی ہدایت کا بھی ثواب ہم کو حاصل ہو۔ اس آیت سے نکلتا ہے کہ دینی ریاست اور سرداری کی آرزو کرنا درست ہے ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۴۴ ف۱۲ زکوٰۃ اور صدقہ ادا کرتے ہیں ۔ ف۱۳ یعنی اپنے تئیں ایسا ذلیل اور خوار نہیں کر دیتے کہ جو چاہے ان کے مال اور جان پر ستم کرے اور وہ ہمت ہار کر خاموش بیٹھے رہیں بلکہ ظالم کو سزا دیتے ہیں اس سے ظلم کا بدلہ لیتے ہیں ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۵۹ ف۹ جنت میں جانیکی اس کے دو مطلب ہیں ایک یہ کہ اعراف والے ابھی جنت کے اندر داخل نہ ہوئے ہونگے مگر امید رکھتے ہونگے کہ آئندہ جنت ان کو نصیب ہوگی دوسرے یہ کہ اعراف والے جو ایک بلندی پر ہوں گے اور حساب کتاب سے فارغ ہو چکے ہوں گے وہ ان چند لوگوں کو پکاریں گے جنکا جنتی ہونا ان کو نشانی دیکھکر معلوم ہو جائیگا اور ابھی وہ حساب کتاب میں مصروف ہونگے ان سے سلام علیک کر کے ان کو جنت کی خوشخبری دیں گے ۔ ف۱۰ وہ خود ان کو دیکھنا نہ چاہیں گے لیکن نگاہ پڑ جائے گی ۔ ف۱۱ ان کا عذاب اور برا حال دیکھکر ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۵۹ ف۱۲ سچ کہتے تھے کہ ایمان اور نیک عمل کا بدلا جنت ہے ۔ ف۱۳ یعنی محض خدا کے فضل و کرم سے اس کے مالک ہوئے پیسہ کچھ خرچ نہیں ہوا جیسے ترکہ کا مال مفت مل جاتا ہے ۔ ف۱۴ ان کے بیٹھنے اور ان کے زخم پر نمک چھڑکنے کو ۔ ف۱۵ اسرافیل یا اور کوئی فرشتہ ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۶۴ ف۱۱ جب جنگ احد میں مسلمانوں کو شکست ہوئی تو منافق یا یہود اور نصاریٰ یا منافق یعنے مسلمانوں کو پھسلاتے تھے کہ پیغمبر کو چھوڑ دو اب دادا کے دین میں آجاؤ اور اس نبی کا ساتھ چھوڑ دو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو آگاہ کیا کہ انکے فریب میں نہ آنا ورنہ سخت نقصان میں پڑ جاؤ گے دنیا اور آخرت دونوں میں گھاٹا اٹھاؤ گے دنیا کا گھاٹا یہ کہ دشمن کے سامنے عاجز اور ذلیل ہو کر رہو گے اس سے بدتر ہے آخرت کا گھاٹا تو ظاہر ہے کہ بہشت سے محروم ہو کر ہمیشہ کے لیے دوزخ میں رہنا ہوگا ۔ ف۱۲ یعنے اسلام کے برخلاف کفر کا شبہ زور اور سختی سے کرتے ہیں ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۶۵ ف۱۱ مثلاً حضرت کو ماننے ہیں پیغمبروں کو نہیں مانتے ۔ ف۱۲ جیسے یہود حضرت موسیٰ کو مانتے ہیں اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں مانتے اسی طرح نصاریٰ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کو مانتے ہیں لیکن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں مانتے ۔ ف۱۳ یعنے کافر یا مومن ہونا کافر جو شخص ایک پیغمبر یا ایک کتاب کا بھی انکار کرے وہ کافر ہو جاتا ہے اور جو شخص تمام کتابوں اور تمام پیغمبروں کو مانے وہ مومن ہے اب بیچ میں تیسرا کوئی رستہ نکل ہی نہیں سکتا ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۶۵ ف۱ یعنے جب خدا تعالیٰ کا عذاب آویگا اور یہ کافر تباہ ہوں گے اس وقت سمجھ لیں گے کہ قرآن میں جو پیشین گوئی تھی کہ اسلام غالب ہوگا وہ سچ تھی اب تو اس پر ٹھٹھے اڑاتے ہیں ۔ ف۲ یعنے وہ ہمارے آدمی کی شکل پر کیونکہ فرشتہ کی اصلی شکل انسان دیکھ نہیں سکتا ۔ ف۳ یعنے فرشتے کو بھی دیکھکر یہی کہتے یہ تو ہماری طرح آدمی ہے اس کو ہم کیوں مانیں پیغمبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر کہتے تھے غرض جب فرشتے زمین کو دکھائی دیے تو آدمی ہی کی شکل پر دکھائی دیے ہیں کبھی کبھی حضرت جبرائیل علیہ السلام دحیہ کلبی کی شکل میں آتے اور حضرت داؤد اور حضرت ابراہیم کے پاس جو فرشتے آئے تھے وہ بھی آدمی کی شکل بنکر آئے تھے ۔ ف۱۰ یعنے قرآن سننے کو جیسا ابوجہل ملعون اور ولید وغیرہ کیا کرتے تھے ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۶۶ ف۱۲ انکو یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کافروں کی قسمت میں کفر لکھ دیا ہے وہ ایک نہیں لاکھ نشانیاں دیکھیں کبھی ایمان نہ لاویں گے ۔ ف۱۳ یہ وعدہ پورا ہوا انہوں نے دیکھا ہی کہ اچھا پھر سورہ نحل میں مذکور ہے ۔ ف۱۴ جبکہ ان لوگوں نے تجھ کو جھٹلایا ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۷۰ ف۱۲ قریش کے لوگوں نے جب مسلمانوں کو مسجد حرام میں ...

ف ۔ بعض لوگوں نے ان کو طاعت کی سمجھ جو ذبیح و غیرہ کے لیے مسجد کے متعلق ہیں اور یہاں کا اختیار والے بھی ہم ہی جو چاہیں کریں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ ہرگز مسجد کے متولی نہیں ہیں اس مسجد کے متولی وہ لوگ ہیں جو شرک سے بچتے ہیں کیونکہ یہ مسجد حضرت ابراہیم نے بنائی تھی اور وہ سب مسلمان کی اولاد میں بھی جو موحد ہیں انہی کو اس مسجد کی تولیت کا حق پہنچے گا ۔ ف۱۰ مسلمان تو کعبہ کے پاس نماز پڑھتے اور یہ مشرک مردود کیا کرتے کہ وہاں کھڑے ہو کر سیٹی تالی بجاتے تاکہ وہ نماز میں بھول جاویں ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۷۱ ف۱۳ یعنی حرم میں داخل نہ ہوں یا خود مسجد حرام میں یا سب دوسری مسجدوں میں مشرک کا جانا درست ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے اہل مدینے کہا درست نہیں اور شافعی نے کہا اور مسجدوں میں درست ہے ۔ ف۱۵ کعبے کا فرمانے پائیں گے تو سوداگری بند ہو جاوے گی ف۱۶ خود مسلمان تجارت اور سوداگری کرنے لگ اور جہاد کی وجہ سے مسلمانوں کو لوٹ بہت ملی اور کافروں سے جزیہ آیا مالدار ہو گئے ۔ ف۱۷ کہ اگر اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہوتا تو یہ اس قدر مالدار اور صاحب اولاد کیوں ہوتے ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۷۳ ف۱ جب دل متوجہ نہ ہو تو آنکھ سے تکنا نہ دیکھنے کی طرح ہے پرانے بین کے سامنے بیعقل بیٹھی ہو تو وہ کیا خاک سمجھے گا اگر عقل ہوتی تو تسلیم کر سمجھ لیتا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کے ظاہری دیکھنے اور سننے سے یہ توقع مت کرو کہ وہ ایمان لا دیں گے جب خدا تعالیٰ نے ان کو عقل ہی نہیں دی تو کان اور آنکھ کچھ کام نہیں دے سکتے ۔ ف۱۸ یہ کافر مسلمانوں کا دشمن ہے ۔ ف۱۹ عذاب یا قیامت کا ہونا ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۷۶ ف۲۱ انکے حال پر نظر نہیں کی ۔ ف۲۲ مراد قریش کے کافر ہیں اللہ تعالیٰ کا احسان یہ تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی طرف بھیجا انہوں نے ناشکری یہ کی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھٹلایا ۔ ف۲۳ ڈر کے مارے کھلی نیند جا دے گی آنکھیں سوجھ نہ سکیں گی

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۷۷ ف۱۲ اللہ تعالیٰ کا کلام تو ولید بن مغیرہ کی بات نضر بن حارث کو جواب میں اتری اس کے بعد کچھ بھی نہیں سکتا میں تھیں وہ کہتا تھا میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہتر حکایتیں بیان کر سکتا ہوں لفظ جب کوئی اس سے قرآن کے باب میں پوچھتا تو کہتا یہ اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں ہے اگلے لوگوں کی کچھ کہانیاں یاد کر لی ہیں بس بار بار انہیں کو یاد کرتے ہیں ۔ ف۱۳ کیونکہ ان کا کوئی گناہ تو معاف ہو گا نہیں ۔ ف۱۴ حدیث میں ہے کہ جو کوئی اچھی رسم قائم کرے (یعنی سنت کے موافق) اس کو اپنا ثواب ملیگا اور ان لوگوں کے ثواب میں سے بھی جو قیامت تک اس پر عمل کریں اور جو کوئی بری رسم قائم کرے (بدعت خلاف شرع) اس پر اپنا بھی وبال پڑے گا اور ان لوگوں کا وبال میں سے بھی جو قیامت تک اس پر عمل کریں ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۸۱ ف۱۲ کیونکہ ان کے نیک کام تول پر چڑھانے کے لائق ہی نہیں ہیں یا مطلب یہ ہے کہ قیامت میں ان کے اعمال تولے ہی نہ جائیں گے کیونکہ کفر کی وجہ سے ان کا دوزخی ہونا یقینی ہے تو تولنے سے کیا فائدہ صحیح حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن ایک بڑے تن و توش کا شخص موٹا تازہ آئیگا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے مچھر کے بازو کے برابر بھی اس کی عزت نہ ہو گی ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۸۵ ف۹ حسن نے کہا دوزخیوں کے تو ہاتھ پاؤں بندھے ہوں گے لیکن آگ کا شعلہ ان کو اوپر چڑھانے گا پھر اوپر سے گرزوں کی مار پڑے گی اور آگ میں دھکیل دیے جائیں گے سلمان نے کہا دوزخ کی آگ بالکل سیاہ اور تاریک ہے وہاں روشنی کا نام نہیں ۔ ف۱۰ کسی کی خصوصیت نہیں ۔ ف۱۱ دونوں برابر اطمینان سے وہاں عبادت کر سکتے ہیں ارکان حج اور عمرہ بجا لا سکتے ہیں کوئی یہ حق نہیں رکھتا کہ دوسرے کو منع کرے یہ تو خاص مسجد حرام کا حکم ہے اب مکہ کا شہر اور وہاں کے مکانات اس میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں وہ بھی کسی کی ملک نہیں ہو سکتے ہر شخص جہاں چاہے وہاں اتر سکتا ہے بعضے کہتے ہیں کہ مکہ اور بستی کا حکم نہیں اور ہر شخص اپنے مکان اور جگہ کا مالک ہے اور دوسرے کو وہاں اترنے اور ٹھیرنے سے روک سکتا ہے ایک حدیث میں ہے کہ مکہ کے گھر وقف ہیں نہ ان کا کرایہ لیا جاوے نہ ان کی بیع کی جاوے امام ابو حنیفہ نے انہیں حدیثوں پر عمل کیا ہے ۔ ف۱۲ شرک بدعت کا ارادہ کرنے ۔ ف۱۳ بعضوں نے کہا ٹیڑھی راہ یہ ہے کہ مکہ کے جانوروں کو ستائے وہاں کے درخت کاٹے یا وہاں جھوٹی قسم کھائے یا غلہ یا چارہ روک رکھے ہیں بیکار کی خصوصیت ہے کہ وہاں گناہ کا قصد کرنا بھی گناہ ہے جس پر عذاب ہوگا ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۹۷ ف۱۰ اور جس شخص کو خدا ہی عقل ہو اسکو اگر کوئی ٹیڑھے ٹیڑھے رستے پر سیدھی راہ کیطرف بلائے تو ضرور شکریہ کے ساتھ مان لیگا شرک اور کفر کی راہ ٹیڑھی راہ ہے اور توحید سیدھی راہ ہے ۔ ف۱۱ قحط اور گرانی کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بددعا سے آئی تھی ۔ ف۱۲ جب بھی انکو خدا کی طرف توجہ نہ ہو بلکہ یہ سمجھیں کہ یہ ہمارا اتفاق ہے یا ہمارا انتظام ہے کہ آئی ہوئی بلا آسانی کے ساتھ ٹل گئی ۔ ف۱۳ صرف تقلید کرتے ہیں کوئی دلیل یا دلیل کچھ نہیں ۔ ف۱۴ جو لوگ اپنے تئیں پیغمبر کہتے تھے انہوں نے یہ بات بتلائی تھی ۔ ف۱۵ انہوں نے دنیا کے انتظام کے لیے اور شریر اور بدکار لوگوں کو شرارت سے باز رکھنے کے لیے یہ ڈھکوسلا نکالا کہ مرنے کے بعد اعمال کا حساب دینا ہے اچھے کام کا ثواب ملیگا اور برے کام پر عذاب ہوگا ۔ ف۱۶ اس آیت میں ان بیوقوفوں کا رد ہے جو کہتے ہیں عالم اسباب کا ایک کھلونا ہے چند روز کھیل پھر بگاڑ ڈالا حشر نشر عذاب ثواب کہاں کا ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۹۹ ف۱۵ یعنی دوزخ یا بہشت میں جہاں ہمارا جو حصہ ملنا ہے وہ ابھی سے ملجائے یا جو عذاب ہم کو ہونے والا ہے وہ قیامت کے دن سے پہلے ہی ہم کو دے چک ۔ ف۱۶ یا ہی قسم کے اور عذاب ان کے لیے تیار ہیں ۔ ف۱۷ جب دوزخیوں کے سردار اور پیشوا دوزخ میں جانے لگیں گے ان کے تابعدار بھی باہر ہی کھڑے ہونگے تو فرشتے ان سرداروں سے کہیں گے ہذا فوج الآیۃ ف۱۸ تم اکیلے کہاں جاتے ہو انکو بھی تو لیجاؤ وہ کہیں گے یعنے سردار اور پیشوا الا مرحبا الآیۃ ف۱۹ دنیا میں ہم ان کو بھگاتے نہ ہم اس آفت میں پھنستے

ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۰۶ ف۱۱ کی آنکھوں پر ایسا پردہ ڈالدیتے ہیں کہ وہ بری راہ کو اچھی راہ سمجھتے ہیں ۔ ف۱۲ دوست بنکر مجھ کو خراب اور برباد کیا ۔ ف۱۳ یعنی کہتے ہیں مرگ انبوہ جشن دارد دوزخیوں کو یہ بھی نصیب نہ ہوگا ہر ایک دوزخی کو علیحدہ علیحدہ ایسا سخت عذاب کریں گے کہ معاذ اللہ ۔ ف۱۴ حضرت عیسیٰ کا کہنا نہ مانا یعنی شرک اور کفر میں گرفتار ہوئے ۔ ف۱۵ تکلیف والے دن قیامت کا دن مراد ہے ۔ ف۱۶ انکو نجات کی امید بالکل نہیں رہے گی ۔ ف۱۷ کنارہ کرکے ابھی جا تو نیز خطر کیا آفت میں ڈالا

ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۰۹ ف یا اللہ تعالیٰ نے انکا سب مکر اور فریب بیکار کر دیا ان کا کوئی چلتر نہ

ل سکا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو پوری طرح سے بچا
لیا کافروں کے ۔ اچھے کام جیسے صدقہ اور خیرات غریبوں
کو کھانا کھلانا مسجد کی مرمت کرنا سب بیکار ہیں آخرت
میں انکا کچھ ثواب نہیں ملنے کا کیونکہ ایمان کے بغیر
کوئی نیک عمل قبول نہیں ہوتا ۔ ف یا انہوں نے خیال
کیا تھا ۔ ف جو مسلمان محض خدا کا کلمہ بلند ہونے
کے لیے لڑتے ہیں نہ مال کی طمع سے نہ حکومت کی ہوس
سے نہ بہادری دکھلانے کے لیے انکے دلوں میں عجب
جوش ہوتا ہے انکے سامنے کوئی ٹھیر ہی نہیں سکتا اور
اللہ تعالیٰ بھی رعب کر دیں انکو دیکھ کر بھاگ نکلتے ہیں
اللہ تعالیٰ کی مدد انکے ساتھ ہوتی ہے ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۱۹ ف صعود ایک پہاڑ ہے
دوزخ میں کافر زبردستی اس پر چڑھائے جائیں گے بڑی
مشکل سے جب اس پر پہنچیں گے تو پھر نیچے گر پڑیں گے پھر
چڑھائے جائیں گے یہی عذاب ہوا کرے گا ۔ ف کیونکہ
قرآن میں اسکو کوئی موقع اعتراض کا نہ ملا تو اپنے
اپ گھٹ گیا اور رنج کے مارے اپنا منہ بگاڑ لیا ۔ واہ
میاں ولید آپ کی وہی مثل ہے پرائے شگون کے
لیے اپنی ناک کٹاتی ۔ ف جادوگر ایک دوسرے کو
سکھاتے ہیں محمد نے بھی کسی جادوگر سے یہ کلام
سیکھ لیا ہے ارے بیوقوف جادو کو قرآن مجید سے
کیا نسبت جادو تو محض خیالی ڈھکوسلا ہوتا ہے
قرآن دین اور دنیا دونوں کا بنانے والا ہے ۔
ف خدا کا کلام نہیں پھر تو کیوں نہیں بنا لاتا حالانکہ
اس قدر شعر، اور شاعری اور علم کا دم بھرتا ہے کیا
سارے عرب کے ملک میں آدمی حضرت محمد ہی ہے
اور کوئی آدمی نہ تھا ۔ ف ہڈی گوشت پوست سب
بھسم کر دے گی ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۲ ف کہ رات دن انکو
افعال اور اقوال پر نگاہ کرتے ہیں انکو اپنی صلاح
کی فکر کرنا چاہیے تھی وہ تو گئی گذری دوسروں کے
پیچھے پڑ گئے کہو تم کو ان سے کیا غرض کیا تم انپر
داروغہ ہو یا محافظ بنا کر بھیجے گئے ۔ ف یعنی دنیا
میں دین ایمان کو انہوں نے ٹھٹھا بنا رکھا تھا اب
ٹھٹھا ناک کی راہ نکلا یا نہیں ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۲۳ ف نماز میں ستانا بہر
اسلام کی عبادت میں خلل ڈالنا ہے ابن عباس نے
کہا ابو جہل مردود نے قریش کے اور چند رئیسوں کی
صلاح سے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے
تھے سجدہ میں گئے تو آپ کی پیٹھ پر اونٹنی کا بچہ دان لا کر
ڈال دیا یہ قصہ مشہور ہے آپ سجدہ ہی میں پڑے رہے
یہاں تک کہ حضرت فاطمہ آئیں انہوں نے آپکی پیٹھ پر سے
اسکو پھینکا اور ان مردود کا فروں کو بہت برا کہا ۔

مردود ہنس رہے تھے یہاں تک کہ آپ نے سلام پھیرا اور انکی
لیے بددعا کی ۔ ابن مسعود رض کہتے ہیں میں نے دیکھا یہ
سب لوگ بدر کے دن ذلت کے ساتھ مارے گئے اور انکی
لاشیں (کتوں کی طرح) ایک گندے کوئیں میں ڈالدی
گئیں ۔ ف مطلب یہ کہ ابو جہل مردود اگر بالفرض
سچے رستہ پر ہو جیسے وہ اپنے تئیں سمجھتا ہے یا ہو شاق
سے بہا ہوا ہو بہر حال میں اسکو یہ سمجھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ
بندوں کے سب کام دیکھ رہا ہے اس کے کسی بندہ
کو اس کی عبادت سے روکنا کبھی نہیں پسند کرنیکا اللہ
ایسی شرارت پر اس کو ضرور سزا ملے گی ۔ ف یعنی جھوٹی
دغاباز جھوٹا بدکار ہے ۔ ف ہماری مقابلہ میں ان سے
مدد لے کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو
جہل کو ان بری حرکتوں پر ڈرایا وہ مردود کہنے لگا تم مجھ
کیا ڈراتے ہو میں چاہوں تو ابھی اس میدان کو پیدل
اور سواروں سے بھر دوں اس وقت یہ آیت اتری ۔
ف۱۰ انہوں نے اس پیغمبر کو نہ مانا ۔ ف۱۱ یہ ذکر جان
بوجھ کر حق بات کو چھپاتے ہیں سچے پیغمبر کا جس کی
سچائی ان پر خوب کھل گئی ہے ناحق انکار کرتے
ہیں ۔ ف۱۲ دھکا دیکر اسکو نکال دیتا ہے اس کو ترکہ
نہیں دیتا جیسے مشرکوں کا قاعدہ تھا بچوں اور عورتوں
کو ترکے میں سے حصہ نہیں دیتے تھے ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۲۳ ف۱ شاہ عبد القادر
صاحب نے فرمایا یعنے ہمیشہ کافروں کو سوا حیلہ
نکالتے ہیں تا عوام الناس پیغمبر کے مطیع نہ ہو جاویں
جیسے فرعون نے معجزہ دیکھا تو حیلہ نکالا کہ جادو کے
زور سے موسیٰ سلطنت لینا چاہتے ہیں آنحضرت
پر بھی کافر یہ تہمت لگاتے کہ آپ عربوں پر سلطنت
کرنا چاہتے ہیں اور اسی وجہ سے باپ دادا کے طریق
کو چھوڑ کر ایک نیا رستہ نکالا ۔ ف۱۱ جس سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق ہو ۔ ف۱۲ بعضوں نے
یوں ترجمہ کیا ہے جب ان کو قرآن کی کوئی آیت
سنائی جاتی ہے جس میں آنحضرت م کی پیروی کا
حکم ہو تو کہتے ہیں ہم ایمان لانے والے نہیں جب
تک تمہاری طرح جبرائیل خود ہمارے پاس آویں
اور ہم کو سچا نہ کہیں ۔ ف۱۳ اور ایسی بے ادبی کی
بات کہی ۔ ف۱۴ یہ کافروں کا ذکر ہے اور دوسری
آیت میں مسلمانوں کا ذکر تھا ۔ ف۱۵ دوزخ سے
نکلنا کہاں ممکن ہوگا مراد یہ ہے کہ آگ کی لپٹ انکو
اوپر اٹھانے کی پھر اس میں گر پڑیں گے ہمیشہ ادہر گندہ چکا ہر لظی سے تیسرا حطمہ چوتھا سعیر پانچواں سقر

ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۲۴ ف یعنی مسلمانوں کو
احمق بناتے ہیں ۔ ف۹ صرف عربی کی زبان میں نہیں
بلکہ اکثر زبانوں میں یہ محاورہ ہے کہ برے کام کی سزا
میں جو عمل کیا جاتا ہے اسکو بھی برا کہہ دیتے ہیں مثلاً

کہتے ہیں بدی کا بدلہ بدی قرآن شریف میں کئی مقاموں
میں یہ محاورہ کام میں لایا گیا ہے مثلاً جزاء سیئۃ سیئۃ
مثلہا فمن اعتدیٰ علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدیٰ
علیکم سو اس آیت میں منافقوں کا ایک برا فعل تھا یعنے
مسلمانوں سے ٹھٹھا کرنا دل لگی کرنا اللہ تعالیٰ نے
اسکی سزا کو جو منافقوں کو دیگا دل لگی بطریق مقابلہ
دل لگی سے تعبیر کیا مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ بھی جو عمل
منافقوں کے ساتھ کر رہا ہے اسکی صورت بھی انکی دل
لگی اور ہنسی کی طرح ہے یعنے دنیا میں انکو راحت اور
مہلت دے رکھی ہے وہ نہ سود و زیاں کا ان دریا میں کہنے
میں ادہر کافروں کے جلسوں اور دعوتوں کا متولی تھے
میں ادہر مسلمانوں سے عکران سے بھی فائدہ اٹھاتے
ہیں جہاد میں جو لوٹ آتی ہے ہم حصہ لیتے ہیں اللہ
تعالیٰ کے اس مہلت دینے کو منافق یہ خیال
کرتے ہیں کہ ہمارا فعل نہایت عقلمندی کا ہے اللہ
اللہ تعالیٰ بھی ہم سے خوش ہے جب تو ہم کو عذاب
اور مصیبت میں نہیں ڈالتا اور ہمارے دلکو بھیجے
اس نے کر رکھے ہیں اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ
منافقوں کے ساتھ ہمارا یہ برتاؤ اس وجہ سے نہیں
ہے کہ ہم منافقوں سے خوش ہیں بلکہ منافقوں پر
ہمارا غضب ہے اور یہ مہلت دینا اس ہنسی اور
ٹھٹھے کا بدلہ ہے جو وہ مسلمانوں کے ساتھ کرتے ہیں ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۲۶ ف یعنی آخرت میں
مسلمانوں ہی کو غلبہ ہوگا کافر خدا کے سامنے ذلیل
و خوار ہونگے اگر دنیا میں کسی وقت کافر مسلمانوں پر
غالب ہو جاویں تو لڑائی میں غالب ہو سکتے ہیں
مگر بحث اور دلیل میں ہرگز غالب نہیں ہو سکتے ۔
ف عنقریب ان کا حال پیغمبر اور سب مسلمانوں پر
کھل جائے گا وہ ذلیل و خوار ہونگے اللہ کا فریب دینا
اس کی یہ مراد ہے کہ انکے فریب کا بدلہ دیگا ۔ ف۵
جیسے کوئی زبردستی کسی مصیبت میں لیجاتا ہے ۔ ف۱
کہ ہم بھی مسلمان نمازی ہیں خدا کا ڈر بالکل نہیں ہے
نہ اسکی رضامندی کا خیال ہے ۔ ف۱۱ یعنے جلدی
جلدی جیسے کوئی بیگار ٹالتا ہے نماز پڑھتے ہیں
نہ خضوع خشوع کرتے ہیں نہ نماز کے ارکان کو اچھی
طرح ادا کرتے ہیں نہ قرآن کی قرأت اچھی طرح پڑھتے
ہیں ۔ ف۱۲ دوزخ کے کئی درجے ہیں اور جس قدر
نیچے جاؤ عذاب زیادہ پہلا درجہ جہنم ہے دوسرا
جیشا جحیم ساتواں ہاویہ سب سے نیچے کا طبقہ
ہے وہی منافقوں کا مقام ہے منافق کو کافر
سے بھی زیادہ عذاب ہوگا کیونکہ کافر تو کھلم کھلا
اور منافق اس سے بچا اور دنیا میں مزے سے

ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۲۹ ف۱ وہ بخشے جانے کے لائق ہی نہیں سمجھے گئے ہیں جب یہ آیت اتری تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کمال رحم سے فرمایا میں ستر بار سے زیادہ انکے لیے دعا کرونگا شاید اللہ تعالیٰ ان کو بخشدے پر اس وقت دوسری آیت اتری سواء علیہم استغفرت لہم ام لم تستغفر لہم لن یغفر اللہ لہم یعنی اللہ تعالیٰ انکو ہرگز نہ بخشے گا ۔ ف۲ ان کا حکم نہ سنا دے ہمیشہ لگائے ۔ ف۳ ان منافقوں کی طرح ہمارے زمانے میں بھی بعضے بدکار شریر النفس جب کسی نیک بخت اور پرہیزگار شخص کو نیک کام کرتے دیکھتے ہیں تو حسد سے جل مرتے ہیں کبھی تو کہتے ہیں اس نے ریا اور ناموری کے لیے ایسا کیا کبھی کہتے ہیں کیا پدی کیا پدی کا شوربا آپ کو دھیلا دمڑی دینا ہی کیا خرچ تھا ان بدبختوں کو یہ معلوم نہیں کہ غریب شخص جو محنت مزدوری کرکے دمڑی دھیلا اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیوے بعضے بار لاکھوں کروڑوں روپیہ دینے سے زیادہ ثواب پاتا ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۳۰ ف۱ یعنی مدینہ میں اپنے گھروں میں چلا دو ہوا یہ تھا کہ مسلمانوں نے اپنی پشت سلع پہاڑ کی طرف کی تھی جو مدینہ کے باہر بہت قریب ہے اور سامنے خندق کھودی تھی کافر اس خندق کے ادھر تھے منافق مسلمانوں کو سمجھانے لگے کہ یہ مقام محفوظ نہیں ہے مورچہ چھوڑ کر اپنے گھروں میں بھاگ جاؤ ۔ ف۲ ان میں روک نہیں چور گھس کر سامان مال موس لیں گے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۳۲ ف۱ کہتے ہیں یہی لوگ اعراف کی دیوار ہے جب امام شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ کو جب ظلم سے قید کیا اور قلعہ میں بھیج دیا گئے تو قلعہ کی دیوار کے اندر جاتے ہوئے انہوں نے یہی آیت پڑھی اور چند روز تک قید میں بھی علمی مسائل اور کتابیں اپنی یاد اور حافظے سے لکھتے رہے جو رسالہ لکھتا اسکی نقلیں اسیوقت دست بدست لوگوں میں پھیل جاتیں کم بخت دشمنوں کو یہ بھی ناگوار ہوا ان سے دوات قلم بھی چھین لی گئی آخر قرآن کی تلاوت میں مصروف ہوئے اور پانچ دن کے بعد وصال ہوا رضی اللہ عنہ وارضاہ جب آپ کا انتقال ہوا تو اس وقت دوست اور دشمن سب کف افسوس ملنے لگے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۳۳ ف۱ جیسے نامردوں کا قاعدہ ہوتا ہے میدان میں آنا پسند نہیں کرتے مکانوں اور قلعوں کا آسرا لیکر دور ہی سے آتا ہیں تو تیر کیا کرتے ہیں محفوظ بستیوں سے

وہ گاؤں مراد ہیں جن کے گرد فصیل یا خندق ہوتی ہے یعنی گڑھے دار بستیاں ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۳۴ ف۱ کہتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود اس کے کہ منافق ایسی شرارتیں اور بے ادبیاں کیا کرتے یہ چاہتے تھے کہ انکے لیے دعا کریں اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۲ پیغمبر کا ساتھ چھوڑ دیں اپنا بچے دھندوں میں لگی تھی ۔ ف۳ اگر بالفرض مدینے کے لوگ ان مہاجرین کی خبر گیری نہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ انکا کھلانے والا ہے وہ اور کہیں سے دیگا ۔ دنیا میں کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہم فلاں شخص کو کھلاتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ سب کو کھلاتا ہے رزق اسی کے ہاتھ میں ہے مثل مشہور ہے کہ ایک در بند تو سو در کھلے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۳۵ ف۱ یعنی جھوٹی قسمیں کھا کر یعنی جو کہا تھا کہ ہم دنیا میں مشرک نہ تھے ایسا جھوٹ کھل گیا اور ہاتھ پاؤں تک نے گواہی دی کہ یہ شرک کیا کرتے تھے تو لاچار ہو کر یہ آرزو کرنے لگے اپنی ندامت مٹانے کو لیکن دل میں اب تک ایمان کی محبت نہیں ہے ۔ ف۲ یعنی شرک اور کفر اس نے خلاف ہے ان کے ضمیر میں رہا ہے وہ جب دنیا میں جاوینگے شیطان کے پھندوں میں پھنسینگے اور شرک اور کفر میں مبتلا ہونگے ۔ ف۳ جو کہتے ہیں اب کے ہم اگر دنیا میں جاویں تو ایماندار بنیں گے ۔ ف۴ یعنی اپنی ذات والی پر جسکی وجہ سے یہ گمراہ ہوئی ۱۲ ف۵ مشرک مشرکوں پر یہودی یہود پر نصاریٰ نصاریٰ پر لعنت کریں گے اور کہیں گے خدا ان کو غارت کرے انکی وجہ سے ہم بھی آفت میں پھنسے ۔ ف۶ جو اخیر میں دوزخ میں گئی یا جو دنیا میں بعد آئی تھی ۔ ف۷ جو پہلے دوزخ میں گئی یا جو دنیا میں پہلے آئی تھی ۔ ف۸ ہم انہی کی وجہ سے گمراہ ہوئے انکی راہ پر چلے ۔ ف۹ یعنی دوہری سزا دے یا انہیں سانپ بچھو کاٹا کرے ۔ ف۱۰ کہ ہر ایک کا عذاب کس قسم کا ہوگا یعنی دوزخ کا عذاب ایسا سخت ہے کہ جس عذاب کو دیکھو ایک سے ایک بڑھکر ہے دونوں گروہوں کو یہ عذاب ہونے والا ہے اگلوں کو اس وجہ سے کہ وہ جیتے جی گمراہ رہے اور پچھلوں کو اس وجہ سے کہ وہ گمراہوں کے مقلد تھے یا اللہ تو تمام سچے مسلمانوں کو دوزخ کے عذاب سے بچا ۔ ف۱۱ جب اللہ کا یہ حکم ہوگا کہ سب کو دونا عذاب ہوگا ۔ ف۱۲ یا تم کیا ہم سے اچھے ہو یعنی تمہارا بھی وہی حال ہوا جو ہمارا حال ہوا تمہارے منع کرنے سے کیا فائدہ ہوا ۔ ف۱۳ یہ اللہ فرمائیگا یا آیت راست کہی ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۳۶ ف۱ ایک مدت تک اس دعا کا جواب نہ دیگا سات ہزار یا بارہ ہزار یا تین سو ساٹھ برس تک پھر اللہ تعالیٰ فرمائیگا ف۲ یعنی دوزخ سے نکلنے کا نام نہ لو یہ نا ممکن ہے حسن نے کہا اس کے بعد پھر دوزخی کوئی بات نہ کریں گے چلیوں ہائے وائے کرتے رہیں گے اور کتوں کی طرح آوازیں نکالیں گے اللہم احفظنا ۔ ف۳ انکی دعا اور نماز اور عبادت پر ٹھٹھے اڑاتے تھے ۔ ف۴ مزے سے بہشت میں دندناتے ہیں عیش کر رہے ہیں ف۵ یا اے پیغمبر ان سے پوچھ ۔ ف۶ دنیا کی ساری مدت آخرت کے ایک دن کے برابر ہے اور آدمی کی عمر تو آخرت کے ایک دن سے بھی بہت کم ہے بعضوں نے کہا وہ ایسے ہول میں گرفتار ہوں گے کہ دنیا کی زندگی کو ایک دن یا اس سے بھی کم سمجھیں گے حضرت نوح سے مرتے وقت کسی نے پوچھا تم نے دنیا کو کیسا پایا ہزار ہزار برس انکی عمر تھی مگر انہوں نے یہ جواب دیا جیسے ایک گھر کے دو دروازے ہوں ایک دروازے سے آیا دوسرے سے نکل گیا ۔ ف۷ یعنی بالفرض تم کو دنیا میں جتنے برس رہنا ہو وہ معلوم ہوتا تو تم سمجھ لیتے کہ ہم دنیا میں بہت کم رہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۳۸ ف۱ یا وہ جو زانیوں کی شرمگاہوں سے اور دوزخیوں کے زخموں سے لہو اور پیپ بہیگا اس کو کھولتے ہوئے پانی کے ساتھ ملا کر پینے کو دیا جائیگا معاذ اللہ ۔ ف۲ شاید پانی پینے کا مقام ایک طرف دوزخ سے باہر ہوگا یا دوزخ ہی میں ایک کنارے ۔ ف۳ فرشتے پہلے اس کے سر پر گرز ماریں گے جب بھیجا نکل آئیگا اس وقت سر پر جلتا ہوا پانی کا تریڑہ کیا جائیگا ۔ آنتیں پیٹ پھٹ کر ٹخنوں پر آ رہیں گی یا اللہ ہم تیری پناہ چاہتے ہیں تیرا رحم بے حد ہے ویسے ہی تیرا عذاب بھی بہت سخت ہے ۔ ف۴ دنیا میں اپنے تئیں بڑی عزت اور زور والا خیال کرتا تھا اس لئے ہم بھی تیری عزت کر رہے ہیں اور سب دوزخیوں سے بڑھ کر تجھ کو عذاب کر رہے ہیں گویا اس کا دل جلانے اور اس کو اور نظروں میں ذلیل کرنے کے لیے ہنسی کی راہ سے یہ فرشتے کہیں گے عکرمہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل سے فرمایا مجھ کو خدا کی طرف سے یہ حکم ہوا ہے کہ میں تجھ سے یوں کہوں تیری خرابی پھر خرابی پھر خرابی ہے خرابی ۔ ابوجہل بولا تم میرا کچھ بگاڑ سکتے ہو نہ تمہارا صاحب یعنی خدا اکتانے میں اس میدان میں سب سے زیادہ زور والا ہوں اور میں عزت والا سردار ہوں آخر اللہ تعالیٰ نے بدر کے دن اسکو ذلت کے ساتھ قتل کرایا اور یہ آیت اتاری بہت علما نے یہ کہا ہے کہ یہ

گنہگار ہے وہی مراد ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۳۳۹

ف۱ دوزخ کا ایک طبقہ زمہریر ہے جہاں بہت انتہا سردی ہے لیکن وہ عذاب ہے اسکو مزے کی ٹھنڈک نہیں کہہ سکتے ۱۲ ف۱۱ کیونکہ شرک میں مبتلا رہے جو سب سے بڑا گناہ ہے تو عذاب بھی وہ ٹھکانا ملا جو سب عذابوں سے زیادہ ہے سزا بقدر گناہ ہوئی ۱۲ ف۱۳ مومن کافر سب اسکو دیکھینگے یا صرف کافر مراد ہیں ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۳۴۲

ف۱۸ شرک سے بچتے ہیں ۱۲ ف۱۹ کوئی مسجد ہو یا خاص مسجد حرام مراد ہے آبادی سے یہ مطلب ہے کہ اسکی تعمیر یا مرمت کریں یا اس میں عبادت کریں وہاں بیٹھیں بعضے علما نے کہا ہے کہ مشرک یا کافر کو مسلمان کے بے اجازت مسجد میں نہ جانا چاہیے اگر جاوے تو اس کو سزا دیجاوے اذن ہو جا سکتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ثمامہ بن اثال کو مسجد کے ستون سے باندھ دیا تھا وہ اس وقت کافر تھے اور بہتر یہی ہے کہ کافر کو مسجد میں نہ آنے دیں اگر کوئی کافر مسجد بنانے کی وصیت کرے تو اسکی وصیت نافذ نہ ہوگی ۱۲ فتح ف۲۰ اس قسم کے کام کرتے ہیں جن سے صاف صاف ان کا مشرک ہونا پایا جاتا ہے جیسے بتوں کی پرستش قبروں کا پوجا ستاروں کا پوجا ایسی باتیں منہ سے نکالتے ہیں جو شرک ہیں جیسے عرب کے کافر لبیک میں کہتے تھے لاشریک لک الا شریکا ہو لک تملکہ ۱۲ ف۲۱ جب حضرت عباس رضہ جنگ میں قید ہو کر آئے تو حضرت علی رضہ نے ان کو سخت سست کہا ان فرمانے لگے ہماری برائیاں تو ایک ایک گنتے ہو اور خوبیاں نہیں بیان کرتے ہم لوگ (یعنی مشرک) مسجد حرام کو آباد رکھتے ہیں اور کعبہ پر غلاف ڈالتے ہیں اور حاجیوں کو پانی پلاتے ہیں اس وقت یہ آیت اتری ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۳۴۶

ف اس آیت سے نماز کی سخت تاکید نکلی کہ کسی حال میں معاف نہیں ہے لڑائی ہو رہی ہو اور ٹھہرنے اور اترنے کا موقع نہ ہو تو سواری پر یا اشارے ہی سے پڑھ لے اگر منہ قبلہ کی طرف نہ ہو سکے تو نہ سہی اور تفصیل صلوٰۃ الخوف کی آگے آوے گی ۱۲ ف۹ ہماری جان ہمارا مال ہماری اولاد سب خدا ہی کے ہیں لیکن وہ اپنی عنایت اور کرم سے اپنا مال آپ ہی قرض لیتا ہے اور دوگنا چوگنا بلکہ سیکڑوں گنا زیادہ ادا کرتا ہے قرض حسنہ سے یہ مراد ہے کہ خوشی کے ساتھ دیوے اور پچھتانا نہ ہووے کہ اس کا مال اللہ کی راہ میں صرف ہوا ایسی نعمت کس کو نصیب ہوتی ہے ۱۲ ف۱۱ جہاد میں خوب دل کھول کر خرچ کرو اور مفلسی سے مت ڈرو اللہ دینے والا ہے ۱۲ ف۱۲ پہلی آیت میں جہاد کا حکم دیا لیکن جہاد بغیر روپیہ کے نہیں ہو سکتا تو اس آیت میں جہاد میں خرچ کرنے کی ترغیب دی جب یہ آیت اتری اس وقت ابو الدحداح ایک صحابی تھے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ ہم سے قرض لینا چاہتا ہے آپ نے فرمایا ہاں انہوں نے عرض کیا اپنا ہاتھ دیجئے آپ نے اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دیدیا انہوں نے کہا میں نے اپنا باغ جس میں کھجور کے چھ سو درخت ہیں اللہ تعالیٰ کو قرض دیدیا ۱۲ ف۱۳ مراد زکوٰۃ ہے یا صدقہ فطر یا دونوں یا ہر ایک صدقہ فرض ہو یا نفل ۱۲ ف۱۴ یعنی تجارت اور سوداگری کہ آدمی کچھ کما کر لاوے خرچ کرکے اپنے تئیں بچا لیوے ۱۲ ف۱۵ بلکہ دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جاویں گے ہر کسی کو اپنی فکر ہوگی ۱۲ ف۱۵ بغیر اللہ تعالیٰ کے حکم کے کچھ کام نہ آوے گی ۱۲ ف۱۶ جو شخص زکوٰۃ نہ دے اسکو کافر فرمایا یعنی اللہ تعالیٰ کا ناشکر کہ اللہ تعالیٰ ہی نے سب کچھ دیا اور اسی کی راہ میں نہیں دیتا ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۳۴۷

ف۱۱ اکثر علما کے نزدیک یہ آیت نفل صدقہ کے باب میں ہے جو چھپا کر دینا افضل ہے لیکن فرض زکوٰۃ کا علانیہ دینا افضل ہے اور بعضوں نے کہا دونو چھپا کر دینا افضل ہے ۱۲ ف۱۲ یعنی پوشیدہ خیرات کرنے سے تمہارے گناہ اتر جاویں گے ۱۲ ف۱۳ یعنی یہ ضرور نہیں کہ خواہ مخواہ جس طرح ہو سکے تو اس کو مسلمان بنا دے ۱۲ ف یعنی اپنے فائدہ کے واسطے اسکا ثواب تم کو ملے گا پھر احسان کیوں جتاؤ ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۳۴۸

ف۱ یہ تنبیہ ہے ان کافروں کو کہ اب بھی وہ خرچتے ہیں لیکن چونکہ خالص خدا کی رضامندی کے لیے نہیں خرچتے تو یہ بالکل بیکار ہوتا ہے مال کا مال گیا اور ثواب بھی نہ ملا اگر ان کو ذرا بھی عقل ہوتی تو اللہ تعالیٰ کے لیے خرچتے اور دونوں جہان کا فائدہ اٹھاتے ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۳۴۹

ف یعنی ہر حال میں اللہ کی یاد میں مصروف رہو یہاں تک کہ عین لڑائی میں بھی ابن عباس رضہ نے کہا اللہ کی یاد دریا اور خشکی اور سفر اور حضر اور تونگری اور محتاجی اور تندرستی اور بیماری اور پوشیدہ اور علانیہ ہر حال میں کرنا چاہیے ۱۲ ف یعنی اب خوف کی طرح نماز کو دو گروہوں میں آدھا آدھا ادا کرنا ضرور نہیں اب جیسے معمول ہے تمام شرائط اور ارکان کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے اس طرح ادا کرو بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب تم کو اطمینان ہو جاوے یعنی سفر سے لوٹ کر اپنے ملک میں آ جاؤ تب نماز کو پورا پڑھو اس میں قصر نہ کرو ۱۲ ف۹ یعنی نماز کے اوقات معین اور محدود ہیں ہر نماز کو اس کے وقت میں ادا کرو حدیث میں ہے کہ اول وقت نماز پڑھنا اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے اور بیچ وقت میں پڑھنا ادا ہے اور آخر وقت پڑھنا اسکی معافی ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۳۵۱

ف۱۲ کیونکہ تسلی ہوتی آپ کی دعا تیر بہدف تھی صحیح حدیث میں ہے کہ جب کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اپنے مال کی زکوٰۃ لاتا آپ اس کے لیے دعا فرماتے ۱۲ ف۱۵ یعنی فجر اور عصر کی نماز ۱۲ ف۱۶ طرفات کے سرے میں مراد مغرب اور عشا کی نماز ہے ۱۲ ف۱۷ ہر قسم کی برائیاں کو صغیرہ ہوں یا کبیرہ بعضوں نے کہا صرف صغیرہ کو ۱۲ ف۱۸ بیوپار ہو تو آدمی کچھ خرید و فروخت کرکے اپنا کام چلا لیتا ہے اگر یہ بھی نہ ہو تو دوستی اور محبت سے بھی کچھ کام چلتا ہے جہاں یہ دونوں نہ ہوں وہاں آدمی کیا کر سکتا ہے مراد قیامت کا دن ہے وہاں خریدنے سے بھی نیک عمل نہیں مل سکتے نہ دوستی اور محبت سے وہاں باپ کی محبت سب سے زیادہ ہوتی ہے قیامت کے دن وہ بھی کچھ کام نہ آوے گی ہر ایک کو اپنی اپنی پڑے گی ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۳۵۳

ف پہلے اسلام کرو پھر روزی کی تلاش کرو وہ سب سے اچھی تم کو روزی دے گا ۱۲ ف اس آیت کی تفسیر سورہ مومنون اور والذاریات میں گذر چکی ہے ۱۲ ف۱۵ کہتے ہیں فرشتے کو دیکھ کر آپ کو لرزہ چڑھ آیا آپ حضرت خدیجہ رضہ پاس آئے اور فرمانے لگے زملونی زملونی یعنی مجھے کپڑا اوڑھا دو انہوں نے اڑھا دیا اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف معلوم ہوا کہ آپ پر تہجد فرض تھا بعضے کہتے ہیں شروع اسلام میں مسلمانوں پر بھی فرض تھا پھر اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا حضرت عائشہ رضہ سے ایسا ہی مروی ہے ۱۲ ف۱ مطلب یہ ہے کہ آدھی رات عبادت کر اور آدھی رات سو یا دو تہائی رات عبادت کر اور ایک تہائی سو یا ایک تہائی رات عبادت کر اور دو تہائی سو۔ آدھی رات اگر سوئے تو وہ تھوڑی نہیں ہوئی پھر اس کو تھوڑی کیسے کہا اس کا جواب یہ ہے کہ وہ اکثر حصہ جس میں عبادت کی اس آدھے حصے جس میں آرام کیا بہت

فضل ہے تو اس کی نسبت یہ حصہ تھوڑا ہی ہوا یہ حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شروع میں ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے اسکو منسوخ فرما دیا اور اسی سورت کی یہ آیتیں اتریں ان ربک یعلم اخیر تک ۔ ف۸ کیونکہ سوکر رات کو اٹھنا نفس پر بہت شاق ہوتا ہے ۔ ف۹ اس وقت کی دعا جلد قبول ہوتی ہے ۔ ف۱۰ دنیا کے کام سب دن کو کر سکتا ہے اور سو بھی سکتا ہے ۔ ف۱۴ اسی کو خوب معلوم ہے تم کتنی رات سوتے ہو اور کتنی رات عبادت کرتے ہو اس وقت لوگوں کے پاس گھڑیاں بھی نہ تھیں یعنے صحابہ اس خیال سے کہ معلوم نہیں کتنی رات گذری اور کتنی باقی ہے ساری رات نماز میں کھڑے رہتے یہاں تک کہ انکے پاؤں سوج گئے ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی مبارک پاؤں سوج گئے تب اللہ تعالیٰ کی مہربانی جوش میں آئی اور یہ حکم اترا ۔ ف۱۵ آدھی یا تہائی یا دو تہائی رات کی نماز معاف کر دی ۔

ضمیمہ متعلق صـ ٣٥٥ ف۱ جس کا کوئی نام لیوا نہ ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صاحبزادے گذر گئے تو ابوجہل بولا اب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی نام لیوا نہ رہا اس وقت یہ آیت اتری بعضے کہتے ہیں کعب بن اشرف یہودی کا سردار مکہ میں آیا اور قریش سے کہنے لگا تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر ہو تب یہ آیت اتری ۔ ف۱۱ یعنے رمضان کے روزے جن میں تمام مسلمانوں کا ہمیشہ اتفاق ہے کہ رمضان بھر روزہ رکھنا فرض ہے اور روزہ ایک رکن ہے دین کا نماز کے بعد یہ جو فرمایا جیسے اگلے لوگوں کو حکم ہوا تھا اس سے مراد یہود اور نصاریٰ ہیں یا ان پر بھی روزہ کا فرض کیا گیا تھا ۔

ضمیمہ متعلق صـ ٣٥٦ ف۳ یعنے اپنا فضل خود کہتے ہیں کیونکہ پہلے سے خود دوزخ کا نہ رہے ۔ ف۴ معاف کر دیئے یعنے مطلب یہ کہ کفارہ تم پر نہیں ڈالا اور خطا سے درگذر کی یہ کہ آخرت میں کل وہی تم پر نہیں رہا صحبت سے مقصود آدمی کو یہ رکھنا چاہیے کہ نیک اولاد پیدا ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ترقی ہو ۔

ضمیمہ متعلق صـ ٣٥٧ ف۱۱ اور رحمہ کا ذکر آیا تھا اور جاہلیت میں یہ بھی ایک رسم تھی کہ جب گھر سے نکلکر احرام باندھ لیا پھر کوئی ضرورت ہوئی تو دروازے سے نہ آئے چھت پر چڑھ کر آئے ۔

ضمیمہ متعلق صـ ٣٥٨ ف۱۴ اس آیت سے یہ نکلا کہ عرفات میں ٹھیرنا حج کا ایک رکن ہے جس کے بغیر حج درست نہیں ہو سکتا ۔ ف۱۵ یعنے

عبادت کے طریق سے آگاہ تھے نہ ذکر الٰہی کی طرز سے واقف تھے ۔

ضمیمہ متعلق صـ ٣٥٩ ف۱ بعضوں نے کہا دین کفر سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ اور پیغمبروں کا انکار کرے ابن زید نے کہا ان آیتوں کا انکار کرے ۔ ف۱۱ نہ حرم میں نہ حرم کے باہر ۔ ف۱۲ شکار سے مراد ہر جانور وحشی ہے حلال ہو یا حرام ابوحنیفہ رح کا یہی قول ہے اور حدیث سے پانچ جانور مستثنیٰ ہیں انکا مارنا درست ہے کوا اور چیل اور کٹنا کتا اور سانپ اور بچھو ایک روایت میں چوہا بھی ہے ۔ ف۱۳ یعنے احرام کی حالت میں ۔ ف۱۴ یہ جانکر کہ میں احرام باندھے ہوں ۔ ف۱۵ اگر احرام یاد نہ ہو اور بھولے سے مار ڈالے یا چوک کر مار ڈالے مثلاً مارنا کسی کو ہو اور گولی شکار کے لگ جاوے تو بدل لازم نہ ہوگا ۔ ف۱۶ یعنے بدل تجویز کر دیں کہ اس شکار کے برابر فلاں جانور ہے معتبر شخصوں سے یہ مراد ہے کہ دونوں صاحب تمیز اور عقلمند ہوں اور نیک اور صالح ہوں فاسق اور بدکار نہ ہوں ۔ ف۱۷ یعنے حرم کو او وہاں کاٹ کر اسکا گوشت فقیروں کو تقسیم کر دیا جائے ۔ ف۱۸ یعنی جس جانور کو مارا ہے اسکی قیمت کا اناج خرید کر ہر مسکین کو ایک سیر دیوے ۔

ضمیمہ متعلق صـ ٣٦١ ف۴ جس میں کجی اور افراط اور تفریط نہ ہو امام ابن قیم رح نے فرمایا ہے صراط مستقیم وہ الٰہی راستہ ہے کہ جو اللہ عز وجل نے مقرر کیا ہے بندوں کے لیے اور وہ راہ بندوں کو اللہ تعالیٰ تک پہونچانے والا ہے سب راستے بند ہیں سوائے اس ایک راہ کے جس کو مقرر کیا ہے پیغمبروں کے ذریعہ سے اور وہ صراط مستقیم یہ ہے کہ عبادت خاص اللہ تعالیٰ کی کی جاوے اور تابعداری خاص رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کی جاوے تو نہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ڈر اور امید اور بھروسہ اور محبت میں کسی کو شریک ٹھیراوے اور نہ اس کے پیغمبروں کی اطاعت میں کسی کو ساجھا جاوے اور یہی کلمہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مضمون ہے ۔ ف۵ یعنے پیغمبروں اور شہدا اور صدیقین کا ۔

ضمیمہ متعلق صـ ٣٦٢ ف۱ یعنے قیامت کا دن ضرور ایک دن آویگا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے کیونکہ اس کا وعدہ خلاف نہیں ہو سکتا اور سب اگلے پچھلے لوگ اکٹھے ہوں گے ابن السنی نے روایت کیا کہ اگر کسی شخص کی کوئی چیز کھوئی جاوے تو وہ اس آیت کو پڑھے پھر یوں کہے یا جامع الناس لیوم لا ریب فیہ اجمع بینی وبین مالی انک علی کل شیء قدیر تو اللہ تعالیٰ پھر وہ چیز اسکو دلاوے گا

ضمیمہ متعلق صـ ٣٦٣ ف۱ یعنے موت کے بعد ہمارا شمار نیکوں میں کر بعضوں نے کہا نیکوں سے مراد پیغمبر ہیں یعنے مرنے کے بعد ہم کو ان کے غلاموں میں رکھ اور انہی کے غلاموں میں حشر کر ۔ ف۱۱ یعنی آخرت کی بھلائی اور ثواب اور بہشت اور وہاں کی نعمتیں گو اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور جو اس نے پیغمبروں کی زبان پر فرمایا وہ ضرور پورا ہوگا مگر دعا اس واسطے کرتے ہیں کہ شاید ہمارا خاتمہ بخیر نہ ہو اور اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے اس پر کوئی چیز لازم نہیں اگر وہ چاہے تو تمام مومنوں کو دوزخ میں ڈالدے اور کافروں کو بہشت میں لیجاوے کوئی اس کے حکم کے سامنے چوں نہیں کر سکتا اور بڑے بڑے فرشتے اور پیغمبر اس کے سامنے تھر تھرا رہے ہیں سبحان اللہ کیا شہنشاہ عالیجاہ بے پرواہ ہے بادشاہت اور حکومت اسی کو سزاوار ہے ۔

ضمیمہ متعلق صـ ٣٦٤ ف۱۲ یعنے ہم کو ان سے علیحدہ کر دے انکی صحبت سے جدا کر دے ایسا نہ ہو کہ تیرا عذاب اترے اور ہم بھی ان کے ساتھ لپٹے جائیں ۔ ف۱۳ پکارنے سے مراد دعا ہے یا عبادت ۔ ف۱۴ اگر وہ عذاب کے لائق ہوں تو انپر عذاب اتار یہ نہیں کہ خواہ مخواہ انپر عذاب اترے ۔ ف۱۵ یا صبر کے دہانے ہم پر کھولدے یا صبر ہم پر ڈالدے بہادر ۔ ف۱۶ بات یہ ہے کہ ہر فن والے کو جیسا اس کا فن والا پہچان لیتا ہے دوسرا نہیں پہچان سکتا ہے یہ لوگ جادو کے فن میں بہت کامل تھے انہوں نے جب حضرت موسیٰ کے کام کو دیکھا تو اسی وقت سمجھ گئے کہ یہ جادو نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کو بھی انکو نیک توفیق دینا منظور تھا انکے دل میں ایمان سما گیا اور سمایا بھی ایسا کہ جان کی پرواہ نہ کی قتل ہو گئے مگر ایمان پر قائم رہے سبحان اللہ یہ اللہ کا دین ہے جسکو چاہے سرفراز کرے ابن عباس نے کہا صبح کو یہ جادوگر تھے شام کو شہیدوں میں داخل ہوئے بعضے کہتے ہیں فرعون انکو قتل نہ کر سکا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو بچا دیا ۔ ف۱۷ حضرت موسیٰ نے اس زیادتی کی بخشش چاہی جو انہوں نے غصہ کی حالت میں بھائی کے بال کھینچے اور تختیوں کو ڈالدینے کی اور ہارون کو اس

دعا میں شریک کر لیا تاکہ وہ راضی ہو جائیں اور دشمنوں میں انکی عزت رہے دوسرے اسوجہ سے کہ شاید ہارون سے بھی لوگوں کو ڈرانے اور سمجھانے میں کوئی قصور ہوا ہو ۱۲

ضمیمہ متعلق ص۳۶۶ ف۱۲ جو بے قصور مجہ کو قتل کرنا چاہتے ہیں کسی شریعت یا انصاف کے قانون سے ایسی خفیف بے احتیاطی کی سزا قتل نہیں ہے کہتے ہیں حضرت موسیٰ جب بھاگے تو کھانے کو بھی کچھ ساتھ نہ تھا پاؤں میں جوتا بھی نہ تھا مدین وہاں سے آٹھ دن کی راہ پر تھا جہاں فرعون کی حکومت ختم ہوتی تھی اسیطرف بھاگے ۱۲ ف۱۳ حضرت موسیٰ یا تو فرعون بادشاہ کے پاس رہتے تھے وہاں طرح طرح کے کھانے کھاتے تھے ہر شے موجود تھی یا اس طرح یکہ و تنہا بے یار بے انیس بھاگے کھانے کو کچھ ساتھ نہ تھا بھوک کی شدت سے پیٹ پیٹھ سے لگ گیا تھا جب بالکل صبر نہ ہو سکا تو اس وقت دعا کی وہ بھی کمال ادب اور لحاظ کے ساتھ سبحان اللہ پروردگار کی عجب شان ہے جو بندے اس کے محبوب ہوتے ہیں انہی پر طرح طرح کی آفتیں اور مصیبتیں اتارتا ہے اور انکو آزماتا ہے اور ان سے دعا کراتا ہے پھر خود ہی قبول کرتا ہے دعا کرتے کچھ دیر نہ گذری تھی کہ مدد آن پہونچی ۱۲

ضمیمہ متعلق ص۳۶۹ ف جیسے گناہ میں دوگنا عذاب ہوتا تھا ویسے ہی نیکی میں دونا ثواب اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ۱۲ ف۹ یعنے عام عورتوں کی طرح بلکہ تمہارا درجہ اور مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق ص۳۷۱ ف۱۲ پہلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بیاں بھی عام عورتوں کی طرح باہر نکلا کرتیں اور پردہ نہ کرتیں حضرت عمر رضہ نے پردے کی رائے دی لیکن حضرت نے اسکا حکم نہ دیا یہانتک کہ یہ آیت اتری اس وقت سے آپ کی بی بیاں پردے میں رہنے لگیں ۱۲

ضمیمہ متعلق ص۳۷۳ ف اس آیت سے صاف یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان عورت کا نکاح کافر مرد سے درست نہیں ہو سکتا اور اگر کافر کی عورت مسلمان ہو جائے تو اسکو اسکے کافر خاوند سے جدا کر لینگے اگر خاوند مسلمان نہ ہو اور اگر وہ بھی اسلام قبول کرے تو بدستور نکاح باقی رہے گا گو عورت پہلے ہجرت کر کے آئی ہو اور خاوند بعد آیا ہو ۱۲ ف یعنے عدت گذر جانے کے بعد اور بعضوں کے نزدیک ایسی عورتوں پر عدت نہیں ہے ۱۲ ف یعنے اگر مرد مسلمان ہو جائے اور عورت اپنے شرک پر قائم رہے تو ایسی عورت کو چھوڑ دینا چاہیے اسکا رکھہ چھوڑنا جائز نہیں جب یہ آیت اتری اس وقت حضرت عمر رضہ کی دو بی بیاں مکہ میں مشرک تہیں حضرت عمر رضہ نے انکو طلاق دیدی البتہ اگر عورت یہودیہ ہو یا نصرانیہ تو اس کے رکھہ چھوڑنے میں قباحت نہیں کیونکہ اہل کتاب عورتوں سے مسلمان کا نکاح درست ہے ۱۲ ف اگر وہ ان عورتوں کو اپنے پاس رکھنا چاہیں ۱۲ ف۹ جب وہ عورتیں مسلمان ہو کر تمہارے پاس آجائیں ۱۲

ضمیمہ متعلق ص۳۷۳ ف بریدہ نے کہا نیک مسلمان سے ابو بکر رضہ اور عمر رضہ مراد ہیں ابن مسعود رضہ نے بھی ایسا ہی کہا۔ اسماء بنت عمیس نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے نیک مسلمان سے علی رضہ مراد ہیں۔ ابن عباس نے کہا میں نے حضرت عمر رضہ سے پوچھا وہ دونوں بی بیاں کونسی ہیں جنکی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تم دونوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زور ڈالنا چاہو گی انہوں نے کہا عائشہ رضہ اور حفصہ حضرت عمر رضہ نے ایک بار اپنی صاحبزادی حضرت حفصہ رضہ کو خوب دھمکایا اور فرمایا تو عائشہ رضہ کی برابری نہ کر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مت ستا اور تجھے جو درکار ہو وہ مجھ سے مانگ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ کی بی بیوں نے بہت ستایا تھا آپ رنجیدہ بیٹھے تھے حضرت عمر آپکے پاس آئے اور فرمایا یا رسول اللہ اپنی بی بی کا نام لیا وہ مجھ سے کچھ مانگتی ہے تو میں اسکی گردن ناپتا ہوں یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیے آپ کا رنج جاتا رہا ۱۲

ضمیمہ متعلق ص۳۷۳ ف۹ جوانی کی نشانی یہ ہے کہ زیر ناف کے بال اگ آویں یا پندرہ برس کی عمر ہو لڑکے کے ہے اور لڑکی کے لیئے یہ ہے کہ حیض آنے لگے ۱۲ ف۱۰ ہشیاری اور لیاقت نفع نقصان کی فکر ۱۲ ف۱۱ اور اگر جوان ہونے پر بھی ان میں صلاحیت نہ ہو تو مال ان کے حوالے نہ کیا جاوے گو وہ سو برس کے ہو جاویں ۱۲ ف۱۲ یعنے یہ سمجھ کر کہ اب بچہ کے بڑے ہونے کے دن قریب آگئے ہیں اور مال ہمارے ہاتھ سے نکل جاوے گا جلدی اسکا پیسہ اڑا دینا یا فضول خرچی کرنا بڑا گناہ ہے ۱۲ ف۱۳ دستور کے موافق کھانا یہ ہے کہ قرض کے طور پر اس میں سے کچھ کھا لیوے پھر ادا کر دے ۱۲ ف۱۴ یعنے دیتے وقت لوگوں کو گواہ کر دو کہ دیکھو ان کا اتنا مال ہمارے پاس تھا اس میں سے اتنا آج تک خرچ ہوا اتنا باقی ہے جو تم لوگوں کے سامنے ان کے حوالے کیا جاتا ہے یہ گواہ کرنا واجب نہیں مگر بہتر ہے تاکہ آیندہ کوئی جھگڑا نہ ہو ۱۲ ف۱۵ سب سے بڑا گواہ وہ ہے اگر ایک کوڑی بھی تم ناجائز طریقہ سے لیوگے تو قیامت میں اس کا حساب دینا ہوگا ۱۲ ف۱۶ مطلب یہ ہے کہ جب کوئی آدمی بیمار ہو اور لوگ اس کے دیکھنے کو جاویں اور ان سے رائے پوچھے کہ میں اپنی اولاد کے لیے کیا چھوڑ جاؤں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسقدر دے جاؤں تو ایسی رائے نہ دیں جس میں اولاد کی حق تلفی ہو مثلاً اسکو سارا یا آدھا مال خیرات کرنے کی ترغیب دیں بلکہ ایسی رائے دینا چاہیے جس میں اولاد کا حق محفوظ رہے ان لوگوں کو یہ سمجھنا چاہیے کہ اگر یہ مرتے ہوتے اور انکی اولاد صغیرسن ہوتی تو اپنی اولاد کی کیسی کچھ فکر کرتے اور کس قدر دولت ان کے لیے چھوڑ جاتے ایسی ہی دوسرے کی اولاد کا بھی خیال رکھنا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے ۱۲

ضمیمہ متعلق ص۳۷۶ ف۱۱ فتح البیان میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں حرام اور حلال عورتوں کا ذکر کیا تو سات عورتیں خون کے رشتہ سے اور چھ دودہ کے اور نکاح کے رشتے سے حرام فرمائیں اور حدیث سے پھوپھی اور بھتیجی کا اور خالہ اور بھانجی کا بھی اکٹھا کرنا منع ہے البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ایک بہن کو طلاق دے پھر دوسری بہن سے نکاح کرے یا پھوپھی اور خالہ کو طلاق دے پھر اس کی بھتیجی یا بھانجی سے نکاح کرے اس پر سب علما کا اتفاق ہے اب اختلاف ہے اس میں کہ جس عورت سے نکاح کیا اور صحبت نہ کی تو اسکی ماں سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں اکثر علما کا قول یہ ہے کہ نکاح کرتے ہی عورت کی ماں حرام ہو جاتی ہے لیکن اس کی بیٹی حرام نہیں ہوتی جب تک اس سے صحبت نہ کرے اور حضرت علی رضہ اور زید بن ثابت رضہ اور عبداللہ بن زبیر رضہ اور مجاہد رضہ اور ابن عباس رضہ کا یہ قول ہے کہ عورت کی ماں بھی حرام نہیں ہوتی جب تک اس سے صحبت نہ کرے اور اس آیت میں یہ عبارت (جن سے تم صحبت کر چکے) دونوں سے متعلق ہے لیکن صحیح وہی مذہب ہے جو اکثر علماء کا ہے حدیث میں ہے کہ جب کوئی مرد کسی عورت سے نکاح کرے تو اسکی ماں سے نکاح درست نہیں اس عورت سے صحبت کی ہو یا نہ کی ہو البتہ اس عورت کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے اگر صحبت سے پہلے اس کو طلاق دیدے اب ماؤں میں ماں کی ماں یعنے

نانی دادی سب داخل ہیں اور بیٹیوں میں نواسیاں
اور پوتیاں سب داخل ہیں اور بہنیں سب حرام
ہیں خواہ حقیقی ہوں یا علاتی یا اخیافی اور پھوپھی
میں باپ کی پھوپھی دادا کی بھی پھوپھی داخل ہے
اسی طرح نانا کی بہن اور خالہ میں ماں کی ہر طرح کی بہنیں
داخل ہیں اور اسی طرح دادی کی بہن بھتیجی میں بھائی
کی بیٹی پوتی نواسی سب داخل ہیں اسیطرح بھانجی
میں بہن کی بیٹی پوتی نواسی اور دودھ مائیں وہ
حرام ہیں جنکا دودھ آدمی نے دو برس کے اندر پیا
ہو اور کم سے کم پانچ بار چوسا ہو جیسے صحیح حدیث
میں ہے ۱۲ ف ۱۱ یعنے جس عورت کا خاوند موجود ہو
اس سے دوسرا نکاح نہیں کر سکتا جب تک وہ اپنے
خاوند سے جدا نہ ہو جاوے مگر اس حکم سے وہ عورتیں
مستثنیٰ ہیں جنکے تم مالک ہو جاؤ یعنے تمہاری لونڈیاں
وہ تم کو حلال ہیں گو ان کے خاوند موجود ہوں اسکی
دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ کافروں کے ملک سے جو دار
الحرب ہو عورتیں قید ہو کر آدیں وہ لونڈیاں
ہو جاتی ہیں یعنے مسلمانوں کی ملک تو ان سے
مالک کو صحبت کرنا درست ہے اگرچہ انکے خاوند
دار الحرب میں زندہ اور سلامت ہوں دوسرے
یہ کہ لونڈی بیچی جاوے تو جس نے خریدا وہ اس
سے صحبت کر سکتا ہے اگرچہ اسکا خاوند موجود ہو
کیونکہ بیچنے سے وہ نکاح فسخ ہو گیا جو اس کے اگلے
مالک نے کسی سے کر دیا تھا ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۳۷۹

ف ۱ کہ علاوہ مسلمانوں
کا نکاح بغیر ولی اور گواہوں اور مہر کے نہیں ہو سکتا
یا چار سے زیادہ وہ نکاحی عورتیں نہیں رکھ سکتے ۱۲
ف ۲ اس وجہ سے تیرے لیے ایک خاص حکم رکھا ۱۲
ف ۱۳ سبحان اللہ جل جلالہ کو اپنے پیغمبر کی کس
قدر خاطر داری منظور ہے ۱۲ ف ۱۴ یعنے عدت گذر
جانے کے بعد اور بعضوں کے نزدیک ایسی عورتوں
پر عدت نہیں ہے ۱۲ ف ۱۵ یعنے اگر مرد مسلمان ہو
جائے اور عورت اپنے شرک پر قائم رہے تو
ایسی عورت کو چھوڑ دینا چاہیے اسکا رکھ چھوڑنا
جائز نہیں جب یہ آیت اتری اس وقت حضرت
عمر رضہ کی دو بی بیاں مکہ میں مشرک تھیں حضرت عمر رضہ
نے ان کو طلاق دیدیا البتہ اگر عورت یہودیہ ہو یا
نصرانیہ تو اس کے رکھ چھوڑنے میں قباحت نہیں
کیونکہ اہل کتاب عورتوں سے مسلمان کا نکاح درست ہے

ضمیمہ متعلق صـ ۳۸۲

ف یعنے دودھ پلانے
والی سے جو ماہوار تم
سے شروع میں ٹھہرائی تھی وہ اس کے حوالے کر دو
یہ حکم وجوب کے طور پر نہیں ہے اور نہ دودھ پلانی
والی کو نوکر رکھنے میں یہ شرط ہو کہ ماہوار پیشگی
ادا کر دی جاوے بلکہ استحبابا ہے یعنے بہتر یہ
ہے کہ دودھ پلانا جب شروع ہو اسی وقت جو
ماہوار ٹھیری تھی وہ دودھ پلانیوالی کو دیدی
جائے تاکہ وہ خوشی سے دودھ پلاوے اور بچہ
کو اس کے دودھ سے طاقت آوے ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۳۸۵

ف ۶ عورتوں پر مردوں
کے یہ حق ہیں کہ مردوں کی اطاعت کرنا جب وہ
صحبت کے لیے بلا دیں اور کوئی شرعی یا طبعی عذر
نہ ہو تو خوشی سے قبول کرنا گھر کا بندوبست اور
انتظام کرنا خاوند کے مال کی محافظت کرنا خوش
خلقی اور ملائمت سے خاوند کو خوش رکھنا دستور
کے موافق مانگ چوٹی خوشبو صاف ستھرے کپڑوں
سے آراستہ رہنا اور عورتوں کے حق مردوں پر یہ
ہیں کہ نان و نفقہ دستور کے موافق دینا اچھی
دلجوئی کرنا خوش رکھنا ابن عباس رضہ نے کہا میں
اسکو پسند رکھتا ہوں کہ اپنی عورت کے خوش
کرنے کو آراستہ رہوں جیسے وہ میرے لیے زینت
اور آرایش کرتی ہے ایک حدیث میں ہے کہ بہتر
تم میں سے وہ لوگ ہیں جو اپنی بی بیوں سے اچھا
سلوک کرتے ہیں ۱۲ ف اس کو سوگ کی عدت کہتے
ہیں - اس حکم سے وہ عورتیں مستثنیٰ ہیں جو پیٹ
والیاں ہوں انکی عدت وضع حمل ہے دوسری
آیت سے واولات الاحمال اجلھن اخیر تک ۱۲ ف ۸
مثلاً کسی سے نکاح کا پیام کریں یا عدت کے مکان
سے اٹھ جاویں یا نکاح کر لیں ۱۲ ف ۹ مسلمانو یا
عورت کے وارثو ۱۲ ف ۱۰ سوگ کی عدت واجب ہے
عورت پر صحیح حدیث میں ہے کہ جو عورت اللہ اور
پچھلے دن پر ایمان رکھتی ہو وہ کسی میت پر سوگ
نہ کرے تین دن سے زیادہ مگر خاوند پر چار
مہینے دس دن تک سوگ کرے ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۳۸۶

ف ۹ تم کو معلوم نہ ہو
انکی عدت کیا ہے ۱۲ ف ۱۰ انکی بھی عدت تین مہینے
ہیں یہ عدت طلاق کی ہے لیکن خاوند کے مرجانے
کی صورت میں ایسی عورتوں کی عدت چار مہینے
دس دن ہیں ۱۲ ف ۱۱ خواہ ان کو طلاق دیا جائے
یا ان کا خاوند مر جائے ہر حال میں یہی ہے الخ ۱۲
ف ۱۲ بعضوں نے کہا پیٹ والی عورت کی عدت
جب اسکا خاوند مر جائے اخیر میعاد ہے یعنے چار
مہینے دس دن اگر وضع حمل اس سے پہلے ہو جائے
اور وضع حمل اگر چار مہینے دس دن اس سے پہلے
گذر جائیں حضرت علی رضہ سے ایسا ہی منقول ہے
لیکن عبداللہ بن مسعود رضہ نے کہا یہ سورت سورہ
بقرہ کے بعد اتری ہے اور حاملہ عورت کی عدت یہی ہے
کہ وہ بچہ جنے خواہ وہ مطلقہ ہو یا اسکا خاوند مر جاوے
ایک حدیث میں ہے کہ سبیعہ اپنے خاوند کے مرنے کے
چالیس روز بعد جنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اس کا نکاح کر دیا ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۳۸۷

ف ۱ یہ جو فرمایا تعلیم کرتا
ہے یعنی دین اور دنیا دونوں کی اصلاح اس قرآن
شریف سے ہوئی ہے اسی طرح حدیث سے بعضے ناسمجھ
لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ دین کو ہمارے دنیاوی امور
سے کچھ غرض نہیں اور کٹ حجتی کے طور پر ایک حدیث
پیش کرتے ہیں کہ تم اپنے دنیا کے کاموں کو خوب جانتے
ہو یہ خیال بالکل غلط ہے قرآن اور حدیث دونوں
دنیاوی احکام سے بھرے ہوئے ہیں - نکاح طلاق
سود بیع خلع شفعہ وصیت میراث اکل وشرب
لباس دنیا کے سب کاموں میں اللہ اور اس کے رسول
نے حکم دیے ہیں جن پر چلنا فرض ہے جو حدیث یہ
لوگ پیش کرتے ہیں اسکا مطلب یہ ہے کہ دنیا
کے ان کاموں میں جن میں اللہ اور اسکے رسول
نے کوئی حکم نہیں دیا اس میں ہمیں اختیار ہے کہ اپنی
پسند کے موافق چلیں مثلاً ہم پلاؤ کھاویں یا قورمہ
یا پاجامہ پہنیں یا تہ بند باندھیں کسی حال میں ہم
گناہگار نہ ہونگے ۱۲ ف ۱۲ گروی لینی ضرور نہیں لیکن اگر

ضمیمہ متعلق صـ ۳۸۸

ف ۱۱ یہ نصیحت پہونچنے
کے بعد ۱۲ ف ۱۲ یہ مبالغہ کے طور پر فرمایا یعنے بہت دنوں
تک دوزخ میں رہیں گے کیونکہ جو کوئی سود کو حرام سمجھ کر
کھاوے وہ گناہگار ہے کافر نہیں ہے اور گناہگار
جو باایمان ہو اللہ سے امید ہے کہ اسکو کبھی نہ کبھی دوزخ
سے نجات دے گی ۱۲ ف ۱۳ یعنے سود خوار کو برکت نہیں
ہوتی ایسی ایسی آفتوں میں گھر جاتا ہے کہ اور نقصان
ہوتا ہے آمدنی کم ہو جاتی ہے ۱۲ ف ۱۴ یہی ناشکری
ہے کہ حق تعالیٰ نے دولت دی ہو اور پھر اپنے محتاج بھائی
کو بے سود رکھوائے قرض نہ دیوے ۱۲ ف ۱۵ یعنے
منع ہونے سے پہلے جو لے چکے سو لے چکا اور اگلا چڑھا
ہوا اب نہ مانگو اس کو بالکل حساب سے خارج کر دو اور
اپنا اصل روپیہ لے لو ۱۲ ف ۱۶ یعنے جب خدا اور رسول
کے حکم کو نہیں مانتے تو دشمن ہوئے خدا اور رسول
کے دشمن کو ہر وقت لڑائی کے لیے تیار رہنا چاہیے
ابن عباس رضہ نے کہا سود خوار کو قیامت کے دن
حکم ہوگا کہ اپنے ہتیار کو جنگ کے لیے اٹھا
بعضوں نے کہا جو مسلمان سود کھانا نہ چھوڑیں
ان سے حاکم اسلام کو لڑنا چاہیے ۱۲ ف ۱۷ یعنے اگلا
لیا ہوا سود اگر اصل میں مجرا لیا جاوے تو تمہیر ظلم
ہوگا اور منع ہونے کے بعد اگلا چڑھا ہوا سود

تم مانگو تو تمہارا ظلم ہے اللہ تعالیٰ نے بہت انصاف کے ساتھ فیصلہ فرمادیا کہ جو لے چکے وہ تو تمہارا ہو گیا اب آیندہ سود نہ لو اپنا اصل روپیہ لو ۱۲ ف۱۹ اور آخرت میں تم کو عذاب سے نجات ہو سود تھوڑا لے یا بہت ہر طرح حرام ہے مگر یہ صورت اور زیادہ سخت گناہ ہے کہ سود اصل مال سے دوگنا اور چوگنا ہو جاوے جیسے عرب کے سود خوار کیا کرتے تھے کہ جب وعدہ آگیا تو سود کو اصل میں ملا لیتے اور سود در سود لیتے یہاں تک کہ ایک ذرہ سے قرضے میں مدیون کی کل جائداد بینس جاتی

ضمیمہ متعلق صـ ۳۹۱

ف بیقرار ہونے سے مراد یہ ہے کہ مرنے اور ہلاکت کا ڈر ہو اگر نہ کھاوے مثلاً کوئی زبردستی کرتا ہو یا بھوک سے یہ نوبت پہونچے اب اگر ہمیشہ یہ حالت قائم رہے تو سیر ہو کر کھانا بھی درست ہے اور اگر شاذ و نادر کبھی ایسا اتفاق ہو تو بقدر ضرورت یعنے سد رمق کھا سکتا ہے۔ شافعی رح اور ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے اور امام مالک رح نے کہا سیر ہو کر کھا سکتا ہے نافرمانی اور سرکشی نہ کرتا ہو یعنے حاکم اسلام پر باغی نہ ہو اسی طرح ڈاکو یا رہزن نہ ہو تارک جماعت اور مفسد اور قاطع رحم نہ ہو ورنہ اسکو بیقراری کی حالت میں بھی یہ رعایت نہیں ہو سکتی ۱۲ ف پہلے پہل شروع اسلام میں شراب پینا حرام نہ تھا حضرت عمر رض نے کہا یا اللہ شراب کے باب میں ہم کو صاف صاف حکم دے تب یہ آیت اتری اسکو سنکر بھی حضرت عمر رض کی تسلی نہیں ہوئی اور وہی کہا تو سورہ نساء کی یہ آیت اتری کہ نماز نشہ کی حالت میں مت پڑھو تب بھی انکو تشفی نہیں ہوئی اور وہی کہا آخر سورہ مائدہ کی وہ آیت اتری کہ شراب اور جوا اور بتوں کے تھان اور پانسے ڈالنا یہ سب پلید ہیں اور شیطان کے کام ہیں اب تم باز رہتے ہو اس وقت حضرت عمر رض کو اطمینان ہوا اور کہنے لگے پروردگار ہم باز آئے باز آئے ۱۲ ف یہود کہتے تھے کہ اگر عورت کو اوندھا لٹا کر اس کے فرج میں جماع کرے تو بچہ ترچھا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے اسکا رد کیا اور مسلمانوں کو اجازت دی کہ عورتیں تمہاری کھیتی ہیں جسطرح اور جہاں سے چاہو بیج ڈالو سامنے یا پیچھے سے لٹا کر کھڑے یا بٹھا کر مطلب یہ ہے کہ جماع کے لیے کوئی خاص آسن نہیں ہے جو آسن تم کو بھلا لگے اسکو اختیار کرو صرف اس کا خیال رکھو کہ نطفہ جو بیج ہے کھیتی کے مقام میں جاوے یعنے دخول ہمیشہ فرج میں ہو نہ دبر میں کیونکہ دبر تو نجاست کا مقام ہے نہ پیداوار کا ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۳۹۲

ف۱۲ شکاری جانور کتا ہو یا باز یا بحری یا چیتا بشرطیکہ شکار کی اسکو تعلیم دی گئی ہو اور وہ جانور کو پکڑ رکھے اپنے مالک کے لیے تو اس کے شکار کو کھانا درست ہے ۱۲ ف۱۵ مراد وہی دن ہے عرفہ کا جس دن الیوم اکملت الآیۃ اتری یا اور دن ۱۲ ف۱۶ کتاب والوں سے مراد یہود اور نصاریٰ ہیں تو اور پیغمبروں کے جیسے مثلاً حضرت ابراہیم کے پیرو اس میں داخل نہ ہونگے کھانے سے مراد ان کا کاٹا ہوا جانور ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۳۹۳

ف۱۴ سورۂ مائدہ کو پہلے رکوع میں مگر سورۂ مائدہ تو بعد اتری اسی سورت کے ستر ویں رکوع کی آیت ہوگی ۱۲ ف۱۵ جو حلال کو حرام کرتے ہیں اور حرام کو حلال۔ اب کوئی یہ خیال نہ کرے کہ اسلام کی شریعت میں کھانا پینا ہی بڑی اہم بات ہے بلکہ ہر طرح کے گناہوں سے پرہیز کرنا ضرور ہے تو فرمایا وذروا ظاہر الاثم الآیۃ ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۳۹۶

ف۱۱ جب یہ معلوم ہو کہ دوسرا خوشی سے راضی ہے اس آیت کو بعضوں نے منسوخ کہا ہے بعضوں نے کہا منسوخ نہیں ہے کہتے ہیں مسلمان جب جہاد کو جاتے تو اپنے گھر کی کنجیاں ایسے معذور لوگوں کی سپرد کر جاتے اور ان کو اپنے گھر میں رہنے اور کھانے کی اجازت دیجاتے لیکن انکو اس میں تامل ہوتا اس وقت یہ آیت اتری ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۳۹۷

ف۱۱ یہ جو فرمایا تعلیم کرتا ہے یعنے دین اور دنیا دونوں کی اصلاح اس قرآن شریف کی ہوئی ہے اسی طرح حدیث سے بعضے ناسمجھ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ دین کو ہماری دنیاوی امور سے کچھ غرض نہیں اور کٹ حجتی کے طور پر ایک حدیث پیش کرتے ہیں کہ تم اپنے دنیا کے کاموں کو خوب جانتے ہو یہ خیال بالکل غلط ہے۔ قرآن اور حدیث دونوں دنیاوی احکام سے بھرے ہوئے ہیں نکاح۔ طلاق۔ سود۔ بیع۔ خلع۔ شفعہ۔ وصیت۔ میراث۔ اکل و شرب۔ لباس دنیا کے سب کاموں میں اللہ اور اس کے رسول نے حکم دیے ہیں جن پر چلنا فرض ہے جو حدیث یہ لوگ پیش کرتے ہیں اسکا مطلب یہ ہے کہ دنیا کے ان کاموں میں جن میں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول نے کوئی حکم نہیں دیا اس میں تمہیں اختیار ہے کہ اپنی پسند کے موافق چلیں مثلاً ہم پلاؤ کھاویں یا قورمہ یا کھانا نہ کھائیں یا تہبند باندھیں کسی حال میں

ہم گنہگار نہ ہونگے ۱۲ ف۱۲ خود اپنے خلاف گواہی دیگے کہ دوسرے کے حق کا اقرار کرے انکار نہ کرے نہ چھپاوے ۱۲ ف۱۳ تم کو گواہی میں نہ مفلس پر رحم کرنا چاہیے نہ مالدار سے ڈرنا چاہیے جو حق ہے وہ کہدینا چاہیے یہ موقع رحم اور ڈر کا نہیں ہے دنیا میں اپنے ماں باپ اور عزیزوں سے محبت ہوتی ہے گواہی میں انکی بھی رعایت نہ کرے تو مفلس پر رحم کا کیا ذکر ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۳۹۹

ف۱۱ قرآن میں سحت کا لفظ ہے یعنے حرام مال اصل میں سحت کے معنے میٹنے کے ہیں مال حرام تمام نیکیوں کو میٹ دیتا ہے۔ بعضوں نے کہا سحت سے رشوت مراد ہے۔ حدیث میں ہے کہ رشوت دینے والا اور لینے والا دونو ملعون ہیں رشوت کے حکم میں ہے سفارش سنکر غلط یا رعایتی فیصلہ کرنا ۱۲ ف۱۲ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو اختیار دیا کہ ایسے کافر حرام خوار جو جھگڑے تیرے پاس لائیں اگر تیرا جی چاہے تو ان کا فیصلہ کر دے اگر تیرا جی نہ چاہے تو ان کو صاف جواب دیدے ۱۲ ف۱۳ اور انصاف کرنے والے کے دشمن اخیر میں خود ذلیل و خوار ہونگے ۱۲ ف۱۴ اس کے موافق کیوں نہیں فیصلہ کرتے ۱۲ ف۱۵ اخیر جب تو فیصلہ کر دیتا ہے اور تیرا حکم توریت کے موافق ہوتا ہے تو ۱۲ ف۱۶ نہ وہ توریت پر ایمان لائے نہ تجھ پر ایمان لائے ہیں وہ تو اپنی غرض کے وقت ایک مطلب سے تیرے پاس رجوع ہوتے ہیں

ضمیمہ متعلق صـ ۴۰۲

ف۱۱ صہیب بن سنان رومی ایک شخص تھے ان کو مشرکین نے پکڑ لیا اور یہ چاہا کہ وہ اسلام سے پھر جاویں لیکن انہوں نے اپنا سارا مال دے ڈالا اور دین کو بچا لیا اور مدینہ منورہ میں آگئے تب یہ آیت اتری ۱۲ ف۱۲ کیونکہ جہاد میں جان و مال کا صرف ہے عزیزوں اور دوستوں سے جدا ہونے کا ڈر ہے ابوداود نے روایت کیا ابوہریرہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جہاد فرض ہے تم پر ہر امیر (حاکم) کے ساتھ ہو کر نیک ہو یا برا ایک روایت میں ہے کہ جب جہاد کے لیے بلائے جاؤ تو نکل کھڑے ہو ۱۲ ف۱۳ کہ کونسی چیز تمہارے حق میں بھلی ہے کونسی بری ہے ۱۲ ف۱۴ کیونکہ تم کو غیب کا علم نہیں۔ اوائل اسلام میں جہاد فرض نہ تھا مسلمانوں کو حکم تھا کہ کافروں کی ایذادہی پر صبر کریں اور وقت کے منتظر رہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور مسلمانوں کو کسیقدر قوت حاصل ہوئی تو حق تعالیٰ نے جہاد یعنے کافروں سے لڑنا فرض کیا اور اسی کی وجہ سے اسلام کو بے حد ترقی ہوئی ایک حدیث

میں ہو کر جہاد قیامت تک باقی رہے گا یعنے اسکی
فرضیت ہمیشہ قائم رہے گی یہانتک کہ پیری اخیر
امت دجال سے لڑے گی ۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۰۳ ف۱۱ یہ جنگ احد کا ذکر
ہے بعضوں نے کہا بدر کا بعضوں نے کہا احزاب
کا اور صحیح یہ ہے کہ جنگ احد کا ذکر ہے اور آپ پچاس
کم ایک ہزار آدمی لیکر جمعہ کی نماز کے بعد مدینہ منورہ
سے نکلے کافروں کا لشکر تین ہزار کا تھا آپ گھاٹی پر
جا کر سات شوال ۳ھ ہجری کو ٹھیرے اور دشمن
کے مقابل صفیں جمائیں پچاس آدمیوں کو عبداللہ
بن جبیر کی کمان میں دے کر یہ حکم فرمایا کہ وہ پشت کی
طرف کی محافظت رکھیں اگر کافر ادھر سے آویں تو تیر
مارنا کر ان کو ہٹا دیں خواہ ہم کو فتح ہو یا شکست ۱۲
ف۱۲ اور نامردی انکے دل میں سما گئی ۱۲ ف۱۳ اس نے
انکو سنبھال لیا اور مضبوط کر دیا ۱۲ ف۱۴ ہوا یہ
تھا کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم لشکر کے ساتھ مدینہ سے
نکلے تو عبداللہ بن ابی منافقوں کا سردار بھی ساتھ
تھا رستے میں اس نے دغا دی اور اپنے ساتھیوں کو
لیکر لوٹ چلا اس کے لوٹنے سے قبیلہ خزرج میں سے
بنو سلمہ نے اور قبیلہ اوس میں سے بنو حارثہ نے جو
میمنہ اور میسرہ میں تھے نامردی کرنا چاہی مگر اللہ تعالیٰ نے
پھر ان کا دل مضبوط کر دیا ۱۲ وہ میدان جنگ میں
قائم رہے ۱۲ ف۱۵ تو جب تم تھوڑے سے تھے اور
کافر بہت دوسرے انکے پاس جنگ کا سامان تھا
تم بے سامان تھے تو بھی اللہ تعالیٰ نے تم کو غالب کر دیا
ستر کافر قید ہوئے اور ستر قتل تو اب نامردی کی کیا
وجہ ہے اللہ پر بھروسہ رکھو ۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۰۵ ف آپ فرما رہے تھے اے
اللہ کے بندو میرے پاس آؤ میں اللہ کا رسول ہوں
جو کوئی پھر حملہ کرے کافروں پر اسکو جنت ملیگی ۱۲
ف ایک تو بھاگنے کا غم دوسرے زخمی ہونے کا غم
یا ایک مشرکوں کی فتح کا غم دوسرے اپنے نقصان کا غم
ف۹ یعنی لوٹ اور لڑائی میں یا فتح ۱۲ ف۱۰ بلکہ صبر
اور استقلال اختیار کرو ۱۲ ف۱۱ یعنے بلا اور مصیبت
پر ۱۲ ف۱۲ یہ لوگ سچے مسلمان تھے ابن عباس نے
کہا اونگھ اوسی کو آتی ہے جسکو اطمینان ہو گھبراہٹ
میں اونگھ نہیں آتی ابو طلحہ نے کہا احد کے دن
مجھ کو ایسی اونگھ آئی کہ تلوار میرے ہاتھ سے گری
جاتی پھر میں تھام لیتا پھر گرنے لگتی پھر تھام لیتا
زبیر نے کہا میں نے دیکھا میں ساتھ تھا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جب بہت خوف کا وقت ہوا
تو اللہ تعالیٰ نے ہم پر نیند بھیجدی ہم میں سے ہر شخص
اپنی ٹھوڈی سینے پر لگائے تھا ۱۲ ف۱۳ یعنے منافق

نے وعدہ کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ تم کو فتح دے گا ۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۰۷ ف۱۱ بعضوں نے کہا
یہ آیت احد کے شہیدوں میں بعضوں نے کہا بدر کے
شہیدوں میں اتری ہے بہرحال تمام شہیدوں کو
شامل ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے جاویں یعنے اسکا
دین بچانے یا دین کی ترقی میں ۱۲ ف۱۲ دنیا میں زندہ
ہیں ۱۲ ف۱۳ لیکن جہاد میں مصروف ہیں ۱۲ ف۱۴ اور اسکی
خوشی بیان کی تھی کہ ان کو نہ رنج ہے نہ ڈر یعنے امن
میں ہیں اور اس آیت میں یہ بیان ہے کہ امن کے
سوا اسکی نعمتیں جو ملی ہیں انپر بھی خوشی کر رہے ہیں
اسی طرح اس کے فضل پر بس یہ جو اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا
ہونے پر نعمت سے مراد تو ان کا مقرری ثواب ہے اور
فضل یہ ہے کہ مقرری مزدوری سے زیادہ جو اللہ تعالیٰ
نے دیا ۱۲ ف۱۵ اور بدلے پر چلنے کو تیار ہوئے ۱۲ ف۱۶
جب جنگ احد تمام ہوئی ابوسفیان جو کہ سردار تھا
کافروں کا کہہ گیا تھا اگلے سال بدر پر لڑائی ہے اور حضرت
نے قبول کر لیا جب اگلا سال آیا حضرت نے
لوگوں کو حکم کیا کہ چلو لڑائی ہی تو اس وقت جنہوں نے
رفاقت کی اور تیار ہوئے انکو یہ بشارت ہے کہ شکست
کے بعد پھر جرأت کی ۱۲ ف۱۷ یعنے نعیم بن مسعود
۱۲ ف۱۸ یا تمہارے مقابلے کے لئے وہ جمع ہوئے ہیں
۱۲ ف۱۹ اور ان کے مقابلہ کا قصد مت کرو ۱۲ ف۲۰ وہ
ذرا بھی بودے نہیں ہوتے ۱۲ ف۲۱ یعنے اس خبر نے
بجائے اس کے کہ انکے ایمان اور اعتقاد کو کم کرتی
اور زیادہ کر دیا ۱۲ ف۲۲ اس آیت سے صاف یہ نکلتا ہے
کہ ایمان گھٹتا اور بڑھتا ہے اور اہلحدیث کا یہی قول
ہے حسبنا اللہ ونعم الوکیل حضرت ابراہیم نے اس
وقت کہا تھا جب آگ میں ڈالے گئے یہی کلمہ آنحضرت
حضرت ﷺ اور مسلمانوں نے بھی کہا جب نعیم نے
ان کو یہ خبر سنائی ۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۰۹ ف۹ نسائی نے ابن عباس
سے روایت کیا کہ عبدالرحمن بن عوف اور انکے
ساتھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے
لگے یا رسول اللہ شرک کے زمانہ میں ہم عزت دار تھے
اور جب مسلمان ہوگئے تو ذلیل ہو گئے آپ نے فرمایا مجھکو
معاف کرنے کا حکم ہے لوگوں سے لڑائی مت کرو پھر
جب آپ مدینہ میں آگئے اور جہاد کا حکم ہوا تو بعضے
لوگ رک گئے اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۱۰ یعنے
موت کے پنجے میں ضرور گرفتار ہو گے ۱۲ ف۱۱ یہ آیت
ان منافقوں کے باب میں اتری جنہوں جنگ احد
کے شہیدوں کو دیکھ کر کہا اگر یہ لوگ ہمارے پاس
رہتے تو کبھی نہ مارے جاتے ۱۲ ف۱۲ یعنے اللہ
نے جو حکم دیا ہے جہاد کا اس پر ہر شخص کو چلنا

چاہیے اور ہر شخص اپنی اپنی ذات کا ذمہ وار ہے تو اپنی
ذات کا ذمہ وار ہے دوسروں کی پرستش تجھ سے نہ ہوگی
ف۱۳ جنگ احد کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو
سفیان میں یہ وعدہ تھا کہ سال آیندہ بدر کے
مقام پر پھر لڑائی ہو جسکا قصہ اوپر گذر چکا ۱۲ ف۱۴
قریش کے کافروں کی کیا حقیقت ہے ۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۱۱ ف۱۲ یا تمہاری اطاعت
قبول کرے یا کلمہ پڑھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ف۱۳ بخاری نے ابن عباس سے روایت کیا کہ مسلمانوں
کے ایک گروہ نے ایک شخص کو دیکھا جس کے ساتھ
بکریاں تھیں اس نے کہا السلام علیکم مسلمانوں نے
کہا اس نے اسیلیے سلام کیا تا کہ اپنے تئیں ہم سے
بچا وے آخر اسکو قتل کیا اور اسکی بکریاں لے
لیں تب یہ آیت اتری ۱۲ ف۱۴ یعنے سطح جلد بازی
سے ایک مسلمان کو مارنا اور اسکا مال لوٹ لینا کیا
ضرور ہے اللہ تعالیٰ کے پاس بہت سی جائز غنیمتیں
موجود ہیں یعنے اللہ تم کو بہت سی لوٹ دیگا جو شرعاً
درست ہے یہ ناجائز ہے اور اس جائز لوٹ کی تم کو حاجت
نہ رہے گی ۱۲ ف۱۵ یعنے کافروں میں گھرے ہوئے
اپنے ایمان کو چھپاتے تھے یا تمہاری جانیں بھی
کلمہ پڑھنے کی وجہ سے بچیں نہیں ۱۲ ف۱۶ اسلام
کو عزت دی یا تم کو اسلام کی توفیق دی ۱۲ ف۱۷
یعنے بیمار یا لولے لنگڑے اندھے ۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۱۲ ف۱۵ یعنے تمہارے قبضہ
میں آجاوے گا تم اسکو مارو یا قتل کر دو یا قید کرو
۱۲ ف۱۶ یعنے قافلہ نرم نوالہ جس میں لڑائی کا سامان
نہ تھا ۱۲ ف۱۷ یا اپنے حکم سے جو اس نے تم کو لڑنے
کے لیے دیا دین حق کی مضبوطی کرے یا حق کو ظاہر
کرے اپنے کلمے یعنے دین کو غالب کرے ۱۲ ف۱۸
یا ان کو اخیر تک فنا کر دے اون کا پچھلا شخص بھی
باقی نہ رہے ۱۲ ف۱۹ یعنے اسلام کے غلبہ پر راضی
ہوں اس آیت میں کافروں کی جڑ کاٹنے کی غرض
بیان فرمائی یعنے کافروں کے مارنے سے خونریزی
منظور ہے نہ دنیا کا فائدہ بلکہ سچے دین کو غالب
کرنا منظور ہے اور شرک اور کفر کو دبانا ۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۱۳ ف۱۵ دوسری بات یہ تھی
کہ ۱۲ ف۱۶ انہوں نے جو یہ تدبیر باندھی تھی کہ قافلہ
کو بچا لائیں گے اور مسلمانوں کا زور بالکل توڑ دینگے
تو اللہ تعالیٰ نے اسکو الٹ دیا خود ہی ہار گئے
اور بڑے نقصان کے ساتھ پسپا ہوئے ۱۲
ف۱۷ یعنے قریش کے کافر ۱۲ ف۱۸ یہ اللہ تعالیٰ ہنسی
کے طور پر مکے کے کافروں سے فرماتا ہے وہ جب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑنے کے لیے

جاکر کعبہ کے پردوں سے لٹک کر دعا مانگتے رہے اور کہنے لگے یا اللہ دونوں فوجوں میں سے جو تیرے نزدیک اچھی اور عمدہ اور ہدایت پر ہے اسکو فتح دے رکھو یا اپنے اوپر آپ بد دعا کی ۱۲ ف۱۹ شرک سے اور مسلمانوں کی مخالفت سے ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۴۱۴

ف۲۲ اختلاف کرتے کوئی کہتا لڑو کوئی کہتا نہ لڑو وہ بہت ہیں ہم تھوڑے ہیں ۱۲ ف۲۳ ان دونوں باتوں سے مسلمانوں کو ۱۲ ف۲۵ نہ ہمت ہار دینے کا موقع ہوا نہ تکرار کا ۱۲ ف۲۶ وہی فاعل حقیقی ہے۔ اس آیت کی تفسیر سورہ آل عمران کے دوسرے رکوع میں گذر چکی ہے ۱۲ ف۲۸ جمے رہو یعنے بھاگو نہیں اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرو یعنے اس سے مدد مانگو اور اسی پر بھروسہ کرو ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۴۱۵

ف۱۳ تم کو ان کے دل کا حال معلوم نہیں یعنے یہود یا منافق ۱۲ ف۱۴ ابن عباسؓ نے کہا یہ آیت منسوخ ہے فاقتلوا المشرکین سے ۱۲ ف۸ ظاہر میں صلح کر کے ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۴۱۶

ف۹ اب یہ حکم قیامت تک قائم رہا کہ دوچند کافروں کے مقابلہ سے بھاگنا جائز نہیں اگر دوچند سے بھی زیادہ ہوں تو بھاگنا گناہ نہ ہوگا لیکن لڑنا اور جمے رہنا ہر حال میں افضل ہے ۱۲ ف۱۰ اور ان کا زور نہ توڑ دے جب کافروں کا زور ٹوٹ جاوے اور اسلام پھیل کر غالب ہو جاوے تو اس وقت اختیار ہے چاہے قیدیوں کو قتل کرے اور چاہے مفت احسان رکھ کر چھوڑ دے چاہے تو فدیہ لیکر چھوڑ دے ۱۲ ف۱۱ اسی واسطے قیدیوں کا قتل کرنا پسند نہیں کرتے روپیہ لیکر ان کو چھوڑ دینا پسند کرتے ہو ۱۲ ف۱۲ قتادہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے بدر میں جو کافر قید ہوئے تھے ان سے فدیہ لیا چار ہزار درم ۱۲ ف۱۳ فیصلہ کہ اس امت کے لیے لوٹ کا مال حلال ہے یا بدر میں جو مسلمان لڑے انکے گناہ بخشدیے گئے یا جس امت میں اسکا پیغمبر موجود ہو اس پر عذاب نہیں اتریگا یا جو نادانستہ کوئی خطا کرے اسکو عذاب نہ ہوگا ۱۲ ف۱۴ لوٹ کا یا فدیہ کا مال ۱۲ ف۱۵ یعنے مسلمانوں کے قبضہ میں

ضمیمہ متعلق ص ۴۱۷

ف۱۱ اور جو مسلمان کافروں کے ملک سے نہیں نکلے وہیں رہتے ہیں ان کا اسلام کچا ہے ۱۲ ف۱۲ یعنے مہاجرین اور انصار کے لیے ۱۲ ف۱۳ ایک مہاجرین اولین کہلاتے تھے جنہوں نے آنحضرت ؐ کے ساتھ یا اس کے کچھ ہی بعد یا آپ سے بھی پہلے مدینہ میں ہجرت کی اور ایک وہ مہاجرین تھے جنہوں نے جنگ بدر کے بعد یا صلح حدیبیہ کے بعد مدینہ میں ہجرت کی اور مسلمانوں سے آ کر مل گئے ۱۲ ف۱۴ یعنے مہاجرین اور انصار کی طرح ہیں ۱۲ ف۱ یعنے اب عہد ختم ہوا اور دوستی کے علاقے کٹ گئے ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۴۱۸

ف۱۳ اسکی قوم یا گھر یا ملک ہیں ۱۲ ف۱۴ کہ اسلام کی حقیقت کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا کلام کیسا ہوتا ہے تو اگر کوئی کافر اسلام کی کیفیت معلوم کرنے کے لیے یا قرآن سننے کے لیے پناہ چاہے تو اس کو پناہ دینا پھر اس کے امن کے ٹھکانے تک اسکو پہونچا دینا چاہیے اب جب وہ اپنے امن کی جگہ پہونچ گیا تو پھر ساری کافروں کی طرح اسکا مارنا قتل کرنا درست ہے ۱۲ ف۱۵ یا کیونکر ان کا عہد ہو سکتا ہے وہ تو بے ایمان ہیں عہد کرتے ہیں پھر توڑ ڈالتے ہیں ۱۲ ف۱۶ یعنے صلح حدیبیہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قریش کے کافروں میں کعبے کے قریب قرار پائی تھی انکا اتنا خیال رکھو کہ جب تک الخ ۱۲ ف۱۸ اپنے عہد پر قائم رہیں ۱۲ ف۱۹ اور عہد کا پورا کرنا بھی پرہیزگاری کے لیے نہایت ضرور ہے ۱۲ ہوا یہ تھا کہ مکہ کے کافروں نے حدیبیہ میں دس برس کے لیے آنحضرت ؐ سے صلح کی اس شرط پر جو لوگ مسلمانوں کی پناہ میں ہیں انپر مکہ والے حملہ نہ کریں گے اور نہ حملہ کرنے والوں کی مدد کریں گے اور مسلمان ان لوگوں پر حملہ نہ کریں گے جو مکے والوں کی پناہ میں ہیں نہ انپر حملہ کرنے والوں کی مدد کرینگے مکے والوں کی پناہ میں بنی بکر کی قوم تھی اور مسلمانوں کی پناہ میں خزاعہ کی قوم اتفاقاً بنی بکر اور خزاعہ میں جنگ ہو گئی مکہ کے کافروں نے اپنے عہد کا کچھ خیال نہ کیا اور بنی بکر کے ہتیاروں سے مدد کی یہ حال دیکھ کر خزاعہ میں سے ایک شخص عمرو بن سالم آنحضرت ؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور فریاد کی کہ مکہ کے کافروں نے عہد توڑ ڈالا آپنے فرمایا اچھا تو میں بھی تمہاری مدد کرونگا اور آپنے ۸ھ ہجری میں مکہ پر لشکر کشی کی اور اسکو فتح کیا ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۴۲۰

ف۹ حنین ایک وادی ہے مکہ اور طائف کے بیچ میں یہ مقام مکہ سے اٹھارہ میل پر ہے یہاں ہوازن اور ثقیف کے لوگوں سے آپ نے لڑائی کی شوال کے مہینہ میں اور مکہ رمضان میں فتح ہو چکا تھا ۱۲ ف۱۰ کہتے ہیں اس جنگ میں مسلمان گیارہ ہزار یا بارہ ہزار یا سولہ ہزار تھے اور کافر چار ہزار تھے بعض مسلمانوں نے کہا کہ اب ہم کیا مغلوب ہو سکتے ہیں جب بہت کم تھے جب جنگ بدر میں تب تو کافروں پر غالب ہوئے اللہ جل جلالہ کو یہ کلام پسند نہ آیا ۱۲ ف۱۱ مسلمان بھاگ کھڑے ہوئے صرف آنحضرت ؐ اور چند صحابہ میدان میں جمے رہے ۱۲ ف۱۲ کوئی پاس کا مقام تم کو نہ ملا ۱۲ ف۱۳ جو بھاگ گئے تھے یا جو نہیں بھاگے تھے یا سب پر ۱۲ ف۱۴ کہتے ہیں پانچ ہزار یا آٹھ ہزار یا سولہ ہزار فرشتوں کی فوجیں آئیں مگر انہوں نے لڑائی نہیں کی فقط کافروں پر رعب ڈالنے کے لیے اترے فرشتوں نے صرف جنگ بدر میں لڑائی کی ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۴۲۲

ف۲۲ ہوا یہ کہ جب آپ جنگ تبوک کو جانے لگے تو بہت سے منافق جھوٹے جھوٹے عذر کر کے آپ سے اجازت کے خواہاں ہوئے آپنے انکو سچا سمجھ کر جلدی سے اجازت دیدی اس پر اللہ کا عتاب ہوا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پر کمال عنایت ظاہر کی کہ قصور بیان کرنے سے پہلے یہ فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرا قصور معاف کر دیا ۱۲ ف۲۳ کیونکہ ان کو تو خود جہاد کا شوق ہے وہ جہاد پر تلے ہیں بھلا جہاد میں شریک ہونے کی اجازت کیوں مانگنے لگے ۱۲ ف۲۴ جہاد میں شریک نہ ہونے کی ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۴۲۳

ف۱۸ مثلاً فتح ہو لوٹ کا مال ملے ۱۲ ف۱۹ جیسے جنگ میں پیش آئی تھی ۱۲ ف۲۰ پہلے ہی سے یہ سمجھ کر ۱۲ ف۲۱ جیسے عبداللہ بن ابی منافق جنگ احد کے بعد ایسا ہی کہنے لگا کہ ہم اسی وجہ سے لوٹ کر چلے آئے تھے اور اپنا بچاؤ کر لیا تھا ہم کو معلوم ہو گیا تھا کہ مسلمان مغلوب ہو نگے اور مارے جاویں گے ۱۲ ف۲۲ جہاں یہ باتیں ہوتی ہیں کسی مجلس میں یا پیغمبر کے پاس وہاں سے ۱۲ ف۲۳ یا کام بنانے والا یا حمایتی یا مددگار ۱۲ ف۲۴ نہ دنیا کے ساز و سامان یا دنیا کے کسی شخص پر ۱۲ ف۲۵ یا تو ہم کو فتح ہوگی وہ بھی بھلی ہے یا اللہ کے راہ میں شہید ہو جاوینگے وہ بھی ایک نعمت ہے ۱۲ ف۲۶ دو برائیوں میں سے ایک کے منتظر ہیں الخ ۱۲ ف۲۷ جیسے طاعون یا قحط یا اور کوئی بلا ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۴۲۶

ف۱۳ جیسے مزینہ اور جہینہ اور اشجع اور اسلم اور غفار ۱۲ ف۱۳ یعنے جہاد کرنیوالوں کو ۱۲ ف۱۴ یعنے ان کے ملک اور زمین اور مکانوں اور کھیتوں میں ۱۲ ف۱۵ ان کو قتل کریں یا قید کریں یا لوٹ لیں ۱۲ ف۱۶ ان پانچوں کاموں میں ۱۲ ف۱۷ یعنے ایک مقبول نیکی ان کے لیے لکھی جاتی ہے جسکا ثواب اللہ تعالیٰ کے پاس ضرور ملے گا فتح البیان میں ہے جو کوئی اللہ تعالیٰ کے کام میں مصروف ہو اس کا اٹھنا

بیٹھنا چلنا پھرنا سب عبادت میں داخل ہے یہاں ہمنے اردو کا محاورہ درست کرنے کے لیے عبارت میں عربی کی مطابقت نہیں کی لفظی ترجمہ یوں ہے اسلیے کہ ان لوگوں کو اللہ تعالی کی راہ میں کوئی پیاس ایسی ہوگی اور نہ کوئی تکلیف اور نہ کوئی بھوک اور نہ وہ ایسی سرزمین پر چلیں گے جس سے کافر غصے ہوتے ہیں اور نہ دشمن سے کچھ حاصل کریں گے مگر انکے لیے ایک نیک عمل اسکے بدل میں لکھا جاوے گا۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۲۷

ف[۱۶] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے جیسے بلال اور عمار اور خباب یعنی اللہ عنہم ۱۲ ف[۱۷] بعضوں نے کہا عبد اللہ بن ابی سرح بھی ان لوگوں میں داخل ہے وہ بھی مسلمان ہوگیا اور مسلمانوں کے ساتھ ہوکر جہاد کیا ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۲۹

ف[۹] کہتے ہیں اسلک سے خیبر مراد ہے جو ہجرت کے ساتویں سال فتح ہوا اس لڑائی سے دو یا تین برس بعد بعضوں نے کہا مکہ مراد ہے بعضوں نے کہا فارس اور روم کا ملک ۱۲ ف[۱] بے تامل انکو قتل کرو ۱۲ ف[۱۱] جنگ ختم ہوا اور تم میں اور کافروں میں عہد ہوجاوے یا وہ مسلمان ہوجائیں ابن عباس نے کہا اللہ تعالی نے پیغمبر اور مسلمانوں کو اختیار دیا ہے کہ قیدیوں کو خواہ قتل کریں خواہ غلام لونڈی بنائیں خواہ مفت یا فدیہ لیکر ان کو چھوڑ دیں اور یہ اسوقت ہے جب کافروں کا زور ٹوٹ چکا ہو اگر زور نہ ٹوٹا ہو تو قیدیوں کو قتل کرنا چاہیے جیسے دوسری آیت میں ہے۔ ماکان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض اور آنحضرت ۴ نے جب بدر کے قیدیوں کو فدیہ لیکر چھوڑ دیا تھا تو اللہ تعالی کا عتاب ہوا تھا اور حضرت عمر کی رائے پسند آئی تھی کہ ان قیدیوں کو قتل کر ڈالو یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے بعضوں نے کہا یہ آیت منسوخ ہے اس آیت سے فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموہم مجاہد نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ اس آیت کو منسوخ سمجھتے تھے اور عرب کے کافر اگر قید ہوں تو یا وہ اسلام لائیں یا قتل کیے جائیں اور دوسرے کافروں سے فدیہ بھی لینا درست ہے ۱۲ ف[۱۲] کون جہاد میں قائم رہتا ہے کون بھاگ جاتا ہے تم کو شہادت اور جہاد کا ثواب دینا اور کافروں کو تمہارے ہاتھ سے عذاب کرانا منظور ہے ۱۲ ف[۱۳] انکو ہر نیک کام کا پورا ثواب ملیگا قتادہ نے کہا یہ آیت احد کے دن اتری ۱۲ ف[۱۴] ہر جنتی اپنا ٹھکانا پہچان لیگا اور اپنے گھر میں جا بیٹھے گا صحیح بخاری میں ہے قسم اسکی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے تم میں سے ہر ایک شخص اپنا مکان جنت میں دنیا کے مکان سے زیادہ پہچان لیگا ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۳۰

ف[۹] کہتے ہیں بیعت الرضوان میں آپکے ساتھ چودہ یا پندرہ سو صحابہ تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئی بار صحابہ سے بیعت لی ہے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور کبھی ارکان اسلام پر جمے رہنے پر اور کبھی میدان جنگ پر تھمے رہنے پر اور کبھی گناہ سے توبہ کرنے پر اور آپ نے عورتوں سے بھی بیعت لی ہے اور حضرات صوفیہ نے جس بیعت کا التزام کیا ہے اسکی اصل شرع شریف سے ثابت ہے یہ بھی توبہ کی بیعت ہے مگر یہ بیعت واجب نہیں ہے سید علامہ نے کہا ایسے شخص کے ہاتھ پر بیعت کرنا سنت ہے جو قرآن اور حدیث کا عالم باعمل اور متقی پرہیزگار اور دنیا سے متنفر اور آخرت کی طرف متوجہ ہو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہو اگلے علما کی صحبت پائی ہوئی ہو باقی کرامات وغیرہ یہ باتیں کچھ شرط نہیں ہیں ۱۲ ف[۱] حدیبیہ میں تیرے ساتھ نہیں گئے یہ لوگ غفار اور مزینہ اور جہینہ اور اسلم اور اشجع اور دئل کے قبیلوں میں سے تھے جو مدینہ کے گرداگرد رہتے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمرے کے لیے مکے کو چلے تو قریش کے کافروں سے ڈر کر اپنے گھروں میں رہ گئے ۱۲ ف[۲] دل میں کچھ اور ہی جانتے ہیں کہ یہ جھوٹا بہانہ ہے ای پیغمبر کہدے الخ ۱۲ ف[۳] تم جو ڈر کر گھروں میں بیٹھ رہے ہو کیا اللہ تعالی کے عذاب سے بچ سکتے ہو ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۳۲

ف[۱] وہ ضد اور نفسانیت سے بچے رہے اور جو خدا تعالی اور رسول نے حکم دیا اس پر راضی رہے کہتے ہیں حدیبیہ کے دن حضرت عمر رض کو بہت غصہ آیا اور کہنے لگے یا رسول اللہ ۴ کیا ہم سچے دین پر نہیں ہیں اور یہ کافر جھوٹے دین پر نہیں ہیں کیا ہم میں سے جو مارے جائیں وہ بہشت میں نہیں جائینگے اور ان میں سے جو مارے جائیں وہ دوزخ میں نہیں جائیں گے آپ نے فرمایا کیوں نہیں۔ حضرت عمر رض نے کہا تو پھر ہم کیوں اپنے دین کو ذلیل کریں آپ نے فرمایا میں اللہ تعالے کا پیغمبر ہوں اور اللہ تعالی مجھکو خراب نہیں ہونے دے گا آخر حضرت عمر رض ابو بکر صدیق رض کے پاس آئے انسے بھی یہی کہا انہوں نے جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالی کے پیغمبر ہیں اللہ تعالی آپ کا کام خراب نہ ہونے دیگا اس کے بعد یہ سورت اتری آپ نے حضرت عمر رض کو بلا بھیجا اور یہ سورت سنائی انہوں نے کہا کیا یہ فتح ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا بیشک فتح ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۳۳

ف[۲] بنی نضیر کا سردار کعب بن اشرف یہودی بڑا مالدار تھا اور ان لوگوں کے پاس محفوظ قلعے اور مکانات تھے مسلمانوں کو جو اسوقت بہت غریب اور بے سامان تھے وہ کبھی اس لائق نہیں سمجھتے تھے کہ انکو نکال باہر کرسکیں گے یا ان پر غالب ہونگے لیکن اللہ تعالی نے انہی مسلمانوں کے ہاتھ سے ان کے سردار کعب بن اشرف کو قتل کرایا پھر قلعے گڑھیاں کچھ کام نہیں آئیں مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کرلیا آخر جھک مار کر نکلنا پڑا ۱۲ اللہ جل جلالہ اپنی قدرت اور خدائی اور شہنشاہی یونہی دکھلاتا ہے جو قوم لوگوں کی نظروں میں بے حقیقت ہوتی ہے اسکو سرتاج کردیتا ہے اور بڑے بڑے عزت اور غرور والوں کو اس کے سامنے سر جھکانا پڑتا ہے۔ انجیل مقدس میں ہے کہ جس پتھر کو معماروں نے حقیر سمجھ کر پھینکدیا تھا وہی محل کے کونے کا صدر نشین ہوا۔ اس میں اشارہ ہے عرب کی قوم کی طرف ۱۲ ف[۳] جب انکو جلدی سے نکلنے کا حکم ہوا تو مارے بوکھلاہٹ کے اچھا اچھا اسباب جو لیجانے کے قابل تھا گھروں میں سے اوکھیڑ کر اونٹوں پر لادنے لگے ادھر سے مسلمان جو بچ رہا وہ لوٹنے لگے بعضوں نے کہا باہر سے مسلمان ان کے قلعوں پر حملہ کر رہے تھے ان کو خراب کر رہے تھے اندر یہ یہودی اس حسد سے کہ مسلمان انکے آراستہ گھروں سے فائدہ نہ اٹھائیں انکو خراب کر رہے تھے ۱۲ ف[۹] اللہ تعالے سے ڈرتے رہو اپنے زور اور قوت پر بھول کر ضعیفوں اور بے کسوں کو مت ستاؤ عدل اور انصاف کا شیوہ مت چھوڑو ۱۲ ف[۱۰] قتل ہوتے یا قید ہوتے یا بیماری سے ہلاک ہوتے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۳۴

ف صحیحین میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت کے پاس آیا اور اپنی محتاجی کا حال بیان کیا آپ نے اپنی بی بیوں کے پاس بھیجا وہاں کچھ نہ نکلا ابو طلحہ نے کہا یا رسول اللہ میں اسکو لیجاتا ہوں اور کھلاتا ہوں) ابو طلحہ اسکو اپنے گھر لے آئے اور اپنی بی بی سے کہا یہ آنحضرت ۴ کا مہمان ہے اسکی خاطر کرو اور کوئی

چیز اٹھا نہ رکھ انکی بی بی نے کہا قسم خدا کی میرے پاس تو صرف بچوں کا کھانا ہے ابوطلحہ نے کہا ایسا کر جب رات ہو تو بچوں کو بن کھانا کھلائے بہلا کر سلا دے اور چراغ بجھا دے ہم دونوں بھی بات کو یہ نہ کہا کہ ہم نے اور آنحضرت صلعم کے مہمان کو کھلا دیا جبکہ ان کی بی بی نے ایسا ہی کیا پھر صبحکو وہ مہمان آنحضرت صلعم کے پاس گیا آپ نے فرمایا اللہ ہنس دیا یا اللہ تعالے نے تعجب کیا فلان مرد اور فلان عورت یعنی ابوطلحہ اور انکی بی بی پر اور انہی کے باب میں یہ آیت اتری ۔ ف ۱۳ یعنے اور صحابہ تابعین یا قیامت تک جو مسلمان ہوں اور کافروں کے ملک سے ہجرت کرکے آئیں وہ یہ دعا کریں

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۳۲ ف کہ وہ درحقیقت مسلمان ہیں یا نہیں بخاری میں نکالا کہ جب حدیث نے قریش کے کافروں سے حدیبیہ کے دن صلح کی تو کئی عورتیں جو اسلام کا دعویٰ کرتی تھیں آپ کے پاس چلی آئیں اس وقت یہ آیت اتری ۔ آزمانے سے یہ مراد ہے کہ ان سے قسم لی جاوے کہ وہ درحقیقت اسلام کو سچا دین سمجھ کے اللہ اور اسکے رسول کی محبت سے آئی ہیں نہ یہ کہ اپنے خاوندوں سے لڑ کر یا اور خانگی جھگڑوں کی وجہ سے یا فقط سیر و سیاحت کی نیت سے بعضوں نے کہا آزمانا یہ تھا کہ اگر وہ اس بات کی گواہی دیتی کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے اور محمد صلعم اللہ تعالے کے پیغمبر ہیں تو آپ پھر انکو کافروں کے حوالے نہ کرتے بلکہ اس کے کافر خاوند کو جو مہر اس نے دیا ہے وہ ادا کرکے مسلمان سے انکا نکاح کرا دیتے ف اس آیت سے صاف یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان عورت کا نکاح کافر مرد سے درست نہیں ہو سکتا اور اگر کافر کی عورت مسلمان ہو جاوے تو اسکو اس کے کافر خاوند سے جدا کریں گے اگر خاوند مسلمان نہ ہوا اور اگر وہ بھی اسلام قبول کرے تو بدستور نکاح باقی رہیگا کہ عورت پہلے ہجرت کرکے آئی ہو اور خاوند بعد آیا ہو ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۳۴ ف کہ ہم نے اس عورت کو اپنی آنکھوں سے زنا کرتے دیکھا ہے ۔ ف ۱۳ شروع اسلام میں ایسا ہی حکم ہوا تھا کہ جو عورتیں زنا کریں وہ مرنے تک گھر میں قید رہیں باہر نہ نکلنے پاویں پھر اللہ تعالے نے سورہ نور کی آیت اتاری اور رجم کی اور یہ آیت منسوخ ہوگئی ۔ ف ۱۲ یعنی دو مرد اور عورت کو جو زنا کریں ۔ ف ۱۳ گالی گلوچ دیکر یا جھڑک کر یا جوتیاں مار کر ۔ ف ۱۴ اس برے فعل کو چھوڑ کر ۔ ف ۱۵ اگلی آیت میں عورت کی سزا مذکور تھی اس میں مرد اور عورت دونوں کی سزا مذکور ہے جو زنا کریں مرد کو تو اتنی ہی سزا کہ لعنت ملامت کی ڈانٹ ڈپٹ جھڑکی گھرکی یا چند جوتیاں ماردیں اور عورت کو یہ سزا دیکر پھر اگلی آیت کے موافق گھر میں قید بھی کرنا تھا یہ دونوں حکم ابتدائے اسلام میں تھے پھر اللہ نے مرد اور عورت کے لیے کوڑے اور سنگسار زنی کی سزا اتاری اور یہ حکم منسوخ ہوگئے ۔ ف ۱۸ ابن جریر نے روایت کیا کہ حارث بن زید ابوجہل کے ساتھ ملکر عیاش بن ابی ربیعہ کو تکلیف دیا کرتا اور مسلمان ہوگیا تھا آخر حارث ہجرت کی نیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا عیاش نے اسکو دیکھ کر کافر سمجھ کر مار ڈالا اسی وقت یہ آیت اتری ۔ ف ۱۹ معلوم ہوا کہ کافر بردے کا آزاد کرنا درست نہیں اسیطرح ایسے کمسن کا جو دین اور ایمان کی سمجھ نہ رکھتا ہو اور بعضوں نے کہا جو بچہ مسلمانوں میں پیدا ہوا ہو اسکا حکم مسلمان کا سا ہے اور اس کا آزاد کرنا درست ہے صحیح حدیث میں ہے کہ ایک شخص ایک کالی لونڈی لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھ پر ایک مسلمان بردے کا آزاد کرنا ہے کیا میں اسکو آزاد کر دوں آنحضرت صلعم نے اس لونڈی سے پوچھا اللہ کہاں ہے اس نے اپنی انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کیا پھر آپ نے پوچھا میں کون ہوں اس نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں آنحضرت صلعم نے فرمایا اسکو آزاد کر دے یہ مسلمان ہے ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۳۹ ف اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ آیتیں حضرت عائشہ کی عصمت اور پاکیزگی میں اتاریں جو قیامت تک قرآن میں پڑھی جاتی ہیں ان الذین جاؤا بالافک سے اولئک مبرؤن مما یقولون تک یہ قصہ حدیث کی کتابوں میں مشہور ہے مختصر یہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ سفر میں آنحضرت صلعم کے ساتھ تھیں وہ اپنا گلے کا ہار ڈھونڈھنے گئیں یا اور کسی کام کے لیے ہودے سے باہر گئیں لوگ جو آئے تو سمجھے کہ وہ ہودہ میں ہیں خالی ہودہ اونٹ پر رکھ کر روانہ ہوگئے جب حضرت عائشہ آئیں دیکھا تو قافلہ چلدیا تھا وہ اکیلی منہ لپیٹ کر بیٹھ رہیں پیچھے سے ایک صحابی صفوان بن معطل آئے تھے حضرت عائشہ کو اکیلا اس حال میں دیکھ کر اتر پڑے اور ان کو اپنے اونٹ پر سوار کرکے اللہ مدینہ میں پہونچا دیا فرمائیے اس میں کیا قباحت ہوئی لیکن حسد اور دشمنوں کا منہ کالا ہو عبداللہ بن ابی بردود نے جو منافقوں کا سردار تھا حضرت عائشہ پر تہمت رکھی اور اسکا چرچا شروع کیا شامت سے حسان اور مسطح جو خود حضرت ابوبکر کا خالہ زاد بھائی تھا وہ بھی اس میں شریک ہوگئے حضرت عائشہ کو کمال رنج ہوا اور آنحضرت بھی کئی روز تک پریشان اور متفکر رہے آخر اللہ تعالیٰ نے بی بی صاحبہ کی برأت اور پاکیزگی بڑی دھوم کے ساتھ اتاری اور آنحضرت صلعم نے تہمت لگانے والوں کو حد لگائی سچے مسلمان نہایت خوش ہوئے سلام اللہ علی حبیبہ حبیب رسول اللہ المبرأة من فوق سبع سموات ۔ ف ۱۴ یعنے آخرت میں یا دنیا اور آخرت دونوں میں ذلیل ہوگا مراد عبداللہ بن ابی ہے یا حسان بن ثابت جو شاعر تھے آنحضرت صلعم کے کہنے میں حسان اور مسطح اور حمنہ کو آپ نے حد قذف لگائی اور عبداللہ بن ابی کو چھوڑ دیا اسلئے کہ وہ منافق تھا اور آخرت کا عذاب اس کے لیے کیا کم تھا اگر آپ حد لگاتے تو اسکا گناہ جاتا رہتا جیسے ایک حدیث میں ہے کہ حد گناہ کا کفارہ ہوجاتی ہے ۔ زہری نے کہا میں نے سعید بن مسیب اور عروہ بن الزبیر اور علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رض سے سنا انہوں نے جناب عائشہ صدیقہ رض سے کہ طوفان کا بڑا حصہ لینے والا عبداللہ بن ابی تھا ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۴۲ ف اور بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور تم میں سے ہر شخص کے ہم نے وارث ٹھہرا دیے اس مال کے جو ماں باپ اور رشتہ دار چھوڑ جاویں اس آیت میں وارث سے مراد عصبہ ہیں جو حصہ داروں سے بچا ہوا سب مال لے لیتے ہیں جو حصہ دار اس سورت کے دوسرے رکوع میں مذکور ہوئے ان کو ذوی الفروض کہتے ہیں پہلے ترکہ ذوی الفروض میں تقسیم ہوتا ہے پھر جو انکے حصول سے بچ رہتا ہے وہ عصبہ کو ملتا ہے عصبہ پہلے بیٹا ہے پھر پوتا پھر باپ پھر دادا پھر بھائی پھر بھتیجا پھر چچا پھر چچازاد بھائی اور شروع اسلام کے زمانہ میں ایسا ہوتا تھا کہ ایک شخص اکیلا مسلمان ہوجاتا اس کے عزیز و اقربا سب کافر رہتے تو آنحضرت صلعم نے ایک کو دوسرے کا دینی بھائی بنا دیا تھا اور عصبہ کی طرح وہ اس کے مال کا وارث ہوتا جب اسلام کی ترقی ہوئی اور ہر ایک مسلمان کے عزیز و اقربا مسلمان ہوگئے تو یہ آیت اتری اور میراث صرف قرابتداروں کا حق ٹھہری ایسے دینی بھائیوں کے لیے اللہ نے یہ حکم دیا کہ ان سے محبت اور دوستی رکھو تکلیف کے وقت انکی مدد کرو بھی انکا حصہ ہے باقی ترکہ تو قرابتداروں کے لیے ہے ۔ ف کلالہ کا معنے اوپر اونیسویں رکوع میں گذر چکا یعنے جسکی اولاد اور باپ نہ ہوں ۔ ف اور [illegible]

بھائی ہوں ۔ ف کوئی کلالہ ہو کر مر جائے نہ اولاد ہو نہ باپ ۔ ف صحیحین میں جابر سے روایت ہے کہ آنحضرت میرے پاس آئے میں بیمار تھا اور بیہوش آپنے وضو کیا اور مجھ پر پانی ڈالا تو میں ہوش میں آگیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کلالہ ہوں میرا ترکہ کیونکر تقسیم ہوگا اسوقت یہ آیت اتری ۔ آیت سے یہ نکلتا ہے کہ بیٹے یا بیٹی کے ہوتے ہوئے بہن کو کچھ نہ ملیگا امام داود ظاہری اور ایک جماعت علما کا یہی قول ہے لیکن اکثر علما کے نزدیک بہن کو بیٹی کے ساتھ ترکہ ملیگا یعنے اگر کوئی مر جاوے اور ایک بیٹی ایک بہن چھوڑ جاوے تو بیٹی کو آدھا ترکہ دین گے اور بہن کو آدھا اور دلیل انکی وہ صحیح حدیث ہے کہ معاذ نے آنحضرت صلعم کے زمانہ میں ایسا ہی فیصلہ کیا ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت نے بیٹی کو آدھا حصہ دلایا اور پوتی کو چھٹا حصہ اور باقی بہن کو اس آیت میں بہن اور بھائی سے حقیقی یا علاتی بہن بھائی مراد ہیں کیونکہ اخیافی بہن یا بھائی کا حکم اس سورت کے دوسرے رکوع میں گذر چکا ہے ۔ ف غیر لوگوں سے اس سے وہ آیت منسوخ ہوگئی جس میں مہاجرین کو انصار کا اور انصار کو مہاجرین کا وارث قرار دیا تھا ۔ ف میراث کے لیے جو قاعدے اس نے باندھ دیے ہیں انہی میں کچھ حکمت ہے ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۴۵

ف اس سے یہ غرض نہ تھی کہ میں پرہیزگار رہوں بلکہ یہ جتانا منظور تھا کہ تجھ میں تقوی اور خدا ترسی نہ ہوگی اسی لیے تیری نیاز منظور نہیں ہوئی تجھ کو چاہیے کہ ادب اور تقوی اختیار کرے مجھ کو کیوں مارتا ہے میرا کیا قصور ہے آدم کی اولاد میں سب سے پہلے قابیل نے حسد اور ظلم کیا اور ناحق خون کیا قیامت تک جو کوئی ایسا کریگا اسکا وبال قابیل پر پڑتا رہے گا اسی نے یہ رستہ نکالا ۔ ف سبحان اللہ صبر اور پرہیزگاری اسی کو کہتے ہیں کہ ظالم کے ظلم پر خاموش ہو رہے اور خود کسی پر ظلم نہ کرے حدیث میں ہے کہ جب مسلمانوں میں آپس میں فساد ہو تو ہابیل کیطرح کر ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۴۶

ف یعنے پہلے صور تک جب ساری دنیا فنا ہوگی جیسے دوسری آیت میں ہے انک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم حق تعالے کا رحم و کرم یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ اتنی شرارت اور نافرمانی پر بھی اسکی دنیا کا اور عرض قبول فرمائی اس میں بڑی حکمت تھی جیسوں کا بروں سے امتحان اور دوزخ اور بہشت دونوں کا آباد کرنا منظور تھا اور جس غرض کے لیے انسان پیدا کیا گیا اسکا پورا کرنا ۔ ف یعنے گمراہ یا ملعون یا میرا کام خراب کر دیا یا میں نے کیا قصور کیا جو مجھ کو تو نے گمراہ کر دیا یا خیر تو نے مجھ کو گمراہ کیا اس گمراہی کے ساتھ میں بھی الخ ۔ ف دشمن اپنی چار طرفوں سے آتا ہے اوپر اور نیچے سے نہیں آتا اس لیے اوپر اور نیچے کو چھوڑ دیا ۔ ف کی آسمان میں سے یا بہشت میں سے ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۴۷

ف آدم کی اولاد سے انکی اولاد سب نکالی لوگو یا آدم کی اولاد نکالی بعضوں نے کہا بنی آدم سے خود آدم مراد ہیں صحیح حدیث میں ہے کہ حضرت عمر سے اس آیت کا مطلب پوچھا گیا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالے نے آدم کو پیدا کیا پھر ان کی پیٹھ پر اپنا داہنا ہاتھ پھیرا اور انکی اولاد کو نکالا اور فرمایا میں نے ان لوگوں کو جنت کے لیے پیدا کیا پھر ہاتھ پھیرا اور اولاد کو نکالا اور فرمایا میں نے ان کو دوزخ کے لیے پیدا کیا ۔ ف تو ہی ہمارا مالک ہے ۔ ف بعضوں نے کہا یہ تمثیل کا قول ہے اللہ تعالے نے آدمیوں کے اقرار پر ان کو گواہ کر دیا ہے ۔ اسلیے کیا ایسا نہ ہو تم قیامت الخ

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۵۰

ف حدیث میں ہے کہ جنت میں ایک درخت ہے جسکے سایہ میں سوار سو برس تک چلتا رہے اور وہ ختم نہ ہو وہی ہمیشگی کا درخت ہے ۔ ف آدم اور حوا دونوں شیطان کے پھسلانے میں آگئے ۔ ف بہشتی لباس اتر گیا ۔ ف شیطان مردود نے جو اپنے دل میں سوچا تھا کہ آدم بھی میری طرح تباہ ہوں وہ پورا نہ ہوا انکا رونا اور عاجزی کرنا اور معافی چاہنا بارگاہ الٰہی میں اور زیادہ تقرب کا باعث ہوا حدیث میں ہے قسم خدا کی اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالے ایسے لوگ پیدا کریگا جو گناہ کریں پھر اس سے معافی مانگیں اگر لاکھ عبادت اور تقوی ہو لیکن ذرا بھی دل میں یہ سمائی کہ ہم بھی کچھ ہیں تو سب گیا گذرا ایسی عبادت اور تقوی سے جس سے غرور پیدا ہو سو درجے وہ گناہ بہتر ہے جسکو بعد آدمی روئے اور گڑگڑائے اور اپنے مالک سے معافی مانگے اور اپنے تئیں سب سے حقیر سمجھے ۔ ف کہ اب توبہ پر قائم رہنا گناہ نہ کرنا ۔ ف یعنے تمہاری اولاد میں باہم دشمنی رہیگی

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۵۳

ف حضرت موسی تو کوہ طور پر تشریف لے گئے اور ہارون کو اپنا خلیفہ بنا گئے بنی اسرائیل نے سامری کے بہکانے سے بچھڑے کی مورت کو پوجنا شروع کر دیا ہارون کی ایک نہ مانی حضرت موسی نے واپس آکر یہ حال دیکھا اور بہت غصے ہوئے جن لوگوں نے بچھڑا پوجا تھا وہ شرمندہ ہوئے اور بحکم الٰہی انکی معافی اس میں قرار پائی کہ ایک دوسرے کو مار ڈالیں یہ گوسالہ پرست دو صفیں ہوگئے اور ایک صف نے دوسری کو مارا اور بعضوں نے کہا گوسالہ پرست بے ہتیار بیٹھ گئے اور جنہوں نے اسکی پرستش نہیں کی تھی وہ ہتیار لیکر ان کو قتل کرنے لگے کچھ قتل ہوئے اور کچھ باقی رہے تھے کہ اللہ تعالے نے انکا قصور معاف کر دیا ۔ ف یہ وہ لوگ تھے جنکو حضرت موسی اپنے ساتھ لے گئے تھے وہ ستر آدمی تھے ان کا ذکر سورہ اعراف میں اس آیت میں ہے واختار موسی قومہ سبعین رجلا لمیقاتنا آخر تک ۔ ف جب حضرت موسی بنی اسرائیل کو مصر سے لیکر نکلے تو ملک شام پر عمالقہ کی قوم قابض تھی حضرت موسی نے بنی اسرائیل سے کہا کہ تم عمالقہ سے لڑو گے تو اللہ تعالے تمکو فتح دیگا اور شام کا ملک تمہاری حکومت میں کر دیگا لیکن بنی اسرائیل نے بودا پن کیا اور عمالقہ سے جنگ سے دل چرایا اور موسی سے کہنے لگے تم اپنے پروردگار کے ساتھ ملکر جاؤ اور لڑو ہم تو یہیں رہیں گے اللہ تعالے نے اس نافرمانی اور بزدلی کی سزا میں چالیس برس تک انکو جنگل میں سرگردان رکھا ان کے کپڑے سب پھٹ گئے اور کھانے کو کچھ نہ رہا تب اللہ تعالے نے ابر کا سایہ ان پر کیا اور کھانے کے لیے من و سلوی اتارا من کہتے ہیں ترنجبین کو وہ رات بھر طلوع آفتاب تک ان پر برستی رہتی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی تھی اور ہر شخص ایکدن کی خوراک کے موافق اس میں سے لے لیتا اگر زیادہ لالچ کرتا تو سڑ جاتی ۔ سلوی ایک چڑیا ہے اس جنگل میں حضرت ہارون کی وفات ہوئی پھر ایک سال بعد حضرت موسی کی وفات ہوئی ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۵۵

ف یعنے اسکی تمام صفتیں بتلادے ایسی کہ دوسری کوئی گائے اس طرح کی نہ نکلے ۔ ف پہلا سوال یہ تھا کہ وہ گائے کیسی ہے تیسرا سوال بظاہر مکرر معلوم ہوتا ہے لیکن وہ مکرر نہیں ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ گائے جنگل میں چرتی پھرتی ہے یا محنت و مزدوری کرنے والی ہے (فتح) ابن جریر نے ابوہریرہ سے مرفوعا روایت کیا کہ اگر بنی اسرائیل انشاء اللہ نہ کہتے تو قیامت تک اس گائے کا پتہ نہ ملتا ۔ ف پورے بدن کی یعنے بے عیب بے داغ سے یہ مطلب ہے کہ زردی کے سوا اور کسی رنگ کا اس میں دھبہ بھی نہیں ہے یہ جو فرمایا کہ ان سے امید نہ تھی کاٹنے کی تو وجہ یہ تھی کہ پہلے تو اس

صفت کی کا سے ڈھونڈ ہتے رہے آخر مشکل سے ایک شخص کے پاس ملی جو اپنے والدین سے بہت عمدہ سلوک کیا کرتا تھا اس نے قیمت یہ مانگی کہ اس گائے کی کھال سونے سے بھر دیجائے قیمت کی گرانی سے یہودی گھبرا گئے اور اس کے لینے میں پس و پیش کرتے رہے پھر مجبور ہو کر اسی قیمت پر خرید ا اور ذبح کیا ۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۵۸ ف تو جو باتیں اپنے لوگوں میں کرتے ہیں انکو بھی اللہ تعالی سنتا ہے اور یہ بھی اس کو معلوم ہے کہ دل سے وہ اسلام پر یقین نہیں لاتے صرف مسلمانوں کی خوشامد سے کہتے ہیں " ف یعنی خیالی تکے باندھتے ہیں " ف آرزوئیں ترجمہ ہے امانی کا یعنے علم کچھ نہیں رکھتے نہ کتاب الہی کو پڑھ سکتے ہیں مگر آرزوں پر مرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہمکو اللہ تعالی ضرور بخشدے گا ہمارے بزرگوں کے اعمال کی وجہ سے بعضوں نے کہا امانی کے معنے جھوٹی باتیں یعنے اپنے مولویوں اور پیروں سے جو جھوٹی باتیں انہوں نے سن لی ہیں انپر پھولے ہوئے ہیں مثلاً یہ بات کہ جنت میں وہی جاویگا جو یہودی ہوگا ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۵۹ ف یہودیوں کو جب مشرکین سے ایذا پہونچتی تھی تو دعا کرتے تھے یا اللہ ہماری مدد کے لیے نبی آخر الزمان کو جلدی بھیج کہ ہم انکے ساتھ ہو کر مشرکین کو نیست و نابود کردیں ۱۲ ف یعنے جان کے آرام اور راحت کو بیچ کر اس کے بدل عذاب مول لیا ۱۲ ف یہودیوں کو یہ خیال تھا کہ تمام پیغمبر بنی اسرائیل یعنے انہی کی قوم میں سے بھیجے گئے نبی آخر الزمان بھی ہماری ہی قوم میں سے پیدا ہوں گے لیکن اللہ تعالی کی مرضی وہ اپنے جس بندے کو چاہتا ہے وحی اور نبوت سے سرفراز فرماتا ہے اس نے عرب کی قوم میں سے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چنا بھلا یہ کونسی بات تھی ضد کی مگر یہودیوں نے نہ مانا اور ضد اور سرکشی سے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی اور اپنی جانوں کے لیے عذاب دائمی مول لیکر جانوں کو اس عذاب کے بدل بیچ ڈالا یہ وہی مثل ہوئی کہ پرائی شگون کے لیے اپنی ناک کٹائی ف غضہ پر غضہ یعنے پہلے سے اللہ جل جلالہ کا غضہ تھا یہود پر انہوں نے بچھڑا پوجا نبیوں کو قتل کیا معلوم نہیں کیا کیا گن کیے اب غضہ یہ کیا کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ جو اللہ کے پیارے پیغمبر تھے معاذ اللہ دشمن بن گئے

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۵۹ ف یعنے اللہ تعالی کی کتاب کو تو چھوڑ دیا اور جادو ٹونکے پیچھے لگ گئے ہوا یہ تھا کہ حضرت سلیمان کے زمانے میں شیاطین آسمان پر جاتے اور فرشتوں کی کچھ باتیں سنکر اس میں ہزاروں جھوٹ ملا کر لوگوں سے کہتے لوگ ان کو کتاب میں لکھتے جب حضرت سلیمان کو معلوم ہوا تو انہوں نے اس قسم کی سب کتابیں چھین کر اپنی کرسی کے تلے گاڑ دیں جب حضرت سلیمان کی سلطنت جاتی رہی یا ان کے مرنے پر ان شیاطین نے لوگوں کو بہکایا اور کہا ہم تم کو سلیمان کا خزانہ بتلاتے ہیں پھر یہ کتابیں نکلوائیں ان میں سب جادو اور سحر بھرا ہوا تھا انہیں کتابوں سے دنیا میں جادو پھیلا ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۶۰ ف مطلب یہ ہے کہ ان یہود و نصاری کی ناراضگی کی پرواہ ہی کیا ہے درحقیقت یہ اپنی کتاب کے بھی پیرو نہیں ہیں زبان سے توریت اور انجیل کا نام لیتے ہیں کبھی غور سے انکو نہیں پڑھتے نہ ان کے احکام پر چلتے ہیں ایسا پڑھنا کس کام کا کہ زبان سے لفظ بڑبڑا لیے اور دل میں ذرا بھی خدا کا ڈر نہیں ۱۲ ف یعنے اس میں تحریف اور تبدیل نہیں کرتے اور اس کے احکام پر عمل کرتے ہیں یا غور کے ساتھ سمجھ کر پڑھتے ہیں ۱۲ ف یعنے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی کیونکہ توریت اور انجیل میں صاف صاف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت موجود ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۶۱ ف مجاہد اور قتادہ رح نے کہا کہ یہود اور نصاری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے بیٹوں کیطرح پہچانتے تھے کیونکہ آپکے تمام پتے اور نشان انکی کتابوں میں موجود تھے اور یہ پتے اور نشان سب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں موجود تھے اور صاحب کشاف نے اسی کو ترجیح دی ہے ۱۲ ف یا قبلہ کا بدلا جانا یا حضرت محمد کا پیغمبر ہونا حق ہے تیرے پروردگار کی طرف سے ۱۲ ف پیغمبر کو کیا شک ہو سکتا ہے درحقیقت یہ خطاب ہے امت کے لوگوں کو یعنے تم شک مت کرو اور جو حکم حضرت محمد کے ذریعہ سے اللہ تعالی کا پہونچا ہے اس پر یقین رکھو ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۶۳ ف چونکہ اس نے اللہ تعالی کی قدرت میں تعجب کیا تھا اور ایک شہر کا آباد کرنا مشکل جانتا تھا اللہ تعالے نے اپنی قدرت سے خود اس کو مار کر دکھلا دی تاکہ پورا یقین ہوجاوے کہ اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے ۱۲ ف یعنے اللہ تعالی نے فرمایا بلا واسطہ یا فرشتے کے واسطے سے ۱۲ ف ایسا ہی ہوا کہ جب وہ لوٹ کر اپنے گھر آیا تو خود نوجوان تھا اور اس کے بیٹے پوتے سب بوڑھے ہوگئے تھے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۶۵ ف یہودیوں میں ایک مالدار مرد اور عورت نے زنا کیا جو محصن تھے انکی کتاب یعنے توریت شریف میں ایسے لوگوں کو سنگسار کرنے کا حکم تھا لیکن اس پر عمل نہ کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور فیصلہ چاہا آپ نے حکم فرمایا کہ جیسا توریت میں لکھا ہے پتھروں سے دونوں کو مار ڈالو یہودی کہنے لگے توریت میں یہ حکم نہیں ہے آپنے فرمایا توریت لاؤ وہ لائے اور رجم کی آیت پر ہاتھ رکھ کر اور عبارت پڑھنے لگے عبد اللہ بن سلام جو یہودیوں کے بڑے عالم اور مسلمان ہو چکے تھے انہوں نے انکی چوری پکڑی اور کہا ذرا ہاتھ تو اٹھاؤ جب ہاتھ اٹھایا تو رجم کی آیت صاف نکل آئی یہودیوں کو غضہ آیا اور اٹھ کر چلدیے اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف یعنے قیامت کا دن ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۶۷ ف یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو اللہ تعالی کی راہ بتلاتے ہیں تم اس میں طرح طرح کے عیب نکالتے ہو اور لوگوں کو اس راہ پر چلنے سے روکتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ ہمارا یہ عیب نکالنا ناحق کی ہٹ دھرمی ہے اور یہ راہ اللہ کی سچی راہ اور یہ عیب یہودی یہ کرتے تھے کہ مسلمانوں کو باور کراتے کہ جس پیغمبر کی بشارت ہماری کتابوں میں ہے وہ یہ پیغمبر نہیں ہیں اور دین اسلام سچا دین نہیں ہے دیکھو ان کا قبلہ صحیح نہیں ہے اگر یہ سچے پیغمبر ہوتے تو بیت المقدس ہی کو قبلہ رکھتے اسی قسم کی ناحق کج بحثیاں کرکے مسلمانوں کے دلوں میں شبہ ڈالتے اور جو کوئی نیا مسلمان ہونے لگتا اس کو اسلام لانے سے روک دیتے تب اللہ تعالے نے یہ آیت اتاری ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۶۸ ف یعنے اس میں دیری اور سستی مت کرتے جیسے یہودیوں کی عادت تھی کہ نیک باتوں کو ٹالتے رہتے کار امروز را بفردا مگذار یہ نیک کاموں کے لیے ہے ان میں جلدی منع نہیں بلکہ عمدہ ہے وہ جو حدیث میں ہے کہ جلدی شیطان کی طرف سے ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسی جلدی نہ کرو جس سے کام بگڑ جاوے ۱۲ ف یعنے جیسے بندے کی ناشکری کرتے ہیں اور اسکی نعمتوں کی ناقدری

اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے وہ اپنے بندوں کی ضرور قدر دانی کریگا اور ان کو ثواب دیگا کوئی نیکی جو اللہ کے واسطے کیجاوے ضائع نہیں ہو سکتی ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶۷۴

ف ۱۲ کہ کے مشرکوں نے یہود کے مولویوں سے پوچھا تم سچ کہو ہمارا دین بہتر ہے یا مسلمانوں کا ان بے ایمان مولویوں نے مشرکوں کو مسلمانوں سے بہتر اور اچھی راہ پر بتایا حالانکہ یہ مردود خوب جانتے تھے کہ مسلمان گو ہمارے مخالف ہیں مگر توحید کے قائل ہیں وہ ہزار ہا درجے ان مشرکوں سے بہتر ہیں ۱۲ ف ۱۳ یعنی ان یہودیوں کی یہ بیماری بیان کی تھی کہ وہ خود ستائی کرتے ہیں اور اپنے تئیں مقدس اور پاک بتاتے ہیں اب یہ بیان کیا کہ ایک اور برائی بھی ان میں موجود ہے یعنی پرلے درجہ کے بخیل ۱۲ ف ۱۴ قرآن شریف اور نبوت اور حکومت اور دشمنوں پر غلبہ ۱۲ ف ۱۵ بعضوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے جو اپنے فضل سے دیا اس سے مراد بی بیاں ہیں یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وجہ سے بھی حسد کرتے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے نو بی بیاں لطف درجہ کی عطا فرمائی تھیں ۱۲ ف ۱۶ اس کے سوا حضرت سلیمان کی ایک ایک ہزار بی بیاں تھیں اور حضرت داؤد کی سو بی بیاں تھیں تو اگر اس پیغمبر کی نو بی بیاں ہوئیں تو اس پر حسد کیا کرتے ہو یہود یہ بھی کہتے تھے کہ اگر یہ سچے پیغمبر ہوتے تو اتنی عورتیں نہ کرتے جیسے بعض نصاریٰ بھی کہتے ہیں ان کا دندان شکن جواب یہی ہے کہ داؤد اور سلیمان کی پیغمبری کو تو تم بھی مانتے ہو پھر انکی اس قدر بی بیاں کیسے تھیں ۱۲ ف ۱۷ یعنی یہود میں سے یا ابراہیم کی اولاد میں سے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶۷۱

ف ۱۳ تو تمہاری بات کیونکر ہمارے دل میں سما سکتی ہے یا ہمارے دل علم کے غلاف ہیں یعنی ہم کو سب باتیں معلوم ہیں ۱۲ ف ۱۴ غلاف و لفافہ کچھ نہیں ۱۲ ف ۱۵ یعنی ہم نے ہی ان کو پھٹکار دیا انپر لعنت کر دی ۱۲ ف ۱۶ یعنی یہودیوں میں سے چند لوگ ایمان لاویں تو لاویں اکثر کافر ہی رہیں گے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے ان پر لعنت کر دی ہے ایسا ہی ہوا کہ عبداللہ بن سلام اور ان کے چند ساتھیوں کے سوا تمام یہود ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف رہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶۷۲

ف ۱۳ ان میں نیک بات کا اثر نہیں ہوتا یا رحم و کرم کا ان میں نام نہیں ۱۲ ف ۱۴ یعنی ایک لفظ کی جگہ دوسرا لفظ رکھ دیتے مثلاً جیسے آنحضرت کی صفت کو جو توریت میں موجود تھی انہوں نے اسکو بدل ڈالا ابن خلدون نے کہا تحریف لفظی بعید ہے اور توریت ایسی مشہور کتاب تھی کہ اسکا بدل دینا مشکل تھا بخاری نے ابن عباس سے ایسا ہی نقل کیا تو مطلب یہ ہوگا کہ وہ جملہ کی ترکیب میں تحریف کرتے یعنی فاعل کو مفعول بنا دیتے اور مفعول کو فاعل ایک جملہ میں جو لفظ شریک ہو اس کو دوسرے جملہ سے لگاتے اور معنے اور مطلب میں خبط کر دیتے یا اس کی تفسیر ایسی بیان کرتے جو مقصود نہیں ہے ۱۲ ف ۱۵ یعنی اس پر عمل چھوڑ دیا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا گیا تھا اور آپ کی سب نشانیاں بیان کر دیگئی تھیں یہودیوں نے اس کا کچھ خیال نہیں کیا تو گویا بھلا دیا یا مطلب یہ ہے کہ توریت کی بعض باتیں انکی یاد سے نکل گئیں ۱۲ ف ۱۶ جیسے عبداللہ بن سلام اور انکے ساتھی جو یہودیوں میں زمانہ نبوی میں تھے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶۷۴

ف ۱۱ میں ان لوگوں کو کیا کروں یہ میری سنتے ہی نہیں ۱۲ ف ۱۲ یعنی ہم کو ان سے علاحدہ کر دے انکی صحبت سے جدا کر دے ایسا نہ ہو کہ تیرا عذاب اترے اور ہم بھی انکے ساتھ لپیٹے جائیں ۱۲ ف ۱۳ کہتے ہیں حضرت موسیٰ نے غصہ میں آکر پہلے بددعا تو کی لیکن پھر رنج ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسے نافرمانوں کی یہی سزا ہے انپر رنج اور افسوس مت کر ۱۲ ف ۱۴ یعنی چونکہ قابیل نے ظلم سے اپنے بھائی ہابیل کو مار ڈالا ۱۲ ف ۱۵ بظاہر قابیل کے قتل اور بنی اسرائیل کو حکم دینے میں کوئی تعلق معلوم نہیں ہوتا اسی وجہ سے نافع من اجل ذلک پر وقف کرتے تھے تو وہ اگلی آیت سے متعلق ہوگا اور یہ آیت کتبنا سے شروع ہوگی اگلی آیت کا ترجمہ یہ ہوگا پھر وہ (یعنی قابیل) اس سبب سے (یعنی ہابیل کو مار ڈالنے اسکی لاش نہ چھپا سکنے سے) لگا پچھتانے ۱۲ ف ۱۶ یعنی اگر خون کے بدل خون کرے قصاص لیوے تو درست ہے اسی طرح اگر کوئی ملک میں فساد مچاوے مثلاً مسافروں کو لوٹنا شروع کرے بادشاہ اسلام سے بغاوت کرے اس کا بھی مار ڈالنا درست ہے بے خون یا فساد کے ناحق کسیکو مارنا گویا سارے جہان کو مارنا ہے یعنی سارے جہان کو اگر مار ڈالے تو جتنا گناہ یا عذاب اسکو ہوگا اتنا ہی ایک مسلمان کو بھی ناحق مار ڈالنے میں ہوگا یا سارے جہان کو اگر مار ڈالے تو اس سے قصاص لیا جاوے گا اسی طرح ایک کو مار ڈالنے میں بھی اس سے قصاص لیا جاوے گا ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶۷۸

ف ۱۵ بعضوں نے کہا انکے ہاتھ تنگ ہوں اس سے یہ مراد ہے کہ دنیا میں قید اور قتل اور ذلیل اور خوار ہوں اور آخرت میں عذاب میں گرفتار ہیں ۱۲ ف ۱۶ حدیث میں ہے کہ اس کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں یعنی اور مخلوقات کی طرح یہ نہیں ہے کہ بایاں ہاتھ داہنے سے کمزور ہو بلکہ اس کے دونوں ہاتھ ایک ساں طاقت اور برکت والے ہیں اس آیت سے رد ہوتا ہے ان لوگوں کا جو یدٌ کا معنے نعمت یا قدرت کے لیتے ہیں کیونکہ اگر نعمت یا قدرت مراد ہوتی تو تثنیہ یعنی دونوں ہاتھوں کے معنے نہیں بنتے واگر اللہ تعالیٰ ید سے پاک ہوتا جیسے جہمیہ اور معتزلہ اور بعض متکلمین کا قول ہے تو یہودیوں کو یوں جواب دیا جاتا کہ تم کیا بکتے ہو وہ تو ید سے پاک ہے جیسے سورہ انعام کے بارہویں رکوع میں فرمایا کہ وہ بیٹے اور بیٹیوں سے پاک ہے دوسری آیت میں فرمایا آدم کو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا اگر ہاتھ سے قدرت مراد ہو تو پھر آدم کی فضیلت نہیں نکلتی کیونکہ قدرت سے سب بنتے ہیں اسیطرح حدیث میں ہے کہ اللہ نے توریت شریف کو اپنے ہاتھ سے لکھا اور جنۃ العدن کے جھاڑ اپنے ہاتھ سے لگائے غرض اہلحدیث ان سب آیتوں اور حدیثوں کو تسلیم کرتے ہیں اور ان کے ظاہری معنے پر ایمان لاتے ہیں ان میں تاویل اور تحریف نہیں کرتے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶۷۴

ف ۱۴ یا تم نے توریت کے الگ الگ حصے اور جزو کر دیے ہیں جو اپنے مطلب کے ہیں وہ تو لوگوں کو بتاتے ہو اور ان کو سناتے ہو اور جن میں تمہارے خلاف مضمون ہیں انکو چھپا کر رکھتے ہو جیسے رجم کی آیت کو چھپا لیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت کی آیتوں کو چھپا لیا تھا اس سے یہ نکلتا ہے کہ یہ آیت یہود کے باب میں اتری کیونکہ قریش کے کافر توریت کو نہیں چھپاتے تھے ۱۲ ف ۱۵ قرآن کی طفیل میں ۱۲ ف ۱۶ بہت سی غیب کی باتیں اور پیشین گوئیاں اور بہت سے قصے جو توریت میں نہ تھے اور بہت سے شریعت کے مسئلے اور حکمت کی باتیں جو قرآن سے معلوم ہوئیں ۱۲ ف ۱۷ یعنی ٹھیک ٹھیک کرتے رہیں اور بچوں کیطرح اپنی کفریات سے کھیلتے رہیں ۱۲ ف ۱۹ جسکی آنکھیاں پھٹی نہ ہوں جیسے اونٹ شتر مرغ بلکہ باہر کر ڈالا جاوے مثلاً

گو خریا ہر پنجہ والا پرندہ ۱۲ ف ۱۹ اگرچہ انکا گوشت حلال تھا ۱۲ ف ۲۰ یا جس چربی کو پیٹہ اٹھائے ہوئے ہو جیسے دنبہ کی چکتی ۱۲ ف ۲۱ مثلاً ہاتھ پاؤں یا پسلی کی چربی یا آنکھ یا کان کی وہ حلال تھی ۱۲ ف ۲۲ جو ہم نے انپر ان چیزوں کو حرام کردیا تھا ۱۲ ف ۲۳ یعنے یہود طرح طرح کے گناہ اور شرارتیں کرتے تھے حق تعالیٰ اسکی سزا میں انپر حلال اور پاک چیزیں بھی حرام کردیتا جیسے سورہ نساء کی بائیسویں رکوع میں گذرا ہم سچے ہیں یعنے اس بیان میں کہ گناہ کی سزا میں ہم نے یہ چیزیں انپر حرام کردی ہیں نہ جیسا یہود کہتے ہیں کہ اسرائیل نے اپنے اوپر یہ چیزیں حرام کرلی تھیں چنانچہ توریت شریف میں یہ عبارت موجود ہے کہ مردار اور خون اور سور کا گوشت اور ہر جانور جس کا کھر پھٹا ہوا نہ ہو اور ہر چربی جس میں سفیدی نہ ہو تم پر حرام ہے ۱۲ ف ۲۴ ایک بات اور بھی ہے وہ یہ ہے کہ اس سے پہلے ہم نے الخ ۱۲ ف ۲۵ نیک بندے سے مراد حضرت موسیٰؑ ہیں یعنے اللہ تعالےٰ نے اپنا احسان حضرت موسیٰ پر پورا کیا ان کو توریت عطا فرمائی بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اس شخص کا ایمان پورا کرنے کو جو نیک ہو ۱۲ ف ۲۶ یا ہر چیز کا اس میں پورا بیان ہے ۱۲ ف ۲۷ یا اس میں ہدایت اور مہربانی ہے ۱۲ ف ۲۸ آخرت پر وہاں کے عذاب پر اور ثواب پر ۱۲ ف ۲۹ جنکا ذکر اوپر گذر چکا ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۴۷۹

ف ۱۶ اپنا سامان لکڑیاں رسیاں وغیرہ جو لائے ہیں ۱۲ ف ۱۷ کہتے ہیں ان جادوگروں نے خلق کی راہ سے حضرت موسیٰ کا ادب کیا ۱۲ ف ۱۸ اگر تم ڈالتے ہو تو پہلے الخ ۱۲ ف ۱۹ مگر یہ یاد رکھو کہ خداوند عالم پر تم غالب نہ ہو سکوگے یا ڈالو تو سہی دیکھو تو تمہاری کیا فضیحتی (اردو کا محاورہ ہے غلط العام فصیح) ہوتی ہے ۱۲ ف ۲۰ اپنی رسیوں اور لاٹھیوں کو ۱۲ ف ۲۱ لوگوں کے خیال میں ۱۲ ف ۲۲ یعنے لوگوں کے نزدیک بہت بڑا بھاری جادو کیا کہ ویسا کسی نے کبھی نہیں دیکھا تھا ۱۲ ف ۲۳ عصا قائم رہی ۱۲ ف ۲۴ سب فنا اور ملیا میٹ ہوگیا سب سمجھ گئے کہ جادوگروں کا کام شعبدہ اور سوانگ تھا اور موسےٰؑ نے جو دکھلایا وہ بحکم خدا ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۴۸۰

ف ۱ خواب غفلت سے بیدار ہوں ابن عباس نے کہا ہر چیز خشک ہوگئی اسعال ندہ مر گئے اور نیل کا دریا سالکہ گیا آخر سب لوگ فرعون کے پاس گئے اور کہنے لگے اگر تو خدا ہے تو نیل میں پانی لا وہ کہنے لگا صبح کو پانی آجاوے گا جب یہ لوگ چلے گئے تو سوچا کہ اب کیا کروں اگر صبح کو پانی نہ آیا تو سب میں جھوٹا ہونگا رات کو ایک کمل اوڑھ کر ننگے پاؤں نیل پر آیا اور حق تعالیٰ سے دعا کرنے لگا یا اللہ تیرا ہی اختیار ہے تو اگر چاہیگا تو نیل کو پانی سے بھر دیگا فرعون کا یہ کہنا تھا کہ نیل میں پانی آن پہونچا اور فرعون کے لوگ اور زیادہ گمراہ ہوے اللہ تو کو انکا تباہ کرنا منظور تھا ۱۲ ف ۲۱ جیسے غلہ کی ارزانی صحت کا عمدہ ہونا ۱۲ ف ۲۲ یعنے ہماری عقلمندی اور انتظام کی خوبی ہے اور اللہ کا شکر نہ کرتے ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۴۸۲

ف ۸ اس کی بنائی آنکھ سے ۱۲ ف ۹ ریزہ ریزہ یا زمین کے برابر ۱۲ ف ۱۰ اس زمانے میں ۱۲ ف ۱۱ یا امتیاز بخشا یا چن لیا ۱۲ ف ۱۲ یعنے پیغمبری ۱۲ ف ۱۳ توریت شریف کی ۱۲ ف ۱۴ ہم نے موسیٰ سے کہا ۱۲ ف ۱۵ یعنے مصر کا ملک بعضوں نے کہا جہنم بعضوں نے کہا عمالقہ کے ملک بعضوں نے کہا شام کا ملک گویا بنی اسرائیل کو یہ خوشخبری دی کہ عنقریب انکے دشمن ہلاک ہو جائیں گے اور بنی اسرائیل ان ملکوں کے مالک بنیں گے ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۴۸۳

ف ۱ یعنے یہ مت سمجھو کہ میں نے کوشش میں کوئی کمی کی سب کچھ ان کو سمجھایا ڈرایا مگر بچھڑے کی پرستش میں موقوف نہ کرسکا دو وجہوں سے ایک تو یہ کہ ان لوگوں کی نظر میں میری اتنی وقعت نہ تھی نہ رعب تھا جیسا تمہارا ہے دوسرے یہ کہ جب میں نے منع کیا تو وہ میرے مارنے کو مل آئے اگر میں اور کچھ کہتا تو شاید وہ مجھ کو مار ہی ڈالتے ۱۲ ف ۲۱ میری بے عزتی کرتے ۱۲ ف ۲۲ یعنے مجھ کو ان میں مت شریک کر ۱۲ ف ۲۳ جب ہارونؑ نے یہ سب حال موسیٰؑ کو سنایا تو موسیٰ لگے دعا کرنے ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۴۸۴

ف ۱۴ خواہ وہ عذاب کے مستحق ہوں یا نہ ہوں کیونکہ سب بندے اوسکی ملک ہیں اور اوسکو پورا اختیار ہے کسی کو چون و چرا کرنے کی مجال نہیں ہے ۱۲ ف ۱۵ آدمی جانور درخت پتھر سب پر ۱۲ ف ۱۶ کہتے ہیں جب یہ آیت اتری تو شیطان کہنے لگا مجھ پر بھی تیری مہربانی ہونا چاہیے کیونکہ میں بھی ایک چیز ہوں تب اللہ تعالیٰ نے یہ اتارا ۱۲ ف ۱۷ گناہ اور شرک سے ۱۲ ف ۱۸ تو شیطان مایوس ہوگیا اسی طرح سے یہود نے انہوں نے بھی اللہ تعالےٰ کی سب آیتوں پر یقین نہیں کیا انجیل اور قرآن کو نہ مانا اسی طرح سے نصاریٰ نے انہوں نے قرآن کو نہ مانا مسلمان اس مہربانی کے حق دار ہوگئے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی سب کتابوں اور سب پیغمبروں کو مانا اور سب کا ادب کیا ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۴۸۵

ف ۱ شکار کرتے تھے حالانکہ ان کو شکار منع تھا ۱۲ ف ۱ پانی پر تیرتی ہوئیں ۱۲ ف ۱۷ یا پانی سے سر نکالے ہوئے آجاتیں ۱۲ ف ۱۸ اور کوئی دن ہوتا ۱۲ ف ۱۹ یہ قصہ بھی سورہ بقرہ کے آٹھویں رکوع کی تفسیر میں گذر چکا ہے ۱۲ ف ۲۰ اس گروہ سے جو لوگوں کو ہفتہ کے دن شکار کرنے سے منع کرتے تھے اور اس برے کام سے باز رکھنے کے لیے بہت کوشش کرتے تھے ۱۲ ف ۲۱ کیا فائدہ وہ تو ماننے والے نہیں قلم تقدیر نے انکی ہلاکت اور یا تباہی لکھدی ہے کہتے ہیں جب ان گاؤں والوں نے یہ برا کام شروع کیا تو سارے گاؤں کے رہنے والے تین گروہ ہوگئے ایک تو وہ جو خود یہ برا کام کرتے تھے دوسرے وہ جو خود یہ کام نہیں کرتے تھے مگر کرنے والوں کو منع بھی نہیں کرتے تھے تیسرے وہ جو خود یہ کام نہیں کرتے تھے اور کرنے والوں کو منع کرتے سمجھاتے تو یہ دوسرے گروہ نے تیسرے گروہ سے کہا بعضوں نے کہا کہ یہ پہلے گروہ نے تیسرے گروہ سے کہا یعنے تم ہم کو کیوں سمجھاتے ہو جب تم خود کہتے ہو کہ ہم تباہ یا ہلاک ہوں گے پھر جب اللہ تعالیٰ نے ہماری تباہی یا ہلاکت کا ارادہ کرلیا ہے تو تمہارے سمجھانے سے کیا فائدہ ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۴۸۸

ف ۱۶ لیکن جو وقت اللہ تعالےٰ نے مقرر کیا ہے اس وقت اسکا اثر ظاہر ہوگا ۱۲ ف ۱۷ چالیس برس کے بعد اس دعا کا ظہور ہوا اور فرعون لشکر سمیت تباہ ہوا ۱۲ ف ۱۸ جو دعا کرتے ہی چاہتے ہیں کہ انکا مطلب پورا ہو جائے اگر پورا نہ ہوا تو خدا سے پھر جاتے ہیں یا شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے بہت کچھ دعا کی مگر پروردگار نے قبول ہی نہیں کی ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۴۸۹

ف ۲۰ گھاٹ پر تو پیاس بجھانے کے لیے جاتے ہیں وہاں اور زیادہ آفت آگ ہی آگ ہے ۱۲ ف ۲۱ دونوں جہان میں ملعون ہوئے دنیا کی لعنت یہ ہے کہ قیامت تک لوگ فرعون اور اس کی قوم والوں پر پھٹکار کی بوچھاڑ کرتے رہیں گے ۱۲ ف ۲۲ دونوں جہان میں پھٹکار ۱۲ ف ۲۳ ان کے نشان باقی ہیں یا آباد ہیں

ضمیمہ متعلق ص ۴۹۱

ف ۵ یعنے بیت المقدس کی مسجد کو دوبارہ خراب کریں ۱۲ ف ۱۰ حالانکہ دو بار قصور کرچکے ہو مگر وہ ارحم الراحمین ہے ۱۲ ف ۱۱ قتل ہوئے قید ہوگئے ذلیل ہوگئے اب ایسا

بھی بھائی تھے قریظہ اور بنی نضیر کو مسلمانوں کے ہاتھوں سے ملی ۱۲ ف فرعون کے عذاب سے انکو چھڑانے کے لیے آیا الخ ۱۲ ف۱۹ تیرے عقل میں فرق آگیا ہے ان نو نشانیوں کا اوپر بیان ہو چکا ہے ایک روایت میں ہے کہ دو یہودیوں نے صلاح کی اور یہ کہا کہ اس پیغمبر کے پاس چلو اس سے کچھ پوچھیں پھر ان نو نشانیوں کو پوچھا آپنے فرمایا اللہ تعالی کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو زنا نہ کرو چوری نہ کرو ناحق خون نہ کرو اسراف نہ کرو جادو نہ کرو بے قصور آدمی پر بادشاہ کے پاس تہمت لگا کر اسکو مار ڈالنے سود مت کھاؤ پاکدامن عورت پر بہتان نہ کرو یا کافروں کے مقابلہ سے مت بھاگو راوی کو شک ہوا اور ایک بات خاص تمہارے یہودیوں واسطے ہے وہ یہ ہے کہ ہفتہ کے دن زیادتی نہ کرو یہ سنتے ہی ان دونوں یہودیوں نے آپکے ہاتھ پاؤں چومے اور کہنے لگے آپ بیشک اللہ کے پیغمبر ہیں آپنے فرمایا پھر تم مسلمان کیوں نہیں ہو جاتے انہوں نے کہا داود پیغمبر نے اللہ سے دعا مانگی تھی کہ ہمیشہ انکی اولاد میں کوئی نہ کوئی پیغمبر ہوتا رہے اور ہمکو ڈر ہے مسلمان ہوں تو یہودی ہم کو مار ڈالیں گے ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۴۹۴ ف۱۲ یا تجھ کو موسی کا قصہ پہونچ چکا ہے ۱۲ ف۱۳ یہ سورت مکہ میں اتری اس وقت تک شاید آپ کو موسی ع کا قصہ معلوم نہ ہوا ہو اس قصہ کے بیان فرمانے سے یہ مطلب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی ہو کیونکہ موسی پیغمبر پر بھی بڑی بڑی سختیاں گذر چکی ہیں ۱۲ ف۱۴ حضرت موسی رستہ بھول گئے تھے اندھیری رات سخت سردی کی اور بی بی کو دردزہ شروع ہوا ۱۲ ف۱۵ کیونکہ آگ آگ لاتے ضرور کوئی آدمی ہوگا اس سے رستہ پوچھ لوں حضرت موسی دور سے اللہ کے نور کو آگ سمجھے آگ لینے گئے تو اللہ تعالی نے پیغمبری سے سرفراز فرمایا ۱۲ ف۱۶ یہ آواز خود پروردگار کی تھی جو موسے ع کو ایک درخت سے سنائی دی ۱۲ ف۱ طوی اس میدان کا نام تھا جوتیاں اتارنے کا حکم اسلیے ہوا کہ وہ مردہ گدھے کی کھال کی تھیں یا تعظیم اور ادب کے لیے

ضمیمہ متعلق ص ۴۹۵ ف۳ کئی آدمی مل جائیں تو عبادت بھی خوب ہوتی ہے ایک کو دوسرے سے مدد پہونچتی ہے اور دل نہیں گھبراتا ۱۲ ف۱

جب ہم بچے اور کم سن تھے ہم کو اس طرح سے پالا پرورش کیا دشمنوں سے بچایا تو اب بھی ہم پر احسان کر ف۱ تو نے منہ مانگی مراد پائی یعنے تیری سب درخواستیں منظور ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۴۹۶ ف۳ یہ عرض کرنے والے تو صرف موسی ع ہیں کیونکہ ہارون اس وقت وہاں موجود نہ تھے مگر چونکہ موسے اپنی طرف سے اور اپنے بھائی کی طرف سے بھی گفتگو کر رہے تھے اس لیے یوں فرمایا کہ دونوں نے عرض کیا ۱۲ ف۱۴ گو میری ذات مقدس عرش پر ہے مگر میرا سمع اور بصر ہر جگہ کام کر رہا ہے ایک رتی مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے ۱۲ ف۱۵ انکو آزاد کر دو اپنے قدیمی ملک شام کو چلے جائیں ۱۲ ف۱۶ جس سے تو پہچان لے کہ ہم اس مالک کے بھیجے ہوئے ہیں ۱۲ ف۱۷ یا ہم اسکو سلام کرتے ہیں جو ہدایت کی پیروی کرے یا جنت کے فرشتے اسی کو سلام کریں گے جو سیدھے رستہ پر چلیگا ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۴۹۹ ف۱۲ میرے بغیر حکم ایکے معتقد بن گئے ہو یہ ہو ہی بات ہے ۱۲ ف۱۵ وہ گرو ہے تم سب اس کے چیلے ہو اور یہ تمہارا ایک منصوبہ تھا استاد اور شاگرد سب نے ملکر یہ صلاح ٹھیرائی تھی کہ پہلے شاگرد ایک شعبدہ دکھلا کر گئے پھر سب کے سامنے استاد سے ہار جائیں گے تاکہ دیکھنے والے استاد کا کہا مان لیں اور اسکے معتقد بنجائیں ۱۲ ف۱۶ کھجور کا درخت اونچا ہوتا ہے تو مطلب یہ ہے کہ اسکی ڈھنڈہ پر لٹکا کر سولی دوں گا ۱۲ ف۱ یعنے میں اور موسی ع ان دونوں میں سے ۱۲ ف۲ یعنی موسے جس سے تم کو ڈراتے ہیں یعنے آخرت کے عذاب سے وہ زیادہ سخت ہے یا میری مار ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۵۰۰ ف۱۳ یہ خدا تعالی کی آزمائش ہے ایمان پر قائم رہو ۱۲ ف۱۴ یہ بھی انکا ایک بہانہ تھا دل تو بچھڑے کی پوجا سے لگ گیا تھا لیکن حضرت موسی ع کے لوٹنے پر اس امر کا تصفیہ موقوف رکھا ۱۲ ف۱۵ پھر موسی ع لوٹ کر آئے اور اپنے بھائی ہارون پر بہت غصے ہوے ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۵۰۱ ف۱ ظالمی بنی اسرائیل پر ایک مدت سے ظلم کر رہے تھے جو ہم میں وہ کوئی نہیں یہ انکا خیال تھا ۱۲ ف۲ انکے مطیع بنجائیں ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۵۰۲ ف۳ ہماری سقدر احسان اور پھر تو قصور وار اور پھر ہم ہی کو بانی آیا چلا وہاں سے حکومت کرنے کو ۱۲ ف۱۲ یا مجھے نادانستہ یہ حرکت ہو گئی اللہ تعالی نے مجھ کو وہ علم نہیں دیا تھا جواب عطا فرمایا ہے ۱۲ ف۱۵ کہیں تم ظلم سے مجھ کو اس قبطی کے بدل مار نہ ڈالو ۱۲ ف۱۶ مدین کو چلا گیا وہاں سے ایک مدت کے بعد لوٹا ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۵۰۳ ف سورج کی طرح اس پہ آنکھ نہیں ٹھیرتی تھی حالانکہ حضرت موسی گندمی رنگ تھے ۱۲ ف مردود نے جب یہ کہا کہ میری شیخی کرکری ہو گئی اور موسے نے وہ کھلی نشانی دکھلائی جس سے انکی صداقت میں شبہ نہیں تھا تو یہ حیلہ نکالا اور لوگوں کا دل لانے کے لیے سب کی رائے پوچھنے لگا ۱۲ ف۹ اس طرح کے عجیب شعبدے دکھا کر لوگوں کا دل اپنی طرف کرے پھر خود بادشاہ بنجائے اور تمہاری سلطنت چھین لے ۱۲ ف۱ چند روز تک ان کو ڈھیل میں رکھو ۱۲ ف۱ اور موسی کی پیروی سے بچ جائیں گے بعضوں نے کہا جادوگروں سے فرعون نے حضرت موسی اور حضرت ہارون کو مراد رکھا اور مطلب یہ ہے کہ اگر وہ غالب ہوئے تو ہم انکا دین اختیار کر لیں گے ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۵۰۴ ف۱ جب بنی اسرائیل راتوں رات نکل گئے اور فرعون کو خبر ہوئی تو ناخ ف۱۲ کہ ہمارے بے اجازت نکل کھڑے ہوئے کہتے ہیں بنی اسرائیل چھ لاکھ ستر ہزار تھے اور فرعون کا لشکر سولہ لاکھ تھا ایک حدیث میں ہے کہ موسی ع کے ساتھ ایک لاکھ بیس ہزار تھے اور سمندر میں بارہ رستے بنے تھے ہر رستے میں سے بارہ ہزار پار ہوئے اور فرعون کے ساتھ ستر افسر تھے ہر افسر کے تحت میں ستر ستر ہزار فوج تھی سب اور پچاس لاکھ فوج ہوئی ایک روایت میں ہے کہ موسی ع کے ساتھ ستر ہزار تھے بہر حال فرعون کی فوج کے مقابل یہ ایک تھوڑی سی جماعت تھی ۱۲ ف۱۳ یعنے ہم با سامان مستعد ہیں اور بنی اسرائیل بے سر و سامان انکا گرفتار کر لینا کچھ مشکل نہیں ۱۲ ف۱۴ اور وہ بنی اسرائیل کے پیچھے انکو گرفتار کرنے کے لیے روانہ ہوئے سب گھر بار مال متاع مصر میں چھوڑ گئے ۱۲ ف۱۵ انہوں نے فرعون کے ڈوبنے کے بعد پھر مصر میں آ کر سارے سامان پر قبضہ کر لیا ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۵۰۵ ف۹ جن بیوقوفوں نے کہا ہے کہ حضرت موسی نے اللہ تعالی کی آواز نہیں سنی بلکہ درخت میں اللہ تعالی نے بات کرنے کی قوت پیدا کر دی تھی اور آواز بھی اسی درخت کی تھی ان کو اس میں غور کرنا چاہیئے کہ درخت بیچارے کی کیا

مجال ہے کہ وہ کہیں میں سے ہوں زبردست حکمت والا دوسرا
اگر درخت یہ دعوی کرسکتا ہے کہ میں اسم ہوں تو پھر حسین
بن منصور نے کیا قصور کیا تھا جو انا الحق کہا اور
حضرت جنید بغدادی اور تمام علماء نے انکے قتل کا فتوی
کیوں دیا ۱۲ ف یعنی میرے حضور میں جب حاضر ہوئے
ہیں تو انکو ہوا میرے اور کسیکا خیال ہی نہیں رہتا
سانپ ہو یا اژدہا ہو وہ کسی سے نہیں ڈرتے ۱۲ ف
یعنی کوئی عیب تیرے ہاتھ میں نہ ہوگا جیسے برص میں ہو
جاتا ہے۔ یہ دو نشانیاں ان) نو نشانیوں ا لخ

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۰۸

ف۱۴ یا پیچھے دیکھتا ہوا
اب پکڑا گیا اب پکڑا رہوا ۱۲ ف۱۵ جو بیقصور مجھ کو
قتل کرنا چاہتے ہیں کسی شریعت یا انصاف کے قانون
سے ایسی خفیف خطا عتیا طی کی سزا قتل نہیں ہے
کہتے ہیں حضرت موسیٰ جب بھاگے تو کھانے کو بھی کچھ پاس
نہ تھا پاؤں میں جوتا بھی نہ تھا مدین وہاں سے آٹھ
دن کی راہ پر تھا جہاں فرعون کی حکومت ختم ہوتی تھی
اسی طرف بھاگے ۱۲ ف۱۶ مدین اس شہر کا نام تھا جہاں
شعیب پیغمبر رہتے تھے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۱۳

ف۹ خدا کے عذاب سے
اپنے تئیں بچا سکتا یا ہو سے اپنا بدلہ لے سکتا ۱۲ حدیث
میں ہے کہ اس قارون مردود نے ایک فاحشہ عورت
کو یہ سمجھایا کہ وہ حضرت موسیٰ پر زنا کی تہمت
لگائے چنانچہ جب حضرت موسیٰ ع نے اس کو
قسم دی تو اس نے کہدیا کہ قارون کے بہکانے
سے لینے یہ تہمت کی حضرت موسیٰ ع کو غصہ آیا اور
اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں رو کر دعا کی حکم ہوا کہ تم زمین
کو جو کہو گے وہ کرے گی حضرت موسیٰ ع نے کہا
اے زمین قارون کو پکڑ وہ ایڑیوں تک دھنس گیا
پھر لگا منت کرنے لیکن حضرت موسیٰ ع نے دوبارہ
یہی کہا اے زمین اسکو پکڑ وہ گھٹنوں تک دھنس
گیا ہوتے ہوتے گردن تک دھنس گیا ہزار منت
کرتا رہا لیکن حضرت موسیٰ ع یہی کہے گئے پکڑ اسکو
پکڑ یہانتک کہ پورا زمین میں سما گیا۔ اس کے ساتھ
اس کے لوگ خزانے وغیرہ سب دھنس گئے ۱۲ ف۱۰
اسی میں اسکی کچھ حکمت ہے ۱۲ ف۱۱ یہ ہمارا سمجھنا
غلط نکلا کہ جو مالدار ہے اللہ تعالیٰ کا احسان
اسی پر ہے ۱۲ ف۱۲ ایک نہ ایک روز اپنے کفر کی
شامت میں ضرور پھنسیں گے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۲۴

ف۹ حالانکہ دروازہ
بند رہتا ہے اور میرے
سوا کوئی تمہارے پاس نہیں آتا ۱۲ ف۱۰ اس آیت
سے اولیاء اللہ کی کرامت کا ثبوت ہوتا ہے کیونکہ
حضرت مریم علیہا اللہ تعالیٰ کی ولیہ تھیں کچھ پیغمبر نہ تھیں ۱۲
ف۱۱ ہوا یہ تھا کہ حضرت مریم ع کی ماں بانجھ تھیں حق تعالیٰ
نے انکو بیٹی دی اور بیٹی بھی ایسی عالی درجہ کی تو حضرت
زکریا بھی لاولد تھے انکو خیال آیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے
مریم کی ماں کو اولاد دی اور پھر اپنی قدرت یوں
دکھلائی کہ بن فصل کے میوہ روز بھیجتا ہے تو مجھ
کو اولاد دینا اسے کیا مشکل ہے ۱۲ ف۱۲ جیسے تو نے
مریم کی بوڑھی بانجھ ماں کو اولاد دی ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۲۵

ف۹ یعنے دودھ پیتا
بچہ جسکو بات کرنے کا
وقت نہ آیا ہو اور ابھی جھولی میں پڑا ہو اگر بات کرے
تو ایک بڑی نشانی ہے قدرت کی حضرت عیسیٰ ع نے
ایسا ہی کیا ایک حدیث میں ہے کہ حضرت یوسف کی
گواہ اور جریج عابد کے گواہ اور فرعون کی آیا کے
بیٹے نے بھی اسی عمر میں بات کی ۔ بڑا ہو کر یہ ترجمہ ہے
کہل کا کہل کہتے ہیں اس شخص کو جو جوانی پوری کر
چکا ہو لیکن ابھی بوڑھا نہ ہوا ہو یعنے چالیس برس
سے لیکر ساٹھ برس تک کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ تیس
برس کے جب ہوئے پیغمبری سے سرفراز ہوئے اور
تین برس دنیا میں رہ کر آسمان پر تشریف لے گئے
تو کہولت کا زمانہ انہوں نے کہاں پایا۔ اس کا
جواب بعضوں نے یہ دیا کہ کہل سے مراد پوری عمر کا ہے
۱۲ ف۱۰ جیسے ابراہیم ع اور اسمعیل ع اور اسحاق ع اور
یعقوب ع اور موسیٰ گذرے ہیں ۱۲ ف۱۱ یعنے وہ
کسی طریقہ کا پابند نہیں ہے کہ اس کے خلاف نہ کرسکے
گو اس نے اکثر عادت یوں رکھی ہے کہ جورو خاوند کو
ملنے سے اولاد ہوتی ہے مگر جب وہ چاہے اس
عادت کو توڑ سکتا ہے ۱۲ ف۱۲ یعنے حضرت عیسیٰ
کو ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۲۸

ف۹ بعضوں
نے کہا یہودی
حضرت عیسیٰ کو طنز کی راہ سے اللہ کا رسول کہتے
اور فخر یہ بیان کرتے کہ ہم نے اللہ کے رسول کو
مار ڈالا ۱۲ ف۱۰ ہوا یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ کو وہ
یہودی جو ان کے قتل کے درپے تھے کچھ بھی پہچانتے
نہ تھے جب ان کو پکڑنے لگے تو آپ نے اپنے
حواریوں سے فرمایا تم میں سے کون اس امر پر راضی
ہوتا ہے کہ اللہ اسکی صورت میری سی بنا دے اور
وہ میرے بدلے سولی پر چڑھایا جاوے ایک
جوان شخص راضی ہوا اور تین بار اپنی رضامندی
ظاہر کی تب وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شکل
بن گیا اور یہودی اسکو پکڑنے گئے اور سولی
دی حضرت عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر
اٹھا لیا یہ قصہ ابن ابی حاتم اور نسائی اور عبد
بن حمید اور ابن جریر اور ابن منذر نے ابن عباس
سے موقوفاً روایت کیا اور اس کا اسناد صحیح ہے ۱۲
ف۱۱ جب مار چکے تو بعضے کہنے لگے یہی عیسیٰ ع ہیں ۔
بعضوں نے کہا یہ عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہیں منہ تو
انہی کا سا ہے لیکن جسم اور ہے ۱۲ ف۱۲ یا کوئی یقین
نہیں ہے ۱۲ ف۱۳ بلکہ کسی اور کو ان کے دھوکے میں
قتل کیا ۱۲ ف۱۴ یعنے تیسرے آسمان پر جیسے حدیث
میں ہے ۱۲ ف۱۵ بلکہ قیامت کے قریب جب حضرت
عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے تو سب اہل کتاب بھی جو
اس زمانہ میں ہونگے ان پر ایمان لاویں گے اور
دنیا میں ایک ہی مذہب اسلام پھیل جاوے گا ۱۲
ف۱۶ اسی کو غلو کہتے ہیں یعنے بیچ کی راہ چھوڑ کر
ادھر ادھر ہوجانا جیسے نصارے اور یہود نے کیا
نصاری نے حضرت عیسیٰ کو یہانتک چڑھایا کہ خدا
بنا دیا یہود نے یہانتک گھٹایا کہ ان کو پیغمبر بھی
نہ مانا بلکہ جھوٹا بے دین بنایا سچا راستہ مسلمانوں
کا ہے کہ حضرت عیسیٰ ع کو اللہ تعالیٰ کا مقبول بندہ اور
پیغمبر مانتے ہیں ۱۲ ف۱۷ یعنے کن کا کلمہ جس سے
حضرت عیسیٰ بن باپ کے پیدا ہو گئے اللہ تعالیٰ
نے یہی کلمہ حضرت جبرائیل کے ذریعے سے مریم کے
پاس بھیجا انہوں نے مریم کے گریبان میں پھونک
دیا اللہ کی قدرت سے انکو پیٹ رہ گیا ۱۲ ف۱۸
یعنے خدا کی اسی واسطے حضرت عیسیٰ ع کو روح اللہ
کہتے ہیں اگرچہ سب روحیں خدا کی ہیں مگر حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کی روح کو اللہ تعالیٰ نے زیادہ
بندگی دی اور اپنی طرف منسوب کیا اور یہی وجہ
تھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسے ایسے عجیب
کام کرتے کہ جو انسانی قدرت کے باہر ہیں مثلاً
مردے کو جلا دینا۔ مادرزاد اندھے کو انکھیارا
کردینا۔ کوڑھی جذامی کو دم بھر میں اچھا کردینا ۱۲
ف۱۹ جیسے نصارے کہتے ہیں باپ بیٹا روح
القدس یہ تینوں ملکر خدا ہیں پہلے ایک خدا
تھا پھر ایک کے تین ہوگئے باپ میں صرف
وجود رہ گیا اور حیات روح القدس میں
آگئی اور علم بیٹے یعنے مسیح میں آگیا معاذ
اللہ کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم حضرت عیسے
علیہ السلام کے زمانہ تک جتنی آسمانی کتابیں
اتریں اور جن کو نصارے بھی مانتے ہیں سب
میں اس امر کی صراحت موجود ہے کہ خداوند کریم
ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور خود انجیل
میں بھی جا بجا توحید کا بیان ہے ۱۲ ف۲۰ یا وہ
بات کہو جو بہتر ہے یعنے خدا ایک ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۳۰

ف۱ ان سب
تقاضوں

کی تفسیر سورہ آل عمران کے پانچویں رکوع میں گذر چکی ہے ۱۲ ف ۱۲ کمبخت آنا نہ سمجھے کہ اندھے مادرزاد اور کوڑہی کو چنگا کر دینا اور مردے کو جلا دینا جادوگر کے باپ سے بھی نہیں ہو سکتا اور جادوگر تو خلاف شرع کام لوگوں سے کراتا ہے حضرت عیسیٰ تو اللہ تعالیٰ کی طاعت اور عبادت کا حکم کرتے ۱۲ ف ۱۳ یعنے حضرت عیسیٰ ع سے یا پروردگار سے انہوں نے عرض کیا کہ ہمارے ایمان پر گواہ رہیو حواری حضرت عیسیٰ کے خاص ۱۲ رفیق اور وہ بارہ تھے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۵۳۱

ف ۱۷ سیلانؔ نے کہا اس آیت سے بعضوں نے یہ نکالا ہے کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر جانے سے پہلے گذر گئے تھے اور یہ غلط ہے بلکہ حدیث جید میں اس مضمون کی موجود ہیں کہ حضرت عیسیٰ کی وفات نہیں ہوئی اور وہ آسمان پر زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے اور قیامت کے قریب پہر دنیا میں آوینگے ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۵۳۲

ف ۱۲ یعنے گو تیری عورت بانجھ ہے اور تو بوڑھا ہے مگر خدا کا حکم یہی ہے کہ اسی حال میں تم دونوں کو اولاد ہو ۱۲ ف ۱۳ یعنے تیرے دادا آدم کو جس کی نسل سے سب آدمی نکلے ۱۲ ف ۱۴ جب سے میں یہ معلوم کر لوں کہ خوشخبری اب پوری ہوئی عورت کو پیٹ رہ گیا ۱۲ ف ۱۵ یعنے یہ نہ ہوگا کہ تو گونگا بہرا ہو جائے بلکہ خاصا چنگا رہ کر لوگوں سے بات چیت نہ کر سکیگا البتہ اللہ تعالےٰ کی یاد میں زبان چلتی رہ گی ایسا ہی ہوا جب حضرت یحییٰ کا حمل رہا تو تین دن تک حضرت زکریا لوگوں سے بات چیت نہ کر سکے اشاروں سے ان کو سمجھاتے تھے ۱۲ ف ۱۶ صبح اور شام بڑے فضیلت کے وقت ہیں ہر دین اور ہر مذہب میں یہ عبادت اور یاد الٰہی کے وقت ہیں ۱۲ ف ۱ اس کے بعد یہ ہوا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور جب بڑے ہوئے تو اللہ تعالےٰ نے ان کو پیغمبری دی اور فرمایا اے یحییٰ الخ ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۵۳۶

ف ۹ حواری حضرت علیہ السلام کے مددگار رہے ۱۲ ف ۱۰ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر تشریف لے گئے تو آپ کے بعد نصاریٰ میں اختلاف ہوا کوئی آپ کو خدا کوئی خدا کا بیٹا کہنے لگا کوئی توحید پر قائم رہا اور پہلے دو کافر گروہ تیسرے گروہ پر غالب رہے یہاں تک کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ۱۲ ف ۱۱ مشرک ذلیل اور خوار ہوئے اور مومن قیامت تک غالب رہینگے اخیر غلبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ہوگا جب مسلمان آپ کے ساتھ ہو کر دجال کو مارینگے ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۵۳۸

ف ۹ ہمارے ہی حکم سے ان کی تابعداری کرتے تھے ورنہ بھاگ جاتے یا جو صبح کو بناتے وہ شام کو بگاڑ ڈالتے ۱۲ ف ۱۰ یعنے دین اور شریعت کا علم یا جانوروں کی بولی سمجھنے کا ۱۲ ف ۱۱ یوں نہیں کہا کہ سب ایماندار بندوں پر کیونکہ اللہ تعالےٰ کے بندے بے حد ہیں معلوم نہیں کوئی ان سے بھی بڑھ چڑھ کر ہو اس آیت سے یہ نکلا کہ علم اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اور یہی میراث ہے پیغمبروں کی ۱۲ ف ۱۲ یعنے علم اور فضل یا درجہ کا اور مال کی میراث مراد نہیں ہے کیونکہ داؤدؑ کے انیس بیٹے تھے اکیلے حضرت سلیمان انکے مال کے وارث نہیں ہو سکتے ۱۲ ف ۱۳ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام سب جانوروں کی بولی سمجھتے تھے پرند ہوں یا چرند اور یہاں پرند کو صرف اس لیے بیان کیا کہ پرند کا لشکر ہر وقت ان کے ساتھ رہتا اور ان پر سایہ کیے رہتا ایک روایت میں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام استسقا کے لیے لوگوں کے ساتھ میدان کو گئے وہاں ایک چیونٹی کو دیکھا جو چت لیٹے ہوئے اپنے پاؤں اٹھائے ہوئے اللہ تعالےٰ سے دعا کر رہی ہے یا اللہ میں ایک تیری مخلوق ہوں اور تو کھانے کو نہ دے تو میں کیسے جی سکتی ہوں یا ہم کو کھانے کو دے یا مار ڈال حضرت سلیمان نے اس کی یہ دعا سنکر لوگوں سے فرمایا اب اپنے اپنے گھروں کو لوٹ چلو ایک چیونٹی نے تمہارا کام پورا کر دیا اب پانی پڑے گا ۱۲ ف ۱۴ سب جانور ہمارے تابع ہیں یہاں تک کہ ہوا بھی ہمارے حکم پر چلتی ہے تمام دنیا کی بادشاہت ہمارے ہاتھ میں ہے دیو اور جن تک ہمارے مطیع ہیں ۱۲ ف ۱۵ حضرت سلیمان علیہ السلام کے گرد آدمی تھے ان کے گرد جن اور سروں پر پرندے ۱۲ ف ۱۶ ہر ایک گروہ پر جدا جدا نقیب تھے ۱۲ ف ۱۷ وہاں چیونٹیاں بڑی کثرت سے ہیں ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۵۴۱

ف ۱۳ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسکی پنڈلیاں دیکھ لیں ان میں کوئی عیب نہ تھا اور جنوں کا بیان جھوٹ نکلا یہی آزمانے کے لیے شیشہ کا محل بنایا گیا تھا ۱۲ ف ۱۴ جب اسکی پنڈلیاں دیکھ لیں یہ پانی نہیں ہے ۱۲ ف ۱۵ یا ایک محل ہے جسپر آئینے منڈھے ہوئے یا جڑے ہوئے ہیں ۱۲ ف ۱۶ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کے یہ معجزے دیکھے شرمندہ ہوئی تو کہا الخ ۱۲ ف ۱۸ جو اتنی مدت شرک میں مبتلا اور تجھ کو بھولی رہی ۱۲ ف ۱۹ ابن عباس نے کہا پھر حضرت سلیمان نے اس سے نکاح پڑھ لیا ایک حدیث میں ہے کہ حمام میں سب سے پہلے حضرت سلیمان علیہ السلام داخل ہوئے جب وہاں کی گرمی دیکھی تو کہنے لگے ہائے افسوس اللہ تعالیٰ کا عذاب کیسا ہوگا ۱۲ ف ۱۰ وہ بادشاہ اور پیغمبر دونوں تھے ہم نے کہا یا تھا پہاڑو الخ ف ۲۰ حضرت داؤد کے ہاتھ میں لوہا موم کی طرح ہو جاتا جس طرح چاہتے موڑ لیتے پگھلانے اور گرم کرنے کی ضرورت ان کو نہ ہوتی ۱۲ ف ۲۱ بڑی چھوٹی نہ ہوں ۱۲ ف ۲۲ بعضوں نے کہا کڑیاں اندازہ سے جوڑ اس کے یہ معنی ہیں کہ کیلیں نہ بہت پتلی رکھ نہ بہت موٹی ۔ بعضوں نے کہا حضرت داؤد علیہ السلام کی زرہ میں کیلیں نہ ہوتیں ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۵۴۲

ف ۱۲ اور لگے کفر اور ناشکری کرنے سدی نے کہا سبا والوں کی طرف تیرہ پیغمبر بھیجے گئے انہوں نے سب کو جھٹلایا اور بت پرستی کرنے لگے ۱۲ ف ۱۳ باغ اور مکانات سب تباہ ہوگئے ۱۲ ف ۱۴ مطلب یہ ہے کہ یا تو ان کے داہنے بائیں ایسے عمدہ باغ تھے جن میں قسم قسم کے عمدہ اور مزے دار میوے پیدا ہوتے تھے یا جب انہوں نے ناشکری کی اور پانی کا باندھ ٹوٹ کر سیلاب آیا اگلے باغ تباہ ہوگئے تو پھر انہوں نے باغ لگائے مگر ان میں کوئی مزہ دار میوہ پیدا نہیں ہوا کچھ کسیلے خراب پھل کچھ جھاؤ کچھ بیر رہ گئے باقی خیر صلاح یہ ناشکری اور کفر کا بدلا ملا ۱۲ ف ۱۵ یعنے شام کی بستیوں میں ۱۲ ف ۱۶ نمایاں یعنے قریب قریب ۱۲ ف ۱۷ یہ لوگ مارب میں رہتے تھے اور شام کے ملک میں سوداگری کے لیے جاتے تھے مارب سے شام تک برابر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر گاؤں آباد تھے ایسے کہ ایک گاؤں سے دوسرا گاؤں نظر آتا اور مسافروں کو ایسا آرام ملتا کہ رستے میں توشہ رکھنے کی حاجت نہ پڑتی رات کو گاؤں میں اتر رہتے اور وہیں کھاتے پیتے ۱۲ ف ۱۸ صبح کو ایک گاؤں میں پہونچتے تو دوپہر کو دوسرے گاؤں میں شام کو تیسرے گاؤں میں ۱۲ ف ۱۹ ہم نے ان کو کہلا بھیجا ان گاؤں میں الخ ۱۲ ف ۲ راہ میں اس وجہ سے کہ گاؤں نزدیک نزدیک تھے کوئی خطرہ نہ تھا

نہ چور کا نہ ڈاکو کا کھانے پینے کا سامان ہر جگہ موجود چار مہینے کی راہ تک یہی حال تھا ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۴۳

ف۱۳ ان میں سے ایک نے مقدمہ کو یوں شروع کیا ۱۲ ف۱۴ اسکی زبان بہت تیز ہے لوگ اسی کی طرف داری کرتے ہیں میری سی کوئی نہیں کہتا اس کے بعد حضرت داود علیہ السلام نے دوسرے فریق سے جواب کیا اس نے دعوے کا اقبال کیا تب حضرت داود علیہ السلام نے یہ فیصلہ سنایا بعضے کہتے ہیں بغیر جواب لیے فیصلہ سنا دیا اور حضرت داود علیہ السلام کا یہی قصور تھا جس کی انہوں نے معافی مانگی ۱۲ ف۱۵ یہ دو شخص اصل میں دو فرشتے تھے جو مدعی مدعا علیہ بنکر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے تھے ۔ ہوا یہ تھا کہ حضرت داود علیہ السلام کی نگاہ ذرا اتفاقیہ ایک عورت پر پڑ گئی وہ ان کو خوب صورت معلوم ہوئی انہوں نے اس کے خاوند سے درخواست کی کہ تو اس کو طلاق دیدے یا اس کے خاوند کو ایک لڑائی میں بھیجا وہ شہید ہوا حضرت داود علیہ السلام نے اس کی شہادت کا چنداں غم نہ کیا اور اسکی بی بی سے نکاح پڑھا لیا اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو تنبیہ آئی کہ تم نے ننانوے بی بیاں رکھ کر ان پر قناعت نہ کی اور ایک غریب کی بی بی پر نظر ڈالی حالانکہ یہ امر دوسرے عام لوگوں کے حق میں کوئی گناہ نہیں مگر پیغمبروں کی شان بڑی ہے ان سے اتنی سی بات پر بھی مواخذہ ہوا ۔ اب جو بعضے لوگ بیان کرتے ہیں کہ حضرت داود علیہ السلام اس عورت پر عاشق ہو گئے تھے اور اس کے خاوند کو قتل کرانے کے فکر میں تھے یہ سب غلط ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو کوئی ایسی باتیں بیان کرے گا میں اسکو ایک سو ساٹھ کوڑے لگاؤں گا کہتے ہیں اس شخص کا نام اوریا تھا جس کی بی بی سے حضرت داود علیہ السلام نے نکاح کر لیا اور اسی کے پیٹ سے حضرت سلیمان علیہ السلام پیغمبر پیدا ہوئے ۱۲ ف۱۶ اپنے ساجھی کا حق دبانا چاہتے ہیں ۱۲ ف۱ دیکھیں وہ کیا فیصلہ کرتے ہیں کہتے ہیں جب حضرت داود علیہ السلام نے یہ فیصلہ سنایا تو وہ دونوں دعوے دار ایک دوسرے کا منہ دیکھ کر ہنسنے لگے اس وقت حضرت داود سمجھے کہ دونوں مدعی مدعا علیہ نہیں ہیں بلکہ پروردگار نے میری آزمائش کے لیے ان کو بھیجا ہے ۔ دنبیوں سے مراد عورتیں تھیں ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۴۵

ف۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ابراہیم علیہ السلام کعبہ بنا چکے تو عرض کیا پروردگار میں اپنا کام کر چکا اب حج کا طریقہ سکھلا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا انہوں نے ابراہیم کے ساتھ حج کیا پیغمبر گناہوں سے معصوم ہیں مگر ان کی شان اتنی بڑی ہے کہ ذری سی غفلت بھی ان کے حق میں گناہ سمجھی جاتی ہے اور وہ اس سے استغفار کرتے ہیں ۔ نزدیکاں را بیش بود حیرانی ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۴۶

ف یعنے کسی شخص کے قتل کا حکم دیتا ہوں وہ مارا جاتا ہے کسی کو چھوڑ دیتا ہوں اسکی جان بچ جاتی ہے اگرچہ یہ جواب نہایت بیوقوفی اور حماقت کا جواب تھا اور ابراہیم علیہ السلام کہہ سکتے تھے کہ بھلا کسی کو مار کر پھر اسکو جلا تو سکے یا ایک چیونٹی یا ذرا سا جاندار تو بنا دے لیکن چونکہ نمرود احمق اور کٹ حجتی کرنا چاہتا تھا اسی لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس تقریر کو چھوڑ ہی دیا اور ایک دوسری صاف تقریر شروع کی جسکو عقلمند اور بے وقوف سب سمجھ جاویں ۱۲ ف اب کیا کہتا سورج تو بڑی چیز ہے بھلا اپنی جان لوم سے تو وقت بچا لے ۱۲ ف۹ مجھکو تیرے فرمانے سے یقین تو ہے ۱۲ ف۹ میں آنکھ سے دیکھنا چاہتا ہوں ۱۲ ف۱۰ حضرت ابراہیم علیہ السلام پیغمبر تھے اللہ کے فرشتے اور اسکے حکم ان کے پاس آتے تھے انکو مردوں کے جی اٹھنے میں کوئی شک نہ تھا لیکن انہوں نے آنکھ سے دیکھنا چاہا انسانی عادت یہ ہے کہ جس بات کو سنتا ہے اس کو دیکھنا چاہتا ہے اور حدیث میں ہے کہ سننا دیکھنے کے برابر نہیں ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۴۷

ف۱ کیونکہ سب مومنین اسکو قبلہ کرتے ہیں نماز میں یا اس وجہ سے کہ وہاں اسکی ایسی ایسی نشانیاں موجود ہیں جن سے اسکی پہچان ہوتی ہے حدیث میں ہے کہ سب سے پہلے مسجد حرام بنائی گئی پھر چالیس برس بعد مسجد اقصیٰ ابن عمر رضہ نے کہا اللہ نے خانہ کعبہ کو زمین بنانے سے دو ہزار برس پیشتر پیدا کیا اسوقت اس کا تخت پانی پر تھا یہ یہود کے دوسرے اعتراض کا جواب ہے وہ کہتے تھے کہ بیت المقدس سب مقاموں سے افضل ہے کیونکہ تمام پیغمبروں نے وہاں ہجرت کی اور وہیں کی زمین پر حشر ہوگا تو اسکو چھوڑ کر کعبہ کو قبلہ بنانا بیجا ہے اللہ نے انکے اعتراض کا جواب دیا کہ کعبہ بیت المقدس سے بھی پہلے بنا ہے ۱۲ ف۱۲ جو ایک پتھر ہے اس پر حضرت ابراہیم کے قدموں کے نشان تھے لیکن اب مٹ گئے دوسرے یہ کہ اصحاب الفیل جنہوں نے اس گھر کو اجاڑنے کا ارادہ کیا تھا اللہ تعالیٰ کا عذاب ان پر اترا اور سب ہلاک ہو گئے تیسرے یہ کہ صفا اور مروہ دو پہاڑ وہاں ہیں جن کے بیچ میں حضرت ہاجرہ دوڑی تھیں پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم کیا ۔ چوتھے یہ کہ زمزم کا چشمہ وہاں موجود ہے جس کا پانی کم نہیں ہوتا پانچویں یہ کہ جب رکن یمانی کی طرف ابر رہتا ہے تو یمن میں ارزانی ہوتی ہے اور جب رکن شامی کی طرف رہتا ہے تو شام میں ارزانی ہوتی ہے اور جب سب طرف رہتا ہے تو سب ملکوں میں ارزانی رہتی ہے ۱۲ ف۱۳ یعنی کیسا ہی قصور کرے اگر کوئی کعبہ میں پناہ لے تو جب تک وہاں رہے اسکو سزا نہیں دے سکتے اگرچہ شرع کی حد ہو امام ابوحنیفہ رح کا یہی قول ہے اور اکثر علما اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں حد لگا دینگے ۱۲ ف۱۴ یعنے خالص خدا کے لیے عمل کیا یا اپنے کام خدا کو سونپ دے ۱۲ ف۱۵ یا توحید پر قائم ہو گیا یا دل لگا کر خدا کی عبادت کی جیسے خدا کو دیکھ رہا ہے یا خدا اس کو دیکھ رہا ہے ۱۲ ف۱۶ یعنے خاص خدا کی طرف کا ۱۲ ف۱۷ جن کی دوستی میں کسی طرح کی خامی نہ تھی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجکو بھی سچا دوست بنایا جیسے ابراہیم کو بنایا تھا ۱۲ ف۱۸ بہت لوگ کعبے کے طفیل پرورش پاتے ہیں حاجیوں اور زائروں سے اپنی روزی پیدا کرتے ہیں ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۴۸

ف۱۷ راہ پر نہ لگائیگا یعنے سیدھی اور سچی راہ پر قائم نہ رکھیگا کیونکہ پیغمبر پیدائش کے وقت سے راہ پر ہوتے ہیں کبھی شرک نہیں کرتے ۱۲ ف۱۸ جسم میں اور جنگ میں اور ہر بات میں ۱۲ ف۱۹ اب اصل بات کو اپنے اعتقاد کی اور پہلی باتیں صرف ان جاہلوں کو قائل کرنے کے لیے کہی تھیں ۱۲ ف۲۰ میری قوم کے لوگو ۱۲ ف۲۱ کیونکہ خدا کے سوا دنیا کی سب چیزیں یہاں تک کہ سورج بھی جو سب میں بڑا اور سب سے زیادہ روشن اور چمکدار ہے ایک حال سے دوسرے حال میں بدلتی رہتی ہیں اور ہر ایک چیز میں کچھ نہ کچھ عیب بھی موجود ہیں ۱۲ ف۲۲ بتوں اور جھوٹے معبودوں کو ۱۲ ف۲۳ اسکا علم سب پر حاوی ہے ۱۲ ف۲۴ کہ یہ بت محض بے جان ہیں ان سے تو تم اچھے ہو پھر ان کے پوجنے سے کیا فائدہ ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۴۹ ف ۱۴ ہم فرشتے ہیں تیرے مالک کے بھیجے ہوئے ۱۲ ف ۱۵ سارہ بنت ہارون ۱۲ ف ۱۶ اس خوشی سے کہ ہم پر تو کوئی آفت نہیں آئی یا تعجب سے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہمارے گھر آئے یا لوط ع کی قوم کی ہلاکت سنکر کیونکہ وہ سب بدکار تھے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اُن کو حیض آگیا حالانکہ اُن کی عمر اُسوقت اٹھانوے برس کی تھی فرشتوں کی برکت سے وہ جوان ہوگئیں ۱۲ ف ۱۷ اُسکا بیٹا پیدا ہونے کی ۱۲ ف ۱۸ خوشخبری یہ دی کہ تیرا ایک بیٹا پیدا ہوگا اسحٰق اور وہ جیئے گا اور زندہ رہیگا اور اُسکا بیٹا پیدا ہوگا یعقوب ۱۲ ف ۱۹ چونکہ یہ امر عادت کے خلاف تھا کہ اٹھانوے برس کی بڑھیا اور ایک سو برس یا ایک سو بیس برس کے بوڑھے کی اولاد پیدا ہو اسلیئے حضرت سارہ رض کو تعجب ہوا اللہ تعالیٰ کی قدرت میں انکو کچھ شک تھا ۱۲ ف ۲۰ وہ تو بن ماں بن باپ کے پیدا کر سکتا ہے بوڑھی عورت کو اسے بچہ دینا کیا مشکل ہے ۱۲ ف ۲۱ تو یہ بھی اُسکی ایک عنایت ہے تم پر یا تم پر خدا کی رحمت اور اُسکی برکتیں اتریں فرشتوں نے دعا کی انکے لیئے اس آیت سے یہ نکلا کہ گھر والوں میں بی بی داخل ہے اور اسی وجہ سے اکثر لوگوں نے اہل بیت میں ازواج مطہرات کو داخل کیا ہے ۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۵۴ ف بلکہ آسانی کی ہر مرد کو چار عورتیں تک درست رکھیں سفر میں نماز کو کم کر دیا مسافر کو روزہ معاف کیا اسیطرح ہزاروں طرح کی آسانیاں ہماری شریعت میں ہیں صحیح حدیث میں ہے کہ میں سیدھی آسان شریعت دیکر بھیجا گیا ہوں ۱۲ ف ۱۱ حضرت ابراہیم ع تمام عرب لوگوں کے باپ تھے اور دوسرے مسلمانوں کے باپ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور حضرت ابراہیم ع رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باپ تھے تو سب مسلمانوں کے بھی باپ ٹہیرے ۱۲ ف ۱۲ یعنے اللہ تعالیٰ نے اگلی کتابوں میں اس امت کے لوگوں کا نام مسلمان رکھا ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۵۵ ف ۱۲ کہ سب کے سامنے مجھپر غصہ یا عذاب کرے صحیح حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن حضرت ابراہیم ع اپنے باپ کو دیکھیں گے پریشان حال تو فرمائیں گے کیا میں نے دنیا میں تجھسے نہیں کہا تھا کہ میرا کہنا مان لے وہ کہے گا اب میں تیری نافرمانی نہ کروں گا تب حضرت ابراہیم ع عرض کریں گے خداوندا تو نے میری یہ دعا دنیا میں قبول فرمائی تھی کہ قیامت کے دن مجھکو ذلیل نہ کرنا اس سے زیادہ کیا ذلت ہوگی کہ میرا باپ تیری رحمت سے دور ہے اللہ تعالیٰ فرمائیگا میں نے کافروں پر بہشت حرام کردی ہے پھر ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوگا اپنے پاؤں کے تلے دیکھو کیا ہے وہ دیکھیں گے تو ایک بجو ہے نجاست میں تھڑا ہوا فرشتے اسکے پاؤں پکڑ کے دوزخ میں ڈالدیں گے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۵۷ ف ۱۱ ابراہیم ع کی قوم کے لوگ ستارہ پرست تھے اُنکا یہ اعتقاد تھا کہ دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے سب ستاروں کی گردش سے ہوتا ہے حضرت ابراہیم ع نے اُن کو دھوکا دینے کے لیئے ایک نظر ستاروں پر ڈالی ۱۲ ف ۱۲ تو مجھکو اپنے ساتھ نہ لیجاؤ کہتے ہیں اُن کے زمانے میں طاعون کی بیماری بہت تھی ابراہیم ع کی قوم والے ڈرے کہیں اُسکو طاعون نہ ہو جائے اور چھوڑ کر چلدیئے ۱۲ ف ۱۳ ڈرے کہیں اُسکی بیماری ہم کو بھی نہ لگجائے ۱۲ ف ۱۴ یہ چڑھاوے جو تمہارے گرد رکھے ہیں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۵۸ ف ۱۵ ایک سینگ دار مینڈھا جنت سے بھیجا ۱۲ ف ۱۶ اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ فبشرناہ بغلام حلیم سے حضرت اسمٰعیل ع مراد ہیں جیسے اکثر مفسرین کا قول ہے ایک حدیث میں ہے کہ میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں یعنے حضرت اسمٰعیل ع اور حضرت عبداللہ کا جو آنحضرت صلعم کے والد ماجد تھے اور جن لوگوں نے کہا ہے کہ غلام حلیم سے حضرت اسحاق ع مراد ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ اس آیت سے اُنکے پیغمبر ہونے کی بشارت مراد ہے اگلی آیت میں صرف اون کے پیدا ہونے کی بشارت تھی ۱۲ ف ۱۷ سینکڑوں پیغمبر اُن کی اولاد میں ہوئے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۶۴ ف ۱۱ کہتے ہیں زمین پر جو سب سے اونچا پہاڑ ہے (مثلاً ہمالیہ کی چوٹیاں) پانی اس سے بھی چالیس ہاتھ یا پندرہ ہاتھ اونچا ہوگیا اور کوئی بستی نہ بچی نہ کوئی آدمی نہ کوئی جانور کنعان دل میں کافر تھا حضرت نوح ع نے ظاہر میں اسکو ایماندار سمجھ کر پکارا کہ ہمارے ساتھ سوار ہو جا بعضے کہتے ہیں وہ ظاہر میں بھی کافر تھا مگر محبت پدری حضرت نوح ع پر غالب ہوئی بعضے کہتے ہیں وہ حضرت نوح ع کی بی بی کا بیٹا تھا دوسرے خاوند سے ۱۲ ف ۱۲ باپ بیٹے یہ باتیں کر رہے تھے کہ پانی کی موج الخ ۱۲ ف ۱۳ جب طوفان ختم ہوا تو ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۶۵ ف ۱۴ کافروں کے ستانے پر ۱۲ ف ۱۸ جیسے نوح ع نے ایک مدت تک صبر کیا ۱۲ ف ۱۹ یا آخرت کی بھلائی پرہیزگاروں ہی کو ملیگی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلعم کو تسلی دی کہ اخیر میں تم ہی غالب ہوگے اور تمہارا ہی انجام اچھا ہوگا ۱۲ ف ۲۰ وہ مصیبت یہ تھی کہ نوح ع کی قوم والے نوح ع کو اور ایمانداروں کو تنگ کرتے رات دن ستاتے اور ایذائیں دیتے پچاس کم ہزار برس حضرت نوح ع نے اسی تکلیف میں بسر کی آخر کو نہ رہا گیا بددعا کی ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۷۵ ف ۸ جو ثمود کی اولاد میں تھے وہ عاد کا بیٹا تھا ۱۲ ف ۹ ابن عبید ابن سعد بن ماسح بن عبید بن حاذر بن ثمود ۱۲ ف ۱۰ ثمود کی قوم کو عاد ثانی کہتے ہیں حقیقت میں پہلے عاد کی اولاد تھی یہ لوگ حجاز اور شام کے درمیان رہتے تھے ۱۲ ف ۱۱ ہوا یہ تھا کہ صالح ع کی قوم نے انسے درخواست کی کہ کوئی معجزہ دکھلاؤ اُنہوں نے کہا اچھا چلو پھر ایک پتھر دفعۃً پھٹا اور اس میں سے ایک اونٹنی نکل آئی چونکہ خداوند کریم نے اس کو محض اپنی قدرت سے بغیر ماں باپ کے پیدا کیا اسلیئے وہ خدا کی اونٹنی کہلائی ۱۲ ف ۱۲ یعنے اگر اُسکو ستاؤ گے مارو گے یا زخمی کرو گے تو اللہ تعالیٰ کا عذاب تمپر اوتریگا ۱۲ ف ۱۳ خدا کا وہ احسان ۱۲ ف ۱۴ جاڑے میں رہنے کیلئے اور گرمی میں محل میں رہتے تھے بعضوں نے کہا اون کی عمریں اتنی بڑی تھیں کہ مکان کی چھت اور دیواریں آدمی کی زندگی ہی میں بوسیدہ ہو جاتیں اسلیئے پہاڑوں میں پتھر تراش کر مکانات بناتے ضحاک نے کہا ثمود کے لوگ تین سو برس سے ہزار برس تک زندہ رہتے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۸۲ ف ۱۷ حدیث میں ہے اے علی میں تم کو بتلاؤں سب لوگوں میں زیادہ بدبخت دو شخص ہیں ایک تو وہ جس نے اونٹنی کو مارا ثمود کی قوم میں دوسرے وہ جو تیرے سر پر ماریگا اور داڑھی خون سے تر ہو جائے گی یعنے ابن ملجم ملعون جس نے حضرت علی رض کو عین نماز میں تلوار سے مارا۔ یہ حدیث میں آنحضرت صلعم کا بڑا معجزہ ہے اور اسی لیئے امام ابونعیم رح نے اس کو دلائل النبوت میں روایت کیا ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۸۳ ف ۱۶ اگر تم کو ایسی ہی شہوت کا غلبہ ہے تو نکاح کرلو ۱۲ ف ۱۸ حضرت لوط ع کی دو یا تین بیٹیاں تھیں یہ کافر ان کی درخواست کرچکے تھے مگر ان کی بدکاری کی وجہ سے حضرت لوط ع نے منظور نہیں کیا تھا اب مہمانوں کو بچانے کے

بیٹے لاچار ہو کر بیٹیوں کو انسے بیاہ دینا منظور کر لیا ۱۲
ف ۲۰ لواطت اور لونڈے بازی ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۵۸۴ ف ۲۱ ان میں سے کوئی باقی نہ رہیگا سب کے سب ہلاک اور برباد ہو جاوینگے ۱۲ ف ۲۲ ان خوبصورت لڑکوں کا آنا ناگوار ہوا۔ ف ۲۳ تم انسے بدفعلی کرنا چاہو گے اور میں تم کو روک نہ سکونگا تو میں انکی نگاہ میں ذلیل ہونگا کہ اپنے مہمان کو نہ بچا سکا یا جب تم انکو ذلیل کرو گے تو میں بھی ذلیل ہونگا کیونکہ مہمان کی ذلت صاحب خانہ کی ذلت ہے یہ گفتگو اس سے پہلے کی ہے جب ان فرشتوں نے اپنا حال لوط ع پر کھولا اور کہا کہ تم مت گھبراؤ ہم خدا کے بھیجے ہوئے آئے ہیں جیسے سورہ ہود میں گذر چکا ۱۲ ف ۲۴ کہ تو کسی کی حمایت ہمارے مقابلہ میں نہ کر ہم جس سے چاہیں برا کام کریں یا ہمنے تم کو منع نہیں کر دیا تھا کہ تو پردیسیوں کی ضیافت ہمارے گاؤں میں کیا کر نہ ان کو ہمارے گاؤں میں آنے دیا کر ۱۲ ف ۲۵ ان سے نکاح کر لو۔ بعضوں نے کہا مراد بستی کی عورتیں ہیں کیونکہ پیغمبر علیہ السلام باپ کی طرح ہوتا ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۵۹۴ ف ۵ یا کھائے ہوئے بالی کی طرح جسکو جانور کھا کر نیچے کا جڑ یا تنکا پھینک دیتا ہے مطلب یہ کہ سب کے سب ہلاک اور پامال ہوگئے کہتے ہیں جس پر ایک کنکری گرتی اس کی دبر سے جا نکلتی اور وہ فوراً ہلاک ہو جاتا قرطبی نے کہا اس واقعہ کے پچاس دن بعد آنحضرت ص پیدا ہوئے بعضوں نے کہا چالیس برس یا تئیس برس بعد غرض یہ واقعہ مکہ میں ایسا متواتر اور مشہور تھا کہ خاص و عام اس سے سب واقف تھے ۱۲ ف ۶ یعقوب ع ابن اسحق ع بن ابراہیم ع ۱۲ ف ۷ ابن عباس رض نے کہا پیغمبروں کا خواب سچ ہوتا ہے گیارہ تارے اُن کے گیارہ بھائی تھے اور سورج اور چاند سے باپ اور ماں مراد تھے چنانچہ یہ تعبیر خواب سے چالیس برس یا اسی برس بعد ظاہر ہوئی سجدے سے مراد زمین پر پیشانی لگانا ہے جو اگلی شریعتوں میں بطور تحیت کے جائز تھا ہماری شریعت میں حرام ہوا گو وہ تحیت کے طور پر ہو اور یہی صحیح ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۶۰۱ ف ۱۹ حساب کتاب سے بھی ۱۲ ف ۲۰ میں قحط کا اچھی طرح انتظام کر لوں گا ۱۲
ف ۲۱ وہاں کے خزانوں کا اُس کو افسر بنایا ۱۲-
ف ۲۲ یا جس طرح سے چاہتا تھا ۱۲ ف ۲۳ اپنے بندوں میں سے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق ص ۶۰۲ ف ۲۰ مصر کے بادشاہ نے ہم پر اتنا بڑا احسان کیا اور جو مہمانی خاطر داری کی تھی وہ باپ سے بیان کی ہم اس پونجی سے دوبارہ سفر کریں گے ۱۲ ف ۲۱ دوسرا فائدہ بھائی کے لیجانے سے یہ ہوگا کہ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق ص ۶۰۶ ف ۱۵ یہودا سے پوچھا تمنے یوسف ع کو کس دین پر پایا اس نے کہا تمہارے دین پر تب یعقوب ع نے کہا شکر خدا کا اُس کا احسان پورا ہوا ۱۲ ف ۱۶ انہوں نے کہا تھا کہ یوسف ع زندہ اور صحیح اور سلامت ہے اور اللہ ضرور اسکو مجھ سے ملا دیگا لیکن گھر والوں کو اُسکا یقین نہ آیا وہ کہنے لگے اب اتنی مدت گذر گئی ہم کیسے یقین کریں ۱۲ ف ۱۷ اتنے میں اور بھائی بھی آن پہونچے ۱۲ ف ۱۸ دعا کر اپنے قصور کا اقرار کیا ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق ص ۶۰۸ ف ۹ اللہ تعالے نے اُس مچھلی کو قیامت تک زندہ رکھتا اور وہ اُس کے پیٹ ہی میں پڑے رہتے ۱۲ ف ۱۰ جہاں درخت وغیرہ کچھ نہ تھے ۱۲ ف ۱۱ جب مچھلی نے کنارے پر آ کر انکو اگل دیا تو اس طرح سے نکلے جیسے مرغ کا چوزہ جسپر بال اور پر نہ ہوں ۱۲ ف ۱۲ اگر بچوں کو بھی ملا لو تو لاکھ سے بھی زیادہ الخ ۱۲ ف ۱۳ حضرت یونس ع نبی کا قصہ اوپر گذر چکا ہے ۱۲-
ف ۱۴ فضل سے یہ مراد ہے کہ حق تعالے نے انکو توبہ کی توفیق دی انہوں نے لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین پڑھنا شروع کیا ۱۲ ف ۱۵ کوئی یہ نہ سمجھے کہ حضرت یونس ع کم مرتبہ ہیں۔ ایک حدیث میں ہے جو کوئی کہے میں (یعنے حضرت محمد ص) یونس ع سے بہتر ہوں وہ جھوٹا ہے مطلب یہ ہے کہ پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر اسطرح سے فضیلت نہ دو کہ دوسرے پیغمبر کی تحقیر نکلے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۶۱۰ ف ۱۴ ہوا یہ کہ جب ان میں سے ایک شخص روپیہ لیکر شہر میں گیا اور کھانا مول لیا اور روپیہ دینے لگا تو لوگوں نے دیکھا وہ روپیہ تین سو برس کا پرانا دقیانوس کا سکہ ہے اُنکو شبہ ہوا کہ شاید اس شخص نے کوئی گڑا ہوا خزانہ پایا ہے اسمیں سے یہ روپیہ نکال لایا ہے وہ اُس کو پکڑ کر بادشاہ کے پاس لے گئے بادشاہ نے حال پوچھا تو اُسنے کہا میں تو آج ہی صبح کو اس شہر سے نکلکر پہاڑ میں جا کر رہا تھا بادشاہ کو تعجب ہوا وہ سب لوگوں سمیت اُس پہاڑ پر آیا جب غار پر پہونچا تو پہلے وہ شخص اندر گھسا جو کھانا لانے گیا تھا۔ اللہ تعالے نے غار کا منہ چھپا دیا۔ باقی لوگ اندر نہ جا سکے ۱۲ ف ۱۵ کوئی کہتا تھا کہ مر کر پھر جی اٹھنا سچ ہے اور قیامت برحق ہے کوئی اُسکا انکار کرتا تھا بعضے کہتے تھے اگر حشر ہوگا بھی تو روح کا نہ بدن کا کیونکہ بدن جب گل سڑ کر خاک ہو گیا تو اب وہ دوبارہ کدھر سے آئیگا اللہ تعالے نے اصحاب کہف کا حال انکو دکھا کر انکو قیامت کا یقین دلایا کیونکہ جس خدا نے اپنی قدرت سے تین سو برس تک اسطرح سلا رکھا کہ بدن نہ سڑا نہ گلا وہ خدا تعالے بدن کے اجزاء کو دوبارہ بھی اکٹھا کر سکتا ہے ۱۲ ف ۱۶ یعنے اصحاب کہف کے سونے کے مقام پر ۱۲ ف ۱۷ کہ وہ کب اس غار میں آئے تھے اور کب سے سو رہے ہیں ۱۲ ف ۱۸ اُن کے سونے کی جگہ پر ۱۲ ف ۱۹ جو لوگ پیغمبر تمہارے زمانہ میں ہیں ۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۶۱۲ ف ۱۶ پتھر اور اینٹ کی جگہ لوہے کے تختے بچھائے گئے اور انکے بیچ میں لکڑی اور کوئلہ بھر گیا اس طرح دیوار طیار ہونے لگی ۱۲-
ف ۱۷ شاہ عبدالقادر صاحب رح نے فرمایا تانبا اسلیئے پگھلا کر ڈالا کہ درزوں میں بیٹھ جائے اور ساری دیوار جم کر ایک پہاڑ کی طرح ہو گئی ہمارے پیغمبر ص کے پاس ایک شخص آیا کہنے لگا میں سد تک گیا ہوں میں نے اُسکو دیکھا ہے آپ نے پوچھا بھلا بیان کر وہ کیسی ہے وہ کہنے لگا جیسے چارخانہ لنگی فرمایا تو سچا ہے لوہے کے تختے سیاہ ہیں اور درزوں میں تانبے کی لکیریں سرخ ۱۲ ف ۱۸ یاجوج اور ماجوج بالکل وحشی قوم تھے اللہ تعالے نے ان کی روک ایک مدت کے لیئے اس طرح سے کر دی ۱۲ ف ۱۹ جو ایسی مضبوط دیوار بنانے کی مجھ کو توفیق دی ۱۲ ف ۲۰ یعنے وہ وقت جب تک اُسکو اُس دیوار کا قائم رکھنا منظور ہے ۱۲ ف ۲۱ بعضوں نے وعدے سے مراد قیامت کا دن رکھا ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۶۱۴ ف ۸ قرآن میں قناطیر کا لفظ ہے جو جمع ہے قنطار کی۔ ایک حدیث میں ہے کہ بارہ ہزار اوقیہ کا ایک قنطار ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ ایک ہزار اوقیہ کا۔ ابو سعید خدری نے کہا قنطار بیل کی کھال بھر کر سونا ہے۔ ابن عمر رض نے کہا قنطار ستر ہزار کا ہوتا ہے ۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق ص ۶۱۸ ف ۵ یعنے جیسے پہلے کچھ نہ تھے اور اللہ تعالے نے پیدا کر دیا عقل اور شعور دیا ویسی ہی دوبارہ زندگی بھی وہ دیگا یعنے حشر

کےدن حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ تم کو ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ حشر کرے گا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی کما بدأنا اول خلق نعیدہ وعدًا علینا انا کنا فاعلین ۱۲ ف۱۶ اُنہوں نے اپنے عقل سے کچھ کام ہی نہیں لیا ۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ٦٢٠ـ ف۹ یعنے دوزخ اصل میں کافروں کے لیے بنائی گئی ہے لیکن اس میں بعضے مسلمان بھی جاویں گے جو گنہگار رہوں گے اور اللہ تعا انکو بخشنا نہ چاہیگا۔ اس آیت سے رد ہوتا ہے اُن لوگوں کا جو کہتے ہیں مسلمان گنہگار دوزخ میں نہ جاویں گے ۱۲ ف۱۰ دنیا کے دہندلے نے اُن کو اندھا کر دیا ہے ۱۲ ف۱۱ افسوس کے دن سے مراد قیامت کا دن ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ٦٢٢ـ ف۹ یعنے ایسا گناہ کرے جس سے دوسرے کو نقصان پہونچے مثلاً کسی پر جھوٹا طوفان لگانا جیسے طعمہ اور اس کی قوم نے کیا کہ زرہ چرائی خود اور تھوپ دیا ایک بے گناہ پر یا ایسا گناہ کرے جس سے دوسرے کا تو نقصان نہ ہو مگر خود تباہ ہو جیسے شراب پیا زنا کی ۱۲ ف۱ اس آیت میں اشارہ کیا اس طرف کہ طعمہ کو اس بُری حرکت سے توبہ کرنا چاہیئے مگر اس کم بخت نے توبہ نہ کی بلکہ اسلام سے پھر گیا اور کافروں میں ملگیا ۱۲ ف۱۱ اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر چور توبہ کرے تو اُسکا گناہ معاف ہو جاوے گا یہ نہیں کہ اُسکا ہاتھ نہ کاٹا جاویگا ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ٦٢٣ـ ف۱ بیزار ہوگیا محبت چھوڑ دی ۱۲ ف۱۱ یا بہت رونیوالا آہ آہ کرنیوالا یا بہت دعا کرنیوالا یا بہت اللہ تعا کی یاد کرنے والا یا بہت توبہ کرنے والا یا بہت تسبیح کرنیوالا یا بہت سمجھہ والا یا بہت مہربان ۱۲ ف۱۲ کوئی سختی کرتا تو آپ نرمی کرتے چنانچہ ان کے باپ نے اُنسے کہا میں تجھہ کو پتھروں سے مار ڈالوں گا انہوں نے جواب دیا تم سلامت رہو میں تمہارے لیئے دعا کرونگا جب انکو کوئی ستاتا تو فرماتے اللہ تعالےٰ تجھہ کو ہدایت کرے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ٦٢٥ـ ف۱ یعنے وہ چاہے کہ اُس کی سفارش کریں تو اُس وقت اس کی سفارش کرتے ہیں مراد اہل توحید ہیں جو لا الہ الا اللہ کہتے ہیں صحیح حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن فرشتے ان کی سفارش کریں گے ۱۲ ف۱۱ یا اس کی جلالت سے ڈر رہے ہیں ۱۲ ف۱۲ سفارش کرنے کی اجازت دے اُس کی سفارش قبول ہوگی یا جس کی سفارش کرنے کی وہ اجازت دے اسکے لیئے سفارش کام آئے گی ۱۲ ف۱۳ وہاں تو فرشتوں کا یہ حال ہے کہ اسکا حکم اترتے ہی گھبرا جاتے ہیں ۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ٦٢٦ـ ف۹ یعنے ہر ایک کے گناہ کا مؤاخذہ اسی سے ہوگا دوسرے سے نہ ہوگا۔ جو کوئی بُرا کام نکالے تو حدیث کے روسے قیامت تک اُسپر وبال پڑجاتا ہے ۱۲ ف۱ اور یہ جو ایک آیت میں گذرا ولیحملن اثقالہم واثقالاً مع اثقالہم اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ کسی کا گمراہ کرنا یہ ایک اسی کا خود گناہ ہے جسکا بوجھہ گمراہ کرنے والا اٹھائے گا۔ حدیث میں ہے باپ بیٹے کے گناہ میں نہ پکڑا جائیگا نہ بیٹا باپ کے گناہ میں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ٦٣٣ـ ف۱۶ سبحان اللہ پروردگار نے اس آیت میں مسلمانوں کو ایسا قانون بتلا دیا کہ اگر اُسپر چلیں تو دونو جہان میں اچھے رہیں دنیا کی دولت اور آخرت کی عزت ہاتھ آوے یعنے مسلمانوں کو چاہیئے کہ صلاح و مشورے کے لیئے اگر مجلسیں قائم کریں تو ان میں تین قسم کے کام کیئے جاویں ایک خیرات اور صدقات جمع کرنے کے لیئے تاکہ اُس میں سے یتیموں اور محتاجوں اور معذوروں اور بیماروں کی پرورش اور خبرگیری ہو طالبین علم کی مدد کیجاوے یعنے محتاج خانے بیت المعذورین بیت الیتامیٰ شفاخانے اور مدارس بنائے جاویں دوسرے اچھے کام اور اچھے پیشے اور اچھے کارآمد ہنروں کو جاری کرنے کے لیئے جیسے زراعت تجارت صنعت کی تکمیل اور تعلیم کے واسطے تیسرے مسلمانوں میں اتفاق اور اتحاد قائم کرانے کے لیئے کہ مسلمان جو آپس میں تکرارات کرتے ہیں اُنکا تصفیہ شرع کے موافق کر دیا جاوے اور سب مسلمان بھائی بھائی کی طرح ایک دوسرے کی مدد اور اعانت پر مستعد رہیں معروف سے ہر ایک اچھی بات مراد ہے ۱۲ ف۱۷ آنحضرت صلعم کے عہد میں منافق اور یہودی چپکے چپکے آپس میں سرگوشیاں کیا کرتے اسلیئے کہ مسلمانوں کو اندیشہ پیدا ہو اُن کو ایسا کرنے سے منع کیا گیا ۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ٦٣٥ـ ف مشرکین اپنے باپ دادا کی تقلید سے یہ خیال کرتے تھے کہ یہ بت قیامت کے دن ہمارے کام آویں گے اللہ تعا کے پاس ہماری سفارش کریں گے لیکن اس خیال کی کوئی دلیل عقلی یا نقلی نہیں رکھتے تھے اللہ تعا نے اونکی نادانی ظاہر فرمائی کہ دین میں تقلید کام نہیں آسکتی تقلید ایک گمان ہے اُسکو علم یا یقین نہیں کہہ سکتے دین میں علم اور یقین کی ضرورت ہے ۱۲ ف۹ بلکہ اون لوگوں نے انکو خدا کا شریک سمجھہ لیا ہے حقیقت میں انکا وجود ہی نہیں ہے یا ہے تو وہ بھی اوروں کی طرح اللہ تعا کے بندے اور غلام ہیں ۱۲ ف۱۰ اور اٹکل پچو باتوں لغو ۱۲ ف۱۱ خیالی پلاؤ پکاتے ہیں ۱۲ ف۱۲ دلیل اور بُرہان کو نہیں دیکھتے اگر دلیل میں غور کرتے تو انکو صاف معلوم ہوتا کہ خدا برحق واحد اور اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک اور ساجھی نہیں ہوسکتا ۱۲ ف۱۳ یعنے بُرا گمان جو نیک لوگوں کے ساتھ کیا جائے البتہ فاسق کی نسبت اگر بدگمانی کی جائے تو گناہ نہیں ہے مقاتل نے کہا بدگمانی اُسوقت گناہ ہوگی جب زبان سے کوئی بُرا کلمہ دوسرے کی نسبت نکالے اگر صرف دل میں رکھے تو گناہگار نہ ہوگا۔ حدیث میں ہے کہ گمان سے بچو وہ بڑا جھوٹ ہے ۱۲ ف۱۴ اٹکل کے تکے چلانے والے یعنے جو دل میں آتا ہے اٹکل پچو بک دیتے ہیں غور کرتے ہیں نہ خدا تعا سے ڈرتے ہیں دنیا میں غرق ہیں خدا کو بھولے بیٹھے ہیں ۱۲ ف۱۵ اللہ تعا اور پیغمبروں اور فرشتوں کی نسبت جو اعتقاد رکھا جاتا ہے اسیطرح دوسرے اعتقادی مسائل میں یقین حاصل ہونا ضرور ہے گمان کچھہ کام نہیں آسکتا البتہ عملی مسائل میں ظن یعنے گمان کافی ہے اور اسی لیئے خبر واحد اور قیاس پر عمل ہوسکتا ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ٦٣٨ـ ف۱۳ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے قیامت کے دن اُسکی قسمت لکھی کتاب ہوکر نکلے گی حسن رح نے کہا زندگی میں آدمی کی داہنی طرف ایک فرشتہ ہے جو اسکی نیکیاں لکھتا ہے اور بائیں طرف ایک فرشتہ ہے جو اسکی برائیاں لکھتا ہے مرتے وقت یہ کتاب لپیٹ دیجاتی ہے اور قبر میں اُسکے ساتھ رہتی ہے۔ قیامت کے دن وہی کتاب نمودار ہوگی ۱۲ ف۱۴ کسی اور محاسب کی ضرورت نہیں کیونکہ اس کتاب میں سب باتیں لکھی ہونگی اور ہر شخص کو یاد آجائیں گی ۱۲ ف۱۵ وہ وقت یاد نہیں کرتا جب مصیبت میں مبتلا تھا اور اللہ تعا نے اپنے فضل سے بلا ٹالی اور نعمت عطا فرمائی ۱۲ ف۱۶ خدا کی رحمت کا امیدوار نہیں رہتا انسان کو چاہیئے کیسی ہی تکلیف آوے خدا کی مہربانی سے آس نہ توڑے۔ نہیں لگتی اُسکو کرم کرتے دیر ۱۲ ف۱۷ یہ آیت مشرکوں کے باب میں اتری ۱۲ ف۱۸ خواہ مخواہ تکرار کیئے جاتا ہے حق بات مانتا ہی نہیں کہتے ہیں اس سے مراد نضر بن حارث ہے یا ابی

بن ظفر ۱۲ ف ۱۹ اپنے دوبارہ جی اٹھنے پر تعجب
کرتا ہے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۶۳۹ ف ۸ پہلے تو برے کام
کی رغبت دلاتا ہے پہر جب آدمی وہ کام کرڈالتا ہے
اور اُس کی مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے تو آپ
چھوڑکر الگ ہوجاتا ہے دہی مثال ہے جس میں
چلا بلکو پکر جا لوا لگ کہڑی ۱۲ ف ۹ یہ نہیں کہ اسکی بارگاہ
میں دعا ریں سکے کرم اور رحم کی امید رکھیں مطلب
ہے کہ دونو حال میں یہ لوگ بگڑے ہوئے ہیں چین
ہوا تو خدا کو بہلا دیا۔ تکلیف ہوئی تو آس توڑ
بیٹھے مومنوں کا یہ طریق نہیں وہ چین اور خوشی
میں اور زیادہ اللہ تعالیٰ کی یاد کرتے ہیں اُسکا شکر بجا
لاتے ہیں اور تکلیف میں صبر کرتے ہیں اور اسکے رحم
وکرم کی امید رکھتے ہیں سـ ــ نہ مایوس ہوتا ہے
امیدوار + وہ رحم وکرم والا پروردگار ۱۲ ف ۱۰
دکنی زبان میں اسکو غسل کہتے ہیں یعنے وہ مٹی جو
پانی میں گوندھی جائے ۱۲ ف ۱۱ مراد منی ہے اسکو
سلالہ اسلیئے کہتے ہیں کہ وہ خلاصہ ہے غذا کا جو
آدمی کے بدن میں پیدا ہوتا ہے حکیموں نے
لکھا ہے کہ منی چوتھے ہضم کا فضلہ ہے اور خون
تیسرے ہضم کا اسی لیئے منی نکلجانے سے فوراً ضعف
معلوم ہوتا ہے اور اگر خون اتنا ذرا سا نکلجائے
تو کچھ ناتوانی نہیں ہوتی ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ ۶۴۲ ف ۱۵ یعنے سب آدمیوں
نے اسپر عمل نہیں کیا بعضے کافر مشرک ہوگئے بعضے
گناہوں میں پڑگئے شاذ نادر ایسے بندے ہیں
جو بالکل خدا کے حکم کے موافق چلتے ہیں ۱۲ ف ۱۶
مراد کافر ہے یا ہر ایک کافر اور گنہگار مسلمان ۱۲۔
ف ۱ یعنے خداوند کریم سے کس چیز نے تجہہ کو غافل
کردیا اور کس لئے اسکی نافرانی اور گناہ پہ تجہکو مائل کردیا
قتادہ رحمہ نے کہا شیطان نے کردیا
جو آدمی پر مسلط ہے بعضوں نے کہا حماقت
اور جہالت نے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۶۴۳ ف ۹ بڑہاپے میں
نہ عقل رہتی ہے نہ طاقت آدمی ایک جانور سے
بھی بدتر ہوجاتا ہے ۱۲ ف ۱۰ شرارت اور سرکشی پر
کمر باندہتا ہے یہاں آدمی سے مراد ابوجہل ہے
اخیر سورت تک اسی مردود کا ذکر ہے ۱۲ ف ۱۱ زبان
سے اقرار کرتا ہے کہ مجہہ سے خدا کا شکر ادا
نہیں ہوتا اُسکا دل بہی یہی کہتا ہے ۱۲ ف ۱۲
رات دن پیسہ کمانے اور جوڑنے کی فکر میں ہے ۱۲
ف ۱۳ جیسے فجر کا وقت نہایت متبرک ہے ایسے ہی
عصر کا وقت بھی ان دونوں وقتوں میں رات دن
کے فرشتے جمع ہوجاتے ہیں جیسے اوپر گذر چکا۔
حضرت علی رض اسکو یوں پڑھتے تھے والعصر و
نوائب الدہر یعنے قسم زمانے کی اور زمانے کی آفتوں
کی ۱۲ ف ۱۴ اگر نیک ہیں تو وہ نیکی میں اور زیادہ محنت
نہیں کرتے یہ بھی ایک طرح کا گھاٹا ہے اگر برے
ہیں تو وہ صریح نقصان میں ہیں ۱۲ ف ۱۵ یا
گناہوں سے صبر کرنے کے لیے یعنے امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر کرتے رہے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ ۶۴۵ ف ۱۴ یہ مضمون
قرآن شریف میں کئی جگہہ آیا ہے۔ جیسے افنجعل
المسلمین کالمجرمین ام حسب الذین اجترحوا السیئات
ان نجعلہم کالذین آمنوا وعملوا الصلحت سواءً
محیاہم ومماتہم ساء ما یحکمون اور یہ ایک عمدہ دلیل ہے
آخرت کے ثواب اور عقاب کی اسلیئے کہ اگر اس دنیا
کے بعد اور کوئی زندگی نہ ہو تو نیک اور بد سب یکساں
ہوجاتے ہیں اور پروردگار عالم کی شان سے یہ بالکل
برخلاف ہے کہ اچھے اور برے اسکے نزدیک سب
برابر ہوں دنیا میں جس سلطنت میں ایسا ہوتا ہے
تو کہتے ہیں اندہیر نگری چوپٹ راجا ٹکے سیر بہاجی
ٹکے سیر کہاجہ ۱۲ ف ۱۵ مچھلی کا شکار کرکے ۱۲ ف ۱۶
موتی مونگا کہاری سمندر ہی سے نکلتا ہے ۱۲
ف ۱۷ سوداگری کرکے روپی کماؤ ۱۲ ف ۱۸ یعنے
بہشت اور دوزخ یا ثواب اور عذاب ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۶۴۸ ف ۱ جیسے زمین
آسمان جانور آدمی وغیرہ ۱۲ ف ۱۸ جیسے جن فرشتے
وغیرہ ۱۲ ف ۱۹ یعنے مسلمان کے دل کی مسلمان سے
جب کوئی گناہ ہوجاتا ہے تو اُسکا نفس اُسکو ملامت
کرتا ہے اور کہتا ہے تونے برا کام کیا بعضوں نے
کہا ہر نفس مراد ہے جو آخرت میں ملامت کرے گا۔
اگر مسلمان ہے تو یہ ملامت کریگا تونے اور نیکیاں
کیوں نہیں کیں جو آج اُنکا ثواب پاتا۔ اور اگر کافر
ہے تو یہ ملامت کریگا تو ایمان کیوں نہیں لایا ۱۲۔

ضمیمہ متعلق صـ ۶۴۹ ف ۱۱ ہر ایک چمکتا
تارا مراد ہے یا ثریا یا زحل جو ساتویں آسمان پر ہے ۱۲
ف ۱۲ اور بیج میں سے درخت اسکے باہر نکل آتا ہے یا
چشمے اور دریا پہوٹ نکلتے ہیں ۱۲ ف ۱۳ صبح سے
مراد ہر صبح ہے یہ وقت بہت برکت والا ہے جیسے
عصر کا وقت کیونکہ ان دونوں وقتوں میں رات اور
دن کے فرشتے جمع ہوتے ہیں اور اعمال اٹھائے جاتے
ہیں یا صبح کی نماز ۱۲ ف ۱۴ جفت ذیحجہ کی دسویں
تاریخ ہے اور طاق نویں تاریخ یعنے عرفہ کا دن۔
ایک حدیث میں ہے کہ دس راتوں سے ذیحجہ
کی دس راتیں اور طاق سے عرفہ کا دن اور جفت سے
یوم النحر مراد ہے۔ حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح
ہے ۱۲ ف ۱۵ صبح کا وقت دنیا کے انقلاب کی اور
خدا کی قدرت کی بڑی نشانی ہے ذیحجہ کی راتیں
عبادت کا موسم ہیں ہر سال ان راتوں میں لاکھوں
آدمی حج کے لیئے جمع ہوتے ہیں اگر محرم کا عشرہ
مراد ہو تو وہ بھی بڑا متبرک ہے بنی اسرائیل کو
اس میں نجات ملی۔ طاق اور جفت میں تو دنیا کی
سب چیزیں آگئیں پہر انکے بہاری ہونے میں
کیا شک ہے ۱۲ ف ۱۶ انسان اشرف المخلوقات
ہے اسلیئے اللہ نے اُس کی قسم کھائی ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۶۵۲ ف ۸ یا بوجہ رکھے
اور لادے ۱۲ ف ۹ اور غور کریں کتے کا قاعدہ
ہے کہ خواہ پیاس ہو یا نہ ہو اس کو مارو یا چھوڑدو
خود بخود زبان نکالے پہرتا ہے ان لوگوں کی
مثال ہے کہ انکو نصیحت کرنا اور نہ کرنا دونوں برابر
ہیں وہ اپنی بے ایمانی کو کسی طرح نہیں چھوڑتے ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۶۵۴ ف ۱۱ یعنے ایسا غلام
بھی نہیں ہے جسکو مالک نے تجارت اور سوداگری
کا اذن دیا ہو یا مکاتب کیا ہو وہ بھی کچھ کرسکتا
ہے یہ غلام تو کچھ نہیں کرسکتا ایک کوڑی خرچ
نہیں کرسکتا ۱۲ ف ۱۲ ہرگز برابر نہیں ہوسکتے اور
مشرک یہی جواب دیں گے تو اے پیغمبر ص تو کہہ شکر
اللہ کا الخ ۱۲ ف ۱۳ بس تم قائل ہوچکے ۱۲ ف ۱۴
اسکی آیتوں کو جھٹلایا اسکے پیغمبر ص کو ستایا ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۶۵۵ ف ۱۲ اس میں
اشارہ ہے کہ وہ باغ والا مشرک تھا بہت سے
مشرک خدا تعالیٰ کو مانتے ہیں لیکن اس کے ساتھ
شرک کرتے ہیں ۱۲ ف ۱۳ باغ کی تر و تازگی اور بہار
سب اُسکے حکم سے ہے ۱۲ ف ۱۴ اور کسی میں کوئی طاقت
نہیں ہے ۱۲ ف ۱۵ حدیث میں ہے جس کو اللہ تعالیٰ
کوئی نعمت دے مال یا اولاد کی اور وہ کہے ماشاء
اللہ لاقوۃ الا باللہ تو مرنے تک وہ ہر ایک آفت
سے محفوظ رہے گا کہتے ہیں جب کسی کو کوئی چیز
بھلی لگے تو یہی کلمہ کہے ۱۲ ف ۱۶ چکنا چٹیل میدان
یعنے جس میں نہ سبزہ ہو نہ درخت ۱۲ ف ۱۷ زمین
میں جذب ہوجائے ۱۲ ف ۱۸ جیسا اُس نے کہا
ایسا ہی ہوا باغ پر آفت آئی اور مال الخ ۱۲۔

ضمیمہ متعلق صـ ۶۵۶ ف ۱۶ زیتون کا تیل
نہایت صاف ہوتا ہے اسکے جلنے میں دہواں
نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ نے زیتون کے درخت کو

مبارک درخت فرمایا ۱۲ ف ۱۷ یعنے ایک نور پر دوسرا نور آگ کا نور تیل کا نور شیشہ کا نور پھر اوپر سے طاق جو نور کو پھیلنے نہیں دیتی ایک جاپر جمع کرتی ہے۔ سدی نے کہا ایمان کا ایک نور ہے قرآن کا ایک نور ہے۔ ابن عمر رض نے کہا طاق سے آنحضرت صلعم مراد ہیں شیشہ سے آپکا دل چراغ سے وہ نور الٰہی جو آپ کے دل میں تہا اور درخت سے ابراہیم ع مراد ہیں جو نہ شرقی تھے یعنے یہودی نہ غربی یعنے نصرانی۔ ابن عباس رض نے کہا مومن کا دل خود بخود روشن ہونا چاہتا ہے نئے میں اللہ کی ہدایت کا نور آپہونچتا ہے اور نور علی نور ہو جاتا ہے کعب احبار نے کہا حضرت محمد ص کا منہ طاق ہے اور چراغ آپکا دل ہے اور شیشہ آپ کا سینہ ہے بعضوں نے کہا قرآن چراغ ہے اور مومن کا دل شیشہ ہے اور طاق اسکا منہ ہے اور درخت وحی خداوندی ہے اور قرآن کا نور خود بخود پھیل رہا ہے گو اسکو نہ پڑہیں جب پڑھیں تو پھر کیا کہنا گویا صاف تیل کو آگ لگا دی ایک دم سے اسکا نور بھڑک پڑتا ہے نور علے نور سے یہ مراد ہے کہ قرآن کا نور عقلی دلیلوں کا نور ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶۵۷

ف ۱ سب اوسکے مالک ہیں ہر ایک اسکو اپنی طرف کھینچتا ہے غلام کا دم ناک میں ہے ایک کو راضی کرتا ہے تو دوسرا خفا ہو جاتا ہے ۱۲ ف ۱۱ اس کا ایک ہی مالک ہے وہ اسکو راضی رکھتا ہے اور کسی سے کوئی غرض نہیں یہ مثال اللہ تعالے نے مشرک اور موحد کی بیان کی مشرک کمبخت کئی معبودوں کا غلام ہے ایک کی نذر و نیاز و منت مانتا ہے تو دوسرے معبود کی فکر ہوتی ہے کہیں وہ خفا نہ ہو جائے اسکا پوجا کرتا ہے تو یہ روٹھ جاتا ہے غرض عجب کشمکش میں گرفتار رہے جو موحد ہے اسکو بس ایک سچے خدا سے غرض ہے رات دن اطمینان کے ساتھ اسکا پوجا بجالاتا ہے اسی کو راضی رکھنے کی فکر میں رہتا ہے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶۵۸

ف ۹ ایک ہی ایکا سبز سبز کھیت لہلہانے لگا ۱۲ ف ۱۰ کہتے ہیں بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا ایک عورت بن ٹھن کر اسکے سامنے آئی وہ اس سے زنا کر بیٹھا اتفاقاً اسکو حمل رہگیا شیطان نے عابد کو یہ بہکایا کہ اس عورت کو مار ڈال اگر یہ جنے گی تو تیری فضیحت ہوگی اسنے ایسا ہی کیا جب خون کھل گیا اور عابد پکڑا گیا اور اسکو سولی پر چڑہانے لگے تو شیطان نے یہ بہکایا کہ اگر مجہہ کو ایک سجدہ کرلے تو میں بچا دونگا اسنے سجدہ کرکے اپنا ایمان بھی کھویا پھر شیطان نے اپنی راہ لی عابد روتا چلا تا مارا گیا کہنے لگا میں کیا جانتا تھا مجہہ سے تجہہ سے کیا واسطہ۔ بعضوں نے کہا بدر کے دن شیطان نمود ہوا اور مشرکوں سے کہنے لگا میں تمہارے ساتھ ہوں جب لڑائی شروع ہوئی اور شیطان نے فرشتوں کو دیکھا تو بھاگ کھڑا ہوا یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے۔ بہرحال اللہ تعالے نے منافقوں کی بھی یہی مثال بیان کی کہ وہ بھی یہودیوں کو اسی طرح بہکاتے ہیں جیسے شیطان نے اس عابد کو یا مکہ کے مشرکوں کو بہکایا اور وقت پر الگ ہو گیا ۱۲ ف ۱۱ یعنے آدمی اور اسکے بہکانے والے شیطان کا ۱۲ ف ۱۲ چارپائے بردکتابے چند بیچارہ گدہے کو کیا معلوم کہ اسپر کتابیں لدی ہیں یا کوڑہ غلیظ ایسے ہی یہودیوں کا حال ہے اور اس مولوی پیر و درویش کا جو قرآن اور حدیث پر عمل نہ کرے اور علم اور درویشی کا دم بھری ۱۲ ف ۱۳ عالم بے عمل گدہا ہے جسپر چند کتابیں لدی ہوں چراغ کے تلے اندہیرا ۱۲ ف ۱۴ ان کو علم سے کچہہ فائدہ نہیں ہوتا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶۹۰

ف ۱۰ اتنی میعاد تک وہ دنیا میں رہے گی ۱۲ ف ۱۱ سید علامہ رح نے کہا اس آیت میں تنبیہ ہے ان لوگوں کے لیے جو مشکل کے وقت اللہ تعالے کے رسول ص کو پکارتے ہیں اور اللہ تعالے کے رسول ص سے وہ باتیں چاہتے ہیں جو اللہ تعالے کے سوا اور کوئی نہیں کرسکتا اور جب آنحضرت صلعم جو تمام بنی آدم کے سردار ہیں اپنے نفع اور نقصان کے مالک نہ ہوں تو اور کوئی ولی یا امام دوسرے کے نفع اور نقصان کا کیونکر مالک ہو سکتا ہے اور تعجب ہے ان لوگوں پر جو قبروں پر جہکتے ہیں اور قبر والوں سے اپنی مرادیں مانگتے ہیں یہ صریح شرک ہے ۱۲ ف ۱۲ جو مال و متاع میں اپنا چھوڑ کر آیا ہوں اب کے جاکر اسکو اچھے کاموں میں خرچ کردوں یا جس ایمان کو میں نے چھوڑ دیا تھا اب کے جاکر اس ایمان میں اچھے کام کروں ابن عباس رض نے کہا اچھے کام سے لا الہ الا اللہ کہنا مراد ہے ۱۲ ف ۱۳ اوسکا پھر دنیا میں جانا ۱۲ ف ۱۴ ایک آڑ ہے دنیا اور آخرت میں جس کو برزخ کہتے ہیں ۱۲ ف ۱۵ عالم برزخ ایک عالم ہے دنیا اور آخرت کے بیچ میں آدمی مرنے کے بعد حشر تک وہیں رہیگا اچھے لوگ چین اور آرام سے بسر کریں گے اور بروں پر عذاب ہوگا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶۶۲

ف ۱۰ یعنی کبیرہ گناہوں سے اور نیکیاں کرتے رہو گے ۱۲ ف ۱۱ تمہارے عیال و اطفال یا مال جو کافروں کے پاس ہیں انکو اللہ تعالے بچالیگا ۱۲ ف ۱۳ پیغمبر کو شاعری سے بھی علاقہ نہیں ہے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶۶۳

ف ۱۰ قریش کے لوگ سال میں سوداگری کے لیے دو سفر کیا کرتے جاڑے میں یمن کی طرف اور گرمی میں شام کی طرف اور وہاں سے کچہہ کما کر اپنے سال بھر کی روزی پیدا کرلیتے اور مکہ میں بیٹھ کر اپنا گذر کرتے جہاں کچہہ پیداوار نہیں ہوتی قریش کے لوگوں کو ان دونوں سفروں سے بہت الفت تھی اور الفت ہونا ہی چاہیئے ان کی روٹی اسپر موقوف تھی اللہ تعالے نے ابرہہ اور اس کے لوگوں کو ہلاک کرکے گویا قریش کی یہ تجارت اور اس تجارت سے الفت قائم رکھی تو یہ سورت گویا پہلی سورت کا تتمہ ہے بلکہ ابی بن کعب نے اس سورت کو علیحدہ نہیں پڑھا سورۃ فیل ہی میں شریک کیا ف ۱ کون اسپر یقین کرتا ہے اور کون جھٹلاتا ہے مراد معراج کا قصہ ہے اور دکھلاوے سے آنکھ سے دکھلانا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے معراج کا حال لوگوں سے بیان فرمایا تو کئی لوگ جھوٹ سمجھے اور اسلام سے پھر گئے ۱۲ ۔ تمت

الحمد للہ۔ وسلام علی عبادہ الذین اصطفے۔ امابعد واضح ہو کہ ضمیمہ حواشی تفسیر حیدری مؤلفہ مولوی حید الزمان صاحب سلمہ حیدرآبادی متعلقہ تبویب القرآن لضبط مضامین الفرقان کمال حسن و خوبی کے ساتھ درجۂ اختتام کو پہونچا۔ پہلے یہ کتاب بلا حواشی طبع ہوئی تھی جو تھوڑے دنوں میں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگئی اور اب دوبارہ شائقین کے اصرار سے یہ کتاب ایک نئی طرز پر طبع ہوئی ہے جو بہ نسبت سابق اب انشاء اللہ تعالیٰ زیادہ مفید ثابت ہوگی - ✤

ہمیشہ کیلئے بجائے قیمت پینتالیس روپے کے بیس روپے

دنیا بھر میں تمام دینی کتابوں سے بعد قرآن مجید اول درجہ کی معتبر کتاب صحیح البخاری تیس پارہ مترجم اردو باسناد مع حواشی جدید ومفیدہ

(ترجمہ جناب مولانا مولوی وحید الزمان صاحب حیدر آبادی) ہمارے احباب پر مخفی نہیں کہ ہمارا کارخانہ مطبع احمدی لاہور محض خدمت احادیث سید المرسلین و اشاعت علوم خاتم النبیین ہی کے لئے وضع ہوا ہے چنانچہ کتب احادیث صحاح ستہ کا ترجمہ اردو از تصنیف جناب مولانا مولوی وحید الزمان صاحب المخاطب نواب وقار نواز جنگ بہادر (جنہوں نے عوام اہل اسلام کو حدیث کا مطلب سمجھایا) اسی کارخانہ کی بدولت تمام ہندوستان میں شائع ہو چکا ہے چنانچہ سال حال میں اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری (جسکی جلالت پر تمام امت محمدیہ کا اجماع ہے) ایک نئی طرز سے شائع ہوئی ہے یعنے قرآن مجید کی طرح اصل کتاب مع تراجم الابواب باسانید و تعلیقات جلی قلم سے خوشخط با اعراب بلا کسی قسم کے انتخاب کے لکھوائی گئی ہے اور بین السطور ترجمہ لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر ضروری فوائد چڑھائے گئے ہیں۔ کاغذ عمدہ لگایا گیا ہے۔ اصل عربی کتاب کی سطریں رنگین ہیں کتابت اعلیٰ درجہ کی اور چھپائی بہت صاف ہے۔ رہا ترجمہ سو اس کی عمدگی میں تو کسی کو کلام نہیں کیونکہ مولانا ممدوح کا ترجمہ لاثانی ہونا تمام ہندوستان میں مانی ہوئی بات ہے۔ پارہ پارہ مستقل کتاب کی صورت میں علیحدہ لوح و ٹائیٹل پیج کے ساتھ چھاپا گیا ہے کامل کتاب تیس پارے تیار ہیں جو صاحب کامل کتاب کو یکمشت خریدنا چاہیں وہ کامل کتاب یکجا خرید سکتے ہیں۔ کامل کتاب کی قیمت ۴۵ مقرر ہے مگر جو صاحب کامل کتاب کو یکمشت خرید فرمائیں ان سے بجائے قیمت ۴۵ کے ۲۰ لئے جائیں گے اور جو صاحب علیحدہ علیحدہ پارے خرید فرماویں ان سے بجائے قیمت ۱۲؍ کے (۱۲؍) فی پارہ لئے جائیں گے اور جو صاحب اپنا نام نامی رجسٹر خریداران صحیح بخاری مترجم میں درج کرا کر ماہ بماہ اخبار کی طرح پارہ پارہ خریدنا منظور کریں ان سے بھی بجائے ایک روپیہ آٹھ آنہ ۱۸ کے بارہ آنہ (۱۲؍) فی پارہ لئے جائیں گے۔ اور پارہ پارہ ماہوار خریدنے والوں کو بھی کئی طرح کی سہولت ہوگی۔ اول یہ کہ (۱۲؍) فی ماہ خرچ کرنا کسی شائق کو دشوار نہیں کیسا ہی قلیل الاستطاعۃ ہو جسکو دینی کتابوں کا شوق ہو وہ صحیح بخاری کے لئے ۱۲؍ آنہ (۱۲؍) فی ماہ بڑی سہولت سے خرچ کر سکتا ہے اور دوسرے یکمشت خرچ کرنا امیر شائقین کے سوا ہر کسی سے نہیں ہو سکتا دوسرے ماہ بماہ پارہ خریدنے میں مطالعہ با فراغت ہو سکتا ہے۔ اور اس کتاب کے پڑھنے اور مطالعہ کرنے سے یہ فائدہ ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے والا رسول اللہ صلعم کی کتاب کا پڑھنے والا ہوتا ہے چنانچہ ابو سہل محمد بن احمد مروزی سے باسناد مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں میں نے ابو زید مروزی سے سنا وہ کہتے تھے میں رکن اور مقام کے بیچ میں سو رہا تھا میں نے خواب میں رسول اللہ صلعم کو دیکھا آپ نے فرمایا اے ابو زید کب تک شافعی رح کی کتاب پڑھاوے گا اور میری کتاب نہیں پڑھاتا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی کونسی کتاب ہے آپ نے فرمایا جامع محمد بن اسمعیل بخاری رح کی پس سمجھ لینا چاہیئے کہ جس کتاب کے پڑھنے پڑھانے کی رسول اللہ صلعم ترغیب دیں اسکے پڑھنے میں کیا کچھ سعادت ہوگی۔ طالب حق کو دنیا میں دو کتابیں کافی ہیں ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید دوسری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب وہ یہی صحیح بخاری ہے۔ علمائے البخاری کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کہا ہے۔ ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اس سعادت کے حاصل کرنے میں کوتاہی نہ کریں جو صاحب کامل بخاری یکمشت طلب فرماویں وہ دو روپیہ (۲) برائے محصولڈاک پیشگی مطبع ہذا میں بھیجدیں۔

تمام دنیا بھر میں انٹھارہ خوبیاں والا بےمثل و بےنظیر قرآن مجید خوشخط صحیح جلی قلم مترجم ترجمہ جدید و سلیس اردو مع تفسیر وحیدی کامل برحاشیہ مصنفہ جناب مولانا مولوی وحید الزمان صاحب المخاطب نواب وقار نواز جنگ بہادر ساکن حیدر آباد دکن

مسلمانوں میں سے کسی شخص کو اس میں کلام نہیں کہ فلاح و صلاح دارین کا کفیل کلام خالق جلیل ہے قرآن پاک ہی ایسی کتاب ہے جسکے ساتھ تمسک کرنیوالا کبھی گمراہ نہیں ہوتا اور اسکے غیر سے ہدایت طلب کرنیوالا کبھی راہ راست پر نہیں آسکتا۔ اور اس حبل متین کا اعتصام اسطرح ہو سکتا ہے کہ نظم قرآنی کو مع تجوید و تصحیح الفاظ حاصل کرے اور اسکے معانی کو حسب ارادہ ربانی فہم کر کے مطابق طاقت بشریہ عمل میں لانے کی کوشش کرے اسی لئے علماء ربانیین نے اپنے اپنے زمانہ کی ضرورت کے مطابق تفاسیر و تراجم جدیدہ لکھکر شائع کیے۔ گردش دوران و انقلاب زمان کی تاثیر جدید نے اس وقت میں ملک ہندوستان میں جدت دکھلائی کہ بعض بے عمل اور بعض بے علم محض معدود زبادانی کی بدولت مفسر حقانی و مترجم کلام ربانی بن بیٹھے اور خود نمائیاں کرنے لگے لہذا برطبق پیشینگوئی خیر الانام علیہ الصلوۃ والسلام کہ اس امت کے علم کے حامل آئندہ لوگوں میں سے ایسے عادل ہوتے رہیں گے جو حد سے بڑھنے والوں کی تحریف اور جاہلوں کی تاویل کو باطل کریں گے اور کما قال صلعم مولانا مولوی وحید الزمان صاحب حیدر آبادی جو اسم بامسمے ہیں اور اپنے نام کی طرح یگانۂ زمانہ ہیں خدا تعالیٰ کی رحمت تامہ نے خلقت عام کی مصلحت کے لئے (ان) کو اس خدمت کے واسطے خاص کیا۔ اور آپ کو اس پیشینگوئی کا مصداق بنایا۔ مولانا کا مترجم لاثانی ہونا تو پہلے سے مانی ہوئی بات ہے۔ آپ نے کتب صحاح ستہ کے ایسے عمدہ تراجم لکھکر شائع کرا دیے کہ بلا دقت و بے تکلف اطراف بعیدہ تک تمام لوگ کیا علماء کیا عوام کا غذ زر کی طرح بڑے شوق سے لے گئے اور ان تراجم کی عمدگی دیکھکر موافق سے لیکر مخالف تک سب آپ کا لوہا مان گئے علی الخصوص آپ کی آخری تصنیف اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری کا ترجمہ موسومہ تیسیر الباری تو ایسی بےنظیر کتاب ثابت ہوئی ہے کہ اہل اسلام علی اختلاف مذاہبہم تو بجائے خود آریہ اور عیسائیوں نے بھی اس کتاب کو شوق سے خرید اور حرجہ ہوا یہ کتاب مطبع احمدی لاہور میں مولانا کی اجازت سے چھپ چکی ہے۔ آمدم برسر مطلب غرض مولانا نے ان عالمان بے عمل و مترجمان بے علم کی تحریفات و تاویلات کا برا اثر مٹانے کے لئے ترجمہ کلام اللہ شستہ اردو سلیس میں لکھا اور تفسیر وحیدی تصنیف فرمائی اس ترجمہ و تفسیر کی باطنی خوبیوں و معنوی کمالات کے اظہار و شمار میں جسقدر مبالغہ کیا جائے اور تعریف و توصیف کو جسقدر حد سے بڑھایا جائے ممکن نہیں ہے کہ اسکے واقعی کمالات کا عشر عشیر بھی بیان ہو سکے۔ لہذا تفصیل سے اعراض کرکے اجمالاً اس فقرہ پر اکتفا کیا جاتا ہے کہ یہ تفسیر اس عالم باعمل نے تمام تفاسیر اہلسنت کا لب لباب و روح تفاسیر سلف و خلف کا اردو میں نکالکر مرتب کی ہے۔ رہے اسکے صوری کمالات و ظاہری خوبیاں۔ جنکا التزام اب کے مطبع احمدی لاہور نے طبع جدید میں کیا ہے وہ یہ ہیں (۱) متن قرآن مجید نہایت خوشخط بقلم جلی لکھوایا گیا ہے (۲) سطریں رنگین کی گئی ہیں (۳) بین السطور سلیس اردو ترجمہ مطلب خیز بامحاورہ لکھا گیا ہے (۴) کامل تفسیر وحیدی حاشیہ پر روشن قلم سے لکھوائی گئی (۵) اول میں فہرست مضامین کلام اللہ لگائی گئی (۶) فہرست مضامین تفسیر وحیدی بھی ابتدا میں اضافہ کی گئی جن کے مضامین کتاب اللہ و مضامین تفاسیر کا علم اجمالی ہو سکتا ہے اور اس علم اجمالی سے عام لوگوں کو بھی فائدہ ہے مگر خاصکر حضرات واعظین و مباحثین کو اس کی اشد ضرورت رہتی ہے اور فہرست مضامین سے انکو کافی امداد ملسکتی ہے کہ بروقت استشہاد و استدلال فوراً اپنے مدعا کی آیت یا مسئلہ نکال سکتے ہیں (۷) کاغذ عمدہ لگایا گیا ہے (۸) چھاپہ کی صفائی کا اعلیٰ انتظام کیا گیا ہے (۹) بسم اللہ جو اول سورتوں میں ہیں سب علیحدہ علیحدہ طغرا میں لکھی گئی ہیں جو ایک سے ایک نہیں ملتی (۱۰) ہر منزل جہاں سے شروع ہوتی ہے وہ صفحہ بیل بوٹوں سے سجایا گیا ہے تاکہ ہر ایک کو دیکھتے ہی معلوم ہو جائے کہ یہ منزل یہاں ختم ہوئی اور دوسری منزل شروع ہوئی (۱۱) ہر پارہ پشت ورق کے صفحہ پر ختم ہوتا ہے اور دوسرے ورق کے ابتدائی صفحہ سے دوسرا پارہ شروع ہوتا ہے۔ جو صاحب چاہیں تیسوں پارے علیحدہ علیحدہ بھی کر سکتے ہیں (۱۲) آخر میں رسالہ فضائل القرآن لگایا گیا ہے جس میں قرآن مجید پڑھنے اور یاد کرنے اور اس پر عمل کرنے کی خوبیاں لکھی گئی ہیں (۱۳) رسالہ لغات القرآن آخر میں بڑھایا گیا ہے جس میں فرہنگ کے طور پر الفاظ مشکلہ کے معنے لکھے گئے ہیں۔ تاکہ جو شخص لغات القرآن یاد کرلے اسکو ترجمہ قرآن مجید سہولت سے سمجھ میں آجائے۔ اور قرآن مجید کے سوا بھی عربی بولنے اور سمجھنے کی طاقت ہو جائے (۱۴) رموز و اوقاف کا نقشہ اخیر میں دیا گیا ہے چونکہ تلاوت قرآن مجید میں وقف اور وصل کا لحاظ ضروری ہے اور وقف کے محل پر وقف نہ کرنے سے فہم معانی میں خلل آتا ہے اس لئے یہ مضمون بھی فن تفسیر میں داخل ہے (۱۵) کیفیت نزول وحی اور جائے نزول وحی کا بیان بھی ساتھ لگایا گیا ہے (۱۶) حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مختصر سوانح عمری بھی ساتھ لگا دیگئی ہے (۱۷) ہر آیت کے دائرہ کے اندر ایک ہندسہ لگایا گیا ہے تاکہ جس سورت کی آیتوں میں سے جس نمبر کی یہ آیت ہے معلوم ہو جائے (۱۸) اخیر میں ایک نقشہ مخارج حروف کا لگایا گیا ہے جس سے ہر حرف کی نسبت معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ حرف زبان کو فلاں مقام میں لگانے سے نکلتا ہے۔ باوجود ان تمام اور ان کے علاوہ اور صدہا خوبیوں کے قیمت ہمیشہ کیلئے کاغذ سفید بلا جلد سات روپے (۷) مقرر کی ہے۔ اور مجلد دس روپیہ (۱۰) مزیادہ قیمت کی جلد درخواست آنے پر تیار کرا دیجاوے گی۔ جو صاحب قرآن شریف طلب فرمائیں وہ ایک روپیہ برائے محصولڈاک پیشگی روانہ فرمائیں بغیر پیشگی آئے قرآن شریف روانہ نہیں ہوگا۔ **اطلاع**۔ اس قرآن مجید کے ترجمہ اور حاشیہ کا حق تصنیف مولانا مولوی وحید الزمان صاحب نے بغرض اشاعت اسلام بلا کسی معاوضہ کے دفتر امرتسر والوں کو دیا تھا جو ایک دفعہ بارہ سو جلد چھپ کر فروخت ہو چکا ہے چونکہ امرتسر والوں نے طبع وغیرہ کا کام بند کرکے مدرسہ میں ملازمت اختیار کرلی ہے اور اس قرآن مجید کا حق تصنیف فروخت کر دیا ہے۔ اب بندہ نے اس کا حق تصنیف بارہ سو روپیہ دیکر ہمیشہ کے لئے خرید لیا ہے۔ بغیر میری اجازت تحریری کے کوئی صاحب بقصد چھاپنے کا نہ کرے۔ الراقم شیخ احمد تاجر کتب لاہور۔ بازار کشمیری۔

تمام درخواستیں بنام شیخ احمد پسر شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب و مینجر مطبع احمدی کشمیری بازار لاہور آنی چاہییں